فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ ق تا آخر سورۃ الملک

سورۂ ق

تمت

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۃ الملک تا آخر سورۂ والناس

تبارک الذی

ماشاء الله لا قوة الا بالله
بفضل واہب مواہب علیہ حلال مشکلات خفیہ وجلیہ از تصنیف زبدة المفسرین نخبة المحدثین مولانا حاجی الحرمین
نواب محمد قطب الدین خانصاحب نور الله مضجعہ ومرقدہ وجیز الالفاظ کثیر المعانی قلیل العبارت وغزیر المبانی مسمی بہ
جامع التفاسیر
سنہ ۱۲۹۲
باہتمام وسعی وتصحیح حتی الوسع راجی مغفرت رب العالمین غیاث الدین المشتہر بہ محمد عزیز الدین عفا الله عنہ عما
سلف ومما مضت وبیدل سیاتہ بالحسنات فی الحال والاستقبال بفرمایش نواب محمد نصیر الدین خان صاحب خلف مولانا مرحوم
در مطبع مرتضوی دہلی طبع کردید

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعلمین نذیرا فتحدی باقصر سورة من سورة مصاقع الخطباء من العرب العربا فلم یجد به قدیرا والجم من تصدی لمعارضته من فصحاء العدنان وبلغاء قحطان حتی حسبوا انهم سحر والتسحیر اثم مبین لما ما نزل الیهم حسبا عن لهم من مصالحهم لیتدبروا آیته ولیتذکر اولوا الالباب تذکیرا فکشف قناع الانغلاق عن آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات من رموز الخطاب تاویلا تفصیلا وابرز غوامض الحقائق ولطائف الدقائق لیتجلی بهم خفایا الملک والملکوت وخبایا القدس والجبروت لیتفکروا فیها تفکیرا ومهد لهم قواعد الاحکام واوضاعها من تفویض الآیات والماعها لیذهب عنهم الرجس ویطهرهم تطهیرا فمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید فهو فی الدارین حمید وسعید ومن لم یرفع راسه واطفاء نبراسه لخشی دنیاه فسیصلی سعیرا فیا واجب الوجود ویا فائض الجود ویا غایة کل مقصود صل علیه صلوٰة توازی غناءه وتجازی عناءه وعلی من اعانه تقریرا وافض علینا من برکاتهم واسلک بنا مسالک کراماتهم وسلم علیهم وعلینا تسلیما کثیرا بعد حمد ونعت کے یہہ فقیر حقیر سراپا تقصیر قلیل البضاعة عدیم الاستطاعة خادم العلماء خاکپائے محمد عبد القادر غفر الله له ولوالدیه ولمشائخه بخدمات عالیات برادران دین ومحبان تقوی شعار کے بعد ادائے سلام سنت الاسلام کی عرض کہتا ہی کہ یہہ کتاب کامل النصاب عبارت قلیل و مضامین کثیر مصداق خیر الکلام ما قل ودل قاطع مدعات کفور دافع سنات فجور مسمی بجامع التفاسیر مصنفہ جناب افادت مآب اسوة الکاملین بہجت العارفین قدوة المحققین زبدة المدققین خاتم الفقہاء والمحدثین مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا ومرشدنا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی مہاجر فی سبیل الله نور الله مرقده تلمیذ رشید خاتم المحدثین وارث خادم سید المرسلین شہرۂ آفاق جناب مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب رحمة الله علیہ کی اور سبب تالیف کا یہہ ہے جبکہ مولانا مرحوم نے دیکھا کہ پست ہوگئیں ہمتیں اور سست ہوگئے حوصلے بیچ تحصیل علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کی اسواسطے اردو زبان میں بنظر افادۂ عام وخواص اور نجات اخروی سمجھکر تالیف فرمایا ؎ روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامہ٭ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل

پس مولانا مغفور نے جزاہم عند ربہم جنت عدن ولنعم الیہ بہ سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کی ساتھ اس تفسیر تفاسیر مختلفہ
واحادیث صحیحہ اور مسائل فقہیہ وغیرہ مین جلوہ گر کیا کہ آجتک کوئی تفسیر زبان اردو ایسی نظر مین نہین آئی کہ اوس سے
ہر ایک خاص و عام مستفیض و مستفید ہو سکتا ہو بجز عالم کی کہ کلام ذو المتعال کے ضمن مین عمدہ ہا طرح کے اشکال و دقایق
متعلقات علم سے رکھتا ہے کہ دفع اونکا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز میسر نہین مگر اسمین مطالب تفاسیر کو مناسبت دی
اسطرح ربط دیا ہے کہ اشکال مدققہ سمجھہ مین ہر ایک کے آنے لگین اسواسطے کہ بعد لکھنے آیۃ کے اول تو ترجمہ فتح الرحمن
مولفہ شاہ ولی اللہ رح محدث دہلوی کا زبان فارسی بزبان اردو معہ علامت فتح اور پہر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر
کے سے اشارہ ہو اور تفسیر مدارک سے ساتہہ لفظ مد اور جلالین سے بلفظ ح یا جلا اور تفسیر معالم التنزیل سے کفایہ لفظ
معا اور تفسیر بحر العلوم سے ساتہہ زبر بحر اور منثور کا بعینہ اور روح البیان سے ساتہہ لفظ روح اور بیضاوی سے ساتہہ
لفظ بعینہ کے لکہا اور بعد بیان چند آیات اور تفاسیر کے جو کچہہ آیات سے حاصل مطلب سمجہا گیا ساتہہ لفظ تنبیہ کے
اوسکو تشریح اور تصریح کر کے احادیث معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکہکر نام کتاب کا بعینہ لکہا
اور جس حدیث کی شرح سے لکہا ہے اوسکے اشارات بہی لکہدئے ہین مثلاً اشارہ شرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
کا لفظ ع اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ ح یا حق اور سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ سید ہے
اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکہا ہے اوس جملے کو نقل کر کے آخر مین لفظ الخ کہ مخفف
الی آخرہ کا ہے لکہا تا طالب دیکہہ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بہی کچہہ اوپر حاشیہ کے درج کی تا اہل علم
بہرہ یاب ہوں اور جس جگہہ فائدہ ترجمہ شاہ ولی اللہ رح یا شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ کا آیا اوسکو بہی درج کیا اور سبب
مکرر لانے ترجمہ کا یہی ہے کہ ترجمہ فتح الرحمن سے ترکیب عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجہہ مین
آتا ہے بعض جگہہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکہکر نشانی کر دی گئی ہے جسکو شبہہ ہو اوسے دیکہہ لے پس
جسوقت کہ جناب ممدوح رحلت فرما ہوئے تو اونکے خلف رشید مجمع الاخلاق والحیا جناب نواب محمد **نصیر الدین**
خان صاحب سلمہ اللہ تعالے نے اوراق منتشرہ جابجا سے بہم پہونچا کر اوس گنج بے بہا کے مابقیہ کو سنہ ۱۲۹۱ ہجری
مطبع مرتضوی مین چہپوایا ایزد متعال اس ستودہ صفات کو سلامتی و عافیت دارین کی عطا کر کے مرام اقصا پر پہنچا دے
اور مکرر یہہ بہی واضح رہے کہ یہہ کتاب مستطاب تفسیر قرآن منیر الرحمان مصنفہ جناب فیض سحاب مورد بوارق الہی و مصدر
شوارق نامتناہی اسوۃ العارفین منتجۃ المحققین قدوۃ المدققین فقیہ السلف عمدۃ الخلف خاتم الفقہا والمحدثین مقبول
بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا مخدومنا مولوی محمد قطب الدین مغفور مرحوم نور اللہ مرقدہ کی بزمانہ سابق بقدر
نصف دو مرتبہ طبع ہو چکی تہی ایک مرتبہ اخر سے سورۂ زمر تک اور دوسرے مرتبہ سورہ حجرات تک بعد اوسکے مولانا مغفور نے
سورہ قاف سے تفسیر مذکور کو بیان فرمایا سورۂ ملک تک بعد ازان ممدوح مرحوم نے عزم ہجرت فرمایا چنانچہ بعد
ہجرت کے مکہ معظمہ مین بہ دولت کفر وزم ہو کر تفسیر مذکور سورۃ الطارق تک تصنیف فرمائی تہی کہ تقدیر الہی سے بقولہ تعالے
اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ازینجہان فانی بعالم جاودان رحلت فرما گئے جو کہ تفسیر نصف
سیپارہ باقی رہ گئی تہی تو اکثر مسلمانان شایقان باعث اس بات کے ہوئے کہ تم اس تفسیر موصوف کو
تکملہ کرو تا کہ مردمان دینداران فیضیاب ہوں ہر چند کہ اس فقیر حقیر ہیچمدان کو لیاقت تکملہ تفسیر مذکور کی نہ تہی لیکن

بحت اصرار محبان دوستان کے اس فقیر خاکپائے علما وعدیم الفرصت نے موافق عبارت تفسیر سابق اگرچہ اوس مرتبہ کو نہین پہونچی لیکن واسطے فائدہ عوام مسلمانان کے اختتام کو پہونچا یا اور مشتی از خروارے حالات جناب مولف اس تفسیر کے اس مقدمہ مین تحریر ہوتے ہین کہ حال تقوے وطہارت حضرت ایشان کا اظہر من الشمس تہا اور حضرت مولانا مولوی محمد شاہ اسحق صاحب زبان مبارک سے فرمایا کرتے تہے کہ جسنے صحابہ رضوان اللہ کو نہ دیکہا ہو وہ قطب الدین کو دیکہہ لے اور علم حدیث اور فقہ مین حضرت ممدوح وحید العصر تہے صاحب تصانیف کہ اونکی کل تصانیف مقبول بارگاہ الٰہی ہین عوام مومنین اون سے منتفع ہوتے ہین قریب بیس کے کتابین تالیف فرمائین تہین منجملہ اون کے مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کی ہے اپنے زمانہ مین امام المحدثین شمار کئے گئے اور چنانچہ یہہ کتاب موصوف اور حضرت ایشان سے کرامات وخوارق بہی صادر ہوئے تہین ایکدفعہ حضرت موصوف بعزم سفر حج جہاز مین تشریف رکہتے تہے پانی پینے کا ناپاک ہوگیا ناخدا نے کہا کہ یہی پانی ناپاک پینے کو ملیگا حضرت ممدوح نے اوسکو سمجہایا کہ پانی پاک دوسرا موجود ہے اگر پانی پاک موجود ہوتا تو خیر یہی پیا جاتا اوس جاہل نے حضرت کے فرمانے کو قبول نکیا حضرت ایشان نے جذبہ مین اگر قسم کہائی کہ یہہ پانی ناپاک ہم ہرگز نہ پیوینگے اللہ تعالے ہمکو اپنی قدرت کاملہ سے پانی پاک پلا دیگا اوسیوقت آسمان سے قدرت خدا سے ابر آیا اور باران رحمت اسقدر نازل ہوا کہ تمام مردان جہاز نے پانی بارش کا جمع کرلیا وہ ناخدا مذکور یہہ حال دیکہکر نہایت حضرت والا کا معتقد ہوا اور حضرت ممدوح کا مرید ہوا اور حضرت کی عبادت کا یہہ حال تہا کہ سفر وحضر مین آدہی رات سے جاگتے تہے اور نماز تہجد ادا کرتے تہے ونکو بعد تعلیم علم حدیث وتفسیر وفقہ کے ورد وظائف درود وغیرہ پڑہتے تہے اور رات دن مین تالیف کتب دینیات بہی کرتے تہے اور اکثر صیام مستحبات سال بہر مین ادا فرماتے تہے اور تعویذ واسطے طالبان کے اکثر مرحمت فرماتے تہے۔ فوائد عملیات حضرت جناب والا کی مجرب اور مشہور ہین اور وعظ ودرس بیوم منگل اور جمعہ مدام فرماتے تہے اور حضرت وعظ مین نہایت گریہ وزاری کرتے تہے غرض کہ جیساکہ حال ہمنے خائف اور لرزان اور ترسان خشیت الٰہی سے حضرت ایشان کا دیکہا ایسا حال اوس زمانہ مین اور علماء کا نہ پایا گیا اور حضرت موصوف بنیہ مصداق اس آیتہ کے تہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور حضرت وقت بیماری کے دعا فرماتے تہے کہ الٰہی میرا خاتمہ بالخیر احد الحرمین مین کیجیو وہ دعا حضرت کی اللہ جل شانہ نے قبول کی کہ حضرت موصوف نے مکہ معظمہ مین بتاریخ ۱۷ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللہم اغفر لمؤلفہ واستاذہ وساعیہ واغفر لی ولاستاذی ولمشائخی ولوالدی واجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک یارب العالمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین تمت تمام شد تاریخ ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۴ ہجری فقط

سورة ق مكية وهي خمس واربعون اية وثلثة ركوعا

سورہ ق مکی ہے نازل ہوئی بعد سورہ مرسلات کی اور بعد سورہ حجرات کے اسلئے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر منافقون کا ہے اور اوسکے اول مین ذکر کافرون کا اور اوسمین وجہین مناسبت کی ہین دونون مین اور آیتین اسمین پینتالیس ہین اور رکوع تین اور کلمات تین سو ستاون اور حروف ایک ہزار چار سو چورانوے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ قسم قرآن بابزرگی کی کہ تو پیغمبر خدا کا ہے قسم ہے اوس قرآن بڑی شان والیکی ۵ تفسیر قرطبی نے کہا کہ یہہ ساری سورہ مکی ہے بقول حسن اور عکرمہ اور عطار اور جابر کے اور کہا ابن عباس اور قتادہ نے کہ مکی ہے سوائے آیۃ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ کے کہ یہہ مدنی ہے اور صحیح مسلم مین ام ہشام بنت حارثۃ النعمان سے ہے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اس سورۃ کو ہر روز جمعہ کے منبر پر جسوقت کہ خطبہ پڑہتے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچہا اونہون نے ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر مین کہا اونہون نے کہ پڑہتے تہے دونون عیدونمین ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر اور اختلاف کیا گیا ہے ق کی معنونمین کہ کیا ہین پس کہا یزید اور عکرمہ اور ضحاک نے کہ وہ ایک پہاڑ ہے گہیرے ہوے الازمین کو زمرد سبز کا اور سبز ہو گیا ہے آسمان اوس سے اور اوسپر دونون کنارے آسمان کے ہین کہ آسمان اوسپر بطور قبہ کے ہے اور جو کچہہ کہ لوگونکے ہاتہہ لگتا ہے زمرد سے ہوتا ہے ٹکڑا گرا ہوا اوسی پہاڑ مین کا اور روایت کیا اسکو ابو الجوزا نے عبد اللہ بن عباس سے اور کہا وہب نے کہ چڑہے ذوالقرنین جبل ق پر پس دیکہی نیچے اوسکے چہوٹی چہوٹی پہاڑ پس کہا ق کو کون ہے کہا اوسنے مین ق ہون کہا سکندر نے پس کیسے ہین یہ پہاڑ گرد تیرے کہا ق نے یہ رگین میری ہین اور نہین ہے کوئی شہر مگر کہ اوسمین ایک رگ ہے میری رگونمین سے پس جبکہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ زلزلہ بہیجے کسی شہر مین حکم کرتا ہے مجکو پس ہلاتا ہون مین رگ اپنی کو اوس شہر مین پس زلزلہ آتا ہے اوس زمین مین پس کہا سکندر نے اے ق خبر دے مجکو کچہہ اللہ تعالے کی عظمت سے کہا ق نے کہ بلاشبہ شان رب ہمارے کی بڑی ہے اور تحقیق پیچہے میرے ایک زمین ہے مسافت پانسو برس کی بیچ پانسو برس کے اوسپر پہاڑ ہین برف کے بعض اونکے توڑتے ہین بعض کو اگر نہووے زمین ایسی تو البتہ جل جاؤن مین جہنم کی گرمی سے یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ جہنم روے زمین پر ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے اوسکی جگہ کو اور کہان ہے وہ زمین پہر کہا سکندر نے کچہہ اور بیان کر مجہسے کہا ق نے کہ بلاشبہ جبرئیل علیہ السلام کہڑے ہین آگے اللہ تعالے کے کانپتے ہین مونڈہے اونکے پیدا کرتا ہے اللہ تعالے ہر کانپنی سے لاکہہ فرشتے پس وہ فرشتے کہڑے ہین آگے اللہ کے سر جہکائے ہوئے پس جب حکم کرتا ہے اللہ اونکو کلام کرنیکا تو کہتے ہین وہ لا الٰہ الا اللہ اور یہی مراد ہے قول اللہ تعالے کیسے يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا اور کہا زجاج نے معنی ق کے ہین قضی الامر یعنے تقدیر جاری کی گئی اور کہا ابن عباس نے کہ یہ اسم ہے اسمار اللہ تعالے کیسے قسم کہائی اللہ نے ساتہہ اوسکی اور اونہین ابن عباس سے ہے کہ ق اسم ہے اسمار قرآن سے اور یہی قول قتادہ کا ہے اور کہا قرطبی نے کہ سر ہے اللہ تعالے کے نامونکا مثل قادر اور قاہر اور قریب اور قدوس اور قاضی اور قابض کے اور شعبی نے کہا کہ سر ہے سورہ کا اور کہا ابو بکر وراق نے کہ معنی اسکے یہ ہین قِفْ عِنْدَ اَمْرِنَا وَنَهْيِنَا وَلَا تَعْدُهُمَا یعنی ٹہیر نزدیک امر ہمارے کے اور نہی

ہمار یکہی اور نہ بہرہ اندنوںسی یعنی امر بجالاا ور نہی سی بازرہ انکو ترک نکر اور کہا انطاکی نے کہ ق کے معنی ہین قرب
اللہ تعالی کا اپنی بندوںسی جیساکہ فرمایا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور دوسری جاہی فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور کہا ابن عطا نے کہ معنی اسکی یہہ ہین اُقْسِمُ بِقُوَّةِ قَلْبِ حَبِیْبِهٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
قسم کہاتا ہون مین ساتہہ قوۃ قلب حبیب اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جہت سی کہ اوٹہایا خطاب یعنی کلام الہی اور
نہ ہٹا دل اونکا بسبب عالی ہونی مرتبہ اونکیکے اور بعض نے کہا کہ اللہ ہی جانے کہ کیا مراد ہے اوسکی ق سے اور مجید بمعنی شریف
کریم کثیر الخیر کے ہی کہ جو کوئی طلب کری اوس سے مقصود اپنا پاویگا اوسکو ادسمین اور بی پروا کرتا ہی ہر اوس شخص کو کہ پناہ
ڈہونڈہی اوس سے اور بی پروا کرنے میں محتاج کا نہایت کرم ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی مَا اٰمَنَ کُفَّارُ مَكَّةَ بِمُحَمَّدٍ
صلی اللہ علیہ وسلم یا یہہ جواب ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُحَمَّدًا اور بعضون نے کہا جواب قسم ہی قَدْ عَلِمْنَا یا قول اللہ تعالی کا
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ یا یہہ ہی کہ تو پیغمبر خدا کا ہی یا یہہ ہی کہ اوٹہنا قبرون سی حق ہی لہ جمل لہ بحر مواہب
مجید صاحب بزرگی اور شرف کا ہی اپنی غیر پر یعنی اور کتابون پر اور جسنی معانی اسکی معلوم کئی اور عمل کیا اون مضامین پر کہ
اسمین ہین بزرگ ہوا نزدیک لوگون کی بَلْ عَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ بلکہ تعجب کیا کافرون نے اس
سے کہ آیا اونکی پاس ڈرانیوالا اونکی قوم سی پس کہا اون کافرون نے کہ یہہ چیز ہی عجیب لہ فتح لہ بلکہ اونکو تعجب ہوا کہ آیا اون پاس ایک
ڈرسنانیوالا او نہین مین کا تو کہنے لگے منکر یہہ تعجب کی چیز ہی لہ موضح تفسیر ڈرانیوالا اونمین سے یعنی رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ ڈراتے ہین اونکو ساتہہ آگ جہنم کی بعد بعث کے یہہ انکار ہی اونکی تعجب کرنیکا او سچیز سی کہ نہین ہے عجب اور وہ یہہ ہے
کہ ڈراتا ہی اونکو ساتہہ چیز خوف ناک کی ایک شخص اونمیں سے کہ جانتے ہین نسب اوسکا اور صدق اور امانت اور عدالت
اوسکی اور جو شخص ایسا ہوتا ہی نہین ہوتا مگر خیر خواہ اپنی قوم کا ڈرنیوالا اس سے کہ پہنچے اونکو مصیبت اور جب جانتا ہی
وہ یہہ کہ کوئی چیز ڈرانیوالی آپہنچی اونکی پاس لازم ہوتا ہی اوسکو یہہ کہ ڈرادی اونکو اوس سے پس کیونکر نہ ڈرادے
نہایت خوفناک چیز سی اور انکار ہی اونکی تعجب کرنیکا اوس چیز سی کہ ڈراتا ہی اونکو کہ وہ بعث وغیرہ ہی باوجود جانتے
اونکیکے اللہ تعالی کی قدرۃ کو اوپر پیدا کرنی آسمانون اور زمین کے اور جو کچہہ انکی درمیان مین ہی اور اوپر اختراع ہر چیز کی اور قرار
کرنی اونکیکے پہلی پیدایش کو اور باوجود گواہی دینے عقل کی اسکی کہ ضروری ہی ہونا جزا کا عجیب وہ امر کہ تعجب کیا جاوے
اوس سے اور کہا قتادہ نی کہ عجب اونکو یہہ تہا کہ بلائی گئی طرف الواحد کے اور بعضون نے کہا کہ تعجب تہا اونکو
بسبب ڈرانی اونکیکے ساتہہ بعث ونشور کی لہ مدجمل ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ آیا جب ہم مر
اور خاک ہووین ہم حشر کئی جاوین ہم یہہ پہرنا ہی بعید عقل سی لہ فتح لہ کیا جب ہم مر گئی اور ہو گئے مٹی یہہ پہر آنا بہت دور ہے لہ مو
تفسیر یہہ تقریر واسطی تعجب کے اور تاکید ہی واسطی انکار کی تبعید یعنی وہم سے یا عادۃ سی یا امکان سے اصہ کرخی لہ جمل لہ قَدْ
عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ تحقیق جانا ہی ہمنی جو کچہہ کہ کم کرتی ہے زمین نسے یعنی جو کچہہ کہ
کہاتی ہی زمین اونکی بدن سے اور نزدیک ہمارے ایک کتاب ہے نگاہ رکہنی والی یعنی لوح محفوظ لہ فتح لہ ہمکو معلوم ہے
جتنا گہٹاتی ہی زمین اونمیں سے اور ہمارے پاس لکہا ہی جسمین سب یاد ہی تفسیر یعنی سارے مٹی نہین ہو جاتی جان سلامت
رہتی ہے لہ موضح کم کرتی ہی یعنی جو کچہہ کہ کہاتی ہی زمین یعنی گوشت اور خون اور ہڈیان اونکی نہین فوت ہوتا اللہ تعالی کے
علم سی کچہہ کہٹا سکتی ہی وہ موت ہی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ تحقیق جانا ہمنی اوسکو کہ مرتا ہے اونمیں سے اور اوسکو کہ باقی رہتا ہہ

رد ہے اونکی بعید جاننیکا رجوع کو یعنی جی اوٹہنی کو اسلئے کہ جسکا علم ایسا لطیف ہوا کہ جانتا ہی اون چیزون کو کہ ناقص کرتی ہے
زمین قسم بدنون اور گوشتون اور ہڈیون مونکی کیسے ہے وہ قادر اونکی زندہ کرنی پر جبکہ پہلی ہی حفیظ یعنی محفوظ ہے
شیاطین سے اور تغیر سے اور برائے ہونیسی اور وہ لوح محفوظ ہی یا حافظ ہی یعنی نگاہ رکہنی والی ہی اوس چیز کو کہ امانت رکہی ہی اوسمین اور
ہی ہی اوسمین قسم شمار اونکی جیسے اور نامون اونکی جیسی ۱۲ مدارک معالم کتاب یعنی لوح محفوظ کہ اوسمین سب کچھہ لکہا ہی پس موت
اور ناقص ہونا اونکی گوشتون اور ہڈیون کا اور بعث یعنی جی اوٹہنا اونکا سب ہمارے علم اور قدرت مین ہی اور وقوع ہونا
ہے بحر ۱۲ لوح محفوظ موتی سفید کی ہی ٹہیری ہوئی ہوا پر اور پر ساتوین آسمان کی طول اوسکا ایسا ہے جیسے مسافت ہی درمیان آسمان
زمین کی اور عرض اوسکا مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ۱۲ جمل بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ
فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ بلکہ دروغ کی نسبت کی سچی بات کو جسوقت کہ آئی اونکی پاس پس وہ بیچ ایک کام مضطرب و شوریدہ کے ہین
فتح ۱۲ کوئی نہین پر جہٹلانی لگی ہین سچی دین کو جب ان تک پہنچا سو وہ پڑ رہی ہین اوجہی بات مین ۱۲ موضح تفسیر لفظ
بل سی اضراب اور انتقال ہی اونکی برائی سابقہ کی بیان سے طرف بیان اوس چیز کی کہ بدتر ہی اور وہ جہٹلانا اونکا ہی نبوۃ کو کہ
ثابت ہی بمعجزات ظاہرہ سی اور مراد حق سی قرآن ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مریج کے معنی ہین مختلط اور کہا سعید بن
جبیر اور مجاہد نے ملتبس کہا قتادہ نی کہ اس آیہ مین دلیل ہی اسپر کہ جسنی ترک کیا حق کو مختلط اور ملتبس ہوا اوسپر امر اوسکا
اور ذکر کئی زجاج نی معنی اختلاط امر اونکے یہہ کہ کہتی ہین وہ نبی کو کبہی شاعر کبہی ساحر کبہی معلم اور کہتے ہین قرآن کو کبہی
سحر اور کبہی شعر اور کبہی کہانی اور کبہی مفتری یعنی دل سی بنائی بات ۱۲ معالم ۱۲ ج ۱۲ تنبیہ غور کرنا چاہی کہ ابتدا سورہ مین
اللہ جل شانہ نی قرآن مجید کی قسم کہائی اور یہان ہی اونکی تکذیب پر غصہ فرمایا کیا بزرگی قرآن مجید کی ثابت ہوئی اور اب اکثر لوگ
اسکی تلاوۃ کو اور اوسپر عمل کرنیکو آپ ہی چہوڑ دیا ہی اور اپنی اولاد سی ہی چہوڑا دیا اور اور علمون بے فائدہ بلکہ موجب گناہ کہیر
کر مصداق اس حدیث کی ہوئی اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یعنی بعضا علم سبب جہل کا ہی کیونکہ بی فائدہ علم مین مشغول ہونا چہوڑانا
علم مفید کو کہ علم دین کا ہے پس وہ علم سبب جہل کا ہوا علوم دنیا سے افسوس صد افسوس کہ مالک حقیقی کی کلام پاک کو چہوڑکر محروم
ابدی آخرت کیسے ہون اور اس دنیا فانیہ کی فائدہ کی لئی اور علوم واہیہ مین مشغول ہوکر مصداق اس آیہ کریمہ کی ہون
تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۱۲ پس ضرور پڑا کہ کچھہ حدیثین قرآن مجید کے فضائل
مین لکہون تا لوگ خواب غفلت سی بیدار ہوکر اسکی تلاوۃ اور عمل مین مشغول ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ یعنے بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکہین قرآن کو اور سکہاوین اوسکو
اور فرمایا لَوْ كَانَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَا مَسَّهُ النَّارُ بعضون نی اسکی یہہ معنی کہی ہین کہ جو کوئی یاد کرے
قرآن اور پڑہے اوسکو نہین لگیگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کی اور ابن مسعود سے بطریق مرفوع کی آیا ہے کہ یہہ قرآن
مہمانی اللہ عز وجل کی ہان کی ہی پس سیکہو اور لو تم اوسکی مہمانی بیچ جہان تک ہوسکی تمسی بلاشبہ یہہ قرآن رسی
حادت اللہ کی ہی استوار اور نور ہی ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاؤ ہی یعنی آفات دارین سے اوس شخص کے لئے
تمسک کری ساتھہ اوسکی اور نجات ہی اوسکے لئی کہ پیروی کرے اوسکی نہین اِدہر اودہر ہوتا ہی پس طلب اللہ
رضامندی کی کیجاوے اوس سے اور ٹہیڑہا نہین ہوتا کہ سیدہا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتی عجائب اوسکی اور نہین
پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کی پس پڑہو تم اوسکو کہ اللہ عز وجل اجر دیگا تمکو اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے

دس نیکیاں آگاہ ہو نہیں کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور میم حرف ہی اور فرمایا
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہہ اللہ تعالے بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنے بسبب عمل کرنیکے
اوسپر اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اوروں کو یعنی عمل نکرنیسے اور فرمایا جسکے دلمین نہین ہی قرآن مین سی کچھ
وہ مانند گھر ویران کی ہی اور یہہ بہی فرمایا کتاب اللہ اوسمین ہین خبرین ماقبل تمہارے کی اور خبرین مابعد تمہارے کی اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمہارے ہی قرآن فرق کرنیوالا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑ دے اوسکو جباروں مین سے گردن
توڑے اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈہونڈہے ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی استوار اور
وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑہی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سی طرف باطل
کے اور نہین ملتین ساتھہ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علماء اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سے اور تمام نہین ہوتے
عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹہیری جن جسوقت کہ سنا اونہونے اوسکو یہان تک کہ کہا اونہونے بلا شبہہ
ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بہلائی کے جسنے خبر دی ساتھہ بہلائی قرآن کے کہ وہ انحضرت ہین سچ کہا اور جسنے
عمل کیا اوسپر ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھہ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکی راہ دکہایا گیا طرف
صراط مستقیم کی پکڑ اوسکو وسیلہ اپنا اور فرمایا انحضرت نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتوں بزرگ نیک کارونکے ہے اور
مثال اوس شخص کی کہ پڑہتا ہی قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لئے دوہرا ثواب
ہی اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتھہ فرشتوں بزرگ نیک کار کی ہی اور فرمایا
مثل اوس مومن کی کہ پڑہتا ہی قرآن مانند ترنج کی ہی کہ مزا اوسکا اچھا ہی اور خوشبو اوسکی اچھی اور مثال اوس مومن
کی کہ نہین پڑہتا قرآن مانند کہجور کی ہی کہ نہین خوشبو اوسکی لئی اور مزا اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی
کہ نہین پڑہتا ہی قرآن مانند مثال اندراین کے پہل کے ہی کہ نہین اوسمین خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس
منافق کی کہ پڑہتا ہی قرآن مانند نیاز بو کی ہی کہ خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزہ اوسکا تلخ اور فرمایا پڑہا کرو تم قرآن
اسلئے کہ وہ آویگا شفاعت کرنیوالا واسطے اصحاب اپنی کی اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنے صاحب کے پاس دن قیامت کے جسوقت
کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مصاحب کی پس کہیگا اوسکی لئی کہ آیا پہچانتا ہی تو مجھکو پس کہیگا یہہ اوسکو کہ نہین پہچانتا
مین تجھکو پس کہیگا قرآن کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تہا مینے تجھکو دوپہرون کو اور بیدار رکہا تہا مینے تجھکو
راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑہتا تہا اور جاگتا رہتا تہا اور تحقیق ہر تاجر پیچہے ایک تجارت کی تہا اور تو آجکے دن
پیچہے ہر تجارت کی ہی یعنی تجھکو یہان طرح بطرح کی فائدی ہین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکی داہنے ہاتھہ مین اور
خلد اوسکی بائین ہاتھہ مین اور رکہا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائی جاوینگے والدین اوسکے دو جوڑی کہ نہین قیمت
کر سکینگے اوسکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکی کہ کس سبب سے پہنائی گئی ہم یہہ پس کہا جاویگا کہ یہہ دونون بسبب پڑہنے
اور عمل کرنے فرزند تمہارے کی ہی قرآن پر پہر کہا جاویگا کہ پڑہ اور چڑہ جنت کی درجون مین اور اوسکے بالاخانون مین
اور وہ چڑہتا رہیگا جب تک کہ پڑہتا رہیگا ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سے اور فرمایا کہ جسنے سنی
ایک آیۃ کتاب اللہ سی لکہی جاتی ہی اوسکے لئی نیکی مضاعف اور جسنے پڑہی ایک آیۃ کتاب اللہ عز و جل کی سے ہوگا
اوسکی لئی نور دن قیامت کی اور فرمایا کہ جسنے پڑہا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنے ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا

ف۱ ماہر حافظ و عالم ۱۲
ف۲ ایک ثواب پڑہنے کا اور ایک مشقت کا ۱۲

اوسپر کہ اوسمین ہی پہنائی جاوینگی ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کے کہ روشن زیادہ ہوگا بنسبت روشنی آفتاب کے بیچ گہر کے دنیا کے
گہرونمین سے اگر ہو آفتاب گہر کے اندر پس کیا ہی گمان تمہارا ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے ماں باپ
کا یہہ رتبہ ہوگا تو اوسکا کیا کچہہ ہوگا اور فرمایا نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑہے قرآن پہر بہول جاوے اوسکو مگر کہ ملیگا
اللہ تعالی سے روز قیامت کی اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہاتہہ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے
قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے ایسا کہ اوسکی موہنہ کی ہڈیان نکلی
ہونگی نہین ہونیگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت و عزت قرآن کی ملحوظ نرکہی ویسیہی اوسکے لئے یہہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کیمین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کی لئی مسلمانون کی بیت المال مین
ہر برس مین دو سو دینار چاہیین اور حامل قرآن کے لئی ایک دعا مستجاب ہے اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کری قرآن پر
پس حلال جانی اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین
اوسکے گہر والونمین سے دن قیامت کی سب اونکے ایسی ہونگے کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ جہنم کی اور فرمایا نہین
سمجہا وہ شخص کہ پڑہا قرآن کو پہلے تین دن کے یعنی تین دن سے کم مین پڑہنا مکروہ ہی اور علمانے کہا ہے کہ ہر مسلمان
کو لازم یون ہی کہ مہینے مین ایک ختم ضرور کیا کری اور سات دن مین پڑہی تو درجہ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل
فمی بشوق کی پہلی دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتہی دن نو پانچوین دن گیارہ چہٹی دن تیرہ
ساتوین دن سورہ ق سی آخر تک امام غزالی نی یہ ڈہنگ احیاء مین صحابہ کرام سی نقل کیا ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جسنی قیام کیا یعنی رات کو ساتہہ دس آیتو نکی نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنی قیام کیا ساتہہ سو آیتون کے
لکہا گیا قانتین سی یعنی طاعت و عبادت کرنیوالونمین اور جسنی قیام کیا ساتہہ ہزار آیتونکی لکہا گیا مقنطرین سے یعنی
توجہ تو وہ ثواب حاصل کرنیوالونسی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیی مگر دو شخصون پر ایک
تو اوسپر کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
دوسرے اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گہر مین اللہ کی گہرون مین تلاوت کرتی ہین کتاب اللہ کی اور پڑہنا پڑہانا کرتے
ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہے اون پر سکینہ یعنی تسکین خاطر اور ڈہانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گہیر لیتی ہین اونکو
فرشتی اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ اور ارواح انبیاء وغیرہم اور صاحب تفسیر معالم
لکہتا ہے کہ یہہ لوگ جیسیکہ حکم کئی گئی ہین ساتہہ اتباع احکام قرآن کی اور محافظت کرنیکی اوسکی حدود مین ویسیہی
حکم کئی گئی ہین ساتہہ اوسکی تلاوت کرنیکی اور حفظ حروف اوسکی اوپر خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رضی
اور حکم کئی گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قراءۃ سی کہ موافق ہی خط مصحف مذکور کی جو کہ پڑہی ہے قرا معروفین
نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نی اونکی اختیار کرنی پر انتہی اور وہ سات قرا ہین
ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قرائتین اور ہین کہ اونکی متواتر ہونیمین
اختلاف کیا ہی علماء امت نی اور وہ قرائتین ابوجعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کے ہین کہ اونکی ملانی سے
دس ہوجاتے ہین اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکی ملانی سی سب چودہ ہوجاتی ہین

وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین یہ چار باتفاق امت کی شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانی مین معمول
ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو قرآن نہ جاننا چاہیے بلکہ اکثر علمانی کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن
اعتقاد کری منع بزجر کرنا چاہی اوسکو اگر باز نہ آوی تعزیر اوسکو دینی چاہی اور عاصی ہوتا ہے اور سات قرائتین کہ
یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھہ جس قراءۃ کے اونمین سی کہ پڑہے جائز و صحیح ہے اور تین مین اختلاف ہے
جو کہ متواتر جانتی ہین اونکی نزدیک نماز ساتھہ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جانتی ہین صحیح نہین جو
ڈالبحر العلوم ؒ اور باقی فضائل قرآن مجید اور بعض سورتون کے مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین دیکھنے چاہیے اور بعض
سورتون وغیرہ کے فضائل جو تفسیر عزیزی اور تفسیر در المنثور مین بہت بکار آمدنی تہی لکھتا ہون تا بہائی
مسلمانون کو مفید ہون اور سرگرم ہون بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے لکھا ہی مولنا عبد العزیز رحمۃ اللہ نے
کہ کہا ہی مفسرین نی کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق سی ہراسان
تہے واسطے نجات پانیکے غرق سی بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا کہا کشتی اونکی غرق سی سالم رہی پس جب بسبب
اس آدہی کلمی کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر ابتداء کار مین مواظبت
کریگا کیونکر نجات سے محروم ہوگا اور لکھا ہی علمار نی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس[19] حرف ہین اور موکل دوزخ کے بہی انیس[19]
ہین ساتہہ ہر حرف کی بلاء ہر ایک کی اونمین سی دفع ہو سکتی ہی اور یہہ بہی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین
پانچ ساعتون کی لئی تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور انیس باقی کی لئی یہہ انیس حرف دیئے تا ہر نشست و برخاست
اور حرکت اور سکون مین کہ اون انیس ساعتون مین ہون برکت وعبادت حاصل کری یعنی ان حرفون کی برکت
سی وہ ساعتین بہی عبادۃ مین لکہی جاوین اور یہہ بہی لکھا ہی علمار نے کہ سورہ براءت کو کہ مشتمل ہی اوپر
قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکہا اور وقت ذبح کے بہی مقرر فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اور بسم اللہ
الرحمن الرحیم نہ کہین اسلئے کہ صورۃ ذبح کی صورۃ قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت
پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کری یقین ہے
کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محفوظ ہوگا اور خواص اس آیۃ کیسے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جب آدمی پائخانہ کو جاوے تو چاہئی کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکے
اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور دشمنان دنیوی اوسکے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان
آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
سانپ بچہو کے کاٹے ہوون کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتہہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی تہی یعنی پڑہ
کر دم کرتی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دار قطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے
روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اس سورہ کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد
پڑہنے اس سورۃ کی اوپر مقام درد اونکیلے ڈالا اور بزار اپنی سند مین انس ابن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچہونے پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر
دم کیا ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی مقدر ہو یعنی موت سی کوئی چیز بچا نہین سکتی اور عبد

فضائل بعض سورتون

فضائل سورہ فاتحہ

اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہی
ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی کہ چار چیزین عرش کے گنج سی مجکو دین ہین اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اوس گنج سے کسیکو نہین پہنچی
ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سی روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاتحہ الکتاب کفایت کرتی ہی اوس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین
کرتی ہی اور اگر فاتحہ الکتاب ترازو کی ایک پلڑہ مین رہے اور تمام قرآن کو دوسرے پلڑے مین تو البتہ فاتحہ الکتاب سات
قرآن کی برابر ہوا اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف
ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنہ کو اپنی عمر مین نوحہ و زاری
کرنی اور خاک ڈالنی کا اپنے سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوس پر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اوسکو آسمان
سی زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحہ الکتاب نازل ہوئی اور
ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکے حاجت
چاہی اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نی اوسکو
کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کرا اوسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب
اور مشائخ کی اعمال مجربہ مین مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی ہر مطلب کے لیے پڑہنی چاہیے اور اوسکے دو طریق ہین
ایک تو یہہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کے ملاکر اکتالیس بار
چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور
ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض
فجر کے بی قید ملانے میم کے ساتہہ لام کے ستر بار پڑہے بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا
جاوے تا ہفتہ کو ختم ہوا اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے تیسرے مہینے مین اسیطرح کری اور لکہنا
اس سورہ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کے پہر دہو کر پلانا اسکا واسطے شفاء امراض مزمنہ کی چالیس
روز تک مجرب ہے اور دانتوں کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد دون کے لئی سات بار پڑہ کر دم کرنا اسکا مجرب ہے
اور سورہ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ
بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتی تہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنی سامنی بلاکر
دریافت فرمایا کہ کونسی سورہ قرآن کی پڑہی ہے ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان
کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا
فلان فلان سورۃ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے
اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورۃ بقرہ کو ساتہہ

حقائق ودقائق اوسکے بارہ برس کے عرصے مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کرکر طعام وافر پکا کر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سے بہی منقول ہی کہ آٹھہ برس تک بیچ پڑہنے سورہ البقرہ
کے توقف کیا اور بعد آٹھہ برس کے ختم کی غرضکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارون کے نزدیک سورت
ایسے عظمت رکہتی تہی اور خواص تجربہ اس سورت کی سے یہ ہی کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکیکی
عافیت منظور ہو اوسکے روبرو نہار مونہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سے پڑہکر دم کرے اور وہ لڑکا بہی نہار منہ ہو
فضل الٰہی سے اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلتی کی اور اگر نکلی گی بہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہی کہ جسوقت
پڑہنا اس سورۃ کا شروع کرے تو اڑہائی پاو چاول اور دہی اور کہانڈ او سیر ڈالکر اوسی مجلس مین کسی مستحق کو
کہانیکی لئی دی تمام ہوا کلام مولنا عبد العزیز رح کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ درمنثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جوکوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور
ایسیہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جوکوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین
وقت سونیکی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور جوکوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اوسکے لئے
نور نزدیک قراءۃ اوسکیکے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ
اوسکے لئی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورہ کہف نہین داخل ہوگا
اوسمین شیطان اوس رات اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہین یہہ آیتین اخیر سورہ کہف کی ان
الذین امنوا سے اخیر سورۃ تک وقت سونیکے اور دعا کی اوٹہنی کی کہ فلانی وقت مین اٹہون اوسیوقت
اوٹہیگا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتین پیچہے عشاء کے اسطرح کہ پڑہین
پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبٰرک الذی
اور الٓمٓ تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکے لئی ثواب مانند چار رکعتون کے کہ لیلۃ القدر مین پڑہے اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑہی تبٰرک الذی او الٓمٓ تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشاء
کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب رض سے ہی کہ جسنے پڑہین رات کو الٓمٓ تنزیل
السجدہ اور تبٰرک الذی لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ستر نیکیاں اور دور کیجاتی ہین اوس سے ستر
برائیان اور بلند کئی جاتے ہین اوسکی لئی ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہین الٓمٓ تنزیل
اور تبٰرک رات مین لکہتا ہی اوسکی لئی اللہ تعالے ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن
ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ سورہ یس نام رکہی گئی ہی توریت مین معمہ کہ مشتمل ہی دنیا اور آخرۃ کی بہلائیون کو اپنی پڑہنے والیکے لئے
اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا اور آخرۃ کی اور دفع کرتی اوس سے ہول آخرۃ کے اور نام رکہا گیا ہی اسکا دافعہ
اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی اپنی پڑہنے والیسے
ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جوکوئی پڑہی اسکو برابر بیس حجون کے ہوتی ہی اوسکے لئی اور جوکوئی
سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لئی سو دینار کے کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جوکوئی لکہہ کر پیوے اسکو داخل

لرتی ہی اوسکی اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ
اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورہ
یس میری امت کی ہر انسان کی دلمین ہو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر
پڑہنے یس کی ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا کہ جسنے پڑہی یس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی
اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدن کی شام تلک اور جسنے
پڑہی یس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سی کہ کہا
جسنے پڑہی یس مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہوجاتا ہی او جسنی پڑہی یس نجا لیمن
کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنے پڑہی یہہ نجالیمن کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور
جسنے پڑہی یہہ وقت کہانیکی کہ ڈر رکہتا تہا کہانیکی کمی کا کفایت کرجائیگی یہہ اوسکو اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک
میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچیکا آسانی ہوتی ہے
اوسپر اور جسنے پڑہا اسکو یس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یس اور کہا
مقبری نے یس نہ پہنچے تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑہے یس پس وہ چیز
دفع کیجاویگی تمسی بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہی یس اور والصفت
دن جمعہ کے پہر سوال کیا اللہ تعالے سی دیتا ہی اللہ تعالے سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا
تہے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز سی ساتہہ کہنی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
آخر آیۃ تلک کے اور فرمایا کہ جسنی کہا پیچہے نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر آیۃ تک تین بار پس
تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ کی ثواب
پورے پیمانہ مین دن قیامت کے پس چاہئی کہ کہی یہہ سبحان ربك اخر تک آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ
کری اوٹہنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالے نی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو المرات طواسین تک جگہہ
انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیموں تک جگہہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون
کے اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لئی خلاصہ ہی
اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون
جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کی بہی سات
آویگی ہر حمیم انمین سے کہڑی رہیگی ہر دروازے پر اون دروازوں مین سے کہیگی یا الہی نہ داخل کر اس دروازے مین اوسکو
کہ ایمان رکہتا تہا مجپر اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لئے پہل ہی
اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالے سیر کرنیوالے گہن کی پس جو کوئی دوست رکہی یہہ کہ چرے
یعنی میوہ خوری کری جنت کے باغون مین پس چاہئے کہ پڑہی حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتی تہی یہان تک کہ پڑہین الم تنزیل یعنی سورہ سجدہ اور تبٰرک الذی بیدہ الملك

بقرہ آل عمران نساء مائدہ انعام اعراف انفال

اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے شب جمعہ مین حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اسحالمین کہ بخشش کیجاتی ہے
اوسکے لئی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نبی صلی جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہے
اوسکے لئی اللہ تعالےٰ گہر جنت مین اور ایک روایت مین ہے، کہ جسنی پڑہی سورہ دخان جمعہ کی راتمین صبح کرتا ہی اسحالمین کہ
مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑہے سورہ دخان راتمین بخشی جاتی ہین
پہلے گناہ اوسکی اور روایت مین ہے، کہ جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات کو صبح کرتا ہی اسحالت ہی کہ بخشش مانگتے ہیں
اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الٓمٓ تنزیل اور یٰس اور اقتربت
الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لئی نور اور پناہ شیطان اور شرک سے اور بلند کئے جاوینگے اوسکے لئے
درجی دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی اقتربت الساعۃ
ہر راتمین اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمین کہ موںہہ اوسکا مانند چودوین رات کی چاند کے ہوگا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اذا وقعت الواقعۃ اور الرحمٰن کا پکارا جاتا ہے
بیچ رہنی والون آسمان وزمین کے ساکن الفردوس سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنیٰ
ہے پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اپنی اولاد کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت
عائشہ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہاری یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہے اخیر سورہ حشر کا پہر مر جاوے اوس راتمین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اوس سے تمام خطائین
کہ کین ہین اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی
اپنے کے یہہ کہ پڑہے سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص
پناہ مانگے ساتہہ اللہ شیطان سی تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرتے ہین
اوس سے شیاطین جن وانس کو اگر راتکو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتے
ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہین حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پہر مرا
اوس دنمین یا راتمین پس واجب ہوئی اوسکے لئے جنت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون مین
یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر مسلمان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑہا مینے قرآن اسمعیل کے
آگے پس جب پہنچا مین والضحیٰ کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی باخیر کلام اللہ تک اسلئی کہ پڑہا مینے عبد اللہ
بن کثیر کی آگے پس جب پہنچا مین والضحیٰ تک کہا تکبیر کہا خیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے یہی حکم کیا اسکا اور خبر دی
ابن عباس نے کہ حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نی کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اذا زلزلت برابر ہی آدہی قرآن کے اور والعادیات بہی برابر ہے
آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالےٰ
سی اسحالمین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوۃ رکہتا ہے ہزار آیتون پر پس پڑہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الہٰکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورۃ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نی کتاب عظمہ مین اور ابو محمد

محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پھر کہا اونہوں نے کہ ای ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حماء مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی
ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دہوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دی اپنی رب سے
یعنی رب کاہے سے بنا ہے پس نہ جواب دیا اونکو کچھہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اونکے پاس جبرئیل علیہ السلام اس سورہ کو
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہہ اللہ ایک ہے نہ اوسکی اصول و فروع ہین اور نہ شریک اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بے پرواہ ہے نہ کہا
تا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ احتیاج رکھتا ہے پڑہے ساری سورہ یہہ سورہ ہے کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہے اور نہ آگ
کا اور نہ آخرہ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ تعالےٰ نے طرف اپنی پس یہہ خاص اوسکے لئے ہے
جسنے پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتھہ پڑہنے تمام وحی کے اور جسنے پڑہا اسکو تیس ۳۰ بار نہین افضل ہوئیگا اوس سے
کوئی اہل دنیا سے اوسدن مگر جسنے زیادہ پڑہا ہو اس سے اور جسنے پڑہا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے
پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گہر مین دور ہوتا ہے اوس سے فقر اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہووے تو گہر مین سلام
علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہووے یا نہووے بعد اوسکے سلام مجھپر بہیج اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نے
پس بہت دیا اللہ تعالےٰ نے اوسکو رزق یہانتک کہ بانٹا اوپر ہمسایون اور قرابتیون اپنی کی انتہی یہہ روایت
حصن حصین کے مولف نے منبہہ مین نقل کی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ رات گذاری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک رات کہ پڑہتے تھے اسکو اور بار بار پڑہتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ
احد دو سو بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ دو سو برس کے اور روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ پچاس
برس کے اور روایت مین ہے کہ جسنے پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہین اوسکے لئے ڈیڑہ ہزار نیکیان اور دور کئے جاتی ہین اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر
دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن ضریس اور ابو یعلے اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
شام مین پس اوترے جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم
یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان پہر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہوگئے اونکے لئے ہر چیز اور مل گئی زمین سے
اور بلند کیا گیا اونکے لئے جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کس سبب سے دیا گیا معاویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھہ لاکہہ
فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑہنے قل ہو اللہ احد کے تہا وہ پڑہتا اسکو کہڑے اور بیٹھے اور آتے اور جاتے اور سوتے
لیٹے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اونکو واسطے پورا کرے ایمان کے
داخل ہوگا جس دروازے سے جنت کے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا جس حور عین سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے اپنے
قاتل سے اور ادا کرے دین خفیہ اور پڑہے پیچھے ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اگر ایک
کرے انمین سے یا رسول اللہ فرمایا ایک کرے انمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا انمین سے تو بھی یہی ثواب پاویگا اور
فرمایا کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد ہر دن پچاس بار پکارا جاویگا وہ روز قیامت کے قبر اپنی سے ای مدح یعنی
تعریف کرنیوالے اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جو کوئی بہول جاوے بسم اللہ

کہنی اپنی کہانی پر بس جاہی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہوا اور فرمایا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد جبکہ
داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی محتاجگی اوس گہر والوں سی اور اوسکے ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا آئے میری پاس جبرئیل اچھی صورۃ مین ہنستی ہوئی خوش اور کہا اے محمد علی اعلی یعنی اللہ تجھے سلام فرماتا ہے
اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی لئی نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس امت تیری سے
اسحالین کہ پڑہی ہو گی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی دونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک
عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیون کے حق مین اون لوگون مین سی کہ واجب ہوگا عذاب اور
اگر نہ لازم کیا ہوتا مینے اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار بناہ
مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار
ہوتا ہے بہتر اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و بازین سی کہ دلوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد
مین اور کعب احبار سی ہی کہ کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالی اوسکے گوشت کو آگ دوزخ
پر اور کعب احبار سی یہہ بہی آیا ہی کہ کہا جو کوئی مواظبت کری اوپر پڑہنے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات
و دن مین واجب کری خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا اوسکے انبیار کی ساتہہ اور بچایا جاویگا شیطان سے
اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اللہ اوسکو جو کچہہ مانگے
اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لیلیا نفس اپنا اللہ سی آزاد ہوا آگ سے
اور ایک روایت مین ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ سی منگایا پانی
پہر کلی ڈالی اوسمین پہر لیگئی حضرت علی کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی اونکی گریبان مین اور اونکے
دونون مونڈہون کے درمیان مین اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پڑہنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ۵ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ سبحانہ مَنْ شَغَلَہُ
الْقُرْآنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ فَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِہٖ
یعنی جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنے میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنے
والون کو اور بزرگی اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالی کی ہی اوسکی ساری خلق پر ۵ اور
فرمایا سیکہو قرآن اور پڑہو اوسکو پس تحقیق مثال قرآن کی واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر
پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکے مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بہری ہو مشک سے پہنچی ہے
خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر سو رہتا ہی یا غافل ہوتا ہی عمل کرنے سے
اور قرآن اوسکی دلمین ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو نہ پہیلے ۵ اوسوقت کہ جبرئیل
علیہ السلام بیٹہے تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا
یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتے نی آنحضرت پر اور
کہا خوشوقت ہو ساتہہ دو نورون کی یعنی اپنی پڑہنے والیکے لئی قیامت کو روشنی ہوونگی اور آفات راہ سے

بچائینگی کہ دئے گئی تم وہ دو نور نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تمسی ایک اونمین سی سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ
کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر کہ دیا جاویگا ثواب اوسکا اور فرمایا اِنَّ الشَّیطَانَ یَفِرُّ الخ
یعنے بلاشبہ بہاگتا ہی شیطان اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور
عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو جب پڑہنے والون کو ثواب ملیگا اور نہین
طاقت رکہتی اسکی ساحر اور کاہل وجود یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والے توفیق اوسکی سیکہنے کی نہین رکہتے اور فرمایا
جو کوئی پڑہے سورہ بقرہ راتکو نہین داخل ہوتا شیطان اوسکی گہر مین تین رات تلک اور جو کوئی پڑہے اسکو دن کو نہین
داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی ۱۲ اور فرمایا پڑہو
دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورہ بقرہ اور آل عمران ہین پس تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑے
ہین ابر کے یا گویا کہ وہ دونون سائبان ہین یا گویا کہ وہ دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندہے ہوئے جہگڑینگی
پڑہنے والون اپنی کی طرف سی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیتین آل عمران
کی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
تا بِغَیْرِ حِسَابٍ ٹہیری ہوئی ہین کہ نہین ہی درمیان اونکے اور درمیان اللہ تعالے کے حجاب کہتی ہین ای رب اوتارتا ہمکو
طرف زمین اپنی کی اور طرف اوسکی کہ گناہ کرتا ہی تیرا فرماتا ہے اللہ تعالی قسم اپنی کہاتا ہون کہ نہین پڑہنے کا تمکو کوئی
بندون میرے سے پیچہے ہر نماز کے مگر کہ کیجاویگی خوابگاہ اوسکی جنت کسی عمل پر ہو اور ساکن کرونگا اوسکو حظیرۃ القدس میں
اور نظر کرونگا طرف اوسکے اپنی آنکہون پوشیدہ سی ہر دن ستر بار اور روا کرونگا اوسکی ستر حاجتین کہ ادنی اونکی مغفرۃ
ہی اور محفوظ رکہونگا اوسکو ہر دشمن اور حاسد سی اور مدد کرونگا اوسکی اونسی ۱۲ معالم ۵ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جسنی پڑہی یہہ آیۃ یعنی شہد اللہ سی العزیز الحکیم تک وقت سونی اپنی کی پیدا کرتا ہی اللہ تعالے اوس سے
ستر ہزار خلق کہ استغفار کرتی ہین اوسکی لئی روز قیامت تک اور جسنی کہا بعد اوسکی وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ
بِهٖ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِیَ لِیْ وَدِیْعَةٌ فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے لِعَبْدِیْ
عِنْدِیْ عَهْدٌ وَاَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰی بِعَهْدِیْ اَدْخِلُوْا عَبْدِیَ الْجَنَّةَ اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی بزرگتر ہی
آیتون کی ہی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کی اور روایت مین ہے کہ یہہ سیدہ یعنی افضل آیتون قرآن کی ہی جو پڑہے تو
آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکہہ کر لٹکا دی تو نہین نزدیک ہوئیگا تیری شیطان یعنی تیری مال
و اولاد پاس نہین آئیگا اور تصرف نہین کریگا دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سی اخیر تک جس گہر مین
پڑہی جاتین مین تین رات پس نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتہہ
دو آیتون کے کہ دی ہین مجکو وہ خزانے اپنے سے جو نیچی عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکہو اونکو اور
سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب گہر والونکو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور
قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہی اوسکا اور دعا ہین اور فرمایا جو کوئی پڑہے سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی یعنی ترتیل و تجوید سے
بے کم و زیادہ ہوگی اوسکے لئی روشنی جگہہ اوسکی سے یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکے تلک اور جو شخص پڑہے دس آیتین آخر
سورہ کہف سی یعنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ سے آخر تلک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا وہ اوسپر اور

فرمایا جو کوئی پڑہے اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی اللہ اوسکے لئے نور سے اوسقدر کہ فرق ہی درمیان پڑہنے والے
اوسکے اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا اور فرمایا جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف سے
یعنی مین امرنا رشدا تلک بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور انا فتحنا بہت پیاری ہی نزدیک میرے
اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی اور فرمایا تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی
اونہون نے واسطی ایک آدمی کے یہان تلک کہ بخشا گیا وہ اور فرمایا تستغفر الخ یعنی بخشش چاہتی ہے
تبارک اپنی پڑہنی والکی لئی یہان تلک کہ بخشا جاتا ہی وہ اور فرمایا آتی ہین فرشتی عذاب کے آدمی کی پاس قبر اوسکی مین
یعنی بعد دفن کی سوال کے لئی پس آتی ہین اوسکی پاؤن کی طرف سی یعنی اول پاؤن کی طرف سی سوال شروع کرتی ہین
پس کہتی ہین پاؤن نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتہہ تعرض میرے کہ پڑہتا تہا بسبب میری یعنی بسبب قوۃ میری کی نماز مین
سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی سینے کی طرف سی پیٹ کی طرف سی پہر آتی ہین سر کی طرف سی ہر عضو کہتا ہی یہی بات
پس تبارک منع کرتی ہی فرشتون کو عذاب قبر کیسی اور تبارک مذکور ہی توریت مین ساتہہ اس فضیلت کے کہ جو شخص
پڑہے اسکو کسی راتمین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا ایک شخص نے عرض کی اے رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک
سورہ جامعہ یعنی اوسمین مطالب دین ودنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہان تک کہ
فارغ ہوئی اوس سے پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تجکو ساتہہ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنی
پس کافی ہی مجہی پہر پیٹہہ پہری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی مطلب یاب ہوا یہہ شخص یہہ بات
دوبار فرمائی ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہے اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے بعد مغرب کے جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین
سورہ فاتحہ ایک ایک بار اور سورہ اذا زلزلت پندران پندران بار تو آسان کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر جان کنی
اور بچا دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط سی قیامت کو ۵۱ شرح الصدور فرمایا
سورہ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی اور فرمایا اذا جاء نصر اللہ چوتہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا قل ہو اللہ
تہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ جب
امامت کرتا یاردن اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو ۵۲ اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
واسطی ایک شخص کے کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ ساتہہ غیر اوسکے نماز مین حبک ایاہا ادخلک الجنۃ
یعنی دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل کریگا تجکو بہشت مین ۵۳ اور سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا
قل ہو اللہ پس فرمایا وجبت الجنۃ واجب ہوئی بہشت یعنی اوسکے لئی اور فرمایا جو کوئی چاہے یہہ کہ سووے
اپنی بچہونی پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار اے بندی میرے داخل ہو بر داہنی طرف اپنی کے بہشت مین ف داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ افضل ہین
بائین طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہتا ہی ایک محل بنتا ہی بہشت مین اوسکے لئے
اور فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری پس پکڑے دونون بازو اپنی گہر کے دروازیکے اور
پڑہے گیاران بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالے نگہبان [illegible] پہر کر آوے اور انس [illegible] روایت ہی کہ

انا فتحنا

سورہ ملک

اذا زلزلت

قل ہو اللہ

سائنہ

کہ تھے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن نہایت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا ہی تھا
پہلے اس سے پس تعجب کیا حضرت نی بہی اور جبرئیل سی وقت آنیکی پوچھا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نے کہ یہہ
اس سبب سے ہی کہ معاویہ بیٹے معاویہ لیثے کے آج مدینہ مین مرگئے ہین پس بہیجا اللہ تعالے نی طرف اونکے ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز
پڑہین اونپر پوچھا حضرت نی کیا سبب ہے اسکا کہا اونہون نے کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹھے اور چلتے
اور اوقات رات دنمین بہت پڑہو اسکو پس تحقیق یہہ نسبت رب تمہارے کی ہی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی
اللہ تعالے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی
زیادہ پڑہے زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذافی الدر المنثور اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ
احد مرض الموت مین تو نہ فتنے مین ڈالاجاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا بہینچنے قبر کیسی اور دن قیامت کی ملائکہ
اپنی ہتیلیون پر اوسکو اوٹہاوینگے یہان تک کہ گذارینگے اوسکو پل صراط سی طرف جنت کے کذافی شرح الصدور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ———— عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤن تمہین تجکو
اچہی دو سورتین یعنی بیچ مقدمہ تعوذ یعنے پناہ پکڑنیکے کہ پڑہی جاتین ہین وہ قل اعوذ برب الفلق او قل اعوذ
برب الناس ہین پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھہ مانند ان دونون کی یعنی تعوذ کے حق مین اور تہی پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پناہ پکڑتے تہے جن سی اور نظر آدمی کیسی یعنی ساتہہ اور دعاؤن کے یہان تک کہ اوترین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوترین تو پکڑا انکو یعنے ساتہہ انکی پناہ پکڑتی اور
چہوڑا اوسچیز کو کہ سوا انکے تہی اور فرمایا کہ نہ مانگا کسی مانگنے والینے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالینے ساتہہ مانند
ان دونون کے پڑہ ان دونون کو جب سونی لگی تو اور جب اوٹہی تو اور فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس
تحقیق تو ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورۃ کہ وہ اس سے بہت پیاری ہو طرف اللہ کے اور بہت پہنچنے والی اور خوب پوری
ہو نزدیک اوسکے یعنی حق تعوذ مین پس جو سکے تو یہہ کہ نہ ناغہ ہووے تجسے یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز
وغیرہا مین تو کر اور فرمایا عجب آیتین ہین اوترین آجکی رات نہین دیکہین تو نی مانند اونکی کبہی کہ وہ سورہ
فلق اور سورہ ناس ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی جبیر صحابی کو کہ کیا دوست رکہتا ہی تو ای جبیر کہ
جب نکلی تو سفر مین یہہ کہ ہووے تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت مین یعنی صورۃ و حال مین اور بہت زیادہ اونکا ازروے
توشی کے یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہوجاوے پس عرض کیا مینے ہان فدا ہون تمپر
مان باپ میری فرمایا پس پڑہ یہہ پانچ سورتین قل یایہا الکفرون اور اذا جاء اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورۃ کو ساتہہ بسم اللہ کے اور ختم کر قراءۃ اپنی کو ساتہہ
بسم اللہ کے یعنی سب چھہ ہونگی کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہوجاتا
تہا بہت تباہ حال یارون سی ہیئت مین اور کمتر اونسے توشے مین یعنی باوجود کثرت مال کے بد ہیئت اور مفلس
ہوجاتا مین بسبب ضایع ہونے مال کی اور بے برکتی کی پس ہمیشہ رہا مین جبسے کہ سیکہین مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سی یہہ سورتین اور مداومت کی انکے پڑہنے کی ہوا مین بہترین اونکے ہیئت مین اور زیادہ ترین اونکے
توشی مین یہان تک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس

پڑہتا ہی نہین رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی اے رب بچا اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا چوتہائی کلام اللہ
پڑہا اور جو الہٰکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین پڑہتا ہی کذا فی الدر المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑہے بعد سلام
پہیرنی نماز جمعہ کی ہیئت نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات
سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مؤمن کے اور ایک روایت
مین بعد اسکے یہہ دعا ر سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ
يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ اِكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَاَغْنِنِي
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اپنی خلق سی اور رزق
دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ابن سنی نی حضرت عائشہ رض سی کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ بسبب انکے ہر برائی سی جمعہ دوسرے تک کذا فی وظائف النبی اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہارے دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین جیسے کہ لوہا پانی پہنچنے سی زنگ آلودہ ہو جاتا ہی عرض
کیا صحابہ نی کہ جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے قرآن اور عمل
کرے اوسپر پہنائی جاویگے ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسے
دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہارے پس کیا گمان ہی ساتہہ اوس شخص کے کہ عمل کیا
اوسپر یعنی کیا کچہہ درجہ ہوگا اوسکا جب اوسکے ماں باپون کا یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص کہ
حلال جانا اوسکے حرام کو اور فرمایا اے اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل نہو نہ فکر کرنے معنون اوسکے سے اور
کہولنی اسرار اوسکے سے اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکا اوقات رات کے مین اور دن کے مین اور فرمایا ظاہر کرو
قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید اور ہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو تو کہ تم
رستگار ہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکے کو اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی اور جو کوئی سورہ
آل عمران جمعہ کی دن پڑہے رحمت بہیجتے ہین اوسپر ستر فرشتے رات تلک اور فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعہ کی اور
فرمایا ہر چیز کے لئی زینت ہی اور زینت قرآن کی الرحمن ہی اور فرمایا جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر رات نہ پہنچے اوسکو
فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنی بیٹون کو حکم کیا کرتے تہی کہ پڑہین اسکو ہر شب اور دوست رکہتی تہی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو اور فرمایا جو کوئی شب کو حم الدخان پڑہی صبح کرتا ہی بحالیکہ
بخشش مانگتے ہین اوسکے لئی ستر ہزار فرشتے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکہی کوئی تم مین کا
کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسے اسکے پڑہنے سی نزدیکی
اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سی ویسی نہین ہوتی تمام ہوئین حدیثین کلام مجید کی فضائل کی اب کچہہ ادب اسکی
تلاوت کا بطور اختصار کے معلوم کرو کلام اللہ پڑہنا جب شروع کری تو اعوذ پہلے پڑہے اور یہہ جانی کہ اپنے رب سے
مین مناجات کرتا ہون اور درود کے اگرچہ تکلف ہو اور جب آیتہ رحمت پر پہنچے تو خوش ہووے اور دعا کری اور اگر آیتہ
عذاب پر پہنچے تو ڈری اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ ظفر جلیل کے فضائل ذکر مین مذکور ہوئے ہین بجا لاوے

بیان اخلاق و اوصاف حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور اخیر سورہ فاتحہ اور اخیر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے جواب مین وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ اور اخیر سورہ قیامہ کے بلیٰ اور اخیر سورہ مرسلات کی آمنت باللہ اور اول سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور اخیر سورہ والتین کے بلیٰ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ کہے اور سنون ہی تکبیر کہی اخیر والضحی سی آخر قرآن تلک پس کہے وقت ختم سورہ کی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سرا سورہ بقرہ کا مفلحون تک پڑہی یہہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سی مفصل اوسمین پا کسی ور کتاب قرارۃ کمین اس مقام کو دیکہے
جتانا چاہی کہ اوپر گذرا بیان اسکا کہ مراد حق سی قرآن ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس بحسب تقریب قول اول کی فضائل قرآن مجید کی کچہہ لکہی گئے اب بحسب تقریب قول ثانی کے کچہہ اخلاق حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ باعث رحمت جان اور سرور قلب کے ہین لکہنی چاہئین تا حضرت کا حق ہونا ثابت ہو کہ اوصاف و اخلاق حمیدہ آپکے خود دلالت آپکی حقیت پر کرتے ہین اگرچہ کوئی نکوہش آپکی کری عیاذاً باللہ سو یہہ آفتاب پر خاک ڈالنی ہی کہ آپ ہی پشیمان ہوگا آفتاب کا کیا بگڑیگا خالق سب مخلوق کا اونکے حق مین فرماتا ہی وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی بلا شبہہ تو البتہ بڑی خلق پر ہی جبکہ خدا تعالی نے آپکے خلق کو عظیم فرمایا خیال کرنا چاہی کہ کیسی عمدہ اخلاق کریمہ تہی آپکی حضرت عائشہ رض سی کسینی آپکے اخلاق کو پوچہا اونہون نے کہا کہ کان خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ آپکا خلق قرآن تہا یعنی اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تہی وضع آپکی باوقار تہی جو ایکبارگی آپکو کوئی دیکہتا ہیبت ناک ہوتا مگر جب شرف حضور سی مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپکی محبت اوسکے دلمین جگہہ پکڑتی ملاقات مین پہلی آپ سلام کرتے منتظر اوسکی سلام کے نرہتی ہر ایک سی ساتہہ کشادہ پیشانی اور روئے خندان کی ملتی کبہی آپکی زبان مبارک پر فحش یا کلام سخت جاری نہوتا اور نہ بدلہ لیتی برائی کا ساتہہ برائی کے ولیکن عفو کرتی اور درگذر کرتے جو کوئی آپکو پکارتا فرماتی لبیک یعنی حاضر ہون اصحاب مین کبہی پانو نہ پہیلاتی جس مجلس مین تشریف لیجاتی تو کنارہ مجلس پر بیٹہہ جاتی قصد بالانشینی اور صدر محفل کا نکرتی اگر کوئی شخص آپکا ہاتہہ پکڑ لیتا جبتک وہ نچہوڑتا آپ نچہوڑاتی کبہی کسی شخص کو اپنی آپنی ہاتہہ سی نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کی لئی کبہی بدلہ نہین لیا اور کسی پر غصہ نہین کرتے تہی مگر جبکہ حدود الہی سی تجاوز ہوا اور اوسوقت مین خدا تعالی کیواسطے ایسا آپکو غصہ آتا کہ کوئی تاب نہین لا سکتا باندہی عورتین جو آپکو اپنی کام کی لئی ساتہہ لے لیتین آپ ساتہہ ہو لیتی اور کام کر دیتی ایک یہودی کا آپ پر کچہہ دین تہا تو عدد معینہ ہنوز وعدہ کا وقت آیا نہین کہ اوسنی آکے تقاضای شدید کیا جون جون وہ سختی کرتا تہا آپ نرمی فرماتی تہی اوسنی کہا کہ تمہاری خاندان مین ایسہی نادہندی چلی آتی ہی اس بات کو سنکر حضرت عمر بیتاب ہوگئی اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر مجلس شریف مین نہوتا تو مین تیری گردن مارتا حضرت نے عمر رض سی فرمایا کہ تمہین چاہی تہا کہ مجہسی اداکے لئے کہتے اور اوس سی تقاضا نرمی کی لئی کہتے اوسکو زجر نہ چاہئے تہا جاؤ اوسکا قرض ادا کردو اور بیس صاع عوض اوس سے جہگڑنیکے زیادہ دو جب اوس یہودی نی یہانتک حال دیکہا تو اوسیوقت ایمان لایا اور کہا کہ مینے کتب سابقہ مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین دیکہا ہی کہ جون جون کوئی اونسے سختی کرے وہ نرمی کرین مجہی اوس صفت کا امتحان منظور تہا سو ویسا ہی پایا بیشک آپ پیغمبر آخر الزمان ہین اور ایک روایت مین حضرت علی رض سی یون مذکور ہی کہ ایک یہودی تہا کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا حبر یعنی عالم یہود کا اوسکے کئی دینار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آتی تہی اوسنی تقاضا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا آپنے کہ ای یہودی نہین

ہی نزدیک میری کچھہ کہ دو نمین تجکو اوسنی کہا کہ پس بلاشبہ مین نہین جدا ہونیکا تمسے اے محمد یہان تک کہ دو تم مجکو
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اب بیٹھتا ہو نمین ساتہہ تیری پس بیٹھہ آیا تہہ اوسکے یعنی مسجد مین پس نماز
پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ر اور فجر کی اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ڈرانے ہتی اور دہمکاتی تہے اوسکو کہ ایسا اور ایسا معاملہ کرینگے ہم تجسے پس معلوم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کچھہ کہ معاملہ کرتے ہتی صحابہ اوس سے یعنی اور منع کیا صحابہ کو پس کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ کیا یہودی روکے اکو یعنی
ہمکو کیونکر گوارا ہو یہہ بات پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو رب میری نی اس سے کہ ظلم کرون نمین
معاہد وغیرہ پر پس جب دن چڑہا تو کہا یہودی نی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وشطر مالی
آگاہ ہوجیئے قسم اللہ کی نہین کیا مینے تمسے جو کچھہ کہ کیا مینی تمسی مگر اسلئے کہ دیکہون مین طرف نعت تمہاری کہ توریت مین
ہے وہ یہہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدائش کی مکہ ہی اور جگہہ اوسکی ہجرۃ کی طیبہ کہ نام مدینہ کا ہی اور بادشاہت
اوسکی شام مین یعنی وہان غلبہ اسلام کا بہت ہوگا نہین ہوگا سخت گو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین
اور نہ متزین ساتہہ فحش کے اور نہ قول فحش کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ مال میرا موجود ہے
پس حکم کرو اوسمین اوسطرح کہ حکم کیا ہی تمکو اللہ نی اور تہا یہودی بہت مال والا الغرض آپکی نرم خوئی یہانتک تہی
کہ خدا تعالے نے اوسکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانون کی لئی اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتی تو بیشک پریشان
و منتشر ہو جاتے لوگ تمہارے گردسی مدینہ کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لاکر درخواست کرتی کہ آپ دست مبارک
اوسمین ڈالدین تا بیمارون کو پلاوین آپ اونکی خاطر سی اگرچہ جاڑی کی دن ہوتی تہہ اونکے برتنو نمین ڈالدیتے
باوجودیکہ بسبب سردی کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب سے بی تکلف رہتی اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع
نہو تین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپکی مجلس مین کرتی ایک صحابی نی آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھی تو میرے
بت نی خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئی اونہون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا اپنے پرستش کی لئی ستو کا ایک بت بنا یا راہ مین
توشہ ختم ہوگیا مینے اوس بت کو توڑ کر کہایا مو مجھی تو بت نی یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی ہی مجلس شریف مین مذکور ہوتین
تہین آپ بہی کبہی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتی تہی مگر سوائے سچ کی نہین فرماتی تہی ایک شخص نے آپسی سواری
مانگی آپنی فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوسنی کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ
اونٹنی کے بچی نہین ہوتی ہین تو کسکے ہوتی ہین سو یہہ بات سچی تہی آپنی براہ ظرافت سکے اسطرح فرمایا ایک شخص تہا
زاہر نام گانو مین رہتا تہا گانو کی چیزین بطور ہدیہ کے آپکے پاس لایا کرتا تہا اور آپ اوسی شہر کی چیزین خرید
کر دیا کرتے اور فرماتی زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ یعنی زاہر ہمارا گانو کا آدمی ہی اور ہم اوسکے شہری ہین
یعنے وہ گانو کی چیزین ترکاری وغیرہ لی آتی ہین اور ہم شہر کی چیزین اونکو خرید دیتی ہین ایکدن زاہر بازار مین
کچھہ چیز اپنی بیچ رہی تہی آپنی جاکر اونکو پیٹہ کی پیچہی پکڑ لیا اونہون نی دیکہا نہ تہا کہتی لگی کون ہی چہوڑ دی پہر
جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین پیٹہ اپنی بدن مبارک سی خوب چمٹاتی اور رگڑتی پہر آپنی فرمایا کون مول لیتا ہے
اس غلام کو زاہر نی کہا کہ قیمت میری تو بہت کم ملیگی سیاہ فام تہی اور صورت اونکی اچہی نتہی اس سبب سے اونہون نے

گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ بیشک تم رسول اللہ کے ہو اور آدہا مال میرا اللہ کی راہ مین ہے ۱۲

یہہ امتحان کرنا تہا کہ دیکہون توریت مین جو تمہاری نعت ہے وہ تم مین پائی جاتی ہے ۱۲

یہہ بات کہی آپنے فرمایا لیکن خدا تعالی کی نزدیک تم کم قیمت نہین یعنی اللہ تعالی کی نزدیک تم بیش قیمت و مقبول ہو اور مقبول خدا کے کیونکر نہو نی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و مقبول تہی ایسی ایسی باتین ظرافت کی مسلمانون کے دل خوش کرنیکے لئی ازراہ شفقت کے فرمایا کرتے تہی آپ اپنی کام اپنے ہاتہہ سی کرلیا کرتے تہے جیسی اپنا کپڑا اسی لینا یا اپنی بکری کا دودہ دوہ لینا اور کام گہر کا کرلینا حضرت عائیشہ سی روایت ہی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلِبُ شَاتَہٗ وَیَخْدُمُ نَفْسَہٗ حضرت انس بن مالک آپکی خادم تہی وہ کہتی ہین دس برس مینی آپکے خدمت کی قسم خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین اپکا کام کرتا تہا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کردیتی تہی اور کبہی دس برس کے عرصی مین آپنے مجہی جہڑکا نہین اور نہ اف کہا اور نہ کبہی یہہ کہا کہ فلانا کام کیون نہین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور روایت مین ہی انس سے کہ کہا خدمت مین آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹہہ برس کی عمر مین اور دس برس تک خدمت کی مینی پس نہ ملامت کی مجہکو کبہی کسی چیز پر کہ ہلاک و تلف کی گئی میرے ہاتہہ سی پہر اگر ملامت مجہکو کوئی ملامت کرنی والا آپکی اہل سی تو فرماتی چہوڑدو اسکو پس تحقیق جو تقدیر مین ہوتا ہی البتہ واقع ہوتا ہی یہہ کام تقدیر ہی مین خراب ہونا تہا ہوا اور آپ سوار ہوتی ازراہ تواضع کے ہر سواری پر اونٹ پر گہوڑے پر خچر پر حمار پر انس کہتی ہین کہ دیکہا مین نے آپکو روز خیبر کے سوار حمار پر کہ باگ اوسکی لیف خرما کی تہی اور اصحاب کے ساتہ کام مین شریک ہوجاتی تہی ایک سفر مین اصحاب نی ایک بکری ذبح کی کہانے کے لئی اور آپسمین کام تقسیم کرلئے ایک نے کہا کہال صاف مین کرونگا ایک نے کہا گوشت مین بناونگا ایک نے کہا مین پکاونگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سی مین اوٹہا لاونگا اصحاب نے کہا کہ یہہ کام بہی ہم کرلینگے آپ کاہیکو تکلیف فرماوین آپنی فرمایا کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنی رفیقون مین ممتاز ہوکر بیٹہی اور کام مین شریک نہو اور آپ جاکر لکڑیان اوٹہا لائی اور آیا ہی کہ جب آپ مسجد کو تشریف لیجاتی دیکہتی اصحاب تو بیٹہی رہتی کہڑی نہوتے تہی اس سبب سے کہ جانتی تہی کہ آپکو یہہ بات ناپسند ہی یعنی بنظر شفقت باین خیال کہ بار بار کہڑے ہونی مین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہی اونکو تکلیف ہوگی اجازت دی تہی کہ کہڑے نہوا کرین وقت آنیکے صحابہ بمقتضائی الامر فوق الادب کے نہ اوٹہتی آپ مسکینون سی بہت محبت رکہتے اور عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہ جاتی جنازہ کے ہر غریب اور امیر اور مملوک اور آزاد کی دعوت قبول فرماتی اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک سے معاملہ کرتے اپنی اصحاب کو دوست رکہتی تہی جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت کو تشریف لیجاتی اور غمزدہ کی گہر ماتم پرسی کیلئے تشریف لیجاتی جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتی اور اکثر اوسکا بدلہ اوتارتے اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے آپ اور نماز طویل پڑہتی اور خطبہ چہوٹا اور کثرت سی نماز پڑہتی اور تہجد مین قیام کرتے کہ پانو مبارک ورم کرگئی لوگون نے عرض کیا کہ آپ اتنی محنت کیون کیا کرتے ہین خدا تعالے نے آپکی اگلی پچہلی خطائین معاف کردی ہین آپنی فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا آپ جو ہنستی تو تبسم فرماتی آواز سی نہ ہنستی اور کلام اسطرح فرماتی کہ سننی والا اچہی طرح سمجہہ لے اکثر کلام کو واسطی سمجہانی سامع کے تین بار مکرر فرماتی اور ہر ایک سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم عطا فرمائی تہے یعنی ایسا کلام کہ عبارت تہوڑی ہو اور معنی بہت جیسی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سب عمل موافق نیت کے ہین جیسی نیت ہو ویسا ہی

عمل کا پہل ہی اس حدیث سی صدہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتی ہین او علمار اور محدثین اور فقہار نی اسکی شرح مین لکہا ہی یا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی آدمی کی خوبی اسلام مین سی یہہ بات ہی کہ جس بات مین کچہہ فائدہ نہو نکرے یہہ حدیث بہی صدہا امور دینی اور دنیوی مین کام آتی ہی اسیطرح اور بہت حدیثین ہین شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سی غالب تہے شجاعت کا یہہ حال تہا کہ جنگ حنین مین جسوقت لشکر کو ابتدا مین شکست ہوئی تہی آپ نے نعلہ شہبا کو جسکا نام دلدل تہا آگے بڑہایا اور رجز پڑہتے تہی اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہہ لڑائی مین ہوتی تہی آپ وہین تشریف رکہتے اور ہم لوگ جاکر آپکی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہہ حال تہا کہ کبہی کسی سائل کے جواب مین لا نہین فرماتی تہے اوسکا مطلب پورا کر دیتے اور جو نہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جواب دیتی اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نہ ڈرتے حتی کہ بعضی کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب آپکی سخاوت کے مسلمان ہوگئے اونکے حق مین آپکی سخاوت ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سی ایسی سخاوت ممکن نہین سب عادات مین فروتنی اور تواضع فرماتے کہانے پینے مین نشست غرض اسیطرح رکہتے تکیہ لگا کے نکہاتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندون کیطرح کہاتا ہون اور کہانیکو برا نکہتے پسند ہوتا کہا لیتے نہین تو اوٹہا دیتے دودہ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتی بکری کے دست کا گوشت آپکو پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپنی کہایا ہی بسم اللہ کرکے کہاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہی ہاتہہ سی کہانا کہاتی مگر استنجا یا ناک جہاڑتی مین ایسی کام بائین ہاتہہ سے کرتے جس چیز مین بوی بد آوی جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کہاتی اور ناپسند فرماتی مسواک کو بہت دوست رکہتی اسی سبب سے کہ باعث ہی صفائی و نظافت کی سواری مین آپکو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑیکی پیشانی پر پہیرتے اور آپنی فرمایا ہی کہ گہوڑی کی پیشانی سے برکت بہری ہی ہ **تواریخ حبیب اللہ و مشکوۃ** اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ کیا نہین دیکہا ہی طرف آسمان کے اوپر اپنے کہ کیونکر بنایا ہی ہمنی اوسکو اور آراستہ کیا ہی ہمنی اوسکو اور نہین ہی اوسمین کچہہ شگاف **فتح** کیا انکا نہین کی آسمان کی طرف اپنی اوپر کیسا ہمنی اوسکو بنایا اور رونق دی اور اوسمین نہین کوئی سوراخ **موضح تفسیر** زینت آسمان کے ستارون سے ہی اور بنا اوسکی بے ستون و طبقہ بر طبقہ دلیل کمال قدرت ہماری کی ہی پس بعث انکا ہمپر کیا دشوار ہوگا **بحر** ظ شروع ہی یہہ بیان دلیل کے کہ دفع کرے اونکی قول کو ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ یعنی کیا غافل اور اندہے ہین نہین دیکہتی آسمان کو اوپر اپنے حالانکہ مشاہدہ کرتے ہین اوسکو ہر وقت دیکہین کہ کیسا بنایا ہی ہمنی اوسکو یعنی بلند کیا ہی مثل خیمہ کے لیکن بے ستون اور بے شگاف کہ عیب اوسکا ہو **جمل** وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ اور زمین کو بچہایا ہمنی اور ڈالے ہمنی اوسمین پہاڑ اور اگائی ہمنے اوسمین ہر نوع خوش آیندسی واسطی راہ دکہانی اور نصیحت دینی کے ہر بندہ رجوع کرنیوالی کو **فتح** اور زمین کو پہیلایا او ڈالی اوسمین بوجہہ اور اگائی اوسمین ہر قسم قسم رونق کی چیز سوجہانیکو اور یاد دلانی کو اوس بندیکو جو رجوع رکہے **موضح تفسیر** منیب رجوع کرنیوالا طرف ربانی کی فکر کرنیوالا بیچ کارخانہ پیدایش اوسکی یعنی یہہ سب کچہہ پیدا کیا ہمنی اسلیے کہ بندہ منیب اونکو دیکہہ کر عبرت پکڑے اور خدا اور رسول اور بعث پر ایمان لاوی **مدارک** وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○
اوراوتارا ہمنی آسمان سی پانی بابرکت پس اگائی ہمنی بسبب اوسکی باغ اوردانی کہ کاٹتی ہین اونکو اوراگائی ہمنی کہجور کی درخت بلند اونکی لئے میوے تہ برتہ روزی واسطی بندون کے اور زندہ کیے ہمنے اوس پانی سے شہر مردہ اسیطرح ہوگا نکلنا گورسی **فتح** اوراوتارا ہمنی آسمان سی پانی برکت کا پہر اوگائی ہمنی اوس سی باغ اور اناج کٹتی کہیت کا اور کہجورین لنبی اونکا گابہا ہے پرتہہ روزی دینی کو بندونکے اور جلایا ہمنے اوس سی ایک دیس مردہ یون ہی ہی نکل کہڑی ہونا **تفسیر** اناج وہ ہی جسکی ساتہہ اوسکا کہیت بہی کٹ جاوے اور درخت قائم رہتاہی پہل ٹوٹ کر **مو** مبارک کثیر المنافع اورکثیر الخیر کہ اوسمین زندگانی ہر چیز کی ہے اور مراد اوس پانی سے مینہہ ہی وَحَبَّ الْحَصِیْدِ دانے کہیت کے کہ جسکی شان ہے ہی کٹنا مثل گیہون اور جوا ور تمام غلون کے باسقات کہے مجاہد اور عکرمہ او رقتادہ نے معنی اوسکی طوالا اور کہی سعید بن جبیر نے معنی اوسکے مستویات یعنی برابر اور طلع کہتے ہین کہجور کے گہبی کو جو اول ہی نکلتا ہی اوراوسکی اندر کہجورین تہہ بر تہہ ہوتی ہین نضید یعنی منضود سکے بعض بر بعض ہون یعنی تہہ برتہہ اپنی اکمام یعنی گہبی ہین پس جب نکلین اکمام سی تو نہین کہلاتے منضود شہر مردہ یعنی گہانس وغیرہ اوسکی خشک ہوگئی تہی پانی سی پیدا او رہری کردی لہلہانے لگی اسیطرح سی ہوگا نکلنا مردونکا گورسی یعنی جیسی شہر مردہ کو زندہ کیا اسیطرح قبر ونمین سی جلا اوٹہاوینگے اگر غور کرین تو معلوم کرین کہ کچہہ تفاوت نہین زمین خشک کے سرسبز کرنے مین اور انسان کے جلا اوٹہانے مین قبرون سی غرضکہ بتامل غور کرین تو منکر بعث کی نہون
معالم كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ○ جہوٹ کی نسبت کی پہلی انسی قوم نوح نے اور اہل رس نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بہائیون نے اور اہل ایکہ نے اور قوم تبع نے ہر ایک نے جہوٹ کی نسبت کی پیغمبرونکو پس ثابت ہوا وعدہ عذاب میرا **فتح** جہٹلا چکی ہین انسی پہلی نوح کی قوم اور کنوے والے اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کی بہائی اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم سبنی جہٹلایا رسولونکو پہر ٹہیک پڑا میرا ڈرکا **مو تفسیر** جہٹلایا پہلی انسی یعنی قریش سے یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی وارد ہوا ہی واسطے ثابت کرنے حقیت بعث کے ساتہ بیان کرنے اتفاق تمام رسولونکی اوپر اور واسطی عذاب کرنے منکرون اوسکے اور رس کنواتہا اوسپر بستی تہی کہتے ہین ایک لوگ ساتہہ مواشی اپنے کے پوجتی تہے بتونکو اور نبی اونکی بعضون نے کہا کہ حنظلہ بن صفوان تہی اور بعضون نے کہا کہ کوئی اور تہے ... پس جب وہ بت پرستی سے باز نہ آئے باوجود منع کرنے نبی اپنے کی تو دہنسایا گیا وہ کنوان معہ گرد اگرد اپنے پس دہس گئے وہ لوگ بہی اور مال اونکی بہی جیساکہ مذکور ہی قصہ اونکا سورہ فرقان مین اور ثمود قوم صالح کے اور عاد قوم ہود کے اور لوط بہتیجے تہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اونہون نے بہی ہجرۃ کی تہی حضرت ابراہیم کے ساتہہ عراق سے طرف شام کے پس اوترے ابراہیم فلسطین مین اور اوترے لوط سدوم مین اور بہیجا لوط کو اللہ تعالی نے طرف سدوم والون کے اور وہ اجنبی تہی اونسے لیکن اونکو بہائی کہا اسلیے کہ اونہون نے نکاح کرلیا تہا اونمین باعتبار قرابت سسرال کے بہائی فرمایا اور اصحاب ایکہ یعنی بن والے کہ قوم شعیب کے تہی اور تبع پادشاہ تہا یمن مین کہ اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس جہٹلایا قوم نے اوسکو اور بعضون نے کہا کہ تبع نبی تہی اور وہ تبع حمیری تہے اور نام اونکا اسعد اور کنیت اونکی ابوکرب قول

کل یعنی ہر ایک نے یا ایک قوم نے اونمین سی یا سبہون نی اور کل کے معنی جو ہر ایک کے کہے اسپر یہہ شبہہ وارد ہوتا ہی
کہ نہین جہٹلایا ہر ایک نی قوم نوح اور عاد اور ثمود سے جیسکہ تصریح کی اسکی اور آیۃ مین فرمایا وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ
اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا پس یہہ صریح ہی اسمین کہ ہر امت کا جو نبی ہوگا اوسکے تصدیق بہی کرنیوالے
ہونگے اور جہٹلانے والے بہی جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ کلیہ سے مراد یہان تکثیر ہے جیسکہ بیچ قول اللہ تعالے کے وَ
اُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ پس یہہ باعتبار اغلب کے یعنی اکثر کے ہے اور یہہ جو کہا کہ جہٹلایا رسولون کو حالانکہ ہر ایک اپنے
نبی کو جہٹلاتا تہا نہ سب نبیون کو تو یہہ اسلئے کہا کہ ایک نبی کو جہٹلانا گویا سب انبیاء علیہم الصلوۃ کو جہٹلانا ہی اور حاصل
یہہ کہ اسمین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ تم تنگدل ہو اپنی امت کی کفار کے جہٹلانی سے کہ قدیم سے
یہی معمول رہا ہی کہ کفار ہر امت کے اپنے اپنے رسولونکو جہٹلاتے رہی ہین اور عذاب و نیز اوترا ہی اور انکو ہلاک کردیا ہی
پس اے محمد اگر اہل مکہ تمہاری تکذیب سی باز نہین آتے ہین تو مستحق عذاب و ہلاک کے ہونگے مین تم غمگین نہو ج
جمل بحر مد اَفَعَیِینَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ کیا عاجز ہو گئے
ہم بیچ پیدائش پہلی کے بلکہ یہہ شبہہ مین ہین پیدائش نئی سے فتح اب کیا ہم تہک گئے پہلی بار بنا کر کوئی نہین
بلکہ انکو دہوکا ہی ایک نئی بنتی مین مو تفسیر نہین عاجز ہوی ہم پہلی پیدائش سے پس کیونکر عاجز ہونگے
ہم دوسری پیدائش سے اور اقرار پہلی بار پیدا کرنیکا اقرار ہے اعادہ یعنے دوبارہ پیدا کرنیکا اور شبہہ مین ہین یعنی شیطان
نے شبہہ ڈالدیا ہے انکی دلون مین کہ زندہ کرنا مردیکا ایک امر خارج ہی عادت سی پس چہوڑدیا اونہون نے اس سبب
سے استدلال صحیح اور وہ یہہ ہی کہ جو قادر ہی پہلی بار پیدا کرنے پر وہ زیادہ قادر ہوگا اعادہ بر مد پیدائش
پیدائش نئی سے مراد بعث ہی یہہ الزام اہل مکہ پر ہی کہ مقر تہے خدا تعالے کے پہلے پیدا کرنے کے اور بعث کا انکار
کرتے تہی پس حق تعالے نے فرمایا کہ مین پیدائش اول مین عاجز نہین تہا چنانچہ تم بہی مقر ہو اسکے پس دوسری بار پیدا کرنی
مین کبہی اوٹہا مردونکا ہی ہی عاجز نہین ہونیکا بلکہ پیدائش اول بہ نسبت ثانی کے بہت دشوار تہی اسلئے کہ بے اوس
ورلے مد تہی جب وہ ہمپر دشوار نہوئی تو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر دشوار ہوگا بحر تنبیہ یہہ ساری وسوسی
شیطانی ہین کہ باوجود دیکہنے قدرت خدای تعالی کے ہر دم ہر آن منکر ہین بعث و حشر وغیرہ کے اسلئے اولیاء اللہ
کے اخلاق سی ہے نہ غفلت کرنا محاربہ ابلیس سے اور تجسس کرنا اوسکے مکرون کے معرفت کا اور اس خلق کو اونسی بہت
غافل کر رکہا ہے اپنے مکرون سے پس جیسی ابلیس نہین غافل ہے ہم سے ایسی ہی لائق ہی ہمکو کہ نہ غافل ہوو ین
اوس سے اسلئی کہ وہ گہات مین لگ رہا ہی ہمارے ہلاک کرنیکے لئے اور حریص ہی اسپر کہ بندے کو اللہ کے
غضب مین گرفتار کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ ابلیس رکہتا ہی تخت اپنا بحر پر اور بہیجتا ہی اپنے لشکر و اتباع کو
یعنی لوگون کے بہکانے کے لئے پس بہت بڑا مرتبہ مین نزدیک اوسکی وہ ہوتا ہی کہ جو بہت فتنہ مین ڈالتا ہی
لوگونکو وہب بن منبہ فرماتی ہین کہ کہا ابلیس نے ای رب کیا نہین دیکہتا تو محبت اپنی بندونکی بہ نسبت تیری اور
باوجود اسکے نافرمانی کرتے ہین تیری اور کثرت بغض اونکیکے میرے لئے پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف فرشتون
کے کہ بلاشبہہ بخشدی مینے اونکی لئے کثرت نافرمانی اونکی بہ نسبت میرے بسبب محبت اونکی میرے لئے اور درگذر کیا مینے اونکی فرمانبرداری کرنیکو ابلیس کے بسبب کثرت
بغض اونکیکے اوسکی لئے اور فضیل بن عیاض کہتے تہے کہ ابلیس کہتا ہی کہ جب مطلب یاب ہوتا ہون مین ابن آدم

ف قولہ کل التنوین عوض عن المضاف الیہ وکان بعض النحاۃ ... ۱۲ جمل
ف واوزاد ... لافراد لفظ کل ۱۲ بیضاوی ۱۲ جمل
ف اوراوسلاف کرادوشادین ... ہر امت سے ایک جماعت کو اونمین سے کہ جہٹلاتے ہین ہماری آیتون کو ۱۲
ف اوردیکہی ... برحرف
ف قولہ افعیینا الخ ... بالامر ... والہمزۃ للانکار والفاء للعطف علی مقدر ... عن القصد والمباشرۃ ای اقصدنا الخلق الاول فعجزنا عنہ حتی یتوہم عجزنا عن الاعادۃ ۱۲ جمل مختصرا
ف قولہ بل ہم فی لبس الخ عطف علی مقدر یقتضیہ السیاق ای ... منکرین لقدرتنا علی الخلق الاول بل ہم فی خلط وشبہۃ من خلق جدید ... من مخالفۃ العادۃ ... ونکر خلق ... والاشعار بخروجہ عن حدود العادات ... والایذان بانہ حقیق بان یبحث عنہ ویہتم بمعرفتہ ۱۲ ابو السعود ۱۲ جمل

سی ساتہہ ایک بات کے تین باتون مین سے توہنین طلب کرتا مین اوس سی غیر اوسکی ایک توخود پسندی کہ سمجہو لوگون سے نسبت اور اپنی عمل خیر کو بہت جاننا اور بہول جانا اپنے گناہون کو ایک روایت مین ہی ساتہہ ایک کے چار مین سی اوسمین زیادہ کیا ہی شبع یعنی شکم سیری کو اور بڑی بات ہی وہ ادن سب مین اسلئے کہ تینون چیزین باقی اسی سی پیدا ہوتی ہین آور وہب ابن منبہ کہتی ہین کہ بچاؤ تم اپنے تئین اس سی کہ دشمنی کرو تم شیطان سے ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو اوسکی پوشیدہ مین اسلئے کہ جو رات گذارتا ہی حالت گناہ مین رات گذارتا ہی شیطان اوسکی لئے دلہن بنکر **تنبیہ المغترین** وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ اور تحقیق پیدا کیا ہمنی آدمی کو اور جانتی ہین ہم وہ چیز کہ خاطر مین لاتا ہی نفس اوسکا اور ہم نزدیک زیادہ ہین انسان سی رگ جان سے **فتح** اور ہمنی بنایا انسان کو اور ہم جانتی ہین جو باتین آتی ہین اوسکی جی مین اور ہم زیادہ نزدیک ہین اوسکی طرف دہڑکتی رگ سی **تفسیر** گردن کی رگ مراد ہی جسمین جان پہرتی ہے دل سے دماغ تک اوسکی کٹنی سی موت ہے اللہ اندر سی نزدیک ہے اور رگ آخر باہری جان سی **مو** قریب تر ہین طرف انسان کے یعنے ساتہ علم یعنی ہمارا علم قریب ہے انسان سی کہ خوب جانتے ہین ہم اوسکو اور اوسکے احوال کو نہین پوشیدہ ہی اوسپر کچہہ پوشیدہ باتون انسان کے سے پس گویا کہ ذات اوسکی قریب ہے اوس سے کہ کہا جاتا ہی اللہ فی کل مکان یعنی اللہ جاننا ہی ہر مکانکو کیونکہ وہ منزہ ہی مکانون سی کہا قشیری نے کہ اس آیۃ مین ہیبۃ اور خوف ہی ایک قوم کے لئے اور راحت اور انس و تسکین ہے ایک قوم کے لئے یعنی جنکے دلون مین نفاق او رعقاید باطلہ یا اخلاق برے ہین مثل کینہ اور حسد وغیرہ کے اونکے لئے تو ہیبت اور خوف ہی کہ جب یوم تبلی السرائر ہوگا علیم بذات الصدور سزا اوسکی دیگا اور جنکے دلون مین عقاید اچہے اور محبت خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آئمہ سنت اور اہل اللہ کی اور یاد خدا تعالی کی اور ڈر آخرت کا وغیرہ لگ رہے ہین اونکے لئے راحت اور انس اور تسکین ہے کہ وہ جزا اچہی پاوینگے اور حبل الورید یہہ مثل ہے بیچ زیادتی قرب کے یعنے بہت قریب ہے اور ورید ایک بڑی رگ ہے گردن مین کہا زمخشری نے وہ دو رگین مین گہیرے ہوئے ہین گردن کے آگے دونو جانبونکو متصل ہین ساتہہ وتین کے وارد ہوتی ہین سرکے طرف وتین نام رکہا گیا اوسکا ورید اسلئے کہ روح وارد ہوتی ہے طرف اوسکی اور کہا ورید دلمین جو ہی اوسکو وتین کہتے ہین جب وہ کاٹی جاتی ہے تو انسان مرجاتا ہی اور پشت مین جو ہی اوسکو ابہر کہتی ہین اور پنچہ مین اور ران مین اکحل اور نسا اور چہنگلیا مین اسیلم آہ اور کتاب خازن مین ہے کہ ورید رگ ہی کہ جاری ہوتا ہی اوسمین خون اور پہنچتا ہی طرف ہر جز کے اجزاء بدن سے درمیان حلق اور علباوین کے ہے اور معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ اجزاء انسان کے پردہ ہوتی ہین بعض اونکے بعض کے لئے اور نہین پردہ مین ہوتے اللہ کے علم سے کوئی چیز اور بعضون نے کہا احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہم قریب تر ہین طرف انسان کے ساتہہ بیٹہنے قدرت ہماری کی اوسمین اور جاری ہوتا ہی امر ہمارا جیسا کہ جاری ہوتا ہی خون اوسکی گون مین **جمل تنبیہ** سبحان اللہ جو ایسا نزدیک ہو اوسکو چہوڑ کر اورون کو پکارین اور مدد مانگین کیا غفلت ہے کوئی پکارتا ہے یا علی کوئی پکارتا ہی یا پیر کوئی سالار مدار کوئی سالار حالانکہ مالک اور خالق اور رازق سبکا ایسا نزدیک ہے آیا ہی کہ بعض صحابی حضرت سی پوچہا اگر رب ہمارا نزدیک ہی تو چپکی سی دعا کرین اور اگر دور ہی تو پکار کر دعا کرین ہم تب یہہ آیہ اوتری وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ اسمین قریب کو مجمل فرمایا ہی نحن اقرب مین آخر آیت تک بین کہول کر بیان فرمادیا کہ مین بہت ہی نزدیک ہون حتی کہ رگ جان سے بہی زیادہ

نزدیک ہون میری سوا کسیکو نہ پکار دنہ مانگو اون سے ابن عباس کہتے ہین کہ مین سوار تہا پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایکدن پس فرمایا آپنے یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسأل
اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ الخ یعنے ای لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالی کا یعنے رضامندی اوسکی طلب کر محفوظ
رکہیگا اللہ تجہکو یعنی دنیا اور آخرت کے برائیون سی نگاہ رکہہ اللہ کو اور مراقبہ یاد کیا اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگی تو پس مانگ
اسہی سے اور جب مدد مانگی تو پس مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان کہ اگر سب لوگ جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے
تو نہین نفع دینگے تجہکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون تیری ضرر پہونچانی پر ساتہہ
کسی چیز کے تو نہین ضرر پہونچاوینگے تجہکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجہپر رفعت القلم وجفت
الصحف یعنی اوٹہائی گئے قلم اور خشک کی گئے صحیفے یعنی تقدیر تمام ہو چکی تغیر اور تبدیل نہین ہو سکتی انتہی اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فسئلونی الہدی
اہدکم الخ یعنے ای میرے بندون تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجہسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو
اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجہسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال و طیب
اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچالیا مین نے یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو پس جسنے جانا تم مین سے
کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پہر بخشش مانگی مجہہ سی بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی اور نہین پرواہ رکہتا ہون
اور اگر اگلے تمہارے اور پچہلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری یعنی جوان اور
بوڑہے تمہاری یا عالم و جاہل تمہاری یا فرمانبردار و گنہگار تمہاری غرضکہ سب مخلوقات جمع ہون اوپر بڑے
متقی دل بندیکی میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کرے یہہ یعنی جمع ہونا میرے ملک
مین بقدر بازو مچہر کے اور تحقیق اگلے تمہاری اور پچہلے تمہارے اور زندی تمہاری اور مردی تمہاری اور تر تمہاری اور
خشک تمہارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندیکے میرے بندون مین سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میرے
ملک مین سے بقدر بازو مچہر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچہلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے
اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہون ایک جگہہ مین پہر مانگے ہر آدمی تم مین سی اوسقدر کہ پہنچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت
دلمین رکہتا ہو پہر دون مین ہر مانگنی والے کو تم مین سے یعنی مقاصد اوسکی نہ کم کرے یہہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میرے
مین سے کچہہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پر اور ڈالے اوسمین سوئی پہر اوٹہاوے اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو
تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہے والا اوسکی ملک مین کمی کا کیا ٹہکانا ہی وہ کتنا ہی دیے اوسکی ہان ہرگز کمی نہین
ہوتی یہہ یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتونکا بسبب اسکی ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا افعل ما ارید کرتا
ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتہہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے بندیکی ارادہ کو دخل نہین عطائی کلام
دینا میرا حکم ہے وعدائی کلام اور عذاب میرا حکم کرنا ہی یعنے ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا
واسطی کسی چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون مین پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل
کی یہہ احمد ترمذی ابن ماجہ نے اذ یتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید اوسوقت کہ سیکہتے ہین
سیکہنے والے پہلو کی راست پر بیٹہنے والا اور پہلو کی چپ پر بیٹہنے والا یعنی کرام الکاتبین ﴿۱۷﴾ جب لیتی جاتی

ہین دو لینی والے داہنی بیٹھا اور بائین بیٹھا **تفسیر** جو اوسکی موہنہ سی نکلا وہ لکھہ لیتے ہین نیکی داہنی والا اور بدی
بائین والا **ف** معنی یہہ ہین کہ اللطیف یعنی باریک بین ہی کہ پہنچتا ہی علم اوسکا طرف خطرات نفس کے اور ان چیزون کے
کہ کوئی چیز پوشیدہ تر نہین ہے اور وہ قریب تر ہی انسان سی بہ نسبت ہر قریب کی جسوقت کہ کرام کاتبین لکھتی ہین انسان
کے افعال و اقوال یہہ فرمایا آگاہ کرنیکو کہ فرشتونکا لکھوانا ایک امر ایسا ہے کہ وہ بی پرواہی اوس سی اور کیونکہ وہ بی پرواہ ہو
اوس سے اسحال مین کہ وہ اطلاع رکہتا ہی نہایت پوشیدہ چیزونکی لیکن یہہ لکھوانا اس حکمت کے لیے ہے کہ وہ نامۂ اعمال
روز قیامت کی اونکے آگے پیش کیا جاویگا قائل ہون اور حکمت یہہ ہی کہ لوگ سنکر باز رہین برائیون سی اور رغبت کرین
نیکیون کی **مد** مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ زبان پر نہین لاتا آدمی کوئی بات مگر کہ
نزدیک اوسکی نگہبان ہے مہیا **فتح** نہین بولتا ایک بات جو اوس پاس ہی ایک راہ دیکھتا تیار یعنی لکھنے کو تیار ہی
موضح تفسیر مہیا کہ جسوقت بولتا ہی اوسیوقت لکھتا ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کاتب الحسنات علی یمین الرجل
وکاتب السیات علی یسار الرجل وکاتب الحسنات امیر علی کاتب السیات فاذا عمل حسنۃ کتبھا صاحب الیمین عشرا واذا عمل
سیئۃ قال صاحب الیمین لصاحب الشمال دعہ سبع ساعات لعلہ یسبح او یستغفر رواہ فی المعالم ایک بزرگ فرماتی ہین عجب
لکہتا ہون اوس سے کہ دو فرشتی موکل اوسکی ہون زبان اوسکی قلم اونکی اور آب دہن اوسکا روشنائی اونکی ہے پہر کلام لایعنی
کہی **بحر** عتید کے معنی ہین حاضر پہر کہا گیا ہی کہ لکھتے ہین وہ دونون فرشتی ہر چیز یہان تک کہ کراہنا اوسکا اوسکی
بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ نہین لکھتی ہین مگر وہ چیز کہ اوسمین ثواب ہے یا گناہ اور بعضون نے کہا نہین الگ ہوتے
وہ آدمی سی مگر وقت پائخانہ یا جماع کے پہر اگر کہا جاوی کہ بلاشبہہ معلوم ہوا اس آیت سی اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ الخ
کہ وہ فرشتی لکھتی ہین اعمال اوسکی پس کیا فائدہ ہی پس قول کا مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الخ جواب اوسکا یہہ ہے کہ دوسری آیۃ
سی جانا جاتا ہی کہ دو فرشتی تیار ہین لکھنی کے لیے بخلاف پہلی آیۃ کے کہ اوسی یہہ بات نہین معلوم ہوتی اور یہہ بہی ہے کہ
جانا جاتا ہے دوسری آیۃ سی صریح یہ کہ فرشتی ضبط کرتی ہین ہر لفظ اوسکا اور نہین جانا جاتا یہہ پہلی آیۃ سی آہ گازرونی
مد جمل مولانا عبد العزیز رح کرام کاتبین کی وجہ تسمیہ مین لکھتی ہین کہ نگہبان ہی متعلق ساتھہ خلق الٰہی
کے ہوکر تمہارے ساتھہ معاملہ کرم کا کرتے ہین اور جملہ کرم اونکی سے یہہ ہی کہ اپنے تئین تمکو دکھاتے نہین ہین کہ اونکی
سامنی بیویون کی صحبت کرنے سی اور قضائی حاجت اور بول و براز سی اور حاصل کرنے لذتون اور شہوات کسی محجوب
نہو اور منجملہ اونکی کرم سے یہہ ہے کہ باوصف خوب مطلع ہونیکے تمہارے عملون پر تمکو فضیحت نہین کرتے اور لوگون
کے سامنے بہید تمہارے ظاہر نہین کرتے اور جملہ کرم اونکی سی یہہ ہے کہ جب تم سی نیکی سرزد ہوتی ہی تو اوس نیکی کو
دہ چند لکھتے ہین اگر ایک روپیا خدا کی راہ مین دو تو اوسکو دس روپے لکھتی ہین اسیطرح اور اعمال اور اگر قصد نیکی
کا کرو اور بسبب کسی مانع کے وہ نیکی تم سی وقوع مین نہ آوی تو اوسکو بہی نیکیون مین لکھتے ہین اور اگر قصد گناہ کا
کرو اور اوس گناہ کو ترک کرو تو اوس ترک کو بہی بیچ حساب نیکی کے لیتے ہین اور ایک نیکی لکھتی ہین اور اگر تم سی گناہ
صادر ہو تو چہہ ساعت تک مہلت دیتی ہین اور وہ گناہ نہین لکھتے کہ شاید اسمین اسکے استغفار یا توبہ یا ندامت
یا نیکی کہ ازالہ اثر اوس گناہ کا کر سکے تم سے وقوع مین آوے اور اگر اس مدت تک بہی تدارک اوس گناہ کا نہ کیا ایک
گناہ لکھتے ہین پہر جب توبہ اور استغفار کرین یا او نیکیان بجا لاوین اوس لکھے کو مٹا دیتے ہین اور وہ نگہبان بہی

یاد رکہنی اعمال تمہارے کمال احتیاط رکہتی ہین کہ باوصف ملکیت کہ مانع نسیان اور فراموشی کا ہی اپنے حافظہ پر اعتماد نہین کرتے بلکہ کاتبین یعنے لکہنے والے ہین کہ دفتر مرتب اس کام کے لئے رکہتے ہین اور موافق روایتون صحیحہ کے یہہ لکہنے والے ہر شخص کے لئے آدمیون مین سے چار نفر ہین دو رات مین آتے ہین اور دو دن مین دونون دفتر روز و شب کے جدا جدا نگاہ رکہتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ بیٹہنے کی جگہہ اونکی آدمی کے کندہی پر ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون دانت بڑے آدمی کے اوپر کی جانب دہن سے نشستگاہ اونکی ہے اور زبان آدمی کی قلم اونکا ہی اور آب دہن آدمی کا بجای سیاہی اونکے ہے اور جب دفتر شب و روز کا حق تعالے کی حضور مین لیجاتے ہین باوجود یکہ وہ اپنے بندہ کے ساتہہ رگ جان سی زیادہ نزدیک ہے واسطے احتیاط کے فرماتی ہین کہ اس دفتر کو لوح محفوظ سی مقابلہ کرو کہ اوسمین جو کچہہ بندہ کریگا بے کم و بیش لکہا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ جو کچہہ سوائی طاعت اور معصیت کے ہو اوسکو مٹا دو اور جو کچہہ کہ طاعت و گناہ ہو اوسکو رہنے دو تا اوسپر ثواب و عذاب مترتب ہو اور ان نگہبانون کو پردہ اور حجاب اور ستر ہرگز مانع اطلاع تمہارے احوال پر نہین ہوتا یہہ گمان نکرو کہ حیلہ اور مکر سے جیسا کہ خفیہ نویسون اور وقایع نگارون دنیا کے سے اعمال اپنے چہپا سکتے ہین اونسی بہی پوشیدہ رکہین گے ہم اسلئے کہ وہ نگہبان یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ یعنے جانتے ہین جو کچہہ کہ تم کرتے ہو گو ہزار پردون مین کئے ہون اور یہان جاننا چاہئے کہ اعمال کے لکہنے والون کو اطلاع اوپر افعال آدمی کے اس آیتہ سے تو معلوم ہوئی اور اطلاع اوپر اقوال اونکے اور آیتہ سے کہ سورۂ ق مین ہے واضح ہوتی ہے یعنے اسی آیۃ سے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ الخ اور اطلاع ترک پر مانند روزہ اور اعتکاف اور اجتناب کے ممنوعات احرام سے اور مانند انکے دلیل عقلی سے ظاہر ہے اسلئے کہ جب ایک شخص وقت حاجت کی ساتہہ ایک کام کے بلا مانع و بلا عذر اوس کام کو نکرے صریح معلوم ہوتا ہے کہ تارک اوس کام کا ہے لیکن اطلاع اونکی اوپر نیتون دل کے اور مکنونات ضمیر کے پس مختلف فیہ ہی اکثر علمار نے اوسکا انکار کیا ہے اور جو کچہہ کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ یہہ لکہنے والے قصد نیکی کو نیکی لکہتے ہین اور قصد بدی کا اگر چہ اوس بدی کو ترک کرے اوسکو بہی نیکی لکہتے ہین دلالت کرتا ہے اوپر اطلاع اونکے احوال دل پر بہی اور منکر کہتے ہین کہ یہہ اطلاع جانب حق تعالی سے ہوتی ہے بطریق الہام کے کہ فلانی اس وقت قصد فلانی نیکی کا ہی یا ارادہ فلانی بدی کا خاطر مین لایا ہے اور اوسکو ترک کیا ہی اور یہہ ظاہر تر ہی تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور جبکہ ذکر کیا کفار کا انکار کرنا بعث کو اور دلیل لائے اونکی رد پر ساتہہ قدرت و علم اپنے کے تو اب معلوم کرواتے ہین اونکو کہ جسکا انکار کرتے ہو عنقریب وہ آنیوالا ہی نزدیک موت اونکے اور وقت قیام قیامت کے جیسا کہ فرماتے ہین ؛

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ اور آئی سختی موت کی بلا شبہہ یہہ ہی جو کچہہ کہ اوس سے کنارہ کرتا تہا تو **فنے** اور آئی بیہوشی موت کی تحقیق یہہ وہ ہی جس سی تو ٹل رہا تہا **و تفسیر**

جبکہ ذکر کیا اللہ تعالی نے بعید جاننا اونکا بعث و جزا کو کہ جو مذکور ہی اس آیۃ مین ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا الخ اور بیان کیا ہے کہ تمام اعمال اونکے محفوظ و لکہے ہوئے ہین پہر اوسکے بعد بیان کی وہ چیز کہ ملینگے اوسکو بالضرور قسم موت اور بعث سی اور جو احوال و اہوال کہ متفرع ہوتے ہین اوسپر اور لفظ بالحق مین ب تعدیہ کیلئے ہی یعنی لائی گئی شدت موت کی امر حق کو یعنی ظاہر کریگی اوسکو اور مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ بعد موت کی ہونگی قسم احوال آخرۃ سی یہان تک کہ دیکہیگا اوسکو منکر قیامت ظاہر و صریح یا مراد حق سے حقیقت موت کی ہے اور کہا جاویگا جان کنی والے کو

ملکہ [illegible]
وقت [illegible] ۱۲

ذلک ما کنت منہ تحید [illegible] ۱۲

ویدل بالاول الہام الانسان من السعادۃ و الشقاوۃ ۱۲ معا

ذالک آخر تک یعنی یہہ وہی ہی جس سے تو کنارہ کرتا تہا اور کہا حسن نے کہ بہاگتا تہا تو اور کہا ابن عباس نے مکروہ رکہتا تہا

توضیح معانئیہ سکرات موت کا حال سورہ قیامہ مین بہی مذکور ہی ان آیتون مین کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ

یعنی آگاہ ہو جسوقت پہنچی جان ہانس تک اور کہا جاوی یعنی کہین جو گرد او سکے ہین کون ہی جہاڑنیوالا کہ جہاڑے اسکو تاکہ شفا ہو اوسکو اور یقین کیا اوسکو جان کنی والے نے کہ یہہ وقت جدا ہونے روح و دنیا کا ہی اور لپٹ گئی ایک پنڈلی پر پنڈلی وقت موت کے یا لپٹ گئی شدۃ فراق دنیا کے ساتہہ شدۃ آنے آخرت کی تیری رب کیطرف ہی اوسدن کہنچ جانا پس غرض اس لکہنی سے یہہ ہی کہ ہر آدمی کو چاہئی کہ ایسی آیتون مین غور کیا کرے اور ایسی وقت بیکسی کو یاد رکہے کہ کوئی بہی اپنا نہین ہوتا جورو ماں باپ سب اپنی قرابتی بیٹہی دیکہا کرتے ہین اور کسیکی کچہہ پیش نہین چلتی کیا خوب بات کہی حضرت لقمان علیہ السلام نے کہ تین ہزار کلمے نصیحت کے مینے لکہے اونمین سے تین کلمے چہانٹ لئے دو یاد رکہتا ہون اور ایک کو بہلا دیتا ہون خدا اور موت کو یاد رکہتا ہون اور نیکی کر کر بہلا دیتا ہون اور سب سے زیادہ غم خاتمہ بد کا رہتا تہا بزرگون کو چنانچہ تنبیہ المغترین مین لکہا ہی کہ منجملہ اخلاق بزرگون سے بہت ڈرنا اونکا تہا اللہ تعالی سے کہ کہین خاتمہ بد نکرے پس ہووین محجوب اللہ تعالی سے دوزخ مین اور بعضی اونمین سے ایسی غم و فکر مین رہتی تہی کہ غائب ہوتے تہے حاضرین سے یعنی بیہوش ہوتی تہے کہ کسیکی خبر نہین رکہتی تہے اور حامد لفاف کہتے تہے کہ جب لیجہ جاتے ہین فرشتے روح مومن کی اور وہ مرا ہوتا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین فرشتے اوس سے اور کہتے ہین کہ کیونکر نجات پائی اسنی دنیا سے اسحالمین کہ ہلاک ہوا اچہا ہمار الیعنی ابلیس اور کہی حاتم اصم کہتے درباب قول اللہ تعالے کے اَنْ لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کہ یہہ نہین کہا جاویگا مگر اوسکے لئے کہ دراز ہو غم و خوف اوسکا دنیا مین اور جو اترا تا رہا اور نادم نہوا پس نہین کہا جاویگا اوسکے لئے کچہہ اس سے اور فضیل بن عیاض کہتے تہے خوف بندیکا اللہ سے بقدر معرفت اوسکے ہوتا ہی انتہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ اور پہونکا جاویگا صور مین او کہین یہہ ہی دن وعدہ عذاب کا **فت** اور پہونکا گیا نرسنگا یہہ ہی دن ڈرکے کا

موتفسیر صور ایک سینگ ہی کہ پہونکین گے اوسمین اسرافیل علیہ السلام اور وہ بڑائی مین ایسا ہی کہ نہین جانتا مقدار اوسکی سوائی اللہ تعالے کے اور موہنہ رکہی ہوئے ہین اوسپر اسرافیل جبسے کہ مبعوث ہوئی ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین کہ جب حکم ہو پہونکین اور مراد اس سے نفخہ بعث کا ہے جمہور علماء اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی گہبراہٹ کے لئے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کی لئے اور تیسرا اعادہ کے لئے یعنی جی اوٹہنے کے لئے چنانچہ یہان یہی مراد ہے اور مابین دو نفخون کے مدت چالیس برس کی ہوگی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ اوس سے جیسے اوگتا ہی سبزہ نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہو جاتی ہے لیکن ایک ہڈی کہ نام اوسکا عجب الذنب ہی کہ اوسکو ریڑہ کی ہڈی کہتے ہین اوسی سے ترکیب دیجاویگی خلق روز قیامت کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا میری امت مین دجال پس ٹہیریگا اونمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس رات پہر بہیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت ہوگی پس ڈہونڈہینگے وہ دجال کو پہر ہلاک کریگا اوسکو اللہ تعالی اونکی ہاتہہ سے پہر ٹہیرینگے عیسی ع

لوگون مین بعد اسکے سات برس اسحال مین کہ نہین ہونگے درمیان دو شخصون کے عداوت پہر بہیجیگا اللہ ہوا ٹہنڈی شام کیطرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین برابر ذرے کی ایمان ہو مگر کہ ہلاک کریگی اوسکو ہوا یہانتک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہین گے بری لوگ بیچ خفت طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندون کے کہ یہان سے وہان جا بیٹہا وہان سے وہان اور درندونکی سی غور کہتی ہونگے نہین اچہا جانینگے شرعی باتکو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پہر صورت بنکر آویگا شیطان اور کہیگا کیا نہین کہنا مانتے تم میرا پہر حکم کریگا لوگونکو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکہتے ہونگے اور عیش و خوشی میں ہونگے پہر پہونکا جاویگا صور پس نہین سنیگا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنیگا وہ شخص ہوگا کہ درست کرتا ہوگا اپنی حوض کو پس مرجاویگا وہ پہر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پہر بہیجیگا اللہ پاک مینہہ گویا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ہلکی پہوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگون کے پہر پہونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹہہ کہڑے ہونگے دیکہتے ہوئے پہر کہا جاویگا لوگونکو کہ آؤ اپنے رب کیطرف اور کہا جاویگا فرشتونکو کہ کہڑا رکہو انکو یہہ سوال کئے جاوینگے پہر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لئے اور ایک بہشت کے لئے پس یہہ وہ دن ہوگا کہ کردیگا لڑکونکو بڈہا اور یہہ دن وہ ہوگا کہ کہولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر شدید ہوگا روز قیامت کے بسبب حساب اور جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر چین کرون مین اسحال مین کہ مونہہ رکہے ہوئے ہے صور پہونکنے والا یعنے اسرافیل اور جہکائی ہوئے ہے صور پر پیشانی اپنی یعنی جیسی عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکی بجانیکا تو سر جہکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہے اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا پس بہونچینگے کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال یہہ ہی کیا فرماتی ہین آپ ہمکو یعنے پڑہنے کے لئے اب اور اوسوقت یا مطلق سختیون کے وقت فرمایا کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا **در منثور جلد ۵** باقی حال مفصل نفخ صور کا اسی تفسیر کی پہلی جلد مین تحت آیۃ ونفخ فی الصور فصعق الایۃ کے کہ سورہ زمر مین ہی لکہا ہی وہان ہی دیکہنا چاہیے وجاءت

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ اور آیا ہر شخص ہمراہ اوسکے ہانکنے والا اور گواہی دینے والا **ف** اور آیا ہر ایک جی اوسکے ساتہہ ہی ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا **تفسیر** ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہی اور ایک پاس نامۂ اعمال ساتہہ ہے **مو** یعنے دو فرشتے ہونگے کہ ایک تو ہانک کر لاویگا اوسکو محشر مین حساب کی جگہہ اور دوسرا گواہ ہوگا اوسکے عملون پر اور بعض نے کہا کہ سائق لکہنے والا برائیونکا ہوگا اور شاہد لکہنے والا نیکیونکا اور بعض نے کہا کہ سائق نفس اوسکا ہی یا قرین یعنی فرشتہ ہمراہ اوسکا اور شہید جوارح یعنی اعضا اوسکے ہاتہہ پانو وغیرہ یا اعمال اوسکے اور قرطبی مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سائق ملایکہ مین سے ہوگا اور شہید نفس اوسکا اور کہا ضحاک نے کہ سائق ملائکہ مین سے ہوگا اور شہید اونکے نفسون مین سے ہاتہہ پانو اور کہا ابن مسلم نے کہ سائق قرین اوسکا ہی شیاطین مین سے نام رکہا گیا اوسکا سائق اسلیے کہ وہ ساتہہ اوسکے ہوگا اگرچہ نہین دوست رکہیگا وہ اوس شخص کو اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے ہی کہ اونہون نے کہا منبر پر وجاءت کل نفس الخ سائق فرشتہ ہی کہ ہانکیگا اوسکو طرف امر اللہ کے اور شہید فرشتہ ہے کہ گواہی دیگا اوسپر اوسکے عمل کے کہتا ہون مین کہ یہہ صحیح ہے اور حدیث مین ہی کہ جب قائم

ف ۱ قوله ومحى بهما النصب على الحال من كل لاضافة الى ما هو في حكم المعرفة اه بيضاوي وسائق بفاعل ۱۲ جمل

ہوگی قیامت اور تریگا انسان ہر فرشتہ نیکیونکا اور فرشتہ برائیونکا پس کہولیگا ہر ایک کتاب یعنی نامہ اعمال کہ بندھا ہوا ہوگا اوسکی گردن مین پہر حاضر ہونگی دونون ساتہہ اوسکی ایک سائق ہوگا اور دوسرا شہید ہیر اس آیہ مین دو قول ہین ایک تو یہہ ہی کہ یہہ آیت عام ہی مسلمان کے حق مین اور کافر کے حق مین یہہ تو قول جمہور یعنی اکثر علماء کا ہے اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ خاص کافر کے حق مین ہے یہہ کہا ضحاک نے **جمل** لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ کہین گے ہم اوس نفس کو تحقیق تہا تو بیخبری مین اس مقدمہ سے پس اوٹہایا ہمنے پردہ تیرا پس آنکہہ تیری آجکے دن تیز بین ہے **فتح** تو بیخبر رہا اس دن سی اب کہولدی ہمنی تجہپر سے تیری اندہیری اب نگاہ تیری آج تیز ہے **موتفسیر** اس مقدمہ سی یا اس دن سی دنیا مین پردہ تیرا کہ تہا دنیا مین تیری دل پر اور سماعت اور بصارت پر تیز ہی یعنی نافذ ہے دیکہتی ہے اوس چیز کو کہ انکار کرتا تہا تو دنیا مین اور بیہی کہا گیا ہی مجاہد سی کہ کہا مراد یہہ ہی کہ نظر تیری طرف زبان میزان تیری کی خوب دیکہتی ہی جسوقت کہ تولی جاتی ہین نیکیان تیری اور برائیان تیری **معا** اس مقدمہ سی یعنی اس مصیبت سی کہ اوتری تجہپر آج پس دور کی ہمنی تجہسی غفلت تیری ساتہہ اوس چیز کے کہ مشاہدہ کرتا ہی تو اوسکو گردانی گئی غفلت بمنزلہ پردہ کی کہ ڈہانکا گیا اوس سے سارا بدن اوسکا یا اندہیری کہ ڈہانکی گئین اوس سے دونو آنکہین اوسکی پس وہ نہین دیکہتا ہی کچہہ پس جب ہوگا دن قیامت کا تو ہشیار ہوجاویگا اور جاتی رہیگی اوس سے غفلت اور پردہ پس دیکہیگا حق کہ نہین دیکہتا تہا اوسکو دنیا مین حاصل یہہ کہ سب احوال حشر عذاب و دوزخ وغیرہا کہ بیان اوسنی غافل تہا خوب طرح دیکہیگا **مدتنبیہ** یہی مضمون حضرت علی رضنے بیان فرمایا ہے کہ اَلنَّاسُ نِيَامٌ إِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا پس غرض اس سی یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیئے کہ غفلت دور کرے اور ہوشیار ہوکر عقیدہ درست کرے اور عمل خیر واسطے کرے کہ پیدا اسی لیے ہوئی ہین جیسا کہ سورہ والذاریات مین فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ اور کہیگا فرشتہ ہمنشین اوسکا یہہ ہی جو کچہہ کہ نزدیک میرے تہا حاضر کیا گیا ہی **فتح** بولا اوسکی ساتہہ والا یہہ ہی جو میری پاس تہا حاضر **تفسیر** وہ فرشتہ اعمال حاضر کریگا **مو** جمہور اسپر ہین کہ قرین سی مراد ہی فرشتہ لکہنے والا اعمال کا جو گواہ ہوگا اوسپر اور یہہ ہی یعنی دیوان عمل اوسکا اور مجاہد نے کہا کہ مراد قرین سے شیطان اوسکا ہی کہ متعین ہے اوسپر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ زخرف مین وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ اور بعض نے کہا کہ لفظ ما مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ مین بمعنی من کے ہی یعنی فرشتہ کہیگا یہہ ہی وہ شخص کہ مین اوسپر متعین تہا حاضر لایا ہون مین اوسکو آگے تیرے یارب **مدجر** أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ کہینگے ہم ڈالو تم اے دونو فرشتون دوزخ مین ہر ناشکر سرکش کو ہر مال کے امساک کرنیوالیکو حد سے گذرنیوالیکو ہر شک لانیوالیکو کہ جسنے مقرر کیا ساتہہ خدا کے معبود دوسرا پس ڈالو اس ہر ایک کو عذاب سخت مین **فتح** ڈالو تم دونو دوزخ مین ہر ناشکر مخالف کو نیکی سے اٹکنی والا حد سی بڑہنی والا شبہی نکالتا جسنی ٹہیرایا اللہ کے ساتہہ اور کوئی پوجنا تو ڈالو اوسکو سخت مار مین **موتفسیر** ڈالو تم یہہ خطاب دونون فرشتون سایق اور شہید کو ہی کہ جنکا بیان اوپر گذرا اکثرون کے نزدیک تو یہی ہے اور ظاہر بہی یہی ہی اور بعض نے کہا کہ خطاب مالک کو ہی

ہوگا اور بعد سوال اوسکے اور کفار کو پھینکینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لایزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع رب
العزۃ فیہا قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا علی بعض ولایزال فی الجنۃ فضل حتی ینشئ اللہ خلقا فیسکنہ
فضول الجنۃ ف کہا ہمارے علما رحمہم اللہ نے کہ مراد قدم سے یہان ایک قوم ہی کہ سبقت لیگیا ہی اللہ تعالی
کے علم مین کہ وہ دوزخی ہین بہیجیگا اونکو اللہ تعالی طرف آگ دوزخ کے اور واضح کرتی ہے اوسکو ایک روایت کہ ابن مسعود
سی منقول ہی کہ اونہون نے کہا کہ نہین ہے آگ مین کوئی گہر اور نہ زنجیر اور نہ گرز اور نہ صندوق مگر کہ اوسپر نام اوسکا لکہا ہی
کہ جسکے لیے مقرر ہین پس ہر ایک داربان دوزخ کا انتظار کریگا صاحب اپنی کا کہ جانتا ہوگا نام اوسکا اور صفت اوسکی
پس جسوقت کہ پورا ہو چکیگا جو کچہ کہ حکم کیا گیا ہی اوسکا اور جسکا انتظار کرتا تہا اور نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سی کہینگے خزنہ
یعنی داربان دوزخ کے قط قط حسبنا حسبنا اکتفینا اکتفینا اور اوسوقت سمٹ جاویگی دوزخ اور نیز کہ اوسمین ہی اور ربک
جاویگی دوزخ اور بند کیجاویگی جسوقت کہ نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سی کہ جنکا انتظار کیا جاتا تہا پس تعبیر کیا اس
جماعت سی کہ انتظار کیا جاتا تہا اونکا ساتہہ قدم کے اور گواہی دیتا ہی اس تاویل کی قول حضرت کا نفس حدیث مین ولایزال
فی الجنۃ فضل حتی ینشئ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ اور بخاری مسلم وغیرہما نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحاجت الجنۃ والنار یعنی جہگڑین جنت اور دوزخ آپسمین پس کہا دوزخ نے کہ اختیار
کی گئی ہون مین متکبرین اور متجبرین یعنی ظالمون کے لئے اور کہا جنت نے کیا ہوا مجہکو نہین داخل ہونگی مجہمین مگر ضعفا
لوگون کے اور ٹوٹے مارے اونکے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے واسطے جنت کے انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی
یعنی تو رحمت میری ہی رحم کرونگا ساتہ تیرے جسکو چاہونگا اپنی بندون مین سی اور فرمایا دوزخ کو انما انت عذابی اعذب
بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤہا یعنی نہین ہے تو مگر عذاب میرا عذاب کرونگا مین ساتہہ تیری جسکو چاہونگا
اپنی بندون مین سی اور واسطی ہر ایک کے تم دونومین سے بہری اوسکی پس لیکن دوزخ پس نہین بہریگی یہانتک کہ رکہیگا
اللہ تعالی پانو اپنا پس کہیگی وہ بس بس بس پس اوسوقت بہر جاویگی اور سمٹ جاویگی بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے اور
نہین ظلم کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر یعنی بے قصور کسیکو داخل نہین کریگا اور لیکن جنت پس تحقیق اللہ
پیدا کریگا اوسکے لیے اور خلق کو۔ اور روایت کی احمد وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افتخرت الجنۃ والنار
الخ یعنی فخر کیا جنت اور دوزخ نے پس کہا دوزخ نے اے رب میرے داخل ہونگے مجہہ مین ظالم اور متکبر اور بادشاہ واشراف
اور کہا جنت نے اے رب میرے داخل ہونگے مجہہ مین ضعفا اور فقرا اور مساکین پس فرمایا اللہ تعالی نے دوزخ کو کہ تو عذاب
میرا ہی معصیت پہونچاونگا مین ساتہہ تیری جسکو چاہونگا مین اور فرمایا جنت کو کہ تو رحمت میری ہی کہ پہیل رہی ہے
ہر چیز پر اور واسطے ہر ایک کے اون دونومین سی بہری اوسکی ہے پس ڈالی جائینگے دوزخ مین اہل اوسکی پس کہیگی وہ ہل من مزید
اور ڈالے جاوینگے اوسمین اور کہیگی ہل من مزید یہان تک کہ آویگا اوس پاس اللہ عز وجل پس رکہیگا قدم مبارک
اپنا اوسپر پس سمٹ جاویگی اور کہیگی قدنی قدنی یعنے بس ہی مجہکو اور لیکن جنت پس باقی رہیگی اوسمین جگہہ جسقدر کہ چاہیگا
اللہ یہہ کہ باقی رہے پس پیدا کریگا اللہ اوسکے لیے خلق جسقدر چاہیگا اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول من یدعی یوم القیمۃ انا الخ یعنے اول روز قیامت کی مین ہی بلایا جاونگا اور مین
سے کہ بلائی جاوینگے پس کہڑا ہونگا مین اور لبیک کہونگا یعنی حاضر ہون مین خدمت مین پہر اذن دیا جاویگا میری لیے سجدہ

کرینگا پس سجدہ کرونگا مین واسطی اوسکے ایسا سجدہ کہ راضی ہوگا بسبب اوسکی مجہہ سی پہر اذن دیگا اللہ تعالی مجہکو سر اوٹہانیکا
پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور دعا کرونگا مین ایسی دعا کہ راضی ہوگا اللہ تعالی بسبب اوسکی مجہہ سی پس عرض کیا انہنی یا رسول اللہ
کیونکر پہچانینگے آپ اپنی امت کو روز قیامت کی فرمایا اوہین گے اسحال مین کہ روشن ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پانو اونکی اثر
وضو سی پس وارد ہونگی مجہہ پر حوض کوثر پر کہ مسافت اوسکی ایسی ہوگی جیسی عدن سی عمان بصری تک ہی دودہ سی
زیادہ سفید ہوگا یعنے پانی اوسکا اور شہد سی زیادہ میٹہا اور برف سی زیادہ ٹہنڈا اور خوشبودار زیادہ مشک سی اوسمین
باسن ہونگی یعنی آبخوری بقدر گنتی آسمان کے ستارون کے جو وارد ہوگا اوسپر اور پیویگا اوس سی نہین پیاسا ہوگا بعد اوسکے
کبہی پہر پیش لائین جاوینگے لوگ پل صراط پر پس گذرینگے پہلے اونکی مانند بجلی کے پہر گذرینگے مانند ہوا کے پہر گذرینگی مانند
پلک مارنی کے پہر گذرینگی مانند تیز گہوڑون کے اور اونٹون کی پہر حال چال اونکی موافق اعمال کے ہوگی اور ملائکہ
پل صراط کی دو جانب کہڑے ہوئی کہتے ہون گے رب سلم سلم یعنی ای رب ہماری سلامتی سی گذار سلامتی سی گذار پر
بعضے سلامتی سے نجات پاوین گے اور بعضی کہٹ ہیچین لگکر نجات پاوین گے اور بعضی دوزخ مین سختی سے ہانکی
جاوین گے اور جہنم کہتی ہوگی ہل من مزید یہانتک کہ کہیگا رب العالمین اوسمین جو کچہہ کہ چاہیگا کہنا یعنی قدم پس
سمٹ جاویگی اور سکڑ جاویگی جہنم اور آواز کریگی جیسی آواز کرتی ہے پکہال نئی جسوقت کہ بہری جاتی ہی اور کہیگی قط

قط یعنے بس بس **درمنثور** وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ اور نزدیک کیجاویگی بہشت
واسطی متقیون کے نہ دور رہکر اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈروالونکی واسطی دور نہین **تفسیر** لفظ غیر بعید تاکید
کے لئے لائے جیسکہ کہیے تو ہو قریب غیر بعید یعنے وہ قریب ہی نہ دور اور عزیز غیر ذلیل یعنی عزیز ہی نہ ذلیل **مد**
متقیون کے یعنے جو کہ شرک سی بچتی ہین اونکی قریب لائی جاویگی بہشت تا دیکہین اوسکو پہلے داخل ہونیکے **مد**

هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ادْخُلُوهَا
بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ کہینگے ہم یہہ ہی جو کچہہ وعدہ دیا جاتا تہا تمکو نزدیک کی گئی جنت واسطی ہر رجوع
کرنیوالے ادب نگاہ رکہنی والیکے واسطی اوسکی کہ ڈرا خدا سی بن دیکہی اور پیش آیا ساتہہ دل متوجہ ہونیوالیکے کہینگے
ہم داخل ہوؤ بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یہہ ہی روز ہمیشہ رہنی کا یہہ ہی جسکا وعدہ ہی تمکو ہر ایک رجوع ہنی
یاد رکہنے والیکو جو ڈرا رحمن سی بن دیکہی اور لایا دل جسمین رجوع ہی چلے جاؤ اسمین سلامت یہہ دن ہی ہمیشہ رہنے
کا **تفسیر** اواب رجوع کرنیوالا طرف ذکر خدا کی حفیظ نگاہ رکہنی والا حدود خدا کا اور حدیث مین آیا ہی
کہ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ كَانَ أَوَّابًا حَفِيظًا یعنی جو محافظت کری چار رکعتون پر اول روز مین
ہوگا اواب حفیظ اور خشیۃ کے معنی ہین بیقرار ہوجانا دل کا وقت یاد کرنے گناہ کے اور خشیۃ کے ساتہہ جو ایسا نام اللہ
کا ذکر کیا گیا کہ دلالت کرتا ہی وسعت رحمت پر یعنی رحمن تو اسمین نہایت تعریف خاشع یعنی ڈرنی والیکی نکلی کہ وہ
ایسا ہی کہ ڈرتا ہی باوجود جاننے اسکے کہ وہ واسع الرحمت ہی جیسکہ تعریف کی گئی اوسکی یہہ کہ وہ ڈرتا ہی باوجود اسکے
کہ جس سے ڈرتا ہی وہ غائب ہی یعنی اللہ تعالی یا عذاب منیب رجوع رکہنی والا طرف اللہ تعالی کے اور بعضون نے
کہا کہ معنی جاء بقلب منیب کے یہہ ہین کہ آیا ساتہہ خصلت پسندیدہ اور عقیدہ صحیحہ کے بسلام یعنے سالم زوال نعمتون
سے اور اترنی عذاب کی ہی **مد** اواب رجوع کرنیوالا طرف طاعت کے گناہون سے کہا سعید بن مسیب نے کہ اواب

وہ ہی کہ گناہ کری پہر توبہ کری پہر گناہ کری پہر توبہ کری اور کہا شعبی اور مجاہد نی کہ اوّاب وہ ہی کہ یاد کری اپنے گناہ کو تنہائی مین پہر طلب بخشش کی کری اونسی اور کہا ضحاک نے کہ اسکی معنی ہین توّاب یعنی بہت توبہ کرنیوالا اور کہا ابن عباس اور عطا نی تسبیح کرنیوالا یہہ معنی نکالی ہین اس آیۃ سی یاجبال اوّبی معہ اور کہا قتادہ نی مصلی یعنی نماز پرہنی والا حفیظ کی معنے ابن عباس نے کہے ہین محافظت کرنیوالا اللہ کے امر کی اور یہہ بہی اونسے منقول ہی کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد کری اپنے گناہونکو پہر باز آوی اور بخشش مانگی اونسی اور قتادہ نی کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد رکہی اللہ تعالی کے حقوق کو کہ لازم کردیئے ہین اوسپر کہا ضحاک نی حفیظ وہ ہی کہ خبرگیری کرے اپنی نفس کی اور سہیل بن عبداللہ نی کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ محافظت کری طاعات و اوامر پر اور معنی مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ کے یہہ ہین کہ جو کوئی ڈری رحمٰن سی اور اطاعت کرے اوسکی غائبانہ اور بن دیکہی اور ضحاک و سدی نے کہا یعنی خلوۃ مین ڈری کہ جہان اوسکو کوئی دیکہتا نہو اور کہا حسن نی ڈری جو وقت کہ ڈالدے پردہ اور بند کردی دروازہ مُنِيبٍ اخلاص رکہنی والا متوجہ طرف طاعت خدا کی بسلام یعنے ساتہہ سلامتی کے عذاب و فکر دن سے اور بعضون نی کہا ساتہہ سلام کے جانب خدا اور ملائکہ اوسکیسی اونپر اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نی عبید بن عمیر سی کہ کہا ہی ہم کہتی اوّاب حفیظ اوس شخص کو کہ ہو مجلس مین پہر جب ارادہ کرے اوٹہنیکا کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَصَبْتُ فِيْ مَجْلِسِيْ هٰذَا یعنی یا اللہ بخش میری لیی وہ گناہ کہ کئی مینی اس مجلس اپنی مین صو

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ○ اونکی لئے ہے جو کچہہ کہ چاہین بہشت مین اور نزدیک ہمارے زیادہ اوس سے ہی ط اونکو ہی وہان جو چاہین اور ہماری پاس ہے کچہہ زیادہ بی **تفسیر** زیادہ یعنی اوسچیز سے کہ چاہین گے اور جمہور اسپر ہین کہ وہ رویت اللہ تعالی کی ہے بلا کیف روایت ہی انس سی بیچ تفسیر وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ کے کہ کہا تجلی کریگا رب تبارک و تعالی ہر جمعہ مین **ف در منثور تنبیہ** تفسیر در منثور مین بعضی روایتین تو مثل اسکے منقول ہوئی ہین کہ مراد مزید سی رویت اللہ تعالی کی ہے اور بعضی روایتین نقل کی ہین کہ مراد مزید سی حوریں نہایت خوبصورت ہونگی جنتی کو ملینگی واللہ اعلم ط

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ○ اور ہلاک کین ہمنی پہلے اس سے امتین کہ قوی تر تہین اوس جماعت سی دست درازی مین پس تفحص کیا اونہون نے شہر و ملین کہ کوئی بہاگنی کی جگہہ ہے اور کتنی کہپا چکی ہین ہم انسی پہلی سنگتین اونکی قوت زبردست تہی انسی پہر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بہاگنے کو ٹہکانا **تفسیر** پہلے انسی یعنی تیری قوم سی امتین یعنی اگلی امتون مین سے کہ جنہون نے جہٹلایا اپنے رسولونکو اس جماعت سی یعنے تیری قوم سے بطشا یعنی قوت اور دبدبہ مین فنقبوا تنقیب کے معنی ہین تنقیر یعنی تفتیش امر کی اور بحث اور طلب یعنی شدۃ قوۃ اونکینے قادر کیا اونکو تفتیش و تفحص پر اور قوی کیا اونکو اوسپر اور جائز ہی یہہ مراد ہو کہ پس تفحص اور تفتیش کیا اہل مکہ نے اپنی سفرون مین اور جانی مین بیچ شہرون کی قرنونکو یعنی اگلی امتونکو پس آیا دیکہی اونکی لئے بہاگنے کی جگہہ تاکہ امید رکہین مثل اوسکے اپنے نفسون کے لئے اور دلالت کرتی ہے اسپر قراءۃ اونکی کہ پڑہا ہے جنہون نے فَنَقِبُوْا بصیغہ امر کے بہاگنی کی جگہہ ہے یعنے اللہ سے یا موت سے ط **مل** فنقبوا یعنی چلے پہرے اور آمد و رفت کی اصل اسکی نقب ہی اور نقب کہتی ہین راہ کو گویا کہ وہ چلے ہر راہ مین کہ آیا کہین بہاگنے کی جگہہ پاوین پس نہ پائی بہاگنی کی جگہہ امر خدا سی یا موت سی اسمین ڈرایا اہل مکہ کو کہ وہ اونہین کیسی راہ پر ہین

معا یعنی تجارت وغیرہ کی لیے وہ شہروں میں دور گئی اور پھر تنگی میں بلکہ موت سی بھاگنے کی جگہ نہیں پاوینگے بھاگنے کی جگہ مرگ سی یا عذاب خدا سی پائی اور کسی نے مدد و دستگیری
ہے اور اموال بہت بہم پہونچائے کوئی بھاگنے کی جگہ مرگ سی یا عذاب خدا سی پائی اور کسی نے مدد و دستگیری
اونکی نکی ایسا ہی اہل مکہ کا حال ہوگا کہ مرگ و عذاب سی رہائی نہیں پانیکے مختصر اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ
لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ تحقیق اس مقدمہ میں نصیحت ہی اوسکی لیے کہ دل رکھے یا کان رکھے
متوجہ ہوکر ط اسمین سوچنے کی جگہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے یا لگاوے کان دل لگاکر **تفسیر** فی ذلک یعنی
اس مذکور میں لہ قلب یعنی دل محفوظ رکھنے والا بات کو اسلیے کہ جسکا دل محفوظ نہیں رکھتا بات گویا کہ اوسکی دل ہی
نہیں کان رکھے یعنی نصیحت کی طرف و ہو شہید یعنی حاضر ہی دل اور ذہن سے اسلیے کہ جسکا ذہن حاضر نہیں ہوتا
گویا کہ وہ غائب ہی **مد** کہا ابن عباس نے مراد دل سے عقل ہے کہا فرا نے کہ یہ جائز ہی عربیہ میں کہ بولتے
ہیں مالک قلب وما قلبک معک یعنی ما عقلک معک یعنی نہیں ہی تیری لیے دل اور نہیں ہے دل تیرا ساتھ تیرے
یعنی نہیں ہے عقل تیری ساتھ تیرے اور بعضوں نے کہا کہ قلب سی مراد ہی قلب حاضر مع اللہ اور القی السمع سے مراد ہی
سنا قرآن کا اور سنا اوس چیز کا کہ کہی جاتی ہے اوسکو نہیں آتی اوس وقت دل میں اور کچھ بات عرب بولتے ہیں القی الی سمعک
ای استمع یعنی ڈال طرف میری کان اپنا یعنی سن وہو شہید یعنی حاضر القلب نہ غافل اور نہ سہو کرنیوالا اور روایت کیا بیہقی نے علی ابن ابیطالب سی کہ فرمایا
التوفیق خیر قائد الخ یعنی توفیق بہت ہی اچھی دستگیر ہے اور عقل بہت ہی اچھی یار ہے اور ادب بہت ہی اچھی
میراث ہی اور نہیں ہے کوئی وحشت سخت تر عجب سے اور قتادہ سی ہے بیچ تفسیر او القی السمع و ہو شہید کے
کہا وہ ایک شخص ہے اہل کتاب سے کہ سنا قرآن اور گواہ ہی اوس چیز پر کہ ہاتھوں میں ہے یعنی کتاب اللہ پاتا ہی نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسمیں لکھا ہوا **معادر منثور** وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ اور تحقیق پیدا کیے ہمنی آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ درمیان دونوں
کے ہے چھ روز میں اور نہ پہونچی ہمکو کچھ ماندگی ط اور ہمنی بنائے آسمان اور زمین اور جو انکی بیچ ہی چھ دن میں اور ہمکو
نہ آئی کچھ ماندگی **تفسیر** آیا ہی کہ یہودی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنکر عرض کیا کہ ہمکو خبر دو کہ کیا
چیز پیدا کی اللہ تعالی نے ان چھ دنوں میں پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کی اللہ تعالی نے اتوار اور پیر کو زمین اور منگل کو پہاڑ
اور بدھ کو شہر اور نہریں اور قوت اور پنجشنبہ کو آسمان اور فرشتے جمعہ کی تین ساعتوں تک اور جمعہ کی تین ساعتوں
میں سے جو پہلی ساعت ہی اوسمیں اجلیں اور دوسری ساعت میں آفت اور تیسری میں آدم کو پیدا کیا یہودی کہا
کہ سچ کہا تمنی اگر تمام کرتے تم فرمایا وہ کیا ہی اونہوں نے کہا ہفتہ کو آرام پکڑنیوالا اور لیٹنے والا ہوا اللہ تعالی عرش پر اللہ
تعالی نے یہہ آیہ اوتاری اونکی رد میں اور کہا ہی علماء نے کہ اس آیت میں جو تشبیہ واقع ہوئی ہے کہ اللہ کے لیے
جسم وغیرہ انسان کا سا ثابت کرتے ہیں واقع ہوئی ہے اور بعضی فرقی گمراہ جو اللہ تعالی کے لیے جسم وغیرہ انسان
کا سا ثابت کرتے ہیں یہود ہی سے سیکھے ہیں اور برا جانتے ہیں یہود چار زانو بیٹھنے کو بگمان اسکے کہ اللہ تعالی
اس ہیئت سے بیٹھا ہے ہفتی کے دن اور کو اوس طرح بیٹھنا نہ چاہیے **معامد** فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝
پس صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہیں اور ساتھ پاکی کے یاد کر ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کی پہلے نکلنے آفتاب کی سی اور

٥١
قولہ او القی الخ
جعل او بمعنی الخ
الواو فی [illegible]
لدخول الموعظۃ
فی بطن الانسان
وحسن الاستماع ١٢
البلاد ١٢

٥٣
شہروں میں پہر
جاتے آبادی کی
کہ ہزروں کی
بیابان میں

بے پایانی یعنی
[illegible]
[illegible]

٥٤
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پہلے غروب ہونی سی اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کر خدا کو اور پیچھے نماز کی ہی ڈ سو تو سہار جو کہتی ہین
اور پاکی بول خوبیان اپنی رب کی پہلے سورج نکلنی سے اور پہلی ڈوبنے سے **ف** یہہ دو وقت یاد کی ہین اوقت
بہت قبول ہی تھا اور کچھہ راتمین بول اوسکی پاکی اور پیچھے سجدون کے یعنی نماز کے بعد **تفسیر** صبر کر اوسچیز
پر کہ کہتے ہین یعنے یہود اور بکتے ہین کفر اور تشبیہ یا صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین مشرک امر بعث مین ظاہر ہی کہ جو
قادر ہی عالم کے پیدا کرنے پر وہ قادر ہی اونکے اوٹہانی پر بعد مرنیکے اونسے بدلہ لینی پر اور یہہ حکم صبر کرنیکا پہلے
تہا کہ جب تک حکم اونکے قتل کرنیکا نہ آیا تہا اور تسبیح یا تو محمول ہی اپنے ظاہر پر یا نماز پر پس نماز آفتاب کے
طلوع ہونیکے پہلے فجر کی ہے اور پہلے غروب کے ظہر و عصر کی اور بعض اوقات شب مین مغرب و عشا رہا تہجد اور
ادبار السجود تسبیح کرنی نماز ونکی پیچھے اسلیے کہ بعض اوقات سجود یا رکوع بولتی ہین اور مراد نماز ہوتی ہے اور بعضون نی
کہا نوافل بعد فرضون کے مراد ہین یا وتر بعد عشا کی اور کہا عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب و حسن او شعبی اور
نخعی اور اوزاعی نے کہ ادبار السجود دو رکعتین ہین نماز مغرب کی بعد یعنی سنتین اور ادبار النجوم دو رکعتین نماز فجر کے
اول کی اور ترمذی روایت عوفی کی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی ہی آئی ہی یہہ قول اکثر مفسرین کا ہے اور کہا
حضرت عائشہ رضی نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز نفل کا ایسا بہت اہتمام نکرتے تہی جیسا صبح کی نماز کی
اول کی دو رکعتونکا کرتے تہی اور کہا عائشہ رضی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعتا الفجر خیر من الدنیا و
ما فیہا یعنی دو رکعتین فجر یعنے سنتین اوسکی بہترین دنیا سی اور جو چیز ہے کہ اوسمین اور عبد اللہ بن مسعود نی کہا کہ بیشمار
سنتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے بعد مغرب کی دو رکعتونمین قل یا ایہا الکافرون او قل ہو اللہ
احد اور مجاہد نے کہا ادبار السجود سی مراد تسبیح کرنی ہے بعد نماز فرضون کے کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنی سبحان اللہ پڑہا پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑہا تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑہا تینتیس ۳۳ بار پس یہہ
ننانوی ۹۹ ہوئین پہر کہا سینکڑہ کے پورا کرنے مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شیء قدیر بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی اور ابو ہریرہ سی منقول ہی کہ کہا فقرا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم گئے
مالدار درجات کو اور نعیم مقیم کو فرمایا کیونکر ہوا یہہ کہا اونہون نی کہ نماز پڑہتی ہین وہ جیسے ہم نماز پڑہتی ہین اور جہاد کرتی ہین
وہ جیسی ہم جہاد کرتی ہین اور خرچ کرتے ہین وہ مال جو حاجت سی زائد ہوتا ہی اور ہمارے پاس مال ہی نہین فرمایا کیا
نہ خبر دون مین تمکو ایسی امر کی کہ پاؤ تم اوس سے ثواب اونکا سا کہ پہلے تمہاری ہین اور سبقت لیجاؤ تم اونپر کہ بعد تمہارے آونگے
اور نہ حاصل کرے کوئی ثواب مثل اوسکی کہ حاصل کرو تم مگر جو کہ کرے مثل اوسکے وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ پڑہو پیچھے ہر نماز
کے دس بار اور الحمد للہ پڑہو دس بار اور اللہ اکبر پڑہو دس بار **منزل معا** واستمع یوم ینادی المنادی من

مکان قریب یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذلک یوم الخروج ۝ اور سن یہہ قصہ جسروز کہ آواز دیگا
آواز دینی والا جگہہ نزدیک سے اور یہہ تصویر ہی اوسکی کہ سب اوسکی سنی مین ساوی ہونگی اور اوس روز سنینگے نعرہ
سند کو بلا تردد وہ دن ہے نکلنی اونکا ہی تہا اور کان کہ جسدن پکاری پکارنیوالا نزدیک کی جگہہ سے **ف** کہتے
ہین صور پہونکا جاویگا بیت المقدس کے پتہر پر یا اوسکی آواز ہر جگہہ نزدیک لگیگی * جسدن سنینگے چنگہاڑ تحقیق
وہ ہی دن نکل پڑنیکا **تفسیر** اور سن او چیز کو کہ خبر دون مین اوسکی تجکو کہ وہ حال روز قیامت اور اوسمین

ع ۲ قولہ وسبح بحمد ربک [illegible]
ع ۳ وادبار السجود [illegible]

ہول دلانا اور تعظیم ہی شان اوسچیز کی کہ خبر دینگے اوسکی اور منادی اسرافیل ہونگی پہونکینگے صور مین اور ندا کرینگے ایتہا العظام البالیۃ والاوصال المتقطعۃ واللحوم المتمزقۃ والشعور المتفرقۃ ان اللہ یامرکن ان تجتمعن لفصل القضاء یعنی ای ہڈیون بوسیدہ اور جوڑ آپس سے جدا ہوئی اور گوشت پارہ پارہ ہوی اور بال جدے ہوئی بلاشبہ اللہ حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ جمع ہو جاؤ واسطی فیصلہ اور حکم ملنے کے اور بعضون نی کہا کہ اسرافیل صور پہونکینگے اور جبرئیل ندا کرینگے واسطی حشر کے من مکان قریب یعنی صخرہ یعنی پتہر بیت المقدس سے کہ وہ قریب جگہونکا ہی زمین سی بہ نسبت آسمان کے بارہ کوس اور وہ صخرہ بیچون بیچ زمین کے ہی اوس روز کہ سنینگے نعرہ تند کو یعنی دوسرے نفخی کو جو جی اوٹہہ کر آنیکے لئی ہوگا طرف محشر کے اور بالحق متعلق ہے ساتہہ صیحۃ کے اور مراد اوس سے بعث و حشر ہی جزا کے لئی دن نکلنی اونکی کا ہی قبرون سی **مد** اور روایت کی ابن جریر نی بریدہ سی کہا کہ ایک فرشتہ کہڑا ہی صخرہ بیت المقدس پر رکہی ہوئی دونون اونگلیان اپنی اپنے دونو کانون مین پکاریگا ایہا الناس ہلموا الی الحساب یعنی ای لوگون آؤ اور دوڑو طرف حساب کے **طب در منثور تنبیہ** بہائیون ڈرتی رہو اوس دن سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزول قدما ابن ادم الخ یعنی نہین ٹلنی کی جگہہ سے دونون قدم ابن آدم کے دن قیامت کی یہانتک کہ پوچہا جاویگا پانچ چیزون سی عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا بیچ علم پر **مشکوۃ** انا نحن نحیی

ونمیت والینا المصیر یوم تشقق الارض عنہم سراعا ذلک حشر علینا یسیر تحقیق ہم زندہ کرتے ہین اور مارتے ہین اور ہماری ہی طرف ہی پہر آنا جسدن کہ پہٹیگی زمین اونکی سرون سے نکلین گے جلد جلد یہہ اوٹہانا ہی آسان ہمپر **ف** ہم ہی جلاتی اور مارتے ہین اور ہم تک ہے پہنچنا جسدن زمین پہٹ کر نکل پڑین وہ دوڑتے یہہ اکٹہے کرنا ہمکو آسان ہے **تفسیر** زندہ کرتے ہین مارتے ہین یعنی خلق کو دنیا مین پہر آنا یعنی اونکا پہٹیگی زمین پس نکلینگے مردے مجاہد سی منقول ہی بیچ تفسیر یوم تشقق الارض لہنکے کہ کہا مینہ برساویگا آسمان اونپر یہانتک کہ پہٹیگی زمین اونسی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ زمین پہٹ کر جو لوگ نکلینگے اونمین اول مین ہی نکلونگا پہر ابوبکر پہر عمر پہر آونگا مین اہل بقیع پر پس اوٹہائی جاوینگے اور جمع کئے جاوینگے وہ ساتہہ میرے پہر انتظار کرونگا مین مکہ والونکا اور پڑہی ابن عمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہین یہہ آیت یوم تشقق الارض عنہم سراعا آخر آیۃ تک اور تقدیم ظرف کی یعنی لفظ علینا کی لفظ یسیر پر دلالت کرتی ہی اختصاص پر یعنی نہین آسان ہی ایسا امر عظیم واعلی مگر اوسی قادر پر کہ نہین باز رکہتا ہی اوسکو ایک کام دوسرے کام سے **طب در منثور** نحن اعلم بما یقولون وما انت

علیہم بجبار فذکر بالقرآن من یخاف وعید ہم جانتے ہین جو کچہہ کہتی ہین اور نہین ہے تو اونپر قہر کرنیوالا پس نصیحت دی ساتہہ قرآنکے اوسکو کہ ڈرتا ہے وعدہ عذاب میری سی **ف** ہم خوب جانتی ہین جو کچہہ وہ کہتی ہین اور تو نہین اونپر زور کرنیوالا سو تو سمجہا قرآن سی اوسکو جو ڈری میرے ڈرانے سے **تفسیر** جو کچہہ کہ کہتی ہین یعنی کفار مکہ تیری حق مین اور یہہ تنبیہ ہی کافرون کے لئے اور تسلی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئی اور وما انت علیہم بجبار ایسا ہی جیسی اور جائی فرمایا لست علیہم بمصیطر یعنی تو اونپر مسلط و داروغہ نہین ہی بلکہ تو بلانیوالا اور باعث اسلام ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنی ہین کہ تو اونپر حاکم نہین ہی کہ جبر کری تو اونکو ایمان لانی پر فذکر بالقرآن

یہہ ایسا ہی جلیسی اور جاوی فرمایا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰہَا یعنی نہین ہی تو ڈرانیوالا مگر اوسکو کہ ڈرتی ہی اوس سی اسلیی کہ ڈرانا نفع اوسیکو دیتا ہی اور قتادہ سبی منقول ہی یہہ تفسیر وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ کی کہ اللہ تعالی نی ناگوار جانا تمہاری نبی کے لئی جبریت کو اور منع کیا اوس سی یعنی تم بہی زبردستی کو ترک کرو اور روایت کی حاکم نی جریر سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی ایک شخص کہ کانپتے تہی مونڈہی اوسکی پس فرمایا ٹہیر اور آرام پکڑ نہین ہون مین مگر بیٹا ایک عورت کا قریش مین سی کہ کہاتی تہی خشک کیا ہوا گوشت الطجار مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی مکہ مین پہر پڑہی جریر نی وَمَا اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ اور روایت کی حاکم نی اور تصحیح کی اوسکی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خبر پوچہنی کو جاتے تہی بیمار کی اور ساتہہ جاتی تہی جنازی کی اور سوار ہوتے حمار پر اور البتہ تحقیق سوار تہی حضرت روز خیبر اور قریظہ کے حمار پر کہ ڈہائی اوسکی تہی رسی کی کہ بٹی ہوئی تہی لیف خرما سی اور اوسکی نیچی پالان تہا لیف بہرا ہوا اور روایت کی ابن جریر نی ابن عباس سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کاشکی ڈراوین آپ ہمکو یعنی اہوال قیامت وغیرہ سے پس نازل ہوئی یہہ آیت فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ مدر منثور معلسوۃ والذاریات نزلت بمکۃ سورہ والذاریات مکی ہے نازل ہوئی بعد سورہ احقاف کے اور لکہی گئی بعد سورہ ق کے اسلیی کہ اوسکے آخر مین ذکر بعث و معاد کا ہی اور اوسکی اول مین قسم کہا کر اثبات معاد و بعث کیا ہی اور بہت بہت طرح سی مناسبت ہی اوسکی مضمون مین اور آیتین اسمین ساٹہہ مین اور کلمات تین سو ساٹہہ ۳۶۰ اور حروف باران سو ستاسی ۱۲۸۷ اور رکوع تین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ قسم ہوا اون پراگندہ کرنیوالیون خاک وغیرہ کی پراگندہ کرنے کر پہر قسم ابر دن اٹہانیوالی بوجہہ پانی کے پہر قسم کشتی روان ہونیوالیونکی سہولت سی پہر قسم فرشتون تقسیم کرنیوالون کا رکے یعنی ارزاق و بلایون کے تحقیق وعدہ کہ کیا جاتا ہی ساتہہ تمہارے سچا ہی اور تحقیق جزا اعمال ہونی ہی طاقسم ہی بکہیرنیوالیونکی اڑا کر پہر اوٹہانیوالیان بوجہہ کو پہر چلنی والیان نرمی سی پہر بانٹنی والیان حکم سی بیشک جو تمکو وعدہ دیا سو سچ ہے اور بیشک انصاف ہونا ہی تفسیر یہہ قسم ہی بادونکی اول آندہی چلتی ہے کہ غبار اڑتا ہی اور بادل بنتے ہین پہر اونمین پانی بنتا ہی اوس بوجہہ کو لئی پہرتیان ہین پہر برسنے کے قریب نرم باد چلتی ہے پہر بانٹ کر اور جگہہ کا حصہ پہنچاتی ہین موافق حکم کے مو ذاریات ہوائین اسلیی کہ وہ اڑاتی ہین مٹی وغیرہ کو حاملات ابر اسلیی کہ وہ اوٹہاتی ہین مینہہ کو اور باقی الفاظ کا ترجمہ بموجب ترجمہ اول کے ہی اور مقسمات کا دوسرا ترجمہ لکہکر لکہا ہی کہ با مقسمات اون ملائکہ کو کہتی ہین کہ متولی ہین بندونکی امور کی تقسیم کے جبرئیل سختی کے لئی اور میکائیل رحمت کے لئی اور ملک الموت قبض ارواح کے لئی اور اسرافیل صور پہونکنی کے لئی اور جائز ہے یہہ کہ مراد ہون سب الفاظ سی ہوائین ہی اور کچہہ پہر اوسکے آگے وہی جہہ نام رکہنی اونکی لکہی ہے جو مترجم ثانی نی لکہی اور معنی ف کے بنا بر معنی اول کے یہہ ہین کہ اللہ تعالے نی قسم کہائی ہواؤن کی پہر ابر کی جسکو ہوائین چلاتی ہین پہر کشتیونکی کہ جو چلتی ہین ہوا کن سی پہر فرشتون کی کہ جو تقسیم کرتے ہین رزق بحکم اللہ تعالی کے قسم مینہون اور تجارتون در با اور منافع اوسکی اور معنی ف کی بنا بر دوسرے معنون کے یہہ کہ ہوائین چلنی شروع ہوتی ہین پس مٹی وغیرہ اڑاتی ہین پہر ابر کو اوٹہاتی رہتی ہین پہر پہیلاتی ہین ابر کو پہر بانٹتی ہین مینہہ کو جا بجا اور جو

ع ۱ الرياح لانها تذر والترب وغيره وبابه نصر [illegible] وابو عمرو [illegible] مصدر والعامل فيه اسم الفاعل ۱۲ م

لصادق وعد

صادق كمعنى راضية اى ذات رضا ۱۲ انما توعدون جواب القسم وما موصولة او مصدرية ۱۲

لجیہ کہ وعدہ کی جاتی ہو یعنی بعث کا **مد** وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ۝ قسم ہی آسمان صاحب راہونکی یعنی صورتین مختلف رکہتا ہی مانند شکل شیر اور شکل بکری کے بچہ کی اور شکل
بچہوے کے واللہ اعلم تحقیق تم بیچ بات اختلاف کہنی والیکے ہو پہیرا جاتا ہی قرآن سی وہ کہ علم الٰہی مین خیر سی پہیرا گیا
ہی ۞ قسم ہی آسمان جالی دار کی تم پڑ رہی ہو ایک جہگڑی کی بات مین اوس سی باز رہتی ہی جو پہیرا گیا **تفسیر**
آسمان جالی دار یعنی تاری ہین اوسمین جال سا اور جہگڑی کی بات آخر تک جیتا جو اوسکو ملتی نے وہ درگاہ سی پہیر گیا ۞
مو وَالسَّمَاۤءِ یہہ اور قسم ہی اور حُبُک جمع حبیکۃ کی ہی جیسی طریقہ کی طرق یعنی راہون نیک کے مثل او سچیز کے کہ ظاہر
ہوتی ہی پانی پر ہوا سی کہتے ہین کہ خلقت آسمان کی ایسیہی ہی اور حسن بصری سی حُبُک کی معنی ستاری ہین جہم
جہاک کی بات اختلاف کہنی والیکی یعنی رسول کو ساحر اور شاعر اور مجنون کہتے ہو اور قرآنکو شعر اور سحر اور اگلون کی
کہانیان اور ضمیر عنہ کی یُؤْفَكُ عَنْهُ مین پہرتی ہی قرآن کی طرف یا رسول کی طرف یعنی پہیرا جاتا ہی اوس سی وہ
شخص کہ پہیرا ہی درجہ کا کہ مافوق اوسکے متصور ہو یا پہیرا جاتا ہی اوس سے وہ شخص کہ پہیر گیا علم الٰہی مین یعنی جانا
اللہ تعالی نے ازل مین کہ وہ پہیرا جاویگا حق سے اور جائز ہی یہہ کہ پہیری ضمیر اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ کی طرف یا دین کی
طرف قسم کہائی ذاریات وغیرہ کی اسپر کہ واقع ہونا امر قیامت کا حق ہی پہر قسم کہائی آسمان کی اسپر کہ وہ قول مختلف
مین ہین بیچ واقع ہونے امر قیامت کے کہ بعضی شک کہتی ہین اوسمین اور بعضی منکر ہین اوسکی پہر فرمایا کہ پہیرا
جاتا ہی امر قیامت کے اقرار کرنے سے وہ شخص کہ پہیر گیا ہی پہلے درجہ کا یا علم الٰہی مین اور ابن عباس سے بیچ تفسیر
یُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ کے منقول ہی کہ کہا یُضَلُّ عَنْهُ مَنْ ضَلَّ یعنی گمراہ ہوتا ہی اوس سی وہ شخص کہ گمراہ کیا گیا ۞

مد **درمنثور** قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ
یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ لعنت کی گئی دروغ گویون پر کہ وہ بیخبری مین فراموش کرنیوالے مین پوچہتی ہین کب ہوگا روز
جزا کا ۞ مارے گئی اٹکل دوڑانی والے وہ جو غفلت مین ہین بہول رہی یعنی دین کی بات مین اٹکل دوڑاتی ہین
پوچہتی ہین کب ہی دن انصاف کا **تفسیر** قُتِلَ کے معنی یہان لعن کے ہین اور اصل اوسکی بددعا ہی
قتل وہلاک کے پہر استعمال کیا گیا جگہہ لعن کے خَرّٰصُوْنَ یعنی کذاب اٹکل کرنیوالے اوسچیز کے کہ نہین درست ہی اور وہ قول
مختلف کہنے والی ہین اور لام سے اشارہ ہی اونکی طرف گویا کہ کہا گیا قُتِلَ هٰؤُلَاۤءِ الْخَرّٰصُوْنَ یعنی لعنت کی گئے وہ
خراص غَمْرَةٍ یعنی جہل مین ہین کہ ڈہانک لیا اوسنی اونکو سَاهُوْنَ یعنی غافل ہین اوسچیز سے کہ حکم کیا گیا اونکو ۞
مد یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝ ہوگا روز جزا کا اوسدن کہ اونکو آگ مین عذاب کیا جاویگا ۞
جسدن وہ آگ پر اولٹی سیدہی پڑین گے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ کہینگے ہم
چکہو اپنی عذاب اپنی کو یہہ ہی جسکو شتاب طلب کرتے تہی تم ۞ چکہو مزہ اپنی شرارت کا یہہ ہی جسکو تم شتابی کرتے تہی ۞
تفسیر کہینگے یعنی نگہبان دوزخ کے اونکو اور لفظ هٰذَا مبتدا ہی اور خبر اوسکی لفظ الَّذِیْ ہی اَیْ هٰذَا الْعَذَابُ یعنی یہہ عذاب
ہی کہ تہی تم اوسکی شتابی کرتے دنیا مین بایں الفاظ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ یعنی لا تو ہمپر وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہی تو ہم سی پہر ذکر
کیا مومنین کا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ الخ ۞ **مد** اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۝ تحقیق متقی بیچ باغونکے اور چشمونکے ہونگے لینے والے اوسچیز کو کہ

سے قولہ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ تقدیرہ اَیَّانَ وقوع یوم الدین لانہ انما یقع الاحیان ظروفا للحدثان ۱۲ مر

سے قولہ یوم ونصب الیوم الواقع خبرا بالجاب بفعل مضمر دل علیہ السوال ای یقع یوم ہم و محلہ نصب بالمضمر الذی سماہ موقع او

رفع علی ... و ... یفتنون و ... ۱۲ مدارک

اونکو اونکی پروردگار نی تحقیق وہ تہی پہلی اس سی نیک کار ط البتہ ڈروالی باغون مین ہین اور چشمون مین پانی ہین جو
دیا اونکو اونکی ربنے وہ تہی پہلی اس سی نیکی والے **تفسیر** چشمون کے یعنی ہونگی نہرین جاری اسطرح کہ دیکہین گے
وہ اونکو اور پڑین گی اونپر نظرین اونکی نہ یہہ کہ وہ نہر ومین ہونگی لینے والی یعنی قبول کرنیوالے ہر وسیچز کے کہ دی اونکو
قسم ثواب سے اور راضی سا تہہ اوسکی پہلے اس سی یعنی پہلے دخول جنت سی یعنے دنیا مین ہ **مد** کَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ
اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ تہی باین صفت کہ تہوڑا ایک رات سی سوتی تہی ط وہ تہی رات کو تہوڑا سوتی **تفسیر** یہجعون
کے معنے مین سوتی اور معنی آیت کے یہہ مین کہ سوتے تہے رات کو تہوڑے سے ٹکڑے مین ط اور اکثر جاگتے رہتے تہی مشغول
بعبادة رہتی اور یہہ تفسیر ہے اونکی نیک کاری کی ط **مد** ط معنی یہہ ہین کہ کم سوتے تہے راتکو یعنی نماز پڑہا کرتے
تہے اکثر رات اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ کم تہی ایسی رات کہ اوسمین سو رہتے ہون تمام رات بلکہ کچہہ نکچہہ
پڑہتے تہے یا تو اول رات مین یا آخر رات مین اور یہہ معنی سعید بن جبیر نے نقل کئے ہین ابن عباس سے ط کہا انس بن
مالک نے کہ نماز پڑہتے تہے مابین مغرب و عشا کے اور کہا محمد بن علی نے کہ نہین سوتے تہے یہانتک کہ پڑہتے تہے عشا **مع**
وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ اور وقت سحر کے وہ طلب بخشش کے کرتے تہے ط اور صبح کے وقتون معافی مانگتی
تفسیر یہہ اونکی اور طرحکی تعریف کی کہ شب بیدار رہتی تہجد گذار پہر جب سحر کا وقت ہوتا تو استغفار شروع کرتے گویا کہ
راتکو گناہ کرتے رہی اور سحر کہتے ہین رات کے چہٹے حصے کو ط **مد** ط کہا حسن بصری نے نہین سوتے ہین راتکو مگر
تہوڑا سا اور جب اوٹہے تو سحر تک بیدار رہی پہر سحر مین استغفار شروع کیا اور کہا کلبی اور مجاہد اور مقاتل نے کہ معنی اسکے
یہہ ہین وَبِالْأَسْحَارِ يُصَلُّوْنَ یعنی سحر کے وقت نماز پڑہتے رہتی ہین اور یہہ اسلئے کہ نماز اونکی سحر مین طلب مغفرة کے لئے ہی
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے يَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا الخ یعنے نزول اجلال فرماتا ہی اللہ تعالے
طرف آسمان دنیا یعنے ورے کے ہر شب جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پہر فرماتا ہے اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ الخ یعنی
مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون کون ہی ایسا شخص کہ دعا کرے مجہسے پس قبول کرون مین دعا اوسکی کون ہے
ایسا شخص کہ سوال کرے مجہسے یعنی کچہہ پس دون مین اوسکو کون ہی ایسا شخص کہ بخشش مانگے مجہسے پس بخشون مین اوسکو
اور کہا ابن عباس نے کہ تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے رات کو تہجد پڑہنے کے لئے کہتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ
الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ
مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ + اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاگا
راتکو پس کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پہر کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا اور دعا کی قبول کرتا ہے اللہ دعا اوسکی پہر اگر وضو کیا قبول کیجاتی ہے نماز
اوسکی + اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اٰخِرَ اللَّيْلِ فِي التَّهَجُّدِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَوَّلِهٖ یعنی بلاشبہہ آخر رات تہجد کے لئے
محبوب تر ہی طرف میرے اول اوسکے سے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ + اور روایت کیا
ابن مردویہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کے فرمایا يُصَلُّوْنَ یعنے سحر کے وقت نماز پڑہتے

ہ آخر من جاء الحزن الضعف الحرف الا انہ بین وجوہ تہجد ان ۱۲ م

وہ ہ من التہجد ویافت یہجعون ۱۲ م سلان ۱۲ م

ع او بالصلوٰۃ ای التفکر والتسکوا ما بینا من الفجر ۱۲ م

ہین ۞ اور ایسا ہی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہی ۞ اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کیا
کہ کہا نماز پڑھتے ہین پھر جب سحر ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہین ۞ معاد ر منثور ۞ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ
حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور اونکی مالون مین حصہ مقرر تہا واسطے سوال کرنیوالیکے اور واسطے تنگدست کم سوال کے ۞
اور اونکے مال مین حصہ تہا مانگنے کا اور ہار ریکا ۞ تفسیر ۞ سائل وہ جو محتاج ہی اور مانگتا ہی پہرتا ۞ ہو ۞ محروم
وہی جو لوگونکے سامنے آتا ہی اور مارے حیا کے سوال نہین کرتا یعنے باوجود حاجت کے ۞ صل ۞ محروم وہ ہی کہ اوسکو
نہی غنیمت مین حصہ ہوا اور نہ جاری ہو اوسپر فی سے کچہہ یہہ قول ابن عباس کا ہی اور سعید بن مسیب نے کہا کہ محروم وہ ہے
کہ نہوا وسکے لئے اسلام مین حصہ اور معنی محروم کے لغت مین یہہ ہین کہ جو منع کیا جاوے مال سے عطا سے اور کہا قتادہ اور زہری
نے کہ محروم وہ ہی کہ پہیر کرے سوال سے اور کہا زید بن اسلم نے کہ محروم وہ ہی کہ آفت پہنچے اسکے میوہ مین یا کہیتی مین یا
جانورون کی نسل مین اور یہی قول ہے محمد بن کعب قرظی کا کہ کہا محروم صاحب آفت ہے پہر پڑہی یہ آیۃ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ یعنے بلاشبہہ ہم قرضدار رہ گئے یعنے بسبب خرچ کرنے مال کے کہیتی مین بلکہ ہم بے نصیب ہوئے اور ابن المنذر
اور ابن ابی شیبہ وغیرہما نے روایت کیا کہ بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر یعنے جہاد کے لئے پس غنیمت اونکو
ہاتہہ لگی پہر آئے کچہہ لوگ اونکے فارغ ہونیکے بعد پس نازل ہوئی یہہ آیۃ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور روایت کیا
ابن حبان وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ
یعنے نہین ہے مسکین وہ شخص کہ پہیرے اوسکو دینا ایک کہجور اور دو کہجورونکا اور دینا ایک نوالہ اور دو نوالونکا عرض کیا
صحابہ نے کہ پہر کون مسکین ہے فرمایا اَلَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ مَا يُغْنِيْهِ وَلَا يُعْلَمُ مَكَانُهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ الْمَحْرُوْمُ یعنی مسکین وہ
شخص ہے کہ نہو اوسکے لئے اسقدر مال کہ بے پروا کرے اوسکو اور نہ جانا جاوے مکان اوسکا کہ صدقہ دیا جاوے اوسکو پس یہی محروم
یعنی جسکا ذکر اللہ تعالے نے فرمایا ۞ اور ابن مردویہ وغیرہ نے کہا کہ کہا انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
یا انس وَيْلٌ لِّلْاَغْنِيَاۗءِ مِنَ الْفُقَرَاۗءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الخ یعنے اے انس واے ہی واسطے اغنیا کے بسبب فقیرونکے روز قیامت کے
کہینگے فقرا رَبَّنَا ظَلَمُوْنَا حُقُوْقَنَا الَّتِيْ فَرَضْتَ لَنَا عَلَيْهِمْ یعنی اے رب ہمارے ظلم کیا اغنیا نے ہمکو حقوق ہمارے جو فرض
کئے تہے تونے ہمارے لئے اونپر پس فرماویگا اللہ تعالی وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاُقَرِّبَنَّكُمْ وَلَاُبَعِّدَنَّهُمْ یعنے قسم اپنی عزت اور
بزرگی کی البتہ نزدیک کرونگا مین تمکو اپنی رحمت سے اور البتہ دور کرونگا اونکو اپنی رحمت سے کہا انس نے اور پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۞ اور روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فاطمہ بنت
قیس سے کہ اونہون نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیۃ کی مراد سے فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ فرمایا کہ اِنَّ فِي الْمَالِ
لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ یعنی بلاشبہہ مال مین ایک طرحکا حق ہے سوائے زکوۃ کے اور پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیۃ
لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ تا قول اللہ تعالے کے وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ترجمہ ساری آیۃ کا یہہ ہے
کہ نہین ہے نیکی یہہ کہ پہیرو تم مونہہ اپنے یعنی نماز مین مشرق ومغرب کی طرف ولیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور
آخرت پر اور فرشتونپر اور کتابونپر اور نبیون پر اور دیا مال یعنے بطریق صدقہ نفل کے باوجود محبت مال کے قرابتیون اور
یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلین کو اور بیچ چہڑانے گردنون یعنی قیدیون وغیرہ کے اور اچہی طرح پڑہی
نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالے اپنی عہد کو جب عہد کرتے ہین یعنے اللہ سے یا لوگون سے اور صبر کرنیوالے شدۃ فقر اور

ہین اور وقت شدہ قتال کے اللہ کی راہ مین یہی لوگ ہین ایسی کہ سچی ہوئی یعنی اپنی ایمان مین اور دعوی کرنے نیکی مین
اور یہی لوگ ہین ڈرنیوالے اللہ سی **معادر منثور** اور اسحدیث مین زکوٰۃ مراد ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ زکوٰۃ
دینا اقارب مین ماباپ کو اور اولاد کو نہین درست اسطرح گردنون کے چھٹانی مین قید وغیرہ سے زکوٰۃ متصور نہین وَ
فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۝ اور زمین مین نشانیان ہین یقین کرنیوالونکے لیے **ف** **تفسیر** نشانیان ہین
دلالت کرتی ہین صانع پر اور اوسکی قدرت و حکمت اور تدبیر پر کہ دیکھو وہ کیسی بچھائی گئی ہی مانند بچھونے کے زمین پر رہنے
والونکے لیے پہر وہ کئی قسم کی ہے کہین نرم کہین سخت کہین پہاڑ کہین اچھی لائق زراعت کی کہین شور اور اوسمین چشمے ہین
جاری اور کانئین مین طرح بطرح کی اور چلنے والے اوسپر آپہی کو بسل رہی ہین مختلف صورتون اور شکلون اور ہیئتون
اور افعال علیحدہ علیحدہ کے یقین کرنے والونکے لیے یعنے موحدین کے لیے کہ جو چلتے ہین سیدہی راہ دلیل ہین کہ جو
پہنچاتی ہے معرفت رب کیطرف پس وہ دیکھتے ہین اونکو دل کی آنکھون سی اور سمجھتے ہین مضمون رسالے جب دیکھتے ہین کوئی
نشانی بڑہتا جاتا ہی یقین اونکا یقین ایمانی پر **ف** وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور تمہاری ذاتون مین
نشانیان ہین آیا نہین دیکھتے تم **ف** اور خود تمہارے اندر کیا تمکو سمجھ نہین **ف** **مو** تمہاری ذاتون ہی نشانیان
ہین جیسے حال ابتدا اونکے اور منتقل ہونے اونکے ایک حال سی طرف دوسرے حال کے اور بیچ باطن اور ظاہر اونکے عجیب عجیب پیدائش
کہ متحیر ہین اونمین اذہان پس ہی تمکو دیکھنا طرف لونکی اور عقلون کے کہ دلمین جگہہ پکڑ رہی ہین اور دیکھنا طرف باتون
دنیائی کی اور مخارج حروف کے اور اونکی ترکیب و ترتیب و لطائف کی کہ کیا کیا اونمین نشانیان ظاہر اور دلیلین قاطعہ مین
حکمت تدبیر کرنیوالے اور صانع اونکے پہر آگے دیکہہ کان اور آنکہہ اور ہاتہہ پانو اور تمام اعضا اور افعال اونکے کہ کس کس
کام کے لیے پیدا ہوئے ہین اور جوڑ اعضا کے جو ہین اونمین اور یہی طرح قدرت الٰہی کا ظہور ہے کہ کس طرح ٹھلنے
اور جب اونمین کچھہ خلل آجاتا ہے تو معطل ہو جاتی ہین کار سے اور جب ڈہیلے پڑجاتے ہین خرابی آجاتی ہے فتبارک
اللہ احسن الخالقین آیا نہین دیکھتے تم نظر عبرت سی **ف** یعنے نظر عبرت سی تامل کرو تا اوسکی قدرت بعث کو پہچانو
کہ جسنی ایسے نمونے اپنی قدرت کے تمہارے نفسون مین پیدا کیے ہین وہ بلاشبہہ مار کر ہی تمکو جلاویگا اور نشانیان نفسون
مین یہہ ہین کہ پیدا کیا اونکو نطفہ سے پہر علقہ سے پہر مضغہ سے پہر ہڈیون وغیرہ سے روح کے پہکنے تک سطرح
طرح کی قدرتونکا ظہور ہے پہر بعد پیدا ہونیکے اختلاف زبانونکا اور صورتون اور رنگون اور طبائع کا ہی اور مانند
اونکے عجیب عجیب اوسکی قدرت کی نشانیان ہین کہ آدمی اگر ادنی چیز کو اپنے بدنمین دیکھے تو خالق کی بڑی ہی قدرت
معلوم ہوتی ہے اور کوئی چیز ایسی نہین ہی عالم اکبر مین کہ نمونہ اوسکا جسم انسان مین کہ عالم اصغر ہے نہو **مجمع**
بنے نشانیان بعث کی زمین مین ہمنی پیدا کی ہین کہ باغ اور کہیتیان اور سبزہ پیدا ہوتا ہے پہر خشک ہو جاتا ہے پہر
دم پر اللہ تعالے پیدا کرتا ہے اور یہہ چیزین نشانیان ہماری ہستی اور صفات پر بہی ہین تمام مخلوق سبکے لیے لیکن چونکہ
عوام اونمین غور و تامل نہین کرتے اسواسطے تخصیص یقین کرنے والونکی کی کہ یہہ نشانیان مفید اونہین کو ہین
جسکے اندہونکو کچھہ فائدہ نہین ہوتا اونسی پس وہ جانین کہ خدائی عز و جل نے اس خلق کو معطل و بیفائدہ نہین بنایا
بلکہ اونکو توحید و طاعت کے لیے فرمایا ہی اور اونمین مطیع بہی ہین اور نافرمان بہی پس حکمت تقاضا اوسکو نہین
کی کہ دونو برابر ہون جزا مین اور دنیا گہر جزا کا ہے نہین پس ضرور ہی کہ جزا کے لیے اور گہر ہوتا کافرونکو مومنون

سی اور کچہاری کوشتی سی جدا اور تمیز کرین اور تمہاری بدنون مین نشانیان پیدا کی ہین اور بہتی اور صفتون اپنے کے
فرمایا وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کیا نہین دیکہتے تم یہہ استفہام بمعنی امر کے ہے یعنی دیکہو اپنے نفسون مین نشانیان اوسکی
قدرت کی ط زاہدی قتادہ سی منقول ہے بیچ تفسیر وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کے کہ کہا جسنے فکر کی اپنی پیدایش مین
جان لی یہہ بات کہ نہین نرم کئے گئے ہین جوڑ بدن کے مگر عبادت کے لئے ہیں اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
بیچ تفسیر وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کے کہ وہ نشانی راہ بول و براز کی ہے یعنے منجملہ اوسکی قدرت کی نشانیون سی یہہ ہے
کہ موہنہ سی کہاتے پیتے ہو اور اوسکا فضلہ بول و براز کی راہ سی نکلجاتا ہے ط در منثور ط وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ
وَمَا تُوعَدُونَ ۝ اور آسمان مین ہے رزق تمہارا اور جو کچہہ وعدہ دیا جاتا ہے تمکو یعنے پہلے وجود خارجی عالم ملکوت مین
رزق اور عقوبت اور مانند اونکے مصور ہوتے ہین ط فتح ط آسمان مین ہی روزی تمہاری اور جو کچہہ تمسی وعدہ
تفسیر آنی والی جو بات ہی اوسکا حکم آسمان سی اوترتا ہے ط موضح ط رزق یعنے مینہ اسلئے کہ وہ سبب ہے قوتون کا
اور حسن بصری سی منقول ہے کہ وہ جب ابر کو دیکہتے تو کہتے اپنے یارونسی وَاللَّهِ فِيهِ رِزْقُكُمْ وَلَكِنَّكُمْ تُحْرَمُونَهُ بِخَطَايَاكُمْ اور جو کچہہ
کہ وعدہ دیا جاتا ہے یعنے جنت کہ وہ ساتوین آسمان پر ہے نیچے عرش کے اور یا یہہ مراد ہے کہ جو کچہہ وعدے دیئے جاتے ہو دنیا میں
اور جو کچہہ وعدہ دئے جاتے ہو عقبی مین سب مقدر و لکہا گیا آسمان مین ہے ط مد ط وعدہ دئے جاتے ہو یعنے اجل
اور ثواب و عقاب لکہا ہوا ہے آسمان مین ط ج ط فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ
تَنطِقُونَ ۝ پس قسم آسمانون اور زمین کے پروردگار کی کہ بلاشبہ یہہ خبر سچ ہے مانند اسکے کہ تم بات کہتے ہو یعنے جیسے
کہ اپنے کہنے مین یقین رکہتے ہو کہ ہم بلاشبہ کہتے ہین ایسا ہے اس خبر پر یقین لانا چاہیے وَاللَّهُ أَعْلَمُ ط سو قسم ہے
رب آسمان اور زمین کی یہہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم بولتے ہو تفسیر یعنے اپنے بولنے مین شبہہ نہین اسی
اس کلام مین شبہ نہین ط ضمیر اِنَّهٗ کی پہرتی ہے رزق کی طرف یا مَا تُوعَدُونَ کی طرف اور اصمعی سے منقول ہے
کہ اونہون نے کہا کہ آیا مین جامع مسجد بصرہ کی سے پس آیا ایک اعرابی سوار اونٹ پر پس کہا کہ تو کون شخص ہے کہا
مینے کہ مین بنی اصمع سے ہون کہا اوسنے کہ کہان سے آیا تو کہا مینے آیا مین اوس جگہہ سے کہ پڑہا جاتا ہے اوسمین کلام رحمن
کا کہا اوسنے کہ پڑہ میرے آگے کچہہ پس پڑہی مینے وَالذَّارِيَاتِ پس جب کہ پہنچا مین اس آیۃ پر وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ کہا اوسنے
بس کر پہر اوٹہا اور گیا اونٹ کے پاس اور ذبح کیا اوسکو اور تقسیم کیا اوسکو اونپر کہ موجود تہے اور گیا اپنی تلوار و کمان کی طرف
پس توڑ ڈالا اونکو اور چلا گیا پس جب حج کے لئے گیا مین ہارون رشید کے ساتہہ تو طواف کر رہا تہا مین کہ ناگہان آیا
میرے پاس ایک شخص اور پکارا مجہکو ایک آواز باریک سے پس مینے جو پہر کر دیکہا تو وہی اعرابی ہے کہ دبلا اور زرد ہو گیا ہے
پس سلام کیا اوسنے مجکو اور فرمایش کی اوسی سورۃ کے پڑہنے کی پس جب پہنچا مین اس آیہ پر وَفِي السَّمَاءِ الخ تو ایک آواز کی
اور کہا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا پہر کہا کہ آیا اسکے سوا اور بہی کچہہ ہے پس پڑہی مینے یہہ آیۃ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ
لَحَقٌّ پس چیخا اور کہا سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ ذَا الَّذِي أَغْضَبَ الْجَلِيلَ حَتَّىٰ حَلَفَ لَمْ يُصَدِّقُوهُ بِقَوْلِهِ حَتَّىٰ حَلَفَ یعنی کون ہین وہ
لوگ کہ غصہ لایا اونہون نے رب جلیل کو یہانتک کہ قسم کہائی اوسنے سچ نمانا اونہون نے قول اوسکا یہانتک کہ قسم
کہائی اوسنی کہی یہہ بات تین بار اور جان بحق تسلیم کی ط درکوئی تو عاشقان جان بدہند بیت کہو این ما
سی سینت رکہی بوستان اپنا ٭ چلے ہم آتش گل سے جلا کر خانمان اپنا اور حسن بصری سے بیچ تفسیر آیۃ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ الخ

سے منقول ہی کہ کہا ہیوں تجا مجھکو یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ اقواما اقسم لہم ربہم لم یصدقوا یعنے مارے
اللہ اون لوگونکو کہ قسم کہائی اونکے لیے رب اونکے نے اور یون سچ نجانا اونہون نے فرمانا اوسکا وما توعدون
رزق تمہارا یعنی سبب تمہارے رزق کا کہ وہ مینہہ ہی اور یہہ فرمانا اوسکے بیان کرنیکے نشانی وحدانیت کے اور واسطے بیان
کرنے منت یعنے احسان کے اور جو کچھہ کہ وعدہ دی جاتے ہو کہ وہ جنت ہے یعنی سبب نعمت دنیائی تمہاریکا اور بہشت و نعمت
اوسکی آسمان میں ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے عِندَ سِدرَةِ المُنتَہیٰ عِندَہَا جَنَّةُ المَاْویٰ اور اِنَّہٗ لَحَقٌّ یعنی رزق دینا
تمہارا البتہ حق ہے اور قسم بیان فرمائی تاکید کے لیے روزی پہنچنے کے وعدے پر اور جو کچھہ کہ اسباب تاکید کے ہین کہ
بندے بندونکی ساتھہ اظہار کرتے ہین خداوند تعالی نے باوجود اپنی بے نیازی کے اپنے بندون ضعیف سے بیان فرمائی
اول تو وعدہ کیا لفظ اِنَّ کر کہ تاکید کے لیئے ہے اس آیہ مین اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتِینُ یعنے بلا شبہہ اللہ
ہی رزاق صاحب قوة کا استوار کا ہی پہر ساتھہ کلمہ علیٰ کے موکد کیا وعدہ کو اس آیہ مین وَمَا مِن دَابَّةٍ فِی الاَرضِ اِلَّا عَلَی
اللّٰہِ رِزقُہَا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہی رزق اوسکا پہر وعدہ کو بطور تشبیہ اور ذکر کرنے اپنے نام
پاک کے موکد کیا وَکَاَیِّن مِن دَابَّةٍ لَا تَحمِلُ رِزقَہَا اللّٰہُ یَرزُقُہَا وَاِیَّاکُم جسکو طاقت اوٹہانے اور کمانے روزی کی نہین ہے
اوسکو روزی دیتا ہون تجکو ای مومن موحد کب ضائع کرونگا پہر وعدہ کو ساتھہ قسم کے موکد کیا فَوَرَبِّ السَّمَاءِ الخ یعنے قسم
رب آسمان و زمین کی یہہ روزی دینی میری تمکو حق ہے مانند اوسکے کہ تم بولتے ہو اور یہہ قسم کہائی خداوند عز وجل نے
اپنی ذات کی جیسا کہ کوئی اپنے غیر کی قسم کہاتا ہے بحسب عادة عرب کے اور تَنطِقُونَ فرمایا اور تُبصِرُونَ اور تَسمَعُونَ نفرمایا
اسلیے کہ کلمۂ توحید سمع اور بصر سے تعلق نہین رکہتا بلکہ ساتھہ اقرار اور تصدیق کے متعلق ہے یعنی جیسا کہ ایک کہنا تمہارا
مجھکو حق ہے اور اقرار کرنا تمہارا ساتھہ رزاقیت میری کے حق ہے اور کچھہ نہین تمکو اوسمین ایسہی روزی دینا میرا تمکو
حق ہے پہر اگر کوئی کہے کہ اَنَّکُم تَعتَقِدُونَ کیون نفرمایا تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہر چند کہ ایک کلمہ توحید کی ساتھہ اعتقاد
کے متعلق ہے ولیکن چونکہ پوشیدہ ہی کہ کسیکو ہمارے عقیدہ پر اطلاع نہین زبان سی ظہور اوسکا ہوتا ہے پس اس
سبب سے ہماری گویائی کر متعلق کیا اور دوسری تاویل اس کلام کی یہہ ہی کہ روزی دینی میری تمکو حق ہے جیسا کہ
کلام کرنا تمہارا حق ہے یعنی جیسا کہ تم شک نہین کرتے ہو اوس کلام مین کہ تمہارے موہنہ سے نکلتا ہے ویسے ہی شک
مین نہو بیچ روزی دینے میری کے تمکو **ہدی** خدا اپنی قدرتین رزاقی وغیرہ کی بیان فرماکر اور طرح
کی قدرتین بیان فرماتے ہین هَل اَتٰکَ حَدِیثُ ضَیفِ اِبرٰہِیمَ المُکرَمِینَ ۝ آیا آئی ہے آگے تیرے
خبر مہمانون بزرگ ابراہیم کی کہ پہنچی ہے تجھکو بات ابراہیم کے مہمانون کی جو عزت والے تھے **تفسیر** ہل اتاک
جو فرمایا مقصود اوس سے بڑائی بیان کرنی بات کی ہی جو آگے مذکور ہوگی اور تنبیہ ہے اسپر کہ نہین ہے وہ بات رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے اور نہین پہچانا اوسکو مگر وحی سے اور ضیف ایک مہمان کو بہی کہتے ہین اور کئی کو بہی [1]
جیسے کہ صوم اور روزہ اور تھے وہ باران فرشتے اور بعضون نے کہا نو تھے اور دو مین اونکے جبرئیل تھے اور ضیف کہا
اونکو اسلیے کہ تھے وہ بصورت ضیف یعنی مہمانون کے اسلیے کہ مہمانی کی تہی اونکی ابراہیم ع نے بزرگ یعنی اللہ تعالے
کے نزدیک جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بَل عِبَادٌ مُکرَمُونَ اور بعضون نے کہا کہ بزرگ اسلیے کہا کہ خدمت کی اونکی ابراہیم
نے بذات خود اور خدمت کروائی اونکی اپنی بیوی سے بہی اور جلدی طیار کی اونکی لیے مہمانی اور منقول ہی نبی صلعم

[1] لانہ فی الاصل مصدر ضافہ ۱۲

علیہ وسلم سے کہ فرمایا من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ یعنے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز آخرت پر پس چاہیئے کہ بزرگی کرے اپنی مہمان کی ﴿ معا ﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ ○ جب داخل ہوے مہمان ابراہیم پر پس سلام کہا جواب سلام کا دیا ابراہیم نے اور دلمین کہا یہہ گروہ ہین ناشناختہ ﴿ جب اندر آئے اوسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے یہہ لوگ ہین اوپری ﴿ تفسیر ﴾ قوم منکرون یعنے انتم قوم منکرون یعنے تم اوپری لوگ ہو پس معلوم کروا مجکو کہ کون ہو تم ﴿ صلہ ﴾ منکرون یعنے کہ نہین پہچانتے ہم تمکو اور کہا ابن عباس نے کہ کہا ابراہیم عم نے اپنے دل مین کہ یہہ لوگ ہین کہ نہین پہچانتے ہم انکو اور بعضون نے کہا اوپری کہا اونکو اسلئے کہ داخل ہوے وہ اون پاس بغیر اذن چاہنے کے اور ابو العالیہ نے کہا کہ اوپری جانا سلام اونکا اوس زمانہ مین اور اوس زمین مین ﴿ معا ﴾ فَرَاغَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ فَقَرَّبَہٗٓ اِلَیْھِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ پس متوجہ ہوئی ابراہیم طرف اپنے خانہ کے پس لائے کباب بچہڑے فربہ کے پس نزدیک کیا اوسکو اونکے کہا آیا نہین کہاتے تم ﴿ پہر دوڑا اپنے گہر کو تو لایا ایک بچھڑا گہی مین تلا پہر اونکے پاس کہا کہ تم کہاتے نہین ﴿ تفسیر ﴾ فراغ پس گئے گہر والے کے پاس پوشیدہ یعنے مہمانون سے اور یہہ آداب ضیافت سے ہے کہ ضیافت کرنیوالا پوشیدہ رکہے کام مہمانی کو کہ مہمان کو خبر نہو بخوف اسکے کہ منع کردے اوسکو اور تہا اکثر مال حضرت ابراہیم کا بیل گائین پس بچھڑا بہنا ہوا لائے تاکہ وہ کہاوین پس نہ کہایا اونہون نے اوسپر اونہون نے کہا کہ کہاتے نہین یعنے ناگوار ہوا اونکو نہ کہانا اونکا یا رغبت دلائی اونکو کہانے پر ﴿ صلہ ﴾ فَاَوْجَسَ مِنْھُمْ خِیْفَۃً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ○ پس جب نکہایا اونہون نے اپنی خاطر مین پایا اونسے ڈر کہا اونہون نے نہ ڈر اور بشارت دی اونہون نے ابراہیم کو فرزند دانا کی ﴿ پہر جی مین ڈر پایا اونکے ڈر سے بولے تو نہ ڈر اور خوشخبری دی اوسکو ایک لڑکے ہوشیار کی ﴿ تفسیر ﴾ حضرت ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ جو کہانا نہین کہاتا ہی کسیکا تو رعایت اوسکی حرمت کی نہین کرتا اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ وہ فرشتے ہین کہ عذاب کے لئے بہیجے گئے ہین کہا اونہون نے نہ ڈر ہم رسول اللہ کے ہین اور بعضون نے کہا کہ جبرئیل نے ہاتہہ پہیرا بچہڑے پر پس وہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور اپنی ماکے ساتہہ جا ملا اور جس لڑکے کی بشارت دی وہ اسحق عم ہین جمہور کے نزدیک ﴿ صلہ ﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ فِیْ صَرَّۃٍ فَصَکَّتْ وَجْھَھَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ○ پس متوجہ ہوئی بیوی ابراہیم کی ساتہہ ایک آواز کے اور طبانچہ مارا اپنے موونہہ پر یعنے بسبب تعجب کے اور کہا کیا جنتی ہے بڑہیا بانجہ ﴿ پہر سامنے آئی اوسکی عورت بولتی پہر پیٹا اپنا ماتہا اور کہا کہین بڑہیا جنے یعنے کیونکر جنے گی ﴿ تفسیر ﴾ طبانچہ مارا یعنے دونو ہاتہہ پہیلا کر اور بعضون نے کہا کہ انگلیون کے سرے پیشانی پر مارے جیسے تعجب کرنیوالے مارتے ہین اور عجوز یعنی انا عجوز یعنے مین بڑہیا ہون پس کیونکر جنون گی جیسیکہ فرمایا اور جگہہ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا یعنے کیا جنونگی مین اسحال مین کہ مین بڑہیا ہون اور یہہ خاوند میرا ہو گیا بڈہا ﴿ صلہ ﴾ فصکت کہا ابن عباس نے کہ طبانچہ مارا اونہون نے اور اورون نے کہا کہ جمع کین انگلیان اپنی پہر مارین پیشانی پر از راہ تعجب کے جیسکہ عادت ہے عورتون کی کہ جب ناگوار پاتی ہین کسی چیز کو تو مارتی ہین انگلیان پیشانی پر اور اصل صک کی ہی مارنا ایک چیز کو ساتہہ چوڑی چیز کے اور بانجہ حضرت سارہ اسکے پہلے کبہی جنین نتہین ﴿ معا ﴾ قَالُوْا کَذٰلِکِ لا قَالَ رَبُّکِ ط اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ ○ کہا فرشتون نے کہ اسیطرح فرمایا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ ہی با حکمت

دانا ﴿ بولی یونہی کہا تیری ربنے وہ جو ہی وہی ہی حکمت والا خبردار ﴿ تفسیر اسیطرح یعنی جیسا ہمنی کہا اور خبر دی ایسا ہی کہا ہی تیری ربنے یعنے ہمنین خبر دیتی ہین ہم تمکو مگر اللہ تعالی کیطرف سی اور اللہ قادر ہی اوسچیز کے کرنے پر کہ جسکو تو مستبعد جانتی ہے باحکمت ہی اپنے فعل مین دانا ہی کہ ہمنین پوشیدہ اوسپر کوئی چیز اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت سارہ نے مستبعد جانا فرزند ہونیکو تو جبرئیل ع نے کہا کہ دیکھہ اپنی گہر کی چہت کیطرف پس دیکہا اونہون نے تو کیا دیکہتی ہین کہ کڑیون مین تہے اور پہل لگ رہی ہین سبحان اللہ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اور جب جانا حضرت ابراہیم ع نے کہ وہ فرشتے ہین اور وہ ہمنین اوترتے مگر باذن اللہ تعالی کے رسول ہو کر بعض امور مین کہا قال فما خطبکم الخ ﴿ صلا ﴿ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ کہا ابراہیم نے پس کیا ہے مقصد تمہارا ای بہیجے ہوؤن ﴿ بولا پہر کیا مطلب ہے تمہارا ای بہیجے ہوؤن تفسیر پس کیا ہی حال تمہارا اور کیا ہی طلب تمہاری اور کیون بہیجے گئے ہو ای بہیجے ہوؤن ایا بہیجے گئے ہو بشارت کے لئے خاص کر یا اور امر کے لئے یا دونون کے لئے

صلا ﴿ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ۝ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝ کہا اونہون نے تحقیق ہم بہیجے گئے ہین طرف ایک گروہ گنہگار کے تا بہیجین ہم اونکے سرپر مثل پتہر کے مٹی سے کہ نشان مند کئے گئے ہین نزدیک پروردگار تیریکے واسطے اونکے کہ حد سے نکل گئے ہین ﴿ وہ بولے ہمکو بہیجا ہی ایک لوگون گنہگار پر کہ چہوڑ دین اونپر پتہر مٹی کے نشان پڑے تیرے ربکے ہان بیحد چلنے والون کو ﴿ تفسیر گنہگار کے یعنے کافرون کے کہ وہ قوم لوط ہین حجارۃ من طین سے مراد سجیل ہی اور وہ مٹی ہی کہ پکائی جاتی ہی آگ سی جیسے اینٹہ پکائی جاتی ہے یہانتک کہ ہو جاتی ہے سخت مثل پتہر کے یعنے کنکر اور مسومۃ سومۃ سے ہی اور سومۃ کہتے ہین علامت کو کہ ہر ایک پر نام لکہا ہوا تہا اوسکا کہ ہلاک ہوا ساتہہ اوسکے نزدیک پروردگار تیریکے یعنے اوسکی بادشاہت وحکومت مین اور مسرفین فرمایا اونکو جیسکہ فرمایا عادین واسطے اسراف اور عدوان اونکے اپنی عمل مین کہ قناعت نکی اوسپر کہ جو مباح ہتین اونکو یعنے عورتین بلکہ مردون سی حرکت بد کرنے لگے یا مسرفین اسلئے فرمایا کہ مردونسے فعل بد کرتے تہے باوجود کفر کے ﴿ صلا ج ﴿ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پس نکالا ہمنے اوسکو کہ تہا اوس گانوْ مین مؤمنون سے ﴿ پہر بچا نکالا ہمنی جو تہا وہان ایمان والا تفسیر اوس گانوْ مین یعنے قوم لوط کے گانوْ مین اور ضمیر بیان فرمائی یعنی لفظ فیہا اور ذکر گانوْ کا اوپر ہمنین اسلئے کہ معلوم وظاہر تہا اور مؤمنون سی مراد لوط ع اور وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے تہے ساتہہ اونکے پس اونکو نکال لیا تا کافرونکو ہلاک کرین اور وہ بچ جاوین ﴿ صلا ج ﴿ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ پس نہ پایا ہمنے اوس جگہہ سوای ایک گہر کے مسلمانون سے یعنی گہر حضرت لوط کا ﴿ پہر نپایا ہمنے اوس جگہہ سوائی ایک گہر مسلمانونکا تفسیر سوای ایک گہر کے یعنی گہر والون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ایمان و اسلام ایک ہی ہین اسلئے کہ ملائکہ نے اونکو یہان مؤمنین بہی کہا اور مسلمین بہی ﴿ صلا ﴿ گہر والی یعنے حضرت لوط اور دونون بیٹیان اونکی اور وصف کئی گئے وہ ساتہہ ایمان اور اسلام کے اسلئے کہ وہ تصدیق کرنیوالے تہے اپنے دلون سی اور طاعات کرنیوالے تہے اعضا سے اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین کے کہ اگر ہوتا اوس گانوْ مین ایک گہر سے زیادہ اور گہر مسلمانونکا تو نجات دیتا اونکو بہی اللہ تعالے تو کہ جانتے کہ ایمان اللہ کے نزدیک محفوظ ہے

الجزء السابع والعشرون

نہین ضائع ہوتے ایمان والے **ج در منثور** **تنبیہ** یہہ بلا ئکہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آئے
تہے اور بعد اوسکے حضرت لوط ؑ کی قوم کے ہلاک کرنیکے لئیے گئے ہین چنانچہ سورہ حجر وغیرہا کی آیتون سی صریح یہہ
بات سمجہی جاتی ہے پس لفظ اخرجنا اور فما وجدنا سے کوئی عکس اسکے نہ سمجہے کہ ایسی جا بجا ماضی قرآن شریف مین تحقیق
وقوع کے لئے آتی ہے ﴿ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴾ اور چہوڑا ہمنی اوس
گانو مین نشان اون لوگونکے لئے کہ ڈرتے ہین عذاب دردناک سی یعنی آثار اوس سنگ باران کا موجود ہی واللہ اعلم
اور کہا اوسمین نشان اون لوگونکو جو ڈرتے ہین دکھہ کی مارسی **تفسیر** چہوڑا ہمنے الخ بعد ہلاک کرنے کافرین
کے نشان یعنے علامت اونکے ہلاک کی آون لوگونکے لئے الخ یعنے علامت ہے کہ عبرت پکڑین ساتہہ اوسکی خائفین
اور نکرین اونکے سے کام اور سنگدلونکو کیا تاثیر ہوتی ہے بغیر کچہہ دیکہتے جاتے ہین صرف اپنا بسبب معاصی کے اور کچہہ
خیال بہی نہین کرتے وہ پہر بعضون نے کہا کہ وہ علامت پانی سیاہ وبدبودار تہا **مدج** اور بعضون
نے کہا وہ پتہر جو برسی اونپر نشان سرخ وسفید تہے اور بعضون نے کہا خط سیاہ وسفید تہے اور نزدیک پروردگار تیرے
یعنے مہیا کیا ہے خداوند تیری نے اونکو اونکے لئے کہ حکم کیا ہے اونکے ہلاک کا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہہ ماجرا
سنا تو غمگین ہوئے بسبب لوط ؑ کے اور کہا یا جبرئیل اِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنے ای جبرئیل بتحقیق اوس گانو مین لوط ہین کہا فرشتون نے کہ بتحقیق ہم جانتے ہین اونکو کہ اوسمین ہین
پس جسوقت کہ ارادہ کیا ہمنے ہلاک کرنے قوم کفار کا نکالا ہمنے اونکو کہ تہے اوسمین مومن پس نہ پایا ہمنے اوسمین سوای
ایک گہر کے مسلمانون سی اور وہ لوط تہے اور دو نو بیٹیان اونکی اور بیوی اونکی واعلہ نام کافرہ تہی وہ بہی اہل
قریہ کے ساتہہ ہلاک ہوئی اور حضرت لوط بیٹے ہین ہاران کے جو بہائی تہا حضرت ابراہیم ؑ کا یعنی بہتیجے ہوئی ابراہیم علیہ السلام
کے یہہ بہی مسلمان تہی اور حضرت ابراہیم ؑ کے ساتہہ قریہ کوثی سے کہ قریب بابل کے ہے زمین عراق سے ہجرت کرکر
شام مین آئے ابراہیم ؑ فلسطین مین اوترے اور لوط مؤتفکہ مین اور ان دونون قریون مین مسافت ایک روز کی تہی
اور پہر حضرت لوط کو بہی نبوت ہوئی **ہذا مجر** ﴿ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ
فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴾ اور بیچ قصہ موسی کے نشانی ہے جب بہیجا ہمنے اوسکو طرف فرعون کے ساتہہ دلیل واضح
پس روگردان ہوا فرعون ہمراہ قوۃ یعنے لشکر اپنے کے اور کہا ایک جادوگر یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے
لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو دریا مین اور وہ کرنیوالا تہا ایسا کام کہ موجب ملامت کا ہو ﴿ اور نشانی ہے موسی کے
حال مین جب بہیجا ہمنے اوسکو فرعون پاس دیکر سند کہلی پہر اوسنے موہنہ موڑا اپنے زور پر اور بولا یہہ جادوگر ہے
یا دیوانہ پہر پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکرونکو پہر پہینک دیا اونکو دریا مین اور اوسپر الزام تہا ﴿ **تفسیر**
دلیل واضح سے مراد ہی ید وعصا روگردان ہوا یعنے ایمان سی اور رکن سے مراد ہے وہ چیز کہ قوت حاصل کرتا تہا
ساتہہ اوسکے قسم لشکر اور ملک سے پس معنی یہہ ہوئے کہ موہنہ پہیرا ایمان سی ساتہہ لشکر و ملک اپنے کے اور اصل مین
رکن کہتے ہین اوس چیز کو کہ میل کرلے طرف اوسکے انسان قسم مال ولشکر سے ساحر یعنے وہ جادوگر ہے وہو ملیم یعنے
وہ کرنیوالا ایسا کام ہے کہ ملامت کیجاوے اوسپر یعنے کفر وعناد اور حضرت یونس کے حق مین بہی فرمایا فالتقمہ الحوت

وَہُوَ مُلِیْمٌ یعنے پس ڈالدیا ہمنے اونکو دریا مین اسحال مین کہ وہ کام موجب ملامت کا کرتا تہا لیکن موجبات ملامت کے مختلف ہوتی ہین اور حسب اختلاف موجبات کی مختلف
ہوتے ہین مقدارین ملامت کی بہی پس کرنیوالا کفر کا ملامت کیا جاتا ہے بمقدار اوسکے اور کرنیوالا کبیرہ اور صغیرہ وغیرہ کا
بمقدار اونکے ملامت کیا جاتا ہے ط **مل** ط وَفِیْ مُوْسٰی ای وَتَرَکْنَا فِیْ اِرْسَالِ مُوْسٰی اٰیَةً وَّعِبْرَةً اور بعضون نے کہا یہ
عطف کیا گیا ہے وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ پر بِرُکْنِہٖ یعنے ساتہ جماعت و لشکر اپنے کے کہ جنسے قوت حاصل کرتا تہا مانند
رکن یعنے ستون کے کہ اوس سے قوت حاصل کرتی ہے چہت نظیر اسکی یہہ ہی اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ اور کہا ابو عبیدہ نے
کہ لفظ اَوْ سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ مین بمعنے واو کے ہے ط **معا** ط وَفِیْ مُوْسٰی الخ یعنے موسی کے قصہ مین بہی نشانی ہے ڈرنیوالون
کے لئے اور یہ اوس چیز کے کہ واقع ہوئی قوم فرعون پر بسبب جہٹلانے موسی کے جسوقت کہ بہیجا ہمنے موسی کو ساتہ دلیل
ظاہر کے طرف اونکے نشانی ظاہر ہے اور پند و عبرت خائفین و عبرت پکڑنیوالونکے لئے فَتَوَلّٰی الخ پہر فرعون ساتہ
قوت اپنے کی ملتفت موسی عم کیطرف نہوا اور رکن کے معنی ہین قوۃ اور ستون کسی چیز کے کہ مدار اوس چیز کا اوسپر ہو اسی سبب
قوۃ سی کنایہ کیا ساتہ رکن کے یعنے بہم طاقت مخالفت موسی ع کی کی اور بعضون نے کہا کہ معنی فَتَوَلّٰی بِرُکْنِہٖ کے یہہ ہین
کہ پہرا فرعون ساتہ لشکر اپنے کے یعنے ب بمعنی **مع** کے ہے کہ کہا جاتا ہے خَرَجَ الْاَمِیْرُ بِحَشَمِہٖ یعنے نکلا امیر ساتہ
حشم اپنے کے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین اِنْحَرَفَ بِجَانِبِہٖ وَشِقِّہٖ عَمَّا دُعِیَ اِلَیْہِ یعنے پہرا فرعون ساتہ جانب و پہلو
اپنے کے اوس چیز سے کہ بلایا گیا طرف اوسکے یعنے توحید سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ وَنَاٰ
بِجَانِبِہٖ یعنے اور جب انعام کرتے ہین ہم انسان پر ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور یہہ مبالغہ ہی اعراض مین
اور توڑنے سے مراد یہہ ہے کہ ہمیشہ روگردان ہی رہا وَقَالَ سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ جب دیکہے فرعون نے معجزے حضرت
موسی عم کے بسبب عجز اپنے کے کہا اپنی قوم کو کہ یہہ موسی جادوگر ہے ڈہٹ بندی کرتا ہے ہمارے لئے یا دیوانہ ہے بحکم
دیوانگی کے انجام کار سے اندیشہ نہین کرتا اور یہہ طعن کرنا اوسکا دلیل اوسکے نہایت جہل کی ہی کہ ساتہ دو چیزون
متضاد کے موسی عم کو طعن کیا اسلئے کہ جادو کے لئے عقل چاہئے نہایت کامل اور مرد حاذق تا جادو کر سکے اور دیوانگی
زائل ہونا عقل کا ہے اور یہہ دونون ضد ہین آپسمین اور بعضون نے کہا کہ او معنی واو کے ہے فَاَخَذْنٰہُ الخ جب
اوسنے روگردانی کی حق سے اور اوسی پر اڑا رہا اور موسی عم کو ساحر و مجنون کہا گرفتار عذاب کیا ہمنے اونکو اور ڈالا
دریا مین اور فرعون اپنے کو ملامت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ کیون ایسا کام کیا مینے حتی کہ کہا اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ
اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ یعنے ایمان لایا مین اسپر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہی ذات پاک کہ ایمان لائے اوسپر بنو اسرائیل پس
جواب آیا اوسکو اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ یعنے کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور نافرمانی کی تونے پہلے اس سے اور وَہُوَ مُلِیْمٌ
اسمین وہی جبریون کا کہ اگر اوسکو اختیار نہوتا تو کہنا اوسکا وَہُوَ مُلِیْمٌ اوسکے حق مین ٹہیک نہ پڑتا کہا جاتا ہی اَلَامَ
الرَّجُلُ اَیْ فَعَلَ مَا یَسْتَحِقُّ عَلَیْہِ اللَّوْمَ یعنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہے اوسپر ملامت کا یعنے جہٹلانا رسولونکا اور دعوے
کرنا ربوبیت کا ط **مدجمل** ط وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْہِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ○ اور بیچ قصہ عاد کے
بہی ایک نشانی ہے جب بہیجے ہمنے اونپر ایک ہوا بے منفعت ط **فح** ط اور نشانی ہے عاد مین جب بہیجی ہمنے
اونپر ہوا بے خیر ط **موط تفسیر** بے خیر کہ نہ مینہ لاوے اور نہ درخت کو بارآور کرے اور وہ ہوا دبور پچھوا
تہی ط **بحر** ط مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْہِ اِلَّا جَعَلَتْہُ کَالرَّمِیْمِ ○ نہچھوڑتی کسی چیز کو کہ گذرے

اوسپر گزر کر دے اوسکو مانند ہڈی بوسیدہ کے ۵ **فتہ** ڈہچہوڑتی کوئی چیز جسپر گذری کر الہ نہ کر ڈالتی اوسکو جیسے چور
مو تفسیر رمیم کہتے ہین گہانس خشک چورا ہوئی کو اور ہڈی بوسیدہ کو بہی کہتے ہین اور ریت کو بہی اور
مٹی کٹی ہوئی کو بہی اور آیا ہی کہ مکان عاد کے احقاف یعنے تودہ ریت مین مابین عمان اور حضر موت کی تہی اور
اونہون نے بسبب قوۃ اپنی کے تمام زمین کو مغلوب پا کر کر روئی زمین پر منتشر تہے اور صدا اور صمود اور ہہا نام
اونکے بتو نکے تہے جب ہود علیہ السلام مبعوث ہوئی تو اونہون نے تکذیب ہود کی کی اور تکبر کیا حق تعالے نے تین
برس مینہ اونسے روکا اور قحط اور گرانی مین مبتلا ہوئے اور اوسوقت مین مقرر تہا کہ جسپر بلا نازل ہوتی اوسکے دفع
کے لیے بیت اللہ کو جا کر دعا کرتا اور اوسوقت مین مکان بیت اللہ مین سرخ ریت کا تودہ تہا مسلمان و مشرک وہان
جمع ہو کر طلب حاجتون کی کرتے اور تعظیم اوس جگہہ کے بجا لاتے اور حاکم مکہ اوسوقت مین اولاد عملیق بن لاود بن
سام بن نوح سے تہا اور اونکو عمالقہ کہتے تہے اور نام اونکے رئیس کا معویہ بن بکر تہا اور ماں معویہ کی کلہدہ بنت
بجیری قوم عاد سی تہی جب عاد پر قحط پڑا تو قیل بن عنز اور مرثد اور جلہم معویہ کے مامون وغیرہ کو بہت سی لوگون
کے ساتہہ مکہ کو بہیجا تا مینہ کی دعا کرین وہ معویہ کے پاس پہنچے تعظیم اونکی بجا لایا اور ایک مہینے تک بیچ ضیافت
اور شراب خواری اور گانے اور بجانے مین مشغول رہے بعد اوسکے آپسمین کہا کہ جس کام کے لیے ہم آئے ہین بجا لانا
چاہیے تا قوم ہلاکت سے نجات پاوین مرثد نے کہ باطن مین ایمان ہود علیہ السلام پر رکہتی تہے کہا و عاد تمہاری مقبول
نہین ہونیکی جب تک کہ ایمان ہود پر نہ لاؤ اوسوقت ایمان اوسکا عادیون پر ظاہر ہوا معویہ کو کہا کہ اسکو قید
رکہہ ہمارے ساتہہ استسقا کے لیے نہ نکلے اور قیل رئیس اوس گروہ نے جگہہ بیت اللہ کے آکر دعا کی کہ الہی اگر ہود
سچا ہی تو قوم عاد کو مینہ دی اوسیوقت تین ٹکڑے ابر کے ظاہر ہوے اور آواز آئی کہ ان تین ابر مین سی کہ ایک سرخ
تہا اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سفید ایک کو اختیار کر قیل نے کہا کہ ابر سیاہ کو اختیار کیا مینے کہ بہت پانی ہوتا ہی آواز
آئی سے اخترت رمادا رمدا + لا تبقی من آل عاد احدا + پہر قیل اپنے گروہ کے ساتہہ مکہ سے نکلا اور اپنی شہر وان
کیطرف چلا جب اپنے مکانونکی طرف وادی مغیث مین پہنچا تو بشارۃ ابر کی قوم کو پہنچائی سب خوش ہوئے اور
واسطے سیر ابر کے جنگل کو نکلے ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور اوسمین باد صرصر یعنے جہکڑ تہا آٹہہ روز اور سات شب قوم
عاد پر مسلط رہی اور سبکو ہلاک کیا اور وہ بسبب بد دعائی ہود علیہ السلام کے تہا اور ہود اور مؤمن ساتہہ اونکے اون
ایام مین ایک حظیرہ مین الگ قوم سے گوشہ نشین تہے وہی ہوا اونکو پہنچتے تہی مثل باد صبا کے اوپر گذرتی تہی
اور عادیونکو اوٹہا کر زمین پر ڈال دیتی تہی دماغ پہٹکر مر جاتے تہے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب وہ ہوا ظاہر ہوئی اور
عاد کے مواشی کو اوپر لیجا کر زمین پر ڈالتی اور ہلاک ہوتے عادیون نے اوسکو دیکہکر اپنے گہر وںمین آکر دروازے بند کیے
ہوا نے گہر وںمین آکر اونکو ہلاک کیا اور حق تعالے نے جانور بہیجے کہ اونکے مردونکو جو بچون مین اوٹہا کر دریا مین ڈالدیتے
اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ بسبب اوس ہوا کے ریت اون سب پر آئی اور سب ریت کے نیچے سات روز تک رہی آواز
اونکے کراہنے کی ریت کے نیچے سے سنی جاتی تہی بعد اوسکے اوس ریت کو اونکے اوپر سے دور کر کر دریا مین ڈالا اور
روایت کیا گیا ہے کہ قبرین ہود اور شعیب اور صالح اور اسمعیل اور نبیا نوین پیغمبرون علیہم السلام کی مابین رکن اور
مقام اور زمزم کے پوشیدہ ہین اور بقول علی رضہ کے قبر ہود کی اوپر ٹیلہ ریت سرخ کے حضر موت مین ہی اور بعد

کیا ہے کہ جب امت کسی پیغمبر کی بسبب جہٹلانے اونکے ہلاک ہوتی تہی تو وہ پیغمبر اور مومن اوسکے ساتہہ مکہ مین آکر رہتے تہے اور عبادت خدا کی کرتے رہتے تہے ⊙ جمل مجر ⊙ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝ اور بیچ قصۂ ثمود کے بہی ایک نشانی ہے جب کہا گیا اونکو کہ بہرہ مند رہو ایک مدت تک ⊙ فقد ⊙ اور نشانی ہی ثمود مین جب کہا اونکو برتو ایک وقت تک ⊙ تفسیر ایک وقت تک یعنی وقت مرگ اپنی تک کہ تین روز بعد کو نخلین کاٹنے اونٹنی کے تہا مجر ⊙ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ پس سرکشی کی اوہنون نے حکم پروردگار اپنے سے پس پکڑا اونکو بعرۂ تند نے اور وہ دیکہتے تہے ⊙ پہر شرارت کرنے لگا اپنے رب کے حکم سے پہر پکڑا اونکو کڑک نے اور وہ دیکہتے تہے تفسیر یعنے اوس عذاب کو کہ اونکے سامنے جبرئیل نے ایک چیخ ماری یا انتظار کرتے تہے عذاب موعود کا اور بقول بعض کے صاعقہ موت کو کہا ⊙ مجر ⊙ صاعقہ سے یعنے موت نے بعد گذرنے تین دن کے بقول ابن عباس کے اور کہا مقاتل نے یعنے عذاب نے اور صاعقہ ہر عذاب مہلک کو کہتے ہین ⊙ مل ⊙ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ۝ پس نہ سکے اوٹہنا اور نہ تہے بدلہ لینے والے ⊙ پہر نہ سکے کہ اوٹہین اور نہ ہوئے کہ بدلہ لین ⊙ تفسیر نہ سکے اوٹہنا یعنے نہ اوٹہے بعد اوترنے عذاب کے اوپر اور نہ قادر ہوے اوٹہنے پر اور منتصرین کے معنے ہین ممتنعین ہیا یعنے روکنے والے ہمارے عذاب کو حاصل یہہ کہ طاقت گریز کے عذاب سے یا دفع عذاب کے نرکہے ⊙ مل مجر ⊙ آیا ہے کہ جب صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو بہت ڈرایا اللہ تعالے کے عذاب سے تو اوہنون نے کہا کہ اگر ہمکو ایک نشانی اپنی تصدیق پر دکہا دے تو بیشک ایمان لاوین ہم صالح نے کہا کیا چاہتے ہو اوہنون نے کہا کہ کل عید ہماری ہے ہماری ساتہہ جنگل کو نکلے تو ہم اپنے معبودونکو زینت و آرائش کرتے ہین اور اونسے کچہہ چاہتے ہین اور تو بہی اپنے خدا سے کچہہ چاہ دعا جسکی قبول ہووے دوسرا طاعت اوسکی کرے روز دوسرے اسی قرارداد پر باہر نکلے اور ثمود نے ہر چند الحاح کیا اور سوال بتون سے کئے کچہہ اثر قبولیت کا ظاہر نہوا اور رہا.... ہو گئے جندع بن عمر رئیس ثمود کے نے صالح کو کہا کہ اپنے خدا سے چاہ کہ اس پتہر سے اونٹنی حاملہ مشابہہ شتر بختی کے باہر نکالے اور اشارہ کیا ایک پتہر کی طرف کہ ایک جانب مین پڑا تہا اور اسکو کاثبہ کہتے تہے صالح عم نے وضو اور دو رکعت نماز کی ادا کر دعا کی حق تعالے نے قبول فرمائی اور فی الحال وہ پتہر حرکت مین آیا اور مانند اونٹنی کے کہ وقت جننے کے حرکت و نالہ کرتی ہے حرکت و نالہ کیا اور پہٹا اور اوسکے درمیان مین سے اونٹنی ساتہہ اون صفتون کے کہ چاہا تہا باہر نکلے اور فی الحال بچہ دیا جندع ساتہہ ایک جماعت کے اوسکو دیکہکر ایمان لائے اور اور بتون کے خادمون نے ایمان لانے سے منع کیا اوہنون نے عہد کہ صالح سی ایمان لانے پر بعد ظہور اس معجزے کے باندہا تہا توڑ ڈالا صالح نے کہا هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ پس اونٹنی اوس زمین ثمود مین چرتی تہی اور ایک روز درمیان اونکے کنوے پر آتی تہی اور سب پانی اوسکا پیجاتی تہی اور دودہ اتنا دیتی تہی کہ سب باسن قوم ثمود کے بہر جاتے تہے اور چونکہ اپنے روز نوبت کو سب پانی کنوین کا پیجاتی تہی اور دوسرے پانی اوس کنوین کا اوس قوم کے مواشی کو کفایت نہین کرتا تہا اور یہی بہہ اونٹنی جاڑے مین اندر نالے رہتی تہی اور مواشی اوس سے ڈرکر اوپر نالے کے چلے جاتے تہے اور اندر نالے کا گرم سیر تہا اور گرمی مین عکس اسکے کہ اونٹنی اوپر اور مواشی اندر نالے کے رہتے ان باتون سی قوم ثمود ہونٹنی کے سبب تنگ آئی اور دو عورتین اونمین کہ ایک کا نام عنیزہ اور دوسری کا صدوقہ تہا کہ بہت مال و مواشی رکہتی تہین اور بڑی دشمن صالح کی تہین لوگونکو اسپر لائین کہ اس اونٹنی کو مارنا چاہئے تا اوسکی ضرر پہونچانے سی نجات پاوین

جب تمام قوم کفار کی اونٹنی کے کوچنین کاٹنے پر متفق ہوئے صدوقہ کہ حسن و جمال مین بی نظیر تہی مصدع جا نیچ چہلکے بیٹے
کو کہا کہ اگر اس اونٹنی کی کوچنین کاٹے تو اپنے تئین تیری بیوی کرون مصدع نے غنیمت جانا اور عنیزہ نے قدار بن سالف
کو کہا کہ اگر اونٹنی کی کوچنین کاٹیگا تو جس میری بیٹی کو چاہیگا تجہہ سی نکاح کردونگی اوسنی بہی قبول کیا اور مصدع کی
ساتہہ متفق ہوکر اور سات آدمیونکو بہکا کر اپنے ساتہہ لیکر گہات کی جگہہ مین منتظر اونٹنی کے آنیکے بیٹہی جب اونٹنی پانی پر
پی مصدع نے ایک تیر اوسکی پنڈلی مین مارا اور قدار نے کوچنین اوسکی تلوار سی کاٹین اونٹنی نے آواز دی اور زمین پر
گری پہر اوسکو ذبح کیا اور تمام قوم نے شہر سے باہر نکلکر اوسکا گوشت تقسیم کر کر پکا کر کہایا اونٹنی کا بچہ وہ حال دیکہکر بہاگا
اور پہاڑ صنوبر گیا جب یہہ خبر صالح ع کو پہنچی ڈرتے ہوے باہر آئے اور قوم عذر کرتی ہوئی اونکے آگے آئی کہ یا نبی اللہ
گناہ ہمارا نہین ہے فلانے شخص نے اونٹنی کو مارا ہی صالح نے کہا جاؤ اگر اوسکے بچہ کو پاؤ شاید کہ عذاب تمسی دور ہو قوم
بچہ کی طلب مین نکلی جب اوپر اوس پہاڑ کے گئے اور بچہ اونٹنی کا نظر آیا وہ پہاڑ بحکم الٰہی سی بہت اونچا ہو گیا اتنا اونچا
ہوا کہ پرندہ بہی اوسکے اوپر نہ پہنچ سکے قوم نا امید ہوئی پہر صالح وہان آئے اونٹنی کا بچہ صالح کو دیکہکر رویا اور تین آوازین
دین اور درمیان پتہر کے غائب ہوا صالح ع نے کہا ہر آواز کے بدلے تاخیر ایکدن کی ہے تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ اور ایک قول یہہ ہی کہ مصدع اور تین اور آدمیون نے پیچہے بچہ کے جاکر اوسکو
بہی مار کر اوسکے گوشت کو ساتہہ گوشت مان اوسکے پکا کر کہایا صالح ع نے کہا کہ تمنی حرمت خدا کو پہاڑ ڈالا عذاب خدا کا
تمپر واجب ہوا اونہون نے ٹہٹے سے کہا کہ اے صالح یہہ عذاب کب آویگا اور علامت اوسکی کیا ہے صالح نے کہا
صبح کروگے تم روز پنجشنبہ کے اسحال مین کہ مونہہ تمہارے زرد ہونگے اور جمعہ کی صبح کو سرخ اور ہفتہ کی صبح کو کالے
ہونگے اور اتوار کے صبح کو عذاب تمپر نازل ہوگا اور ہلاک ہوؤگے یہہ بات صالح سے سنکر کہا آپسمین اونہین نو آدمیون
نے کہ جنہون نے اونٹنی کو مارا تہا کہ آؤ صالح کو بہی مارین اور رات کو اونکے گہر مین اونکے قتل کرنے کے لئے آئے فرشتون نے سنگ
باری کر کر زخمی اور ہلاک کیا جب صبح ہوئی تو کافرون نے صالح کو کہا کہ تونے انکو مارا ہے اور قصد کیا صالح کے قتل کرنیکا
صالح کے کنبے قبیلے کے لوگ مانع آئے اور کہا کہ اوسنی وعدہ تمہارے عذاب کا تین روز کا کیا ہے اگر وہ سچا ہے تو تم غضب خدا
کا اپنے اوپر کیون زیادہ کرتے ہو اور اگر جہوٹا ہے تو تم بعد تین روز کے جو چاہنا سو کرنا کافر چلے گئے اور دوسرے دن مونہہ اونکے
زرد ہوا یقین جانا کہ وعدہ صالح کا سچا ہے چاہا کہ اونکو مار ڈالین صالح نے اونکے درمیان مین سی بہاگ کر نزدیک نفیل منکر
کے رئیس ثمود کے ایک بطن کا تہا پناہ پکڑی کافرون نے اونپر قدرت نپائی اور اتوار کی رات مومنون کے ساتہہ وہان
نکلکر ولایت شام کیطرف متوجہ ہوئے بیچ رملہ فلسطین کے اوترے اور بوقت چاشت روز اتوار کے آواز آسمان سی آئی دل
سب کفار کے پہٹ گئی اور سب مر گئی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایمان رکہنے والے صالح پر چار ہزار تہی کہ ہمراہ اونکے
نکلکر بجای حضرموت کے آئے اور صالح نے وہان وفات پائی اور اسیلئی اوس جگہہ کا نام حضرموت کہا اور مومنون نے
ایک شہر بنایا حاصورا نام اور ایک جماعت کے نزدیک وفات صالح کی مکہ مین تہی اٹہاون برسکے عمر مین وفات پائی
اور بیس برس اپنی قوم مین اقامت رکہی **ف مجرا تنبیہ** ہمین جو معجزہ حضرت صالح علیہ السلام کا منقول
ہوا اوس سی زیادہ معجزے ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے منقول ہین داسطے اظہار شرف کرامت آپکے کچہہ
معجزے آپکے ذکر ہوتے ہین تا لوگ رتبہ آپکا جانین اور جو لوگ کہ اہانت اوس جناب کی کر کر اپنی گور مین انگارے بہرتے

ہین وہ پشیمان ہون اور شاید ہدایت پادین راہ حق کی ورالا جاہل مسلمان تو مضبوط ہونگے اوسکے سننے سے **فصل پہلی بیان مین معجزون قرآن مجید کے** بڑا معجزہ حضرتکا تو قرآن مجید ہی کہ اشرف واظہر معجزات ہی کئی طرح سی اوسکا اعجاز ہے منجملہ اون طریقون کے دو طریقونکا اس جگہہ ذکر ہوتا ہے سوایک اعجاز کلام اللہ کا بلاغت کی راہ سی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح وبلیغ تھے کہ بڑے بڑے قصیدون کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور بڑے خطبونکا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تھا اور اوس مجمع فصحائی عرب مین آپنے آوازہ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا سنایا کوئی شخص اونمین سے مثل سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لاسکا حالانکہ کلام الٰہی اونہین الفاظ وحروف سی مرکب ہے جنسے اونکا کلام مرکب تہا اور عربی ہی زبان ہی اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ واقف نہون اور اوس زمانے سے آج تک کوئی مثل چہوٹی سورہ کے نہ بنا سکا حالانکہ دشمنان اسلام مین صدہا فصاحت وبلاغت والے گذرے ہین اور اکثر اونمین سے اہتمام بڑا واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکہتے ہین پس یہہ معجزہ آپکا ابتک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور مین نہین آیا **ف** قاضی عیاض رحنے کتاب شفا بتعریف حقوق المصطفے مین لکہا ہے کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچہہ زیادہ معجزے ہین اور اوسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے وہ یہہ کہ علمائے محققین نے لکہا ہے کہ کلام اللہ مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ کے ہے معجزہ ہے اور سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰا مین دس کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچہہ اوپر ۷۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷۷ ہزار کو ۱۰ پر تقسیم کرین تو سات ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور دوسرا اعجاز کلام اللہ کا بسبب مشتمل ہونیکے خبر آیندہ پر ہے کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین اور اسکو اونہون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے یہان بطریق نمونہ کے ۱۲ پیشین گوئیان بیان ہوتی ہین **معجزہ ۲** منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیتہ ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ یعنے تحقیق اللہ راضی ہوا مسلمانون سی جب بیعت کرتے تہے تجہسے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلونمین ہے اور اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونہین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونہین اور ہے اللہ زبردست حکمت والا چہٹے سال ہجری مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے مع چودان سو یا پندرہ سو صحابیون کے طرف مکہ کے تشریف لیگئے تہے کفار قریش آپکو عمرہ کرنیسے مانع ہوئے آپنے حضرت عثمان رض کو کفار مکہ کے پاس بطور پیامی کے بہیجا پہر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایکدرخت کے تلے ہو بیٹہے اور آپنے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جب تک بدن مین جان ہے کافرون سے لڑینگے اور منہ نموڑینگے سو یہہ عہد اور استقامت اور استقلال اور جان نثاری اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالے کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالے نے یہہ آیتین واسطے اظہار رضامندی اپنی اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے بدلے ایک فتح

قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پہرتے ہے خیبر پر اپنی فوج کشی
کی اور وہ آپ پر فتح ہوا ساتون قلعے وہانکے ہاتہہ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتہہ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ بسقدر
ہاتہہ آئی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات
اپنی ذات سے خاص کر لئے کہ اوسمین سے خرچ ایک سال قوت کا اپنی عیال کیواسطے رکہہ لیتے تہے اور فقرا بنی ہاشم پر بہی
اوسمین سے خرچ کرتے تہے **ف** جب نازل ہوئی اس آیۃ کے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ اسبات کا ہوا
تہا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح ہوجائیگا یہود جو مدینے مین تہے یہہ بات سنکر بہت جلے اور اونمین
سے جبکا کسی صحابی پر قرض تہا اوسنے تقاضا بے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ ابو شحم یہودی کے عبد اللہ بن ابی حدرد
اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تہے اوسنے باین مرتبہ تقاضا کیا کہ ہر وقت اونکے ساتہہ رہتا عبد اللہ نے کہا مجہی تو اتنی مہلت
دی کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے وہانسے جو مجہے غنیمت ہاتہہ لگے گی اوسمین سے تیرا قرض بہی ادا کرونگا اوسنے
کہا کہ بخیر خیبر کی لڑائیکو اور جگہہ کی لڑائی پر قیاس مت کرو وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبد اللہ نے کہا کہ ای دشمن
خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہمارے امان مین ہے پہر نوبت اس جہگڑے کی تا بمجلس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پہونچی عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے مقولہ یہودیکا بیان کیا آپنے اوس سے کچہہ نکہا لیکن مینے دیکہا کہ آپنے
لبہاے مبارک کو متحرک کیا اور کچہہ آہستہ کہا پہر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم میرا حق نہین دیتا آپنے مجہے ارشاد
کیا کہ اسکا حق دے میرے پاس دو کپڑے تہے ایک کپڑا مینے تین درم کو بیچا اور دو درم اور بہم پہونچاکے پانچون درم قرض
یہودی کے ادا کئے اور سلمہ بن اسلم نے مجہے کپڑا دیا وہ پہن کر مین غزوہ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالے نے مجہے غنیمت
مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کہ ابو شحم یہودی سے قرابت رکہتی تہی مجہے بندیون مین ملے مینے اوسے مدینے
مین لا کر بہت مال کو بیچا **معجزہ ۳** منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ
لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ یعنے بیشک سچی کی اللہ نے اپنی
رسول کی خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر اور کترا کر بیخطرہ سو جان
لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹہرا لی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب
مین دیکہا کہ ساتہہ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لے گئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہہ خواب آپنے اصحاب سے بیان کیا
اون لوگون نے کہ ازبس مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تہے مکہ چلنے کی طیاری کردی اور آپ بہی طیار ہوکے روانہ ہوئے جب
قریب مکہ معظمہ کے پہنچے کفار قریش مانع آئے اور آپنے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزہ نمبر ۱
مین ہوچکا اور آخر کار اوسی مقام مین فیما بین آپکے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہہ بات قرار پائی کہ اس سال نہ
عمرہ نکرین سال آیندہ مین آکر کرین صحابہ اس بات سی بہت ملول ہوئے تہے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورۂ فتح
نازل ہوئی اوسمین اللہ تعالی نے واسطے تسلی مسلمانون کے یہہ آیت بہی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کے خواب بیشک
سچی ہے اوسمین کچہہ اسی سال کی تعیین نہی سال آیندہ انشاء اللہ تعالے بیشک تم مکے مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر
سب ارکان عمرہ کے بجالاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آیندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب

مکہ معظمہ مین تشریف لائی اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزۂ سابقہ مین ہو چکا اور ارشاد
ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا **معجزہ ۴** منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف
سے یہہ آیۃ ہے وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝
اور وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تمسے اور غنیمتونکا کہ تمہاری قابو کی نہین خدا تعالے اونپر محیط ہی اور خدا تعالے ہر چیز پر قادر ہے
یعنے سوای غنائم خیبر کے مسلمانونکو اور ایسی غنیمتین ملین گی کہ ملنا اونکا حیطۂ قدرت مسلمانون سے خارج ہی محض
بتائید ایزدی وہ غنیمتین مسلمانونکو ملین گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانونکو بشیار غنائم ہاتہہ لگین مثل غنائم بادشاہ
فارس و روم کے کہ بمقابلہ اونکے مسلمانونکی کچہہ ہستی نہی **معجزہ ۵** منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیت ہے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ ط
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ ای ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم مین سے
اپنے دین سے سو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکہتا ہے اونہین خدا اور وہ خدا کو دوست رکہتے ہین تواضع کرنیوالے
ساتہہ مسلمانون کے اور دبانیوالے کافرونکے جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سی ملامت کرنیوالے
کے یہہ فضل خدا تعالے کا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار انتہی اس آیۃ سے مقصود تسلی مسلمانون
کی ہے اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچہہ لوگ مرتد ہو جاوین گے تو اونکے سبب سے تمہارے دین مین کچہہ خلل نہ
آویگا اللہ تعالی اونکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر کر متصف
ہین دفع فرماویگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنۂ عظیمہ مرتدین کہ قریب وفات انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا تہا اور
بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمۂ کذاب وغیرہ نے دعوی نبوت کیا تہا بسعی شیخین و خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و
اصحاب اخیار دفع ہوا **معجزہ ۶** منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہے الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ
وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۝ مغلوب ہو گئے روم قریب زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے
پہر غالب ہو جائینگے چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہہ ہے کہ فیمابین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تہا اور بادشاہ
روم کے کہ نصرانی تہا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچہہ مغلوب ہو گئے تہوڑا سا ملک اونکا جو متصل فارس کے تہا
بادشاہ فارس کے ہاتہہ آگیا اس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی
بے کتاب جسطرح فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین اسیطرح ہم بہی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب
آوینگے مسلمانونکو اسبات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت مسلمانونکی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا
کہ چند سال مین نو برس کے اندر پہر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جائینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل
اسلام غزوۂ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اوسی دن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ تعالی نے بوساطت
حضرت جبرئیل ع کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچائی اور مضمون یَوْمَىِٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط
کا صادق آیا **معجزہ ۷** منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہہ آیت ہی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا

بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظلمین ○ یعنے کہدو ای محمد یہودیونسے اگر ہی تمہاری لیی دار آخرت اللہ کے ہان خالص سوا سب آدمیونکے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نکرینگے موت کی بسبب اون کامونکے جو اوہنونے کئے ہین اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمونکو نہی اللہ تعالی نے اس آیۃ مین خبر دی کہ یہود تمنا موت کی نکرینگے اور مطابق او کے واقع ہوا یہہ آیۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑہی اور تمنی موت ایک امر سہل تہا واسطی الزام مخالف کے لفظ تمنای موت زبان پر لانا خلاف عقل اور محال نہتا مگر کوئی اونمین سی متمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی آیۃ کے واقع ہوا معجزہ ۸ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون ○ یعنے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سی جو ایمان لائے تم مین سے اور کئے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اونہین زمین مین جیسے خلافت دی تہی اون لوگونکو جو اونسے پہلے تہے اور جما دیگا واسطے اونکے دین اونکا جو اونکے لئے پسند کیا اور بدل دیگا اونہین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرین میری اور نہ شرک کرین مجہسے اور جو کافر ہون بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہی سلطنت عظمی سے ساتہہ کمال غلبہ دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت کے چہار یار با صفا کو اللہ تعالی نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا ○ وہ اللہ ہے جسنے بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہے اللہ گواہ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوجائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تہے بعد اونکے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونون پر غالب ہوگئے سلطنت فارس کی تو چند روز مین تباہ ہوگئی کچہہ نام ونشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت بہی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتہہ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بہی اہل اسلام سے مغلوب ہوگئے معجزہ ۱۰ منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے سیھزم الجمع ویولون الدبر قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کے ہزیمت کہاوے گی اور پشت پہیرینگے وہ لوگ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مین شکست فاحش واقع ہوگی اور بہاگ جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور بدر کے مسلمانونکی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑہے نو سو ساتہہ کمال کر و فر کے تہے شکست فاحش ہوئی معجزہ منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہے قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون ○ فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ○ کہہ اے پیغمبر اون اعراب سے جو ساتہہ رہ گئے یعنی سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاؤگے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر

اطاعت کروگی دیگا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر مُنہ پہیر دوگے جیسا مُنہ پہیر اتہا تمنے پہلے تو عذاب کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک
اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانونکو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنیکا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے
اور بہت دہشت والے ہونگے یہانتک کہ جولوگ سفر حدیبیہ مین ساتہہ سی رہ گئے تہے اونکو پہر حاکم اسلام واسطی لڑائی کے بلاویگا
سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت پرزور اشخاص سے
واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ کذاب وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اون دونو صاحبون نے
اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بولایا معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہی یٰاَیُّھَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ ط وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ
النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ یعنی ای رسول پہنچا دے جو کچھہ اوترا ہی طرف تیری تیرے رب
سے اور اگر نہ پہنچاویگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا یعنے اگر پہونچانے سے کوئی ذرہ سی بات بہی منجملہ احکام الٰہی کے رہ
جاویگی تو یہہ ثابت ہوگا کہ گویا تمنے کچھہ کام نکیا اور ایک بات بہی نہ پہونچائی اور اللہ تمکو محفوظ رکہیگا سب آدمیون سے
کہ کوئی تمکو قتل نکر سکیگا بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کافر کو یعنے اونکو تمہارے قتل پر قدرت ندیگا انتہی اس
آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپکے محفوظ رکہنے کا اور خبر دی کہ تمکو کوئی قتل
نکر سکیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپکے قتل پر قادر نہوا حالانکہ لاکہون آدمی آپکے دشمن تہے اور بہتیرون نے آپکی
قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم طرف نجد کے تشریف لیگئے تہی آپکے ساتہہ تہی ایکدن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سے درخت خار
دار تہی ٹہیرے اور لوگ جابجا درختون کے سایہ کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی
تلوار اوس درخت پر لٹکا دی ہم لوگ تہوڑا سا سوتے تہے کہ آپنے ہمکو بلایا ہمنے جاکر دیکہا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹہا تہا اور
آپنے فرمایا کہ مین سوتا تہا سو اسنے میری تلوار میان مین سے نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکہا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتہہ مین
تہی اور اوسنے مجہہ سے کہا کہ اب تمکو کون بچاویگا مجہسے مینے کہا کہ اللہ اور اپنے اوسپر کچہہ عتاب نکیا انتہی اور روایت کی
گئی ہے کہ جب آپ نے فرمایا اللہ تب تلوار اوسکے ہاتہہ سی گر پڑی اور آپنے لیلی اور آپنے اوس سے کہا کہ اب تجہکو کون
بچاویگا مجہسے اوسنے کہا کہ آپ مجہے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے
آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہے انتہی ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ آپکی عادت تہی کہ اپنی محافظت
کے لیے سوتے وقت پہرا رکہتے یہانتک کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ تب اپنے خیمے مین سے سر مبارک
نکال کر فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کچہہ حاجت نہین معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین
گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ بہی ہے لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ اِلَّآ اَذًی ط وَاِنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝
یعنے یہود ضرر نہ پہنچا سکینگے تمکو مگر تہوڑا سا رنج اور اگر لڑینگے تمسے تو بہاگ جائینگے پہر اونکی مدد نہوگی اس آیۃ مین
اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبہی اہل اسلام پر غالب نہونگے اور اونسے مسلمانونکو کوئی بڑا صدمہ نہ پہونچ سکیگا اور جب
مسلمانون سی لڑائی کرینگے شکست پائینگے اور ہمیشہ مغلوب رہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبہی یہود مسلمانون پر
دست برد نکر سکے اور ہر لڑائی مین انہون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کہ مدینہ کے ایک جانب مین

رہتی تہے اور بنی قینقاع کہ قریب مدینہ طیبہ کے رہتے تہے اور یہود خیبر سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین لڑائیون مین شکست پائی اور مغلوب و ذلیل ہوئے اور آخر کو نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پہنچی کہ حضرت عمر رض نے اونکو بالکل جزیرہ عرب سے نکال دیا یہانتک بیان اعجاز قرآن مجید کا دو وجہ سے ہو چکا ہے اور یہی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہین کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہہ دو وجہین ظاہر تر تہین اور کلام اللہ سے ثابت تہین اسلیے انہین کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوسری اون اخبار کے بیان مین جو حضرت نے پہلے واقع ہونے کے بیان فرمائی ہین

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ مین جتنے امور قیام قیامت تک ہونیوالے تہے سب بیان فرمائی جسنے یاد رکہا اوسی یاد رہی اور بہول گئے جو بہول گئے اور میرے ان یارونکو اوس بیان کی خبر ہے اور بعضی چیز اونمین سے ہوتی ہے کہ مین اوسے بہول گیا تہا پہر مین جب دیکہتا ہون اوسے تو تب مجہے یاد آجاتی ہے یعنے بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہہ وہی بات ہی جسکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تہی جسطرح سے کہ کسی شخص کی صورۃ آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جاوے پہر جب اوسکی صورت دیکہتا ہے پہچان جاتا ہے انتہے اور فی الجملہ خادمان فن حدیث پر یہہ بات خوب واضح ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر وقائع آئندہ کی خبر دی اور اکثر تطبیق بعد واقع ہونیکے منکشف ہوئی اور احصار آپکی پیشین گوئی کا دشوار ہے اس فصل مین اکہتر پیشین گوئیان مندرج ہین اور یہہ فصل سات قسمون پر منقسم ہے قسم اول اخبار متعلقہ بخلفای اربعہ رضی اللہ عنہم قسم دوسری اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت قسم سیوم اخبار متعلقہ باہل بیت قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین قسم چہٹی اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ساتوین اخبار متعلقہ او وقائع متفرقہ کے

قسم اول اخبار متعلقہ بخلفای رضی اللہ عنہم **معجزہ ۱** ابن حبان نے سفینہ مولی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیسے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی تو ایک پتہر آپنے مسجد مین رکہا پہر حضرت ابوبکر رض سے فرمایا کہ تم اپنا پتہر میرے پتہر کے پاس رکہو پہر حضرت عمر رض سی کہا کہ تم اپنا پتہر ابوبکر رض کے پتہر کے پاس رکہو پہر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتہر عمر کے پتہر کے پاس رکہو پہر فرمایا کہ یہہ لوگ خلیفہ ہونگی بعد میرے اور اسحدیث کو حاکم نے مستدرک مین روایت کر کر صحیح کہا اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ مین اسحدیث کو روایت کیا ہے مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپکے اسی ترتیب سے ہوئی پہلے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان **ف** مطابق مضمون اسحدیث کی بہت حدیثونمین اشارہ طرف خلافت خلفاء کے بترتیب واقع ہوا ہے چنانچہ حاکم نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مجہے بنی المصطلق نے (نام قبیلہ از خزاعہ ۱۲) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بہیجا اور کہا کہ یہہ ہمارے لئے آپسے پوچہو کہ بعد آپکے ہم صدقات کسکے پاس لاوین سو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپسے پوچہا آپنے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر کے پاس لاوین مینے آنکر اس ارشاد سے اون لوگونکو مطلع کیا پہر اونہون نے مجہے بہیجا اور کہا کہ یہہ پوچہہ آؤ کہ اگر ابی بکر صدیق پر کچہہ حادثہ ہو تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جا کر پوچہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر کے پاس پہر اون لوگون نے مجہسے کہا کہ اب جا کر یہہ پوچہہ آؤ کہ اگر عمر رض پر بہی کچہہ حادثہ آوے تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جا کے پوچہا آپنے فرمایا کہ عثمان کے پاس مینے آکر اون سے کہدیا اونہون نے کہا پہر جا کر پوچہہ آؤ کہ اگر عثمان رض پر

بھی کچھ حادثہ اوسے تو کسکے پاس لاوین مینے جاکر پوچھا آپنے فرمایا کہ اگر عثمان پر حادثہ اوی تو خرابی ہے تمہین ہمیشہ اور خرابی انتہی اور صحیحین مین بروایت ابی ہریرہ اور ابن عمر کے آیا ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ایک کنوے پر ہون اور اوپر ایک ڈول ہے سو مینے اوسمین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پھر اوس ڈول کو ابو بکر نے لیا اور اوس کنوین مین سے ایک ڈول یا دو ڈول باہستگی نکالی پھر وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مینے کوئی آدمی جوان قوی اونکے مانند پانی نکالتے نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہوگئے اور گرد کنوین کے جمع ہوگئے اور ابو داؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابو بکر معلق کئے گئے ہین ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عمر ساتھہ ابو بکر رض کے اور عثمان رض ساتھہ عمر رض کے جابر کہتے ہین کہ پھر جب ہم آپکی خدمت بابرکت سے اوٹھے تو ہمنے آپسمین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے ایک کا دوسرے کے ساتھہ معلق ہونا اسکا یہہ مطلب ہے کہ یہہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لیے اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہی انتہی اور بہت سی پیشین گوئیان حضرت کی ثابت ہین بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے نسخہ کلام المبین مین دیکھ لے ۔ **کلام المبین**

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو پہلے انسے یعنی قوم عاد و ثمود اور فرعون سے تحقیق وہ بھی گروہ بدکار ۔ اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے مقرر تھی وہ لوگ بحکم ۔ **تنبیہ**

غور کرین لوگ ان مضامین مین مقصود ان سب قصون کے بیان سے یہہ ہے کہ انکو دیکھہ اور سنکر ہوشیار ہو جاویں خواب غفلت سے اور پرہیز کرین کفر اور شرک اور گناہون سے کہ موجب غضب الٰہی اور تباہی کی یہی چیزین ہین جیسیکہ صریح فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ یعنے جو کچھہ تمکو مصیبت پہنچتی ہے بسبب شامت اعمال تمہارے ہے اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ یعنے بلا شبہ اللہ نہین تغیر کرتا اپنی نعمت یہانتک کہ تغیر کرین وہ حکم کو اونکو دین مین اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ پھر کافرون کے لیے کیا کیا وعید آئی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ اور مومنون کے لیے جو اچھے کام کرتے ہین یہہ بشارت ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ اور آسمانکو بنایا ہمنے ساتھہ قوت کے اور تحقیق ہم توانا ہین ۔ اور آسمان بنایا ہمنے ہاتھہ کے بل سے اور ہمکو سب مقدور ہے ۔ **تفسیر** کہا ابن عباس نے کہ معنی لموسعون کے لقادرون ہین یعنی البتہ ہم قادر ہین اور اونسے یہہ بھی منقول ہے البتہ فراخ کرنیوالے رزق کے ہین اپنے خلق پر اور بعضون نے کہا ذو وسعۃ یعنے صاحب فراخی کے ہین کہا ضحاک نے کہ غنی ہین دلیل اونکی قول اللہ تعالے کا ہے وَعَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ اور کہا حسن نے مطیقون یعنے طاقت والے ہین ۔

وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ اور زمین کو بچھایا ہمنے پس اچھے بچھانیوالے ہین ہم ۔ اور زمین کو بچھایا ہمنے سو کیا خوب بچھا جانتے ہین ۔ **تفسیر** الماہدون

اسکو ہم نے ہاتھون سے ہاتھون یعنی قوت سے اور ہم البتہ وسعت دینے والے ہین یعنی ہم نے اوسکو بہت کشادہ کیا بیچ چلنے پہر نیکے لیے یعنی کیا خوب اپنی بندونکے روندنیکے لیے یعنی پہیلادی ہے ہم نے اور ہم کیا ہی اچہے بچہانیوالے ہین ابن عباس نے کہا نعم الماہدون یعنی خوب بچہانے والے ہین ہم
بچہانی ہے ٹھ **مدا** وَمِن کُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَیۡنِ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ۝ اور ہر چیز سے پیدا کین ہمنے دو دو
قسم یعنے لیے اور اونکے تاکہ تم نصیحت قبول کرو ٹھ اور ہر چیز کے بنائے ہمنے جوڑے شاید تم دہیان کرو **تفسیر** مراد
زوجین سے دو قسمین مختلف مین مانند آسمان اور زمین اور آفتاب اور چاند اور رات اور دن اور بر و بحر اور زمین نرم
اور پہاڑ اور جاڑی اور گرمی اور جن و انس اور مرد و زن اور نور و تاریکی اور ایمان اور کفر اور سعادة اور شقاوة اور حق و
باطل و شیرین و تلخ کے پس یہہ چیزین پیدا کین ہم نے تا اونکو دیکہہ کر خالقیت اور وحدانیت خالق پر یقین کرو
فَفِرُّوۡۤا اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝ پیغمبر کہین پس بہاگو طرف خدا کے تحقیق مین
واسطے تمہارے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا آشکارا ہون ٹھ سو بہاگو اللہ کیطرف مین تمکو اوسکیطرف سے ڈرسنا تا ہون
کہولکر **تفسیر** بہاگو الخ یعنے جب جانا تمنے کہ اللہ تعالے یکتا ہے نہین نظیر اوسکا کوئی تو بہاگو اور رجوع کرو اوسکی طرف
اور توحید اوسکی بیان کرو اور شریک نکرو اوسکا کسی چیز کو یا یہہ معنی ہین کہ بہاگو اللہ کے عذاب سے طرف ثواب اوسکے ساتھ
ایمان اور طاعت کے کہا ابن عباس نے بہاگو اوس سے طرف اوسکے اور کرو طاعت اوسکی اور سہل بن عبداللہ نے کہا
بہاگو ماسوی اللہ سے طرف اللہ کے ٹھ **مد** بہاگو شرک سے طرف ایمان باللہ کے یا بہاگو طاعت شیطان سے طرف
طاعت رحمان کے یا ماسوی اللہ سے طرف اوسکے ٹھ **معا** وَلَا تَجۡعَلُوۡا مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ
نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝ اور مقرر نکرو ساتہہ خدا کے کسی اور معبود کو تحقیق مین تمہارے لئے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا ظاہر ہون
اور نہ ٹہیراؤ اللہ کے ساتہہ دوسرا معبود مین تمکو اوسکے طرف سے ڈرسنا تا ہون کہولکر ٹھ **تفسیر** یہہ تخصیص یعنے ظاہر بیان
کرنا ہی اوپر بزرگترین اوس چیز کے کہ واجب ہے بہاگنا اوس سے اور وہ شرک ہی اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ مکرر لانا تاکید کے لیے ہے یا
اول مرتب ہی اوپر ترک ایمان اور طاعت کے اور ثانی مرتب ہے شریک کرنے پر اسے **بیضاوی** اور کتاب خازن
مین ہے کہ کہا بعضون نے کہ مکرر لایا گیا قول اللہ تعالے کا اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ نزدیک امر اوسکے ساتہہ طاعت کے اور منع
کرنیکے شرک سے اسلئے کہ جانا جاوی کہ تحقیق ایمان نہین نفع دیتا ہے مگر ساتہہ عمل کے جیسا کہ عمل نہین نفع دیتا ہی مگر
ساتہہ ایمان کے اور نہین مطلب یاب ہوتا اور نہین نجات پاتا مگر جمع کرنیوالا درمیان ایمان اور عمل کے ٹھ جمل ٹھ **تنبیہ**
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کے کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکے یعنے دین و شریعت مانند
مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیکہا مین نے ایک لشکر اپنے آنکہون سے
اور تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنے بے غرض پس ڈہونڈہو تم نجاة کو نجاة کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے
قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جہٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح
کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ
فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جہٹلایا اوس چیز
کو کہ لایا مین اوسکو حق سے یعنے دین و شریعت ٹھ **مشکوة** حکم بہاگنے کا اوپر کی آیت مین مبالغہ کے لئے ہے
جیسا کہ فرمایا وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ یعنے رجوع کرو خداوند عزوجل کی طرف تا چہٹکارا پاؤ عذاب جاودان سے اِنِّیۡ
لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ یعنے مین ڈرانیوالا ہون اس سے کہ کچہہ نہین کام آویگا التجا کرنا تمہارا طرف غیر خدا کے اور جا رہی کہین

جملہ دونو جگہہ کافرونکے حق مین ہو اور دوسرا مومنون کے حق مین ۂ **ذاهدی** ڈہہاگو طرف ثواب اور سیلکے مین
تنبیہ کہ اطاعت کرو اوسکی اور نہ نافرمانی کرو اوسکی نذیر مبین بمعنی مبین الانذار کے ہے یعنی آشکارا ڈرانیوالا ہون اور پہلے لفظ
ففروا کے مقدر ہی قل لہم یعنے کہدے ای محمد انسے کہ بہاگو الخ ۂ ج ۂ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اسیطرح نہین آیا ہے نزدیک اونکے کہ پہلے اونکے تہے کوئی پیغمبر مگر کہ کہا ایک
ساحر ہے یا دیوانہ ۂ اسیطرح انسے پہلونکو جو رسول آیا یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ۂ **تفسیر** کذلک یعنے الامر مثل
ذلک اور ذلک اشارہ ہی طرف جہٹلانے اونکے رسول کو اور نام رکہنے اوسکے ساحر اور مجنون پہر تفسیر کی اجمال کی ساتہہ
قول اپنے کے ما اتی الذین الخ اور پہلے اونکے یعنے پہلی قوم تہی کچہ مگر کہ کہا یعنے منسوب کیا اونکو ساتہہ سحر اور جنون کے بسبب
جہل اپنے کے ۂ **ف** ۂ ساحر الخ یعنے ہو ساحر او مجنون یعنے جیسے کہ یہہ کفار مکہ جہٹلاتے ہین ساتہہ قول اپنے کے ساحر انکہ
ساحر او مجنون ایسی ہی انکے پہلے کی امتین اپنے رسولونکو جہٹلاتی تہین ساتہہ اس قول اپنے کے ۂ ج ۂ جب فرمایا کہ میں
نصیحت دینی والا تمہارا ہون اور کافرون نے نصیحت نہ قبول کی اور نبی کو ساحر و مجنون کہا تو خدا تعالی نے اونکی دل کی تسلی
کے لئے اور کافرون کی مذمت کے لئے کہا کذلک ما اتی الخ ۂ **ذاهد** ۂ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝
کیا آپسمین وصیت کرتے چلے آئی ہین ساتہہ انکار کے بلکہ یہہ گروہ سرکش ہین ۂ کیا یہی کہہ مرے ہین ایک دوسریکو کوئی
نہین پر یہہ لوگ شریر ہین **تفسیر** ضمیر بہ کی اتواصوا بہ مین قول کیطرف پہرتی ہے یعنی کیا ایکدوسریکو وصیت
کرتے چلے آئے ہین اولین و آخرین اسی بات کی تاکہ کہی اون سب نے یہہ بات بالاتفاق بلکہ یہہ گروہ الخ یعنے نہین
وصیت کی اونہون نے اس بات کے اسلئی کہ نہین ملے وہ آپسمین زمانہ واحد مین بلکہ جمع او متفق کیا اونکو علت واحد
نے کہ وہ سرکشی ہی باعث و سبب ہوئی ہے اس بات کی کہنے کی ۂ **ف** ۂ حق تعالے توبیخ فرماتا ہے کہ کیا اگلے پچھلونکو
وصیت اسکی کرتے آئی ہین کہ ہر ایک اپنے پیغمبر کو ساحر و مجنون کہے نہ بلکہ شرکشی باعث اسکی ہوئی ہے ۂ **ج** ۂ
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ پس موہنہ پہیر انسے پس نہین ہے تو ملامت کیا گیا ۂ سو تو ہٹیا اونکی طرف سے
اب تجہپر نہین الاہنا ۂ **تفسیر** یعنے موہنہ پہیر اونسے کہ بار بار بلایا تونے اونکو پس نہ کہا مانا اونہون نے ازراہ عناد کے
پس نہین ہے ملامت تجہپر تیرے موہنہ پہیرنے مین بعد اسکے کہ پہنچائی تونے رسالت اور خرچ کی تونے مشقت پہنچانے
رسالت کیمین اور بلانی اونکے مین اسلام کیطرف ۂ **ف** ۂ فما انت بملوم یعنے نہین ہے ملامت تجہپر کہ تو ادا کرچکا رسالت
اور نہین قصور کیا تونے اوسچیز مین کہ حکم کیا گیا تو ساتہہ اوسکے کہا ہے مفسرون نے کہ جب اوتری یہہ آیۃ تو غمگین ہوئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دشوار ہوئی یہہ حضرت کے صحابہ پر اور گمان کیا اونہون نے کہ وحی منقطع ہوئی اور عذاب
موجود ہوا اسلئے کہ حکم کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم موہنہ پہیرنیکا اونسے پس اوتاری اللہ تعالے نے یہہ آیۃ وَذَكِّرْ فَاِنَّ
الذکرے الخ پس خوش ہوئے دل اونکے کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر فتول عنہم الخ کے کہ حکم کیا اللہ تعالے نے آنحضرت
و اعراض کرنیکا کفار سے تاکہ عذاب کرے اونکو او معذور رکہے محمد ... صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا وذکر فان الذکرے الخ
پس نسخ کیا اوسنے اوسکو ۂ **معاد رمنثورہ** وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نصیحت دے
تحقیق نصیحت دینا فائدہ دیگا مومنونکو ۂ اور سمجہاتا رہ کہ سمجہانا کام آتا ہے ایمان والونکو ۂ **تفسیر** نصیحت دے
ساتہہ قرآن کے نصیحت دینا فائدہ دیگا الخ یعنے بڑہا دیگا اونکے علم مین ۂ **مد** ۂ مومنین سے وہ لوگ مراد ہین کہ

کہ جنکو جانا ہے اللہ تعالے نے کہ وہ ایمان لاوینگے ط ج ط نفع دیگا اونکو کہ جو علم الٰہی مین ہین کہ ایمان لاوینگے اونمین
سے اور کہا کلبی نے کہ نصیحت کر ساتہہ قرآن کے اونکو کہ ایمان لائے ہین تیری قوم مین سے اسلئے کہ نصیحت نفع دیگی اونکو
ط معا ط موہنہ پہیر الخ یعنے اعراض کر اے محمد اونکی سزا دینے اور مکافات سے اور یہہ آیۃ منسوخ ہے ساتہہ آیۃ قتال کے
فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ یعنے اگر اونہون نے عمل نکیا تو تجپر ملامت و الزام نہین تیرے خداوندکی طرف سے تو اوسی نصیحت دینے پر رہ
کہ نصیحت دینا تیرا منفعت کریگا مومنونکو یعنے اگر کافر نصیحت نہ پکڑین تو ایک گروہ اور ہین وہ نصیحت تیری مانینگے
کہ وہ مومن ہین ط **زاهدی** ط یعنے بسبب انکار کفار کے مومنونکی تربیت سے باز نرہ اور بقول بعض کے معنی آیۃ کے
یہہ ہین کہ کفار کو قرآن سے نصیحت کرتا جو کوئی کہ علم الٰہی مین مومن ہوتا ہے اوسکو یہہ نصیحت دینی تیری نفع کریگی
اور تفسیر حسینی مین فصول سے نقل کیا ہے کہ کلام واعظ کا چاہئے کہ مشتمل دس چیز پر ہو تا سننے والونکو فائدہ مند ہو اول
نعمت خدا کی بندونکو یاد دلاوے تا شکر ادا کرین دوسرے ثواب محنت و بلا کا ذکر کرے تا صبر کرین تیسرے عذاب گناہونکا
بیان کرے تا گناہ سے باز رہین اور توبہ کرین چوتہے مکر و وسوسے شیطان کے بیان کرے تا اوس سے حذر کرین پانچوین
زوال اور فنا اور بے اعتباری دنیا کی بیان کرے تا دل اوسمین نہ لگاوین چہٹے موت کو یاد دلاوے تا اوسکے لئے ذخیرہ
خیر کا کرین اور اوسکے لئے تیار رہین ساتوین ذکر قیامت کا بہت کرے تا اوس روز کا کام بناوین آٹہوین احوال دوزخ
اور عذاب اوسکا بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور اوسکی موجبات سے دور رہین نوین بہشت اور نعمتون اوسکا ذکر
کرے تا راغب اوسکے ہوکر اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین دسوین بنا اپنے وعظ کی رغبت دلانے اور ڈرانے پر رکہے
اسطرح کہ کبہی خداتعالے کی عظمت اور ہیبت اور عذاب بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور خائف ہین اور کبہی اوسکی رحمت
و مغفرت بیان کرے تا اوسکے امیدوار ہون اور اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین انتہے اور اصل اس باب مین یہہ ہے کہ
وعظ مومنونکو نافع اور موثر اوسوقت ہوتا ہے کہ محض للہ اور خیرخواہی اسلام اور مسلمانون کے ہو اور عمدہ تر یہہ ہے کہ ساتہہ
الہام الٰہی کے ہو اور اپنی نمود اور طلب جاہ و مال کیلئے نہو اور چونکہ یہہ کار عجب و غرور پیدا کرتا ہے اور پہلا فتنہ النفس کا
جبتک کہ ضرور نہو اس امر کو اختیار نکرے اور ضرور یہہ ہے کہ سوائی اوسکے اوسکی شہر مین کوئی واعظ نہو اور لوگ اوسکی وعظ
کے محتاج ہون اور جب اوسکو اختیار کرے تو واسطے حق کے اور موافق شریعت و طریقت کے کچہہ اور نکہے اور اون امور
سے کہ باعث اوسکی سبکی کے ہون دور رہے ط **بجا** ط روایت کی ابن المنذر نے سلیمان بن حبیب محاربی سے کہا
جسکے دل مین تاثیر پائی جاوے وعظ کی پس جانے کہ مین مومن ہون کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰی
تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۵ دس ملتوۃ **تنبیہ** حضرت شاہ ولی اللہ رح نے کتاب قول جمیل مین لکہا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے
نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ یعنے وعظ و نصیحت کیا کر نہین ہی تو مگر مذکر و واعظ اور فرمایا اپنے
کلیم کلام موسی علیہ السلام کو وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ یعنی یاد دلا اونکو وقائع سابقہ کو پس نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت
کرنی دین مین رکن عظیم ہے پس ہمکو چاہئے کہ کلام کرین واعظ کی صفت مین اور وعظ کہنے کی کیفیت مین اور اوس غایت
مین جو واعظ کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور وعظ کہنے کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے
والون کی کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست
مددگاری کی ہے پس واعظ کی صفت سنو کہ ضروری یہہ ہے کہ ہو وہ مکلف یعنے مسلمان عاقل بالغ ہو عادل یعنے متقی

ط ۵ موجبات جو چیزین کہ باعث [illegible] ۱۲ منہ
ط ۵ [illegible] ۱۲

جیسکہ راوی حدیث اور گواہ مین علمار نے شرط کی ہے تو کیف عدالت **ف** مولانا عبدالعزیز فرماتی ہین کہ پس لڑکا
اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسی شیعہ و خارجی لائق وعظ کہنے کے نہین اور واعظ کو ضروری کہ محدث
و مفسر ہو اور سلف صالح یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے خبرون اور سیرتسے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو اور
محدث سے ہم مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سی شغل رکہتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کی الفاظ کو اوستاد سی پڑہکر
سند کر چکا ہو اور اونکے معانی کو سمجہا ہو اور حدیثونکی صحت و ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت و سقم کی حافظ حدیث
یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سی مشغول ہو اور آیات
مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن کی منقول ہے اوسکو جانتا ہو اور اوسکے ساتہہ مستحب ہے
کہ ہو واعظ فصیح یعنی صاف بیان نہ گفتگو کرتا ہو لوگونکے ساتہہ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہہ ہو واعظ مہربان صاحب
وجاہت و مروت کا **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالاتر از فہم کی گفتگو اسلیے منع ہوئے کہ علی رض نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون
سے اوسقدر کہ جتنے اونکے سمجہہ مین اوے کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ اللہ اور...... رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب
لوگ ایسا کلام سنین گے جو اونکی عقل مین نہ آوے تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق
تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنے بہتر نہین کہ اسمین گمراہی کا خوف ہی مولینا نے فرمایا
کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی و مروت اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بیحقیقت ہی اوسکا کلام اثر نہین
کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہہ صفت حاصل
نہین وہ اون لوگونکے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سی فائدہ تذکیر کا حاصل نہین
ہوتا ۱۲ اور کیفیت وعظ کہنے کی یہہ ہے کہ وعظ نکہے مگر کبہی کبہی یعنے ہفتہ مین ایکبار یا دوبار اور کلام نکرے اوس حالت مین
کہ سننے والونکو ملال و افسردگی ہو بلکہ وعظ اوسوقت شروع کرے کہ لوگونمین رغبت و شوق معلوم کرے اور قطع کلام
کرے در صورتیکہ اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ بلا رغبت سننے مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ
الرحمۃ فرماتی ہین ~~ ازان پیش بس کن کہ گویند بس + لیکن سننے والے صالح بہی ہون لا فساق و فجار کو تہوڑا سا سنا
بہی گران معلوم ہوتا ہی پس وہ پایہ اعتبار سی ساقط ہین کما ہو الظاہر + اور یہہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹہے مانند
مسجد کے اور یہہ کہ حمد و درود سی کلام کو شروع کرے اور اوہین پر ختم بہی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کی واسطے عموماً اور
حاضرین کے لیے خصوصاً **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت کلام مہتم بالشان اس سے شروع فرماتے تہے الحمد للہ
نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ
واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ انتہی اور حرم شریف مین جو ابدرس ہوتا ہے تو اول
شاگرد عبارت پڑہتا ہے پہر اوستاد یہی خطبہ پڑہ کر کہتا ہے ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فان خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی
ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتہا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی اور انہین پر ختم بہی کرے اور
یہہ ہے کہ وقت ختم کے یہہ دعا کفارۃ المجلس پڑہے سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک
پہر پڑہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین کہ اسنے کلام لغو و گناہ کا بخشا
جاتا ہے اور نیک کلام پر مہر لگ جاتی ہے کہ محفوظ رہتا ہے حبط نہین ہوتا کما جاء فی الاحادیث ۱۲ اور یہہ کہ مخصوص نکرے

اسکو ... الفاظ کہہ ... یعنی جو ... معلوم ... اور اوسکی ... اونکے معنی ... ہوئے ... تحقیق و تفتیش ... مین مشغول ہوئے
۱۲ یعنی شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ
۱۲ منہ
اور ایسا ہی ... ۱۲ منہ وغیرہ ... مشکل فقہ
۱۲ ... بیاض وغیرہ کے ... ۱۲ منہ

کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہی اس سے
اور اوس سے جیسکہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھہ انذار و تخویف
کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس و نا امیدی حاصل ہوتی ہے تو
ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے **ہ** چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است اور یہہ کہ واعظ نرمی کرنیوالا
اور یہہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت
یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کے کہے مثلاً یون کہے کیا حال ہے لوگونکا کہ ایسا ایسا کرتے
ہین **ف** مولینانے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اوس قوم اور شخص
معین کے ساتھہ تو بعید نہین کہ بعضے سننے والونکا دل منقبض ہو اور دلون سی اوسکی دیانت و صداقت جاتی
رہی تو وعظ کا فائدہ نہ حاصل ہوگا + اور وعظ مین کلام ناکارہ اور ہنسی کا نہ بولے **ف** اسلئی کہ کلام ناکارہ اور
ہنسی کا رعب و ہیبت کو کہو دیتا ہے تو غرض وعظ گوئی مین خلل واقع ہوگا اور خوبی بیان کرے نیک بات کی
اور برائی بیان کرے بری بات کی اور حکم کرے اچھی کامونکا اور منع کرے برے کامون سی اور ہرجائی اور رکالی
مذہب ہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے اور اسپر غایت وعظ کی جو مقصود
ہی سو مناسب یون ہے کہ اپنے دلمین تصور معین کرے مسلمان کی صفت اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ زبان
اور اخلاق مین اور اوسکے اذکار کی مداومت مین پہر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو پوری پوری سامعین مین ثابت و
متحقق کردے تہوڑا تہوڑا اونکے فہم کے موافق پس پہلی تو حسنات کی خوبیان اور سئیات کی برائیونکا امر کرے
لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پہر جب اسکے خوگر ہوجاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پہر جب اونمین ذکر کا اثر
معلوم ہو تو اونکو غیبت اور چغلی و درازی زبان اور دلکے روگنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکی دلونمین ان امور
کی تاثیر کرنیمین اعانت چاہیئے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنیسے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصرف لطیف
اور تعذیب جو اگلی امتونپر دنیا مین ہو چکی ہے پہر استعانت چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب
اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسیطرح ذکر ترغیبات سی استعانت چاہیے موافق اوسکے ذکر کیا ہمنے اور اسپر وعظ
گوئی کی استمداد پس کتاب اللہ سی چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سی جو محدثین کے نزدیک
معروف ہی اور صحابہ اور تابعین ابرار انکے سوا اور مؤمنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی سکی بیان کرنیسے
ف مولینانے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہرہ سی وہ مراد ہی جو قرآن کے اندر سی مفہوم ہو عند الاطلاق اور عبارات
صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق و مناسب نہین سو اس
کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ مین فرق نہین کرتے ہین تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور
گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا
مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب ابجد کہ چودہ ان عدد
ہوے تو یہہ خطاب ہے خدا کا اپنی نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے چودہوین رات کی چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت
و بی امتیازی اوسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات

اور اون عادتونکا ذکر کرنا جنکے لئے کچھہ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جایز نہین ہے اور واعظ کو چاہئے کہ بیہودہ قصونکو جو بروایت صحیحہ ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانونکو مساجد سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتی ہین جنکی صحت معلوم نہین اور تفسیر قرآن کے شان نزول مین ہوتی ہین اور اسپر وعظ کے ارکان پس ترغیب و ترہیب ہین اور مثال بیان کرنی کہلی مثالون سی اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات نفع دینے والے پس یہہ طریقہ ہی وعظ کہنے اور بیان کرنیکا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعاؤن کے قبیل سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ کہ جانتا ہو اور اوسکے سکھانیکا طریق معلوم ہو اور وعظ کے سننے والونکی آداب یہہ ہین کہ واعظ کے سامنے ہون اور لہو و لعب نکرین اور شور و شغب نہ مچاوین اور آپسمین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر مسئلہ مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سننے والے کو کوئی خطرہ پیش آوے تو اگر اوسکو مسئلہ مذکور کے ساتھہ تعلق نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے مجلس وجود مین پھر اگر چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھہ لے اور اگر اوسکو مسئلہ کے ساتھہ تعلق قوی ہو جیسی مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہی تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے اور چاہئے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے **ف** بخاری مین انس سے روایت ہی کہ رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام جب کلام فرماتی تھے تو تین بار اعادہ فرماتی تھے تا خوب سمجھہ مین آوی پھر اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کے بولی والے ہون اور واعظ اونکی زبانپر قادر ہو تو ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرے دقیق و مجمل کلام سے اسلئے کہ کلام دقیق و مجمل سے عوام کو فائدہ نہین حاصل ہوتا اور اسپر آفتین جو ہمارے زمانہ کے واعظونکو پیش آتی ہین سو ازانجملہ ایک تو نہ تمیز کرنا ہے درمیان حدیثون موضوعہ اور غیر موضوعہ کے بلکہ اکثر اونکے کلام مین حدیثین موضوعہ اور محرفہ یعنے تغیر کی گئی ہوتی ہین اور ذکر کرتے ہین وہ نمازین اور دعائین کہ جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین گنا ہے **ف** سبب اسکا یہہ ہے کہ علم حدیث و آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت و قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بی تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمدًا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے تو اہل بیان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہور کی ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین اور ازانجملہ مبالغہ سے ذکر کرنا واعظونکا کسی شئے مین قسم ترغیب و ترہیب سے **ف** چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورہ سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کے قضا نماز کا عذاب دفع ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھنگ پئے اوسنے گویا اپنی ماں سے کعبہ مین فعل بد کیا حق تعالے بے تمیزی اور بی احتیاطی اور افترا پردازی سے پناہ مین رکھے آمین ۱۲ اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکی سوا اور موہومات قصہ گوئی اور اون مین خطبہ خوانی کرنا **ف** اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ و ضعیفہ سے کمتر خالی ہین بلکہ ہر سال نئے مضمونکا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت دگریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا حال ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے فرائض ایا تبہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن و تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل

تعزیہ داری میں بجا لاوی اور اونکی بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ ایمان میں حرف آتا ہی لم فلانا تحضر
معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہل بیت ہی شعر بریدہ راصل کار یوستہ بفرع ہام معتقد خدا و بسیار الشرع + شفاء العلیل

ترجمہ قول جمیل وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ اور نہین پیدا کیا مینے جن و انس کو مگر اسلئے
کہ پوجین مجھکو ۱۲ اور مینے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو ۱۲ **تفسیر** عبادۃ اگر حمل کیجاوی اپنی حقیقت پر
تو نہین ہوگی آیۃ عام بلکہ مراد اس سے مومن ہونگے فریقین کے یعنی جن و انس کے دلیل اسکی اوپر کی آیۃ ہے یعنی وذکر
فان الذکری تنفع المؤمنین اور دلیل اسکی قرأۃ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ اور اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے یہہ کہ پیدا کرے اون لوگونکو کہ جانتا ہو وہ یہہ کہ
نہین ایمان لاوینگے عبادۃ کے لئے اسلئے کہ جب پیدا کرتا اونکو عبادۃ کے لئے اور ارادہ کرتا وہ عبادتکا تو ضرور تہا کہ
پائی جاتی اونسے عبادۃ پس جب نہ مومن ہوے تو جانا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اونکو جہنم کے لئے جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَاْنَا
لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنی ہین اور نہین پیدا کیا مینے جن و انس کو مگر کہ حکم کیا اونکو
عبادتکا اور یہہ معنی منقول ہین علی رضؓ سے اور بعضون نے کہا اِلَّا لِیَکُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ یعنے نہین پیدا کیے مینے جن و انس مگر
تاکہ ہوون بندے میرے اور اولی یہہ ہی کہ حمل کیجاوے عبادۃ توحید پر اسلئے کہ ابن عباس نے کہا ہی کُلُّ عِبَادَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ
تَوْحِیْدٌ اور سب توحید بیان کرینگے اوسکی آخرت مین اسلئے کہ معلوم ہوچکا ہی کہ بلا شبہ کفار سب مومن موحد ہونگے
آخرۃ مین دلیل اونکی قول اللہ تعالیٰ کا ہے ثُمَّ لَمْ تَکُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ ۝
ہان بلا شبہ شرک کیا بعض نے دنیا مین لیکن مدۃ دنیا کی بہ نسبت ابد کے ایکدن سے بہی کم ہے اور جو کوئی غلام
خریدتا ہی اور کہتا ہی کہ نہین خریدا مینے اسکو مگر کتابت کے لئے تو ہوتا ہی سچا اپنے اس کہنے مین کہ نہین خریدا مینے اسکو
مگر کتابت کے لئے اگرچہ کام لیوی اوس سے اپنی عمر کے ایکدن مین اور کام ۱۲ **مدارک** یا پوجین مجھکو اور پہچانین مجھکو اسلئے
کہ اگر نہ پیدا کرتا اونکو نہ پہچانتے وجود اوسکا اور توحید اوسکی اور بقول بعض کے معنی عبادۃ کی تذلل اور انقیاد کے ہین پس ہر
مخلوق متذلل اور تابع اقتضاء مشیت الٰہی کا ہے نہین ہوسکتا ہے کہ باہر ہوان دو چیز سے کہ پیدا کئے گئے ہین اوسپر
اور خلاف اوسکا کرین اور بقول بعض کے معنی لِیَعْبُدُوْنِ کے لیوحدون ہین اور سب موحد ہین مومن تو ہر وقت مین
موحد ہین اور کافر شدت و بلا مین نہ نعمت و چین مین جیسکہ مخبر اسکی یہہ آیۃ ہے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اور بقول بعض کے یہہ آیۃ وَمَا خَلَقْتُ مخصوص ہے ساتھ اہل طاعت کے اور وَلَقَدْ
ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بیان کرنیوالی حال اہل معصیت کی ہے **طبع معالم** فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَکَ غِنًا وَاَسُدَّ
فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ یعنے ای ابن آدم فارغ ہو میری عبادۃ کے
لئے بہردونگا سینہ تیرا بے پروائی سے اور روکونگا محتاجگی تیری اور اگر نکریگا یہہ بہردونگا مین ہاتھ تیرا شغل مین اور نہین
روکونگا محتاجگی تیری اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنِّیْ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ فِیْ نَبَاٍ
عَظِیْمٍ اَخْلُقُ وَیُعْبَدُ غَیْرِیْ وَاَرْزُقُ وَیُشْکَرُ غَیْرِیْ یعنے عجب معاملہ ہی میرا اور جن و انس کا کہ پیدا کرون مین
اور پوجے میرے غیر کو اور رزق دون مین اور شکر کرے میرے غیر کا ۱۲ **در منثور** مَا اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ۝ نہین چاہتا ہون مین اونسے رزق کو اور نہین چاہتا مین کہ مجکو طعام دین ٭ نہین چاہتا ہون
انسے روزینہ اور نہین چاہتا کہ مجکو کہلاوین **تفسیر** نہین چاہتا ہون اونسے رزق کو یعنی نہین پیدا کیا مینے اونکو تاکہ
رزق دین اپنے نفسونکو یا کسیکو میرے بندونمین سے اور نہین چاہتا مین کہ کہلاوین مجکو یعنی میرے بندونکو یہہ اضافت تخصیص
کے لئے ہے مانند قول علیہ السلام کے کہ خبر دی ہے اللہ تعالے کی طرف سے مَنْ اَكْرَمَ مُؤْمِنًا فَقَدْ اَكْرَمَنِيْ وَمَنْ اٰذٰى مُؤْمِنًا فَقَدْ
اٰذَانِيْ ٭ نہین چاہتا مین کہ مجکو طعام دین یعنی کہلاوین کسیکو میری خلق مین سے اور نسبت کی کہلانیکو
اپنی طرف اسلئے کہ خلق عیال اللہ کی ہے اور جو شخص کہ کہلادے کسیکی عیال کو پس تحقیق کہلایا اوسکو جیسا کہ حدیث مین
آیا ہے کہ فرماویگا اللہ تعالی اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ یعنی کہانا مانگا مینے تجسے پس نہ کہلایا تونے مجکو یعنی نہ کہلایا تونے میرے
بندیکو پہر بیان کیا اپنی کو ظاہر کر کر کہ رزاق تو خود مین ہی ہون اور کوئی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنُ۝ تحقیق خدا وہی ہے رزق دینے والا اصحاب توانائی کا زور آور یعنی آدمی بردے لیتے ہین تاکہانے مینے مین مدد کرین بخلاف
خدا کے واللہ علم ٭ **فتح** ٭ اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط ٭ **مو** ٭ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا
مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ۝ پس تحقیق اونکے لئے کہ ظلم کیا ہے حصہ ہے یعنے عذاب سے مانند حصہ
یارون گذشتہ اونکے کے پس چاہیئے کہ جلدی طلب نکرین مجسے ٭ سو ان گنہگارونکا بہی ڈول بہرا ہے جیسے ڈول بہرا اونکے
ساتہیونکا اب مجسے شتابی نکرین ٭ **تفسیر** یارون گذشتہ اونکے جو ہلاک ہوئے یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور
ذنوب کی لغت مین معنی بڑے ڈول کے ہے کہ بہرا ہو پانی سے پہر استعمال ہوا اوسکا خط و نصیب مین ٭ **معا** ٭ ظلم کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتہہ جہٹلانیکے کہ وہ اہل مکہ ہین پس نہ جلدی کرین ساتہہ اوترنے عذاب کے اور یہہ جواب ہے
کافر کا اور یارون اوسکا کہی جسوقت کہ جلدی کی اونہون نے عذاب کی ٭ **مد** ٭ یعنے اہل مکہ کو مثل کفار سابق کے
حصہ عذاب سے ہوگا اور عذاب کفار کا وعدہ کیا گیا ساتہہ آخرت کے ہے چاہیئے کہ شتابی اوسکی طلب نکرین ٭ **بحر** ٭
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ۝ پس وائی کافرونکو اوس دن اونکے سے کہ وعدہ دئے
جاتے ہین ٭ سو خرابی ہے منکرونکو اپنے اوس دن سے جسکا انسے وعدہ ہے ٭ **تفسیر** یعنے دن قیامت کا اور بعضون نے کہا
دن بدر کا ٭ **معا** ٭

سورۃ الطور مکیۃ وھی تسع واربعون اٰیۃ و رکوعان

سورہ طور مکی ہے نازل ہوئی بعد سورہ الم السجدہ کے اور بعد سورہ ذاریات کے
اسکو اسلئے لکہا اوسکے اول مین قسم ہوا ون وغیرہ کے کہا کر فرمایا کہ جو تم وعدہ دئے جاتے ہو بعث کا اور ثواب و عذاب
کا وہ سچا ہے اور اسکے اول مین کوہ طور وغیرہ کی قسم کہا کر فرمایا کہ عذاب تیرے رب کا ہونیوالا ہے اور بہت دہہ مین مناسبت
کی ہین دونون مین باعتبار مضامین کے اور آیتین اسمین انچاس ۴۹ ہین اور رکوع دو ۲ اور کلمے ۳۱۹ اور حروف ۱۴۳۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے وَالطُّوْرِ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ۝
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ۝ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ۝
مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ۝ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا۝
لکہی کی بیچ کاغذ کشادہ کے یعنے توریت یا قرآن اور قسم خانہ معمور کی یعنے
یعنے آسمان اور قسم دریا بہرے ہوئے کی تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہونے

لرجنبش کریگا آسمان جنبش کرنا اور روان ہونگے پہاڑ روان ہوناﻁ **فتح** ﻁ قسم ہے طور کی اور لکھی کتاب کی کشادہ ورق مین اور آباد گہر کی اور اونچی چہت کی اور اوبلتے دریا کی بیشک عذاب تیرے رب کا ہونا ہے اوسکو کوئی نہین ہٹانیوالا جسدن لرزے آسمان کپکپا کر اور پہرین پہاڑ چلکر **تفسیر** کتاب مسطور کہا شاید لوح محفوظ کو اور آباد گہر کہا کعبے کو یا ساتوین آسمان پر کعبہ ہے فرشتونکے طواف کرنیکا اور اونچی چہت آسمان اور اوبلتے دریا کی اوپر ایک دریا ہے ﻁ **موﺿﺢ** ﻁ طور ایک پہاڑ ہے مشہور زمین مقدس مین کہ موسیٰ علیہ السلام اوسپر کلام اللہ تعالیٰ کا سنتے تہے اور مراد کتاب سے قرآن ہی یا جو کچھہ کہ لکھا ہوا لوح محفوظ مین ہے یا لکھا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی تختیون مین یعنے توراۃ یا کتاب اعمال کہ حفظہ یعنے کرام کاتبین لکھتے ہین نکالینگے طرف لوگونکے روز قیامت کے پہلے ہوئی ﻁ **معالم** ﻁ رق جلد باریک کہ جسمین لکھا جاتا ہے یعنے جہلی اور کہا راغب نے کہ رق ہر او سچیز کو کہتے ہین کہ جسمین لکھا جاوے جلد ہو یا اور کچھہ یعنے کاغذ وغیرہ اور منشور کہلی ہوئی نہ لپٹی ہوئی اور نہ مہر کی ہوئی اوسپر اور وہ بہ نسبت توراۃ کے تختیان ہین جو اوتریں موسیٰ علیہ السلام پر اور بہ نسبت قرآن کے مصحف آہ شیخنا اور قرطبی میں ہے کہ مراد کتاب مسطور سے کتاب لکھی ہوئی ہے یعنے قرآن کہ پڑہتے ہین اوسکو مومن مصحفون سے اور پڑہتے ہین اوسکو فرشتے لوح محفوظ سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ اور بعض نے کہا کہ مراد مین اس سے تمام کتابین کہ نازل کی گئین انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر اور تہی ہر کتاب بیچ رق کے کہ پہیلاتے تہے وہ اوسکو وہ کتاب والے اوسکے پڑہنے کے لئے اور کہا کلبی نے کہ وہ وہ چیز ہے کہ لکھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے اپنے ہاتہہ سے توراۃ مین سے اور موسیٰ سنتے تہے آواز قلم کی لکھنے کی اور کہا فراء نے کہ وہ صحیفے اعمال کے ہین کسیکو داہنے ہاتہہ مین ملیگا اور کسیکو بائین ہاتہہ مین نظیر اسکی یہہ ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اور قول اللہ تعالیٰ کا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور بعضون نے کہا مراد کتاب سے وہ کتاب ہے کہ لکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتون کے لئے آسمان مین کہ پڑہتے ہین اوسمین جو کچھہ کہ ہو چکا اور جو کچھہ کہ ہوویگا اور بعضون نے کہا کہ مراد کتاب سے وہ ہے کہ لکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اولیاء یعنے مومنونکے دلونمین بیان اوسکا اس آیۃ مین ہی اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اور بیت المعمور کو ضراح کہا جاتا ہے تیسرے آسمان مین ہے یا چہٹے مین یا ساتوین مین مقابل کعبہ کے کہ اگر تہروا جاوے تو کعبہ کی چہت پر پڑے حرمت اوسکی آسمان مین ایسی ہے جیسی حرمت کعبہ کی زمین مین زیارت کرتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے ساتہہ طواف اور نماز کے پہر اونکی باری نہین آتی کبہی یعنی ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے ہی آتے ہین جو ایکبار آئے پہر اونکی باری نہین آتی کبہی اور بعضون نے کہا کہ بیت المعمور پہلے آسمان مین ہے اور بعض نے کہا کہ چوتہے آسمان مین ہے اور بعض نے کہا کہ وہ نیچے عرش کے ہی ساتوین آسمان کے اوپر پس یہہ چہہ قول ہوئے بیت المعمور کی جگہہ مین اور معمور اوسکو اسلئے کہا کہ آبادی بسبب ملائکہ زیارت کرنیوالون کے اور بعضون نے کہا کہ مراد بیت المعمور سے یہی کعبہ ہے اور عمارت یعنی آبادی اوسکی بسبب حاجیون اور زیارت کرنیوالون اوسکے ہی اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا واسطے اللہ کے آسمانون مین اور زمین مین پندران بیت یعنی گہر ہین سات تو آسمان مین ہین اور سات زمین مین ہین اور وہ چودان مقابل کعبہ کے ہین اور کہا حسن بصری نے کہ بیت ... روکونگا محتاجگی تیری اور فرمایا رسول نے کہ جو معمور یعنی آبادی لوگونسے آباد کرتا ہی اللہ اوسکو ہر سال چہہ لاکہہ آدمیون سے ... عَظِيْمِ الْخَلْقِ وَّيَعْبُدُ غَيْرِيْ وَاَ ... اور پوجے میرے غیر کو اور رزق دون

سی بہر اُگلی بُرنتی ہے اس سی تو پورا کرتا ہی اللہ ساتہہ فرشتون کے اور وہ اول بیت ہی کہ کہا اوسکو اللہ نے بند و نکے
کے لئے زمین پر اور سقف سی مراد آسمان ہی اسلئی کہ آسمان زمین کے لئے مانند سقف یعنے چہت کی ہے گہر کے لئے جیسا کہ بیان
اوسکا اس آیۃ مین ہے وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا اور کہا ابن عباس نے کہ سقف سے مراد عرش ہے کہ وہ چہت
ہی جنت کی اور بحر مسجور یعنی دریا بہرا ہوا پانی سے بحر محیط ہی یعنی دریا سمندر اور بعضون نے کہا کہ مراد مسجور سے بہرا ہوا آگ
سے اور بعض نے کہا کہ مسجور فارغ خالی اور خازن مین ہی کہ مراد بحر مسجور سی دریا گرم کیا گیا بمنزلہ تنور مسجور یعنی گرم کی گئی
کی اور یہہ قول ابن عباس کا ہے اس حدیث سی نکالا ہی کہ جو روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالے کردیگا سب دریا و نکو آگ پس زیادہ
کیجاویگی بسبب اونکے آگ جہنم مین اور آیا ہی حدیث مین عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے لَا يَرْكَبَنَّ رَجُلٌ الْبَحْرَ إِلَّا غَازِيًا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ حَاجًّا فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا اور روایت کی
کی گئی ہے علی سے کہ کہا بحر مسجور کے حق مین کہ وہ دریا ہی نیچے عرش کے اور گہرا و اوسکا ایسا ہے جیسا کہ درمیان سات آسمانونکے
ساتون زمین تک اوسمین پانی گاڑہا ہی کہا جاتا ہی اوسکو بحر الحیوان برسیگا مردون پر بعد پہلے نفخہ کے اوسمین سے چالیس
دن پس جی اوٹہینگے مردے اپنے قبرون سے پس قسم کہائی اللہ تعالے نے ان چیزونکی اسلئی کہ انمین ظہور ہے اوسکی بڑے
قدرتکا قسم کہا کر ان چیزونکی فرمایا کہ بلا شبہ عذاب تیرے رب کا ہونیوالا ہے یعنی مستحق عذاب کو کہا جبیر بن مطعم نے کہ آیا
مین مدینہ مین تا کہ کلام کرون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بدر کے قیدیونکے حق مین پس لیگئے مجکو لوگ طرف
حضرت کی اسحال مین کہ وہ نماز پڑہا رہی تہے اپنے اصحاب کو مغرب کی اور آواز حضرت کی مسجد کے باہر پہنچتی تہی پس سنا
مینے حضرت کو کہ پڑہتے ہین وَالطُّورِ اور پہنچے اس قول تک إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ گویا کہ پہٹنے لگا دل
میرا جسوقت کہ سنا مینے اوسکو اور نہین مسلمان ہوئے تہے یہہ اوسدن تک کہا جبیر نے پس مسلمان ہوا مین عذاب
کے اترنیکے ڈرسے اور نہین گمان کرتا تہا مین کہ اوٹہونگا مین جگہہ اپنے سے یہانتک کہ واقع ہوگا مجپر عذاب تہی اور روایت
کی احمد نے کتاب زہد مین مالک بن مغول سی کہ کہا پڑہی عمر نے وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ یہانتک کہ پہنچے
اس قول تک إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ پس روئی خوب روئی یہانتک کہ بیمار رہوی کہ لوگ اونکی عیادتکو آتے تہے
پہر بیان فرمایا کہ کب ہوگا عذاب پس قول ثانی مین يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ الخ یعنے حرکت کریگا اور پہریگا مانند پہرنے چکی کے
اور آویگا اور جاویگا اور داخل ہوگا بعض اوسکا بعض مین اور مختلف ہونگے اجزا اوسکے اور الٹ پلٹ ہوگا ساتہہ رہنے
والون اپنے کے مانند اولٹ پلٹ ہونے کشتی کے اور روان ہونگے الخ یعنے منتقل ہونگے اپنی جگہہ سے اور اوڑینگے
ہوا مین پہر گرینگے زمین پر ریزہ ریزہ ہوکر مانند ریت کے پہر ہونگے مانند عہن کے یعنے صوف دہنکے ہوئے پہر اڑاوینگے اونکو
ہوا مین پہر ہو جاوینگے ہَبَاءً مَنْثُورًا یعنے غبار پراگندہ جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر کلام اللہ تعالی کا سورۂ نمل مین اور
کتاب جاز مین ہے کہ حکمت بیچ جنبش کرنے آسمان کے اور چلنے پہاڑونکے ڈرانا اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ نہ رجوع اور نہ پہر پہرنا
ہی طرف دنیا کے اور یہہ اسلئے ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچہہ کہ انکے درمیان ہے پہاڑ اور دریا وغیر ذلک پیدا کئے گئے ہین
واسطے آبادی دنیا کے اور نفع اوٹہانے بنی آدم کے ساتہہ اونکے پس جب کہ نہ باقی رہا اونکے لئے پہر آنا طرف دنیا کے زائل
کیا آسمان و پہاڑون کو اللہ تعالے نے اور یہہ واسطے خراب ہونے دنیا کے اور آباد ہونے آخرۃ کے ہے ۱۲ معلجا

جمل در منثور ۱۲ تنبیہ جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اونمین سے ایک کتابین بہی ہین

آسمان سے اوترے ہین اور مراد ایمان لانے سے یہہ ہے کہ جانے اوسکو کہ کتابین کلام اللہ تعالی کا ہی کہ نازل کیا اوسکو اپنے انبیا پر اور سب کتابین ایکسو چار
ہین حضرت آدم علیہ السلام پر اوتریں دس صحیفے نازل ہوے اور حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے اور حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے اور موسی علیہ السلام پر توریت اور داؤد علیہ السلام پر زبور اور عیسی علیہ السلام پر انجیل اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید پس جسکا نام ثابت ہوا تعین اوسکا
واجب ہے ایمان لانا اوسپر تفصیلا یعنی یہہ کہے کہ ایمان لایا مین فلانی فلانی کتاب پر اور جن کتابونکے نام نہین جانتا ہی واجب
ہوتا ہے ایمان لانا اوسپر اجمالا اور اسیطرح واجب ہے ایمان لانا رسولون پر اور مراد اونپر ایمان لانے سے یہہ ہے کہ جانے کہ وہ
سچے ہین اون خبرونمین کہ خبر دی ساتہہ اونکے اللہ تعالی کی طرف سے پس اللہ تعالے نے بہیجا اونکو طرف بندون اپنے کے
تاکہ پہنچا دین اونکو امر و نہی اوسکے اور وعدہ وعید اوسکے اور تائید کی اونکی ساتہہ معجزون کے کہ دلالت کرتے ہین اونکے
صدق پر اول اونکے آدم ہین اور آخر اونکے محمد علیہما الصلوۃ والسلام اور نہین بیان کئے قرآن مین عدد اونکے کہ
کتنے ہین وہ بلکہ مذکور ہین قرآن مین اونمین سے ساتہہ اسم علم کے اٹہائیس جیسا کہ ذکر کیا ہے اونکو بعض مفسرون نے
اور وہ آدم ہین اور ادریس اور نوح اور ہود اور صالح اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور یوسف اور لوط
اور موسی اور ہارون اور شعیب اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور یسع اور ذوالکفل اور ایوب
اور یونس اور محمد اور ذوالقرنین اور عزیر اور لقمان لیکن تین اخیر مین اختلاف ہی کہ بعضے انبیا مین گنا ہے انکو اور بعض
نے نہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کہا ہی بعضے عالمون نے کہ واجب ہے مومن پر یہہ کہ سکہاوے اپنے لڑکون کو اور
بیویون اور خادمونکو نام اون انبیا کے کہ جنکو ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین تاکہ ایمان لاوین وہ اونپر اور تصدیق
کرین اون سبکو اور نہ گمان کرین کہ واجب ہے اونکو ایمان لانا فقط محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نہ اونپر اسلئے کہ ایمان لانا
سب انبیا پر برابر ہی ذکر کیا گیا ہو نام اونکا قرآن مین یا نہ ذکر کیا گیا ہو واجب ہے مکلف پر جسکا ثابت ہو نام بعینہ واجب ہے
ایمان لانا اوسپر تفصیلا اور جسکا نام نہ معلوم ہو واجب ہے ایمان لانا اوسپر اجمالا اور جنکے نزدیک بیت المعمور سے کعبہ مراد ہے
اس سے بڑائی کعبہ کی بہی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالے نے اوسکی قسم کہائی افسوس ہی کہ اوسکی طرف لوگ التفات نکرین
اور اوسکی آباد کرنیکے دہن نہ باندہین کفرستان کو آباد کرین اور نہ آباد کرین تو اوسکو جسکو مالک ہمارا بیت المعمور فرماوے
سبب اونکے آباد کرنیکے جسپر یہہ مستحق اوس بشارت مولی کے ہون اور عذاب جو واقع ہو گا عذاب کے مستحقون پر وہ ایسا
کلام مجید مین اوسکا ذکر ہے ازانجملہ سورہ الحاقہ مین مذکور ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِشِمَالِہٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ
لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَہْ ۚ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَہْ ۚ یٰلَیْتَہَا کَانَتِ الْقَاضِیَۃَ ۚ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَہْ ۚ
ہَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَہْ ۚ خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُہَا سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ ۭ اِنَّہٗ کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۙ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۭ فَلَیْسَ لَہُ
الْیَوْمَ ہٰہُنَا حَمِیْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۙ لَّا یَاْکُلُہٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۔ یعنی اور جسکو ملا اوسکا
نامہ اعمال بائین ہاتہہ مین وہ کہیگا کسیطرح مجکو نہ ملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا کسیطرح وہی موت
نبڑ جاتی کچہہ کام نہ آیا مال میرا جاتی رہی مجسے حکومت میری پکڑو اسکو پہر طوق ڈالو پہر آگ کے ڈہیر مین اوسکو پہنچاؤ
پہر ایک زنجیر مین جسکا ناپ ستر گز ہے اسکو پرودو وہ تہا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے اور تاکید نہ کرتا فقیر کے
کہلانے پر سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار اور نہ کچہہ کہانا مگر زخمون کا دہوون کوئی نہ کہا وے اوسکو

ہر وہی گنہگار یعنے کافر اور سورہ فجر میں فرمایا وَجِايْءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنّٰى لَهُ
الذِّكْرٰى يَقُولُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ أَحَدٌ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ
أَحَدٌ اور لایا جاوی اوسدن دوزخ کو اوسدن سوچی آدمی یعنے کافر اپنی تقصیر کو اور کہان ہے اوسکو سوچنا کہے کاش
مین آگے بہیجا اپنے جیتے پہر اوسدن مار نہ دے اللہ کی سے کوئی اور باندہ نہ رکہے اوسکا سا کوئی ف اور بہت سی آیتین عذاب
الٰہی کی آئی ہین غور کرے اونمین آدمی اور سوچی پہر بعد مرنے کے سوچنا اور پچتانا کچہ کام نہین آنیکا اللہ تعالیٰ جسکو توفیق دیتا
ہے وہی راہ راست پر آتا ہے دیکہو جبیر بن مطعم سنتے ہی بیان عذاب کا کیسے متنبہ ہوکر ایمان لے آئے ایسی ہی ہر گنہگار
کو سوچ کر توبہ کرنی چاہیے اپنے گناہوں سے ف فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝
پس وائے اوس روز جہٹلانے والونکے لئے وہ کہ وہ ساتہہ بیہودگی کے بازی کرتے ہین ف سو خرابی ہے اوسدن جہٹلانے
والونکی جو باتین بناتے ہین کہیلتے ف مو تفسیر ویل کے معنی ہین شدت عذاب کے اور جہٹلانے والون سے
مراد یعنے رسولونکو اور خوض کے معنے ہین باطل کے يَلْعَبُوْنَ یعنے مشغول ہین ساتہہ کفر اپنے کے ف سج يَوْمَ يُدَعُّوْنَ
اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۙ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اوس روز کہ سختی سے روانہ کئے جاوینگے
طرف آگ دوزخ کے روانہ کرنا کہینگے داربان دوزخ کے یہہ ہی وہ آگ کہ تم اوسکو جہوٹ گنتے تہے ف فتح ف
جسدن دہکیلے جاوین دوزخ کو دہکیل کر یہہ ہی وہ آگ جسکو تم جہوٹ جانتے تہے ف مو تفسیر لفظ يُدَعُّوْنَ
اگر دن نلے دال کے زبر اور عین کی تشدید سے پڑہا ہے بمعنی دہکیلنے کے سختی سے اور یہہ اسطرح ہوگا کہ نگہبان دوزخ
کے باندہین گے ہاتہہ کافرونکی اونکی گردنونپر اور پیشانیان اونکی ملا دینگے قدمونکے ساتہہ اور گردن مین مکے مارتے
جاوینگے موہنہ کے بل اونکو کہینچکر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ آخر تک اور پڑہا ہی يُدْعَوْنَ کو علی رضی اللہ عنہ
سلمی اور ابو رجا اور زید بن علی نے ساتہہ جزم دال اور تخفیف عین مفتوحہ کے دعا سے ہے یعنی بلائی جاوینگے کافر طرف
دوزخ کے کہا جاویگا اونکو کہ آؤ اور داخل ہو آگ مین ف مد معا جمل ف أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ
کیا سحر ہے یہہ یا تم دیکہتے نہین ف فتح اب بہلا جادو ہی یا تمکو نہین سوجہتا ف مو تفسیر یہہ جادو ہی جیسا کہ
دنیا مین باور نہین رکہتے تہے اور وحی اور پیغمبر کو سحر اور ساحر کہتے تہے اور ڈہٹ بندی کے قائل تہے ف بحر ف
یعنے کہتے تہے وحی کو کہ یہہ سحر ہے یا تم دیکہتے نہین جیسکہ نہین دیکہتے تہے تم دنیا مین یعنے کیا تم اندہے ہو مخبر عنہ سے
یعنے آگ سے جیسکہ اندہے تہے مخبر سے یعنے وحی سے اور یہہ کہینگے از راہ زجر و توبیخ و جلانے کے ف مد ف اِصْلَوْهَا
فَاصْبِرُوْا أَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ داخل ہو اس آگ مین پہر
صبر کرو یا نکرو برابر ہے تمپر سوا اسکے نہین ہے کہ بدلہ دئے جاوگے بسبب اوسکے کہ کرتے تہے تم ف فتح پیٹہو اسمین
پہر صبر کرو یا نکرو تمکو برابر ہے وہی بدلہ پاوگے جو کرتے تہے ف مو تنبیہ چونکہ ذکر دوزخ اور کفار کا تہا
اسلئے کچہہ بیان کرنا عذاب دوزخ کا حدیثون سے ضرور پڑا تا لوگونکے دل مین خوب یہ مضمون جمین اور بچین کفر اور
گناہون اور عذاب دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے
ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے یعنے آگ دوزخ کی انہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے آخر تک یعنے سارا
حدیث کہ مشکوۃ وغیرہ مین ہے بیان فرمائی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنے اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ

نے اوسمین اوسدن یعنے روز قیامت کے اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر باگ کے ساتھہ ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے اوسکو اور فرمایا بیشک کم سے کم دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگے اوسکے لیے آگ کی دو پاپوشین یعنے نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنے اوپر قدم کے جوش مارینگا ان دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہے دیگ نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب یعنے بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکے اپنے غیر کے حال پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا النعمت والا یعنے اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخمین ایک غوطہ یعنے ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑیکو مٹکے مین رنگنے کے لیے ڈالتے ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکہی تہی تونے بہلائی کیا گذری تہی تجہپر نعمت وراحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے یعنے ذرہ سی دوزخکے جانمین تمام ناز ونعمت وآسایش دنیا کی بہول گیا گویا ہرگز رکہتا ہی تہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیونکا از روی محنت وغم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکہی تہی تونے محنت کبہی اور کیا گذری تہی تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجہپر محنت کبہی یعنے دنیا مین اور نہ دیکہی مینے سختی کبہی ۱۲ اور بہت حدیثین دوزخ کے عذاب مین آئی ہین چنانچہ سورہ محمد مین بیچ تفسیر آیۃ مَثَلُ الجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ المُتَّقُونَ الخ حدیثین بیان دوزخ اور جنت مین مفصل لکہی گئی ہین جو چاہے وہان سے دیکہہ لے اب چونکہ ذکر کفار کے عذاب اور کفر کی برائی کا یہان آیا اس تقریب سے کچہہ مسائل کفر وارتداد کے لکہنے ضرور پڑے تا بہائی مسلمان اونکو معلوم کر کر کفر اور عذاب دوزخ سے بچین پس قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمہ نے جو مالابد کے اخیر مین کچہہ مسائل ارتداد کے لکہے تہے اور حاشیہ پر مطبع نظامی مین بہت کتابون سے لکہے تہے اس جگہہ وہ لکہنے مناسب جانے وہ یہہ ہین دستور القضاۃ مین فتاوی خلاصہ سے لایا ہے کہ ایک مسئلہ مین اگر کتنی وجہین کفر کی ہون اور ایک وجہہ کفر کی ہو تو فتوے کفر کا نہ دینا چاہیے فقیر کہتا ہے لیکن چاہیے کہ آپ اندیشہ ایک وجہہ کفر کے سے احتراز کرے مسئلہ سب شیخین کے سے یعنے برا کہنے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سے اور لعنت کرنے سے اونپر کافر ہوتا ہے نہ تفضیل دینی علی رضی اللہ عنہ کے سے اونپر کہ یہہ بدعت ہے مسئلہ محال جاننے دیدار خدا کے سے کافر ہوتا ہے مسئلہ خدا کے لیے جسم کہنا اور ہاتہہ اور پانون اوسمین کہنے کفر ہین مسئلہ اگر کلمہ کفر اپنے اختیار سے کہے اور نہ جانے کہ یہہ کلمہ کفر ہے اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوا حذور نہین ہوگا اور اگر بے قصد زبان پر جاری ہو کافر نہووے مسئلہ جو کوئی کفر کا ارادہ کرے اگرچہ بعد مدت مدید کے کریگا فی الفور کافر ہووے مسئلہ اگر حرام قطعی کو حلال کہے یا حلال قطعی کو حرام یا فرض کو فرض نجانے کافر ہووے مسئلہ اگر گوشت مردار کا بیچتا تہا اور کہتا ہے یعنے بیچنے والا کہ یہہ گوشت مردار نہین ہے حلال ہے اس سے وہ کافر نہین ہوگا مسئلہ ایک شخص نے کسیکو کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا اوسنے جواب مین کہا نہین کافر ہو جاویگا اور محمد بن فضل کے نزدیک کافر اوس صورت مین ہوگا کہ درباب معصیت کے یہہ جواب دے اور جو معصیت نہووے تو کافر نہووے مسئلہ اگر کہی کسیکو کہ وہ خدا ہی بن جاویگا تو مین اپنا حق نہ لیونگا اوسکو چہوڑونگا کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کہے خدا تو تجہکو کفایت ہی نہین کرتا مین کیونکر تجہکو کفایت

ہوجاؤن کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے کہ مجکو آسمان پر تو خدا کا ہے اور زمین پر تمہارا کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر کسیکا بیٹا مر گیا اوسنے کہا کہ خدا کو یہہ لڑکا چاہیئے تہا کافر ہوجاوے اور جو کسی اور نے
اوسکو کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا یہہ کافر ہوا مسئلہ اگر کسینے دوسرے پر ظلم کیا اور مظلوم نے کہا ای خدا
تو اوس سے مت قبول کر اگر تو اوس سے قبول کریگا مین نہ قبول کرونگا کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے کوئی کہ مین عذاب ثواب سے بیزار ہون کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے بغیر گواہون کے
نکاح کیا اور کہا کہ خدا اور رسول خدا کو گواہ کیا مینے یا فرشتہ کو گواہ کر دیا مینے کافر ہوجاوے مسئلہ
اور مجمع النوازل سے لایا ہے کہ اگر کہا کہ فرشتہ داہنے ہاتہہ اور بائوین ہاتہہ والے کو گواہ کیا مینے کافر
نہووے اگرچہ نکاح صحیح نہووے مسئلہ اگر کسی جانور نے آواز دی اوسپر اوسنے کہا کہ بیمار
مر جاوے گا یا غلہ گران ہوگا یا جانور کی آواز کرنے سے سفر سی باز رہا اوسکی کفر مین اختلاف ہے مسئلہ
اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین تجکو ہمیشہ ہمیشہ یاد کیا کرتا ہون بعضون نے کہا کہ کافر ہوجاوے اگر کہا
کہ خدا جانتا ہے کہ مجکو تمہارے غم اور خوشی ایسی ہے جیسے میری ذات کی غم اور خوشی اسمین بعضون
نے کہا کہ اگر اوس شخص کی بہلائی برائی پر اپنے جان اور مال سے ایسی کوشش کرتا ہے جیسے اپنی
بہلائی برائی پر کافر نہووے مسئلہ اگر کہے قسم خدا کی اور تیرے سیر کی قسم کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہا اسنے کہ رزق خدا سے ہے پر بندے سے اوسکا ڈہونڈنا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے جو فلانا شخص نبی ہووے تو مین اوسپر ایمان نہ لاؤن یا کہے جو خدا مجکو نماز پڑہنے کا حکم
کرے نماز نہ پڑہونگا یا کہے اگر قبلہ اسطرف کو ہوجاوے تو اسطرف کو نماز نہ پڑہونگا مین کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر حقارت کسی پیغمبر کی کریگا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنا
کرتے تہے دوسرا کہے بس تو ہم سب جولاہے ہوے یہہ دوسرا آدمی کافر ہوگیا مسئلہ اگر کہے
جو آدم علیہ السلام گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر ہوجاوے مسئلہ ایک شخص نے کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تہے دوسرا بولا کہ اسطرح کرنا ادب کے خلاف
ہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا ناخون ترشوانے سنت ہین دوسرا بولا مین
اسکو نہین کرتا اگرچہ سنت ہے کافر ہووے اگر کہے کہ سنت ہمارے کس کام آوے
کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کسی نے امر بالمعروف کیا دوسرے نے کہا یہہ کیا شور و غل
مچا رہا ہے تو اگر یہہ بات بر وجہ رد کے کہے کافر ہوجاوے اور فتاوے سراجی مین کہا ہے
جو قرض مانگنے والا کہے اگر تو خدا ئے جہان ہے تو بہی لونگا مین تجہہ سے لینے قرض اپنا تو کافر
ہوجاوے اور اگر کہا جو تو پیغمبر ہے مین تو لونگا تجہہ سے اپنا قرض تو کافر نہوویگا مسئلہ اگر کوئی
کہے کہ خدا کا حلم ایسا ہے دوسرا کہے کہ خدا کے حلم کو مین کیا جانون کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کسی نے فتوے کی طرف دیکہکر کہا کہ یہہ فتوے کیا پروانہ لایا ہے پس اگر یہہ بات شریعت
کو سبک جانکر کہی ہے تو کافر ہوگیا مسئلہ اگر کسینے کہ شرع کا حکم ایسا اور ایسا ہے

دوسرے نے زور سے ڈکار لی اور کہا کہ یہہ شریعت کو چاہیے کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کسیکو
کہا کہ تونے فلانے سے صلح اور ملاپ کرلے اوسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرلون پر اوس سے نملون
کافر نہین ہوتا کیونکہ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ صلح اوس سے میری ایسی بعید ہے جیسے بت کا سجدہ
اگر کوئی فاسق صالحونکو کہے کہ تم آؤ مسلمانی دیکھو اور اس سے مجلس فسق کی طرف اشارہ کرے
کافر ہو جاوے مسئلہ اگر شراب پینے والا کہے اوسکو خوشی ہوجیو جو ہماری خوشی سے خوش ہے
ابوبکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہووے مسئلہ اگر عورت کہے لعنت اوپر شوہر دانشمند کے
ہوجیو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا جب تک کہ حرام پاؤنین حلال کے پاس کیون
پہٹکون کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے اپنی بیماری مین کہا جو چاہے تو مجکو مسلمان مار اور جو
چاہے تو کافر مار کافر ہو جاوے مسئلہ فتاوی سراجی مین لائے ہین کہ اگر کسی نے کہا روزی
مجہپر فراخ کر یا مجہپر ظلم مت کر ابو النصر نے اوس شخص کے کفر مین توقف کیا ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ
کافر ہوا کیونکہ اعتقاد ظلم کا خدا پر رکہنا کفر ہے مسئلہ ایک آدمی اذان کہتا ہے دوسرے نے
کہا جہوٹ کہا تونے کافر ہووے مسئلہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی عیب لگایا آپکے
موی مبارک کو مویک یعنے چہوٹا سا بال حقارت سے کہا کافر ہو جاوے مسئلہ اگر
کوئی پادشاہ ظالم کو عادل کہے امام منصور ماتریدی نے کہا کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اور امام ابو القاسم
نے کہا کافر نہین ہوتا کیونکہ کبہی تو عدل کیا ہوگا مسئلہ فتاوی حمادی اور سراجی مین
کہا ہے جو کوئی اعتقاد کرے کہ خراج وغیرہ خزانہ پادشاہی ملک بادشاہ کی ہے کافر ہو جاوے
مسئلہ فتاوی سراجی مین لکہا ہے اگر کسی نے کہا کہ تو علم غیب رکہتا ہے اوسنے کہا رکہتا ہون
مین کافر ہوا مسئلہ اگر کسی نے کہا یہہ کہ خدا تعالی مجکو بے تیرے بہشت مین لیجاویگا تو مین نجاؤنگا
اصح یہہ ہے کہ کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے کہا مین مسلمان ہون دوسرا بولا لعنت خدا کی
تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہو جاوے اور جامع الفتاوی مین لایا ہے کہ اظہر یہہ ہے کہ وہ کافر
ہووے بیچ فتاوی سراجی کے کہا ہے کہ جو کوئی کہے کسیکو اگر فرشتے یا پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس روپیہ نہین ہے مین یقین نہ لاؤنگا اونکا تو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے
کو کہا ای کافر اوسنی کہا اگر مین ایسا ہوتا تو تیری صحبت کا ہیکو رکہتا بعضے کہتے ہین کہ کافر ہووے
اور بعضے کہتے ہین نہین مسئلہ اگر کوئی کہے یہہ کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ہمراہ رہنے سے کافر ہووے
کیونکہ اوسکی مراد اوسکی دوری ہو مد نہی ہے مسئلہ اگر ایک نے دوسریکو کہا کہ نماز پڑہ اوسنے
جواب دیا تونے تو اتنی نمازین پڑہین تیری کیا ہاتہہ لگا یا یون کہا کہ مینے بہتیری نمازین پڑہ ڈالین
کیا ہاتہہ مین آیا کافر ہوگیا مسئلہ اگر ایک نے دوسریکو کہا تو کافر ہوا اوسنی جواب دیا کہ
کافر ہی سہی پس کافر ہوا وہ مسئلہ اگر کہا کسی نے کہ مجکو عورت کی زیادہ محبت ہی خدا تعالی سے
پس وہ کافر ہوا اور اوسکو توبہ کرنی چاہیی اور توبہ کے بعد تجدید نکاح کری مسئلہ اگر کافر نی مسلمانکو کہا

کہ مسلمانی مجھکو سکھلا تو مین تیری پاس مسلمان ہوجاؤن جواب یا کہ پہر تا فلانے قاضی یا
عالم پاس پہونچے تو وہ تجھکو سکھلاوے جب وہان تو مسلمان ہووے اصح یہہ ہی کہ کافر ہووے
اور جو واعظ کہے شخص مذکور کافر کو تو فلانے دن میری مجلس مین اسلام لاوے تو فتوی اسپر ہے
کہ کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے کہ مجھکو بازی سنے روزی اور نماز سے جلدی پکڑا کافر ہوجاوے
مسئلہ اگر کہے تو اتنی نماز مت پڑھا کر تو بے نماز کیا ہی مزہ پاوے تو کافر ہوجاوے مسئلہ
اگر کہے عقلمندونکا کام وہ ہی اور کافرونکا کام بھی وہی کافر ہوجاویگا اور جو یہہ بات کسی عالم
معین کو کہے کافر ہووے مسئلہ اگر دعا مین کہا ای خدا اپنی رحمت مجہہ سے دریغ مت کہہ
الفاظ کفر سے ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے عورت کو کہا مرتد ہوجا تو اپنے خاوند سے تو جدا
ہوجاوے پس کہنے والا کافر ہوجاویگا مسئلہ راضی ہونا کفر اپنے لیئے اور واسطے غیر اپنے
کے کفر ہے اور صحیح یہہ ہے اگر کفر کو قبیح جانکر دشمن اپنے کو چاہے کہ یہہ کافر ہوجاوے اس رضا
سے کافر نہووے مسئلہ اگر آرزو کرے اور کہے کاشکے زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا کافر ہوجاوے
اور اگر آرزو کرے اور کہے کاشکے شراب حلال ہوتی یا روزے رمضان کے فرض نہوتے کافر
نہووے جو کوئی کہے کہ خدا جانتا ہی یہہ کام مینے نہین کیا حالانکہ وہ کام اوسنے کیا ہی اصح
قولین مین کافر ہوجاوے گا اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر وہ قسم کہانے والا اعتقاد کرے
کہ اس بات سے جھوٹ کہنے مین کفر ہے اور پہر جھوٹ بولے کافر ہوجاوے گا اور اگر کفر کا
اعتقاد نرکہتا ہوگا تو کافر ہی ہوگا اور فتوی حسام الدین کا اسپر ہے مسئلہ امام طحاوی
نے کہا کہ ایمان سے وہ چیز خارج کردیتی ہے جسمین انکار پایا جاوے اوس چیز کا جسکا ایمان لانا واجب
ہے مسئلہ امام ناصر الدین نے کہا جسمین ردت یقینی ہو اوس چیز کے ظاہر ہونے سے حکم
ردت کا دیا جاویگا اور جسکی ردت ہو یا جسمین شک ہو اوسکو حکم ردت کا نچاہیئے دینا کیونکہ جو بات
یقینی اور ثابت ہی وہ شک سے زائل نہین ہوتی حال آنکہ الاسلام یعلو ولا یعلی
ہی اور مسلمان کے کافر کہدینے مین جلدی نکرنی چاہیئے حالانکہ علماء نے فتوی دیا ہے
اوس شخص کے اسلام کا جو جبر سے کفر کا کلمہ بولے مسئلہ تاتارخانی مین ینابیع سے کہا
ہے کہ ابو حنیفہ رحمہ نے فرمایا کہ نقل کفر کی کفر نہووے جب تک کہ عقیدہ اوس کفر کا نہ رکھے
مسئلہ محیط اور ذخیرہ مین کہا ہے مسلمان کافر نہین ہوتا جب کہ قصداً کفر کرے
مسئلہ مضمرات مین نصاب اور جامع اصغر سے کہا اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصداً کہا پر عقیدہ
اوس کفر کا نکیا تو بعضے علماء کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے
و بعضون نے کہا کہ کافر ہوجاتا ہے کہ یہہ رضا ہے اوسکی ساتھ کفر کے مسئلہ اگر کسی جاہل
نے کفر کا کلمہ کہا اور وہ نہین جانتا کہ یہہ کلمہ کفر ہے تو بعضون نے کہا ہے کافر نہووے اور جہل
عذر ہے اور بعضون نے کہا ہے کافر ہوجاوے کہ جہل عذر نہین مسئلہ مرتد ہوجانے ایک

کی میان بیوی مین سے نکاح اوسیوقت باطل ہوجاتا ہی قاضی کے حکم پر موقوف نہین ہی یہہ روایت ملتقی کی ہے مسئلہ اگر کسی نے ٹوپی آتش پرستون کی سی یا ہنود دنکا سا کپڑا پہنا تو بعضے علمائے کہا ہے کہ کافر ہوجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ کافر ہووے اور بعضی متاخرون نے کہا ہی اگر بضرورت پہنے کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے جنیؤ باندہا قاضی ابو حفص نے کہا کہ اگر یہہ واسطے خلاصی پانے کفار کے ہاتہہ سے باندہا تو کافر ہووے اور جو تجارت کے فائدہ کے لئے کیا ہے تو کافر ہوجاویگا مسئلہ مجوسی نوروز کے دن اکٹہے ہووین یا ہندو دوالی ہولی کے دن خوشی کرین اور کوئی مسلمان کہے کہ یہہ انہون نے کیا اچھی بات رکھی ہے کافر ہوجاوے مسئلہ مجمع النوازل سے لایا ہے کہ ایک آدمی نے ارتکاب گناہ صغیرہ کیا پس کہا اوسکو دوسرے نے کہ توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جس سے توبہ کرون کافر ہووے مسئلہ اگر صدقہ دیا مال حرام سے ثواب کی امیدواری پر کافر ہوجاوے مسئلہ اگر فقیر جانتا ہے کہ اسنے حرام سے خیرات دی ہے پس اوسپر اوسکے لئے دعا کی اور خیرات دینے والے نے آمین کہی کافر ہووے مسئلہ ایک فاسق شراب پیتا تہا اور اوسکے رشتہ دارون نے آن کر اوسپر سے درہم نثار کئے یا مبارکباد دی ہی دونون صورتون مین دونو کافر ہوئے مسئلہ حلال جاننے لواطت اپنی بیوی کے سے کافر نہین ہوتا اور اپنی بیوی کے غیر سے لواطت کرنیکو حلال جانے تو کافر ہوجاوے مسئلہ حلال جاننا جماع کا حیض کے حالت مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت ہے کفر نہین مسئلہ خسروانی مین کہا ہے کہ ایک شخص بلند جگہہ پر بیٹہا اور آدمیون نے اوس سے ازراہ تمسخر و استہزاء کے مسائل پوچہنے شروع کئے اوسنے بہی بطریق استہزاء کے جواب دیئے کافر ہوجاوے اور بلند جگہہ پر بیٹہنا کچہہ شرط نہین بیٹہا علوم دینی کر کفر ہے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ مجکو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے جو عالم کہا کرتے ہین کون اونکو کرسکتا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہی کہ میان مجکو تو سونا چاہئے علم کس کام آتا ہی کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے یہہ جو علم سیکہتے ہین یہہ کہانیان ہین یا مکر و فریب یا کہے کہ مین دانشمندون کے حیلے نہین مانتا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے میرے ساتہہ تم شرع کے پاس چلو اوسنے کہا کہ کوئی پیادہ میرے لئے لاؤ جب چلونگا کافر ہوجاوے اور اگر کسی نے کہا کہ قاضی کے پاس چلو اوسنے کہا کہ اوسکا پیادہ لا کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے ایک کو کہا کہ نماز جماعت سے پڑہ اوسنے کہا لا تقربوا الصلوٰۃ تنہا کافر ہووے مسئلہ ایک شخص نے قرآن کی آیت کو پیالی مین رکہا اور اوس پیالی کو پانی سے بہر دیا اور کہا کأسًا دِهَاقًا کافر ہوا یہی مسئلہ اگر درحق باقی کے جو دیگ مین رہ جاوے کہے والباقیات الصالحات کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے کافر ہوجاوے اور یہی حکم ہے اوسکا جو بسم اللہ کہکر حرام کہانا کہاوے مسئلہ اگر رمضان آیا اور اسنے کہا کہ رنج سر پر آیا کافر ہوجاوے

مسئلہ اگر کہا جاوے کہ آؤ فلانے کو امر بالمعروف کرین ہم اوسنے جواب مین کہا کہ اوسنے میرے ساتہہ کیا کیا ہے جو اوسکو امر بالمعروف کرون مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایک نے مدیون سے کہا کہ زر مرا دینا ہے مین دیدے کیونکہ آخرت مین زر ہتین ہوگا اوسنے جواب مین کہا کہ دس اور دے وے لکہدے مجہہ سے آخرت ہی مین سلے لیجو وہان دیدونگا کافر ہو جاوے مسئلہ بادشاہ کو جو عبادت کا سجدہ کرے باتفاق کافر ہو جاوے اور اگر بقصد تحیہ کے کرے مثل سلام کرنیکے تو اسمین علمار کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا ہے کہ کافر ہو وے اور مؤید الدرایہ شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ سجدے سے باجماع جائز نہین ہین مسئلہ جو کوئی ذبح کرے بتون کے نام پر یا گنوون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور گہرون پر اور مانند انکیکے پس ذبح کرنیوالا مشرک ہے اور اوسکی عورت بہی اوس سے جدا ہو جاویگی اور جانور ذبح کیا ہو مردار کا حکم رکہتا ہے مسئلہ دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا ہے جو کوئی کافرون کے عید کے دن جیسے نوروز مجوس کے اور ایسی ہی دیوالی دسہرے ہندون کے مین نکلے اور ساتہہ کافرون کے شریک ہوکر کہیل کود مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایمان لانا حالت یاس کا مقبول نہین ہے اور توبہ ناامیدی کی صحیح یہہ ہے کہ مقبول ہے مسئلہ شرح مقاصد مین کہا ہے جو کوئی حدوث عالم کا یا حشر اجساد یا علم جزئیات اور مانند اسکی کا کہ ضروریات دین سے ہے انکار کرے باتفاق کافر ہو وے (مانند فلاسفہ کے کہ ساتہہ قدیم ہونے عالم کے قایل ہین ۱۲) اور عقائد کے مسائل مین رافضی اور خارجی اور معتزلہ وغیرہ جو فرقے اسلام کا دعوے رکہتے ہین خلاف رکہتے ہین یعنے برخلاف اہل سنت کے اعتقاد رکہتے ہین اونکے کافر کہنے مین علما اختلاف رکہتے ہین مسئلہ علامہ علم الہدے نے بحر المحیط مین کہا ہے جو ملعون جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دشنام دیوے یا اہانت کرے یا کسی امر کی امور دین اونکے سے یا صورت مبارک اونکی کی یا کسی وصف کی اوصاف شریفہ اونکے سے عیب کرے خواہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ از راہ ہزل کے کرے وہ شخص کافر ہے واجب القتل توبہ اوسکی مقبول نہین ہے اور اجماع امت کا اسپر ہے کہ بے ادبی اور استخفاف ہر شخص کا نبیون مین سے کفر ہے خواہ کرنے والا اوسکا حلال جانکر اوسکا مرتکب ہو یا حرام جانکر مسئلہ یہہ جو رافضی کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف سے بعض احکام الٰہی کو نہین پہونچایا یہہ کفر ہے انتہی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ تحقیق متقی بیچ باغون اور نعمتون کے ہونگے خوشحال بسبب اوسکے کہ نعمت دی اونکو پروردگار اونکے نے اور بسبب اوسکے کہ نگاہ رکہا اونکو عذاب دوزخ سے ف جو ڈرنے والے ہین باغون مین ہین اور نعمت مین میوے کہاتے جو دیے اونکے ربنے اور بچایا اونکو ربنے دوزخ کی مار سے ع كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا

کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ کہاؤ اور پیو گوارا بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ٭ **فتح** ٭ کہاؤ اور پیو جو کر بدلا اوسکا جو کرتے تھے تم ٭ **مو** ٭ **تفسیر** ثنائی کہم پہلے کلو کے مقدر ہے یہہ مقولہ جنت کے کہانونکا ہوگا جنتیون کے لئے ٭

بحر ٭ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ تکیہ لگائی ہوئی تختون پر برابر ایکدوسرے کے بچہائی ہوئے اور بیاہ دین ہم اونکو ساتھہ حورون کشادہ چشم کے ٭ لگے بیٹھے تختون پر برابر بچہی قطار اور بیاہ دین ہمنی اونکو گوریان بڑی آنکہون والیان ٭ **مو** ٭ **تنبیہ** بعد ذکر دوزخیون کے ذکر جنتیون کا فرمایا تا لوگ اون باتو سے سمجہین کہ دوزخ کو داخل ہونیکے ہین اور کرین وہ کام کہ جنت مین داخل ہونیکا باعث ہین اسلئے کچہہ حدیثین جنت کی خوبیو کی لکہی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ متفق علیہ یعنی طیار کین مینے اپنی نیک بندون کے لئے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکہہ نے اونکی ذاتون کو دیکہا اور نہ کسی کان نے اونکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دلپر پس پڑہو اگر چاہو تم بیچ تحقیق و تصدیق اوسکی کے اس آیۃ کو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ الخ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہے اور رکہی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون قسم اوس چیز سے کہ سبب جسکی آنکہہ اونکی کی ہے ٭ اور فرمایا جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنے تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے ٭ اور فرمایا مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ الخ یعنے جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا چین مین رہیگا اور محتاج نہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار و ثبات ہے تغیر اور تبدیل اور خرابی اوسمین نہین ہے ٭ اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکہین گے بالاخانہ والون کو اپنے اوپر جیسے کہ دیکہتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہو بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنے باقی رہا ہو افق مین بعد پہیلنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور یہہ بلندی بالاخانون کی بسبب زیادتی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضو نکا پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہون گے کہ نہین پہنچیگا اون منازل و مراتب کو کوئی غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بہی یعنے اولیا بسبب متابعت و محبت اونکے قسم ہے خدا کی پہنچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ٭ اور فرمایا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رواہ مسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دین گے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت بین اور بہلائی تیری ہی قبضہ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے آیا راضی ہوئی تم یعنے مجہے کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے کہ نہ راضی ہوئے ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو اپنی مخلوقات مین سے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی مینے پس کہینگے ای پروردگار کونسی چیز بہتر ہے پس فرماویگا اللہ تعالے عنایت فرماؤن گا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا مین تم

اسد علیہ وسلم نے وَاِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادَہُمْ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَوْلَادَہُمْ فِی النَّارِ پہر پڑہی آپنے یہہ آیۃ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْہُمْ الخ رواہما فی المعالم اور بعضی روایتوں مین مغفرت مشرکون کی چہوٹی اولاد کی بہی مذکور ہی اور امام
اعظم سے عذاب و ثواب چہوٹی اولاد مشرکون کے توقف رکہتے ہین اور بعضے عالم کہتے ہین کہ بہشت مین جادین گے
اور خادم مومنون کی اولاد کے ہونگے اور بعضون کے نزدیک دوزخ مین جادینگے واللہ اعلم گرو مین ہوگا موافق کردار
اپنے کے جزا پاویگا مومن بہشت مین اور کافر دوزخ مین جاویگا ف **مجاہد معالم** قولہ اَلْحَقْنَا بِہِمْ ذُرِّیَّتَہُمْ
ذریات یہان صادق آتاہی باپون اور بیٹون پر پس مومن جبکہ ہون عمل کثیر لاحق ہونگے اوس سے وہ کہ کم ہون اوس
سے عمل مین باپ ہون یا بیٹے اور یہہ منقول ہے ابن عباس وغیرہ سے اور لاحق ہین ساتہہ ذریت نسبی کے ذریت
سببی کہ وہ سبب محبت ہی پس اگر ہو ساتہہ محبت کے حاصل کرنا علم یا عمل کا تو بہت ہی خوب ہون گے پس
ہوگی ذریۃ افادہ کی مانند ذریت ولادت کے آہ خطیب اور قرطبی مین ابن عباس سے منقول ہے اگر ہون باپ
بلند تر درجہ مین اوٹہاویگا اللہ بیٹون انکو باپون کے درجہ مین اور اگر ہون گے بیٹے بلند تر درجہ مین اوٹہاویگا
اللہ تعالے باپونکو بیٹون کے درجہ مین پس باپ داخل ہین اسم ذریت مین مانند قول اللہ تعالے کے وَاٰیَۃٌ لَّہُمْ
اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَہُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ اور ابن عباس سے یہہ بہی منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ
داخل ہونگے جنتی جنت مین تو پوچہیگا کوئی اونمین سے حال اپنے ماباپ اور بیوی کا اور فرزند کا پس کہا جاویگا
کہ اونہون نے نہین پایا وہ درجہ کہ تو نے پایا پس کہیگا وہ اے رب میرے مینے عمل کئے تہے اپنے لئے اور اونکے
لئے پس حکم ہوگا کہ ملادو اونکو ساتہہ اسکے گرو مین ہے یعنے گروی رکہا گیا ہے یعنے اللہ تعالے کے پاس پس
اگر اچہی عمل کئے چہٹایا اپنے نفس کو جیسا کہ چہٹایا جاتا ہے مرہون یعنے گروی کی چیز گروی رکہنے والے کے ہاتہہ سے
والا ہلاک کیا اوسکو یہہ تمثیل ہے گویا نفس بندیکا گرو رکہا گیا ہے اللہ کے پاس عوض عمل اپنے کے کہ وہ مطالبہ
کیا جاویگا ساتہہ اوسکے جیسا کہ گروی رکہتا ہے آدمی اپنی غلام کو بدلے دین کے کہ اوسپر ہوتا ہی پس اگر عمل اچہے
کئے بموجب حکم الہی کے چہٹایا اوسکو پس عمل صالح بمنزلہ دین کے ہے کہ ثابت ہی مومن پر اسلئے کہ وہ مطالبہ کیا
جاویگا ساتہہ اوسکے پس بنا بر اسکے ہوگی مراد بما کسب سے بہ نسبت خیر کے وہ چیزین کہ حکم کیا ہی اور تکلیف
دی ہے اونکو کرنے کی اللہ نے اور بہ نسبت شر کے گناہ ہی کہ کرتا ہے بالفعل اور خازن مین ہے کل امری سے
کافر مراد ہی کہ بسبب کرنے شرک کے گرو ہے یعنے محبوس ہے بسبب عمل اپنے کے دوزخ مین اور مومن نہین ہوگا
بحسب قول اللہ تعالے کے کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِیْنَۃٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ط جمل ف تنبیہ سبحان اللہ اچہے عملونکی بہہ خوبی
ہی کہ کرنیوالیکو بہی فائدہ ہین اور اور ونکو بہی اور اخیر آیۃ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا نفس بمنزلہ غلام کے گروی اللہ تعالی کے پاس اگر خوب اطاعت
وخدمت بجالایا چہٹکارا پایا والا ہلاک ہوا اسیلئے اکابر دین نہایت غمگین رہتے تہے اور روتے رہتے تہے اپنی تقصیرات پر کہ ہائے پیدا
ہوئے تہے ہم بندگی رب کے لئے کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور کیسے قاصر ہی ہم اوسکی بندگی سے حضرت
عمر رض کے چہرہ پر دو خط سیاہ تہے بسبب جاری ہونے آنسوؤن کے اور ایسا ہی حال تہا عبد اللہ بن عباس اور عمر
بن العبد العزیز اور یزید رقاشی اور فضیل بن عیاض اور بشر حافی اور معروف کرخی رضی اللہ عنہم کا اور یزید رقاشی
جب داخل ہوتے اپنی گہر مین روتی اور جب سامنے لایا جاتا اونکے کہانا روتے اور جب ملتی اپنے مسلمان بہائیونکی

ف ۵ یعنے بلا شبہ مومن اور اولاد اونکی جنت میں ہے اور مشرکین اور اولاد اونکی دوزخ میں ف ۶ یعنے اور نہ گہٹائی ہمنے ... [illegible]

پاس موتی اور رلاتی اونکو اور کہتی کہ نہین پیدا کی گئی ہی آگ مگر تجہ جیسے کی لئے اور تہی عمر بن عبد العزیز انکو دیر تک ڈر رہتی اور دوڑتے پہرتے گہر مین گہبرائی ہوئے اور چیخنی رہتی صبح تک اور اکثر گر پڑتے غش کہا کر اور تہین رابعہ عدویہ روتین اسطرح کہ بہلیتے آنسو اونکی گرد اونکے یہانتک کہ گمان کرتا آنیوالا کہ یہہ پانی وضو کا ہی اور کعب حبار رضی اللہ عنہ کہتی تہی اگر روؤن مین خوف الہی سی یہانتک کہ نکلے میری آنکہہ سی ایک قطرہ بہت محبوب ہے نزدیک میرے اس سے کہ تصدق کرون مین ایک پہاڑ سونیکا اسحالمین کہ سخت دل ہوؤن مین اور علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ علامت صالحین کی زردی رنگ کی ہی اور چندہا پن آنکہونکا اور خشکی ہونٹونکی ہی لیعنی بسبب بہت شب بیداری کی اور رونے کے اور گہبراہٹ کے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ نہین ہے رونا رونا آنکہونکا بلکہ رونا رونا دل کا ہے اسلئے کہ کبہی آدمی کی آنکہین

سعتی ہین اور دل اوسکا سخت ہوتا ہی تنبیہ المغترین وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ۝ اور پی در پی عطا کرینگے ہم اونکو میوہ اور گوشت اوس جنس سے کہ طلب کرین ۂ فتح ۂ اور پیل لگا دی ہمنی اونکو میوے اور گوشت جس چیز کا جی چاہے ۂ مو ۂ تفسیر طلب کرین اگرچہ صریح طلب نکرین ۂ ج ۂ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ۝ ایکدوسریکے ہاتہ سے لینگے وہان پیالہ شراب کا نہ بیہودہ گوئی ہوگی اوسمین اور نہ گنہگاری ۂ فتح ۂ چہیٹتے ہین وہان پیالہ نہ بکنا ہی اوس شراب مین اور نہ گناہ مین ڈالنا ۂ مو

تفسیر لینگے لزراہ تلذذ دا ور انس کے پیالے لینگے بعض اونکے بعض سے اور وہ مومن ہین اور بیبیان اونکی اور خادم اونکی جنت مین اور لغو اوس کلام کو کہتے ہین کہ نہ نفع ہو اوسمین اور نہ ضرر اور نہ گنہگاری مانند شراب دنیا کی کہ گالی گلوج بکتی ہین اور بعض نے کہا نہین گنہگار ہونگی اوسکے پینے مین ۂ جمل بحر معاہ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ۝ اور آمدرفت کرینگے گرد اونکے لیعنے خدمت کی لئے چند نوجوان ملک اونکی سے گویا وہ نوجوان موتی پوشیدہ ہین ۂ فتح ۂ اور پہرتی ہین اونکے پاس چہوکرے اونکے گویا وہ موتی ہین غلاف مین دہرے ۂ مو ۂ تفسیر مثل موتی کے ہون گے صفائی اور سفیدی مین پوشیدہ ہین لیعنی سیپ مین اسلئے کہ وہ موتی بہت اچہا اور صاف ہوتا ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ مین وہ ہوگا کہ پکاریگا خادم کو اپنے خادمون مین سے پس جواب دین گے اوسکو ہزار خادم دروازی پر سے لبیک لبیک لیعنے حاضر حاضر ۂ مد ۂ عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ نہین ہوگا کوئی اہل جنت مین سے مگر کہ سعی کرتے ہونگی اوسکی خدمت مین ہزار غلام اور ہر غلام علیحدہ علیحدہ کامون پر مقرر ہونگے اور یہہ بہی آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خادم جب ایسی ہونگے تو مخدوم کا کیا حال ہوگا فرمایا فضیلت مخدوم کی خادم پر ایسی ہوگی جیسی چودہوین رات کی چاند کی فضیلت ساری ستارون پر اور تبیان مین ہی کہ کہا حسن بصری رضی نے کہ لڑکے اولاد مشرکون کے غلمان اہل جنت کی ہون گے اور لڑکیان اونکی حور عین ہین اور اولاد مومنونکی اپنی باپون کے ساتہہ اوسی صورۃ پر ہونگے کہ دنیا مین تہی انتہی اور قرطبی مین ہے کہ آمدورفت کرین گے غلام اونکے لیکر میوے اور تحفے اور طعام اور شراب دلیل اوسکی یہہ ہی يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ و يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ پہر کہا ہی بعض نے کہ غلمان لڑکے اونکے ہین خوردسال پہلے انکے مرے تہی پس ٹہنڈی کریگا اللہ تعالی آنکہین اونکی اونسے اور بعض نے کہا کہ وہ غلمان جنت ہی مین پیدا ہون گے کہا

وتنازعون فی موضع نصب علی الحال من مفعول امددنا ویجوزان یکون مستانفا ۱۲

لے اپنے ہاتہ سے لینگے اونکے پاس رکابیان سونیکی اور آبخورے ۱۲

لے ہیرہ لے ہیرا میں اون پاس

کلمے کے دہ بری ہین ہونیکے بھی **مجر** **حمل معاً** وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ اور متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر آپسمین پوچھتی ہوی کہا
تحقیق ہم تہی پہلی اس سے دنیا مین اپنے گہر کے لوگون مین ڈرتے تہے **فتح** اور موہنہ کیا ایکون نے دوسرون
کی طرف آپس مین پوچھتے بولے ہم تہے اپنے گہر مین ڈرتے رہتے **مو** **تفسیر** بعضے بعضون
سے پوچہینگے احوال اور اعمال اور رنج وخوف دنیاوی **مجر** پوچہینگے بعضے بعضون سے اوس حال سے کہ تہے
اوسپر دنیا مین قسم خیر وشر سے اور اب ہیں ان نعمتون کو ازراہ تلذذ اور اعتراف نعمت کے ڈرتے یعنی عذاب الہی
سے مقصود ثابت کرنا خوف کا ہی تمام اوقات واحوال مین اسلئے کہ ہونا اونکا درمیان اہل اپنے کے مظنہ
تہا امن کا پس جب ڈرے اسحال مین تو ڈرنا اونکا سوای اسکے بطریق اولے ہوگا **حمل** فَمَنَّ اللّٰهُ
عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ پس بہت
سی نعمت دی ہمکو خداوند نے اور بچایا ہمکو ہوا گرم کے عذاب سے تحقیق ہم پہلے اس سے یعنے دنیا مین عبادت کرتے
تہے اوسکو تحقیق وہ ہی احسان کرنیوالا مہربان **فتح** پہر احسان کیا اللہ نے ہمپر اور بچایا ہمکو لوون کے
عذاب سے یعنے دوزخ کی بہاپ ہی نہ لگی ہم آگے سے پکارتے تہے اوسکو بیشک وہی ہے نیک سلوک رحم والا
تفسیر سموم اصل مین ہوا گرم کو کہتے ہین جو داخل ہو مسامات مین اور یہان یہہ نام رکہا گیا آگ جہنم کا
اسلئے کہ وہ ایسیہی ہے اور ندعوہ کے معنے عبادت کرتے تہے ہم اوسکو فقط نہ غیر اوسکی کو یا معنے ندعوہ کے نسالہ یعنی
مانگتے تہے ہم اوس سے بچاو آگ سے رحم والا یعنے بڑا رحم والا ہی کہ جب کوئی عبادت کرے اوسکی تو ثواب دیتا ہے اوسکو اور جب مانگے اوس سے کچہہ دیتا
ہی **مدحمل** **تنبیہ** آخر تیسرے رکوع سورہ فاطر کے بیچ مین اللہ تعالے نے مقولہ جنتیون کا
بیان فرمایا ہی کہ جب وہ جنت مین داخل ہونگے تو یون کہینگے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا
الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ
لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝ غرض جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تعالے کی نعمتونکا شکر بجا لاوینگے
اور کچہہ حال اپنا پہلا دنیا کا یاد کرینگے کہ وہان طرح بطرح کے غمون مین گرفتار تہے وہ ہم سے دور کئی اور
ایسی ہی اچہی جگہہ مین اوتارا کہ یہان چین کرتے ہین کچہہ تکلیف نہین اور اوپر کی آیۃ سے معلوم ہوا کہ خوف
الہی ہی باعث داخل ہونی جنت کا ہے چنانچہ تنبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ اخلاق اکابر دین کے سے یہہ ہی
ہی کہ بہت ڈرا کرتے تہے اللہ تعالی سے ابتدا حال مین اور انتہا حال مین لیکن حال انتہا مین خوف اللہ
تعالی کی عظمت وبزرگی کا ہوتا ہی اور لوازم خوف سے ہونا ندامت کا ہی بالضرر ابتداء حالمین اور انتہا حال مین حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ
النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور حدیث مین ہے کہ نیکی پرانی اور نابود نہین ہوتی اور گناہ بہلایا نہین جاتا
اور دیان یعنے جزا دینے والا یعنے اللہ فنا نہین ہوگا پس ہو جیسا کہ چاہی تو جیسا کریگا تو ویسا بدلہ دیا جاویگا تو کما تدین تدان اور ابو سعید خدری کہتے
تہے کہ علامت سیاہی قلب کی تین چیزین ہین نہ پاوی تو ساتہہ گناہون کے خوف اور نہ طاعت سی خوشی
اور نہ نصیحت کا اثر ابو محمد مروزی رحمۃ اللہ فرماتی ہین کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ چیز دل سی آقرار کیا اپنے

گناہ کا اور نادم ہوا گناہ سی اور نہ ملامت کی اپنی نفس کو اور جلدی کی توبہ پر اور نا امید ہوا اللہ کی رحمت سی
اور آدم علیہ السلام نے عکس اسکے کیا پس سعید ہوئے وہ پانچ چیزون سے اقرار کیا اپنی گناہ کا اور نادم ہوی اوس
سے اور ملامت کی نفس کو اور جلدی کی توبہ پر اور نہ نا امید ہوی اللہ عزوجل رحمت سی اور حاتم اصم رضی اللہ
عنہ کہتے تھے کہ اگر نافرمانی کرے تو اپنے رب کی پس جلدی کر طرف توبہ اور ندامت کی اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر
تیرا اوسنی بہت بڑا ہی اوس ورز سے کہ تیری معصیت مین ہی اور ابراہیم بن ادہم کہتے تھے کہ داخل ہونا میرا
دوزخ مین اسحالت مین کہ اطاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب زیادہ ہی طرف میرے اس سے کہ داخل ہون
جنت مین اسحالت مین کہ نافرمان تہا اللہ کا اور اوزاعی کہتے تہے قرابتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب
دیکہتے اوسکو نہ دہوکا دے تجکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باوجود مخالفت تیری خصلت اور سیرت
اونکی سے کہ اونہون نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ
شَیْئًا اور احمد بن حرب کہتے تہے اَلَمْ یَاْنِ لِلْمُذْنِبِ اَنْ یَّتُوْبَ الخ یعنے کیا نہین وقت آیا گنہگار کے لئے توبہ
کریگا پس گناہ اوسکا دیوان مین لکہا ہوا ہے اور وہ کل اپنی قبر مین غمگین وسختی رسیدہ ہوگا اور اوس گناہ
کے سبب سے آگ کی طرف کہینچا جاویگا اور ابن عباس کہتے تہے کہ نہین لایق ہے عاقل کو کہ ایذا دوی اپنے محبوب
کو پس لوگون نے مراد اس قول کی پوچہی کہا ایذا دیتا ہے آدمی اپنے نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنی کے اور جعفر
بن محمد کہتے تہے کہ جسکو نکالا اللہ تعالے نے ذلت معصیت سی غنی کیا اوسکو بغیر مال کے اور عزت دی اوسکو بغیر کنبے
کے اور انست دی اوسکو بغیر بشر کے انتہے اور بہت ایسیہی ہی حکایات درباب خوف الٰہی کے اور بچنی کے گناہ
سے اسی کتاب مین لکہی ہین اور آخیر آیۃ سے یہہ معلوم ہوا کہ پکارے تو اللہ ہی کو پکارے اور مانگے تو اللہ ہی
مانگے اور عبادت کرے تو اوسیکی عبادت کرے اور مدد مانگے تو اوسیکی مدد مانگے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہہ
آیۃ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اور دلالت کرتی ہے اسپر یہہ حدیث کہ ابن عباس کہتے ہین کہ تہا مین
سوار پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ
تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ الخ یعنے ای لڑکے نگاہ رکہہ
حق اللہ تعالی کا یعنے رضامندی اوسکی طلب کر نگاہ رکہیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ
اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگے تو کچہہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد
مانگ اللہ ہی کی اور جان کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہوین تیرے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے
تجکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون تیرے ضرر پہنچانے پر کسی چیز کے ہرگز ضرر نہین پہنچاوینگے تجکو مگر
ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اور اوٹہائے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ۞ جنتی اور دوزخیونکا
بیان فرماکر اب فرماتے ہین حضرت کو کہ نصیحت کرنے پر تم قائم رہو تا لوگ مستحق جنت ہون اور دوزخ سے
بچین کسی کے بدکہا اوپر خیال نکر فَذَکِّرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاھِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ای محمد
پس نصیحت کر نہین ہے تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے کاہن اور نہ دیوانہ ۞ **فـ** ۞ اب تو سمجہا اپنے رب
کے فضل سے پریون والا نہین اور نہ دیوانہ ۞ **موضح تفسیر** نصیحت کریئے ہمیشہ قائم رہ اور نصیحت کر

مشرکون سے اور نہ رجوع کرا وس سے بسبب کہنے اونکے کے پہلو کاہن وہ دیوانہ کاہن وہ ہی کہ خبر غیب کی دے بدون اسکے کہ خدا نے اوسکی خبر دی ہو کوئی جن تابع ہوتا ہی وہ جہوٹ سچ خبرین بیان کرجاتا ہی اوسکو کاہن بیان کرتا ہی اور نزول اس آیۃ کا اون لوگون کے حق مین ہی کہ پیغمبر خدا کو قافلے والونکے سامنے کاہن اور ساحر اور مجنون کہکر مانع اسلام سے ہوتے تہے اور آنحضرت غمگین ہوتی تہے یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت کی تسلی کے لیے ۃ مجرۃ اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ بلکہ آیا کہتے ہین شاعر ہی انتظار کہینچتے ہین ہم اوسکے حق مین حوادث زمانہ کا ۃ فتح ۃ کیا کہتے ہین یہہ شاعر ہے ہم راہ دیکہتے ہین اسپر گردش زمانہ کی ۃ موۃ تفسیر حوادث زمانہ کا کہ جلدی ہلاک ہو جیسکہ اور شاعر ہلاک ہوئے اور اصحاب اونکے متفرق ہون اور شوکت اوسکی نرہی ۃ مجرۃ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ۝ کہہ انتظار کہینچو تحقیق مین ساتہہ تمہارے انتظار کہینچنے والون مین سی ہون ۃ فتح ۃ تو کہہ تم راہ دیکہو کہ مین بہی تمہارے ساتہہ راہ دیکہتا ہون ۃ موۃ تفسیر انتظار کہینچو میرے ہلاک کا پس مین منتظر ہون تمہارے ہلاک کا یعنے مین منتظر ہون تمہارے ہلاک کا جیسے کہ تم منتظر ہو میرے ہلاک کے یہہ امر تہدید کے لئے ہے جیسے آقا اپنے غلام کو کہے کر جو چاہے تو مین غافل نہین ہون تجہسے اور انتظار کافرونکا باطل ہوا اور انتظار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور مین آیا کہ کافر روز بدر کے قتل کئے گئے اور مقہور اور قید ہوئے اور حضرت فتح یاب ۃ مجرجمل ۃ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ آیا فرماتی ہین ساتہہ اس عقیدے کے عقلین اونکی یا یہہ کہ وہ سرکش ہین ۃ کیا اونکی عقلین یہی سکہاتین ہین اونکو یا وہ لوگ شرارت پر ہین ۃ موۃ تفسیر یعنے کیا حکم کرتین ہین عقلین اونکی اس تناقض کا قول ہین کہ کاہن اور شاعر بہی کہتے ہین اور مجنون بہی یہہ کیونکر جمع ہو مجنون کیونکر شاعر اور کاہن ہوگا اور قریش عقلمند مشہور تہی اوسپر یہہ فرمایا کہ عقلین انکی کیسا یہہ حکم کرتین ہین پس یہہ استفہام انکاری ہی ۃ صلجمل ۃ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ آیا کہتے ہین بنا لیا ہی قرآن کو نہ بلکہ ایمان نہین لاتے ہین ۃ فتح ۃ یا کہتے ہین کہ بنا لیا ہی قرآن کو نہ بلکہ اونکو یقین نہین ۃ موۃ تفسیر یعنے کافر کہتے ہین کہ قرآن کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سی بنا لیا ہے بلکہ یہہ وحی اونپر یعنے ایسا امر نہین ہی جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین بلکہ بسبب کفر و عناد اپنے کے یہہ بہتان لگاتے ہین باوجود اسکے کہ جانتے ہین بطلان قول اپنے کا کہ یہہ اونکا بنایا ہوا ہے اسلئے کہ عرب عاجز تہا اوسکے مانند کے بنانے سے اور نہین ہین محمد مگر ایک شخص عرب مین سے ۃ مد ۃ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۝ پس چاہئے کہ لاوین ایک بات مانند قرآن کے اگر راست گو ہین ۃ فتح ۃ پہر چاہئے کہ لے آوین کوئی بات اسطرح کی اگر وہ سچے ہین اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ آیا یہہ پیدا کئے گئے ہین بغیر پیدا کرنیوالے کے یا خود پیدا کرنیوالے ہین ۃ فتح ۃ کیا وہ بنگئی ہین آپ سی آپ یا یہی ہین بنانیوالے ۃ موۃ تفسیر یعنے بغیر خالق کے پیدا نہین ہوئی ہین اور نہ خود خالق ہین پس کیون وحدانیت خالق پر ایمان نہین لاتے ہین اور بعض کے نزدیک غیر شیء سے مراد باپ ہی یعنے یہہ آدمی زاد ہین پتہر وغیرہ نہین ہین کیون سمجہکر ایمان خالق پر نہین لاتے اور بعضون نے کہا کہ کیا پیدا کئے گئے ہین واسطے لاشیء اور لاحساب کے

ایسے پیدا کر ہوئے ہین پس نہین حکم لنتے ﴿صلہ﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ
آیا پیدا کئے ہین آسمان و زمین بلکہ یہہ یقین نہین کرتے ﴿فتے﴾ یا اونہون نے بنائی آسمان و زمین کوئی
نہین پر یقین نہین کرتے ﴿موضح تفسیر﴾ یعنے کیا اونہون نے آسمان و زمین بنائی ہین یعنی قادر نہین ہین
انکے پیدا کرنے پر سوای اللہ خالق کے پس کیون نہین عبادت کرتے اوسکی بلکہ یہہ یقین نہین کرتے یعنے سوچتے
نہین آیتون مین تا جانین اپنے خالق اور آسمان و زمین کے خالق کو ﴿صل﴾ بلکہ یقین نہین کرتے اللہ کو
والا ضرور ایمان لاتے اوسکے نبی پر ﴿ج﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ؁ آیا
نزدیک انکی خزانے پروردگار تیری کے ہین یا یہہ ہین غالب ﴿فتے﴾ کیا اون پاس ہین خزانے تیرے رب کے
یا وہی داروغہ ہین ﴿موضح تفسیر﴾ خزانے تیرے رب کے یعنے نبوۃ اور رزق اور فضائل وغیرہا کہ جسکو
جو کچھہ چاہین سو دیوین یا یہہ ہین غالب کہ تدبیر کرین امر ربوبیت کو اور بیان کرین امور کو موافق خواہشون
اپنے کے ﴿صل﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ؁ آیا اونکے
لئے کوئی سیڑہی ہی کہ اوسپر چڑہ کر سنتے ہین پس چاہئے کہ لاوے سننے والا انکا دلیل ظاہر ﴿فتے﴾ کیا
اون پاس کوئی سیڑہی ہی جسپر سن آتے ہین تو لے آوے جو سنتا ہی اونمین کوئی سند کہلی ﴿موضح تفسیر﴾
یعنے کیا سیڑہی ہی اون پاس کہ جسپر سے چڑہتے ہین آسمان کیطرف اور سنتی ہین کلام ملائکہ کا اور جو کچھہ کہ وحی
کیجاتی ہے اونکو یعنے علم غیب یہانتک کہ جان لیتے ہین جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے یعنے پہلے ہلاک ہونا نبی کا اونکے
ہلاک پر اور فتحیاب ہونا اونکا انجام کار کو نہ فتحیاب ہونا نبی کا جیسا کہ یہہ واہیات بکتی ہین ﴿صلہ﴾ یا
یہہ معنی ہین کہ سیڑہی پر ہی آسمان پر چڑہکر کچھہ احکام الٰہی سنتے ہین اور معارضہ کرتی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
او سپر کہ سنتے ہین اگر اسکے مدعی ہین بالفرض تو لاوے سننے والا اونکا کوئی دلیل ظاہر ﴿ج﴾ اَمْ لَهُ
الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؁ آیا خدا کے لئے بیٹیان پیدا ہون اور تمہارے لئے بیٹے ﴿فتے﴾ کیا اوسکے
ہان بیٹیان اور تمہارے ہان بیٹے ﴿موضح تفسیر﴾ یہہ بھی انکی حماقت کا بیان ہے باوجودیکہ اپنے
کو عقلمند سمجھتے ہین اور واقع مین ایسے احمق ہین کہ بیٹیونکو خود تو مکروہ رکھین اور اللہ کی طرف اونکو منسوب
کرین کہ ملائکہ بیٹیان خدا کی ہین عیاذاً باللہ منہ غرضکہ یہہ نسبت کرنی ہرگز نچاہئے وہ پاک ہے اوس سے کہ کوئی
اوسکی اولاد ہو چہ جای بیٹیان ﴿صلہ﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؁ آیا
سوال کرتا ہے تو انسے کچھہ مزدوری رسالت پر پس یہہ چٹی سے گرانبار ہوئے ہین ﴿فتے﴾ کیا مانگتا ہے تو
انسے کچھہ نیگ سو اونپر چٹی کا بوجہہ ہے ﴿موضح تفسیر﴾ مغرم اوسکو کہتے ہین کہ لازم ہوا انسان پر وہ چیز
نہین لازم اوسپر یعنے کیا لازم ہوئی ہے اونپر چٹی بہاری کہ اونسے بی رغبت کر دیا ہے اور باز رکہا ہی اونکو
تیرے اتباع سے یعنی اسلام لانے سے ﴿صلہ﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ؁ اَمْ یُرِیْدُوْنَ
كَیْدًا ۚ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِیْدُوْنَ ؁ آیا نزدیک اونکے علم غیب کا ہے پس یہہ لکہتے ہین آیا چاہتے
ہین بداندیشی پس کافر وہی ہین ضرر بداندیشی مین گرفتار ہوے ﴿فتے﴾ کیا اونکو خبر ہے بہید کی سو وہ
لکہتے ہین کیا چاہتے ہین کچھہ داؤ کرنا سو جو منکر ہین وہی آتے ہین داؤ مین ﴿موضح تفسیر﴾

علم غیب یعنی کہا لوح محفوظ انکے پاس ہے کہ اوس سے لکہا خبر دیتے ہین لوگون کو یہانتک کہ کہتے ہین کہ ہم مر کر جیتے
کے نہین اور اگر جیتے بہی تو عذاب ہمکو نہین ہوویگا اور کام محمد کا اور قیامت باطل ہے یا کہتے ہین کہ محمد حادثۂ عظیم
مین گرفتار ہونگے گرفتار ہوے یعنی ضرر کید و بداندیشی کا اونہین پر عود کریگا اور تو ای محمد محفوظ رہیگا اور اس
کید سے مراد وہ مکر ہے کہ کافرون نے دار الندوہ مین جمع ہوکر مشورہ قتل اور اخراج پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا
تہا اور آخر الامر وہی مقتول و مغلوب ہوگئے بدر مین ه **مد** امْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝ آیا انکے لئے کوئی معبود ہی سوائی خدا کے پاکی ہے خدا کے لئے اوس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے
ہین ه **فتح** کیا اونکا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوا وہ اللہ نرالا ہے انکے شریک بتانے سے ه **مو**
تفسیر کوئی معبود ہی سوائی خدا کے کہ بچاوی اونکو اللہ کے عذاب سے یا مدد کرے اونکی یا رزق دیوے ه
مد وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ۝ اور اگر دیکہین ایک ٹکڑے کو
آسمان سے گرا ہوا کہین یہہ ایک ابر ہے دلدار تہ بتہ ه **فتح** اور اگر دیکہین ایک تختہ آسمان سے گرتا کہین
یہہ بدلی ہی گاڑہی ه **مو** **تفسیر** یہہ جواب قول کفار کا ہے کہ وہ کہتے تہے اگر تو ای محمد سچا ہے تو
ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے لا تا ہلاک ہووین ہم اوسپر فرمایا کہ موجب انکی کہنے کے اگر ایک ٹکڑا آسمان سے
گرے عذاب کے لئے تو کہین یہہ ابر ہے غرضکہ باوجود اسکے بہی ایمان نہ لاوین ه **مد** فَذَرْهُمْ
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ
پس چہوڑ انکو یہان تک کہ ملین ساتہہ اوس دن اپنے کے کہ اوسمین بیہوش کئے جاوینگے اوس دن کہ دفع
کرے اونکے مکر انکا کسی چیز کو اور نہ مدد دیے جاوین یعنے عذاب کے دفع کرنے مین ه **فتح** سو تو چہوڑ دے
اونکو جب تک ملین اپنے دن سے جسمین اونپر کڑاکا پڑیگا جسدن کام نہ آویگا اونکو اونکا داؤ کچہہ اور نہ اونکو
مدد پہنچیگی ه **مو** **تفسیر** بیہوش کئے جاوینگے یہہ بوقت نفخۂ پہلے کے ہوگا اور یہہ حکم پہلے قتال کے
تہا ه **مد** وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ اور تحقیق ظالمون
کے لئے ایک عذاب ہے غیر اسکے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ه **فتح** اور ان گنہگارونکو ایک مار ہے
اوس سے ورے پر وہ بہت لوگ نہین جانتے ه **مو** **تفسیر** ان ظالمون یعنے مشرکون کے لئے غیر
عذاب آخرۃ کے دنیا مین بہی عذاب ہے مانند قحط اور قتل ہونا بیچ بدر کے اور عذاب قبر کا ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے اوسکو پہر حکم کیا حضرت کو صبر کا یہانتک
کہ واقع ہووے اونپر عذاب پس فرمایا وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ آخر تک ه **مد** وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ
بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ۝ اور صبر کر واسطے
حکم پروردگار اپنے کے تحقیق تو سامنے آنکہون ہماری کے ہے اور پاکی سے یاد کر ساتہہ تعریف پروردگار اپنے
کے جسوقت کہ صبح کو اوٹہے تو اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کر اور پیچہے غائب ہونے ستارون کے بہی
فتح اور تو ٹہیرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکہون کے سامنے ہے اور پاکی بول اپنے رب کی
خوبیان ملا کر جسوقت کہ تو اوٹہتا ہے اور کچہہ رات مین بول اوسکی پاکی اور پیٹہہ دیتے وقت تارون کے
ه **مو** **تفسیر** صبر کر واسطے حکم رب اپنے کے ساتہہ مہلت دینے اونکے اور جو کچہہ کہ لاحق ہو تجہکو انکا

وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنے پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکیکے اور موافق مرضی ذات اوسکیکے اور موافق بوجھہ عرش اوسکیکے اور موافق مقدار کلمون اوسکیکے **ف** علماء رحمہم اللہ نے لکہا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی کہ جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِهٖ کہتا ہے تو اللہ تعالے ملائکہ کو فرماتا ہے کہ اس بندیکے لئے لا آلہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوق کے لکہو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکہتا ہے اللہ تعالے سے اوسکے اعمال نامہ اپنے مین بغیر عمل کئے پاویگا پس سبب اوسکا پوچھیگا حکم ہوویگا کہ یہہ عمل ہے کہ آرزو اوسکی لیگیا تہا ط‍ **فخر** ط‍ اور روایت مین آیا ہے کہ آئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگے اونکے چار ہزار گٹہلیان کہجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتہہ اونکے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تسبیح پڑہی مینے جبسے کہ کہڑا ہوا مین تیرے سرپر بہت اس سے یعنی ایسی تسبیح پڑہی مینے اس تہوڑی سی دیر مین کہ تیری تسبیحات سے ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نے سکہاؤ مجکو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ یعنے وہ تسبیح یہہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ یعنے پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کیے ط‍ اور فرمایا کہ جو کوئی کہے ہر صبح وشام سبحان اللہ سوبار گویا کہ سو حج ادا کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سوبار گویا کہ سوار کیا غازیون کو خدا تعالے کی راہ مین سو گہوڑون پر اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سوبار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ گویا کہ سو بردے حضرت اسمعیل ع کے اولاد سے آزاد کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سو بار اللہ اکبر گویا کہ نہین آویگا کوئی اوس روز مین ساتہہ عمل کے کہ بہتر ہو اس سے یعنے اسکے برابر کسیکو ثواب نہین مگر جو مثل اسکے پڑہے یا زیادہ اس سے اور فضائل تسبیح اور تحمید کے بہت آئے ہین جو چاہے مظاہر حق اور لطف جلیل وغیرہ مین دیکہہ لے اور مجالس الابرار مین جو اسباب بلا کے دفع کے لکہے ہین از انجملہ تسبیح کو بہی لکہا ہے کہ تسبیح روکتی ہے بلا کے واقع ہونیکو اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے کعب سے کہ اونہون نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ منع کرتا ہے عذاب کو اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالے کا یونس نبی ع کے حق مین فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یعنے اگر یونس تسبیح کہنے والے نہوتے تو ٹہیرے رہتے مچہلے کے پیٹ مین روز قیامت تک اور تہی تسبیح اونکی وہی جو بیان کی اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنے پکارا اندہیری مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوای تیرے پاکی ہے تجکو مین ظالمین سے ہون پہر اللہ تعالے نے اسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور ایسیہی نجات دیتے ہین ہم مومنون کو اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ مَكْرُوْبٍ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ یعنے نہین ہے کوئی غم رسیدہ کہ دعا کرے ساتہہ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہے اوسکے لئے اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ ایسی ایک چیز کے کہ جب اوترے تم مین سے کسی پر کرب یا بلا پہر دعا کرے ساتہہ اسکے نکالدے اللہ تعالے اوس سے عرض کیا گیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا دعاء ذی النون یعنے یونس کی ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور تسبیح وتحمید ہی پر کیا مقرر ہی آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت

وہر ساعت اوسکی طاعت وعبادت مین مصروف ہی اور عبادت سی کچہہ ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ ہی مقصود نہین
ہین بلکہ قاعدۂ کلیہ درباب طاعات وعبادات کے یہہ ہے کہ جو عمل وفعل کہ اوسمین ایک صفت ان صفتونمین
سے ہو موجب ثواب وباعث اجر کے ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ سبب ہو اللہ تعالے کے ذکر اور دوستی اور تعظیم اور انقیاد
احکام اوسکیکا اور یاد دلانیوالا ہو احوال عاقبت اور امور آخرت کا اور باعث ہو اوپر نفع خلق اللہ کے اور دفع ایذا
کے اون سے اور دوسرا دور کرنیوالا ہو اوصاف بدسی مانند بغض اور حسد اور کبر اور ریا اور طمع اور حب دنیا اور غفلت کے
عقبے سے اور مانند غیبت اور جہوٹ اور چغل خوری اور فحش اور لغو کے اور تیسرا نزدیک کرنیوالا ہو اچہی صفتون کے مانند
صبر اور توکل اور رضا اور تسلیم اور ذکر اور فکر اور قناعت اور مانند انکے کے جو فعل اور عمل کہ اوسمین ایک امر ان امور سے
پایا جاوے موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے لیکن بشرطیکہ کوئی وجہ وجوہ منع شرعی سے اوسمین وارد نہوئی ہو اور نزدیک
ہو ساتہہ نیت صحیح کے کہ کوئی عمل بدون نیت خالص کے مقبول نہین ہوتا ہے کہ حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ نص
قطعی ہی اسپر کیا خوب کہا ہی حضرت ابو سعید ابو الخیر نے ~ خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ + دہ چیز برون
کن از درون سینہ + حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت + بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ + رباعی دوسری ~
خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم + دہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم + صبر و شکر و قناعت و علم و یقین + تفویض و توکل
و رضا و تسلیم + چار باب وغیرہ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکہا ہے کہ بیع و شرا مین جو رعایت شریعت
کی رہے تو وہ بہی داخل ذکر ہے کذا فی مکتوباتہ

سورہ والنجم مکیۃ الا الذین یجتنبون الآیۃ

سورۂ والنجم مکی ہے نازل ہوئی یہہ بعد سورۂ اخلاص کے اور اسکو لکہا بعد سورۂ طور کے اسلئے کہ طور ختم کی گئی
ساتہہ قول اللہ تعالے کے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور یہہ شروع کی گئی ساتہہ قول اللہ تعالے کے وَالنَّجْمِ اور وجہ مناسبت
کی یہہ ہے کہ طور مین ذکر ہے مومنین کی ذریۃ کا اور اسکا کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے اور اسمین ذکر ہے ذریۃ
یہود کا اس آیۃ مین ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّہَاتِکُمْ الخ روایت کیا ابن ابی
حاتم اور ابن منذر اور واحدی نے اپنی سندون سے ثابت بن حارث انصاری سے کہ کہا تہے یہود کہتے جسوقت کہ ہلاک
ہوتا اونمین کوئی لڑکا چہوٹا کہ یہہ صدیق ہے پس پہنچی یہہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ
جہوٹے ہین یہود مَا مِنْ نَسَمَۃٍ یَخْلُقُہَا اللّٰہُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اِلَّا اَنَّہٗ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ یعنی نہین ہے کوئی جان کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ
ماکے پیٹ مین مگر کہ وہ شقی ہوتا ہی یا سعید اور اوتاری اللہ نے اوپر یہہ آیۃ ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ الخ اور جبکہ کہا مومنین کے حق میر
اَلْحَقْنَا بِہِمْ ذُرِّیَّتَہُمْ وَمَا اَلَتْنٰہُمْ مِّنْ عَمَلِہِمْ مِّنْ شَیْءٍ کہا اس جگہہ بڑی کفار کے حق مین وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی خلاف اوس
مضمون کے کہ ذکر کیا مومنین صغار کے حق مین یعنے وہان تو یہہ ہے کہ مومنون کی اولاد بہی اونکی عملون کے
سبب سے درجہ عالی کو پہنچینگے اور یہان کی آیۃ سے معلوم ہوا کہ کافر ونکو کسیکی عمل سے کچہہ فائدہ نہین ہے سوائے
اپنے عمل کے کہ ایمان لاوین اور یہہ وجہ نادر ہے مناسبت مین اور آیتین اس سورہ کی باسٹہہ ہین اور کلمات
... سو سا ٹہہ اور حروف ایکہزار چارسو پانچ اور رکوع تین ہین تناسق الدرر فی تناسب السور وغیرہ ربط دونو
سورتون مین یون ہے کہ سورۂ طور مین بیان ہے توحید وحقیقت کا اور بیان ہے باطل کرنے کفر اور اقوال
کا اور خبرین ہین اگلی امتون کی کہ موحدین کو نجات ہوئی اور کافر ہلاک ہوی اور اسمین تسلی دی ہے

مین کافر ہوا سا تہہ رب نجم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کہ نہین ڈرتا تو اس سے کہ مسلط کرے اللہ تجہ
کتا اپنا پس نکلا ابو لہب کا بیٹا ساتہہ لوگون کے سفر مین یہانتک کہ جب پہنچے ایک راہ مین تو سنی لوگون نے آواز
شیر کی پس کہا اوسنے کہ یہہ میری ہی کہانیکا ارادہ رکہتا ہے پس جمع ہوئے لوگ گرد اوسکے اور اوسکو بیچ مین کر لیا تہا تک
کہ جب سوئے لوگ تو آیا شیر اور پکڑ لیا سر اوسکا یعنے اوکہاڑ لیا ۃ درمنثور ط عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ سکہایا ہی محمد کو فرشتہ بہت قوۃ والے صاحب حسن نے
پس سیدہا کہڑا ہوا وہ فرشتہ اور وہ کنارہ بلند آسمان پر تہا ۃ فتح ط اوسکو سکہایا سخت قوتون والے نے
زور آور نے پہر سیدہا بیٹہا اور وہ تہا اونچے کنارہ آسمان کے ط مو ۃ تفسیر شدید القویٰ سے مراد
جبرئیل ہین جمہور کے نزدیک اور حال اونکی قوۃ کا یہہ ہے کہ قوم لوط کی بستیان ہتہ زمین سے اپنے پر کے اوپر اوٹہاکر
آسمان تک پہنچائین پہر اولٹ دین اور قوم ثمود پر ایک چیخ ماری پس صبح کی اونہون نے زانوون پر گرے
ہوئے یعنے مردہ اوندہے پڑے ہوئے پس سیدہا کہڑا ہوا اپنی صورۃ اصلی پر نہ اوس صورۃ پر کہ وحی لانے کے
وقت بنا لیتے تہے کہ دحیہ کلبی کی صورۃ بنکر آتے تہے اور یہہ اسلیے ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تہا کہ
دیکہین اونکو صورۃ اصلی مین پس سیدہے کہڑے ہوئے حضرت کو دکہانیکے لیے افق اعلی مین کہ وہ مطلع آفتاب
کا ہے پس بہر دیا کنارہ اور کہا ہے بعضے عالمون نے کہ نہین دیکہا جبرئیل کو کسی نبی انبیا علیہم السلام مین سے
سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دوبار ایکبار زمین مین اور ایکبار آسمان مین ۃ مد ط ابن مسعود سے منقول ہے
کہ کہا دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلی مین اس حال مین کہ اونکے چہہ سو پر تہے
ہر پر نے روک لیا تہا کنارہ آسمان کو ساری حدیث بیان فرمائی ۃ درمنثور ط کنارہ بلند آسمان پر
تہا کہ انتہا دنیا کے نزدیک مطلع آفتاب کے ہے اور معالم مین ہے کہ معنی آیۃ کے یہہ ہین کہ سیدہے اور برابر کہڑے
جبرئیل اور محمد شب معراج مین افق آسمان پر انتہی پس ضمیر ہوگی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اور بقول
بعض کے ضمیر ہوگی پہرتی ہے جبرئیل کیطرف یعنے سیدہے کہڑے ہوئے جبرئیل اور وہ افق اعلی پر تہے یعنے وہان
اپنی اصلی صورۃ پر قائم ہوئے اور آیا ہے کہ جبرئیل ہمارے پیغمبر کے پاس بصورۃ آدمی کے آتے تہے جیسکہ اور
انبیا کے پاس آتے تہے ایکبار آنحضرت نے اونکو فرمایا کہ صورۃ اصلی پر اپنے کو دکہاؤ میرے تئین پس دوبار
دکہایا ایک تو زمین پر جانب مشرق کے کہ افق اعلی عبارت اوس سے ہے اوسوقت کہ رسول علیہ السلام حرا
مین تہے جبرئیل جانب مشرق کے ظاہر ہوئے اور اونکے وجود سے مغرب تلک تمام کنارہ آسمان کا سد ہوا
ہوا رسول علیہ السلام کو غش آگیا پس جبرئیل نے بصورۃ آدمی کے ہوکر آنحضر کو گلے سے لگایا اور غبار آپکے چہرۂ
مبارک سے پونچہا ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى مبین اسکا ہے اور دوسری بار سدرۃ المنتہی کے پاس صورۃ اصلی اپنی آنحضرت کو
دکہائی تہی شب معراج مین اور اونکی صورۃ پر کسی پیغمبر نے سوائے ہمارے پیغمبر کے نہین دیکہا ۃ بحر ط

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ۝ پہر نزدیک ہوا اور اوتر آیا پس پہنچا مسافت دو کمان کو یا نزدیک تر اوس سے پس پیغام پہنچایا یعنے جبرئیل نے
طرف بندہ خدا کی جو کچہہ کہ پہنچایا جو جہوٹ داخل نکیا دل پیغمبر نے اوس چیز مین کہ دیکہا ۃ فتح ط پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

پہر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ یا اوس سے بہی نزدیک پہر حکم بہیجا اللہ نے اپنے بندی پر جو بہیجا جہوٹ نہ دیکہا دل نے
جو دیکہا ٥ **موضح تفسیر** پہر نزدیک ہوا جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فَتَدَلّٰی پس زیادہ ہوا قرب
مین اور قوسین سے کمانین عرب کی مراد ہین اور کلام عرب مین اکثر اندازہ ساتہہ کمان اور نیزہ اور کوڑے اور
ذراع اور باع کے آیا کرتا ہے جیسا کہ یہہ ہے لَاصَلٰوۃَ وَلَاکَلَامَ اِلَّا اَنْ تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ مِقْدَارَ رُمْحَیْنِ اور حدیث مین
آیا ہے لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَوْضِعُ قَدِّہٖ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا وَالْقِدُّ السَّوْطُ یا نزدیک تر یعنے بحسب اندازہ
تمہارے جیسا کہ فرمایا اَوْ یَزِیْدُوْنَ اور یہہ اسلیے ہے کہ وہ خطاب کیے گئے ہین بحسب لغت اونکے اور مقدار سمجہہ اونکی
اور عرب کہا کرتے ہین ہٰذَا قَدْرُ رُمْحَیْنِ اَوْ اَنْقَصُ وَقِیْلَ اَوْ اَدْنٰی اِلٰی عَبْدِہٖ یعنے طرف بندہ خدا کے مَا اَوْحٰی تفخیم یعنے
تعظیم منظور ہے اوس وحی کی کہ بہیجی طرف حضرت کے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ وحی بہیجی حضرت کی طرف اِنَّ
الْجَنَّۃَ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتُکَ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ یعنے جہوٹ داخل نکیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل نے
اوس چیز مین کہ دیکہا اوسکو اپنی نظر سے کہ وہ صورت جبرئیل کی تہی یعنے نہین کہا اونکے دل نے اوس چیز کو کہ دیکہا اوسکو
نہین پہچانتا مین اور اگر کہتا یہہ البتہ ہوتا جہوٹا اسلیے کہ پہچانتا تہا اوسکو مراد یہہ ہے کہ محمد نے دیکہا اوسکو اپنی
آنکہون سے اور پہچانا اوسکو اپنے دل سے اور نہین شک کیا اوسکے حق ہونے مین اور بعضون نے کہا کہ
مرئی یعنے جو چیز دیکہی اللہ سبحانہ وتعالے ہی دیکہا اوسکو سر کی آنکہون سے اور بعضون نے کہا دل سے دیکہا
ملہ یہہ نزدیک ہوتا اور اوتر آنا جبرئیل کا واسطے کلام کرنیکے تہا حضرت سے چنانچہ جملہ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ
مبین اسکا ہے اور نزدیک ایک جماعت کی ضمیر دَنٰی کی خدا کی طرف پہرتی ہے یعنے نزدیک ہوا خدا محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مسافت دو کمان کو پہنچا اور حدیث معراج مین بہی یہہ معنی مذکور ہوئے ہین اور بقول
مجاہد کے یہہ معنی ہین دَنٰی جِبْرَئِیْلُ مِنْ رَّبِّہٖ (قریب ہوا جبرئیل اپنے رب سے) اور بقول ضحاک کے دَنٰی مُحَمَّدٌ مِنْ رَّبِّہٖ فَتَدَلّٰی فَاَہْوٰی
لِلسُّجُوْدِ وَکَانَ مِنْہُ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور بقول بعض کے معنی قاب قوسین کے یہہ ہین کہ قریب ہوا مثل
قرب چلہ کے کمان سے اور بقول بعض کے بمعنی قدر ذراعین کے ہے اور کہتے ہین کہ عادت عرب کی یہہ تہی
کہ جب تاکید کسی عہد کی ایسی چاہتے تہے کہ ٹوٹے نہین تو ہر ایک دونون عہد کرنیوالون مین سے کمان اپنی لیکر
دونون کمانونکو آپسمین ملاتے تہے اور دونون ساتہہ تیر پہینکتے تہے اور یہہ عمل اونکے نہایت مضبوطی عہد اور
موافقت کے لیے ہوتا تہا اسطرح کہ بعد اوسکے رضا ایک کے بیچ رضا دوسریکے اور غضب ایک کا بیچ غضب
دوسرے کے ہو پس اس آیہ مین بیان اوسکا ہو کہ محبت اور قرب پیغمبر کا ساتہہ خدا کے ایسا تاکید پایا کہ مقبول
پیغمبر کا مقبول خدا کا اور مردود پیغمبر کا مردود خدا کا ہے اور یہہ جو فرمایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی مضمون اس
وحی مین بہت اقوال آئے ہین بعض نے کہا وہ یہہ ہی اِنَّ الْجَنَّۃَ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اَنْتَ وَعَلَی
الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَہَا اُمَّتُکَ اور بقول بعض کے یہہ کہ امت تیری طاعت میری بجالاوین گے اور نافرمانی بہی
کرین گے طاعت اونکی میری رضا سے ہے اور معصیت میری قضا سے جو کچہہ کہ میری رضا سے ہوگا اگرچہ تہوڑا
ہو قبول کرونگا مین اور جو کچہہ کہ میری قضا سے ہوگا اگرچہ بہت ہو عفو کرونگا مین اسلیے کہ رحیم ہون مین مَا کَذَبَ
الْفُؤَادُ الخ یعنے جہوٹ نہ کہا محمد کے دل نے اوس چیز مین کہ دیکہا یعنے بیچ دیکہنے حق کے شب معراج مین جیسا کہ

معراج مین ثابت ہی اور بقول بعض کے جبرئیل کو دیکہا کہ چہہ سو بازو رکہتے تہے اور صحیح دیکہنے حضرت کے خدا کو شب معراج مین دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک چشم دل سے اور نزدیک اکثرون کے چشم سر سے دیکہا اور سبب اس اختلاف کا یہہ ہے کہ حضرت عائشہ وغیرہا نے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رایت ربی بحسب فہمید اپنے کے رویت دل پر حمل کیا ہے والا بقول اکثر صحابہ کے چشم سر سے دیکہا اور نزدیک عائشہ رض کے مراد ما رای سے اس آیۃ مین جبرئیل ہین اور حدیثین دونون طرح کی کتب حدیث اور تفاسیر مین روایت کی گئی ہین

بحجر ﴿ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ﴾ **فتح** کیا اوس سے جہگڑتے ہو اوپر جو اوسنے دیکہا **موضح** کیا تم گفتگو کرتے ہو پیغمبر سے اوس چیز مین کہ دیکہتا ہے **تفسیر** مجادلہ کرتے ہو پیغمبر سے اوس چیز پر کہ دیکہا اور دفع اور تکذیب اوسکی چاہتے ہو اور مجادلہ کفار کا یہہ تہا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے معراج کی خبر دی تو کافرون نے کہا کہ اگر سچ کہتا ہے تو تو صفت بیت المقدس کی کہہ اور قافلہ کہ اوس طرف گیا ہے کہان تہا اور ایسہی اور نشانیان راہ کی پوچہین واسطے امتحان صدق اونکے کے اسلیئے کہ جانتے تہے کہ حضرت نے بیت المقدس اور راہ اوسکی نہین دیکہی ہے اور حق تعالے نے اونکے سوال کے وقت تمام پردے اونکی نظر کے آگے سے اوٹہا دیئے اور سب چیزین آپ پر ظاہر کین جو کچہہ کہ کافر پوچہتے تہے آنحضرت بتاتے تہے تا ہم کفار کفر سے باز نہ آئے

بحر تنبیہ یہہ باتین جو مذکور ہوئین باعث اللہ و رسول کے ایذا کے ہتین جسپر لعنت اللہ کی دنیا اور آخرت مین وارد ہوئی وَمَنْ یَّقْنُتْ کے سیپارہ کے ربع کے اوپر اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا بعد اسکے مومن مردون اور عورتون کے ایذا دینے کی بیان فرمائی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اللہ اور رسول کے ایذا کے دینے والی کافر تہے کہ بیان کرتے تہے اللہ کے لیئے وہ عیب جنسے وہ پاک ہی یعنے اولاد اور شریک اوسکے مقرر کرتے تہے اور جہٹلاتے تہے اوسکے رسولونکو کذا فی الجلالین اور عجب نہین کہ مراد تمام گناہ ہون کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالی کو نہایت رنج ہوتا ہے اور حضرت کے آگے عمل اونکے امتیون کے جب پیش ہوتے ہین تو آپکو ایذا ہوتی ہے جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم

﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ﴾ اور تحقیق دیکہا تہا محمد نے اوس فرشتہ کو یعنے جبرئیل کو ایکبار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی کے نزدیک اوس سدرہ کے ہے بہشت آرام گاہ **فتح** اور اوسکو اسنے دیکہا ہے ایک دوسرے اوتارے مین پرلے حد کے بیری پاس اوس پاس ہے بہشت رہنے کی **موضح** **تفسیر** ایکبار دوسری یعنی دیکہا ہی رسول خدا علیہ السلام نے جبرئیل کو اونکی صورت اصلی مین ایکبار دوسری نزدیک سدرہ کے جیسا کہ اول اس سورۃ مین مذکور ہوا اور بقول ابن عباس رض کے معنی راٰہ کے یہہ ہین کہ دیکہا رسول خدا عم نے خدا کو ایکبار دوسری اسلیئے کہ ابن عباس رض نے کہا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کئی بار عروج اور نزول آسمان پر واسطے سوال تخفیف عدد نمازون کے ہوا تہا دو عروج مین اون عروجون مین سے خدا تعالی کو دیکہا نزلۃ اخری سے یہہ مراد ہے سدرۃ المنتہی کے یہہ درخت ہے بیری کا ساتوین آسمان مین ہے کہ علم اور عمل وہین تک پہنچے ہین اور پرے اوسکے نہین گذرتے اسلیئے اوسکو سدرۃ المنتہی

کہا اور یہہ اوسکا غیب ہے کہ اوسکو سوای خدا کے کوئی نہین جانتا تفسیر معالم مین لکہا ہے الیہا ینتہی ما یعرج
بہ عن الارض الخ یعنے طرف سدرہ کی پہنچتا ہی جو کچہہ چڑہتا ہی زمین سے پس لیلیا جاتا اوس سے اور سدرہ کیطرف پہنچتا ہی جو کچہہ اوترتا ہی
اوسکی اوپر سے لیلیا جاتا ہی اوس سے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ بیر سدرۃ المنتہی کی مانند مٹکون ہجر کی ہین اور پتے اوسکی مانند کان ہاتہی کے
چلے سوار اوسکے شاخون کے سایہ مین سو برس اور اوسکے شاخون کے سایہ مین بیٹہین لاکہہ سوار بیٹہے اور مقاتل رحمۃ
فرماتے ہین کہ سدرہ ایکدرخت ہی کہ اوٹہائی ہوے ہی زیور اور لباس اور پہل سب طرح کے اگر ایک پتہ رکہا
جاوے اوسمین سے زمین مین تو روشن کردے زمین والون کو اور وہ طوبی اللہ کا ہے ذکر کیا اوسکو اللہ
نے سورۂ رعد مین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکہا مینے اوسکے ہر پتے پر فرشتہ کہڑا ہے اور تسبیح خدا کی کرتا ہے
رواہ فی المعالم بہشت آرامگاہ ہے کہ رہینگے اوسمین متقی اور بعض نے کہا کہ جگہہ پکڑتے ہین طرف اوسکے اروح
شہیدون کی ﴿ **مدلجر** ﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ فرشتہ کو دیکہا
اوسوقت کہ ڈہانکتا تہا سدرہ کو جو کچہہ کہ ڈہانکتا تہا یعنے جسوقت کہ انوار الٰہی نے ہر جانب سے سدرہ کو گہیر لیا تہا
اور یہہ شب معراج مین تہا واللہ اعلم کجروی نکی پیغمبر کی آنکہہ نے اور مقصد سے تجاوز نکیا ﴿ **فتح** ﴾ جب
چہپا رہا تہا اوس بیری پر جو کچہہ چہپا رہا تہا بہکی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑہی ﴿ **موضح تفسیر** ﴾
یعنے انوار ذوالجلال نے اوسکو ڈہانکا تہا اور بقول بعض کے ملائکہ نے بسبب کثرت اپنی کے اوسکو ڈہانکا
تہا مانند جانورون کے کہ درخت کو ڈہانک لیتے ہین اور بقول بعض کے سونیکے ٹڈون نے اوسکو ڈہانکا
تہا کجروی نکی الخ یعنے نظر کرنیسے اپنے مقصد پر کہ شہود حق کا تہا یعنے کسیطرف سوای جانب حق کے متوجہ نہو
اور یہہ وصف کمال ادب اور عالی ہمتی اور زیادتی محبت آنحضرت کیکا تہا ساتہہ خدا تعالے کے ﴿ **س** ﴾ مرا نمر
براق عشق پرواز ٭ تا حجلہ ناز و پردۂ راز ٭ پس پردۂ پیش دیدہ برخاست ٭ بے پردہ بدید آنچہ میخواست ٭
﴿ **مجم** ﴾ جو کچہہ کہ ڈہانکتا تہا الخ یہہ برائی بیان فرمائی اوس چیز کی کہ ڈہانکتی تہے پس تحقیق جانا گیا اس عبارت سے
کہ جس چیز نے ڈہانکا تہا قسم خلائق سے کہ دلالت کرتے تہے عظمت وجلال الٰہی پر وہ ایسی چیزین تہین کہ وصف
اونکا بیان نہین ہوسکتا اور بعضون نے کہا کہ ڈہانکا تہا اوسکو جماعت کثیر نے ملائکہ سے کہ عبادت کرتے ہین اللہ
کی نزدیک اوسکے اور بعضون نے کہا کہ ڈہانکا تہا اوسکو سونیکے ٹڈون نے اور کجروی نکی یعنی پہری نہین نظر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکہنی اون عجائب کے سے کہ حکم کیا تہا اونکے دیکہنے کا یعنے خوب طرح دیکہا اور
یعنے تجاوز نہین کیا اوس چیز سے کہ حکم ہوا تہا اوسکے دیکہنے کا ﴿ **مد** ﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝
تحقیق دیکہین محمد نے بعضی نشانیان بڑی پروردگار اپنی کی ﴿ **فتح** ﴾ بیشک دیکہے اپنے رب کے بڑے نمونے
﴿ **موضح تفسیر** ﴾ نشانیان بڑی مثل رفرف سبز اور عرش اور کرسی اور جبرئیل کے ساتہہ چہہ سو پرون کے اور
اور ملائکہ کے اور عجائب ملکوت آسمان کے کہ کتنی اور بڑائی اونکی سوای خدا کے کوئی نہین جانتا اون سبکو رسول
علیہ السلام نے صحیح جانے اور آپنے شب معراج مین دیکہا ﴿ **مجم** ﴾ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ
الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ آیا دیکہا تمنے لات کو اور عزی
کو اور منات تیسرے بے قدر کو آیا تمہارے لئے فرزند بیٹا ہو اور خدا کے لیے بیٹی یہہ قسمت اوسوقت قسمت بے انصافی

ہوں **فـ** بھلا تم دیکھو تو لات اور عزیٰ اور مناۃ وہ تیسری پچھلی کیا تمکو بیٹے اور اوسکو بیٹیان تو تو یہہ بانٹا بہونڈا **تفسیر** یہہ نام ہین بتون کے کافر کہتے تہے یہہ بیٹیان ہین اسکی اونکی مان جنون کی بیٹیان **مو** آیا دیکہا تمنے یعنے خبر دو ہمکو ان چیزون کی کہ پوجتے ہو تم اونکو سوای اللہ عزوجل کے کہ کیا اونکو وہ قدرت وعظمت ہے کہ تعریف بیان کی گئی ساتہہ اونکی رب العزۃ کے اور لات وعزیٰ نام تو نکا ہی کہ قریش اونکو پوجتے تہے اور لات کو اللہ کے نام سے اور عزیٰ کو نام عزیز سے مشتق کیا تہا اور لات طائف مین تہا کہ ثقیف اوسکو پوجتے تہے اور عزیٰ ایکدرخت یا بت تہا کہ غطفان اوسکو پوجتے تہے اور روایت کیا گیا ہی خالد رضنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اوس درخت کو کاٹا اور ایک عورۃ پراگندہ بال وہان سے نکلی خالد نے اوسکو مار ڈالا اور منات ایک پہاڑ کا ٹکڑا تہا کہ خزاعہ اوسکو پوجتے تہے اور بقول بعض کے بت تہا ہذیل اور خزاعہ اوسکو پوجتے تہے اور بقول بعض کے یہہ تینون بت پتہر کے اور کعبہ کے اندر تہے قریش اونکو پوجتے تہے اور الاخریٰ صفتہ ذم کی ہے یعنے متاخرۃ وضیعۃ المقدار یعنے بیقدر مانند قول اللہ تعالے کے وَقَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یعنی کہا اونکے ضعفا نے اپنے رئیسون اور اشرافون سے اور جائز ہے یہہ ہو اولیۃ اور تقدم اونکی نزدیک لات اور عزیٰ کو کہتے تہے مشرک کہ فرشتے اور یہہ بت اللہ کی بیٹیان ہین اور پوجتے تہے وہ اونکو اور گمان کرتے تہے کہ یہہ شفعا یعنے سفارش کرنیوالے اونکے ہین نزدیک اللہ تعالے کے باوجود اسکے کہ بیٹیونکو کارہ تہے اور مکروہ رکہتے تہے اونکو پس کہا گیا اونکو اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى یعنے ٹہیرانا تمہارا اللہ کے لئے بیٹیان اور اپنے لیئے بیٹے قسمت ضیزی یعنے ظلم کی ہے **ترجمہ** اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى نہین ہین یہہ بت مگر نام کتنے کہ مقرر کیا ہے اونکو تمنے اور تمہارے باپون نے اوتاری نہین ہے خدا نے اونکے ثبوت پر کوئی دلیل پیروی نہین کرتے ہین مگر وہم فاسد کی اور اوس چیز کی کہ خواہش کرتے ہین نفس اور تحقیق آئی ہے اونکو اونکے پروردگار سے ہدایت **فـ** + یہہ سب نام ہین جو رکہہ لئے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے اللہ نے نہین اوتاری انکی کوئی سند نری اٹکل پر چلتے ہین اور جو جیون کے چاؤ ہین اور پہنچی اونکو اونکے رب سے راہ سوجہہ **مو** **تفسیر** مگر وہم فاسد کی یعنے اپنے وہم فاسد اور ہوای نفسانی سے سمجہہ رہے ہو کہ ہم حق پر ہین اور آئی اونکو اونکے پروردگار سے ہدایت کہ قرآن وپیغمبر ہین اور یہہ دونو خبر دے رہے ہین کہ معبود بحق سوای خدا کے کوئی نہین ہے اور یہہ بت جمادات ہین خدائی کے لائق نہین لیکن انہون نے اسپر کچھہ عمل نکیا **جمله تنبیہ** ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو چیزین پوجی جاتی ہین اور تعظیم کی جاتی ہین سوای معبود برحق کے وہ باطل وباعث گمراہی کی ہین اوسوقت کے کافر بت پتہر کے پوجتے تہے اسوقت کے نام کے مسلمان تعزیہ اور چہڑی اور مینڈہی وغیرہ کو پوجتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور مرادین اپنی اوس سے مانگتے ہین یہہ بہی ویسیہی ہین جیسا کہ رب العلمین نے اس آیۃ مین بیان فرمایا یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے اے

ایمان والون سوائی اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کے پلیدی ہین عمل شیطان سے
پس بچو تم اوس سے تاکہ مطلب کو پہنچو تم **ف** انصاب جمع نصب کی ہے ساتھہ زبر اور پیش نون اور جزم صاد
کے اور ساتھہ پیش دونون حرفون کے ایک پتھر ہوتا تھا کہ اوسکو کھڑا کرتے اور پوجتے سوائے اللہ کے اور جانور
ذبح کرتے اوس پر واسطے تقرب معبودون اپنے کے اور جو کھڑا کیا جاوے اور اعتقاد کیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ درخت
ہو یا پتھر پس وہ نصب ہے یہہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور مجالس الابرار مین لکھا ہے وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نَصَبٍ
وَهُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَمَحْوُ
اَثَرِهٖ انتہی پس انصاب کی ان تفسیرون کے موجب تعزیہ اور مینڈہی اور چھڑی وغیرہا انصاب مین داخل
ہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے تامل کرنیوالے پر کہ ان چیزون کے بنانیوالے کیا کیا معاملے پوجا کے انکے ساتھہ
کرتے مین سجدہ کرتے ہین اور نیز بیٹے روٹیان کاغذ کی چڑہاتے ہین واسطے طلب بیٹے اور روئی کے اور چلے
باندہتے ہین اور نیز قضائے حوائج کے لئے اور چڑہاوے چڑہاتے ہین اور سہرے باندہتے ہین اور طرح طرح
کی خرافات کرتے ہین اور مولینا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے
اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذات اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے
یعنے مانند عورتون سوگ رکہنے والیون کے بیٹہے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین ہوا
مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوائے زوج کے اگر کوئی قرابتی مرے تو
تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف
مین آیا ہے لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى الْمَيِّتِ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَعَشْرًا پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے
اور فرائض ونوافل اوسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ
آوٰى مُحْدِثًا عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یعنے جو کوئی نئی بات
نکالتا ہے یعنے بدعت سیئہ یا جگہہ دیتا ہے بدعتی کو اوس پر لعنت ہی اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور
نہین قبول کرتا اللہ تعالے اوسکے فرض ونفل اور روایت مین آیا ہی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ
فَهُوَ رَدٌّ یعنے جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہولیں وہ مردود ہی اور اس
مجلس مین بہ نیت زیارت اور گریہ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہین اسلیے کہ وہان زیارت نہین ہے کہ اوسکے
لیے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا چین قابل ازالہ کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا
فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ
یعنے جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع کے پس چاہیئے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور اپنے
ہاتھہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ
ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری مین جا کر مرثیہ اور کتاب سننی بہی جائز نہین اسلئے کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال
واقعی نہین ہوتا بلکہ جہوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی ہی پس سننا اسکا بلکہ جانا بہی ایسی مجلس مین روا نہین

چنانچہ حدیث شریف مین بہی واقع ہوئی ہے سننے اور پڑہنے مرثیون کے سے عَنْ اِبْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ یعنے روایت ہے ابی اوفی سے کہ منع فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا
فی نفسہ مضائقہ نہین لیکن ہیئت اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت قوم
مبتدعون کے ساتہہ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز واجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف مین
آیا ہے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنے جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین
سے ہے اور اسحدیث مین بہی داخل ہے مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ رَضِیَ عَمَلَ قَوْمٍ کَانَ شَرِیْکًا
لِمَنْ عَمِلَ بِہٖ یعنے جو کوئی بہیڑ بڑہاوے کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین کا ہے اور جو کوئی راضی ہو
کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہے شریک اوسکے کرنیوالے کا اور ایسی جگہہ فاتحہ درود پڑہنا بہی درست نہین اسلیے
کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ و دور کرنیکے ہے اور نجاست باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جائے پڑہنے چاہئے کہ پاک
ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے پس جو شخص کہ پائخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا ملامت کیا گیا اور
طعن کیا گیا ہوگا ایسیہی اوس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے وہان بہی پڑہنا موجب ملامت
اور مطعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑہا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کے فقط اوس مکان مین کہ تبرک صحیح مثل
موئے مبارک کے رکہا ہو یا نرکہا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہہ بہی
جائز نہین اسلئے کہ یہہ بہی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ
پڑہنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موئے مبارک کے اکثر جائے صحت کو نہین پہنچا پس تبرک ہونا اوسکا
بنابر اوہام عوام کالانعام کے ہے اوسکو تبرک جاننا نچاہئے جب تک کہ تبرکیت اوسکی ثابت نہو اعتقاد اوسکی
صحت کا نہ کرنا چاہئے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب
کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موئے مبارک وغیرہ
کے کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کیلئے جانا مضائقہ نہین اور ترک کرنا زینت و لذات کا مانند نہ کہانے
پان اور گہی اور گوشت وغیرہ کے بہی درست نہین جیسکہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری
وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہم خانگی ہونیکے اور اسباب اپنا اوسکے
لئے مانگی دینا جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر جائز نہین لہ اور مرثیہ
خوانی اور کتاب خوانی بہی نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بہی کیا ہے جیسکہ اوپر گذرا
اور اسیطرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہے کہ حدیثون مین وعید آیا ہے اسپر کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ
وَالْمُسْتَمِعَۃَ یعنے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والیکو اور اجرت یعنے
مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسکہ مزامیر و
غنا کہ حرام مین اجرت لینی بہی اونپر حرام ہے اسیطرح ان چیزونپر بہی حرام ہے مہندی بہی روشن کرنی حضرت
سید عبد القادر جیلانی رح کی بہی بدعت ہے اسلیے کہ جب مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین ہے ویسا ہی

سیندہی مین یہی ہے **سوال** مینڈہی بدعت حسنہ ہی یا سیئہ ہے اور اگر سیئہ ہی تو سب برابر ہین یا کچہہ فرق ہے اور اوسکی برائی حد حرمت کو پہنچتی ہے اور فاعل اوسکا مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا ویا فاعل اوسکا صاحب صغیرہ کا ہے **جواب** یہہ تمام امور بدعت سیئہ ہین اور تفاوت امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہی جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہی چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی معلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَ صَدَقَۃً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَلَا جِہَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنے روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہی وہ اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہی بال آٹے گندہے مین سے کہ کچہہ اوسمین لگا نہین رہتا صاف نکل آتا ہی انتہے اور بدعتی عام ہے کہ آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہی بلکہ اور نے کیا ہے اور یہہ شخص پسند کرتا ہے اوسکو دونون کو بدعتی کہین گے اور حدیث ابن ماجہ مین یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَہٗ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہے حدیث مین اگر ضلالت اوسکی اس حد کو پہونچی کہ اوسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہوگا اور یہہ فرق اوس صورت مین ہے کہ بدعت کو اچہا نسمجہے یعنے اچہا سمجہنے والا کافر ہوتا ہے دونون صورتون مین جیسا کہ اوپر صراحۃً فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سے ہے اور حلوی وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کے آگے لاتے ہین اور اوسپر نیاز دیتے ہین اور رکہا رہنے دیتے ہین اور شب عاشور کی قابین حلوی کی تعزیہ کے تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبحکو اوٹہاکر تقسیم کرتے ہین پس سبب لیجانے اوسکے کے آگے تعزیہ وغیرہ کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کے بہی تشبیہ ساتہہ کفار و بت پرستون کے ہوتی ہے اور اس جہت سے اوسمین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی پس ای بہائیون غرض اس کلام طویل کے نقل کرنے سے یہہ ہے کہ صاف مولانا مرحوم کی تحریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچہا جانکر بناوے یا دیکہنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ بہی اس سے بچنا چاہیئے اور اپنے گہر والونکو بہی بچاؤ کہ نہ جانے دو ٭ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ۝ آیا میسر ہے آدمی کو جو کچہہ آرزو کرتا ہے ٭ **فتح** ٭ نہین آدمیکو ملتا ہے جو کچہہ چاہے ٭ **موضح تفسیر** یعنے نہین ہوتی یہہ بات سوائی خواستہ اور حکم خدا کے کوئی چیز میسر نہین ہوتی اور مراد انسان سے یہان کافر ہے یعنے کافر کہ بتون کی شفاعت کی آرزو رکہتے ہین ممکن نہین یا کہتے ہین کہ نبوت فلانے شخص کو کیون نہ دی یہہ بہی شانی نہین جسکو خدا چاہتا ہے اور لائق اوسکے جانتا ہے اوسکو دیتا ہے ٭ **مجرد** ٭ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ

ای المطلوب و معنی الہمزۃ فیہا الانکار ای لیس للانسان یعنے الکافر ما تمنی من شفاعۃ الالہۃ او من قولہم لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم او من قول بعضہم ان یکون ہو النبی

وَالْاُوْلٰی ○ پس خدا ہی کے لیے ہین وہ جہان اور یہہ جہان ڈ **فتح** ڈ سو اللہ کے ہاتہہ مین پچھلا اور پہلا **تفسیر** یعنی بت پوجنے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے ڈ **مو** ڈ آخرت اور دنیا اوسکی مملوک ہین جو کچہہ چاہے تصرف اونمین کرے سوائے اوسکے کوئی تصرف نہین کر سکتا اور اوسپر کسیکی حکومت نہین چلتی ڈ **بحر** ڈ یعنے وہی مالک دنیا اور آخرت کا ہے اور اوسیکا حکم ہے دونون مین دیتا ہے نبوۃ اور شفاعت جسکو چاہتا ہے اور راضی ہوتا ہے اوس سے جو کہ آرزو کرتا ہے ڈ **مد** ڈ

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ○ اور بہت فرشتے ہین آسمانونمین کچہ نفع نہین کرتی ہے شفاعت اونکی مگر بعد اسکے کہ اذن دیوے خدا اور رضامند ہو جسکے لیے کہ چاہے ڈ **فتح** ڈ اور بہت فرشتے ہین آسمانونمین کام نہین آتی اونکی سفارش کچہہ مگر جب حکم دے اللہ جسکے واسطے چاہے اور پسند کرے ڈ **مو** ڈ **تفسیر** یعنے جن فرشتون کی کفار عبادت کرتے ہین اس امید سے کہ شفاعت اونکی کرینگے سو وہ کسیکی شفاعت نہین کرینگے مگر جسکے لیے کہ خدا چاہے اور اونکو اوسکی شفاعت کا اذن دے اور بے مشیت و رضائے خدا کے اور اذن اوسکے شفاعت کسیکی کسیکے حق مین نفع نہین دیگی ڈ **بحر** ڈ یعنے امر شفاعت کا تنگ ہے اسلیے کہ ملائکہ باوجود اس تقرب اور کثرت کے اگر سب شفاعت کرین کسیکی تو نہ نفع دیگی شفاعت اونکی کچہہ ہرگز اور نہ نفع دیگی شفاعت مگر بعد اسکے کہ اذن دے اللہ انکو شفاعت کا جسکے لیے چاہے شفاعت اور راضی ہو اوس سے اور یہی اوسکو لائق شفاعت کے پس کیونکر شفاعت کرینگے بت اللہ سے اپنے پجاریون کے لیے ڈ **مد** ڈ

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ○ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ○ تحقیق وہ لوگ کہ باور نہین رکہتے ہین آخرت کو نام رکہتے ہین فرشتونکا نام بیٹیون کے اور نہین ہے اونکے لیے ساتہہ ثبوت اس مقدمہ کے کچہہ دانش پیروی نہین کرتے ہین مگر وہم کی اور تحقیق وہم نفع نہین دیتا ہے شناخت حقیقت سے کسی چیز کو ڈ **فتح** ڈ جو لوگ یقین نہین رکہتے پچھلے گہر کا وہ نام رکہتے ہین فرشتونکو نام زنانہ اور اونکو اسکی کچہہ خبر نہین نری اٹکل پر چلتے ہین اور اٹکل کام نہ آوے ٹھیک بات مین کچہہ ڈ **مو** ڈ **تفسیر** بنام بیٹیون کے یعنے ملائکہ کو بیٹیان خدا کی کہتے ہین مگر وہم کہ وہ تقلید باپ دادا کی ہے اور وہم نفع نہین دیتا الخ یعنے حق کو سوای علم کے معلوم نہین کر سکتے وہم و گمان نفع نہین دیتا اسکے معلوم کرنیکے لیے اور بقول بعض کے حق بمعنے عذاب کے ہے یعنے ظن انکا عذاب کو نہین دفع کرتا ڈ **بحر** ڈ **مد** ڈ

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ○ پس اعراض کر اوس کسی سے کہ موہنہ پہیر اباد کرنے ہمارے سے اور طلب نکی مگر زندگانی اس جہان کی یہہ ہی نہایت انکی آرزو دانش کی یعنے یہہ نہایت علم انکیکی بلا شبہہ پروردگار تیرا دانا تر ہے اوس کسیکو کہ غلط کیا راہ خداکو اور وہی خوب جانتا ہے اوسکو کہ راہ پائی سو تو دہیان نکر اوسپر جو موہنہ موڑے ہماری یاد سے اور کچہہ نچاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہنچی اونکی سمجہہ تیرا رب ہی بہتر جانے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانے جو آیا راہ پر ڈ **مو** ڈ **تفسیر** ہماری یاد سے یعنے قرآن سے اور بعض نے کہا ایمان سے یہہ ہی معنی اختیار کرنا اونکا دنیا کو

الربع

ادر راضی ہونا اونکا ساتہہ اوسکے نہایت اونکی علم کی اور قدر عقول اونکی کہ ترجیح دی اونہون نے دنیا کو آخرۃ پر حال آنکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور بعض نے اسکے یہہ معنی کہے ہین کہ نہین حاصل ہوا اونکو کچھہ علم فقط گمان باطل اونکا یہی ہی کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور وہ شفاعت کرینگی ہماری پس اونہون نے اعتماد کیا اسپر اور اعراض کیا قرآن سے اور وہی بہتر جانے الخ یعنے اچھے اور برے دونون فرقون کو وہی خوب جانتا ہے پس ہر کسیکو موافق اوسکے عمل کے جزا دیویگا **مد معالم** وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۝ اور خدا کیلیے ہی جو کچھہ کہ آسمانون مین ہے اور جو کچھہ کہ زمین مین ہے آخر کار کو سزا دیگا اونکو کہ بدکاری کی موافق اوسکے کہ عمل کیا اور جزا دیگا اونکو کہ نیککاری کی ساتہہ خصلت نیک کی **فتح** اور اللہ کا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلہ دیوے برائی والونکو اونکے کیے کا اور بدلہ دے بھلائی والونکو بھلائی **تفسیر** خدا کیلیے ہے الخ یعنے وہ مالک ہے اون چیزونکا کہ جو آسمان و زمین مین ہین اور اونہین مین داخل ہین گمراہ اور ہدایت یافتہ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ بدکاری کی یعنی شرک وغیرہ اور نیککاری کی یعنی توحید وغیرہ طاعات بجالایا اور حسنی سے مراد جنت ہے اور بیان کیا نیککارونکو ساتہہ قول اپنے کے اَلَّذِیْنَ الخ جو آگے مذکور ہے **جلا** نیککاری کی ساتہہ خصلت نیک کے یعنی ساتہہ توبہ اچھی کے اونکو جزا دیگا یعنے جنت مین داخل کریگا یا بسبب اعمال خیر کے جزا دیگا اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عالم کو اور درست کیا اس کارخانہ کو تاکہ جزا و سزا دے نیککارون اور بدکارونکو مکلفین مین سے **مد** آخر کار کو الخ اور اس معنی پر لام لفظ لِیَجْزِیَ مین بمعنی عاقبت کار کے ہوگا اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ لام مذکور متعلق ہی ساتہہ آیۃ پہلی کے وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جملہ معترضہ ہی چونکہ خدا گمراہ اور ہدایت یافتہ کو جانتا ہے جزا دیگا موافق عمل ہر ایک کے اور قادر اسپر اس جہت سے ہی کہ جو کچھہ آسمان و زمین مین ہے مملوک اوسکے ہین **بحر تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ اعمال بد کی سزا بری ہے اور اعمال نیک کی جزا اچھی اسلیے اچھے بندے طالب رضائے مولی ہی کے ہوتے ہین اور دنیا کی تکلیف و رنج کا کچھہ خیال نہین کرتے اگرچہ کوئی مخلوقات ایکی سے راضی نہو جیسیکہ منقول ہے کہ ایک ماشطہ فرعون کی بیٹی کے سر مین کنگہی کر رہی تہی اتفاقاً کنگہی اوسکے ہاتہہ سے گر پڑی اوسنے بسم اللہ کہکر اوٹہا لی لڑکی نے کہا یہہ نام تو میرے باپ کا ہے ماشطہ نے کہا یہہ نام اوس خدا کا ہے جو پروردگار تیرا اور تیرے باپ کا ہے بندی کی کیا قدرت ہی کہ یہہ نام اوسکا کہا جاوے لڑکی نے یہہ حال اپنے باپ سے کہا فرعون نے ماشطہ کو بلا کر کہا تو اس عقیدہ سے باز آ اور میری خدائی کا اقرار کر ماشطہ نے کہا استغفر اللہ یہہ کیا بات ہی مینے اب تک اس کلام حق کو چھپایا تہا اب جو ظاہر ہو گیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض بیچنا ہی یہہ مجہسے ہرگز نہوگا کہ اپنے دین حق کو چہوڑدون فرعون نے کہا کہ ای ماشطہ میرے حقوق خدمت تجہہ پر بہت ہین مین یہہ نہین چاہتا کہ تو ہلاک ہو تو اپنے تئین خراب و بدنام نکر ماشطہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے کہا کہ جان تلف ہونا قبول ہے اور اس عقیدہ سے پہرنا گوارا نہین اوس مردود نے حکم کیا کہ اسکے ہاتہہ پانو باندہ کر طوق و زنجیر سے قید کرو جب اوس صورت سے قیدخانہ مین پڑی تہا اوسکے دلمین جوش آیا اور ردنی اور کہا الٰہی مین تجہکو دوست رکہتی ہون اور دشمن کی قید مین پڑون ہاتف نے آواز دی کہ ای ماشطہ آدم سے

حکایت ماشطہ فرعون

میری دوستی کا دعوی کیا میں نے اوسکو رنج و محنت دنیا میں مبتلا کیا اور اسیطرح نوح کو بلائے طوفان میں اور ایوب کو المون جسمانی میں اور زکریا کو مصیبت ارہ کشی میں اور ابراہیم کو تکلیف آتش نمرود میں گرفتار کیا ای مشاطہ جسکو مخلوق دوست رکہتی ہے راحت و آرام پہونچاتی ہے اور جسکو میں دوست رکہتا ہون محنت و بلا مین گرفتار کرتا ہون لوگ اپنے دوستونکو کہانا کپڑا اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہین اور مین اپنے دوستونکو بہوکا اور ننگا اور اہل و عیال سے جدا رکہتا ہون اوسنے زبان شوق سے عرض کیا مصرعہ جان جائے تو بلا سے پہ تراد ہیان نجائے ✤ دوسرے دن فرعون نے پہر اوس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکہہ اب بہی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر رحم کر نہین تو ہاتہہ کاٹ کر تیری آنکہین نکلوا دونگا وہ نیکبخت پہر اوٹہا کے بولی کہ ای ملعون یہہ ہاتہہ پانو تیری خدمت بجا لانے ہین قابل اسکے ہین کہ کاٹے جائین اور ان آنکہون نے کہ تیری صورت ہمیشہ دیکہی ہے قابل نکالنے ہی کے ہین تب اوس ملعون نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ایک دیگچہ مین تیل بہر کر آگ پر رکہدو جب وہ دیگ خوب جوش مین آئی تو اوسنے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیان اوسکی بلوائین اور ایک کے بال پکڑ کر اوس دیگ مین ڈلوا دیا دوسری بیٹی رو کر اپنی مان سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای مان مجکو بچا لے اوسنے کہا ای بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالے دیکہتا ہے الغرض اسیطرح اوس ملعون نے ایک ایک کو دیگچہ مین ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی اوسکی دو برس کی اوسکی گود مین تہی جب اوسکو بہی چہین کر چاہا کہ دیگچہ مین ڈالدین تب اوسکو محبت فرزندی جوش مین آئی اور رونے لگی یہانتک کہ فرشتے بہی اوسکے ساتہہ روتے تہے اور دعا کرتے تہے کہ الٰہی اپنے اس بندی پر رحم کر اور ہمکو حکم دے کہ اسوقت اسکی مدد کرین حکم ہوا کہ ای فرشتون چپ رہو تم ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ فرشتے خاموش ہوئے جب اوس لڑکیکو بہی دیگ مین ڈالدیا تب وہ لڑکی اوس دیگ مین زبان فصیح سے کہنے لگی کہ ای مان میرے بہائی بہنون نے اپنے دوست کی ملاقات حاصل کی اب تو بہی جلد آ کہتے ہین جب اوس لڑکیکو دیگ مین ڈالا تو بو مشک کی اوس سے نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا پہر جب نوبت اوس مشاطہ کی آئی تو وہ ملعون کہنے لگا کہ ای مشاطہ اب بہی میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے سے باز آ دیکہہ کہ اسی سبب سے تیری اولاد کا یہہ حال ہوا اگر تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری جان بہی بچے اور تجکو خلعت اور جاگیر اسکے عوض مین عنایت کرون وہ بولی کہ ای ملعون یہہ وقت میری دوست کی ملاقات کا ہے اور اوسکا سلام بواسطہ سنتی ہون تیری خلعت اور جاگیر کی میرے نزدیک کیا حقیقت ہے اوسنے جو نگاہ کی تو سب حجاب آسمانون کے اوسکے آگے سے اوٹہہ گئے تہے کیا دیکہتی ہے کہ عرش معلی کے ساق پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخط نور لکہی ہوئی ہے اوسکو دیکہتے ہی وہ بیخود ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار الٰہی کا اوسکے دلمین اور بہی زیادہ ہوا الغرض اوس ملعون نے پہلے اوسکے ہاتہہ پانو کٹوائے پہر آنکہین نکلوائین پہر اوسکے بند بند جدا کر کے دیگ مین ڈلوا دی جبتک کہ جان تہی اللہ اللہ کرتی تہی ۞ مقاصد الصالحین ۞ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِکُمْ ج فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝ وہ کہ پرہیزگاری کرتے ہین کبیرہ گناہون سے اور بیحیائیون سے سوائی گناہون صغیرہ کی تحقیق پروردگار تیرا بہت بخشنے والا ہے وہ دانا ہے ساتہہ احوال تمہارے کے جسوقت کہ پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت کہ

تمھچہ تھے بچے پیٹ ماؤن اپنے کی پس تعریف نکرو اپنی تئین خدا خوب جانتا ہی اوسکو کہ پرہیز گاری کی **فـ** جو لوگ بچتے ہین بڑے گناہون سی اور بیحیائی کے کامون سی مگر کچھہ آلودگی بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ہے وہ تمکو خوب جانتا ہی جب بنا نکالا تمکو زمین سی اور جب تم بچے تھے ماں کے پیٹ مین سو مت بولو اپنی تئین اپنا وہ بہتر جانے جو بچ چلا **موضح تفسیر** کبائر وہ گناہ کہ بڑا ہو عذاب اونکا اور فواحش وہ گناہ کہ کبائر مین سے فحش ہون یعنی بیحیائی کی گویا یون فرمایا کہ فواحش جو کبائر مین سی خاص کر ہین بعضون نے کہا کہ کبائر وہ گناہ ہین کہ وعید یعنی ڈر کا دیا اللہ تعالے نے اوپر آگ جہنم کے عذاب کا اور فواحش وہ گناہ کہ شرع مین اونپر حد مقرر ہوئی اِلَّا اللَّمَمَ یعنے صغیرہ گناہ مانند دیکھنے اور بوسہ لینے اور مساس کرنے اجنبی عورۃ کے بہت بخشنے والا ہی کہ جو گناہ چاہتا ہے بغیر توبہ کی بھی بخشدیتا ہی یعنے سوائے کفر و شرک کے پیدا کیا تمکو یعنے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو زمین سے اجنۃ جمع جنین کی ہے بمعنی بچہ کے پس تعریف نکرو الخ یعنے نسبت نکرو اپنے نفسونکی طرف پاکیزگی عمل اور زیادتی خیر و طاعات کی یا طرف پاک ہونے کے گناہون سے اور ثنا نکرو نفسونکی بلکہ کسر نفسی کرو کیونکہ اللہ جانتا ہی پاک متقی کو تم مین سے اول و آخر یعنے پہلے اسکے کہ نکالے تمکو پشت آدم علیہ السلام سے اور پہلے اسکے کہ نکلو تم اپنی ماؤن کے پیٹون مین سے آیا ہے کہ بعضے آدمی اعمال نیک کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ہمنے ایسی نمازین پڑہین اور ایسی روزے رکھے اور ایسے حج کیے اوسپر یہہ آیۃ مذکورہ اوتری کہ تعریف اپنے اعمال کی نکرو اور عجب نکرو ہم تمام احوال تمہارا اور تمہاری اصل کا جانتے ہین اور تفسیر لباب مین آیا ہے کہ جب کوئی لڑکا یہود یون مین مرتا تو کہتے یہہ صدیق ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین کوئی بچہ نہین ہے مگر کہ اپنے ماں کے پیٹ مین سعید ہوتا ہے یا شقی یہہ آیۃ نازل ہوئی اور حق تعالے نے تصدیق اپنے پیغمبر کے قول کی کی اور یہہ اوس صورۃ مین ہے کہ بطریق عجب یا ریا کے نہ بطریق اعتراف نعمت کے کہ وہ جائز ہے اسلئے کہ خوش ہونا طاعت کی کرنے سے طاعت ہی اور ذکر کرنا اوسکا شکر ہے خدا خوب جانتا ہی الخ پس اکتفا کرو اوسکے جاننے پر اور لوگونکے جاننے کی پروا نرکہو اور اکتفا کرو اوسکی جزا پر اور لوگونکی ثنا و تعریف سے غرض نرکہو **مدارج**

قولہ اِلَّا اللَّمَمَ و لمم یعنے کبھی کسی گناہ مین گرفتار ہو جاتے ہین تو توبہ کرتے ہین اور بار دیگر گناہ نہین کرتے ہین وہ محسن یعنے نیک کار ہین اس صورۃ مین اِلَّا اللَّمَمَ استثنا کبائر سے ہو گا اور ایک جماعت علما کے نزدیک استثنا منقطع ہے یعنے اجتناب کبائر سے کرتے ہین سوائے صغائر کے اور صغائر محسنون سے عفو کیے جاتے ہین اور بقول بعض کے مراد لمم سے وہ گناہ ہین کہ جاہلیت مین کیے تھے حق تعالے بعد اسلام کے اونپر مواخذہ نہین کرتا آیا ہے کہ مشرک مسلمانونکو کہتے تھے کہ کل کو ہمراہ ہمارے ہمارے جیسے عمل کرتے تھے اب ایسے متقی بنے حق تعالی نے یہہ آیۃ بھیجی کہ اوس عمل پر مواخذہ نہوگا جبکہ محسن ہوے یعنے ایمان لائے اور عمل صالح کیے **جامع**

تنبیہ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہے اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث صحیح مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھہ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو سوا جسمین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضی بہت بڑے

والا استثنار منقطع الا ان بعض من الکبائر و الفواحش ۱۲ منہ

بکاری ... نماز قضا ... یعنی وہ کافر ہوا ۱۲

ور برے ہین بعض سی اور حدیثون مین جو مذکور ہوی ہین سب نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچہنی والیکے ہوتا یا رلستے اور مولینا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہہ نقل کئے ہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کرے یا عبادتین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین کہنے مین یا نام رکہنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون سے کے امور... سونپنے مین یعنے جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد ہین ویسے اورکو بہی جانے اور ہمیشہ اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سیکہنا سکہانا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کہیلنا اور ترک کرنا ہجرۃ کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاز کہانا اور کہلانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لیلینا اور فرار یا عورۃ پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جہوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصدا بلا عذر توڑنا اور قسم جہوٹی کہانی اور ناپ تول کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بہاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کہانا اور ناپ تول مین خیانت کرنی اور نماز آگے پیچہے وقت سے پڑہنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآنکو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹہٹہا کرنا ساتہہ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور آنحضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بغیر چہپانی اور رشوۃ لینی اور خاوند جورو مین لڑائی دلوانی اور چغل خوری پادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور فضاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال سود دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہ ہونے اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتہہ مزامیر کے اور ستر کہولنا حمام وغیرہ مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادا ر واجب سے اور قتل کرنا النفس اپنے کو یہہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے سے اور پاکی نکرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتہہ للہ دینے کے اور جہٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبو نمین اور نیچے پائینچے کرنے ازراہ تکبر کے اور گمراہی کیطرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بہائی کیطرف کرنا ساتہہ تیز چیز کے اور چوجاکرنا اسکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلا داڑہی منڈادی یا تہوڑی سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کہیلنا ساتہہ نرد کے اور جتنے کہیل کہ بالاتفاق حرام ہین کہیلنے اور کہنا مسلمانکا مسلمانکو ایکا فر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیونکے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سی فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی کہنی یعنی ایسے کہ دین کو ضرر کرے اور دیکہنا امرد خوبصورت کو یعنی نظر شہوت سے اور کسیکے گہر مین جہانکنا اور کسیکے گہر مین بغیر اوسکی اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن شریف کو بعد سیکہنے کے بہلادینا اور حیوانات کو جلادینا اور عورتکو نافرمانی کرنی خاوندکی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر کہ مذکور ہوئی سوای انکے اور بہی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبد الحق

محافظت نماز کی ترک نہ کرنی ارکان وواجبات اوسکا ادا کرنا ۱۲ منہ

رحمۃ اللہ نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم مین کہ بحر الرائق کے مصنف ہین لکھے ہین اب جاننا چاہیے کہ ہر بندہ مومن کو بحسب اس آیۃ کریمہ کے گناہ اور نافرمانی خدا و رسول کے سے بچنا بہت ضرور ہے اسیلیے اور مضامین موید اسکے لکھے جاتے ہین تاکہ بھائی مسلمان خوب کوشش کرین گناہونکے بچنے مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا۞ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی ۞ اور کہا معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتونکی فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا الخ یعنے نہ شریک کر تو ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر اپنے مان باپ کی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو یہہ کہ نکلے تو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو قصدًا پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصدًا پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور مت پی شراب پس تحقیق وہ سر ہر برائی کی ہے اور بچا اپنے تئین گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین بہاگنے لڑائی کفار کے سے اگرچہ بہاگین لوگ اور جب پہنچے لوگونکو موت یعنی وبا اور قحط اور تو اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے اہل و عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹہا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے .... یعنے ادب کے لئے مارا کر اونکو اور ڈرایا کر اونکو بیچ نافرمانی اللہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اون سے کوئی چیز بہتر نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانون کو اور دو خصلتین ہین کہ اونسے کوئی چیز بری نہین شرک کرنا ساتھہ اللہ کے اور ضرر پہنچانا مسلمانون کو اور حضرت علی رض فرماتے ہین کہ جو کوئی ہو علم کے طلب مین ہوتی ہے جنت اوسکے طلب مین اور جو کوئی گنہاہ کی طلب مین ہوتا ہے تو ہوتی ہے دوزخ اوسکی طلب مین اور یحیی بن معاذ کہتے ہین مَا عَصَی اللّٰہَ کَرِیْمٌ وَمَا اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ حَکِیْمٌ اور سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جو گناہ ہوتا ہے خواہش نفسانی سے بیشک امید ہی اوسکی بخشش کی اور جو گناہ ہوتا ہے تکبر سے بیشک امید نہین اوسکی بخشش کی اسلیے کہ گناہ شیطان کا اصل اوسکی غرور تہا اور لغزش حضرت آدم کی اصل اوسکی خواہش نفسانی سے تہی اور کسی زاہد سے منقول ہے کہ جسنے گناہ کیا اور وہ ہنستا جاتا ہے تو اللہ تعالے داخل کریگا اوسکو آگ مین اور وہ روتا ہوگا اور جو کوئی اطاعت کرے اور وہ روتا جاوے پس تحقیق اللہ داخل کریگا اوسکو جنت مین اور وہ ہنستا ہوگا اور منقول ہے بعضے حکیمون سے کہ حقیر نہ سمجہو چہوٹے گناہون کو کہ پیدا ہوتے ہین اونسے گناہ بڑے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا صَغِیْرَۃَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیْرَۃَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ یعنے صغیرہ گناہ نہین رہتا ہی ساتھہ ہمیشگی کے اور گناہ کبیرہ نہین رہتا ساتھہ استغفار کے کہا ہے کسی بزرگ نے مَنْ تَرَكَ الذُّنُوْبَ رَقَّ قَلْبُہٗ الخ یعنے جسنے چہوڑے گناہ نرم ہوا دل اوسکا اور جسنے چہوڑا حرام اور کہایا حلال صاف ہوئی فکر اوسکی وحی کی اللہ تعالے نے طرف بعضے انبیاء کے اَطِعْنِیْ فِیْمَا اَمَرْتُكَ وَلَا تَعْصِنِیْ فِیْمَا نَصَحْتُكَ یعنے تابعداری کر میرے حکم کی اور نافرمانی نکر میری نصیحت کی اور کہا ہے کسی بزرگ نے اِکْمَالُ الْعَقْلِ اِتِّبَاعُ رِضْوَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاجْتِنَابُ سَخَطِہٖ یعنے کامل کرنا عقل کا پیروی کرنی اللہ تعالے کی رضامندی کی ہے اور بچنا اوسکی غضب

سے ڈ کہا یحیی بن معاذ رحمہ اللہ نے کہ بڑی مغروری ہے میرے نزدیک بڑہتے جانا گناہونمین ساتہہ امید بخشش کے بدون ندامت کے اور توقع رکہنی قرب آلہی کی بغیر طاعت کے اور انتظار کہینی جنت کی ساتہہ تخم دوزخ کے اور طلب کرنا مکان فرمانبردارونکا باوجود کرنے گناہون کے اور انتظار جزا کی بغیر عمل کے اور آرزو رکہنی اللہ عزوجل سے باوجود افراط یعنے بہت کرنے گناہون کے شعر یَرْجُو النَّجَاةَ وَلَا یَسْلُكُ مَسَالِكَهَا ✣ اِنَّ السَّفِیْنَةَ لَا تَجْرِیْ عَلَی الْیَبَسِ ✣ یعنے امید رکہتا ہے نجاۃ کی اور نہین چلتا راہ نجاۃ کی بلاشبہ کشتی نہین چلتے ہے خشکی مین فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَصْلُ جَمِیْعِ الْخَطَایَا حُبُّ الدُّنْیَا وَاَصْلُ جَمِیْعِ الْفِتَنِ مَنْعُ الْعُشُوْرِ وَالزَّکٰوةِ یعنے جڑ تمام گناہونکی محبت دنیا کی ہے اور جڑ تمام فتنونکی نہ دینا عشر و زکوۃ کا ہے ڈ کہا ہے کسی بزرگ نے اَلْمُقِرُّ بِالتَّقْصِیْرِ اَبَدًا مَحْمُوْدٌ وَالْاِقْرَارُ بِالتَّقْصِیْرِ عَلَامَةُ الْقَبُوْلِ یعنے اقرار کرنیوالا التقصیر کا ہمیشہ بہلا ہے اور اقرار کرنا تقصیر کا نشان ہے قبولیت کا ڈ کہا ایک شاعر نے ۹؎ یَا مَنْ بِدُنْیَاهُ اشْتَغَلَ قَدْ غَرَّهُ طُوْلُ الْاَمَلِ ✣ اَوَلَمْ یَزَلْ فِیْ غَفْلَةٍ ✣ حَتّٰی دَنَا مِنْهُ الْاَجَلُ ✣ اَلْمَوْتُ یَأْتِیْ بَغْتَةً ✣ وَالْقَبْرُ صُنْدُوْقُ الْعَمَلِ ✣ اِصْبِرْ عَلٰی اَهْوَالِهَا ✣ لَا مَوْتَ اِلَّا بِالْاَجَلِ ✣ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جسنے چہوڑا دنیا کو دوست رکہا اللہ تعالے نے اور جسنے چہوڑے گناہ دوست رکہا اوسکو فرشتون نے اور جسنے کاٹی طمع مسلمانون سے دوست رکہا اوسکو مسلمانون نے ڈ منقول ہے کہ وحی بہیجی اللہ تعالے نے حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ فرمایا ای عزیر جب کریتو چہوٹا گناہ تو نہ دیکہہ اوسکا چہوٹاپن بلکہ دیکہہ اوسکو کہ جسکا گناہ کیا تونے اور جب پہنچے تجکو بہلائی ہہوڑی تو نہ دیکہہ اوسکا چہوٹاپن اور دیکہہ اوسکو کہ جسنے دی ہے تجکو اور جب پہنچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا خلق سے جیسا کہ مین نہین شکوہ کرتا تیرا اپنے فرشتون سی جسوقت آتے ہین میری طرف برائیان تیری ڈ شیخ عبد الوہاب شعرانی کی کتاب تنبیہ المغترین مین منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یعنے اے صفیہ پہوپی رسول اللہ کی اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی چہڑا و تم اپنی جانونکو آگ سی پس تحقیق مین کام نہین آؤنگا تمکو اللہ کے عذاب سے کچہہ ڈ اور حدیث مین ہے اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالذَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَفْنٰی فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ڈ اور ایک بزرگ فرماتے تہے علامتین سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ نپاوی گناہون سی ڈر اور گہبراہٹ اور طاعت سی خوشی اور نصیحت سی اثر ڈ اور ابو محمد مروزی رحمہ اللہ فرماتے تہے کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ خصلتون سے نہ اقرار کیا اپنے گناہ کا اور نہ شرمندہ ہوا اوس سے اور نہ ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی نکی توبہ اور نا امید ہوا اللہ کی رحمت سے اور اسکے عکس کیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پس وہ سعید ہوئے پانچ خصلتون سے اقرار کیا اپنے گناہ کا یعنے لغزش کا اور نادم ہوے اوسپر اور ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی کی توبہ اور نا امید نہوے اللہ کی رحمت سی ڈ حاتم اصم رحمہ کہتے تہے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا تو جلدی سے توبہ کر اور نادم ہو اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسی بہت بڑا ہے اوس وبال سے کہ تیرے گناہ مین ہے ڈ ابراہیم ابن ادہم رضی فرماتے تہے کہ داخل ہونا میرا دوزخ مین اسحال مین کہ طاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب تر ہی نزدیک میرے

اس سے کہ داخل ہوں جنت میں اسحال میں کہ نافرمانی کرتا ہوں اللہ کی ۔ؕ اور اے حبیب دیکھتے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو یعنے گناہ کرتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
باوجود مخالفت کرنے کے تمہارے اونکے طریق وخصلت سے اسلیئے کہ اونہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو فرمایا اَنْقِذِیْ
نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۔ؕ اور احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے تھے اَلْعَجَبُ لِلْمُذْنِبِ
اَنْ یَّتُوْبَ فَاِنَّ ذَنْبَہٗ فِی الدِّیْوَانِ مَکْتُوْبٌ وَّھُوَ غَدًا فِیْ قَبْرِہٖ مَکْرُوْبٌ وَّبِہٖ اِلَی النَّارِ مَسْحُوْبٌ
اور ابن عباس رض کہتے تھے نہیں لائق ہے کسی عاقل کو یہہ کہ ایذا دے اپنے محبوب کو پس لوگوں نے اونسے
اسکے معنے پوچھے کہا اونہوں نے یُؤْذِی الرَّجُلُ نَفْسَہٗ بِعِصْیَانِ رَبِّہٖ یعنے ایذا دیتا ہے آدمی اپنے
نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنے کے یعنے نفس محبوب ہے اوسکو بسبب نافرمانی رب کے مستحق آگ جہنم کا کرتا
ہے ۔ؕ حضرت حسن بصری رض فرماتے تھے کہ جو کوئی گناہوں میں ڈوبا ہوتا ہے نشانی اوسکی یہہ ہے کہ دل اوسکا
کشادہ اور خوش نہیں ہوتا دن کے روزوں کے لیئے اور رات کے قیام کے لیے یعنے ان چیزوں کی رغبت وچاؤ
نہیں ہوتی اوسکو اور یہہ بھی حضرت حسن بصری رض فرماتے تھے کہ بیچارے قتل کرنیوالے حسین کے اگر داخل
بھی ہوئے جنت میں اللہ کے فضل سے تو کیونکر جرأت کریگا کوئی اونمیں سے یہہ کہ گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
سامنے اسحال میں کہ تحقیق قتل کیا اونہوں نے اونکی اولاد کو اور قسم اللہ کی اگر مجھکو دخل ہوتا حضرت حسین
کے قتل میں اور پھر اختیار دیا جاتا میں درمیان داخل ہونے جنت اور دوزخ کے تو البتہ اختیار کرتا میں داخل
ہونا دوزخ کا بخوف اسکے کہ نظر غضب سے دیکھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف اور وہ ایذا دی مجھکو
اور اونکو ۔ؕ اور عطاء رضی اللہ عنہ کہتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ
فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ کہ مراد حرمات اللہ سے گناہ ہیں بڑا بھاری جاننا اونکو یہانتک کہ نہ پڑے گناہوں
میں ۔ؕ ابن عباس رض فرماتے تھے جسنے طاعت کی اللہ کی پس بلاشبہ یاد کیا اوسکو اگرچہ کم ہو ..... نماز روزہ
اوسکا یعنے نفل اور تلاوت قرآن کی اور جسنے نافرمانی اوسکی کی پس تحقیق بھول گیا اوسکو اور یہہ بھی ابن عباس رض
فرماتے تھے کہ علامتوں علماء باعمل کے سے یہہ ہے کہ نہ پایا جاوے کوئی اونمیں کا مگر عمل صالح میں ۔ؕ اور
کسی نے سفیان بن عیینہ رض سے پوچھا کہ کیونکر لکھتے ہیں دونو فرشتے یعنے کرام کاتبین کہا اونہوں نے کہ جب
قصد کرتا ہے بندہ نیکی کے کرنیکا تو پہیلتی ہے اوس سے خوشبو مشک کی پس جانتے ہیں وہ فرشتے کہ اوسنے ارادہ
کیا بھلائی کا اور جب کہ ہم یعنے قصد کرتا ہے بندہ برائی کا پہیلتی ہے اوس سے بدبو پس جانتے ہیں وہ فرشتے
کہ تحقیق اوسنے ہم برائی کا کیا ۔ؕ ابو سلیمان دارانی کہتے تھے مَا اَحَبَّ الْمُتَّقُوْنَ الْبَقَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ اِلَّا لِیُطِیْعُوْہُ فِیْھَا
لَا لِغَیْرِہٖ ۔ؕ ربیع بن خثیم جب قربانی کرتے عید اضحی میں تو کہتے قسم ہے تیرے عزت وجلال کی اگر جانتا میں
رضا تیری اپنے نفس کے ذبح کرنیمیں تو ذبح کرتا میں اوسکو ۔ؕ بشر حافی رض فرماتے تھے جب گناہ کرے تو رات کو
اپنے ربکا اور صبح کو دیکھے تو اپنے پر نعمت کاملہ تو ڈر تو اسلیے کہ یہہ استدراج ہے ۔ؕ اور کہتے تھے بشر رض کہ پایا ہمنے
سلف صالحین کو اسحال میں کہ وہ بڑا جانتے تھے چھوٹے گناہونکو زیادہ تر اوس سے کہ تم بڑا جانتے ہو کبیرہ
گناہونکو اور کہ مشہور بن حسن چالیس برس روتے رہے بسبب ہونے ہاتھ اپنے کے اپنے ہمسایہ کی مٹی سے بغیر اذن

اوسکے اور اب اکثر تمہارے گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے بخشدئے گناہ اونکے جبکہ بہت دن گذر جاتے ہین گناہ پر اور یہہ غرور ہے ۱۲ اور وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف داود علیہ السلام کے کہ ای داود کہہ بنی اسرائیل سے کہ کس طریق سے پہنچا طرف تمہاری کہ مینے بخشے گناہ ونکے یہانتک کہ چہوڑ دی اونہون نے ندامت ۱۲ اور گذرے عتبۃ العلام ایک مکان پر پس کانپے اور پسینے پسینے ہو گئے پس اونسے سبب اسکا پوچہا پس کہا اونہون نے مینے گناہ کیا تہا اللہ کا اس مکان مین چہوٹی عمر مین ۱۲ اور حج کیا مالک بن دینار نے پیادہ پا جاکر بصرہ سے پس کہا لوگو نے کہ سوار نہین ہوتے تم اونہون نے کہا کیا خوش ہوتا ہے بندہ نافرمان اس سے کہ آوے مولے اپنے سے قصور معاف کروانیکے لیے سوار قسم خدا کی اگر مین مکہ کو جاؤن آگ پر تو یہہ بہی کم ہووے یعنی بہ نسبت میرے قصورون کے اتنی تکلیف اوٹہا کر جانا بہی قلیل ہے پس معلوم کر رکہہ ان حالات بزرگو نکو ای بہائی اور تامل کرین اور سستی نکرا استغفار کرنین اگرچہ بہت گذر جاوے زمانہ گناہ کا اسلیے کہ گناہ یقینی رکہنا ہے اور مغفرت شکی انتہی ۱۲ تمام ہو مضامین گناہونکے آب کچہہ برائیان اپنے نفس کے اچہے جاننے کی لکہی جاتی ہین تاکہ بچے آدمی اوس سے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین پس ایہ نجات دینی والی چیزین تقوے اللہ کا ہے باطن و ظاہر مین ۱۲ اور بات سچ خوشی و ناخوشی مین ۱۲ اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور ایہہ ہلاک کرنیوالی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ۱۲ اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتہہ نفس اپنے کے ۱۲ اور یہہ خصلت بہت بری ہے تینون خصلتون مین ۱۲ کہا حضرت عمر رض نے اسحالمین کہ وہ منبر پر تہے ای لوگون تواضع کرو کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے اور لوگونکی آنکہون مین بڑا ہے ۱۲ اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگونکے آنکہون مین حقیر ہے اور اپنے دلمین بڑا ہے یہانتک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہے لوگونکے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ الخ یعنے برا بندہ وہی وہ بندہ کہ اپنے کو اچہا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو ساری حدیث بیان فرمائی کہ وہ بڑی ہے ۱۲ اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ ۱۲ یہہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین ۱۲ اور بشیر حافی فرماتے تہے کہ پایا ہمنے لوگونکو اسحال مین کہ عمل اونکے مثل پہاڑونکی ہوتے تہے اور باوجود اسکے مغرور نہین ہوتے تہے اور تمہارے اعمال نہین اور پہر تم مغرور ہو قسم خدا کی اقوال ہماری زاہدون کے سے ہین اور اعمال ہمارے ظالمون متکبرون کے سے ۱۲ اور اللہ تعالے کا وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ہونا ظاہر ہے کہ بندے کیسے کیسے گناہ کرتے ہین اور پہر وہ بخشتا ہے اور روزی اور عافیت دیتا ہے اور روایتین اس مضمونکی بہت سی آئی ہین ازانجملہ ایک روایت بطریق نمونہ کے ذکر ہوتی ہے معاذ بن جبل رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم تو خبر دون مین تمکو اسکی کہ جو اول فرماویگا اللہ تعالے مومنون سے روز قیامت کے اور جو کچہہ اول عرض کرینگے مومن اوس سے عرض کیا ہمنے کہ ہان خبر دیجئے یا رسول اللہ فرمایا آپنے کہ بلاشبہ اللہ تعالے نے

ولیگا مومنون سے کیا دوست رکہتے تہے تم ملنا میرا پس عرض کرینگے لوگ کہ ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا
اللہ تعالے لم اذنبتم یعنے کیون گناہ کیا تمنے پس کہینگے رجونا عفوک ومغفرتک یعنے امیدار رکہتے تہے ہم تیری
عفو ومغفرت کی پس فرماویگا اللہ تعالے قد وجبت لکم مغفرتی یعنے تحقیق ثابت ہوئی تمہارے لیے مغفرت
میری ع انتہے افرایت الذی تولی ۝ واعطی قلیلا واکدی ۝ کیا دیکہا تونے اوسکو کہ موہنہ پہیرا اور
دیا تہوڑا مال سے اور سخت دل ہوا ف بہلا تونے دیکہا وہ جسنے موہنہ پہیرا اور دیا تہوڑا سا اور سخت نکلا
تفسیر یعنے تہوڑا سا ایمان لانے لگا پہر سخت ہوگیا اوسکا دل مو ابن عباس سے منقول ہے کہ نازل
ہوئی یہہ آیۃ اوسکے حق مین کہ کافر ہوا بعد اسلام لانیکے اور بعض نے کہا مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے کہ اوسنے متابعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کرکر اسلام قبول کیا مشرکون نے اوسکو تنبیہ کی کہ دین اپنے باپ دادونکا چہوڑتا ہی
تو اور اپنے باپ دادونکو نسبت گمراہی کی کرتا ہے اور جانتا ہے تو کہ وہ دوزخ مین گئے ولید نے کہا کہ خدا کے
عذاب سے ڈرتا ہون عاتبہ نام مشرک نے کہا کہ اسقدر مال مجکو دے اگر عذاب تجپر آویگا تو مین اوسکو اوٹہا لونگا
ولید نے یہہ شرط کر کر تہوڑا سا مال اوسکو دیا اور باقی سے بخل کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی آور کہا مقاتل نے اعطی
یعنے ولید نے دی یعنی بیان کی تہوڑی سی خیر یعنے دینا مال کا اپنے زبان سے پہر قطع کیا اوسکو اور ندیا اور
سدی نے کہا کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ عاص بن وائل سہمی کے حق مین کہ وہ بعض اوقات موافقت کرتا
تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض امور مین آور کہا محمد بن کعب قرظی نے کہ نازل ہوئی یہہ ابوجہل کے حق
مین کہ اوسنے ایکبار کہا واللہ نہین حکم کرتے ہمکو محمد مگر اچہے خلقونکا پس یہہ ہی قول اوس تعالے کا اعطی قلیلا
واکدی سے یعنی نہین ایمان لایا اوسپر مدارک اعندہ علم الغیب فہو یری ۝ کیا
نزدیک اوسکے ہے علم غیب کا پس گویا وہ ہر چیز کو آنکہہ سے دیکہتا ہی ف اوسکے پاس خبر ہے غیب
کی سو وہ دیکہتا ہے مو تفسیر دیکہتا ہے یعنے کیا جانتا ہے ولید کہ اوسکا بار عذاب اوس سے اوٹہا لیگا
معا ام لم ینبا بما فی صحف موسی ۝ وابرہیم الذی وفی ۝ الا تزر وازرۃ وزر اخری ۝
وان لیس للانسان الا ما سعی ۝ وان سعیہ سوف یری ۝ کیا خبر نہین دیا گیا وہ اوس چیز کی کہ
بیچ صحیفون موسی اور ابراہیم وفادار کے تہے مضمون اوسکا یہہ کہ نہین اوٹہاویگا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ گناہ
دوسر یکا اور یہہ کہ نہین پہنچیگا آدمی کو مگر جو کچہہ کہ عمل کیا اور یہہ کہ سعی آدمی کی دیکہی جاویگی ف کیا اوسکو
خبر نہین پہنچی جو ہی ورقون مین موسے کی اور ابراہیم کے جسنے پورا اوتارا کہ اوٹہاتا نہین اوٹہانیوالا بوجہہ کسی دوسرے کا
اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا اور یہہ کہ اوسکی کمائی اوسکو دکہانی ہے مو تفسیر یعنے کیا
ولید کو خبر نہین پہنچی ہے اوس چیز کی کہ جو موسی کے صحیفون یعنے توریت مین ہی اور جو صحیفون مین ہے
ابراہیم کے کہ جنہون نے پورا کیا یعنے بجالائے احکام آلہی کہ جنکے بجالانیکا حکم تہا یعنے جان اور مال اور اولاد پر
بجالائے اور رسالت پہنچائی اوسکی مخلوق کو وغیر ذالک حسن بصری نے وفی کی تفسیر مین کہا کہ نہین حکم کئے
گئے ابراہیم کچہہ مگر کہ بجالائے اوسکو اور عطا بن سائب نے وفی کی تفسیر مین کہا کہ عہد کیا تہا ابراہیم نے کہ مانگنے
کے نہین کسی مخلوق سے کچہہ پس جب ڈالے گئے آگ مین تو کہا جبرئیل نے اونسے کہ کیا تجکو کچہہ حاجت ہی

پس کہا اونہون نے کہ ہی لیکن تجسبی نہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے وفی عمله کل یوم اربع رکعات فی صدر النہار وہی صلوۃ الضحی اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون تمکو کہ اللہ تعالے نے خطاب یا اپنے خلیل کو الذی وفی یہہ اسلیے ملا کہ وہ پڑہتے تہے صبح وشام فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ۝ وله الحمد فی السموت والارض وعشیا وحین تظہرون ۝ اور بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب اسلیے ملا کہ پورے کیے سہام یعنے حصے اسلام کے اور وہ تیس ہین دس تو سورہ توبہ مین التائبون سے وبشر المؤمنین تک اور دس سورہ احزاب مین کہ وہ یہہ ہین ان المسلمین والمسلمت والمؤمنین والمؤمنت والقنتین والقنتت والصدقین والصدقت والصبرین والصبرت والخشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقت والصائمین والصئمت والحفظین فروجہم والحفظت والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرت اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما ۝ اور دس سورہ مومنون مین کہ وہ یہہ ہین قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون ۝ والذین ہم عن اللغو معرضون ۝ والذین ہم للزکوۃ فاعلون ۝ والذین ہم لفروجہم حفظون ۝ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین ۝ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العدون ۝ والذین ہم لامنتہم وعہدہم راعون ۝ والذین ہم علی صلوتہم یحافظون ۝ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خلدون ۝ **ف** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اوتری ہین مجہپر دس آیتین جو کوئی قایم کرے اونکو یعنے عمل کرے اونپر داخل ہوگا بہشت مین پہر پڑہی حضرت نے قد افلح المؤمنون یعنے یہی آیتین انتہے پہر بیان فرمایا اللہ تعالے نے اوس مضمونکو جو موسی اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین ہے پس فرمایا الا تزر الخ یعنے نہین اوٹہاتا کوئی نفس گناہ کسی نفس کا یعنے نہین ماخوذ ہوتا کوئی نفس ساتہہ گناہ غیر اپنے کے حاصل یہہ کہ ولید نے توریت اور صحف ابراہیم سے کیا نہین جانا ہے کہ کوئی بوجہہ دوسرے کے گناہ کا نہین اوٹہانیکا پس کیونکر بوجہہ اپنا اور کو حوالہ کرتا ہی اس سے اوسکا قول بہی باطل ہوگیا جسنے ولید سے کہا تہا کہ مین تیرا عذاب اوٹہالونگا اور ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے کہ پہلے ابراہیم علیہ السلام کے مواخذہ غیر کے گناہ پر کرتے تہے چنانچہ بیٹے کو باپ کے گناہ پر پکڑتے تہے اور باپ کو بیٹے کے گناہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد مین اس سے ممانعت ہوگئی اللہ تعالے کیطرف سے اور یہہ حکم مقرر ہوا الا تزر وازرۃ وزر اخری اور یہہ بہی ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفون مین ہے وان لیس الخ یعنے نہین ہے آدمی کے لیے مگر جو کچہہ کہ عمل کیا ہی یعنی ہر کوئی جزا عمل اپنے کی پاویگا دوسرے کے عمل سے نہ ثواب پاویگا نہ عذاب اور نہ ماخوذ ہوگا کہا ابن عباس نے کہ یہہ حکم منسوخ ہے اس شریعت مین ساتہہ آیۃ الحقنا بہم ذریتہم کے کہ بیٹونکو بسبب عمل خیر باپونکے جنت مین داخل کرینگے اور کہا عکرمہ نے کہ تہا یہہ حکم ابراہیم و موسی کی قوم کے لیے اور اس امت کو ثواب حاصل ہوتا ہے اپنے اعمال کا بہی اور جو کوئی اوسکے لیے کرے اوسکا بہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک عورت نے مکہ کی راہ مین اپنے بچے کو شغدف مین سے اوٹہا کر حضرت سے پوچہا کہ یا رسول اللہ اسکے لیے بہی حج ہے فرمایا نعم ولک اجر یعنے ہان اسکے لیے حج ہی اور ثواب تجکو بہی ہی یعنی بسبب باعث ہونے

کہ اور ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں ناگہاں مرگئی ہے پس اوسکے لیے ثواب ہے اگر تصدق کروں مین اوسکی طرف سے فرمایا نعم یعنے ہاں الخ اور کہا ربیع بن انس نے کہ انسان سے یہاں کافر مراد ہی اور مومن کو ثواب ہوتا ہے اپنی عمل سے بہی اور اوروں کے عمل سے بہی جو اوسکے لیے کرے اور بعض نے کہا کہ نہین ہے کافر کے لیے خیر مگر اپنے عمل سے کہ بدلہ دیا جاتا ہی اوسکا دنیا مین یہانتک کہ نہین باقی رہتی ہے اوسکے لیے آخرۃ مین کچہہ خیر اور روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق نے حضرت عباس کو قمیص دیا تہا پہننے کو پس جب وہ مرا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص بہیجا تاکہ اوسمین کفنایا جاوے پس نہین باقی رہی اوسکے لیے کوئی نیکی آخرت مین کہ ثواب پاوے اوسکا انتہے اور اَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی کے معنی یہہ ہین کہ دیکہیگا سعی یعنے عمل اپنے دن قیامت کے میزان اعمال مین یہانتلک تفسیر معالم اور مدارک اور بحر العلوم سے لکہا ہے کہ بعضے مضمون کسی مین کے ہین اور بعضے کسی مین سے اور مدارک مین وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کے متعلق یون لکہا ہے کہ یہہ جو ثابت ہوا ہے حدیثون مین صدقہ دینا میت کی طرف سے تو اوس سے معلوم ہوا کہ غیر کی سعی مفید ہوتی ہے تو ظاہر التعارض ہوا اس آیۃ مین اور حدیثون مذکورہ مین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ غیر کی سعی مفید نہین ہوتی ہے مگر جب کہ مبنی ہو اوپر سعی نفس اوسکے وہ یہہ ہے کہ وصیت کر جاوے حج وغیرہ کی تو ہوگی سعی غیر کی گویا اسکی سعی بسبب ہونے غیر کے تابع اوسکا اور قائم مقام اوسکا اور دوسرے یہہ کہ سعی غیر کی نہین نفع دیتی ہے اوسکو جب کہ کرے اوسکو اپنے لیے اور جب کہ اوسکی نیت سے کرے تو بحکم شرع کے مانند نائب کی اوسکی طرف سے ہوتا ہے اور مانند وکیل کے قائم مقام اوسکے انتہے ۵ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۙ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۙ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰی ۪

پہر دیا جاویگا موافق اوس سعی کے بدلہ پورا اور یہہ کہ طرف پروردگار تیرے کے ہی بازگشت اور یہہ کہ اوسنے ہنسایا اور رلایا اور یہہ کہ اوسنے مارا اور زندہ کیا اور یہہ کہ خدا نے پیدا کئے دو قسم نر اور مادہ کو نطفہ سے جب ڈالا جاتا ہے رحم مین ۵ **فائدہ** پہر اوسکو بدلہ دیتا ہے اوسکا پورا بدلہ اور یہہ کہ تیرے رب تک پہنچنا ہے اور یہہ کہ وہی ہی ہنساتا اور رولاتا اور یہہ کہ وہی ہی مارتا اور جلاتا اور یہہ کہ اوسنے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائی **تفسیر** لفظ منتہی مصدر ہے بمعنے انتہا کے یعنی پہنچتے ہین اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے خلق بعد موت کے پس جزا سزا دیگا اونکو مانند قول اللہ تعالے کی وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ اور بعضون نے کہا کہ اللہ ہی سے ابتدا منت یعنے احسان کی ہی اور اوسکی طرف انتہا آمال یعنے آرزو ہے یعنے سب محتاج اور آرزو مند اللہ ہی کے عنایت کی ہین ابی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی کہ کہا لَا فِکْرَةَ فِی الرَّبِّ اور یہہ مثل اوسکی ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابو ہریرہ سے مرفوعا یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تَفَکَّرُوْا فِی الْخَلْقِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی الْخَالِقِ فَاِنَّهٗ لَا یُحِیْطُ بِهِ الْفِکْرَةُ اور وہی ہنساتا الخ یعنے پیدا کیا اوسنے ہنسنے اور رونے کو اور بعض نے کہا پیدا کیا خوشی اور غم کو اور بعض نے کہا کہ ہنساویگا مومن کو عقبی مین بسبب بخششون اور انعامات کے اور رولاتا ہے اوسکو دنیا مین بسبب حادثون اور مصیبتون کے یا بہشتیون کو بہشت مین ہنساویگا اور

اور دوزخیونکو دوزخ مین رُلاویگا اور غرض یہہ ہی کہ ہر عمل انسانکا قضا اور خلق الٰہی سے ہی اور آیا ہی کہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ اصحاب حضرت کے بیٹھے تہے اور اشعار پڑہتے تہے اور ذکر کرتے تہے امور جاہلیت سی پہر ہنستے تہے اور آنحضرت مسکراتے تہے اونکے ساتہہ جب وہ ہنستے اور پوچھا کسی نے ابن عمرؓ سے کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہنستے تہے یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہنستے تہے ولیکن ایمان اونکے دلونمین بہت بڑا ہوتا تہا پہار سے اور وہی مارتا ہے الخ یعنے وقت اجل کے مارتا ہے اور وقت بعث کے زندہ کریگا اور بقول بعض کی مراد یہہ ہے کہ مارتا ہے جہل وبخل سے اور زندہ کرتا ہے علم وسخاوت سے اور بقول بعض کے مارتا ہی کافر کو کفر سے اور زندہ کرتا ہے مومن کو ایمان سے اور بقول بعض کے مارتا ہے باپونکو اور جلاتا ہے بیٹون کو اور حاصل یہہ کہ مارنیوالا اور جلانیوالا سوائے اللہ تعالے کے نہین ہے نر اور مادہ ہر حیوان وانسان سے ع مل معالم

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ اور یہہ کہ خدا پر لازم ہے وہ پیدا کرنا دوسرا اور یہہ کہ اوسنے تونگر کیا اور پونجی دی اور یہہ کہ وہی ہے پیدا کرنیوالا ستارہ شعریٰ کا ع فتح اور یہہ کہ اوسپر لازم دوسرا اوٹہانا اور یہہ کہ اوسنے دولت دی اور پونجی اور یہہ کہ وہی ہے رب شعریٰ کا ع تفسیر دوسرا اوٹہانا یعنے جلانا بعد مرنے کے کہ روز قیامت کبھی اوٹہینگے اَغْنٰى تونگر کردیا لوگونکو ساتہہ اموال کے وَاَقْنٰى دیا قنیہ یعنے بہت مال اور اصول اموال اور جو کچہہ کہ ذخیرہ کرتے ہین اوسکو بعد کفایت کی اور کہا ضحاک نے کہ اَغْنٰى غنی کردیا ساتہہ سونے اور چاندی کے اور اقسام اموال کے اور اَقْنٰى دیے اونٹ اور بیل اور بکری دُنبے اور کہا حسن اور قتادہ نے اَقْنٰى خادم دیے اور کہا ابن عباسؓ نے اَغْنٰى وَاَقْنٰى دیا اور راضی کردیا اور کہا مجاہد ومقاتل نے اَقْنٰى راضی کردیا ساتہہ اوسچیز کے کہ دی اور قانع کردیا اور کہا ابن زید نے اَغْنٰى بہت دیا وَاَقْنٰى کم دیا اور پڑہا يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ اور شعریٰ ایک تارہ ہی کہ نکلتا ہے بعد جوزا کے شدۃ گرمی مین اور خزاعہ اوسکو پوجتے تہے پس معلوم کروایا اللہ تعالے نے کہ وہ رب معبود اوسکا ہے اور اول جسنے کہ عبادۃ اس ستارہ کی مقرر کی ابو کبشہ تہا اجداد مادری آنحضرت علیہ السلام کے سے کہ قریش سے مخالف ہوا تہا اس ستارہ کی عبادہ مین اور کہتا تہا کہ سب ستارے سیر آسمان کے عرض مین کرتے ہین اور شعریٰ طول مین اور قریش بسبب مخالفت دین اپنے کے آنحضرت کو ابن ابی کبشہ کہتے تہے ع مدعالم

وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا لْاُوْلٰى ۙ وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى ۙ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۭ اور یہہ کہ اوسنے ہلاک کیا عاد پہلونکو اور ہلاک کیا ثمود کو پس کسیکو باقی نچہوڑا اور ہلاک کیا قوم نوحؑ کو پہلے اس سے تحقیق وہ تہے بڑے ظالم اور حد سے گذرے ہوئے زیادہ ع فتح اور یہہ کہ اوسنے کہپا دیے عاد اگلا اور ثمود اور باقی نچہوڑا اور نوحؑ کی قوم اس سے پہلے وہ تو تہے اور بی ظالم و شریر تفسیر عاد الاولیٰ قوم ہود علیہ السلام کی تہی باد صرصر یعنے شدت کی ہوا سے ہلاک ہوئی اور ایک گروہ اونمین سے کہ اونکو بنی نعیم کہتے تہے وقت ہلاک ہونے عاد اول کے وہ مکہ مین قیام رکہتی تہی اور بعد ہلاک ہونے قوم پہلی کے اونہون نے ظہور کیا اونکو عاد آخر کہتے ہین اور قوم ثمود حضرت صالح نبی علیہ السلام کی امت تہی اونمین سے بہی کسیکو باقی نچہوڑا ہلاک کیا اونکو اللہ تعالیٰ نے ساتہہ آواز جبرائیل علیہ السلام کے اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک وہ کافر تہے اور

ظالم تھے حد سے زیادہ سرکش تھے ٹ**ملجر** وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝ اور شہر موتفکہ کو زمین پر ڈالا پس ڈھانکا اوسپر جو کچھہ کہ ڈھانکا یعنے پتھر برسائے پس تو بیچ کس نعمت کے نعمتوں پروردگار اپنے کیسے شبہ کرتا ہے تو ٹ**فتح** ٹ اور اولٹی بستی کو ٹپکا پھر اوسپر چہایا جو چہایا اب تو کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جہٹلاویگا ٹ**تفسیر** چہایا الخ یعنے پتھر کہ اوسپر برسائے اوسکو پتھروں نے اپنے نیچے چہپا لیا اور موتفکہ گانو قوم لوط کے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی سے اون گانوونکو زمین سے اکھاڑ کر آسمان پر لیجا کر زمین پر ڈالدئے بعد اوسکے پتھر اوسپر برسائے جہٹلاویگا تو ای آدمی یا ایگا فرایای ولید **ملجر** **معاملہ** ٹ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝ یہہ پیغمبر ڈرانیوالا ہے جنس ڈرانیوالے اگلوں کیسے ٹ**فتح** یہہ محمد ایک ڈرسنانیوالا ہے پہلے سنانیوالوں میں ٹ**مو** ٹ**تفسیر** جیسا کہ اور پیغمبر پہنچا رسالت کا اپنے قوموں کو کرتے تھے ایسا ہی محمد علیہ السلام تمکو کرتے ہیں کیوں تصدیق اوسکی نہیں کرتے ہو اور عذاب خدا کے سے نہیں ڈرتے ہو یا یہہ قرآن ڈرانیوالا ہے ڈرانیوالوں پہلے سے ٹ**ملجر** **ملہ تنبیہ** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ الخ یعنے سوائے اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بہیجا مجکو اللہ نے ساتہہ اوسکے یعنے دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکہا مینے لشکر اپنی آنکہوں سے اور تحقیق میں ڈرانیوالا ہوں ننگا یعنے بی غرض پس ڈہونڈہو تم نجاۃ کو نجاۃ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکے سے پس چلے راتوں رات پس چلے واسطے آہستگی کے پس نجاۃ پائی اور جہٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح کی اپنے مکان میں پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا میں اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جہٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہوں میں اوسکو حق سے یعنے دین و شریعت روایت کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** ڈرانیوالا ہوں ننگا اصل اسکی یہہ ہے کہ جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکہتا اپنے قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکہتا اور چلاتا تا خبردار ہوجاوے قوم بعد اوسکے یہہ مثل ہوگئی ہر امر ناگہانی دہشتناک کے پیش آنے میں پس یہہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے میں ٹ**حق سیدہ** ٹ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ ٹ نزدیک آئی قیامت نہیں ہے اوسکو سوائے خدا کے ظاہر کرنیوالا ٹ**فتح** ٹ آپہنچی آنیوالی کوئی نہیں اوسکو اللہ کے سوا کہول دکہانیوالا ٹ**مو** ٹ**تفسیر** ٹ لفظ کاشفہ میں مبالغہ کے لیے ہے اور یا بحسب تقدیر نفس کے ہے یعنے نفس کاشفہ یعنے بیان کرنیوالا کہ کب ہوگی قیامت مانند قول اللہ تعالے کے لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۝ اور بقول بعض کے معنی کاشفہ کے دفع کرنیوالے کے ہیں یعنے جب ہول اور سختیاں قیامت کی خلق کو ڈہانکلیں گی دفع کرنیوالا اونکا سوائے خدا کے کوئی نہیں ہونیکا ٹ**ملہ** **معا تنبیہ** ٹ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کب آویگی قیامت فرمایا آپنے وائے تجکو اور کیا مہیا کیا ہے تونے اوسکے لیے یعنے وہ اپنے وقت پر آنیوالی ہے یہہ کیا پوچھتا ہے عمل کر اچھے کہا اوسنے کچھہ نہیں طیار

کیا مینے اوسکے لئے مگر یہہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون اللہ اور رسول اوسکیکو فرمایا تو ساتہہ اوسکے ہوگا کہ دوست رکہا تونے اوسکو کہا انس نے پس نہین دیکہا مینے مسلمانونکو کہ خوش ہوے ہون ساتہہ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتہہ اس کلمہ کے **ف** مراد ساتہہ ہونے سے شریک ہونا ہے بیچ ثواب اور درجہ کے اور داخل ہونیکے اوسکے زمرہ اور متبعون اوسکے مین ۔ مشکوۃ ولمعات

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا

کیا اس بات سے تعجب کرتے ہو تم اور ہنستے ہو اور روتے نہین اور تم کہیلنے والے ہو پس سجدہ کرو خدا کو اور پرستش کرو

فتح ۔ کیا تم اس بات سے اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور تم کہلاڑیان کرتے ہو سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی

موضح ۔ **تفسیر** اس بات سے یعنی قرآن سے اچنبا کرتے ہو از راہ انکار کے اور ہنستے ہو از راہ استہزا کے روتے نہین بسبب خشوع کے اور سامدون کے معنے مین غافل یا کہیلنے والے یا اعراض کرنیوالے یا اترانیوالے اور تکبر کرنیوالے یا گانے والے پس جب قرآن پڑہا جاتا تو کافر گاتے اور ہنستے باز کرتے تا کہ لوگ قرآن سنین نہین خدا تعالے اونکا احوال بیان کرکر فرماتا ہے کہ اس واہیات سے باز آؤ اور سجدہ کرو اوسکو اور عبادت کرو اوسکی نہ اور معبودون باطل کی عبد اللہ سے روایت ہے کہ اول سورہ کہ جسمین سجدہ ہی سورہ نجم ہے اور لعد پڑہنے اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے ہمراہیون نے سجدہ کیا مگر ایک شخص نے نکیا بلکہ لی ایک مٹہی مٹی کی اور اوسپر سجدہ کرلیا پس دیکہا مینے اوسکو بعد اسکے کہ مارا گیا کافر اور وہ امیۃ بن خلف تہا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ نجم مین اور سجدہ کیا آپکے ساتہہ مسلمانون اور مشرکون اور جن و انس نے ۔ مدمعا

سورۃ القمر

اس سورۃ کا نام سورہ قمر ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ قمر کا مذکور ہوا ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ طلاق کے اور بعد سورہ نجم کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر قرب قیامت کا ہے اس آیہ مین أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۔ اور اوسکے اول مین ذکر قرب قیامت کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتونمین اور یہہ سورہ مکی ہے آیتین اسمین پچپن ہین اور رکوع تین اور کلمے ۳۴۸ اور حروف ۱۴۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ۔ پاس آلگی وہ گہڑی اور پہٹگیا چاند ۔ **موضح**

نزدیک آئی قیامت اور پہٹا چاند اشارہ ہی اوس قصہ کیطرف کہ کافرون نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا خدا تعالے نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ایک کوہ ابو قبیس پر اور دوسرا کوہ قیقعان پر ۔ **فتح**

تفسیر یا ہے کہ کفار مکہ نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کفار نے کوہ حرا درمیان دونو ٹکڑون کے دیکہا تو بہی ایمان نہ لائے یہہ سورہ نازل ہوئی اور منقول ہے کہ یہہ معجزہ مکہ مین دوبار واقع ہوا ہے اور کہا ہے علمانے کہ ایک علامت قیامت سے یہی پہٹنا چاند کا ہے اور تفسیر زاہدی مین آیا ہے کہ ایک شنبہ کو ایک یہودی اور ابو جہل نے جناب پیغمبر مین آکر کہا کہ مجکو معجزہ دکہاؤ آنحضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو یہودی نے ابو جہل سے کہا کہ یہہ ساحر ہے اور سحر آسمان مین اثر نہین کرتا اوسکو کہہ کہ چاند ہمارے لیے پہاڑ دے ابو جہل نے آنحضرت سے کہا آنحضرت نے اپنی اونگلی شہادت سے اشارہ چاند کیطرف کیا چاند اوسیوقت دو ٹکڑے

ہوا ایک ٹکڑا آسمان مین رہا اور دوسرا ٹکڑا پیغمبر خدا کے گریبان مین اوترکر آستین کیطرف سی نکل گیا اور پہر جب
درخواست ابوجہل کے دونون ٹکڑے آسمان مین ملگئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ میری آنکھہ کو سحر سے
باندہ دیا یعنی دہشت بندی کی آنیوالے مسافرونسے ہم پوچھینگے اور جب آنیوالون سے پوچھا سبہون نے کہا کہ فلانی شب مین ہمنے ایسا
دیکھا تہا تو بہی تو قریش ایمان نہ لائی اور کہا کہ سحر محمد کا نہایت کو پہنچا ہے یہہ آیتین اوترین ۱۲ مجمع معالم
یہہ معجزہ حضرت کا ہوا کہ چاند پہٹا کہا ابن مسعود رض نے کہ دیکھا مینے کوہ حرا کو درمیان دو ٹکڑون چاند کے اور بعضون
نے کہا کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ پہٹیگا چاند روز قیامت کے اور جمہور قول اول ہی پر ہین اور وہی روایت کیا
گیا ہے صحیحین مین اور نہین کہہ سکتے ہین کہ اگر پہٹتا چاند تو نہ پوشیدہ رہتا مسافرونپر اور اگر معلوم ہوتا
اونکو تو نقل کرتے وہ متواتر کیونکہ طبیعتونکی جبلت مین یہہ بات ہی کہ عجیب خبرونکو منتشر کرتے ہین پس یہہ
اعتراض نہین وارد ہوسکتا ہے اسلئے کہ جائز ہے یہہ کہ چہپا دیا ہوا وسکو اللہ نے اونسے بسبب ابر کے ۱۲ مدا

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکہین کافر کوئی نشانی مونہہ موڑین اور کہین ایک
سحر ہے قوی ۱۲ فتح ۱۲ اور اگر وہ دیکہین کوئی نشانی ٹالدین اور کہین یہہ جادو ہے چلا آتا ۱۲ تفسیر
حج کے دنون مین آدہی رات کو کافر جمع تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو سمجہاتے تہے اونہون نے مانگی کچہہ نشانی
حضرت نے کہا دیکہو آسمان کیطرف چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک اونسے مشرق کو اور ایک مغرب کو جبتک خوب
طرح دیکہہ لیا پہر آپسمین ملگیا یہہ نشانی ہے قیامت کی کہ آگے سب کچہہ یونہی پہٹیگا ۱۲ موضح نشانی کہ دلالت
کرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدق پر مونہہ موڑین یعنے ایمان سے مستمر یعنے محکم قوی ہی یا دائم مطرد یا گذرنیوالا
جانیوالا کہ زائل ہو اور باقی نر ہے ۱۲ مدا نشانی یعنے معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مانند پہٹنے چاند کے ۱۲ ج

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جہوٹ گنا اور پیروی کی اپنی خواہش کی اور ہر چیز نے
بیچ وقت اپنے کی قرار پکڑا ہے ۱۲ فتح ۱۲ اور جہٹلایا اور چلے اپنے چاؤ پر اور ہر کام ٹہیر رہا ہے وقت پر ۱۲ تفسیر
یعنے انکا عذاب بہی ایکوقت آویگا ۱۲ موضح جہٹلایا یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پیروی کی اپنے خواہش
کی یعنے اوس چیز کی کہ مزین کی اونکے لئے شیطان نے کہ وہ دفع کرنا حق کا ہے بعد ظہور اوسکے کے اور ہر چیز کہ وعدہ
کیا ہی اللہ نے اونسے مستقر ہے یعنے ہونیوالی ہے بیچ وقت اپنے کے اور بعض نے کہا ہر چیز کہ مقدر ہی واقع ہونیوالی
ہی اور بعض نے کہا ہر امر کفار سے اور امر نبی سے مستقر ہے یعنی ثابت ہوگا اور مستقر ہوگا وقت عذاب اور ثواب
کے یعنے کافرونکو عذاب ہوگا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ثواب عظیم ملیگا ۱۲ مدا اور پیروی کی خواہش اپنے
کی باطل مین اور ہر امر قسم خیر و شر سے مستقر ہے یعنے ٹہیر نے والا ہے اہل اپنے کو جنت مین یا دوزخ مین ۱۲ ج

تنبیہ خواہش نفسانی کی برائی قرآن وحدیث مین بہت آئی ہے کچہہ بطریق اختصار کے لکہا جاتا ہے قرآن
شریف مین فرمایا اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے
والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی اور تین چیزین درجے بڑہاتی ہین اور تین چیزین کفارہ گناہون کے
ہین پس نجات دینی والی چیزین پس خوف اللہ تعالے کا پوشیدہ اور ظاہر مین اور میانہ روی مفلسی اور دولتمندی
مین اور عدل رضا اور غصے مین اور پس ہلاک کرنیوالی چیزین پس بخل بڑا ہی اور خواہش کہ تابع ہون اوسکے

ط من الانشقاق القوۃ ۱۲ ع من قولهم مر الشئ ... (marginal gloss, partly illegible)

ہوا ہون بس بدلہ لے **فتح** جہٹلا چکی ہین انسے پہلے نوح کی قوم پہر جہوٹا کہا ہمارے بندے کو اور بولی دیوانہ ہے اور جہڑک دیا پہر پکارا اپنے رب کو میں
دبگیا ہون تو بدلہ لے **تفسیر** بندے کو یعنی نوح کو وَازْدُجِرَ یعنی ڈرایا قوم نوح نے نوح کو ساتھ گالیان دینے وغیرہ کے **ح** پہلے انسے یعنی
انکے والون سے اور معنی تکرار تکذیب کے یہہ ہین کہ اونکی قوم نے جہٹلایا نوح کو جہٹلانا پیچہے جہٹلانیکے یعنی
جب کہ گذرتا تہا او زمین سے ایک قرن پیچہے آتا اوسکے اور قرن جہٹلانے والا جہٹلایا قوم نوح نے رسولون
کو پہر جہٹلایا ہمارے بندے نوح کو یعنی جب کہ تہے وہ جہٹلانے والے رسولون کے منکر نبوۃ کے جہٹلایا اونہون
نے نوح کو بہی کہ وہ بہی تو منجملہ رسولون سے تہا دیوانہ ہے یعنی وہ دیوانہ ہے وَازْدُجِرَ یعنی ڈانٹے گئے نوح ادائے
رسالت سے ساتھ بُرا کہنے کے اور ڈرائے گئے ساتھ قتل کے یا یہہ بہی منجملہ قول قوم نوح کے ہے یعنی کہا قوم نوح
نے کہ نوح دیوانہ ہے اور خبطی کر دیا ہے اوسکو جنون نے اور لیگئے ہین عقل اوسکی اور مغلوب ہوا ہون یعنی عاجز
ہو گئی ہے مجہپر قوم میری پس نہین سنتے ہین بات میری اور بہت نا امید ہو گیا ہون اس سے کہ کہا مانین
میرا تو بدلا لے اونسے میرے لئے کہ عذاب بہیج اونپر **مل** فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ٥ وَّفَجَّرْنَا
الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ٥ پس کہولے ہمنے دروازے آسمان کے ساتھ پانی بہت گرنیوالے
کے اور جاری کیے ہمنے زمین سے چشمے پس جمع ہوا پانی ہر جانب سے واسطے اوس کام کے کہ مقدر ہوا تہا یعنی
ہلاک ہونا قوم کا **فتح** پہر ہمنے کہولدیے دہانے آسمان کے ریل سے پانی کے اور بہا دیے زمین سے
چشمے پہر ملگیا پانی ایک کام پر جو ٹہیر رہا تہا **مو** **تفسیر** ساتھ پانی بہت گرنیوالے اور پے درپے
کہ نہ تہمنا چالیس دن تک فَالْتَقَی الْمَآءُ پس ملگیا پانی آسمان و زمین کا **مل** عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ واسطے
اوس کام کے کہ تقدیر کیا گیا تہا لوح محفوظ مین اور وہ ہلاک ہونا قوم نوح کا تہا اور لفظ ماء کا بیچ مفرد اور
تثنیہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور کہتے ہین کہ چالیس روز تک متواتر مینہ برسا او زمین سے بہی پانی نے
جوش مارا اور دونون پانی جمع ہوکر باعث طوفان اور غرق کے ہوئے **بحر** وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی
ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ٥ اور سوار کیا ہمنے نوح کو اوپر کشتی صاحب
تختون اور میخون کی کے چلتی تہی سامنے آنکہون ہماری کے واسطے بدلا لینے اوس کیلئے کہ باور نرکہا تہا لوگو
نے اوسکو یعنے واسطے انتقام نوح کے **فتح** اور سوار کیا اوسکو ایک تختون اور کیلون والی پر بہتی ہمارے
آنکہونکے سامنے بدلا اوسکی طرف سے جسکی قدر نجانی تہی یعنے حضرت نوحؑ **مو** **تفسیر** یعنے نوح
کے لئے بدلا اوسکے قوم سے لیا ہمنے کہ اونکو غرق کیا اور نوح اور مومنونکو نجات دی ہمنے **بحر** وَلَقَدْ
تَّرَكْنٰهَآ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ٥ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ٥ اور تحقیق چہوڑا ہمنے اس عقوبت کو نشانی
پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے پس کیونکر تہا عقوبت یعنے عذاب ہمارا اور ڈرانا میرا **مو** اور اوسکو ہمنے رہنے دیا نشانی
کو پہر ہے کوئی سوچنے والا پہر کیسا تہا میرا عذاب اور میرا ڈر کا **تفسیر** نشانی کو یعنے دنیا مین تب سے کشتی
رہی یا وہ کشتی رہگئی جودی پہاڑ پر نظر آئے قرنون تک اس امت کے لوگون نے بہی دیکہے **مو** چہوڑا
اس کشتی کو یا اس فعلہ یعنے کام کو نشانی کہ عبرت پکڑی جاوے اوس سے قتادہ سے منقول ہے کہ باقی رکہا
اوس کشتی کو اللہ تعالی نے بیچ زمین ایک جزیرہ بنا قردی نام کے اور بعض نے کہا جودی پر رہی ایک زمانہ طویل

یہانتک کہ دیکہا اوسکو وائل ابن اسقع نے ﴿مدارک﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تا نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ﴿فتح﴾ اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجھنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ یعنے سہل کیا ہمنے قرآنکو نصیحت پکڑنیکے لیے بایں نہج کہ بہرا ہمنے اوسکو ساتہہ نصیحتون شافیہ کے اور بیان کیے ہمنے اوسمین وعدہ و وعید پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے کہ نصیحت پکڑے اور بعض نے کہا کہ سہل کیا ہمنے قرآن کو حفظ کے لیے اور مدد کی ہمنے حفظ پر اوسکے کہ ارادہ کرے اوسکے حفظ کا پس آیا کوئی طالب اوسکے حفظ کا ہے تا کہ مدد کیجاوے اوسکے حفظ پر اور منقول ہے کہ کتابین اور دین والونکی مانند توریہ اور انجیل کے نہین پڑہتے تہے اونکو وہ دین والے مگر دیکہہ کر اور نہین یاد کرتے تہے اونکو مانند قرآن کے ﴿ک﴾

﴿مدارک﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم عاد نے پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے تحقیق بہیجا ہمنے اوپر ہوا تند کو بیچ دن شوم نہایت سخت کے اوکہاڑتی تہی لوگون کو گویا کہ وہ تنہ درختون خرما کے جڑ سے اوکہڑے ہین پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآنکو تا نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ﴿فتح﴾ جہٹلایا عاد نے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرکا ہمنے بہیجی اونپر ہوا سناٹے کی ایک نحوست کے دن جو چلی گئی اوکہاڑ مارتی لوگونکو جیسے وہ جڑین کہجور کی ہین اوکہڑی پڑی پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرکا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجھنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ مستمر یعنے دائم الشر اور دائم الشوم کے کردہ ہوا اونپر ہمیشہ چلتی رہی یہانتک کہ ہلاک کیا اونکو اور وہ دن آخری چہارشنبہ ماہ صفر کا تہا کہ اوسدن تمام قوم عاد اوس ہوا سے ہلاک ہوئی اوکہاڑتی تہی لوگونکو اونکے مکانون سے صف باندہتی تہی بعضے بعضون کے ہاتہہ پکڑ کر اور داخل ہوتی تہی پہاڑ ونکے دردمین اور گڑہے کہودتی تہی اور اونکے اندر بیٹہتی تہی پس نکال لاتی تہی ہوا اونکو اور دے مارتی تہی اونکو اور توڑ ڈالتی تہی گردنین اونکی گویا کہ وہ تنہ درخت خرما کے تہے جڑ سے اوکہڑے مشابہت دی گئی کہجور ونکی جڑ کے ساتہہ اسلیے کہ ہوا کاٹ ڈالتی تہی سر اونکے پس باقی رہتے تہے بدن بغیر سر ونکے پس گر پڑے تہے زمین پر مردہ اور بدن اونکے طویل تہے ﴿مدارک﴾ ﴿تنبیہ﴾ یہہ دنیا اور نفسانیت بڑی بلا ہے اللہ تعالے جسکو اسکی آفت سے بچا دے وہی بچتا ہے حامد لفاف رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب چڑہتے ہین ملائکہ مومن کی روح لیکر آسمان پر اسحالمین کہ وہ مرا ہوتا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین وہانکے فرشتے اوس سے اور کہتے ہین وہ کہ کیونکر نجات پائی اسنے دنیا سے درحالیکہ ہلاک ہوا اچہا ہمارے یعنے ابلیس ﴿تنبیہ المغترین﴾

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم ثمود نے ڈرانیوالونکو پس کہا ایک آدمی کی اپنی قوم سے پیروی کرین ہم تحقیق ہم اوسوقت بیچ گمراہی اور دیوانگی کے ہونگے ﴿فتح﴾ جہٹلائے ثمود نے ڈر سنانے پہر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہم مین کا اکیلا ہم اوسکے کہے پر چلین گے تو ہم غلطی مین پڑے اور سودے مین ﴿تفسیر﴾ ایک آدمی کی یعنے ہم جماعت کثیرہ ہین اور وہ یعنے صالح ایک ہی لفی ضلال یعنی خطا مین اور جانے مین صواب سے ہے اور سعر کے معنے ابن عباس نے عذاب کہے

ہین اور کہا حسن نے شدت عذاب اور کہا فرا نے جنون اور کہا وہب نے دور حق سے ؀ معا ۲۵ القی الذکر علیہ
من بیننا بل ھو کذاب اشر ؀ کیا نازل کی گئی ہی وحی ہماری درمیان مین سے نہ بلکہ وہ دروغگو خود
پسند ہے ؀ فے ؀ کیا اوتری اسی پر نصیحت ہم سب مین کوئی نہین یہہ جہوٹا ہے بڑائی مارتا ؀ مو ؀ تفسیر
یعنے کیا صالح ہے پر وحی اوتری ہم مین سے حالانکہ ہم مین اور زیادہ لایق نبوت کے ہین اوس سے پس وہ جہوٹا
ہے اپنی بڑائی ہمپر چاہتا ہے اور تکبر کا باعث ہوا ہے اس امر پر سو حق تعالے نزد اونکے قول کا فرمایا سیعلمون الخ
مد ؀ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ؀ جان لینگے کل کو کون ہے دروغگو خود پسند ؀ فے
اب جان لینگے کل کو کون ہے جہوٹا بڑائی مارتا ؀ مو ؀ تفسیر کل کو یعنے وقت اوترنے عذاب کے
اونپر یا دن قیامت کے جب قوم نے حضرت صالح ع کو جہوٹا کہا پہر کہا اگر سچا ہے تو اس پہاڑ سے ایک اونٹنی نکال
پیٹ والی جو نکلتے ہی بچہ دیوے اپنے برابر کا پہر حضرت صالح علیہ السلام نے دعا مانگی جناب آلہی مین قبول ہوگئی
اور اسیطرح اونٹنی نے پیدا کیا بچہ اپنے برابر جیسکہ فرماتا ہے ؀ مد ؀ انا مرسلوا الناقۃ فتنۃ لھم
فارتقبھم واصطبر ؀ ونبئھم ان الماء قسمۃ بینھم کل شرب محتضر ؀ تحقیق ہم بہیجنگے اونٹنی کو
واسطے آزمایش کے اونکے لیے پس اے صالح منتظر انکا رہ اور صبر کر اور خبر دار اونکو کر کہ پانی بانٹا گیا ہے درمیان
اونکے ہر ایک حصہ پانی سے حاضر ہووے صاحب اوسکا ؀ فے ؀ ہم بہیجتے ہین اونٹنی اونکے جانچنے کو سو دیکہتا
رہ اونکو اور ٹہیرا رہ اور سنا دے اونکو کہ پانی کا بانٹا ہے انمین ہر باری پر پہنچنا ہے ؀ مو ؀ تفسیر منتظر
انکا رہ اور دیکہتا رہ کہ کیا وہ کرتے ہین اور صبر کر اونکی ایذا پر اور جلدی نکر یہانتک کہ آوے تجکو حکم میرا خدا تعالے
فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہین کہ یہہ قوم ثمود ایمان نہ لاوینگی پہر یہہ اونٹنی نشانی ہے قدرت کی آزمایش اونکے الزام
دینے کو کہ جب عذاب آوے تو عذر نہ لا سکین اور اپنا کیا ہوا یاد کرین تو پچتاوین اور شرمندہ ہوون پہر فرماتا ہے
خدا تعالے کہ اے صالح نبی ونبئھم الخ یعنے خبر دار کر اونکو اسبات سے کہ وہ پانی کنوین کا حصہ کے باری اونمین سبکو
پینا حاضر کیا گیا موجود پانی اوس گانو مین ایک ہی کنوان تہا جو سارے گانو کے لوگونکی اور اونکی مواشی کی اوسے
سے گذران ہوتی تہی جب یہہ اونٹنی اور بچہ اوسکا پیدا ہوا تو یہہ دونون سارے کنوین کا پانی پیتے اور سب
لوگ اور مواشی اونکے پیاسے رہتے تب سب ملکر حضرت صالح پاس آئے اور فریاد کی کہ ہمین پانی نہین ملتا
پہر جب یہہ حکم آیا کہ ایکدن اونٹنی اور اوسکا بچہ پیوین اور ایکدن گانون کے لوگ اور اونکے دنبے بکریان پیوین
پہر خدا تعالی کی قدرت سے اونٹنی کے باری کے دن پانی کنوین مین بہت ہوتا اور گانون کے لوگونکی باری
کے دن کم ہوتا اس سبب سے ساری گانو کے لوگ حیران تہے اور کچہہ بس نچلتا تہا اوس گانو مین دو عورتین تہین
ایک کا نام صدوق جو اوسپر اوسکے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تہا اور دوسری کا نام عنیزہ تہا سو عنیزہ کی بیٹی پر
قدار بن سالف عاشق تہا اور یہہ دونون عاشق کسیطرح اپنی مراد کو نہ پہنچتے تہے اور دونون عورتون کی سب سے
زیادہ دنبیان اور بکریان تہین پہر جب پانی کی اونپر کمی ہوئی تو دود اونکا سوکہہ گیا تب لاچار ہو کر اون دونون
عورتون نے مصلحت کر کر صدوق نے مصدع سے کہا کہ اگر تو مجہسے ملا چاہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال اور عنیزہ نے
قدار سے کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو مار ڈالے تو مین اپنی بیٹی تجہے دون تب یہہ دونون عاشق اونٹنی کے مارنے کو

تیار ہوئے اور اوس اونٹنی کا دستور تہا کہ دوسرے دن اپنے باری کے جنگل سے پانی پینی آتی بچہ سمیت کانوین سارا پانی کنوین کا پیکر چلی جاتی پہاڑون اور جنگل مین چرتی بچہ ساتہہ رہتا مصدع اور قدار نے مصلحت کرکے اونٹنی کے باری کے دن اوسکی راہ گہات لگاکر بیٹہے چہپ کر جب اونٹنی پانی پیکر چلی تو پہلے مصدع نے ایک تیر مارا جو اونٹنی کے دونو پانو چہید گئے اور قدار نے جلد دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری جو اوسکی کونچین کٹ گئین اور اونٹنی گری پہر اوسکے ٹکڑے پارچہ کرکے حصے کر لئے اور بچہ اوسکا یہہ حال دیکہکر شور کرتا بہاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور آسمان پر اوٹہایا گیا اور بقول بعض کے بچہ بہی مارا گیا بعد اوسکے تین روز پیچہے عذاب قوم ثمود پر اوترا اور وہ عذاب آواز جبرئیل کی تہی کہ ایک چیخ سے سب ہلاک ہوئے ﴿ مدعہ جہ ﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پس آواز دی یار اپنے کو پس دست درازی کی اور زخمی کیا پس کیونکر تہا عذاب میرا ور ڈرانے میرے ﴿ فتح ﴾ پہر پکارا اپنے رفیق کو پہر ہاتہہ چلایا اور کاٹا پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرکانا ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ آواز دی قوم ثمود نے اپنے یار قدار بن سالف کو فتعاطی یعنے پس جرأت کی اوپر کرنے امر عظیم کے بے پروائی سے پس کونچین کاٹین اونٹنی کی یا پس پکڑا اونٹنی کو پس کونچین کاٹین اوسکی یا فتعاطی کے معنی ہین پس پکڑی تلوار ﴿ مدعہ ﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ تحقیق ہمنے بہیجا اوپر ایک نعرہ پس ہوئے مانند حظیرہ درہم شکستہ کے کہ حظیرہ بنانے والے نے اوسکو بنایا ہو ﴿ مترجم ﴾ کہتا ہے کہ حظیرہ احاطہ ہے کہ شاخون خشک اور لکڑیون سے بکریون کے لئے بناتے ہین اور وہ ایک زمانہ کے بعد پامال ہوتی ہے خداتعالے نے اوس پامال ہوئی کی تشبیہ دی ﴿ فتح ﴾ ہمنے بہیجے اوپر ایک چنگہاڑ پہر رہ گئے جیسے روندی باڑ کانٹون کی ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ بہیجی ہمنے یعنے چوتہے دن بعد کونچین کاٹنے اونٹنی کے ﴿ مدعہ ﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اور تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے اوسکے کہ نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ﴿ فتح ﴾ اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ﴿ تفسیر ﴾ تا اوسکی نصیحت سے عبرت پکڑے ﴿ بحر ﴾ ﴿ تنبیہ ﴾ جنکے دل سیاہ ہو جاتے ہین اونکو نصیحت کسیکی اثر نہین کرتی ایک بزرگ فرماتے ہین کہ نشانیان سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ گناہ سے کچہہ ڈر اور گہبراہٹ ہنو اور طاعت سے خوشی ہنو اور نصیحت سے اثر ہنو ﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ جہوٹا گنا قوم لوط نے ڈرانیوالونکو تحقیق ہمنے بہیجی اونپر ہوا سنگبار مگر اہلخانہ لوط کہ خلاص کیا ہمنے اونکو وقت سحر کے ساتہہ مہربانی کے اپنے پاس سے ایسیہی جزا دیتے ہین اوس کسیکو کہ شکر گذاری کی ﴿ فتح ﴾ جہٹلائی لوط کی قوم نے ڈر سنانے ہمنے بہیجے اونپر ہوا تہراؤ کی سوا لوط کے گہر کے اونکو بچا دیا ہمنے پچہلی رات سے فضل سے اپنی طرف کے ہم یون بدلہ دیتے ہین اوسکو جو حق مانے ﴿ موضح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ اہل خانہ لوط سے مراد دونو بیٹیان اونکی ہین اور جو ایمان لایا اونکے ساتہہ اور شکر گذاری کی یعنے اللہ کی نعمت کی ساتہہ ایمان لانے کے اوسپر اور طاعت کرنے اوسکے کے ﴿ مدعہ ﴾ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ اور تحقیق لوط نے ڈرایا تہا اونکو ہمارے عذاب سے بس مکابرہ کیا اون ڈرانونین ﴿ فتح ﴾ اور وہ ڈرا چکا اونکو ہماری پکڑ سے پہر لگے مکرانے ڈرکانا ﴿ موضح ﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ

اور تحقیق کلام کیا قوم لوط سے توغفلت دین لوط کو محافظت مہمانون اوسکے سے پس مٹا دین ہمنے آنکھین اونکی کہا ہمنے چکہو عذاب میرے کو اور ڈرانے میرکو ۵ف اور اوس سے لینے لگے اوسکے مہمان پہر ہمنے مٹا دین اونکی آنکھین اب چکہو عذاب اور ڈر کا ۱۲ مو تفسیر کئی فرشتے حکم خدا تعالے کے سے حضرت لوط علیہ السلام کے گہر مہمانونکی طرح گئے تو قوم نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ انکو ہمین دو ہم انسے فعل بد کرین حضرت لوط بہی نجانتے تہے کہ یہہ فرشتے ہین اونہون نے مہمانونکو ندیا قوم نے چاہا کہ زور سے مہمانونکو لیجاوین ایک فرشتے نے یعنے جبرئیل نے اونکے موتہہ پر ہاتہہ یا پر مارا اونکے آنکہین غائب ہوگئین اور اندہے ہوگئے تب اندہے ہوگئے تب آواز آئی کہ اب چکہو عذاب ۱۲ ع ۵ فطمسنا الخ یعنے اندہا کر دیا ہمنے اونکو اور بعضون نے کہا مسخ کر دیا ہمنے اونکی آنکہونکو اور کر دیا اونکو مانند سارے موتہہ کے کہ نہین معلوم ہوتا تہا نشان آنکہونکا یعنے جب قوم نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ اپنے مہمان ہمکو دو اور اونہون نے انکار کیا اور اونکو نصیحت کی اونہون نے دروازہ حضرت لوط کے گہر کا توڑکر اندر چلے آئے جبرئیل علیہ السلام نے حکم الہی سے پر اپنا اونکے آنکہہ پر مارا سب اندہے ہوگئے اور متحیر ہوکر راہ نکلنے کی نپائی حضرت لوط نے اونکو اپنے گہر سے نکالدیا ۱۲ مدارک ولقد صبحہم بکرۃ عذاب مستقر فذوقوا عذابی ونذر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر ۱۲ اور تحقیق غارت کیا اونکو ایک صبح عذاب جگہہ پکڑنے والے نے پس کہا ہمنے چکہو عذاب میرا اور ڈرانے میرکو اور تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن اونکے لیے کہ نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے ۱۲ فتح اور پڑا اونپر صبح کو سویرے عذاب جو ٹہیر رہا تہا اب چکہو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجہنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ۱۲ مو تفسیر مستقر یعنے ثابت کہ ٹہیرا اونپر یہان تک کہ پہنچایا جاوے اونکو طرف عذاب آخرت کے اور فائدہ بار بار ذکر فرمانے فذوقوا عذابی ونذر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر کا یہہ ہے کہ حاصل ہووے ہر خبر کے اولین کے اخبار سے نصیحت اور از سر نو متنبہ اور ہوشیار ہون جب سنین کوئی قصہ اگلا اور یہی حکم بار بار فرمانے فبای آلاء ربکما تکذبان کا ہے وقت بیان فرمانے ہر نعمت کے کہ اوسکے اوپر ندکور ہوئی اور اسیلیے ویل یومئذ للمکذبین کو ہر آیہ کے بعد بیان فرمایا ہے اور اسلیے قصے اور احوال اگلی لوگونکی بار بار مذکور ہوئی تاکہ تجدید موجود لوگین ہولین نہین کبہی ۱۲ مدارک تنبیہ سچ ہے رب العلمین نے تو اپنے کلام پاک مین اتنا ہمکو سمجہایا ہے طرح بطرح سے کہ بیان نہین ہوسکتا ہے اوسکی عنایت کا لیکن ہم نالائق کچہہ اثر پذیر نہین ہوتے سبب یہہ ہے کہ ڈر اوسکا اور اوسکے عذاب کا دلونمین نہین اور محبت دنیا کی غالب ہو رہی ہے اگر اوسکا ڈر ہو دلونمین اور محبت دنیا کی نہو تو ضرور اوسکے حکم بجالاوین اور ممنوع چیزون سے بچین روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نکلا بنی اسرائیل مین کا طلب علم کو پس پہنچی یہہ خبر اونکے نبی کو پس کسیکو اوسکے پاس بہیجکر بلایا پہر آیا وہ اونکے پاس تب کہا اوسکو کہ اے جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین باتونکی کہ اونمین پہلون اور پچہلونکا علم ہے ڈر تا رہ اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور روک رکہہ اپنی زبانکو خلق کے ذکر سے ذکر نکر اونکا سوائے نیکی کے اور دیکہہ روٹی اپنی کہ کہاں سے ہو اوسکو تو کہ ہووے حلال وجہ سے پس رکے ہا جوان نکلنے سے انتہی اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل

اور بیشک صبح کو ... ۱۲ عہ ... ۱۲ س

مین سے جمع کیے اس سے صندوق علم کے اور فائدہ نہ اوٹھایا اپنے علم سے تب حکم بھیجا اللہ تعالے نے اونکی نبی کو کہ اسکو
جمع کرنیوالیکو کہ اگر جمع کریگا تو بہت علم فائدہ نہ دیگا تجکو مگر کہ عمل کریتو تین چیزونپر محبت نرکہہ دنیا سے کہ وہ گہر مومنونکا
نہین اور ہمیشہ یارانہ نکر شیطان سے کہ وہ رفیق مومنونکا نہین اور ایذا نہ دے کسیکو کہ وہ پیشہ مومنونکا نہین ۱۲ ملبہات

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ۝ اور تحقیق آئے فرعون
کے متعلقون پاس ڈرانیوالے جہوٹ گنا ہماری نشانیونکو سبکو پس پکڑا ہمنے اونکو مانند پکڑنے غالب قوی کے ۱۲ فتح
اور پہنچے فرعون والون پاس ڈر کے جہٹلائین ہماری نشانیان پہر پکڑی ہمنے اونکو پکڑ زبردست کی قابو مین لیکر ۱۲ موضح
تفسیر ڈرانیوالے یعنی موسے اور ہارون وغیرہما انبیاء علیہم السلام معجزے لیکر فرعون اور اوسکے قوم کے پاس آئے انکو
نمانا جہٹلایا اور مقتدر یعنی قوی و قادر کے اونکے ہلاک کرنے پر کہ ہرگز مغلوب نہو ۱۲ جرمل

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ کیا کافر تمہارے اے قریش بہتر ہین ان جماعتون سے یا تمہارے لیے حکم خلاصی کا ہے
اگلی کتابونمین ۱۲ فتح اب تم مین جو منکر ہین کچہہ بہتر ہین اون سب سے یا تمکو فارغخطی لکہی گئی ورقونمین
۱۲ موضح تفسیر ان جماعتون سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین یعنے قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور آل فرعون
یعنے وہ بہتر قوۃ اور مرتبے مین دنیا مین بنسبت تہاری یا حکم خلاصی کا ہے یعنے نازل ہوئی تمہارے اہل مکہ خلاصی اگلی کتابونمین کہ جو
کافر ہوگا تم مین سے اور جہٹلا دیگا رسولونکو ہوگا امن اللہ کے عذاب سے پس امن مین ہو تم اوس خلاصی کے حکم سے
۱۲ جمل اگلی کتابونمین یعنے اللہ کی کتابونمین کیا خلاصی عذاب سے اوتری ہے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے خلاصی
نہین آئی ہے او[illegible] رنہ جہٹلانے والے امم سابقہ سے نہین ہو جب وہ نہ بچے عذاب و ہلاک سے تو تمہاری
[illegible] کیا حقیقت ہے کیون نہین ڈرتے ہو اور ایمان کیون نہین لاتے ۱۲ جمل

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ ایا کہتے ہین ہم ایک جماعت بدلہ لینے والے ہین شکست
[illegible] دیجاویگی ا[illegible] پہیرین گے وہ پیٹہونکو ۱۲ فتح کیا کہتے ہین ہم سبکا میل ہے بدلہ لینے والے اب شکست
کہاویگا [illegible] پیٹہ دیکر ۱۲ موضح تفسیر جمیع یعنے جماعت ہین امر ہمارا مجتمع ہے بدلہ لینے والے ہین
یعنے [illegible] رکوئی ہمپر قادر نہین ہونیکا اس جماعت کو یعنے اہل مکہ کو اور پہیرینگے وہ پیٹہونکو جیسا کہ
بدر مین [illegible] یہ منجملہ دلیلون نبوت کیسی اور اعجاز قرآن سے ہوگی عمر رض سے منقول ہے کہ کہا جب یہہ آیت
نازل [illegible] اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جمع یعنے جماعت کو نہین جانتا مین کہ کون سی ہے اور روز بدر کے
[illegible] زرہ پہنے ہوئے کہتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ او سوقت جانا مینے کہ مراد یہہ ہے ۱۲ مدارک

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ بلکہ قیامت
[illegible] در قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے تحقیق گنہگار بیچ گمراہی اور جہالت کے ہین ۱۲ فتح بلکہ
وہ گہڑی ہے ۔ ے وعدیکا وقت اور وہ گہڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی جو لوگ گنہگار ہین غلطی مین ہین
اور سودا مین ۱۲ موضح تفسیر یعنے اسکی قتل اور قید ہونے اور شکست بدر پر بس نہین ہے بلکہ عذاب اوسکا
اشد اور تلخ تر ہے عذاب دنیا سے اور بعض نے سعر کے معنے آگ جلانے والی کے لکہے ہین یعنے دنیا مین گمراہی مین ہین
اور آخرت مین آگ جلانے والی مین ہونگے مدارک اور جلالین اور بحر مین سعر کے معنے یہی لکہے ہین ۱۲ جمل ہم جماعت

بدلہ لینے والے ہین یعنے محمد سے آیا ہے کہ جب کہا ابوجہل نے دن بدر کے انا جمیع منتصر تو نازل ہوئی یہہ آیۃ سیھزم الجمع ویولون الدبر پس بہاگے کافر دن بدر کے اور فتح پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۃ **بحر** ۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر ۝ یاد کر اوس روز کہ کہینچا جاویگا اونکو دوزخ مین اونکے موہنون کے بل کہین ہم چکہو دوزخ کے ہاتہہ پہنچانیکو ۃ **فتح** ۃ جسدن گہسیٹے جاوینگے آگ مین اوندہے موہنہ چکہو مزہ آگ کا ۃ **موضح** ۃ **تنبیہ** جہنم مین بڑے بڑے عذاب ہونگے اللہ تعالے بچاوے اوس سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آگ جہنم کی گرمی ستر حصے زیادہ ہوگی بہ نسبت یہانکے آگ کی گرمی سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا جہنم کو اوسدن یعنے روز قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتہہ ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے ہوئے اوسکو اور فرمایا کہ کمتر دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے لیے دو پاپوشین اور دو تسمے پاپوشونکے آگ کے ہونگے کہ جوش مارےگا اونسے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی دیگ تانبے کی نہین گمان کریگا کہ کوئی باشد اوس سے ہے عذاب مین حال آنکہ وہ کمتر اونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا کہ لایا جاویگا اہل دنیا کے بڑے نعمت والیکو دوزخیون سے روز قیامت کے پہر غوطہ دیا جاویگا اوسکو آگ مین ایک غوطہ پہر کہا جاویگا اے ابن آدم کیا دیکہی تہی تونے کبہی بہلائی پس کہیگا وہ کہ نہین قسم خدا کی اے رب میرے اور لایا جاویگا سخت تر لوگونکو مشقت وشدت مین بیچ دنیا کے اہل جنت مین سے پس غوطہ دیا جاویگا اوسکو کہ ای ابن آدم کیا دیکہی تونے مشقت وسختی کبہی کیا گذری تہی تجہپر سختی کبہی پس کہیگا کہ نہین قسم خدا کی اے رب میرے مجہپر سختی کبہی اور نہین دیکہی تہی مین نے شدت کبہی اور منقول ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے اوس دوزخی کو کہ عذاب بہت کم کہتا ہوگا کہ اگر تیرے پاس ساری زمین کی چیزین ہون تو آیا تو اپنے بدلہ مین دیکر اپنے چہہا ڈیگا پس کہیگا وہ ہان پس فرماویگا طلب کیا تہا مینے تجہسے سہل تر اس سے اوسحال مین کہ تو آدم کی پشت مین تہا وہ یہہ کہ نہ شریک کرے تو ساتہہ میرے کسی چیز کو پس نمانا تونے اوسکو اور شریک بے میر کیا یعنے توحید تجہسے چاہی تہی پس تونے خلاف کیا میری مراد کے کہ شرک کیا اب پچہتانے سے کیا ہوتا ہے ۃ **مشکوۃ** ۃ اور بہت عذاب طرح طرح کے حدیثون مین مذکور ہین جو کوئی تفصیل سے دیکہا چاہے دوزخ نامہ اور جنت نامہ مین دیکہے ۃ انا کل شیء خلقنہ بقدر ۝ تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے ساتہہ اندازہ مقرر کے ۃ **فتح** ۃ ہمنے ہر چیز بنائی ہے پہلے ٹہیرا کر ۃ **موضح** ۃ **تفسیر** باندازہ مقرر کہ لایق ہر چیز کے ہے بحسب حکمت ازلی کے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مشرک آنحضرت سے قدر کے باب مین جہگڑتے تہے اوسپر یہہ آیۃ نازل ہوئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتب اللہ مقادیر الخلق کلھا قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ وکان عرشہ علی الماء اور فرمایا لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر خیرہ وشرہ رواہ فی المعالم ۃ **بحر** ۃ قدر بمعنی تقدیر کے ہے یعنے ساتہہ تقدیر سابق کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ قسم کہاتے تہے کہ اوترے ہی یہہ آیۃ قدریہ کے حق مین ۃ **مدارک** ۃ وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ۝ اور نہین ہے حکم ہمارا مگر ایک کلمہ مانند پہیرنے آنکہہ کے یعنے بیچ سرعت وجود مراد کے اور آسان ہونیکے ۃ **فتح** ۃ اور نہین ہے حکم ہمارا مگر ایکبار حکم فرمانا اوسچیز کو کہ ہو جا پہر وہ چیز پلک مارنے سے بہی جلدی ہوتی ہے ۃ **ع** ۃ

اور ہمارا کام بہی ایک دم کی بات ہے پلک نگاہ کی ف موضح تفسیر الا واحدۃ یعنے الا کلمۃ واحدۃ یعنے نہین ہے امر ہمارا اوس چیز کے لیے کہ چاہتے ہین ہم پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتے ہین ہم اوسکے لیے کن فیکون کلمح بالبصر یعنے بقدر پلک مارنے ایک تمہارے کے اور بعض نے کہا کہ مراد امر سے قیامت ہے مانند فرمانے اوسکے اور جگہہ

وما امر الساعۃ الا کلمح البصر ف ولقد اھلکنا اشیاعکم فھل من مدکر ۝ وکل شیء فعلوہ فی الزبر ۝

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے مثل تمہارے پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے اور ہر چیز کہ کی ہے اونہون نے لکہی ہوئی ہے نامۂ اعمال میں ف فتح اور ہم کہپا چکے ہین تمہارے ساتہہ والونکو پہر ہے کوئی سوچنے والا اور جو چیز اونہون کی ہی لکہی گئی ورقون مین ف موضح تفسیر اشیاعکم یعنے مشابہہ تمہارے کفر مین اگلی امتونمین سے آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہی تا اگلی امتونکی خبرون اور ہلاک کرنے اونکے سے نصیحت و عبرت پکڑے ف مدارک ف وکل صغیر و کبیر مستطر ۝ اور ہر چہوٹا اور بڑا لکہا گیا ہے یعنے لوح محفوظ مین ف فتح اور ہر چہوٹے بڑے لکہنے مین آچکے ف موضح تفسیر چہوٹا اور بڑا یعنے اعمال سے اور جو کچہہ کہ ہونیوالا ہے لکہا گیا ہے لوح محفوظ مین اور ہر ایک بحسب اقوال و افعال اپنے کے جزا پاویگا ف مدارک

ان المتقین فی جنت ونھر ۝ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ۝

تحقیق پرہیزگار بیچ باغون اور چشمون کے ہونگے تحقیق متقی بیچ مجلس راستی کے ہونگے نزدیک پادشاہ توانا کے ف فتح جو لوگ ڈر والے ہین باغون مین ہین اور نہرون مین بیٹہے سچی بیٹہک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ف موضح تفسیر مقعد صدق مکان پسندیدہ ف مدارک تنبیہ تقوے کی تعریف و فائدے جابجا کلام مجید و احادیث مین مذکور ہین چنانچہ کچہہ اوپر لکہے بہی گئے اور اس کتاب مین بہی اسپلی مکرر ذکر کئے کہ بہت مفید ہین امام غزالی رحمہ اللہ لکہتے ہین جان کہ تقوے ایک گنج عزیز ہے اگر وہ حاصل ہوا تو خیر کثیر اور رزق بزرگ اور مطلب پالی بڑی اور غنیمت بڑی پائی تونے حاصل یہہ کہ بہلائی دنیا اور آخرت کی جمع کر اونکی خصلت کے نیچے رکہین ہین اوسکا نام تقویٰ کہا اور تامل کر قرآن مجید مین کہ کتنی جگہہ ذکر اوسکا کیا ہے اور کتنے بہلائیان اور ثواب اوسکے ساتہہ متعلق کیے ہین اور کتنی سعادتین اوسکے ساتہہ منسوب کی ہین از انجملہ تیرا ان مذکور ہوتے ہین ایک تو تعریف اور ثنا اوسکی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ۝ اور دوسرے محافظت و بچاؤ دشمنون سے کہ فرمایا وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدھم شیئا اور تیسرے متقی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالے کہ فرمایا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون چوتہے نجات سختیون سے اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ط پانچوین سنوارنا عمل کا کہ فرمایا یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم چہٹے بخشنا گناہونکا کہ فرمایا بعد لفظ اعمالکم کے ویغفر لکم ذنوبکم ساتوین محبت خدا تعالی کی ان اللہ یحب المتقین آٹہوین قبول ہونا طاعت کا کہ فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین نوین بزرگ رکہنا متقی کا کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم دسوین بشارت بیچ زندگانی دنیا اور آخرت کے کہ فرمایا الذین امنوا وکانوا یتقون ۝ لھم البشرٰی فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ گیارہوین نجات ہونا آگ دوزخ سے کہ فرمایا ثم ننجی الذین اتقوا بارہوین ہمیشہ رہنا بہشت مین کہ فرمایا اعدت للمتقین تیرہوین نصیب ہونا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
آسمان و زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ[1] پس اس مین تمام خیر و سعادت دارین کی کہ انکے تقوے کے رکہین مین پس فراموش نکر حصہ اپنا تقوے سے تو رجانا چاہئے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک تو توفیق و تائید الٰہی اور وہ متقیون ہی کے لیے ہین جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ[2] دوسرے اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بہی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ یعنی سنوار دیگا تمہارے لیے عمل تمہارے تیسرے قبول عمل وہ بہی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی قبول کرتا اللہ عمل کو مگر متقیون سے اور مدار عبادۃ کا انہین تینون چیزون پر ہے کیونکہ اول تو توفیق چاہئے تا عمل کرے بعد اوسکے اصلاح تقصیر یعنی دفع ہونا تقصیر کا تا تمام ہو عبادۃ بعد اسکے قبول چاہئے جب تمام ہوا اور انہین تین چیزون کی حاصل ہونیکے لیے تضرع اور سوال سب عابدونکا ہے رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ وَتَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا[3] اور ان سبکا وعدہ کیا ہے حصول تقوے پر اور متقیونکو یہہ سب عنایت فرمایا ہے خواہ چاہین یا نچاہین پس تقوے حاصل کرنا چاہئے اگر طالب عبادۃ کا بلکہ طالب سعادت دارین کا ہے اور تامل کر اس ایک اصل کو کہ تمام عمر اپنی مین مشقت بیچ عبادت کے اوٹہائی تو نے اور مجاہدہ کیا تو نے یہانتک کہ حاصل ہوا جو کچہہ کہ چاہا تو نے یعنے مثلا حافظ ہوا عالم ہوا وغیر ذلک لیکن قبولیت اوسکی تو تیرے اختیار نہین ہے پس اصل کار دین کے رجوع تقوے ہی پر ہوے کہ فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اور اسیلیے عائیشہ رضنے کہا کوئی چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا مین سے خوش نہ آتی تہی مانند تقوے کے اور قتادہ رضنے کہا کہ توریت مین ہے کہ ای فرزند آدم تقوی کر اور جس جگہہ چاہے تو سو اور آیا ہے کہ عامر بن قیس ہزار رکعت رات دن مین ادا کرتے تہے اور جب بستر پر آتے تو نفس کو کہتے ای جگہہ تمام بدیون کی قسم خدا کی کہ ایک پلک مارتے تجہسے راضی نہین ہوا ہون جب نفوکیا تو نے اور وقت مرنے کے روئے لوگون نے کہا کس چیز نے رولایا تجکو کہا کلام خدا تعالے نے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ[4] اور تامل کر ایک اور نکتہ مین اور وہ اصل سب عملون کی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک صالح شخص نے اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کر شیخ نے کہا کہ وصیت کرتا ہون مین تجکو وہ وصیت کہ پروردگار عالمون نے اوسکی وصیت کی ہے وہ یہہ ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ[5] کہتا ہون مین کیا خدا تعالے دانا تر نہین ہے ساتہہ بندیکے سب لوگون سے کیا وہ نصیحت کرنیوالا زیادہ نہین ہے بندیکو سب سے پس اگر عالم مین کوئی خصلت صالح تر ہوتے بندیکے لیے اور جامع تر بہلائیون کی اور بہت بڑی ثواب مین اور بزرگتر عبادۃ مین اور برلانیوالی زیادہ امیدونکی اس خصلت تقوے سے تو خدا تعالے بندونکو اوسکا حکم فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا پس جب کہ اگلے اور پچہلونکو اس ایک خصلت کی وصیت کی معلوم ہوا کہ یہہ خصلت جامع ہے بہلائیون دنیا اور آخرۃ کو اور کافی ہے تمام مہمات کو اور پہنچانیوالی ہے بندیکو بلند ترین درجات کو عبادۃ مین اور ایسی اصل ہے کہ اوسپر زیادتی نہین ہے کسی چیز کو اور کافی ہے اور اوسکو کہ نظر دقیق سے اوسمین دیکہے اور اوسپر عمل کرنے تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا

سورۃ الرحمٰن مدنیہ

اس سورۃ کا نام سورۂ رحمٰن ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ الرحمٰن کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورۃ بعد سورۂ رعد کے اور بعد سورۂ قمر کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اول مین قمر کے شق ہونے کا ذکر ہے از راہ قدرت پروردگار اور معجزے

[1] یعنے اور اگر بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو کہولدیتے ہم ان پر برکتین آسمان و زمین سے ولیکن جہٹلایا اونہون نے یعنے رسولونکو پس پکڑا ہم نے یعنے عذاب کیا ان کو بسبب اوسکے جو کہ کرتے تہے ۱۲

[2] یعنے توفیق و تائید الٰہی متقیون کے ساتہہ ہے ۱۲

[3] یعنے اے رب ہمارے توفیق دے ہمکو اپنی طاعت کی اور پوری کر تقصیر ہماری اور قبول کر طاعت ہماری ۱۲

[4] یعنے اسلیے روتا ہون کہ معلوم نہین عبادت میری قبول ہوئی ہے یا نہین یعنے پرہیزگاری کا یقین نہین تا یقین ہو قبولیت کا ۱۲

[5] یعنے اور تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگون کو کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہہ کہ ڈرو اللہ سے ۱۲

سورۃ الرحمٰن مدنیہ

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اوسمین بہی ذکر شمس و قمر کا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے اپنے حساب پر چلے جاتے
ہین اور اوسکے اخیر مین ہے کہ متقی باغون اور چشمون مین ہونگے پاس بادشاہ قادر کے اور اسکے اول ہی مین
ہے کہ رحمٰن نے سکہایا قرآن انسانکو کہ جو سبب تقوےٰ کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون
مین اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین اٹہتر ہین اور رکوع تین اور کلمے ۳۵۱ اور حروف ۱۶۴۳ بِسۡمِ اللّٰہِ
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ۝ خدانے سکہایا قرآن کو پیدا
کیا آدمیکو سکہایا اوسکو کلام کرنا ؎ **فتح** ؎ رحمٰن نے سکہایا قرآن بنایا آدمی پہر سکہائی اوسکو بات ؎ **مو** ؎
تفسیر حضرت علی رض سے روایت ہے کہ کہا سنا مینے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے لکل شیء
عروس وعروس القرآن الرحمٰن اور مراد انسان سے جنس ہے یعنے سب انسان یا آدم یا محمد علیہما السلام اور بیان
فرمائی ہین اللہ عزوجل نے اس سورۃ مین نعمتین اپنی پس ارادہ کیا یہہ کہ بیان فرماوین اول وافضل جو نعمت ہے
وہ نعمت دین ہے پہر دین مین جو اعلیٰ اور افضل نعمت ہے کہ وہ قرآن ہے اوسکو سب سے پہلے بیان کیا اسلیے کہ
وہ سب کتابون آسمان کی اوتری ہوئی مین بمنزلہ کوہان کے ہے یعنے اعلےٰ اور افضل ہے پہر بیان فرمایا پیدا کرنا انسان
کا اسلیے کہ ناجانا جاوے کہ وہ قرآن انسان ہی کے لیے تو پیدا ہوا ہے کہ عمل کرین اسپر اور دل و جان سے قبول کرین
اسکو پہر بیان فرمائی وہ نعمت کہ جس سے متمیز ہوتا ہے انسان سب حیوانات مین کہ وہ بیان ہے یعنے بولنا فصیح
جو دلکی باتونکو ظاہر و واضح کردے اور سبب اوترنے اس سورۃ کا یون لکہا ہے مفسرون نے کہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم جو کافرونکے آگے نام رحمٰن کا لیتے تو کافر کہتے کہ کیا ہے رحمٰن ہم رحمٰن کو نہین پہچانتے اس سبب سے یہہ سورہ
اوتری اور بعضے کہتے ہین اہل مکہ کہتے تہے کہ دو شخص جبر و لیسار نام محمد کو قرآن سکہا جاتے ہین اسپر یہہ اوتری کہ
وہ کیا سکہا دین گے رحمٰن نے سکہایا ہے اور بعض نے عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ کا ترجمہ اور بیان یون کیا ہے کہ سکہایا انسانکو
سخن کہنا اور سمجہنا اور اس صورۃ مین آدمی مطلق مراد ہوا اور بقول بعض کے مراد آدم علیہ السلام ہین اور مراد بیان سے
نام تمام چیزون کے اور یا سب لغتین جیساکہ کہا ہے علماء نے کہ آدم سات لاکہہ لغت سے کلام کرتے تہے افضل
اونکی عربی ہے اور بقول بعض کے مراد انسان سے محمد علیہ السلام ہین اور بیان گذشتہ اور آیندہ کی باتین کہ اللہ
تعالےٰ نے انحضرت کو اکثر احوال گذشتہ اور آیندہ کے تعلیم کیے ؎ **مشکوۃ مدبر** ؎ اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ
بِحُسۡبَانٍ ۝ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ۝ آفتاب اور چاند حساب مقرر پر چلتے ہین اور گہاس اور درخت سجدہ
کرتے ہین ؎ **فتح** ؎ سورج اور چاند کو ایک ایک حساب ہے اور جہاڑ اور درخت لگے ہین سجدہ مین ؎ **مو**
تفسیر حساب مقرر پر چلتے ہین اپنے برجون اور منازل مین اور اسمین منفعتین ہین لوگونکے لیے از انجملہ جاننا
برسونکا اور ایام حج وغیرہ کا اور نجم کہتے ہین اوس رویدگی کو کہ بغیر ساق یعنے تنہ کے ہو مانند ترکاریون اور گہانس
اور بیلدار چیزون کے اور شجر وہ درخت کہ تنہ دار ہو اور بعض نے کہا کہ نجم سے مراد ستارے آسمان کے ہین سجدہ
کرتے ہین یعنے فرمان بردار ہین اللہ تعالےٰ کے اوسچیز مین کہ پیدا کیے گئے ہین اوسکے لیے ؎ **حل** ؎ وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ
الۡمِیۡزَانَ ۝ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ۝ اور آسمان کو بلند کیا اور اوتارا ترازو کو مقصد یہہ کہ حد سے تجاوز نکرو ترازو مین ؎
فتح ؎ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین ؎ **مو** ؎ **تفسیر** آسمان کو بلند کیا

یعنے پیدا کیا اوسکو بلند اسلیے کہ کیا اوسکو جگہہ جاری ہونے احکام اپنے کا اور جگہہ رہنے فرشتون اپنے کا کہ جو اوترتے
مین وحی لیکر اوسکے انبیاء پر اور آگاہ کیا اس بیان سے اوپر بڑی شان اور بادشاہت اپنی سکے اور اوتارا ترازو کو
یعنے تمام اون چیزونکو کہ وزن کیجاتی ہین اونسے چیزین اور پہچانی جاتی ہین مقدار چیزون کی یعنے ترازو اور معیار اور
مقیاس یعنے پیدا کیا اوسکو درحالیکہ رکہی ہوئی ہے زمین پر اسواسطے کہ متعلق کیے اوس سے احکام اپنے بندونکے کہ عدل
و برابری کرین لین دین مین اور بعض نے کہا کہ مراد میزان سے عدل ہے کہ حکم کیا اوسکا مل وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ۝ اور سیدہا تولو انصاف سے اور نقصان نکرو ترازو مین فــ اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول مو وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ ۝
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اور زمین کو بچہایا واسطے آدمیون کے اوس مین
مین میوہ ہے اور درخت کہجور کے ہین غلاف والے اور اوس زمین مین دانے پتے والے ہین اور پہول خوشبودار
ہین پس کونسی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے اے جن وانس جہوٹ گنتے ہو فــ اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین جنکے میوے پر غلاف او اناج جسکے ساتہہ بہس ہے اور پہول خوشبو پہر کیا کیا نعمتین
اپنی رب کی جہٹلاؤ گے تم دونو یعنے جن وانس تفسیر زمین کو بچہایا یعنے پانی پر پہیلا کر اور انام کے معنے ہین
خلق اور خلق وہ چیزین کہ زمین پر چلتی ہین اور جن سے ہے کہ وہ جن وانس پس زمین مانند بچہونیکے ہے اونکی لیے کہ
چلتے پہرتے ہین اوسپر اوس زمین مین میوہ ہے یعنے طرح بطرح کے میوے ہین اور دانے یعنے گیہون جو وغیرہا
اور عصف پتی کہیتی کے یا بہس اور ریحان رزق یا پہول پس ساتہہ کس کس نعمت کے اون نعمتون مین سے کہ شمار
کی گئی ہین اول سورہ سے جہٹلاتے ہو تم اے جن وانس جابر سے روایت ہے کہ کہا پڑہی ہمارے آگے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن یہان تک کہ ختم کیا اوسکو پہر فرمایا کیا ہے مجکو کہ دیکہتا ہون مین تمکو سکوت
کیے ہوئے البتہ جن تہے بہتر تمسے جواب دینے مین نہین پڑہی مینے اونپر یہہ آیہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ مگر کہ وہ
کہتے تہے وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنے نہین جہٹلاتے ہین ہم کچہہ تیری نعمتون مین سے اے رب
ہمارے پس تیرے لیے حمد ہے انتہی حاصل یہہ کہ جب کسیکو پڑہتے سنے آیۃ مذکورہ تو سنے والا جواب دے وَلَا بِشَیْءٍ
مِنْ نِّعَمِکَ الخ مل جـ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ
نَّارٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پیدا کیا آدمی کو خشک مٹی سے مانند ٹہیکرون کے ہوئی ہوئی اور پیدا کیا جن
کو شعلہ آگ سے پس کس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو فــ بنایا آدمی کہنکہناتی
مٹی سے جیسے ٹہیکرا اور بنایا جان آگ کی ڈیگ سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے مو تفسیر
صلصال کہتے ہین خشک مٹی کو کہ بجتی ہو کالفخار یعنے مانند ٹہیکرون کے اور اختلاف اسمین اور اس قول اللہ
مین مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ مِنْ طِیْنٍ لَازِبٍ مِنْ تُرَابٍ بسبب اتفاق اونکے ہے معنون مین اسلیے کہ بنانا شروع کیا
آدم کو پہلے تراب سے پہر کیا اوسکو طین پہر حماء مسنون پہر صلصال اور جان سے مراد ابو الجن یعنے باپ سب جنون
کا ہے بعض نے کہا کہ وہ ابلیس ہے اور مارج شعلہ صاف کہ جسمین دہوان نہو من نار بیان ہے مارج کا گویا کہ کہا
گیا من صاف من نار مل مراد انسان سے باپ آدمیون کے یعنے آدم ہین اور جان سے باپ جنون

اور کہتے ہین کہ درمیان پیدائش جان کے اور آدم کے چہہ ہزار برس ہین ﴿بحر﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پروردگار دو مشرق کا ہے اور پروردگار دو مغرب کا ہے یعنی جاڑے مین آفتاب مشرق اور مغرب اور رکہتا ہے اور گرمی مین مشرق اور مغرب اور پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ﴿فتح﴾ مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا ﴿ف﴾ یعنے جاڑے گرمی کے دو مشرقین ہین اسیطرح دو مغربین ﴿ہ﴾ پہر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جہٹلاؤ گے ﴿موضح﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ چہوڑا دو دریا آپسمین جمع ہون درمیان ان دونونکے ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہین کرتا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ﴿فتح﴾ ڈہلائے دو دریا بہر چلتے اونمین ہے ایک پردہ زیادتی نہین کرتے پہر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جہٹلاؤ گے ﴿موضح تفسیر﴾ یعنے چہوڑا دریائی شور اور دریائی شیرین کو اسحالمین کہ قریب باہم ہین آپسمین ملنے والے نہین فرق ہے درمیان دونون پانیون کے آنکہون سے دیکہنے مین لیکن اونمین ایک پردہ ہے اللہ تعالی کی قدرت سے کہ نہین تجاوز کرتے وہ اپنی حد سے اور نہین زیادتی کرتا ایک اون دونونکا دوسرے پر بسبب ملنے کے ﴿مدارک﴾ مراد بحرین سے دریائی شور اور دریائی شیرین ہین اور بقول بعض کے دریائے فارس اور دریائی روم ہین کہ محیط مین آپسمین ملتی ہین اور برزخ اونکی جزیرے ہین اور بقول بعض کے دریائی روم اور ہند ہین اور برزخ اونکے زمین اونکی درمیان کی اور مشہور یہہ ہے کہ باقی دو دریاؤن کے آپسمین ملتے ہین لیکن بحکم الہی ایک پردہ اونکے درمیان مین مقرر ہے کہ آپسمین ملین نہین تا منافع ہر ایک کے باطل ہون ﴿بحر﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

نکلتے ہین ان دو دریا سے موتی اور مونگا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ﴿فتح﴾ نکلتے ہین اون سے موتی اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ﴿موضح تفسیر﴾ لؤلؤ کہتے ہین بڑے موتی کو اور مرجان چہوٹے موتی کو اور یہہ جو فرمایا منہما یعنے دونو دریاؤن سے نکلتے ہین حالانکہ وہ نکلتی ہین دریا شور سے اسلیے کہ وہ دونو دریا جب ملگئے اور ہوگئے مانند شئے واحد کے تو جائز ہوا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلتے ہین دونو دریا سے جیسکہ کہا جاتا ہے کہ نکلتے ہین وہ بحر سے حالانکہ وہ نہین نکلتے ساری بحر سے ولیکن نکلتے ہین بعض بحر سے اور یہہ ایسا ہے جیسکہ کہے تو نکلا مین شہر سے حالانکہ نکلا ہے تو ایک محلہ مین سے اوسکے محلون مین سے اور بعضون نے کہا کہ نہین نکلتے ہین وہ مگر اوسجگہہ سے کہ جہان جمع ہوتے ہین دریا شیرین اور شور اور بعض نے کہا کہ اگرچہ نکلتے ہین دونون دریائی شور سے لیکن دونون کو ذکر کیا بسبب عادت عرب کے کہ ذکر دو چیز کا کر کر پہر ایک چیز کو ساتہہ ایک فعل کے مختص کرتے ہین ﴿مدارک﴾ ﴿بحر﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ

كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اور خدا کے لیے ہین کشتیان روانہ ہونیوالی بلند دریا مین مانند پہاڑون کے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جہوٹ گنتے ہو ﴿فتح﴾ اور اوسکے ہین جہاز اونچے کہڑے دریا مین جیسے پہاڑ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ﴿موضح تفسیر﴾ مانند پہاڑون کے بلندی اور بڑائی مین اور اس بلندی اور جاری کرنے کشتیون مین منافع مخلوقات کے لیے بہت ہین قسم تجارت اور سفر سے کہ پوشیدہ نہین ہے پس بڑی نعمت ہے ﴿بحر﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ جو کچھہ کہ ہی زمین پر فنا ہوگا اور باقی رہیگا موںہہ پروردگار
تیریکا کہ صاحب بزرگی اور انعام کا ہے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتوں مین سے جہوٹ گنوگی ۃ **فتح** ۃ
جو کوئی ہے زمین پر بنر ٹنوالا ہے اور رہیگا موںہہ تیرے رب کا بزرگی اور تعظیم والا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلا
ئگے ۃ **موضح** ۃ **تفسیر** موںہہ سے مراد ذات ہی ذُو الْجَلٰلِ صاحب عظمت اور سلطان یعنی بادشاہی کا یہہ صفت
وجہکی ہے وَالْاِکْرَامِ یعنے اور صاحب انعام کا ہے اور درگذر فرماتا ہے قصوروں سے اور احسان کرتا ہے اور یہہ
بڑی صفتون اللہ تعالے کی سے ہے اور حدیث شریف مین ہی کہ دعا کرو ساتہہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے اور روایت
کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام گذرے ایک شخص پر کہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا یعنے بعد نماز کے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے قَدِ اسْتُجِیْبَ لَکَ یعنے بلاشبہ قبول کی گئی دعا تیری اور نعمت فنا رمین ما عبا
اسکے ہے کہ مومن بسبب اوسکے پہنچین گے نعمت ہمیشگی کو یعنے جنت کی نعمتونکو اور کہا یحیی بن معاذ نے کہ کیا
خوب چیز ہے موت کہ وہ قریب کرتی ہے حبیب کو طرف حبیب کے ۃ **مل** ۃ **تنبیہ** سچ ہے بلاشبہ تمام
چیزین دنیا کی فانی ہین جیسا کہ اللہ تعالے نے اور جگہہ فرمایا مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ یعنے
جو کچھہ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہے باقی ہی اور جگہہ فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ
یعنے کہہ بہرہ مندی دنیا کی تہوڑی ہے اور اور جگہہ فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ
وَظَنَّ اَہْلُہَاۤ اَنَّہُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْہَاۤ اَتٰہَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَہَارًا فَجَعَلْنٰہَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ اور جگہہ فرمایا وَاضْرِبْ لَہُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ ہَشِیْمًا تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ
ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتہہ جاتی ہین مردیکے تین چیزین اور باقی رہتی
ہے ساتہہ مردیکے ایک ساتہہ جاتے ہین اوسکے اہل اور مال اور عمل اوسکے پہر پہر آتے ہین اہل و مال اوسکے اور
باقی رہتا ہے عمل اوسکا ۃ **مشکوٰۃ** ۃ یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ہُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ سوال کرتے ہین خدا سے جو کہ آسمانوں مین اور زمین مین ہین ہر روز خدا ایک حالت مین
ہے یعنے عذاب کرنا نعمت دینا سعید کرنا یا شقی کرنا یا جلانا یا مارنا واللہ اعلم پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی
نعمتونمین سے جہوٹ گنوگے ۃ **فتح** ۃ اوس سے مانگتے ہین جو کوئی ہین آسمانونمین اور زمین مین ہر دن
اوسکو ایک دہندا ہے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ۃ **موضح** ۃ **تفسیر** مانگتے ہین زبان سے یا
حال سے جس چیز کے محتاج ہوتے ہین قسم قوۃ سے عبادۃ پر اور رزق اور مغفرۃ وغیر ذلک سے ایک حالت
مین ہے یعنی ایک کام مین ہے کہ ظاہر کرتا ہے اوسکو عالم مین موافق اوسکے مقدر کیا ہے اوسکو ازل مین قسم
جلانے اور مارنے اور عزت دینے اور غنی کرنے اور مفلس کرنے اور قبول کرنے دعا اور دینے سائل کیسے وغیرہ
ۃ **ج** ۃ مانگتے ہین الخ یعنے تمام آسمان و زمین والے محتاج ہین اللہ تعالے کے پس مانگتے ہین اوس سے آسمان و

جو کچہہ کہ متعلق ہے ساتہہ دین اونکے کے اور مانگتے مین زمین والے جو کچہہ کہ متعلق اونکے دین و دنیا کے ہی ہر روز آئخ
یعنے ہر وقت پیدا کرتا ہے امور اور نیا کرتا ہے احوال کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی
یہہ آیۃ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہے یہہ شان پس فرمایا آپ نے اوسکی شان سے یہہ ہے کہ بخشتا ہی گناہ کو اور دور
کرتا ہی سختی و غم اور بلند قدر کرتا ہے ایک قوم کو اور پست کرتا ہے ایک قوم کو انتہی اور ابن عیینہ سے ہی کہ دہر یعنے زمانہ
اللہ کے نزدیک دو دن ہے ایک تو دن دونون کا وہ دن ہے کہ جس مین مدت دنیا کی ہے پس
شان یعنے حال اوسکا اوسمین امر و نہی اور جلانا اور مارنا اور دینا اور نہ دینا ہے اور دوسرا دن روز قیامت
کا ہے پس شان اوسکی اوسمین جزا اور حساب ہے اور بعض نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہہ آیہ یہود کے حق مین جو وقت
کہ کہا اونہون نے کہ اللہ تعالے نہین کرتا ہے روز ہفتے کے کچہہ کام وحکم تو اونکے قول کو رد فرمایا ہے کہ ہر وقت
اوسکا حکم جاری ہے اور آیا ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیۃ کے معنے اور مراد پوچہی اوسنے مہلت چاہی
اوس سے ایکدن کی کہ کل بتاؤنگا اور گہر مین جاکر غمگین بیٹہا سوچتا تہا اسمین پس کہا اوسکے غلام حبشی نے
کہ ای مولے خبر دو مجکو اپنی فکر کی شاید کہ اللہ تعالے سہل و دفع کرے اوسکو میرے ہاتہہ سے پس خبر دی مولے
نے اوسکو اس معاملے کی پس کہا غلام نے کہ مین تفسیر بیان کرونگا اسکی بادشاہ کے آگے تو کہدے اسکو بادشاہ
سے پس کہا غلام نے ای بادشاہ شان اللہ تعالی کی یہہ ہے کہ وہ داخل کرتا ہے راتکو دن مین اور دنکو رات
مین اور نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردیکو زندہ سے اور تندرست کرتا ہے بیمار کو اور بیمار کرتا ہی تندرست
کو اور مبتلا کرتا ہی عافیت والیکو اور عافیت دیتا ہے مبتلی کو اور عزت دیتا ہے ذلیل کو اور ذلت دیتا ہی عزت
والیکو اور محتاج کرتا ہے غنی کو اور غنی کرتا ہے محتاج کو پس کہا بادشاہ نے کہ خوب بیان کیا تونے اور حکم کیا وزیر
کو کہ خلعت وزارت دی اسکو پس کہا غلام نے ای مولے میرے یہہ بہی اللہ تعالے کی شان سے ہے اور جعفر
نے کہا کہ وہ جاری کرنا تقدیرونکا ہے اونکے وقتون تلک اور کہا بعضون نے کہ عبد اللہ بن طاہر نے بلایا حسین
بن الفضل کو اور کہا اوس سے کہ مشکل ہوئے ہین مجپر تین مسئلے اسلیے مینے تجکو بلایا ہے کہ کہدے تو اونکو مجپر
ایک تو قول اللہ تعالے کا فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ یعنے پہر ہوا قابیل ندامت والون سے حال آنکہ ثابت ہوا
ہے یعنے حدیث سے اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنے ندامت بہی گناہ پر توبہ ہے اور دوسرا یہہ قول اللہ تعالے کا کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ
فِیْ شَاْنٍ یعنے ہر دن اوسکو ایک دہندا ہے حال آنکہ ثابت ہی حدیث سے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ یعنے جو کچہہ ہوتا ہے اور ہووے گا قیامت تلک تقدیر مین لکہا جا چکا ہے اور تیسرا قول
اللہ تعالے کا وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی یعنے نہین فائدہ دیتا انسانکو مگر جو کچہہ آپ کرے پس کیا حال ہے
اضعاف کا یعنے کئی حصے ثواب ملیگا کہ مثلا ایک پیسا للہ دیا اور دس پیسے لکہے گئے پس کہا حسین نے جائز
ہے یہہ کہ ہو ندامت توبہ اوس امت مین اور نہو توبہ پس امت مین اور بعض نے کہا کہ ندامت قابیل کی نہیز
تہی ہابیل کے قتل کرنے پر بلکہ ہابیل کے اوٹہائے پہرنے پر اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ حکم وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰی کا مخصوص تہا قوم ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے لیے نہ اس امت کے لیے اور قول اللہ تعالے کا
کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ پس شان سے وہ کام مین کہ ظاہر کرتا ہے اونکو یعنے پہلے جو مقدر ہو چکا ہی اوسکو ظاہر

کرتاہے اونکو یعنے جو مقدر ہو چکا ہے اوسکو ظاہر کرتاہے نہ یہہ کہ اب ابتدا کرتاہے اونکو پس کہڑے ہوئے عبد اللہ
بن طاہر اور بوسہ دیا حسین بن الفضل کی پیشانی پر اور بڑہا دیا روزینہ یا تنخواہ اوسکی ؏ مدلہ سنفرغ
لکم ایہ الثقلن ۝ فبای الاء ربکما تکذبن ؏ اب سب سے فارغ ہو کر تم پر متوجہ ہونگے ہم ای جن وانس پس کس
نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کی سے جہوٹ گنتے ہو ؏ فتح ؏ ہم فارغ ہوتے ہین تمہاری طرف ای بوجہل
قاقلون پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ؏ موضح ؏ تفسیر مراد فراغ سے یہان توجہ اور قصد مجاز
اور مجازات کا ہے نہ فراغ کہ بعد شغل کے ہوتاہے اسلیے کہ خدا کو ایک کام دوسرے کام سے باز نہین رکہتا اور یہہ
کلام بطریق تہدید کے واقع ہے جیسکہ کہتے ہین رہ تا ساتہہ تیرے مشغول ہون حال آنکہ کہنے والا فراغ کرے کام سے
نہین چاہتا ہے بلکہ مراد اوسکی ڈرانا سننے والیکا ہے اور بقول بعض کے سنفرغ کے یہہ معنی ہین کہ جو کچہہ کہ ہر نیک و بدکار
سے وعدہ ثواب وعذاب کا کیاہے مینے اوسکے تئین پہنچاؤنگا اور اتمام وعدیکا کرونگا مین اور حمزہ اور علی نے
سیفرغ ی سے پڑہاہے اور اوسکے معنے یہہ ہین شتاب ہے کہ فارغ ہوگا خدا اور کہاہے علما نے کہ عرب ایک چیز با قدر
کو ثقیل کہتے ہین اسلیے جن وانس کو ثقلان کہتے ہین ؏ مدلہ ؏ یمعشر الجن والانس ان استطعتم
ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن ۝ فبای الاء ربکما تکذبن
ای قوم جن وانس اگر باہر نکل سکو تم زمین وآسمان کے کنارونسے پس باہر نکلو باہر نہین نکل سکنے کے مگر ساتہہ قوۃ
کے اور وہ قوۃ کہان ہے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ؏ فتح ؏ ای فرقے جنون
کے اور انسانون کے اگر تم سے ہوسکے کہ نکل بہاگو آسمان و زمین کے کنارون سے تو نکل بہاگو نہین نکل سکوگے مگر ساتہہ دلیل
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ؏ موضح ؏ تفسیر یامعشر الجن والانس مانند ترجمہ کے ہے واسطے
قول اللہ تعالے کے ایہا الثقلن اگر باہر نکل سکو تم الخ یعنے اگر قدرت رکہتے ہو تم نکلنے کی طرفون آسمان و زمین
کے سے بہاگ کر میری قضاء و قدر سے تو نکلو تم پہر فرمایا لا تنفذون یعنے نہین قادر ہونگے تم نکلنے پر مگر ساتہہ
سلطان یعنے قوۃ اور غلبے اور قہر کے اور کہان میسر ہے یہہ تمکو بلکہ جہان ہو مقہور قوۃ اور قدرت میرے کے ہو اور
مرگ ساتہہ لگی ہوئی تمہارے ہے اور بعض نے کہا کہ ملائکہ روز محشر کے گرد خلائق کے صف کہینچ کر ندا کرینگے
کہ یہہ میدان محشر ہے اگر باہر نکلنا چاہتے ہو اسجگہہ سے تو نکلو تا عذاب سے رہائی پاؤ لیکن نہین نکل سکنے
کے تم مگر ساتہہ حجت و دلیل کے اور تمہارے پاس کچہہ دلیل ہی نہین پس جب دیکہینگے فرشتون کو جن وانس
بہاگینگے پس نہین آوینگے کسی طرف مگر کہ پاوینگے فرشتونکو کہ گہیرے ہونگے ؏ مدلہ ؏ یرسل علیکما
شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ۝ فبای الاء ربکما تکذبن ۝ بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ کا اور
دہوان بہی پس مقابلہ نہ کر سکوگے تم پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ؏ فتح ؏
چہوٹتے ہین تمپر شعلے آگ کے صاف اور دہوان ہے پہر تم بدلہ نہین لے سکتے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کے
جہٹلاوگے ؏ موضح ؏ تفسیر لفظ شواظ بپیش شین سے ہے اور مکیون نے شین کی زبر سے پڑہاہے اور
دونو معنے شعلہ کے ہے کہ خالص ہو دہوین سے اور نحاس سین کی دو پیشون سے بمعنی دہوین کے ہے اور
مکیون اور ابو عمرو نے سین کے دو زیرون سے پڑہاہے لیکن شین بسبب عطف کے شواظ پر ہے اور زیرین بسبب عطف

کے نار پر اور بر تقدیر زیر دن نحاس کے معنی یہہ ہونگی کہ بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ سی اور تانبے نگلے ہوے اور معنی اول کے یہہ ہین کہ جب نکلوگی تم اپنے قبرون سے بہیجا جاویگا تمپر شعلہ آگ کا اور دہوان کہ ہانک کر لیجاوینگے تمکو طرف محشر کے پس نہین بچ سکوگے تم اون دونون سے ۱۲ مدارک فَاِذَا انۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ وَرۡدَةً

كَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جب پہٹیگا آسمان یعنے قیامت کے دن پس ہوگا مثل گلاب کے پہول کے مانند چمڑے سرخ کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۱۲ فتح پہر جب پہٹ جاوے آسمان تو ہو جاوے گلابی جیسے تیل کی تلچہٹ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۱۲ موضح تفسیر

پہٹیگا آسمان یعنے پہٹ کر دروازے سے ہو جاوینگے فرشتون کے اوترنے کے لیے مثل گلاب کے پہول کے سرخ برخلاف اپنے رنگ کی اور جواب اذا کا یہہ ہے فَمَا اَعۡظَمَ الۡهَوۡلَ یعنے جب آسمان کا یہہ حال ہوگا پس کیا بڑا ہول ہوگا ۱۲ جمل پہٹیگا یعنے جدا ہوگا بعض آسمان بعض سے قیامت قائم ہونیکے لیے پس ہوگا مانند رنگ گلاب کے پہول سرخ کے اور کہا ہے بعض علما نے کہ اصل رنگ آسمانکا سرخ ہی ہے ولیکن بسبب دور ہونیکے نیلا دکہائی دیتا ہے كَالدِّهَانِ یعنے مانند تیل زیتون کے کہ ہر دم اوسکا نیا رنگ معلوم ہوتا ہے یہہ فرمایا ایسا ہی جیسیکہ اور جائے فرمایا کَالۡمُهۡلِ یا دہان کے معنی ہین تلچہٹ زیتون کے اور دہان جمع دہن کی ہے بمعنی تیل کے اور بعضون نے کہا کہ دہان سرخ چمڑے کو کہتے ہین ۱۲ مدارک فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذَنۡۢبِهٖۤ اِنۡسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس اوس دن سوال نہین کیا جاویگا اپنے گناہ سے کوئی آدمی اور نہ جن پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۱۲ فتح پہر اوسدن پوچہہ نہین اوسکے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۱۲ موضح تفسیر پس اوسدن یعنے جسدن پہٹیگا آسمان اور جان سے مراد جن ہے پس کہا گیا لفظ جان کہ ابو الجن کو کہتے ہین جگہہ جن کے جیسیکہ کہا جاتا ہے ہاشم اور مراد ہوتی ہی اوسکے فرزند ہاشم اور تطبیق درمیان اس آیۃ کے اور درمیان قول اللہ تعالے کی فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اور درمیان قول اللہ تعالے کے وَقِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ یہہ ہے کہ وہ دن طویل ہوگا اور اوسمین مواطن مختلف ہونگے پس پوچہی جاوینگے اور مواضع مین اور کہا قتادہ نے کہ اول سوال ہوگا پہر مہر کردیجاوے گی اونکی موہنون پر اور بولینگے ہاتہہ اور پانو اونکے ساتہہ اوس چیز کے کہ عمل کرتے تہے اور بعضون نے کہا کہ نہین پوچہی جاوینگے گناہ سے تاکہ جانا جاوے گناہ پوچہنے کے سبب سے ولیکن پوچہے جاوینگے زجر و توبیخ کے لیے ۱۲ مدارک پہر اوسدن پوچہہ نہین اسلیے کہ ملائکہ نامہ اعمال کہ لکہے ہونگے حاضر کرینگے اور خدا تعالے عالم سب چیز ونکا ہے محتاج پوچہنے کا آدمی اور جن سے نہین ہے بے سوال کے بحسب اپنے علم کے جزا دیگا اور بقول بعض کے ملائکہ آدمی اور جن سے اونکے گناہ نہین پوچہینگے کہ جانتے ہین گناہ اونکے یا ہر ایک کو اونکی نشانیون سے پہچانینگے اور ایک قول یہہ ہے کہ بعضے جگہون مین پوچہی جاوینگے اور بعضی جگہون مین نہین پوچہے جاوینگے ۱۲ جمل ۱۲

یُعۡرَفُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ بِسِیۡمٰهُمۡ فَیُؤۡخَذُ بِالنَّوَاصِیۡ وَالۡاَقۡدَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پہچانے جاوینگے گنہگار اپنے قیافے سے پس پکڑا جاوے گا ساتہہ بال پیشانی اور پاؤنکے بہی پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ۱۲ فتح پہچانے پڑینگے گنہگار اپنے چہرے سے پہر پکڑا جاویگا ماتہے

کے بالون اور پاؤن سے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ﴿تفسیر﴾ نشانی سے یعنے نشانی سے کہ کالے ہونگے
موہنہ اونکے اور نیلی ہونگی انکہین اونکی پس پکڑے جاوینگے الخ یعنے پکڑے جاوین گے کبہی ساتہہ بال پیشانیونکے اور کہینچے جاوین گے طرف
دوزخ کے اور کبہی قدم پکڑ کر موہنہ کے بل کہینچ کر دوزخ مین ڈالے جاوین گے اور جاننا چاہیے کہ ذکر وعید و ترہیب یعنے
عذاب و خوف کا بہی ایک نعمت ہے اس سبب سے کہ اوسکو سنکر متنبہ اور متوجہ لے اللہ ہون اور جنت کی نعمتونکو پہنچین اسلیے
اونکے ذکر کرنیکے بعد فبای الاء ربکما تکذبان فرمایا جیسا کہ بعد ذکر کرنے نعمتون کے فرمایا ﴿مع﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ یہہ ہے وہ
دوزخ کہ جہوٹ گنتا تہا اوسکو گناہ گارون سے آمد و رفت کرینگے درمیان اوس آگ کی اور درمیان پانی جوش کرنیوالے
کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ﴿ف﴾ یہہ دوزخ ہے جسکو جہوٹ بتاتے تہے گناہگار
پہرتے ہین بیچ اوسکے اور کہولتے پانی مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ حمیم آن نہایت گرم
پانی یعنے عذاب کیے جائین گے اسطرح کہ داخل کیے جاوین گے آگ مین اور گرم گرم پانی پلائے جاوین گے اور نعمت
اسمین یہہ ہے کہ نجات پانیوالے نجات پاوینگے اوس سے اوسکی رحمت و فضل سے اور اس ڈرانے مین آگاہ کرنا ہے کہ
بچین ایسے کامون سے کہ باعث اس عذاب کے ہون ﴿مدارک﴾ یہہ ہے دوزخ الخ یعنے ملائکہ سر کافرون کے
اونکے پاؤن کے ساتہہ جمع کر کر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ آمد و رفت
کرین گے الخ یعنے جب آگ سے فریاد کرین گے تو ایسے پانی مین ڈالینگے کہ جوڑ اونکے بدنون کے جدا کردیگا ﴿بحر﴾
﴿تنبیہ﴾ اللہ جل شانہ بچاوے اس عذاب سے اور جگہہ بہی کلام مجید مین مانند اس عذاب کے ذکر فرمایا ہے فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ○ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ○ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿ۭ﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ اور اوس کسی کے لئے کہ ڈرا ہے
کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے مین دو باغ ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ﴿م﴾
﴿ف﴾ اور جو کوئی ڈرا کہڑے ہونیسے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے
﴿مو﴾ ﴿تفسیر﴾ مقام رب سے مراد موقف ہے کہ جہان حساب کے لیے بندے کہڑے ہونگے دن قیامت کے پس جو
کوئی وہان کے کہڑے رہنے سے ڈرا پہر چہوڑا گناہونکو اور ادا کیا فرائض اوسکے لیے دو جنتین ہونگی ایک جنت انسانکی
اور ایک جنت جن کی اسلیے کہ خطاب ثقلین کے لیے ہے پس گویا کہ کہا گیا واسطے کل خائفین کے تم دونون مین سے
دو جنتین ہین ایک جنت تو واسطے ڈرنیوالے انسان کے اور ایک جنت واسطے ڈرنیوالے جن کے ﴿مدارک﴾
دو باغ ہونگے کہ جنت عدن اور جنت نعیم ہے ایک جنت بدلے مین ڈرنے اوسیکے رب سے ہے اور ایک جنت بدلے مین
ترک شہوات کے خوف خدا سے اور مراد مقام ربہ سے کہڑا ہونا حساب کے لیے ہی اور بقول بعض کے حاضر جاننا رب کا
اپنے پر ہے کہ ہر دم خدا کو حاضر ناظر جانکر اوس سے ڈرے اور گناہ سے باز رہے اور کتاب موضح مین لکہا ہے کہ ہر باغ ان
دو باغون مین سے سو سو برس کی مسافت رکہتا ہے طول و عرض مین اور اوسمین منازل خوش اور حوران دلکش
ہونگے ﴿بحر﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ دو باغ صاحب شاخون بہت کے پس کس نعمت کو

نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ف جنتین بہت سی ٹہنیان پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ
گے مو تفسیر افنان یعنی ٹہنیون کے جمع فنن کی اور خاص ذکر ٹہنیون کا اسلیے فرمایا کہ اونہین مین سے
ہوتے ہین اور میوے پس بعضی ٹہنیون سے سایہ پھیلتا ہے اور بعض سے میوہ نکلتا ہے حاصل یہہ کہ دونو باغون
مین درخت ہونگے بہت شاخ دار کہ سایہ بہی کرین گے اور پر میوے بہی ہونگے یا افنان یعنی الوان کے ہی جمع فن کی
یعنے جنتی کے لیے اون باغون مین وہ چیزین ہونگی کہ خواہش کریگی اونکے نفس اور لذت پاوینگے اونسے اہل
مد لجر فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دو باغون مین دو چشمے چلینگے
پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ف اونمین دو چشمے بہتے پھر کیا کیا نعمتین اپنے
رب کی جھٹلاؤگے مو تفسیر دو چشمے چلینگے جہان چاہین گے جنتی اوپر اور نیچے اور حسن بصری سے ہے
کہ جاری ہون گے دو چشمے آب زلال کے کہ ایک کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا سلسبیل مد ایک چشمے کا نام تسنیم
ہے اور دوسرے کا سلسبیل اور بقول بعض کے ایک پانی غیر متغیر کا ہوگا اور ایک شراب کا مجر فِيهِمَا مِن
كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دو باغون مین ہر میوے سے دو قسم ہونگے پس کس
نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ف اونمین ہر میوے قسم قسم پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب
کی جھٹلاؤگے مو تفسیر دو قسم یعنے تر اور خشک اور یا ترش اور شیرین یا ایک مثل دنیا کے میوے کے
ہوگا اور ایک وہ کہ نہ کسینے دیکھا ہے اور نہ سنا ہے مجر مل مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ
وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ تکیہ لگائی ہوئے فرشون پر کہ استر اونکے موٹے ریشمی
کپڑے کے اور میوے اون باغون کے نزدیک ہونگے یعنے تا سہولت سے لے سکین واللہ اعلم پس کس نعمت کو نعمتون
پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ف لگے بیٹھے بچھونے پر جنکا استر تافتہ اور میوہ اون باغونکا جھک رہا
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے مو تفسیر استبرق ریشمی کپڑا موٹا مانند اطلس اور تافتہ وغیرہ
کے کہا ہے بعضون نے کہ ابرہ اوسکا باریک ریشمی کپڑے کا ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی ابرے کا
حال سوای اللہ تعالے کے اور میوے اونکے قریب ہونگے کہ لیلیوے اونکو کھڑا اور بیٹھا اور تکیہ لگایا ہوا مل
نزدیک ہونگے کہ بیٹھا اور لیٹا بسہولت لیلیوے اور ذکر استر ونکا کیا ابرونکا نکیا کہ وہ جملہ مالا عین رأت ولا اذن
سمعت ولا خطر علی قلب بشر کے ہونگے اور بعضون نے کہا ہے کہ ابرا ان فرشون کے نور جامد سے یعنے جمے
ہوے سے ہونگے مجر فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون محلونمین حورین ہونگی نیچے رکھنے والی آنکھون کی جماع نہین کیا ہے ساتھ اونکے
کسی آدمی نے پہلے انسے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ف
اونمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین بیاہا اونکو کسی آدمی نے انسے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤگے مو تفسیر قاصرات الطرف سے مراد حورین ہین کہ آنکھونکو بچایا ہوگا اپنے
خاوندون کے سوائے اور ونکے دیکھنے سے یعنی نہین دیکھینگے غیر خاوندون اپنے کو اور منقول ہے کہ حور اپنے خاوند کو
کہیگی کہ کوئی چیز اچھی زیادہ تجھسے بہشت مین نہین دیکھی ہے مینے شکر خدا کا کہ تجھکو خاوند میرا کیا اور اس آیۃ مین دلیل ہے کہ

اسیر کرجن ہی مثل آدمی کے جماع کرتا ہے ط مل ابحر ط كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ گویا کہ وہ حورین یاقوت اور مونگہ ہین پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو
فتح ط وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے ط موط تفسیر مانند یاقوت
کے ہونگے صفائی مین اور مرجان ہونگی سفیدی مین یعنے گورے پن مین پس مرجان سفید زیادہ ہوتا ہے
لولو سے ط مل ط رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اول جماعت جو جنت مین داخل ہوگی بصورت چودہوین
رات کی چاند کے ہونگے اور اونکے پیچہے جو داخل ہونگے مانند ستارہ بہت روشن کے ہونگی روشن ہونگے دل
اونکے یکدل ہونگے سب نہ اختلاف ہوگا اونمین اور نہ بغض آپسمین ہر شخص کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی
ہر ایک بیوی ایسی ہوگی کہ دیکہا جاویگا گودا اوسکی پنڈلی کا اوسکے گوشت کے پیچہے سے بسبب حسن وصفائی
کے تسبیح بیان کرینگے اللہ تعالیٰ کی صبح وشام نہ بیمار ہونگے اور نہ سنکینگے اور نہ تہوکینگے باسن اونکے سونے اور
چاندی کے ہونگے اور کنگہیان اونکی سونیکی ہونگی اور ایندہن اونکے انگیٹہیونکا اگر ہوگا اور پسینہ اونکا مانند
مشک کے ہوگا روایت کیا معالم مین اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ جنتی عورۃ کی پنڈلی کی سفیدی اور
گودہ اوسکا دکہائی دیجائینگے ستر ریشمی کپڑونکے پیچہے سے ط بحر ۵ ط هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ نہین ہے جزاء نیک کاری کی مگر انعام بہت پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے
کیسے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط اور کیا بدلہ ہے نیکی کا مگر نیکی ف نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب ط موط تفسیر
انعام بہت یعنے جنت اور نعمتین اوسکی اور بعضون نے کہا کہ نہین ہے جزا اوسکی کہ کہا لا الٰہ الا اللہ مگر جنت
اور ابراہیم خواص سے ہے کہ نہین ہے جزا اسلام کی مگر دار السلام یعنے جنت ط مدط وَمِنْ دُونِهِمَا
جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اور سوائے ان دو باغون کے دو باغ اور ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون
پروردگار اپنے کی سے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط اور ان دو باغ کے سوا اور دو باغ پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کے
جہٹلاوگے ط موط تفسیر یعنے سوائے ان دو جنتون کے کہ وعدہ کی گئی ہین مقربین کے لیے دو جنتین
اور ہین اونکے لیے کہ کم اونسے ہین قسم اصحاب یمین سے ط مل ط دو جنتین اول سونیکے ہونگی اور دو بہشتین
دوسری چاندی کی ط بحر ط مُدْهَامَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ دو باغ سبز کہ نہایت سبزی
سے مائل بسیاہی ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط سبز جیسے سیاہ
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ط موط سو یہہ دونو باغ بہت گہن کے درخت انمین سبز ہونگے جو
نہایت سبزی سے سیاہی مارتے ہونگے پہر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ط عـ ط
تفسیر مُدْهَامَّتَانِ سیاہ بسبب شدت سبزی کے کہا خلیل نے الدہمۃ السواد ط مد ط فِيهِمَا
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اون دونو باغون مین دو چشمے جوش مارنے والے
ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ط فتح ط اونمین دو چشمے اوبلتے پہر کیا
کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاوگے ط موط ان باغون مین دو چشمے ہونگے پانی کے بہتے ہوے جوش
مارتے ہوے پہر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ط عـ ط فِيهِمَا فَاكِهَةٌ

ف یعنی یاقوت حسن کی صفائی مین اور سفیدی موتی کی خوبی مین ہونگی ۱۲ ع صاحب مدارک کے نزدیک مرجان چہوٹی موتی ہے اور جیسا اکثر زبان اردو اور اور دون کے نزدیک مرجان مونگا ہے ۱۲ منہ

ف یعنی کیا بدلہ ہے نیکی کا سوا نیکی کے یعنی نیکی کا بدلہ نیکی ہے جو لوگ دنیا مین نیکی کرتے ہین جو حکم خدا تعالےٰ کا ہے اور اوسکا نتیجہ ہوگا

ف یعنی بہشت اور وہان کی نعمتین ایسی ہین جنکی اونکی بیان مین نہ آوے ۱۲ ع

ف بہشت کی تفسیر مولوی عبد اللہ کی تفسیر ہے جو عجیب تفسیر ہے زبان اردو مین ۱۲ منہ

ف ان دو باغون مین [illegible]

وَنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۞ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ اون دو باغون مین میوہ اور درخت کہجور کے اور انار کے ہونگے پہر
کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۃ فتح ۃ اونمین میوہ اور کہجورین اور انار پہر کیا کیا نعمتین
اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۃ موۃ تفسیر میوہ یعنے طرح بطرح کے میوے ہونگے اور ذکر فرمایا خاص کہجور اور
انار کا واسطے بزرگی اونکی کے ہے والا دونو فاکہہ مین داخل ہین اور بعضون کے نزدیک یہہ دونو فاکہہ نہین ہین
اور ابن عباس رض نے کہا کہ تنہ بہشت کی کہجور کے درخت کا زمرد سبز کا ہوگا اور پتے اوسکے سرخ سونیکے اور پتے
اوسکے لباس اہل جنت کے ہونگے اور جوڑے وغیرہ بہشتیون کے اونسے ہونگے اور پہل اوسکے مثل مٹکون
کے اور سفید زیادہ دودہ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور نرم زیادہ مسکہ سے اور بے دانہ ہونگے ۃ بحر ۃ
فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۞ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ اون محلون مین عورتین برگزیدہ خوبصورت ہونگی
پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۃ فتح ۃ سب باغونمین نیک عورتین خوبصورت
پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۃ موۃ تفسیر خیرات اخلاق نیک والیان حسان خوبصورت
ۃ مد ۃ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۞ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ حورین نگاہ رکہی گئین بیچ
خیمونکے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۃ فتح ۃ گوریان رکی ہتیان خیمون
مین پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۃ موۃ تفسیر اور بقول بعض کے معنے مقصورات کے
یہہ کہ سوائے اپنے خاوندون کے کسیکو دیکہینگے نہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین خیمہ موتی
کہوکہلے کا ہوگا کہ عرض اوسکا ساٹہہ کوس کا ہوگا ہر کونہ خیمے کیمین گہر والے بہشتی کے ہونگے کہ ایک دوسرے
کو دیکہے نہین مؤمن اونسے جماع کرینگے رواہ فی المعالم لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۞ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ جماع نہین کیا ہے اونسے کسی آدمی نے پہلے اونکے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو
نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۃ فتح ۃ نہین ہاتہہ لگایا اونکو کسی آدمی نے اونسے پہلے اور نہ کسی
جن نے پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۃ موۃ مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۞
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۞ تکیہ لگائے ہونگے اوپر بچہونون سبز کے اور بچہونون اچہے کے پس کس نعمت کو
نعمتون پروردگار اپنے کیسے جہوٹ گنتے ہو ۃ فتح ۃ تکیہ لگے بیٹہے سبز چاندنیون پر اور چہاپی کی خوشطرح
پس کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے ۃ موۃ تفسیر رفرف جمع رفرفۃ کی ہے بمعنے بچہونے یا
تکیے کے یا جوڑے کپڑے کے اور عبقری جمع عبقریۃ کی ہے بمعنے قالین کے ۃ ج مد ۃ تَبٰرَکَ اسْمُ
رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۞ بابرکت ہے نام پروردگار تیرے کا جو صاحب بزرگی اور انعام کا ہے ۃ
فتح ۃ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکہتا ہے تعظیم والا ۃ تفسیر ہر آیت مین نعمت جتائی
کوئی اب نعمت ہے اور کسیکی خبر دینی نعمت ہے ۃ موۃ مکرر لائی گئی آیۃ فبای الاء آخر تک اکتیس ۳۱ جگہہ ذکر
کی گئین آٹہہ آیتین تو اونمین سے پیچہے اون آیتون کے کہ جنمین تعداد عجائب پیدایش الله تعالے کی ہے
اور نادر صنعت اوسکیکی اور ابتدائے پیدایش اور معاد اونکی کی پہر سات اونمین سے ہین پیچہے اون آیتون
کے کہ اونمین ذکر آگ کا اور شدائد اوسکا ہے بقدر گنتی دروازون جہنم کے اور بعد ان سات کے آٹہہ آیتین

بیچ وصف دو جنتون اور رہنے والون اونکے ہین بقدر گنتی دروازون جنت کے اور آٹھہ تعداد اونکے اون دو جنتون کر لیے ہین کہ جو کم دو جنتون پہلیون سے ہین پس جسنے اعتقاد کیا آٹھہ آیتون پہلیونکا اور عمل کیا بموجب اونکے کہولے جاوینگے اوسکے لیے دروازے جنت کے اور بند کیے جاوینگے دروازے جہنم کے ۂ **ملـ تنبیہ** سبحان اللہ عجب عجب نعمتین پاک پروردگار کی ہین اگر ہر بال کی ہزارون زبانین ہوان توبھی اوسکی نعمتونکا بیان اور شکر نہین ادا ہو سکتا جب کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۝ یعنے اور اگر گنو اللہ کی نعمتونکو تو نہین گن سکتے اونکو بلاشبہ انسان البتہ بڑا ظالم اور ناشکر ہے مگر کچھہ نعمتین مشہورہ اس سورۃ مین بیان فرمائی ہین ایک تندرستی اور پانی ملنے ہی کی نعمت کا شکر نہین ادا ہو سکتا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَکَ وَنُرْوِکَ مِنَ الْمَاۗءِ الْبَارِدِ اور جامی فرمایا حضرت نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ علے ہذا القیاس سانس آنا اور بول و براز وغیرہا نکلنا اونکو کوئی نعمت ہی نہین جانتا حال آنکہ بڑی بہی نعمتین ہین یہہ بہی پہر جوانی اور تونگری اور زندگانی وغیر ذلک یہہ نعمتین ہین جیدی ہین چنانچہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسحال مین کہ وہ اوسکو نصیحت کرتے تہے اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ اور بہت نعمتین ہین کہ اونکو کوئی نعمت نہین سمجہتا پس بیان فرمائی اس سورۃ مین اول نعمت قرآن کی تعلیم کی کہ بڑی نعمت ہے چنانچہ فضائل قرآن کے اوپر مذکور ہوئے پہر پیدا کرنا انسانکا اور سکہانا اوسکو بیان کا ذکر فرمایا پہر اور نعمتین بیان فرمائین یہانتک کہ بیان فرمایا اوتارنا میزان کا تا عدل کرین تول اور مپانے مین کہ عدل کرنا واجب ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ آخر آیۃ تک اور کمی کرنی تول اور مپانے مین بہت بری ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ وای آدمیون کے حقوق گہٹانے والونکے لیے کیل و وزن مین جو کہ جب ماپ کر لیتے ہین اپنے لیے لوگون سے پورا لیتے ہین اور جب ماپ کر دیتے ہین لوگونکو یا تول کر دیتے ہین اونکو تو کم دیتے ہین اونکو ف آیا ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ کو تشریف لائے تو اہل مدینہ بہت ناقص تہے ماپ تول مین حق تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی پس مپانیکو پورا کیا اونہون نے اور بقول بعض کے ایک شخص ابوجہینہ نام مدینہ مین تہا کہ دو مپانے رکہتا تہا جب کسی سے کچھہ آپ لیتا تو بڑے مپانے سے ماپ کر لیتا اور جب لوگونکو دیتا تو چہوٹے مپانے سے دیتا حق تعالے نے یہہ آیۃ اوتار کر اس سے منع فرمایا اور ابن عمر رض سے منقول ہے کہ کمی کرنیوالے ماپ تول مین کہڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین روز قیامت کے یہانتک کہ پسینا اونکے آدہی کانون تک آجاویگا اور یہہ بہی کہا ہے علما نے کہ اونکو دوزخ کے گہراؤ مین آگ کے دو پہاڑون کے درمیان مین ڈالینگے اور کہینگے ماپ انکو اور تول انکو وہ اونکو تولیگا اور جلیگا ۂ **مجـ** اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہے اللہ اونکے دلمین رعب اور نہین پہیلتا ہے

نہ کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اوسمین موت اور نہین کم کرتی کوئی پیمانہ اور ترازو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونسے رزق یعنی برکت رزق کی جاتی رہتی ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پہیلتا اوسمین خون یعنی قتل قتال پہیلتا ہی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن ۱۲ مشکوٰۃ پہر دیکہیے تو زمین دیسہی نعمت ہے مخلوق کے لیے کہ کیا کیا کارخانے ہین اسمین میوے اور غلے اور پہول بوٹے اور پہاڑ وغیر ذالک اور کیا کیا منفعتین اور آسایشین ہے چلنے پہرنے والونکے لیے کہ کوئی حج کے لیے چلتا ہی اوسپر اور کوئی تجارت کے لیے اور کوئی سوتا بیٹہتا ہی اور کوئی طرح بطرح کے حرفونمین مشغول ہے اور کوئی پڑہنے پڑہانے اور عبادت مین مصروف ہی عجیب عجیب کارخانے ہین اوسپر حق انسانکی پیدایش مین ویسا ہی ظہور قدرت ہے کہ فرمایا وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی تمہاری جانو مین بہی اوسکی قدرتین ہین کیا تم دیکھتے نہین غرضکہ ایسی ذلیل چیز سے پیدا ہوے اور یہہ یہہ نعمتین عنایت ہوئین اور پہر وہ تکبر کہ عیاذا باللہ خدا کو ہے اور رسول کون ہے جو ہم سمجھ لیے ہین وہی کام کی بات ہے مصداق اس آیۃ کے ہو رہے ہین اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوَاہُ پہر بیان فرمایا رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ کہ مشرقین اور مغربین کے رہنے والون کی اور وہان کی تمام چیزون کی پرورش کیا کیا ہو رہی ہے کہ تحریر و تقریر مین نہین آسکتی نہ وہ پرورش مان باپ کر سکتے ہین نہ اور کوئی پہر دریاون کی نعمتین اور ہی طرح کی ہین کہ موتی مونگا وغیر ذالک اونمین سے نکلتا ہے اور مچھلیان اور جانور اونمین عجیب عجیب طرح کے ہین آیا ہے کہ حضرت محی الدین عربی ایکدفعہ کشتی مین بیٹہے تہے کہ طوفان آیا اونہون نے کہا اُسْکُنْ یَا بَحْرُ عَلَیْکَ بَحْرٌ عَمِیْقٌ مِّنَ الْعِلْمِ پس ایک مچھلی پیدا ہوئی اور وہ قدرت الٰہی سے گویا ہوئی اور کہا مولوی جیو مین ایک مسئلہ پوچھتی ہون کہ جو کوئی مسخ ہو جاوے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹہے یا عدت طلاق کی حضرت محی الدین متحیر ہوئے ہر چند سوچے کچھ جواب نہ سوجہا جب اپنے بڑے بول پر آگاہ ہوے کہ وہ جو مینے اپنے کو دریا علم کا کہا تہا اوسکا یہہ نتیجہ ہے کہ ایک جانور کو جواب نہ دیسکا اوسنے زرچ کر دیا تب اونہون نے توبہ کی اپنی بڑے بول سے اور اوس مچھلی سے کہا کہ بی بی تو ہی بتا مجکو تو اسکا جواب کچھ نہین آتا تب وہ بولی بس یوں نہین اپنے کو دریا علم کا کہتے ہین اب مجھسے سنو جواب اسکا اگر وہ مسخ ہو نیوالا بصورت حیوان کے مسخ ہوا تو عدت طلاق کی بیٹہے بیوی اوسکی اور اگر قسم جمادات سے ہو مانند پتہر وغیرہ کے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹہے انتہی پہر دیکھیے جہاز کیا بڑے مثل پہاڑ کے ہین دریا مین لیکن جب حکم الٰہی اونکی تباہی کے لیے صادر ہوتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین اور مانند پتے کے مارے مارے پہرتے ہین ایک جہاز ناصری اپنی آنکہون سے دیکہا کہ بہت مضبوط تہا طوفان جو آیا تو ایک گہنٹے مین پارہ پارہ ہو گیا ایک دوست نے اوسکا حال بعد تباہی کے لکھا تہا کہ وہ ایسا مضبوط تہا کہ اگر بڑے کاریگر اوسکو توڑتے تو برس روز مین اوسکو توڑتے ہوا نے حکم احکم الحاکمین سے ایک گہنٹے مین اوسکو پارہ پارہ کر ڈالا اور اکثر اوسکے بیٹہنے والے تباہ ہوے اور بعضون کو موجون نے کنارہ پر ڈالا سبحان اللہ عجب ظہور قدرت الٰہی ہوا پہر فرمایا جو زمین پر ہین فنا ہونگے اور باقی رہیگی ذات ذو الجلال کی گویا اسمین اشارہ ہے اسپر کہ اس فانی مین کیا دل لگانا ہے ؎ ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید ۔ دل لگانا چاہیے اوسی سے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَہٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَہٗ وَلَہَا یَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَہٗ پہر یہہ نعمت بیان فرمائی کہ مانگتے ہین اوس رب العلمین سے

حاجتین اپنی جو کہ آسمان مین ہین اور جو کہ زمین مین ہین یعنے اور وہ دیتا ہی حاجتین سبکی یہہ بہی بڑی نعمت ہے
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مانگو اوس سے حاجتین اپنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ جملہ اون روایتون کے
کہ روایت کرتے ہین اللہ تبارک و تعالی سے کہ اوسنے فرمایا ای بندون میرے بلا شبہ مینے حرام کیا ظلم کو اپنی ذات
پاک پر اور کیا ظلم کو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو اسمین ای بندون میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت
یعنے راہ حق دکہائی مینے پس ہدایت مانگو مجہسے ہدایت کرونگا تمکو اے بندون میرے تم سب بہوکے ہو مگر
جسکو مین کہلاؤن پس کہانا مانگو مجہسے کہلاؤنگا مین تمکو اے بندون میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین
پس لباس مانگو مجہسے پہناؤنگا مین تمکو اے بندون میرے تم سب گناہ کرتے ہو رات و دن اور مین بخشتا
ہون گناہ سارے پس بخشش مانگو مجہسے بخشونگا مین گناہ تمہارے ای میرے بندون بلا شبہ تم ہرگز نہین پہنچو
گے میرے ضرر کو یعنی بسبب گناہ کے کہ ضرر پہنچاؤ مجکو اور ہرگز ضرر پہنچا نہین سکتے اور نہ طاعت سے نفع ای میرے بندون بلا شبہ اگر
اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے ہو جاوین مانند بڑے متقی تمہارے کے یعنے محمد جیسے تو نہ زیادہ
کرے یہہ میری بادشاہت مین کچہہ اے میرے بندون بلا شبہ اگر اگلے پچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے
ہو جاوین مانند بڑے بدکار کے تم مین سے یعنے اگر ابلیس جیسے ہو جاؤ تو نہ گہٹاوے یہہ میری بادشاہت مین
سے کچہہ بلا شبہ اگر اگلے اپچہلے تمہارے اور انسان و جن تمہارے کہڑے ہون ایک جگہہ مین پہر مانگین مجہسے
مطالب اپنے پس دون مین ہر انسان کو مطالب اوسکے تو نہ گہٹاوے یہہ اوس چیز سے کہ میری پاس ہے مگر جیسکہ
گہٹاتی ہے سوئی یعنے پانی کو جبکہ داخل کیجاوے دریا مین ای میرے بندون سوا اسکے نہین کہ اعمال
تمہارے یاد رکہتا ہون اور لکہتا ہون تمہارے لیے پہر پورا دونگا تمکو بدلہ اونکا پس جو کوئی پاوے عمل نیک
حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اوسکے یعنے برے عمل پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنے اسلیے کہ صادر
ہوا ہی نفس اوسکے سے روایت کی یہہ مسلم نے پہر سنفرغ آخر آیة تک مین اشارہ ہی اسپر کہ ہوشیار رہو دنیا مین
اور اعمال خیر کرتے رہو تا روز آخر کے محاسبہ مین پورے اوترو اور انعام پاؤ پہر یمعشر الجن والانس مین اشارہ
ہے اسپر کہ تم ضعیف و عاجز ہو اور اللہ تعالی قادر و غالب اوسکے عذاب سے کہان بہاگ کر بچوگے ہر نوع اوسکے
تابعدار رہو تا اوس روز شرمندہ اور حیران نہو پہر یرسل علیکما آخر آیة تک مین اشارہ ہی اسپر کہ اگر کفر و شرک
اور گناہ کروگے تو شعلہ آگ کا تمکو لگیگا اور کوئی تمکو مدد کر کر بچا نہین سکیگا اوس سے پہر فاذا انشقت السماء
سے اخیر رکوع تک مین کچہہ احوال قیامت و دوزخ کا بیان فرمایا تا متنبہ ہون لوگ اور اوس روز محروم
حاصل کرین پہر ولمن خاف مقام ربہ سے اخیر سورہ تک مین فائدہ اپنے سے ڈرنیکا اور احوال جنتونکا اور برکت اونکا
بیان فرمایا تا اوس سے ڈرتے رہین اور اچہے اعمال کرین تا اوس روز ان انعامون کے مستحق ہون اور
جا بجا قرآن شریف مین فضیلت اور فائدے اوس سے ڈرنیکے مذکور ہین از انجملہ سورہ والنازعات مین فرمایا
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ○ یعنے اور جو کوئی ڈرے
اپنے رب کے سامنے کہڑے رہنے سے اور روکے نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلا شبہ جنت ہی ٹہکانا اوسکا
ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل میں سے ارادہ کیا نکلنے کا طلب علم کے لیے پس پہنچی یہہ خبر اونکے

ف یعنی کسی کو ہدایت حاصل ہوتی ہے تا نہین حاصل ہوتی مگر اللہ ہی کے سکہانے سے اور نفس کے اور اسی طرح طعام اور لباس مین سمجہنا چاہیے ۱۲
ف یعنی یہہ نہایت ہی کم ہے بلکہ کالعدم ۱۲

نبی کو پس بہیجا اونہون نے اسکو اوسکی طرف یعنے بلانیکے لیے پس آیا وہ اون نبی کے پاس تب اوسکو کہا نبی نے ای جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین خصلتون کی کہ اونمین علم اگلی اور پچہلونکا ہے ڈرتا رہ الله سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور روک رکہہ اپنی زبان کو مخلوق کے ذکر سے ذکر نکر اونکا سوای بہلائی کے اور دیکہہ روٹی اپنی کہ کہاتا ہی تو اوسکو تاکہ ہووے حلال وجہ سے پس باز رہا جوان نکلنے سے یہہ روایت منہاجات مین ہے اور باقی فائدے ڈرنیکے اور اسکے اخیر سورۂ قمر مین مذکور ہوے

سورۃ الواقعہ مکیۃ

اس سورۃ کا نام سورۂ واقعہ ہے اسلئے کہ اسکے اول مین لفظ الواقعۃ کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورۂ طٰہٰ کے اور بعد سورۂ الرحمٰن کے اسلیے لکہی گئی کہ الرحمٰن کے اول مین لفظ الرحمٰن کا مذکور ہے اور اسکے اول مین ذکر واقعہ یعنے قیامت کا اور الرحمٰن ہی اوس قیامت کا برپا کرنیوالا ہے اور اوسکے اخیر مین ذکر جنت اور اوسکے نعمتونکا ہی اور ملنا اونکا قیامت ہی کو ہوگا اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون مین اور یہہ سورۃ مکیہ ہے آیتین اسمین چہیانوے ۹۶ ہین اور رکوع تین اور کلمے تین سو چوراسی ۳۸۴ اور حرف الکہتر سات سو انہتر ۱۷۶۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ شروع الله کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۙ لَيۡسَ لِوَقۡعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ یاد کر اوسوقت کہ متحقق ہوئے قیامت نہین ہے وقت ہونے اوسکے کوئی نفس جہوٹ کہنے والا ۞ **فتح** ۞ جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہین اوسکے ہو پڑنے مین جہوٹ ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** کاذبۃ ای نفس کاذبۃ یعنے وقت ہونے قیامت کے نہین ہوگا کوئی نفس کہ جہوٹ بولے الله پر اور جہٹلا دے الله کو غیب کے جہٹلانے مین اسلیے کہ ہر نفس اوسوقت مؤمنہ یعنے یقین کرنیوالا سچا اور تصدیق کرنیوالا ہوگا اور اب اکثر نفس جہوٹے اور جہٹلانے والے ہین ۞ **مدارک** ۞ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتۡ هَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ وَّكُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ پست کرنیوالی ہے ایک جماعت کو اور بلند کرنیوالی ہے ایک گروہ کو اوسوقت کہ ہلایا جاویگا زمین کو ہلانا سخت اور ریزہ ریزہ کیا جاویگا پہاڑونکو ریزہ ریزہ کرنا بہت پس ہو جاوینگے پہاڑ مانند غبار پراگندہ کے اور ہو جاوگے تم تین قسم ۞ **فتح** ۞ اوتارتی ہی چڑہاتی ہی جب لرزے زمین کپکپا کر اور ٹکڑے ہون پہاڑ ٹوٹ کر پہر ہو جاوین گرد اوڑتے اور تم ہو جاؤ تین قسم ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** خافضۃ ای ہی خافضۃ رافعۃ یعنے قیامت بلند مرتبہ کریگی ایک قوم کو اور پست کریگی ایک قوم کو یعنے مؤمن بلند رتبہ ہونگے اور کافر پست و ذلیل اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ یعنے ہلائی جاویگی زمین ہلائی جانا سخت کہ گر پڑیگی ہر چیز کہ اوپر اوسکے ہوگی قسم پہاڑ اور مکانات سے تین قسم دو قسم تو جنت مین ہونگے اور ایک قسم دوزخ مین پہر تفسیر کیا ازواج کو یعنے بیان کیا تین قسمونکو کہ فرمایا فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ آخر تک ۞ **مدارک** ۞ یعنے قیامت پست کرنیوالی ہے کافرونکو دوزخ مین اور بلند کرنیوالی ہے مسلمانونکو اعلی علیین پر یا پست کرنیوالی ہے متکبرونکو اور بلند کرنیوالی ہے تواضع کرنیوالونکو یا وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ الخ پس معنی توڑے جانیکے ہے یعنے پہاڑ ٹوٹ کر مثل غبار کے ریزہ ریزہ ہو جاوینگے جیسا کہ شعاع آفتاب سے ذرّے دیکہے جاتے ہین روزنون مین ۞ **بحر** ۞ فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ پس اہل سعادت کیا حال رکہتے ہین اہل سعادت ۞ **فتح** ۞ پہر داہنے والے کیسے داہنے والے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** مراد اصحٰب میمنہ سے وہ لوگ ہین کہ اعمال نامے اونکے داہنے ہاتہہ مین دیے جاوینگے یعنے مؤمن اور بقول بعض کے مراد ہین کہ وقت

نکالنے ذریت کی پشت آدم سے اونکی داہنی ہاتہہ پر تہے بہر تقدیر اہل سعادت سا زلی مراد ہین اور ترائی اونکی بیان فرمائی یعنے یہہ کیا یامین و برکت ہین ﴿مد﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ اور اہل شقاوت کیاحال رکہتے ہین اہل شقاوت ﴿فتح﴾ اور بائین والے کیسے بائین والے ﴿مو﴾ اور دوسرا فرقہ بائین ہاتہہ والے کیا بدہین بائین ہاتہہ والے جنکے اعمالنامے داہنی ہاتہہ مین دیوینگے وہ مومن ہونگے اور جنکی اعمالنامے بائین ہاتہہ مین دیوینگے وہ کافر اور بدکار ہونگے ﴿ع﴾ تفسیر یعنے کیا بدہین وہ کہ نامہ اعمال اونکے ہاتہہ مین دینگے یا بائین طرف آدم کے تہے مراد اہل شقاوة ہین ﴿بحر﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞ اور آگے چلنے والے آگے چلنے آپہی وہ ہین آگے چلنے والے وہ آگے چلنے والے وہی ہین نزدیک کیے گئے بیچ باغون نعمت کے ہونگے ﴿فتح﴾ اور اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہ لوگ ہین پاس والے باغون مین نعمت کے ﴿مو﴾ پہلے پہونچنے والے سب سے پہلے پہنچے وہ لوگ ہین نزدیک رہنے والے ہین وہ بزرگی اور رحمت خدا تعالے کے بہشتون مین جو بہری ہوئی ہین وہ بہشت نعمتون سے ﴿ع﴾ تفسیر وَالسّٰبِقُوْنَ مبتدا ہے اور السّٰبِقُوْنَ دوسرا خبر اوسکی ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ سبقت کرنیوالے بہلائیون کے طرف سبقت کرنیوالے ہونگے جنتون کیطرف اور بعضون نے کہا کہ السابقون دوسرا تاکید ہے اول کی اور خبر اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ہے اور اول قول اوجہ یعنے خوب ہے فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ لے ہُمْ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ یعنے وہ بیچ باغون نعمت کے ہونگے ﴿مد﴾ نزدیک کیے گئے یعنے خدا تعالے سے اور رحمت و کرامت اوسکے سے اور مراد اس سے سبقت کرنیوالے اسلام مین ہین یا ہجرت مین یا رسول علیہ السلام کے ماننے مین یا سبقت کرنیوالے نماز مین بیچ دنیا کے یا سبقت کرنیوالے آخرت مین جنت کے داخل ہونے مین اور مقرب خدا کے ہونگی اور بقول بعض کے مراد اہل قرآن ہین یعنے حافظ و عالم باعمل ﴿بحر﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ سا جماعت بہت ہین اگلون سے یعنے اگلی امتون سے اور تہوڑے ہین پچہلون سے یعنی امت محمدیہ سے ﴿فتح﴾ انبوہ ہے پہلون مین اور تہوڑے ہین پچہلون مین ﴿فـ۳﴾ ﴿مو﴾ ایک قوم بڑی بہت لوگ پہلون ہے جو امتین گذر گئین اول کے پیغمبرون کی اور تہوڑے سے پچہلون سے جو یہہ امت ہے ﴿ع﴾ تفسیر ثُلَّةٌ اي ہم ثلة یعنی وہ ثلہ ہین اور ثلہ کہتے ہین لوگونکی جماعت کثیرہ کو اور معنی یہہ ہین کہ سابقین بہت اولین سے ہونگے اور وہ امتین اگلے انبیاء علیہم السلام کی ہین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک اور قلیل ہونگے آخرین کے سے کہ وہ امت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد اولین سے اگلے اس امت کے ہین اور آخرین سے پچہلے اس امت کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے الثلتان جمیعا من امتی ﴿سلہ﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۞ اوپر تختون زر کے بنے ہوئے ہونگے بیٹہے ہونگے تکیے لگائے ہوئے اُنپر آمنے سامنے ایک دوسرے کے ﴿فتح﴾ بیٹہے ہین پلنگون پر سونے سے بنی تکیہ دیے اونپر ایکدوسرے کے سامنے ﴿مو﴾ بہشت مین ہونگے اوپر تختون جڑاؤ کے تکیہ لگا کر بیٹہین گے برابر ایکدوسرے کے سامنے ﴿ع﴾ تفسیر موضونة ملائے گئے اور بنے ہوئے سونے سے جڑاؤ موتی اور یاقوت سے آمنے سامنے کہ دیکہیگا بعض اونکا مونہہ بعض کا اور نہین دیکہیگا بعض اونکا پشت بعض کی اور اسیطرح

بسبب حسن عشرت اور تہذیب اخلاق کے اور صفائی محبت کے ۞ **مل** یطوف علیہم ولدان مخلدون
باکواب واباریق وکاس من معین ۞ لا یصدعون عنہا ولا ینزفون ۞ وفاکہۃ مما یتخیرون
ولحم طیر مما یشتہون ۞ آمدرفت کرینگے اونپر نوجوان ہمیشہ کے ساتہہ آبخوروں اور ٹہلیون اور پیالون کے شراب
جاری سے نہ درد سر دیا جاویگا اونکو اوس شراب سے اور نہ بیہوش ہونگے اور آمدورفت کرینگے ساتہہ میوے کی ہر جنس سے کہ چاہین
اور گوشت جانورون کے ہر جنس سے کہ پسند کرین ۞ **فتح** لیے پہرتے ہین اون پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے
اور ٹہلیان اور پیالا نتہری شراب کا نہ سر دکہے جس سے اور نہ بکنا لگے اور میوہ جونسا چن لیوین اور گوشت اوڑتے
جانورونکا جس قسم کو جی چاہے ۞ **مو** پہرتے ہین بہشتیون کے آگے خدمت کرتے ہوے لڑکے ہمیشہ رہنے
والے **ف** آبخورے اور کوزے اور پیالے لیے ہوے صاف ٹہنڈے پانی یا صاف ستہری شراب سے بہرے
جسمین خمار نہو گا اوس شراب کے پینے سے سر مین درد ہو گا اور نہ بہکین گے بہشت مین اور میوے ہین اونکی خاطر خواہ
جونسا میوہ چاہین سب وہان موجود ہے اور گوشت اوڑنے جانورونکا جونسے چاہین سب طیار ہے وہان
۞ **تفسیر** یطوف علیہم یعنے خدمت کرینگے اونکی مخلدون یعنے ہمیشہ وہ لڑکے اپنی حالت پر
رہینگے بڑے نہین ہونگے اسلیے کہ خدمت لڑکون کی بہت اچہی معلوم ہوتی ہے اور بقول بعض کے معنی مخلدون
کے یہہ ہین کہ آراستہ ساتہہ کانون زرین کے ہونگے یعنے بالیان یا بالے اونکے کانومین ہونگے کہا ہی بعض نے
کہ یہہ اولاد اہل دنیا کے ہونگے کہ نہ اونکے لئے حسنات ہونگے کہ جنپر ثواب دیے جاوین اور نہ گناہ ہونگا اونکے
ذمہ کہ جنپر عذاب دیے جاوین اور بعض نے کہا کہ یہہ لڑکے مشرکونکے ہونگے کہ تا ہنوز کچہہ عمل نکیا ہو گا اونہون نے
دنیا مین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اولاد الکفار خدام اہل الجنۃ یعنے اولاد کفار کی خادم بہشتیون کے ہونگے
اور بقول بعض کے انکو خدا تعالے بہشتیونکی خدمت کے لیے پیدا کریگا اور اباریق جمع ابریق کی ہے بمعنی ٹونٹی کہ جسمین ٹونٹی
بہی ہوتی ہے اور دستگی بہی اور کاس وہ پیالہ کہ جسمین شراب بہری ہو اور جسمین شراب نہو اوسکو کاس نہین کہتے
ہین عرب مین من معین یعنے شراب سے کہ جاری ہوگی چشمون سے ولا ینزفون اور نہ نشے مین ہونگے اوس سے
اور لا ینزفون زا کے زیر سے کوفیون نے پڑہا ہے یعنے نہین ہو چکیگی شراب اونکی ساتہہ میوے کے الخ لکہا ہی
علمانے کہ جب بہشتی کے دلمین خواہش کسی میوے کی آویگی تو وہ میوہ خود بخود اوسکے مونہہ مین آجاویگا اور اوسیوقت
ویسا ہی میوہ اوسکی جگہہ پیدا ہو جاویگا اور جب کسی جانور کے گوشت کو دل چاہیگا تو وہ جانور کباب ہو کر اوسکی
گود مین آپڑیگا اور جب وہ بہشتی اوسکے کہانیسے سیر ہو گا تو پہر وہ جانور اوڑ کر چلا جاویگا ۞ **مل** وحور
عین ۞ کامثال اللؤلؤ المکنون ۞ جزاء بما کانوا یعملون ۞ اور اونکے لیے حورین ہین کشادہ چشم بدلہ دینگے
ہم بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تہے ۞ **فتح** اور گوریان بڑی آنکہون والیان برابر چہپے موتی کے بدلہ اوسکا جو کرتے
تہے ۞ **مو** اور عورتین گوری سرخ و سفید خوبصورت بڑی آنکہون والی جیسے موتی چہپے ہوے سیپ مین کے
ایسی عورتین اور میوے اور نعمتین بہشت کی سب بدلہ ہے مومنون کو جیسے اونہون نے کام کیے ہین دنیا مین
پیغمبر کی مرضی اور حکم سے ۞ **ع** لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما ۞ الا قیلا سلاما سلاما ۞ نہین سنینگے
بہشتی بہشت مین کلام بیہودہ اور نہ وہ حرف کہ گناہ ہو لیکن سنینگے یہہ کلام کہ ہر ایک سلام کہتا ہو گا ۞ **فتح**

نہین سنتے وہان بکنا اور نہ جہوٹ لگانا مگر ایک بولنا سلام سلام ۵ موضح اور یہہ مومن نہ سنینگے بہشت مین بیہودہ اور نکمی بات اور نہ سنینگے وہان فحش جس سے گناہ ہو ایسی باتین یا جیونکی سی کوئی بہشت مین نکیگا مگر یہی کہ کہین گے بہشتی آپسمین سلام علیکم ایکدوسرے سے ۵ ع ۵ وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ؕ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۙ وَّ طَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۙ وَّ ظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۙ وَّ مَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ۙ وَّ فَاکِہَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ ۙ لَّا مَقۡطُوۡعَۃٍ وَّ لَا مَمۡنُوۡعَۃٍ ۙ وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ ؕ اور اہل سعادت کیا حال ہے انکے اہل سعادت بیچ درختون بیری بیخار کے اور بیچ درختون کیلے کے تہہ بر تہہ ہونگے پہل اونکے اور بیچ سایہ دراز کے اور بیچ پانی بہائے گئے اور بیچ میوے بہت کے کہ نہ تمام ہو اور نہ اوس سے منع کیا جاوے اور بیچ بچہونون بلند کیے گئے کے ۵ ف ۵ اور داہنے والے کیسے داہنے والے بیری کے درختون مین لدے ہوے اور کیلے تہہ بر تہہ اور چہانو لمبی اور پانی بہایا اور میوہ بہت نہ ٹوٹا اور نہ روکا ف یعنے اوسمین سے کچہہ ٹوٹ نہین چکا ۵ اور بچہونے اونچے ۵ موضح ۵ اور داہنے ہاتہہ والے کیا خوب ہین داہنے ہاتہہ والے یعنے جنکے داہنے ہاتہ مین اعمال نامے ملینگے وہ کیا خوب عیش کرینگے بیرون کے درختون مین بن کانٹونکے اور کیلون کے درختون مین جو وہ کیلون سے بہرے ہوے اور میوون سے لدے ہوے اور چہانو اون درختونکی لمبی دور تک اور ہمیشہ اور پانی جاری بہتا ہوا اور سوائے اون میوونکے اور میوے ہونگے بہت بیشمار رت اور بے رت کے یعنے سبطرح کے میوے ہر وقت موجود ہونگے بہشت مین ہمیشہ رہین گے یہہ میوے اور کوئی منع بہی نکریگا کہانے کو اور بچہونے قیمتی بڑے مول کے ہونگے اونچے بچہے ہوے اور اوپر جو عورتونکا بہشت کے ذکر ہوا اونکی یہہ تعریف ہے اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ آخر تک ۵ ع ۵ تفسیر آیا ہے کہ جب مسلمانون نے جنگل وج کو کہ طائف مین ہرا ہوا بیری کے درختون سے تہا تازہ اور سبز دیکہہ کر خوش ہوئے کہا کہ کیا خوب ہوتا جو ہمارے لیے ایسا ہوتا حق تعالے نے یہہ آیت بہیجی کہ بہشتیون کے لیے ایسی نعمتین بہشت مین ہونگین مَنۡضُوۡدٍ لدی ہوئی پہلون سے نیچے سے اوپر تک کہ تنہ اونکا بہی کہلا نہو گا وَظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ سایہ پہیلا ہوا اور ہمیشہ جیسے سایہ ہوتا ہے درمیان طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے اسلیے کہ بہشت مین آفتاب تو ہوتی ہی کا نہین اور بقول بعض کے راحت ہے اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ ساق عرش پر جنت مین ایک درخت ہوگا کہ جنتی وہان نکلکر اوسکی جڑ کے نیچے بیٹہہ کر آپسمین کلام کرین گے اور بعضون کے دلمین جو دنیا کے لہو کا خطرہ آویگا خدا تعالے ایک ہوا بہشت سے بہیجیگا کہ اوس درخت کو ہلاویگی اور آواز ہر باجے کی کہ دنیا مین ہین بہشتی سنینگے مَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ پانی جاری بلاحد و خد یعنے جاری ہوگا زمین پر بدون خندق و گڑہے کے فَاکِہَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ یعنے میوے طرح بطرح کے نہ تمام ہون یعنے موقوف نہین ہونگے بعض اوقات مین مانند میوون دنیا کے بلکہ وہ ہمیشہ رہینگے وَّ لَا مَمۡنُوۡعَۃٍ نہ روکا جاویگا اوسکے لینے والے سے وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ یعنے فرش بلند قدر یا تہہ تہہ بچہایا جاویگا یہان تک کہ بلند ہوگا یا بلند ہوگا بسبب اسکے کہ تختون پر ہوگا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارتفاعہا لکما بین السماء والارض وان ما بین السماء والارض لمسیرۃ خمس مائۃ عام رواہ فی المعالم اور بعضونکی نزدیک مراد فرش مرفوعہ سے عورتین رفیع القدر ہین اسلیے کہ عورۃ کو کنایہ کیا جاتا ہے ساتہہ فراش کے کہ بلند کیجاوین گی تختون پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ہُمۡ وَ اَزۡوَاجُہُمۡ فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوۡنَ اور آیۃ مابعد تائید کرنیوالی اس قول کی ہے ۵ ملخص ۵ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ اِنۡشَآءً ۙ فَجَعَلۡنٰہُنَّ اَبۡکَارًا ۙ عُرُبًا اَتۡرَابًا ۙ لِّاَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ؕ

تحقیق ہمنے پیدا کیا حورونکو پیدا کرنا پس کیا ہمنے اونکو باکرہ محبوب ہونیوالی نزدیک خاوندونکے ساتھہ غنج ودلال کے ہم عمر آپسمین واسطے اہل سعادت کی ٭ ف ٭ ہمنے وہ عورتین اوٹھائین ایکبارگی ٹہان پر پہر کیا اونکو کواریان پیار دلاتیان ایک عمر واسطے داہنے والونکے ٭ مو ٭ ہمنے پیدا کیا اون عورتونکو جیسا پیدا کرنا چاہتا تہا یعنے عجیب جو عورتون مین ہین اونمین نہین پہر اونکو بنایا ہمنے کواریان ہمیشہ رہین گی اور چاہنے والیان اپنے خاوندونکو اور ہم عمر مردونکے واسطے داہنی طرف والونکی یعنے جنکو اعمالنامہ داہنے ہاتہہ مین ملینگے اونکو یہہ نعمتین ہین ٭ ع ٭ تفسیر

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ الخ یعنے پہلی ہی پیدا کیا ہمنے اونکو پیدا کرنا بغیر ولادہ کے پس مراد یا تو وہ عورتین ہین کہ پہلی نعمتی پیدا کرینگے یا وہ کہ بڑہیان مرین تہین پہر جوان ہوجاوینگی اور باکرہ کہ جب خاوند اونکے پاس آوین گے باکرہ ہی پاوینگے اونکو ٭ مل ٭ اصحاب الیمین سے مراد اہل سعادت ہین یعنے دنیا کی عورتین بہشتیونکی کہ پیر سال اور شوہر دیدہ مری ہین بہشت مین باکرہ اور جوان اور شوہر دوست اور سب عمر مین برابر کہ تینتیس ۳۳ تینتیس برس کی ہونگی کر کر اونکو دینگا اور بہشتی بہی تینتیس تینتیس برس کے ہونگے اور تبیان مین آیا ہے کہ لڑکی کو بہی اسی عمر کو پہنچا کر اوسکے شوہر کو دینگے اور جو عورت کہ خاوند والی نہووے یا خاوند اوسکا کافر ہووے اوسکو کسی اور بہشتی کو دینگے اور جس عورت نے کئی خاوند کیے ہونگے اوسکو اخیر خاوند کو دینگے انتہی اور بقول بعض کے جس خاوند سے کہ عورت راضی ہوگی اوسکو دینگے اور بقول بعض کے مراد اس آیۃ مین صفت حورونکی ہے جو کہ اوپر مذکور ہین اور عُرُب بمعنی شوہر دوست کے یا باغنج وناز یا شیرین کلام اور ترب بمعنے برابر کے سن مین ہے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا یدخل اہل الجنۃ الجنۃ جردًا مُردًا بیضًا جعادًا مکحلین ابناء ثلث وثلثین علی خلق ادم طولہ ستین ذراعا فی سبعۃ اذرع اور یہہ بہی فرمایا ادنی اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ اور یہہ بہی فرمایا مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا وَکَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ اور یہہ بہی فرمایا کہ جنتیون کے سرونپر ایسے تاج ہونگے کہ ادنی موتی اونمین کا روشن کردے اوسچیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور یہہ بہی فرمایا کہ جنتی جو دیکہیگا جنت کی بیوی کے چہرہ کو تو وہ رخسارہ اوسکا زیادہ صاف ہوگا آئینہ سے اور ادنی موتی اوسپر ایسا ہوگا کہ روشن کردے اوسچیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور بلا شبہ البتہ پہنے ہوگی بہشت کی بیوی ستر کپڑے ریشمی اور اونمین نظر جنتی کی یہانتک کہ دیکہیگا گودہ اوسکی پنڈلی کا نیچے اونکے سے اور کہا حسن بصری نے کہ آئی ایک بڑہیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے یہہ کہ داخل کرے مجکو بہشت مین پس فرمایا حضرت نے اے ام فلان نہین داخل ہوگی جنت مین بڑہیا کہا حسن نے پس چلی وہ روتی ہوئی فرمایا آپنے کہ خبر دو اسکو کہ نہین داخل ہوگی وہ بحالت بڑہاپے مین یعنے جوان ہوکر جاویگی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور انس بن مالک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین بیچ تفسیر انا انشاناہن انشاء کے کہ فرمایا بڑہیان تمہاری دنیا کی چندہی چیپڑ لگی ہوئی کردیگا اونکو اللہ تعالے باکرہ اور کہا مسیب بن شریک نے کہ وہ بڑہیان دنیا کی ہین کہ پیدا کیا اونکو اللہ عزوجل نے پیدا کرنا یا جب صحبت کرینگے اونسے خاوند اونکے پاوینگے اونکو باکرہ اور ذکر کیا مسیب نے کسی سے کہ فضیلت

دی گئین ہین بیاہی ہویان حور عین پر بسبب نماز پڑہنے کے دنیا مین اور کہا مقاتل وغیرہ نے کہ وہ جو حور عین ہین پیدا کیا اونکو اللہ تعالے نے نہین واقع ہوئی اونپر ولادة یعنے جننا نہین پس کیا ہے اونکو باکرہ نوعمر اور نہین ہے وہان درد ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اصحاب یمین ایک جماعت بہت ہین اگلون سے اور ایک جماعت بہت ہین پچہلون سے ف انبوہ ہے پہلونمین اور انبوہ ہے پچہلون مین ف موضح بہت لوگ پہلون سے اور بہت لوگ پچہلون سے ہونگے جاوینگے بہشت مین علة تفسیر اگر کوئی کہے اوپر تو فرمایا وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ پہر یہان فرمایا وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اوپر جو فرمایا وہ سابقین کا حال بیان فرمایا اور یہان اصحاب یمین کا حال اور وہ بہت ہونگے تمام اولین و آخرین سے اور حسن بصری سے منقول ہے کہ سابقین اور امتون کے بہت ہین ہماری امت کی سابقین سے اور تابعین اور امتون کے مانند تابعین اس امت کی ہین ف مدارک یعنے یہہ اصحاب یمین گروہ امتون سابق کے مومنونکا اور گروہ اس امت کی مومنون کا ہوگا اور روایت کیا گیا ہے کہ جب آیۃ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اوتری تو عمر فاروق رض روئے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور تصدیق آپکی کی اور ہم مین سے نجات نہین پاوینگے مگر تہوڑے سو تو یہہ آیۃ اوتری پس رسول علیہ السلام نے عمر رض کو بلا کر فرمایا کہ حق تعالے نے بنا بر قول تیرے کے یہہ آیۃ ثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ بہیجی عمر رض نے کہا رَضِينَا عَنْ رَبِّنَا وَتَصْدِيقُ نَبِيِّنَا پہر رسول علیہ السلام نے فرمایا آدم سے ہم تک ایک ثلہ اور مجہ سے قیامت تک ایک ثلہ ہوگا اور نہین پورا کرینگے اس ثلہ کو مگر ایک جماعت اونٹونکے چرانیوالے اونمین سے کہ کہا لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ اور بریدہ کی حدیث مین آیا ہے کہ بہشتی ایکسو بیس صف ہونگے اسی اس امت سے اور چالیس تمام پہلی امتون سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ الخ یعنے کیا راضی ہو تم یہہ کہ ہو تم چوتہائی اہل جنت کی عرض کیا ہمنے ہان فرمایا کیا راضی ہو تم یہہ کہ ہو تم تہائی اہل جنت کی کہا ہمنے ہان فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے بلاشبہ مین البتہ امید رکہتا ہون یہہ کہ ہو تم آدہے اہل جنت کے اور یہہ اسلیے کہ اہل جنت نہین داخل ہونگی جنت مین مگر مسلمان اور نہین ہوگے تم مشرکون مین مگر مانند بال سفید کے بیچ جلد بیل کالے کی یا مانند بال سیاہ کے بیچ جلد بیل سرخ کے اور ابن عباس رض کہتے ہین کہ نکلے ہمپر ایکروز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ الخ یعنے پیش لائی گئین میرے امتین پس شروع ہوا کہ گذرتا تہا نبی ساتہہ اوسکے ایک شخص تہا اور بعضے نبی تہے اونکے ساتہہ دو شخص تہے اور بعضے نبی تہے اونکے ساتہہ ایک جماعت تہی اور بعضے نبی تہے کہ نہین تہا اونکے ساتہہ کوئی بہی اور دیکہی مینے ایک جماعت بڑی اسید کی مینے یہہ ہووے امت میری پاس کہا گیا یہہ موسی ہے اپنی قوم مین پہر کہا گیا مجکو دیکہہ پس دیکہی مینے ایک جماعت کثیر کہ روک لیا ہے اوسنے افق کو یعنے کنارہ آسمان کو پہر کہا گیا مجکو کہ دیکہہ اسطرف اور اسطرف پس دیکہی مینے جماعت کثیر کہ روک لیا ہی اوس افق کو پس کہا گیا واسطے میرے کہ یہہ امت تیری ہے اور انکے ساتہہ ستر ہزار ہین کہ داخل ہونگے جنت مین بلا حساب پس متفرق ہوئے لوگ اور نہین واضح ہوا صحابہ کو مطلب اسکا پس آپسمین مذاکرہ کیا اسکا اونہون نے پس کہا کہ ہم پیدا ہوئے ہین شرک مین ولیکن ایمان لائی ہم اللہ پر اور اوسکے رسول پر ولیکن یہہ بیٹے ہمارے ہین پس پہنچی یہہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپنے ہم الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

پس کہڑے ہوے عکاشہ بن محصن اور عرض کیا کہ کیا مین اونمین سے ہون یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان پس اوٹھا ایک اور شخص اور کہا کہ کیا مین بہی اونمین سے ہون فرمایا حضرت نے سبقت لیگیا تجپر اس بشارت کی عکاشہ یعنے یہہ فضیلت پہلے اوسیکو حاصل ہوئی رواہ نے معالم اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ رسول علیہ السلام نے طلب زیادتی کی خدا تعالی سے کی فرمایا کہ ساتہہ ہر ایک کے ان ستر ہزار مین سے ستر ہزار جنت مین بلا حساب جاوینگے اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ بہی اسی امت سے ہین پس معنی آیۃ کے یہہ ہونگے کہ ایک جماعت سابقین اس امت سے اور ایک جماعت اس امت کی پچہلون سے کہ اخیر زمانہ مین آوینگے اصحاب یمین ہین چنانچہ رسول علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا ہُمَا جَمِيعًا مِنْ أُمَّتِي روایت کی یہہ معالم مین پس قربان ایسے رسول کے اور فانی بیچ اتباع و محبت اوسیکے ہونا چاہیے کہ طفیل سے اونکے ایسا انعام خاص ہمکو ملا

ع جان فدائی تو یا رسول اللہ ＋ دل گدائی تو یا رسول اللہ ＋ فارغ از ابتلائی کونین ست ＋ مبتلائی تو یا رسول اللہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَثَبِّتْنَا فِيهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

مجر وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ اور اہل شقاوت کیا حال کہتے ہین اہل شقاوت بیچ ہوا گرم کے اور پانی گرم کے ہونگے اور بیچ سایہ دہوین سیاہ کے ہونگے کہ نہ خنک ہوگا اور نہ باعزت **فتح** اور بائین والے کیسے بائین والے آنچ کی بہاپ مین اور جلتے پانی مین اور چہاؤن مین دہوین کی نہ ٹہنڈی نہ عزت کی **موضح** اور باوین ہاتہہ والے کیسے ہین باوین ہاتہہ والے یعنے جنکو اعمالنامہ باوین ہاتہہ مین ملینگے وہ ہونگے گرم باد مین ایسی گرم جو اوسکی گرمی سے جلینگے اور گرم پانی پینے کو ہوگا اونکے ایسا گرم کہ جسکے پینے سے حلق اور پیٹ سب جلیگا اور نیچے دہوین کے چہاؤن کے ہونگے جو وہ چہاؤن نہ ٹہنڈی ہوگی اور نہ آرام کی جو اوسمین بیٹہنے والیکو آرام ہو **عــــ تفسیر** سموم گرمی آگ کی کہ پیٹہہ جاوے مسام مین حمیم نہایت گرم پانی سے

إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ تحقیق یہہ تہے پہلے اس سے نازپروردہ اور مداومت کرتے بڑے گناہ پر یعنے شرک پر **فتح** وہ لوگ تہے اس پہلے آسودہ اور ضد کرتے بڑے گناہ پر **موضح** اس حال سے پہلے وہ لوگ دنیا مین دولت سے عیش کرنیوالے تہے اور اپنے جیکو خوشیان کیا کرتے تہے اور خدا کو بہولے ہوے پیغمبر کو نمانتے تہے اور تہے وہ لوگ جو اوسی عیش مین رہا کرتے تہے ہمیشہ اوپر بڑے گناہ کے جو وہ بڑا گناہ شرک ہے اور اسی حال مین موے **عــــ تفسیر** پہلے اس سے یعنے دنیا مین مترفین چین اور عیش کرنیوالے پس باز رکہا عیش نے اونکو گناہ سے باز رہنے کو اور غافل رکہا اونکو عبرت پکڑنے سے اور عبادت کرنے سے اور حنث عظیم سے مراد یا تو گناہ کبیرہ ہے یا شرک اسلیے کہ وہ توڑنا عہد میثاق کا ہے اور حنث کے معنی یہی ہین کہ توڑے عہد کو جو مضبوط ہو ساتہہ قسم کے یا مراد ہے انکار کرنا بعث کا بدلیل قول اللہ تعالے کے وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَن يَمُوتُ **تنبیہ** سچ ہے یہہ عیش و چین ایسا ہی برا ہے کہ آدمی کو دین و دنیا کے امور خیر سے باز رکہتا ہے اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ اور اصرار یعنے ہمیشگی گناہ پر کرنی بہت ہی بری بلا ہے چنانچہ مجالس الابرار

مجالس الابرار کی نوین مجلس مین جو اسباب خاتمہ بد کے لکہے ہین از انجملہ اصرار کرنیکو گناہ پر بہی لکہا ہے مضمون اوسکا
یہہ ہے و منہا الاصرار علے المعاصی آخر تک یعنے خاتمہ بد کے اسبابون مین سے ایک سبب گناہون پر اصرار کرنا ہے
کہ بیشک جو گناہ پر اصرار کرتا ہے تو اوسکے دل مین محبت گناہ کی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کی تمام محبوب چیزین
زندگی بہر کی موت کے وقت یاد آتی ہین پس اگر اسکو رغبت عبادات کی زیادہ ہو گی تو موت کے وقت عبادات
بہت یاد آوینگے اور اگر اسکو رغبت گناہونکی بہت ہو گی تو مرتے وقت وہی گناہ بہت یاد آوین گے سو اکثر
اوقات مرتے وقت توبہ سے پہلے کوئی شہوت شہوات مین سے اور کوئی گناہ گناہون مین سے اوسپر غالب ہو جاتا
ہے پس اوسکا دل اوسی مین لگا رہتا ہے وہی اوسمین اور اوسکے رب مین پردہ ہو جاتا ہے اور آخری دم
مین وہی اوسکی شقاوت کا سبب ہو جاتا ہے بموجب فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے المعاصی
برید الکفر اور جسنے کوئی گناہ کبہی نہین کیا یا گناہ تو کیا پر توبہ کر لی تو ایسا شخص اس اندیشہ سے دور ہے
اور جو شخص اکثر گناہ کرتا رہا ایسا کہ اوسکی عبادتون سے زیادہ ہو گئے اور اوسنے توبہ بہی نکی بلکہ گناہون ہی
مین مبتلا رہا تو اوسکے حق مین اسکا بڑا خطرہ ہے اسلیے کہ بعض وقت بسبب غلبہ محبت گناہ کے اوسکے دلمین گناہ
کی صورت مجسم ہو جاتی ہے اور اس شخص کو اوسکی طرف رغبت آتی ہے اور اسی حالتمین اوسکی جان نکل جاتی
ہے پس یہی سبب ہوتا ہے اوسکے خاتمہ بد کا اور یہہ بات مثال سے خوب سمجھہ مین آتی ہے اور وہ مثال یہہ ہے
کہ آدمی سوکر خواب مین وہ حالات دیکہا کرتا ہے جو عمر بہر محبوب ہوتے ہین مثلاً جسنے عمر پڑہنے لکہنے مین صرف
کی ہے تو وہی حالات دیکہتا ہے جو علم اور علما سے متعلق ہین یعنے دوات قلم کتاب وغیرہ اور جسنے اپنی
عمر درزی گری مین کہوئی تو وہی حالات دیکہتا ہے جو درزی گری سے متعلق ہین یعنے گز قینچی وغیرہا اسلیے
کہ نیند مین وہ سوجتا ہے جو بسبب کثرت الفت کے اوسکے دل سے مناسبت رکہتا ہے اور موت اگرچہ نیند سے
بہت برتر ہے پر اوسکی سکرات اور حال جو موت سے پہلے گذرتا ہے جیسے غشی یہہ نیند ہی کے مثال ہوتی ہین پس کثرت
الفت کی گناہون سے یہی چاہتی ہے کہ گناہ موت کے نزدیک دلمین یاد آوین بلکہ بار بار یاد آوین اور دلمین
صورت پکڑین اور نفس کو اودہر رغبت ہو ایسی حالت مین اگر اوسکی جان قبض ہو گئی تو اوسکا خاتمہ بد ہو گا عیاذاً
باللہ منہ ۱۲ وَكَانُوا يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۙ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور
کہتے تہے کیا جب مرین ہم اور خاک ہو وین ہم اور چند ہڈیان ہو وین ہم کیا ہم اوٹہائے جاوین گے یا باپ اگلے ہمارے
اوٹہائے جاوین گے ۱۲ **فتح** ۱۲ اور تہے کہتے کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پہر اوٹہانا ہے
کیا ہمارے باپ دادونکو بہی اگلے ۱۲ **موضح** ۱۲ اور تہے وہ لوگ ایسے جو کہتے تہے انکی کیا جب ہم مرین گے اور ہو وین
گے گورون مین گلکر خاک اور گلی ہوئی ہڈیان ہو وین گے تب کیا پہر ہم جی اوٹہینگے اور کیا ہمارے باپ دادا
بہی پہر جی اوٹہینگے جو پہلے مر چکے ہین یہہ کچہہ غلط ہے اچنبے کی بات ہے سو خدا تعالے فرماتا ہے قُلْ آخر تک ۱۲ **ع**
قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝ کہہ تو تحقیق اگلے اور پچہلے البتہ جمع کیے
جاوین گے بیچ میعاد روز مقرر کے ۱۲ **فتح** ۱۲ تو کہہ تحقیق اگلے اور پچہلے سب اکہٹے ہونے ہین ایکدن مقرر کے وقت
پر ۱۲ **موضح** ۱۲ کہو لے محمد ۱۲ اونکے جواب مین کہ البتہ مقرر اگلے باپ دادا تمہارے اور پچہلے تم اور تمہاری اولاد سب

فاسدہ ۱۲ برحتی کا گوفر ۱۲ قولہ اذا متنا الخ تقریرہ انبعث اذا متنا وہو العامل فی الظرف وجاز حذفہ لان مبعوثون یدل علیہ ولا یعمل فیہ مبعوثون لان ان والاستفہام یمنعان ان یعمل ما بعدہما فیما قبلہما قولہ اوآباؤنا الاولون ہمزۃ الاستفہام دخلت علی حرف العطف وحسن العطف علی المضمر فی لمبعوثون فی غیر تاکید بنحن للفاصل الذی ہو الہمزۃ کما حسن فی قولہ ما اشرکنا ولا آباؤنا لفصل لا المؤکدۃ للنفی ۱۲ کذا فی المدارک ۱۲ تکرار استفہام برائے مبالغہ در انکار بعث است وتحقیق آن بہ بیان واو ہا ساکنہ ۱۲ بحر ۱۲ قولہ الی میقات یوم معلوم ای الی ما وقت بہ الدنیا من یوم معلوم والاضافۃ بمعنی من کخاتم فضۃ والمیقات ما وقت بہ الشی ای حد ومنہ مواقیت الاحرام وہی الحدود التی لا یتجاوزہا من یرید دخول مکۃ الا محرما ۱۲ مدارک

اکٹھے ہونیوالے ہین واسطے ایکدن مقرر کیے ہوے وعدہ کے جو وہ دن قیامت کا ہے جو اوس دن تم اکٹھے ہو گے ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ پہر تحقیق تم اے گمراہون جہوٹ گننے والون کہاؤ گے زقوم کے درختون سے پس بہرو گے اوس زقوم سے پیٹون کو ف پہر تم جو ہو اے بہکون جہٹلانے والون البتہ کہاؤ گے ایک درخت سینڈہ کے سے پہر بہرو گے اوس سے پیٹ م پہر بیشک تم ای منکر دن سیدہی راہ بہولے ہوئے ہو جو جہوٹ جانتے ہو قیامت کے دن کو ہر طرح کہانیوالے ہو گی تم اوسدن زقوم کے درخت کے پہل پات سے پہر بہرو گے اوسی درخت کے پہل پات سے اپنے پیٹ پہر جب تمکو اوس خوراک کے بعد پیاس لگیگی تب فَشٰرِبُوْنَ الخ ع تفسیر گمراہ یعنے ہدایت سے جہٹلانیوالے یعنے قیامت کے وہ اہل مکہ تہے اور جو مثل حال اونکے ہون م فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ؕ پس پیوگے اوس کہانے پر پانی گرم سے پس پیوگے مانند پینے اونٹون استسقا والون کے ف پہر پیوگے اوس کے اوپر ایک جلتا پانی پہر پیوگے جیسے پیوین اونٹ تونسے م پہر پینے والی ہو گے تم پانی نہایت گرم کے پہر پینے والے ہو گے جیسے تین دن کا پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے بے اختیاری ع تفسیر الہیم اونٹ پیاسا کہ نہ سیراب ہو جمع اہیم اور ہیما کی اور معنی یہہ ہین کہ جب غلبہ کریگی دوزخیون پر بہوک تب لاچار ہو کر تہوہڑ کے درخت کے پہل پات کہاوین گے جو اوس کے سوا کچہہ اونہو گا پس جب بہر لینگے اوس سے پیٹ تو غلبہ کریگی اونپر پیاس تب لاچار ہو کر گرم پانی پیوین گے کہ دوزخ مین ٹہنڈا پانی کہان اوس سے انتین کٹ کر گر پڑینگی پس پیوینگے اوسکو جیسے پیتا ہے اونٹ استسقا الا کہ کتنا ہی پانی پیوے پیاس نہین بجہتی م هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ؕ یہہ ہی مہمانی اونکی روز جزا کی ف یہہ ہی مہمانی اونکی انصاف کے دن کی م یہہ ایسا کہانا اور ویسا گرم پانی پینا دوزخیون کی پہلی مہمانی ہے دن قیامت کے جو لوگ کہ جہوٹ جانتے ہین قیامت کے ہونیکو ع تفسیر یعنے یہہ زقوم اور گرم پانی پہلی مہمانی اونکی ہے قیامت کو اور بعد اسکے طرح بطرح کے کہانے اور پینے برے ہوے عذاب کے بہت ہین اور نزل اوسکو کہتے ہین کہ اول روز اوترنے مہمان کے کچہہ ماحضر اوسکے آگے لاتے ہین م نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۞ ہمنے پیدا کیا تمکو پس کیون نہین باور کرتے تم یعنے پہر جلا اوٹہانے کو ف ہمنے تمکو بنایا پہر کیون نہین سچ مانتے یعنے دوسرا بنانا م ہمنے پیدا کیا ہے تمکو پہلے تمہارے باپ دادا کو پہر کیوا سطے نہین جانتے دوبارہ پیدا ہو نیکو گور دن سے یہہ دلیل روشن ہے کہ جسنے پہلے پیدا کیا وہ پہر دوبارہ بہی پیدا کر سکتا ہے ع اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ؕ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۞ کیا دیکہتے ہو تم جو کچہہ کہ گراتے ہو بیچ رحم عورتون کے آیا تم پیدا کرتے ہو اوسکو یا ہم پیدا کرنے والے ہین یعنے تقلیب کرتے ہین ہم منی کو ایک حال سے دوسرے حال پر تا آدمی پیدا ہووے ف بہلا دیکہو جو پانی ٹپکاتے ہو اب تم اوسکو بناتے ہو یا ہم ہین بنانے والے م دیکہو تو وہ جو بوند منی کی عورت کے پیٹ مین ڈالتے ہو پہر اوس سے تم بناتے ہو بچہ پیٹ مین یا ہم بنانے والے ہین ع تفسیر اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ کیا تم اندازہ کرتے ہو منی کا اور صورت بناتے ہو اوس سے اور کرتے ہو اوسکو آدمی صحیح الاعضا م نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ

الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۙ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ہمنے معین کیا درمیان
تمہارے موت کو اور نہیں ہین ہم عاجز کیے گئے اس سے کہ عوض تمہارے لاوین ایک قوم کو مانند تمہارے اور پیدا
کرین تمکو بیچ اوس عالم کے کہ نہین جانتے تم ۞ ف ۞ ہم نے ٹہیرا دیا تم مین مرنا اور ہم ہار نہین ہے اس سے کہ
بدل لاوین تمہاری طرح کے اور اوٹہا کہڑا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے ۞ مو ۞ ہمنے مقرر کی تم مین موت
اور نہین ہین ہم ایسے جو کوئی ہم سے بڑھ جاوے کسی چیز مین جیسکہ وقت موت کا مقرر کیا ہے کسیکو قدرت نہین
اوسے آگے پیچھے کر سکے اور موت مقرر کرنمین ایک یہہ بہی حکمت ہے اور اسواسطے موت مقرر کی ہے کہ تو بدل ڈالین
ہم مانند تمہارے یعنے تمہین مار کر تم جیسے اور پیدا کرین اور پیدا کرین ہم تمکو بیچ اوس صورت او شکل کے جو تم نجانو کہ
صورت مین پیدا ہوئے یا کس صورتین پیدا ہونگے قیامت کے دن ۞ ع ۞ تفسیر عاجز کیے گئے یعنے ہلاک
کرنے اور بدل کرنے تمہارے سے اور کوئی ہمارے حکم پر سبقت نہین لیجا سکتا کسیکو بعد بڑہاپے کے اور کسیکو جوانی
مین اور کسیکو لڑکپنے مین موت مقرر کی ہے اور اوسی وقت واقع ہوتی ہے حاصل یہہ کہ فرمایا نہین ہین ہم عاجز
اس سے کہ بدلے تمہارے اور دنکو لاوین اور تمکو ہلاک کرین اور آخرت مین بیچ بدترین صورتون کے پیدا کرین یعنے
کوئی ہمکو اوس چیز سے کہ چاہون مین مانع اور عاجز کرنیوالا نہین ہے اور بقول بعض کے معنی نُنْشِئَكُمْ الخ کے یہہ ہین کہ
مسخ کرین ہم صورتین تمہاری جیسکہ مسخ کین اگلی امتونکی صورتین کہ بندر اور سور بنا دئے ۞ جمل ۞ قوله نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ
الْمَوْتَ تقدیرًا یعنے مقرر کیا ہمنے درمیان تمہارے موت کو مقرر کرنا اور بانٹا ہمنے موت کو تمپر مانند بانٹنے رزق کے
مختلف او رتفاوت بحسب مشیت اپنے کے پس مختلف ہوئین عمرین تمہاری کسیکی کم کسیکی زیادہ کسیکی اوسط اور قَدَرْنَا تخفیف
سے بہی پڑہا ہے اور عرب بولتے ہین سَبَقْتُهُ عَلَى الشَّيْءِ اِذَا اَعْجَزْتَهُ عَنْهُ وَغَلَبْتَهُ عَلَيْهِ پس معنی وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ کے یہہ ہین کہ ہم قادر ہین تمہارے بدلنے پر اور تم ہمکو عاجز نہین کر سکتے اس سے
اور اَمْثَالَكُمْ جمع مثل کی ہے یعنے قادر ہین ہم اسپر کہ بدل دیوین تمہاری جگہہ مانند تمہارے اور مخلوق وَنُنْشِئَكُمْ
یعنے قادر ہین اسپر کہ پیدا کرین تمکو اور خلقت مین کہ نہین جانتے تم اوسکو یعنے ہم قادر ہین دونون امرونپر تمہارے
بدلے اور مخلوق لے آنے پر اور تمہاری خلقت اور کر دینے پر پس کیونکر عاجز ہوونگے ہم تمہارے پہر جلا اوٹہانے
سے اور جائز ہے یہہ کہ ہو اَمْثَالَكُمْ جمع مَثَل کی یعنے ہم قادر ہین اسپر کہ بدل دیوین اور متغیر کر دین ہم صفتین تمہاری
کہ تم اونپر ہو بیچ پیدایش او راخلاق اپنے کے اور پیدا کر دین تم مین وہ صفتین کہ نہین جانتے تم ۞ مدارک ۞ تنبیہ
اس سے معلوم ہوا کہ موتکا وقت جب آویگا کوئی اوس سے نہین بچا سکتا جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ یعنے جب اونکی موت آویگی تو ایک ساعت نہ گہٹ
سکتی ہے اور نہ بڑہ سکتی ہے تو ہر شخص کو چاہئے کہ یاد رکہے موت کو کہ نہ کسی موسم پر آنا اوسکا موقوف ہے نہ کسی عمر
پر وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور تحقیق جانا ہے تمنے پیدایش پہلی کو پس کیون نہین
نصیحت پکڑتے ہو تم ۞ ف ۞ اور جان چکے ہو پہلا اوٹہان پہر کیون نہین یاد کرتے ۞ مو ۞ اور مقرر
جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اول کا ہے سے اور کیونکر آدمی پیدا ہوتا ہے پہر کیون نہین اوس بات کو یاد
کرتے اور سمجھتے کیون نہین کہ جسنے پہلے اسطرح پیدا کیا ہے اوسکے آگے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۞ ع ۞

ف ۱ یعنے تمکو اور جہان مین بہی پیدا کر دین اسلئے جگہہ جہان اور خلقت بنا دین ۱۲ مو

ف ۲ صاحب جلالین نے اسی قول کو لیا ہے ۱۲ منہ

تفسیر کیون نہین نصیحت پکڑتے ہو کہ جو قادر ہوا ایک چیز پر اول بار نہین دشوار اوسپر دوبارہ کرنا اوسکا اسمین دلیل ہے قیاس کے صحیح ہونے کی ۞ ۱۱ ۞ مد ۞ اَفَرَاَیۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ ۞ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ ۞ آیا دیکہا تمنے جو کچہہ کہ بوتے ہو تم آیا تم اوگاتے ہو اوسکو یا ہم اگانیوالے ہین ۞ فتح ۞ بہلا دیکہو تو جو بوتے ہو کیا تم اوسکو کرتے ہو کہیتی یا ہم ہین کہیتی کرنے والے ۞ مو ۞ ای پہر دیکہو تو وہ جو کہیتی کرتے ہو تم یعنی بیج زمین مین بوتے ہوا ای کیا تم اوسے اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہین اوس بیج کے ۞ ع ۞ لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰهُ حُطٰمًا فَظَلۡتُمۡ تَفَکَّهُوۡنَ ۞ اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ ۞ بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ۞ اگر چاہین ہم البتہ کرین ہم اوس زراعت کو گہانس چورہ چورہ پس تعجب مین رہو تم کہو تحقیق ہم تاوان زدہ ہین بلکہ ہم محروم ہین ۞ فتح ۞ اگر ہم چاہین کر ڈالین اوسکو روندن پہر تم سارے دن رہو باتین بناتے ہم قرضدار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب ہو گئے ۞ مو ۞ اگر ہم چاہین تو البتہ کر ڈالین اوس کہیتی کو ٹوٹا اور روندا ہوا گہانس پہلے دانہ پڑنے سے پہر رہ جاؤ تم حیران افسوس کرتے غمگین اپنی محنت سے پچتانیوالے اور اوسوقت کہو کہ بیشک ہم پائی اور نقصان کہائے ہوے ہین بلکہ بے نصیب ناامید ہین ہم ۞ ع ۞ تفسیر تعجب مین رہو یا غمگین ہو آفت سے کہ تمہاری کہیتی کو پہنچی یا پشیمان ہو خرچ کرنے لینے سے اوسپر یا گناہ کرنے اپنے سے کہ موجب اس عذاب کا ہے تاوان زدہ ہین خرچ کرنے سے اوسپر یا ہلاک کیے گئے بسبب ہلاک ہونے رزق اپنے کے محروم ہین فائدہ کہیتی کے سے ۞ ترجمہ ۞ مد ۞ اَفَرَاَیۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِیۡ تَشۡرَبُوۡنَ ۞ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ۞ لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡ لَا تَشۡکُرُوۡنَ ۞ کیا دیکہا تمنے اوس پانی کو کہ پیتے ہو آیا تمنے اتارا ہے اوسکو ابر سے یا ہم اوتارنیوالے ہین اگر چاہین ہم تو کہاری کردین اوسکو پس کیون نہین شکر کرتے ہو ۞ فتح ۞ بہلا دیکہو تو پانی جو تم پیتے ہو کیا تمنے اوتارا اوسکو بادل سے یا ہم ہین اوتارنیوالے یعنے اپنی قدرت سے اگر ہم چاہین کردین اوسکو کہاری پہر کیون نہین حق مانتے ۞ مو ۞ ای پہر دیکہو تو وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تمنے اوسے بدلی سے نیچے اوتارا یا ہم اوتارنیوالے ہین اگر چاہین ہم تو اوس پانی کو کہاری کر ڈالین جو اوسے پی نسکو پہر کیون شکر نہین کرتے تم ایسی نعمتونکا جو سبب زندگانی کے ہین اناج اور پانی ۞ ع ۞ اَفَرَاَیۡتُمُ النَّارَ الَّتِیۡ تُوۡرُوۡنَ ۞ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ ۞ نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡکِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِیۡنَ ۞ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الۡعَظِیۡمِ ۞ کیا دیکہا تمنے اوس آگ کو کہ اندر شاخ درخت کیسے نکالتے ہو کیا تمنے پیدا کیا ہے اوسکے درخت کو یا ہم پیدا کرنیوالے ہین ہمنے پیدا کیا اوس درخت کو واسطے نصیحت اور منفعت کے مسافرون کے لیے پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگ اپنے کو ۞ فتح ۞ بہلا دیکہو تو آگ جو سلگاتے ہو کیا تمنے اوٹہایا اوسکا درخت یا ہم ہین اوٹہانیوالے ۞ ف ۞ ہمنے وہ بنائی یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والون کے ۞ ف ۞ سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ۞ مو ۞ پہر دیکہو تو اوس آگ کو جو باہر نکالتے ہو یا سلگاتے ہو کیا تمنے پیدا کیا ہے اوسکا درخت یا ہم پیدا کرنے والے ہین اون درختونکے ہمنے پیدا کیا ہے اوس درخت کو فائدہ اور نفع کی چیز واسطے مسافرونکے غریبون کے جو جنگل مین حیران اور محتاج آگ کے ہوتے ہین پہر تسبیح کر ساتہہ نام پروردگار بہت بڑے کے جو اوسکے بزرگی اور بڑائی سب کی سمجہہ اور خیال سے بڑی ہے ۞ تفسیر ۞ دو درخت ہین ایک کا نام مرخ اور دوسریکا نام عفار مسافر کو جو جنگل مین آگ چاہتی

ہوتو ایک ہری ڈالی مرخ کی لیکر عفار کی ہری ڈالی کے اوپر کہہ کر رگڑین زور سے تو خدا تعالے کی قدرت سے
آگ نکلتی ہے ۱۲ اسمین کمال ہو قدرت الٰہی کا ہے کہ ہری شاخون سے آگ نکلی ایسے خالق پر ایمان نہ لانا
کمال حمق اور شقاوت ہے اور نصیحت اور منفعت مسافرون اور مقیمون دونون کے لیے ہے کہ اوسکو دیکہہ کر آگ دوزخ
کو یاد کرین اور نصیحت پاوین اور منفعتین آگ کی پکانا اور سینکنا اور روشنی کرنی وغیر ذلک بہت ہین کہ کسی پر پوشیدہ
نہین اور مقوی بقول اکثر مفسرون کے بمعنے مسافر کے ہے چونکہ مسافر کو ضرورت اور منفعت آگ سے بہت ہے اوسکو
ذکر کیا اور ساتہہ ذکر کرنے احد الضدین کے دوسرا سمجہا جاتا ہے اور بقول بعض کے مقوی بمعنے متمتع کے ہے پس سب خلق
کو شامل ہوگا اور بقول بعض کے مقوی لغات اضداد سے ہے بمعنے غنی اور فقیر کے پس متاع یعنے فائدہ واسطے ہر فقیر و غنی
کے ہے کہ کسیکو اوس سے بے پروائی نہین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا نارکم التی یوقد ابن آدم جزء من سبعین جزءا من
نار جہنم الخ یعنے آگ بنی آدم کی کہ جلاتے ہو ایک جزو ہے آگ جہنم کے ستر جزون مین سے عرض کیا لوگون نے کہ
یا رسول اللہ اگر یہی آگ ہوتی تو کافی تہی یعنے ہمارے عذاب و جلانیکے لیے فرمایا پس وہ آگ زیادہ ہے یہان کی
آگ سے اونہتر حصے رواہ فی المعالم پس آدمی کو گرمی اس آگ کی دیکہہ کر پرہیز کرنا دوزخ کے لازم کرنیوالے کامون
سے فرض ہے اور ساتہہ پاکی کی یاد کریعنے پاکی بیان کر اوس قادر کو خالی او قادر سب چیزون مذکورہ سابقہ کا ہے اور سوائے
اوسکے کوئی قدرت نہین رکہتا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہہ آیت اوتری تو رسول علیہ السلام نے فرمایا
کر دانو اسکو اپنے رکوع مین یعنے سبحان ربی العظیم پڑہا کرو رکوع مین ۱۲ تورون جہاڑتے ہو اور نکالتے
ہو آگ کو اوس درخت کی شاخون سے اور عرب جہاڑتے ہین آگ کو دو لکڑیون سے کہ رگڑتے ہین ایک لکڑی
کو دوسری لکڑی پر اور کہتے ہین اوپر کی لکڑی کو زند اور نیچے کی لکڑی کو زندہ مشابہت دیتے ہین اون دونون
کو ساتہہ نر اور مادہ کے اور سکے درخت کو کہ جسکی وہ شاخین ہین تذکرہ یعنے یاد دلانیوالا آگ جہنم کے اسلیے کہ متعلق
کیے مین ساتہہ اوسکے اسباب معیشتون یعنے گذرانون کے اور سب کو حاجت اوس سے ڈالی ہے تاکہ موجود
لوگ نمین دیکہتے رہین طرف اوسکے اور یاد کرین آگ کو کہ ڈرا دیے گئے ہین ساتہہ اوسکے یعنے آگ جہنم کو للمقوین
واسطے مسافرون کے کہ اوترتے ہین قوا مین یعنے چٹیل میدانمین اور واسطے اون لوگون کے کہ خالی ہین
پیٹ اونکے یا تہیلے اونکے اناج سے اور ذکر فرمایا پہلے اللہ تعالے نے پیدا کرنا انسانکا پس فرمایا افرایتم ما تمنون
اسلیے کہ یہہ نعمت سب نعمتون پر سبقت و غلبہ لے گئی ہے پہر ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے بقار انسان ہے یعنے غلہ کہ فرمایا
افرایتم ما تحرثون پہر ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے غلہ گندہتا ہے اور پیتے ہین اوسکو کہاتے پر کہ وہ پانی ہے پہر
ذکر فرمائی وہ چیز کہ جس سے پکتی ہے روٹی وغیرہ کہ وہ آگ ہے پس حاصل ہونا طعام کا تمام ان تین چیزون سے ہوتا ہے
اور نہین مستغنی ہوتا ہے بدن انسے جب تک کہ زندہ ہے پس پاکی بیان کر اپنے رب کی اون چیزون سے کہ نہین لائق
ہین اوسکے اے سننے والے دلیل پکڑنیوالے اور مراد اسم سے ذکر ہے یعنے پس پاکی بیان کر ساتہہ ذکر اپنے رب کی اور بعضون
نے کہا کہ سبحان ربی العظیم اور جب یہہ آیۃ اوتری تو فرمایا آنحضرت نے اجعلوہا فی رکوعکم یعنے
کرو اسکو رکوع اپنے مین یعنے سبحان ربی العظیم پڑہو رکوع مین ۱۲ معالم

فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم پس قسم کہاتا ہون مین

ع

یعنی مسافر ذکر کیا اور تعمیم ہی اوس کو سمجہا جاتا ہے ۱۲ منہ
الارض اذا خلت من ساکنیہا ۱۲ م قولہ المقوین قوی
والمضاف الیہ ۱۲ م قولہ فلا اقسم ای فاقسم ولا مزیدۃ
مؤکدۃ کما فی لئلا یعلم اہل الکتاب وقیل لام الابتداء ومعناہ فلانا اقسم
من مبتدا وخبر وہی انا اقسم ثم حذف المبتدا ولا یصح ان یکون اللام لام القسم
لان حقہا ان تقرن بہا النون المؤکدۃ ۱۲ مدارک

ساتہہ پڑنے ستارون کے یعنی ٹوٹنے اونکے اور یہہ ایک قسم ہی بڑی اگر جانو تم ف سومین قسم کہاتا ہون تارے ڈوبنے کی اور یہہ قسم ہے اگر سمجہو تو بڑی قسم مو پہر قسم ہی مجکو تارون گرنیوالونکی اور مقرر خدا تعالے جو وہ قسم یاد کرتا ہے تو البتہ وہ قسم بہت بڑی ہی اگر تم جانو تو اور سمجہو تو او قسم اسبات پر انہ لقرآن آخر تک ع

تفسیر مراد نجوم سے اوترنا قرآن کا ہے کہ نجماً نجماً یعنے تہوڑا تہوڑا اوپر قلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوترتا تہا اور ایک جماعت کے نزدیک جگہہ غروب ہونے اور گرنے ستارون کے مراد ہے اور بعض کے نزدیک مکدر ہونا اور منتشر ہونا ستارونکا مراد ہے کہ روز قیامت کے واقع ہوگا اور بعض کے نزدیک مراد شہب ہین کہ حق تعالے نے اونکی قسم کہائی اور عظیم اس سبب سے کہا کہ سوگند رب عظیم کی ہے اور حرف لا فلا مین زائد ہے مجاہد شاید کہ اللہ تعالے کے لیے اخیر رات مین جسوقت کہ گرتے ہین ستارے طرف مغرب کے افعال مخصوصہ ہین یا ملائکہ کے لیے عبادتین خاص ہین یا اسلیے کہ وقت اوٹہنے کا تہجد کے لیے ہی اور اوترنے رحمت اور رضا کا اوسپر پس اسلیے قسم کہائی ستارونکی گرنے کی اور بڑائی بیان کی اوسکے ساتہہ قول اپنے کی وانہ لقسم الخ

مد وَاِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تحقیق یہہ کتاب قرآن ہے بزرگ قدر لکہا گیا ہے بیچ کتاب پوشیدہ کے یعنی لوح محفوظ کے ہاتہہ نہین پہنچاتے ہین ساتہہ اوسکے مگر پاک کیے گئے بہیجا گیا ہے پروردگار عالمون کی طرف سے ف بیشک یہہ قرآن ہے عزت والا لکہا چہپی کتاب مین اوسکو وہی چہوتے ہین جو پاک بنے ہین اوتارا ہے جہان کے صاحب سے مو بیشک وہ قرآن بہیجا ہوا ہے خدا تعالے کا اور البتہ قرآن بزرگ ہے جو کتاب چہپی ہوئی ہین ہے باعزت و بزرگ اور لکہا ہوا ہے نہین چہوتے اور ہاتہہ لگاتے اوس قرآن کو مگر پاک لوگ نیچے اوترا ہوا ہے وہ قرآن ساری خلقت کے پروردگار کے پاس سے ع

تفسیر قرآن کو کریم کہا اسلیے کہ کلام الٰہی اور مکرم اوسکے نزدیک ہے اور یہہ بہی ہے کہ کریم اوسکو کہتے ہین کہ اوسکی شان سے دینا خیر کثیر کا ہو اور ظاہر ہے کہ بیچ دینے قرآن کے خیر کثیر کو کسیکو کچہہ شبہہ نہین ہے کہ اوسمین ذکر بہلائیون معاد اور معاش کا ہے اور اکرام کرنیوالا مومن اور قاری اپنے کا ہے حدیث مین آیا ہے کہ عوض ہر حرف قرآن کے پڑہنے والیکو دس نیکیان ملینگی اور کیا خیر کثیر ہوگی پاک کیے گئے یعنے بری صفتون سے کہ ملائکہ ہین اور ہاتہہ اونکے غیر کا اوس کتاب یعنے لوح محفوظ کو نہین پہنچتا اور بقول بعض کے ضمیر لا یمسہ کی قرآن کی طرف پہرتی ہے اور نفی معنی نہی کے ہے یعنے قرآنکو چہوے نہین مگر پاک حدث و جنابت سے اسلیے نزدیک مالک اور شافعی کے محدث اور جنب اور حائض کو چہونا مصحف کا اور اوٹہانا اوسکا روا نہین اور نزدیک احمد کے چہونا اوسکا روا نہین اور بیچ اوٹہانے قرآن کے ساتہہ غلاف کے یا علاقہ کے یعنے کپڑے سے پکڑکر یا دوڑی وغیرہ سے پکڑکر دو روایتین ہین یعنے ایک روایت مین امام احمد سے جائز ہے اور ایک مین نہین جائز اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک محدث اور جنبی اور حائض کو اوٹہانا اور چہونا اوسکے غلاف سے روا ہے اور میزان شعرانی اور کتاب رحمہ مین کہا ہے کہ محدث اور جنبی کو چہونا مصحف کا اور اوٹہانا اوسکا باجماع روا نہین ہے اور رہا پڑہنا قرآنکا نزدیک شافعی اور احمد کے مطلقاً جائز نہین ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے ایک آیۃ سے جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک دو آیۃ تک جائز ہے

اور یہہ حکم جنب اور حائض کا ہے ولیکن محدث کو یاد پر پڑہنا جائز ہے مگر نزدیک احمد کے اور بعضی شافعیہ کے یاد
پر پڑہنا بہی روا نہین اور بعضی مفسرون نے چہونیکو پڑہنے پر حمل کیا ہے یعنی قرآن کو غیر طاہر نہ پڑہے اور بعضون
کے نزدیک مراد طہارت سے توحید ہے یعنے غیر موحد قرآن کو نہ پڑہے نہ چہووے اور اسلیے بعضے علماء نے منع
کیا ہے کہ کافرونکو نہ تو ہاتہہ لگانے دے قرآن کو اور نہ پڑہنے دے **تتمہ تنبیہ** چونکہ یہہ مسئلہ قرآن
کے چہونے وغیرہ کا کتاب در المختار مین تفصیل سے لکہا ہے ترجمہ اوسکا یہان لکہا جاتا ہے حرام ہے نہانیکی
حاجت مین پڑہنا قرآن کا اگرچہ کم ایک آیۃ سے ہو بموجب روایت مختار کے بقصد تلاوۃ کے پس اگر پڑہے بقصد دعا
کے یا ثنا کے یا وقت شروع کرنے کام کے یعنی جیسے بسم اللہ پڑہے یا پڑہے بقصد تعلیم کے اور ایک ایک کلمہ پڑہا دے
تو درست ہے صحیح روایت مین اور حرام ہے چہونا قرآن کا بہی نہانیکی حاجت مین اور حرام ہے نہانی کی
حاجت مین اور وضوء کی حاجت مین چہونا مصحف کا یعنے اوسچیز کا کہ جسمین آیۃ ہو مانند درہم اور دینار کے
مگر ساتہہ غلاف الگ کے کہ جو اوسپر سیا ہوا نہو یا تہیلی مین ہو اسپر فتوی دیا گیا ہے اور حلال ہے اولٹنا
قرآن کے ورقونکا تنکے وغیرہ سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ چہونے قرآن کے ساتہہ غیر اعضاء طہارت
کے اور ساتہہ اوس عضو کے کہ دہویا گیا ہو اعضاء طہارت مین سے اور اختلاف کیا ہے بیچ پڑہنے قرآن
کے بعد کلی کرنیکے یعنی نہانے کی حاجت مین اور بہت صحیح یہی ہے کہ منع ہے اور نہین مکروہ ہے نظر کرنی
طرف قرآنکی جنبی اور حائض اور نفاس والی عورت کو اسلیے کہ جنابت نہین اثر کرتی آنکہہ مین جیسیکہ نہین
مکروہ تحریمی ہین دعائین پڑہنی البتہ وضوء کرنا مطلق ذکر کیلیے مستحب ہے اور ترک کرنا اوسکا خلاف اولی ہے
کہ جسکو کراہۃ تنزیہی کہتے ہین اور نہین مکروہ ہے چہونا لڑکے کا مصحف کو اور تختی کو اور نہین مضائقہ ہے
تختی کے دینے کا لڑکیکو اور تختی کے طلب کرنیکا لڑکیسے ضرورت کے لیے اسلیے کہ یاد کرنا چہوٹی عمر مین مانند نقش
کا حجر کے ہی اور نہین مکروہ ہے لکہنا قرآن کا اور صحیفہ کا یا تختی کا زمین پر رکہکر لیکن چاہیئے یہہ کہ ہاتہہ کے
نیچے کپڑہ وغیرہ رکہہ لے اور مکروہ ہے اونکو پڑہنا توریۃ کا اور انجیل کا اور زبور کا اسلیے کہ سب کلام اللہ تعالے کے
اور جو کچہہ کہ بدلا گیا ہے غیر معین ہے اور یقین کیا ہے عینی نے شرح مجمع مین اسکے حرام ہونیکا اور نہین مکروہ ہے
اونکو پڑہنا دعاء قنوت کا اور نہ کہانا پینا بعد دہونے ہاتہہ اور مونہہ کے اور نہ دوبارہ صحبت کرنی اپنی بیوی سے
پہلے نہانے کے مگر جسوقت کہ احتلام ہو تو مستحب ہے کہ نہاکر صحبت کرے **فرع** مصحف کا جب ایسا حال ہو
ہوجاوے کہ لائق پڑہنے کے نرہے تو دفن کردیا جاوے مانند مسلمان کے یعنے حرمت سے اور منع کیا جاوے
کافر کو قرآن کے چہونے سے اور نہین مضائقہ کافر کو تعلیم کرنا قرآنکا اور فقہ شاید کہ وہ ہدایت پاوے اور مکروہ ہے
رکہنا مصحف کا سر کے نیچے مگر محافظت کے لیے جائز ہی اور مکروہ ہے رکہنا قلمدان کا کتاب پر مگر لکہنے کے لئے مضائقہ
نہین اور رکہے جاوین کتابین نحو کی پہر اونپر تعبیر کی پہر علم کلام کی پہر فقہ کی پہر حدیثون اور نصیحتون کی پہر
تفسیر مکروہ ہے پہیلانا رومالے وغیرہ کا کہ اوسپر آیۃ لکہی ہو مگر جب کہ توڑ ڈالے اوسکو تو نہین مکروہ تعویذ کہ اوسپر بغیر سیا
غلاف ہو نہین مکروہ ہے داخل ہونا پائخانہ مین اوس سمیت اور پرہیز کرنا اس سے بہی افضل ہے یعنے اوسکو
بہی کہولکر باہر رکہہ جانا افضل ہے جائز ہے پہینکدینا برادہ یعنے چہلن قلم نئے کا اور نہ پہینکا جاوے برادہ قلم مستعمل کا

ما بعد خلاف تفسیر کی عبارت در المختار کی متن بین کی ۱۲ منہ — بموافق در المختار پرانا جہوئے تو درست پڑہنا اور چہونا درست ۱۲ منہ — وضو کی حاجت والا ... لگا دے ... اسمین اختلاف ... علماء نے بعض ... نہین درست ۱۲ منہ — ... قرآن لکہا ہو ۱۲ منہ

اوسکی حرمت سکے لیے جبیکہ نہ ڈالا جاوے کوڑا کرکٹ مسجد کا ایسی جگہہ کہ بے تعظیمی لازم آوے اور نہین جائز ہے
لپیٹنا کسی چیز کا ایسے کاغذ مین کہ اوسمین فقہ لکہی ہو اور طب کی کتاب مین لپیٹنا جائز ہے اور اگر کاغذ مین
نام اللہ تعالے کا اور رسول کا لکہا ہو تو جائز ہے مٹانا اوسکا کسی چیز کے لپیٹنے کی لیے اور مٹانا کچہہ لکہیکا تہوک سے
جائز ہے اور وارد ہوئی ہے نہی بیچ مٹانے اسم اللہ تعالے کے تہوک سے اور منقول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ قرآن بہت پیارا ہے اللہ تعالے کے نزدیک آسمانون اور زمین سے اور اوسنے کہ آسمان و زمین مین
ہین جائز ہے صحبت کرنی بیوی سے اوس گہر مین کہ جسمین قرآن ہو چہپا ہوا چہونا یا اور کچہہ کہ لکہا ہوا سپر
الملک للہ مکروہ ہے بچہانا اوسکا اور استعمال کرنا اوسکا نہ لٹکانا اوسکا زینت کے لیے تمام ہوا مضمون در المختار
کا ۞ اَفَبِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْھِنُوْنَ ۙ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ ۝ کیا اس بات کا تم
انکار کرنیوالے ہو اور کرتے ہو حصہ اپنا یہہ کہ تم جہوٹہ کی نسبت کرتی ہو ۞ فـ ۞ کیا اس بات مین تم سستی کرتے ہو اور
اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جہٹلاتے ہو ۞ مو ۞ کیا پہر اس بات سے تم سست اور نماننے والے ہو یعنے قرآن
سے منکر ہو اور اوسپر یقین لانے مین سست ہو اور بنائی تمنے روزی یعنے حصہ اور قسمت قرآن سے وہ کہ تم
منکر ہوی اوس سے جو جہوٹا کہتے ہو اوسے ۞ ع ۞ تفسیر وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ یعنے کرتے ہو شکر رزق
اپنے کا تکذیب کو یعنے رکہا تمنے تکذیب کو یعنے جہٹلانے کو جگہہ شکر کے اور بیچ قرارت علی رض کے وہی قرارت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وَتَجْعَلُوْنَ شُکْرَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ یعنے اور کرتے ہو شکر اپنا واسطے نعمت قرآن
کے یہہ کہ تم جہٹلاتے ہو قرآن کو اور بعضون نے کہا کہ اوتری یہہ آیۃ ستارونکی منازل کے حق مین انور نسبت
کرنے اونکے مینہ برسنے کو طرف اون منازل کے اور رزق سے مراد مینہ ہے یعنے اور کرتے ہو شکر اوس مینہ کا
کہ دیتا ہے تمکو اللہ یہہ کہ تم جہٹلاتے ہو اوسکے ہونیکو اللہ کیطرف اسلیے کہ نسبت کرتے ہو تم اوس مینہ کو ستارون
کی طرف ۞ مد ۞ تم جہوٹ کی نسبت کرتے ہو ای اہل مکہ قرآن کو اور نزدیک ایک جماعت کے معنے رزقکم
کے شکرکم ہین یعنے کرتے ہو شکر روزی اپنی کو کہ بسبب مینہ کے ہے یہہ کہ جہٹلاتے ہو اوسکو یعنے مینہ کی اوتارن
کو جانب خدا سے اور کہتے ہو کہ مینہ برسا بسبب فلانی منزل ستارے کے اور کہا خالد جہنی رض نے کہ نماز پڑہائی
ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین بعد مینہ برسنے کے راتکو پس جب فارغ ہوئے نماز سے
متوجہ ہوئے لوگون پر پہر فرمایا ہَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ
مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِالْکَوَاکِبِ وَاَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِبِ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَذٰلِکَ
مُؤْمِنٌ بِیْ کَافِرٌ بِالْکَوَاکِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِبِ اور روایت کی ابن عباس رض نے
اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وزاد فنزلت ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ اِلٰی قَوْلِہٖ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ
اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ رواہ فی المعالم ۞ مجـ ۞ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ کُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
پس جسوقت کہ پہنچے روح کسی شخص کی گلی کے ٹینٹوے مین اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم بہت نزدیک ہین
اوس سے بہ نسبت تمہاری ولیکن تم نہین دیکہتے پس اگر ہو تم غیر تابعدار حکم الہی کے کیون نہین پہیر لیتے روح کو

اگر راست گو ہو تم مترجم کہتا ہے کہ لفظ لولا کا داخل ہے ترجعونہا پر اور دوبارہ لانا اوسکا تاکید کے لیے ہے ف ۵ پہر کیون نہ جسوقت جان پہنچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تمسے زیادہ پر تم نہین دیکہتے پہر کیون اگر تم نہین کسیکے حکم مین کیون نہین پہیر لیتے اوسکو اگر ہو تم سچے ف مو پہر کیون نہین روح کو پہیر لاتے جسوقت کہ جان حلق مین پہنچتی ہے اور تم اوسوقت دیکہتے ہو حال مرنے والیکا اور ہم بہت نزدیک ہین اوس مرنے والیکے تمسے ولیکن تم نہین دیکہتے یعنی جو کچہہ حال اوسپر گذرتا ہے جیسا ہم جانتے ہین تم نہین جان سکتے پہر کیون نہین اگر ہو تم کہ بے اختیار نہین تو پہیر لاؤ جانکو اوس مرنیوالیکے بدن مین اگر ہو تم سچے یعنے تم جو کہتے ہو کہ اولاد کو ہم پیدا کرتے ہین پہر پیدا کرنیسے یہہ آسان ہے کہ مرنے نہ دیجیے اوسکو جسکی جان حلق مین پہنچی ہو اوسکی جان پہر بدن مین لے آو اگر اوس بات مین سچے ہو ف ع تفسیر ولیکن تم نہین دیکہتے یعنی جسوقت کہ موت کسی شخص کے قریب پہنچتی ہے اور تم اوسکو دیکہتے ہو کہ جان اوسکی جاتی ہے اور یاد رکہنے ہو کہ وہ اور تم کچہہ موت کو دفع نہین کر سکتے اور تابعدار حکم ہمارے ہو اور ہم اوسوقت مین بہت نزدیک اوس سے بہ نسبت تمہارے ہوتے ہین یا فرشتے قبض کرنیوالے ارواح کے قریب زیادہ اوس سے بہ نسبت تمہارے ہین اور تم نہین دیکہتے اگر راست گو ہو تم یعنے انکار حشر و جزا مین یعنے اگر تم سچے ہو کہ حشر نہین ہونیکے اور محاسبہ اور جزا حق نہین ہے اور خدا اوسپر قدرت نہین رکہتا پس کیون روح نکلنے سے باز نہین رکہتے ہو اور چونکہ مقہوری یعنے تابعداری اپنی اوسوقت مین دیکہتے ہو اوسیطور مقہوری اور مملوکی اپنی آخرت مین معلوم کرو اور حشر اور جزا پر ایمان لاؤ اور اس تقدیر پر دونون فَلَوْلَا اِسْتعلق تَرْجِعُوْنَہَا کے ہونگے یعنی کیون نہین پہیر دیتے ہو روح کو اندر بدن محتضر کے اگر اپنے قول مین سچے ہو اور تکرار فَلَوْلَا کی تاکید کے لیے ہے اور جواب دونون کا ایک ہی ہے ف مجہ تم اوسوقت دیکہتے ہو یہہ خطاب ہے اونکو کہ جو حاضر ہوتے ہین میت کے پاس اوسوقت لَا تُبْصِرُوْنَ یعنے نہین سمجہتے اور نہین جانتے غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ غیر مربوبین یعنے اگر اسکے قائل ہو کہ کوئی رب ہمارا نہین تَرْجِعُوْنَہَا کیون نہین پہیر لاتے نفس کو کہ وہ روح ہے بعد پہنچنے کے حلق مین اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ یعنے اگر سچے ہو اسمین کہ تمہارا کوئی رب نہین نہ تم تابعدار ہو کسیکے اور ہم بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہارے اے اہل میت ساتہہ قدرت اپنی کے اور علم اپنے کے یا ساتہہ ملائکہ موت کے اور معنی یہہ ہین کہ تم جو انکار کرتے ہو اللہ کی قدرت کی نشانیونکا ہر چیز مین کہ جب اوتاری تم پر کتاب عاجز کرنیوالی تو کہا تمنے کہ سحر و افترا ہے اور جب بہیجا تمہاری طرف رسول سچا تو کہنے لگے تم کہ وہ ساحر و کاذب ہے اور جب برسایا تمپر مینہ کہ سبب تمہاری زندگی کا ہے تو کہا تمنے کہ سچ تہی فلانی منزل کہ اوسکے سبب سے مینہ برسا تو لازم آتا ہے اس سے ایسا مذہب کہ پہنچا دیوے طرف اہمال اور تعطیل کے پس کیا ہے تمکو کہ نہین پہیر لیتے تم روح کو طرف بدن کے یعنے بعد پہنچنے اوسکے حلق کو اگر نہین ہے وہان کوئی قبض کرنیوالا روح کا اور ہو تم سچے بیچ معطل ٹہرانے اور انکار کرنے تمہارے کے محیی اور ممیت اور مبتدی کو ف مد فاما

اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ پس اگر ہووے مردہ نزدیک کیے گیون بارگاہ الٰہی سے پس اوسکے لیے ہے راحت اور پہول خوشبودار اور باغ نعمت کے ف فخ سو جو اگر ہوا پاس والون مین تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا ف مو پہر اگر وہ مرنیوالا نزدیکیون سے ہے یعنے خدا تعالےٰ

ف ۱ بزرگی ہے ۱۲ نحن اقرب الیہ منکم ف ۲ ولکن لا تبصرون من البصیرۃ قولہ لا تعلمون ذلک ۱۲ ف ۳ مدینین من دان السلطان الرعیۃ اذا ساسہم ۱۲ م قولہ غیر مدینین ای غیر مجزیین بان تبعثوا ای غیر مبعوثین بزعمکم قولہ صادقین فیما زعمتم فلولا الثانیۃ تاکید للاولی واذا ظرف ترجعون المتعلق بہ الشرطان والمعنی ہلا ترجعونہا ان نفیتم البعث صادقین فی نفیہ ای لینتفی عن محلہا الموت کالبعث ۱۲ ج ف ۴ فلولا فی الآیتین للتحضیض یقتضی فعلا وذا قولہ ترجعونہا وفیہ مرۃ وترتیب الآیۃ فلولا ترجعونہا اذا بلغت الحلقوم ان کنتم غیر مدینین وفلولا الثانیۃ مکررۃ للتاکید ۱۲ م ف ۵ یعنی گویا اللہ مہمل اور معطل ہے عیاذا باللہ منہ ۱۲ ف ۶ یعنی زندہ کرنیوالے اور مارنیوالے اور پہلے پیدا کرنیوالے کو جو کہ وہ اللہ تعالےٰ ہے ۱۲ ف ۷ وجزاء الجواب لاما واما ان اولہما اقوال ۱۲ ج

سے اونسے تقرب حاصل کیا ہے تو پہر اوسے آرام و خوشی اور عیش ہے اور خوشبوئیان ہین اور باغ ہین سب طرح کی نعمت سے بہرے ہوئے ع تفسیر نزدیک کیے گئے بارگاہ الٰہی سے یعنے سابقین سے ہی تینون اقسام مین سے کہ ذکر کیے گئے ہین اول سورۃ مین م وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؀ اور اپیر اگر ہوا اہل سعادت سے پس سلامتی ہے ای مخاطب تیری خاطر کو اہل سعادت سے ف اور جو اگر ہو داہنے ہاتہہ والون مین تو سلامتی پہنچے تجکو داہنے والون سے ف مو اور اگر وہ مرنیوالا داہنے ہاتہہ والون سے ہی یعنے جنکے اعمال نامے داہنے ہاتہہ مین ملے اونمین سے ہے تو پہر سلام ہے تجہپر اے محمد داہنے ہاتہہ والون سے یعنے تو خوش رہ کہ داہنے ہاتہہ والے خوش ہین بہشت مین اور تجہپر سلام بہیجتے ہین ع تفسیر فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنے پس سلام ہوگا تجکو ای صاحب یمین اپنے بہائیون صاحب یمین کے طرف سے یعنے سلام بہیجنا وہ تجہپر یہہ مانند قول اللہ تعالے کے ہے اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا م پس فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنی پس سلامتی ہے تجکو ای محمد اصحاب یمین کی جانب سے کہ غم اونکا نکہا دے تو اور حق تعالے اپنے فضل سے حسنات اونکے قبول کریگا اور اونکی برائیون سے تجاوز کریگا اور بقول بعض کے یہہ معنے ہین کہ سلام ہو تجہپر اے محمد اونکی جانب سے اور بقول بعض کے خطاب لَكَ کا صاحب یمین کو ہے ملائکہ کیطرف سے کہ کہینگے سلامتی ہے تیرے لیے ای صاحب یمین کہ تو جملہ اصحاب یمین سے ہی تو م وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ؀ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ؀ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ؀ اور اپیر اگر ہو جہوٹ گنتے والون گمراہون سے پس اوسکے لیے مہمانی ہے گرم پانی سے اور اوسکے لیے ہے داخل کرنا دوزخ مین ف اور جو اگر وہ ہوا جہٹلانیوالون بہکو مین تو مہمانی ہے جلتا پانی اوپر پیٹہانا آگ مین مو اور اگر وہ مرنیوالا جہوٹہہ جانتے والون سے بہولا ہوا سیدہی راہ اسلام کیسے ہے یعنے جو لوگ کہ قیامت کے دنکو اور قرآنکو جہوٹہہ جانتے ہین اور اسلام کی سیدہی راہ بہولے ہوؤن مین ہے تو پہر پہلے مہمانی اوسکی پانی گرم ہے دوزخکا اور اندر لانا ہے دوزخ مین اوسکو قیامت کے دن ع تفسیر یہہ تیسری قسم ہے تین قسمون مین سے اور یہہ وہ ہین کہ کہا گیا اوپر سے سورہ مین ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ اور ان آیتون مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تمام کفر ملت واحدہ ہے اور اصحاب کبائر اصحاب یمین سے ہین اسلیے کہ وہ جہٹلانے والے نہین ہین م اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ؀ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ؀ یہہ خبر درست بے شبہہ ہے پس ساتہہ پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگ اپنے کو ف بیشک یہہ بات یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کی نام سے جو سب سے بڑا مو بیشک یہہ جو بیان کیا تینون فرقونکا حال البتہ یہہ بات سچ ہے اور تحقیق ہے کچہہ اسمین شک نہین پہر تسبیح کہہ ای محمد ساتہہ نام لینے پروردگار کے جو اوسکا نام بہت بڑا بزرگ بے نہایت ہے ع تفسیر تحقیق یہہ یعنے جو کچہہ کہ نزول کیا گیا اس سورہ مین روایت کیا گیا ہے کہ عثمان بن عفان داخل ہوئے ابن مسعود رض کے پاس اونکے مرض موت مین پہر کہا ابن مسعود سے کہ کاہیکا شکوہ کرتا ہے تو پس کہا ابن مسعود نے کہ اپنے گناہونکا پہر کہا مَا تَشْتَهِيْ یعنے کیا چاہتا ہے تو کہا رحمت اپنے رب کی کہا حضرت عثمان نے

کیا نہ بلاوین ہم طبیب کو ہیں کہا ابن مسعود نے کہ بلا شبہ طبیب نے یعنی اللہ نے تو بیار ہی ڈالا ہی مجکو پہر
کہا عثمان نے کیا نہ حکم کرین ہم تمہارے روزینہ کے دینے کا کہا اونہون نے کہ نہین حاجت ہی مجکو اوسکی کہا
عثمان نے کہ دینا تم اوسکو اپنی بیٹیون کو کہا اونہون نے کہ نہین حاجت ہی اونکو اوسکی کہدیا ہی مینے اونسے
یہہ کہ پڑہا کرنا سورۂ واقعہ اسلیے کہ بلاشبہہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مَنْ قَرَأَ
سُورَةَ الْوَاقِعَةِ کُلَّ لَیْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا اور نہین مذکور ہے ان تینون سورتون امین لفظ اللہ کا یعنی اقتربت
اور الرحمن اور واقعہ مین **ف** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ
ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ رواہ البخاری وغیرہ
اور یہہ بہی فرمایا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ رواہ الترمذی وغیرہ اور یہہ بہی
فرمایا مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ کُلَّ لَیْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ رواہ فی المعالم **بحر** ۵

سورة الحدید

مدنیہ اس سورة کا نام سورہ حدید ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے حدید کا یعنے لوہیکا اس آیۃ مین
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ الآیۃ اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورۂ زلزلت کے جمہور علما کے نزدیک اور بعد سورۂ
واقعہ کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین حکم ہے تسبیح کرنے کا اور اسکے اول مین ذکر ہے تسبیح کرنے ہر چیز
کا کہ آسمان وزمین مین ہین اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتون مین غور کرنے سے
معلوم ہوتی ہین اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعض نے کہا مکیہ ہے آیتین اسمین انتیس ۲۹ ہین اور رکوع
چار اور کلمے اسکے پانسو چہاسی ۵۸۶ اور حرف اسکے دو ہزار پانسو ننانوے ۲۵۹۹ ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ساتہہ پاکی کے یاد کیا خدا کو ہر چیز نے کہ آسمان
وزمین مین ہے اور وہ ہی غالب دانا **فتح** اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین
مین ہین اور وہی ہے زبردست حکمت والا **موضح** پاکیزہ اور ستہری طرح سے یاد کیا خدا تعالے کو
اوسنے کہ آسمانون وزمین مین ہے آسمانون مین فرشتے اور تارے اور چاند سورج اور زمین مین چرند اور پرند
اور درخت اور پہاڑ یہہ سب خدا تعالے کی یاد کرتے ہین سب عیبون اور نقصانون سے پاک جانکر
اور وہ خدا تعالے بہت زور آور ہے قدرت رکہنے والا اور حکمت جاننے والا کہ جو کچہہ اوسنے بنایا ہے اور پیدا
کیا ہے حکمت سے خالی نہین **ع** **تفسیر** العزیز یعنے بدلہ لینے والا اوس مکلف سے کہ نہین
تسبیح کرتا اوسکی ازراہ عناد کے الحکیم دانا ہے بیچ جزا دینے اوسکے کہ تسبیح کی اوسکی ازراہ فرمانبرداری اوسکیکی
مد لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اوسیکے لیے ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر توانا ہے **فتح** اوسیکو راج ہے آسمانونکا
اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز کر سکتا ہے **مو** اوسیکے واسطے لائق ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی وہ جلاتا ہے یعنے پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خدا تعالے سب چیز پر قدرت
رکہتا ہے **ع** هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ وہی ہے پہلے سب
سے اور وہی ہے آخر سب کے اور وہی ہے آشکارا اور وہی ہے ہر چیز کا جاننے والا **فتح** وہی پہلا اور

اور پہلا اور باہر اور اندر اور وہ سب چیز جانتا ہے ف مو ف وہی خدا تعالے سب چیزون سے پہلے تہا اور
سب چیزون سی آخر رہیگا یعنے ہمیشہ سے ہی جس ہمیشہ کا اول اور شروع ہوا اور سب چیز فنا ہو جاوینگی اور وہ ہمیشہ
رہیگا جس ہمیشہ کا آخر نہین اور آشکارا کہلا ہوا ہے صریحا قدرت سے اپنی ایسا کہ ہر کوئی ہر وقت ہر بات مین
یہی کہتا ہے یہہ کام خدا تعالے نے کیا اور یہہ کام خدا نے چاہا تو ہوگیا اور چاہتا تو ہوتا اور چھپا ہوا ایسا جو کوئی
ہرگز اوسے نہین سمجہہ سکتا جو کیا ہے اور کیسا ہے اور کہان ہے اور وہ آپ سب چیز کا جاننے والا ہی ف عہ
تفسیر ظاہر ہے بسبب دلیلونکے کہ دلالت کرتے ہین اوپر وجود صانع کے اور باطن ہے حقیقت اوسکی ذات
کی پہچان نہ سکنے سے کہ کوئی اوسکی کنہ ذات کی نہین پا سکتا ف مجرم هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو
چھہ روز مین پہر ٹہیرا عرش پر جانتا ہے جو کچھہ پیٹہتا ہے زمین مین اور جو کچھہ نکلتا ہے اوس سے اور جو
کچھہ اوترتا ہے آسمان سے اور جو کچھہ چڑہتا ہے اوسمین اور وہ ساتھہ تمہارے ہے جہان کہ ہو تم اور
جو کچھہ کرتے ہو تم خدا اوسکو دیکہتا ہے ف فتح ف وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھہ دن مین اور
جو اوس سے نکلتا ہے اور جو اوترتا ہے آسمان سے اور جو اوسمین چڑہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھہ ہے
جہان کہین تم ہو اور الله جو کرتے ہو دیکہتا ہے ف مو ف وہ ہی خدا تعالے ہے جسنے بنایا اور پیدا کیا آسمانون
کو اور زمین کو چھہ دن مین پہر قصد کیا عرش پر اس چھہ دن مین بنانیکا سورۂ فصلت مین بیان ہے
جانتا ہے خدا تعالے جو کچھہ کہ اندر آتا ہے اور داخل ہوتا ہے زمین مین جیسے بیج ہر چیز کا اور اناج کا جو بوتے
ہین اور مردے اور خزانے اور مینہ کا پانی اور جو کچھہ کہ نکلتا ہے زمین سے یعنے کہیت اور درخت اور کانین
اور لاکہون چیزین اور جو کچھہ کہ نیچے اوترتا ہے آسمان سے جیسے مینہ کا پانی اور برف اور فرشتے اور رحمت
و عذاب اور جو کچھہ کہ اوپر جاتا ہے آسمانمین زمین سے جیسے نیک و بد اعمال آدمیونکے اور دعا اور تسبیح اور جو
فرشتے لیجاتے ہین آسمان پر یہہ سب خدا تعالے جانتا ہے اور وہی خدا تعالے تمہارے ساتھہ ہے جسجگہ
تم ہو اور خدا تعالے دیکہنے والا ہے تمہارے کامونکا جو تم کرتے ہو اوس سے چھپا ہوا نہین ف عہ تفسیر
چھہ دن مانند دنون دنیا کے کما ذکرہ الحسن البصری اور اگر چاہتا تو پیدا کر دیتا ایک پلک مارتے مین ولیکن
چھہ کو اصل ٹہیرایا تا کہ ہوا اوسپر مدار یا اسلیے کہ ملایکہ دیکہین انکے پیدا کرنے کو بتدریج والا پیدا کرنا اوسکا سوای
کن فیکون کے نہین ہے اگرچہ یہہ مدت بہی بہ نسبت ذات باری تعالے کے سوای ایک لحظہ کے نہین اور
مثل کن فیکون کے ہے اسلیے کہ آیا ہے کلام مجید مین اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ آیا ہے کہ
یہود نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمکو خبر دو کہ کیا چیز پیدا کی خدا تعالے
نے ان چھہ دنونمین پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کیا خدا نے روز اتوار اور پیر کے زمین کو اور منگل کے روز پہاڑون
کو اور بدہ کے روز شہر اور نہرین اور قوت اور روز پنجشنبہ کے آسمان اور فرشتے وغیرہ تین ساعت جمعہ تک
اور بیچ اول ساعت کے تین ساعتون جمعہ کی مین سے پیدا کین اجلین اور دوسری مین آفت اور تیسری

مین آدم علیہ السلام کو پیدا کیا یہودنے کہا کہ سچ کہا تمنے اگر تمام کرتے فرمایا وہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہفتے کو آرام کرتیوالا اور لیٹنے والا عرش پر ہوا حق تعالے نے اونکی رد مین آیۃ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ کہ جو سورہ ق مین ہے نازل فرمائی پہر ٹہیرا عرش پر ٹہیرنا کہ لائق اوسکے تہا اور وہ ساتہہ تمہارے ہے یعنے علم او قدرت اوسکے ساتہہ تمہارے ہی عموماً یعنے سبکے اور فضل و رحمت خصوصاً یعنے خاص بندونکے ساتہہ ہے اور جو کچہہ کہ کرتے ہو خدا اوسکو دیکہتا ہے یعنے جزا دیگا تمکو موافق عملون تمہاری کے ۵ بحر مدح ۵ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ۝ اوسیکے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور طرف خدا کے پہیرے جاتے ہین کام ۵ فتح ۵ اوسیکو ہی راج آسمانون اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے ہین سب کام ۵ موضح ۵ اوسیکے واسطے ہی سزاوار اور لائق بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور خدا تعالی ہی کی طرف پہر پہر جاوینگے سب کام سب اوسیکے آگے جا حاضر ہونگے سب چیز اور سب کوئی قیامت کے دن ۵ ع ۵ تفسیر سب کام یعنے سب موجودات ۵ ج ۵ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ داخل کرتا ہے رات کو دنمین اور داخل کرتا ہے دن کو رات مین اور وہ دانا ہے سینونکی چہپی ہوئی باتونکا ۵ فتح ۵ داخل کرتا ہے راتکو دنمین اور داخل کرتا ہے دنکو رات مین اور اوسیکو خبر ہے جیونکی بات کی ۵ مو ۵ اور وہ خدا تعالے ایسا ہے جو اندر لاتا ہے اور داخل کرتا ہے رات کو دن مین گرمیونکی موسم مین اور پہر اندر لاتا ہے اور درآمد کرتا ہے دنکو رات مین جاڑیکے موسم مین اور خدا تعالے جاننے والا ہے بہیدون اور خیالونکا جو دلون مین ہے خلقت کے ۵ تفسیر داخل کرتا ہے راتکو دنمین الخ اسطرح کہ کم کرتا ہے رات مین سے اور زیادہ کرتا ہے دنمین گرمی کے موسم مین اور اسیطرح کم کرتا ہے دنمین اور زیادہ کرتا ہے راتمین جاڑے مین ۵ مدح ۵ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَأَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوْا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور خرچ کرو جملہ اوس مال سے کہ کیا ہی تمکو جانشین اور ونکا اوسمین پس وہ کہ ایمان لائے اور خرچ کیا تم مین سے اونکے لیے ہی مزدوری بڑی ۵ فتح ۵ ایمان لاؤ اللہ پر اوسکے رسول پر اور خرچ کرو جو کچہہ تمہارے ہاتہہ مین دیا اپنا نائب کرکر کہ جو لوگ تم مین یقین لائے ہین اور خرچ کرتے ہین اونکو نیگ بڑا ہے ۵ مو ۵ ایمان لاؤ خدا تعالے پر اور اوسکے بہیجے ہوئے پر اور دو حقدارونکو اور محتاجونکو اوسچیزمین سے جو کیا تمکو خدا تعالے نے مالک اور خلیفہ اوسچیز مین یعنے گذرے ہوئے لوگونکا مال جو تمہارے ہاتہہ آیا ہے خدا تعالے کے فضل سے اور اوس مال کے مالک ہوئے اور اون گذرے ہوونکے خلیفہ اونکی جگہہ بیٹہے والے ہوئے تو اوس مال سے حقدارون اور محتاجونکو دو پہر وہ لوگ جو ایمان لائے تم مین سے اور دیا اپنا مال حقدارو اور محتاجون کو اون لوگون کے واسطے بدلا ہے بہت بڑا سو وہ بہشت ہے نعمتون کی بہری ہوئی ۵ ع ۵ تفسیر وَأَنْفِقُوْا یعنے خرچ کرو یہہ احتمال رکہتا ہے زکوٰۃ کا اور خرچ کرنیکا بیچ راہ خدا کے مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ یعنے مال جو تمہارے ہاتہون مین ہین وہ اللہ ہی کے مال ہین کہ اوسنے پیدا کیے ہین اور تمکو مالک اونکا کیا ہے فائدہ اوٹہانیکے لیے اوسنے اور کیا ہے تمکو خلیفہ تصرف کرنیمین اونمین پس نہین ہین وہ مال تمہارے حقیقت مین اور نہین ہو تم اونمین مگر بمنزلہ وکیلون اور نائبون کے پس خرچ کرو اونمین سے بیچ حقوق اللہ تعالے کے

[illegible]

سکے اور چاہیے کہ آسان ہو تمپر خرچ کرنا اوسمین سے جیسا کہ آسان ہوتا ہے آدمی پر خرچ کرنا غیر کی مال مین سے
جب کہ اذن دیدے اوسکو اوسمین پا کیا ہے تمکو خلیفہ اونکا کہ تہے پہلے تمہارے بسبب وارث کرنے اونکے اور کیا ہے تمکو اور
قریب ہے کہ نقل کریگا تم سے طرف لوگون کہ پیچہے تمہارے ہونگے پس عبرت پکڑو اونکے حال سے اور بخل نکرو اور
پس وہ کہ ایمان لائے یعنے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ۃ **مد** ۃ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ
لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اور کیا ہے تمکو کہ ایمان نہین لاتے خدا پر اور
رسول پر بلاتا ہے تمکو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر اور تحقیق عہد لیا ہے تمسے یعنے روز الست بربکم کے اگر ہو تم باور رکہنے
والے **فتح** اور تمکو کیا ہوا کہ یقین نہ لاؤ گے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تمکو کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لیچکا ہے
تمسے تمہارا اقرار اگر ہو تم ماننے ۃ **مو** ۃ اور کیا ہوا جو تم خدا تعالے کو نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے اور
بہیجا ہوا خدا تعالے کا بلاتا ہے تمکو معجزے دکہا کر تو ایمان لاؤ تم اور مانو اپنے پروردگار کو اور مقرر لے چکا ہے
خدا تعالے قول قرار تم سے اپنی خداوندی پر اور اوسکے ساتہ شریک نکرنے پر اگر تم ہو ماننے والے سچ جاننے
والے اسباب کو ۃ **عہ تفسیر** باور رکہنے والے اسکو کہ وقت نکالنے تمہارے پشت آدم سے الست بربکم
قالوا بلی گذرا ہے اور بقول بعض کے مراد میثاق سے قائم کرنا حجتونکا اور دلیلونکا اوپر صدق محمد کے اور
متابعت اوسکے اور اوترنا قرآنکا ہے ۃ **بحر** ۃ لیا ہے عہد تمسے ساتہ قول اپنے کے الست بربکم
یا اسطرح کہ دے تمکو عقل اور قدرت دی تمکو نظر کرنے کی دلیلون مین پس جب نہ باقی رہی تمہارے
لیے کوئی علت بعد دلیلون عقلیہ کے اور تنبیہ رسول کے پس کیا ہے تمکو کہ نہین ایمان لاتے اگر ہو تم ایمان رکہنے
والے بسبب موجب کے پس بلا شبہ اس موجب سے کونسا موجب زیادہ ہوگا ۃ **مد** ۃ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ
عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ وہ ہی ہے
کہ اوتارتا ہے اوپر بندے اپنے کے آیتین واضح تو کہ باہر نکالے تمکو اندہیرون سے طرف روشنی کے اور خدا
تمپر بخشنے والا مہربان ہے ۃ **فتح** ۃ وہی ہے جو اوتارتا ہے اپنے بندے پر آیتین صاف کہ نکال لاوے
تمکو اندہیرون سے اوجالے مین اور اللہ تمپر نرمی رکہتا ہے مہربان ۃ **مو** ۃ خدا تعالے وہ ہے جو بہیجتا
ہے اپنے خاص بندے محمد پر آیتین قرآن کی اسواسطے کہ تو باہر نکالے تمکو اندہیرون کفر کیسے طرف
روشنائی اسلام کے سو یہہ اندہیرا اور روشنائی بعد مرنیکے سبکو معلوم ہوگی اور بیشک خدا تعالے تمپر مہربان
ہے البتہ بخشنے والا مہر کرنیوالا ۃ **عہ تفسیر** آیتین یعنے قرآن تو کہ باہر نکالے تمکو یعنے اللہ یا محمد
علیہ الصلوۃ والسلام ساتہ بلانے اپنے کے رؤف بہت رحم کرنیوالا ۃ **مد** ۃ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ
أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ اور کیا ہی تمکو کہ خرچ نہین کرتے راہ خدا مین اور خدا کے لیے ہی پیچہے چھوڑا ہوا سچ آسمانون
اور زمین کے یعنے جو کوئی کہ مرے جو کچہہ کہ چھوڑے ملک خدا کی ہوگی پس ساتہ اوسکے بخل کرنا نہایت برا
ہے واللہ اعلم برابر نہین ہے تم مین سے وہ کہ خرچ کیا پہلے فتح مکہ کے اور لڑا تہا اوسکے کہ ایسا عمل کیا ہو

بعد فتح مکہ کے وہ جماعت بیچ مرتبہ کے زیادہ بزرگ ہین اونسے کہ خرچ کیا بعد فتح مکہ کے اور لڑے اور ہر ایک کو
وعدہ دیا ہے خدا تعالے نے حالت نیک اور خدا خبردار ہے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو ۞ **فتح** ۞ اور تمکو کیا
ہوا ہے کہ خرچ نکروگے اللہ کی راہ مین اور اللہ ہی کو بچ رہتا ہے ہر کچھہ آسمانون مین اور زمین مین برابر نہین تم مین
جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگونکا درجہ بڑا ہے اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین اور
سبکو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ۞ **موف** ۞ اور کیا ہے تمکو وہ کہ نہین دیتے
اپنے مال مین سے خدا تعالی کی راہ اور خدا تعالی ہی کو ہے ورثہ یا نا آسمان و زمین کے رہنے والونکا جو سب
اپنا مال چھوڑکر فنا ہوجین سوای خدا تعالی کے کوئی مالک اور وارث نرہیگا اس باتکو بیچ سمجھو اور خدا تعالی کی راہ
مین خرچ کرو مال برابر نہین تم مین سے ای مسلمانون جسنے دیا خدا تعالی کی راہ مین پہلے فتح مکہ سے اور لڑے
کافرون سے جو اون لوگونکا درجہ بہت بڑا ہے اون لوگون سے جنہون نے دیا خدا تعالی کی راہ مین پیچھے فتح
مکہ کے اور لڑائی کافرونسے اور سب مسلمانونکو وعدہ دیا ہے خدا تعالے نے اچھا اور نیک لیکن تفاوت درجون
مین ہے اور خدا تعالی واقف اور خبردار ہے اون چیزون سے جو تم کرتے ہو ای مسلمانون کچھہ ذرہ چھپا ہوا
نہین ہے اوس سے ۞ **تفسیر** ۞ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے وارث ہی اللہ ہر چیز کا کہ آسمان
و زمین مین ہے نہین باقی رہیگا کچھہ کسیکے لیے مال وغیرہ سے یعنے کیا غرض ہی تمکو بیچ نہ خرچ کرنیکے اللہ کی راہ
مین اور جہاد مین ساتھہ رسول اوسکیکے حال آنکہ اللہ ہلاک کریگا تمکو اور وارث ہوگا تمہارے اموال کا اور
یہہ نہایت باعث ہی خرچ کرنے پر اللہ کی راہ مین پھر بیان کیا تفاوت درمیان خرچ کرنیوالون کے اونکے
سبب فرمایا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے برابر نہین ہے تم مین سے وہ کہ خرچ کیا پہلے
فتح مکہ کے اور پہلے عزت اسلام کے اور قوۃ مسلمانون کے اور پہلے داخل ہونے لوگون کے اللہ کے دین
مین جماعت جماعت اور وہ کہ خرچ کیا بعد فتح کے پس حذف کیا اوسکو اسلیے کہ قول اللہ تعالی کا مِنَ الَّذِیْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ دلالت کرتا ہے اسپر اُولٰٓئِکَ یعنے وہ لوگ کہ خرچ کیا اونہون نے پہلے فتح مکہ کے اور
وہ سابقون اوّلون ہین مہاجرین اور انصار سے کہ کہا اونکے حق مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لو اَنْفَقَ
اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ اَعْظَمُ دَرَجَۃً الخ یعنے وہ بہت بڑے مرتبہ کے مین اونسے کہ
خرچ کیا بعد فتح کے اور لڑے وَکُلًّا الخ یعنے ہر ایک کا دونون فرقون مین سے وعدہ دیا ہے اللہ نے جسنے
یعنے الْمَثُوْبَۃَ الْحُسْنٰی کا اور وہ جنت ہے ساتھہ تفاوت درجات کے کہا ہے بعضون نے کہ نازل ہوئی
ہے یہہ آیۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے حق مین اسلیے کہ وہی اول مسلمان ہوئے اور اول اونہون ہی نے خرچ
کیا اللہ کی راہ مین اور اسمین دلیل ہے اونکی فضیلت اور مقدم ہونیکے سب پر بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور
اللہ خبردار ہے الخ پس جزا دیگا تمکو بقدر اعمال تمہارے کے ۞ **مد** ۞ روایت کیا گیا ہے کہ نزول اس آیت کا بیچ
شان ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اول مسلمان اور اول خرچ کرنیوالے راہ مین وہی تھے حتے کہ تمام مال دیکر
ایک کملی مین رہ گیے تھے ابن عمر رض کہتے ہین کہ تہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اونکے پاس ابوبکر
بیٹھے تھے اسحال مین کہ اونپر ایک کملی تھی کہ اوسکو بطور جبہ کے پہنکر ایک کانٹا اپنے سینہ پر لگا لیا تھا یعنی بجاے

کہندی سکے پس اوتری جبرئیل حضرت کی پاس اور کہا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکہتا ہون ابوبکر کو اس حال مین کہ اونپر ایک کملی ہے کہ سینہ پر ایک کانٹا لگا لیا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ خرچ کر دیا ہے انہون نے مال اپنا مجپر پہلے فتح مکہ کے کہا جبرئیل نے کہ پس بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کہہ اوس سے سلام میرا اور کہہ اوس سے کہ آیا راضی ہے تو مجسے اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر بلاشبہ اللہ عزوجل تجکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے تجسے کہ آیا راضی ہے تو مجسے اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس کہا ابوبکر نے کیا غصے ہوونگا مین اپنے رب سے بلاشبہ مین اپنے رب سے راضی ہون بلاشبہ مین اپنے رب سے راضی ہون روایت کیا اسکو معالم مین اور روایت کیا اسکو احمد نے اپنی مسند مین پس جسپر کہ خدا تعالے ابتدا السلام کرے اور رضا جوئی اوسکی کرے اوسکے دشمن رکہنے والونکو کس درجہ کی شقاوت ہوگی نعوذ باللہ منہ ﴿ج﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ۝ اور کون ہے وہ کہ قرض دیوے خدا کو قرض دینا نیک پس دوچند ادا کرے اوس قرض کو اوسکی لیے ہے مزدوری بڑی ﴿ف﴾ کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض پہر وہ اوسکو دونا کر دے اوسکے واسطے اور اوسکو ملے نیگ عزت کا ﴿مو﴾ دیوے خدا تعالے کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے پہر خدا تعالے دوگنا دیوے اوسکو وہ قرض اوسکا اور واسطے اوسکے بڑا بدلا اور بہت اچھا ہے سو وہ بہشت اور اوسکی نعمتین ہین ﴿ع﴾ تفسیر یعنی جو کوئی مال اپنا راہ خدا مین خوشدلی اور اخلاص سے خرچ کرے خدا تعالے اوسکو دوگنا ثواب دیلوے دنیا مین ساتہہ برکت کے مال مین اور آخرت مین بہشت اور نعمتین اوسکی ﴿ج﴾ قرض دیوے خدا کو قرض نیک یعنی خرچ کرے اللہ راہ مین خوشی دل کیساتہہ اور تعبیر اسکو لفظ قرض کر تا دلالت کرے اوپر لازم ہونے جزا کے دوچند ادا کرے یعنے دیوے اوسکو اجر اوسکا اوپر خرچ کرنے اوسکے دوچند کیے خصے اپنے فضل سے ﴿مل﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ یاد کر اوس دنکو کہ دیکہے تو مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو ساتہہ اس صفت کے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے اونکے اور داہنے طرف اونکے کہا جاویگا خوشخبری ہو جیو تمکو آج تمہارے لیے ہین باغ چلتی ہین نیچے نہرین ہمیشہ رہوگے اومین یہی ہے مطلب پانی بڑی ﴿ف﴾ جسدن تو دیکہے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو دوڑتے چلتے ہے اونکی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آج کے دن باغ ہین نیچے بہتی اونکی نہرین سدا رہین اومین یہہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنے ﴿مو﴾ جسدن دیکہے تو اے دیکہنے والے مسلمان مردون اور عورتون کو جو دوڑیگی روشنی اونکے ایمان کی آگے آگے اور داہنی طرف اونکے جو بہشت کیطرف جاوینگے کہیگا فرشتہ اونکو کہ خوشخبری تمکو آج باغونمین جانیکی جو بہتی ہین نیچے میٹہکون اون باغونکے نہرین سو ہمیشہ رہینگے اون باغون ہین مسلمان یہی بڑا مقصود اور مراد پانا ہے ﴿ع﴾ تفسیر نور اونکا یعنی نور اونکی توحید اور طاعتون کا اور یہہ جو فرمایا آگے اونکے اور داہنے اونکے اسلیے فرمایا کہ نیکونکو یعنے مومنونکو اعمالنامے اونکے انہین دونون طرفون سے ملینگے جیسکہ بدونکو یعنے کافرونکو ملینگے اعمال نامے بائین ہاتہہ مین پیچہے

بیٹھون سے پس کیا جاویگا نور دو نو ہاتھون مین نشانی اونکی اسلیے کہ وہ اپنی نیکیون ہی کے سبب سے سعید ہو
اوسبب اعمال نامون سفید کے مطلب یاب ہوئی اور منقول ہے کہ نور ہر مومن کا موافق اوسکے عمل کے ہوگا
اور وہی رہبر اوسکا بہشت کی طرف ہوگا پس جسوقت لیجایا جاویگا اونکو طرف جنت کے اور گذرینگے پلصراط پر دوڑینگے
مع اپنے نور کے اور کہینگے اونسے فرشتے بشریکم الیوم الخ یہی ہی مطلب پالی بڑی کہ جسکا دنیا مین وعدہ دیے
جاتے تہے ۞ مدہ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ
قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ط فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۞ اوسدن کہ کہینگے مرد اور عورتین منافقوں کی مسلمانون سے نظر شفقت سی دیکہو طرف
ہمارے تا روشنی لیوین ہم تمہارے نورسے کہا جاویگا کہ پہرو تم پیچھے پیٹھون اپنے کے پس ڈہونڈو روشنی کو یعنے
دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہان پہر نور کے حاصل کرنیکا نہین ہے واللہ اعلم پس بنائی جاویگی درمیان
اونکے ایک دیوار کہ اوسمین دروازہ ہوگا اندر اوس دیوار کے اوسجگہ رحمت ہی اور باہر اوس دیوار کے اوسکے آگیکی
جانب مین عذاب ہے ۞ فتح جسدن کہینگے دغاباز مرد اور عورتین ایمان والونکو ہماری راہ دیکہو ہم بہی سلگا لین
تمہاری روشنی سے کسی نے کہا الٹے پہر جاؤ پیچھے پہر ڈہونڈہ لو روشنی پہر کہڑی کردی اونکی بیچمین ایک دیوار جسکو
ایک دروازہ اوسکے اندر مین مہر ہے اور باہر کیطرف عذاب ۞ مو جسدن کہینگے منافق مرد اور عورتین
منافق اون لوگون کو جو ایمان لائے دنیا کی زندگی مین کہ دیکہو ہمکو اور نظر کرو ہماری طرف اور ٹہیرو ذرا
تو لیوین ہم روشنی تمہاری روشنی سے کہا جاویگا اونکو یعنے جواب ملیگا اونکو فرشتے کہینگے یا مومن اونکو
کہ پہر جا کر ڈہونڈو وہان روشنی پیچھے اپنے سے یعنے دنیا مین جا کر روشنی لاؤ جو بغیر وہان سے لائے روشنی
یہان نہین اور یہہ مشکل ہے ف تاریکی جاویگی درمیان مومنون اور منافقونکے ایک دیوار اونچی قلعہ کیسی
جو اوس دیوار مین ہونگے دروازے سو اوس دیوار کے اندر مہربانی خدا تعالی کی ہوگی اور باہر اوسکے دکہہ اور
خرابی ف ۞ تفسیر انْظُرُوْنَا یعنے انتظار کرو ہمارا یہہ اسلیے کہینگے کہ مومنونکو جلدی لیجایا جاویگا
طرف جنت کے مانند کوندنے بجلی کے اور حمزہ نے اسکو انْظِرُوْنَا پڑہا ہے نظرۃ سے یعنے مہلت دو ہمکو گردانا
اونکے ٹہیرنیکو مہلت دینی اونکے لیے یہانتک کہ لاحق ہون ساتہہ اونکے کہا جاویگا کہ پہرو تم الخ یہہ زجر و
تنبیہ کے لیے کہا جاویگا یعنے کہینگے منافقون سے فرشتے یا مومن کہ پہرو تم طرف موقف کے جہان سے
دیے گیے ہین ہم یہہ نور پس ڈہونڈو نور وہان یا پہرو طرف دنیا کے پس ڈہونڈو نور بسبب حاصل کرنے
سبب اوسکے کہ وہ ایمان ہے اور پس بنائی جاویگی درمیان اونکے یعنے درمیان مومنون اور منافقون
کے ایک دیوار کہ حائل ہوگی درمیان گلیارے جنت اور دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ وہ اعراف ہے
اوسمین دروازہ ہوگا جنتیون کے لیے کہ داخل ہونگے اوسمین سے اندر اوس دیوار کے یا دروازے کے اور وہ
گلیارہ ہے کہ قریب جنت کے ہوگا اوسجگہہ رحمت ہی یعنے نور ہے یا جنت ہے عذاب ہی یعنے تاریکی یا آگ جہنم
کی ۞ مد ڈہونڈو نور یعنے دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہہ عالم دار عمل نہین ہے اور یہہ قول مومنونکا
یا ملائکہ کا ہوگا وقت گذرنے کی پلصراط سے کہ مومن اپنے نور ایمان مین چلینگے اور منافق تاریکی مین ہونگے

اور جب مومن پیچھے اپنے نظر کرینگے تو روشنی اونکے نور کی منافقون پر پڑیگی اوسوقت منافق مومنون سے کہینگے انظرونا نقتبس من نورکم اور جواب ارجعوا وراءکم الخ سنینگے پہر منافق بخیال اسکے کہ نور پیچھے اونکے ہے مونہہ پیچھے پہیرینگے اوسیوقت ایک دیوار درمیان مومنون اور منافقون کے پیدا ہوگی جیسیکہ فرمایا فضرب بینہم الخ یعنے ملایکہ اوسوقت دیوار درمیان جنت اور دوزخ کے بنادینگے اور وہ درمیان مومنون اور منافقونکے حائل ہوگی مومن اندر دیوار سے بہشت مین جاوینگے اور منافق باہر اوسکے دوزخ مین رہ جاوینگے

ترجمہ ینادونہم الم نکن معکم قالوا بلی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور آواز دینگے منافق مسلمانونکو کیا نہین تہے ہم ہمراہ تمہارے کہینگے مومن ہان تہے ولیکن تمنے بلا مین ڈالا اپنے کو اور انتظار کیا تمنے یعنے مسلمانونکی شکست کا اور شک لائے تم اور فریفتہ کیا تمکو آرزوؤن نے یہانتک کہ پہنچا حکم خدا کا یعنے اجل اور فریب دیا تمکو بیچ فرمان برداری خدا کے شیطان فریب دینے والے نے ف منافق پکارتے ہین کیا ہم نتہے تمہارے ساتہہ وہ بولے کیون نہین ولیکن تمنے بچلادیا آپکو اور راہ دیکہتے رہے اور دہوکے مین پڑے اور بہکے خیالون پر جب تک کہ آپہنچا حکم اللہ کا اور تمکو بہکایا اللہ کے نام سے اوس دغاباز نے ف مو پکارینگے منافق مومنونکو اور کہینگے کیا ہم نتہے تمہارے ساتہہ نماز پڑہنے مین اور روزہ رکہنے مین یعنے تمہارے ساتہہ نماز اور روزے مین شریک تہے دنیا مین پہر اب ہمین کیون رفیق نہین کرتے تب مومن اونہین کہینگے کہ ہان نماز روزے مین تو شریک تہے تم ظاہر مین پر تمنے خرابی اور ہلاکت مین ڈالا اپنے آپکو نفاق سے اور ڈہیل کی تمنے توبہ کرنے مین اور شک لائے تم یعنے توحید مین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے مین اور دغا دی تمکو تمہاری آرزونے جب تک کہ آیا حکم خدا تعالے کا اور موے تم یعنے اپنی موت تک تم دہوکے ہی مین رہے کہ یہہ پیغمبر سچا ہے یا نہین اور اس بات سے توبہ نکی اور صدق نہ لائے پیغمبر پر اور دغا دی تمکو اور دو پہنچایا تمکو خدا تعالے سے دغاباز شیطان نے یا تمہارے دلکے اعتقاد نے جو یقین نلائے پیغمبر پر ف علا تفسیر امانی آرزوی دراز اور توقع درازگی عمر کی اور فریب شیطانکا یہہ کہ اللہ عفو کرنے والا کریم ہے نہین عذاب دیگا تمکو یا یہہ فریب کہ البعث یعنے مرکر جینا نہین اور نہ حساب ہے ف مد مراد فتنتم سے ہلاک کرنا نفسونکا ہے ساتہہ استحقاق عذاب کے بسبب مصر ہونیکے نفاق و گناہونپر وتربصتم تاخیر کی تمنے ایمان مین اور توبہ مین یا انتظار کیا شکست اور مغلوبی مومنونکا یا موت پیغمبر کا وارتبتم اور شک کیا آنحضرتکی نبوت مین اور اللہ کے وعدون مین اور امانی آرزوئین باطلہ مانند او ترنے گردشون زمانہ کے مومنون پر اور مراد امر اللہ سے موت ہے اور غرور سے مراد شیطان یا دنیا ہے ف تنبیہ عجز غور کرنا چاہئے کہ کفر اور نفاق اور گناہونپر اڑے رہنا اور بدخواہ مسلمانونکا ہونا اور آرزوئین باطلہ کیا بری بلائین ہین اسی لیے ہمارے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اخوف ما اتخوف علی امتی الہوی وطول الامل آخر تک ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ بلاشبہ بہت خوفناک او چیز کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہے یعنے حیوۃ مین پس اپیر خواہش نفسانی روکتی ہے حق سے اور اپیر درازگی آرزو کی پس بہلادیتی ہے آخرت کو اور

یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہے اور یہہ آخرت کوچ کرنیوالے آنیوالے ہی اور ہر ایک کے لیے اون دونون
سے تابعدار مین پس اگر کر سکو تم یہہ کہ نہو دنیا کے تابعدارون مین سے تو ہو ؤپس تحقیق تم آج عمل کے گہر مین ہو
اور نہین حساب اور تم کل کو آخرت کی گہر مین ہو ؤگے اور عمل کرنیکی گنجایش ہونیکی نہین ۛ مشکوٰۃ

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ط هِيَ مَوْلٰىكُمْ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

پس آج کے دن لیا نہین جائیگا تمسے بدلہ اور نہ کافرونسے لیا جاویگا جگہہ تمہاری آگ ہے وہی آگ لائق تمہا
ہے اور بری بازگشت ہے وہ ۛ فتح ۛ سو آج تم سے نہین قبول ٹہروائی دینی اور نہ منکرون سے تم سبکا
گہر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور بری جگہہ جا پہنچے ۛ موضح ۛ پہر آج نہ لیا جاویگا تم سے ای منافقون
کچہہ بدلے عذاب دینے کے اور نہ کافرون سے لیا جاویگا بدلہ جگہہ تمہاری ای منافقون اور کافرون آگ
ہے دوزخ کی یہی آگ دوست اور رفیق تمہاری ہے پر کیا بری جگہہ ہے وہ پہر جانیکی تمہارے ع

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

کیا وقت نہین پہنچا ہے مسلمانونکو کہ جہکیں وعاجزی کرین دل اونکے وقت یاد کرنے خدا کے اور وقت یاد دلانے اوس چیز کے کہ
آئی ہے وحی الٰہی سے اور نہوون مانند اونکے کہ دی گئی ہے اونکو کتاب پہلے اس سے پس دراز گذری اوپر
مدت پس سخت ہوے دل اونکے اور بہت اونسے بدکار ہین ۛ فتح ۛ کیا وقت نہین پہنچا ایمان والونکو
کہ گڑگڑا دین اونکے دل اللہ کی یاد سے اور جو اترا سچا دین اور نہ ہون جیسے جنکو کتاب ملی ہے پہلے اس سے
پہر لنبی گذری اونپر مدت پہر سخت ہوگئی اونکے دل اور بہت اونمین بے حکم ہین ۛ موضح ۛ کیا نہین وقت
آیا اون لوگونکا جو ایمان لائے ہین ظاہر مین وہ کہ جو ڈرین اور نرم ہووین دل اونکے خدا تعالی کی یاد کے
واسطے اور اوسکے واسطے جو اترا ہے کلام خدا تعالی تو اوسمین غور کرکے سمجہین اور نہوون مانند اون لوگون کے
جنکو دی ہے کتاب پہلے اس سے جو وہ یہود اور نصاری ہین ویسے نہون جو پہر دراز ہوئین اونپر عمرین پہر
سخت ہوے دل اونکے اور بہت لوگ اونمین سے باہر نکل گئے انصاف کی حد سے اور دین کی راہ سے ع

تفسیر آیا ہے کہ مسلمان مکہ مین فقر وفاقہ سے گذران کرتے تہے اور کوشش طاعت مین رکہتے تہے جب
ہجرت مدینہ مین پیش آئی اور مال بہت ہاتہہ لگا توبسبب چین وآرام کے قصور پہلی حالت مین واقع
ہوا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور ابن مسعود رض سے ہی کہ نہین عرصہ تہا درمیان اسلام ہمارے کے اور سرزنش ہمارے
ساتہہ اس آیۃ کے مگر چار برس کا اور ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہہ آیۃ پڑہی گئی آگے اونکے اور
اونکے پاس کچہہ لوگ اہل یمامہ کے بیٹہے تہے پس روئے وہ بہت شدت سے پس دیکہا اونکی طرف
ابوبکر نے اور کہا ایسے ہی تہے ہم یہانتک کہ سنگدل ہوئے اونہی اور بقول بعض کے جبکہ خوش طبعی اور ہنسا درمیان
صحابہ کے بہت ہوا تو یہہ آیۃ اوتری اور بقول کلبی اور مقاتل کے نزول اس آیۃ کا منافقون کے حق مین
ہے جبکہ سلمان فارسی رض سے پوچہا کہ عجائبات توریۃ ہمارے آگے بیان کر اور اس تقدیر پر مراد اٰمَنُوْا سے
ساتہہ زبان کے ہونگے یعنے ای وہ لوگون کہ ایمان زبان سے لائی ہو کیا وقت نہین آیا ہے کہ دل تمہارے

ف ۱ یعنی نہین جانا دنیا دار اور ساتہہ جانا آخرت کی طرف لیکن دلدار آخرت کی ... نہین جانا ۱۲ خ

ف ۲ یعنی اگر چاہو کہ کچہہ عوض لیکر عذاب سے چہوڑ دی جاوین تو ممکن نہین ۱۲ بحر

ف ۳ ... زمانہ ... وقت ۱۲ م

ف ۴ یعنی ایمان ... دل نرم ... صحبت مین ... بد بخت ہو گئے اور اب یہہ صفت مسلمانون کو چاہئے ۱۲ ...

خاشع اور مومن ہووین اور مثل اہل کتاب کے مائل دنیا کی طرف اور اعراض کرنیوالے نصیحتون الہی سے
نہون بسبب طول زمانے کہ اونپر گذرا مجمع ملا یہہ آیۃ نازل ہوئی صحابہ کے حق مین جبکہ بہت خوش طبعی
کرنی لگے آپسمین اور حق سے مراد قرآن ہے اور اہل کتاب سے مراد یہود و نصارے ہے مین پس دراز گذرے
مدت یعنے زمانہ درمیان اونکے اور درمیان انبیاء اونکے اور سخت ہوے دل اونکے یعنے نرم نہووے
اللہ کے ذکر کیلیے حج ما نزل ساتھہ تخفیف کے مع فتح اور حفص نے پڑہا ہے اور باقیون نے نزّل تشدید سے
پڑہا ہے اور ما بمعنی الذی کے ہے اور ما نزل من الحق سے قرآن ہے اسلیے کہ وہ جامع ہے دونون امرون
کیلیے یعنے ذکر اور نصیحت کیلیے اور وہ حق ہے کہ اوترا آسمان سے حاصل یہہ کہ ابتدا مین بنی اسرائیل
حق پر تہے اور وہ حق مانع ہوتا تہا شہوات سے اور جب سنتے وہ توریۃ و انجیل تو مانتے اللہ کے حکمونکو اور نرم ہوتے
دل اونکے پہر جب زمانہ بہت گذرا انبیاء کی صحبت سے الگ ہونیکا تو غالب آئے اونپر سنگدلی او اختلاف
کرنے لگے اور تحریف وغیرہ دین مین کرنے لگے ویسے تم نہو جاو اور بہت اونمین بدکار ہین یعنے خارج ہین
اپنے دین سے چہوڑنیوالے ہین اون چیزونکو کہ اونکی دو نون کتابوں مین ہین یعنے مومن اونمین سے کم ہین
ملا تنبیہ اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ علامت سنگدلی کی ہے جو اللہ کی طاعت و ذکر سے غافل
ہو اور دل اوسکی طرف متوجہ نکرے بندے کو چاہیے کہ اللہ جل شانہ کے ذکر و طاعت مین مشغول رہے اور
غافل نہو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ مِنْ نَعِيمِ الدُّنْيَا يَكْفِيكَ الْاِسْلَامُ نِعْمَةً وَاِنَّ مِنَ
الشُّغْلِ يَكْفِيكَ الطَّاعَةُ شُغْلًا وَاِنَّ مِنَ الْعِبْرَةِ يَكْفِيكَ الْمَوْتُ عِبْرَةً اور حضرت داود نبی
علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اُوحِيَ فِي الزَّبُورِ حَقٌّ عَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَشْتَغِلَ اِلَّا بِثَلٰثٍ تَزَوُّدٌ لِمَعَادٍ
وَمَرَمَّةٌ لِمَعَاشٍ وَطَلَبُ لَذَّةٍ بِحَلَالٍ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ جانو کہ خدا زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے اوسکے بلا شبہہ بیان کرتے ہین ہم واسطے
تمہارے آیتونکو ہووے کہ تم پاوہ فتح جان رکہو کہ اللہ جلاتا ہے زمین کو اوسکے مرے پیچہے یعنی کہول
سناے تمکو پتے اگر تمکو بوجہہ ہے موضح جانو اس باتکو کہ خدا تعالے جلاتا ہے زمین کو پیچہے مرنے
اوسکے یعنے جبکہ خشک اور بغیر گہاس کے ہوتی ہے تو گویا کہ مردہ ہے تب پہر زندہ کرتا ہے اوسکو مینہ برساکر
جو پہر اون طرحکا سبزہ نکلتا ہے بہار مین بیشک روشن کین نشانیان اپنی قدرت کی تمہارے واسطے
شاید کہ تم سمجہو اور عقل سے جانو کہ اسی طرح مردونکو پہر جلاویگا قیامت کے دن ایمان لانا چاہیے اسپر
عجیب تفسیر کہا بعضون نے کہ یہہ تمثیل ہے اسکی کہ ذکر اللہ اثر کرتا ہے دلون مین اور جلاتا ہے
دلونکو جیسا کہ جلاتا ہے مینہ زمین کو مدارک اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ تحقیق مرد خیرات دینے والے اور عورتین خیرات دینے والیان اور
جنون نے کہ قرض دیا ہے خدا کو قرض نیک دو چند دیا جاویگا اونکو اور اونکے لیے ہے مزدوری گرامیقدر فتح
تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہین مرد اور عورتین اور قرض دیتے ہین اللہ کو اچہی طرح قرض دونی
ملتی ہے اونکو اور اونکو نیگ ہی عزت کا موضح بیشک خیرات کرنیوالے مرد اور عورتین اور قرض دینے والے

خدا تعالے کو قرض دینا اچہا خوشی سے اور محبت سے دگنا کیا جاویگا اونکے واسطے وہ دیا ہوا قرض اور واسطے
اونکے بہت اچہا بدلہ ہے خاصا بزرگ ﴿ ع ﴾ تفسیر اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ
الخ کے معنے یہہ ہین کہ جن لوگون نے تصدق کیا اور قرض دیا اللہ کو قرض حسنہ تو وہ تصدق اونکے
لیے بڑہایا جاویگا اور قرض حسن یہہ ہے کہ للہ دے مال حلال خوشدلی سے اور نیت درست سے مستحق
صدقہ کو اور اجرٌ کریمٌ سے مراد جنت ہے ﴿ مد ﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ
وَالشُّہَدَآءُ عِنْدَ رَبِّہِمْ لَہُمْ اَجْرُہُمْ وَنُوْرُہُمْ ط وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتہہ خدا کے اور پیغمبرون اوسکے وہ جماعت وہی ہین صدیق اور شہید
نزدیک پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہے مزدوری اونکی اور نور اونکا اور وہ لوگ کہ کافر ہوے اور
جہوٹ گنا ہمارے آیتون کو وہ جماعت دوزخ والے ہین ﴿ فف ﴾ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر
اور سب اوسکے رسولون پر وہی ہین سچے اور ایمان والے اور احوال بتانیوالے اپنے رب کے پاس اونکو
ہے اونکا نیگ اور اونکی روشنی اور جو منکر ہوے اور جہٹلائین ہماری باتین وہ ہین دوزخ کے لوگ
﴿ مو ﴾ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین خدا تعالے پر اور اوسکے بہیجے ہوؤن پر اور دلمین کچہہ کسی طرح کا
شک نلائے اور وہ سچے ہین اور گواہی دینے والے ہین خدا کی وحدت پر اور رسول کی رسالت پر
نزدیک اپنے پروردگار کے تو واسطے اون لوگون کے ہے بدلہ اونکے نیک کامونکا اور روشنی ہے اونکے
آگے قیامت مین یا گور مین اور وہ لوگ جو کافر ہوے اور جہوٹ جانا آیتونکو وہ رہنے والے دوزخ
کے ہین ﴿ ع ﴾ تفسیر مراد یہہ کہ ایمان لانے والے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اللہ کے نزدیک
بمنزلہ صدیقون اور شہیدون کے ہین اور صدیق وہ ہین کہ سبقت لیگئے طرف تصدیق کے اور شہید
وہ کہ شہید ہوے اللہ کی راہ مین لَہُمْ اَجْرُہُمْ وَنُوْرُہُمْ یعنے اونکے لیے مزدوری اور نور مانند مزدوری اور
نور صدیقون اور شہیدونکے حاصل ہونگے ﴿ مدل ﴾ صدیق بہت سچے کو کہتے ہین اور ہر مومن صدیق ہوگا اور بقول بعض کے
مراد ابوبکر اور علی اور زید اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہم ہین اور شہدا ربہی یہی مومن
مخلص ہین اور ایک جماعت کے نزدیک والشہداء کلام مستانف یعنے علیحدہ ہے اور مراد اون سے
انبیاء ہین کہ اپنی امتون پر قیامت کو گواہی ایمان کی دینگے اور یا مراد یہہ امت ہے کہ اوپر انبیاء اور
امتون اونکے گواہی دینگے اور بقول بعض کے شہداء سے مراد شہید راہ خدا ہین ﴿ مجر ﴾
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط
کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ
شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ جان لو کہ
زندگانی دنیا کی کہیل ہے اور بیہودگی ہے اور آرایش ہے اور اپنی تعریف کرنی ہے آپسمین اور ایک دوسرے سے
زیادہ طلبی بیچ مال اور اولاد کے مانند مینہ کے کہ خوش کرے کہیتی کرنیوالونکو اوگنا اوسکا پہر خشک ہو پہر
زرد دیکہے تو اوسکو پہر ہوجاوے چورہ اور آخرت مین عذاب سخت ہے اور بخشش بہی ہے خدا کی طرف سے

ف ۱۷ یجوز ان یکون الشہداء مبتدا و عندہم خبرہ ۱۲ ... ولا ہم الصدیقون ... والشہداء عطف علی الذین ... من الامم ۱۲ جلالین

اور خوشنودی ہے اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ کہ باعث فریب کا ہی ۞ فـ جان رکھو کہ دنیا کا
جینا یہی ہے کہیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتات ڈہونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے
کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانونکو اوسکا سبزہ اوگنا پہر زور پر آتا ہے پہر تو دیکہے زرد ہو گیا پہر
ہو جاتا ہے روندن اور پچہلے گہر مین سخت مار ہے اور معافی بہی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا
جینا تو یہی ہے جنس دغا کی ۞ ط موط جانو دنیا سے محبت رکہنے والون کہ مقرر دنیا کی زندگانی نرا کہیل ہے
اور نکما کام بیحاصل اور ظاہر کا بناؤ اچہا اور بڑائی ہے آپسمین تمکو دنیا کی مال ودولت اور شیخی اور اترانا ہی
بہت مال اور اولاد پر جو تہوڑے دنونمین وہ کہیل جاتا رہتا ہے اور غم خرابی حاصل ہوتی ہے سو اسکی مثال
ایسی ہے کہ جیسی مینہ برستا ہے زمین پر اور سبطرح کا سبزہ اور پہول رنگارنگ اوگتے ہین اور بونیوالیکو خوش
کرتا ہے پہر پیچہے کئی دن کے سوکہتا ہے بہار جاتی رہتی ہے پہر دیکہے تو ای دیکہنے والے اوسی بہار کو زرد مرجہائے
ہوئی پہر بعد زردی کے ٹوٹ کر چورہ اور خراب ہوتی ہے ایسا ہی حال دنیا کے مال کا ہے پہر جو کوئی اوسکی
محبت اور جمع کرنے مین رہیگا تو اوسی فنا ہے اور آخرتمین جمع کرنیوالیکو بڑا عذاب ہوے گا اور جو کوئی مال دنیا کا جمع
نکریگا اور خدا تعالیٰ کی راہ مین خرچ اور خیرات کریگا اوسے بخشش خدا تعالیٰ کی ہوگی اور خوش ہوگا اوس سے خدا تعالیٰ اور
نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر جنس دغا کی اور دہوکے کی جو دیکہنے مین اچہی اور دراصل خراب اور نکمی ۞ علـ تفسیر
کہیل ہے مانند کہیل لڑکونکے اور تماشا ہے مانند تماشے جوانونکے اور بناؤ ہے مانند بناؤ عورتونکے اور بڑائیان کرنی جیسے بڑائی کیا
کرتے ہین لوگ ہم عصر اور بہتات دہونڈنی مانند بہتات ڈہونڈنی دہقانونکی مال اور اولاد کی یعنے فخر کرتے ہین آپسمین
مال اور اولاد سے مانند مینہ کے الخ مشابہت دی حال دنیا کو اور جلدی فنا ہو جانی اوسکیکو باوجود کم نفعی
اوسکیکے ساتہہ سبزیکے کہ اگا دے اوسکو مینہ پہر قائم اور قوی ہوا اور خوش ہون اوس سے کافر منکر اللہ
کی نعمت کی جو دیتا ہے اللہ اونکو بسبب مینہ اور اگانیکی پہر بہیجی اللہ اوسپر آفت پس خشک ہو وہ سبزہ اور
زرد اور ہو جاوے چورہ اونکی سزا کے لیے بسبب منکر ہونے اونکیکے جیسا کہ معاملہ کیا باغ والونکی ساتہہ اور
بعضون نے کہا کہ کفار سے مراد کسان ہین اور آخرت مین عذاب سخت ہی یعنے کافرونکو اور بخشش اور خوشنودی
ہی مؤمنون کے لیے یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین نہین ہین مگر امور حقیر وذلیل کہ وہ کہیل ہے اور تماشا
اور بناؤ اور آپسمین فخر کرنا اور بہتات ڈہونڈنی مال واولاد مین اور آخرت مین نہین ہین مگر امور بڑے
اور بہاری کہ وہ عذاب شدید ہے اور بخشش اور رضامندی اللہ حمید کیطرف سے اور نہین ہے زندگانی دنیا
کی مگر فائدہ دنیا کا کہ باعث فریب کا ہے یعنے اوسکے لیے کہ رغبت کرے طرف دنیا کے اور اعتماد کرے اوسپر
کہا ذوالنون نے کہ ای جماعت مریدونکی نہ طلب کرو دنیا کو اور اگر طلب بہی کرو اوسکو تو نہ دوست رکہو اوسکو
اسلیے کہ زاد یعنے توشہ راہ آخرت اوس سے لینا ہوتا ہے اور رہنا اوسکے غیر مین ہے اور جب کہ حقارت بیان
کی اللہ تعالےٰ نے دنیا کی اور نا چیز بیان کیا دنیا کے امر کو اور بڑائی بیان کی امر آخرت کی تو رغبت دلائی اپنے
بندونکو اوپر جلدی کرنیکے طرف پہنچنے اوس چیز کے کہ وعدہ کیا ہے امر آخرت سے کہ وہ مغفرت ہے نجات دینے والے
عذاب شدید سے اور مطلب پانی ساتہہ داخل ہونے جنت کے ساتہہ قول اپنے کے سابقوا الی مغفرۃ الخ ۞ ط

زیادہ طلبی مال واولاد مین یعنے مال وغیرہ جلدی زوال پذیر اور غافل کرنیوالے اللہ اور آخرۃ سے اور موجب آخرۃ کے
اور عذاب کے ہین مانند مینہ کے یعنے جیسیکہ مینہ برسنے سے اوگتی چیزین زمین سے اوگتی ہین اور پہر تہوڑے
زمانے مین خشک وشکستہ ہوجاتے ہین ایسیہی تازگی دنیا کی جلدہی جاتی رہتی ہے اور کچہہ پائدار نہین ہے
اوسپر مغرور ہوکر آخرت سے اور توجہہ لے اللہ سے غافل نہوناچاہیے اور آخرت مین عذاب سخت ہے الخ یعنے
عذاب ہے دین کے دشمنون کے لیے اور مغفرت دوستون کے لیے اسلیے کہ دشمنون نے تمام عمر اپنی طلب
دنیا مین اور اعراض مین خدا سے گذرانی ہے اور دوستون نے تمام عمر اپنی بیچ طلب آخرت اور توجہ الی اللہ کے
اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ ہے کہ باعث فریب ہے یعنے اگر دنیا کا رہنے والا متوجہ طرف اللہ اور
آخرت کے ہو والا مر رعۃ الآخرۃ ہے ط ع سَابِقُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝ جلدی کرو طرف بخشش کے جانب خدا سے اور طرف بہشت کے کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑاو آسمان
و زمین کے ہے طیار کی گئی واسطے اون لوگونکے لیے کہ ایمان لاتے مین خدا پر اور اوسکے پیغمبرون پر یہہ ہے فضل خدا
کا دیتا ہے اوسکو جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے ط فـ ط دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور
بہشت کو جسکا پہیلاؤ ہے جیسے پہیلاؤ آسمان و زمین کا رکہی ہے واسطے اونکے جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے
رسولون پر یہہ بڑائی اللہ کی ہے دیوی جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ط مو ط بڑہو گے اور دوڑو اپنے پروردگار
کی مہربانی کے طرف اور اوسکے بخشش کیطرف یعنے جن کامونین خدا تعالی کی بخشش اور مہربانی ہے اون
کامونکے کرنے مین جلدی کرو سستی نکرو تو جاؤ گے بہشت مین جسکی چوڑان مانند چوڑان آسمان و زمین
کے ہے پہر ایسی چوڑی بہشت طیار کی ہوئی ہے واسطے اون لوگونکے جو ایمان لائے ہین خدا تعالے اور
اوسکے بہیجے ہوون پر یہہ بہشت مین آنا فضل خدا تعالے کا ہے دیتا ہے جسے چاہے اور خدا تعالے صاحب
ہے اور مالک بہت بڑے فضل کا ط عـ ط تفسیر جلدی کرو یعنے ساتہہ اعمال صالحہ کے مانند چوڑاو
آسمان و زمین کے ہے کہا سُدی نے مانند چوڑاو ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے ہے اگر ملایا جاوے
ایک اونکا ساتہہ دوسرے کے اور ذکر کیا عرض نہ طول اسلیے کہ جس چیز مین عرض وطول ہوتا ہے تو بلاشبہ
عرض بہت کم ہوتا ہے طول سے پس جب بیان کیا اوسکے عرض کو فراخ تو معلوم ہوا اوس سے طول
اوسکا بہت فراخ یا مراد ہے عرض سے فراخی اور اس سے رد ہوا قول اوسکا کہ کہتا ہے بہشت چوتہے آسمان
پر ہے اسلیے کہ جب وہ ایک آسمان مین ہوئی ساتوین آسمانونمین سے تو نہین ہوگی آسمانون اور زمینون
کے چوڑاو برابر طیار کی گئی الخ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنت پیدا ہوچکی ہے یہہ ہے یعنے جو کہ وعدہ کی گئی
ہے مغفرۃ اور جنت فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسے چاہے کہ وہ مومن ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ نہین
داخل ہوگا کوئی جنت مین مگر اللہ کے فضل سے پہر بیان کیا کہ جو چیز ہوتی ہے اللہ ہی کے قضا و قدر
سے ہوتی ہے ساتہہ قول اپنے کے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ الخ ط مد ج ط مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۙ لِّكَيْلَا

ط وقیل سارعوا مسارعۃ المسابقین لاقرانہم فی المضمار ۱۲ مر
ع وذکر فی الارض فی موضع الجر ای کما اصاب من مصیبۃ ثابتۃ فی الارض وذکر الا فی کتاب مثبتۃ فی اللوح وہو فی موضع الحال ای مکتوبۃ فی اللوح قبل ان نخلقہا من قبل ان نخلق الانفس ۱۲ مسلم

تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتٰکم واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ٭ نہ پہنچے کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہاری جانون مین مگر کہ لکھی گئی ہے ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو تحقیق یہہ کام خدا پر آسان ہے خبر دی مینے تا غم نکہاؤ او سچیز پر کہ گئی تمہارے ہاتہہ سے اور تو خوش نہو و ساتہہ او سچیز کے کہ عطا کی تمکو اور خدا تعالے دوست نہین رکہتا ہے ہر تکبر کرنیوالے اپنے تعریف کرنیوالیکو ٭ **فـ** ٭ کوئی آفت نہین پڑے ملک مین نہ آپ تم مین جو نہین لکھی ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہہ اللہ پر آسان ہے تا تم غم نکہایا کرو اوسپر جو ہاتہہ نہ آیا اور نہ ریجہا کرو اوسپر جو تمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا ہر اترانے بڑائی مارنے کو جو آپ ندین اور سکہاوین لوگو نکو ندینا اور جو کوئی موتہہ موڑے اللہ آپ ہے بے پروا سب خوبیون سراپا ٭ **مو** ٭ نہین پہنچتی کوئی کسیطرح کی مصیبت اور آفت ملک مین جیسے کال اور آفتین کہیتی اور پہلونکی لوٹ یا چوری ڈاکا اور نہ بیچ بدنونکے تمہارے جیسے بیماری یا محتاجی مفلسی کی یا غم اولاد اور عزیزونکی مرگ کی مگر لکھا ہوا ہے بیچ لوح محفوظ کے پہلے اون مصیبتون کے پیدا ہونے سے یعنے جو مصیبت کسی طرحکی کسی پر آتی ہے تو اوس سے پہلے روز خدا تعالے نے لوح محفوظ مین لکھا ہے اوسکے موافق ہوتا ہے جہان مین بغیر تقدیر کچہہ نہین ہوتا بیشک یہہ لکھنا پہلے روز اور ظاہر ہونا اوسکا اپنے وقت پر خدا تعالے پر آسان ہے اوسپر کوئی کام مشکل نہین اور یہہ بات تمہین اسواسطے کہی تو تم غم نکہاؤ اوپر اوسکے جو چیز کہ جاتی رہے تم سے جیسے مال کا نقصان ہو یا عزیز دوست یا ناتے دار یا اولاد فوت ہو یا بیمار ہو تو تم جانو کہ خدا تعالے کی تقدیر سے یہہ ہوا اور خوشی نہو اور شیخی بڑائی اپنی نجانو او سچیز سے جو دی ہے تمہین جیسے مال دولت حسن اور فوج لشکر ایسی چیزونکو نہ سمجہو کہ ہمیشہ رہینگی اور خدا تعالے دوست نہین رکہتا کسی شیخی کرنے اترانے والیکو وہ لوک جو آپ بخیلی کرتے ہین اور لوگونکو بخیلی سکہاتے ہین یعنے نہ آپ خیرات کرتے اور لوگونکو خیرات کرنیسے منع کرتے ہین اور جو کوئی موتہہ پہیرے نیک کام و خیرات سے تو پہر بیشک خدا تعالے بے پروا ہے تعریف کیا گیا ہے سب خوبیون بڑائیون کے ساتہہ ٭ **علہ** ٭ **تفسیر** خدا تعالے پر آسان ہے اگرچہ لوگو نپر دشوار ہے اور خوشی نہو یعنے جیسے خوش ہوتے ہین متکبر فخر کرنیوالے اتراتے ساتہہ او سچیز کے کہ دی تمکو یعنے جب جانا کہ ہر چیز مقدر لکھی ہوئی ہے نزدیک اللہ تعالے کے تو نہین غمگین ہوؤ گے کسی چیز کے جاتے رہنے پر اور نہین خوش ہوؤ گے آنیوالی چیز پر اسلیے کہ جو جانیگا کہ جو چیز گم ہوئی بحسب تقدیر کے گم ہوئی تو دل کو صبر آجاویگا اور اسیطرح جو جانیگا کہ بعضی بہلائی جو پہنچی مجکو ضرور تہا کہ نہین فوت ہوتی بہر حال تو نہین بہت خوش ہوگا اور اترانیکا نہین وقت پہنچنے اوسکے اور ایسا کوئی نہین ہے کہ خوش نہین ہوتا وقت منفعت پہنچنے کے اور غمگین نہین ہوتا وقت مضرت پہنچنے کے ولیکن لائق یہہ ہے کہ ہو خوشی پر شکر اور غم پر صبر مراد غم سے ہے کہ ہو اوس سے جزع فزع جو خلاف صبر کے ہے اور بری وہ خوشی ہے کہ ہو اوس سے اترانا سرکشی مین ڈالنے والا غافل کرنے والا شکر سے اور خدا تعالی دوست نہین رکہتا الخ اسلیے کہ جو خوش ہوگا دنیا کے نصیبے پر اور پہولیگا اپنے نفس مین اتراویگا اور تکبر کریگا

لوگون پر اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ خبر ہے مبتدا محذوف کی یا بدل ہے کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ سے گویا یون فرمایا اللہ تعالے
نے کہ نہین دوست رکہتا اونکو کہ بخل کرتے ہین مراد یہہ ہے کہ وہ لوگ جو خوش ہوتے ہین ازراہ تکبر کے جب دی جاتی
ہین مال اور نصیبا دنیا کا پس مغرور کرتا ہے وہ اونکو اور بخیل کر دیتا ہے اللہ کے حقوق سے کہ زکوۃ وغیرہ
بہی نہین دیتے وَیَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ یعنے رغبت دلاتے ہین اپنے غیر دنکو بخل کرنے پر وَمَنْ یَّتَوَلَّ
اور جو کوئی موہنہ موڑتا ہے خرچ کرنے سے اور اللہ کے حکمون سے اور ممنوعات کرتا ہے کہ وہ غم کرتا ہے
فوت ہونیوالی چیزون پر اور اتراتا ہے مال و دولت پر فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ یعنے بلاشبہ اللہ بے پرواہ ہے سب
مخلوقات سے پس ایسے شخص مذکور سے کیون نہ بے پرواہ ہو اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا ہے اپنے افعال مین ملا
سے نیاز یعنے بے پرواہ ہے کہ نہ ایمان لانا اور نہ خرچ کرنا کسیکا اوسکو ضرر نہین کرتا ضرر نہ خرچ کرنیکا اور
کفر کا بخیل اور کافر پر ہے بحر تنبیہ اس آیۃ شریفہ سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر مصیبت پر صبر کرے
اور ہر نعمت پر شکر کرے نہ مصیبت پر جزع فزع کرے اور نہ نعمت کے ملنے پر اترا وے جانے کہ جو کچھہ ہوتا
ہے پہلے ہی مقدر ہو چکا ہے وہی ظہور مین آتا ہے پس اس وعدے ثواب کے بہت ہین فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ آخر تک یعنے عجب حال ہے مومن کا کہ بلاشبہ
کام بہتر ہین اوسکے لیے اور نہین ہے یہہ کسیکے لیے مگر مومن ہی کے لیے ہے اگر پہنچے اوسکو خوشی شکر کرے پس
ہووے شکر بہتر اوسکے لیے اور اگر پہنچے اوسکو ضرر صبر کرے پس ہووے صبر بہتر اوسکے لیے اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ
الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ الخ یعنے مومن قوی بہتر ہے اور بہت پیارا ہے اللہ
تعالے کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین بہلائی ہے حرص کر اوس چیز پر کہ نفع دے تجکو
یعنے امر دین پر اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تہک عمل خیر سے اور اگر پہنچے تجکو کچھہ مصیبت پس مت کہہ اگر
تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا کیا اسلیے کہ لفظ لو یعنے اگر
کا کہولتا ہے عمل شیطان کا ف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلزَّہَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ
الخ یعنے بے رغبتی دنیا مین نہین ساتہہ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتہہ ضائع کرنے مال کے ولیکن بے رغبتی
دنیا مین یہہ ہے کہ نہووے تو ساتہہ اوس چیز کے کہ تیرے ہاتہہ مین ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا اوس چیز سے کہ اللہ کے
ہاتہہ مین ہے اور یہہ کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب بنسبت اسکے کہ اگر نہ پہنچے وہ تجکو ف کہا ابن عباس رض نے
کہ تہا مین پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ الخ یعنے اے
لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالے کا محفوظ رکہیگا تجکو اللہ تعالے یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ
اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگے تو تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مدد
مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتہہ کسی چیز کے تو نہ
نفع دینگے تجکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب تیرے ضرر پہنچانے پر
ساتہہ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہنچا وینگے تجکو مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اوٹہائے
گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہٗ

ف کردہ لفظ ... ۱۲ ف فان اللہ الغنی ... ف ... اور ایمان مین اور توکل مین ۱۲ ف ... مسلمان صفات نیک ... ایمان کامل صفات ... ۱۲ ف ...

بما قضی اللہ لہ یعنے نیک بختی ابن آدم کے سے ہی راضی ہونا ساتہہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے اوسکے لیے اور بدبختی ابن آدم کے سے ہی چھوڑنا اوسکا خیر چاہنے کو اللہ سے ف اور بدبختی ابن آدم کیسے ہی غصے ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے اوسکے لیے ۃ مشکوٰۃ کیا خوب کہا ہے ایک بزرگ نے کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے چار چیز سے باہر نہین ہین نعمت ہے یا بلا یا طاعت ہی یا معصیت پس بندیکو نعمت پر شکر کرنا چاہیئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اللہ کیطرف سی جانے اور معصیت مین توبہ کرنی فخر ۃ اور یہہ بہی اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تکبر و فخر او بخل نکرنا چاہیئے چنانچہ حدیث شریف مین برائی ان خصلتونکی بہت آئی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر الخ یعنے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دلمین برابر ذرہ کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی دوست رکہتا ہے یہہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچہے اور جوتی اوسکی اچہی فرمایا آپنے اللہ زینت والا ہے دوست رکہتا ہے زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہے اور حقیر جاننا لوگونکا ۃ اور فرمایا کیا نہ خبر دوںمین تمکو بہشتی کی کہ وہ ہر ضعیف و حقیر ہے ف اگر قسم کہا بیٹہے اللہ پر تو البتہ سچ کرے اللہ اوسکو کیا نہ خبر دوںمین تمکو دوزخی کی کہ وہ ہر جہگڑالو اترانا تکبر کرنیوالا ہے ۃ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری الخ یعنے بزرگی ذاتی چادر میری ہے اور بزرگی صفاتی ازار میری ہے ف پس جہینی مجہسے ایک ہی انمین سے داخل کرونگا اوسکو آگ جہنم مین ۃ اور فرمایا ہمیشہ آدمی دور کہنچتا ہے اپنی نفس کو یہان تلک کہ لکہا جاتا ہے متکبرونمین اور فرمایا اوٹہائے جاوینگے متکبر مانند چیونٹیونکے دن قیامت کے آدمیونکی صورت مین ف ڈہانکیگی اونکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قید خانہ کے کہ دوزخمین ہے نام ہے اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگونکی پلائی جاوینگے عصارہ دوزخیونکے سے کہ تلچہٹ پیپ لہو دوزخیونکا ہے ف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال الخ یعنے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنے کو اچہا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ قہر کیا لوگونپر اور حد سے بڑہ گیا اور بہول گیا جبار اعلی کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بہول گیا امور دین کے اور مشغول ہوا بیفائدہ باتونمین اور بہول گیا قبرون اور بوسیدگی کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑہ گیا اور بہول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی ف برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا ساتہہ عمل آخرت کے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فریب دیتا ہے اہل دین کو ساتہہ شبہات کے ف برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع لیجاتی ہے اوسکو اہل دنیا کے دروازے پر برا بندہ ہے وہ بندہ کہ حرص و رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہے اوسکو ۃ اور کہا حضرت عمر نے اسحال مین کہ وہ منبر پر تہے یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ الخ یعنے ای لوگون تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کی رضامندی کے لیے بلند کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے اور لوگونکی انکہونمین بڑا ہے ف اور جو کوئی تکبر کرے

پست کرتاہے اوسکی قدر اللہ پس وہ لوگونکی آنکھو مین حقیر ہے اور اپنے دل مین بڑا ہے یہانتک کہ البتہ
وہ خوار ہوتاہے لوگون کے نزدیک کتّے سے زیادہ یا فرمایا سُور سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّهْلِکَاتٌ الخ یعنے تین چیزین نجات
دینے والین ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والین ہین آخرت مین پس ایسی نجات
دینے والی چیزین پس تقوے اللہ کا ہے باطن وظاہر مین ف اور بات سچ خوشی
اور ناخوشی مین ف ۲ اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور ایسی ہلاک کرنیوالی
چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ف ۳ اور بخل اطاعت
کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھہ نفس اپنے کے ف ۴ اور یہہ خصلت بہت بری ہے تینون خصلتون
مین ﷼ مشکوۃ ﷼ حضرت شیخ سعدی تکبر کی مذمت مین فرماتے ہین ؎ تکبر مکن زینہار ای پسر
کہ روزی زدستش برآئی بسر ✤ تکبر زدانا بود ناپسند ✤ عزیب آید ایمنی از ہوشمند ✤ تکبر بود عادت
جاہلان ✤ تکبر نیاید ز صاحبدلان ✤ تکبر عزازیل را خوار کرد ✤ بزندان لعنت گرفتار کرد ✤ کسی را کہ خصلت
تکبر بود ✤ سرش پر غرور از تصور بود ✤ تکبر بود مایۂ مدبری ✤ تکبر بود اصل بدگوہری ✤ اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ یَوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ الخ یعنے نہین کوئی دن کہ صبح
کرتے ہین اوسمین بندے مگر دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتاہے ایک اونکا یا اللہ دے تو خرچ کرنیوالیکو
عوض اور کہتاہے دوسرا یا اللہ دے تو ممسک کو تلف ﷼ اور فرمایا اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ الخ یعنے سخی
قریب ہی اللہ تعالے سے قریب ہی جنت سے قریب ہی لوگون سے دور ہی آگ سے اور بخیل دور ہے
اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے دوزخ سے اور البتہ جاہل سخی بہت محبوب
ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے ف اور فرمایا خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الخ یعنے دو خصلتین نہین جمع
ہوتین مومن کامل مین ایک بخل اور دوسرے بدخلقی ﷼ اور فرمایا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الخ یعنے نہین داخل
ہوگا بہشت مین یعنے اول بار فسادی اور نہ بخیل اور نہ احسان رکہنے والا یعنے دیکر جو احسان جتاوے
﷼ مشکوۃ ﷼ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ بخیل ارچہ باشد تونگر بمال ✤ بخواری چو مفلس خورد
گوشمال ✤ سخیان زاموال برمیخورند ✤ بخیلان غم سیم و زر میخورند ✤ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ تحقیق بہیجے ہمنے پیغمبر اپنے ساتہہ
نشانیون... واضح کے اور اوتاری ہمنے ہمراہ اونکے کتاب اور ترازو تا عمل کرین لوگ ساتہہ انصاف
کے اور اوتارا ہمنے لوہے کو بسبب اوسکے جنگ سخت ہے اور منفعتین اور ہین لوگون کے لیے اور تو کہ جانے
خدا اوسکو کہ مدد کرے خدا کی غائبانہ اور اوسکے رسولون کی تحقیق خدا توانا غالب ہے ﷼ فتح ﷼ ہمنے
بہیجے ہین اپنے رسول نشانیان دیکر اور اوتاری اونکے ساتہہ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدہے رہین انصاف
پر اور ہمنے اوتارا لوہا اوسمین سخت لڑائی ہے اور لوگونکے کام چلتے ہین اور تا معلوم کرے اللہ کون مدد

ف ۱ یعنی ظاہر و باطن مین اللہ سے ڈرے ۱۲ حق
ف ۲ یعنی خوشی اور ناخوشی دونو حال مین حق بات کہے ۱۲ حق
ف ۳ یعنی نفس کی خواہش کی پیروی کرے اور حق کو چہوڑ دے ۱۲ حق
ف ۴ یعنی اپنے آپکو اچہا جانے اور اپنی خوبی پر خوش رہے ۱۲ حق
ف ۵ یہہ حدیث بخل کی برائی مین ہے ۱۲ سید

کرتا ہے اوسکی اور اوسکے رسولونکی بے دیکھی بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ف بیشک ہمنے
بھیجا اپنے پیغمبرونکو ساتھہ نشانیون اور معجزون کے اور اوتاری ہمنے اون پیغمبرون کے ساتھہ کتاب اور
ترازو تو قائم رہین لوگ انصاف پر بسبب کتاب اور ترازو کے اور نیچے بھیجا ہمنے لوہا جو لوہے مین ہے لڑائیکا
اسباب سخت زور آور طیار ہوتا ہے جو ہتیار سب او سے بنتے ہین اور فائدہ ہے لوگونکو اوس سے بہت
طرحکا دشمن کے مارنیکا ہی اور دشمن سے بچنے کا ہے جیسے خود اور زرہ اور سوداگری اور لوہا بھیجا ہتیارون
کے بنانیکو اوسواسطے کہ تو جانے اور آزماوے خدا تعالے کہ کون مدد اور ہمراہی کرتا ہے اوسکے دین کی اور اوسکے
پیغمبرون کی بغیر دیکھے ہوے بیشک خدا تعالے دین کے دشمنون پر بڑا زور آور غالب قوت رکہنے والا ہے

ف تفسیر مراد رسل سے ملائکہ ہین کہ انبیا کے پاس بھیجے ساتھہ دلیلون اور معجزون کے اور
اوتاری ہمنے ساتھہ اونکے کتاب یعنے وحی اور بعضون نے کہا کہ رسل سے مراد یہی انبیا اور رسول ہین
اور اول قول اولی ہے کیونکہ فرمایا معہم یعنے ساتھہ اونکے اسلیے کہ انبیا پر کتابین اوتری ہین نہ ساتھہ
اونکے اور ترازو منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے ساتھہ ترازو کے اور دی نوح علیہ السلام کو
اور کہا کہ حکم کر اپنے قوم کو کہ تولین اس سے لیقوم الناس تو کہ معاملہ کرین آپسمین لین دین مین بالقسط
یعنے ساتھہ عدل کے اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر اور اوتارا ہمنے لوہے کو کہا ہے بعضون نے کہ اوتری
آدم علیہ السلام جنت سے پانچ چیزین لوہیکی ساتھہ لیکر اہرن اور سندان اور کدال اور ہتوڑا اور سوئی
اور بعضون نے کہا کہ اونکے ساتھہ پہاوڑہ اور بیلچہ بہی تہا اور حسن بصری سے منقول ہے کہ انزلنا الحدید
بمعنے خلقناہ کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہیکو اور بعضون نے کہا یہہ معنی ہین کہ نکالا ہمنے لوہیکو کانون مین
سے اور منفعتین اور ہین الخ کہ اکثر چیزین لوہیکی اوزارون سے بنتے ہین اور اکثر چیزون مین لوہا لگتا
ہے اور لوکہ جانے خدا الخ یعنے تاکہ معلوم کرے خدا تعالے کہ کون مدد کرتا ہے اللہ کی اور اوسکے رسول
کی ساتھہ بنانے تلوارون اور نیزون اور تمام ہتیارونکی واسطے جہاد کرنیکے دشمنان دین سے بالغیب یعنے درحالیکہ پوشیدہ ہے
اللہ ونسے دنیا مین کہا ابن عباس نے ینصرونہ ولا یبصرونہ یعنے مدد کرتے ہین اللہ کے اسحاب کی اور نہیں دیکھتے اوسکو توانا ہی کہ دفع کرتا ہی اپنی قوت سے خوف
کافرون کا غالب ہی کہ اپنی عزت سے دین کے مددگارونکا رعب و دبدبہ ظاہر کرتا ہے اور مناسبت
درمیان ان تین چیزون کے یہہ ہے کہ کتاب قانون شریعت ہے اور دستور احکام دینیہ کی بیان
کرتی ہے راہین ہدایت اور عہدونکی اور متضمن ہے تمام احکام اور حدود کو اور حکم کرتی ہے عدل واحسان
کا اور منع کرتی ہے بغاوت و سرکشی سے اور ہونا عدل کا اور بچنا ظلم سے ہوتا ہے ساتھہ ایسے آلہ کی کہ واقع
ہوتا ہے بسبب اوسکے معاملہ آپسکے لین دین کا اور حاصل ہوتا ہے بسبب اوسکے عدل و مساوات آپسکی
اور وہ ترازو ہے اور یہہ بہی معلوم ہے کہ کتاب جامع اللہ تعالے کی حکمونکی اور آلہ کہ موضوع ہے واسطے
برابر ہونے معاملہ آپسکے سوا اسکے نہین کہ لگاتے ہین سبکو اپنے اتباع پر ساتھہ تلوار کے کہ جو حجت اللہ کی
ہے منکرون کے لیے اور وہ تلوار لوہیکی بنتی ہے کہ جسکو وصف کیا ساتھہ باس شدید کے یعنے قتال کے

ف ملہ اوتاری ہمنے ساتھہ اونکے کتاب اور ترازو کہا ہے علما نے کہ اوتارنا میزان کا حضرت نوح علیہ السلام

کے عہد مین ہوا اور بقول بعض کے مراد حکم کرنا ساتھہ عدل کے ہے اسمین اور اوتارا ہمنے لوہیکو اوتر لگتا یہان
یعنے اوتارنا کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہے کو اور بأس شدید یہہ ہے کہ اوس سے آلات حرب کے بنا دین اور دشمن
سے محفوظ رہین اور لڑائی مین کام آوین اور منافع لوہے کے بیشمار اور ظاہر ہین کہ کوئی صنعت بدون لوہے
کے اوزار کے تمام نہین ہوتے اور مراد یعلم سے دیکھنا ہے بلکہ متمیز کرنا لوگونمین اوسکو کہ مدد دین کی اور رسولونکی
کرے لوہیکی ہتیارون سے درحالیکہ خدا کو اور آخرت کو نہین دیکھا بلکہ ایمان لانیوالا بالغیب ہے ۞ مدارک ۞

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ

اور تحقیق بہیجا ہمنے نوح کو اور ابراہیم کو اور رکہی ہمنے اونکے اولاد مین پیغمبری اور کتاب پس بعض اونکی راہ یاب ہین
اور بہت اونمین سے بدکار ہین ۞ فتح ۞ اور ہمنے بہیجی نوح اور ابراہیم اور رکہی دونون کے اولاد مین
پیغمبری اور کتاب پہر کوئی اونمین راہ پر ہے اور بہت اونمین بیحکم ہین ۞ مو ۞ اور بیشک ہمنے بہیجا نوح
نبی کو اور ابراہیم نبی کو اور رکہی ہمنے دونون کی اولاد مین پیغمبری جو اون دونون کی اولاد سے بہت پیغمبر
پیدا ہوئے اور دی اون پیغمبرونکو کتاب پہر اونکی امت مین سے تہوڑی راہ دین اسلام کے پانیوالے ہوئے
اور بہت اونکی امت مین سے باہر نکل گئے حکم سے پیغمبرونکے اور کتاب کے جو نمانا بہتون نے سو کافر ہوئے ۞ عہ
تفسیر خاص نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ دونون باپ ہین انبیا علیہم السلام
کے اور کتاب سے وحی مراد ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ کتاب سے مراد ہے لکہنا ساتھہ قلم کے فمنہم یعنے
اونکی ذریت مین سے یا امت مین سے ۞ مدارک ۞ کتاب یعنے چارون کتابین توراۃ اور انجیل اور زبور
اور قرآن پس یہہ کتابین ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو ملین ۞ ج ۞ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ
ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ۝ پہر پیچہے بہیجے ہمنے اونکے پیغمبر اپنے اور پیچہے سے لائے ہم عیسی بیٹے
مریم کو اور دی ہمنے اوسکو انجیل اور رکہی ہمنے اوسکے تابعدارونکے دلمین مہربانی اور بخشایش اور گوشہ نشینی
کہ آپ پیدا کیا تہا اوسکو ہمنے فرض نہین کی تہی اونپر لیکن اختراع کی واسطے طلب کرنی خوشنودی خدا
کے پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت کرنے اوسکی کی پس عطا کی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر مزدوری اونکی اور بہت اونمین سے بدکار ہین ۞ فتح ۞ پہر پیچہے بہیجے ہمنے اونکے
پچہاڑی پر اپنے رسول اور پیچہے بہیجا عیسی مریم کا بیٹا اور اوسکو دی انجیل اور رکہے اوسکے ساتھہ چلنے والونکے
دل مین نرمی اور مہر اور ایک دنیا چہوڑنا اونہون نے بنا نکالا ہمنے اونپر نہ لکہا تہا مگر چاہنے کو رضامندی
اللہ کی پہر نہ نباہا اوسکو جیسا چاہیئے نباہنا پہر دی ہمنے اونکو جو ایمان دار تہے اونکا نیگ اور بہت اونمین
بے حکم ہین ۞ مو ۞ پہر پیچہے سے لائے ہم اونپر نشانیون اور چلین اون پیغمبرون کے اپنے رسولونکو جیسے
حضرت نوح کے پیچہے حضرت ہود اور حضرت صالح نبی پیدا ہوئے اور بعد حضرت ابراہیم کے حضرت اسحق
اور اسمعیل اور یعقوب اور اونکی اولاد اور اون سبکے پیچہے لائے ہم عیسی بیٹے مریم کو اور دی ہمنے عیسے نبی کو کتاب انجیل

ف ۱ یقال کتب کتابا و کتابۃ ۱۲ م
ف ۲ وقد دل علیہم ذکر الارسال و المرسلین ۱۲ م
ف ۳ یعنی فقیری اور تارک دنیا بنا نصاری نے رہبانیت نکالی جنگل مین تنہا رہنا جورو بچے نہ رکہنا دنیا کا کسب چہوڑ کر محض عبادت مین رہنا خلق سے الگ ۔ یہہ اللہ نے بندون پر حکم نہین کیا مگر جب اپنے اوپر نام رکہا ترک دنیا کا پہر اوسکو پردے مین دنیا چاہنی بڑا وبال ہے ۱۲ منہ

اور ڈالی ہمنے دلوںمین جو پیچہے چلے اور پیروی کی حضرت عیسیٰ کی دین کی مہربانی اور بخشش اپسمین اور اونہون
نے محنت بہاری اور مشقت مشکل دین مین پیدا کی اپنے اوپر آپ اپنی خوشی سے جو نہ لکہی تہی اور نہ فرض کی تہی
ہمنے وہ اوپر مشقت جو اچہا کہانا پینا پہننا آرام سے رہنا سب چہوڑا تہا اونہون نے واسطے خوش ہونے خدا تعالی
کے پہر نہ دہیان مین رکہا خدا تعالی کی خوشی کو جیساکہ دہیان مین رکہنا چاہتا تہا جو بعضون نے اونمین
سے عیسی کو خدا تعالی کا بیٹا کہا اور تو بہ نکی اسبات سے اور بعضے درست ایمان پر رہے جو آخری زمانہ کے
پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پہر دیا ہمنے اونکو جو ایمان لائے عیسی پیغمبر کی امت سے بدلا اونکے
ایمان لانیکا اور بہت عیسی نبی کی امت .... باہر نکل گئے انجیل کے حکم سے **ع ۵ تفسیر** رأفةً
محبت اور نرمی وَرَحْمَةً مہربانی اپنے بہائیون پر جیساکہ فرمایا نبی علیہ السلام کے اصحاب کی صفة مین
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ رَهْبَانِيَّةً یعنے بے رغبت ہوکر جا بیٹہنا پہاڑون مین بہاگ کر فتنہ سے دین مین خالص
کرکر اپنی جانونکو عبادت کے لیے فَمَا رَعَوْهَا الخ پس نہ رعایت کی حق رعایت اوسکی جیسیکہ واجب ہوتی
ہے نذر کرنیوالے پر رعایت نذر اپنی کی اسلیے کہ وہ عہد کرنا ہے ساتہہ اللہ کے نہین درست ہے توڑنا اوسکا پس
عطا کی ہمنے مزدوری اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے محبت و رحمة والونکو کہ جنہون نے اتباع کیا عیسی
علیہ السلام کا اور جو ایمان لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور بہت اونمین سے بدکار ہین یعنے کافر ہین
مد پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت اوسکی بلکہ ضایع کیا اوسکو اور کافر ہوے ساتہہ
دین عیسی کے اور یہودی ہوے اور اپنے بادشاہون کے دین مین آئے اور ساتہہ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کی قائل ہوگئے
اور بعد اوسکے انکار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا مگر قلیل اونمین سے ایمان لائے جیسکہ خدا تعالے
فرماتا ہے فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الخ اور رہبانیة اونکی یہہ تہی کہ ایک جماعت عیسی علیہ السلام کی امت مین
سے بعد جانے عیسی کے آسمان پر اونکے دین پر ثابت رہی اور اونکی امت مرتدہ مین سے الگ ہوکر پہاڑون
مین چلے گئے اور ریاضت اور کار دشوار اختیار کیے کہ اچہا کہانا پینا اور لباس اور نکاح کرنا ترک کیا پس
اونکے حق مین فرمایا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْهُمْ الخ اور جو کہ کافر ہوگئے اونکے حق مین فرمایا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ
اور ایک قول یہہ ہے کہ اٰمَنُوا مِنْهُمْ وہ ہین کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ تک اوس رہبانیت پر رہے
اور پہر ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ رہبانیت میری امت
کی ہے ہجرة اور جہاد اور روزہ اور نماز اور حج اور عمرہ اور تکبیر بلندیون پر کہنے رواہ فے المعالم اور ان مشقتون
سے منع فرمایا اور کہا لا رہبانیة فے الاسلام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ای وہ لوگون کہ ایمان
لائے یعنے اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تا دیوے
تمکو دو حصے اپنی رحمت سے اور دیوے تمکو ایک نور کہ راہ چلو ساتہہ اوسکے اور تو بخشے تمکو اور خدا بخشنے والا
مہربان ہے **فتم** ای ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اوسکے رسول پر دیوے تمکو دو حصے
اپنی مہر سے اور رکہدے تم مین روشنی جسکو لیے پہرا اور تمکو معاف کرے اور اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان

ملہ یعنے مہربان ہتے آپسمین ۱۲
ع۵ [illegible]
یعنی اس
[illegible]
ہوجاوے ۱۲ منہ

ٹ موضح اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا تعالے سے اور ایمان لاؤ محمد پر جو
بہیجا ہوا خدا تعالی کا ہے تو دیوے خدا تعالے تمکو دو حصہ ثواب کی اپنی بخشش سے ایک حصہ ثواب اگلے
پیغمبرون پر ایمان لانیکا اور ایک حصہ ثواب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اور کرے واسطے تمہارے روشنی
کو ایمان سکے جو اوس روشنی مین چلو تم صراط پر اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا تعالے بخشنے والا مہربان
ہے ایمان لانے والونپر ٹ فتح عزیزی تفسیر یا ایہا الذین اٰمنوا خطاب ہی اہل کتاب کو اور دیوے
تمکو ایک نور یعنے دن قیامت کے اور یہہ نور وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہی اللہ تعالے کے اس قول مین
یسعٰی نورہم ٹ مدارک کہا ہے مفسرون نے جب آیۃ اولئک یؤتون اجرہم مرتین نازل ہوئی تو اہل
کتاب نے مسلمانون سے کہا کہ جو کوئی ہم مین سے تمہاری کتاب پر ایمان لائے اوسکو دوہرا ثواب ملیگا
اور جو کوئی ایمان نہ لاوے اوسکو ایک ثواب اوپر ایمان لانے اگلی کتابون کے ہوگا جیسا کہ تمکو اور
ایمان لانے اپنی کتاب کی ہے پس فضیلت تمہاری ہمپر کیا ہے یہہ آیۃ اوتری یا ایہا الذین ٹ بحر العلوم

لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ خدا تعالے نے اسقدر کی خبر دی تو جانین اہل کتاب

کہ وہ قادر نہین ہین کسی چیز پر فضل خدا سے اور جانین کہ فضل خدا کے ہاتہہ ہے دیتا ہے اوسکو جس
کسی کو چاہتا ہے اور خدا صاحب فضل بڑیکا ہے ٹ تا نہ جانین کتاب والے کہ پا نہین سکتے کچہہ اللہ
کا فضل اور یہہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتہہ ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ٹ موضح تو جانے
یہود نصاری اسبات کو کہ ہرگز قدرت نہ پاوین کسی چیز پر خدا تعالے کے فضل کے انواع سے جو توفیق
ایمان کی بے فضل خدا تعالے کیسے نہ پا سکین اور جسپر خدا فضل کرے اوس سے ذرا بھی نہ لے سکین
خدا تعالے کا فضل اور بیشک فضل ہاتہہ مین خدا تعالے کی ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی
صاحب ہی بڑے فضل کا ٹ عزیزی تفسیر لئلا یعلم کے معنی ہین لیعلم یعنے تو کہ جانین اہل کتاب
جو کہ مسلمان نہین ہوئے ہین یہہ کہ نہین پہنچین گے کسی چیز کو فضل اللہ کے سے کہ وہ دو حصہ ثواب
ملنا ہے اور مطلب یاب ہونا اور مغفرۃ ہونی اسلیے کہ وہ نہین ایمان لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر
پس نہین نفع دیگا اونکو ایمان لانا اگلے رسولونپر اور نہین حاصل ہوگا اونکو فضل کبہی اور فضل اللہ کے
ہاتہہ ہے یعنے اوسکی ملک و تصرف مین ہے ٹ مدارک لئلا یعلم اے اعلمکم بذلک لیعلم یعنے معلوم کروایا
تمکو یہہ کہ تو جانین اہل کتاب یعنے توریۃ والے یعنے یہود کہ جو ایمان نہین لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ
وہ نہین قادر ہین اوپر کسی چیز کے فضل اللہ کے سے خلاف زعم اپنے کے کہ وہ گمان کرتے ہین کہ ہم دوست
اللہ کے اور پسندیدہ اوسکے ہین دیتا ہے جسکو چاہے پس دیا مومنون کو اونہین سے ثواب دگنا جیسا کہ
اوپر گذرا ٹ جلالین آیا ہے کہ ایک جماعت اہل کتاب مین سے بامید دوہرے ثواب ملنیکے ایمان
محمد علیہ السلام پر لائے اور ایمان نہ لانیوالون نے اونپر حسد کیا آیۃ لئلا یعلم نازل ہوئی یعنے خدا اونکو دوہرا
ثواب دیگا تا نہ ایمان لانے والے اہل کتاب کے جانین کہ کسی چیز پر قدرت نہین رکہتے خدا جسکو چاہی فضل

دیتا ہے اور بقول مجاہد کے یہود کہتے تہے کہ قریب ہے کہ ایک پیغمبر ہم مین سے پیدا ہوگا اور رہا تہہ اور پانو کاٹیگا
اور جب رسول عرب مین سے پیدا ہوے یعنے محمد صلعم تو وہ کافر ہوے خدا تعالے نے اونکی حق مین یہہ آیتہ بہیجی

تنبیہ اوپر کی آیۃ کریمہ مین جو ڈرنیکو فرمایا ڈرنا خدا تعالے سے عجب چیز ہے اور بہت مفید اور تنبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ منجملہ اخلاق اکابر دین کے سے یہہ تہا کہ خدا تعالے سے بہت ڈرتے تہے حالت ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی لیکن حالت نہایت مین خوف اللہ کی بزرگی و تعظیم کا ہوتا ہے اور لوازم ذکر خوف سے ہی ندامت کا ہونا بالضرور حالت ابتدا اور حالت نہایت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذَا اَنْفُسَکُمَا مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اور اور حدیث مین آیا ہے اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَلَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَفْنٰی اِفْعَلْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ اور ابو سعید رض فرماتے تہے کہ علامت دل کی سیاہی کی تین چیزین ہین ایک تو یہہ کہ نہ پاوے بسبب گناہون کے گہبراہٹ اور طاعت سے خوشی نہ پاوے اور نصیحت سے اثر نپاوے اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا پس جلدی کر توبہ اور نادم ہو اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسے بہت بڑا ہے اوس وزر سے کہ تیرے گناہ مین حاصل ہوا ہے اور اوزاعی جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو دیکہتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود مخالفت کرنے تمہارے حضرت کی طریق و روش کی کیونکہ آپنے فرمایا ہے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو کہ چہڑا تو اپنے نفس کو آگ جہنم سے اسلیے کہ مین نہین دفع کرونگا تجہسے اللہ کے عذاب سے کچہہ انتہی

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ وھی اثنتان و عشرون ایۃ

اس سورۃ کا نام مجادلہ ہے مجادلہ جدال سے ہے بمعنی جہگڑنے کے ہے اور یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر ہے اُس کا کہ ایک عورت حضرت سے کچہہ عرض معروض کرتی تہی اوسپر یہہ اوتری چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ مدنی ہے آتین اسمین ۲۲ ہین اور رکوع تین اور کلمے ۴۷۹ اور حرف ۲۱۰۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ بعد سورہ منافقون کے اور حدید کے بعد یہہ اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر ہے اللہ کے فضل کا کہ جسکو چاہتا ہے فضل دیتا ہے اور اسکے اول ہی مین اللہ کے فضل کا ذکر ہے کہ اوس عورۃ مجادلہ پر کیسا فضل ہوا اور اور بہت چیزین مناسبت کی ہین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ

تحقیق سنی خدا تعالے نے بات اوس عورت کی کہ گفتگو کرتی تہی ساتہہ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے اور شکایت کرتے تہے آگے خدا کے اور خدا سنتا تہا گفتگو کرنی تمہاری تحقیق خدا سننے والا دیکہنے والا ہے

فتح سن لی اللہ نے بات اوس عورۃ کی جو جہگڑتی ہے تجہسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونونکا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا

موضح سن لی خدا تعالے نے بات اوس عورۃ کی جسنے تجہسے جہگڑا کیا بیچ مقدمہ اپنے خاوند کے اور گلہ کیا طرف خدا تعالے کی عاجز

سنتا ہے جواب سوال تم دونونکا بیشک خدا تعالے سننے والا ہے سبکی باتین دیکھنے والا
ہے سبکے احوال **تفسیر** آیا ہے کہ اوس بن صامت عبادہ کے بہائی نے ایکروز دیکہا اپنی
بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو نماز پڑہتے اور تہی وہ خوبصورۃ پس جب سلام پہیرا اوسنے تو اوس نے رغبت کی
اوس بیوی کیطرف اور صحبت کے لیے بلایا اوسنے انکار کیا پس غصے ہوئے اوس پر اور کہا انتِ علیّ کظہر
امّی یعنے تو مجہپر مانند پیٹہ مان میری کے ہے اوسکو ظہار کہتے ہین ایام کفر مین یہہ طلاق تہی خولہ پیغمبر علیہ
السلام کے پاس آئین اسحال مین کہ عائشہ رض ایک جانب سر مبارک دہوتی تہی اور کہا یا رسول اللہ اوس
نے مجھسے نکاح کیا تہا حالت جوانی مین کہ لوگ راغب تہے میری طرف پس جب جوانی میری ڈہل گئی مجہ
ظہار کیا بعد ازان نادم ہوا اور میرے بچے چہوٹے ہین اگر مین اوسکو بچے دیتی ہون تو ضائع ہو جاوینگے
اور اپنے پاس رکہتی ہون بچونکو تو بہوکے مرینگے پس کوئی امر ایسا ہے کہ مین اوسکے ساتہہ جمع ہوؤن آنحضرت
نے فرمایا تو حرام ہوئی اوسپر پس کہا خولہ نے کہ یا رسول اللہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی ہے اور وہ میرے
بچونکا باپ ہے اور اوس سے مین بہت محبت رکہتی ہون آنحضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوئی خولہ نے
کئی بار تکرار کی اور کثرت عیال اور درد مفارقت اوسکا ظاہر کیا وہی پہلا جواب سنا غمناک ہو کر روئی نالہ
آسمان کیطرف کر کر کہا اللّٰهم اشکو الیک فانزل علی لسان نبیک فرجی جب فرماتے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہ حرام ہوئی تو اوسپر تو وہ آہ کا نعرہ مارتی اور شکوہ کرتی پس اوسیوقت کہ عائشہ حضرت کی سر
مبارک کی دوسری جانب سر کے دہونے لگین آثار وحی کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے عائشہ نے خولہ کو
حضرت کے ساتہہ کلام کرنیسے منع کیا پس جب وحی آچکی آنحضرت نے فرمایا خولہ کو کہ اپنے خاوند کو بلالے
اور جب وہ حضرت پاس آئے تو آنحضرت نے یہہ آیتین اوسکے آگے پڑہین کہ حق تعالے نے یہہ حکم ظہار
کے حق مین بہیجا ہے اور اول ظہار اسلام مین یہی ہوا ہے سننے والا ہے کہ سنتا ہے شکوہ مضطر کا دیکھنے والا
ہے کہ دیکہتا ہے اوسکے حال کو **تنبیہ** بلاشک وہ ایسا ہی ہے اوسکے سوا کون فریادرس ہے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالے نے اَمَّنْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ بلکہ وہ بہتر ہے کہ دعا قبول کرتا ہے بیقرار
کی اور دور کرتا ہے برائی کو **مجمل** مفصلا **فتح الجلالین** مختصرا اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْکُمْ
مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓیِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وہ کہ تم مین سے ظہار کرتے ہین اپنی بیویونکے ساتہہ یعنے تشبیہ دیتے ہین اپنی بیویونکو
ساتہہ پیٹہ مان کے نہین ہین وہ بیویان مائین اونکی نہین ہین مائین اونکی مگر وہ کہ جنا ہے انکو اور تحقیق
یہہ ظہار کرنے والے کہتے ہین بات نامعقول اور کہتے ہین دروغ اور تحقیق خدا عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے
فتح جو لوگ مان کہہ بیٹہین تم مین اپنی عورتونکو وہ نہین اونکی مائین اونکی مائین وہی جنہون نے انکو
جنا اور وہ بولتے ہین ایک ناپسند بات اور جہوٹ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا **مو** وہ لوگ جو
ظہار کرتے ہین تم مین سے جو مان کہہ بیٹہے ہین غصہ کے وقت اپنی جورؤنکو سو در اصل وہ جورو ہین اونکی
مان نہین ہو سکتین اوس بات کہی سے نہین مائین مگر وہی کہ جنہون نے جنا ہے اوسکو اپنے پیٹ سے مقرر

٥ وفی رواية اشکو الی اللہ فاقتی وحدتی ١٢ ٥٢ کرتی ہون طرف الٰہی اپنی مصیبت عظیم کی زبان پر ١٢

٥٥ قرارۃ عاصم از باب مظاہرہ و قرارۃ ابن عامر از باب تظاہر و قرارۃ نافع از باب تظہر لا دغام تا ہر دو ٥ دلالت بر یک معنی ١٢

یہہ لوگ کہتے ہین بات نا سمجہی اور بے عقلی سے اور جہوٹہہ کہ جورو کو ماں کہنا جو ہرگز جورو ماں نہین ہو سکتے
پہر اگر کوئی ایسی بات بیوقوفی سے کہہ بیٹہے اور کہہ کر پچہتاوے اور توبہ کرے تو بیشک خداتعالے البتہ بخشنے
والا ہے توبہ کرنیوالونکو ڈہانکنے والا ہے اونکے گناہونکا ۔ ف علہ تفسیر لفظ منکر مین توبیخ و زجر ہے
عرب کو اسلئے کہ ظہار اہل جاہلیت کے قسمون مین سے تہا خاص کرنہ تمام امتونکی یہہ کہین ہین مائین اونکی
مگر وہ کہ جنا ہے اونکو یعنے مائین حقیقی وہی ہین اور دودہ پلانیوالی ملحق ہین ماؤنکے ساتہہ بواسطہ دودہ
پلانیکے اور ایسیہی بیویان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مائین ہین بسبب زیادتی حرمت اونکے اور
بیویونکا ماں ہونا بہت بعید ہے اسلئے فرمایا وانہم لیقولون منکرا الخ و زورا کذب اور باطل منحرف حق
سے اور عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے اوسکو کہ گذرا ظہار سے ۔ ط ملہ والذین یظہرون من نسائہم
ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا ذلکم توعظون بہ واللہ بما تعملون
خبیر ۔ ک اور وہ کہ ظہار کرتے ہین اپنی بیویون سے پہر رجوع کرتے ہین بیچ مخالف اوس چیز کے کہ کہا پس واجب
ہے آزاد کرنا بردہ کا پہلے اسکے کہ مرد و عورت آپسمین ہاتہہ پہنچاوین یہہ حکم نصیحت دی جاتی ہے تمکو ساتہہ
اوسکے اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ۔ ط فلا ط اور جو ماں کہہ بیٹہین اپنی عورتونکو پہر وہی
کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپسمین ہاتہہ لگاوین اس سے تمکو نصیحت
ہوگی اور اللہ خبر رکہتا ہے جو کچہہ تم کرتے ہو ۔ ط صو ط اور جو ظہار کرتے ہین اپنی جورؤن سے جو
اونہین ماں کہہ اوٹہتے ہین بے سمجہی سے پہر کہہ کر پچہتاتے ہین اوس بات سے تو پہر اوس نا سمجہی کا کفارہ
یہہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی چہوٹی عمر کی یا بڑی عمر کی آزاد کرے پہلے اپنی بی بی سے ملنے کے یہہ حکم
کفارہ کا اے مسلمانون تمہین نصیحت کیجاتی ہے اس حکم سے تو پہر ایسی بات نکلو کبہی ہرگز اور خداتعالے
جو کام اور بات کہ تم کرتے ہو سب سے واقف ہے اور جانتا ہے کوئی چیز اوس سے چہپی ہوئی نہین
علہ تفسیر اوپر کی آیۃ مین یہہ بیان فرمایا کہ یہہ ظہار کرنا برا اور جہوٹ ہے اور اس آیۃ مین
حکم ظہار کا مذکور ہے ثم یعودون لما قالوا کے معنے یہہ ہین کہ پہر پہرین واسطے توڑنے اوس چیز کے کہ کہا
یا یہہ معنے ہین کہ پہر پہرین واسطے حلال کرنے اوس چیز کے کہ حرام کی پہر اختلاف کیا ہے علما نے کہ توڑنا کہی
ہوئی بات کا کاہے سے حاصل ہوتا ہے پس حنفیہ کے نزدیک تو قصد وطی سے توڑنا حاصل ہوتا ہے اور یہی
قول ابن عباس اور حسن بصری اور قتادہ کا ہے اور نزدیک شافعی کے بمجرد امساک کے اور وہ یہہ ہے
کہ نہ طلاق دے اوسکو بعد ظہار کے آزاد کرنا بردہ کا خواہ وہ مؤمن ہو یا کافر اور نہین جائز ہے مدبر اور
ام ولد اور مکاتب کہ جسنے ادا کیا ہو کچہہ کتابت مین سے من قبل ان یتماسا مراد آپسکے ہاتہہ لگانے سے فائدہ
اوٹہانا ہے عورۃ سے ساتہہ جماع یا چہونیکے شہوۃ سے یا نظر کرنیکے طرف فرج اور بیکے ساتہہ شہوۃ کے
نصیحت دیجاتی ہے تمکو ساتہہ اوسکے اسلئے کہ حکم کرنا کفارہ کا دلیل ہے اسپر کہ برا کیا پس واجب ہے یہہ کہ
نصیحت پکڑو ساتہہ اس حکم کے تاکہ نہ عود کرو طرف ظہار کے اور ڈرو اللہ کے عذاب سے اوپر اوس ظہار
یہہ ہے کہ کہے آدمی اپنی بیوی کو انت علی کظہر امی یعنے تو مجہہ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹہہ اور ان

صورتوں میں بہی ظہار ہوتا ہے کہ لفظ انتِ کی جگہہ اوسکا وہ عضو ذکر کرے کہ جس سے تمام مراد ہوتی ہے
جیسے سر یعنے یون کہے رَأسُکِ عَلَیَّ کَظَہرِ اُمّی یا جگہہ ماں کی بیٹہ کے اور وہ عضو ذکر کرے کہ جسکا دیکہنا حرام
ہو جیسے پیٹ اور ران یا ماں کی جگہہ ذکر کرے اور ذی رحم محرم اپنا خواہ بسبب نسب کے ہو یا دودہ کی یا بسبب
مصاہرت کے یا جماع کے جیسکہ یون کہے اَنتِ عَلَیَّ کَظَہرِ اُختی مِنَ الرَّضَاعِ اَو عَمَّتی مِنَ النَّسَبِ اَو امراَۃِ
ابنی اَو اَبی اَو اُمّ امراَتی اَو ابنتہا پس ان سب صورتوں مین ظہار ہوتا ہے اور اگر ظہار کرنیوالا کفارہ
نہ دے تو عورۃ کو پہنچتا ہے کہ نالش کرے قاضی سے اور قاضی کو لازم ہے کہ جبر کرے اوسپر کفارہ دینے
کے لیے اور قید کرے اوسکو اور نہین ہے کوئی ایسا کفارہ کہ جبر و حبس کیا جاوے اوسکے لیے سوائے کفارہ ظہار
کے اور عورۃ کو ضرر نہین کرتا نہ دینا کفارہ کا اور صحبت وغیرہ کرے خاوند پہلے کفارہ دینے کے تو استغفار
کرے اور پہر دوبارہ وہ حرکت نکرے یہان تک کہ کفارہ دے اور اگر آزاد کیا بعض بردہ کا یعنے آدہا وغیرہ
پہر صحبت وغیرہ کی تو لازم ہے از سر نو بردہ آزاد کرنا نزدیک ابی حنیفہ رحمہ کے ﴿ملا﴾ فَمَن لَّم یَجِد فَصِیَامُ

شَہرَینِ مُتَتَابِعَینِ مِن قَبلِ اَن یَّتَمَاسَّا ۚ فَمَن لَّم یَستَطِع فَاِطعَامُ سِتِّینَ مِسکِینًا ۚ ذٰلِکَ لِتُؤمِنُوا

بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ ۚ وَتِلکَ حُدُودُ اللّٰہِ ۚ وَلِلکٰفِرِینَ عَذَابٌ اَلِیمٌ پس جو کوئی نہ پاوے بردہ پس
اوسپر واجب ہی روزہ رکہنا دو مہینے کا پے در پے پہلے اس سے کہ دونو آپسمین ہاتہہ پہنچاوین پس جو
کوئی نکرسکے یہہ پس کہانا دینا ساٹہہ فقیر کو یہہ حکم اسلیے ہی کہ تابعدار ہو خدا اور رسول اوسکیکے اور یہہ
احکام حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور کافرونکو عذاب دکہہ دینے والا ہوگا ﴿فائدہ﴾ پہر جو کوئی
نہ پاوے تو روزہ دو مہینے کا لگتے تار پہلے اس سے کہ آپسمین چہوین پہر جو کوئی نکرسکے تو کہانا دینا
ساٹہہ محتاج کا یہہ اسواسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور یہہ حدین باندہین ہین اللہ کی
اور منکرونکو دکہہ کی مار ہے ﴿موضح﴾ پہر جو کوئی نہ پاوے بردہ جو آزاد کرے اور یا مقدور نہو اوسے آزاد
کرنیکا تو پہر اوسپر ہے کہ روزے رکہے دو مہینے کے پے در پے جو دو مہینے مین ایکدن روزہ نکہا دے اور
اگر کہاوے کوئی روزہ تو پہر نئے سرسے دو مہینے کے روزے رکہے پہلے بی بی سے ملنے کے پہر اگر دو مہینے
کے روزے رکہنے کی بہی طاقت نہو تو اوسپر ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلانا ہے جو ہر ایک مسکین کو آدہے
صاع گیہونکے یا ایک صاع جو یا مثینہ کے دیوے یہہ حکم ہوا تمیز نقرر لیے مسلمانون تو سچ جانو خدا
تعالے کو اور اوسکے بہیجے ہوئے کو یہہ حکم حدین ہین باندہی ہوئی خدا تعالے کی آسمین کچہہ کم زیادہ نکرو ہر گز اور
واسطے کافرون کے عذاب ہے دکہہ دینے والا جو حکم خدا تعالے کا اور اوسکے رسول کا نہین مانتے
﴿تفسیر﴾ واجب ہے کہ کفارہ پہلے صحبت کرنے وغیرہ کے دے ولیکن اگر جماع کرے فقرا
کہلانیکے درمیان مین تو از سر نو دینا کفارہ کا لازم نہین آتا یہہ حکم یعنے بہر بیان اور تعلیم احکام کے
یعنے تاکہ تصدیق کرو اللہ اور رسول اوسکے کی بیچ عمل کرنیکے شریعت پر کہ مقرر کی ہے قسم ظہار وغیرہ
اور توڑی ہے وہ چیز کہ تہے تم اوسپر ایام جاہلیت مین اور یہہ احکام جو کہ بیان کیے ہمنے کفارہ میں
حدین اللہ کی ہین کہ نہین جائز ہے بڑہنا اونسے ﴿ملا﴾ ﴿مسئلہ﴾ ظہار یہہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی

کہے انتِ علیّ کظہر امّی یا انتِ منّی او عندی کظہر امّی یا انت علیّ کبطن امّی اور مانند اسکے ساتھہ کسی عضو کے ماں کے اعضا میں سے تشبیہ دے مگر ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک کہ اگر ساتھہ کسی اور عضو ماں کے سوائے پیٹ اور پیٹہ اور ستر اور ران کے تشبیہ دے تو ظہار نہیں ہے اور انہیں ظہار ہے اور جو عورتیں کہ بسبب قرابت یا دودہ کے علاقہ کے حرام ہمیشہ کو ہے جیسے دادی اور پہوپہی اور خالہ اور مانند انکیکے اس حکم میں مانند ماں کے ہیں اور اگر کوئی اپنی بیوی کو کہے انتِ علیّ حرامٌ تو امام مالک کے نزدیک اگر وہ مدخولہ ہو تو تین طلاقیں پڑجاتیں ہیں اور غیر مدخولہ ہو تو ایک طلاق پڑتی ہے اور نزدیک امام شافعی کے اگر نیت طلاق یا ظہار کی رکہتا ہو تو طلاق یا ظہار ہوتا ہے اور اگر نیت یمین یعنے قسم کی رکہے کفارہ یمین کا واجب ہوتا ہے اگرچہ یمین نہیں ہوتی ہے اور اگر کچہہ نیت نرکہی کچہہ نہیں ہے اور بموجب ایک قول کے تو بہی کفارہ یمین کا دے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اظہر کے ظہار ہے نیت ظہار کے رکہے یا نرکہے اور بموجب ایک روایت کی یمین ہے کفارہ یمین کا واجب ہوگا اور بموجب ایک روایت کے طلاق ہے اور نزدیک ابحنیفہ رحمہ اللہ کے جو کچہہ نیت رکہے طلاق کی یا ظہار کی یا یمین کی وہی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت حرام کرنے کی رکہے یا کچہہ نیت نرکہے یمین ہے اور اوپر حرام کرنیوالے کہانے اور پینے اور لونڈی کے اپنے پر امام مالک کے نزدیک کوئی چیز اوسپر حرام نہیں ہوتی ہے اور کچہہ کفارہ دینا نہیں آتا اور ایسا ہی مذہب شافعی کا مگر بیچ حرام کرنے لونڈی کے کہ بقول راجح یعنے غالب کے کفارہ یمین کا واجب ہوتا ہے ولیکن لونڈی اوسپر حرام نہیں ہوتی اور نزدیک امام احمد اور ابحنیفہ کے یمین ہے اوسکی توڑنے سے کفارہ یمین کا لازم آتا ہے اور جب شوہر اپنی بیوی سے ظہار کرے بیوی اوسکی اوسپر حرام ہوتی ہے صحبت کرنی اوس سے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ اول کفارہ ظہار کا ادا نکرے اور واجب ہونا کفارہ کا نزدیک احمد کے ساتہہ صحبت کرنیکے لازم آتا ہی اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے قصد صحبت کرنیسے لازم ہوتا ہے اور نزدیک شافعی کے امساک یعنے رکہنے مرد کے سے اپنی بیوی کو بعد ظہار کے اگرچہ ایک ساعت رکہے کفارہ لازم آتا ہے پس اگر فی الحال بعد ظہار کے طلاق دے یا مرجاوے کفارہ واجب نہیں ہوگا اور معنی عود کے آیۃ پہلی میں ہر ایک کے نزدیک یہی ہیں جو کہ گذرے اور کفارہ ظہار کا آزاد کرنا بردہ کا ہے کہ سالم ہو عیب سے اور مؤمن ہو مگر نزدیک ابحنیفہ کے اور ایک روایت کے امام احمد سے آزاد کرنا کافر بردہ کا بہی جائز ہے اور جو کوئی بردہ نپاوے دو مہینے تک پے درپے روزے رکہی اگر ان دو مہینوں کے افطار کرے تتابع فوت ہوا پہر از سر نو دو مہینے کے روزے رکہے اور نزدیک مالک اور ابحنیفہ اور احمد کے صحبت کرنی ان دو مہینوں کی رات میں بہی تتابع کی ہے اور امام شافعی کے نزدیک صحبت رات کی مفسد نہیں ہے اور جو کوئی بسبب مرض یا بڑہاپے یا زیادتی شہوت کے قدرت روزے کی نرکہتا ہو تو ساٹہہ مسکینوں کو طعام دے ہر مسکین کو امام ابو حنیفہ کے نزدیک آدہ صاع گیہوں یا ایک صاع اور اناج اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایک مد اور احمد کے نزدیک ایک مد گیہوں یا آدہا صاع اور غلہ اور بوسہ اور چہونا شہوت سے اور فائدہ اوٹہانا عورت سے بہی ظہار کرنے والے پر حرام ہی جب تک کہ کفارہ ندے نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے اور ظاہر تر روایت کے احمد سے اور تماس یعنے چہونا آیۃ میں انکی

نزدیک مشتمل ان سبکو ہے اور شافعی کے نزدیک تماس فقط جماع ہے سوای جماع کے کوئی چیز اوسپر حرام نہین ہوتی اور اگر کوئی بردہ رکہتا ہو لیکن محتاج اوسکی خدمت کا ہے یا قیمت بردیکی رکہتا ہے لیکن اپنے نفقہ کے لیے محتاج ہے تو نزدیک شافعی اور احمد کے آزاد کرنا اوس بردیکا اور خرید کرنا بردیکا اوس قیمت سے اوسپر واجب نہین اوسکو چاہئے کہ روزہ رکہے اور نزدیک مالک کے روزہ جائز نہین بلکہ لازم ہے کہ بردہ کو آزاد کرے یا خرید کر کر دوسری صورتمین آزاد کرے اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر بردہ رکہتا ہو تو آزاد کرنا اوسکا واجب ہوگا اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور با وجود بردہ کے روزہ رکہنا جائز نہین ہوگا اور اگر قیمت بردیکی رکہتا ہی اور آپ اوسکی احتیاج رکہتا ہی تو اوسکو روزہ رکہنا جائز ہوگا اور ظہار کرنا مالک کا اپنی لونڈی سے صحیح نہین مگر نزدیک مالک کے صحیح ہے اور ظہار ذمی کا نزدیک مالک اور ابحنیفہ کے صحیح نہین اور نزدیک شافعی اور احمد کے صحیح ہے اور ظہار غلام کا چارون اماموں کے نزدیک صحیح ہے اور کفارہ ساتہہ روزون کے ادا کرے مگر نزدیک مالک کے ساتہہ کہانا کہلانیکے بہی روا ہے اگر مالک اوسکا اوسکو دیوے اور کافر کفارہ ساتہہ آزاد کرنے بردیکے یا کہانا کہلانیکے دے سبکے نزدیک اسلیے کہ روزہ اوسکا صحیح نہین ہوتا اور کسی نے کفارہ مین روزہ شروع کیا بعد اوسکے قادر بردے پر ہوا ابو حنیفہ کے نزدیک روزہ چہوڑدے اور بردہ آزاد کرے اور شافعی اور احمد کے نزدیک مختار ہے اگر چاہے بردہ آزاد کرے اور چاہے روزے دو مہینے کے پورے کرے اور مالک کے نزدیک اگر بعد دو تین روز کے بردہ پاوے آزاد کرنا اوسکا لازم ہوگا ورنہ روزے پورے کرے اور دینا کفارونکا حربی اور ذمی کو روا نہین ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کو دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت اپنی خاوند کو کہے انت علی کظہر امی اوسپر چارون اماموں کے نزدیک کچہہ نہین لازم آتا اور جو کوئی بیچ وقت واجب ہونے کفارہ کے سب چیزون سے ناچار ہو کفارہ اوسکے ذمہ پر رہتا ہے جب قادر کسی چیز پر ہو ادا کرے لیکن بعد واجب ہونیکے کسی طرح ساقط نہین ہوتا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نے اوس کو حکم کفارہ کے ادا کرنیکا کیا تو اونہون نے عجز اپنا تینون چیزون سے ظاہر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلانی قوم کے پاس جا اور کہجورین زکوۃ کی اوس سے لے اور اوسکو اپنے کفارہ مین مسکینونکو دے ؎ ع ۱۸ ؎ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ

اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ کُبِتُوۡا کَمَا کُبِتَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ

تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہین ساتہہ خدا اور رسول اوسکے خوار کیا گیا اونکو جیسا کہ خوار کیا گیا اونکو کہ پہلے اونسے تہے اور تحقیق اوتارین ہمنے آیتین واضح اور کافرونکو عذاب خوار کرنے والا ہے ؎ ف ۱ ؎ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ رد ہوے جیسے رد ہوے اونسے پہلے اور ہمنے اوتاری ہین آیتین صاف اور منکرونکو ذلت کی مار ہے ؎ مو ؎ بیشک وہ لوگ جنہون نے مخالفت کی اور باہر نکل گئے حدون خدا تعالے کیسے اور اوسکے بہیجے ہوے کیسے سو وہ لوگ اوندہے گرے جیسکہ اوندہے گرے تہے اگلے لوگ جو تہے اونسے پہلے اور پیغمبرونکی امت اور مقرر ہمنے بہیجین آیتین قرآن کی روشن کہلی صاف دلیلین پیغمبر کے سچ ہونے پر اور واسطے نماننے والون کے ہے عذاب رسوا اور خراب کرنیوالا

ف ۱ گر ہوا است از احمد کہ کفارہ ظہار در روایتی کفارہ یمین بر آن زن نیز واجب است در روایتی اصح عدم وجوب است ۱۲ بحر

ف ۲ یعنی بسبب مخالفت و عداوت رسول ۱۲ م

دو تو جہا ملین ع یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ وَاللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ جسدن کہ اوٹہاویگا اونکو خدا سبکو ایکجگہہ پہر خبر دیگا اونکو اوسچیز کی کہ کی تہی یاد رکہا اوسکو
خدا نے اور اوہنون نے اوسکو فراموش کیا اور خدا سب چیز پر مطلع ہے ف جسدن اوٹہاویگا اللہ
ان سبکو پہر جتاویگا اونکو اونکے کیے اللہ نے گن رکہے ہین اور وہ بہول گئے ہین اور اللہ کے سامنے ہے
ہر چیز مو جسدن اوٹہاویگا اونکو دوبارہ سے خدا تعالے سبکو اکہٹا پہر خبر دیگا اون سبکو وہ کام جو
اوہنون نے کیے تہے دنیا مین سو وہ کام کئے ہوئے اونکے گہیر رکہے ہین خدا تعالے نے اور وہ اونکے تئین
بہول گئے ہین ع تفسیر خبر دیگا یعنے اونکے شرمندہ اور سرزنش کرنیکے لیے اور اونکے حال کے
مشہور کرنیکے لیے اوسوقت اونکو جو رسوائی حاصل ہوگی سبکے سامنے آرزو کرینگے کہ کاشکے جلدی سے ہمکو
دوزخ مین ڈالدین اَحْصٰىهُ اللّٰهُ یاد اور گن رکہا ہے اونکو کہ ذرہ بہی اوس سے چہپا اور چہوٹا نہین اور
فراموش کیا اسلیئے کہ حقیر و سہل جانتا وہنون نے اوسکو وقت کرنیکے اور بہاری امور یا وہی رکہے جاتے
ہین سب چیز پر مطلع ہے اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین م اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰی

مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ کیا نہ دیکہا تو نے کہ خدا جانتا ہے اون چیزونکو کہ آسمانون مین ہین اور اون چیزونکو کہ زمین
مین ہین نہین ہوتا ہے آپسمین بہید کہنا تین شخصونکا مگر کہ خدا چوتہا اونکا ہے اور نہین ہوتا ہے
بہید کہنا پانچ شخصونکا مگر کہ خدا چہٹا اونکا ہے اور نہ کمتر اسنے مگر خدا ساتہہ اونکے ہے اور نہ زیادہ تر اسنے
مگر خدا ساتہہ اونکے ہے جہان ہون پہر خبر دیگا اونکو روز قیامت کی اوسچیز کی کہ کی ہے تحقیق خدا تعالے
ہر چیز کے دانا ہے ف تو نے نہ دیکہا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین نہین
نہین ہوتا مشورہ تین کا جہان وہ نہین اونمین چوتہا اور پانچ کا جہان وہ نہین اونمین چہٹا اور نہ
اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ نہین اونکے ساتہہ جہان کہین ہون پہر جتاویگا اونکو جو اوہنون نے
کیا قیامت کے دن بیشک معلوم ہے اللہ کو ہر چیز مو کیا نجانا تو نے وہ کہ خدا تعالے جانتا ہے
جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین نہین کسی جگہہ تین شخص اکیلے خلوت مین ہون جو چوتہا
اونمین خدا تعالے حاضر اور موجود ہے اوسجگہہ اور نہین پانچ شخص خلوت مین ہون مگر وہ چہٹا اونکا
خدا تعالے حاضر ہے علم سے اور اونکی مصلحت سے واقف ہے اور نہ کم اوسنے جو تین ہون خلوت مین
اور نہ زیادہ اوسنے جو پانچ ہون خلوت مین کچہہ مصلحت کی باتین کرین مگر کہ خدا تعالے اونکے ساتہہ
ہے جسجگہ کہ ہون کیسی ہی خلوت ہو اندہیرے مین یا اجالے مین سب جگہہ کی خبر خدا تعالے کو ہے سب جگہہ
وہ موجود ہے پہر اون مصلحت کرنیوالونکو اوس خلوت کی خبر دیویگا اور جتاویگا قیامت کے دن کہ تمنے وہ
کام فلانے مکان مین فلانے وقت کیا تہا بیشک خدا تعالے سب چیزون سے واقف ہے جاننے والا ہے
ع تفسیر مگر کہ خدا ساتہہ اونکے ہے یعنے جانتا ہے اونکی مصلحتون اور سرگوشی کی بات تو نکو نہین پوشیدہ

اوپر خفیہ باتین اونکی کوئی یہہ سمجھے کہ اللہ تعالے ادمیون کیطرح ساتہہ ہے وہ پاک ہے مکانیت سے مراد علم ہے یعنے وہ جانتا ہے مصلحتین اونکی اور تخصیص تین اور پانچ کی اسلیے ہے کہ یہہ نازل ہوئی منافقون کے حق مین اور وہ حلقے بناکر بیٹہتے تہے سرگوشی کرنیکے لیے واسطے غصہ دلانے مومنونکے بقدران دو عددونکے پس کہا گیا کہ نہین سرگوشی کرتے اونمین سے تین اور نہ پانچ اور نہ کم ان عددونسے اور نہ زیادہ مگر اللہ ساتہہ اونکے ہے سنتا ہے جو کچہہ وہ کہتے ہین اور بعض نے کہا کہ تخصیص ان عددونکی اسلیے ہوئی کہ عادت یہہ ہے کہ مشورہ کرنیوالی ایک جماعت ہوتے ہین عقلمندون اور تجربہ کاردون مین سے اور کمتر عدد اونکے دو ہوتے اور زیادہ ہوتے ہین پانچ تک چہہ تک باقتضائی حال کے پس ذکر کیا اللہ عزوجل نے تین اور پانچ کو اور فرمایا وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ پس دلالت کی اسنے اوپر دو اور چار کے اور فرمایا وَلَآ اَكْثَرَ پس دلالت کی اسنے اوپر جو قریب ہے اوس عدد کی ہے ساتہہ ہر چیز کی دانا ہے پس جزا دیگا اونکو اوپر ۸ **مدلہ** اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ کیا اندیکہا تونے طرف اونکی کہ منع کیا گیا اونکو آپسکی راز کہنے سے یعنے یہود کہ راز اونکا مسلمانون کی ایذا مین تہا واللہ اعلم پہر عود کرتے ہین اوسچیز مین کہ منع کیا گیا اونکو اور آپسمین راز کہتے ہین درباب گناہ اور تعدی اور نافرمان برداری پیغمبر کے اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین تجکو ساتہہ اوس کلمہ کے کہ دعا نہین کی ہے خدانے ساتہہ اوسکے یعنے بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہتے ہین یعنے مرگ تجپر ہو اور کہتے ہین اپنے دل مین کیون نہین عذاب کرتا ہے ہمکو خدا بسبب اوسچیز کے کہ کہتے ہین ہم یعنے اگر پیغامبر سچا ہے تو چاہیے کہ ہمکو عذاب پہنچتا واللہ اعلم بس ہے اونکو دوزخ داخل ہونگے وہان پس بری جگہہ ہے دوزخ ۸ **فـ** ۸ تونے ندیکہی جنکو منع ہوئی کانا پہوسی پہر وہی کرتے ہین جو منع ہوچکا ہے اور کانمین باتین کرتے ہین گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بیحکمی کی اور جب آوین تیرے پاس تجکو دعا دین جو دعا نہین دی تجکو اللہ نے اور کہتے ہین اپنے دلمین کیون نہین عذاب کرتا اللہ ہمکو اسپر جو ہم کہتے ہین بس ہے اونکو دوزخ پیٹہین گے اوسمین سو بری جگہہ پہنچے **فا** ۸ **مو** ۸ اے ندیکہا تونے اون لوگونکو جنکو منع کیا خلوت مین بیٹہہ کر باتین کرنیکے چپکے کہ نہ کیا کرو چپکی باتین خلوت مین پہر وہ لگے کرنے وہی کام جو منع کیا تہا سو وہ لوگ باتین خلوت مین کرتے ہین ویسی جسمین گناہ ہوتا ہے جو عیب اور نا انصافی مسلمانونکے حق مین کرتے ہین اور نافرمانی پیغمبر کی کرتے یہہ بہت برا ہے اونکے حق مین اور جب آتے ہین یہود تیرے پاس اے محمد سلام کہتے ہین تجکو ساتہہ اوسطرح کے جو نہین کہا سلام تجکو اسطرح خداتعالے نے اور کہتے ہین یہودی اپنے دلون مین کہ کیون نہین عذاب ہمکو کرتا خداتعالے اس سبب سے جو ہم کہتے ہین محمد کو اگر وہ پیغمبر ہے سو فرماتا ہے خداتعالے حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ الخ بس ہے اور کفایت کرے یہود یونکو دوزخ جو داخل ہونگے اوسمین پہر بہت بری جگہہ ہے دوزخ ۸ **ع** ۸ **تفسیر** یعنے سرگوشی اور مشورہ اونکا درباب گناہ اور تعدی اور نافرمانی پیغمبر کے ہے یعنے آپسمین کہتے کہ نافرمانی رسول کی کرو اور مومنونکو ایذا پہنچاؤ اور تقصیر یا دی

یین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا علیہ السلام لشکر کسی طرف بہیجتے تو یہود و منافقون کے ساتھہ جمع ہوکر آپسمین سرگوشی
کرتے اور اشارے مومنونکی طرف کرتے اسطرح کہ مومنونکے خیال مین قتل یا شکست اوس لشکر کی آتی اور مومن
اس سے غمگین ہوتے جب یہہ سرگوشیان اونکی بہت ہوئین تو مومنون نے جناب پیغمبر خدا سے ظاہر کیا آپنے
اونکو منع فرمایا کہ مومنون سے الگ ہوکر آپسمین سرگوشی نکرین اونہون نے دو تین روز باز رہکر پہر وہی طور
اختیار کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی اَلَمْ تَرَ الخ اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین الخ وہ دعا یہود کی تہی کہ جب
آنے کے جناب آنحضرت مین کہتے تہے اَلسَّامُ عَلَیْکَ اور آنحضرت فرماتے تہے وَعَلَیْکُمْ اور سام معنے موت
کے ہے جب عائشہ نے یہہ کلمہ یہود کا سنا تو غصہ ہوئین اور کہا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْکُمْ
آنحضرت نے فرمایا نرمی کر اے عائشہ اور سختی نکر عائشہ نے کہا کہ نہین سنا آپنے کہ انہون نے کیا کہا آنحضرت نے
فرمایا کہ نہین سنا تونے کہ مینے کیا کہا دعا بلا و نہین پڑی مینے اور بد دعا میری اونکے حق مین مستجاب
ہوتی ہے اور بس ہے اونکو دوزخ الخ یعنے یہہ عذاب رسول کی ایذا کی سزا مین اونکو کفایت کرتا ہے

ع یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْۤ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اے مسلمانون جو آپسمین راز کہو پس چاہیے کہ راز
نکہو درباب گناہ اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کی اور راز کہو درباب نیکی کاری اور پرہیزگاری کے اور
ڈرو خدا سے کہ طرف اوسکے حشر کیے جاؤ گے ف اے ایمان والو جب کانون بات کرو تو مت کرو
..... بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بےحکمی کی اور بات کرو احسان کی اور ادب کی اور
ڈرتے رہو اللہ سے جسکے پاس جمع ہوؤ گے مو اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو جسوقت کہ
تم خلوت مین باتین کرو تو چاہیے کہ نہ ایسی باتین کرو کہ جسمین گناہ ہو اور بےانصافی ہو اور نافرمانی
پیغمبر ہو جیسکہ یہود اور منافق کرتے ہین بلکہ خلوت مین باتین کرو نیک کامونکی اور گناہون سے بچنے
کی اور ڈرو اوس خدا تعالے سے جو اوسکے سامنے تم سب اکٹہے حاضر ہوؤ گے قیامت کے دن ع
تفسیر یا ایہا الذین امنوا یعنے اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو ساتھہ زبانون اپنے کے اس صورت مین
خطاب ہے منافقونکو اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خطاب مومنون حقیقی ہی کو ہے اِذَا تَنَاجَیْتُمْ الخ یعنے جب آپسمین
مشورہ کرو نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود اور منافقونکے مشورون اونکے مین اور راز کہو تو درباب نیک کاری
یعنے ادای فرائض کے اور پرہیزگاری کے یعنے ترک گناہون کے جمع کیے جاؤ گے یعنے حساب کے لیے پس جزا
دیگا تمکو اون چیزون کی کہ مشورہ کرتے ہو بہلا یا برا ع اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین ہے
کہ راز کہنا برا کار شیطان کیسے ہے تو غمگین کرے مسلمانونکو اور نہین ہے کچہہ نقصان پہنچانیوالا اونکو مگر خدا
کے ارادے سے اور خدا پر چاہیے کہ توکل کرین مسلمان ف یہہ جو ہی کانا پہوسی سو شیطان کا کام ہے
کہ دلگیر کرے ایمان والونکو اور وہ انکا کچہہ نہ بگاڑیگا بن حکم اللہ کے اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین ایمان
والے مو سوا اسکے نہین یعنے مقرر بیشک خلوتمین باتین کرتے ہین یہودی اور منافق شیطان

کے بہکانے سے سو ادن باتین کرنیوالونکو اپنی باتین اچہی لگتی ہین اسواسطے کہ غمگین کرین مسلمانونکو
ان باتون سے اور دراصل شیطان انکا بہکانا کچہہ بگاڑ نسکیگا مسلمانونکا کام مگر اتنا جتنا کہ تقدیر مین خدا تعالی
نے مقرر کر رکہا ہے اپنے حکم سے دنیا ہی ہوگا اوس سے زیادہ نہوگا پہر چاہیئے کہ مسلمان اوپر خدا تعالی ہی کے
بہروسا کرین مومن جو ایمان لائے ہین سب اپنے کام اوسیکو سونپ دیوین ۃ عــہ ۃ تفسیر بدراز
کہنا گناہ اور تعدی کا شیطان کے اچہا کر دکہانے سے ہے تو غمگین کرے ـــــ شیطان .....
اور نہین ہے یعنے شیطان یا غم اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے اوسکے علم اور قضا و قدر سے توکل کرین سونپین امر
اپنا طرف اللہ کے اور پناہ مانگین ساتہہ اوسکے شیطان سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً
فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ رواہ فی المعالم ۃ بحر مدارک ۃ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰہُ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ اے مسلمانون جب کہا
جاوے تمکو کہ کہل کر بیٹہو مجلسون مین پس کشادہ کرو جگہہ کو تا کشادہ کرے خدا تمہارے لیے ہر مشکل
کو اور جب کہا جاوے اوٹہہ کہڑے ہو پس اوٹہہ کہڑے ہو تا بلند کرے خدا مرتبے واسطے اونکے کہ ایمان
لائے ہین تم مین سے اور اونکے کہ دیا گیا ہی اونکو علم اور خدا ساتہہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ۃ فتح ۃ
اے ایمان والون جب تمکو کہیے کہل بیٹہو مجلسونمین تو کہل جاؤ اللہ کشادگی دے تمکو اور جب کہیے
اوٹہہ کہڑے ہو تو اوٹہہ کہڑے ہو اللہ اونچے کرے اونکے جو ایمان رکہتے ہین تم مین اور علم ٹہرے درجے
اور اللہ خبر رکہتا ہے جو کرتے ہو ۃ مو ۃ اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت کہین تمکو اگر کشادہ
ہو بیٹہو مجلس مین تو تم کشادہ ہو بیٹہو کشادہ کرے خدا تعالے تمہارے واسطے قبر مین مکان اور بہشت مین
بہی اور جب کہین تمکو کہ اوٹہو نماز کے واسطے یا کسی کام نیک کرنیکے لیے تو اوٹہہ کہڑے ہو تم بغیر تکرار کے تو
بلند کرے خدا تعالے درجے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور حکم پیغمبر کا بجا لاتے ہین
اونکے درجے بہشت مین بلند ہین اور وہ لوگ جن لوگونکو دیا ہے خدا تعالے نے علم ساتہہ ایمان کے یعنے
مومن اور عالم کے درجے بہت بڑے ہین مومن بے علم سے اور خدا تعالے اون کامون سے جو تم کرتے
ہو واقف اور خبردار ہے کچہہ چہپا ہوا نہین اوس سے ۃ تفسیر ۃ بڑے درجے یعنے دنیا مین بہی بڑا مرتبہ
اور شرف ہوتا ہے اور آخرت مین بہی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب پڑہتے وہ یہہ آیۃ تو کہتے اے لوگون
سمجہو تم اس آیۃ کو اور چاہیئے کہ رغبت دلاوے تمکو یہہ آیۃ علم کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہے عِبَادَۃُ الْعَالِمِ یَوْمًا وَاحِدًا اَلْعَدْلُ عِبَادَۃَ الْعَابِدِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً اور یہہ بہی حضرت سے منقول ہے کہ شفاعت
کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پہر علما پہر شہید پس بڑا جان مرتبہ مین اوسکو کہ واسطہ
ہے درمیان نبوۃ اور شہادت کے یعنے علمارکو بسبب شہادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس
سے منقول ہے کہ اختیار دیے گیے سلیمان علیہ السلام درمیان علم اور مال اور ملک کے یعنے حکم الٰہی ہوا
کہ ان تینون چیزونمین سے جو چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا سلیمان نے علم کو پہر دیا اللہ نے مال اور

فضیلت علم

ملاک ساتہہ علم کے اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف ابراہیم کے یا ابراہیم انی علیم
احب کل علیم اور بعض حکماء سے منقول ہے کہ کاشکے جانتا مین کونسی چیز پائی اوسنے کہ نہ پایا اوسنے علم
لو اور زہیری سے ہے کہ علم ذکر یعنے مرد ہے پس نہین دوست رکہتے اوسکو مگر مرد لوگون سے اور علم کتنے قسم کا
ہے پس اشرف اونکا وہ ہے کہ اشرف ہو باعتبار مضمون کے ڈھمد ڈ کشادہ کرے یعنے قبر مین یا منازل
بہشت مین یا کہلنا سینہ کا مراد ہے اور آیا ہے کہ ایک جماعت اصحاب بدر سے پیغمبر علیہ السلام کی مجلس مین
آئے اور آنحضرت توقیر اونکی کیا کرتے تہے اور اوسوقت مجلس مین جگہہ نہتہی آنحضرت کے سامنے کہڑے رہے
اور کسی نے اونکو جگہہ ندی آنحضرت کو یہہ امر ناگوار رہا اور بعضونکو کہ آپکے پاس بیٹہے تہے فرمایا اوٹہو وہ اوٹہے
اور بدر والون کے لیے جگہہ ہوگئی اور جو کہ اوٹہے تہے اونکو یہہ امر ناگوار ہوا اور آنحضرت نے اونکے چہرے سے یہہ امر
معلوم کیا حق تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی اور بقول قتادہ رض کے لوگ آنحضرت کی مجلس مین آپسمین حرص کرتے
تہے کہ آپکے پاس بیٹہین اور آنیوالونکو دیکہہ کر آپسمین سمٹ بیٹہتے اور جگہہ مین تنگی کر دیتے یہہ آیۃ نازل ہوئی
اور بقول بعض کے یہہ فعل اونکا روز جمعہ کے تہا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لا یقیمن احدکم الرجل من
مجلسہ ثم یخلفہ فیہ ولکن تفسحوا اور یہہ بہی فرمایا کہ نہ اوٹہادے کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو دن جمعہ کے
ولیکن چاہیے کہ کہے افسحوا یعنے کہل بیٹہو یہہ دونون روایتین معالم مین ہین اور بقول مجاہد اور اکثر مفسرون
کے معنے یہہ ہین کہ جب کہا جاوے تمکو کہ اوٹہو نماز کے لیے یا جہاد کے لیے یا ہر خیر و حق کے لیے پس اوٹہو
اوسکے لیے اور قصور نکرو اور کتاب موضح مین لکہا ہے کہ جب صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس
مبارک مین بیٹہتے اگر کسیکو واسطے کسی مہم اور کام کے طلب کرتے تو اوٹہنا نہ چاہتا ٭ سو یہہ آیۃ نازل ہوئی اور
سچ تو یہہ ہے کہ محبت اونکی بہ نسبت حضرت کے اسی قدر تہی کہ ایکدم ولحظہ جدائی نچاہتے تہے اور اسیلیے بشرف
یرفع اللہ الذین امنوا منکم درجات کے مشرف ہوئے اور معالم مین ہے کہ خدا نے ساتہہ قول اپنے الذین
اوتوا العلم درجات کے خبر دی اسکی کہ رسول اوسکا صواب پر ہے اسمین کہ حکم کرتا ہے اہل بدر کی توقیر
واکرام کا اور اہل بدر مستحق اکرام کے ہین اور مومن تابع حکم پیغمبر کے ہوکر اکرام بدریونکا کرتے ہین اور مجلس
مین اونکو جگہہ دیتے ہین ثواب پاوینگے اور درجے اونکے بلند ہونگے اور درجہ علمائی مومنونکا بالاتر
غیر عالم سے ہوگا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ درمیان درجہ مومن غیر عالم کے اور درمیان درجہ
عالم کے مقدار دوڑنے گہوڑے تیز رو کے تفاوت ساٹہہ برس کے ہوگا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا جو شخص
چلے علم کی راہ سہل کرتا ہے اللہ اوسکے لیے راہ جنت کی راہون مین سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو
اپنے طالب علم کے رضا کے لیے اور تحقیق آسمان اور زمین اور مچہلیان پانی مین دعا کرتی ہین طالب علم
کے لیے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے سارے ستارون
پر عالم وہی ہین وارث انبیاء کے بلاشبہ انبیاء نے نہین میراث مین چہوڑے ہین دینار اور نہ درہم سوائے
اسکے نہین کہ میراث مین چہوڑا ہے اونہون نے علم کو پس جسنے لیا علم لیا حصہ پورا اور ابن عمر رض فرماتے
ہین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ الخ یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے

دو مجلسون پر اپنے مسجد مین اون دونون مجلسون والون مین سے ایک تو وہ تھے کہ دعا کرتے تھے اللہ تعالے
سے اور رغبت کرتے تھے طرف اوسکے اور دوسری مجلس والے سیکھتے تھے فقہ اور سکھاتے تھے فقہ فرمایا آپ نے
کہ دونون مجلسین بھلائی پر ہین اور ایک اون دونون مین سے افضل ہے بہ نسبت دوسرے کے اسپر وہ یعنے
عابد پس دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے اور اسپر یہہ یعنے عالم پس سیکھتے ہین فقہ
اور سکھاتے ہین فقہ جاہل کو پس یہہ افضل ہین اور مین بھی بھیجا گیا ہون تعلیم ہی کرنیکے لیے پھر بیٹھے
حضرت اہل علم ہی مین روایت کین یہہ دونون حدیثین معالم مین اور یہہ بھی فرمایا علیہ السلام نے
فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَے الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَے اَدْنٰكُمْ ف۱ اور یہہ بھی فرمایا اَلنَّاسُ عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ وَسَائِرُ النَّاسِ كَالْهَمَجِ ف۲ اور
اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم اور عالم اور مذمت جہل و جاہل کے بہت ہین یہہ جو
مذکور ہوئین کفایت کرتے ہین اور بغیر علم کے پہنچنا کسی خیر کو ممکن نہین رسول علیہ السلام نے فرمایا
کہ عامل یعنے عابد بے علم فساد زیادہ اوس سے کرتا ہے کہ صلاح کرے انتہی صدق رسول اللہ علیہ وسلم
اسلیے کہ بغیر علم کے پاکی نجاست سے بھی نہین میسر ہوتی تو وہ عمل بموجب شرائط اوسکے بجا لانا کیا جانے اور
اسی سبب سے بزرگون اہل تحقیق نے عابد و زاہد بے علم کو کہلونا شیطان کا کہا ہے امام غزالی منہاج مین
فرماتے ہین کہ اگر کوئی خدا کی ایسی عبادۃ کرے جیسے ملائکہ ساتون آسمانون کے کرتے ہین اور اوسکو علم
نہو تو وہ جملہ ریاکارون مین سے ہے انتہی اور یہہ ظاہر ہے اسلیے کہ ہر چند عبادت بشوق و کثرت کرے
لیکن چونکہ شرائط اور مفسدات عبادت کے اور طریقہ اوسکا کہ لائق قبولیت کے ہے نہین جانتا اوپر
فائدہ عبادت کا مترتب نہین ہوتا اور رنج بے فائدہ کھینچتا ہوتا ہے اور جملہ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا
حَامِيَةً ف۳ سے ہوگا نعوذ باللہ منہ اور چونکہ علم اول اور اصل تمام اشیاء کا ہے اور مدار کار دونون عالم کا
علم پر ہے سیکھنا اوسکا ہر ایک مرد و زن پر فرض ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ اور یہہ بھی آیا ہے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ ف۴ اور علم اول اور اصل اللہ تعالے کی تمام
صفتون کا ہے اول صفت کہ اوسکی ذات خاص سے تعلق رکھتی ہے علم اوسکا ہے ساتھہ ذات باکمال
اپنے کے اور آیہ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا بھی ظاہر کرنیوالے شرف علم کی ہے اور یہی بھید ہے ف۵ اس
حدیث کے مضمون مین اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ ف۶ اور یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک نظر
طرف عالم کے بہت پیاری ہے نزدیک خدا کے ایک برس کی عبادت سے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو
شب بیدار رہے اور یہہ بھی فرمایا کہ بڑی شریف اہل جنت کے علماء امت میری کے ہین اور یہہ بھی فرمایا
عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ف۷ اور اسلیے علم کو شریف تر عبادۃ سے کہا ہے لیکن چونکہ علم بغیر عمل کے کام
نہین آتا بلکہ موجب عذاب اور خرابی کا ہے اور مقرر ہونا علم کا محض عبادت کے لیے ہے عمل کرنا ضرور ہے
پس علم جڑ ہے اور عمل پھل اور خلاصہ اوسکا پہلے علم حاصل کرکے پھر عمل کرنا چاہیے اور جو علم کہ سیکھنا اوسکا
فرض ہے علم توحید ہے اور عقائد ضروری اور احکام شرعی جیسے عبادات خمسہ اور علم احکام کہ متعلق دل
کے ساتھہ ہین واسطے پاک کرنے دل کی برائیون سے کہ موجب دوری کی اللہ تعالے سے اور باعث

ف۱ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسی فضیلت میری ادنیٰ پر تمہارے ۱۲
ف۲ یعنی عالم ہین یا طالب علم اور باقی لوگ [illegible] ہین ۱۲
ف۳ یعنی عمل کرنیوالے تھکنے والے جاوینگے آگ جلتی مین ۱۲
ف۴ اور علم کو ڈھونڈو اگرچہ چین مین ہو ۱۲
ف۵ [illegible] فضیلت علم کی [illegible] عبادت [illegible] ۱۲ منہ
ف۶ یعنی دیکھنا عالم کے چہرہ کا عبادت ہے ۱۲
ف۷ یہہ حدیث بعضون نے موضوعات مین لکھا ۱۲ منہ

دوزخ کے ہین اور اسی علم کو شریعت باصطلاح اہل اور تصوف کہتے ہین اگرچہ اکثر اونکا حقیقت مین حاصل فقہ
کا ہے اور علم معاملات فقہ سے فرض کفایہ ہے کہ جو بعضے لوگ سیکہین اور لوگ اوسکے نہ سیکہنے مین گنہگار اور
ماخوذ نہین ہوتے و لیکن چونکہ کرنے بعض معاملات سے مانند خرید و فروخت کہانے پینے کی چیزون کے اور
نکاح وغیرہ کے ہر شخص کو چارہ نہین ہے سیکہنا اوسکا بہی ہر ایک پر لازم ہے چاہیے کہ وہ بہی مجملاً حاصل کرے
بعد اوسکے اگر خدا توفیق دیوے عبادت اور یاد خدا اور فقر کیطرف متوجہ ہو وے والا کار و کسب ضروری دنیا کے
مین مشغول ہووے اور تو بہی بسبب علم کے اکثر موجبات گناہ اور عذاب سے محفوظ رہیگا اور جاننا چاہیئے کہ قدر ضرورت
بلکہ زیادہ اوس سے تمام علوم مذکورہ اور علوم دینی بہی اس کتاب مین کہ تفسیر کتاب رب الارباب کی ہے
لکہے گئے ہین اگر کوئی اس نسخہ مبارکہ ہی کے سیکہنے پر ہمت لگاوے اور اسکو ملحوظ و محفوظ رکہے اور اسپر عمل کرے
تو البتہ فضل آلہی سے موافق ہمت اپنی کے اپنے مقصد کو پہنچیگا حتے کہ طالب وصل خدا کا بہی مطلب حاصل ہوگا
اسلیے کہ اسباب اوسکے بہی اسمین سب مذکور ہوئے ہین اور تائیداً فضال من جانب اللہ ہے اور جو علوم
اس تفسیر مین مذکور ہوے ہین اونکے سواے اور علوم زائد بلکہ ممنوع ہین سواے علم صرف اور نحو کی اور کچہہ
اور علم کہ طالب علم کو حاصل کرنا اونکا ضروری ہے اور طالب حق اور آخرت کو وہ بہی ضرور نہین رہا علم منطق
وغیرہ کہ اکثر طالب علم اس زمانے کے اوسکی طرف متوجہ رہتے ہین محض ممنوع اور دور کرنیوالا حق سے ہے اور
صرف اوقات اوسمین ضائع کرنا عمر کا ہے بیچ کتاب عمان فقہ حنفی کے لکہا ہے کہ تعلیم منطق کی مانند بیچنے
شراب کے ہے اور فتاوی برہنہ مین ظہیری اور خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ سیکہنا علم کلام کا زیادہ قدر حاجت
سے حرام ہے اور یہی کہتے ہین امام مالک اور شافعی اور احمد اور اگلے امام حدیث کے اور سفیان ثوری
رحمہم اللہ اور در المختار شرح تنویر الابصار مین لکہا ہے کہ سیکہنا علم کا فرض عین ہے اور وہ وہ علم ہے کہ جسکی
حاجت پڑتی ہے دین مین اور فرض کفایہ ہے اور وہ وہ ہے کہ زیادہ ہو اس سے واسطے نفع غیر کے اور
مستحب ہے وہ کمال پیدا کرنا ہے علم فقہ اور علم قلب مین اور حرام ہے وہ علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل
اور علم طبائعیین اور سحر اور کہانت ہین اور داخل ہے فلسفہ مین منطق اور اسی قسم سے ہے علم حرف اور
موسیقی اور مکروہ ہے وہ اشعار مولدین کے قسم غزل اور جہوٹے مضمونون سے اور مباح ہے جیسے وہ
اشعار اونکے جنمین سبکی کی مضمون نہین ہین کذا فی فوائد شتے من الاشباہ والنظائر تمام ہوا مضمون در المختار
کا اور تحفۃ الفقہ مین کبیری سے لایا ہے کہ مستحب ہے کہ سیکہے آدمی طب بقدر اسکے کہ بچے اوس سے بدنکی مضر
چیزون سے اور پہلے جو گذرا اوس سے ظاہر ہوا کہ کوئی شغل بعد اداے فرائض آلہی کے بہتر سیکہنے اور سکہانے
علم کے سے نہین ہے حتے کہ رسول علیہ السلام نے عالم کے سونیکو بہتر جاہل کی عبادت سے فرمایا ہے پس
واسطے اوسپر کہ بسبب غریب نفسانی اور بہکانے شیطان کے اس امر شریف سے محروم رہے اور تمام فضائل
دینی اور دنیوی کے سے بے نصیب ہووے ہر فریق کے لوگ کہ اس زمانہ مین بہت ہی کم اپنے مقصد کو
پہنچتے ہین بسبب اسی کے علمی اور بدعملی کے ہے خصوصاً اکثر صوفی صورت اس زمانے کے کہ احکام طہارۃ کے بہی نہین
جانتے ہین اور نقارہ واصل ہونیکا طرف خدا کے بجاتے ہین نبہنا اللہ علے جمیع مرضیاتہ سعادت دارین

کے طالب کو چاہیے کہ کاہلی اور ملال سے دور ہو کر بیچ سیکھنے علم و عمل کے چست و مستغرق ہووے او نیت
خیر اور اخلاص علم سیکھنے اور سکھانے مین نگاہ رکھے اور جس علم مین غرض دینی نہو اوس سے دور رہے کہ مشغول ہونا
اوسمین ضائع کرنا عمر کا اور دور کرنیوالا خدا تعالے سے اور غصہ دلانے والا اوسکا ہے اور سیکھنا علم دینی کا بہی
اخلاص سے کرے اسلیے کہ وہ بہی اگر نیت فخر اور دنیا طلبی اور محبت جاہ و ریاست سے ہو تو مثل علم غیر دینی
کے ہوتا ہے نعوذ باللہ منہ اور چاہیے کہ عالم باعمل اور صالح سے علم سیکھے اسلیے کہ اوسکی صحبت بہی مفید و
موثر ہوتی ہے بخلاف صحبت عالم بے عمل کے کہ اوس سے گمراہ ہوتا ہے اور ہر کسیکو اوستاد نبناوے تا ادائے
حقوق اونکیسے عاجز ہو کر بدکار نہووے اور حقوق و آداب اوستاد کے زیادہ اس سے ہین کہ یہان لکہے جاوین
اور یہان ایک قول مرتضی علی رضی اللہ عنہ کا کافی ہے کہ فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا اِنْ شَاءَ بَاعَ وَاِنْ شَاءَ
اَعْتَقَ اور امام نافع مدنی نے فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ قَرَأْتُ عَلَیْہِ ذکر کیا اسکو جامع الرموز مین اور ایسا بہی شرح نقایہ مین اوستاد
نہ پکڑے کہ بعد واقف ہونیکے اوسکے بعض افعال و اقوال پر بدظنی اور بے ادبی دلمین پیدا ہو اور اوستاد او
معلوم کر کر ناخوش ہووے اسلیے کہ اوستاد کی ناخوشی بڑی بہاری بات ہے جتنے کہا ہے علما نے کہ اوستاد کے
نافرمانکو جنت کی بو بہی نہین پہنچیگی شیخ اکبر فتوحات مین ابن سیرین سے لائے ہین کہ کہا یہہ علوم دین
ہین دیکہو کس سے لیتے ہو اوسکو اور کہا کہ نیشاپور مین قاضی ابو بکر سے کچہہ حدیث نہ لکہی مین نے کہ متکلم
اشعری مذہب تہا اگرچہ اسنادین عالی رکہتا تہا پس اسلیے چاہیے کہ سوای صالح کے علم نہ سیکھے اور اگر نادان
کسیکو اوستاد کرے اور بعد سیکھنے علم کے کچہہ اوسمین موجب بدظنی کا پاوے تو بہی ادب اپنی جانب سے
چہوڑے نہین اور اوسکے اوس کام کو سپرد بخدا کرے بلکہ اوسکے حق مین دعا کرے کہ خدا تعالے اوسکو
اوس کام سے باز رکہے اور بسبب اسی بدظنی اور بے ادبی اور نہ ادا کرنے اوستادونکے حقوق کے اور نہ نگاہ
رکہنے حرمت اور آداب اونکیکے ہے اس زمانہ مین کہ اکثر طالب علم اپنے مقصودونکو نہین پہنچتے ہین اور برکت

علم کو نہین پہنچتے ہین ۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۞ اے مسلمانون جب چاہو

کہ راز کہو ساتہہ پیغمبر کے پس آگے دو پہلے راز کہنے اپکے سے خیرات کو یہہ کام بہتر ہے تمہارے لیے اور بہت
پاکیزہ پس اگر نپاؤ تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتہہ اوس آیت کے کہ
آتی ہے واللہ اعلم فتح اے ایمان والون جب تم کان مین بات کہو رسول سے تو آگے دہر لو پہلے بات
کہنے سے خیرات یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت ستہرا پہر اگر نپاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ موضح
اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم چاہو کہ چپکی باتین کرو پیغمبر سے تو پہلے چپکی باتین کرنے سے کچہہ
خیرات دو محتاجون کو پہر بات کرو چپکے پیغمبر سے صلے اللہ علیہ وسلم یہہ پہلے خیرات دینا بہتر ہے تمہارے واسطے
اور بہت پاکیزہ ہے پہر اگر نپاؤ تم کچہہ صدقہ دینے کو تو پہر خدا تعالے بخشنے والا مہربان معاف کریگا ایسے گناہ
جو لاچاری سے ہون ۞ تفسیر مہربان ہے بیچ اجازت دینے سرگوشی کے بغیر صدقہ کے کہا بعضون نے کہ
رہا یہہ حکم دس رات دن پہر نسخ کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ نہین رہا یہہ حکم مگر ایک ساعت دن کے پہر نسخ کیا

کیا اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کتاب اللہ کی اس آیۃ پر نہین عمل کیا کسی نے پہلے میرے اور نہ عمل کریگا اسپر کوئی
بعد میرے تہی میرے پاس ایک دینار پس صرف کیا مینے اوسکو کہ تہا مین کہ جب سرگوشی کرتا حضرت سے تصدق کرتا
ایک درہم اور پوچہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پس جواب دیا حضرت نے اونکا کہا مینے
یا رسول اللہ کیا ہے وفا فرمایا توحید اور گواہی دینی لا آلہ الا اللہ کی کہا مینے کیا ہے فساد فرمایا کفر اور شریک کرنا
ساتہہ اللہ کے کسیکو کہا مینے اور کیا ہے حق فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت یعنے حکومت جب پہنچے طرف
تیرے کہا مینے اور کیا ہے حیلہ فرمایا ترک کر حیلہ کو کہا مینے اور کیا لازم ہے مجہپر فرمایا طاعت اللہ کی اور اطاعت
اوسکے رسول کی کہا مینے اور کیونکر دعا کرون مین اللہ تعالے سے فرمایا ساتہہ صدق اور یقین کے کہا
مینے اور کیا مانگون مین اللہ تعالے سے فرمایا عافیت کہا مینے اور کیا کرون مین واسطے نجات نفس اپنے
کے فرمایا کُلْ حَلَالًا وَ قُلْ صِدْقًا کہا مینے اور کیا ہے سرور فرمایا جنت کہا مینے کیا ہے راحت کی چیز فرمایا
ملنا اللہ تعالے سے پس جب کہ فارغ ہوا مین ان مسائل کے پوچہنے سے نازل ہوا نسخ اسکا **مد** ۴
مہربان ہے اوس شخص پر کہ کچہہ صدقہ کے لیے اپنے پاس نرکہے اور نہ لاوے اور آیا ہے کہ مؤمن لوگ پیغمبر
علیہ السلام کے ساتہہ بہت سرگوشی کرتے تہے اور ہر طرح کی چیزین سرگوشی مین پوچہتے تہے تا آنکہ پیغمبر
علیہ السلام پہ تنگ ہوئی حق تعالے نے رسول علیہ السلام کی تخفیف کے لیے یہہ آیۃ بہیجی لوگ سرگوشی
سے باز آئے اور بقول بعض کے تونگر بہت سرگوشی کرتے تہے اور فقرار رسول علیہ السلام کی صحبت سے دور
رہتے یہہ امر آنحضرت کو ناگوار معلوم ہوا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ یہہ جو حکم نازل ہوا
سوائے علی رض کے کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ منجملہ اونکے مناقب سے ہے اور پہر یہہ حکم منسوخ ہوا
اور کہا ہے علمار نے کہ یہہ حکم ایک ساعت سے زیادہ نہتا اور اوسی ساعت مین مرتضی علی رض نے ایک دینار
فقرار پر تصدق کی اور آنحضرت سے سرگوشی کی اور بعد ایک ساعت کے آیۃ ءَاَشْفَقْتُمْ اوتری اور وہ حکم
منسوخ ہوا اور اجازت سرگوشی کی بغیر پہلے دینے صدقہ کے پائی ۴ **بجم** ۴ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ط فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ آیا ڈرے تم اس سے کہ آگے دو پہلے سرگوشی کرنے اپنے سے خیرات کو پہر
جب نکیا تمنے اور درگذر کیا خدا نے تمسے پس بارے برپا رکہو نماز کو اور دو زکوۃ کو اور فرمان برداری کرو خدا
کی اور اوسکے رسول کی اور خدا خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو ۴ **فـ** ۴ کیا تم ڈر گئے کہ آگے
رکہا کرو کان کی بات سے خیراتین سو جب تمنے نہ کیا اور اللہ نے معاف کیا تو اب کہڑی رکہو نماز اور دیتے
رہو زکوۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچہہ تم کرتے ہو ۴ **مو** ۴ اے مسلمانو
تم ڈرتے ہو سو تمپر دو بہر ہوا کہ پہلے خیرات کرو کچہہ چپکے بات کرنے سے پہر جب کہ تم نکرو خیرات تو پہر بخشا خدا تعالے
نے تمکو اور تم قائم رکہو نماز کو جو وقت پر ادا کرو اور دو مال زکوۃ کا اور حکم برداری کرو خدا تعالی کی اور اوسکے
رسول کی اور خدا تعالے جانتا ہے وہ سب کام جو تم کرتے ہو ظاہر اور باطن مین ۴ **ع** ۴ **تفسیر** یعنے
کیا ڈرے تم صدقات کے پہلے دینے سے اسلیے کہ اوسمین خرچ کرنا مالکا پڑتا ہے کہ جسکو تم مکروہ رکہتے ہو پس جب نکیا

جو کچھہ کہ حکم کیا گیا ہے تمکو اور دشوار ہوا تمپر تاب علیکم یعنے تخفیف کی تم سے اور دور کیا تم سے مواخذہ پہلے دینے صدقہ کا سرگوشی پر پس قصور نکرو نماز مین اور زکوۃ مین اور تمام طاعات مین واللہ خبیر الخ یہہ وعدہ وعید ہے ۞ م ۞ الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون علی الکذب وہم یعلمون ۞ آیا نہ دیکہا تونے طرف اون لوگون کے کہ دوستی کی ساتہہ اوس قوم کے کہ غضب کیا ہے خدا نے اوپر اونکے یعنے منافقون نے ساتہہ یہود کے دوستی کی واللہ اعلم نہین ہین یہہ منافق تم سے اور نہ یہود سے اور قسم کہاتے ہین اوپر جہوٹ کے اور یہہ جانتے ہین ۞ فتح ۞ تو نے نہ دیکہے وہ جو رفیق ہوتے ہین ایک لوگونکے جن پر غصے ہوا ہے اللہ نہ وہ تم مین ہین نہ اونمین اور قسمین کہاتے ہین جہوٹ بات پر اور خبر رکہتے ہین ۞ موضح ۞ فائدہ اسے نہ دیکہا تو نے اون لوگون کی طرف جو وہ منافق ہین جو دوستی کی انہون نے اون لوگون سے جن پر غصہ ہے خدا تعالے کا جو وہ یہودی ہین نہین ہین منافق ای مسلمانون تم مین سے اور نہ یہودیون مین سے یعنے نہ مسلمانونکے دوست ہین اور نہ یہودیون کے اور ظاہر مین قسمین کہاتے ہین جہوٹی کہ ہم مسلمان ہین اور وہ آپ جانتے ہین کہ ہم جہوٹی قسمین کہاتے ہین ۞ عـہ ۞ تفسیر ۞ تہی منافق کہ محبت کرتے یہود سے کہ جنپر غضب کیا اللہ نے لیئے اس قول مین من لعنہ اللہ وغضب علیہ اور نقل کرتے منافقون سے بہید مومنون کے پس وہ نہ تم مین سے ہین اے مسلمانون اور نہ یہود مین سے ہین جیسکہ فرمایا اور جگہہ مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء ۞ ہمیں آیا ہے کہ عبد اللہ بن نبتل منافق رسول علیہ السلام کے پاس بہت بیٹہا رہتا اور باتین آنحضرت کی یہود کو پہنچاتا ایکروز رسول علیہ السلام اپنے حجرہ مبارک مین تہے اور ایک جماعت صحابہ کی وہان حاضر تہی فرمایا کہ اب آتا ہے تمہارے پاس ایک شخص کہ دل اوسکا متکبر ہے اور نظر شیطان سے دیکہیگا اوسیوقت ابن نبتل آیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اور یار تیرے کیون ہمکو گالیان دیتے ہو اوسنے قسم کہائی اور اوسکے یارون نے بہی قسم کہائی کہ ہم تو گالیان نہین دیتے یہہ آیۃ آئی ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون علی الکذب وہم یعلمون ۞ مجر ۞ اعد اللہ لہم عذابا شدیدا انہم ساء ما کانوا یعملون ۞ طیار کیا ہے خدا نے اونکے لیے عذاب سخت تحقیق برا ہے جو کچہہ کہ کرتے ہین یعنے نفاق وغیرہ ۞ فتح ۞ رکہی ہے اللہ نے اونکو سخت مار بیشک وہ برے کام ہین جو کرتے ہین ۞ موضح ۞ اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلہم عذاب مہین ۞ سپر بکڑا اپنے قسمونکو پس روکا لوگونکو راہ خدا سے پس اونکے لیے ہے عذاب خوار کرنے والا ۞ فتح ۞ بنایا ہے اپنی قسمونکو ڈہال پہر روکتے ہین اللہ کی راہ سے تو اونکو ذلت کی مار ہے ۞ موضح ۞ پکڑا اپنی قسمونکو منافقون نے جیسے ڈہال جو بچ رہے رہین قتل ہونے اور لوٹے جانے سے پہر روک رکہتے ہین لوگونکو خدا تعالی کی راہ سے جہاد کیطرف جانیکے وقت پہر واسطے اونکے ہے عذاب خوار اور رسوا کرنیوالا قیامت کے دن ۞ عـہ ۞ تفسیر ۞ سپر پکڑا ہے یعنے اپنی جہوٹی قسمونکو باعث بچاؤ اپنے خونون اور مالونکا ٹہیرایا ہے پس روکا لوگونکو درمیان حالت امن اور سلامت اپنے کے اللہ کی راہ سے یعنے طاعت اور ایمان لانے سے اللہ پر پس اونکے لیے وعدہ عذاب خوار کرنیوالیکا کیا بسبب کفر اور روکنے

[illegible]

اونکے راہ حق سے یہہ ایسا ہے جیسے فرمایا الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

ط مد لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

خَالِدُونَ ۝ رفع نکرینگے انسے یعنے منافقون سے مال انکے اور اولاد انکی عذاب خدا کے سے کچھہ ذرا بھی یہہ جماعت

دوزخ والے ہین یہہ وہان ہمیشہ رہین گے کام نہ آوینگے مال اونکے اور انکی اولاد اللہ کے ہاتھہ سے کچھہ وہ لوگ

ہین دوزخ کے وہ اوسمین رہ پڑے ط مو يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ

وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ اوسدن کہ اوٹھا دیگا اونکو خدا سبکو پس قسم کہاوینگے

اوسکے سامنے جیسکہ قسم کہاتے ہین تمہارے سامنے اور گمان کرتے ہین کہ وہ کسی چیز پر ہین آگاہ ہو تحقیق

وہ ہین جہوٹے ط فتح ط جسدن جمع کریگا اللہ اونکو سارے ـــ پہر قسمین کہاوینگے اوسکے آگے

اور وہ خیال رکہتے ہین کہ وہ کچھہ بہلی راہ پر ہین سنتا ہے وہی ہین اصل جہوٹے ط مو ط جسدن اوٹھاویگا

منافقونکو گورون سے خداتعالے سبکو اکہٹا تو پہر قسم کہاوینگے خداتعالے کے سامنے جیسے قسم کہاتے ہین تمہارے

آگے اور اوسدن سمجھین اور بوجہینگے منافق کہ ہم کچھہ کام کی بات کرتے ہین یہہ قسم ہمین فائدہ پہنچاویگی

سو خداتعالے فرماتا ہے کہ بیشک منافق جہوٹے ہین نہایت جہوٹی قسمین کہاتے ہین تفسیر قسم کہاوینگے

یعنے اللہ تعالے کے سامنے آخرۃ مین کہ ہم مخلص تہے دنیا مین منافق نہین تہے جیسکہ قسم کہاتے ہین

تمہارے سامنے دنیا مین اسپر اور گمان کرتے ہین کہ وہ دنیا مین کسی چیز پر ہین قسم نفع سے اور گمان کرینگے کہ وہ کسی چیز پر ہین قسم کا نفع بسبب اپنی

جہوٹی قسمون کے جیسکہ نفع پایا دنیا مین آگاہ ہو وہ جہوٹے ہین کہ برابر ٹہرایا اونہون نے حال

اپنا دنیا اور آخرۃ مین ط مد اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ

أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ غالب آیا ہے اونپر شیطان پس بہلا دیا اونکی خاطر سے خدا کی

یاد کو یہہ جماعت لشکر شیطان کا ہے آگاہ ہو تحقیق لشکر شیطان ہین ٹوٹے مین ط فتح ط قابو مین

کرلیا اونکو شیطان نے پہر بہلائی اونکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہین جتہا شیطانکا سنتا ہے جو جتہا شیطان کا

ہے وہی خراب ہوتے ہین ط مو ط غالب ہوا منافقونپر شیطان پہر بہلادیا شیطان نے اونکو یاد کرنا

خداتعالے کا سو یہہ منافق گروہ شیطان کے ہین رفیق جو اوسکی تابعداری کرتے ہین جان لوا سے لوگو

جو گروہ رفیق شیطان کے تہے ہین نقصان پائے ہوے ٹوٹے مین اوس جہان کی نعمتون سے بلکہ

بدلے نعمتون کے ہمیشہ کے بڑے عذاب مین رہینگے ط ع ط تفسیر کہا شاہ کرمانی نے علامت غلبہ

شیطان کی بندے پر یہہ ہے کہ مشغول کرے اوسکو ساتہہ زینت ظاہری کے قسم کہانے اور پہننے سے اور غافل کرے

اوسکے دلکو فکر کرنے سے اللہ کی نعمتون مین اور نعمتون کے شکر کرنے سے اور غافل کرے اوسکی زبان کو

ذکر اللہ سے بسبب جہوٹ اور غیبت اور بہتان کے اور غافل کرے اوسکے دل کو فکر کرنے اور مراقبہ سے

بسبب تدبیر دنیا اور جمع کرنے دنیا کے ط مد إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ

تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہین ساتہہ خدا اور رسول اوسکے یہہ جماعت بیچ جملہ خوار ترین لوگون کے ہین ط فتح

جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ لوگ ہین سب سے بیقدر لوگون مین ط مو ط تفسیر

یعنے دنیا مین بہت خوار ہین کہ قتل کیے جاتے ہین اور قید ہوتے ہین اور لوٹے جاتے ہین اور عقبی مین عذاب
ہمیشہ مین گرفتار ہونگے ؏ ترجمہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ حکم کیا خدانے کہ البتہ
غالب رہونگا مین اور غالب ہونگے پیغمبر میرے تحقیق خدا تعالے توانا غالب ہے ؏ فائدہ اللہ لکھہ چکا ہے
کہ مین زبر رہونگا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ؏ موضح لکھہ رکھا ہے اللہ تعالے
نے لوح محفوظ مین کہ البتہ غالب ہونگا مین یعنے حکم او رمیرے بہیجے ہوئے پیغمبر سب آخر کو بیشک خدا تعالے
زبردست ہے غالب جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے کیے کو پہیر نہین سکتا ؏ عـه تفسیر لکھہ چکا ہے
یعنے لوح محفوظ مین غالب ہونگا مین ساتہہ حجت اور تلوار کے یا ایک ان دونون مین سے توانا ہے کوئی
روک نہین سکتا اوسکے ارادہ کو عزیز غالب ہے غیر مغلوب ؏ ملـه لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ○ نپاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکہتے ہین ساتہہ خدا کے اور روز آخرت کے ساتہہ اس صفت کے
کہ دوستی کرین ساتہہ اوسکے کہ خلاف کیا ہے ساتہہ خدا کے اور رسول اوسکے کے اگرچہ وہ جماعت ہون باپ
اونکے یا بیٹے اونکے یا بہائی اونکے یا قرابتی اونکے وہ مومن کہ ساتہہ کافرونکے دوستی نہین رکہتے لکہا ہے
خدا نے اونکے دلونمین ایمان کو اور قوت دی ہے اونکو ساتہہ فیض غیبی کے اپنی طرف سے اور داخل
کریگا اونکو باغون مین چلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے خوش ہوا اونسے خدا اور خوش ہوئے وہ
خدا سے وہ ہین لشکر خدا کے تحقیق لشکر خدا کا وہی ہے چہٹکارا پانیوالا ؏ فائدہ تو نہ دیکہیگا کوئی لوگ جو
یقین رکہتے ہین اللہ پر اور پچہلے دن پر پہر دوستی کرین ایسونسے جو مخالف ہوے اللہ کے اور اوسکے رسول
کے پڑے وہ اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے ہون یا اپنے بہائی یا اپنے گہرانے کے اونکے دلونمین
لکہدیا اللہ نے ایمان اور اونکو مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتین
نہرین سدا رہین اونمین اللہ اونسے راضی اور وہ اوس سے راضی وہ ہین جتہا اللہ کا سنتا ہے
جو جتہا ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے ؏ موضح ؏ تفسیر نپاویگا تو الخ یعنے محال و ممنوع ہے
یہہ کہ پاوتیو قوم مومنونکو کہ محبت رکہین منکرون سے یہہ مبالغہ ہے زجر مین کہ دور رہنا چاہیے اللہ کے
دشمنونسے اور بچے اونکی مخالطت اور معاشرت سے پہر زیادہ کی تاکید و تشدید ساتہہ کلام پاک اپنے کے
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ الخ کَتَبَ یعنے ثابت کیا ایمان اونکے دلونمین وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ یعنے اور قوت دی
اونکو ساتہہ کتاب کے کہ نازل کی اپنی طرف سے جسمین حیات ہے اونکی سفیان ثوری سے منقول
ہے کہ اونہون نے کہا کہ علماء گمان کرتے ہین کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اونکے حق مین کہ مصاحب ہین
بادشاہ کے اور عبد العزیز بن ابی رواد سے ہے کہ اونسے ملا منصور خلیفہ پس جبکہ پہچانا عبد العزیز نے منصور
کو بہاگے اوس سے اور پڑہی یہہ آیۃ وَلَا تَجِدُ قَوْمًا آخر تک اور کہا سہل نے کہ جسکا صحیح ہوا ایمان اور خالص ہو

ف قوله یوادون بمعنی ان تان لیجاد و عال او صفۃ ... ۱۲ م
ف۲ ... اور ثابت ... دلون مین ایمان کو اور قوت دی اونکو ... رحمت اور انعام اور ہدایت ... ۱۲ ع س
ف۳ یعنے جو دوستی نہین رکہتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ بیٹا ہو وہی سچے ایمان والے ہین اونکو بہشت درجے ملین ۱۲ منہ
ف۴ ... لا یمان ... بروح من ایمان ... القلوب ۱۲

توحید اوسکی پس وہ انسیت نہین پکڑتا بدعتی سے اور نہین ہمنشینی کرتا اوسکی اور ظاہر کرتا ہے اوس سے عداوت اور جسنے رغبت کی بدعتی سے چہین لیتا ہے اللہ تعالے اوس سے حلاوت سنتونکی اور جو کوئی کہانا بدعتی کا واسطے طلب کرنے عزت دنیا کے یا اور فائدہ دنیا کے ذلیل کریگا اوسکو اللہ تعالے بسبب اوس عزت کے اور محتاج کریگا اوسکو بسبب اوس تونگری کے اور جو کوئی منہ سے بدعتی کو دیکہہ کر نکال لیتا ہے اللہ تعالے نور ایمان کا اوسکے دل سے خوش ہوا خدا اونسے بسبب توحید خالص اور طاعت اونکے اور خوش ہوئے وہ خدا سے بسبب بہت ثواب ملنے کے آخرت مین یا بسبب اس حکم کرنے اللہ تعالے کے اونکے حق مین بیچ دنیا کے وہ ہین لشکر خدا کی یعنے مددگار حق خدا کے اور بلانیوالے خلق اوسکے اوسکی طرف ہم المفلحون یعنے باقی رہنگے ہمیشہ جنتون کی نعمتون مین پہنچینگے ہر پیاری چیز کو امن مین ہونگے ہر ڈر سے ؕ ع

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون ایۃ

اس سورۃ کا نام سورہ حشر ہے حشر کے معنے ہین جمع کرنے لشکر وغیرہ کے چونکہ اسمین ذکر جمع کرنے لشکر کا ہے کہ آگے بیان اوسکا آویگا یہہ نام اوسکا رکہا گیا اوتری ہے یہہ سورۃ بعد سورہ لم یکن کے اور سورہ مجادلہ کے بعد اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر جماعت شیطان اور جماعت خدا کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین چوبیس ہین اور رکوع تین اور کلمے ۴۵۵ اور حرف ۲۰۱۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم

مترجم کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے بنی نضیر سے صلح کی لیکن وہ بسبب شقاوت ازلی کے کوشش آنحضرت کی عداوت مین کرنے لگے آنحضرت نے ارادہ فرمایا کہ اوس جماعت کو جلاوطن فرمادین اور منافقون نے اون ملعونونکو پیغام بہیجا کہ تم لڑو اور جنگ مین استواری کرو ہم رفیق تمہارے ہین خدا تعالے نے برخلاف ارادہ منافقونکے بیچ اول جمع کرنے لشکر کے رعب ہود پر ڈالا تا عاجز ہوکر جلاوطنی اختیار کی اور منافقونکی بات نہ سنی اور لڑنے کی اور دوبارہ جمع کرنے لوگونکی احتیاج نہ پڑی اور مال اونکا فی ہوا اور فی اوسکو کہتے ہین کہ بغیر لڑنیکے مسلمانونکے ہاتہہ لگے خدا تعالے نے منت مسلمانون پر رکہی اور حکم فی کا بیان فرمایا اور منافقونکے ارادہ سے خبر دی واللہ اعلم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ساتہہ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمانون مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہ ہی غالب باحکمت ؕ **فتح** ؕ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ؕ **موضح** ؕ **تفسیر** آیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم چوتہے سال ہجری مین ساتہہ ایک جماعت صحابہ کے واسطے لینے دیت یعنی خونبہا دو شخصون عامری کے کہ آنحضرت کے عہد مین تہے اور عمرو بن امیہ ضمیری نے اونکو مارا تہا بنی نضیر کے محلہ مین جاکر اونکے گہر کی دیوار کے نیچے بیٹہی وہ ایک پتہر کوٹہے پر لیگئے تا آنحضرت پر ڈالین اوسیوقت جبریل نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ مین پہر آئے اور بنی نضیر کو کہلا بہیجا کہ مدینہ سے نکل جاؤ اور دس روز کی مہلت دی وہ تہیہ سفر کا کرنے لگے ابن ابی کہ رئیس منافقونکا تہا اوسنے اونکو کہلا بہیجا کہ جلاوطن نہو اور اپنے قلعون مین بیٹہے رہو مین ساتہہ دو ہزار آدمیون کے مدد تمہاری کرونگا بنی نضیر

اوس منافق کے کہنے سے مغرور ہوکر باغی ہوگئے اور داعیہ قتال کا کیا آنحضرت بقصد اونکے لڑنیکے باہر
نکلے پہر ایک اور غدر اونہون نے کیا کہ کہا تیس آدمیون کے ساتھ آپ آئیے اور تیس آدمی ہمارے عالمون مین سے
تمہارے پاس آکر مناظرہ کرینگے اگر حقیت تمہاری ثابت ہوئی تو ہم ایمان لا دینگے آنحضرت نے ایسا
ہی کیا پہر اونہون نے کہا کہ تین آدمیون کے ساتھ جدا ہو ہم بہی تین آدمی آدینگے آنحضرت نے وہ
بہی قبول فرمایا اور تین یہودیون نے آنحضرت کے قتل کا مصمم ارادہ کیا ایک عورۃ نے بنی نضیر مین سے اپنے
بہائی کو کہ مسلمان تہا اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر رہتا تہا اونکے مصمم ارادہ اور غدر کا حال کہلا
بہیجا اوس شخص نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ کو پہر آگئے اور دوسرے روز اپنے لشکر کے ساتھ جہاد
کے لیے اونپر نکلکر اونکے قلعہ کو گہیرا اکیس روز تک وہ گہرے رہے اور ابی منافق نے اپنا وعدہ وفا نکیا اوسکی
مدد سے نا امید ہوگئے اور حق تعالے نے اونکے دلونمین رعب و دہشت ڈالی آنحضرت سے صلح طلب
کی آپنے قبول نفرمائی مگر بشرط اسکے کہ مدینہ سے جلا وطن ہووین اور ہتیار اپنے سب مسلمانونکو دیوین اور
جو کچہہ اپنے چارپایونپر لیجا سکین ہمراہ اپنے لیجاوین اور باقی تمام اموال اور گہر اور زمین اور ہتیار چہوڑ
جاوین ناچار ہوکر اوسیطرح قبول کیا اور شام کیطرف گئے اور سب اموال اونکے فئ ہوگئے

هُوَ الَّذِيٓ أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا
وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَأَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ
الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يٰٓأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وہی وہ

کہ نکالا اونکو کہ کافر ہوئے اہل کتاب مین سے اونکے گہرون سے بیچ اول جمع کرنے لشکر کے گمان نہین
رکہتے تہے تم ای مسلمانون کہ وہ نکلینگے اور گمان کرتے تہے کافر کہ نگاہ رکہنے والے اونکے ہین قلعے اونکے
عذاب خدا سے پس آیا اونپر عذاب خدا کا اس جگہہ سے کہ نہین جانتے تہے اور ڈالا اونکے دلمین ڈر خراب کرتے
تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہہ سے اور مسلمانونکے ہاتہہ سے بہی خراب ہوتے
تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون ف وہی ہے جسنے نکال دئے منکر جو منکر ہین کتاب والون
مین سے اونکے گہرون سے پہلی ہی بہیڑ ہوتے تم نہ اٹکلتے تہے کہ وہ نکلینگے اور وہ خیال رکہتے تہے کہ اونکا
بچاؤ ہے اونکے قلعے اللہ کے ہاتہہ سے پہر پہنچا اونپر اللہ جہان سے اونکو خیال نتہا اور ڈالے اونکے دلمین
دہاک اوجاڑنے لگے اپنے گہر اپنے ہاتہون اور مسلمانون کے ہاتہون سو دہشت مانو اے آنکہہ والون ف
موضح وہ خدا تعالے جسنے باہر نکالا اون کافر یہودی کتاب والون کو شہر سے جو مدینہ مین اونکا وطن تہا
پہلے کے باہر نکالنے مین اور دوسری بار کا نکالنا خیبر کے یہودیونکا ہوگا نزدیک تہے + گمان تم لوگ مسلمانونکو
وہ کہ باہر نکلین یہودی بنی نضیر مدینہ کے شہر سے جو اونکا وطن تہا اور نہ یہ گمان لیجاتے تہے کہ اونکو
کرنیوالے ہونگے قلعے اونکے نکلنے سے یعنے یہودیونکو بہروسا ہوگا اپنے قلعون پر مضبوطی کا کہ نکلنیکے
خاطر جمع ہوکر خدا تعالی کی قضا سے پہر آئی اونپر قضا خدا تعالے کی ایسی جگہہ سے جو اونہین گمان
نتہا اور نہ سمجہتے تہے کہ ایسا اتفاق بنے کا جو اسطرح فوج رسول اللہ کی قلعہ کو گہیر لیگی اور ڈالا خدا تعالے

نے یہود یون کے دلون مین خوف مسلمانونکا جو جلاوطن ہونا قبول کیا سو ڈہانے لگے اپنے گہر اپنے ہاتہون ڈہواتے لگے یعنے جب یہودی اپنے گہرون سے نکلنے لگے جو چیز اچہی گہرون مین لگی تہی اوسے اوکہیڑکر لیجاتے تہے پہر ڈہرواے لوگون ایسی باتین دیکہکر بہت اچہا دیکہنے والو غور کر کر دیکہو جو کیسے لوگ بہادر عمدہ جلاوطن ہوئے دیکہو اونکا احوال ف ع ۵ ف تفسیر زدہ ہی وہ کہ نکالا الخ یعنے نضیر خبا کے جلاوطن ہوے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول علیہ السلام نے اونکو نکلنیکا گہرون سے حکم کیا اونہون نے کہا کہان جاوین ہم فرمایا کہ زمین محشر مین جاؤ تم پس وہ جلاوطن ہوکر اکثر اونکے اذرعات مین اور اریحا مین کہ زمین شام مین سے ہے گئے اور آل حقیق اور آل حیے بن اخطب خیبر کو اور ایک جماعت حیرہ میں جا بسے ابن عباس فرماتے ہین جو کوئی شک رکہے اسمین کہ محشر زمین شام مین نہین ہونیکی یہہ آیۃ پڑہے کہ حشر اول شام مین ہے اور حشر دوسرا روز قیامت کے ہے کہ سب خلائق شام مین محشور یعنے جمع ہونگے اور بقول بعض کے اول حشر مدینہ سے اور دوسرا حشر خیبر سے ہوا اور بقول بعض کے اول حشر جلاوطن کرنا اہل کتاب کا جزیرہ عرب سے یہہ تہا اور دوسرا جلاوطن کرنا عمر رض کا ہے تمام اہل کتاب کو اپنی خلافت مین شام کو اور بقول بعض کے حشر اول یہہ ہے اور حشر ثانی ایک آگ ہے کہ مشرق سے آویگی اور تمام خلائق کو ہانک کر شام کو لیجاویگی اسطرح کہ سواے راہ شام کے کوئی طرف آگ سے خالی نہین دیکہینگے اور جب وہان جاوینگے قیامت قائم ہوگی اور سب لوگ زمین شام مین جمع ہونگے اور خراب کرتے تہے الخ یعنے بنی نضیر نے جلاوطنی اختیار کی اپنے مکانونکو خود ہی خراب کرتے تہے بسبب حسد اس بات کے کہ مومنون کے ہاتہہ پڑینگے اور جو کچہہ مومنون کے ہاتہہ پڑتا تہا مومن بہی اوسکو خراب کرتے اور بقول بعض کے خرابی اپنی ہاتہہ سے اونکی یہہ تہی کہ جو کچہہ قسم تہر اور سنگ سے اونکے مکانونمین اچہا تہا اونکے نظر مین یا قیمتی تہا اوکہیڑکر ہمراہ اپنے لیجاتے تہے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ چہہ سو اونٹ اپنے اموال سے لادکر ہمراہ اپنے لیگئے اور جو فرمایا من حیث لم یحتسبوا تو مراد یہہ ہے کہ بنی نضیر گمان نہین رکہتے تہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و سلم حکم اونکے قتل کرنیکا فرماوینگے بسبب اسکے کہ اول حضرت کے تشریف لانے مین بیچ مدینہ کے مصالحہ درمیان مین آئی تہی لیکن غدر اور عہد شکنی اپنی سے غافل تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون کہ باوجود اوس بہیڑ بہاڑ اور کثرت مدد اور شجاعت اور شوکت اور قلعون اور کہجورون اور زمین کے اونکو خدا تعالے نے مغلوب اور جلاوطن کیا اور وہ تمام اموال اپنے چہوڑکر چلے گئے پس کسیکو کسی چیز پر مغرور ہونا نہ چاہیے ف مجمع البحار کا معنے اول حشر کے یہہ ہین کہ یہہ اول حشر اونکا طرف شام کے ہوا اور تہے وہ اوس خاندان سے کہ نہین پہنچا تہا جلاوطن ہونا اونکو کبہی اور یہہ اول اون اہل کتاب کے ہوئے کہ نکالے گئے جزیرہ عرب سے طرف شام کے یا یہہ اول حشر اونکا ہوا اور دوسرا حشر اونکا جلاوطن کرنا عمر کا اونکو خیبر سے طرف شام کے یا دوسرا حشر اونکا حشر روز قیامت کا ہوگا ف مدک ولولا ان کتب اللہ علیہم الجلاء لعذبھم فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب النار ٥ اور اگر نہ لکہی ہوتی اللہ نے اونپر جلاوطنی تحقیق عذاب کرتا اونکو دنیا مین یعنے اور طرح اور اونکے لیے آخرت مین عذاب آگ کا ہے ف فتح ف اور اگر نہوتا کہ

لکہا تہا اللہ تعالے نے اونپر اوجڑنا تو اونکو مار دیتا دنیا میں اور آخرت مین اونکو ہے آگ کی مار ﴿موضح﴾
﴿تفسیر﴾ یعنے باوجود جلاوطنی کے عذاب دوزخکا اونکو پہنچیگا اور مراد عذاب دنیا سے سوائی جلاوطنی کے
قتل اور لوٹ اور قید کرنا ہے جیسا کہ بنی نضیر کو پہنچا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ
اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؁ یہہ عذاب بسبب اسکے ہے کہ اونہون نے مخالفت کی ساتہہ خدا اور
رسول اوسکے اور جوکوئی مخالفت کرے ساتہہ خدا کے پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے ﴿فتح﴾
یہہ اسپر کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور جوکوئی مخالف ہوا اللہ سے تو اللہ کی مار سخت
ہے ﴿موضح﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ؁
جو کچہہ کہ کاٹا تمنے درخت خرما سے چہوڑا تمنے اوسکو کہڑا اوپر جڑ اوسکے پس حکم خدا سے تہا تا خوار کرے بدکارون
کو یعنے کاٹنا درخت میوہ دار کا وقت جہاد کے جائز ہے اور ترک کرنا اوسکا بہی جائز واللہ اعلم ﴿فتح﴾
جو کاٹ ڈالا تمنے کہجور کا پیڑ یا رہنے دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بیحکمونکو ﴿موضح﴾
﴿تفسیر﴾ یعنے ترک درخت میوہ دار اور قطع اوسکا دونون وقت جنگ کے جائز ہین قطع کرنیوالا اوسکا
اور چہوڑنیوالا اوسکا مومن دونون رضا جو خدا کے ہین اور خدا تعالے کے حکم سے کام کرتے ہین اور منقول
ہے کہ جب لشکر اسلام نے بنی نضیر کے قلعہ کو گہیرا رسول علیہ السلام نے اونکی کہجورونکی کاٹنے اور جلانیکا
حکم فرمایا ہے نضیر کے یہودیون نے بیقرار ہوکر اور جل کر کہا کہ اے محمد تو گمان رکہتا ہے کہ مین فساد زمین
مین نہین کرتا یہہ کاٹنا درختونکا فساد نہین مسلمانونکے دلونمین اس قول سے شک پڑا اور بعضون نے
کہا کاٹو نہین کاٹنے سے فساد زمین مین ہوگا اور ان درختونکو اللہ تعالے مسلمانون کے تئین دیگا
اور بعضون نے کہا کہ یہود اسکے کاٹنے سے غمگین ہونگے کاٹنا ہی چاہئے حق تعالے نے بیچ تصدیق
اور بری الذمہ ہونے دونون فرقون کے یہہ آیۃ بہیجی کہ منع کرنیوالے بہی خوب کہتے ہین اور کاٹنے
والونکو بہی ملامت نہین اور معنی لینۃ کے مطلق درخت خرما کی ہین یا ایک قسم خرما کی ہیز اور بقول بعض کے نام بہتر اور
قیمتی درخت خرما کا ہے چنانچہ ایک درخت بقیمت ایک بردے کے ہو ﴿فتح﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؁ اور جو کچہہ کہ عائد کیا خدا تعالے نے اپنے پیغمبر پر اموال بنی نضیر سے پس نہ دوڑائی تہے
تمنے اوسپر گہوڑے اور نہ اونٹ ولیکن خدا غالب کرتا ہے اپنے پیغمبرونکو جسپر کہ چاہے اور خدا ہر چیز پر توانا ہے
﴿فتح﴾ اور جو ہاتہہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اونسے سو تمنے نہین دوڑائے اوسپر گہوڑے نہ اونٹ
لیکن اللہ چلا دیتا ہے اپنے رسولونکو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ یعنے جو کچہہ
کہ اموال بنی نضیر کے مین سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا ہے اے مومنون تمنے سوار گہوڑون کے اور
اونٹون کے اوس قوم پر نہین دوڑائے اور نہ پیادون نے جنگ کر لیے ہین یہہ مال محض بسبب مسلط
کرنے خدا کے اپنے پیغمبر کو کافرونپر ہاتہہ آیا ہے یہہ اموال خاص پیغمبر کے لیے ہے جیسا کہ تصرف چاہے کرے
منقول ہے کہ رسول عم نے اوس مال کو درمیان مہاجرون کے تقسیم کیا اور انصار کو نہ دیا مگر تین آدمیونکو

کہ بہت محتاج ادمین تہے اور وہ ابو دجانہ سماک اور سہل اور حارث تہے اور باغ فدک وغیرہ منجملہ اوس فی سے تہا کہ رسول علیہ السلام نے اوسکو خاص اپنے لیے رکہا تہا اور نفقہ سال تمام کا اپنے اہل کو اوسکے حاصل سے دیتے تہے اور باقی کو خرچ فقرا اور مہمانونکا کرتے تہے اور بعد رسول علیہ السلام کے حضرت صدیق کرتے تہے اور بیچ خلافت حضرت عمر کے نزاع اوس مال کی درمیان علی رض اور ابن عباس رض کے ایساہی پیش آئی اور عمر رض نے اوس مال کو دونون کے تئین سپرد کیا اور یہہ بہی مثل عمل پیغمبر اور عمل صدیق کے کرتے تہے پس جو کچہہ رافضی اس مقدمہ مین گفتگو کرتے ہین سب ایسے غرخرفات اونکے ہین اسلیے کہ حضرت علی اور عباس اور تمام صحابہ قائل اس قول رسول کے ہین اَنَا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَانَرِثُ وَلَانُوْرَثُ وَمَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ چنانچہ حضرت عمر فاروق نے اپنے عہد مین اونکو قسم دیکر پوچہا کہ رسول علیہ السلام نے یہہ حدیث فرمائی ہے یا نہین اونہون نے کہا فرمائی ہے اور حضرت علی بہی بیچ خلافت عمر اور عثمان اور خلافت اپنے کے وہی عمل کرتے تہے کہ پیغمبر علیہ السلام کرتے تہے بعد اسکے کسیکو کیا حجت باقی رہی اور یہہ جو وہ اشقیا کہتے ہین کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دعوے اوسکے ہبہ کا کیا اور صحابہ نے نہ دیا جواب اوسکا ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ رض کو حدیث مَاتَرَکْنَا صَدَقَۃٌ کی خبر نہتی جب حضرت صدیق سے سنی خاموش ہین اور اگر ہبہ بہی تہا تو بسبب نہونے قبضہ کے ہبہ صحیح اور ثابت نہوا اسلیے تصرف انحضرت کا اوس مال مین رحلت تک صحیح و ثابت ہی کسیکو اوسمین خلاف نہین واللہ الہادی الے الصواب

مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

جو کچہہ عائد کیا خدا نے اوپر پیغمبر اپنے کے مالون رہنے والون گانونکے پس خدا کے لیے ہی اور پیغمبر کے لیے اور قرابتون کے لیے اور یتیمون کے لیے اور فقیرون اور مسافرون کے لیے بیان فرمایا ہمنے تانہو وہ فی دستگردان درمیان تونگرون کے تم مین سے اور جو کچہہ دیوے تمکو پیغمبر لیلو اوسکو اور جو کچہہ منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے

فتح جو ہاتہہ لگا دے اللہ اپنے رسول کو بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والیکے اور بن باپ کے لڑکے اور محتاجون کے اور مسافرون کے تا نہ آوے لینے دینے مین دولتمندون کے تم مین سے اور جو دے تمکو رسول سو لیلو اور جس سے منع کرے سو چہوڑدو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے

موضح اللہ وہ جو پہیر دیا اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مال دولت شہر والون کے سے یا گانون کے رہنے والون کے سے یعنی مال کافرونکا بغیر جہاد کے مسلمانون کے ہاتہہ لگے وہ مال خدا تعالے کا ہے اور اوسکے رسول کے واسطے ہی اور رسول اللہ کے کنبے کے واسطے ہی اور واسطے یتیمون کے اور واسطے محتاجون کے ہے وہ لوٹ کا مال اتنونکا حق ہے اوس مال سے سبکو موافق حصہ کے دو تانہووے وہ کافرون سے لیا ہوا پہیرنیوالا ہاتہون ہاتہہ دولتمندون مین تم مین سے جو اپنے حق سے زیادہ لیوین اور غریبونکو نہ دیں اور جتنا کچہہ دیوے تمکو اوس مال سے پیغمبر خدا تعالے کا پس لیلو اوس مال سے بغیر تکرار خوشی سے

اور جو کچھہ منع کرے رسول اللہ اور نہ دیوے ٹہیر رہو اور نہ مانگو طمع نکر و حرص سے اور ڈرو خدا تعالے سے بیچ
نارضامندی رسول اللہ کے جو بیشک خدا تعالے سخت عذاب کرنیوالا ہے اوسکو جو رسول اللہ کو ناخوش
کرے اسواسطے کہ وہ حکم خدا تعالے کیطرف سے کہتا ہے اوسکا حکم دراصل حکم خدا تعالے کا ہے ط ع تفسیر
ما افاء اللہ الخ یہہ جملہ بیان ہے پہلے جملہ کا کہ بیان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ کیا کرین
اوس مال کو کہ بغیر لڑنیکے کفار سے ہاتہہ لگے یعنے حکم کیا اونکو کہ صرف کرین اوسکو جہان کہین کہ صرف
ہوتا ہے خمس غنیمتونکا کہ بانٹا جاوے پانچون اقسام مذکورہ پر اور ضعیف کہا ہے اس قول کو بعضے مفسرون
نے اور کہا کہ پہلی آیت نازل ہوئی ہے بنی نضیر کے اموال کے حق مین کہ اوسکو ٹہیرایا اللہ تعالے نے
اپنے رسول کے لیے خاص کر اور یہہ آیۃ ہر بستی کے غنیمتونکے حق مین ہے کہ لیجاوین غازیون کی قوۃ
سے یعنے اس آیۃ مین بیان مصرف اونکے خمس کا ہے اور جو کچھہ دیوے تمکو تقسیم غنیمۃ یا فئی سے پس
لیلو اوسکو یعنے قبول کرو اوسکو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اوس سے یعنے اوسکے لینے سے اون غنیمتون مین
سے پس باز رہو اور نہ مانگو اوسکو اور ڈرو اللہ سے اسمین کہ مخالفت کرو اوسکی اور سستی کرو اوسکے اوامر
و نواہی مین اور اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اوسکو کہ مخالفت کرے اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کی اور اولے یہہ ہے کہ یہہ حکم عام ہو تمام اون چیزون مین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے اونکا
اور منع کیا ہے اونسے اور امر فئی کا داخل ہے اوسکے عموم مین ط مدلہ تا نہو وہ فئی دستگردان
الخ کہ تونگر خود زیادہ لیلین اور فقیرونکو تہوڑا دین یا محروم کرین جیسیکہ جاہلیت مین رسم تہی کہ رئیس
قوم کا چوتہائی غنیمت مین سے آپ لیلیتا تہا اوس سے زیادہ بہی جو کچھہ چاہتا لیلیتا اور قری سے
مراد گانوبنی قریظہ اور بنی نضیر کے اور فدک اور خیبر اور گانو عرینہ کے ہین اور نہی کرنیسے بیچ غنیمت اور نا اندازہ سکنکے خیانت
تہے اور یہہ بحسب اوپر کے مضمون کے ہے والا حکم اس آیۃ کا مطلق ہے اسمین کہ جو کچھہ رسول نے حکم کیا
ہے بجالاؤ اور جس چیز سے منع کیا ہے باز رہو اسلیے کہ اطاعت رسول کی واجب ہے جس چیز کو اونہون نے تمام
مسلمانونپر فرض کہا ہے سب مسلمانونپر فرض ہوگی اور جس چیز کو اونہون نے سنت فرمایا ہے سنت ہوگی اور
جو کچھہ حلال فرمایا ہے حلال ہوگا اور جو کچھہ حرام فرمایا ہے حرام ہوگا مدار تمام نیکیونکا پیغمبر کی متابعت پر
ہے قولا اور فعلا اور بغیر اونکی متابعت کے کسی چیز دینی اور دنیوی کو پہنچنا ممکن نہین **مسئلہ** جان کہ
جزیہ اور مال کافر بے وارث کا اور جو کچھہ کہ مشرکون سے بغیر لڑنیکے لیا جاوے اور مال مرتد کا کہ مارا جاوے
حالت ارتداد مین ان سب کو فئی کہتے ہین نزدیک ابحنیفہ اور احمد کے تمام وہ مال مسلمانون کے مصالح
کے لیے ہوگا بغیر اسکے کہ خمس اوس سے نکالین اور نزدیک امام مالک کے بادشاہ بقدر حاجت لینے کے لیکر
باقی کو بیچ مصالح مسلمین کے صرف کرے اور نزدیک شافعی کے ان سب اموال سے خمس لیکر اہل خمس
غنیمت کو دین اور چار خمس کو اوپر لڑنیوالون کے اور مصالح مسلمین مین صرف کرین اور ایک روایت امام احمد
سے بہی ایسی ہی آئی ہے اور بقول قدیم شافعی کے خمس سوائے اوس مال سے کہ کفار نے ڈر سے بہاگ

کر چہوڑا ہو لیلین ط مجر للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا

فئی مبتدا و کیلا یکون دولۃ والتقدیر الدول للاغنیاء ای یدور من الید و معنی قولہ کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم لئلا یکون الفئی الذی حقہ ان یعطی الفقراء لیکون لہم بلغۃ یعیشون بہا جاریا بین الاغنیاء و یتکاثرون بہ ۱۲ مدلہ قولہ للفقراء بدل من قولہ ولذی القربی والمعطوف علیہ ۱۲

مسئلہ فئی

مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ فیٔ فقیرون ہجرت کرنیوالونکی
لیے ہے وہ کہ باہر کیے گئے اپنے گہرون سے اور اپنے مالون سے طلب کرتے ہین نعمت کو پروردگار اپنے سے
اور خوشنودی کو اور مدد کرتے ہین خدا کی اور اوسکے پیغمبر کی یہہ جماعت یہی ہین راست وعدہ ۂ فیٔ ۂ
واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنیوالونکے جو نکالے گئے ہین اپنے گہرون اور مالون سے ڈہونڈتے آئے ہین
اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرنیکو اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے ۂ مو
تفسیر اپنے مالون سے یعنے جو کہ مکہ مین رہتے تہے اور گہر بار اور متاع چہوڑکر مدینہ وغیرہ مین چلے آئے
اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کافر مالک ہو جاتے ہین مسلمانون کے مالون کے بسبب استیلا یعنے غلبہ کے اسلیے کہ
اللہ تعالے نے مہاجرونکو فقرا فرمایا باوجودیکہ وہ گہر اور مال رکہتے تہے مکہ مین یعنے معلوم ہوا کہ جب اونکا
گہر اور مالونپر کفار مسلط ہو گئے تو وہ مالک ہو گئے اور یہہ فقیر ہو گئے طلب کرتے ہین الخ یعنے جنت اور رضا
اللہ تعالے کی اور مدد کرتے ہین خدا کی الخ یعنے اوسکے دین کی اور مدد کرتے ہین اوسکے رسول کی وہی
سچے ہین اپنے ایمان مین اور جہاد مین ۂ مل ۂ رسول علیہ السلام نے فرمایا اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکَ
الْمُھَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّذٰلِکَ مِقْدَارُ خَمْسِ مِائَۃِ
سَنَۃٍ ۂ بحر ۂ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ھَاجَرَ اِلَیْھِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ
فِیْ صُدُوْرِھِمْ حَاجَۃً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ وَمَنْ یُّوْقَ
شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور یہی وہ فیٔ اونکے لیے ہے کہ جگہہ پکڑی دار الاسلام مین یعنے
مدینہ مین اور جگہہ پکڑی ایمان مین پہلے مہاجرون سے دوست رکہتے ہین ہر کسیکو کہ ہجرت کرکے
طرف اونکے اور نہین پاتے اپنی خاطر مین دغدغہ طرف اوسچیز کے سے کہ دیگئی مہاجرونکو اور اورونکو اختیار
کرتے ہین اپنے پر اور اگرچہ ہو اونکو احتیاج اور جسکو نگاہ رکہا گیا حرص نفس اپنے سے پس وہ جماعت وہی
ہین چہٹکارا پانیوالے ۂ فیٔ ۂ اور جو گہر پکڑ رہے ہین اس گہر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت
کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ آئے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اوسچیز سے جو اونکو
ملا اور اول رکہتے ہین اونکو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوک اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ
سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے ۂ مو ۂ اور اون لوگون کے واسطے ہی حصہ فیٔ کے مال ہین
سے جو لوگ کہ رہتے ہین ہجرت کے گہر اور ایمان کے شہر مین جو مدینہ ہے پہلے مہاجرون سے محبت رکہتے
ہین اوس شخص سے جو مکہ سے آیا ہے اپنا گہر چہوڑ کر اوس سے سب طرحکا سلوک کرتے ہین اور نہین پاتے اپنے
دلمین کچہہ حسد اور تکلیف اوسچیز سے جو اونکو دیتے ہین اور سلوک کرتے ہین ایسے ایثار رکہتے ہین جو اپنی احتیاج
موقوف کرکے مدینہ کے رہنے والے مہاجرونکو دیتے تہے اگرچہ اونکو احتیاج اوسچیز سے ہے تب بہی وہ
دیتے ہین خوش ہوکر اور خوش رہتے اور خوش رکہتے مہاجرونکو اور جو کوئی پہیر رکہے بخیلی سے اپنے آپکو
پہر یہہ گروہ یہی ہین چہٹکارا پائے ہوئے عذاب سے ۂ عہ ۂ تفسیر دوست رکہتے ہین الخ انصار نے
دیے اموال اپنے مہاجرونکو بانٹ لیے تہے اور اونکو اپنے مکانون مین اوتارا تہا اور بعض نے یہہ کیا تہا کہ اگر

دو بیویان رکہتے تہے تو ایک کو طلاق دیکر مہاجر سے نکاح کر دیا تہا اور انس سے منقول ہے کہ مرتبہ بہیجا گیا واسطے بعض اونکے سری بکری کی بہنا ہوئی اور وہ مفلس تہے پس اونہون نے وہ بہیجا اپنے ہمسایہ کو پس وہ پہرتی پہرتی رہی اسیطرح تو شخصون مین یہانتک کہ پہر آئی اول ہی کے پاس اور کہا ابو یزید نے کہ کہا مجہے ایک جوان نے بلخ والون مین سے کہ کیا ہے زہد نزدیک تمہارے کہا مینے جب پاتے ہین ہم کہاتے ہین ہم اور جب نہین پاتے ہم صبر کرتے ہین ہم پس کہا اوس جوان نے کہ اسیطرح نزدیک ہمارے کتے بلخ کے ہین پس یہہ کچہہ بڑی چیز نہین بلکہ یون چاہیے جب نہ پاوین ہم صبر کرین اور جب پاوین ایثار کرین یعنے اپنی حاجت روکین اور غیر کی حاجت روائی کرین اور مفلحون پہنچنے والے اپنی مراد کو اور شح بدبختی اور یہہ کہ ہو نفس آدمی کا حرص کرنیوالا منع پر کہ اور ونکو منع کرے دیتے سے اور بخل یہہ کہ اپنے نفس کو روکے دینے سے اور بعضون نے کہا کہ شح کہانا مال بہائی اپنے کا ازراہ ظلم کے اور بخل نہ دینا مال اپنے کا اور کسرے سے منقول ہے کہ شح بہت ضرر کرتا ہے بہ نسبت فقر کے اسلیے کہ فقیر فراخی کرتا ہے جب پاتا ہے مال بخلاف شحیح کے کہ اوسکا دل نہین چاہتا دینے کو باوجود ہونے مال کے ۱۲ مدارک اگرچہ ہو اونکو احتیاج اور فاقہ یعنے انصار نے کہ مہاجرونکو مال اور گہر اپنے بانٹ کر دیے اور اونکو اپنی جان پر مقدم کہا اور اس کہ تمام مال فئی مہاجرون کو دیا گیا اپنے دلونمین کچہہ کینہ اور خلش نپایا اور انصار پہلے آئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مہاجرون سے کے مدینہ مین اسلام لائے اور اونہون نے مسجدین بنائی تہین اور بقول بعض کے ایمان نام مدینہ کا ہے یعنے اقامت کی مدینہ مین پہلے مہاجرون سے اور تفسیر حسینی مین لکہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر ذکر مدد اور احسان کرنے اونکا کہ مہاجرون کے ساتہہ کیا فرمایا بعد اوسکے کہا کہ اگر چاہو تو یہہ اموال بنی نضیر کے تمہارے سبکے درمیان مین تقسیم کرون مین اور مہاجر بدستور سابق تمہارے مکانونمین رہین اور اگر چاہو تو یہہ سب اموال خاص مہاجرونکو دون مین اور وہ تمہارے مکانون سے باہر نکل کر تدبیر اپنے امور مین مشغول ہون سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے کہ پیشوائے اہل مدینہ کے تہے کہا یا رسول اللہ ہمارا دل یون چاہتا ہے کہ اس اموال کو مہاجرون کو تقسیم کیجیے اور وہ بدستور سابق ہمارے گہرون مین رہین کہ برکت اور نور ہمارے مکانونمین اونہین سے ہے رسول علیہ السلام نے انصار کے لیے دعا کی اور حق تعالے نے انصار کے حق مین یہہ آیۃ بہیجی اور صحاح مین آیا ہے کہ ایک شخص مہمان رسول علیہ السلام کا ہوا حضرت نے اپنے گہر سے کچہہ مہمان کے لیے طلب کیا اہل بیت نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچہہ نہین آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ ضیافت اس مہمان کی کرے ایک شخص نے انصار مین سے کہا کہ یا رسول اللہ مین کرتا ہون اور اوس مہمانکو اپنے گہر مین لیجا کر اپنی بیوی سے کہا کہ خاطرداری رسول کے مہمان کی کر اوسکی بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے قوت ہمارے لڑکونکے نہین ہے انصاری نے کہا کہ طعام تیار کر اور لڑکونکو سلا رکہہ اوسکی بیوی نے ایسا ہی کیا اور کہانا مہمان کے آگے رکہا اور چراغ کو بتی اکسانے کے بہانہ بجہا دیا تا مہمان جانے کہ یہہ بہی کہاتے ہین اور وہ دونون بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ انصاری جناب نبوت مآب مین حاضر ہونے آنحضرت

ص

قولہ خصاصۃ فقر واصلہا خصاص البیت وہی فرجہ والجملۃ فی موضع الحال ای مفروضۃ خصاصتہم ۱۲

نے فرمایا کہ خدا تعالے نے تمہارے رات کی فعل سے تعجب کیا اور یہہ آیۃ آئی وَیُؤْثِرُوْنَ آخر تک اور شح معنے
بخل نفس کے ہے اور بقول بعض کے شح معنے حرص شدید کے ہے کہ باعث کرنے حرام چیزونکا ہووے اور بقول
بعض کے شح کہانا مال مسلمانکا ظلم سے ہے اور بقول بعض کے ڈالنا نظر کا اوس چیز پر ہے کہ اوسکی نہو اور
بقول بعض کے لینا حرام کا اور نہ دینا زکوۃ کا ہے پہر تقدیر شح ایک خصلت مذموم اور تباہ کرنیوالی دین
کی ہے مسلمانکو اوس سے پناہ مانگنی اور بچنا چاہیئے رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا یہہ روایت معالم مین ہے
ف تنبیہ سبحان اللہ ایثار کی کیا فضیلت معلوم ہوئی اس آیۃ وغیرہ سے اور کیون نہو کہ یہہ امر ہے
بہی تو دشوار کہ اپنی خواہش وحاجت کو روکے اور غیر کی حاجت برلاوے اور یہہ بات بدون نفس کشی
کے حاصل نہین ہوتی اسلیے بزرگون نے نفس کشیان بہت کی ہین چنانچہ آیا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ایکدن
پانی مانگا پس حاضر کیا گیا پانی ملا ہوا شہد کا پس فرمایا حضرت عمر نے کہ بلاشبہ یہہ خوب ہے لیکن نہین پیتا
مین یہہ اسلیے کہ سنا ہے اللہ عز وجل کو کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشون اونکیکا فرمایا اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ
فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنے لیگئے تم خواہشین اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنے کی اور فائدہ اوٹہایا تمنے
ساتہہ اونکے پس ڈرتا ہون مین یہہ کہ ہووین ثواب نیکیون ہمارے جلدی دیے گئے واسطے ہمارے
پس نہ پیا اوسکو اور آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف کے سامنے کہانا لایا گیا وقت افطار کے اور تہے وہ روزے
سے یعنے دنکو پس کہا عبد الرحمن نے کہ قتل کئے گئے مصعب بن عمیر حال آنکہ وہ بہتر تہے مجہسے کفنائے
گئے ایسی ایک چادر مین کہ اگر ڈہانکا جاتا تہا سر اونکا تو کہل جاتے پانو اونکے اور اگر ڈہانکے جاتے پانو
تو کہل جاتا سر اونکا اور قتل کئے گئے حمزہ حال آنکہ وہ بہتر تہے مجہسے یعنے اونکا کفن بہی ایسا ہی تہا پہر فراخ
کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچہہ کہ فراخی کی گئی یا کہا دیے گئے ہم دنیا سے جو کچہہ کہ دیے گئے ہم اور
البتہ ڈرتے ہین ہم کہ ہماری نیکیونکا ثواب یہان دنیا ہی مین ملجاوے یعنے مثل کافرون کے نیکیون
کے ثواب مین یہہ لذائذ دنیا کے ہین نہ ملجاوین پہر شروع کیا عبد الرحمن نے رونا یہانتک کہ چہوڑ دیا
کہانا ف مشکوۃ عن البخاری فی باب غسل المیت وتکفینہ ف وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ف اور بہی فئی اون لوگون کے لیے ہے کہ آئے بعد مہاجرون اور انصار کے کہتے ہین اے پروردگار
ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو کہ سبقت کی ہے ہمپر ایمان لانے مین اور پیدا نکر ہمارے دلمین
کچہہ کینہ بہ نسبت اونکے کہ ایمان لائے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے مترجم
کہتا ہے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ فئی ہر مسلمان کا حق ہے پس زیادہ حاجت والیکو بہت زیادہ حاجت
والیکو دینا چاہیئے یہانتک کہ مال فئی کفایت کرے واللہ اعلم ف فـ اور واسطے اونکے جو آئے
اونکے پیچہے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور
نرکہہ ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا ای رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان ف مو اور وہ لوگ جو آئی

پراگندہ ہین یہہ بسبب اسکے ہے کہ یہہ قوم ہین بے عقل یعنے آپسمین خانہ جنگیان رکہتے ہین اور مصلحت
انکی ایک نہین ہے واللہ اعلم **فتح** لڑ نہ سکینگے تم سے سب مگر بستیون کے کوٹ مین یا دیوارونکی اوٹ
مین اونکی لڑائی آپسمین سخت ہے تو جانے وہ اکہتے ہین اور دل اونکے پہوٹ رہے ہین یہہ اس سے کہ وہ
لوگ عقل نہین رکہتے **مو** اور یہہ منافق اور یہود نہ لڑینگے تم سے اے مسلمانون مقابل ہوکر سب
مگر لڑینگے تو کسی گانو مضبوط مین رہ کر یا پیچہے دیوار دمدمے اوٹ مین بیٹہہ کر نامردی سے لڑائی اونکی آپسمین
بڑی سخت ہے جو بڑے شجاع اور بہادر ہین آپسمین پر خدا تعالی نے اونکے دلونمین خوف ڈالا ہے مسلمانونکا
تم اے مسلمان انہین سمجہتے ہو انکو متفق رفیق ایکدوسرے کے اور دراصل دل اونکے پریشان گہبرائے ہوئے ہین یہہ
پریشانی اور گہبراہٹ منافقونکو سب اوسکے ہے جو ہین ایک گروہ بے سمجہہ جو اپنی بہلائی نہین سمجہتے
ع تفسیر یعنے اونکی لڑائی کی سختی کی جو تعریف کیجاتی ہے تو وہ اونکی آپس ہی کی لڑائی مین ہے
اور اگر تمسے لڑین تو تمہارے مقابلہ مین وہ سختی نہین کر سکینگے اسلیے کہ شجاع نامردی کرتا ہے وقت لڑنیکے
اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ایکجا ہے اکہٹا یعنے ظاہر مین تم جانو کہ وہ الفت و محبت رکہتے ہین آپسمین
اور حال یہہ ہے کہ دل اونکے متفرق ہین الفت نہین آپسمین بلکہ عداوت ہے پس آپسمین مدد نہین کرینگے
گے حق مدد کرنیکا اور اس بیان فرمانے مین دلیری دلائی ہے مومنونکو اونکے لڑنے پر یہہ یعنی تفرق اونکے
دلونکا اسلیے ہے کہ سمجہتے نہین اسکو کہ تفرق دلونکا باعث اونکی تباہی کا ہے **مد** كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مثال انکی مانند مثال اونکے
ہے کہ پہلے انسے تہے عنقریب چکہا وبال گناہ اپنے کا انکے لیے ہے عذاب دردناک یعنے جیسے کہ اہل بدر
مغلوب ہوئے اور شکست پائی یہہ بہی ایسے ہی ہوئے واللہ اعلم **فتح** جیسے کہاوت اونکی جو ہو چکی
ہین انسے پہلے پاس ہی چکہین سزا اپنے کام کی اور اونکو دکہہ کی مار ہے **مو** اور ان یہودیون
اور منافقونکی مثال ایسی ہے جیسے مثل اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے نزدیک تہوڑی سی مدت جو
چکہا اونہون نے برا بدلا اپنے برے کامونکا اور واسطے اون لوگون کے ہے عذاب دکہہ دینے والا اوس جہان
مین سوای دنیا کے عذاب کے **ع تفسیر** چکہا وبال گناہ اپنے کا یعنے انجام بد کفر اپنے کا اور عداوت
اپنے کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے **مد** كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مثال منافقونکی ساتہہ اہل کتاب کے مانند مثال
شیطان کے ہے جب کہا آدمیکو کافر ہو پس جب کافر ہوا کہا تحقیق مین بے تعلق ہون تجہسے تحقیق مین
ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمون سے **فتح** جیسے کہاوت شیطان کی جب کہے انسانکو تو منکر ہو
جب منکر ہوا کہے الگ ہون مین تجہسے مین ڈرتا ہون اللہ سے جو رب ساری جہانکا **مو** اور جیسے
مثل شیطانکی ہے کہ جب کہا آدمیکو شیطان نے کہ کافر ہو پہر جب وہ آدمی احمق اوسکے کہنے سے کافر
ہوا تب کہا شیطان نے کہ مین متفرق بیزار ہون تجہسے جو مین البتہ ڈرتا ہون خدا تعالی سے جو رب
ساری عالم کا **ع تفسیر** یعنے مثال منافقونکی بیچ رغبت دلانیکے یہود کو لڑنے پر اور وعدہ کرنے

ادسنے مدد کرنے پر پہر شریک ہونیکے اونکے ساتھہ اور خلاف وعدگی کرنیکے اوسنے مانند مثال شیطانکی
ہے کہ جب بہکایا ایک آدمیکو اپنے کرسے پہر الگ ہوا اوسکے انجام کار مین مدل تفسیر حسینی وغیرہ مین ہے
کہ مراد انسان سے یہان ابوجہل ہے کہ جب متوجہ بدر کا ہوا بنی کنانہ سے کہ کینہ قدیم سے درمیان انکے
تہا اندیشہ ناک ہوکر چاہا کہ پہر جاوے لے ابلیس نے بصورۃ سراقہ رئیس بنی کنانہ کے آکر ابوجہل کو کہا کہ مت ڈر
ہم ہمراہ تمہارے ہین اور ساتہہ ایک جماعت شیاطین کے ہمراہ لیکے ہوا اور جب بدر مین پہنچے اوس ابلیس نے
دیکہا کہ فرشتے مسلمانونکے مدد کے لیے آئی ہین بہاگا اور اوسوقت مین ہاتہہ ابلیس کا بیچ ہاتہہ حارث بن ہشام
کے تہا حارث نے کہا اے سراقہ اسحال مین بہاگتا ہے تو ابلیس نے کہا مین تجہسے بیزار ہون اور خداسے
ڈرتا ہون انتہی پس مثال منافقونکی بیچ فریب دینے بنی نضیر کے مانند اسکے ہے اور تفسیر معالم مین ابن عباس
سے نقل کیا ہے کہ مراد انسان سے برصیصا راہب ہے کہ ستر برس صومعہ یعنے عبادتخانہ اپنے مین خدا
تعالی کی عبادۃ مین مشغول تہا شیاطین اوسکے کار مین عاجز آئے ایکروز ابلیس نے اپنے لشکر کو کہا کہ کون
ہے برصیصا کے کام کو کفایت کرے ابیض نام دیونے کہا مہم بہکانے راہب کی اپنے اوپر قبول کی اور یہہ ابیض
وہی ہے کہ جو انبیاء کے بہکانے کو آتا تہا اور ذلیل و نابود ہو جاتا تہا اور ایکروز بصورت جبرئیل کے بنکر
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے آکر چاہا کہ بشبہہ وحی کے وسوسہ ڈالے جبرئیل نے آکر اوسکو دور
زمین ہند مین دفع کیا غرضکہ ابیض بصورۃ راہب کے بنکر برصیصا کے صومعہ مین آیا اور آواز دی اوسکو راہب
اوسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی نماز مین مشغول رہا ابیض راہب کے صومعہ کے سامنے نماز مین قائم ہوا
برصیصا جب اپنی نماز سے پہرا تو اوسکو نماز مین دیکہا اور خوش ہیئتی اور اچہی طرح کی بندگی کرنیسے خوش
ہوا اوسکے حاجت سے پوچہا ابیض نے کہا حاجت میری یہہ ہے کہ تمہاری خدمت مین رہو نمین اور
علم و عمل تمہارے سے فیض حاصل کرونمین برصیصا نے قبول نکیا اور پہر اپنی عبادۃ مین مشغول ہوا
اور چالیس روز تک ابیض کیطرف التفات نکیا اور بعد چالیس روز کے جو برصیصا نے اوسکو دیکہا کہ اوسطرح
نماز مین قائم ہے اور یہہ برصیصا بعد دس روز کے پہرتا تہا نماز سے اور افطار روزہ کا کرتا تہا پس وہ ابیض
کے ابیض کے کثرت عبادۃ سے متعجب ہوا اور اوسکے کہنے کو قبول کیا اور اوسکو اپنے صومعہ مین جگہہ دی
ابیض ایک برس تک برصیصا کے پاس رہا اور چالیس روز مین افطار روزہ کا اور فارغ ہوتا نماز سے
کرتا تہا برصیصا کثرت مشقت اوسکی سے متحیر رہا اور ابیض نے بعد ایکسال کے کہا کہ مین جاتا ہون اپنے
اور ایک یار کے پاس آوارہ تمہاری مشقت عبادتکا سنکر مین آیا تہا مشقت اوس یار میرکی تجہسے زیادہ ہے
فراق ابیض کا برصیصا پر دشوار ہوا اور ناچار رخصت دی ابیض نے وقت رخصت کے برصیصا کو کہا
کہ میرے پاس ایک دعا ہے کہ ہر مبتلا اور بیمار کو اوس سے شفا ہوتی ہے تجکو سکہا دیتا ہون برصیصا نے
ہر چند انکار کیا ابیض نے خواہ مخواہ وہ دعا اوسکو سکہائی اور ابلیس کے پاس آنکر کہا کہ برصیصا کو مینے ہلاک
کیا پہر ایک شخص کو چہیڑا اور اوسکے گہر کے لوگون سے بصورۃ طبیب ظاہر ہوکر کہا کہ اس شخص کو جنون
ہو گیا ہے سوای برصیصا کی دعا کے جانیکا نہین اوسکے قرابتی اوسکو برصیصا کے پاس لیگئے اور برصیصا

کے بہٹکنے سے ابیض اوس شخص سے الگ ہو گیا اوس شخص نے شفا پائی اور اسیطرح کئی شخصونکو ابیض
نے مبتلا کیا اور لوگونکو برصیصا کے پاس جانیکا اشارہ کیا اور اونہون نے برصیصا کی دعا سے شفا پائی
یہانتک کہ ایک بادشاہ کی بیٹی کو ابیض چمٹا اور اوسکے لوگونکو برصیصا کیطرف رہنمائی کی چچا لڑکیکا بادشاہ
بنی اسرائیل کا تہا اوسنے کہا کہ برصیصا نہین آنیکا کہ وہ لوگون سے نفرت رکہتا ہے ابیض نے اوسکو کہا
کہ سامنے صومعہ راہب کے ایک صومعہ اور بناؤ اور بیٹی کو وہان لیجاؤ اگر برصیصا متوجہ ہوا اوسیوقت شفا
پاویگی والا بیٹی کو اوس صومعہ مین چہوڑ دو اور کہدو کہ یہہ بیٹی تیرے پاس امانت ہے ایسا ہی کیا لوگون نے
اور جب برصیصا اونکی طرف ملتفت نہوا لڑکیکو اوس صومعہ نو تعمیر مین چہوڑ آئے جبکہ برصیصا نماز سے فارغ
ہوا لڑکیکو دیکہا اور اوسکے حسن و جمال پر فریفتہ ہوا اور وہ دعا پڑہ کر اوسپر پہونکی ابیض لڑکی سے دست بردار
ہوا اور لڑکی نے شفا پائی اور برصیصا پہر اپنے نماز مین مشغول ہوا اور ابیض نے پہر لڑکی کو ستایا اور ایسا اوسکا
حال ہو گیا کہ اپنے تئین ننگا کر دیا اوسوقت شیطان نے برصیصا کے پاس آکر وسوسہ ڈالا کہ اوس سے
جماع کر اور پہر توبہ کر لینا حق تعالی توبہ قبول کرنیوالا ہے اور یہہ بہکانا کئی بار کیا حتے کہ برصیصا نے اوس
لڑکی سے جماع کیا اور اوسکو حمل رہ گیا شیطان نے آنکر کہا کہ رسوا ہوا تو اے برصیصا اب اس لڑکیکو قتل
کر کر فلانی جگہہ دفن کر اور جب اوسکے قرابتی پوچہین تو کہدینا کہ جن اوسکا سرکش تہا اوسکو یہان سے
لیگیا مین اوسکو دفع نکر سکا برصیصا نے ایسا ہی کیا اور جب اوسکے لوگون نے اوس سے پوچہا تو وہی
جواب مذکور دیا اوسکے قرابتی ناامید ہو کر بیٹہ رہے شیطان نے اوس لڑکی کی بہائیون کے خواب
مین آکر سب حقیقت ظاہر کی اونہون نے اوسکو خواب و خیال جانا پہر شیطان نے بصورۃ آدمی کی بنکر
اونکے پاس آنکر سب احوال پر مطلع کیا اونہون نے لڑکیکی دفن کی جگہہ جا کر اوسیطرح پایا اور برصیصا کو اوکر
صومعہ سے مشکین باندہکر نکالا اور اوسکے صومعہ کو ڈہا دیا اور اوسکو آگے بادشاہ کے لیگئے اور بادشاہ نے اوسکو سولی دینے کا حکم دیا ابیض برصیصا
پاس آنکر کہا کہ خدا سے نڈرا تو اور خیانت امانت مین کی تو نے اور اپنے تئین بڑا عابد بنی اسرائیل مین کا جانتا تہا
تو اسیطرح بہت سرزنش کی اور آخر الامر مین کہا کہ اگر اسی حال پر مرا تو اپنے تئین اور مانند اونکی تئین
رسوا کریگا تو مجکو سجدہ کر تا تجکو اسجگہہ سے نجات دونین برصیصا نے اوسکو سجدہ کیا ابیض نے کہا پہر
تجسے جاہتا تہا مین تا کہ اپنے رب سے کافر ہووے اِنِّی بَرِیٌٔ مِّنکَ اِنِّی اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

اور حقتعالے فرماتا ہے ۝ **مجرا** ۝ فَکَانَ عَاقِبَتَهُمَا اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ
پس ہوا انجام کار ان شیطانکا یہہ کہ وہ آگمین ہونگے ہمیشہ کو وہان اور یہہ ہی سزا ظالمونکی ۝ **فـ**
پہر آخر ان دونونکا یہہ ہے کہ وہ دونون ہین آگ مین سدا رہین اوسمین اور یہی ہے سزا گنہگارون کی
تفسیر کہ یہود بنی نضیر اور عبد اللہ منافق اور یار اوسکے ہین یعنی یہہ بہی دوزخمین ہمیشہ رہینگی اور
مثل اونکی مانند مثل شیطان اور برصیصا کے ہوگی جیسا کہ شیطان نے برصیصا کو بہکا کر کافر اور ہمیشہ کا
دوزخی کیا ایسا ہی منافقون نے یہودیونکو فریب دیا جیسا کہ اوپر قصہ اونکا گذرا اور دونون ہمیشہ کی
دوزخی ہوئی اور ابن عباس نے فرمایا کہ بعد اوسکے قصہ برصیصا کا بنی اسرائیل کی عابدون پر پوشیدہ رہتا تہا

یہانتک کہ قصہ جریج راہب کا ظاہر ہوا بعد اوسکے پہر یہہ دونو قصے ظاہر ہوئے قصہ جریج راہب کا حدیث مسلم وغیرہ مین مذکور ہے مجمل اوسکا یہہ ہے کہ وہ ایک شخص عابد تہا اپنے صومعہ مین عبادت مین مشغول رہتا تہا جب حال اوسکا درمیان لوگون کے ظاہر ہوا ایک عورت فاحشہ خوبصورت نے کہا کہ مین اوسکو فتنہ مین ڈالتی ہون اور جریج کے پاس آنکر اپنے نفس کو اوسپر پیش کیا جریج نے اوسکی طرف التفات نکیا اوس عورت نے ایک چرواہہ کے پاس کہ اوسی گرد نواح مین تہا آنکر اوس سے صحبت کروائی اور حاملہ ہوئی اور جب بچہ جنا تو لوگونسے کہا کہ یہہ بچہ جریج سے ہے لوگون نے جریج کو پکڑا اور اوسکے صومعہ کو خراب کر ڈالا اور اوسکو مارتے تہے وہ کہتا تہا تمکو کیا ہو گیا ہے لوگون نے کہا کہ تونے فلانی عورت سے زنا کیا اور یہہ بچہ تجہسے ہے جریج نے کہا اوس بچہ کو لاو جب اوسکو لائی تو جریج نے اوس بچہ کی پیٹ مین ایک انگلی ماری اور کہا کہ تیرا باپ کون ہے وہ لڑکا بولا اور کہا کہ باپ میرا فلانا چرواہا ہے سب لوگون نے ہاتہہ اور پانو جریج کی چومے اور اوسکے صومعہ کو تیار کر دیا تمام ہوا یہہ قصہ اور یہہ لڑکا اون تین لڑکون مین سے ہے کہ جنہون نے پنگوڑہین کلام کیا ایک حضرت عیسی علیہ السلام اور ایک یہہ لڑکا اور ایک وہ لڑکا کہ جسنے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی پر گواہی دی

یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ اے مسلمانون ڈرو خدا سے اور چاہیئے کہ تامل کرے ہر شخص کہ کیا چیز آگے بہیجی ہے کل کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا خبردار ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو ۂ **فتح** ۂ اے ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکہہ لے کوئی جی کیا بہیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو ۂ **مو** ۂ اے مسلمانون ڈرو خدا تعالے کے عذاب سے اور چاہیئے کہ دیکہے ہر شخص اوس چیز کو جو اوسنے بہیجی ہے واسطے کل کے دن قیامت کے بہلائی اور برائی سو ویسیہی بدلے کی امید رکہی اور ڈرو خدا تعالے سے جو بیشک خدا تعالے واقف ہے جاننے والا اون چیزونکا جو تم کرتے ہو اوس سے کچہہ چہپا ہوا نہین ۂ **عہ** ۂ **تفسیر** ڈرو اللہ سے اور اوسکے حکمونمین یعنے نہ مخالفت کرو اوسکے حکمونکی اور روز قیامت کو کل اسلیے فرمایا کہ قریب ہے یا تعبیر کیا آخرۃ کو ساتہہ کل کے اسلیئے کہ دنیا اور آخرۃ دو دن ہین ایکدن دنیا ہے اور دوسرا دن قیامت ہے اور مالک بن دینار سے منقول ہے کہ لکہا ہوا ہے جنت کے دروازے پر وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا رَبِحْنَا مَا قَدَّمْنَا خَسِرْنَا مَا خَلَّفْنَا اور مکرر فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰہَ کو تاکید کے لیے یا اول ڈرنے فرمایا ترک گناہونمین اور دوبارہ فرمایا ادا واجبات کے لیے اور خدا خبردار ہے الخ اسمین رغبت دلائی ہے مراقبہ پر یعنے دہیان لگانے پر اللہ تعالے کیطرف اسلیے کہ جو کوئی جانیگا کہ اللہ تعالے مطلع ہے ہمارے گناہونکے کرنے پر باز رہیگا اوس سے ۂ **مل** ۂ یعنے ہر کسیکو لازم ہے کہ اپنے اعمال مین فکر کرے اور تلاش کرے کہ کیا چیز کل کے دن قیامت کے لیے آگے بہیجی ہے پس اگر اعمال خیر کیے ہون شکر توفیق الٰہی کا بجا لاوے اور زیادہ چاہے اور اگر گناہ کیے ہین تدارک اوسکا ساتہہ توبہ اور ندامت اور استغفار کے کرے اور دعا کرے کہ الٰہی مین اس بلا سے چہوٹون اور عزم بالجزم کرے کہ آیندہ نہین کریگا اور اسی آیہ کریمہ

سے نکالا ہے مصلحت ہے کہ صبح و شام میں محاسبہ اپنی نفس سے کیا کرے تا اس آیۃ کا خلاف نہ لازم آوے وَلَا تَكُونُوا آخر
آیۃ تک ﴿بحر﴾ **تنبیہ** واقع میں محاسبہ اپنے نفس سے کرتے رہنا عجب چیز ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا یعنے حساب لیتے رہو اپنے نفس سے پہلے اس سے کہ تم سے حساب لیا
جاوے حاصل یہہ کہ سوچ بچار اپنے حالمیں درباب امور آخرت ضرور ہے اور کچھہ نہو تو بہلا دنیا کی فکر
کے برابر تو آخرتکی فکر ہو حال آنکہ آخرت کی حق مین رب العلمین نے فرمایا ہے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿ل﴾ افسوس
صد افسوس کہ اب معاملہ اولٹا ہے دنیا کی فکر تو بڑی لمبی چوڑی رات دن اور آخرت کی فکر کچھہ بہی
نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ
مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ ﴿ع﴾ اور حضرت عثمان غنی رض فرماتے ہین هَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِي الْقَلْبِ
هَمُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ فِي الْقَلْبِ ﴿س﴾ غرض کہ جس دلمین فکر آخرۃ نہو وہ مثل ڈہور ڈنگر کے ہے فکر آخرت ضرور ہے
مؤلف نام حق کہتے ہین ﴿شعر﴾ غم دین خور کہ غم غم دین است ٭ غم دنیا مخور کہ بیہودہ است ﴿ نکتہ
صوفیہ کرام رحمہم اللہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ کی تفسیر مین لکھتے ہین اے طالبان حق تقوی اختیار کرو اتقا
کرنیسے غیر حق کیطرف اور فنا کرو اپنے نفسونکو تا قیامت کو دیدار الہی حاصل ہو وَلَا تَكُوْنُوا الخ یعنے مانند موہنہ
موڑنیوالونکے حق سے ہو کہ حق تعالے نے انکے لیئے طریق ہدایت نفوس اونکیلو اونسنے فراموش کیا ہے یہہ مین
نکلنے والے حد عبودیت کمال سے ہے کہ توجہ لئے اللہ ہے لَا یَسْتَوِی الخ ظاہر ہے کہ موہنہ موڑنیوالے
اور بعید مثل متوجہ لئے اللہ اور مقرب کے نہین اہل قرب پہنچنے والے مطلب اصلی کو ہین لَوْ اَنْزَلْنَا الخ اور
یہی ہین کہ دل انکے قوت اوٹہانے تجلیات کے رکہتے ہین اور غیر اونکے اگرچہ مانند پہاڑ کے ہون پارہ
ہو جائین اور قوت اوسکے اوٹہانیکی نرکہین جیسا کہ پہٹ جانا طور کا ایک تجلی سے آیۃ قرآنی سے معلوم
ہے چاہیئے کہ سالک اس بیانمین فکر کرین اور تمام اپنی فنا مین کوشش کرین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ اخیر سورہ تک اشارہ
ہے توحید حق کی طرف کہ تمام موجودات نمونہ اوسکی توحید اور قدرتکا ہین ﴿بحر﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ
فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور مت ہو مانند اونکے کہ فراموش کیا خدا کو پس فراموش کیا
خدا نے اونکی خاطر سے تدبیر حال اونکیکو یہہ جماعت یہہ ہین بدکار ﴿فتح﴾ اور مت ہو ویسے جنہون
نے بہلا یا اللہ کو پہر اوسنے بہلا دیے اونکو اونکے جی وہ لوگ وہی ہین بیحکم ﴿موضح﴾ اور مت ہو تم اے
مسلمانون مانند اون لوگون کے جو بہولے خدا تعالے کو اور حکم نمانا اوسکا جیسے یہود اور منافق پہر خدا تعالے
نے بہلایا اونپر اپنا آپ اونکا جو اپنی برائی کی اونہین خبر نہین اور رسول اللہ کی نافرمانی سے توبہ نہین
کرتے سو وہ لوگ وہی ہین بدکار حکم نمانتے والے ﴿ع﴾ **تفسیر** فراموش کیا خدا کو یعنے چہوڑ دیا
ذکر اللہ عز و جل کا اور حکم اوسکے پس فراموش کیا خدا نے یعنے چہوڑ دیا اونکو اپنی یاد سے کہ رحمۃ و توفیق خیر اونکو
نہین دیتا ﴿مدارک﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ۝
برابر نہین ہین اہل دوزخ اور اہل بہشت اہل بہشت وہی ہین مطلب کو پہنچنے والے ﴿فتح﴾ برابر نہین
لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت کے لوگ بہشت کے وہی ہین مراد کو پہنچے ﴿موضح﴾ نہین ہین برابر دوزخ

ل یعنی آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ۱۲ ع یعنی عقلمند وہ ہے کہ حساب لیا اپنے نفس کا اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہے کہ تابع کرے نفس اپنے کو خواہش نفسانی کی اور آرزو رکھے اللہ سے ۱۲ س یعنی فکر آخرت کی نور ہے دل مین اور فکر دنیا کی تاریکی ہے دل مین ۱۲ ف یعنی بہلا دیے اونکے جی یعنے نفس اونکے کہ نفع اونکا نہ سمجہے ۱۲ منہ

کے رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے کیواسطے کہ بہشت کے وہی ہین چہٹکارا پائے ہوئے عذاب سے اپنے مقصد کو پہنچے ہوئے ط عہ تفسیر یہہ تنبیہ ہے لوگون کے لیے اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ بسبب زیادتی غفلت اپنی کے اور کم یاد رکہنے اپنے کے انجام کار کو اور ڈوبے رہنے اپنے کے دنیا کے غالب رکہنے مین آخرت پر اور پیروی کرنے شہوات کے گویا کہ ہنین پہچانتے ہین فرق کو درمیان جنت و دوزخ کے اور فرق عظیم کو درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے اور اسکو کہ مطلب پانی بڑی جنتیون کے لیے ہی اور عذاب عظیم دوزخیون کے لیے پس لائق ہے اونکو یہہ کہ جانین اسکو اور خبردار ہون اوسپر یہہ ایسا ہے جیسیکہ تو کہے اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہے اپنے باپ کی کہ وہ باپ تیرا ہے ٹہیرا ہے تونے اوسکو بمنزلہ اوسکے کہ ہنین پہچانتا ہے اوسکو پس آگاہ کیا اوسکو اوپر حق باپ کے جو مقتضی ہے نیکی اور شفقت کرنیکو اور دلیل پکڑی ہے شافعیہ نے اس آیۃ سے اسپر کہ مسلمان نہ قتل کیا جاوے بدلے کافر کے اور کافر ہنین مالک ہوتا مال مسلمان کا ساتہہ استیلاء یعنے غلبہ کے اور ہمنے جواب دیا ہے مثل اسکے لمبی اصول فقہ مین اور کافی مین ط

مدہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اگر اوتارتے ہم اس قرانکو کسی پہاڑ پر تحقیق دیکہتا تو اوسکو کیا ہوا پارہ پارہ ہوا خوف خدا سے اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم لوگون کے لیے تا وہ تامل کرین ط فتح ۃ اگر ہم اوتارتے یہہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکہتا وہ دب جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہہ کہاوتین سناتے ہین ہم لوگونکو شاید وہ دہیان کرین ط مو ۃ اگر بہیجتے ہم اس قرانکو پہاڑ پر اور اوسکے سمجہہ دیتے ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اور اوسکی سمجہہ دیتے ہم تو البتہ دیکہتا تو اے دیکہنے والے پہاڑ کو ڈرنیوالا پہٹنے والا ڈر خداتعالے کیسے جو وعدے اسمین عذاب کے لکہے ہین پر یہہ کافر سخت دل ہنین ڈرتے اور حکم ہنین مانتے اور یہہ مثلین بیان کرتے ہین ہم لوگونکے لیے تو شاید کہ یہہ لوگ فکر کرین اون مثالونکی احوال مین اور ڈرین وہ احوال منکرا اور فائدہ اوٹہاوین ط عہ تفسیر ط یعنے شان بزرگی قرآن کی ایسی ہے کہ اگر پہاڑ باوجود اوس سختی اپنے کے اگر تمیز و شعور رکہتا اور قرآن اوسپر نازل ہوتا تو خوف خدا سے ڈر جاتا اور عاجزی کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا لیکن سخت دل کافرونکے اوس سے اثر پذیر ہنین ہوتے کیا کمال قساوت و شقاوت ہے اونکی ۃ

مدبحر ۃ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ وہی وہ خدا کہ ہنین ہے کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وہی بخشنے والا مہربان ط فتح ۃ وہ اللہ ہے جسکے سوائی بندگی ہنین کسیکی جانتا ہے چہپا اور کہلا وہی ہے مہربان رحم والا ط مو ۃ وہی ہے خداتعالے جو ہنین سوائے اوسکے اور کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خداتعالے ہے جاننے والا چہپے اور کہلے کا موذکا اور باتونکا سو وہی ہے بڑی بخشش کرنیوالا سب پر دنیا مین سو وہی آخرت مین مہربانی کرنیوالا مومنون مسلمانونپر جو گناہ بخشیگا اپنی رحمت سے اور نعمتین دیگا اپنے فضل سے ط عہ تفسیر ط غیب و شہادۃ پوشیدہ اور ظاہر یعنے غیب وہ ہے کہ بندے اوسکو نہ دیکہین اور نہ جانین اور شہادۃ وہ ہی کہ دیکہین اوسکو اور جانین یا غیب و شہادۃ سے مراد آخرت اور دنیا

یا مراد ہی معدوم و موجود اور بعضون کے نزدیک رحمان روزی دینے والا تمام بندونکا اور رحیم بخشنے وا
مومنونکا آخرۃ مین ﴿ع﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ وہ ہے خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ
بادشاہ نہایت پاک سلامت سب عیبونسے امن دینے والا نگہبان غالب خود اختیار بزرگوار پاکی خدا
کے لیے ہے شریک مقرر کرنے اونکیسے ﴿ع﴾ وہ اللہ ہے جسکے سوائے بندگی نہین کسیکی وہ بادشاہ پاک ا
جنکا امان دیتا پناہ مین لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائیکا پاک ہے اللہ اوس سے جو شریک ٹہاتے
ہین ﴿ع﴾ پہر وہی ہے خداتعالے جو سوائے اوسکے نہین کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خداتعالے
جو بادشاہ بڑو نسے بہت بڑا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے سلامت ہی سیطرح کی علتون اور
عاجزیون سے امن دینے والا ہے نڈر کرنیوالا اسطرح کے خوفون سے رکہوالا ہے نگہبان ہر چیز کا زبردست
حکم کرنیوالا ٹوٹے دلونکو اور ٹوٹے کامونکا درست بنانیوالا غرور کرنیکا وہی لائق ہے پاکیزہ اور ستہرا خداتعالے
اون چیزون سے جو یہہ کافر شریک کرتے ہین اوسکا کمی ناکارہ چیزونکو ﴿ع﴾ تفسیر الْقُدُّوْسُ
پاک سب برائیون سے اور تسبیح ملائکہ مین یہہ الفاظ ہین سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَلسَّلَامُ
یعنے وہ ایسا ہے کہ سلامت رکہا خلق کو ظلم سے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا سب
بلیات سے اور زجاج سے ہے کہ امن دینے والا ظلم سے کہ کسی پر ظلم نہین کرتا یا امن دینے والا اپنے عذاب
سے اوسکو کہ اطاعت کرے اوسکی اَلْمُهَیْمِنُ نگہبان ہر چیز کا اور حفاظت کرنیوالا ہر چیز کا اَلْعَزِیْزُ غالب غیر
مغلوب اَلْجَبَّارُ بلند قدر بزرگ ایسا کہ ذلیل ہین اوسکے آگے جو کہ سوا اوسکے ہین یا عظیم الشان قدرۃ بادشاہ
مین یا قہار صاحب دبدبہ کا اَلْمُتَكَبِّرُ بڑی بزرگی رکہنے والا ذات و صفات کی ﴿ع﴾ قُدُّوْسٌ
پاک سب عیبون اور نقصانون سے کہ جو لائق اوسکے نہین اور مُؤْمِنٌ نڈر کرنیوالا مومنونکا عذاب سے
اور بقول بعض سچ کرنیوالا رسولونکا ساتہہ ظاہر کرنے معجزون کے اور مُهَیْمِنٌ یعنے گواہ صدق کے
بندون کے اعمال پر اور بقول بعض کے نگہبان سب چیز پر اور بقول بعض کے معنی مُؤْمِنٌ کے اور بقول
بعض کے معنی امین کے ہے اور بقول بعض کے یہہ ایک نام ہے کہ تاویل اوسکے سوائے خدا کے کوئی نہین
جانتا اور جَبَّارٌ یعنے عظیم کے اور بقول بعض کے معنی قہار کے اور بقول بعض کے درست کرنیوالا کارون
شکستہ کا ﴿ع﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وہ ہی خدا پیدا کرنیوالا نیا پیدا کرنیوالا صورۃ لکہنے والا اوسکے لیے ہین
نام نیک ساتہہ پاکی کے یاد کرتے ہین اوسکو جو کچہہ کہ آسمانون اور زمین مین ہین اور وہ ہے غالب با حکمت
﴿ع﴾ وہ اللہ ہے بنانیوالا اشکال کہڑا کرتا صورۃ کہینچتا اوسکے ہین سب نام خاصے اوسکی پاکی بولتا
ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ﴿ع﴾ وہی خداتعالی
ہے پیدا کرنیوالا سب چیزونکا مناسب اور لائق اوسکے جیسے کہ وہ چیز چاہیے تہی اوسے ویسا ہی بنا
ظاہر کرنیوالا ہے ہر چیز کو چہپی جگہہ سے صورۃ بنانیوالا ہے ہر ایک حیوان کی جیسکہ چاہیے واسطے اوسکے

خدا تعالے کے ہین نام پاکیزہ بہت اچہے جو سب عقلمند و نکی عقل پسند کرے جو ستہرائی اور پاک طرح سے یاد کرتے ہین اون ناموں سے خدا تعالے کو جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین سب اوسے یاد کرتے ہین اپنی اپنی زبانین اور وہی ہے خدا تعالے بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا جو اوسکے کیے ہوئی کام کوئی پہیر نہین سکتا اور نہین بگاڑ سکتا ﴿ علے تفسیر ختم کی گئی یہہ سورہ ساتہہ اون لفظون کے کہ شروع کی گئی ساتہہ اونکے اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ کہا پوچہا مینے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے حال اسم اعظم کا پس فرمایا لازم کر لینے پر آخر سورہ حشر کا پس بہت پڑہا کر اوسکو پہر پوچہا مینے یہی حضرت نے وہی جواب دیا حضرت نے مجکو پہر پوچہا مینے حضرت سے یہی مضمون پس وہی جواب دیا آپنے مجکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبحکو تین بار پڑہے أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پہر پڑہے تین آیتین اخیر سورہ حشر کے یعنے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ سے اخیر تک تو متعین کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تلک اور اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو یہہ پڑہتا ہے یہی درجہ پاتا ہے کذا فی الترمذی وغیرہ

﴿ مدۃ بحرۃ سورۃ الممتحنہ مدنیہ اس سورۃ کا نام ممتحنہ ہے یہہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین حکم ہے مومنات مہاجرات کے امتحان کرنیکا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ مدنی ہے آیتین اسمین تیرا ہین اور رکوع دو اور کلمے ۳۴۰ اور حروف ۱۵۹۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ بعد سورہ احزاب کے اور بعد سورہ حشر کے اسلیے لکہی گئی کہ سورہ حشر کے اخیر مین ذکر توحید کا خوب ہے اور ممتحنہ کے اول مین حکم ہے مومنونکو کہ توحید کے منکرون سے دوستی نکرو کہ اونسے دوستی کرنی موجب توحید کے نقصان کی ہے بلکہ کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس آیۃ کریمہ سے وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور اور بہت وجہین مناسبت کی ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

اے مسلمانون دوست نہ پکڑو میرے دشمنون اور اپنے دشمنونکو کہ ڈالو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے اور تحقیق وہ کافر ہوئے ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمکو یعنے دین سچا جلا وطن کرتے ہین پیغمبر کو اور تمکو بہی واسطے اسکے کہ ایمان لائے تم ساتہہ خدا پروردگار اپنے کے دوست نہ پکڑو اگر نکلے ہو تم اپنے وطنون سے جہاد کے لیے میری راہ مین اور طلب رضامندی میری کے لیے پوشیدہ بہیجتے ہو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے اور مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو اور اوس چیز کو کہ آشکارا کرتے ہو اور جو کوئی تم مین سے کرے یہہ کام تحقیق غلط کیا راہ ہموار کو ﴿ فــ ﴾ اے ایمان والون نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیغام بہیجو دوستی کے اور منکر ہوسے ہین اوس سے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہ کر میری رضامندی تم اونکو چہپے پیغام بہیجو دوستی کے اور

اور مجکو خوب معلوم ہے جو چہپاتے ہو تم اور جو کہولا اور جو کوئی تم مین یہہ کام کرے وہ بہولا سیدہی راہ سے مو
ای وہ لوگون جو ایمان لائے ہو مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنونکو دوست اونسے دوستی نکرو اور تم تو برا کرتے
ہو جو بہیجتے ہو اون دشمنونکی طرف خبر بہید رسول اللہ کے ساتہہ دوستی کافرونکے جو اخلاص کیا چاہتے ہو
اونسے اوسپر کہ وہ مقرر کافر ہوئے اور انکار کیا اوہنون نے اوسچیز کا جو آئی تم پاس سچی کہ وہ قرآن ہے
اور اسلام یعنے وہ قرآن سے اور پیغمبر سے منکر ہین اور دشمن تم اونکو یہہ خبرین پہنچا کر دوست کیا چاہتے
ہو اور دشمنی اونکی ظاہر ہے جو نکالتے ہین وہ رسول اللہ کو اور تمکو مکے سے جو تمہارا وطن ہے اسواسطے کہ
تم ایمان لائے خدا تعالے پر جو خدا تعالے پروردگار ہے سبب دشمنی کا فقط ایمان لانا ہے تمہارا پہر اگر
تم نکلے اپنے وطن سے لڑنیکو کافرون سے میری راہ مین اور چاہتے میری خوشی تو پہر کیون بہیجتے ہو بہید
کی بات دشمنونکی طرف دوستی سے یعنے رسول اللہ کا بہید دشمنون کو بہیجکر اونسے دوستی کرتے ہو
یہہ بات بری ہے اور مین خوب جانتا ہون اوسچیز کو جو تم چہپاتے ہو اور اوسکو بہی جو ظاہر کرتے ہو اور
جو کوئی کرے ایسا کام تم مین سے پہر مقرر وہ بہولا سیدہی راہ اسلام کی ۞ تفسیر شان نزول اس
سورہ کا یہہ ہے کہ سارہ لونڈی ابو عمرو بن صیفی بن ہاشم جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ کو
آئی اور اون ایام مین کہ چہٹا سال ہجرت سے تہا آنحضرت قصد فتح مکہ کا رکہتے تہے اور سامان سفر کر رہے تہے
سارہ سے پوچہا کہ مسلمان ہوکر اور ہجرت کر کر آئی ہے اوسنے کہا نہین بلکہ محتاج ہوکر آئی ہون رسول علیہ السلام
نے عبد المطلب کی اولاد کو رغبت اوسکے دینے کی دلائی اوہنون نے خرچ اور لباس اور سواری اوسکو
دی اور اوسنے قصد مکہ کے جانیکا کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضہ اوسکے پاس آئے اور خط اپنی طرف سے کفار
مکہ کو لکہکر دیا اور سارہ کو کچہہ کپڑے اور دس دینار دیے اس شرط پر کہ وہ خط اونکا اہل مکہ کو پہنچا دے اور
اوس خط مین یہہ لکہا تہا کہ رسول علیہ السلام تمپر چڑہائی کا ارادہ رکہتے مین خبردار رہنا جب سارہ وہ خط
لیکر روانہ ہوئے جبرئیل نے آنحضرت کو خبر کی آنحضرت نے علی اور عمار اور عمر اور زبیر اور طلحہ اور مقداد اور ابا مرثد
رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ سوار ہوکر جلدی روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورۃ مسافرہ کو پاؤ گے اوسکی پاس
سے خط حاطب کا کہ اہل مکہ کو لکہا ہے لیکر لاؤ اور اوس عورۃ کو چہوڑ دو اور اگر وہ خط ندیوے تو اوسکو گردن
مارنا یہہ صاحب وہان گئے اور اوس عورتکو وہان پایا اور اوس سے خط مانگا اوسنے قسم کہائی کہ میرے
پاس نہین ہے اوسکی اسبابکو ڈہونڈا نپایا قصد پہرنیکا کیا حضرت علی نے تلوار کہینچی اور کہا کہ ہم جہوٹے نہین
آئے مین اگر خط دیتی ہے تو بہتر والا تجکو مار ڈالینگے ناچار ہوکر خط اپنے بالون کے جوڑے کے اندر سے نکالکر
دیا صحابہ نے اوس عورۃ کو چہوڑ دیا اور خط لیکر آنحضرت کی خدمت بابرکت مین لائے اور دیکہا تہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے خوابمین کہ ایمان لائے سب لوگ فتح مکہ مین مگر چار آدمی کہ وہ عورۃ بہی ایک
اونمین سے ہے پس آنحضرت نے حاطب کو بلا کر پوچہا کہ کونسا امر تجکو باعث اسپر ہوا حاطب نے کہا یا رسول اللہ
مین اسلام سے نہین پہرا ہون اور کبہی خیانت نہین کی ہے اور نہ محبت رکہی ہے مینے کفار سے جب سے
کہ جدا ہوا مین اونسے لیکن حلیف یعنی ہم قسم قریش کا ہون اور کوئی شخص مکہ مین نہین رکہتا ہون مگر حمایت

قصہ حاطب بن ابی بلتعہ

دحفاظت اہل اور مال اور اولاد میری کرے بخلاف اور مہاجرین کے کہ اونکے وہان حمایتی ہین پس اس
حیلہ سے چاہا مینے کہ میرا احسان حق اونپر ثابت ہو اور محافظت میری اہل و مال کی کرین اور آپ جانتے
ہین کہ خدا تعالی ہلاک کریگا اونکو یہہ خط میرا کچھہ نفع نہین دینے کا آنحضرت نے حاطب کا کہنا سچ جانا اور عذر
اونکا قبول فرمایا عمر رض نے کہا یا رسول اللہ حکم ہو تو گردن اس منافق مارون مین اپنے فرمایا کہ مت رنجیدہ
کر اسکو کہ اہل بدر سے ہے اور حق تعالے نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے اِعمَلُوا مَا شِئتُم فَقَد غَفَرتُ لَکُم ۱۲
یہہ آیتین نازل ہوئین ﴿مد﴾ اِن یَّثقَفُوکُم یَکُونُوا لَکُم اَعدَآءً وَّیَبسُطُوٓا اِلَیکُم اَیدِیَہُم وَاَلسِنَتَہُم
بِالسُّوٓءِ وَوَدُّوا لَو تَکفُرُونَ ۝ اگر کافر پاوین تمپر دشمن ہون تمہارے حق مین اور کہولین طرف تمہارے ہاتھہ
اپنے اور زبانین اپنی ساتھہ ایذا کے اور دوست رکہین کہ کافر ہو جاؤ تم ﴿فتح﴾ اگر تمکو وہ پاوین دشمن
ہون تمہارے اور چلاوین تمپر اپنے ہاتھہ اور اپنی زبانین برائی کو اور چاہین کسیطرح تم منکر ہو جاؤ ﴿مو﴾
اگر پاوین تمپر قدرت مکے کے لوگ تو ہووین دشمن تمہارے یہہ دوستی کرنی تمہاری کچھہ فائدہ نکرے اور
کہولین تمپر ہاتھہ مارنیکو اور قتل کو اور زبان کہولین طعنہ اور گالیونکو اور چاہین کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ آپ
ہین ﴿ع﴾ تفسیر یعنے اگر کفار تمپر قدرت پاوین سوای دشمنی اور ضرب اور قتل اور برا کہنیکے ساتھہ تمہارے
پیش نہ آوین اور سوائے کفر اختیار کرنے تمہارے کے دوست نرکہین پس اس صورت مین انسے خیرخواہی اور
محبت خطاء عظیم ہے ﴿مج﴾ لَن تَنفَعَکُم اَرحَامُکُم وَلَآ اَولَادُکُم یَومَ القِیٰمَۃِ یَفصِلُ بَینَکُم وَاللّٰہُ
بِمَا تَعمَلُونَ بَصِیرٌ ۝ فائدہ نہ دینگے تمکو اپنے اور نہ فرزند تمہارے روز قیامت کے فیصلہ کریگا خدا درمیان تمہارے
اور خدا جو کچھہ کہ کرتے ہو بینا ہے ﴿فتح﴾ ہرگز کام نہ آوینگے تمکو تمہارے ناتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت
کے دن وہ فیصلہ کریگا تم مین اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ﴿مو﴾ اگر کچھہ امید نیکی کی رکھتے ہو اپنے کنبے
سے تو یہہ جان لو کہ ہرگز نہ فائدہ پہنچاویگا کنبا تمہارا اور نہ اولاد تمہاری دن قیامت کے جدائی کریگا تم مین
اور تمہارے کنبے اور اولاد مین خدا تعالے یعنے کنبے مین باپ یا بہائی یا بیٹا ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا
تو کافر دوزخ مین اور مسلمان بہشت مین جاوینگے اور خدا تعالے دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو اور ویسا ہی بدلہ
دیویگا ﴿تفسیر﴾ ارحامکم سے مراد قرابتی ہین یعنے جن قرابتون اور اولاد کے لیے تم کفار سے محبت رکھتے
ہو اور تقرب ڈہونڈہتے ہو کفار کا اونکے بچاؤ کے لیے وہ تمہارے کچھہ بہی کام نہین آوینگے قیامت کے دن ان
یفصل الخ یعنے جدائی کریگا اللہ درمیان تمہارے اور درمیان اولاد اور اقارب تمہارے کے اوسدن کہ جسکے حق مین
فرمایا ہے یَومَ یَفِرُّ المَرءُ مِن اَخِیہِ آخر تک پس کیا ہے تمکو کہ اللہ کا حق چہوڑتے ہو برعایت حق اونکے کہ
بہاگینگے تمسے کل ﴿لع﴾ لَقَد کَانَت لَکُم اُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیٓ اِبرٰہِیمَ وَالَّذِینَ مَعَہٗ اِذ قَالُوا لِقَومِہِم اِنَّا بُرَءٰٓؤُا
مِنکُم وَمِمَّا تَعبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰہِ کَفَرنَا بِکُم وَبَدَا بَینَنَا وَبَینَکُمُ العَدَاوَۃُ وَالبَغضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی
تُؤمِنُوا بِاللّٰہِ وَحدَہٗٓ اِلَّا قَولَ اِبرٰہِیمَ لَاَستَغفِرَنَّ لَکَ وَمَآ اَملِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِن شَیءٍ رَبَّنَا عَلَیکَ
تَوَکَّلنَا وَاِلَیکَ اَنَبنَا وَاِلَیکَ المَصِیرُ ۝ تحقیق تمہارے لیے پیروی نیک ساتھہ ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ
اونکے تہے جب کہا اونہون نے اپنی قوم کو کہ تحقیق ہم بے تعلق ہین تم سے اور اوسے کہ پوجتے ہو سوائے

لہ یعنے ... ۱۲ ... اپنے بہائی سے اور اپنے باپ ماں سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹون سے ۱۲ ...

خداکے نامعتقد ہوئے ہم ساتہہ تمہارے ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے دشمنی اور ناخوشی
ہمیشہ تاوقتیکہ ایمان لاؤ ساتہہ خدائے یگانہ کے تمکو پیروی اچھی ہے ساتہہ ابراہیم کے مگر بیچ قول ابراہیم کے
اپنے باپکو کہ بخشش طلب کرونگا تیرے لیے اور نہین مالک ہون واسطے تیرے خدا سے کچھہ یعنے اس قول
مین پیروی ابراہیم کی نچاہیے کرنی اور استغفار کافر کے لیے درست نہین ہے واللہ اعلم کہا ابراہیم نے اے
پروردگار ہمارے تجپر بہروسا کیا ہمنے اور تیری طرف رجوع کی ہمنے اور طرف تیرے ہے بازگشت ط ف
تمکو چال چلنی ہے اچھی ابراہیم کی اور جو اوسکے ساتہہ تہے جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہین تمسے اور جنکو
تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے اوس سے ہم منکر ہوئے تمسے اور کہل پڑی ہم مین اور تم مین دشمنی اور بیر ہمیشہ
کو جب تک کہ یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپکو مین مانگونگا معافی تیری اور مالک
نہین مین تیرے بہلے کو اللہ کے ہاتہہ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہمنے تجپر بہروسا کیا اور تیری طرف
رجوع ہوئے اور تیری طرف پہر آنا ہے ط مو بیشک مقرر ہے تمہاری راہ اچھی ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی
باتونمین اور اونکی باتونمین جو ساتہہ تہے ابراہیم پیغمبر کے اون باتونکو یاد کرے محمد صلعم اپنی امت کے آگے جو وہ
باتین یہہ ہین جب کہا ابراہیم پیغمبر نے اور اوسوقت کے مومنون نے اپنی قوم کو کہ ہم بیزار ہین تم سے اور
اوس سے کہ جسے تم پوجتے ہو سوائے خدا تعالے کے کہ جو وہ بت ہین ہم نہین مانتے تمکو اور تمہارے دین کو
اور ظاہر ہوئی تمہارے ہمارے بیچ دشمنی اور بیر ہمیشہ کا جب تک کہ ایمان لاؤگے ساتہہ خدا تعالے کے ایک
جانکر اوسے بغیر شریک کے ف چاہیے کہ مومن اپنے کنبے کے کافر لوگو نسے سبہی باتین کہین مگر یہہ بات
نہ کہین جو کہی ابراہیم پیغمبر نے اپنے باپ کو کہ مین بخشوائونگا تجکو اور نہین اختیار میرا جو بچاؤن تجکو کچہہ بہی
خدا تعالے کے عذاب سے جو مین بندہ ہون اور خدا تعالے مالک ہے ف اور پہر یہہ کہا ابراہیم پیغمبر نے
اور اونکے ساتہہ جو مومن تہے اے پروردگار ہمارے تجہی پر بہروسا کیا ہمنے اور تیرے سواسب سے بیزار
ہوئے اور ہمکو تیری طرف پہرنا ہے سبکو ط عـلـه تفسیر پیروی نیک یعنے بیزار ہو مومن اپنے اہل
عیال سے فی ابراہیم یعنے بیچ اقوال ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ اونکے تہے یعنے مومن اور بعضون نے کہا کہ تہے
وہ انبیا اور دشمنی یعنے ساتہہ افعال کے اور ناخوشی یعنے ساتہہ دلون کے تاوقتیکہ ایمان لاؤ پس اوسوقت
چہوڑی جاویگی دشمنی تمہاری مگر بیچ قول ابراہیم کے الخ یہہ استغفار کا وعدہ کرنا بسبب وعدے کے تہا کہ
وعدہ کیا تہا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ سے یعنے پیروی کرو ابراہیم کی اونکی سب باتون مین لیکن نہ
پیروی کرو اونکی بیچ استغفار کے واسطے باپ کافر اپنے کے اور کسی چیز کا یعنے ہدایت اور مغفرۃ اور توفیق کا
مد یعنے خدا تعالے نے حکم کیا مومنونکو کہ پیروی کرو قول ابراہیم کی اور اونپر ایمان لانیوالون کی
اس بات مین کہ کہا اونہون نے اپنے قوم کے کافرون کو کہ ہم تمسے اور تمہارے معبودونسے بیزار ہین
جب تک کہ تم خدائے یگانہ پر ایمان نہ لاؤ یعنے تم بہی اے محمد صلعم اپنی قوم اور اقربا اور اولاد سے ایسا ہی کہدو
اور ابراہیم اور اونپر ایمان لانیوالونکی اس کلام مین پیروی کرو مگر بیچ کہنے ابراہیم کے اپنے باپکو کہ بخشش
مانگونگا تیرے لیے پیروی نکرو کہ ابراہیم علیہ السلام بعد ظاہر ہونے شرک باپ اپنے کے اوس سے بیزار ہوئے

ط ولہذا استثنی منہ الا قول ابراہیم ۱۲ م
ط قولہ الا قول ابراہیم الخ ہو جملۃ لا یلیق بان یستغفر الا ترے انہ قول فمن یملک لکم من اللہ شیئا ولکن المراد الاستغفار جملۃ قولہ لابیہ والقصد الی موعد الاستغفار لما بعدہ تابع لہ کانہ قال استغفر لک وما املک لک من اللہ ... استغفار وقیل ہو استثناء منقطع باقیں الاستغفار ہو من جملۃ الاسوۃ الحسنۃ وقیل معناہ قولوا بما قولوا ابتداء امر من اللہ المومنین بان یقولوہ ۱۲

اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ وعدہ استغفار کا بہی ساتہہ وعدہ ایمان اوسکیکے تہا اور جب ایمان نہ لایا ابراہیم
اوسکے استغفار سے باز رہے ۞ **ع** رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو زبردست کافرونکا اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے تحقیق توہی
ہے غالب با حکمت ۞ **فتح** اے رب ہمارے نہ جانچ ہمپر کافرونکو اور ہمکو معاف کرے رب ہمارے توہی
ہے زبردست حکمت والا ۞ **مو** اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو آزمایش کی جگہہ واسطے کافرون کے
یعنے کافرونکو ہمپر غلبہ مت دے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک توہی زور آور اور حکمت والا ہے تیرا کام
کوئی حکمت سے خالی نہین ۞ **ع** لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ
وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ تحقیق ہے تمہارے لیے ساتہہ جماعت مذکورہ کے اقتدا نیک
اوس کسی کے لیے تم مین سے کہ امید رکہے ملاقات خدا کی اور روز آخرت کی اور جو کوئی روگردان ہووے پس
تحقیق خدا بے نیاز و تعریف کیا گیا ہے ۞ **فتح** البتہ تمکو بہلی چال چلنی ہے اونکی جو کوئی امید رکہتا ہو
اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو کوئی مونہہ پہیرے تو اللہ وہی ہے بے پرواہ خوبیون سراہا ۞ **مو** مقرر
ہے تمہارے لیے ابراہیم اور مسلمان امت اونکیکے باتونمین رسم اچہی اوس شخص کو جو امید رکہتا ہے خدا تعالے
کی رحمت کی اور قیامت کے دن نیکی کا بدلہ پانیکی تو وہ اونکی رسم پر چلیگا اور جو کوئی اوس رسم سے پہریگا
اور دوستی کریگا کافرون سے تو پہر بیشک خدا تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا کچہہ اوسے کسیکی پرواہ نہین
اپنے رسول کی مدد کریگا اور کافرون پر غلبہ دیویگا ۞ **ع** **تفسیر** دوبارہ حضرت ابراہیم اور اونکی
قوم کی پیروی کرنیکی رغبت دلائی تاکید کے لیے اور جو کوئی روگردان ہووے یعنے ہمارے حکم سے اور محبت
کرے کافرون سے پس تحقیق خدا بے نیاز ہے خلق سے تعریف کیا گیا ہے یعنے مستحق تعریف کا ہے پس
نہین چہوڑی کوئی تاکید مگر کہ بیان فرمائی اور جبکہ نازل ہوئین یہہ آیتین اور تشدد کیا مومنون نے
بیچ دشمنی باپون اپنے کے اور بیٹون اپنے کے اور تمام اقربا مشرکین اپنے کے طمع دلائی اونکو بیچ بدل جانے
حال کے برخلاف اسحال کے پس فرمایا عَسَى اللَّهُ الخ ۞ **مد** عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ نزدیک ہے خدا اس سے کہ پیدا کرے
درمیان تمہارے اور درمیان اونکے کہ دشمنی رکہتے ہو اونسے دوستی کو یعنے اونکو توفیق اسلام کی دیوے
اور خدا توانا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۞ **فتح** امید ہے کہ کر دے اللہ تم مین اور جو دشمن ہین
تمہارے اونمین سے دوستی اور اللہ سب کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ **مو** شاید جو خدا تعالے
کر دے تم مین اور تمہارے دشمنون مین ملاپ اور دوستی اور خدا تعالے سب کام کر سکتا ہے اور خدا تعالے
بخشنے والا مہربان ہے ۞ **ع** **تفسیر** اونسے یعنے اہل مکہ سے کہ جو قرابتی تمہارے ہین دوستی
اسطرح کہ توفیق دے اونکو ایمان کی پس جب مکہ فتح ہوا اللہ نے آوے اونکی بر لایا کہ اسلام لائی قوم اونکی
اور خوب محبت ہوئی آپسمین اور اللہ توانا ہے اوپر پہیر دینے دلونکے اور حالونکے اور سہل کرنے اسباب
دوستی کے اور بخشنے والا مہربان ہے اوسکے لیے کہ اسلام لاوے مشرکونمین سے ۞ **مد** اور ایسا ہی ہوا

کہ بہت رئیس قریش کے اسلام لائے اور مومنون سے بہت دوستی پیدا کی اور آیا ہے کہ جب بعد ازین آیۂ سابقہ کے مومنون نے اپنے قرابتیون مشرک کو دشمن رکہا اور اونکی دوستی سے ناامید ہوکر غمگین ہوئے حق تعالیٰ نے اونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے آیۂ عسی اللہ بہیجی

مجـ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

منع نہین کرتا خدا تمکو سلوک کرنے اون لوگون سے کہ جنگ نہین کی ہے ساتہہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور نہین نکالدیا ہے تمکو تمہارے گہرون سے منع نہین کرتا ہے اس سے کہ احسان کرو ساتہہ اونکے اور انصاف کرو اونکے حق مین اور خدا دوست رکہتا ہے انصاف کرنیوالونکو **فتح** اللہ تمکو منع نہین کرتا اونسے جو لڑے نہین تمسے دین پر اور نکالا نہین تمکو تمہارے گہرون سے کہ اونسے بھلائی اور انصاف کا سلوک کرو بیشک اللہ چاہتا ہے انصاف والونکو **موق** نہین منع کرتا تمکو خدا تعالیٰ اون لوگون سے جو نہین لڑے تمسے دین کے واسطے اور نہین نکالا تمکو تمہارے وطن سے اس باتکو کہ نیکی کرو اونسے اور انصاف بلکہ نیکی کرو اونکے واسطے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے انصاف کرنیوالونکو **عـہ تفسیر** اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یعنے یہہ کہ اکرام کرو اونکا اور احسان کرو اونسے ازراہ قول اور فعل کے وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ یعنے حکم کرو اونکے حق مین ساتہہ انصاف کے اور ظلم نکرو اونپر اور جب منع کیا گیا ظلم کرنیسے مشرکونکے حق مین تو کیونکر روا ہوگا ظلم مسلمانکے حق مین **مد** نزول اس آیۃ کا بیچ حق قبیلہ خزاعہ کے ہے کہ اونہون نے مصالحت ساتہہ نہ لڑنے کے حضرت سے اور نہ مدد کرنے کفار کے رسول علیہ السلام سے کی تہی خدا تعالیٰ نے مومنونکو ساتہہ نیکی کرنیکے اونسے اجازت دی اور بقول بعض کے مراد عورتین اور لڑکے مشرکون کے ہین کہ قتل مین اور نکالنے مین گہرون سے دخل نہین رکہتے اونکے ساتہہ سلوک کرنیکی اجازت دی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مان اسمار بنت ابی بکر کی مشرکہ تہی مدینہ مین آئی اسمار نے اوسکو اونسے اپنے پاس منع کیا اور تحفہ اوسکا قبول نکیا اور اسمار نے جناب پیغمبر سے ظاہر کیا کہ مان مشرکہ میری آئی ہے اوس سے سلوک کرون آنحضرت نے فرمایا ہان اور یہہ آیۃ اوتری لا ینہٰکم اللہ والخ

مجـ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہے تمکو خدا تعالیٰ سلوک کرنے اونسے کہ جنگ کی ساتہہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور باہر نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور مدد اور ونکی کی بیچ نکالنے تمہارے کے منع کرتا ہے اس سے کہ دوستی رکہو اونسے اور جو کوئی دوستی رکہے اونسے پس وہ جماعت یہہ مین ظالم **متر جم** کہتا ہے بیچ صلح حدیبیہ کے بعضی عورتین کفار کی ہجرت کرکر مدینہ کو آئی تہین اور بعضی عورتین مسلمانون کی مرتد ہوکر کفار کے ساتہہ ملتین تہین خدا تعالیٰ نے حکم اس جماعت کا بیان **عـہ** فرمایا واللہ اعلم **فتح** اللہ تو منع کرتا ہے تمکو اونسے جو لڑے تمسے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور مل باندہا تمہارے نکالنے پر کہ اونسے کرو دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہین گنہگار **موق** مقرر منع کرتا ہے تمکو اے مسلمانون خدا تعالیٰ اون لوگونسے جو لڑے تم سے دین کے

ف ۱ ... بعض الدیہی تہی کہ ... آپ مسلمان ہوئے اور ... والون سے ... **عـہ ۲** ... ان تبروہم ... البدل من ... **عـہ ۳** ... الذین ... لا ینہکم عن ... وانما ینہکم عن تولی ... **عـہ** ... شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ ... **عـہ** ... اوس وقت ... کرو ... اوتری الخ ۱۲ منہ

واسطے اور نکالا تمکو تمہارے شہر سے اور مدد اور ہمت کی تمہارے نکالنے مین اس بات کو جو اونسے دوستی کرو بلکہ نکرو اونسے اخلاص اور دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے پہر وہی لوگ ہین ستم کرنیوالے جو دشمنون سے دوستی کرین ؏ ۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اے مسلمانون جب آوین آگے تمہارے عورتین مسلمان ہجرت کرکر پس امتحان کرو اونکو یعنے قسم دو کہ بسبب ناخوشی اپنے خاوندونکے یا بسبب عشق اور مردون کے نہین آئی ہین واللہ اعلم خدا دانا تر ہے ساتہہ ایمان اونکے پس اگر مسلمان جانو اونکو پہیر و نہین اونکو طرف کافرون کے نہ یہہ عورتین حلال ہین کافرونکو اور نہ وہ کافر حلال ہین ان عورتونکو اور دو خاوندون کو جو کچہہ کہ خرچ کیا اونہون نے یعنے مہر کہ کافر خاوندون نے دیے تہے پہیر دو واللہ اعلم اور نہین ہے گناہ اوپر تمہارے کہ نکاح کرو ساتہہ اونکے جو دو اونکو مہر اونکے اور نگاہ نرکہو دست آویز عورتون نا مسلمانکو یعنے اوپر نکاح کافر عورتونکے اقامت نکرنا چاہیئے اور طلب کرو جو کچہہ کہ تمنے خرچ کیا اور چاہیے کہ مشرک طلب کرین جو کچہہ کہ خرچ کیا ہے یعنے اگر کوئی عورۃ مرتد ہوکر ساتہہ مشرکون کے ملحق ہووے مہر اوسکا طلب کرنا چاہیئے اور اگر کوئی عورۃ مسلمان ہوکر ہجرت کرے مہر اوسکا دینا چاہیئے واللہ اعلم یہہ ہی حکم خدا کا فیصل کرتا ہے درمیان تمہارے اور خدا دانا با حکمت ہے فتح اے ایمان والون جب آوین تم پاس ایمان والی عورتین وطن چہوڑ کر تو اونکو جانچ لو اللہ بہتر جانتا ہے اونکا ایمان پہر اگر جانو کہ وہ ایمان پر ہین تو نہ پہیرو اونکو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اون مردونکو نہ وہ مرد حلال ہین ان عورتونکو اور دیدو اون مردونکو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو کہ نکاح کرلو اون عورتون سے جب اونکو دو اونکے مہر اور نہ رکہو قبضے مین ناموس کافر عورتونکی اور مانگ لو جو تمنے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لین جو اونہون نے خرچ کیا یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا موضح اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین اپنا وطن چہوڑ کر جو مکہ ہے تو پس آزماؤ تم اونکو جو اونکے آنیکا سبب سوا اسلام لانیکے اور کچہہ نہو دنیا کا معاملہ جو لڑکر اپنے کسی ناتے دار سے خاوند سے نہ آئی ہو صرف دین ہی کے واسطے آوین تو بہتر ہے جو خدا تعالے خوب جانتا ہے اونکے آنیکے سبب کو پہر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہوئین صرف دین کے واسطے تو پہر مت بہیجو تم اونکو اور نہ پہیر دو کافرونکی طرف کسواسطے کہ نہ یہہ عورتین مسلمان حلال ہین اونکے خاوند کافرون پر اور نہ وہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون پر جو سبب اسلام لانیکے جدائی ہو گئی اور دو تم اونکے خاوند کافرونکو جو کچہہ خرچ ہوا ہو مہر سے اور نہین کچہہ گناہ تمپر اے مسلمانو جو نکاح کرلو تم اون عورتون سے جو مسلمان ہوکر آئی ہین مکے سے جب کہ دے چکو تم اونکو مہر اونکا

اونکے خاوندکا فرونکو اور مت پکڑ رکھو اے مسلمانون کافر عورتونکو جو تمہارے مین مسلمان نہو وین تو انکا
دوا دہنین اور مانگ لو جو کچھہ تمہارا خرچ ہوا ہو اون عورتون پر مہر سے اونکے اور چاہیے کہ کافر بہی مانگ
لیوین جو کچھہ اونکا خرچ ہوا ہو اونکی عورتون پر جو مسلمان ہوئی ہون یہہ حکم تمہیر ہے خدا تعالے کا جو
حکم کرتا ہے تم مین اے مسلمانون اور خدا تعالے سب جانتا ہے مصلحتین تمہاری حکم کرنیوالا ہے بہت
اچہا جب یہہ آیۃ اوتری تو مسلمانون نے اپنی کافر عورتونکو مہر دیکر طلاق دی اور مسلمان عورتونسے
نکاح کرلیا اور کافرون نے مسلمان عورتونکو مہر ندیا تب یہہ آیۃ اوتری کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ ط ع ۵ ط
تفسیر اَلْمُؤْمِنٰتُ نام رکہا اونکا مؤمنات بسبب کہنے اونکیکے کلمۂ شہادت کو یا اسلیے کہ وہ قریب ہین
ثابت ہونے ایمانکے بسبب امتحان کے فَامْتَحِنُوْهُنَّ یعنے پس آزماؤ تم اونکو ساتہہ نظر کرنیکے علامتون مین
تاکہ غالب ہوا و پر گمانون تمہارکے صدق اونکے ایمانکا اور ابن عباس رض سے امتحان اونکا یہہ کہنا
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ خدا دانا تر ہے الخ یعنے تمسے زیادہ جانتا ہے اللہ اونکے ایمانکو
اسلیے کہ تمنے اگرچہ دیکہا اونکے احوال کو لیکن جانتے نہین تم حقیقت علم کی اوس سے پس اگر مسلمان
جانو مراد یہان علم سے وہ ہے کہ پہنچے اوسکو طاقت تمہاری کہ وہ ظن غالب ہے ساتہہ ظاہر ہونے
نشانیون کے طرف کافرون کے یعنے خاوندون مشرک اونکیکے نہ یہہ عورتین حلال ہین الخ یعنے
نہین حلت ہے درمیان عورت مسلمان کے اور مشرک کے بسبب واقع ہونے جدائی کے درمیان انکے
بسبب نکلنے اوس عورت کے مسلمان ہوکر اور دو خاوند ونکو الخ یعنے دو خاوندونکو مثل اوس مال کے کہ دیا ہے اونہون نے
اپنی بیویون کو یعنے مہر اور نہین ہے گناہ الخ یہہ نفی کی اونسے گناہ کی بیچ نکاح اون مہاجر عورتون
کے بعد دینے اونکے مہر کے اسلیے کہ مہر بدلہ ہے جماع کرنیکا وہ دینا ہی چاہیے اور اس سے دلیل پکڑی ہے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسپر کہ نہین عدہ ہے اوس عورۃ پر کہ ہجرت کرکر آئی یہہ یعنے تمام جو کچھہ کہ ذکر
کیا گیا اس آیۃ مین اور یہہ حکم منسوخ ہے پس نہین باقی رہا مانگنا مہر کا نہ وہ ہمسے مانگین اور نہ ہم اونسے
مانگین ط ۵ ط پس امتحان کر بیان امتحان کا اوپر گذر چکا اور منقول ہے کہ صلح حدیبیہ مین ایک
شرط یہہ بہی تہی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ کو آوے تو آنحضرت اوسکو کفار مکہ کے پاس بہیجدین اور اگر
کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ کو جاوے تو مکہ والے اوسکو نہ پہیرین اور بعد صلح کے جو مرد مسلمان کہ مکہ سے
آنحضرت پاس آیا اوسکو آپنے پہیر دیا یہانتک کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ بہی مسلمان ہوکر آنحضرت پاس
آئی اور اوسکے پیچہے خاوند اوسکا مسافر مخزومی کہ کافر تہا پہنچا اور کہا اے محمد میری بیوی مجکو پہیر دو کہ شرط
یہی ہے جبرئیل یہہ آیۃ لائے اور کہا کہ شرط مردون پر واقع ہوئی ہے اور روا نہین کہ عورۃ مسلمانکو مشرک کو
پہیر دیں پس آنحضرت نے سبیعہ کو امتحان کیا قسم دیکر کہ سوائے رغبت اسلام کے نہین آئی ہے پس سبیعہ کو
اوسکے خاوند کے تئین ندیا اور جو کہ اوسکے خاوند نے مہر اور نفقہ دیا تہا آنحضرت نے اوسکے خاوند کو اپنے
پاس سے دیا اور حضرت عمر رض اوسکو اپنے نکاح مین لائے اور ایسا ہی کرتے تہے حضرت ہر عورۃ مسلمہ
کے حق مین کہ جو ہجرت کرکر آئی اور مرد کو بہیجدیتے بعد چند روز کے وہ بہی موقوف ہوا قدرت الٰہی سے

ف اوسوقت دستور تہا کہ مہر نکاح کے یا نکاح سے پہلے پہنچتے تہے سو یہہ حکم ہے کہ اگر کوئی ... اور عورت ... ہو ... ہو وے تو مہر دیا ہوا اوس عورۃ کا فرکا دونون سے خاوند ... پورے یا کوئی عورت مسلمان ہووے اور خاوند کافر ہی رہا تو یہہ عورۃ مہر خاوند کا جو دیا ہو وہ دیوے یا دلوا ... اپنے وارثے ۱۲ منہ

ع ۲ قولہ تعالے مہاجرات نصب علے الحال ۱۲

ع ۳ تسمیۃ لہن علما بان لہن الغالب ... یعنی ... جاز مجری العلم ... ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۱۲

بیان اوسکا برمحل اوسکے آویگا اور نہین ہے گناہ الخ یعنے نکاح مین لانا مسلمان عورتون مہاجرات کا مباح ہے اسلیے کہ درمیان اونکے اور کافر خاوندون اونکیکے بسبب تباین دار اور اسلام کے فرقت پڑگئی گو کہ خاوند اونکے زندہ ہین اور طلاق نہین دی ہے اور بحکم اسی آیتکے تمام یہہ معاملہ بیچ حق سبیعہ وغیرہ کے عمل مین آیا جیسا اوپر ذکر ہوا وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اور جنگل نہ مارو ساتہہ عقد کافر عورتون کے یعنے لے مؤمنون جو کافر عورۃ کہ تمہارے نکاح مین ہے اور وہ دار الحرب یعنے مکہ مین ہے اوسکو اپنے نکاح مین باقی نرکہو عصمت زوجیت درمیان تمہارے اور اوسکے بسبب تباین دار اور اسلام کے منقطع ہوئی پس اگر اوس عورۃ کو کوئی کافر نکاح مین لاوے تو مہر کہ تمنے اوس عورۃ کو دیا ہے اوس کافر سے لیلو اور یہی حکم اوس عورۃ کا ہے کہ مرتد ہوکر مکہ مین جاوے اور اگر کوئی عورۃ مسلمان ہوکر مدینہ مین آوے اور فرقت درمیان اوسکے اور زوج کے بسبب تباین دار کے واقع ہوا اور پہر کوئی مسلمان اوسکو نکاح مین لاوے خاوند کافر اوسکا بہی اوس مسلمان سے مہر کہ اوس عورۃ کو دیا ہو لیلے بعد اوترنے اس آیۃ کے ہر صحابی کہ بیوی اوسکی مشرکہ مکہ مین تہی طلاق دی ﴿ رکوع ﴾ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ اور اگر تمہارے ہاتہہ سے جاتی رہے کوئی بیویون تمہاری مین سے طرف کافرون کے پہر عذاب پہنچایا کافرونکو یعنے غنیمت لی اونسے پس دو اونکو کہ گئی ہون بیویان اونکی مانند اوسکے کہ خرچ کیا اور ڈرو اوس خدا سے کہ تمنے اوسکو باور رکہا مترجم کہتا ہے اگر کفار معاہد ہون اور کوئی عورۃ مرتدہ اونمین جا ملے اونسے مہر طلب کرنا چاہیے جیسا کہ آیۃ سابقہ مین معلوم ہوا اور اگر کفار حربی ہون تو اونکا مال جو غنیمت یعنے لوٹ مین آوے اوسمین سے اوس مرتدہ کے خاوند کو مہر دینا چاہیے اور بعد فتح مکہ کے یہہ سب احکام مرتفع ہولے اس فقیر کے نزدیک نسخ ہونا ان احکام کا ثابت نہین ہوا ہے پس اگر مثل اوس حالت کے کہ بیچ صلح حدیبیہ کے تہی پہر پیش آوے تو احتمال ہے کہ انہین احکام پر عمل کیا جاوے واللہ اعلم ﴿ فتح ﴾ اور اگر جاتی رہین تمہارے ہاتہہ سے کوئی تمہاری عورتین کافرونکے طرف پہر تم کہا مارو تو دو اونکو جنکی عورتین جاتی رہین جتنا اونہون نے خرچ کیا تہا اور ڈرتے رہو اللہ سے جسپر تمکو یقین ہے ﴿ موضح ﴾ اور اگر اے مسلمانون گئین کچہہ عورتین تمہارے کافرون پاس مرتد ہوکر اور اونکا مہر تمہارے پاس نہ آیا تو پہر تم لڑو کافرون سے اور لوٹو اونہین پہر دو لوٹ کے مال سے اونکو جنکی عورتین مرتد ہوگئین اور مہر پہیر ندیا تہا جتنا کچہہ اون مردونکا خرچ ہوا تہا مہر ﴿ عـه تفسیر ﴾ یعنے اگر کوئی عورۃ مرتد ہوکر دار الحرب مین چلی جاوے اور کافر مہر اوسکا اوسکے خاوند مسلمانکو ندین پس تم جب جہاد اون کفار پر کرو اور فتح پاکر اونکے مال کو غنیمت لاؤ تو مہر اوس عورۃ مرتدہ کا کہ اوسکے خاوند مسلمان نے اوسکو دیا تہا تمام جملہ اوس غنیمت سے اوس مسلمانکو دو اور منقول ہے کہ چہہ عورتین مہاجرات مین سے مرتد ہوکر کفار کے پاس گئین رسول علیہ السلام نے مہر اونکا اونکے خاوند مسلمانونکو غنیمت کے مال مین سے ادا فرمایا اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمار نے اسمین کہ آیا واجب ہے اسپر عمل کرنا اب بہی بیچ دینے مال کے غنیمت مین سے جبکہ شرط کیا جاوے بیچ عہد کفار کے پس کہا

ایک قوم نے کہ نہین واجب اور کہا اونہون نے کہ یہہ آیۃ منسوخ ہے یہہ قول عطار اور مجاہد اور قتادہ کا ہے
اور کہا ایک قوم نے کہ یہہ منسوخ نہین ہے دیا جاوے اونکو جو کچہہ خرچ کیا ہے ۱۲ **مجر** یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ
اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ
اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ
فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے پیغمبر جب آوین تیرے پاس عورتین مسلمان
کہ بیعت کرین[لہ] ساتہہ تیرے باین شرط کہ شریک مقرر نکرین ساتہہ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکرین اور زنا
نکرین اور نہ مارین اپنی اولاد کو اور پیش نہ لاوین بات جہوٹی کہ باندہا ہو اوسکو درمیان ہاتون اور درمیان
پانو اپنے سے[کہ] یعنے کسیکے فرزند کو کسی اور کی طرف منسوب نکرین واللہ اعلم اور نافرمانی نکرین تیری کام نیک
مین پس بیعت قبول کر اونسے اور طلب بخشش کی کر اونکے لیے تحقیق خدا تعالے بخشنے والا مہربان ہے
۱۲ **فتح** اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹہیراوین اللہ
کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مارین اور طوفان نہ لاوین باندہ کر اپنے
ہاتہون پانوؤن مین اور تیری بجکمی نکرین کسی بہلے کام مین تو اونسے قرار کروا اور معافی مانگ اونکے واسطے
اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ **موضح** اے نبی جب تیرے پاس آوین مسلمان عورتین
اسواسطے کہ بیعت کرین تجہسے یعنے جو تیری مرید ہون اوپر ان شرطون کے جو شریک نکرین خدا تعالے
کے ساتہہ کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ برا کام کرین غیر مرد سے اور نہ مار ڈالین اپنے بچونکو جو پیٹ مین
ہون یعنے پیٹ نہ گراوین اور نہ آوین جہوٹ تہمت جوڑ کر اپنے آگے کیطرف سے یعنے حرام کا پیٹ لاکر
خاوند کے سر نرکہین کہ تیرا پیٹ ہے اور اے محمد تیرے حکم سے باہر نجاوین یعنے سوائے حکم شرع کے کچہہ کام
نکرین جب یہہ شرطین قبول کرین تو پہر بیعت کر اونکو اور بخشوا گناہ اونکے خدا تعالے سے بیشک خدا تعالی
بخشنے والا ہے مہربان توبہ کرنیوالونپر جو صدق دل سے توبہ کرین اونہین بخش دیتا ہے ۱۲ **علتفسیر**
معروف سے مراد اطاعت خدا اور رسول کی ہے اور بخشوا گناہ اونکے یعنے گناہ گذشتہ اور بخشنے والا ہے
ساتہہ مٹانے گناہ گذشتہ کے مہربان ہے کہ توفیق خیر کی دیتا ہے منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم جب فارغ ہوے دن فتح مکہ کے مردون کی بیعت سے تو شروع کی بیعت لینی عورتون سے اسحال
مین کہ آپ پہاڑ صفا پر تہے اور عمر بیٹہے ہوے تہے نیچے صفا کی بیعت لیتے تہے اونسے حضرت کی جانب
سے وہ پہنچاتے تہے عورتونکو کلام حضرت کا اور ہند بیٹی عتبہ کی بیوی ابوسفیان کی منہ ڈہانکے ہوے
الگ بیٹہی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے کہ کہین حضرت پہچانین اوسکو بسبب اسکے کہ حضرت
حمزہ سے جو بدسلوکی کی تہی پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ بیعت لیتا ہون تم سے عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ
بِاللّٰهِ شَیْـًٔا یعنے اسپر کہ نہ شریک کرین عورتین ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو پس بیعت لی عمر نے عورتون سے
اسپر کہ نہ شریک کرین ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو پہر فرمایا علیہ السلام نے وَلَا یَسْرِقْنَ یعنے اور نہ چوری کرین
پس کہا ہند نے کہ بلا شبہ ابوسفیان مرد بخیل ہے اور مینے لیا ہے مال اوسکا تہوڑا سا پس کہا ابوسفیان نے

[حاشیہ:] **لہ** وقیل ہذا الحکم منسوخ ایضا ۱۲ مد **لہ** قولہ یبایعنک ہو طالب ۱۲ م **لہ** قولہ ولا یقتلن اولادہن ہو وأد البنات ۱۲ **لہ** کانت المرأۃ تلتقط المولود فتقول لزوجہا ہو ولدی منک کنی بالبہتان المفتری بین یدیہا ورجلیہا عن الولد الذی تلصقہ بزوجہا کذبا لان بطنہا الذی تحملہ فیہ بین الیدین وفرجہا الذی تلدہ بہ بین الرجلین ۱۲ مد **ف** طوفان باندہنا ہاتہہ پانو مین یہہ کہ کسی پر جہوٹا دعوی کرین یا جہوٹی گواہی دین یا کسی کا مال جہوٹی قسم کہا کر اپنی بغل مین ہوتی ہے اور ایک معنی یہہ کہ بیٹا جنا کسی اور سے اور لگا دین کسی اور کو یا بن جا دوڑ لائین اور دیا پر لگا دین شوہر سے یوں فرمایا جہوٹ بیٹا لگا دے کسی کا اسکو تو اوسپر بہشت حرام ہے ۱۲ مد

کہ جو کچہہ لیا تونے پس وہ حلال ہے تجکو پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پہچانا اوسکو پہر فرمایا اوسکو کہ تو
ہندہے کہا اوسنے ہان پس معاف کیجے قصور گذشتہ اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے کہ معاف کیا اللہ نے تجہسے پہر
فرمایا آپنے وَلَا یَزْنِیْنَ یعنے اور نہ زنا کرین عورتین پس کہا ہندنے کہ کیا آزاد عورۃ بہی زنا کرتی ہے پہر فرمایا آنحضرت
نے وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَہُنَّ یعنے اور نہ قتل کرین عورتین اپنی اولاد کو پس کہا ہندنے کہ پرورش کیا ہمنے اولاد
کو چہوٹی عمر مین اور قتل کیا آپنے اونکو بڑی عمر مین پس تم جانو اور وہ اور تہا بیٹا اوسکا حنظلہ مارا گیا دن
بدر کے پس ہنسے عمر رض یہانتک کہ لیٹ گیے اور مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا آنحضرت نے وَلَا
یَاْتِیْنَ بِبُہْتَانٍ یعنے اور نہ باندہین عورتین بہتان پس کہا ہندنے قسم خدا کی بلاشبہ بہتان البتہ برا کام ہے
اور نہین حکم کرتے آپ ہمکو مگر ساتہہ بہلائی کے اور اچہی اخلاق کے پہر فرمایا آنحضرت نے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ
مَعْرُوْفٍ یعنے اور نہ نافرمانی کرین تیری بیچ امر شرعی مین پس کہا ہندنے قسم خدا کی نہین بیٹہے ہم اس مجلس مین
اس حال مین کہ ہمارے نفسو نمین یہہ ہو کہ نافرمانی کرین ہم تمہاری کسی چیز مین اور لفظ معروف مین اشارہ
ہے اسپر کہ اطاعت حاکمون کی نہین واجب ہے خلاف شرع مین مد آیا ہے کہ روز فتح مکہ کے جب رسول
خدا علیہ السلام مردون کی بیعت سے فارغ ہوے تو عورتون نے بیعت کی رغبت کی یہہ آیۃ مرقومہ نازل
ہوئی پس عورتون نے ساتہہ قبول ان احکام کے بیعت کی اور بیعت لینی آنحضرت کی عورتون سے ساتہہ
کلام کے تہی اور بقول بعض کے عورتین پانی کے پیالے مین ہاتہہ ڈالتین تہین بعد اوسکے آنحضرت دست
مبارک اوس پانی مین ڈالتے تہے اور بقول بعض کے امیمہ بہن حضرت خدیجہ کی آنحضرت کے حکم سے عورتون
سے بیعت لیتین اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ آنحضرت اوپر پہاڑ صفا کے تہے اور عمر رض نیچے اوسکے حضرت
کے اذن سے بیعت عورتون سے لیتے تہے غرضکہ بہر تقدیر ہاتہہ کسی عورۃ کا بیعت مین دست مبارک
سے نہین لگا اور مراد اولاد کے مارنے سے بچہ زندہ کو گاڑ دینا ہے جیسا کہ جاہلیت مین بیٹیونکو گاڑ دیتے تہے
زمین مین یا مراد مار ڈالنا پیٹ کے بچہ کا ہے ساتہہ اسقاط وغیرہ کے اور مراد بہتان سے یہہ کہ حرام کے بچہ کو
اپنے خاوند کیطرف نسبت کرین اور مراد معروف سے یہہ کہ ہر امر موافق طاعت خدا کے ہو اور بقول بعض
کے نہی ہے نوحہ کرنے سے اور موہنہ کہسوٹنے سے اور بال نوچنے سے اور کپڑے پہاڑنے سے اور خلوۃ یعنے تنہا
بیٹہنے سے ایک مکان مین ساتہہ نامحرم کے اور سفر کرنے سے نامحرم کے ساتہہ اور کلام کرنے سے ساتہہ نامحرم کے
ور مانند اونکے سے امیمہ بنت رقیقہ سے منقول ہے کہ کہا بیعت کی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ جماعت
عورتون کے پس فرمایا آپنے فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ یعنے بیعت لی مینے اوس چیز مین کہ استطاعت رکہو تم اور طاقت
رکہو تم پس کہا مینے کہ رسول خدا بہت رحم کرنیوالے ہین ہمپر ہماری جانون سے کہا مینے یا رسول اللہ مصافحہ
کیجیے ہمسے پس فرمایا آپنے کہ بلاشبہ مین نہین مصافحہ کرتا عورتون سے سوا اسکے نہین کہ قول میرا ایک عورۃ
کے لیے مانند قول میرے کے ہے سو عورتون کے لیے روایت کیا اسکو تفسیر معالم مین **تنبیہ**
شرک سے ہر کسیکو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار تمام عبادتونکا اسی پر ہے یعنے مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا
اور نہ بخشا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے معتبر کتابون سے لکھے جاتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بچے انسے شرح
عقائد مین ہے کہ شرک شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنے واجب الوجود
جانے جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بت پرست کرتے
ہین آور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بہی آتا ہے جیسکہ شیخ عبدالحق رح نے مشکوٰۃ کی شرح مین انہین دونون
قسمونکو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکہا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی مین
ہے اور یہی عصمت اللہ رح نے بہی لکہا ہے آور حضرت شاہ ولی اللہ رح نے لکہا ہے کہ شرک شرع مین اسکو
کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالے کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنے جیسے علم اللہ تعالی
کو ہر چیز کا ہے اور کا علم بہی ویسا ہی جانے یا جیسے اللہ تعالے کو قادر ہر چیز پر جانتا ہے ویسا اور کو بہی
جانے یا وہ جیسے تصرف رکہتا ہے عالم مین ساتہہ ارادے اپنے کے ویسا اور کو بہی جانے مثلاً کسیکو جانے کہ
اوسنے مجہے شاباش کہی تہی اوس سے معیشت فراخ ہو گئی یا فلانے نے ٹہکار کہی تہی اوس سے مین بیمار
یا بدبخت ہو گیا آور بعضے کبیرہ گناہونکو بہی شرع مین شرک کہا ہے ویسی ہی بہت سی ہین جیسکہ حدیث مین آیا ہے مَن حَلَفَ
لِغَیرِ اللّٰہِ فَقَد اَشرَکَ [له] یا آیا ہے اَلطِّیَرَۃُ شِرکٌ [سه] یا آیا ہے اِنَّ یَسِیرَ الرِّیَاءِ شِرکٌ [عه] یا آیا ہے اَلتِّوَلَۃُ شِرکٌ [ھه] اور
بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکہی ہین کہ جو لوگ سوائے خدا کے اورونکو غیر عبادت مین ہمسر
خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین آز انجملہ وہ لوگ ہین کہ ذکر مین ہمسر خدا کا کرتے ہین اور اونکا نام مانند نام
خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً اوٹہتے بیٹہتے مین مثل نام خدا کے اور اونکا نام لیتے ہین اور ازانجملہ
وہ لوگ ہین کہ نام رکہتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان [شه] اسکو اشراک فی التسمیہ کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہین
کہ نذر غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اونکی منتین مانتے ہین آور ازانجملہ وہ ہین کہ دفع بلا اون کے لیے اور اونکی
ہین یا حاصل کرنے منافع مین اونکی طرف رجوع کرتے ہین آور ازانجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتہہ
اونکو علم و قدرت مین برابر کرتے جیسکہ کہے مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئتَ یعنے جو کچہہ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا
ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہا تہا اوسکو فرمایا کہ تونے مجہے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون
کہہ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَحدَہٗ یعنے جو کچہہ اللہ چاہے گا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ
شرک حقیقی یعنے کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستون کے ہین اونسے بہی پرہیز کرنا
لازم ہے جیسکہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل
کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونو گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ
بت پرستی کے ہے کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور
تحیہ اور ادب کے ہو کفر نہین ہے لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی الدر المختار تمام ہوا علاقہ شرک کا اور چوری کرنے

بیان قباحت چوری کا

کسی کا مال لیلینا بہی بہت برا ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَتَدرُونَ مَا المُفلِسُ الخ یعنے جانتے
ہو تم اے صحابہ کہ کیا معنے مفلس کے ہین عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے
پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے

[له] یعنی ... شرک کیا ۱۲
[سه] یعنی ... شرک ہے ۱۲
[عه] یعنی ریا ... شرک ہے ۱۲
[ھه] یعنی جادو ... شرک ہے ۱۲
[شه] مولوی رشید الدین خان صاحب نے غلام فلان کو بھی اقسام شرک سے لکھا ہے مثلاً غلام نبی یا غلام محی الدین وغیرہ ۱۲ منه

ساتھہ نماز اور روزے اور زکوۃ کے فرض اور آویگا ساتھہ اسحالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا
کا کیا ہوگا کسیکو اور کہا یا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون
اوسکے سے اور اور نیکیون اوسکے سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھہ سزا
گناہ کے کہ اوسپر ہے تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ادالا جاویگا وہ آگ مین
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الدواوین ثلثۃ الخ یعنے اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ ہے کہ
کہ نہین بخشتا اللہ جو کچہہ اوسمین ہے وہ شرک کرنا ہے ساتھہ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عزوجل ان اللہ لا یغفر
ان یشرک بہٖ اور دوسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین عفو کرتا اللہ اوسکو وہ ظلم بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلیگا
بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھہ اوسکے وہ ظلم بندونکا ہے درمیان
اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے
اوس سے انتہے اور زنا بہی بہت بڑی بلا ہے فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء
سبیلا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اونمین زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہین
ساتھہ عذاب قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا اونمین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھہ خوف کے
اور حضرت ابن عباس رض سے منقول ہے کہ فرماتے ہین وہ ما ظہر الغلول فی قوم الخ یعنے نہین ظاہر ہوتی
خیانت کسی قوم مین کہ ڈالتا ہے اونکے دلمین خوف اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی
ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق
اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہیلتا ہے اونمین کشت وخون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی
قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسحالت مین کہ گرد اونکے ایک
جماعت تہی اصحاب سے بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا الخ بیعت سے یعنے عہد کرو مجہسے اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتھہ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنے جیسکہ کفار محتاجگی کے
ڈر سے مار ڈالتے تہے اور نہ اوٹہاو بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان ہاتہون اور پانون کے یعنے دلون
سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے
ہے اور جو پہنچا انمین سے کسی چیز کو یعنے ان گناہون سے کچہہ کر بیٹہا سواے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب
اوسکے دنیا مین یعنے جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوا لے انکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے یعنے پاک ہوجاتا
ہے گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہنچا انمین سے کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ تعالے نے یعنے ظاہر
نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا پہنچاوے
اوسکو پس ہمنے بیعت کی حضرت سے ان چیزون پر ط بخاری مسلم یایہا الذین امنوا لا تتولوا قوما
غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحب القبور اے مسلمانون دوستی
نکرو ساتھہ اوس گروہ کے کہ غضب کیا ہے خدا تعالے نے اونپر وہ جماعت ناامید ہوئے ہین ثواب آخرت
سے جیسا کہ ناامید ہوئے ہین وہ کافر کہ اہل گور سے ہین یعنے خدا تعالے نے حکم اونکے عذاب کا کیا ہے پس ہرگز

ایمان نہین لائینگے اور ثواب نہین پاوینگے جیسا کہ کافر بعد مرنیکے کفر پر توقع ثواب کی نہین رکھتے واللہ اعلم **فتح** ۱۳ اے ایمان والون مت دوستی کرو اون لوگون سے کہ غضب ہوا اللہ اونپر وہ آس توڑ چکے پچھلے گہر سے جیسے آس توڑ چکے منکرون نے قبر والون سے ۱۳ **مو** ۱۳ اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو مت کرو دوستی اوس قوم سے جس قوم پر غصہ ہے خدا تعالے جو وہ قوم یہودی ہین بیشک وہ قوم ناامید ہوے آخرت کے ثواب سے ایسیہی یہودی جو منکر نبوت کے ہین سو ناامید ہین آخرت کے ثواب سے اونکو آخرت مین ذرا ثواب نہ ملیگا ہرگز ۱۳ **علے تفسیر** ختم فرمایا سورۃ کو ساتہہ اوس مضمون کے کہ شروع کیا تہا اوسکو تاکہ اوسکی تاکید ہو کہا ہے بعضے علمانے کہ مراد قوم سے مشرک ہین ناامید ہوئے ہین ثواب آخرت سے اسلیے کہ وہ منکر بعث کے ہین جیسے آس توڑی منکرون نے قبر والون سے یہہ کہ پہرین وہ طرف اونکے یا یہہ معنی ہین کہ جیسے ناامید ہوے اسلاف انکے جو کہ قبرون مین ہین ثواب آخرت سے یعنے یہہ مانند اسلاف اپنے کے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قوم سے یہود ہین یعنے نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا گیا ہے اللہ کا اونپر بلاشبہ وہ ناامید ہوے ہین اس سے کہ ہووے اونکے لیے حصہ آخرت مین بسبب عناد اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ وہ جانتے ہین کہ یہہ وہی رسول بہیجا گیا ہے جسکا ذکر توریۃ مین ہے جیسکہ ناامید ہوے کفار اپنے موتے سے یہہ کہ اوٹہائے جاوین وہ اور پہرین انکی طرف زندہ ہوکر اور بعضون نے کہا کہ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بیان ہے کفار کا یعنے جیسکہ ناامید ہوے خیر آخرت سے وہ کافر کہ دفن کیے گئے ہین قبرون مین اسلیے کہ ظاہر ہو گئی اونپر برائی اپنے حال کی اور برائی اوس جگہہ کہ جہان گئے ہین ۱۳ **مد** ۱۳ آیا ہے کہ بعضے فقرا مسلمین بسبب حصول منفعت اپنی کے یہود سے دوستی رکہتے تہے اور خبرین مسلمانون کی اونکو پہنچاتے تہے حق تعالے نے ساتہہ اوتارنے آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا کے اوس سے منع فرمایا کہ اے ایمان والون دوستی نکرو اوس جماعت سے کہ غصہ کیا ہے خدا نے اونپر بلاشبہ ناامید ہوے ہین وہ ثواب آخرت سے جیسکہ ناامید ہوے ہین کافر اہل قبور یعنے کفار مردہ کہ بعد مرنے اپنے کے دیکہنا احوال عذاب اپنے کا کرکر قطعا ثواب آخرت سے ناامید ہوے ہین اور ایک قول یہہ ہے کہ جیسکہ ناامید ہوے ہین کافر زندہ پہر آنے مردے اہل قبور سے دنیا مین ایسیہی یہود ثواب آخرت سے ناامید ہوے ہین اسلیے کہ جانتے ہین کہ بسبب چہپانے نعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دشمنی اونکے کچہہ ثواب آخرت اونکو نہین پہنچیگا ۱۳ **نکتہ** ۱۳ ایک محقق یعنے صوفیہ کرام رحمہم اللہ مین سے کہتے ہین کہ اول اس سورۃ مین اشارہ ہے ساتہہ اسکے کہ اے سالکون نفس امارہ اور شہوات اوسکیکو دوست ٹہیراؤ کہ دشمن ہمارا اور تمہارا ہے اور منکر اور معارض ہوتا ہے ساتہہ تمہارے بیچ واردات حقانی تمہارے کے اور چاہتا ہے کہ اونکو تمہارے دل سے اور تمکو حد اقبال الی اللہ سے اخراج کرے دشمنی اوسکی بجالاؤ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۱۳ اور کچہہ میل اوسکی طرف نرکہو ظاہر اور باطن تمہارا سب جانتے ہین ہم کہ میل ہوا کیطرف پوشیدگی مین اور میل خدا کیطرف ظاہر مین رکہتے ہو وَمَنْ يَفْعَلْهُ یعنے جو کوئی میل کرے طرف ہوا کے فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ یعنے پس بہکا سیدہی راہ سے اور پہنچنے سے طرف خدا کے اِنْ يَثْقَفُوكُمْ الخ یعنے اگر دست و غلبہ پاوین نفس و ہوا تمپر

لہ یعنے منکرون کو توقع نہین کہ کوئی قبر سے او ٹہیگا پہر کافر نبی ہی ناامید ہین ۱۲ منہ **عہ** قولہ کما یئس الکفار اسے کما یئس الکفار الخ از وضع الظاہر موضع المضمر ۱۲ منہ **سہ** زکا دوکی باپ داداو غیرہ ہا ۱۲ **لعہ** یعنے اگر نکلے ہو تم واسطے جہاد کے میری راہ مین اور واسطے طلب رضامندی میری کے ۱۲ **ہ** ہوا خواہش نفسانی ۱۲

اسے سالکون ہو دین واسطے تمہارے دشمن اور پہیلاوین طرف تمہارے ہاتہہ اپنے اور زبانین اپنی ساتہہ برائی
کے اور دوست رکہین اگر موہنہ موڑو اللہ سے قرابت اونکی تمکو کچہہ نفع ندے متوجہ اللہ کیطرف جنت
قرب مین پہنچاتا ہے اور موہنہ موڑنیوالا اوس سے دوزخ بعد مین گرفتار ہوتا ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ الخ یعنے تمکو پیروی
خلیل اللہ کی کرنی چاہیئے بیچ بیزاری کے تمام ماسوی اللہ سے اور اخلاق پکڑین گے ساتہہ اخلاق خدا
کے اور بیچ آہ آہ کرنیکے اور رونیکے شوق خدا سے اور متوجہ ہونے پورے کے طرف اللہ کے اور سپرد کرنے اپنے
کے اللہ کو اور بیچ بیزاری کے حول اور قوت اور نفس اور اعضاء سے تاکہ مطمئن ہو اور کہنا چاہیے رَبَّنَا
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا الْحَكِيْمُ تک کہ معنی اوسکے ظاہر ہین اور اشارہ فتنہ کا اسکیطرف ہے کہ بسبب فریب دینے نفس
وہوی کے فتنہ زدہ اور موہنہ موڑنیوالے تجہسے نہین ہونگے ہم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ آخر آیۃ تک کے معنے ظاہر ہین
وَيَرْجُوا اللّٰهَ یعنے امید رکہتا ہے وصال خدا کی اور فنا فی اللہ کے عَسَى اللّٰهُ آخر آیۃ تک اشارہ ہے طرف
نرمی کرنیکے بیچ مجاہدہ نفس کے اسطرح کہ نقصان اوسکے حق مین نکرنا چاہیے کہ آخر الامر اوسکو موافق
اور مددکار قلب اور روح کا ہونا ہے لَا يَنْهٰىكُمُ آخر آیۃ تک یعنے تمکو خدا نے نرمی کرنے اور عدل کرنے نفس
مطمئنہ کیسے منع نہین کیا ہے اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ آخر آیۃ تک یعنے نرمی کرنی نفس امارہ جنگ کرنیوالیکے سے
منع کیا ہے کہ محبت رکہنی اوس سے ظلم ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آخر آیۃ تک یعنے اے سالکون اگر نفس اور ہوی
مطمئن معلوم ہون تو امتحان اونکا کرو اگر صدق اونکا ثابت ہو تو پہر اونکو طرف کفار شہوات اونکے
پہیر ند و نہ وہ نفس و ہوی حلال ہین واسطے اونکے اور نہ وہ کفار شہوات حلال ہین واسطے نفس
وہوی کے اور تمپر گناہ نہین ہے اسمین کہ نفس مطمئنہ کو ساتہہ قلب و روح کے نکاح کرو لیکن نفس امارہ
بدکو اپنے پاس نرکہو یہہ حکم اللہ کا ہے کہ حکم کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے
وَاِنْ فَاتَكُمْ آخر آیۃ تک یعنے نفس اگر کچہہ موافقت قلب سے فوت کرے تو سزا دو اوسکو مانند گناہ اوسکیکے اور
اور زیادتی اوسپر نکرو اور ڈرو اوس خدا سے کہ تم اوسپر ایمان لائے ہو يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ آخر آیۃ تک یعنے اے کامل
اگر نفس و ہوی مطمئنہ تیرے ساتہہ بیعت اوپر موافقت و متابعت حکم تیرے کے چاہین تو بیعت لے
اونسے اور بخشش مانگ اونکے لیے اللہ سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آخر تک یعنے سالکون نفس امارہ کے ساتہہ کہ مغضوب
الٰہی ہے دوستی اور متابعت نکرو کہ وہ ناامید وصل الٰہی سے ہے اور اشارہ شرک سے دیکہنا اور ثابت کرنا
غیر حق کا ہے کہ اور کوئی فاعل حقیقی ہے اور اشارہ سرقہ سے ذردی متابعت اور موافقت قلب سے
اور زنا سے موافقت ساتہہ شیطان کے اور قتل سے بجہانا نور تجلیات کا اور بہتان سے دعوی انانیت کا
اور عصیان سے مخالفت ہے

سورۃ الصف مدنیہ

سورہ صف مدنی ہے جمہور
کے نزدیک اور بعضون نے کہا مکی ہے اور یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ مذکور ہے اسمین لفظ صفا کا اس آیۃ میں
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ تغابن
کے اور بعد سورہ ممتحنہ کے اسلیے لکہی گئی کہ ممتحنہ کے آخر مین ذکر ہے اونکا جنپر اللہ غضب ہوا اور اسمین
اول مذکور ہے اونکا کہ جنکو اللہ دوست رکہتا ہے اور اور وجہین مناسبت کی بہت ہین اور آیتین اسمین

سورۃ الصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جو داخل ہین اوسمین رکوع دو اور کلمے دو سو تیئیس اور حروف نو سو اکیانوین

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ ساتہہ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمان مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہی ہے غالب با حکمت ف اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچہہ ہے آسمانونمین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا مو پاک اور بے عیب کہا خاص اللہ تعالے کے تئین اوس سب نے جو کچہہ کہ ہے آسمانونمین اور زمین مین اور وہ خدا تعالے زبردست ہے جو اوسکا حکم کوئی نہین پہیر سکتا مضبوط کام کرنیوالا ہے ع يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ اے مسلمانون کیون کہتے ہو جو کچہہ کہ نہین کرتے ف اے ایمان والو کیون کہتے ہو موہنہ سے جو نہین کرتے مو اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو کیون ایسی بات کہتے ہو جو تم آپ نہین کرتے چاہیے کہ جو اورونکو نصیحت کرو تم آپ بہی وہ کام کرو وہ کام جیسے بعضے عالم بے عمل نیک کام لوگونکو بتاتے ہین آپ نہین کرتے ع تفسیر منقول ہے جبکہ رسول علیہ السلام نے ثواب بدر کے شہیدونکا بیان کیا تو صحابہ نے کہا کہ اگر بعد اسکے کوئی جنگ ہوویگی تو خوب جہاد مین کوشش کرینگے ہم اور جب روز احد کے جنگ واقع ہوئی تو اکثر بہاگ گئے حق تعالے نے یہہ آیت اونکی سرزنش مین نازل کی ج كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ یعنے بہت ناپسند ہوا نزدیک خدا کے یہہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نکرو یعنے خدا سے عہد کرو اور وفا نکرو واللہ اعلم ف بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہان کہ کہو وہ چیز جو نکرو مو یہہ بات بڑی غصہ دلانے والی ہے آگے خدا تعالی کے وہ کہ تم کہو لوگونسے اور آپ نکرو ع تفسیر یعنے بڑا ہوا از روی غضب کے کہنا تمہارا اوس چیز کو کہ نہین کرتے ہو اور اختیار کیا گیا لفظ مقت کا اسلیے کہ معنے اوسکے ہین اشد بغض اور بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا گیا اونکو حدیث بیان کرو ہمسے پس کہا اونہون نے کہ کیا حکم کرتے ہو تم مجکو یہہ کہ کہون مین وہ چیز کہ نہ کرون مین پس جلدی آویگا غضب اللہ کا مجپر پہر معلوم کروائی اللہ تعالے نے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اوسکو پس فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ الخ ملا تنبیہ اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ امر بالمعروف سے حضرت رب العزت نے منع فرمایا بلکہ مقصود یہہ ہے کہ حکم کرنیوالیکو آپ بہی عمل کرنا چاہیے اپ عمل نکریگا تو بہت وعید آیا ہے اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مینے شب معراج مین کتنے ایک لوگونکو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مین نے یہہ کون ہین اے جبرئیل کہا جبرئیل نے کہ یہہ واعظ ہین تمہاری اُمت کے کہ حکم کرتے تہے لوگونکو نیکی کرنیکا اور بہولتے تہے اپنے نفسونکو یعنے آپ عمل نکرتے تہے اور لوگونکو عمل کرنیکو کہتے تہے اور فرمایا لایا جاویگا ایک شخص کو دن قیامت کے پہر ڈالا جاویگا وہ آگ مین پس نکل پڑینگی آنتین اوسکی آگ مین پس پہریگا وہ اوسمین مانند پہرنے گدہے کے ساتہہ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی اوسپر پہر کہینگے اے فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین تہا تو ہمکو حکم کرتا اچہی باتونکا اور منع کرتا ہمکو بری باتون سے کہیگا وہ تہا مین حکم کرتا تمکو اچہی باتونکا اور آپ نکرتا تہا اونکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری باتون سے اور آپ کرتا تہا اونکو ف اور امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر ہر نوع اچہے اور ضرور مین اگر نکریگا دوہرا وبال مین پڑجاویگا ایک تو ترک عمل کا گناہ ہوگا اور ایک ترک امر و نہی کا اور عمل نکریگا تو ایک اسیکا گناہ ہوگا امر و نہی کے ترک کا تو گناہ نہین ہونیکا جسکے حق مین حضرت نے فرمایا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ الخ یعنے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے البتہ حکم کرو تم اچہی باتونکا اور البتہ منع کرو تم بری باتون سے والا قریب ہے اللہ بہیجے گا تم پر عذاب اپنے پاس سے پہر البتہ دعا کروگے تم اوس سے اور نہین قبولیت کیجاوی گی تمہارے لیئے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ الخ یعنے نہین کوئی آدمی کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہے اونمین گناہ حالانکہ وہ قادر ہین وہ اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پہنچاویگا اونکو اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکیکے اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ پس کہا ابو ثعلبہ نے آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ تحقیق پوچہا مینے مطلب اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فـ۳ بلکہ حکم کرو اچہی بات کا اور منع کرو بری باتون سے یہانتک کہ جب دیکہے تو بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور دنیا اختیار کی گئی آخرت پر اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل کا عقل اپنی کو اور دیکہے تو اوس کام کو کہ چارہ نہین تجکو اوس سے فـ۴ پس لازم کر ذات اپنی کو اور چہوڑ امر عوام کا پس تحقیق آگے تمہارے دن صبر کے ہین فـ۵ پس جو کوئی صبر کرے اونمین گویا کہ پکڑتا ہے انگارا واسطے عمل کرنیوالے کے شریعت پر اون مومنین ثواب پچاس آدمیونکا ہے فـ۶ کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اوسکیکے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ ثواب پچاس کا اونمین سے فرمایا ثواب پچاس کا تم مین فـ۷ سے اور فرمایا کہ بلا شبہ اللہ تعالے نہین عذاب کرتا ہے اکثرون کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہانتک کہ دیکہین اکثر باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنے جو بعضے کرتے ہین اور یہہ قادر ہون بگاڑنے اوسکے پر پہر نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اسکو یعنے سکوت اور سستی عذاب کرتا ہے اللہ سبکو فـ۸ اور فرمایا جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہونمین منع کیا اونکو عالمون اونکے نے پس نہ باز رہے وہ پہر ہمنشینی کی عالمون نے اونکے مجلسون اونکے مین اور شریک رہے ساتہہ اونکے کہانے پینے مین فـ۹ پس سیاہ کیے اللہ نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے فـ۱۰ پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہہ بسبب اوسچیز کے ہے کہ نافرمانی کی اونہون نے اور تہے تجاوز کرتے حد سے کہا ابن مسعود نے پس اوٹہہ بیٹہے حضرت اور تہے تکیہ لگائے ہوئے فـ۱۱ پہر فرمایا نہین عذاب سے نجات پاؤگے تم قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے منع کرنا فـ۱۲ اور فرمایا وحی کی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہہ کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو فـ۱۳ کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق ونمین فلانا بندہ تیرا ہے کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارنے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالے نے اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایکساعت کبہی فـ۱۴ مشکوۃ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے اونکو کہ جنگ کرتے ہین راہ خدا مین صف باندہ کر

گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین محکم سیسہ پلائی ہوئی ۵ فتح ۵ اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین قطار
باندہ کر جیسے وہ ہے دیوار شیشہ پلائی ہوئی ۵ موضح ۵ بیشک خدا تعالے دوست رکھتا ہے ان لوگونکو جو لڑتے ہین
خدا تعالی کی راہ مین بغیر غرض دنیا کے صف باندہ کر گویا کہ یہہ مضبوطی مین صف باندہے ایسے کہڑے ہین
جیسے بنیاد دیوار کی شیشہ رانگ ڈالی مضبوط یعنے ایسے بہادر ۵ عہ ۵ تفسیر گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین
انخ یعنے ملنے والے ہین بعض اونکے ساتہہ بعض کے لئے ۵ مدہ ۵ مرصوص سیسہ ملی ہوئی محکم کی گئی یا شیشہ
ڈالکر محکم کی گئی یعنے ثابت قدم ہین ۵ بحر ۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ
اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور یاد کر جب
کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم میری کیون ایذا دیتے ہو مجکو اور تحقیق جانتے ہو تم کہ مین بہیجا ہوا خدا کا ہون
طرف تمہارے پس جب کہ کجروی کی قوم نے کج کیا خدا نے اونکے دلونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا ہے قوم
بدکارونکو ۵ فتح ۵ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم کیون ستاتے ہو مجکو اور جانتے ہو کہ مین
اللہ کا بہیجا آیا ہون تمہارے پاس پہر جب وہ پہر گئے پہیر دیے اللہ نے اونکے دل اور اللہ راہ نہین دیتا
بیحکم لوگونکو ۵ موضح ۵ اور یاد کر یعنے یہہ بیان اے محمد کہ جب کہا موسی نبی نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ
اے قوم میری کس واسطے دکہہ دیتے ہو اور آزردہ دل کرتے ہو میرے کہا ماننے سے یعنے میری بات
نہین مانتے اوپر کہ تم تحقیق جانتے ہو وہ کہ مقرر مین بہیجا ہوا خدا تعالے کا ہون تمہارے طرف جو چیز
کہتا ہون خدا تعالے کے حکم سے کہتا ہون تم کیون نہین مانتے اور تکرار کیون کرتے ہو سو بنی اسرائیل
نے موسی نبی کا کہا نماننا پہر اوسوقت کہ پہر گئے حکم ماننے سے موسی نبی کے تو پہیر پہیر دیا خدا تعالے نے دل اونکا
یقین لانے سے حق بات پر اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ہے بدکارون کو ✣ ۵ تفسیر ۵ کیون
ایذا دیتے ہو مجکو یعنے بسبب انکار کرنے آیتون کے اور بہتان لگانے کے ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین ہے مجہمین
فَلَمَّا زَاغُوْۤا یعنے پس جب نماحق کو اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ یعنے مائل کیا اللہ نے اونکے دلونکو ہدایت سے یا جبکہ
چہوڑے اونہون نے احکام آلہی نکال ڈالا اللہ نے نور ایمان اونکے دلون سے یا جبکہ اختیار کیا اونہون
نے کجروی کو کج کیا خدا تعالے نے اونکے دلونکو یعنے مدد اونکی کرنی چہوڑ دی اور محروم کیا اونکو توفیق اتباع
حق کیسے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ یعنے اللہ نہین ہدایت کرتا اوسکو کہ سبقت کیا اوسکے علم مین کہ
وہ فاسق ہے ۵ مدہ ۵ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور یاد کر جب کہا عیسے مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین پیغمبر خدا کا ہون
طرف تمہارے باور رکہنے والا اوس چیز کا کہ آگے میرے ہے یعنی توریت کہ پہلے مجہسے اوتری ہے اور بشارت دینے
ایک پیغمبر کا ہون کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہوگا پس جب کہ آیا احمد آگے اونکے ساتہہ معجزون کے
کہا اونہون نے یہہ ایک سحر ہے ظاہر ۵ فتح ۵ اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بہیجا
ہون اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اوسکو جو مجہسے آگے ہے توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو

ف ۳۰ یعنی بنی اسرائیل ہر بات مین ضد کرتے اپنے رسول سے آخر ہو گئے ۱۲ منہ
عہ ۵ وقد تعلمون فی موضع الحال ای تؤذوننی عالمین علماً یقیناً انی رسول اللہ الیکم وقضیتہ علمکم بذلک
توقیری وتعظیمی لا ان تؤذونی ۱۲ م
پس ہر گاہ میل کردند از حق مائل گردانید خدا دلہای ایشان را از حق ۱۲
عہ ۵ قوله انی رسول اللہ الخ ای ارسلت الیکم فی حال تصدیقی ما تقدمنی من التوریۃ وفی حال تبشیری برسول یاتی من بعدی
یعنی ان دینی التصدیق بکتب اللہ وانبیائہ جمیعاً ممن تقدم وتاخر ۱۲
وفی دعوت و الا اخطاء ۱۲
منہ عفی عنہ

جو آدیگا مجھسے پیچھے اوسکا نام ہے احمد پہر جب آیا اونکے پاس کہلی نشانی لیکر بولے یہہ جادو ہے صریح ۶ ومن

اور جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے ای بنی اسرائیل بے شک مین بہیجا ہوا ہون خدا تعالے کا تمہاری طرف
ساتہہ حجت روشن کے جو معجزے مجھے دیے ہین خدا تعالے نے اور سچا کہنے والا ہون اوس چیز کو کہ مجہہ
سے پہلے آئی ہے کتاب توریت اور خوشخبری دینے والا ہون مین تمکو ساتہہ آنے ایک پیغمبر کے جو آدیگا
ساتہہ دین کامل کے پیچہے سے میرے بعد جو نام اوسکا ہوگا فارقلیطا سو فارقلیطا کی معنی احمد ہین پہر جب
آیا وہ نبی اون پاس ساتہہ معجزون اور نشانیون روشن کے تو کہا یہہ تو صاف جادو ہے کہلا ہوا
سب پر جو سب جانتے ہین کہ نرا جادو ہے جادو نام رکہا معجزونکا سو خدا تعالے فرماتا ہے ومن اظلم الخ

ع ۶ **تفسیر** معنے احمد کے بہت حمد کرنیوالا خدا کی اور یا بہت تعریف کیا گیا بیچ خصلتون
اپنے کے تمام انبیاء سابق سے صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ۶ **بحر** ۶ کہا حضرت عیسی نے یا بنی اسرائیل
اور نہ کہا یا قوم جیسے کہا موسی علیہ السلام نے اسلیے کہ نہین نسب کہتے تہے عیسے اونمین کہ ہوتی وہ قوم
اونکی پس جب کہ آیا یعنے عیسے یا محمد علیہما السلام ۶ **مد** ۶ مین رسول اللہ کا ہون الخ پس سچ مانا
حضرت عیسے علیہ السلام کا توریہ کو قوی تر باعثون مین سے ہے طرف تصدیق یہود کے حضرت عیسے کو یعنے
مین بہیجا گیا ہون طرف تمہارے واسطے پہنچانے احکام ضروری اللہ تعالے کے بیچ اصلاح امور دینی اور
دنیویہ تمہارے کے للہ اور تہا درمیان پیدائش عیسی علیہ السلام کے اور درمیان ہجرت آنحضرت علیہ السلام
کے عرصہ چہہ سو تیس برس کا اور کہا ہے بعضون نے کہ بشارت دی حضرت عیسے نے اپنی امت کو
حضرت کے آنیکی تا کہ ایمان لاوین حضرت پر وقت آنے اونکے کے یا تا کہ ہو معجزہ حضرت عیسی کا وقت ظہور
اونکے اور بشارت دینی حضرت کی بشارت دینی ساتہہ قرآن کے بہی ہے تصدیق اوسکی ہے مانند توریۃ کے
اور مراد حضرت عیسی کی یہہ ہے کہ دین میرا یہہ ہے کہ سچ مانا مینے اللہ کی سب کتابونکو اور انبیاء کو جو کہ پہلے گذرے
ہین اور پیچہے پس ذکر کی اول کتابون مشہورہ کی کہ ساتہہ اوسکے حکم کیا اکثر نبیون نے اور اون نبی نے کہ
جو خاتم النبیین ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے خبر دیجیے ہمکو یا رسول اللہ
اپنی ذات پاک کی فرمایا کہ مین دعا ابراہیم ہون کہ اونکی دعا میرے لیے تہی اور بشارت عیسی علیہما السلام اور
دیکہا میری مان نے خواب جبکہ حمل ہا میرا کہ نکلا اونسے نور جس سے روشن ہوئے محل بصریکے زمین شام مین
اور ایسیہی بشارت دی ہر نبی نے اپنی امت کو ہمارے نبی محمد علیہ السلام کی اور اللہ تعالی نے فقط ذکر کیا عیسی
علیہ السلام کا اسجگہہ اسلیے کہ وہ آخر نبیون کے تہے کہ جو پہلے گذرے ہمارے نبی سے پس واضح ہوا کہ بشارت دی
حضرت کی سارے نبیون نے یہانتک کہ پہنچی طرف عیسے کے جیسا کہ مذکور ہے کشف الاسرار مین اور کہا بعضے
علماء نے کہ تہا درمیان جانے مسیح کے آسمان پر اور درمیان پیدائش نبی علیہ السلام کے عرصہ پانسو ستر برس
کا تقریبا اور زندہ ہے مسیح آسمان کے جانے تک تینتیس ۳۳ برس اور امت عیسی کی نصاری ہین کہ جو مختلف
ہوئے اور امت حضرت کی امت مرحومہ ہے جامع جمیع صفات کی کہتے ہین کہا حواریون نے حضرت
عیسے سے کہ یا روح اللہ کیا بعد ہمارے بہی کوئی امت ہوگی اونہون نے فرمایا کہ ہان امت محمدی ہوگی حکماء علماء

ع ۱۴
حضرت ہیکا امر و نہی بین
سے ہیکا کیا اور کر سنتون
مہ ۱۲ سنہ ۲۰
مین احمد ۱۲ رسول
ف ۱۲ قولہ رسول
معطوف علی مصدقا
داع الی التصدیق
علیہ السلام من حیث
ان البشارۃ بہ واقعۃ
فی التوراۃ والعامل
فیہما ما فی الرسول
من معنی الارسال
لا الجار فانہ صلۃ
للرسول والصلوۃ
بمعزل عن تضمن
معنی الفعل وعلیہ
یدور العمل ای ارسلت
الیکم حال
کونی مصدقا لما
تقدمنی من التوراۃ
ومبشرا ممن یاتی
من بعدی من
رسول ۱۲ روح
البیان ۱۲

نیک پرہیزگار گویا کہ وہ بسبب فقہ یعنے سمجھ کے انبیا ہونگے راضی ہونگے اللہ سے ساتھہ تھوڑے رزق کے اور
راضی ہوگا اللہ اونسے ساتھہ تھوڑے عمل کے اور حضرت کا نام محمد ہوا بسبب مکرر ہونے تعریف اونکے کہ بہتون
نے تعریف حضرت کی کی بار بار اور احمد نام ہوا بسبب اسکے کہ اوٹھائینگے جھنڈا حمد کا اور کہا راغب نے کہ خاص
کیا گیا لفظ احمد کا حضرت عیسی کی بشارت میں از راہ تنبیہ کے اسپر کہ آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تھے بہ نسبت
حضرت عیسے کے اور اونکے کہ پہلے اونسے گذرے ہین اور اسیکے موافق کشف الاسرار مین ہے کہ الف احمد مین
مبالغہ کے لیے ہے حمد مین اور اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مبالغہ ہے فاعل مین یعنے سارے انبیا
حمد کرنیوالے اللہ تعالے کے تھے اور آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تھے بہ نسبت غیر اپنے کے اور دوسرے یہہ کہ لفظ
احمد مبالغہ ہے مفعول مین یعنے سارے انبیا محمود ہین بسبب خصال حمیدہ کے اور حضرت بہت محمود ہین
مناقب مین اور جامع ترہین فضائل و محاسن مین کہ جو تعریف کیے جاتے ہین بسبب اونکے انتہی ف۵
ز صد ہزار محمد کہ در جہان آید ہ یکے بمنزلت و فضل مصطفے نرسد ٭ کہا فتح الرحمن مین کہ نہین نام رکھا گیا
کوئی احمد اور محمد سوای حضرت کے نہ عرب مین اور نہ غیر عرب مین یہانتک کہ چرچا ہوا پہلے پیدا ہونے حضرت
زبانی احبار و کاہنون کے کہ ایک نبی مبعوث ہوگا کہ نام اوسکا محمد ہوگا پس نام رکھا لوگون نے عرب مین سے
اپنے بیٹونکا محمد بامید اسکے کہ کوئی ہو اور وہ یہہ مین محمد بن احیحۃ بن الجلاح اوسی اور محمد بن مسلمہ
انصاری اور محمد بن البراء البکری اور محمد بن سفیان بن مجاشع اور محمد بن حمران جعفی اور محمد بن خزاعی
سلمی پس یہہ چھہ ہوے ساتوان اس نام کا نہوا پھر بچایا اللہ تعالے نے ہر اس نام والیکو اس سے کہ دعوے
کرے نبوۃ کا یا کوئی اور اوسکو مشہور کرے ساتھہ نبوۃ کے یا ظاہر ہوا اوسپر کوئی نشانی کہ شک مین ڈالے
کسیکو بیچ امر اوسکے یہان تک کہ ثابت ہوئین نشانیان آنحضرت علیہ السلام مین اور نہین نزاع کی کسینے اونکے
یعنے پہلے ظہور نبوت کے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ گنتی اسماء نبی علیہ السلام کے پس کہا بعضون نے کہ
ہزار نام ہین آپکے جیسا کہ اللہ تعالے کے ہزار نام ہین پس حضرت کے نامونمین سے محمد ہے یعنے بڑی تعریف
والے اسلیے کہ آسمان و زمین والون نے تعریف کی اونکی دنیا اور آخرت مین اور احمد ہے یعنے بڑی تعریف کرنیوالے
بہ نسبت غیر اپنے کے اسلیے کہ اونہون نے تعریف کی اللہ تعالی کی طرح بطرح کہ ویسی کسی اور نے نہین کی اور
مقفی اسلیے کہ حضرت تشریف لائے پیچھے انبیا کے اور نبی التوبہ اسلیے کہ حضرت بہت استغفار و توبہ کرتے
تھے اللہ تعالے سے یا اسلیے کہ توبہ حضرت کی امت مین بہت سہل ہوئی کیا نہین سنا تونے کہ توبہ گوسالہ
پرستون کی کتنون کے قتل مین ہوئی یا اسلیے کہ توبہ آپکی امت کی اور ونکی بہ نسبت کامل ہوئی یہانتک کہ
توبہ کرنیوالا اونمین سے ایسا ہوا کہ گویا اوسنے گناہ کیا ہے نہین تہا نہ ماخوذ دنیا مین ہے نہ آخرۃ مین اور نبی الامن
اسلیے کہ حضرت موجب بڑے امن کے تھے جب کہ جیتے رہے اور جب تک کہ سنت اونکی باقی ہے زمانے
مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کہا
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ تھین زمین مین دو امانین پس اوٹھہ گئی ایک اون دونون مین
سے اور باقی رہی دوسری پس جو کہ اوٹھہ گئی وہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور جو کہ باقی رہے وہ

ف ۵ اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے اونکو او تو ان مین ہو اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے اونکو اس حال میں کہ وہ بخشش مانگتے ہون ۱۲

استغفار ہے اور پڑہی بعد اسکے یہی آیتہ یعنے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ساری آیتہ اور حضرت کی ناموں مین سے نبی الملحمہ ہے یعنے نبی جنگی قاتل کفار اسلیے کہ حضرت مبعوث ہوے لڑنیکے لیے اور ماحی ہے کہ اللہ تعالی نے محو کیا بسبب اونکے کفر کو یا اونکے تابعین کی برائیون کو اور حاشر ہے کہ جمع ہونگے لوگ حضرت کے قدم پر یعنے پیچہے آپکے اور عاقب ہے کہ حضرت سب نبیون کے بعد تشریف لائے پس منقطع ہوئی نبوۃ فرمایا علیہ السلام نے اے علی تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نہین نبوۃ ہے بعد میرے اور فاتح ہے کہ کہولا اللہ تعالی نے بسبب حضرت کے اسلام اور کاف ہے کہ روکنے والے ہین لوگونکو گناہ سے اور صاحب الساعہ بہی حضرت کا نام ہے اسلیے کہ بہیجے گئے حضرت قریب قیامت کے ڈرانیوالے لوگونکو عذاب شدید سے اور رؤف اور رحیم اور شاہد اور مبشر اور سراج منیر اور طٰہٰ اور یٰس اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور قثم یعنے جامع بہلائیون کے اور آن اشارہ ہے طرف اسم نور اور ناصر کے اور متوکل اور مختار اور محمود اور مصطفے اور حبیب انکا ایجاد مین نام حضرت کے اونکی صفتون سے تو بہتیرے ہو جائینگے اور خاتم ت کی زبر سے یعنے حضرت احسن انبیاء کے ہین بیچ خَلق و خُلق مین پس گویا کہ حضرت جمال انبیاء کے ہین مانند خاتم یعنے چہاپ کے کہ جس سے بناؤ کرتے ہین یا یہہ کہ جب نبوۃ حضرت سے کامل ہوئی حضرت مانند چہاپ کے کہ اخیر کتاب مین کر دیتے ہین وقت لکہنے کتاب کے اور خاتم ت کی زیر سے بمعنے اسکے کہ حضرت آخر انبیاء کے ہین اور راکب الجمل یعنے سوار ہونے والے اونٹ کے اور صاحب الہراوہ یعنے صاحب عصا مراد اوس سے عرب ہین اسلیے کہ عرب اونٹ پر اکثر سوار ہوتے اور عصا اکثر ہاتہہ مین رکہتے تہے اور اونٹ کو اوس سے مارتے تہے اور حضرت کا نام روح الحق بہی تہا کہ یہہ نام آپکا حضرت عیسی سے منقول ہے انجیل مین اور عیسی علیہ السلام نے منحنا بہی آپکا نام رکہا تہا بمعنے محمد کے اور حضرت کے نامون مین سے حمیاطی عبرانی زبان مین اور برقلیطس زبان رومی مین بمعنی محمد کے اور ماذ ماذ بمعنے طیب طیب کے اور فارقلیطا مقصورا یعنے بدون مد کے بمعنی احمد کے اور روایت کیا گیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ نام میرا توریت مین احید اسلیے کہ مین بچاتا ہون اپنی امت کو آگ سے اور نام میرا زبور مین ماحی ہے کہ مٹایا اللہ تعالے نے بسبب میرے بتون کے پوجنے والونکو اور نام میرا انجیل مین احمد ہے اور قرآن مین محمد اسلیے کہ مین محمود یعنے تعریف کیا گیا ہون آسمان والون مین ۱۲ تفسیر روح البیان

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

اور کون ہے بڑا ظالم اوس کسی سے کہ باندہا خدا پر جہوٹ اور وہ بولایا جاتا ہے طرف اسلام کے اور خدا راہ نہین دکہاتا ہے گروہ ظالمونکو ۱۲ فتح اور اوس سے زیادہ بے انصاف کون جو باندہے اللہ پر جہوٹ اور اوسکو بلاتے ہین مسلمان ہونے پر اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگونکو ۱۲ موضح اور کون ستمگار زیادہ ہے اوس شخص سے جو باندہی خدا تعالے پر جہوٹ کہ معجزہ کو مقرر کرے اوسپر کہ وہ جہوٹہہ باندہنے والا اور بلایا جاتا ہے یعنے اوسے بلاتا ہے پیغمبر طرف دین اسلام کے جو یہہ دین حق ہے سو اس دین مین ہزارون بہلائیان اور نیکیان ملی ہوئی ہین اور خدا تعالے راہ نجات کی نہین دکہاتا ستمگارون کو ۱۲ عـــ تفسیر خدا پر جہوٹ باندہنا یہی ہے کہ پیغمبر اور معجزات اور کلام خدا کو سحر اور ساحر کہے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ روز

قیامت کو لات اور عزیٰ میری شفاعت کرینگی اور خدا کی نزدیک شفاعت اونکی قبول ہوگی اوسی پر یہہ آیۃ ومن
اظلم آخر تک نازل ہوئی ف جمل ط راہ نہین دکہاتا قوم ظالمونکو اور کونسا آدمی بڑا ظالم ہے اوس شخص سے
کہ بلاوے اوسکو رب اوسکا زبانی نبی اپنی کی طرف اسلام کے کہ واسطے اوسکے اوسمین سعادت دارین کی ہے
پس باندہے بجای قبول کرنے حکم اوسکے جہوٹہہ اللہ پر کہ کہے واسطے کلام اوسکے کہ وہ بلانا ہے بندون اپنی
کو طرف حق کے کہ سحر ہے حال آنکہ سحر جہوٹہہ اور دہوکہہ ہے ط مدل ط یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ
وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ چاہتے ہین یہہ کافر کہ بجہادین نور خدا کا اپنی موہنہہ سے اور خدا
تمام کرنیوالا نور اپنے کا ہے اگرچہ ناخوش رکہین کافر ط فتح ط چاہتے ہین کہ بجہاوین اللہ کی روشنی اپنے
موہنہہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر ط موضح ط چاہتے ہین کہ بجہاوین نور
خداتعالی کا موہنہہ کے پہونکنے سے اور خداتعالی نے تمام اور پورا کیا ہے اپنے نور کو اگرچہ برا مانین اور راضی
نہون کافر ط عہ ط تفسیر مراد نور سے کتاب ہے یا دین یا رسول خدا کا کہ کافر ساتہہ باتون ناپسندیدہ اپنے
کے بجہایا اوسکا چاہتے تہے اور تفسیر لباب مین لکہا ہے کہ کئی روز وحی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ اوتری
کعب یہودی نے یہودیون سے کہا خوشخبر ہووی تمکو کہ خداتعالی نے نور محمد کا بجہادیا تا کام اوسکا انجام کو نہ پہنچے
آنحضرت سنے اس کلام اوسکے سے ملول خاطر ہوے حق تعالی نے واسطے تسلی اور خوشی آنحضرت کی یہہ آیۃ
بہیجی کہ خدا پورا کرنیوالا ہی نور اپنے کا ف جمل ط ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ
عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ وہی ہے جسنے بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ ہدایت اور دین سچے کے تا غالب
کرے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش رکہین مشرک ط فتح ط اور وہی ہے کہ جسنے بہیجا اپنا رسول
راہ کی سوجہہ لیکر اور سچا دین کہ اوسکو اوپر کرے دینون سب سے اور پڑے برا مانین شرک والے ط مو
وہ خداتعالی ہے برحق جسنے بہیجا ہے اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ دکہلانے نجات کے راہ کے جو وہ قرآن ہے اور
دین سچے حنفی کے تو غالب کرے اوس دین برحق کو سب دینون پر اگرچہ برا لگے اور راضی نہون اس دین
سے شرک لانے والے جو تونکو خدا کا شریک کرتے ہین ط عہ ط تفسیر مراد دین حق سے ملت حنیفہ ہے
اور سب دینون پر یعنے جو دین کہ مخالف اوسکے ہین اور بلاشبہہ یہہ بات ہوچکی کہ نہین باقی رہا کوئی دین
دینونمین سے مگر کہ وہ مغلوب و مقہور ہے ساتہہ دین اسلام کے یعنے باعتبار دلیلون اور حجیت کے اور
مجاہد سے منقول ہے کہ جب اوترینگے حضرت عیسے نہین ہوویگا زمین مین کوئی دین سوای دین اسلام
کے ط مدل ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ ای مسلمانون آیا
سنہائی کرون مین تمکو ساتہہ اوس سوداگری کے کہ چہوڑاوے تمکو عذاب دردینے والے سے ط فتح ط
ای ایمان والون بتاؤن مین تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکہہ کی مار سے ط موضح ط وہ سوداگری یہہ ہے
کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور جہاد کرو راہ خدا مین ساتہہ مال اپنے کے اور جان اپنے کے
یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو تم ط فتح ط ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین

اپنی مال اور جان سے یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھہ رکھتے ہو ٭ **مو** ٭ ایمان لاؤ ساتھہ خدا تعالے کے اور
اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر کو سچا جانو اور لڑائی کرو کافرون سے خدا تعالی کی راہ بغیر غرض دنیا کے ہو کر ساتھہ مال اپنے کے
اور ساتھہ بدنون اپنے کے یہہ کام بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم جاننے والے کہ یہی ہے راہ چھٹکارے کی عذاب
سے ٭ **ع** ٭ **تفسیر** یہہ کام یعنے جو کچھہ کہ ذکر ہوا کہ وہ ایمان اور جہاد ہے بہتر ہے تمہارے لیے مالون تمہارے
اور جانون تمہارے سے اگر ہو تم جانتے کہ یہہ بہتر ہے تمہارے لیے ہوگا بہتر تمہارے لیے اوسوقت اسلیے کہ تم نے جب جانا
یہہ اور اعتقاد کیا تمنے اسکا تو دوست رکہا تمنے ایمان اور جہاد کو زیادہ اوس چیز سے کہ دوست رکہتے ہو تم جانون
اپنی کو اور مالون اپنے کو پس خلاصی پاؤگے تم اور مطلب کو پہنچوگے تم ٭ **مد** ٭ آیا ہے کہ اصحاب رض نے کہا
کونسا عمل بجا لاوین ہم کہ چھٹانیوالا عذاب سے اور پہنچانیوالا جنت کی نعمتون کو اور بہت پیارا اللہ کے نزدیک
ہو یہہ آیۃ نازل ہوئی اور رہنمائی فرمائی اوسکی کہ فرمایا تؤمنون باللہ الخ ٭ **بحر** ٭ **تنبیہ** سبحان اللہ
کیا اچھی سوداگری بیان فرمائی کہ جسکا نفع مغفرت ذنوب اور دخول جنت ہوگا اس سے اور کونسی سوداگری زیادہ اچھی
ہوگی اور اس آیۃ کے مناسب ایک حدیث لکہی جاتی ہے کہ کہا معاذ نے کہ کہا مینے یارسول اللہ خبر دو مجکو ایسے
عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ الخ یعنے
البتہ تحقیق پوچھا تو نے بڑا کام اور تحقیق وہ البتہ آسان ہے اوسپر کہ آسان کرے اوسکو اللہ تعالے اوسپر وہ یہہ ہے
کہ عبادت کرتی تو اللہ تعالی کی اور نہ شریک کرتی تو ساتھہ اوسکے کسیکو اور قائم کرتی تو نماز اور دیتی تو زکوۃ اور روزے
رکہے تو رمضان کے اور حج کرتی تو بیت اللہ کا پہر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو راہین خیر کی وہ یہہ ہین کہ روزہ
سپر ہے یعنے آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہے گناہونکو جیسکہ بجہاتا ہے پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان
رات مین یعنے اسیطرح یہہ بہی خطاؤنکو دور کرتی ہے پہر پڑہی یہہ آیۃ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ یہانتک کہ پہنچے یعملون
تک یعنے ساری آیۃ پڑہی کہ اسمین فضیلت تہجد گذارونکی ہے پہر فرمایا کیا نہ بتاؤنمین تجکو سردار دین کا اور
ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکی یعنے اعلے چیز کہا مینے ہان یارسول اللہ فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت ہے اور
ستون اوسکا نماز ہے اور چوٹی اوسکے کوہان کی جہاد ہی پہر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا
مینے ہان اے نبی اللہ کے پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر لیئے پر اسکو پس کہا مینے اے
نبی اللہ کے اور تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکے فرمایا گم کرے
تجکو ماں تیری اے معاذ نہین ڈالینگے لوگونکو آگ مین موہنہ کے بل ونکے مگر باتین اونکے زبانون کی ٭

یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے ٭ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اگر ایسا کروگے تو بخشیگا خدا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور داخل کریگا
تمکو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور محلون پاکیزہ مین بیچ بہشتون ہمیشہ رہنے کے یہہ ہے مطلب
پانا بڑی ٭ **ف** ٭ بخشے تمہارے گناہ اور داخل کر تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتین نہرین اور ستہرے
گہرون مین بسنے کو باغون مین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ٭ **مو** ٭ جب تم ایسے کام کروگے تو خدا تعالے
بخشیگا تمکو گناہ تمہارے جو دنیا مین کیے ہین اور اندر لاویگا تمکو باغونمین جو نیچے اون باغونکے بہتی ہین نہرین

ف قولہ تجارۃ [illegible] عن ابن عباس [illegible] لو علموا [illegible]

اور رہنے کے مکان ہین پاکیزہ ستہرے اون باغون مین جو اوس باغ کا نام بہشت عدن ہے سو یہہ نعمتین جو
بیان کین مسلمانونکے واسطے یہی ہے جہٹکارا بڑا عذاب سے اور مقصد پانا ہے جو بے نہایت عیش مین ہمیشہ کے
ع ط وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور دیوے نعمت دوسری
کہ دوست رکہتے ہو اوسکو وہ نعمت مدد ہے جانب خدا سے اور فتح قریب الحصول ہے اور خوشخبری دے مسلمانو
کو ط فتح ط اور ایک اور چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کیطرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو ط
موضح ط اور دوسری نعمت تمہارے واسطے ای مسلمانون یہہ خوشخبری سچی جو فتح مکہ کی ہی جسکو تم چاہتے ہو
اور تمہاری آرزو ہے مددگاری خداتعالی کیطرف سے اور فتح نزدیک ہی جو جلد اب مکہ کی فتح ہوگی یا فتح فارس
کی اور خوشخبری دی ای محمد اس نعمت اور بخشش کے جو فتح نزدیک ہے مومنون مسلمانونکو جو خوش ہووین
تفسیر ط اور خوشخبری دے ساتہہ فتح دینے خدا کے دنیا مین اور ساتہہ جنت کے عقبی مین اور مراد فتح قریب سے
فتح مکہ ہے اور بقول بعض کے فتح فارس اور روم کی ہے ط مجرد ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ط فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا
ظٰهِرِيْنَ ۝ ای مسلمانون تم ہو مدد دینے والے اللہ کے جیسے کہ کہا عیسے بیٹے مریم کے نے اپنے یارون سے
کون ہے مدد کرنے والے میری طرف خدا کی متوجہ ہوکر کہا اون یارون خاص نے ہم ہین مدد کرنیوالے خدا کے
پس بیچ رواج دینے دین عیسیٰؑ کے سعی کی پس ایمان لائی ایک جماعت بنی اسرائیل مین سے اور کافر
رہی ایک جماعت پس قوت دی ہمنے مومنونکو اونکے دشمنون پر پس ہوئی غالب ط فتح ط ای ایمان
والو تم ہو مددگار اللہ کی جیسے کہا عیسے مریم کے بیٹے نے یارون کو کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ مین
بولے یار ہم ہین مددگار اللہ کے پہر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل مین اور منکر ہوا ایک فرقہ پہر زور دیا ہمنے اونکو
جو یقین لائے تہے اونکی دشمنون پر پہر ہو رہے غالب ط موضح ط ای وہ لوگو جو ایمان لائی خداتعالے پر اور
اوسکے بہیجے ہوئے پیغمبر پر تو ہو تم اور رہو تم مدد کرنیوالے دین خداتعالی جو دین اسلام ہے اوسطرح کہ کہا عیسے
بیٹے مریم کے نے حواریون کو کون ہے مدد کرنے والا طرف دین خداتعالے کے یعنے ہی کوئی
تم سے ایسا جو خداتعالی کے دین کی مدد کرے تو کہا حواریون نے کہ ہم ہین مدد کرنیوالے خداتعالے کے دین کے پہر سعی
کی اونہون نے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت دین کی کی سو پہر ایمان لائے حواریون کے کہنے سے ایک گروہ
اولاد یعقوبؑ بنی کینسے اور کافر ہوے ایک گروہ دوسری اونہین مین سے جو حواریون کا کہا نہ مانا سو خداتعالے
فرماتا ہے کہ پہر قوت دی ہمنے اور غالب کیا ہمنے اون لوگونکو جو ایمان لائے تہے اوپر دشمنون اونکے جو ایمان نہ لائی تہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو پیغمبر بجانا اونپر غالب کیا پہر ہوئے مومن کافرون پر غلبہ کرنیوالے ط علے ط تفسیر مدد دینے والے
اللہ کے یعنے مدد کرنیوالے دین خدا کے جیسا کہ کہا عیسے الخ ظاہر التشبیہ اونکی انصار ہونیکی ساتہہ اس قول
عیسے کے ہے من انصاری الی اللہ ولیکن یہہ محمول ہے معنے پر یعنے ہو تم انصار اللہ کے جیسا کہ تہے حواری
انصار عیسے کے جسوقت کہ کہا واسطے اونکے مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اور معنی اسکے یہہ ہین مَنْ جُنْدِيْ مُتَوَجِّهًا

ع ط قولہ اخری ای ولکم الی ہذہ النعمۃ المذکورۃ من المغفرۃ والصواب فی الآجلۃ نعمۃ اخری عاجلۃ محبوبۃ الیکم ثم فسرہا بقولہ نصر من اللہ وفتح قریب ای عاجل وہو فتح مکۃ وقیل فتح فارس والروم وفی تحبونہا شیء من التوبیخ علی محبۃ العاجل وقال صاحب الکشف معناہ ولکم الی ہذہ النعمۃ [illegible] تجارۃ اخری [illegible] ثم قال نصر من اللہ ای ہی نصر وبشر المؤمنین عطف علی تؤمنون لانہ فی معنی الامر کانہ قیل آمنوا وجاہدوا یثبکم اللہ وینصرکم وبشر یا رسول اللہ المؤمنین بذلک وقیل ہو عطف علی قل مرادا قبل یا ایہا الذین آمنوا ۱۲ منہ
ف حضرت عیسیٰ کے بعد اونکے یارونکے بڑی محنتین کین تب اونکا دین نشر ہوا ہمارے حضرت کے بعد بہی خلیفون نے اوس سے زیادہ کیا ۱۲ منہ
ع ط یعنی کون ہے میرا ساتھی ان مین کہ متوجہ ہو طرف نصرۃ خدا کی ۱۲

اے نصرۃ اللہ تاکہ مطابق ہو حواریین کے جواب کے وہ یہہ ہے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ یعنے ہم وہ ہیں
کہ مدد کرینگے اللہ کو دین کی اور معنی مَنْ اَنْصَارِیْ کے یہہ ہین کہ کون ہین مددگار میرے کہ خصوصیت رکھتے ہون
مجہسے اور ہووین ساتہہ میرے بیچ مدد کرنے دین خدا کے اور حواری کے معنے برگزیدہ اور مخلص اور وہ وہ تہے جو پہلے
ایمان لائے عیسی پر اور وہ تہے وہ بارہ آدمی ف ملا اور کافر ہی ایک جماعت یہہ اسوقت تہا کہ حضرت
عیسے علیہ السلام آسمان پر اوٹہائے گئے بعد انکے بنی اسرائیل تین فرقہ ہوئی ایک جماعت نے کہا کہ وہ خدا تہے اوٹہ
گئے آسمان پر اور ایک جماعت نے کہا کہ بیٹے خدا کے تہے خدا اونکو اپنی طرف لیگیا اور یہہ دونو جماعت کافر ہوئی اور
ایک جماعت نے کہا کہ عیسی بندہ خدا کا اور رسول اوسکا تہا خدا نے اوسکو اپنے پاس اوٹہا لیا یہہ مومن ہین
پس درمیان اونکے لڑائی پڑی دونون گروہ کافر مومنون پر غالب آئے اور ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کے زمانے تک اوسیطرح رہے پہر خدا تعالے نے ہمارے پیغمبر کو بہیجکر تائید مومنون کی کی کہ کافرونپر غالب
آئے ساتہہ ظاہر کرنے اوسی کلمہ اپنے کے کہ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہے یعنے ہمارے پیغمبر نے بہی وہی کہا جو وہ لوگ کہتے تہے
اور تائید کرنیلئے اوس گروہ مومنون بنی اسرائیل کے ہوی فَاَیَّدْنَا آخیر آیت تک سے یہہ بات صریح سمجہی
جاتی ہے یعنے پس قوت دی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اوپر دشمنون اونکے کہ قائل حضرت عیسے کے آلہ ہونے
کے تہے پس ہوئے مومن غالب **نکتہ** ایک محقق صوفیون مین سے کہتے ہین کہ اس سورہ مین اشارہ
ہے اسکی طرف کہ سالکونکو اظہار جہوٹہے دعوونکا کرنا موجب غضب خدا کا اور پہرنیکا طریقہ وصول سے اور موجب
افترا کا اللہ پر اور تاریک کرنیوالا دل کا اور دور کرنیوالا اصل سے اور اوسکے رسول سے ہی چنانچہ فرمایا
یُرِیْدُوْنَ اخیر آیتہ تک یعنے اون جہوٹہے دعوون سے چاہتے ہین کہ بجہانا نور حقیقی حقیقت متعرفونکا کرین
اور خدا غالب کرنیوالا نور کا ہے تجارت نجات دینی والی اللہ کی دوری سے اور پہنچانیوالی خدا کیطرف توحید کلی
اللہ کیطرف اور مجاہدہ نفس کا ہے تا داخل ہوئے بیچ جنت قرب کے اور مشاہدہ کے اور حاصل ہونا مکاشفہ علوم
معارف اور اسرار کا اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور فتح و نصرت نفس و شیطان پر حاصل ہو بحر **تنبیہ**
اس آیتہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین خدا کی مددگاری کرے خواہ جہاد کر کر خواہ سمجہا کر خواہ علم پڑہا کر خواہ اچہی
باتین رواج دیکر اور بری باتین مٹا کر یعنے شادی غمی مین جتنی رسوم بری ہین اونکو موقوف کرے اور
موقوف کروادے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ
وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ الخ ف مشکوۃ ف **سورۃ الجمعہ مدنیہ** اس سورہ کا نام سورہ جمعہ
ہے اسلیئے کہ اسمین ذکر ہے خطبہ اور نماز جمعہ کا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین گیارہ ہین اور رکوع
دو اور کلمہ ایکسو چہتر اور حرف سات سو ستاسی نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ تحریم کے اور بعد سورہ
صف کے اسلیئے لکہی گئی کہ سورہ صف مین سرے پر بیان ہے تسبیح کا اور اس سورہ کی اول مین بہی بیان
ہے تسبیح کا اور بہت مضمونون مین مناسبت ہے ف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ساتہہ پاکی کے یاد کرتا ہے خدا کو جو کچہہ
کہ آسمانون اور زمین مین ہے خدا بادشاہ نہایت پاک غالب باحکمت ہے ف **فت** ف اللہ کو پاکی بولتا ہے

جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمینون مین وہ پادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا ؎ ۱ موضح بہت پاکیزگی اور ستہرائی سے یاد کرتے ہین خدا تعالی کو سب جو کچہہ کہ آسمانون اور زمین مین ہی سو وہ خداتعالی کیسا ہی کہ ہمیشہ سے پادشاہ ہی اور ہمیشہ پادشاہ رہیگا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے زبردست حاکم درست حکم کرنیوالا ؎ تفسیر تسبیح سے مراد یا تو تسبیح خلقت کی ہے یعنے جسوقت کہ دیکہی تو طرف ہر چیز کی پیدایش اوسکی دلالت کرتی ہے اوپر وحدانیت اللہ تعالے کے اور پاک ہونے اوسکے ہمبرابر سے یا تسبیح معرفت مراد ہے وہ یہہ ہے کہ کرتا ہے اللہ تعالے ساتہہ لطف اپنے کے ہر چیز مین ایک ایسی بات کہ پہچانا جاتا ہے ساتہہ اوسکے اللہ تعالے اور پاکی بیان کرتی ہے اوسکی ہر چیز کیا نہین دیکہتا ہے تو طرف قول اللہ تعالے کے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ یا مراد تسبیح حقیقی ہے کہ جاری کرتا ہے اللہ تعالے تسبیح ہر جوہر پر لیکن ہم نہین پہچانتے ؎ ۲ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وہ ہی وہ کہ اوٹہایا ناخواندون مین یعنے عرب مین ایک پیغمبر قوم اونکی سے پڑہتا ہے اوپر اونکے آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکہاتا ہے اونکو کتاب اور دانائی اور تحقیق تہے پہلے اس سے بیچ گمراہی ظاہر کے ؎ ۳ فتح وہی ہے جسنے اوٹہایا ان پڑہون مین ایک رسول وہین مین کا پڑہتا ان پاس اوسکی آیتین اور اونکو سنوارتا اور سکہاتا کتاب اور عقلمندی اور اوس سے پہلے پڑے تہے صریح بہلاوے مین ؎ ۴ موضح وہ خداتعالے جسنے اوٹہایا یعنے پیدا کیا بغیر لکہے پڑہے لوگون مین مکے کے ایک پیغمبر اونہین کے قوم سے جو وہ پیغمبر یعنے محمد پڑہتا اور سناتا ہے اونکو آیتین خداتعالی کی اور پاک کرتا ہے وہ پیغمبر اونکو کفر اور شرک کی نجاست سے اور سکہاتا ہے قرآن اور دانائی شریعت کی اور سمجہہ خداتعالے کے پہچاننے کی اور مقرر تہے مکے کے لوگ پہلے آنے پیغمبر کے سے البتہ گمراہی مین کفر اور شرک کی صریح ؎ ۵ تفسیر اوٹہایا الخ یعنے بہیجا ایک شخص قوم امیون میں سے اور امی منسوب ہے طرف جماعت عرب کے اسلیے کہ وہ لکہے پڑہے نہ تہے بہ نسبت اور امتون کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا ہے لکہنا طائف سے اور اونہون نے سیکہا حیرہ والون سے اور حیرہ والون نے انبار والون سے اور آیتین اوسکی یعنے قرآن اور پاک کرتا ہے یعنے شرک سے اور کفر کی بری باتون سے اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت یا سمجہہ دین مین اور پہلے اس سے یعنے پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے کفر اور جہالت کی ؎ ۶ ملہ تنبیہ امی بڑی صفت ہے حضرت کی قربان جاوے حضرت کے کہ باوجود امی ہونیکے وہ علم رکہتے تہے کہ کسیکو نہوا ہے نہوگا حضرت کے ایک ایک حدیث سے فقہار رحمہم اللہ نے بیسیون مسئلہ نکالے ہین اور یہہ صفت حضرت کی اور عربون کی توریت مین بہی مذکور ہے چنانچہ عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ کہا ملا مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے خبر دو مجکو صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عبداللہ نے ہان بیان کرتا ہون قسم ہے اللہ کی تحقیق وہ البتہ صفت کیے گئے ہین توریت مین ساتہہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے وہ یہہ ہے یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیّٖنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ

؎ ۱ اور نہین ہے کوئی چیز مگر کہ پاکی بیان کرتی ہے ساتہہ تعریف اوسکی کے ولیکن نہین سمجہتے تم تسبیح اونکی ۱۲

؎ ۲ تو رو دانکانوا وان مخففہ من المثقلہ واللام دلیل علیہا ای کانوا فی ضلال لا تری ضلالا اعظم منہ

؎ ۳ وان تحقیق عرب لوگ تہے جن پاس نہ تہی کوئی کتاب ۱۲

؎ ۴ وقیل نعم لقولہ من انفسکم تعلمون انسبہ واحوالہ ۱۲ م

وَسَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مشکوٰة

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اور بہی بہیجا اوس پیغمبر کو ایک قوم دوسری مین بنی آدم سے کہ ہنوز نہین ملے ہین ساتہہ مسلمانون کے یعنے فارس اور تمام عجم اور وہ ہے غالب با حکمت **فتح** ف اور ایک اورون کے واسطے اونہین مین سے جو ابہی نہین ملے انہین اور وہی ہے زبردست حکمت والا **موضح** ف اور پیدا کیا اوسی پیغمبر کو واسطے دوسری قوم کے مومنون مین سے جو وہ قوم نہین ملی اول قوم مسلمانون سے اور وہ خدا تعالے زبردست ہی جسے چاہے پیغمبری دے مضبوط کام کرنیوالا ہے درست **ف** اول قوم مومنون کی وہ جنہون نے رسول اللہ کو دیکہا اور ایمان لائے اور دوسری قوم مومنون کی وہ جو بن دیکہے سنکر ایمان لاتے ف **عہ** ف **تفسیر** مراد نہ ملنے والون سے وہ ہین کہ جو ابتک نہین آئے پیچہے حضرت کے آئین گے یعنے تابع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قیامت تک پیدا ہوتے رہین گے سب کو تعلیم حضرت ہی کی ہوتی تہی اور ہوتی رہیگی بلا واسطہ اور بواسطہ اور بقول بعض کے مراد آخرین سے تابعین اصحاب کے ہین اور بقول بعض کے عجم اور فارس ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے لَوْ كَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَهَبَ اِلَیْهِ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلُوْهُ رَوَاهُ فِی الْمَعَالِمِ اور ایک روایت مین آیا ہے رسول علیہ السلام نے ہاتہہ اپنا سلمان فارسی پر رکہکر یہہ کلام مذکور فرمایا ف **مجموعہ** ف ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے ف **فتح** ف یہہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور بہیجنا اوسی امت مین دین کی راہ بتانے کو فضل خدا تعالی کا ہے اور یہہ مرتبہ پیغمبری کا دیتا ہے خدا تعالے جسے چاہتا ہے اور جسے لائق جانتا ہے اور خدا تعالے ہی صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائی کا ف **عہ** ف **تفسیر** یعنے یہہ جو فضیلت جو دی ہے محمد صلعم کو کہ وہ نبی اپنے زمانہ کے لوگونکا اور نئے زمانہ آیندہ کا ہے یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہتا ہے اور مقتضی ہوتی اوسکو حکمت اوسکی ف **مد** ف مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ مثال اون لوگون کی کہ رکہی گئی اونکے سر پر توریت پہر نہ اوٹہایا اوسکو یعنے موافق اوسکے عمل نکیا مانند حال گدہے کے ہے کہ اوٹہاوے کتابونکو بری ہے مثال اوس قوم کی کہ جہوٹ گنا خدا کی آیتونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا جماعت ظالمونکو ف **فتح** ف کہاوت اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اونہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹہ پر چلتا ہے کتابین بری کہاوت اون لوگونکی جنہون نے جہٹلائین اللہ کی باتین اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگونکو ف **موضح** ف مثل اور کہاوت ہے اون لوگونکی جنسے اوٹہوائی توریت یعنے حکم کیا اونہین کہ توریت مین جو لکہا ہے وہی کام کرو پہر اونہون نے نہ اوٹہایا یعنے حکم نمانا جو توریت کے لکہے پر عمل نکیا فقط پڑہتے رہے پہر اون لوگونکی مثل ایسی ہے جیسے گدہا اوٹہاتا ہے کتابونکو یعنے محنت اوس بوجہ اوٹہانیکی کرتا ہی اور خبر نہین کہ اون کتابونمین کیا لکہا ہے ایسے ہی یہودی توریت پڑہتے ہین اور اوسکے لکہے ہوئے پر عمل نہین

کرتے تو اونکی مثل اوسی گدہی کی ہے جسپر کتابین لدی ہون بری کہاوت اوس قوم کی ہے جنہون
نے جہوٹہا کہا خدا تعالی کی آیتونکو جو قرآن ہے اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ظالمون قوم کو ف عـه تفسیر
رکہی گئی اونکے سر پر توریت یعنے تکلیف دیے گئے اوسکے جاننے کی اور عمل کرنیکی اوسپر پہر نہ اوٹہایا اوسکو یعنے
نہ عمل کیا اوسپر پس گویا کہ اونہون نے نہ اوٹہایا اوسکو اور اسفار جمع سفر کی ہے اور سفر کہتے ہین کتاب بڑی
کو مشابہت دی یہود کو اس بات مین کہ پڑہا اونہون نے توریت کو اور یاد کیا اوسکو کیونکہ اوسمین ہے پہر نہ عمل
کیا اوسپر اور نہ فائدہ اوٹہایا ساتہہ آیتون اوسکیکے اور وہ یہہ ہے کہ اوسمین تعریف رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی اور بشارت اونکے پیدا ہونیکی تہی پہر نہ ایمان لائے اوسپر ساتہہ گدہے کے کہ اوٹہاوے بڑی بڑی
کتابین علم کی پس وہ لیے چلتا ہے اونکو اور وہ نہین جانتا کہ میری پیٹہہ پر کیا ہے کتابین دین کی لدی
ہوئی ہون تو اوسکو کچہہ فائدہ نہین اور بد دینی کی کتابین لدی ہون تو کچہہ ضرر نہین حاصل یہہ کہ
اوسکو سوا مشقت رنج کے کچہہ فائدہ نہین پس جو شخص کہ علم پڑہے اور عمل نکرے اپنے علم پر پس یہی مثال
صادق ہے اوسپر اور جنہون نے جہوٹ گنا وہ یہود ہین کہ جنہون نے جہٹلائین اللہ کی آیتین جو دلالت
کرتین تہین اوپر صحت نبوت محمد علیہ السلام کے اور راہ نہین دکہاتا الخ یعنے وقت اختیار کرنے اونکے ظلم کو راہ
نہین دکہاتا اوسکو کہ سبقت کیا ہے اوسکے علم مین یہہ کہ وہ ہوگا ظالم ف ملہ تنبیہ اس آیۃ شریفہ
سے معلوم ہوا کہ علم پڑہے تو اوسپر عمل کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ کہ آویگا لوگون پر
ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اوسکا اور نہین باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی
آباد ہونگی یعنے زرق برق خوب ہوگی اور وہ خراب ہونگے ہدایت سے علمار اونکے برے ہونگے اونین کہ
آسمان کے نیچے ہین اونکے پاس سے نکلیگا فتنہ اور اونہین مین پہر رہیگا یعنے خراب و ذلیل ہونگے ابو درداء
روایت کرتے ہین کہ بلا شبہہ بدترین لوگونکا اللہ کے نزدیک مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع اوٹہایا
جائے ساتہہ علم اوسکیکے اور حسن بصری رح سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے علم دو قسم پر ہے ایک تو علم دل
مین ہے یعنے اثر اوسکا دل مین ہے پس یہہ علم نفع دینے والا ہے اور ایک علم زبان پر ہے پس یہہ حجت اللہ
کی ہے اوپر ابن آدم کے یعنے فرماویگا کہ اورون کو سمجہاتا تہا اور آپ نہ سمجہا انتہی یہی مضمون مولانا روم علیہ
الرحمہ نے فرماتا ہے سہ علم چون بر دل زنی یاری بود ✽ علم چون بر تن زنی ماری بود ✽ اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے منجملہ حدیث طویل کے کہ اول ح.. لوگون کا حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی وہ شخص
ہوویگا کہ سیکہا علم اور سکہایا اوسکو اور پڑہا قرآن پس لایا جاویگا روبرو پروردگار کے پس معلوم کراویگا اوسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا یہہ فرماویگا
پس کیا عمل کیا تو نے مقابلہ مین ان نعمتون کے عرض کریگا کہ سیکہا مینے علم اور سکہایا مینے اوسکو اور پڑہا مینے
تیری راہ مین قرآن فرماویگا جہوٹہا ہے تو ولیکن تو نے سیکہا علم توکہ کہا جاوے کہ تو عالم ہے اور پڑہا تو نے
قرآن توکہ کہا جاوے کہ وہ قاری ہے سو کہا جاچکا یعنے اب ہمارے پاس ثواب نہین ہے تیرے لیے
پہر حکم کیا جائیگا پس کہینچا جائیگا موہنہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جائیگا دوزخ مین اور روایت ہے زیاد
بن حدیر سے کہ کہا واسطے میرے عمر نے ایا پہچانتے ہو تم اوسچیز کو کہ ڈہا دیتی ہے اسلام کو کہا زیاد نے کہ کہا

ف ملہ ظالم وہ لوگ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکہتے اور کہتے نحن ابناء اللہ واحباءہ یعنے ہم بیٹے ہین خدا کے اور دوست ہین اوسکے اور اوسی تعصب اور بڑائی کی راہ سے کہتے لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا او نصاری یعنے ہرگز کوئی بہشت مین نجاویگا مگر جو کوئی ہوئیگا یہودی یا نصاری

ف ملہ ارشاد اللہ تعالی فرماتا ہے اپنے حبیب محمد صلعم کو کہ انکو جواب دے اس طرح کہ قل یا ایہا الذین ہادوا الخ ۱۲ منہ

عـه قوله و یحمل اسفارا فی محل النصب علی الحال او الجر علی الوصف ۱۲ منہ

میں نہیں جانتا میں فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ڈہا دیتی ہے یعنی دور کر دیتی ہے عزت اسلام کی لغزش عالم کی اور جہگڑنا منافق کا ساتھہ کتاب اللہ کے اور حکم حاکموں گمراہ کرنیوالوں کا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھہ اللہ کے جب الحزن سے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے جب الحزن فرمایا ایک نالہ ہے یعنے گہرا مانند کوئیں کے بیچ دوزخ کے کہ پناہ مانگتی ہے اوس سے جہنم ہر روز چار سو بار عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قاری ریا کار یعنے دکہانے والے اپنے اعمال کے اور تحقیق قاریوں میں سے کہ جنکو اللہ بہت دشمن رکہتا ہے وہ لوگ ہین کہ ملتے ہین امرا سے کہا محاربی راوی حدیث نے کہ مراد اس سے ظالم امرا ہین اور فرمایا کہ مثال علم کی کہ جس سے نفع نہ اوٹہایا جائے مانند مثال خزانہ کی ہے کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے خدا کی راہ مین اور فرمایا ابن مسعود رضی نے اگر تحقیق عالم محفوظ رکہتے علم کو اور رکہتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے یعنے جو قدر علم کی جانتے ہین کہ وہ دیندار ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگونپر ولیکن اونہون نے خرچ کیا اوسکو دنیا دارون کے لیے توکہ پاوین بسبب اوسکے کچہہ دنیا اونکے پس ذلیل ہوے اونکے نزدیک سنا ہے مینے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی کرے سب قصدونکو ایک قصد قصد آخرت اپنے کا کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیاوی اوسکی کو اور جسکو پریشان کرین قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پرواہ کرتا ہے اللہ کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہووے اور فرمایا کہ جو کوئی طلب کرے علم توکہ جہگڑے اور فخر کرے ساتھہ اوسکی علما سے یا جنگ و جدل کرے ساتھہ اوسکے بیوقوفون سے یا مائل کرے بسبب اوسکے لوگونکو طرف اپنے داخل کریگا اوسکو آگ جہنم مین اور فرمایا جو کوئی سیکہے علم دین کا نہین سیکہتا ہے اوسکو مگر توکہ پہنچے بسبب اوسکے دنیا کے فائدہ کو نہین پائیگا بو جنت کی روز قیامت کے غرضکہ مقصود علم سے عمل کرنا ہے اور تقویت دینی اسلام کو نہ دنیا طلبی پہر اوس علم کی بڑی بڑے فائدہ ہین اور اوس عالم باعمل کے بڑی بڑی فضیلتین ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو آوے موت اسحالت مین کہ وہ طلب علم کرتا ہے توکہ زندہ کرے بسبب اوسکی اسلام کو پس درمیان اوسکے اور درمیان نبیون کے ایک درجہ ہوگا جنت مین کہ مرتبہ نبوت ہے اور فرمایا کہ اچہا ہے آدمی سمجہہ رکہنے والا دین مین اگر محتاج ہوتے ہین لوگ طرف اوسکے نفع دیتا ہے اور اگر بے پروا ہوتے ہین لوگ اوس سے تو بے پرواہ کرتا ہے نفس اپنے کو اور آیا ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک شخص آیا بیچ مسجد دمشق کے اور کہا کہ تحقیق مین آیا ہون تمہارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر سے واسطے تحقیق ایک حدیث کے کہ خبر پہنچی ہے مجکو کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا ہون کسی اور حاجت کے لیے کہا ابو درداء نے کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ الخ یعنے جو شخص چلے ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہے اوسمین علم کو چلا دیگا اوسکو اللہ ایک راہ مین راہون جنت کی سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے۔۔۔۔ اور بلا شبہ عالم کے لیے بخشش مانگتی ہین جو کہ آسمانون مین ہین اور جو کہ زمینون مین ہین اور مچہلیان اندر دریا کے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے اوپر سارے ستارون کے اور تحقیق علما وارث انبیاء کے

ہین نہین میراث چہوڑی اونہون نے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ میراث مین چہوڑا انہی علم پس جسنے حاصل کیا علم لیا حصہ بڑا اور ذکر کیے گئے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دو شخص کہ ایک اون دونون مین سے عابد تہا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ الخ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میری کے ہے اوپر ادنی شخص تمہارے کے پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتہ اوسکے اور آسمان زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹیان اپنے سوراخ مین اور یہانتک کہ مچہلیان البتہ دعا خیر کرتے ہین اونکے لیے جو سکہاتے ہین لوگونکو بہلائی اور فرمایا ایک فقیہ سخت زیادہ ہے شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اور رکہنے والا علم کا نزدیک غیر اہل اوسکے ایسا ہے جیسا کوئی ہار ڈالے جواہر اور موتی اور سونیکا سوروں کے گلے مین اور فرمایا کہ جو کوئی نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے یہانتک کہ پہرے آوے اور فرمایا کہ تحقیق اوس چیز سے کہ ملتی ہے مومن کو عمل اوسکے اور نیکیون اوسکے سے بعد مرنے اوسکے علم ہے کہ سکہایا اور پہیلایا اوسکو اور اولاد صالح کہ چہوڑا اوسکو یا مصحف میراث مین چہوڑا یا بنائی مسجد یا سرا بنائی یا نہر جاری کی یا صدقہ نکالا مال اپنے سے بیچ صحت اور حیات اپنے کے ان چیزونکا ثواب پہنچتا رہیگا اوسکو بعد مرنے اوسکے بہی اور فرمایا تحقیق وحی بہیجی اللہ عزوجل نے کہ تحقیق جو شخص چلا ایک راہ مین بیچ طلب علم کے آسان کرونگا مین اوسکے لیے راہ جنت کی اور جسکی لیلونگا مین پیاری آنکہین دونگا مین اوسکو عوض اونکے جنت اور زیادتی علم مین بہتر ہے زیادتی سے عبادت اور جڑ دین کی پرہیزگاری ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تکرار کرنی علم کی ایکساعت رات کو بہتر ہے شب بیداری سے اور تحقیق گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دو مجلسون پر اپنی مسجد مین پس فرمایا کہ دونون بہلائی پر ہین اور ایک اون دونونکے افضل ہین دوسرے والونسے پر یہہ یعنے عابد تو دعا کرتے ہین اللہ تعالے سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے پس اگر چاہے دیوے اونکو اور اگر چاہے نہ دیوے اونکو اور یہہ جماعت یعنے علماء کی پس سیکہتے ہین فقہ کو یا علم کو اور سکہاتے ہین جاہل کو پس وہ افضل ہین اور سوا اسکے نہین ہے کہ بہیجا گیا مین معلم یعنے سکہانیوالا علم کا پہر بیٹہے حضرت عالمون مین اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ دو حرص رکہنے والے ہین کہ نہین سیر ہوتے ایک تو صاحب علم اور ایک صاحب دنیا اور دونون برابر نہین ہوتے آپ پر صاحب علم پس زیادہ حاصل کرتا ہے رضامندی اللہ تعالی کی اور اے پر صاحب دنیا پس بڑہتا جاتا ہے سرکشی مین پہر پڑہی عبد اللہ نے یہہ آیت كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى اور کہا دوسرے کے حق مین إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اور آیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا واسطے کعب احبار کے کہ کون ہین علم والے کہا اونہون نے وہ جو عمل کرین اوس چیز پر کہ جانین کہا عمر نے کیا چیز نکالدیتی ہے علم کو علماء کے دلون سے کہا کعب نے کہ طمع یعنے دنیا کی اور پوچہا ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے برائی سے پس فرمایا حضرت نے کہ نہ پوچہو مجہسے برائی کا حال اور پوچہو مجہسے بہلائی کا حال فرمایا یہہ تین بار پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق بدتر بدونکی بد علماء ہے

ف ۱ مراد علم سے تمام ضروری ہے یعنی معرفت صانع کی اور علم وحدانیت اللہ تعالے کا اور نبوت رسول کا اور کیفیت نماز کی وغیرہ کا یک ان چیزونکا سیکہنا فرض عین ہے اور مراد غیر اہل سے وہ ہے کہ جو سمجہے نہین علم کو یا ارادہ رکہتا ہو اوس سے غرض دنیا یادہ ہے کہ سیکہے علم کو اللہ تعالے کے لیے ۱۲

ف ۲ یعنے اوسکو ثواب اوسکا سا ہوتا ہے کہ نکلے جہاد کے لیے یا نکل کر پہر آوے اپنے گہر مین اسلیے کہ وہ مانند جہاد کرنیوالے کے ہے دین کے جاری کرنے مین اور شیطان کے ذلیل کرنے مین ۱۲

ف ۳ قولہ پہیلایا یعنے تعلیم کرکے یا کتاب تالیف کرکے یا کتابین وقف کرکے ۱۲

ف ۴ ہرگز نہین تحقیق انسان البتہ سرکشی کرتا ہے اس سبب سے کہ دیکہا اپنی تئین بے پرواہ سبب کثرت مال کے ۱۲

ف ۵ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے اوسکے بندون مین سے عالم ۱۲

ہین اور تحقیق پہلے پہلون کے بہتر علماء کے ہین اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اے لوگون جو کوئی جانے ایک مسئلہ پس چاہیے کہ کہے اوسکو اور جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ خوب جانتا ہی اسلیے کہ تحقیق بعض علم سے ہے کہ کہے واسطے اوس چیز کے کہ نہین جانتا ہے اللہ خوب جانتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے واسطے نبی اپنے کے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ یعنے کہہ نہین مانگتا ہون مین تمسے اوپر اسلام کی باتونکے پہنچانیکے مزدوری اور نہین ہون مین تکلیف کرنیوالونمین سے کہ جو بات نہ آئی ہو خواہ مخواہ بناکر کہدون اور روایت ہی محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق یہہ علم دین ہے پس دیکھو تم کہ کس سے لیتے ہو تم یعنے علم دین عالمون باعمل سے لینا چاہیے ط مشکوۃ ط قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ تو لے یہود اگر گمان رکہتے ہو تم کہ تم دوست خدا کے ہو سوا تمام لوگونکے پس آرزو کرو موت کی اگر ہو تم راست گو ط فتح ط تو کہہ ای یہود ہونیوالو اگر تم دعوا کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے لوگونکے سوا تو مناؤ مرنیکو اگر تم سچے ہو ط موضح ط کہو اے محمد لے وہ لوگو جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو یہہ کہ تم دوست خدا تعالی کے ہو سب لوگونکے سوا یعنی تمہارے سوا کوئی دوست خدا تعالے کا نہین پہر تو تم آرزو کرو موت کی جو جلد خدا تعالی سے ملو اگر تم اس بات مین سچے ہو یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم سب سے زیادہ خدا تعالے کے دوست ہین تو دوستی کا قاعدہ ہی جو دوست کو کمال آرزو ملاقات دوست کی ہو سو دنیا مین ہرگز ملاقات کا وعدہ نہین مگر بعد موت کے تو پہر آرزو موت کی کرو اگر سچے دوست ہو اب خدا تعالے فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ط عــہ ط تفسیر اگر تم سچے ہو یعنے اپنے گمان مین تو آرزو موت کی کرو تا دوست کے پاس پہنچکر دوستونکی نعمتون کو پہنچو اور یہہ تکذیب قول یہود کی ہے کہ کہتے تہے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے اور ہرگز نہین داخل ہوگا جنت مین مگر وہ کہ یہود یا نصاری پس فرمایا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو اور بڑا بہروسا ہی تمکو اسپر تو آرزو کرو اللہ سے یہہ کہ مارے تمکو اور جلدی لیجاوے تمکو طرف دار کرامت اپنے کے کہ جو طیار کر رکہا ہے اپنے دوستونکے لیے پہر فرمایا وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ لئے اور مراد من دون الناس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے ہین ط مدارک ط وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور آرزو نہین کرینگے اوسکی ہرگز بسبب اوس چیز کے کہ آگے بہیجا ہے ہاتہون اونکے نے اور خدا دانا تر ہے ظالمونکو ط فتح ط اور کبہی نہ منائینگے مرنا جس واسطے آگے بہیج چکے ہین اونکے ہاتہہ اور اللہ کو خوب معلوم ہین گنہگار ط موضح ط اور نہین کرتے وہ لوگ آرزو موت کی ہرگز بسبب اوسکے جو بہیج چکے ہین پہلے اپنے ہاتہون یعنے اونہون نے جو کام کیے ہین جو توریت مین صفت آخری زمانہ کے نبی کو بگاڑا اور تحریف اور طرح پہیری ہے یہہ جانتے ہین کہ جو ہمنے کیا ہے سبکا حساب ہوگا اس سبب مرنیسے ڈرتے ہین اور خدا تعالے سب جانتا ہے جو جو کچہہ کہ یہہ ظالم کرتے ہین فرمایا ط عــہ ط تفسیر ظالمونکو کہ اپنی نفس پر ظلم کرتے ہین اونکا حال خوب جانتا ہے اور موافق عمل اونکے سزا دیویگا اور مراد آگے بہیجنے سے کفر اور اعمال بد اونکے اور تغییر کرنا توریت کا اور تحریف پیغمبر خدا کی ہے ط مجرد ط

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ تحقیق موت کہ بہاگتے ہو اوس سے البتہ وہ پہنچنے والی ہے تمکو پہر پہیرے جاؤگے طرف جاننے والے
پوشیدہ اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ۝ فتح تو کہہ موت وہی جس سے تم بہاگتے ہو
سو وہ تمسے ملنی ہے پہر پہیرے جاؤگے اوس چہپا اور کہلا جاننے والے پاس پہر جتاویگا تمکو جو کرتے تھے ۝ موضح
کہواے محمد یہودیون کو کہ مقررہ موت جسسے تم بہاگتے ہو پہر وہ موت بیشک ملنے والی ہے تمکو کتنا ہی اوس سے
بہاگو وہ تمہین نہ چہوڑیگی ہرگز پہر تم پہیرے جاؤگے جو تمکو گہیر لاوینگے طرف جاننے والے چہپے اور کہلے یعنے خدا
کیطرف تمکولے آوینگے جو جاننے والا ہے سب ظاہر اور باطن کا پہر خبر دیویگا اور بتلاویگا تمکو جو کچہہ تمنے کام کیے
فریب کے ۝ جعہ تفسیر کہ بہاگتے ہو اوس سے اور حسرت نہین کرتے اوسکی آرزو نکرنے پر بخوف اسکے کہ پکڑے
جاؤگے بسبب وبال کفر اپنے کے پس وہ ملنے والی ہے تمسے بالضرور[ف۱] پس خبر دیگا تمکو الخ یعنے پس سزا دیگا تمکو ساتہہ
اوس عذاب کے کہ تم لائق ہو اوسکے ۝ مد يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اے مسلمانون جب اذان بجاوے
واسطے نماز کے بیچ دن جمعہ کے پس سعی[ف۲] کرو طرف یاد خدا کے اور چہوڑو خرید و فروخت کو یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر
جانتے ہو ۝ فتح اے ایمان والون جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چہوڑو بیچنا
یہہ بہتر ہے تمہارے حقمین اگر تمکو سمجہہ ہے[ف۳] ۝ مو ۝ ای وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو خدا تعالے کو ایک جانکر
اور اوسکے حکم بجالانیوالے ہو تو جب تمہین پکارین اور بلاوین واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو پہر جاؤ تم
طرف یاد کرنے خدا تعالے کے نماز کیواسطے جانیمین شتابی کرو اور چہوڑو بیچنا خریدنا جو یہہ دنیا کے معاملونکو چہوڑکر نماز
کیطرف دوڑنا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کے نفع چند روز کے ہین اور نماز کا فائدہ ہمیشہ کا ہے جو کبہی کم نہوگا تو
اوسمین تغافلی اور سستی نکرو اگر ہو تم جاننے والے نفع کے ۝ عا تفسیر اِذَا نُوْدِیَ مراد ندا سے اذان ہے
اور دن جمعہ کا سردار دنون کا ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ شَهِيْدٍ وَّوُقِيَ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ ۝ ش اور مراد یاد خدا سے خطبہ ہے جمہور علماء کے نزدیک اور اس سے دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہ رح نے اسپر کہ
خطیب جب اقتصار کرے اوپر الحمد للہ کے فقط جائز ہے اور بیع کے چہوڑنیکو جو فرمایا مراد اس سے یہہ ہے ایسے کام
چہوڑو جو غافل کرین یاد خدا سے اور بیع کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جمعہ کے روز بیع و شرا بہت ہوتی ہے وقت
زوال کے پس کہا گیا اونکو کہ سعی کرو تجارت آخرت مین اور چہوڑو تجارت دنیا کی اور سعی کرو طرف ذکر اللہ کے
کہ کوئی چیز اوس سے زیادہ نفع دینے والی نہین اور چہوڑو اوس بیع کو کہ نفع اوسکا تہوڑا ہے یہہ یعنے سعی
کرنی طرف ذکر اللہ کے بہتر ہے تمہارے لیے بیچنے اور خریدنے سے ۝ مدارک مراد ذکر سے نماز اور خطبہ ہے اور مراد سعی
سے جانا نماز کے لیے نہ دوڑنا اسلیے کہ دوڑکر چلنے سے نماز کے لیے منع آیا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا اِذَا اُقِيْمَتِ
الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا
رواہ فی المعالم ۝ اور منقول ہے کہ اہل مدینہ نے پہلے آنے رسول علیہ السلام کے سے مدینہ مین اور پہلے واجب
ہونے جمعہ کے سے اس روز مین جمع ہوکر دو رکعتین پڑہین اور ذکر خدا کا کیا اور اس دن کا نام جمعہ رکہا اور کہا

ف۱ قولہ فانہ ملاقیکم دخلت الفاء لتضمن الذی معنی الشرط ۱۲ مدارک
ف۲ قولہ فاسعوا فامضوا وقری بہا وقال الفراء السعی والمضی والذہاب واحد ولیس المراد بالسعی ہنا سرعة فی المشی ۱۲ مدارک
یعنی اذان کا حکم ... جماعت ... اور جمعہ ... یاد کہا خطبہ کو ... باوجود ... خطبہ سننا ۱۲ منہ
ف۳ قولہ من یوم الجمعة من بیان لاذا ... ۱۲
ف۴ ... جب قائم کیجائے نماز پس نہ آؤ تم اوسکے لیے دوڑتے ہوئے ولیکن آؤ تم اوسکے لیے چلتے اور لازم کرو اپنے پر تسکین و وقار کو پس جو پاؤ تم نماز مین سے پس پڑہو اور جو جاتی رہے پس پورا کرو اوسکو یہہ معالم مین ہے ۱۲

مسائل و فضائل جمعہ

کہ ہفتہ دن یہود کے جمع ہونیکا ہے اور اتوار نصاریٰ کے جمع ہونیکا دن اور یہہ روز جمعہ واسطے اجتماع ہمارے کے ہے بعد اسکے خدا تعالے نے موافق عمل اونکے یہہ آیت بھیجی اور اول جمعہ کہ رسول علیہ السلام نے پڑہا سولہوین ربیع الاول مین پڑہا بعد اسکے کہ ہجرت کرکر پیر کے دن بارہوین اوسی مہینے کی مدینہ مین پہنچکر محلہ قبا مین نزول اجلال فرمایا اور روز جمعہ کے بقصد مدینہ کے برآمد ہوئے بیچ بطن وادی بنی سالم کے وقت نماز جمعہ کا ہوا وہان جگہہ نماز ادا کی اور خطبہ پڑہا اور مراد ندا سے کہ حرام کرنیوالی بیع کی تہے وہ اذان ہے کہ بعد چڑہنے خطیب کے منبر پر کہی جاتی ہے چارون امامون کے نزدیک لیکن اگر کوئی بعد اوسکے خرید و فروخت کرے تو نزدیک ابحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کے بیع صحیح ہوتی ہے اور نزدیک احمد اور مالک رحمہما اللہ کے صحیح نہین ہوتی اور گناہ دونون صورتون مین لازم آتا ہے **بحر تنبیہ** امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بحسب صحیحتر روایت کے مراد ندا حرام کرنیوالے خرید و فروخت کیلیے اذان اول ہے چنانچہ درالمختار مین یہہ مرقوم ہے **مسئلہ** نماز جمعہ کہ دو رکعت بعد خطبہ کے ہین فرض عین ہے اوپر مردون عاقل بالغ حر یعنے آزاد مقیم کے نہ اوپر لڑکے اور دیوانہ اور مسافر اور عورت اور غلام کے چارون امامون کے نزدیک مگر ایک روایت مین امام احمد سے ہے کہ غلام پر بہی واجب ہے اور اوس نابینا پر بہی کہ لیجانیوالا اپنا رکہے واجب نہین ہے بالاتفاق اور ایسیہی واجب نہین ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اوس نابینا پر بہی کہ لیجانیوالا پاوے اور تین امامونکے نزدیک واجب ہوگی اور سوائے شہر کے جمعہ صحیح نہین ہوتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحیح ہوتا ہے جہان کہ عدد جماعت جمعہ کا تمام ہو خواہ شہر ہو یا گانو اور نزدیک مالک کے اوس گانو مین کہ گہر متصل رکہتا ہو اور اوسمین مسجد و بازار ہو صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے نماز جمعہ بے جماعت چالیس مردون کے نہین ہوتی اور نزدیک ابوحنیفہ کے ساتہہ چار مردون کے ہوجاتی ہے کہ ایک امام ہو اور تین مقتدی اور نزدیک ابی یوسف کے اور ایک روایت کے احمد سے تین مردون سے بہی ہوجاتی ہے اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین بہی ہوجاتی ہے لیکن تین چار سے نہین ہوتی اور ساتہہ مسافرون اور غلامون کے اگر جمعہ کی جگہہ مین یعنے شہر مین جمع ہوکر نماز جمعہ ادا کرین نزدیک ابحنیفہ کے صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمہم اللہ کے صحیح نہین ہوگی اور امامت غلام اور مسافر کی جمعہ مین نزدیک ابحنیفہ اور شافعی اور مالک کے جائز ہے اور نزدیک احمد کے اور ایک روایت کے مالک سے جائز نہین اور اوپر رہنے والون خارج شہر کے اوس جگہہ مین کہ جمعہ اونہون بسبب سننے اذان کے ادا کرنا جمعہ کا واجب ہوجاتا ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے واجب نہین ہوتا اور جماعت ظہر کی روز جمعہ مین اون لوگونکو کہ آنا جمعہ کے لیے ممکن نہین ہے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے مکروہ ہے اور اگر عید روز جمعہ کے پڑے سے ساتہہ ادا کرنے نماز عید کے نماز جمعہ کی ساقط ہوجاتی ہے امام احمد کے نزدیک اور اگر جمعہ بہی پڑہین افضل ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے دونون واجب ہین اور سفر روز جمعہ کے بعد زوال کے پہلے نماز سے اوس کسیکو کہ نماز اوسپر فرض ہے روا نہین ہے اور پہلے زوال سے نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے جائز ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز نہین ہے مگر کہ سفر جہاد کا ہو تو جائز ہے امام احمد کے نزدیک اور کلام کرنا وقت خطبہ کے سننے والے خطبہ کو حرام ہے چارون امامونکے نزدیک لیکن جو کوئی کہ خطیب سے دور

اور خطبہ سنتا نہین اوسکو کلام کرنا نزدیک احمد اور شافعی کے جائز ہے اور چپ رہنا مستحب اور نزدیک ابحنیفہ
اور مالک کے اونکو بہی واجب ہے چپ رہنا اور شہر والونکو خارج شہر کے نماز جمعہ ادا کرنی صحیح نہین مگر ابحنیفہ کے
نزدیک کہ قدر مسافت عیدگاہ تک جائز ہے اور ادا کرنا جمعہ کا بے اذن امام کے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے
کہ بے اذن سلطان [۱] کے جمعہ منعقد نہین ہوتا اور جمعہ صحیح نہین ہوتا مگر بیچ وقت ظہر کے مگر امام احمد کے نزدیک
کہ پہلے زوال سے بہی صحیح ہے اور جو کوئی امام کے ساتھہ ایک رکعت یاوے جمعہ پالیا اوسنے ایک رکعت
اکیلے پڑھکر نماز جمعہ تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے یاوے ظہر پڑہی مگر نزدیک ابحنیفہ کے اگر سجدہ سہو مین بہی
امام کو یاوے تو جمعہ کو تمام کرے اور نماز سے پہلے پڑہنا دو خطبونکا شرط منعقد ہونے جمعہ کی ہے چارون امامونکے
نزدیک کہ بدون اوسکے جمعہ منعقد نہین ہوتا اور خطبہ مین حمد خدا کی اور درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر
بہیجنا اور وصیت تقوی کی کرنی اور پڑہنا ایک آیۃ کا دعا مومنین اور مومنات کی لیئے کرنی نزدیک احمد
اور شافعی کے شرط ہے بدون اسکے خطبہ معتبر نہین اور نزدیک ابحنیفہ کے بقدر الحمد للہ کے بہی کافی ہے اور
اور ایک روایت امام مالک سے بہی یہی ہے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد کے اور بحسب ایک روایت کے مالک سے
کافی نہین ہے جب تک کہ ایک کلام کہ جسکو عرف مین خطبہ کہین نہ پڑہے اور کہڑا ہونا خطیب کا خطبہ مین نزدیک
مالک اور شافعی کے واجب ہے اور نزدیک احمد اور ابحنیفہ کے درست سنت ہے اور بیٹھنا درمیان مین دو خطبون
کے بہی سنت ہے مگر نزدیک شافعی کے واجب ہے اور طہارت خطبہ مین شرط نہین ہے مگر بیچ قول راجح کے
شرط ہے [۲] اور سلام کرنا خطیب کا اوپر حاضرون کے بعد چڑہنے منبر کے نزدیک ابوحنیفہ و مالک کے مکروہ ہے
اور نزدیک امام احمد و شافعی کے مکروہ نہین کرے اور تحیۃ المسجد ادا کرنا حالت خطبہ مین نزدیک ابحنیفہ و مالک کے
مکروہ ہے اور نزدیک شافعی احمد کے جائز ہے اور امام جمعہ کا وہی چاہیے کہ جو خطبہ پڑہے بغیر اوسکے روا نہین [۳]
مگر ساتھہ عذر کے نزدیک ابحنیفہ اور احمد کے روا ہے اور نزدیک مالک کے عذر سے بہی روا نہین اور ایک روایت
احمد اور شافعی سے بہی یہی ہے اور صحیح مذہب شافعی سے مطلقا جائز ہے اور غسل روز جمعہ کے سنت ہے اور
خلیفہ پکڑنا بیچ نماز جمعہ کے اگر امام کا وضو ٹوٹ جاوے تو سب کے نزدیک روا ہے مگر بقول قدیم شافعی کے
روا نہین اور اگر کسی سے نماز جمعہ کی فوت ہوجاوے تو نماز ظہر کے ساتھہ جماعت کے ادا کرے نزدیک احمد اور
شافعی کے اور جدا جدا پڑہے نزدیک مالک اور ابحنیفہ کے اور ادا کرنا جمعہ کا بیچ ایک شہر کے سوای ایک مسجد جامع
کے نزدیک مالک اور شافعی کے روا نہین اور نزدیک احمد اور صاحبین کے اگر شہر بڑا ہے اور جمع ہونا ایک
جگہہ دشوار ہو تو کتنے جگہہ [۴] ادا کرنا روا ہے اور ایک روایت شافعی سے بہی یہی ہے اور جنکو کہ عذر ہو بیمار کا
یا خبرگیری مریض کا یا ڈر ہو کسی سے جائز ہے اوسکے لیے ترک کرنا جمعہ کا اور ایسے ہی ساتھہ عذر مینہ کے اور
کیچڑ کے ترک کرنا جائز ہے اور جنپر کہ نہین واجب ہے حاضر ہونا جمعہ مین جب حاضر ہون اور نماز پڑہین ساتھہ
امام کی جمع کی ساقط ہوجاتا ہے اونسے فرض ظہر کا لیکن نہین پورا ہوتا ہے اونسے عدد جمعہ کا مگر صاحب عذر جب
حاضر ہو پورا ہوجاتا ہے اوس سے عدد **نکتہ** ایک محقق کہتا ہے کہ اس سورہ مین اشارہ ہے ساتھہ اسکے
کہ پاک کرنیوالے نفسون کے اور سکہانیوالے علوم معارف اور اسرار کے اور نجات دینیوالے گمراہی بشریت سے

اور پہنچانیوالی طرف خداکے متابعت رسول امی کی ہے علیہ الف الف صلوات کہ نصیب اس امت مرحومہ
کے ہوئی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۞ اور تاثیر اسی تفضل کیسے ہے کہ ایسا قرب
اور معرفت اس امت کو حاصل ہوتا ہے کہ کسی امت اور کسی پیغمبر پر مشکل اس امت اور اس پیغمبر کے نہین ہوا
جو کوئی اطلاع اوپر شریعت اور طریقت محمدیہ کے پاوے اور کمال متابعت اوسکیے اور فنا کرنے اپنے سے
بیچ ہستی حق کے قصور کرے مانند گدہے کے ہے کہ بوجھ اوٹہاتا ہے اور کچھہ نفع نہین پاتا ہے مصرعہ چارپائی
پائی بر وکتابے چند ۞ ہدایت اور وصول سے محروم ۞ **تنبیہ** چونکہ اس آیۃ کریمہ مین ذکر جمعہ کا
فرمایا اسلیے کچھہ حدیثین فضیلت وغیرہ جمعہ کی نقل کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن
کہ طلوع کرتا ہے اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کیے گئے آدم اور اوسی مین داخل کیے گئے جنت مین اور
اوسمین نکالے گئے جنت سے اور نہین قائم ہوئیگی قیامت مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ ڈھونڈو تم اوس
ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی روز جمعہ مین بعد عصر کے آفتاب کے غروب ہونیتک اور فرمایا کہ بلا شبہہ جمعہ
مین ایکساعت ایسی ہے کہ نہین مانگتا اللہ سے بندہ اوسمین کچھہ مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ اوسکے تئین عرض کیا
صحابہ نے کہ کونسی ساعت ہے وہ فرمایا جسوقت کہ قائم کیجاتی ہے نماز اوسکے فارغ ہونے تک اور فرمایا جو آوے
جمعہ کی نماز کے لیے پس چاہیے کہ غسل کرے اور فرمایا کہ جو کوئی غسل کرے دن جمعہ کے اور غسل کراوے اور سویرے
آوے اور ابتدا خطبہ مین شریک ہو اور قریب ہو امام سے اور سنے خطبہ اور چپکا بیٹھا رہے ہوتا ہے اوسکے لیے
بدلہ ہر قدم کے کہ رکھتا ہے اوسکو اجر ایک برسکا کہ اوسمین دنکو روزے رکھے اور راتکو شب بیدار رہے
اور فرمایا جو کوئی وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر آوے نماز جمعہ کے لیے پس بیٹھے
قریب امام کے اور سنے خطبہ اور چپکا بیٹھا رہے مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکی مابین اوس جمعہ کی اور دوسرے
جمعہ کے یعنے پہلے جمعہ کے اور زیادہ تین دن اور جسنے چھوئی کنکر یعنے کھیلتا رہا کنکروں سے پس تحقیق لغو کیا
اوسنے اور فرمایا کہ جس نے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا سا غسل پھر اول وقت آیا مسجد مین پس گویا کہ قربانی
کیا اوسنے ایک اونٹ اور جو کوئی آیا دوسری ساعت گویا کہ قربانی کی گائین اور جو کوئی آیا تیسری ساعت
پس گویا کہ قربانی کیا دنبہ اور جو کوئی آیا چوتھی ساعت پس گویا کہ قربانی کی اوسنے یعنے للّٰہ دی ایک مرغی
اور جو کوئی آیا پانچوین ساعت مین پس گویا کہ للہ دیا انڈہ پس جسوقت نکلتا ہے امام حاضر ہوتی مین فرشتے
سنتے ہین خطبہ کو اور فرمایا جو کوئی ترک کرے جمعہ کو تین بار از راہ سستی کے مہر کردیتا ہے اللہ اوسکی دل پر
اور فرمایا جو کوئی لوگونکی گردنین روندتا جائے یعنی جماعت مین شریک ہونیکے لیے دن جمعہ کے بنایا جائیگا
پل اوپر جہنم کے یعنے تاکہ لوگ اوسکی پیٹھہ پر سے روندتے جائین اور پڑھتے تھے حضرت نماز جمعہ مین سبح اسم
ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت مین آیا ہے پڑھنا سورہ جمعہ کا پہلی رکعت مین
اور پڑھنا سورہ اذا جاءک المنافقون کا دوسری رکعت مین اور پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
روز جمعہ کے صبح کی نماز مین الم تنزیل السجدہ اور ہل اتیٰ علے الانسان اور کہا سہل بن سعد صحابی نے کہ
نہین کہاتے تھے ہم صبح کا کہانا حضرت کے زمانہ مین اور نہ قیلولہ کرتے تھے ہم مگر بعد جمعہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ اونگنے لگی لیکن تم مین کا دن جمعہ کی پس چاہیے کہ بدل ڈالے مجلس اپنی اور فرمایا کہ حق ہے
مسلمانون پر یہہ غسل کرین دن جمعہ کے اور لگاوین خوشبو اہل اپنی کیسے پس اگر نپاوی خوشبو پس پانی ہے
اوسکے لیے خوشبو ہے یعنے نری پانی سے نہا لینا بمنزلہ خوشبو کی ہے ؎ ترمذی ؎ اور اعمال جمعہ کے یہہ ہیں
کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے اور لبین کترواوے اور ناخن لواوے اور غسل کرے اور خوشبو لگاوے اور تیل لگاوے
اور کنگہی کرے اور اللہ دے جو کچہہ میسر ہو اور نہ حاضر ہووے اپنی قوم کی مجلس مین بعد زوال کے اور مشغول رہے
ذکر و دعا مین غروب تک اسلیے کہ ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہے بحسب صحیح روایت کے اور بعضون
نے کہا کہ مابین بیٹھنے امام کے ہے ادائے نماز تک اور آداب جمعہ سے ہے کہ بعد نماز کے ملاقات بہائی مسلمانون
کی کرے اور خبر پرسی بیمارون کی کرے اور جنازے پر حاضر ہو اور زیارت قبر کی کرے اور نکاح کرے اور طلب نکاح
کرے اور طلب رزق کی کرے ساتہہ کسب حلال کے اور پڑہے سات بار شب جمعہ مین اور روز جمعہ مین
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ
بِيَدِكَ اَمْسَيْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اور سنت یہہ ہے کہ جس سے جمعہ فوت ہو بغیر عذر کے وہ تصدق کرے
ایک دینار یا آدہا درہم یا ایک صاع گیہون یا نصف صاع بحسب طاقت کے اور جو کوئی عادت پکڑے ترک
جمعہ پر بغیر ضرورۃ کے لکہا جاتا ہے منافق اوس کتاب مین کہ نہ مٹائی جاتی ہے اور نہ بدل کیجاتی ہے اور مہر
کر دیتا ہے اللہ تعالے اوسکے دلپر اور نہین قبول کیجاتی ہے طاعت و عبادت اوسکی کذا ثبت فی الاحادیث
الصحاح عنہ صلے اللہ علیہ وسلم ؎ وظائف النبی ؎ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس جب تمام کیجاوے نماز متفرق ہو تم زمین
مین اور طلب کرو تم فضل خدا سے اور یاد کرو خدا کو بہت تا تم چہٹکارا پاؤ ؎ پہر جب تمام ہو چکے نماز تو پہیل پڑو
زمین مین اور ڈہونڈہو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت شاید تمہارا بہلا ہو ؎ مو ؎ پہر جب ادا کر چکو
تم نماز تو پہر پہیل جاؤ لپٹ اپنے کام کو زمین مین دنیا کے کاروبار مین مشغول ہو اور تلاش کرو روزی کی
خدا تعالے کے فضل سے اور یاد کرو بہت خدا تعالے کو شاید کہ تم چہٹکارا پانیوالے ہو جاؤ اپنے گناہون سے
اور دین دنیا کا فائدہ پاؤ ؎ عہ ؎ تفسیر فَانْتَشِرُوْا مین امر اباحت کے لیے ہے اور مراد فضل خدا سے روزی
اور تجارت ہے یا طلب علم یا عبادت پسندیدہ یا ملاقات بہائی مسلمانون کی للہ اور یاد کرو خدا کو یعنے شکر
ادا کرو اوسکا بابر اسکے کہ توفیق دی تمکو واسطے ادائے فرض اپنے کے ؎ مدارک ؎ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً
اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور وہ مسلمان جب دیکہین کسی بنجارے کو یا کہیل کو متفرق ہو کر متوجہ ہون طرف
اوسکے اور چہوڑین تجکو کہڑا ایسے خطبہ مین کہہ جو کچہہ کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے ثواب بہتر ہے کہیل سے اور
سوداگری سے اور خدا بہترین روزی دینے والونکا ہے مترجم کہتا ہے یہہ آیۃ عبارت ہے اصحاب پر اور
اشارہ ہے اوس قصہ پر کہ ایک بنجارہ شام سے آیا درمیان خطبہ کے دہ اوسکو دیکہہ کر متفرق ہوئے اور

اعمال روز جمعہ

ف ۱۔ ہو ہر مسلمان عاقل بالغ کا دن جمعہ کے ہمیشہ سارے دن سودا بیچنا منع ہے اور زمانہ کہ نماز کے بعد روزگار تلاش کرو اور روزی کی تلاش مین لگے اسکی یاد نہ بہولو ۱۲ منہ ف ۲ ۔ وقد وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً الخ تقدیرہ اذا راوا تجارۃ انفضوا الیہا او لہوا انفضوا الیہ فحذف احدہما لدلالۃ المذکور علیہ ۱۲ م

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین نرہے مگر باران شخص کہ حضرت ابوبکر او عمر بہی اونمین سے تہے واللہ
اعلم ف فتے ہ اور جب دیکھین سودا بکتا یا تماشا کہیں ڈہنڈتا جاوین اوسکی طرف اور چہوڑ جاوین تجکو کہڑا تو کہہ جو
اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سوداگری سے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے ہ موف اور جب
دیکھین یہہ سب مسلمان کاروان کو یا سنین ڈہول کی آواز جو بجاتے ہین کاروانکی آنیکے خبر سنانیکو تو
جاتے ہین اوسکی طرف تو پہلے خرید لیوین غلہ اور چہوڑ جاتے تجکو ای محمد کہڑا خطبہ پڑہتا کہہ اے محمد اونکو
وہ چیز جو خدا تعالی کی پاس ہے نعمتین اور ثواب نماز کا اور سننا خطبہ کا بہت اچہا ہے اور نفع دینے والا ہے سوداگری کی نفع اور تماشے سے اور خدا تعالی
بہت اچہا ہے سب روزی دینے والونکا اسباب سے ف عہ ط تفسیر مراد تجارہ سے آنا بنجاریکا ہے اور لہو سے آواز طبل اور تالیون
کی کہ وقت آنے بنجاریکے بجاتے تہے منقول ہے کہ روز جمعہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑہتے
تہے ناگہان بنجارہ دحیہ کلبی کا غلہ بہت سا لیکر جانب شام سے مدینہ مین پہنچا اور طبل اوسکے آنیکا بحسب
معمول قدیم کے بجایا اور اوسوقت مین بیچ مدینہ کے تنگی اناج کی بہت تہی سننے والے خطبہ کی آواز اوسکے آنے
کے طبل کی سنکر ایکبارگی بسبب اضطرار کے اوسکی طرف گئے اور مسجد مین سوائے اٹہہ یا باران آدمیون کے
باقی نرہے چار یار کرام بہی اونمین تہے آنحضرت نے فرمایا اگر سب چلے جاتے ایک آگ اس جنگل سے تمہاری
طرف روانہ ہوتی اور لفظ قائما مین دلیل ہے اسپر کہ خطبہ کہڑے ہوکر پڑہے ط مسئلہ اگر امام نے ساتہہ عدد
معتبر کے نزدیک ہر امام کے کہ ذکر ہوا احرام نماز جمعہ کا باندہا اور بعد احرام امام کے مقتدی امام کے پیچہے چلے جاوین
اتنے کہ عدد جماعت کا ناقص ہوجاوے اگرچہ ایک ہی کم ہو پس نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے اگر
سجدہ ایک رکعت کا ہمراہ اونکے ادا کیا ہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے ادا کی تہی تو چار
رکعت ظہر کی تمام کرے اور نزدیک صاحبین کے اگر تکبیر احرام بہی ساتہہ اونکے کہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے
اور نزدیک احمد اور صحیحتر قول شافعی کے وہ نماز جمعہ کی باطل ہوجائیگی اور از سر نو ظہر ادا کرے اور سورہ جمعہ اور
منافقون یا سورہ سبح اسم اور غاشیہ نماز جمعہ مین پڑہنی سنت ہے ط بحرمد ط تنبیہ منقول ہے
کہ ایک شیطان بشکل انسان بنکر ایک عالم با ایمان کے پاس آیا اور کہا کچہہ مسئلے پوچہا چاہتا ہون فرمایا
پوچہہ کہا وہ کونسا ایک ہے کہ دو نہین ہوسکتا فرمایا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہا وہ کون دو ہین کہ تین نہین
ہوسکتا فرمایا بدن اور روح کہا وہ کون چار چیز ہے جو مخلوق نہین فرمایا کتب اربعہ زبور توریت انجیل فرقان
کہا وہ کون پانچ چیزین ہین جو جمعہ کے دن پیدا ہوئین فرمایا بہشت دوزخ آفتاب مہتاب ستارے
کہا وہ کون سات چیزین ہین جنکے سات سات حصے ہین فرمایا آسمان زمین دوزخ دریا طواف ایام
قرآن کہا کسدن زمین آسمان بنے فرمایا اتوار کو کہا وہ کون ہے جو شکم مین بیٹہا اور شکم سے نکلا با وجود اسکی
پہر ان دونو مین نسب نہین فرمایا وہ یونس بن متی ہین کہا وہ کون شخص ہے کہ تیس برسکا تہا اور بیٹا
اوسکا ایکسو بیس برسکا فرمایا وہ عزیر علیہ السلام تہے کہ جب آپکی وفات ہوئی تیس برسکے تہے اور اونکا بیٹا
بیس برسکا سو برسکے بعد جب وہ زندہ ہوے اتنے عرصہ مین وہ بیٹا ایکسو بیس برسکا ہوا اور آپ تیس ہی
برسکے رہے کہا کس کس چیز جوڑے ہین فرمایا آسمانکا زمین آفتاب کا مہتاب دن کا رات جنت کا نار

عقبی کا دنیا آدم کا حوا مرد کا عورت غنا کا فقر ہنسی کا رونا عافیت کا بلا سرور کا غم صعود کا ہبوط شیرین کا تلخ خیر کا شر ثواب کا عذاب امن کا خوف رضا کا غضب ایمان کا کفر حیات کا موت جوڑا ہی کہا سب کتنے انبیا رہوی اور اونمین کتنے رسول کتنے اور مرسل کتنے فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار اونمین تین سو تیرا ان رسول اور چار مرسل کہا ان تینو نمین کیا فرق ہی فرمایا نبی وہ کہ جسکو سچا خواب ہوا اور رسول وہ جسنے آواز سنی یعنے فرشتے کی اور مرسل وہ جسمین یہہ دونون باتین جمع ہوئین کہا آدم حوا ابلیس سانپ طاوس کی جگہہ اوترنیکی کونسی ہے فرمایا ہند جدہ بابل سجستان اقصای ہند کہا کیا سبب ہے کہ بعضے آدمی کی داڑہی پہلے سفید ہوتی ہے اور سر کے بال پیچھے اور بعضون کے بالعکس فرمایا کہ اول کی یہہ وجہ ہے کہ ریش موضع ملامت ہی اور دوسرےکا یہہ سبب کہ سر دس برس ڈاڑہی سے بڑا ہی کہا کیا باعث ہی کہ عورت کے داڑہی نہین نکلتی فرمایا تا مردونکو اونسے نفرت نہو کہا جب گرمی آتی ہے جاڑا کہان جاتا ہے اور جب جاڑا آتا ہے گرمی کہان جاتی ہے فرمایا زمین کے نیچے اور زمین کے اوپر اسواسطے کہ جاڑونمین کنوونکا پانی گرم ہوتا ہے اور گرمیون مین سرد کہا سب سے زیادہ کسکا قلب سخت ہے فرمایا کافر کا کہا سب سے زیادہ کسکا قلب نرم ہے فرمایا مومن کا کہا بہت تلخ کون چیز ہے اور بہت شیرین کون فرمایا حیات با ذلت اور ممات با عزت کہا کمتر کون چیز ہے اور اکثر کیا فرمایا کمتر یقین ہے آدمی مین اور آدمی بے غم اور اکثر اسمار آلہیہ مین دنیا مین اور شکایت بنی آدم کہا بہت محتاج کون آدمی ہے فرمایا جو الله کو نہ پہچانے کہا بہت غنی کون چیز ہے فرمایا فصل کا مینہ کہا بنی آدم مین کتنے پانی ہین فرمایا نو شیرین آب دہن ہے تلخ آب گوش شور آب چشم تفہ آب بینی ترش آب عرق نتن آب بول غلیظ آب منی رقیق آب ودی چیپ سا آب مذی ان تینونکو آب مرد کہتے ہین جب لعین نے ان سب سوالونکا جواب پایا تہک کر ایک چھوٹی شیشی نکالی اور پوچھا کہ آیا الله قادر ہے کہ اسمین ہفت زمین ہفت آسمان و ما فیہا کو داخل کرے فرمایا لا حول و لا قوة الا بالله یہہ تو کیا الله قادر ہے کہ ایسے سات سو عالم کو اسمین داخل کر کر تیری دہنی آنکھہ مین ڈالے اور بائین آنکھہ سے نکالے یہہ بات کہی اور اوسکی آنکھہ مین اونگلی ماری آنکھہ پہوٹ گئی شیطان نادان پہوٹی پہوٹی کہتا ہوا عالم دانا خدا کا شکر بجا لایا کہ خدایا تونے ابلیس کے شر سے مجکو بچایا پس شیطان کے شر سے علم نجات کا باعث ہوا وہو المطلوب ۞ مظہر العجائب ۞ والله خیر الرازقین ۞ کے مناسب ایک حکایت لکہتا ہون روض الریاحین سے تا متنبہ ہون لوگ اوسکے دیکہنے سننے سے عثمان جرجانی رحمہ الله کہتے ہین کہ نکلا مین ایکدن کوفہ سے بارادہ جانے بصرہ کے پس دیکہی مین نے راہ مین ایک بڑہیا کہ صوف کا جبہ پہنے ہوئی تہی اور بالون کی چادر چلتی تہی اور کہتی تہی الٰہی کیا بڑی دور راہ ہے اوسکے نزدیک کہ نہو تو رہنما اوسکا اور کیا بڑی وحشت کی راہ ہے اوسپر کہ نہو تو مونس اوسکا کہا عثمان نے کہ پس نزدیک ہوا مین اوسکے اور سلام علیک کی اوس سے پس جواب دیا سلام میرےکا اور کہا کون ہے تو رحمت کرے الله تجپر پس کہا مینے اوس سے کہ مین عثمان جرجانی ہون پس کہا اوسنے کہ جلتا رہے تجکو الله نے عثمان کہا نکا ارادہ رکہتا ہے تو کہا مینے کہ ارادہ رکہتا ہون مین بصرہ کا ایک حاجت کے لیے پس کہا اوسنے لیے عثمان کیون نہ آگاہ تونے صاحب حاجت کو کہ سوچ

کرتا وہ اوس حاجت کو طرف تیرے اور نہ مشقت مین ڈالتا تجکو یعنے اللہ تعالے سے دعا کرتا وہ بے مشقت تیری
حاجت کو بر لاتا پس کہا مینے کہ نہین ہے درمیان میرے اور درمیان اوسکے ایسی معرفت پس کہا اوسنے کہ کس
چیز نے باز رکہا تجکو اوسکی معرفت سے کہا مینے کہ کثرت گناہون نے پس کہا اوسنے واللہ برا کیا تونے آگاہ ہو
قسم خدا کی اگر ملاتا تو رستی اپنی ساتہہ رستی اوسکیکے یعنے تعلق اوس سے خوب پیدا کرتا تو بہت خوب کام کرتا اور
روا کیجاتین حاجتین تیری بے مشقت پس کہا عثمان نے جب سنی مینے یہہ بات اوسکی تو رو دیا مین اور کہا
مینے کہ چاہتا ہون مین تجسے دعا پس کہا اوسنے اعانک اللہ علی طاعتہ وجنبک معصیتہ کہا عثمان نے
کہ جب قصد کیا مینے پہر نیکا نکالین مینے اپنی جیب سے کتنی ایک درہمین اور کچہہ اوسکو دین اور کچہہ لیے پاس
رکہین کہا مینے کہ لیتو یہہ اور اپنے کام مین لا پس کہا اوسنے کہ ای عثمان کہان سے ملین تجکو یہہ درہمین
مینے کہا کہ مین پہاڑون پر جاتا ہون اور وہان سے لکڑیان لاتا ہون اپنے سر پر اور مسلمانونکے بازارون
مین بیچتا ہون اور قیمت اونکی اپنے کام مین لاتا ہون پس کہا اوسنے کہ کسب حلال اچہی چیز ہے ولیکن
ای عثمان اگر درست کرتا تو معاملہ ذی الجلال سے اور اعتماد کرتا اوسپر حق اعتماد کرنیکا تو کفایت کرتا وہ تجکو
اوٹہانے لکڑیون کیسے پہاڑ ونپر سے پہر کہا اوسنے کہ ای عثمان مین چاہتی ہون کہ دکہاؤن تجکو کہ کیسا
درست کر رکہا ہے مینے معاملہ اپنا ساتہہ مالک اپنے کے اور کیسا توکل صادق رکہتی ہون اوسپر پس کہا تیغ
پہر پس پہیلا دیے اوسنے دونون ہاتہہ اپنے اور ہلائے ہونٹ اپنے پس دونون ہاتہہ اوسکے دینارون
سے بہر گئے پس کہا اسنے تو یہہ ای عثمان قسم خدا کی نہ اسپر سکہ ہے بادشاہ کا نہ کسی حاکم کا اور جان لے
کہ بلا شبہہ تو اگر دوست رکہے اپنے مولی کو تو بے پروا کر دے تجکو خلق سے اور کافی ہو تجکو پہر غائب ہوگئی
وہ مجسے نفعنا اللہ تعالے بہا آمین ۞ **سورۃ المنافقون مدنیۃ** اس سورۃ کا نام سورۃ منافقون
ہے یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر منافقونکا ابتداء سورہ مین ہے اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے نازل ہوئی
بعد سورہ حج کے اور بعد سورہ جمعہ کے اسلیے لکہی گئی کہ سورۂ جمعہ کے اخیر مین ذکر ہے عدم اخلاص بعضے لوگونکا
اور اسکی ابتداء مین ذکر ہے منافقون خالص کا آئتین اسمین گیارہ ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اسی
اور حروف آٹہہ سو بیس بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ اِذَا جَاۤءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَكٰذِبُوۡنَ ۞ جب آوین سامنے
تیرے منافق کہین گواہی دیتے ہین ہم کہ تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا جانتا ہے کہ بیشک تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا
گواہی دیتا ہے کہ منافق دروغ گو ہین مترجم کہتا ہے کہ رئیس منافقون کے نے کسی سفر مین باتین نفاق
کی کہین وہ باتین کسی شخص نے انصار مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کین منافقون نے مجلس
مین انکے قسم کہائی کہ ہمنے یہہ باتین نہین کہین ہین یہہ سورۃ بیچ نقل اون اقوال کے اور تہدید اور تکذیب
نازل ہوئی ۞ **فتح** ۞ جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہین تو رسول اللہ کا ہے اور اللہ
جانتا ہے کہ تو رسول ہے اوسکا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہہ منافق جہوٹے ہین ۞ **موضح** ۞ جب آتے
ہین تیرے پاس ای محمد منافق یعنے ابی سلول کا بیٹا اور اوسکے یار سو وہ انکو کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین

ہم کہ بیشک تو بہیجا ہوا خداتعالے کا ہے یعنے منافقونکی گواہی پر کیا موقوف ہے خداتعالے گواہی دیتا ہے تیرے
رسول ہونیکی اور فرماتا ہے کہ منافق جہوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور قسم کہا کر کہتے ہین کہ تو
البتہ رسول خداتعالے کا ہے یہہ منافق مونہہ پر سامنے کہتے ہین دلمین انکے یقین نہین کہ تو رسول اللہ
کا ہے انکی قسم اور گواہی جہوٹہی ہے ع ط تفسیر گواہی دیتے ہین ہم الخ مراد منافقونکی یہہ تہی کہ ہم
زبان و دل سے گواہی دیتے ہین اور اللہ جانتا ہے کہ حقیقت الامر یہی ہے جسپر دلالت کرتا ہے قول انکا
کہ تو رسول اللہ کا ہے لیکن منافق جہوٹے ہین اسمین کہ دل ہمارا موافق ہے زبان کے یا وہ جہوٹے ہین
اسمین اسلیے کہ جب دل موافق زبان کے نہوا تو نہوئی گواہی حقیقت مین پس وہ جہوٹے ہین بیچ نام
رکہنے اسکے شہادۃ حقیقت مین یا وہ جہوٹے ہین نزدیک نفسوں اپنے کے اسلیے کہ وہ اعتقاد رکہتے تہے کہ
قول اونکا انک لرسول اللہ جہوٹ ہے اور آیا ہے کہ جب خبر جمع ہونے بنی مصطلق کے واسطے لڑنے کے
پیغمبر خدا سے آنحضرتکو پہنچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونسے لڑنیکے لیے برآمد ہوئے اور اونکے کنوے پر کہ مریسیع
اوسکا نام تہا لڑائی واقع ہوئی اور فتح مسلمانونکی ہوئی اموال اور اولاد اونکی مومنون کی ہاتہہ لگی اور بعد
فتح کے درمیان جہجاہ غفاری کے کہ مہاجرین سے تہے اور درمیان سنان انصاری کے بسبب بہیڑ کے
پانی پر نزاع واقع ہوئی اور نوبت اسکی پہنچی کہ درمیان مہاجرین اور انصار کے قتل و قتال قائم ہووے
عبداللہ بن ابی منافق اوسوقت مین باتین ناشائستہ زبانپر لایا اور کہا کہ مہاجرون کو کچہہ نہ دین تا مدینہ
سے پراگندہ ہووین اور جب ہم مدینہ مین جاوین عزیز ذلیل کو نکالدے اور اشارہ اوس شقی کا عزیز سے
اپنے نفس کیطرف تہا اور ذلیل سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف زید بن ارقم نے کہ نوجوان تہے یہہ خبر
آنحضرت صلعم کو پہنچائی اور عمر رضنے کہا اذن دو یا رسول اللہ تا گردن عبداللہ بن ابی کی مارون مین آنحضرت نے
فرمایا اے عمر تحمل کرو آنحضرت نے واسطے تسکین اوس فتنہ کے اوسیوقت کوچ فرمایا اور ابن ابی سے کہا کہ تو نے
یہہ کلام کہا تہا ابن ابی نے قسم کہائی کہ مینے نہین کہا ہے زید جہوٹا ہے اور چونکہ ابن ابی اپنی قوم مین شریف
تہا اوسکے یارون نے انصار مین سے جو کہ حاضر تہے کہا یا رسول اللہ زید نوجوان ہے شاید اوسکی بات نہ
سمجہا ہو آنحضرت نے ابن ابی کو معذور رکہا اور خبر زید کے جہوٹ بولنیکی پہیل گئی اور وہ شرمندہ رہتے تہے اور
عبداللہ بیٹا ابن ابی کا جناب آنحضرتکے پاس آیا اور کہا آپ چاہتے ہین کہ میرے باپ کو مارین مجکو حکم کیجیے
تا اوسکا سر آپکے سامنے لاؤن ڈرتا ہون کہ آپ اور کسیکو اوسکے مارنیکے لیے فرماوین اور مین اوسکو مدینہ مین
دیکہہ کر مارون اور جہنمی ہوؤن رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے باپکو نہین مارتا بلکہ اوسکے ساتہہ نرمی اور
احسان کرونگا پس وہان سے روانہ ہوکر اوس منزل مین چاہ نقع پر اوترے اور اوس روز ہوا ایسی تیز چلی کہ لوگ
اوس سے ڈرے اور اوسوقت اونٹنی آنحضرت صلعم کی گم ہوئی رسول علیہ السلام نے فرمایا خوف نکرو کہ یہہ ہوا بسبب
مرنے ایک بڑے کافر کے چلی ہے کہ وہ مدینہ مین مرا ہے لوگون نے پوچہا کہ وہ کون ہے فرمایا وہ رفاعہ بن
زید ہے ایک شخص نے منافقون مین سے کہا کہ خبر غیب کی دیتا ہے اور اونٹنی اپنی نہین جانتا کہ کہان ہے
اوسیوقت جبریل آئے اور پیغمبر خدا کو اونٹنی کی جگہہ کی اور اوس منافق کے قول کی خبر دی آنحضرت صلعم نے

سلہ جمع علیٰ نافق نافقلیہ حال مخبر منہ ۱۲

سلہ یہہ مسلمان تہا ۱۲

اپنے اصحاب کو خبر دی اور فرمایا کہ مین علم غیب نہین جانتا ولیکن خدا تعالے مجکو خبر دیتا ہے کہ اونٹنی
تیری فلانی گہاٹی مین ہے مہار اوسکی ایک درخت مین اٹک رہی ہے لوگ گئے اور وہین اونٹنی پائی اور
وہ منافق ایمان لایا اور جب مدینہ مین پہنچے رفاعہ کو مواہوا سنا اور وہ بڑا سردار تہا یہودیون مین اون
ایام مین یہہ سورہ بیچ تصدیق زید بن ارقم اور تکذیب ابن ابی کے نازل ہوئی بعد اوترنے اسکے رسول
علیہ السلام نے کان زید کا پکڑکر فرمایا کہ خدا تعالے نے تصدیق تیری کی اور بعد اوترنے ان آیتونکے لوگون نے
ابن ابی سے کہا کہ تیرے حق مین یہہ وعید آیا ہے پیغمبر کے پاس جا اور اونسے طلب بخشش کی چاہ اوس بدبخت
نے انکار کیا اور کہا کہ تمہارے کہنے سے مین ایمان تولایا اور زکوۃ دی اب کچہہ باقی نہین رہا مگر یہہ کہ محمد کو
سجدہ کرون آیۃ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اخیر تک اوتری اور کہا ہے علما نے کہ یہہ واقعہ پانچوین سال ہجری
مین ہوا ہے اور ابن ابی چند روز بعد اس کے مدینہ مین مرا اور واصل جہنم ہوا ؕ مدمجرا ؕ تنبیہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانی منافق کی تین ہین اگرچہ روزہ رکہے اور نماز پڑہے اور دعوے
کرے کہ مین مسلمان ہون جب[1] بات کرے جہوٹ بولے اور جب[2] وعدہ کرے خلاف کرے اور جب[3] امانت
رکہوائی جاوے خیانت کرے اور فرمایا جسمین چار خصلتین ہون وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت
ان میں سے پائی جاوے ہوگی اوسمین ایک خصلت نفاق کی یہانتک کہ چہوڑے اوسکو جب[1] امانت کہا
جاوے خیانت کرے اور جب[2] بات کرے جہوٹ بولے اور جب[3] عہد کرے عہد شکنی کرے اور جب[4] لڑے بد
کہا کرنے لگے ؕ مشکوۃ ؕ اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّھُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ پکڑا ہے اپنی قسمونکو پس باز رہے راہ خدا سے تحقیق وہ برا ہے جو کچہہ کہ کرتے ہین ؕ فتح ؕ
رکہی ہین اپنی قسمین ڈہال بناکر پہر روکے ہین اللہ کی راہ سے یہہ لوگ برے کام ہین جو کرتے ہین ؕ ف ؕ
موضح ؕ پکڑا منافقون نے اپنی قسمونکو ڈہال جو قسم کہا کہ اپنے تئین بچاتے ہین قتل اور قید ہونے سے پہر روکتے
ہین اور منع کرتے ہین لوگونکو مسلمان ہونے سے جو لوگونکو بہکاتے ہین چہپے ہوئے یا اپنے تئین بچاتے
ہین خدا تعالی کی راہ مین لڑنے سے جو کوتاہی کرتے ہین جہاد مین بیشک وہ لوگ برے کام کرتے ہین
ؕ عہ ؕ تفسیر اپنی قسمونکو ڈہال اسمین دلیل ہے اسپر کہ نَشْھَدُ یمین ہے ؕ مد ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ
اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ ۝ یہہ بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پہر کافر ہوئے
پس مہر کی گئی اونکے دل پر پس وہ نہین سمجہتے ہین ؕ فتح ؕ یہہ اسپر کہ وہ ایمان لائے پہر منکر ہوگئے
پہر مہر ہوگئی اونکے دلپر اب وہ نہین بوجہتے ؕ مو ؕ یہہ اسواسطے ہے کہ منافق ایمان لائے ہین زبان سے
پہر کافر ہوئے دل سے جو ظاہر مین مسلمانون سے کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خلوت مین کافرون سے
کہتے ہین کہ ہم تمہارے دین پر ہین پہر سو مہر رکہی ہے خدا تعالے نے اونکی دلونپر پس وہ نہین سمجہتے خوبی او
بہلائی ایمان کی ؕ عہ ؕ تفسیر ذٰلِکَ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
یعنے یہہ قول جو شاہد ہے اوپر کہ وہ بدترین لوگون کے ہین اعمال مین بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان
لائے پہر کافر ہوئے یا اشارہ ہے طرف اوس چیز کے کہ بیان کیا گیا حال اونکے بیچ کذب اور نفاق کے

اور خبر دینے کے ساتھہ ایمان کے یعنی یہہ سب بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے یعنی بولے کلمہ شہادتکا اور کیا
اونہون نے جیسکہ کرتے ہین وہ داخل ہوئے ہین اسلام مین پہر کفر کیا یعنے ظاہر کیا کفر اپنا بعد اسکے ساتھہ
قول اپنے کے اِنْ کَانَ مَا یَقُوْلُہٗ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَنَحْنُ حَمِیْرٌ اور مانند اسکے یا بولتے ہین اپنا انکی بات مومنونکے
سامنے پہر بولتے ہین کفر کی بات نزدیک شیاطین اپنے کے ازراہ ٹہٹہا کرنیکے ساتھہ اسلام کے جیساکہ فرمایا
اللہ تعالے نے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا آخر آیتہ تک پس مہر کی گئی اونکے دلونپر یہانتک کہ نہین داخل
ہوتا ہے ایمان انکے دلونمین کسزای نفاق اونکیکے فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ یعنے پس وہ نہین سوجہتے ہین یا نہین
پہچانتے ہین صحتہ ایمان کی کہ ایمان ساتھہ زبانکے اور تصدیق بالقلب کے ہے نہ یہہ کہ جب وہ ملین
مومنون سے کہین ہم مومن ہین اور جب کافرونکے سردارونسے ملین کفر اپنا ظاہر کرین ۵ مدبحر ۵ وَ

اِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ
صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جب دیکہے تو منافقونکو متعجب کرے
تجکو بدن اونکے اور اگر کہین کان رکہے تو اونکی باتونپر گویا وہ لکڑیان ہین دیوار سے لگی رکہین جانتے ہین
ہر آواز تند کو ہلاک اپنے پردہ ہین دشمن پس ڈر اونسے لعنت کی اونکو خدا نے کہانسے پہرے جاتے ہین ۵ فدیم ۵
اور جب تو دیکہے اونکو خوش لگین تجکو اونکو ڈیل اور اگر بات کہین سنے تو اونکی بات کیسے ہین جیسے لکڑی
لگادی دیوار سے جو کوئی پکارے جانین ہم ہی پر بلا ہے وہی ہین دشمن اونسے بچارہ گردن مارے
اونکو اللہ کہانسے پہرے جاتی ہین ۵ شو ۵ اور جب دیکہتا ہے تو منافقونکو تو اچہے لگتے ہین تجکو ڈیل اور
صورت ظاہر اونکی اور جب کچہہ بات کہتے ہین تو تو سنتا ہے اونکی باتین اور اونکی قسمین سچ جانتا ہے اور وہ
دراصل ایسے ہین جیسے سوکہی لکڑیان دیوار سے لگی دہری ہوئی یعنے جیسے کاٹہ کی پتلیان ہین جو نہ
کچہہ سنین اور نہ بولین اور دیکہتے ہین گمان لیجاتے ہین اور سمجہتے اپنے دلون مین جو آواز سنتے کہ وہ انہین
پر ہے یعنے ایسے ڈرتے ہین جو آواز کسیکی سنتے ہین یہی سمجہتے ہین کہ ہمارا نفاق ظاہر ہوا یہی منافق
دشمن ہین اونسے مدمت رہ پرہیز کر انسے ہلاک کرے خدا تعالے اونکو کیسے پہرے جاتے ہین سیدہی
راہ سے اسلام کی ۵ عاتہ تفسیر ۵ جب تو دیکہے یہہ خطاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یا ہر مخاطب
کو آیا ہے کہ ابن ابی منافق اور اکثر منافق جسیم اور خوش شکل اور فصیح البیان تہے جب پیغمبر خدا کی مجلس مین
آتے اظہار اپنے ایمانکا کرتے حضرت اور مسلمان جو حاضر ہوتے خوش ہوتے اونکو دیکہہ کر اونکی باتین سنتے اور
پسند کرتے حق تعالی نے یہہ آیتہ اوتار کر اونکے احوال کی خبر دی اور چونکہ وہ خالی تہے ایمان اور خیر سے مشابہت
دی گئی اون لکڑیون کی ساتہہ کہ جو لگادی جاتی ہین دیوار سے اسلیئے کہ جب لکڑی لائق نفع کے ہوتی ہے
ہی لگائی جاتی ہے چہت یا دیوار وغیرہا کام کی جگہہ مین اور جو لائق نفع کے نہین ہوتی دیوار سے لگا کر
کہڑی کر دیتے ہین پس مشابہت دیئے گئے منافق ساتہہ لکڑی مذکور کے بیچ عدم انتفاع کے یا اسلیئے
مشابہت دی گئی کہ وہ پتلے ہین بلا ارواح اور جسیم ہین بلا عقل پس ڈر اونسے اور نہ مغرور ہو اونکی
ظاہر پر اور قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ بددعا ہے منافقونپر یا تعلیم ہے مومنون کے لیئے کہ یون بددعا کرین اونپر کہان سے

جو کچہہ کہ کہتے ہین محمد ہم تو بس ۱۲ وقولہ کانہم خشب الخ ... خشب دیوار کلام مستانف ۱۲ ... الثانی علیہم ... یحسبون کل صیحۃ ... اذا نادی مناد ... قال ہم العدو ... الاعداء العدو ... الداء الدوی ۱۲ ... اور دلمین نامرد

پہرے جاتے ہین یعنے کیونکر پہیر جاتے ہین حق سے یہہ تعجب ہے اونکی جہل اور گمراہی سے ۞ حل ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور جب کہا

جاوی منافقونکو آؤتا طلب بخشش کی کرے تمہاری پیغمبر خدا پہیرین سر اپنے کو اور دیکہے تو اونکو موہنہ پہیرتے ہین تکبر

کرتے ہوے ۞ فتح ۞ اور جب کہیے اونکو آؤ معافی کرداوی تمکو رسول الله کا مٹکاتے ہین اپنے سر اور تو دیکہے

رکتے ہین اور غرور کرتے ہین ۞ مو ۞ اور جب کہتے ہین منافقونکو کہ آؤ عاجزی کرو تو بخشوا دے تمکو خدا تعالے

سے پیغمبر خدا تعالے کا تب منافق سر اپنا پہیرتے ہین اور تو دیکہتا ہے اونکو جو کیسے اڑ رہی ہین اور نہین آتے گناہ

بخشوانیکو رسول الله کے پاس اور وہ غرور کرنیوالے ہین ۞ ع ۞ تفسیر جب منافقون نے آیۃ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

الخ سنی تو ابن ابی کو کہا کہ تیرے حق مین یہہ آیۃ اوتری ہے جا پیغمبر خدا کے پاس جا تا تیرے لیے بخشش مانگین

ابن ابی نے گردن پہیری اور کہا کیا چاہتے ہو محمد کو سجدہ کردون آیۃ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ الخ نازل ہوئی ۞ بحر ۞ سَوَآءٌ

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

یکسان ہے بیچ حق اس جماعت کے کہ بخشش طلب کریتو اونکے لیے یا بخشش نہ طلب کریتو اونکے لیے نہین بخشیگا خدا

اونکو تحقیق خدا راہ نہین دکہاتا ہے گروہ فاسقونکو ۞ فتح ۞ برابر ہے اونپر معافی چاہے تو اونکو یا نہ معافی چاہے ہرگز

نہ معاف کریگا اونکو الله مقرر الله راہ نہین دیتا بے حکمونکو ۞ مو ۞ برابر ہے اونپر کہ بخشوا تو یا نہ بخشوا اونکو ہرگز نہین

بخشیگا اونکو خدا تعالے بیشک خدا تعالے نہین راہ دکہاتا نیکی کی حکم نماننے والونکو ۞ ع ۞ تفسیر ہرگز نہین

بخشیگا اونکو یعنے جب تک کہ وہ نفاق پر ہین اور معنے یہہ ہین کہ برابر ہے اونپر بخشش مانگنی اور نہ مانگنی اسلیے

کہ وہ التفات نہین کرتے اوسکی طرف اور نہ اعتبار کرتے اوسکا بسبب کفر اپنے کے یا اسلیے کہ الله نہین بخشیگا اونکو ۞ لہ ۞

۞ مد ۞ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وہی ہین وہ کہ کہتے ہین اپنے یارونکو خرچ نکرو اوس جماعت پر

کہ نزدیک رسول خدا کے ہین یعنے فقراء مہاجرین یہانتک پراگندہ ہون اور خدا کے لیے ہین خزانے آسمان و زمین

کے ولیکن منافق نہین جانتے ۞ فتح ۞ وہی ہین جو کہتے ہین مت خرچ کرو اونپر جو پاس رہتے ہین

رسول کے جب تک کہ پہنڈ جاوین اور الله کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے لیکن منافق نہین بوجہتے

۞ مو ۞ یہہ منافق وہی لوگ ہین جو کہتے ہین آپسمین اپنے دوستونکو کہ کچہہ خرچ مدو اونکو جو پیغمبر خدا کے پاس ہین

جب تک کہ اون پاس سے جدا ہون ف اور الله کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے جو اوسیکا مال اور حکم

ہے سب زمین آسمان کے خزانون پر اس بات کو منافق نہین سمجہتے ۞ ع ۞ تفسیر الله کے ہین خزانے

الخ یعنے اوسیکے ہین رزق اور قسمتین پس وہ رزق دینے والا اونکا ہے زمین و آسمان سے اگرچہ مدینہ اہل

اونکو ولیکن منافق یعنے عبد الله اور جماعت اوسکی جاہل ہین نہین سمجہتے اوسکو پس واہی بکتے ہین بسبب بہکانے

شیطان کے ۞ مد ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ

الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہتے ہین منافق اگر پہر پہنچین ہم مدینہ میں

البتہ نکالدیگا بڑا بزرگ بڑے خوار کو مدینے سے یعنی تونگر اہل نفاق کے فقراء مسلمانونکو اور خدا کے لیے ہے

بزرگی اور اوسکے پیغمبر اور مسلمانونکے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ف ۲ کہتے ہین ہم البتہ اگر ہم پہر کے
مدینہ کو تو نکالدیگا جسکا زور ہے بیقدر لوگونکو اور زور اللہ کا ہے اور اوسکے رسول کا اور ایمان والونکا ولیکن منافق
نہین سمجھتے ف ۳ مو ۲ کہتے ہین منافق کہ اگر اس سفر سے مدینہ کو پہرین ہم تو مقرر نکالدے زور آور عزت والا
مدینہ سے خراب حالکو اور یہہ نہین جانتا کہ اور واسطے خدا تعالی کے ہی سب زور اور غلبہ و عزت اور اوسکے پیغمبر
ہے اور مومن زور آور اور صاحب عزت ہین لے پر منافق نہین جانتے اس باتکو ف ع ۲ تفسیر
وللہ العزۃ الخ یعنے غلبہ اور قوۃ اللہ کے لیے ہے اور اوسکے لیے کہ جسکو عزت دی اللہ اور تائید کرے اوسکی کہ وہ
رسول اللہ کا ہے اور مومن وہی مخصوص ہین ساتھ اوسکے جیسکہ ذلت اور خواری شیطان کے لیے ہے اور اوسکے
تابعین کے لیے کہ وہ کافر ہین اور منافق اور کسی صالحہ سے منقول ہے کہ وہ خراب حال تھی یعنے پہٹے پرانے
کپڑے پہنے ہوئے اور جب کسی نے طعن کیا اوسنے کہا کہ کیا نہین ہو نہین اسلام پر اور وہ ایسی عزت ہے کہ نہین ذلت
ہے ساتھ اوسکے اور ایسی تونگری ہے کہ نہین فقر ہے ساتھ اوسکے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ہے
کہ کسی نے اونکو کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ تم مین حقارت ہے اوہون نے کہا کہ نہ ولیکن عزت ہے اور پڑہی یہی
آیۃ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین الخ اور تفسیر معالم وغیرہ مین ہے کہ ابن ابی اور اور منافقون نے کہا کہ اگر ہم
غزوہ بنی مصطلق سے پہرین گے تو فقراء مہاجرونکو مدینہ سے نکالدین گے اور یہہ بھی کہا ہے مفسرون نے
کہ مراد اوس ملعون کی اعز سے ذات اپنی تہی اور اذل سے ذات مقدس آنحضرت کی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی مصطلق سے مراجعت کر کر نزدیک مدینہ کے پہنچے تو عبداللہ بیٹا
ابن ابی کا کہ مومن مخلص تہا سر راہ مدینہ پر کہڑا ہوا جب اونٹ اوسکے باپکا آیا اونٹ کو بٹہا کر اپنے باپ منافق
کو کہا کہ تجہے شہر مین نہین جانے دونگا جب تک کہ پیغمبر خدا اجازت نہ دیوین تو جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے
زیادہ تو ہی اور صاحب عزت سب سے زیادہ وہین پہر جب سواری حضرت کی آئی اور یہہ احوال معلوم کیا تب
حضرت نے فرمایا کہ شہر مین آنے دے تب بیٹے نے باپکو چھوڑا ف مدا ہجر ۲ تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ
اصل عزت موقوف ایمان پر ہے اگرچہ عوام کی نظر مین مومن ذلیل معلوم ہو لیکن چونکہ فائدہ دینی اسمین
حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی نظر مین بہی عزیز ہو حضرت یہہ دعا کرتے تہے اللہم اجعلنی صبورا واجعلنی شکورا

واجعلنی فی عینی صغیرا وفی اعین الناس کبیرا ط یایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم ولا
اولادکم عن ذکر اللہ ج ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخسرون ۝ ای مسلمانون مشغول نکرے
تمکو مال تمہارے اور فرزند تمہارے خدا کی یاد کرنے سے اور جو کوئی کرے یہہ کام پس وہ جماعت ہین زیان کار ۹
فتح ۲ ای ایمان والون نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہہ کام
کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے ف موضح ای وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو چاہئے کہ نہ بہلاوی اور نہ غافل
کرے تمکو مال تمہارا اور نہ اولاد تمہاری خدا تعالے کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا جو یاد خدا تعالے کی سے بہولے
تو پہر وہی لوگ نقصان مین ہونگے ف علہ تفسیر مال کا غافل کرنا یہہ ہے کہ اوسکی سعی اور تدبیر مین لگا
رہا کہین تجارت کر کر بڑہانے کی فکر مین ہے کہین بیچے لینے مین جانور وغیرہ کی وغیر ذلک اور اولاد کا غافل کرنا

یہہ کہ اونکی شادیون اور محبت مین آدمی اونکی یعنے کمانیکی فکر مین لگا رہا اور مراد خدا کی یاد سے پانچون نمازین ہین یا قرآن اور جو کوئی کرے یہہ کام یعنے دنیا کے دہندے مین لگا رہے اور دین سے غافل ہو تو وہی لوگ ٹوٹے مین ہین اپنی سوداگری مین کہ بیچا اونہون نے باقی کو یعنے آخرت کو بدلے فانی کے کہ دنیا ہے ف عہ تفسیر جاننا چاہیے کہ بعد ایمان کے رکن اعظم نماز ہے کہ جسکے ترک پر کیسی کیسی وعیدآئی ہین قرآن و حدیث مین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اور فرمایا کہ جنتی جو مجرمون سے پوچہینگے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ یعنے کس چیز نے داخل کیا تمکو دوزخمین تو وہ جواب دینگے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ یعنے نہین تہے ہم نماز پڑہنے والون مین سے اور نہین کہلاتے تہے ہم مسکین کو اور فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنے پس ویل ہے اون نمازیون کے لیے کہ اپنی نماز سے سہو اور غفلت کرتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز کو کافر فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ اور بہت حدیثون مین تارک نماز پر وعید آیا ہے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم تارک نماز کو کافر جانتے تہے اور قرآن کے پڑہنے اور عمل کرنیسے غفلت کرنا بہی بڑا ٹوٹا ہے مسلمانکو ان سبکا اہتمام کرنا ضرور ہے قرآن کے پڑہنے اور عمل کرنیکا بیان حدیثون سے بہت اوپر مذکور ہو چکا ہے اسلیے یہان نہین ذکر کیا وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور خرچ کرو تم اوسچیز سے کہ عطا کی ہے ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم مین سے موت پس کہے ای پروردگار میرے کاش کہ موقوف چہوڑتا تو مجکو ایک مدت تہوڑی تک تا صدقہ دیتا مین اور ہوتا مین صالحون سے ف فتح اور خرچ کرو کچہہ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسیکو تم مین موت تب کہے ای رب کیون نہ ڈہیل دی مجکو ایک تہوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا مین نیک لوگون مین ف مو تفسیر خرچ کرو مراد اس سے صدقے واجب ہین مانند زکوٰۃ وغیرہ کے پہلے اس کہ آوے کسیکو تم مین سے موت یعنے دیکہے علامتین موت کی اور معاینہ کرے اوسچیز کو کہ نا امید ہو اوسمین مہلت دینے سے اور دشوار ہو اوسپر خرچ کرنا اور ہوتا مین صالحون سے یعنے مومنون سے اور آیۃ مومنون کے حق مین ہے اور بعضون نے کہا منافقون کے حق مین ف مد ہوتا مین صالحون سے یعنے حج کرتا مین کہا ابن عباس نے کہ نہین تقصیر کرتا کوئی زکوٰۃ کے دینے مین اور حج کے ادا کرنے مین مگر کہ چاہتا ہے پہر نا دنیا مین وقت مرنیکے اپنے اور یہہ سبب دیکہنے احوال آخرت کے ہوگا ف جلالین مجرا وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ہرگز مہلت نہین دیتا خدا کسیکو جب آوے اجل اوسکی اور خدا خبر رکہنے والا ہے اوسچیز کی کہ کرتے ہو تم ف فتح اور ہرگز ڈہیل نہ دیگا اللہ کسی جی کو جب پہنچا وعدہ اوسکا اور اللہ کو خبر ہے اوسکی جو کرتے ہو ف مو اور ہرگز ڈہیل نہ دیگا خدا تعالے کسیکو جسوقت کہ آویگا وقت موت اوسکی کا اور خدا تعالے جانتا ہے اون چیزونکو اور اون کامونکو جو تم کرتے ہو بہلے یا برے ف عہ تفسیر یعنے جب جانا تمنے کہ تاخیر موت کی اپنے وقت سے ممکن نہین بلا شبہ وہ آنیوالی ہے اور اللہ تمہارے عملونکو جانتا ہے اونکی جزا سزا دیگا خواہ واجب ترک کیا ہو وغیر ذالک تو نہ باقی رہا مگر جلدی کرنے ادائے واجبات

مین اور مستعد رہنا واسطے ملاقات خدا تعالے کے ط **صلہ تنبیہ** حاصل یہہ کہ جو کچھہ کرنا ہے اب کرلے
جب وقت موت کا آپہنچتا ہے پھر پچھتائے کچھہ ہاتھہ نہین آتا سوای حسرت و افسوس کے جنکو اللہ تعالے توفیق
بخشتا ہے وہ پہلے آنے وقت موت کیلیے مستعد رہتے ہین کرنے بہلائیون کے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے علامت شرح صدر کی یہہ فرمائی ہے اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ **نکتہ** ایک محقق کہتے ہین کہ اس سورہ مین اشارہ ہے اسپر کہ مدعیان کاذب اگرچہ چرب
زبانیان اور چاپلوسیان رکہین محروم اور بعید خدا تعالے سے ہین اور اگر کوئی صادق اونکو حکم اخلاص اور
صدق کا کرتا ہے انکار کرتے ہین اور خرچ کرنے جان و مال کے سے بخل کرتے ہین اگر اس اخلاق سے باز آوین
دروازے غیب کے خزانون کے انکے دلون پر کہلین اور ساتھہ عزت خدا اور رسول اور نور معرفت کے معزز اور منور
ہون آے طالبان صادق بچنا ہے کہ تمکو مال اور اولاد ذکر اور مراقبہ خدا سے باز رکہین اور ٹوٹے مین ڈالین
مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا تا بقا باللہ کو پہنچو ط **مجرا** **سورۃ التغابن مدینہ** اس سورۃ کا نام سورہ
تغابن ہے اسلیے کہ اسمین ذکر روز تغابن کا یعنے قیامت کا ہے اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا
مکیہ ہے آیتین اسمین اٹھاران ہین اور رکوع دو اور کلمے دو سو سینتالیس[۲۴۷] اور حروف گیاران سو بائیس[۱۱۲۲]
اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ جمعہ کے اور سورہ منافقون کے بعد اسلیے لکہی گئی کہ سورہ منافقون کے
اخیر مین فرمایا لَا تُلْہِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور اسمین فرمایا اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور بہت مضمون کے
مین مناسبت ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ساتھہ پاکی کے یاد کرتے ہین خدا کو جو کچھہ کہ آسمانون ہین مین اور جو
کچھہ زمین مین ہین اوسیکے لیے ہے بادشاہی اور اوسیکے لیے تعریف اور وہ سب چیزون پر قادر ہے ط **فتح** پاکی
بولتا ہے اللہ کے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور اوسیکا راج اور اوسیکو تعریف ہے اور وہ ہر چیز
کر سکتا ہے ط **مو** ساتھہ تمام پاکیزگی اور ستہرائی کے یاد کرتا ہے خاص خدا تعالے کے تئین سب جو کچھہ ہے
آسمانون مین اور زمین مین اوسیکو یاد کرتا ہے لاشریک جانکر خاص وسیکو ہے سزاوار بادشاہی آسمان و زمین
کی اور اوسیکو سزاوار اسطرح کی تعریف اور وہی سب چیزون پر قدرت رکہنے والا ط **عہ** **تفسیر** لفظ لہ
جو اس آیۃ مین دونون جگہہ مقدم ہوئے فائدہ اختصاص ملک اور حمد کا ساتھہ اللہ عزوجل کے دیا اسلیے
کہ وہ پیدا کرنیوالا اور قائم کرنیوالا ہر چیز کا وہی ہے اور ایسیہی تعریف بہی اوسیکے لیے سزاوار ہے اسلیے کہ اصول نعمتون
کی اور فروع اونکا اوسی سے حاصل ہوے ہین اور اسپر اوسکے غیر کی بادشاہی پس مسلط کرنا اوسیکی طرف سے ہے
اور تعریف اوسکے غیر کی بہی اسلیے ہوتی ہے کہ نعمت اللہ کی جاری ہوئی ہے اوسکے ہاتھہ سے ط **مدلہ**
ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا تمکو پس
بعضے تم مین سے کافر ہین اور بعضے تم مین سے مؤمن اور خدا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو دیکھنے والا ہے ط **فتح** وہ
وہی ہے جسنے تمکو بنایا پہر کوئی تم مین منکر ہین اور کوئی ایمان دار اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ط **مو** وہی
ہے خدا تعالے جسنے پیدا کیا تمکو لیے دنیا مین رہنے والون پہر تم مین سے بعضو تمکو کافر کیا اور بعضو تمکو تم مین

سورۃ التغابن

مومن مسلمان کیا اور خدا تعالے جو کچھہ کہ تم کرتے ہوا ہی سب لوگون وہ دیکھتا ہی ہر ایک کو اوسکے کام کے موافق بدلہ دیگا ف ع ف تفسیر کافر ہین یعنے کرنیوالے کفر کے اور بعضے مومن یعنے لانے والے ایمان کے دلالت کرتا ہی اس معنی پر قول اللہ تعالی کا واللّٰہ بما تعملون بصیر یعنے وہ عالم اور بینا ہی تمہاری کفر و ایمان کا کہ جو وہ دونون تمہارے عمل سے ہین اور معنی یہہ ہین کہ وہی ہے کہ جسنے تفضل کیا تمپر ساتہہ اصل نعمتون کے کہ وہ پیدا کرنا اور موجود کرنا ہے عدم سے اور تہا واجب یہہ کہ ہوتے تم سب شکر گذار پس کیا حال ہوا تمہارا کہ متفرق ہوے تم جماعت جماعت پس بعضے تم مین کفر کرنیوالے ہوئے اور بعضے تم مین ایمان لانیوالے اور پہلے بیان فرمایا کفر کو اسلیے کہ وہ اغلب ہے اونپر اور اکثر ہے اونمین اور اسمین رد ہی اونکے قول کا کہ جو کہتے ہین کہ ایک منزل ہے درمیان دو منزلون کے یعنے کفر و ایمان مین ایک درجہ اور ہی کہ نہ اوسکو کفر کہتے ہین اور نہ ایمان یہہ عقیدہ معتزلہ کا ہے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ وہ ایسا ہی جسنے پیدا کیا تمکو پس بعضے تم مین سے کافر یعنے منکر پیدا کرنے کے ہین اور وہ دہریہ ہین اور بعضے تم مین سے ایمان رکہنے والے ہین اوسپر ف مد ف تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ حاصل کلام اسمین یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا کافر کو اور اوسکے کفر کو درحالیکہ فعل و کسب اوسکا ہی اور پیدا کیا مومن کو اور اوسکے ایمان کو درحالیکہ فعل اور کسب اوسکا ہی پس واسطے ہر ایک کے دونون فریقون مین سے کسب اور اختیار ہے اور کسب و اختیار اوسکا ساتہہ تقدیر خدا اور مشیت اوسکیکے ہی پس مومن بعد پیدا کرنے اللہ کے اوسکو اختیار کرتا ہے ایمانکو اسلیے کہ اللہ تعالے نے ارادہ کیا یہہ اوس سے اور مقدر کیا اوسکو اوسپر اور جانا اوسکو اوس سے اور کافر بعد پیدا کرنے اللہ تعالے کے اوسکو اختیار کرتا ہے کفر کو اسلیے کہ اللہ تعالے نے مقدر کیا یہہ اور جانا اوس کو اوس سے اور یہہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو چلا یہہ راہ پہنچا حق کو اور سالم رہا جبر و قدر سے ف مجر ف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

پیدا کیے آسمان و زمین تدبیر درست سے اور صورۃ بنائی تمہاری پس نیک بنائین صورتین تمہاری اور اوسکی طرف ہے بازگشت ف فتح ف بنائے آسمان و زمین سچی تدبیر سے اور صورۃ کہینچی تمہاری پہر اچہی بنائی تمہاری صورت اور اوسکی طرف پہر جانا ہے ف مو ف پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درست حکمت بڑی سے اور صورتین بنائی تمہاری پہر بہت خوب اور اچہی بنائین صورتین تمہاری پہر آخر کو تمہین اوسکی طرف پہرنا ہے ف ع ف تفسیر والارض بالحق یعنے زمین کو پیدا کیا حکمت کاملہ سے اور وہ یہہ ہے کہ کیا اوسکو جگہہ ٹہیرنے مکلفین کی تا علم و عمل حاصل کرین پس جزا دے اونکو اور صورۃ بنائی الخ یعنے کیا تمکو بہت اچہا سب حیوانون مین اور رونق دار بدلیل اسکے کہ انسان نہین تمنا کرتا ہے یہہ کہ ہو صورۃ اوسکے خلاف تمام اون صورتون کے کہ دیکہتا ہے اور منجملہ خوبصورتی اوسکیکے یہہ ہے کہ وہ پیدا کیا گیا راست قد نہ سر جہکا اور کہا حکما نے کہ دو چیزین ہین کہ نہین ہے انتہا اونکی یعنے بہلائی مین جمال اور بیان اور اوسکی طرف ہی بازگشت پس نیکیان کرو بحسب خوبصورتیون اپنے کے تا جزا نیک پاؤ ف مد ف يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

جانتا ہی اللہ جو کچھہ کہ آسمانون مین ہے اور زمین مین اور جانتا ہے جو کچھہ کہ پوشیدہ رکہتے ہو تم اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو اور اللہ جاننے والا ہے

ع سب جانورون سے انسان کی خلقت اچھی بنی ہے

سینون کی پوشیدہ باتونکو ؂ف ؂ جانتا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو
اور جو کھولتے ہو اور اللہ کو معلوم ہے جیونکی بات ؂مو ؂ جانتا ہی خداتعالے سب وہ چیز کہ آسمانون مین ہی اور
زمین مین ہے کچھہ اوس سے چھپا نہین اور وہ جانتا ہے وہ کام جو تم چھپے کرتے ہو اور وہ کہ آشکارا کرتے ہو سب
اوسی معلوم ہین بلکہ وہ خداتعالے جاننے والا ہی اون باتونکا اور خیالونکا جو سینون مین اور دلونمین ہے سبکے
اوس سے کچھہ چھپا نہین ؂ع ؂ تفسیر اول تو آگاہ کیا اللہ تعالے نے اسپر کہ جانتا ہون جو کچھہ کہ آسمانون
اور زمین مین ہے پھر آگاہ کیا جانتا ہون جو کچھہ کہ پوشیدہ اور ظاہر کرتے ہین بندے پھر آگاہ کیا کہ جانتا ہون
دلکی باتین حاصل یہہ کہ کوئی چیز کلیات و جزئیات سے اوس سے پوشیدہ نہین ہے پس حق اوسکا یہہ ہے
کہ ڈرے اوس سے اور جرات نکرے کسی چیز پر کہ مخالف اوسکی رضا کی ہو ؂ م ؂ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ کیا نہین آئی ہے تمکو خبر اونکی کہ کافر تھے پہلے آگے
پس چکھا وبال کار اپنا اور اونکے لیے ہے عذاب درد دینے والا ؂ف ؂ کیا پہنچا نہین تمکو احوال اون
لوگونکا جو منکر ہو چکے ہین پہلے پھر چکھی سزا اپنے کام کی اور اونکو دکھہ کی مار ہے ؂مو ؂ ای کیا نہین آئی
تم پاس خبر اون لوگون کی جو کافر ہوے اگلی نبیون کی امت پہلے تمسے جیسے اولاد قابیل کی اور قوم عاد اور
قوم ثمود اور قوم نوح نبی کی جو اونہون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کا کہا نمانا تو پھر اونہون نے چکھا عذاب
اپنے کامونکا دنیا مین اور واسطے اونکے ہے بڑا عذاب دکھہ دینے والا اوس جہان مین ؂ع ؂ تفسیر
یہہ خطاب ہے کفار مکہ کو کہ تمنے خبرین اگلی امتون کی نہین سنی ہین کہ بسبب اپنے کفر کے گرفتار دنیا اور آخرت
کے عذاب مین ہوے ہین پس عبرت کیون نہین پکڑتے ؂ ج ؂ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ یہہ عذاب
بسبب اسکے ہے کہ آتے تھے اونکے پیغامبر اونکے ساتھہ معجزون کے پس کہا کیا آدمی راہ دکھاوینگے ہمکو پس
کافر ہوے اور مونہہ پھیرے اور بے پرواہی کی خدا اور خدا تونگر ہے تعریف کیا گیا ؂ف ؂ یہہ اسپر کہ لاتے تھے اون
پاس رسول اونکے نشانیان پھر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سوجھاوینگے پھر منکر ہوے اور مونہہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی
کی اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیون سراہا ؂مو ؂ یہہ عذاب اونکے تئین اوس سبب سے ہے کہ تھے وہ لوگ
ایسے کہ آتے اون پاس پیغمبر بھیجے ہوئے خداتعالے کے ساتھہ معجزون روشن کے تب اون لوگون نے کہا
غرور سے اے کیا یہہ آدمی ہمین جیسے راہ خداتعالی کی بتاوینگے ہمکو جو خداتعالے نے اونکو وحی بھیجی پھر
کافر ہوے رسولونسے اور مونہہ پھیرا اونسے جو اونکی بات خاطر مین نلائے سو خداتعالے فرماتا ہے کہ بے پروائی
رکہتا ہے خداتعالے اونکی ایمان سے یعنے اگر وہ ایمان نہ لائے تو اپنا نقصان کیا خداتعالے کو کیا پرواہ ہے
اور خداتعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا بے نہایت تعریف کرنیوالونکی تعریف سے ؂ع ؂ زَعَمَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ دعوی کیا کافرون نے کہ اوٹھائے نجاوینگے کہہ ہان قسم پروردگار میرے کی البتہ اوٹھائے جاوگے
پھر خبر دیجاویگی تمکو اوس چیز کی کہ کرتے تھے اور یہہ خدا پر آسان ہے ؂ف ؂ دعوی کرتے ہین منکر کہ ہرگز او

ف ۱ وتكرير العلم في معنى تكرير الوعيد وكل ما ذكره بعد قوله فمنكم كافر ومنكم مؤمن في معنى الوعيد على الكفر وان كان ان يعصي الخالق ولا تكفر نعمته ۱۲ م
ف ۲ وكذلك اشارة الى ما ذكر من الوبال الذي ذاقوه في الدنيا وما اعلم من العذاب في الآخرة وكذا بانه بان الشان والحديث ۱۲ م
ف ۳ انكروا ان يكون الرسل للبشر ولم ينكروا العبادة للحجر ۱۲ م
ف ۴ عن الايمان ۱۲ م
ف ۵ اطلق ليتناول كل شيء ومن جملته ايمانهم وطاعتهم ۱۲ م
ف ۶ اي خلق ۱۲ م
ف ۷ على عبادة ۱۲ م
ف ۸ اي اهل مكة والزعم ادعاء العلم ويتعدى الى مفعولين تعدي العلم وقد ان لن يبعثوا ان مع ما في حيزه قائم مقام المفعولين وتقديره انهم لن يبعثوا قل بلى هو اثبات لما بعد لن وهو البعث وربي لتبعثن اكد الاخبار باليمين فان قلت ما معنى اليمين على شيء انكروه قلت هو جائز لان التهديد به اعظم موقعا في القلب فكانه قيل لهم ما تنكرونه كائن لا محالة ۱۲ م

.... اوٹہانا نہین تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی بیشک تمکو اوٹہانا ہے پہر تمکو جتانا ہے جو تمنے کیا اور یہہ اللہ پر آسان ہے ؒ موضح ؒ سمجھتے تہے وہ لوگ جو کافر ہوے اپنے دلونمین کہ ہرگز نہ اوٹہین گے گورون سے مرکر یعنی قیامت پر یقین نہ لاتے تہے کہہ کہ ہان قسم ہے پروردگار میرے کی کہ البتہ مقرر اوٹہو گے تم گورون سے قیامت کے دن پہر تم البتہ خبر دئے جاؤ گے یعنے تمکو خبر دیوینگے ساتہہ اون کامونکے جو تمنے کیے ہین دنیا مین اور اونکا حساب ہوگا اور بدلہ ملیگا ہر ایک کو اور یہہ اوٹہانا اور حساب اور نیکی بدی کا بدلہ دینا خدا تعالے پر بہت آسان ہے سہل ؒ ع ؒ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ پس ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر کہ بہیجا ہے ہمنے یعنے قرآن اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ؒ فتح ؒ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس نور پر جو ہمنے اوتارا اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے ؒ موضح ؒ پہر ایمان لاؤ ساتہہ خدا تعالے کے اور اوسکے بہیجے ہوے پیغمبر کے اور ساتہہ اوس نور کے جو بہیجا اپنے پیغمبر پر کہ وہ قرآن ہے ان سبکو سچ جانو دل کے یقین سے اور جانو کہ جو کچہہ تم کرتے ہو خدا تعالے اوس سے خبردار ہے ؒ ع ؒ تفسیر رسول سے مراد محمد علیہ السلام ہین اور نور سے قرآن اسلیے مراد ہے کہ وہ بیان کرتا ہے حقیقت ہر چیز کی پس راہ ملتی ہے اوس سے جیسکہ نور سے اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے پس نگاہ رکہو اموراپنے ؒ مدا ؒ یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ط وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ خبر دیجاویگی تمکو اوس وقت کہ جمع کرے تمکو روز قیامت مین وہ روز روز ظہور غضب بعض کا بہ نسبت بعض کے ہوگا اور جو کہ ایمان لاوے خدا پر اور کرے کار شائستہ دور کرے اوس سے جرم اوسکے اور داخل کریگا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہین گے اونمین ہمیشہ یہہ ہے مطلب پانی بڑی ؒ فتح ؒ جسدن تمکو اکہٹا کریگا جمع ہونیکے دن وہ دن ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کام بہلا اوتارے اوس سے اوسکی برائیان اور داخل کرے اوسکو باغونمین نیچے بہتی ندیان رہا کرین اونمین ہمیشہ یہہ ہے بڑی مراد ملنی ؒ موضح ؒ جسدن کہ اکہٹا کریگا تمکو خدا تعالے واسطے اوسکے جو مقرر ہے واسطے دن اکہٹا ہونیکے ہے یعنے حساب کے واسطے اوسدن سب دیو اور آدمی اور پری فرشتے سب اکہٹے ہونگے سو وہ دن ہے نقصان اور افسوس کا اوسدن کافر اپنے نقصان پر واقف ہوکر افسوس کرینگے جو مکان بہشت مین کافرون کے مسلمانونکو ملینگے اور مکان دوزخمین جو مومنون کے ہین کافرونکو ملینگے تو بڑا افسوس اور نقصان ہوگا کافرون کو ؒ ع ؒ تفسیر ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ وہ دن غبن کہانیکا ہے یعنے روز قیامت روز تغابن ہے کہ کافر غبن اپنا بسبب کفر کے اور مومن بسبب تقصیر کے بہلائیون مین مشاہدہ کریگا لیکن مومن بہشت مین اور کافر دوزخمین جاوین گے جیساکہ فرماتا ہے اللہ تعالے وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ الخ ؒ ملحہ ؒ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور ساتہہ جہوٹ کے نسبت کیا ہماری آیتونکو وہ جماعت اہل دوزخ ہین ہمیشہ رہین گے وہان اور بُری جگہہ ہے دوزخ ؒ فتح ؒ اور جو منکر ہوے اور جہٹلائین ہماری باتین وہ ہین دوزخ والے

رہا کرینگے اوسمین اور بری جگہہ پہنچے ف مو ط اور وہ لوگ جنہون نے نمانا حکم خداتعالے کا اور جہٹلایا ہماری قرآن کی آیتون کو وہی لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین ہمیشہ رہینگے وہ دوزخ مین اور بہت بری جگہہ ہے دوزخ جا رہنے کو ط ع ط مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ط وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ه نہین پہنچتی ہے کوئی مصیبت مگر خدا کے حکم سے اور جو کوئی رجوع کرے خدا کیطرف راہ دکہاوے اوسکے دلکو اور خدا ساتہہ ہر چیز کے دانا ہے ط فتح ط نہین پڑے کوئی تکلیف مین بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر راہ بتادے اوسکے دلکو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ط مو ط نہ پہنچے کسی شخص کو کسی طرح کی مصیبت مگر ساتہہ مرضی اور حکم خداتعالے کے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے خداتعالے پر تو راہ پاتا ہے دل اوسکا جو سمجہتا ہے کہ یہہ مصیبت خداتعالے کیطرف سے ہے اوسمین صبر کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اس مصیبت مین کچہہ کسیطرح کی بہلائی ہے اور خداتعالے سب چیز سے واقف ہے صبر کرنیسے بہی اور بے صبر کرنے سے بہی ہر ایک کو ویسہی بدلہ ہے ط ع ط تفسیر کوئی مصیبت یعنے سختی اور بیماری اور موت گہر والونکی یا کوئی چیز کہ باعث ہو مرض و موت کی مگر خدا کے حکم سے یعنے اوسکے علم اور تقدیر اور مشیت سے گویا کہ اوسنے حکم کیا مصیبت کو کہ پہنچے اوسکو اور راہ دکہائی اوسکے دلکو یعنے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے وقت مصیبت کے یا کہولے اوسکے دلکو واسطے زیادہ طاعت اور خیر کرنیکے یا راہ دکہاوے اوسکے دلکو اسبات کی کہ جانے اوسکو کہ جو کچہہ پہونچی اوسکو مصیبت نہین تہی کہ نہ پہنچے اوسے اور جو مصیبت کہ نہ پہنچی اوسکو نہین تہی کہ پہنچے اوسکو اور کہا مجاہد نے اگر مبتلا ہو بلا مین صبر کرے اور اگر کچہہ دیا جاوے شکر کرے اور اگر ظلم کیا جاوے بخش دیوے یعنے ان چیزونکی راہ بتاتا ہے اوسکے دل کو ط مدارک ط وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ج فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ه اور فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمان برداری کرو رسول کی پس اگر موہنہ موڑو پس سوا اسکے نہین کہ ہمارے پیغمبر پر پیغام پہنچانا ظاہر ہے ط فتح ط اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پہر اگر تم موہنہ موڑو تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پہنچا دینا کہولکر ط مو ط اور تابعداری کرو خداتعالی کی حکم کی اور تابعداری کرو پیغمبر کی یہی بہتر ہے تمکو پہر اگر پہر وگے حکم ماننے سے تو پہر مقرر ہمارے پیغمبر پر حکم پہنچا دینا ہی ہے اگر تم مانوگے تو تمہارا بہلا ہے نمانوگے تو تمہارا ہی پیغمبر کا ذمہ کچہہ نہین سوا حکم پہنچانے کے ط ع ط اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ط وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ه خدا کوئی معبود نہین ہے مگر وہ اور خدا پر چاہیے کہ توکل کرین مومن ط فتح ط اللہ اوس بن کسیکی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیئے کہ بہروسا کرین ایمان والے ط مو ط خداتعالی ہی ہے لائق بندگی کرنیکے جو نہین سوا اسکے جسکی بندگی کیجیے مگر وہی خداتعالی ہے جو اوسکی بندگی کیجیے اور اوپر خداتعالی ہی کے چاہیے کہ بہروسا کرین مسلمان درست اعتقاد اور سارے کام اپنے اوسیکو سونپ دین ط ع ط تفسیر اللہ تعالے نے رغبت دلائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو توکل کرنیکے اوپر تا کہ مدد کرے اونکی اوپر اوس شخص کے کہ جہٹلایا اونکو اور موہنہ موڑا اونسے ط مد ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ط وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ه ای مسلمانون تحقیق بعضی بیویان تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین بیچ حق تمہارے پس

سلہ یعنی اسکی کہ یقین کرے کہ جو کچہہ کہ مقدر ہی ہوناہے اور مطمئن ہوجاوے ۱۲ جلالین فت ۲ راہ بتادے صبر کی ۱۲ منہ

سلہ ۳ قولہ فاحذروھم بعضہم للعدو او للازواج والاولاد جمیعا ای لا تامنوا ان یولاد او لایحملون من عدوتکم او تمنیتکم علی حذرفلا تخفوا عنہم اذا علمتم منہم عداوۃ ولم یکن ... ان تعفوا عنہم وشرہم وان ... بخلہا وتصفحوا الی صوا عن التوبیخ وتعفروا تستروا ذنوبہم فان اللہ غفور رحیم یغفر لکم ذنوبکم ویکفر عنکم ۱۲

ڈرو تم اونسے یعنی اس سے کہ نامردی پر باعث ہہرن اور اگر درگذر کرو تم اور موہنہ پہیر دو تم اور بخشو تم پس تحقیق خدا
بخشنے والا مہربان ہے ف اے ایمان والو بعضی تمہاری جورو ین اور اولاد دشمن ہین تمہاری سو اون سے
بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے خلاصہ مو اے وہ لوگو جو ایمان لائی ہو بعضی
جورو ین تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین تمہاری واسطے دین کے پہر حذر کرو اور پرہیز کرو اون سے اون کے
رونے اور زاری کرنے پر فریفتہ نہو اور وطن چھوڑنا خدا تعالے کی راہ مین نچھوڑو ع تفسیر یعنی بیویان
تمہاری بعضی بیویون مین سے وہ بیویان ہین کہ دشمنی رکہتی ہین اپنے خاوندون سے اور لڑتی جھگڑتی ہین اور
بعضی اولاد مین سے وہ اولاد ہین کہ دشمنی رکہتی ہین اپنے بابون سے اور نافرمانی کرتی ہین اونکی پس ڈرو تم
اونسے اور اونکے فریب پر فریفتہ نہو اور بسبب اطاعت اور موافقت اونکی ہجرت اور اعمال شرعیہ باز نرہو ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک جماعت سے مسلمانون مین سے بعد ہجرت کرنے پیغمبر خدا کے ارادہ ہجرت کا
مدینہ کیطرف کیا بیویان اور اولاد اونکی مانع آئین اور کہا ہمنے او پر اسلام لانے تمہارے صبر کیا لیکن تمہارے
فراق پر صبر کر نہین سکتے اون مسلمانون نے بہی بسبب شفقت اونکے ہجرت ترک کی یہہ آیۃ نازل ہوئی
اور بعد مطلع ہونیکے اس آیت پر ہجرت کی اور مدینہ مین آنکر اور یارونکو دیکہا کہ علم اور فضل کو پہنچے ہین اونہون نے
ارادہ کیا کہ اپنی بیویون اور اولاد سے شفقت قطع کرین اور سزا دین اونکو قول خدا تعالی وان تعفوا الخ سنکر
باز رہے انقطاع سے مدعجز اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝
سوا اسکے نہین کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری امتحان ہین اور خدا نزدیک اوسکی ہے مزدوری بڑی ف
تمہاری مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے نیگ بڑا مو منفرد مال تمہارا اور فرزند
تمہارے آزمایش ہین تو معلوم کرین جو کون تم مین سے حق ادا کرتا ہے اور کون محبت مال اولاد کی زیادہ
رکہتا ہے محبت الٰہی سے اور کون خدا تعالی کی محبت مین صرف کرتا ہے اور خدا تعالی ہے جو اوسکے پاس ہے
سب چیز کی مزدوری اور بدلے سب کامون کے جسپر محبت خدا تعالی کی اور اوسکی زیادہ ہوگی اوسے ویسا
ہی بدلہ ملیگا ع تفسیر فتنہ بلا اور محنت ہے اسلیے کہ وہ ڈالتے ہین گناہ اور عذاب مین اور نہین ہے
کوئی بلا بہت بڑی گناہ اور عذاب سے مزدوری بڑی یعنی بہشت آخرت کے اور یہہ بہت بڑی چیز ہے منفعت
تمہاری سے ساتھ مال اور اولاد کے مد فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا
لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس ڈرو تم خدا سے اوسیقدر کہ ڈر سکو اور سنو
اور فرمان برداری کرو اور خرچ کرو بہتر ہوویگا واسطے جانون تمہاری کے اور جو کوئی بچایا گیا بخل نفس
اپنے سے پس وہ جماعت وہی ہین چھٹکارہ پانیوالے ف سو ڈرو اللہ سے جہانتک سکو اور سنو اور مانو
اور خرچ کرو اپنے بہلے کو اور جسکو بچا دیا اپنی جی کے لالچ سے وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے مو اور ڈرو خدا تعالے
سے جسقدر ڈر سکو اور سنو حکم خدا تعالے کا اور تابعداری کرو اوسکی حکم کی اور خرچ کرو مال اچھی سے اچھا خدا تعالے کی
راہ مین واسطے اپنی ذاتون کے جو فائدہ اور نفع اوس مال خرچ کرنیکا تمہین ہوگا اور جو کوئی بخیلی نفس
کی کیسے یعنے خدا تعالے کی راہ مین تنگی اور بخیلی نکرے اپنے نفس پر غالب آوے پس وہی لوگ ہین چھٹکارہ

پائی ہوئے دنیا کی بہاردن سے اور اوس جہان کے عذابون سے **قطعہ** تفسیر اور بات سنو یعنی جو کچھ کہ نصیحت
کیی جاتی تمکو اوسکو سنو اور فرمانبرداری کرو بیچ اوس چیز کی کہ حکم کیا جای تمکو اور منع کیا جای تمکو اوس سے اور خرچ کرو یعنے اون چیزون
کو جب تمہیں خرچ کرنا ہیں اور جو کوئی بچایا گیا بخل نفس اپنے سے یعنے زکوۃ اور صدقات واجبہ ادا کئے **ملا** وَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا
وَاَنْفِقُوا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ یعنے سنو اور حکم بجا لاؤ اور خرچ کرو بہتر کو واسطے نفسون اپنے کے یعنی کلام آلہی سنکر اطاعت
اوسکی کرو اور تقوی اختیار کرو جسقدر رکہہ سکو اور بہترین مال اپنے راہ خدا مین خرچ کرو تا ثواب اوسکا تمکو ملے اور
کہا ہے علماء نے کہ یہہ آیت نسخ کرنیوالی حکم آیت وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ کی ہے **بحر** **تنبیہ** ڈرنا خدا تعالی سے
مختلف ہوتا ہے بعضے بہت ڈرتے ہین اور بعضے تہوڑا کاملین کے ڈرنیکی ایک **حکایت** سنو عبد الرحمن بن مہذب
کہ بڑے اولیاء اللہ سے ہین نقل کرتے ہین کہ ایکدن گذرا مین ایک بازار مین کہ جہان غلام بکتے تہے پس پایا مینے دلال
کو کہ پکارتا ہے ایک غلام پر کہتا ہے کہ بیچتا ہون مین اوسکو باوجود عیبدار ہونے اسکیکے پس کہا مینے دلال سے کیا عیب ہے
اس غلام مین کہا اوسنے اے صاحب میرے اس غلام ہی سے پوچہو پس نزدیک گیا مین اوس غلام کے اور کہا کیا عیب ہے
تجہمین اوسنے کہا کہ ای سردار میرے عیب تو مجہہ مین بہتیرے ہین اور یہہ نہین جانتا ہون کہ ساتہہ کس عیب کے مشہور کیا
ہے مجکو پہر کہا مینے دلال سے کہ بتا مجکو کہ کیا عیب ہے اس غلام مین پس کہا دلال نے کہ اسکو بیماری جنون کی ہے
پہر کہا مینے غلام سے کیونکر ہوتا ہے تجکو یہہ جنون ہر سال مین ہوتا ہے یا ہر مہینہ مین یا ہر ہفتہ مین یا ہر روز پس کہا
اوسنے کہ اے صاحب میری جسوقت کہ غالب ہوتی ہے مجہپر بیماری محبت آلہی کی دلپر سرایت کرتی ہے اعضا مین
اور جب غالب ہوتی ہے ہاتہہ پانون پر پہیل جاتی ہے چادر محبت کی تمام بدن پر چہائی رہتی ہے عقل بسبب
یاد کرنے حبیب کے پس پیدا ہوتا ہے دلپر استغراق اور بدن پر سکون یعنی بدن بے حس و حرکت ہو جاتا ہے پس
اعتقاد کرتے ہین جاہل اوسکو جنون کہا عبد الرحمن نے پس جانا مینے کہ یہہ غلام اولیاء اللہ سے ہے پس کہا مینے
دلال سے کہ کیا مول ہے اس غلام کا پس کہا دلال نے کہ دو سو درہم پس کہا مینے کہ تیس درہم اور تجکو دونگا پہر تول
دیا مینے اوسکو مول اور لیا مینے غلام اور لایا مین اوسکو طرف گہر کے پہر حکم کیا مینے اوسکو گہر مین جانیکا پس انکار کیا اوسنے
اور کہا ای مالک میرے کیا تمہارے اہل و عیال بہی ہین پس کہا مینے ہان پس کہا غلام نے کہ کون دیکہہ سکتا ہے غیر
محرم کو پس کہا مینے اوسکو مباح کر دیا مینے تیرے لیے یہہ پس کہا اوسنے معاذ اللہ یعنے کیونکر ہو سکتا ہے کہ شرع کی حرام
چیز مباح ہو ولیکن جو کام آپکے ہین مین سر انجام کرونگا اوس حال مین کہ دروازہ پر بیٹہا رہون کہا عبد الرحمن نے پہر
سکوت کیا مینے اوس سے اور چہوڑ دیا اوسکو اوسکے اختیار پر پہر لایا مین واسطے اوسکی کہانا صبح کا پس کہا اوسنے کہ مین
روزہ دار ہون پس ٹہیرا رہا وہ نزدیک میرے گہر کی دہلیز مین پس نکلا مین طرف اوسکی آدہی راتکو پس پایا مینے
اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہوا اور بجا لاتا اوسنے آنا میرا پس جب فارغ ہوا وہ نماز اپنی سے سجدہ کیا اور رویا اور رونا بہت پس سنا
مینے اوسکو کہ کہتا ہے اپنی مناجات مین اِلٰهِيْ اَغْلَقَتِ الْمُلُوْكُ اَبْوَابَهَا وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلسَّائِلِيْنَ اِلٰهِيْ غَارَتِ النُّجُوْمُ
وَنَامَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِلٰهِيْ فُرِشَتِ الْفُرُشُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهٖ وَاَنْتَ حَبِيْبُ
الْمُتَهَجِّدِيْنَ وَاَنِيْسُ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ اِلٰهِيْ اِنْ طَرَدْتَنِيْ عَنْ بَابِكَ فَاِلٰى بَابِ مَنْ اَلْتَجِيْ اِلٰهِيْ اِنْ قَطَعْتَنِيْ عَنْ جَنَابِكَ فَاِلٰى جَنَابِ
مَنْ اَلْتَجِيْ اِلٰهِيْ اِنْ عَذَّبْتَنِيْ فَاِنِّيْ مُسْتَحِقٌّ لِلْعَذَابِ وَالنِّقَمِ وَاِنْ عَفَوْتَ عَنِّيْ فَاَنْتَ اَهْلُ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ **پہر** اوٹہا سجدہ سے

اور اودہاکے دونون ہاتہہ اپنے اور کہا یا سیدی یا مخلص العارفون و یا مفضلک تجا الفضل الرجون و برحمتک امات المقصرون یا جمیل العفو ادفنی برد عفوک و حلاوۃ مغفرتک فان لم اکن اہلاً لذٰلک فانت اہل لذٰلک یا من ہو اہل التقویٰ و اہل المغفرۃ کہا عبدالرحمن نے پس چلا گیا مین اپنے گہر مین اور نہ تشویش ڈالی مینے اوسکو پس جب صبح ہوئی نکلا مین طرف اوسکے اور سلام کیا مینے اوسکو اور کہا مینے اوسکو کہ کیونکر سویا تو آج کی رات پس کہا اوسنے ای مالک میری کیا سوتا ہی ہے وہ شخص کہ ڈرتا ہے آگ جہنم سے اور پیش ہونیسے پادشاہ جبار کے اور خبر سے قیامت کو گناہون پر پہر رویا رونا بہت پس کہا مینے اوسکو کہ تو آزاد ہے اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے پس رویا وہ اور کہا ای مالک میرے تہا میرے لیے دو ہرا ثواب ثواب بندگی خدا کا اور ثواب تیری خدمت کا اب جاتا رہا مجہسے ایک ان دونو کا یعنے ثواب تیری خدمت کا آزاد کرے تجکو اللہ گرمی آگ جہنم کی سے کہا عبدالرحمن نے پس دینے لگا مین اوسکو کچہہ خرچ پس انکار کیا اوسنے اوسکی قبول کرنیکا اور کہا کہ متکفل رزق کا زندہ ہی کہ نہین مریگا پہر نکلا پریشان حال جدہر مونہہ اوٹہا نہین جانتا مین کہ کہان چلا گیا ۞ روضۃ الریاحین فی مناقب الصالحین ۞ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۙ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۞ اگر قرض دو خداکو قرض حسنہ دو چند اوسکا دیویگا تمکو اور بخشیگا تمکو اور خدا قدر شناس بردبار جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا غالب باحکمت ۞ **فـ** ۞ اگر قرض دو اللہ کو اچہی طرح قرض دینا دوگنا کردے تمکو اور تمکو بخشے اور اللہ قدردان ہے تحمل والا جاننے والا چہپے اور کہلے کا زبردست باحکمت ۞ **مو** ۞ اور قرض دو خداتعالی کو جو اوسکی راہ اوسکی محبت سے خرچ کرو قرض دینا اچہی طرح دلکی خوشی سے بغیر احسان رکہے تو زیادہ کرتا ہے خداتعالے واسطے تمہارے اوس تہوڑی دیے کو دس حصہ بلکہ زیادہ اوس سے اور بخشی واسطے تمہاری گناہ تمہارے کیے ہوئے پہلے اور خداتعالے جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالونکو شکر کرنیوالے وہ لوگ ہین جو خداتعالی کی راہ خیرات کرین بغیر غرض کے اور خداتعالے تحمل کرنیوالا ہے جو بخیلی کرنیوالونکو جلد سزا نہین دیتا جاننے والا ہے چہپے کامونکا اور ظاہر کامونکا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا ۞ **تفسیر** ۞ مراد قرض حسنہ سے یہہ ہے کہ بدد دے اچہی نیت اور اخلاص سے دو چند دیتا ہی یعنے ایک کا ثواب دس حصہ اور سات سو حصہ دیتا ہے اور بڑہاتا ہی جسقدر چاہتا ہے قدرشناس ہے کہ قبول کرتا ہے قلیل اور دیتا ہے اوسپر ثواب جزیل بردبار ہے کہ درگذر کرتا ہے بخیل کے گناہ سے یا کئی حصہ ثواب دیتا ہے صدقہ کا اوسکے دینے والیکو اور نہین جلدی کرتا عذاب دینے مین صدقہ نہ دینے والیکے لیے جاننے والا چہپے کا یعنے جانتا ہے جو کچہہ کہ پوشیدہ ہین بہید لوگونکے اور کہلے کا یعنے جانتا ہے اون چیزونکو کہ ظاہر ہین ۞ **مد** ۞

سورۃ الطلاق مدنیۃ

اس سورۃ کا نام سورہ طلاق ہی اسلیے کہ اسکے اول ہی مین ذکر طلاق کا ہے اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا مکیہ ہے آیتین اسمین بارہ ۱۲ ہین اور رکوع ۲ دو اور کلمے دوسو اٹہانوین اور حروف باران سو سینتیس ۱۲۳۷ اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ دہر کے اور بعد سورہ تغابن کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسمین ذکر ہی آخرت کے ٹوٹے کا اور اوسمین ذکر ہے دنیا اور آخرت کے ٹوٹیکا کہ بسبب طلاق کے دنیا اور آخرت کا نقصان ہی اور بہت مضمون مناسب ہین آپسمین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمۡ ۚ

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَ
مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ اے نبی
کہہ اپنی امت کو جب ارادہ کرو طلاق دینے کا بیبیونکو پس طلاق دو انکو بیچ اول عدۃ اونکیکے یعنی اوس طہر مین کہ
جماع نکیا ہو اور شمار کرو عدۃ کو اور ڈرو خدا پروردگار اپنے سے نکال ندو اونکو اونکے گہرون سے اور چاہیے کہ وہ بہی باہر
نہ نکلین مگر یہہ کہ عمل مین لاوین کام بیحیائی ظاہر کو اور یہہ حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور جو کوئی تجاوز
کرے خدا کے حدون سے پس تحقیق ظلم کیا اوپر جان اپنے کے کوئی شخص نہین جانتا ہے شائد کہ خدا پیدا کرے بعد
طلاق کے کوئی کام یعنے موافقت پیدا ہو اور رجوع کرے واللہ اعلم **فـ** اے نبی تم طلاق دو عورتونکو تو اونکو
طلاق دو اونکی عدت پر اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا مت نکالو اونکو اونکے گہرون سے اور
وے بہی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی اور یہہ حدین ہین باندہی اللہ کی اور جو کوئی بڑہے اللہ کی حدون سے
برا کیا اوسکا اونسنے خبر نہین شاید اللہ نیا نکالے اس پیچہے کچہہ کام **مو** اے پیغمبر کہہ مسلمانونکو کہ جب تم طلاق اپنی
جورون کو دیا چاہو تو طلاق دو بیچ وقت پاک ہونے کے حیض سے اور حیض کے دنون مین طلاق ندو اور پہر جب
طلاق دیچکو تو گنون عدت کے دنون کو اور ڈرو خدا تعالے سے جو پروردگار تمہارا ہے حکم ماننے مین یعنے حکم
مانوگے تو تمپر عذاب ہوگا اور جب طلاق دیچکو تو باہر نہ نکالدو اونکو اونکے گہر ونسے اور وہ عورتین طلاق پائی
ہوئیان بہی نہ نکلین اپنے گہرون سے مگر وہ کہ آوین وہ عورتین ساتہہ کام بد کے کہلے ہوے جیسیکہ بدکاری
یا چوری کرین تب نکالو گہرسے تو مضائقہ نہین یہہ حکم حدین خدا تعالی کی ہین اور جو کوئی گذر جائیگا یعنے
بجا لاویگا خدا تعالی کی حدون کے تئین تو پہر مقرر ستم کیا اوسنے اپنے اوپر آپ نہین جانتا تو اے طلاق دینے والے
یا نہین جانتا کوئی کہ شاید خدا تعالے پیدا کرے اور ظاہر لادے بعد اس طلاق دینے کے کوئی کام جو شاید مرد طلاق دیکر
پچہتاوے کہ کیون مینے طلاق دی یا محبت جورو کی غلبہ کرے تو پہر رجوع کرے پہلے عدت کے تمام ہونیسے **ع**
تفسیر نکال ندو یہانتک کہ تمام ہو عدت اونکی اونکے گہرون سے یعنے اونکی رہنے کی جگہہ سے کہ جہان رہتین
تہین پہلے عدت کے کہ وہ گہر جاوند کے ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ سکنی واجب ہے یعنے عدت تک اوسکے لئے
گہر رہنے کیلیے مقرر کرنا واجب ہے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہا دے کہ فلانیکے گہر مین نہین داخل
ہونگا اور پہر اوسکے رہنے کے گہر مین داخل ہوا اگرچہ ملک اوسکی نہو تو حانث ہوگا یعنے قسم ٹوٹی اور کفارہ قسم کا لازم آیا
اور معنی نکالنے کے یہہ ہین کہ نہ نکالین اونکو خاوند غصہ ہوکر اونپر اور مکروہ جانکر اونکے رکہنے کو اور بسبب حاجت اپنے کے
مکانون کے اور یہہ کہ نہ اذن دین بیبیونکو نکلنے کا جو وقت کہ طلب کرین وہ نکلنا یہہ فرمایا واسطے آگاہ کرنے اسکے
کہ اونکے اذن کو نہین اثر ہے بیچ رفع منع کے اور وہ بہی نہ نکلین آپ اگر چاہین یہہ مگر جو کرین صریح بیحیائی کہ وہ
زنا ہے یعنے مگر یہہ کہ زنا کرین پس نکالی جاوین واسطے قائم کرنے حد کے اونپر اور بعضون کہ نکلنا اونکا پہلے تمام
ہونے عدت کے فاحشہ ہے بنفسہ اور یہہ یعنے احکام مذکورہ اور ایک معنی لاتدری کے یہہ ہین کہ نہین جانتا تو اے مخاطب
اور کوئی کام کہ پہر جاوے دل اوسکا بغض سے طرف محبت کی اور بیزاری سے طرف رغبت کی اور عظمت طلاق سے
طرف ندامت کے اوسپر رجوع کرے اوس سے اور معنی یہہ ہین کہ پس طلاق دو اونکو وقت عدت اونکی اور شمار کرو

ف طلاق دو وقت پاک ہونے تین حیض ہین جن میں کہ بچہ دو کرے یا جن سے جماع نکیا ہو اور اس پاکی میں نزدیکی نکی ہو اور جس طہر میں وقت بچہ نہیں طلاق دے کر وقت اوسی کر جن عدت پوری کرے تک آپ نکالے نکلیں یہہ نکلنا بیحیائی ہے یہہ فرمایا کہ شاید پہر دونوں میں ملاپ ہو جاوے اللہ پہیر کا کام تکالے ۱۲ منہ **ع** دریغت ایہن لا تضاربیھا من ابن حبانی

کو اور نہ نکالدو اونکو اونکی گھرون سے شاید تم نادم ہوؤ پس رجوع کرو ﴿ف ۱﴾ اے پیغامبر الخ یعنی جب کوئی مومن چاہے کہ عورت مدخولہ اپنی کو طلاق دے اور وہ عورت حاملہ اور آئسہ نہو تو چاہیے کہ طلاق اوس طہر مین دے کہ جماع نکیا ہو کہ طلاق سنی یہی ہے اور ظاہر مین خطاب پیغمبر خدا کو ہے اور مراد امت اونکی ہی اور جو طلاق کہ طہر مین بعد جماع کے یا حالت حیض مین دیوے بدعی اور مکروہ ہے اگرچہ پڑجاتی ہے لیکن عورت پر دشواری ہوتی ہے اسلیے کہ بیچ اون ایام طہر کے نہ شوہر والی اور نہ معتدہ رہتی ہے اور بعد حیض آیندہ کے عدت گنی جاتی ہے اور منقول ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض مین طلاق دی تہی جب عمر رضی اللہ عنہ نے حکم اوسکا رسول علیہ السلام سے پوچہا فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم کر کہ رجوع کرے اور جب حیض آیندہ آوے اور اوس سے پاک ہووے اوس طہر مین بغیر اسکے کہ جماع کرے اگر چاہے طلاق دیوے یہہ ہے وہ عدت کہ حق تعالی نے اس آیت مین اوسکا حکم کیا ہے اور بعضی علماء نے اس قصہ کو سبب اترنے اس سورت کا گنا ہے لیکن طلاق غیر مدخولہ کی اور حاملہ و آئسہ کے بعد جماع کے اور صغیرہ کو حالت حیض مین بدعی نہین ہے اور سنی بہی نہین ہے اور تین طلاقین ایک طہر مین بغیر جماع کرنے کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک رحمہما کی بدعت ہے اور نزدیک امام احمد اور شافعی کے بدعت نہین ہے اور عدت طلاق کی تین قروء ہین ﴿ف ۲﴾ اور مراد فاحشہ سے زنا ہی کہ واسطے قائم کرنے حد کے اونسے باہر نکلین اور بقول بعض کے فاحشہ سے ایذا دینا اوس گہر والونکا ہے یعنی جب زوج کی گہر والونکو کہ اوس گہر مین ہون ایذا ساتہہ بدکہائو کے دیوین اوس وقت نکالنا اونکا مباح ہے اور حق اونکا نفقہ سے ساقط اور سوای ان امور کے خاوند کو بہی نکالنا اونکا اوس مکان سے کہ طلاق دی ہے تمام ہونے ایام عدت تک روا نہین ہے اور عورت مطلقہ اگر بغیر ضرورت کی باہر نکلی گنہگار ہوگی اور ضرورت مین مانند خوف گرنے اوس گہر کے نکلنا اوس گہر کا جایز ہے اور واسطے کام ضروری کے اگر کوئی اور سر انجام کرنیوالا نہو وہ عورت دن مین باہر نکلے اور رات کو اوس گہر مین رہوے تو گنہگار نہین ہوتی اور پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام مانند واقع ہونے خواہش رجوع کے بیچ دل مرد کے اور دوستی اوس عورت کی اور اسی سبب سے ہے کہ تفریق طلاقونکی مستحب ہوئی ہے کہ بیچ دینے طلاق کے ایکدفعہ رجوع ممکن نہین ہی ﴿ف﴾ **تنبیہ** طلاق کے معنے ہین اوٹہا دینا قید کا کہ ثابت ہوتی ہے شرعًا بسبب نکاح کے اور طلاق کے تین قسمین ہین ایک تو احسن ہے اور وہ یہہ ہے کہ طلاق دے اوسکو ایکبار اوس طہر مین کہ جماع نکیا ہو اوسمین اور یونہین چہوڑ رکہے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی اور دوسری قسم حسن ہے اوسکو سنی بہی کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ تین طلاقین دے اوسکو تین طہرون مین کہ نہ جماع واقع ہوا ہو اونمین اگر ہو وہ عورت مدخول بہا یعنے اوس سے صحبت کی ہو اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک ہی طلاق سنی ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ طلاق دیجاوین سنت کے لیے نزدیک ہر مہینے کے ایک اور نزدیک امام محمد کے نہ طلاق دیجاوے حاملہ سنت کے لیے مگر ایک اور جائز ہے طلاق آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی بعد جماع کے بہی اور تیسری قسم بدعی ہے وہ یہہ ہے کہ طلاق دے بیوی کو تین یا دو ساتہہ ایک کلمے کے یا ایک طہر مین کہ نہ رجوع ہوا ہو بیچ اگر ہو وہ مدخول بہا یا اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اوس سے اوسمین اور ایسیہی طلاق دینا مدخول بہا کا حیض مین بدعی ہے اور واجب ہے مراجعت اوسکی صحیح تر روایت مین اگر ہو مدخول بہا پس جب پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو پہر

پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہے آور پڑ جاتی ہی طلاق ہر زوج عاقل بالغ کی اگرچہ مکرہ یعنی جبر سے ہو یا نشی میں ہو یا گونگا ہو ساتھہ اشارہ معہودہ کے اور نہین پڑتی ہے طلاق لڑکیکی اور مجنون کی اور سوتی کی اور مالک کی اوپر زوجہ غلام اپنی کے اور اعتبار طلاق کا ساتھہ عورت کے ہے پس طلاق حرہ یعنی آزاد کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ ہو حر کے نکاح مین ؀ ملتقی الابحر ؀ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ پس جب نزدیک پہنچین طلاق والی عورتین اپنی میعاد کو پس نگاہ رکہو اونکو بوجہ پسندیدہ یا جدا ہو اونسے بوجہ پسندیدہ اور گواہ پکڑو دو شخصوں صاحب تقوی کو اپنی قوم سے اور سچی ادا کرو گواہی خدا کے لیے اس حکم کی نصیحت کیجاتی ہے اوس شخص کو کہ ایمان رکہتا ہو خدا پر اور روز آخرت پر اور جو کوئی ڈرے خدا سے پیدا کرے اوسکے لیے مخلصی اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہہ سے کہ گمان نرکہے اور جو کوئی توکل کرے خدا پر پس خدا کافی ہے اوسکو تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے اندازہ ؀ **فـ** ؀ پہر جب پہنچین اپنی مدتکو تو رکہہ لو اونکو دستور سے اور گواہ کرلو دو معتبر اپنے مین سے اور سیدہی کہو گواہی اللہ کے واسطے یہہ بات جو ہی اس سے سمجہہ جاویگا جو کوئی یقین رکہتا ہوگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کردے اوسکا گذارہ اور روزی اوسکو جہاں نہ خیال ہو اور جو کوئی بہروسا رکہے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے اللہ مقرر پورا کرلیتا ہی اپنا کام اللہ نے رکہا ہی ہر چیز کا اندازہ ؀ **مو** ؀ پہر جب پہنچین وہ عورتین اپنی مدت کو کہ وہ آخر عدت ہی تو پہر اے مردوں طلاق دینے والے رکہو اون عورتونکو یعنے رجوع کرو اچہی طرح یا خوش گذرانی کرو یا چہوڑ دو اچہی طرح جو حق اونکا اور مہر ادا کر دو اور گواہ پکڑو مردوں صاحب انصاف کو جو ثقہ ہوں مسلمانوں مین سے اپنے کنبے کے اور وہ ادا کرین گواہی کو وقت گواہی دینے کے اچہی طرح انصاف سے کسیکی رعایت نکرین یہہ سب حکم اور باتین جو نصیحت کیے جاتے ہو تم اپنے مسلمانوں ساتہہ اونکی سو جو کوئی کہ ایمان لایا ساتہہ خدا تعالے کے اور قیامت کی دن کو سچ جانا اوسکے کام ہین نصیحت اور حکم اور جو کوئی ڈری خدا تعالے سے اور بچے گناہوں سے اور حرام چیزوں سی تو بناتا ہی اور پیدا کرتا ہی خدا تعالے اوسکے لیے جگہہ چہٹکارے کی اور خلاصی پاتا ہی سب طرح کے دنیا کے غموں سے اور روزی دیتا ہی خدا تعالے اوسے اوس جگہہ سے کہ جہاں اوسکا خیال اور گمان نہو اور جو کوئی بہروسا کرے خدا تعالے پر اور اپنے کام اوسی سونپ دیوے تو پہر کفایت کرتا ہے اوسکو کاموں کو وہ آپ بناتا ہی ایسی طرح جو سب حیران ہوں بلا شبہ خدا تعالے پہنچانیوالا ہے اپنی کام کو جس جگہہ چاہے اور جس مرتبہ کو چاہے سو بیشک بنایا ہے اور پیدا کیا ہی واسطے ہر چیز کے اندازہ جو اوس اندازے سے وہ نہ کم ہو نہ زیادہ ؀ **ع** ؀ **تفسیر** فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ یعنے جب قریب پہنچین طلاق رجعی والی عورتین آخر عدت اپنی کو اور وہ گذرنا تین حیضونکا ہے اگرچہ نہ غسل کرے تیسرے حیض سے اور یہہ اسلیے کہا کہ نہین ممکن ہے رجوع کرنا بعد پہنچنے اونکے آخر عدت کو فَاَمْسِكُوْهُنَّ یعنے تمکو اختیار ہے اگر چاہو رجوع کرو اونسے اور رجعت یعنے رجوع کرنا نزدیک ابی حنیفہ کے حاصل ہوتا ہے ساتہہ کہنے کے زبان سے اور ساتہہ صحبت کرنیکے اور چہو لینے کے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتہہ

[حاشیہ] **سلہ** یعنی طلاق ... قولہ ذلکم اشارۃ الی الحث علی الشہادۃ والاقامۃ او علی جمیع ما فی الآیۃ من ایقاع الطلاق علی وجہ السنۃ واحصاء العدۃ والکف عن الاخراج والخروج والاشہاد واقامۃ الشہادۃ بادائہا علی وجہہا من غیر تبدیل وتغییر ... قولہ یوعظ بہ ... من الجعل من حیث لا یحتسب ... ابتدائیۃ متعلقۃ ... وجہ لا یخطر ببالہ ولا یحتسب قال ... فی تبیین المعانی من حیث لا یرجو من الحسبان او یعد من الحساب ۱۲

سلہ طلاق دیکر عدت ... یعنا تو رجعت پر دو گواہ کرلے ... لوگوں مین ... ہو ۱۲ منہ اور یہہ سب حکم طلاق رجعی کے ہین کہ وہ دو تک ہوتی ہے ۱۲

سلہ ای قرب من البلوغ علی الاستعارۃ ... کما قال فی الموذات البلوغ والبلاغ الانتہاء الی اقصی المقصد والمنتہی مکانا کان او زمانا او امرا من الامور المقدرۃ وربما یعبر بہ عن المشارفۃ علیہ وان لم ینتہ الیہ ... فانہ للمشارفۃ ... الی اقصی الاجل ... مراجعۃ ...

شہوت کی دونوںمیں بِمَعْرُوفٍ یعنے ساتہہ حسن معاشرت کے اور خرچ دینے لائق کے اور حدیث مین آیا ہے اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ انتہی اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا جدا ہووو اونسے اور چہوڑو اچہی طرح کہ پورا دو حق اور کچہ ضرر
پہنچانے کہ رجوع کرو اوس سے پہر طلاق دو واسطے طویل کرنے عدتکے وَاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو یعنے وقت رجعۃ اور
فرقت کے واسطے قطع نزاع کے اسلیے کہ کبہی انکار کرتی ہے عورۃ بعد تمام ہونے عدت کے خاوندکی رجعت کا اور کبہی
مرجاتا ہے ایک اون دونونکا پہر دعوی کرتا ہے باقی جو رہتا ہے اون دونومیں سے ثبوت زوجیت کا واسطے لینے
میراث کے حاصل یہہ کہ جب مدت عدت مطلقہ رجعیہ کی قریب تمام ہونیکے پہنچے اگر چاہو رجوع کرو اوسلوک سے گذران
کرو اور یا اونکو چہوڑدو اور مزاحم ہووُ اور جو کچہہ کہ حق اونکا ہو کم نکرو اور رجعت یا طلاق پر گواہ عدل اپنے مین سے کرو
یعنے مسلمان اور یہہ گواہ کرلینا امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے اور گواہ عدل یہ کہ ن
ظالم و فاسق ہوون اور عدالت یہہ ہے کہ پرہیز ہو تمام کبائر سے اور نہ اصرار ہو صغائر پر اور غالب ہوون حسنات سیأت
پر اور کبہی صغیرہ کرنا بغیر اصرار کے نہین ضرر کرتا ہے عدالت مین اسلیے کہ نہین معصوم ہوتا ہے کوئی آدمی سوائے انبیا
علیہم السلام کے اور سچی ادا کرو گواہی ای گواہوں وقت حاجت کے خالص اللہ کیلیے اور وہ یہہ ہے کہ ادا
کرین گواہی واجبی دفع ظلم کیلیئے نہ اور کسی غرض کے لیئے خواہ اسکو ضرر ہو خواہ النفع پس اگر گواہی کسی غرض کے لیے نہ ادا کری ہوتا
ہے بسبب اوسکے وبال گواہی کے چہپانیکے لیکن ثواب نہین پاتا اوسپر اسلیے کہ ثواب عملونکا موقوف ہوتا
ہے نیت پر اور حاصل یہہ کہ شہادہ امانت ہے پس ضرور ہے ادا کرنا امانت کا جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا پس اگر چہپایا گواہی کو بلا شبہہ خیانت کی اور خیانت کبائر مین سے
ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اوس شخص کو کہ ایمان رکہتا ہو الخ
اسلیے کہ نفع وہی اوٹہاتا ہے اور مقصود نصیحت کرنا اور یاد دلانا اوسکا ہے اور یہان جو ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ الخ فرمایا اور نہ فرمایا
ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ جیساکہ سورہ مجادلہ مین ہے تو یہہ واسطے رغبت دلانے مؤمنون کے ہے غیرت پر اسلیے کہ جسکو
غیرت نہین ہے اوسکا دین پورا نہین اور مقتضا ایمان باللہ کا یہہ ہے کہ رعایت کرے حقوق عبودیۃ اور ربوبیۃ
کا اور مقتضا دن آخرۃ پر ایمان لانیکا یہہ ہے کہ ڈرے حساب و عذاب سے اور امیدوار رہے فضل و ثواب کا پس ایمان رکہنے
والا خدا اور دن آخرت پر جیسا کرتا ہے خالق او خلق سے پس نہین چہوڑتا ہے عمل کرنا اوسپر پر کہ نصیحت کیا جاتا ہے
ساتہہ اوسکے اور دلالت کیا آیۃ نے اسپر کہ انسان کے لیے دو دن ہین اول دن تو دن دنیا کا ہے اور دوسرا
دن روز آخرت ہے یہانکا دن فانی ہے اور وہانکا باقی پس عاقل کو چاہیئے کہ سعی کرے فانی دن مین اوس دن کے
لیے کہ باقی ہے اور جو کوئی ڈرے خدا سے یعنی طلاق بدعی دینے مین پس طلاق دے بطریق سنۃ کے اور نہ ضرر پہنچاوے
عدۃ والی عورتکو اور نہ نکالے اوسکو رہنے کے مکان مین سے اور احتیاط کرے گواہ کرنے وغیرہ امور مین اور لفظ مخرجا
مصدر میمی ہے یعنے خروج اور خلاصی پیدا کرتا ہے اون چیزون سے کہ بیویون کی جانب سے واقع ہوتی ہین
سے نکلنا غمون سے اور واقع ہونیسے تنگیون مین اور دور کیجاتی ہین اوس سے سختیاں اور بعضون کہا کہ مضمون
یہ عام ہے یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے تمام کرنیکی چیز ومین اور چہوڑنیکی چیز ومین پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لیے نکلنا
ہر تنگی و تشویش سے اور خلاصی دنیا اور آخرت کے غمون سے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے پڑہی یہہ

آیۃ پہر فرمایا کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالے نکلنا شبہات دنیا سے اور سختیون موت کی سے اور شدائد روز قیامت کی سے اور جلالین مین ہے کہ نکلنا شدت سے طرف آسانی کے اور حرام سے طرف حلال کے اور دوزخ سے طرف جنت کے انتہی یا لفظ مَخْرَجًا اسم مکان ہے یعنے نکالتا ہے اوسکو طرف مکان کے کہ آرام پاوے اوسمین اور فتح الرحمن مین ہے کہ پیدا کرتا ہے اوسکے لیے مخرج طرف رجعۃ کے ابن عباس سے ہے کہ وہ پوچھے گئے اوس شخص کے حال سے کہ طلاق دیوے اپنی بیوی کو تین یا ہزار آیا اوسکے لیے مخرج ہے پس اونہون نے کہا لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا جدی ہوگی عورۃ اوس سے ساتھہ تین کے اور زیادہ گناہ ہین اوسکی گردن مین اور کہا ہے بعضون نے کہ مخرج دو طرح پر ہے ایک تو یہہ نکالی اوسکو اس شدت سے اور دوسرے یہہ کہ بزرگی دے اوسکو ساتھہ رضا اور صبر کے اور روزی دے اوسکو الخ۔

از سببہا بگذر و تقوی طلب ÷ تا خدا روزی رساند بے سبب ÷ حق زجای نخشبت رزق حلال ÷ کہ نباشد در گمان و درخیال ÷ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو البتہ کافی ہو اونکو وہ یہہ ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ پس بار بار پڑہتے رہے حضرت اس آیۃ کو اور روایت کیا گیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے سالم نام کو مشرکون نے مکہ مین قید کیا اور عوف نے جناب پیغمبر خدا مین آنکر عرض کیا کہ ہمپر تنگی بہت ہے اور بیٹا میرا گرفتار ہوا اور اوسکی مان جزع فزع کرتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اور تقوی اختیار کرو اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بہت پڑہو عوف اور اونکی بیوی نے آنحضرت کے فرمانے پر عمل کیا تہوڑے دنون مین اونکا بیٹا فرصت پاکر کافرونکی قید سے نکل بہاگا اور وقت آنیکے چار ہزار بکریان کفار کی چرنیکی جگہہ سے اپنے ساتھہ لیکر مدینہ مین آیا عوف نے یہہ حال حضرت سے ظاہر کیا اور حلت اس ریوڑ کیسے پوچہا آپ نے فرمایا مباح ہے یہہ آیۃ نازل ہوئی اور آیا ہے کہ حضرت عمر رضہ کی خلافت مین ایک شخص آیا اور عمر رضہ سے تو بیت کسی کام کی چاہی کہ دلوان خلافت مین عامل ہووے حضرت عمر نے کہا کہ تو قرآن جانتا ہے کہا نہین جانتا مین کہ سیکہا نہین مینے عمر رضہ نے کہا کہ ہم کام اوسکو نہین دیتے کہ جو قرآن نجانے وہ شخص چلا گیا اور بڑی مشقت اختیار کی قرآن کے سیکہنے مین بطمع اسکے کہ عمر رضہ اوسکو کچہہ کام دیوین جب قرآن سیکہا اور یاد کیا قرآن کی برکتون نے اوسکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہ اوسکے دل مین نہ حرص عاملی کی رہی نہ تقاضا ملاقات عمر رضہ کا پس ایکروز حضرت عمر رضہ نے اوسکو دیکہا کہا ای جوان تجکو کیا ہوا کہ ایکبار ملاقات ہماری ترک کی اوسنے کہا ای امیر المؤمنین تم ایسے شخص نہین ہو کہ کوئی تمہارا ملنا چہوڑے لیکن قرآن سیکہا میں اور ایسا دل میرا غنی ہوگیا کہ خلق اور عمل سے بے پروا ہوا مین عمر رضہ نے کہا وہ کون سی آیت ہی کہ تجکو اوسنے بے پروا کر دیا کہا وہ آیۃ سورہ طلاق مین ہی ومن یتق اللہ آخر آیت تک انتہی اور جاننا چاہئیے کہ ہر تنگی اور رزق دنیوی ہو یا اخروی جسمانی ہو یا روحانی اور بڑی تنگی آخرت کی ہے اور بڑا وافر رزق روحانی رزق ہے پس جو کوئی ڈرے اللہ سے حق ڈرنیکا پیدا کرتا ہی اللہ اوسکے لیے مخرج دارین کے ضرورون سے اور دیتا ہی اوسکو منافع دارین کے پس اگر کہا جاوی کہ بڑے متقی انبیا اور اولیا ہین حال آنکہ وہ بڑے مبتلا مشقت شدیدہ اور فاقہ مدیدہ مین رہے ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِيَاءُ وَالْاَوْلِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ تو جواب اوسکا یہہ دیا گیا ہی کہ بڑی شدت اور مدت دراز آخرت کی ہے سو وہ امن مین ہوتے ہین وہان اوس سے بلطف وکرم خدا تعالے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور جو کچہہ پہنچتا ہے اونکو دنیا مین ختیا

اونکی اجر عظیم کے لیے ہوتا ہی اور بغیر اختیار کے واسطے صبر جمیل کے پس اونکو لیے بڑی منفعت ہی اوسکی وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ اور جو کوئی توکل کرے خدا پر الخ توکل کہتے ہین تسکین قلب کو ہر موجود و مفقود مین اور
انقطاع قلب کا ہر علاقہ سے اور تعلق پکڑنا ساتھہ الله کے تمام احوال مین اور کافی ہے یعنے کفایت کرتا ہی متوکل کو
اوسکی تمام امور مین اور دیتا ہی اوسکو یہان تک کہ کہے حسبی یعنے کافی ہے مجکو پس اگر کہے تو کہ جب حکم الله تعالی کا
درباب رزق کے متغیر نہین ہوتا تو توکل کے کیا معنی تو جواب اوسکا ہم یہہ دینگے کہ متوکل ہوتا ہے فارغ القلب
اور خاطر جمع نہ مکروہ جاننے والا حکم خدا کا پس اسیلیے ہوا توکل اچھا فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اور حدیث مین دلیل اسپر نہین ہے کہ بیٹھہ رہے
کسب سے بلکہ اسمین دلالت ہے طلب رزق پر کہ فرمایا تغدوا و تروح ہان اعتماد نکرے طلب پر توکل بعد حرکت کرنیکے
ہر معاش مین مانند توکل کرنے زمیندار کے ہی بعد ڈالنے تخم کے زمین مین اگلے بزرگ کہتے تہے کہ سوداگری کرو اور
کسب کرو بلاشبہ تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہو کوئی تم مین سے تو اول اپنے دین ہی کو کہا ویگا اور بعض
اوقات دیکہتے تہے بزرگ کسیکو جنازہ کی جماعت مین تو کہتے تہے اوسکو کہ جا اپنی دکان کو (مثنوی مین ہے)
گر توکل میکنی در کار کن ٭ کشت کن تکیہ بر جبار کن ٭ رمز الکاسب حبیب الله شنو ٭ از توکل در کسب کاہل مشو ٭
اور اسپر جو لوگ بیٹھہ رہے ہین حرکت و کسب سے کہ وہ بڑے کامل ہین پس طریقہ اونکا دشوار ہے کہ نہین چل سکتا اوسپر
ہر ضعیف دین مین تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو یعنے جاری کرنیوالا اپنے امر کا ہے اور پورا کرنیوالا اپنی مراد
کا اور جاری کرنیوالا اپنی قضا کا ہی اپنی خلقت مین اوس شخص کے حق مین کہ توکل کرے اوسپر اور اوس شخص
کے حق مین کہ نہ توکل کرے اوسپر مگر جو کوئی توکل کرے اوسپر دور کرتا ہے اوس سے برائیان اوسکی اور بہت دیتا
ہے اوسکو ثواب تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے یعنے شدت اور نرمی اور فقر اور غنی اور موت اور حیات اور مانند انکے
کے اندازہ یعنے اندازہ کرنا نفس ذات اوس شئے کے اور زمان موت اوسکے اور بلاشبہ وہ جاری کرنیوالا اوس مقدار کا
ہے بحسب اوس چیز کے کہ مقدر کیا اور فارسی مین ترجمہ اوسکا یہہ ہے اندازہ کہ از ان در نگذرد او مقدار واحد معین یا
وقت و اجل و نہایت کہ منتہی ہو طرف اوسکی نہ مقدم ہوتا ہے اور نہ موخر ہوتا ہے اوس سے اور نہ آتا ہے تغیر اوسمین
اور سب وسیلون سے انقطاع کر کر رجوع الله تعالی کیطرف کرے پس وہ کافی ہے اوسکو پہنچاتا ہی طرف اوسکی جو کچھہ
مقدر ہی اوسکے لیے اور جاری کرتا ہے طرف اوسکے جو کچھہ کہ قسمت کیا گیا ہے اوسکے لیے نصیبون دنیا اور آخرۃ کیسے
بلاشبہ الله پہنچاتا ہے جو کچھہ کہ چاہتا ہے امر اپنے سے نہین ہے کوئی مانع اوسکے لیے پس جو کوئی یقین کرے اسکا نہین
ڈریگا کسی سے اور نہ امید رکہیگا کسی سے اور سونپیگا سارے امور اپنے طرف اوسکے اور نجات پاویگا بلاشبہ الله نے
مقرر کی ہے ہر امر کے لیے ایک حد معین اور وقت مقرر ازل مین نہ زیادہ ہوگا کسی سعی کرنیوالیکی سعی سے اور نہ ناقص
ہوگا کسی منع کرنیوالیکی منع سے اور نہ موخر ہوگا اپنے وقت سے اور نہ مقدم ہوگا اوسپر پس یقین کرنیوالا اسکا
متوکل حقیقی ہے یہی ہے اور اس آیۃ مین بیان ہے اسکا کہ واجب ہے توکل کرنا الله پر اور سونپنا ہر کام کا اوسکو اسلیے کہ
جب جانا یہہ کہ ہر چیز قسم رزق وغیرہ سے نہین ہوتی ہے مگر بتقدیر خدا کے اور وقت مقرر کرنے اوسکے کے نہ
باقی رہی مگر تسلیم قدیر اور توکل الله پر کہا کاشفی نے بنا اس آیت کی تقوی ہی اور توکل پر ہے تقوی باعث قرب

الہی کاہے اور رتبہ معیت سے خبر دیتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِینَ اتَّقَوا اور توکل سبب محبت الہی ہے کہ فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِینَ اور بغیر ان دو صفتون کے قدم بیچ راہ تحقیق کے نہین رکھہ سکتا ہے ۵ سلوک راہ معنی را توکل
باید و تقوی ✤ توکل مرکب راہست و تقوی توشہ رہرو ✤ کہا سہل قدس سرہ نے کہ نہین صحیح ہوتا توکل مگر متقین
کے لیے اور نہین تمام ہوتا تقوی مگر ساتھہ توکل کے اسلیے دونونکو اکٹھا بیان فرمایا اللہ تعالی نے کہ فرمایا وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ
الخ اور کہا بعض علماء نے کہ جو کوئی ثابت ہو تقوی مین آسان کرتا ہے اللہ اوسکے دلپر اعراض دنیا سے اور سہل
کرتا ہے اوسکے لیے امر اوسکا جدہر متوجہ ہوتا ہے اور لوگ خدمت اوسکی کرتی ہین اور اللہ اوسکو پیشوا کرتا ہے خلق
کا کہ پیروی کرتے ہین اوسکے اہل ارادت پس بتاتا ہی اونکو اچھی راہین کہ وہ اعراض کرنا دنیا سے اور متوجہ ہونا
اللہ کیطرف ہے اور یہہ مرتبہ مقبولونکا ہی اور کہا سہیل رح نے کہ جو کوئی سونپے امور اپنے طرف رب اپنی کے پس بلا شبہ
اللہ کفایت کرتا ہے تمام فکرون دارین اوسکیکو کہا ربیع رح نے بلا شبہ اللہ نے لازم کیا اپنی ذات پر یہہ کہ جو کوئی
بہروسا کرے اللہ پر کفایت کرتا ہی اوسکو اور جو کوئی ایمان لاوے اوسپر ہدایت کرتا ہی اوسکو اور جو کوئی قرض دے
اوسکو یعنے عمل خیر کرے بدلہ دیتا ہی اوسکو اور جو کوئی اعتماد کرے اوسپر نجات دیتا ہی اوسکو اور جو کوئی دعا کرے
اوس سے دیتا ہی اوسکو اور تصدیق اس سب کی اللہ کی کتاب مین وَمَن یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ وَمَن یُؤْمِن بِاللّٰہِ
یَہْدِ قَلْبَہٗ مَن ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَہٗ لَہٗ وَمَن یَعْتَصِم بِاللّٰہِ فَقَدْ ہُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ اُجِیبُ دَعْوَۃَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ تمہ مدہ بحر روح البیان تنبیہ سبحان اللہ تقوی و توکل عجب چیز ہے بزرگان
سلف کا قول ہے لِکُلِّ قَوْمٍ حِرْفَۃٌ وَحِرْفَتُنَا التَّقْوٰی وَالتَّوَکُّلُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے
بہشت مین میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ ہین کہ نہ منتر پڑہاتے ہین اور نہ فال بد لیتے
ہین اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین اور فرمایا کہ مومن قوی یعنے اعتقاد مین اور ایمان مین اور توکل مین بہتر اور
بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین بہلائی ہے حرص کر اوس چیز پر کہ نفع دے
تجکو یعنے امر دین کا اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تہک عمل سے اور اگر پہنچے تجکو کچہہ یعنے مصیبت پس مت کہہ کہ اگر
تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا سو کیا اسلیے کہ بلا شبہ لفظ لو یعنی اگر
کا کہولتا ہے عمل شیطانکا ف اور فرمایا کہ زہد یعنی بے رغبتی دنیا مین نہین ہے ساتھہ حرام کرنے حلال کے یعنے ترک
کرنے لذات و شہوات کی اور نہ ساتھہ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ ہوو تیو ساتھہ اوس چیز کے کہ تیرے
ہاتہہ مین ہی زیادہ اعتماد کرنیوالا اوس چیز سے کہ اللہ تعالی کے ہاتہہ مین ہے اور زہد یہہ ہے کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین
جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب بہ نسبت اسکے کہ اگر نہ پہنچتی وہ تجکو ف اور کہا ابن عباس رض نے کہ تہا مین سوار پیچہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا آپنے ای لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالی کا یعنی رضامندی اوسکی طلب
کر محفوظ رکہیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور
جب مانگی تو کچہہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگی تو تو مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ
اگر جمع ہووین تیرے نفع پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین پہنچاوین گے تجکو نفع مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تحقیق
مقدر کی ہی اللہ نے تیری لئی اور اگر جمع ہووین تیرے ضرر پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کی تو نہین ضرر پہنچاوینگے تجکو مگر ساتھہ اوس چیز کی کہ تحقیق مقدر

لی ہے اللہ نے بچہر اوٹہائی گئے قلم اور خشک کئی گئے صحیفے ۱۲ خفا ڈ اور آیا ہی کہ ایک سفر مین حضرت کیکر کے درخت کی نیچے
دوپہر کو آرام کرتے تہے اور تلوار درخت مین لٹکادی تہی اور صحابہ بہی کچہہ سو رہے تہے کہ ناگہان آپنے پکارا صحابہ
کو یہہ جو گئے تو دیکہا کہ حضرت کی پاس ایک اعرابی تہا اپنے فرمایا کہ کہینچی اسنی مجپر تلوار میری اسحال مین کہ
مین سوتا تہا پس جاگا مین اسحال مین کہ تلوار اوسکی ہاتہہ مین کہینچی ہوئی تہی کہا کون بچاویگا تجکو مجہسے
پس کہا مینے کہ اللہ بچاویگا تین بار فرمایا یہہ اور نہ تنبیہ کی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیٹہا تہا اور ۱ور روایت
طویل مین آیا ہی کہ گر پڑی تلوار اوسکی ہاتہہ سے جب حضرت نی فرمایا کہ اللہ بچاویگا ڈ اور فرمایا کہ تحقیق دل ابن
آدم کا بیچ ہر نالیکے ایک شاخ کے ہی پس جسنے پیچہے لگایا دل اپنے کو ہر طرح کے فکر و نمین نہین پروا کرتا ہی اللہ کہ کس نالی
مین ہلاک کیا اوسکو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرتا ہی اوسکو سب فکرون کو ۱۲ ڈ اور کہا حضرت نے
کہ فرمایا تمہاری رب عزوجل نے اگر تحقیق بندی میرے اطاعت کرین میری تو البتہ برساوُن مین اونپر مینہ
راتکو اور نکالون مین اونپر آفتاب دنکو اور نہ سناوُنمین اونکو آواز گرجنے کی یعنے تاکہ نہ ڈرین ڈ اور کہا ابوہریرہ
نے کہ آیا ایک شخص اپنے گہر والونمین پس جب دیکہی جو کچہہ کہ تہی اونکو حاجت نکلا طرف جنگل کے یعنے گہبرا
کر پس جب دیکہا بی بی اوسکی نے یعنے نکلنا خاوند کا اوٹہی طرف چکی کے پس طیار کیا اوسکو اور گیی طرف
تنور کے پس جہونکا اوسکو پہر کہا یا اللہ رزق دے ہمکو پس دیکہا اوسنے کہ ناگہان گرنڈ چکی کا تحقیق بہر گیا
تہا کہا ابوہریرہ نے اور گیی وہ بی بی طرف تنور کی پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سے کہا ابوہریرہ نے پس پہر کر
آیا خاوند کہا پہنچے تم پیچہے میرے کسی چیز کو کہا بی بی اوسکی نے ہان رب اپنے سے اور کہڑا ہوا خاوند طرف چکی
کے ف پس مذکور ہوا یہہ روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے آگاہ ہو تحقیق وہ اگر نہ اوٹہاتا چکی
کو ہمیشہ چلتی رہتی قیامت تلک اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ طلب کرتا ہے
بندیکو جیسیکہ طلب کرتی ہے اوسکو اجل اوسکی ڈ مشکوۃ ۱۲ غرضکہ توکل عجب چیز ہے جسکو میسر ہو دونو جہان
مین بیڑا اوسکا پار ہے ؎ کار خود را بخدا باز گذار ٭ کت کمی بنیم ازین بہتر کار ٭ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ

مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ لا وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ
یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝

اور جو کہ نا امید ہوئین حیض سے منجملہ عورتون
تمہاری سے یعنے مطلقات سے اگر شبہ مین پڑی ہو تم پس عدت اونکی تین مہینے ہی اور جو کہ سن حیض کو نہین پہنچی
ہین اونکی بہی عدت تین مہینے ہین اور حمل والیان عدت اونکی یہہ ہی کہ جنین بچہ اور جو کوئی ڈرے خدا سے
پیدا کرے اوسکے لیے کام اوسکےمین آسانی کو ڈ فتح ۱۲ اور جو عورتین نا امید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون
مین اگر تمکو شبہ رہگیا تو اونکی عدت ہی تین مہینے اور ایسیہی جنکو حیض نہین آیا اور جنکی پیٹ مین بچہ ہی اونکی
عدت یہہ کہ جین دین پیٹ کا بچہ اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کر دی اوسکو اوسکے کام مین آسانی ڈ موضح
اور وہ عورتین جو نا امید ہوئین حیض سے بسبب مرض کے یا بڑہاپے حیض اونکا موقوف ہوا ہو یا شک میں
پڑے ہو یا بہول گئے ایام حیض کے جب ایسی عورۃ کو طلاق ہو تو اوسکی عدت تین مہینے اور اون عورتونکی
عدت جنکو ابہی حیض آیا نہین بسبب عمر چہوٹی کے تین مہینے اور پیٹ والیون عورتونکی عدت اونکا جنا ہے

جو بچہ پیدا ہوا ہو تو عدت تمام ہوئی اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے سے اور اوسکی فرمانبرداری مین قصور نکرے تو بنادے
خدا تعالی اوسکے واسطے کام اوسکی کے آسانی یعنے اوسکی سب کام آسان کرتا ہی خدا تعالی ف **تفسیر**
تمہاری عورتون مین یعنے بعد دخول کے اگر طلاق دو اونکو اور وہ نا امید ہون حیض سے بسبب بڑھاپے کے اور اندازہ
کیا ہے اوسکا علما نے ساٹھہ برس یا پچپن برس کہ اس عمر مین عورت آئسہ ہو جاتی ہے یعنے خون حیض کا آنا موقوف
ہو جاتا ہے پس اگر دیکھے عورت بعد اسکے خون تو وہ حیض نہین ہوگا بیماری ہے اور خرگوش اور چرغ اور چمگادڑ
کو بھی حیض آتا ہے اور اِنِ ارْتَبْتُمْ ارتیاب سے ہے یعنے شک مین ہونیکے یعنے اگر شک مین پڑو تم اور دشوار ہو تم پر
حکم معلوم کرنا اونکا بسبب منقطع ہونے خون اونکے بڑھاپے سے اور نہین جانی تمنے کیفیت عدت اونکی کی تو
جان لو تم کہ عدت اونکی تین مہینے ہین اور جو کہ سن حیض کو نہین پہنچی ہین یعنے نہین دیکھا اونہون نے
خون تو عدت اونکی بھی ایسیہی ہے یعنے تین مہینے اور آیا ہے کہ جب آیۃ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ نازل ہوئی تو خلاد انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ عدت اوس عورت کی کہ حیض نرکہتی ہو اور
عدت صغیرہ اور حاملہ کی اگر اونکو طلاق ہو تو کیا ہے یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰٓئِيْ يَئِسْنَ الخ اور جو عورت کہ جوان
ہو اور پہلے سن ایاس کے حیض اوسکا جاتا رہے بسبب کسی عذر کے تو عدت اوسکی تمام نہین ہونیکی یہانتک کہ
حیض اوسکا عود کرے پس عدت بیٹھے بعد اوسکے تین قروء یا سن ایاس کو پہنچے تو عدت بیٹھے بعد اوسکے تین
مہینے نزدیک ابحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کے اور ایسیہی ہے نزدیک امام احمد کے اگر سبب جاتے رہنے حیض کا
مرض اور مانند اوسکا ہو اور اگر کچھہ سبب اوس عورت کو معلوم نہو تو نو مہینے انتظار عود کرنے حیض کا کرے
بعد اوسکے تین مہینے عدت بیٹھے اور مذہب امام مالک کا بھی یہی ہے اور یہہ حکم اوس عدت کا ہی جو بعد طلاق
کے ہو اور عدت خاوند کے مرنیکے بعد ہو تو بہر صورت چار مہینے اور دس روز ہین اگر حاملہ نہو اور عدت حاملہ
کی سب صورتون مین پیدا ہونا بچہ کا ہے جیسا کہ فرمایا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ الخ پس اگر بعد ایک لحظہ کے مرنے
یا طلاق کے پیچھے عورت جنے بچہ تو نکاح کرنا اوسکا درست ہوگا اور ثابت ہوا ہی کہ سبیعہ بیٹے حارث کی نے
جنا بچہ کئی رات بعد خاوند کے مرنیسے پہر پوچھا حضرت سے حکم اسکا پس فرمایا کہ عدت سے نکل آئی نکاح کر اور جو
کوئی ڈرے اللہ سے بیچ حق احکام اوسکے اور حقوق اوسکے آسان کرتا ہے اوسکے سب کام اور توفیق دیتا ہے
اوسکو خیر کی اور بچاتا ہی اوسکو گناہون سے اور شر سے بسبب تقوی کے ف **بحر دوم مد تنبیہ** اکابرین
رحمہم اللہ درباب حقوق خدا تعالی کے اور بندونکی بہت ڈرتے تہے میمون بن مہران رح فرماتے تہے کہ آدمی لعنت
کرتا ہے اپنے نفس کو نماز مین اور جانتا نہین اسکو پس لوگون نے کہا کہ یہہ کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ پڑہتا ہے
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ حال آنکہ وہ ظلم کرتا ہے اپنے نفس پر بسبب کرنے گناہون کے اور ظلم کرتا ہی لوگون
ساتہہ لینے مال اونکے اور آبروریزی کرنے اونکے اور عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے تہے کہ جو کوئی مدد کرے
ظالم کی اوسکے ظلم پر یا سکہاوے اوسکو حیلہ کسی مسلمان کے حق لینے کا پس وہ اللہ کے غضب مین گرفتار ہوا اور
یحیی بن معاذ کہتے تہے اگر ظلم کرے مجہپر کوئی اور مین بدلہ نہ لون اوس سے تو یہہ بہت اچہا لگتا ہے مجکو اور
حضرت علی رض فرماتے تہے کہ نہین ظلم کرتا کوئی کسی پر اور نہین برائی کرتا کوئی کسی سے حقیقت مین اسلیے

ف قولہ واللائی لم یحضن ای ما رأین الدم لصغرہن ای فہن ایضا کذلک بحرف تفہ نشر بلا مابعلہ دو قسم السیجاوندی الطاء الدالۃ علی الوقف المطلق علی وضع وقاوند فی الجفن لا الفقاطع عما بعدہ وکان الظاہران یضع لم الدالۃ علی اللازم لان المتبادر الاتصال الموہم معنی فاسد لعلہ نظر الی ظہور عدم حمل لتی لم تحضن لصغر ما مختصرا ۱۲ روح

ف ۲ امام ابحنیفہ واحمد کے نزدیک تین قروء سے تین حیض مراد ہین اور امام شافعی کے نزدیک تین طہر ۱۲ منہ

ف ۳ قولہ اولات واحدہا لات ای ذات بمعنی صاحبۃ والاحمال جمع حمل بالفتح بالفارسیۃ بار والمراد بالحمل ای الثقل المحمول سواء البار وہو الولد فی البطن والمعنی وذات الاحمال من النساء والحبالی منہن قولہ اجلہن ای منتہی عدتہن تخفۃ قرین امرہ من للبیان قدم علی المبین للفواصل اوبیتی فی ۱۲ روح

ف ۴ یعنے اوسکا ذہو بہشت ہے خفا کی فالرون پر ۱۲

حاشیہ

اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا اور احمد بن حرب کہتے تہے کہ نکلتے مین دنیا سی کتنے لوگ غنی
بسبب کثرت نیکیون کے پہر ہونگے دن قیامت کی مفلس بسبب حقوق لوگونکی کہ اونکے عمل خیر حق والونکو ملجاوینگے
اور سفیان ثوری رح فرماتے ہتے کہ ملنا تیرا اللہ تعالے سے ساتہہ ستر گناہون کے کہ اوسکے بیچ ہون بہت آسان ہے بہتر
اس سے کہ ملے تو اوس سے ساتہہ ایک گناہ کے کہ بندیکا کیا ہو پس تامل کر ای بہائی بیچ خوف کرنے اگلی بزرگون کے
اور پیروی کر اونکی اوسمین اسلیئے کہ تو کنارہ ہلاکت پر ہی اور جو کوئی ڈرا سالم رہا والحمد للہ رب العلمین ۞ ذٰلِكَ
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ یہہ حکم خدا کا ہے کہ اوتارا
اوسکو طرف تمہاری اور جو کوئی ڈرے خدا سے دور کریگا اوس سے جرم اوسکے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری ۞ **فتح** ۞
یہہ حکم ہے اللہ کا جو اوتارا طرف تمہارے اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سے اوتاریگا اوس سے اوسکی برائیان اور بڑا دے
اوسکو نیگ ۞ **مو** ۞ یہہ حکم خدا تعالے کے ہین جو بہیجا ہی اون حکمونکو آسمان سے طرف تمہارے اے مسلمانون
اور جو کوئی ڈری خدا تعالے کے عذاب سے اور حکم اوسکے بجالاوی تو ڈہانکے اور بخشی خدا تعالے گناہ اوسکے اور بڑے کرے
اوسکے لیے بدلے نیکیون اوسکیکے ۞ **ع** ۞ **تفسیر** یہہ حکم یعنے جو کہ مذکور ہوئے عدت کے اوتارا ہی اوسکو یعنے لوح محفوظ سے
اور کہا ابو اللیث نے کہ اوتارا اوس حکم کو قرآن مین تمہارے نبی پر تاکہ مستعد ہو و عمل کرنیکے لیے اوسپر پس بچاؤ
تم اپنے تئین اوسکی مخالفت سے اور جو کوئی ڈرے یعنی اللہ سے ڈرکر عمل کری اوسکے اس احکام اوتاری ہوؤن پر اور
محافظت کرے اون حقوق کی کہ واجب ہین اوسپر تو ڈہانکے اور بخشے گناہ اوسکے بسبب راضی ہونے اوسکے
اوس سے تقوی کرنیسے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری آخرت مین اور کہا بعضون نے کہ دیگا اوسکو اجر عظیم جو اجر کہ ہو کہا
برہان القرآن مین کہ حکم کیا تقوی کا احکام طلاق مین تین بار اور وعدہ کیا ہر بار مین نئی طرح کی جزا کا پس فرمایا
اول بار کہ کرتا ہے اوسکے لیے مخرج کہ نکالتا ہی اوسکو ناگوار چیز سے اور مہیا کرتا ہے اوسکے لیے محبوب چیز اوسکی یعنے
رزق اوس جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا اوسکا اور دوسری بار مین فرمایا کہ سہل کرتا ہے اوسپر مشکل امر اور توفیق خیر
کی دیتا ہے تیسری بار مین وعدہ کیا اوس سے افضل جزا کا کہ وہ معاف ہونا گناہونکا اور آخرت مین ملنا نعمتونکا
ہے ۞ **مدرح** ۞ **مسئلہ** جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کا نام جو سورۂ طلاق ہے بعض احکام طلاق اور نکاح کے
کہ بہت مفید ہین ذکر کرتے ہین ہم منعقد ہوجاتا ہی نکاح حرہ بالغہ کا اوسکی رضا سے اگرچہ نہ باندہی ولی باکرہ ہو یا
ثیبہ نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ کے ظاہر الروایۃ مین اور ابو یوسف رح سے ایک روایت یہہ بہی ہے
کہ نہین منعقد ہوتا بغیر ولی کے اور نزدیک امام محمد کے منعقد ہوتا ہی موقوف کذا فی الہدایۃ اور نقل کیا ہی فقیہ
ابو جعفر نے کہ امام محمد نے رجوع کی ہے طرف قول ابی حنیفہ کے کذا فی شرح ابی المکارم اور در المختار مین ہی کہ ولی جو
عصبہ ہو اوسکو اعتراض پہنچتا ہی غیر کفو مین پس فسخ کرے اوسکو قاضی ولی کی نالش کرنیسے اور فتوی دیا گیا ہے
نکاح غیر کفو مین کہ نہین جائز بغیر اجازت ولی کے اصلا اور یہہ بہی مختار فتوی کے لیے ہی بسبب فساد زمانہ کے
اور کہا مالک اور احمد بن حنبل اور شافعی نے کہ نہین منعقد ہوتا نکاح عورۃ کی زبانی اصلا اور ابو یوسف اور ابو حنیفہ
سے ہی کہ نہین جائز غیر کفو سی بدون اجازت ولی کے کذا فی الہدایۃ اور قاضی خان نے کہا کہ یہی صحیح تر ہی اور
ہمارے زمانہ مین مختار فتوی کے لیے یہی ہی اور ذخیرہ مین کہا کہ نہین منعقد ہوتا اور اسی پر عمل کیا ہی بہت مشائخ

١ جو کوئی نیک عمل کرے فائدہ اوسکا اوسی کو ہی اور جو کوئی برائی کرے اوسکا وبال اوسی پر ہے ١٢

٢ [illegible]

٣ [illegible]

٤ [illegible]

٥ [illegible]

٦ [illegible]

مسائل طلاق و نکاح

ہماری نزدیک اونہین ہوتی ہے تفریق اسکی مگر نزدیک قاضی کے یعنے لائق ہی ولی کو کہ نالش کرے قاضی کے ہان
اور وہ فسخ کردی عقد مذکور کو بدون فسخ کرنے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہین ہوگا اور ہوگی یہہ فرقت بغیر طلاق کے یہان تک
کہ اگر داخل نہین ہوا زوج اوس پاس پس کچہہ نہین دیناآویگا عورۃ کو مہر اور نہ عدت ہوگی کذا فی المحیط اور اگر داخل ہو
اوسکے پاس یا خلوۃ کے ساتہہ اوسکے خلوۃ صحیحہ لازم آویگا اوسپر کل مہر معین او نفقہ عدت کا اور عورۃ پر عدت لازم
ہوگی کذا فی سراج الوہاج اور شرح ابو المکارم مین ہے کہ جب نکاح کرے عورت اپنا غیر کفو سے تو ولی کو اعتراض
پہنچتا ہی کہ قاضی کے ہان جاکر نالش کرے اور اوس سے فسخ کروادے برابر ہی کہ بچا ہوا ہو اونکے یا نہ ہوا ہو اور یہی مختار
صاحب کافی کا ہے اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ ولی کو حق فسخ ہے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور نہر الفائق مین
ہے کہ یہہ جب ہے کہ ہو عورت کے لیے ولی پس اگر نہو کا ولی تو صحیح ہوگا نکاح بالاتفاق اور یہہ اوسجگہہ ہے کہ قاضی
اور حاکم مسلمان بہی نہو اسلئے کہ ولی نہو تو نہین قاضی ولی ہوتا ہے چنانچہ ہدایہ مین کہتا ہے اِذَا عَدِمَ الْاَوْلِیَاءُ فَالْوِلَایَۃُ
اِلَی الْاِمَامِ وَالْحَاکِمِ اور یہہ حکم درحق بالغہ کے ہے اور پر صغیرہ کا نکاح بالاتفاق وبلانزاع بغیر ولی کے جائز نہین
ہے شرح ابو المکارم مین لکہا ہے نِکَاحُ الصَّغِیْرَۃِ وَالْمَجْنُوْنَۃِ لَا یَصِحُّ بِلَا وَلِیٍّ تفصیل اسکی یہہ ہی کہ سب عورتین چار
قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق کہتے ہین علماء کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکے
بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جائیگا اور دوسرے باکرہ صغیرہ اور اسمین ہے
اتفاق ہے علماء کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکے اذن کے نکاح اوسکا کر دیسکتا ہے تیسرے ثیب
صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک نہ نزدیک شافعیہ کے چوتہے باکرہ بالغہ
اوسکا نکاح جائز نہین ہمارے نزدیک بغیر اوسکے اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہی پس مدار ولایت کا
حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک تقسیم طلاق
کی احسن وغیرہ تو اوپر مذکور ہوئی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق رجعی ہے اور بائن ہے طلاق رجعی تو
یہہ ہے کہ کہی ایکبار یا دوبار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکے پس اسطرحکی طلاق دینی سے ایام عدت مین بغیر نکاح
کے رجوع کرلینا جائز ہے یعنی اگر کہے رجوع کی مینے تجہسے یا ہاتہہ لگالے یا مساس یا جماع کر تو رجوع اس سے
ہوجاتی ہے حاجت نکاح جدیدہ کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتہہ الفاظ کنایات کے سوائی مین الفاظ کے کہ وہ
فقہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور انشاء اللہ تعالی اسمین بہی کچہہ مذکور ہونگی پس طلاق بائن سے عورۃ نکاح مین سے
نکل جاتی ہے جبتک کہ پہر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ
مغلظہ تو یہہ ہے کہ تین طلاقین دے ایکبارگی یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ
بعد اسکی عدت کی اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق ندے اور عدت نہ گذری اوسکی اور
طلاق مخففہ مقابلہ مین اسکے ایک یا دو ہین اور الفاظ کنایات کی نزدیک فقہاء کے وہ ہین کہ نہین وضع کئے گئے
طلاق کے لیے لیکن محتمل طلاق کو اور غیر طلاق کو ہین پس نہین طلاق پڑیگی ساتہہ اونکے از روی قضاء کے
مگر ساتہہ نیت کے اور دلالت حال کے یعنے وقت ذکر طلاق کے یا وقت غضب کے پس حالات طلاق کے تین
ہین رضا اور غضب اور تذکرہ طلاق کا اور کنایات بہی تین ہین ایک تو وہ ہین کہ احتمال رکہین رد کا اور دوسرے

ف طلاق رجعی بائن مغلظہ ... قاضی یا حاکم

صلاحیت رکہین سب یعنی بد کہاوتی کی یا نہ احتمال رکہین ان دونو نکا پس بعض الفاظ ان کنایات کی یہہ ہین
اُخرجی اِذہبی قومی تقنعی تخمری استبری انطلقی اعزبی یہہ الفاظ تو وہ ہین کہ احتمال رکہتے ہین رد کا
اور مانند خلیۃ بریۃ حرام بائن بتۃ بتلۃ کے صلاحیت رکہتے ہین سب کی اور مانند اعتدی استبری رحمک
انتِ واحدۃ انتِ حرۃ اختاری امرکِ بیدکِ سرحتکِ فارقتکِ کے نہین احتمال رکہتے یہہ کلمے رد کا اور نہ سب کا
پس بیچ حالت رضا کی یعنی غیر غضب اور غیر مذاکرہ طلاق کے موقوف ہونگے یہہ تینون قسمین ارزوی حکم کے
اور نیت کہنے والے کی یعنی اگر نیت طلاق کی کرے تو طلاق پڑجائیگی ورنہ قول اوسکا ساتہہ قسم کے اور بیچ حالت
غضب کے موقوف ہون گے پہلے دونون قسم نیت پر اگر طلاق کی نیت کرے تو واقع ہوگی طلاق ورنہ تصدیق
کیا جاویگا بغیر قسم کے. بیچ حالت مذکرہ طلاق کے کہ ہو میان بیوی مین موقوف ہوگا پہلا قسم نیت پر اور دونون
اخیرین مین واقع ہوگی طلاق اگرچہ نہ نیت کرے اور تین الفاظ کنایات سے جو طلاق رجعی پڑتی ہے وہ
یہہ اعتدی استبری رحمک انتِ واحدۃ **مسئلہ** اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا
مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی
رحمہما اللہ کا اور اگر بیوی اختیار کرے اپنے نفس کو تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کے اور
طلاق بائن نزدیک ابوحنیفہ رح کے اور تین طلاقین نزدیک مالک رح کے **مسئلہ** اگر کوئی حرام کرے کسی چیز
کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز اوسپر حرام نہین ہوتی اور یہہ
ابن عباس کا ہے اور ہمارا مذہب بہی یہی ہی کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی
ہو جیسیکہ کہے شراب مجپر حرام ہی یا مال فلانیکا مجپر حرام ہے تو یہہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب
کہا ویگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کردیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنیوالا
قسم کا نہین ہویگا اور اگر کہے سب مال حلال مجپر حرام ہین یا کہے سب حلال خدا کے مجپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی
کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجپر حرام ہی تو
ہوتا ہے یہہ ایلا اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچہہ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور ہرسے
یعنی لغو ہی اس کہنے سے کچہہ نہین ہوتا اگر نیت کرے جہوٹ کی اور یہہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہی ہوگا اور
کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی
ہین اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی **مجمع ملتقی مولینا**
در المختار **مسئلہ** جاننا چاہئے کہ نکاح فاسد پہلے دخول کے ثابت کرنیوالا کسی چیز کا نہین ہے حقوق
میان بیوی کے سے اور بعد دخول کے ثابت ہونگے بعض احکام مانند واجب ہونے عدت اور مہر اور ثابت ہونے نسب
کے اور طلاق واقع نہین ہوتی بیچ نکاح فاسد کے پس اگر طلاق دے یا قاضی تفریق کرے درمیان میان بیوی کے
فسخ اور متارکہ ہوگا نہ طلاق کیونکہ طلاق فرع نکاح صحیح کی ہے نہ فاسد کی بعد اوسکے اگر رضا زوجین کی نکاح کریگا
ہو تو جائز ہے بغیر گذرنے عدت کے اور حلالہ کے اگرچہ تین طلاقین ہوئی ہوں پہر وہ خاوند بہی مالک تین طلاقونکا
ہوگا اسلیے کہ نکاح فاسد مین طلاقین ناقص کرنیوالی عدد طلاقونکی نہین ہین پس اب وہ مالک تین طلاقونکا ہوا اور

نہین جائز اوس عورة مدخولہ کو نکاح کرنا ساتہہ غیر کے مگر بعد گذرنے عدت کی اور وطی کرنیسے نکاح فاسد مین نہین ہوگا محصن پس اگر وطی کرے اوس سے پیچہے جدا کردینے قاضی کے حد مارا جاوے لگا یعنے دُرّے لگائے جاوینگے رجم نہین کیا جاویگا اور بیچ نکاح فاسد کے جدا ہوگی عورة مدخولہ ساتہہ قول کے جیسیکہ کہے ترکتک یا کہے خلیت سبیلک پس اگر انکار کرے خاوند نکاح کا اور کہے بیوی کو جا اور چلی جا ہوگا متارکہ اور نکاح فاسد یہہ ہے جیسے کہ نکاح کرے بغیر گواہونکے اور نکاح اوسکا کہ عدت مین ہی کسیکی ساتہہ غیر خاوند پہلے کے اور نکاح ایک بہن کا بیچ عدت بہن دوسری کے کہ عدت طلاق بائن[له] کی ہو اور نکاح پانچوین عورة کا بیچ عدت چوتہی کے اور نکاح کرنا لونڈی سے بیوی پر اور مثل انکے اور حکم نکاح فاسد کا اوپر گذر چکا **فصل** ترجمہ کنز مین جو مسائل طلاق کے بطریق اختصار کے مذکور ہین لکہے جاتے ہین اگرچہ بعضے اونمین سے اوپر لکہے گئے ہین **مسئلہ** طلاق دینے کے تین طرح ہین ایک اچہی طرح جسکو طلاق سُنّی کہتے ہین دوسری بہت اچہی طرح جسکو احسن کہتے ہین تیسری طرح بدعت جسکو بدعی کہتے ہین سو اگر تین طلاقین تین طہر کے عرصہ مین دین اور اوس درمیان مین اوس سے صحبت نکی یہہ طلاق دینے کی اچہی طرح ہے موافق سنت کے اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی حالت مین کہ اوس طہر مین اوس سے صحبت نکی ہو پہر اوس عورة کو چہوڑ دیا کہ اوسکی عدت گذر گئی یہہ طرح بہت اچہی ہے اور اگر ایک طہر مین تین بار طلاق دی یا یون کہے کہ تجکو تین طلاقین ہین تو یہہ طرح بدعت ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی غیر مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو تین طلاقین سنت ہین تو اوس عورة کو اوسیوقت ایک طلاق ہوگئی اگرچہ وہ حیض مین تہی **مسئلہ** اگر اوس عورة کو کہ جسکو حیض نہین ہوتا ہے خواہ کم عمری کے سبب خواہ زیادہ عمر کے سبب تو اوسپر تین طلاقین سنت کے موافق تین مہینونمین پڑینگی اور ایسی عورتونکو بعد صحبت کی بہی طلاق دینی درست ہے **مسئلہ** مدخولہ جورو کو حیض کی حالت مین طلاق دینی بدعت ہے پہر اگر حیض مین طلاق دے تو واجب یہہ ہے کہ اوس طلاق سے رجوع کرے اور دوسرے آیندہ کے طہر مین اوسکو سنت کے موافق طلاق دے **مسئلہ** حاملہ عورتکو صحبت کرنیکے بعد طلاق دینا جائز ہے اور تین مہینے تک ہر مہینے مین ایک طلاق دینا اوسکو سنت ہی **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین موافق سنت کے تو اوس عورت پر ہر طہر مین ایک طلاق پڑیگی اور اس کہنے مین اگر خاوند کی یہہ نیت تہی کہ تینون طلاقین اوسیوقت پڑ جاوین یا یہہ کہ ہر مہینے مین ایک طلاق پڑے تو ویسے طرح پڑینگی **باب الطلاق الصریح** یعنے وہ طلاق جو صریح ہو اوسکا بیان **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا تجکو طلاق ہے یا کہا کہ تو مطلقہ ہی یا کہا کہ مینے تجکو طلاق دی ان صورتون مین ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ خاوند نے نیت ایک طلاق کی کی ہو یا ایک سے زیادہ کی ہو یا بائنہ کی کی ہو یا کچہہ نکی ہو اور اگر یون کہا کہ تو طلاق ہے اور اس کہنے سے کچہہ نیت نتہی یا ایک طلاق یا دو طلاقون کی نیت تہی تو ایک طلاق رجعی واسپر ہوئی اور اگر تین طلاقونکی نیت تہی تو تین ہی طلاقین ہونگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجپر طلاق ہی یا تیرے سب بدن پر طلاق ہے یا تیری گردن پر یا تیرے گلی پر یا تیری روح پر یا تیرے بدن پر یا تیری جسد پر یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے منہ پر یا تیرے آدہی پر یا تیری تہائی پر طلاق ہے تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یون کہا کہ تیری ہاتہہ پر یا تیرے پانو پر یا تیری کون پر طلاق ہی تو طلاق نہین ہوئے **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق

[له] قید طلاق بائن کی اسلئے لگائی ہے کہ رجعی مین تو گویا نکاح ہی باقی ہے اور بائن مین اگرچہ نکاح نہین مگر اوسکی عدت نکاح کا ... ہے ... نکاح ہی ... باقی ہے ۱۲ منہ

ہوئی ہی آدہی طلاق یا تہائی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی تین نصف دو طلاق کی تو تین
طلاقین پڑ گئین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے ایک سے دو تک یا کہا کہ ایک سے دو کی درمیان تک تو ایک طلاق
پڑی اور اگر یون کہا ایک سی تین تک تو دو طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو ایک طلاق ہی دو مین اور ایک
کو دو بار گننا ارادہ کیا یا نکیا ایک طلاق پڑیگی اور اگر یہہ نیت کی تہی کہ ایک اور دو تو تین طلاقین پڑ گئین اور اگر
یون کہا کہ تجکو دو طلاق ہین دو مین اگرچہ نیت تہی کہ دو دونی چار تو بہی دو طلاقین پڑینگی مسئلہ اگر یون
کہا کہ تجکو طلاق ہے یہان سے کشمیر تک تو ایک طلاق رجعی پڑیگی مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہے مکہ مین یا
بیچ مکہ کے تو اوسی وقت اوسپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے جب تو مکہ مین داخل ہو تو جب وہ مکہ مین
داخل ہوگی تب طلاق پڑیگی **فصل** مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے کل یا کہا کل مین تو کل کی
صبح کو اوسپر طلاق واقع ہوجاویگی اور اس کہنے مین کہ تجکو طلاق ہے کل مین عصر کا وقت اپنے دلمین ٹہرایا
تو اونیہ کل کی عصر کو طلاق پڑیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلے کہا
اوسیکا اعتبار ہی مسئلہ اگر زید نے اک عورت سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اس سے پہلے کہ مین تجکو اپنی جورو بناؤن
یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پچہلی کل کو پہر اوس عورت سی آج نکاح کیا تو یہہ کہنا زید کا لغو ٹہرا اگر یون کہا
کہ تجکو طلاق ہی پچہلی کل کو اور نکاح پہلے سے تہا تو اوسیوقت طلاق ہو گئی مسئلہ اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے
جب تک مین تجکو طلاق ندون یا یون کہا کہ جس وقت تک مین تجکو طلاق ندون پہر اوس کہنے کے بعد تہوڑی
دیر وہ خاوند چپ رہا تو طلاق ہو گئی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر مین تجکو طلاق ندون تو جب
جورو یا خاوند مر جاوی تو طلاق ہو گی اور زندگی بہر نہین ہوتی مسئلہ اگر یون کہا تجکو جب مین طلاق ندون
تجکو طلاق ہی پہر بعد اس کہنے کے طلاق دی تو اس پچہلی طلاق کہنے سے طلاق ہوئی مسئلہ اگر یون کہا
تجکو طلاق ہی جسدن مین تجکو اپنی جورو کرون پہر اوسی راتکو نکاح کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر یون کہا کہ
جس روز مین تجسی نکاح کرون تجکو اپنے لیے طلاق کا اختیار رہے پہر راتکو اوس سے نکاح کیا تو اوس عورت کو اپنے لیے
طلاق کا اختیار نہین ہوگا مسئلہ اگر یون کہا کہ مین تجسے الگ ہون یا کہا کہ مین تجپر حرام ہون تو ایک طلاق
بائن ہو جاویگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو اتنی طلاقین ہین اور تین انگلیون سے اشارہ کیا تو تین طلاقین
ہوئین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو بائن طلاق یا بتہ طلاق ہی یا کہا کہ تجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ تجکو
شیطان کی طلاق ہی یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا تجکو پہاڑ سے طلاق ہے یا کہا اشد طلاق ہی یا کہا ہزار
سے طلاق ہے یا کہا گہر بہر طلاق ہی یا کہا تجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا لنبی طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہے
تو ایک طلاق بائن پڑیگی اور اگر تین طلاقونکی نیت کی تہی تو تین ہی پڑین گی **فصل** صحبت کرنی سے
پہلے جو طلاق دی اوسکی چند مسئلہ سنو مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سی یون کہا کہ تجکو مینے تین طلاقین دین تو تینون
طلاقین اوسپر پڑ گئین اور اگر تین طلاقین تین بار کہین تو ایک طلاق بائن اوسپر پڑی مسئلہ اگر جورو
سے کہا کہ تجپر طلاق ہی اور گنتی طلاق کی ایک یا دو نہین کہنے پایا تہا کہ وہ جورو مر گئی تو اوسپر طلاق نہوئی
مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک اور ایک یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک ایک سے پہلے

فصل فی الطلاق قبل الدخول

یا یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی ایک ہی ایک بعد اوسکی ایک تو اوسپر ایک طلاق پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک طلاق
بعد ایک طلاق کے یا کہا تجکو طلاق ہی ایک طلاق اوس سے پہلے ایک طلاق یا کہا تجکو طلاق ہی ایک ساتھہ ایک
کے یا کہا تجکو طلاق ہی ایک اوسکے ساتھہ ایک تو دو طلاقین پڑینگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو جو گہر مین بیٹہی تو تجہپر
طلاق ہے ایک اور ایک سو وہ گہر مین بیٹہے تو ایک طلاق اوسپر پڑی اور اگر یون کہا کہ تجہپر طلاق ہی ایک اور
ایک جو تو گہر مین بیٹہی پہر وہ گہر مین بیٹہے تو دو طلاق پڑین **باب الکنایات** یعنے کنایہ اشارہ سے طلاق دے
اوسکا بیان ہے **مسئلہ** کنایہ کی طلاق تب ہی پڑتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کی ہو یا حالت خفگی یا وقت مذاکرہ طلاق کی
ہو کہ اوس حال سے ہی بوجہا جاوے کہ اس کنایہ سے مراد طلاق ہے **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ
تو عدت مین بیٹہہ یا کہا کہ تو اپنا رحم پاک کر یا کہا کہ تو ایک ہے تو ایک رجعی طلاق اوسپر پڑیگی **مسئلہ** اگر یون کہا
کہ تو علیحدہ ہی یا حرام ہی یا خالی کی ہوئی ہی یا بری کی ہوئی ہے یا تیری رستی تیری گردن پر یا تو اپنی گہر والون
مین ملجا یا مینے تجکو تیرے گہر والونکو دی ڈالا یا مینے تجکو چہوڑ دیا یا تجکو الگ کر دیا یا تجکو اپنا اختیار ہی یا تو اختیار
لے لے یا تو حرہ ہی یا تو مقنعہ اوڑہ یا اوڑہنی سر پر ڈال یا پردہ کر یا دور ہو یا نکل جا یا خاوند تلاش کر تو ایک
طلاق بائن پڑیگی اور اگر دو طلاق کی نیت کی تہی تو دو اور اگر تین کی نیت کی تہی تو تین طلاق پڑین گی
مسئلہ اگر تین دفعہ کہا کہ عدت مین بیٹہہ اور پہلی دفعہ کے کہنے مین طلاق کی نیت کی اور اور دفعہ سے حیض
مراد ٹہیرایا تو خاوند کو سچا بتا دین گے اور ان دو دفعہ سے کچہہ مراد نہ ٹہیرائی تو یہہ تین طلاقین ہوئین **مسئلہ**
اگر یون کہا کہ تو میری عورت نہین یا کہا کہ مین تیرا خاوند نہین اور نیت طلاق کی کی تو عورت پر طلاق ہوگئی
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہے سو وہ عدت مین بیٹہی تب پہر کہا کہ تجکو طلاق ہی تو یہہ دو طلاق
پڑینگی اور اگر یون کہا تہا کہ تو بائن یعنے الگ ہے اور وہ عدت مین بیٹہی تہی تب کہا کہ تجہکو طلاق ہے تو بہی دونو طلاق پڑین گی اور
اگر یون کہا تہا کہ تجکو طلاق ہی اور عدت مین کہا کہ تو بائن ہی تو بہی دونون طلاق پڑین گی اور اگر یون کہا
یعنے دونون بار کہ تو بائن ہے تو یہہ دوسری طلاق نہ پڑیگی ہان اگر یہہ بائن طلاق کسی شرط پر اٹکی ہوگی
تو البتہ دونون پڑین گی مثلا یون کہا تہا کہ اگر تو اس گہر مین آوے تو بائنہ ہو جاوے بعد اسکے اوسکو کہا کہ تو بائن
ہی پہر وہ اوس گہر مین آئی تو اوسپر دونو طلاقین پڑینگی **باب تفویض الطلاق** یعنے طلاق دینا
سونپ دیا جورو کو اوسکے مسئلے ہین **مسئلہ** اگر خاوند نے طلاق کی نیت پر جورو سے کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنے
اوسی مجلس مین اختیار لیا تو ایک طلاق بائنہ اوسپر ہوگئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اس صورت مین جائز
نہین پہر خاوند سے اختیار پانے پر اگر وہ عورت وہان سے اوٹہہ کہڑی ہوئی یا اور کچہہ کام کرنے لگی تو اوسکا
تو اختیار جاتا رہا **مسئلہ** عورت اور مرد کو دونون سے ایک کو نفس یا اختیار کا لفظ کہنا شرط ہی اگر نکہی تو
اختیار طلاق کا اوسی نہوگا **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنے کہا کہ مین اختیار کرونگی اپنی
جان کو یا یون کہا کہ مینے اختیار کی اپنی جان تو اوسپر طلاق ہوگئی **مسئلہ** اگر یون جورو سے کہا کہ تو اختیار لے تو اختیار لے تو اختیار لے سو اوسنے کہا کہ مینے
پہلا یا بیچ کا یا اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ مینے اختیار لیا تو اوسپر تین طلاقین ہوگئین اگرچہ خاوند کی نیت
یہہ نہی اور اگر جورو نے یون کہا کہ مینے اپنی نفس کو طلاق دی لی یا یون کہا کہ مینے اپنی جان کا اختیار لیا ایک

ایک طلاق کا تو ایک طلاق بائنہ ہوگئی مسئلہ اگر یون کہا تیرا اختیار تیری ہاتھہ مین ہی ایک طلاق بابت یا یون
کہا کہ ایک طلاق اختیار کر لے سو عورت نے اپنی جان کا اختیار لیا تو رجعی طلاق ہوگئی اوسپر مسئلہ اگر تین طلاق
کی نیت پر یون کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہی پہر عورت نی کہا کہ مینے اپنی نفس پر اختیار کیا ایک بار گی یعنے
سب کو ایکبار گی تو تینون طلاق ہوگئین اور اگر عورت نی یون کہا کہ طلاق دی مینے اپنے آپکو ایک یا کہا کہ
اختیار کیا مینے اپنی جان پر ایک طلاق کو تو ایک طلاق بائنہ ہوی مسئلہ اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار
تیری ہاتھہ مین ہی آج اور پرسون تو رات اس اختیار مین نہین ہی پہر اگر عورت نی اوسدن کا اختیار پہیر دیا تو
اوسدن کا اختیار اوسکو باقی رہا اور اگر خاوند نے آج اور کل کا اختیار دیا تہا تو رات بہی اوس اختیار مین شامل
یعنے پرسونکا ۱۲
ہی اور اگر عورت اوسدن کا اختیار پہیر دی تو کل کا بہی اختیار اوسکو نرہی مسئلہ جب عورتکو طلاق کا اختیار ملا
پہر وہ وہین پر دن بہر بیٹہی رہی اور اوٹہی نہین یا کہڑے سے بیٹہہ گئی یا بیٹہے سے تکیہ لگا لیا یا تکیہ چہوڑ کر بیٹہہ رہی
یا اوسنی باپ کو صلاح مشورہ کرنیکو بلایا یا گواہ شاہدی کے لیے بلائی یا عورت سواری پر سوار چلی جاتی تہی اختیار
ملنے کے بعد سواری کو کہڑا کر لیا تو اوسکو اختیار ابہی باقی ہے اور اگر سواری کہڑی ہتی سو اختیار پانیکے بعد وہ سواری
چلائی تو اختیار جاتا رہا مسئلہ اختیار کے مقدمہ مین گہر کا اور ناؤ کا حکم ایک ہی ہی مسئلہ اگر خاوند نے
کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے اور کچہہ نیت نکی یا ایک طلاق کی نیت کی تہی پہر اوسنے اپنے آپکو طلاق دی تو ایک
طلاق رجعی پڑیگی اور اگر خاوند کی نیت مین تین طلاقین تہین اور عورت نی بہی تین طلاقین دی لین تو
تینون پڑ جاوین گی مسئلہ اگر یون کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے عورت نی بائنہ طلاق کہی تو ایک طلاق
رجعی پڑیگی اور اگر عورت نے یون کہ مینے اختیار لیا تو طلاق نہوئی مسئلہ اگر کہا کہ اپنے آپکو طلاق دیلے
پہر خاوند کو اوس فرمانے سے پہر جانیکا اختیار نہین اور اوسی مجلس تک اوس عورتکو یہہ اختیار رہیگا ہان اگر خاوند
نے یون کہا تہا کہ تو نے اپنے آپکو طلاق دیلے جب چاہی تو البتہ اوس عورتکو اوس مجلس کے بعد بہی اختیار رہیگا
مسئلہ اگر زید نے عمرو سی کہا کہ میری جورو کو طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین یا بعد اوس مجلس کے زید کی جورو
کو طلاق دیسکتا ہی اور اگر یون کہا کہ اگر تو چاہے تو میری جورو کو طلاق دیدی تو عمرو اوسی مجلس مین طلاق دیسکتا ہے
اور بعد اوسکی نہین مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تو اپنے آپکو تین طلاق دیلے سو اوسنے ایک طلاق دی تو ایک
ہی طلاق اوسپر پڑیگی اور اگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تہا اور جورو نی اپکو تین طلاقین دی لین تو
کوئی طلاق نہ پڑیگی اور اگر جورو سی کہا کہ طلاق دیلے اپنے آپکو تین اگر تو چاہی سو اوسنے ایک طلاق دی لی یا ایک طلاق
کا اسطرح سے اختیار دیا تہا اور اوسنی تین طلاقین دی لین تو طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر خاوند نی جورو کو بائنہ
طلاق کا اختیار دیا سو اوسنی اپنے آپکو رجعی طلاق دی لی تو بائنہ طلاق پڑیگی اور اگر رجعی طلاق کا اختیار دیا اور اوسنے
بائنہ دی لی تو رجعی ہی طلاق پڑیگی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے پہر جورو نی کہا کہ مینے
چاہا اگر تو چاہی تو خاوند نے کہا کہ مینے چاہا اور اوس کہنے سے نیت اوس خاوند کی طلاق کی تہی تو طلاق نہوئی
اور طلاق کا اختیار باطل ہوا مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی اگر تو چاہی اور جورو نی کہا کہ مینے چاہا اگر فلانی
چیز اسطرح ہو در صورتیکہ وہ معدوم ہی تو اختیار باطل ہوا اور اگر ہوگئی وہ چیز تو عورت پر ایک طلاق ہوگئی

جورو کو طلاق دی پہر اوس عورت نی خاوند کے بیٹے کے ساتہہ برا کام کیا یا صحت کی حالت مین خاوند نے عورت
بیماری مین جورو کو طلاق دی پہر اوس عورت نی خاوند کے بیٹے کے ساتہہ برا کام کیا یا صحت کی حالت مین خاوند نے عورت
کو بہتان لگایا پہر بیماری مین لعان ہوئی یا خاوند نے بیماری مین ایلا کیا تو وہ عورت وارث ہوگئی اور اگر صحت
کی حالت مین ایلا کیا اور مدت اوسکی گذری بیماری کی حالت مین تو یہہ عورت وارث نہوگی

باب الرجعة

یعنی طلاق دی ہوئی کو پہر اپنی جورو کرنیکا بیان مسئلہ طلاق کی عدت کے ایام مین ایسا کام کرنا کہ وہ عورت
بدستور نکاح مین بنی رہے اسکو رجعت کہتے ہین مسئلہ اگر تین طلاق نہین دی ہین تو درست ہی اگرچہ عورت
ناراض ہو مسئلہ اگر عورت سی کہا کہ مینے تیرے ساتہہ رجوع کی یعنی طلاق سی پہر گیا یا اور کسیکی روبرو کہے کہ
مینے اپنی عورت سے رجوع کی یا اوس عورت کے بوسہ دی یا اوس سے مساس کرے یا شہوت سی اوسکی شرمگاہ
کے اندر دیکہی یا اوس سی صحبت کرے تو رجعت ہو گئی مسئلہ رجعت کے واسطے دو گواہ کر لینے مستحب ہی مسئلہ
اگر عدت کے ایام گذرنیکے بعد کہا کہ مین نے رجوع کی تہی عدت مین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا تو رجعت ثابت
ہوگئی اور اگر عورت نی اوسکو جہوٹا بتایا تو رجعت جائز نہین مسئلہ اگر مرد نے عورت سی کہا کہ مینے رجوع
کی اور عورت نے کہا کہ میری عدت تو گذر گئی تو رجعت نہین ہوئی مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے عدت کے
بعد باندی سے کہا کہ مینے تجہسے عدت مین رجوع کی تہی اور باندی کا میان اوسکو سچا بتاتا ہے اور وہ باندی
اوسکو جہوٹا بتاتی ہے یا باندی کہتی ہے کہ میری عدت گذر گئی اور خاوند اور میان کہتے ہین کہ نہین گذرے تو
اوس باندی ہی کا کہنا معتبر ہے مسئلہ اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز کے بعد پاک ہوئی تو اوسکی
عدت گذر گئی اور خاوند کو رجوع کا اختیار نرہا اگرچہ ابہی نہائی نہو اور اگر دس دن سی کم مین پاک ہوئی تو
جب نہالے یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے یا تیمم کرے اور نماز پڑہ لے تب عدت گذر جاویگی اور خاوند کو رجوع
کا اختیار نرہے مسئلہ اگر تیسرے حیض سے دس سے کم مین پاک ہوئی اور نہائی سوا ایک عضو سی کم بدن سوکہا
رہگیا تو عدت گذر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سوکہا رہا تو عدت ابہی نہین گذری مسئلہ اگر حاملہ عورت
کو یا جنی ہوئی عورت کو طلاق دی اور خاوند کہتا ہی کہ مینے اس سی صحبت نہین کی ہی تو رجوع کرنیکا اختیار
ہے اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہی کہ مینے صحبت نہین کی بعد اسکے[له] طلاق دی تو رجوع کرنیکا
اختیار نہین[له] اور اگر اس انکار کے بعد اوس عورت سی رجوع کی پہر وہ اولاد جنی دو برس سے کم مین تو یہہ رجعت
درست ہی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ اگر تو جنی تو تجکو طلاق ہی پہر وہ اولاد جنی بعد اسکے اور حمل سے اور اولاد جنی
تو یہہ رجعت ہوئی مسئلہ اگر یون کہا کہ جیبار تو جنی تو تجکو طلاق ہی پہر وہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسرے
بار کا جننا رجعت ہی مسئلہ رجعی طلاق والی عورت کو چاہئی کہ اپنا سنگہار کیا کرے مسئلہ رجعی طلاق دیکر خاوند
بے پوچہی اکیلے اوس عورت پاس نجایا کری تو مستحب ہے اگر نیت عدم رجوع کی ہو اور سفر کو بہی اوس عورة کو اپنے
ساتہہ نہ لیجاوی مسئلہ رجعی طلاق والی عورت سے صحبت کرنی حلال ہی حرام نہین مسئلہ اگر ایک طلاق
بائنہ یا دو طلاق بائنہ دین تو عدت کے اندر نکاح کر لینے کا اوس خاوند کو اوس عورت سی اختیار ہی اور اگر تین
طلاقین دی تہین اور وہ عورت حرہ تہی یا دو طلاقین دی تہین اور وہ عورت باندی تہی تو اوس عورت سی
اوس خاوند کو نکاح کرنا درست نہین ہان جب وہ عورت اور خاوند سی کہ وہ دوسرا خاوند بالغ یا مراہق ہو صحیح نکاح

له یعنی خلوت اور دوسری ... نکاح ... اور صحبت کا انکار کری ۱۲ عله ... ۱۲

کرے اور وہ صحبت کر کر طلاق دے اور اوسکی عدت گذر جاوے تو البتہ اوس پہلے خاوند کو درست ہے کہ اوس عورت سے نکاح
کرے مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے دو طلاقین دین پھر عدت کے بعد اوسکے میان نے اوس سے صحبت کی تو اب اوس
صحبت سے وہ باندی پہلے خاوند کے لیے حلال نہین ہو گئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سے نکاح کرے
اس شرط پر کہ پہلے خاوند کے لیے وہ عورت حلال ہو جاوے اگرچہ یہہ نکاح مکروہ ہے مگر جب یہہ دوسرا خاوند طلاق
دیدے اور عدت گذر جاوے اور پہلا خاوند اوس سے نکاح کرلے تو حلال ہے مسئلہ جب طلاق دی ہوئی عورت
دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ خاوند اوسکو طلاق دے پھر عدت کے بعد پہلا خاوند اوس سے نکاح کر لے تو پہلا خاوند
پھر تین طلاق کا مالک ہو جاتا ہے مسئلہ اگر تین طلاق دی ہوئی عورت یہہ بات کہے کہ عدت گذرنے کے بعد
مینے دوسرا خاوند کیا اونے مجہسے صحبت کر کر مجکو طلاق دی اور اوسکی بہی عدت گذر گئی اگر اوس مدت مین اسقدر گنجائش
ہو کہ دونون کی عدت گذر سکتی ہے تو سچا جانے اوس عورت کو اگر اسکے گمان مین وہ عورت سچی ہو اور کمتر اس مدت
کی دو مہینے ہین ہر خاوند کی عدت کی اسطرح کہ ایک مہینا تو تین حیضون کا ہوا اور ایک مہینا دو طہرونکا یہہ امام صاحب
کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک انتالیس دن تو تینون حیضون کے اور تیس دن دو طہرون کے باب
الایلاء یعنی ایلاء کا بیان چار مہینے یا زیادہ عرصہ تک اپنی جورو سے صحبت نکرنے پر قسم کہانیکو ایلاء کہتے ہین جیسے
اپنی جورو سے کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا چار مہینے تک یا یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا
تو یہہ ایلاء ہوا پہر اگر چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم توڑنیکا کفارہ دے اور ایلاء جاتا رہا اور اگر چار مہینے کی قسم
کہائی تہی اور چار مہینے گذر گئے اور صحبت نکی تو قسم اوتر گئی اور جورو نکاح سے جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم
کہائی تو قسم باقی رہی پہر اگر دوسری مرتبہ اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے کے اندر اوس سے صحبت کی تو قسم کا کفارہ
دے اور اگر چار مہینے کے اندر صحبت نکی تو دوسری طلاق اوسپر ہو گئی اور وہ نکاح سے جاتی رہی پہر اگر تیسری بار
اوس سے نکاح کیا اور چار مہینے مین اوس سے صحبت کی تو کفارہ قسم کا دے اور نہین تو تیسری طلاق اوسپر پڑگئی
اور اگر اوس عورت نے اور خاوند کر لیا اور اونے طلاق دی پہر پہلے خاوند نے اوس سے نکاح کیا تو اب چار مہینے تک
صحبت نکرنے سے اوسپر طلاق نہ پڑیگی ہان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ دے اسلیے کہ قسم تو ہمیشہ کی کہائی تہی مسئلہ
اگر چار مہینے سے کم کی قسم کہائی تو ایلاء نہین مسئلہ اگر یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا ان دو
مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلاء ہے اور اگر ایک دن یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے دو مہینے تک صحبت
نکرونگا پہر ایکدن درمیان مین دیکر تیسرے دن کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے صحبت نکرونگا ان دو مہینے کے بعد تو
یہہ ایلاء نہوا مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجہسے ایک برس تک صحبت نکرونگا سوائے ایک روز کے
تو یہہ ایلاء نہین مسئلہ اگر زید کی جورو مکہ مین ہے اور زید نے بصرہ مین کہا کہ قسم خدا کی مین مکہ مین نجاونگا
تو یہہ ایلاء نہین مسئلہ اگر اپنی جورو سے کہا کہ اگر مین تجہسے صحبت کرون تو میری ذمہ حج ہو وے یا کہا کہ روزہ
ہووے یا کہا کہ صدقہ ہووے یا کہا کہ میرا غلام آزاد ہووے یا کہا تجہپر طلاق ہووے تو یہہ ایلاء ہے مسئلہ اگر رجعی
طلاق کی عدت مین جورو ہو اور اوس سے کہے کہ قسم خدا کی مین تجہسے چار مہینے تک صحبت نکرونگا تو یہہ ایلاء ہے
اور اگر بائنہ طلاق کی عدت والی سے کہا یا اجنبی عورت سے کہا تو ایلاء نہین مسئلہ باندی کے ساتہہ ایلاء

کی مدت دو مہینے ہین مسئلہ اگر خاوند نے ایلا کیا اور ایلا ہی رجوع کرنا چاہئے اور خاوند یا عورت بیمار
ہی یا عورت کو رتق ہے یا کوئی کم عمر ہے یا خاوند اور عورت اتنی دور ہین کہ چار مہینے کے اندر نہین مل سکتی
تو وہ خاوند یون کہدے کہ مینے اوس عورت سے رجوع کی اور اگر چار مہینے کی مدت مین اوس سے صحبت
کر سکتا ہو تو صحبت کرے تب رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر خاوند نے جورو سے کہا کہ تو مجھپر حرام ہے اور
اپنے اوپر حرام کرنیکی نیت سے کہا تو یہہ ایلا ہوا اور اگر ظہار کی نیت سے کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہی اور اگر
طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق بائنہ ہوئی اور اگر تین طلاق کی نیت سے کہا تو تین طلاقین ہوئین مسئلہ فتاوی مین لکھا ہی کہ اگر اپنی عورت سے کہا کہ
تو مجھپر حرام ہے اور حرام اوسکی دانست مین طلاق ہی لیکن اس کہنے سے اوسنے طلاق کی نیت نہین کی تہی تو
بہی طلاق ہو گئی عرف کی رو سے یہہ کہنا نیت ہی ٹہیرا

باب الخلع

یعنے جورو سے کچہہ لیکر اوسکو طلاق دینا مسئلہ نکاح سے الگ ہو جانیکو خلع کہتے ہین مسئلہ خلع کرنے سے عورت پر طلاق بائن
پڑتی ہے مسئلہ اگر خاوند نے مال لینے پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن طلاق ہوئی
اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آویگا مسئلہ اگر عورت سے خاوند کا کچہہ قصور نہین کیا تو خاوند کو اوس سے
مال لیکر طلاق دینی مکروہ ہی اور اگر وہ عورت خاوند کے کہنے مین نہین ہی تو طلاق کے بدلے اوس سے
کچہہ لینا مکروہ نہین ہے مسئلہ جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہی چیز خلع کا بدل بہی ہو سکتی ہے مسئلہ اگر
شراب یا سور یا مردار جانور کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو بدل دینا یعنے شراب یا سور یا مردار دینا نہ آویگا اور
خلع کی صورت مین بائن طلاق پڑیگی اور ایسے بدلے پر طلاق کی صورت مین رجعی طلاق پڑیگی مفت مسئلہ
اگر جورو نے کہا کہ جو میرے ہاتہہ مین ہی اسپر مجہسے خلع کر اور اوسکے ہاتہہ مین کچہہ نہتہا اور خاوند نے خلع کیا تو کچہہ دینا
نہ آویگا اور اگر عورت نے یون کہا تہا کہ جو مال یا روپے میرے ہاتہہ مین ہے اسپر مجہسے خلع کر اور اوسنے کیا اور اوسکے
ہاتہہ مین کچہہ نہتہا تو خاوند اوس سے مہر پہیر لے یا تین روپے لیلے مسئلہ اگر بہاگے ہوے غلام پر خلع کیا
اس شرط پر کہ وہ عورت اوس غلام کے ضمان سے بری ہے تو وہ عورت اوس غلام کی ضمان سے بری نہوگی
عورت پر لازم ہوگا کہ وہ غلام خاوند کے حوالہ کردے یا قیمت اوسکی دے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ بعوض ہزار
روپے کی مجکو تین طلاقین دے سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار روپے کی تہائی روپے عورت کو دینے آوین گے
اور وہ عورت بائنہ ہو گئی اور اگر یون کہا تہا کہ ہزار روپے پر مجکو تین طلاقین دے سو خاوند نے ایک طلاق
دی تو رجعی طلاق مفت ہو گئی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تو اپنے آپ کو تین طلاق دیدے بعوض ہزار روپون
کے یا ہزار روپے پر سو اوسنے ایک طلاق دیلی تو کوئی طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی بعوض
ہزار روپے کے یا ہزار روپے پر اور اسنے قبول کیے تو ہزار روپے اوس عورت کی ذمہ پر ہوئے اور وہ عورت بائنہ ہو گئی
مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی اور تجپر ہزار روپے ہین تو مفت طلاق ہو گئی اور اگر غلام سے کہا کہ تو
آزاد ہی اور تجپر ہزار روپے ہین تو وہ مفت آزاد ہو گیا مسئلہ خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کی طرف سے ہے
تو درست ہی اور خاوند کی طرف سے درست نہین مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مینے تجکو ہزار روپے
پر طلاق دی سو تو نے نمانی اور عورت نے کہا مینے تو قبول کی تہی تو خاوند کی بات کو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر زید

نے عمرو سی کہا کہ کل مینے یہہ غلام تیری ہاتہہ سو روپی کو بیچا تہا سو تونے قبول نکیا تہا عمرو نے کہا کہ مینے قبول کیا تہا تو یہان عمرو کو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک نے دوسرے کو لینے حق سے بری کردیا تو بالکل حقوق جورو کے خاوند کے ذمہ سے اور خاوند کے حق جورو کے ذمہ سے جو نکاح کے سبب سے علاقہ رکہتے ہین جاتے رہے حتے کہ اگر عورت نے خاوند سے کچہہ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اوس عورت سے پاویگا اور ایک کو دوسرے پر کچہہ دعوی مہر وغیرہ کی بابت نرہیگا خواہ مہر مقبوض خواہ غیر مقبوض اور یہہ خلع اور مبارات صحبت سی پہلے ہو یا بعد مسئلہ اگر نابالغ لڑکی کے باپ نے اوسی لڑکی کے مال سے اوسکے خاوند کے ساتہہ خلع کیا تو طلاق اوس لڑکی پر ہو جاویگی اور مال اوسکا دینا نہ آویگا اور اگر باپ نے نابالغ لڑکیکے خاوند سے ہزار رپے پر خلع کیا اور خود وہ باپ اون روپیونکا ضامن ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہو گئی اور وہ ہزار روپے اوسکے باپ کی ذمہ پر دینے آوینگے

باب اللعان

لعان کہتے ہین گواہیونکو جو گواہیان قسم سے مضبوط کیجاوین اور لعنت کا لفظ اوسمین شامل ہو سو یہہ لعان مرد کے حق مین بجائی حد قذف ہی اور عورت کے حق مین بجای حد زنا کی ہے مسئلہ اگر جورو خاوند دونون ایسے ہین کہ اونکی گواہی مانی جاوی اور جورو ایسی عورت ہی جسکی گالی دینی والے پر حد جاری ہوتی ہی پہر ایسے خاوند نے ایسی جورو کو زنا کی گالی دی یا جورو سی جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکو کہا کہ یہہ لڑکا مجہسے پیدا نہین ہوا ہے اور عورت نے خاوند پر اس گالی دینے کا دعوی کیا تو لعان کرنا واجب ہوگا پہر اگر خاوند نے لعان کرنیسے انکار کیا تو اوسکو قید کیا جاوی تاکہ لعان کرے یا اپنے آپکو جہوٹا بتاوی پہر جب اپنے آپکو جہوٹا بتاوے تو اوسپر حد قذف کی جاری کیجا اور اگر خاوند نے لعان کیا تو جورو پر بہی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر عورت نے لعان کرنے سے انکار کیا تو قید کیجاوی تاکہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بتاوی پہر اگر خاوند ایسا شخص ہی کہ اوسکی گواہی نمانی جاوی یعنی غلام ہی یا کافر ہی یا محدود فی القذف تو اس خاوند پر قذف کی حد جاری کرینگے اور اگر خاوند ایسا ہی کہ جسکی گواہی مانی جاوی مگر عورت ایسی ہی جسکی گالی دینے والے پر حد جاری نہین ہوتی یعنے باندی ہی یا نابالغہ ہے یا دیوانی ہی یا زانیہ ہی تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہین مسئلہ لعان کرنیکا طریق قرآن شریف مین مذکور ہی کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے چار بار یون کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتا ہون کہ مین سچا ہون اس بات مین جو مینے اس اپنی جورو کو زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ لعنت خدا کی مجہپر اگر مین جہوٹا ہون اس بات مین جو اپنی جورو کو زنا کی گالی دی ہے اور ہر بار جورو کی طرف اشارہ کرے بعد اسکے جورو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتی ہون اس بات پر کہ خاوند جہوٹا ہے اس بات مین جو مجکو اوسنی زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ غضب خدا کا ہو مجہپر اگر خاوند سچا ہو اس بات مین جو مجکو زنا کی گالی دی ہی پہر جب اسطرح پر دونون شخص لعان کرین تو حاکم کے حکم سے اون دونونکا نکاح جاتا رہی اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑی پہر اونمین آپسمین کبہی نکاح نہو سکیگا مسئلہ اگر خاوند نے جورو کو یون گالی دی کہ یہہ بیٹا مجہسے نہین ہی اور دونون مین لعان ہوا تو قاضی اوس بیٹے کو مان کیطرف نسبت کرے اور باپ اوسکا نسب لگاوی مسئلہ

اگر لعان کے بعد خاوند نے کہا کہ مینے جہوٹ کہا تہا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کرین اور اوسکو اختیار ہی کہ پہر
اوس عورت سے جاہے تو نکاح کرے مسئلہ اگر زید نے غیر عورت کو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری
ہوئی یا عورت نے زنا کیا اور اوس پر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہی چاہی تو اوس عورت سے نکاح کر لے مسئلہ
اگر گونگے خاوند نے اپنی جورو کو زنا کی گالی دی تو لعان نہین ہو سکتا مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہہ حمل
مجہسے نہین تو لعان جائز نہین اور اگر یون کہا کہ تو نے زنا کیا اور یہہ حمل تجکو زنا سے ہے تو لعان ہو سکتا ہی
مگر قاضی یہہ حکم نکرے کہ یہہ حمل اوس خاوند سے نہین ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو کی لڑکی کا پیدا ہونا سنا
اور اوسوقت کہا کہ یہہ مجہسے نہین ہی یا ایسا اسباب جو جنے مین درکار ہوتا ہی خریدنے وقت کہا کہ یہہ لڑکا
مجہسے نہین ہی تو وہ لڑکا اوس باپ کا ثابت نہوگا اگر بعد اسکے باپ نے انکار کیا کہ یہہ لڑکا مجہسے نہین ہے
تو یہہ انکار اوسکا درست نہین مگر لعان دونون صورت مین واجب ہی مسئلہ اگر دو لڑکے جوڑیا پیدا
ہوی اور خاوند نے پہلا لڑکا اپنا نہ بتایا اور دوسرا اپنا بتایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر پہلا لڑکا اپنا
بتایا اور دوسرے کا انکار کیا تو لعان کرنا آویگا اور دونون صورتون مین وہ دونو لڑکے اوسی باپ کے
ٹہیرینگے **باب العنین** یعنے نامردونکا بیان مسئلہ عنین اوسکو کہتے ہین جو عورت سے صحبت
نکر سکے یا وہ جو کواری عورت سے صحبت کر سکے اور مرد پاس رہی ہوئی عورت سے کر سکے مسئلہ اگر عورت نے
خاوند اپنا ایسا پایا کہ اوسکا عضو تناسل بالکل نہین ہی تو قاضی اوسیوقت دونونکا نکاح توڑدے یعنے جورو خاوند
کو علیحدہ علیحدہ کردے سو وہ عورت بائنہ ہو جاویگی مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اوسکے خصیے نکال لیے
ہین یا ایسا پایا کہ وہ عنین ہی تو قاضی اوس خاوند کو ایک برسکی مہلت دی پہر اگر اوس برس مین اوسنے
جورو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نکی اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد برس روز کے اون دونونکو علیحدہ
علیحدہ کردے سو وہ عورت بائنہ ہو جائیگی مسئلہ اگر خاوند کہتا ہی کہ مینے صحبت کی ہی اور عورت کہتی ہی کہ
نہین کی تو اور عورتونکو دکہلا دین اور وہ عورتین کہین کہ یہہ عورت کواری ہی تو جورو کو اختیار ہی چاہے
تو لیے خاوند کو اختیار کرے اور چاہے قاضی سے درخواست کرے جدائیکی اور اگر وہ عورت کواری نتہی اور کہتی
ہے کہ خاوند نے مجہسے صحبت نہین کی اور خاوند کہتا ہی کہ مینے صحبت کی ہی تو خاوند کو قسم دینگے پہر جو وہ قسم
کہاوے تو اوسکو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر عورت نے عنین خاوند کو اختیار کر لیا تو پہر اوسکو اختیار نہین رہتا کہ
قاضی سے علیحدہ کرنیکی درخواست کرے مسئلہ اگر عورت کو یا خاوند کو کچہہ اور عارضہ ہو جیسے قرن یا رتق یا کوڑہ
یا برص یا جنون تو اختیار نکاح کے رد کرنیکا نہین **باب العدة** یعنے عدة کا بیان مسئلہ عورتونکو جو
انتظار کرنا لازم ہوتا ہے اوسکو عدت کہتے ہین مسئلہ حرہ یعنے آزاد عورت کا اگر خاوند نے طلاق دی یا اور کسی
سبب سے نکاح اوسکا ٹوٹ گیا اور اوس عورت کو حیض آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین حیض تک عدت ہی
یعنے تین حیض تک وہ بیٹہی رہے بعد تین حیض کے چاہے تو اور نکاح کر لے اور اگر اوسکو حیض نہین
آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین مہینے عدت ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو حرہ جورو کی عدت چار مہینے اور دس
دن ہین اور باندی کے لیے دو حیض یا ڈیڑہ مہینا عدت کا ہی طلاق اور فسخ کی صورت مین اور دو مہینے اور

نامردوں کا بیان

قرن چیزی باشد که از فرج زن بیرون آید چون شاخ و رتق فتح ... قال ... اصحاب الارض ... قلیس تصیب ... بالتحریک بسته شدن بکارت ... امراة رتقاء التی لا یستطاع جماعها ۱۲ صراح

باب العدة

پانچ روز ہین خاوند کی مرجانیکی صورتمین مسئلہ اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دی یا نکاح ٹوٹ گیا تو اوسکی
عدت یہی ہی کہ جب بچہ جنی تو تب عدت پوری ہو مسئلہ اگر موت کی بیماری مین خاوند نے جورو کو طلاق دی اور
عدت کی ایام مین وہ خاوند مر گیا تو اوسکے لیے چار مہینے اور دس دن عدت ہین اگر اوس عرصہ مین تین حیض
ہو جاوین اور اگر اوس عرصہ مین تین حیض نہ دیکہے تو جب تک تین حیض گذرین تب تک اوسکی عدت ہی
مسئلہ اگر باندی رجعی طلاق کی عدت مین آزاد ہوئی تو اوسکے لیے تین حیض گذرنا عدت ہی اور اگر بائن طلاق
کی یا خاوند کی موت کی عدتمین آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کرے مسئلہ اگر عورتکا حیض
بند ہو گیا تہا سو وہ عدتکا شمار مہینون سے کرتی تہی پہر اوسکی عدتمین خون جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت
حیض کے حساب سے شمار کرے مسئلہ نکاح فاسد اور حلال کے شبہ سے جس عورت سے صحبت کی اوسکی عدت علیحدہ
ہو جانی اور خاوند کے مرجانی کیصورت مین تین حیض ہین اور ام ولد کی عدت آزاد ہونے اور میان کے مرنے کی
صورتمین بہی تین حیض ہین مسئلہ جس عورت کا خاوند نابالغ تہا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مر گیا
تو اوسکی عدت حمل کا جننا ہی اور اگر وہ عدت خاوند کے مرنیکے بعد حاملہ ہوئی تو اوسکی عدت وہی چار مہینے اور
دس دن ہین اور وہ حمل دونون صورتونمین اوس خاوند کا نہ ٹہیریگا مسئلہ اگر عورت کو حیض کی حالت
مین طلاق دی تو وہ حیض عدتمین شمار نہوگا مسئلہ اگر عدت والی عورت کی ساتہہ شبہہ سے صحبت کی تو دو
عدتین چاہئین اور اس صحبت کی بعد جو حیض ہو + + + + + تو وہ حیض دونون عدتونمین شمار ہوگا اور جب
پہلی عدت تمام ہو جاوے تب دوسری عدت پوری کرے مسئلہ عدت شروع ہوگی موت کی صورت
مین خاوند کے مرنیکے بعد اور طلاق کیصورت مین طلاق کے بعد اور نکاح فاسد کیصورت مین علیحدہ ہو جانیکے بعد یا جب
خاوند اوس سے صحبت چہوڑنیکا قصد کرے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہو گئی اور خاوند
نے کہا کہ جہوٹ ہی ابہی پوری نہین ہوئی تو عورت اگر قسم سے کہے تو اوسکے کہنے کا اعتبار ہی مسئلہ اگر خاوند
نے اپنی عدت مین بیٹہی ہوئی جورو سے پہر نکاح کیا اور صحبت کرنیسے پہلے اوسکو طلاق دی تو کل مہر اور نئے سر سے
عدت لازم ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورتکو طلاق دی تو عدت واجب نہین ہے فصل مسلمان بالغہ عورت
کا خاوند مر جاوے یا طلاق بائنہ دیوے تو وہ عورت عدت کے دنونمین اپنا سنگہار نکرے اور خوشبو اور سرمہ اور تیل
اور مہندی نہ لگاوے اور کسنبا اور زعفرانی کپڑا نہ پہنے ہان اگر عذر ہو تو مضائقہ نہین مثلاً آنکہہ مین بیماری ہو
تو سرمہ لگانا عدتمین جائز ہے و علی ہذا القیاس اور میان نے اگر اپنی باندی کو آزاد کر دیا تو وہ باندی اور وہ عورت جسکا
نکاح فاسد تہا یہہ کام نچہوڑین مسئلہ عدت کی حالت مین بیٹہی ہوئی عورت سے منگنی کرنی درست
نہین ہان اشارہ کنایہ سے اوس سے پیغام نکاح کا کرنا درست ہے مثلاً اوس سے یون کہا کہ تو اچہی عورت ہی اور
امید ہے کہ اللہ مجکو ایک اچہی عورت ملا دیگا مسئلہ طلاق کی عدت مین جو عورت بیٹہی ہو وہ اپنے رہنے کے
گہر سے باہر نہ نکلے اور جو عورت موت کی عدت مین ہو وہ اگر دنکو یا تہوڑی راتکو نکلے تو مضائقہ نہین مگر پہر
رات ہی کو پہر آوے اور اوسی مکانمین رہے اور طلاق اور موت کی عدت والی عورتین اوسی گہر مین عدت کے
دن گذارین جس گہر مین اونپر عدت واجب ہوئی الا یہہ کہ کوئی وہان سے نکالدے یا وہ مکان گر پڑے

اوسکو طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا ایسی مقام پر کہ وہان سی اسکا شہر تین دن سی کم کی راہ پر ہی تو اپنی شہر کو پہر آوی اور تین دن کی راہ ہی تو اختیار ہی خواہ اپنی شہر کو پہر آوی اور خواہ جہانکو جاتی تہی وہین کو چلی جاوی ساتھہ مین اوسکا ولی ہو یا نہو اور اگر کسی شہر مین خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا تو وہین عدت کی دن گذاری بعد عدت کی کسی اپنی محرم کے ساتھہ اوس شہر سے نکلے

باب ثبوت النسب یعنی نسب کے ثابت ہونے یا نہونیکی مسئلے

مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سی کہا کہ اگر مین تجہسے نکاح کرون تو تجہکو طلاق ہی پہر اوس سی نکاح کیا اور نکاح سی چہہ مہینے بعد اوس عورت کی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹہیریگی اور اوس عورت کو مہر خاوند پر دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر رجعی طلاق کی عدت مین عورت ہی اور ابہی اقرار عدت گذرنیکا نہین کیا اور اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند ہی کی ٹہیریگی اگرچہ طلاق سے دو برس سی زیادہ عرصے بعد جنی پہر طلاق کے دن سی دو برس سے کم مین اگر وہ جنی تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس سے زیادہ عرصے کے بعد جنی تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور اگر بائن طلاق کی عدت والی عورت کی اولاد ہوئی اور اوسنی عدت کی گذرنیکا اقرار نہین کیا ہے سو اگر دو برس سے کم مین اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی خاوند کی ٹہیریگی اور اگر دو برس پر یا دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی ہان اگر خاوند دعوی کرے تو البتہ وہ اولاد اوسکی ٹہیریگی مسئلہ اگر مراہقہ[1] عورت کے خاوند نے بائن یا رجعی طلاق دی اور نو مہینے سے کم عرصہ مین اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی اور اگر نو مہینے پر یا نو مہینے سے زیادہ عرصہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی مسئلہ اگر خاوند کی موت کی عدت مین عورت ہی اور اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی اوسی خاوند سی ٹہیریگی دو برس تک اگر اوس عورت نی عدت کی گذر جانیکا اقرار نہین کیا مسئلہ اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت والی عورت کی اولاد ہوئی اور اوسکا خاوند یا خاوند کی وارث اولاد ہونسے منکر ہو اور دو برس سے کم مین اولاد ہوئی ہے اور اوس عورت نے عدت کی گذرنیکا اقرار نہین کیا ہی اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین اولاد ہونیکی گواہی دین یا حمل ظاہر ہو یا وارث اوسکو سچا بتا دین تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی مسئلہ اگر زید نے ایک عورۃ سے نکاح کیا اور چہہ مہینے سے کم مین اسکے اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی اور اگر چہہ مہینے یا چہہ مہینے سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اوسی خاوند کی ٹہیریگی اگرچہ خاوند چپ تہا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورتکی گواہی سی اولاد کا پیدا ہونا ثابت ہو کر نسب ثابت ہوگا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جورو اور خاوند مین اختلاف ہوا عورت کہتی ہی کہ چہہ مہینے ہوی تجہکو مجہسے نکاح کرے ہوئے اور خاوند چہہ مہینے سے کم بتاتا ہی تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی مسئلہ خاوند نے جورو سی کہا اگر تو جنی تو تجپر طلاق ہی پہر ایکعورۃ نے گواہی دی کہ وہ عورت جنی تو اوسپر طلاق نہین پڑیگی اور اگر خاوند نے حمل رہنی کا اوسکی اقرار کیا تو بے گواہی کے طلاق پڑیگی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہی اور کم چہہ مہینے تک مسئلہ اگر زید کی باندی سی عمرو نے

[1] مراہقہ وہ عورت ہے جو قریب بالغ ہونے کے ہو ۱۲

نکاح کیا پہر اوسکو طلاق دی پہر زید سے وہ باندی مول لی سو مول لینے سی چہہ مہینے کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ
اولاد عمرو ہی کی ٹہیرگی اور اگر چہہ مہینے پر اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمرو کی نہ ٹہیرگی ہان اگر عمرو دعوی کری
تو ٹہیرگی مسئلہ اگر زید نے ایک لڑکیکو اپنا لڑکا بتایا اور زید مرگیا اور اوس لڑکیکی مان نے کہا کہ مین زید کی جورو
ہون اور یہہ لڑکا زید کا بیٹا ہی جیسے تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کی وارث ہونگے اور اگر حرہ ہونا اوس عورت کے
کا معلوم نہین ہی اور زید کے وارث نے اوسکو کہا کہ میری باپ کی ام ولد ہی تو وہ عورت زید کی میراث نہ پاوی
باب الحضانۃ یعنے اولاد کی پرورش کی مسئلے مسئلہ اولاد پرورش کے لیے مان ہی کے پاس رہے پہر وہ
مان اوس اولاد کی باپ کے نکاح مین موجود ہو یا نکاح باقی نرہا ہو اور مان نہو تو نانی کے پاس اور نانی نہو تو
دادی کے پاس اور اگر وہ نہو تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہو تو مان کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو سگی خالہ یا اور
اور وہ نہو تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو نانا کی بیٹی کے پاس اور وہ نہو تو سگی پہوپہی پاس اور وہ نہو تو دادی
کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو دادا کی بیٹی پاس اور ان عورتون سی اگر کسی عورت نے ایسے شخص سے نکاح
کرلیا جو اوس اولاد کا غیر محرم تہا تو اوس عورتکو وہ اولاد پرورش کے لیے نملیگی پہر جب اونہین وہ نکاح
جاتا رہی تو پہر وہ اولاد پرورش کے لیے مل سکتی ہی مسئلہ اگر عورتین نہون تو جو مرد عصبہ قریب کا ہوگا اوسکو
پرورش کا حق پہنچیگا موافق ترتیب کی مسئلہ مان اور نانی اور دادی کے پاس پرورش کو رکہنا چاہیے
اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برسکا ہو جاوی اور اگر لڑکی ہو تو جب تک حائضہ ہو اور مان اور نانی اور
دادی کے سوا اگر اور کسیکی پاس ہو تو جب تک لڑکیکو شہوت ہونے[له] لگے لیکن فتوی اس زمانہ مین قول امام
محمد پر ہی کہ مان اور نانی اور دادی بہی اور جو رتون کا حکم رکہتی ہین کہ حد شہوت تک انکے پاس رہے مسئلہ باندی
اور ام ولد کو پرورش کا حق نہین پہنچتا جب تک کہ آزاد نہو جاوین مسئلہ اگر باپ مسلمان اور مان ذمیہ ہی تو جب
تک وہ اولاد دین کی بات نہ سیکہی تب تک اوس مان کے پاس پرورش پاوے مسئلہ اولاد کو اختیار
نہین ہے کہ جسکے پاس چاہے رہی مسئلہ طلاق پائی ہوئی عورت اولاد اپنی سفر کو نہ لیجاوی مگر ہان
اپنے وطن کو جہان اوسکا نکاح ہوا تہا اگر لیجاوی تو مضائقہ نہین باب النفقہ جورو کو خوراک و
پوشاک دینے کے مسئلے مسئلہ کہانا اور کپڑا اپنی جورو کو دینا مرد پر واجب ہی پہر اگر مرد تونگر ہی اور جورو بہی
تونگر کی بیٹی یا خود تونگر ہے تو کہانا کپڑا تونگرونکا سا اور اگر دونون محتاج ہین تو محتاجونکا سا اور اگر ایک تونگر
ہی تو اوسط درجہکا دی مسئلہ اگر اپنا مہر لینے کے لیے عورت اپنی خاوند کو اپنے سی صحبت نکرنے دی تو بہی
خاوند پر کہانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ اگر جورو خاوند کی بلا اجازت کہین چلی جاوے یا بلا سبب صحبت نکرنے
دی یا ایسی کم عمر ہو کہ خاوند اوس سی صحبت نکر سکے یا وہ عورت کسیکی قرض بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو
غصب کرلیا یا خاوند کے سوا اور کسیکی ساتہہ حج کرنیکو گئی ہو یا بیمار ہو یا کبہی خاوند کے گہر نرہی ہو تو اوسکو
کہانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہین مسئلہ اگر خاوند تونگر ہو تو عورت کی خدمت کرنیوالیکا بہی کہانا کپڑا دیا
کرے مسئلہ اگر خاوند جورو کو روٹی کپڑا نہین دیسکتا ہی تو اونکو نکاح سے علیحدہ نکرین بلکہ جورو کو حکم کرین
کہ مرد کا اوپر قرض لیکر کہاوی پہنے مسئلہ اگر خاوند پہلے مفلس تہا اور اب تونگر ہوگیا تو اب تونگرونکا سا

اولاد کی پرورش کے مسائل

له وہ نو برس کی عمر ہے ۱۲

جورو کو نان و نفقہ دینے کا بیان

کہانا کپڑا دیا کرے اگرچہ پہلے اوسکو قاضی نے مفقود لڑکا سا کہانا کپڑا دینے کا حکم کیا تہا مسئلہ اگرچہ دنون جورو کو
کہانا کپڑا نہ دیا تو اب پچہلے دنونکا خاوند سے نہ دلوایا جاویگا ہان اگر قاضی حکم دے چکا ہو یعنی مقرر کر چکا ہو نفقہ یا جورو
خاوند آپسمین راضی ہو جاوین تو البتہ اوسقدر دینا آویگا مسئلہ اگر جورو مر گئی یا خاوند مر گیا تو کہانا کپڑا جاتا
رہا اگرچہ حکم سوا ہو مسئلہ اگر جورو نے آیندہ کا کہانا کپڑا لے لیا اور خاوند مر گیا تو اوس عورت سے پہیر نہ لینگے مسئلہ
اگر غلام نے میان کی اجازت سے نکاح کیا تو جورو کی کہانے کپڑے کے لیے وہ غلام بیچا جاویگا مسئلہ اگر باندیکا نکاح
ہوا اور میان نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اوسکا کہانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
کہ جورو کی رہنے کو مکان دے کہ اوسمین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو اور خاوند چاہے تو جورو کی رشتہ دارون
کو اوس مکان مین نہ آنے دے ہان اگر وہ رشتہ دار اوس عورتکو دیکہین یا اوس سے باتین کرین تو خاوند نہین
روک سکتا مسئلہ اگر زید غائب ہے اور اوسکا مال عمرو کے پاس ہے اور عمرو کو مال کا اقرار ہے اور زید کی جورو ہے کہ عمرو
کو بہی اوسکی جورو ہونیکا اقرار ہے تو قاضی اوسی مال سے زید کی جورو اور زید کی کم عمر اولاد اور زید کی مان باپ
کے لیے کہانا کپڑا دلادے مگر اوس جورو سے ضامن لیلے مسئلہ طلاق کی عدت والی عورت کے لیے بہی کہانا اور
کپڑا اور مکان دینا عدت کی دنون تک خاوند کے ذمہ ہے مسئلہ خاوند کی موت کی عدت والی عورتکی لیے کہانا
کپڑا خاوند کے گہر سے واجب نہین مسئلہ اگر عورت نے خطاء کی یا عورت مرتدہ ہو گئی اوسکی باعث سے جورو
خاوند علحدہ ہو گئی تو کہانا کپڑا خاوند پر دینا نہ آویگا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت مین عورت مرتدہ ہو گئی تو عدت
کے دنونکا کہانا اور کپڑا خاوند کے ذمہ سے جاتا رہا اور اگر ایسی عدت کی دنونمین خاوند کی بیٹے کو اپنے ساتہہ زنا کا اختیار
دیا تو کہانا اور کپڑا عدت کی ایام کا جاتا نہین رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کہانا کپڑا دینا باپ پر واجب
ہے مسئلہ اولاد کی مان سے زبردستی باپ اولاد کو دودہ نہ پلواوے بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودہ پلانے کے لیے
دایہ نوکر رکہے اور مان کے پاس رہے اور مانکو نوکر نہ رکہے اگر وہ مان باپ کی نکاح مین ہو لے یا عدت مین ہووے اور اگر بعد
عدت کی اجر مثل پر مان ہی دودہ پلانا قبول کرے تو اوسیکا حق زیادہ ہے اولاد اوسکی سپرد رہیگی مسئلہ اگر
مان باپ اور دادی دادا اور نانا نانی محتاج ہون تو اونکو کہانا کپڑا دینا واجب ہے مسئلہ مسلمان کے
ذمہ کافر رشتہ دار کا کہانا کپڑا نہین ہان اگر جورو کافرہ کتابیہ ہو اور خاوند مسلمان ہو تو کہانا کپڑا دینا آویگا
اور اگر اولاد کافر ہو اور مان باپ مسلمان ہون یا مان باپ کافر ہون اور اولاد مسلمان ہو تو بہی کہانا کپڑا دینا
آویگا مسئلہ اولاد کو کہانا کپڑا دینے مین باپکا کوئی شریک نہوگا اور مان باپ کی کہانا کپڑا دینے مین بہی اولاد کا کوئی
شریک نہوگا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہو اور کما نسکتا ہو لولا لنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کہانا کپڑا تونگر پر میراث
کے حصہ کے موافق دینا آویگا یعنے عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دونا مسئلہ اگر باپ اپنی خوراک و پوشاک کے لیے
غائب بیٹے کا اسباب بیچ لیوے تو درست ہے مگر عقار اوسکا بیچ لینا درست نہین مسئلہ اگر امانت دار بیٹے کی
دہر دہے یعنے امانت اوسکی مان باپ کو بحکم قاضی کی کہلاوے پہناوے تو امانت دار کو دینا آویگا اور اگر مان باپ
کے پاس اولاد کا مال ہے اور اونہون نے کہا لیا تو اونپر نہ آویگا مسئلہ اگر قاضی نے کہانا کپڑا باپ پر لڑکا اولاد
پر یا اولاد کا باپ پر یا ذی رحم محرم کا ٹہیرا دیا اور کچہہ مدت تک اونکو نملا تو پہر وہ پچہلا کہانا کپڑا جاتا رہا ہان

لہ یعنی [illegible] ۱۲

لہ یعنی زمین و مکان ۱۲

اگر قاضی نے قرض لیکر کہانیکو حکم کیا تو وہ خرچ دینا اوسکا مسئلہ باندی غلام کا کہانا کپڑا مالک کے ذمہ ہی پہر اگر
مالک نہدی تو وہ باندی اور غلام آپ کما لین اور اگر کما نسکین تو قاضی مالک سے کہے کہ اوسکو بیچ ڈال تمام ہوئے
مسائل کنز کے للہ الحمد اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ

وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ٥ رکہو طلاق والی عورتونکو اوسجگہہ کہ تم
رہتے ہو بقدر طاقت اپنی کے اور ایذا نہ پہنچاؤ تا تنگ گیری کرو اونپر اور اگر ہوں حمل والیاں پس خرچ کرو اونپر یہاں تک
کہ جنین بچہ اپنا پس اگر دودہ پلاوین تمہاری حکم سے پس دو اونکو مزدوری اونکی اور آپسمین کار فرمائی کرو درمیان
اپنی بوجہ پسندیدہ اور اگر آپسمین دشواری کرو تو دودہ دیگی خاوند کی حکم سے اور عورت ف ۱ گہر دو اونکے
رہنے کو جہان سے آپ رہو اپنے مقدور سے اور ایذا پہنچا ہو اونکی تا تنگ پکڑو اونکو اور اگر رکہتی ہوں پیٹ مین بچہ
تو اونپر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا بچہ پہر اگر دودہ پلاوین تمہاری خاطر تو دو اونکو اونکی نیگ اور سکہاؤ آپسمین
نیکی اور اگر آپسمین ضد کرو تو دودہ دیتی رہے اوسکی خاطر اور کوئی عورت ف ۲ مو ف رکہو عورت طلاق دی ہوئی
کو جسجگہ کہ تم رہتے ہو اپنی پاس اوہین سے رکہو جیسیکہ طاقت اور قدرت مکانکی ہی تمہین جیسی جگہہ پاؤ تم اور نہ دکہہ
دو اونکو کسی طرح کا مکان سے یا یا ان نفقہ سے جو تنگ کرو اونپر مکان یا خرچ سے حیران ہوں اور اگر ہووین وہ طلاق
دی ہوئین پیٹ سے تو روٹی کپڑا دو اونکو جب تک کہ وہ جنین بچہ اپنا اور عدت سے باہر آوین تو پہر اگر دودہ پلاوین
تمہارے بچونکو جو اونسے پیدا ہوئے ہوں تو پہر دو تم دودہ پلائی اونکی اور مشورہ کرو آپسمین اوسکے دودہ پلانیکی مقدار مین
ساتہہ نیکی کے یعنے رضامندی سے اور اگر دشواری کرو یعنے باپ دودہ پلائی کے دینے مین قصور کرے یا مان دودہ
نہ پلاوے تو پہر دودہ پلانیوالی رکہو بچہ کے واسطے اور کوئی دوسری عورت ف ع تفسیر نفقہ اور سکنی
واجب ہین ہر مطلقہ کے لیے اور نزدیک مالک اور شافعی کے نہین نفقہ ہے مبتوتہ کے لیے یعنے جسکو طلاق
بائن دی ہو بسبب حدیث بیٹی فاطمہ بیٹی قیس کے کہ اوسکی خاوند نے طلاق بائن دی تہی اوسکو پس فرمایا اوسکو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ اور ہماری دلیل یہہ ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ
نہین چہوڑتے ہین ہم کتاب اپنے رب کی اور سنت اپنی نبی کی بسبب کہنے ایک عورت کے شاید کہ وہ بہول گئی ہو
یا شبہ پڑا ہو اوسکو سنا ہے مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ اور ایذا نہ پہنچاؤ
الخ اسمین رغبت دلائی ہے اوپر مروت اور رحم کرنے کے اوسپر اور دلالت ہے اوپر رعایت حق سابق کے تاکہ آسان
ہو اوسکے لیے تدارک بیچ امر معیشت کے قسم اور خاوند کرنیسے یا سوای اسکے اگر دودہ پلاوین یعنے تمہاری فرزند کو خواہ
اور بیوی سے ہو یا اوہین سے ہو بعد انقطاع عصمت زوجیت کے اور علاقہ نکاح کے اور فرمایا اللہ تعالی
نے لَكُمْ اور نہ فرمایا اَوْلَادَكُمْ اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ پس باپ پر واجب ہی دودہ پلوانا فرزند کا نہ مان پر اور باپ
پر واجب ہی یہہ کہ مقرر کرے اوسکے لیے دودہ پلانیوالی مگر جسوقت کہ رغبت کرے مان اوسکی دودہ پلانیکی تو
اوسی سے پلائی اور وہ رغبت بہی دلائی گئی ہی اسکی اور جبر نکی جاوی مان دودہ پلانے پر اور نہین جائز ہی

اجرت دیکر مان کو مقرر کرنا دودہ پلانی کے لیے نزدیک ابحنیفہ کی جب تک کہ ہو زوجہ عدت مین نکاح سے جدا ہو کر پس دداونکو مزدوری اونکی یعنے دودہ پلانیکی اگر مانگین وہ یا امید رکہین پس حکم اونکا اسمین حکم دائیونکا اسوقت کہا لباب مین کہ اگر طلاق دیوی بیوی کو پس نہین واجب بیوی پر دودہ پلانا مگر یہ کہ نہ لے بچہ چہاتی کسی اور عورت کی تو لازم ہوگا اوسکو دودہ پلانا اوسوقت پہر اگر اختلاف کرین مان باپ اجرت مین تو اگر مان مانگتی ہی اجرۂ مثل اور انکار کرتا ہی باپ اور مفت پلوانا چاہتا ہی تو مان اولی ہے ساتہہ اجرت مثل کے اسلیے کہ باپ نہین پاویگا مفت پلانیوالی اور اگر باپ اجرت مثل دیکر پلوانا چاہتا ہی اور مان انکار کرتی ہے اور زیادہ مانگتی ہے تو باپکا دعوی سچا ہی پہر اگر باپ مفلس ہے مقدور اوسکی اجرت کا نہین رکہتا تو جبر کیجاویگی مان اپنے بچہ کے دودہ پلانے پر انتہی وَأْتَمِرُوا یعنے مشورہ کرو آپسمین رضامندی پر اجرت مین یا چاہیئے کہ حکم کرے بعض تمہارا بعض کو اور خطاب مان باپ کو ہی بِمَعْرُوفٍ یعنے جو کہ لائق ہو موافق سنت کی اور اچہا ہو مروت مین نہ باپ اٹہیلی کرے دینے مین اور نہ مان تنگ گیری کرے مانگنے مین اسلیے کہ بچہ دونون کا ہی واجب ہی دونوپر شفقت کرنی بچہ پر اور اگر آپسمین دشواری کرو یعنے نہ راضی ہو مان اوس اجرت پر کہ راضی ہو ساتہہ اوسکے اجنبیہ اور نہ زیادہ دے اوس سے باپ تو دودہ پلاویگی خاوند کے حکم سے اور عورت ۂ **مدوح** ۂ

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝

اور چاہیئے کہ خرچ کرے صاحب وسعت وسعت اپنی سے اور وہ کہ تنگ کیا گیا ہے اوسپر رزق اوسکا پس چاہیئے کہ خرچ کرے اوس چیز سے کہ عطا کی ہے اوسکو خدا نے اور تکلیف نہین دیتا ہی خدا کسیکو مگر موافق اوس چیز کے کہ دی ہے اوسکو پیدا کریگا خدا بعد تنگدستی کے آسایش کو ۂ **فتح** ۂ چاہیے کہ خرچ کرے کشایش والا اپنی کشایش سے اور جسکو نہین ملتی ہی اوسکی روزی تو خرچ کرے جیسا دیا اوسکو اللہ نے اللہ کسی پر ذمہ نہین رکہتا مگر اوتنا جو اوسکو دیا اب کر دیگا اللہ سختی پیچہے کچہہ آسانی ۂ **موضح** ۂ چاہیئے کہ دودہ پلائی دیوی جمعیت والا اپنی قدر کے موافق اور مفلس دیوی اوسقدر جتنا اوسے دیا ہی خداتعالے نے نہین دیتا تکلیف خرچ کرنیکی خداتعالی کسی شخص کو مگر اوسقدر جو اوسی قدرت اور مقدور دیا ہی اب کریگا اور بناویگا خداتعالی پیچہے تنگی اور مفلسی کے کشادگی اور آسانی اور جمعیت ۂ **عـ** ۂ تفسیر یعنی تونگر اپنے مقدور کے موافق مطلقہ اور دودہ پلانیوالیکو دی اور مفلس بحسب اپنے مقدور کے دی اللہ کسیکو تکلیف مالایطاق نہین دیتا اور موکد کیا اوسکو ساتہہ وعدہ کے کہ فرمایا سَيَجْعَلُ اللَّهُ الخ یعنے مفلس کو تسلی دی کہ قریب ہی کہ بعد تنگی کے فراخی دیگا جلدی یا دیر کر پس چاہیے کہ انتظار کرے مفلس فراخ دستی کا انتظار عبادت ہی اور اسمین خوشدل کرنا مفلس کا ہے اور رغبت دلانی ہے اوسکو بیچ خرچ کرنیکے موافق مقدور کے اور وعدہ ہے فراخی کا فقراء کے لیے ۂ **مدح** ۂ

مسئلہ ان دو آیتون مین حکم نفقہ اور سکنی مطلقہ یعنے طلاق والی عورت کا مذکور ہے پس جاننا چاہیئے کہ چارون اماموںکی نزدیک مطلقہ رجعیہ جب تک کہ عدت مین ہی حکم بیویکا رکہتی ہے نفقہ اور سکنی اوسکا خاوند پر واجب ہے عدت کے تمام ہونے تک پس جسگہر مین کہ اوسکو طلاق دی ہے اگر وہ ملک خاوندکی ہے تو اوس عورتکو اوسمین عدت تک رکہی اور نکالے نہین اور اگر گہر کرایہ کا ہے تو کرایہ اوسکا دیوی مگر یہہ کہ عورت نافرمانی کرے اور بدون اذن

خاوندکے نکل جاوی تو نفقہ اور سکنی اوسکا ساقط ہوجاتا ہی اور ایسہی سکنی عدت والی بائنہ کا کہ بسبب خلع یا لعان یا تین طلاقونکے ہو خاوند پر لازم ہی حاملہ ہو یا نہو لیکن اوسکے نفقہ مین اختلاف ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اوسکے لیے نفقہ نہین ہی مگر کہ حاملہ ہو تو مدت بچہ ہونے تک نفقہ اوسکا واجب ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے نفقہ اوسکا بہرحال عدت کے تمام ہونی تک لازم ہی اور جو عورت وفات کی عدت مین ہو اوسکے لیے نفقہ نہین ہی حاملہ ہو یا نہو اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے سکنے بہی نہین ہی اوسکے لیے اور بموجب ایک قول شافعی کے اور نزدیک احمد اور مالک کے سکنی واجب ہی اور جو کہ عدت مین ہو وطی شبہ کی اور جسکا نکاح فسخ ہوا ہو بسبب عیب کی یا خیار عتق کے اور جسکی کہ تفریق ہوئی ہو نکاح فاسد سی انکے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر نزدیک احمد کے بحسب ایک روایت کی نفقہ مطلقہ نکاح فاسد کا لازم ہے ؀ **بحر** ؁ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ اور بہت گانوکہ تجاوز کیا حکم پروردگار اپنے سے اور حکم پیغمبرون اوسکی سے پس حساب کیا ہمنے ساتہہ اونکے حساب سخت اور عذاب کیا ہمنے اونکو عذاب دشوار ؀ **فتح** اور کتنی بستیان اوچہل چلین اپنے رب کے حکم سے اور اوسکی رسولونکی حکم سے پہر ہمنے حساب مین پکڑا اونکو سخت حساب مین اور آفت ڈالی اونپر ان دیکہی آفت ؀ **موضح** اور بہت گانون کسکو گون سے جو نانا اونہون نے اور منہ پہیرا حکم سے اپنے پروردگار کے اور اوسکے پیغمبرونکی حکم سے نافرمانی کی پس حساب لیا ہمنے اونسے سخت غصہ سے اور عذاب کیا ہمنے اونپر عذاب سخت برا ایسا ہی عذاب ان نمانے والون پر بہی ہوگا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہرتے ہین اور حکم نہین مانتے ؀ **عہ** ؁ **تفسیر** اس آیۃ مین ڈرانا ہی لوگونکو مخالفت سی احکام مذکورہ مین اور تاکید ہے واسطی واجب کرنے احکام کے اونپر اور لفظ ربہا مین توبیخ اور زجر ہی انکو اور اظہار اونکی جہالت کا ہے کہ یہہ نہین جانتے احمق کہ نافرمانی بندونکی اپنے پالنے والے اور مولی سے سرکشی اور جہل ہے بہ نسبت شان سید و مالک اپنے کے اور مرتبہ نفسون اپنے کے اور ہمیشہ محتاج ہونی اونکیطرف اوسکی پرورش مین پس حساب کیا ہمنے الخ یعنے مناقشہ کیا ہمنے اونسے حساب مین اور تنگ گیری اور تشدد کیا ہمنے اونپر دنیا مین اور مواخذہ کیا ہمنے چہوٹے گناہونپر ساتہہ قحط اور بہوک اور بیماریون اور دردون اور سیف اور مسلط کرنے اعداء کے اونپر وغیر ذلک بلاؤنکی جلدی ہلیے استیصال اونکیکے اور چہپانی اونکی برے عذابکو تاکہ رجوع کرین طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ بلاء مانند کوڑے کے ہے ہانکنے کے لیے پس نہ پروا کی اونہون نے پہر مبتلا کیا اللہ نے اونکو اوس سے زیادہ اور بڑی عذاب مین جیسا کہ فرمایا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا یعنے عذاب کیا ہمنے اونکو عذاب برا برا ہولناک کہ جس سی جڑ پیڑ سے ہلاک ہوگئے مانند غرق کرنیکی اور جلانیکے اور ہوا تند کے اور آواز جبرئیل کے ؀ **روح** ؁ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ پس چکہی اونہون نے سزای عمل اپنی کی اور ہوا سر انجام کار اونکا ٹوٹا ؀ **فتح** پہر چکہی سزا اپنی کام کی اور آخر اونکے کام مین ٹوٹا آیا ؀ **مو** ؁ پہر چکہا اون حکم نماننے والون نے عذاب کام اپنے کا اور تہا آخر کار اونکی کامونکا نقصان اور ٹوٹا نرا اور اوس سے بڑا نقصان کیا ہوگا جو بہشت کے عیشونکے بدلے دوزخ کی آگ مین جلتے رہین ہمیشہ ؀ **عہ** ؁ **تفسیر** پس چکہا اون گانو والون نے وبال یعنے ضرر اپنے کفر کا اور بوجہ اپنے گناہونکے عذاب کا اور ٹوٹا کہ اوس سی بڑہ کر اور ٹوٹا نہین اور کونسا ٹوٹا اوس ٹوٹے سے بدزیادہ ہوگا کہ حیات سی اور منافع اوسکے سے محروم ہوکے

اور عذاب میں مبتلا ہوئی پس اونکی تجارۃ میں ٹوٹا ہے کچھہ فائدہ نہین بسبب اسکی کہ ضائع کیے اونہون نے پونجی عمر کی اور صحت اور فراغت کی کہ صرف کیا اونکو خلاف شریعت غرا مین ﴿ روح ﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ﴿ طیار کیا ہی خداتعالے نے اونکے لیے عذاب سخت ﴿ فتح ﴾ رکہی ہے اللہ نے اونکے لیے سخت مار ﴿ مو ﴾ تیار و موجود کر رکہا ہے خداتعالے نے واسطی اون لوگون کے جو نہین مانتے حکم خدا اور رسول کا عذاب سخت جو ہمیشہ رہیگا کبہی کم نہوگا ﴿ ع ﴾ تفسیر یعنے باوجود عذاب دنیا کی آخرت مین بہی اونکے لیے عذاب سخت رکہا ہی یعنے مقدر کیا ہے عذاب اپنے علم مین بحسب حکمت اپنی کے یا طیار کیا ہے اسنا عذاب کا جہنم مین اسطرح کہ نہین بیان ہوسکتی کنہ اوسکی پس وہ اہل حساب اور عذاب مین دنیا اور آخرت مین نہ دنیا مین فقط اسلئی کہ عذاب جو پہنچا اونکو دنیا مین نہین ہوا کفارہ اونکے گناہونکا بسبب پہرنے اونکیکے کفر سے پس عذاب کیجاوینگے آخرت مین بہی اور یہہ معنی لفظ فحاسبنا ہا سے یہان تک لائق ہین نظم کریم کے اسیطرح الہام کیا گیا مین وقت مطالعہ کے پہر پایا مینے تفسیر کواشی اور کشف الاسرار اور ابی اللیث اور اسئلہ مفحمہ مین اسیطرح کا سا مضمون والحمد للہ تعالے ﴿ روح ﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ پس ڈرو خدا سے ای عقلمندون ای مسلمانون تحقیق اوتاری ہی خدا نے طرف تمہارے ایک کتاب ﴿ فتح ﴾ سو ڈرتے رہو اللہ سے ای عقل والون جنکو یقین ہے اللہ نے اوتاری ہی تمہو تی ﴿ مو ﴾ یہہ بات سنو پہر ڈرو خداتعالے کے عذاب سے ای عقلمندون سمجہو پیغمبر کی نافرمانی نکرو وہ لوگ جو ایمان لائے خداتعالی اور اوسکی رسول پر مقرر بیشک بہیجی تمپر نصیحت جو قرآن ہے ﴿ ع ﴾ تفسیر پس ڈرو الخ یعنے عبرت پکڑو ساتہہ حال امتون گذشتہ کے کہ متکبر و دشمن دین کے تہے اور اوسچیز کے کہ اوتری اونپر قسم عذاب وبال سی پس ڈرو اللہ سے یعنے بجا لاؤ حکم اوسکے اور بچو منہیات اوسکیسے اگر خالص ہین عقلین تمہاری آمیزش وہم سے اور مراد ذکر سے نبی علیہ السلام ہین اور ذکر فرمایا اونکو بسبب مواظبت کرنے اونکیکے تلاوت قرآنکو یا بسبب پہچانے اونکیکے قرآنکو اور نصیحت کرنے اونکیکی قرآن سے اور بعضون نے کہا کہ تقدیر اسکی یہہ ہے قد انزل الیکم ذکرًا یعنے القرآن وارسل الیکم رسولًا یعنے محمدًا علیہ السلام رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿ بہیجا ہی ایک پیغمبر پڑہتا ہی تمپر آیتین خدا کی کہ واضح کرنیوالی حق کی ہین توکہ نکالے اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیئے ہین اچہی تاریکیون سے طرف روشنی کے اور جو کہ ایمان لاوی خدا پر اور کرے کام اچہا داخل کریگا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہونگی نیچے اونکی نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ تحقیق اچہی طرح خدا نے بنائی ہے اوسکی لیے روزی ﴿ فتح ﴾ رسول ہی جو پڑہتا ہی تم پاس آیتین اللہ کی کہلی سنانیوالی کہ نکالی اونکو جو یقین لائے اور کیئے بہلے کام اندہیرون سے اُجالے مین اور جو کوئی یقین لاوی اللہ پر اور کرے کچہہ بہلائی اوسکو داخل کرے باغون نیچے بہتی جنکے نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ خوب دی اللہ نے اوسکو روزی ﴿ مو ﴾ پیغمبر کو بہیجا اوسلیے کہ تو پڑہے اور سناوے اور سمجہاوے تمکو آیتین خداتعالی کی قرآن کی روشن کہلی ہوئی تو نکالے پیغمبر اون آیتونکو سمجہاکر اون لوگونکو جو ایمان لائی اور کہا مانا پیغمبر کا اور حکم برداری کی خداتعالی کی اور کیے کام نیک موافق فرمانے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اندہیری کفر کیسے نکالکر طرف روشنی ایمان کے لاوی اور جو کوئی ایمان لاوے ساتہہ خداتعالے کی جو اوسکا کہا مانے اور اوسکے

فالتنوين للتعظيم لاعداده تعالى فيها ما هو خارج عن الوصف الخ ۱۲ روح

پیغمبر کو سچا جانے اور کرے کام نیک موافق حکم پیغمبر کے تو لاویگا اور داخل کریگا اوس ایمان لانیوالیکو باغونمین جو بہتی ہین اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگی وہ ایمان لانے والے اون باغونمین سدا بیشک بہت اچھی طیار کر رکہین ہین خدا تعالے نے اوس ایمان لانیوالیکے واسطے باغونمین نعمتین اونکے نصیب مین ع تفسیر مراد رسول سے محمد ہین یا جبرئیل علیہما السلام آیتین اللہ کی یعنے قرآن مُبَیِّنَاتٍ یعنے حال یہ ہے کہ یہہ آیتین ظاہر کرنیوالی ہین تمہارے لیے اون حکمونکو کہ محتاج ہو تم اونکے اور مبینات ہی کی زبری جنہون نے پڑہا ہے اوسکے معنی ہین واضح کہ نہین پوشیدہ ہین معانی اونکے نزدیک اہل اوس زبان کے یا نہین شک ہے بیچ عاجز کرنے اونکے نزدیک ملجار منصفین کے اور پڑہتا ہے اونکو یا اوتارا ہی اونکو تو کہ نکالے رسول یا اللہ تعالے اونکو کہ ایمان لائے مراد مومنون سے یہان وہ ہین کہ جو مومن ہین بعد اوتارنے قرآن کے وا لا نکالنا مومنونکا کفر سے نہین ممکن ہی اسلیے کہ کفر تو اونمین ہی ہی نہین کہ اوس سے نکالے جاوین یعنے تا کہ حاصل کرے اونکے لیے رسول وہ چیز کہ وہ اوسپر ہین اب قسم ایمان اور عمل صالح سے بسبب نکالنے اونکیلے اوس چیز سے کہ تہے اوسپر کہ وہ کفر ہے یا یہہ معنی کہ تا نکالے اللہ اونکو کہ جان لیا ہے یا مقدر کیا ہے کہ وہ مومن ہونگے اور نفر مایا لیخرجکم واسطے ظاہر کرنے شرف ایمان اور عمل صالح کے اور واسطے بیان کرنے سبب نکالنے کے اور رغبت دلانیکے اندہیرون اور تاریکیون سے یعنی گمراہی سے طرف ہدایت کی اور باطل سے طرف حق کے اور جہل سے طرف علم کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور شہوتون سے طرف دلیلون کے اور غفلت سے طرف ہوشیاری کے اور انس بغیر اللہ سے طرف انس باللہ کے بحسب مراتب اور درجات ہر ایک کے اور ظلمات صیغہ جمع کا فرمایا واسطے پے در پے آنے کے اور کثافت اوسکے اور کثرت اقسام اور اسباب اوسکے اور اسلیے فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنے کہہ کہ کون نجات دیتا ہی تمکو سختیون جنگل اور دریا کیسے کہ وہ مانند ظلمات کے ہین اور ایسہی اعمال بد ظلمات ہونگے روز قیامت کے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے ظلم کے حق مین اَلظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اور کام اچہا یعنے خالص ریا سے اور بناوٹ اور غرض سے اور کامل خوبی جبہی حاصل ہوتی ہے کہ ایمان اور اچہے عمل دونون جمع ہون اگر ایمان ہی پوری خوبی ہوتا تو کاہیکو کہتے کہ یہہ کام کر اور یہہ کام ترک کر نرا ایمان اگرچہ اخیر کو سبب نجات ہی لیکن نرے اچہے کام بدون ایمان کے مفید نہین ہوتے غرضکہ ایمان اور اعمال صالحہ دونون ملکر مفید ہوتے ہین اسلیے یہان فرمایا یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ الخ اور نیچے اونکی نہرین یعنے نیچے اون باغون کے مکانون کے یا نیچے اونکے درختونکے بہتی ہونگی نہرین چار جو مذکور ہوئین سورہ محمد مین اور قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ الخ مین معنے تعجب اور تعظیم کے ہین یعنے کیا خوب اور بہت اور بڑا ثواب مومنون کے نصیب مین کیا ہے اللہ تعالے نے

ع رکوع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۠ خدا وہ ہی کہ پیدا کیے سات آسمان اور پیدا کیا زمین سے مانند اونکے اوترتی ہے تدبیر کام کی درمیان آسمانون اور زمینون کے بیان کیا ہمنے تو جانو تم کہ خدا ہر چیز پر توانا ہی اور بہی جانو تم کہ خدا نے گہیر لیا ہے ہر چیز کو باعتبار علم کے ف یعنے اللہ وہی ہی جسنے بنائی سات آسمان اور زمین بہی اوتنی اوتارتے ہے حکم اونکے بیچ تا تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہی اور اللہ کی خبر مین سمائی ہے ہر چیز کی ع موضح خدا تعالے برحق ہے جسنے پیدا کیے سات آسمان ایک کے اوپر ایک اور پیدا کیا زمینونکو جیسے آسمان سات ہین زمین بہی سات ہین تہ بتہ اوترتے ہین حکم خدا تعالے کے اور قضا اوسکی بیچ آسمانون اور زمین کے تو جانو تم اے لوگو یہہ کہ خدا تعالے

سب چیزون پر قدرت رکہتا ہی اور سب کچہہ کر سکتا ہے کسی چیز مین اور کسی کام مین عاجز نہین اور یہہ جانو ای لوگون کہ دا
خداتعالے ایسا ہی کہ گہیر لیا ہی سب چیزونکو علم اوسکے نے اوسکے علم سے کوئی چیز باہر نہین ہوسکتی ف عـ تفسیر کبیر مین لکہا ہی بعضون نے
کہا نہین ہے قرآن مین کوئی آیتہ کہ دلالت کرے زمین کے سات ہونے پر مگر یہہ آیتہ اور درمیان ہر دو آسمانون کے مسافت
پانسو برس کی ہی اور دَل ہر آسمانکا بہی ایسا ہی ہے اور زمینین بہی مانند آسمانون کے ہین اور بعضون نے کہا کہ زمین
ایک ہے مگر اقلیمین سات ہین اُوترتا ہی حکم خداتعالے کا یعنے جاری ہوتا ہے حکم اللہ کا اور حکومت اوسکی درمیان مین
اونکے یہہ تو صاحب مدارک نے لکہا اور تفسیر روح البیان کے مؤلف نے یہہ لکہا ہی وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر مین کہ
مانند آسمانون کے ہی عدد مین اور طبقونمین اور اختلاف کیا ہے علماء نے زمین کے طبقون کی کیفیت مین پس جمہور تو
اسپر ہین کہ سات زمینین ہین طبقے طبقے کہ بعض اونکے فوق بعض کے ہین یعنے اوپر تلے اور درمیان ہر دو زمینون کے مسافت
اتنی ہی ہے جیسے دو آسمانونمین اور ہر زمین مین رہنے والے ہین خلق خدا سے اور کہا ضحاک نے کہ طبقے ہین اوپر تلے
لیکن بیچ بیچ سے خالی نہین ہین بخلاف آسمانون کے کہا قرطبی نے کہ صحیح اول ہی ہے اسلیے کہ حدیثین دلالت کرتی
ہین اوسپر منجملہ اونکے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ کعب نے قسم کہائی اوس ذات پاک کی کہ پہاڑا دریا کو موسیٰ کے لیے پہہ
صہیب نے حدیث نقل کی اونسے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو بستی دیکہتے اور ارادہ اوسمین جانیکا کرتے تو فرماتے وقت دیکہنے اوسکے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا
اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَخَيْرِ مَنْ فِيْهَا وَنَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَنْ فِيْهَا پس اس سے معلوم ہوا کہ زمینین سات ہین اور سب کچہہ اونہائی
ہوئی ہین اور اوسپر مخلوق اللہ کی ہی اور روایت ہی ابوہریرہ سے حدیث طویل مین کہ حضرت نے فرمایا کیا جانتے ہو
تم کہ نیچے تمہارے کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا اَلْاَرْضُ وَتَحْتَهَا اَرْضٌ اُخْرٰى
بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ الخ یعنے زمین ہے اور نیچے اوسکے اور زمین کہ فرق اون دونومین پانسو برس کی مسافت کا
ہے اسکے بعد اور روایتین ابن عباس وغیرہ سے نقل کین ہین کہ ہر زمین مین آدم ہی مانند آدم تمہارے کے اور نوح ہی مانند
نوح تمہارے کے اور ابراہیم ہے مانند ابراہیم تمہارے کے اور بعضی روایت مین یہہ بہی ہے کہ نبی ہے مانند نبی تمہارے کے اور بہت
سی قیل وقال کر کے کسیکی تضعیف کی ہے کسیکو رد کیا ہی کسیکی تصحیح کی ہے واللہ اعلم بخوف درازگی کے سب نہین نقل
کیا جو چاہے تفسیر روح البیان مین دیکہہ لے تو کہ جانو تم یعنے کیا یہہ تو کہ جانو تم کہ جو قادر ہی چیزون مذکورہ پر وہ قادر
ہے ہر چیز پر اور منجملہ اسکے بعث یعنے جی اوٹہنا حساب وجزاء کے لیے ہی پس اطاعت کرو اوسکے حکم کی اور قبول کرو اوسکے
حکم کو اور مستعد ہو سعادت کے حاصل کرنیکے لیے اور شقاوت سے خلاص ہونیکے لیے منقول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ سے کہ کہ اونہون نے
فرمایا بلاشبہ یہہ آیتہ بڑی ڈراتی ہے قرآن کی آیتون مین اور خدانے گہیرا ہے الخ یعنے علم وقدرت اوسکی گہیرنے والی تمام
چیزونکی ہے موجودات سے کوئی چیز دائرہ علم اور قدرت اوسکے سے خارج نہین ہے ؎ رمز نیست زسر قدرتش کن
فیکون ؛ بادانش او کیست برون و درون ؛ در غیب وشہادت ذرہ نتوان یافت ؛ ازدائرہ قدرت وعلمش بیرون ؛

﷽ سورۃ التحریم مدنیۃ
اس سورۃ کا نام سورہ تحریم ہے یہہ نام اسلیے رکہا گیا کہ آنحضرت صلعم نے
کچہہ اپنے اوپر حرام کیا تہا اوسکا ذکر ہے اسمین چنانچہ مفصل حال اسکا آگے مذکور ہوگا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آمین آمین

بارہ ہین اور رکوع دو اور کلمے دو سو تریسٹھ ہین اور حروف گیارہ سو چوبیس اور اوتری ہی یہہ بعد سورۂ حجرات کے اور بعد سورۂ طلاق کے اسیلیے لکھی گئی کہ طلاق مین بھی حرام کرنا بیوی کا ہوتا ہے ا پنے اوپر اور اسمین بھی ذکر ہے حرام کرنے حرم وغیرہ کا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مترجم کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو حرام کیا اور آنحضرت کی بیویون نے غیرت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویون کی خاطر سے ماریہ کو اپنی اوپر حرام کیا اور یا آنحضرت نے ایک بہید اپنے بہیدون مین سے کسی اپنی بیوی سے ظاہر کیا اور اوسکے پوشیدہ رکہنے مین مبالغہ فرمایا اون بیویون نے وہ بہید اور بیوی سے ظاہر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطریق وحی کے اوسکے ظاہر کرنے پر مطلع ہوی اور کچہہ حال اوس قصہ کا بیان مین آیا اور آپنے عتاب فرمایا خدا تعالے نے درباب نصیحت ازواج طاہرات کے اور اونکی تنبیہ کے نازل کیا واللہ اعلم

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبۡتَغِيۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

اے پیغمبر کیون حرام کرتا ہی تو اوس چیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے تیرے لیے طلب کرتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ؕ **فتح** ؕ ای نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجہ پر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کے اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان ؕ **مو** ؕ ای نبی کسواسطے حرام کرتا ہی اوس چیز کو جو حلال کی خدا تعالی نے تیرے لیے یعنے ماریہ قبطیہ سے صحبت کرنیکی کیون قسم کہاتا ہی چاہتا ہی تو اوس قسم کہانیسے خوشی اپنی نکاحیونکی اور خدا تعالے بخشنے والا ہے تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر رکہا ہے ؕ **ع** ؕ **تفسیر** منقول ہے کہ شیرینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے اور حضرت زینب کے گہر مین جب آپ آتے تو وہ شربت شہد کا طیار کر کر پلاتین اس سبب سے اونکی گہر مین توقف زیادہ ہوتا یہہ بعضے بیویونکو گران معلوم ہوا عائشہ اور حفصہ نے آپسمین مقرر کیا کہ آنحضرت ہمارے پاس آوین تو ہم کہین کہ کندر آپ نے کہایا ہے اور کندر ایک گوند ہی کہ بو اوسمین بری آتی ہے اور آنحضرت اس بو سی نفرت رکہتے تہے پہر جب حضرت اونمین سے کسیکے گہر تشریف لاتے تو وہ کہتین کہ آپنے کندر کہایا ہی فرماتے حضرت کہ مینے کندر نہین کہایا ہے شربت شہد کا پیا ہے جب یہہ کلام باربار مذکور ہوا آپنے فرمایا کہ مینے شہد کو اپنے پر حرام کیا اور یہہ امر واسطے رضامندی بعضی بیویونکے ہوا حق تعالے نے یہہ آیتین بہیجین اور تفسیر حسینی مین بقول مشہور کے یہہ منقول ہی کہ حضرت حفصہ کی نوبت کی دن آنحضرت اونکی گہر مین تہے اور حضرت حفصہ اذن لیکر اپنے باپ عمر کی ملاقات کو گئی تہین اونکے پیچہے آنحضرت نے اپنی لونڈی ماریہ قبطیہ کو بلا کر اوس سے صحبت کی جب حفصہ اپنے باپ کے گہر سے پہر آئین تو گہر کا دروازہ بند پایا دروازے پر بیٹہہ گئین جب آنحضرت باہر آئے تو دیکہا کہ حفصہ رو رہی ہین پوچہا کہ کیون روتی ہے حفصہ نے کہا کہ اسیلیے مجکو اذن جانیکا آپنے دیا تہا کہ لونڈی سے میرے بچہونے پر صحبت کرو میری باری کے دنمین حرمت اور حق میرا ضائع کیا آپنے فرمایا وہ لونڈی حلالہ میری تہی چپ رہ تیری رضا کے لیے اوسکو مینے اپنے اوپر حرام کیا کسی بیوی کو اس امر کی خبر نکرنا جبکہ آنحضرت باہر گئے تو حفصہ نے وہ راز عائشہ سے ظاہر کیا عائشہ بہی غصہ ہوئین حق تعالے نے یہہ آیتین بہیجین آنحضرت نے بحکم الہی کفارہ قسم کا دیکر رجوع ساتہہ ماریہ قبطیہ کے کی اور ماریہ قبطیہ مقوقس پادشاہ مصر نے آنحضرت کو ہدیۃً بہیجی تہی اون سے ابراہیم بیٹے حضرت کی تولد ہوئے اور اٹہارہ مہینے کے ہو کر انتقال کیا اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت عائشہ کی نوبت مین اور حضرت حفصہ کو یہہ معلوم ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ پوشیدہ رکہنا اسکو عائشہ سے نہ کہنا مینے ماریہ

کو حرام کیا اپنے پر اور خوشخبری دیتا ہون تجکو کہ ابو بکر اور عمر مالک ہونگے بعد میری امر امت میری کے پس خبر کر دی اسکی حفصہ نے عایشہ رض کو اور پوشیدہ نرکہا اسکو اور ان دونو مین آپسمین اتفاق و محبت بہی بہت تہا اور جو فرمایا اللہ تعالے نے کہ کیون حرام کی تو نے الخ یہہ ادب سکہایا اپنی نبی کو کہ ایسی بات اپنی عقل سے نکر بیٹہا کر و منتظر اور تابع وحی کے رہا کر و کہا عطا نے کہ جب یہہ آیۃ نازل ہوئی تو حضرت ہمیشہ یہہ دعاء کرتے تہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ کُلِّ قَاطِعٍ یَّقْطَعُنِیۡ عَنۡکَ ۵ آزردہ است گوشہ نشین از وداع خلق + غافل کہ اتصال حقست انقطاع خلق + اور اس قصہ سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر دین کی بات عقل ہی پر موقوف ہوتی تو عقل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اولی ہوتی سب کے عقلون سے اور معنی حرام کرنے حلال کے یہان یہہ ہین کہ کیون بازرہا تو نفع اوٹہانے چیز مذکور کے سے باوجود اعتقاد ہونے اوسکے حلال اسلیے کہ اعتقاد حرام ہونے اوس چیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ تعالے نے عوام مومنون سے نہین متصور ہوتا تو انبیاء سے کیونکر ہو کہا ہے فقہاء نے کہ جو کوئی اعتقاد کرے دلسے حرمت اوس چیز کی کہ حلال کیا ہے اوسکو اللہ تعالے نے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اسلیے کہ جسچیز کو حلال کیا ہے اللہ تعالے نے وہ حرام نہین ہوسکتی مگر اللہ ہی چاہے تو حرام کرے ط مجر ط و

روح البیان ط قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ ۚ وَ اللّٰہُ مَوۡلٰىکُمۡ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ہ تحقیق مشروع کیا ہے خدا نے تمہاری لیے کہولنا تمہاری قسمونکا یعنے ساتہہ ادای کفارہ کے اور خدا کارساز تمہارا ہے اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے ط **فتح** ط ٹہیرا دیا ہے اللہ نے تمکو کہول ڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہے تمہارا اور وہی ہے جانتا حکمت والا ط **موضح** ط بیشک خدا تعالی نے مقرر کیا ہے تمہارے واسطے اے مسلمانون کہولنا قسم کا اور خدا تعالی دوست ہے تمہارا اور وہی خدا تعالے جانتا ہے تمہاری سب بہلائیونکو جس چیز مین تمہاری بہلائی ہے مضبوط کام کرنیوالا ہے **عا**

تفسیر قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ یعنے تحقیق مقدر کی اللہ نے تمہارے لیے وہ چیز کہ کہولو تم ساتہہ اوسکے قسمین اپنی اور وہ کفارہ ہے اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لیے کہولنا اونکا ساتہہ کفارہ کے اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لیے اللہ نے استثناء بیچ قسمون تمہاری کے اور وہ یہہ ہے کہ کہے انشاء اللہ بیچہے اوسکے تاکہ نہ حانث ہو اور حرام کرنا حلال کا قسم ہے ہماری نزدیک اور مقاتل سے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا بردہ بیچ حرام کرنے ماریہ کے اور حسن بصری سے ہے کہ حضرت نے کفارہ نہین دیا اسلیے کہ بخشے گئے تہے اونکے اگلے پچہلے گناہ اور یہہ فرمایا فقط تعلیم مومنون کے لیے اور مَوۡلٰىکُمۡ یعنے سید اور کارساز تمہارا ہے وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ یعنے جاننے والا اوس چیز کا کہ لائق ہے تمہاری پس مشروع کیا اوسکو تمہاری لیے اَلۡحَکِیۡمُ یعنے دانا بیچ اوس چیز کے کہ حلال کی اور حرام کی ط **مد** ط فَرَضَ یہان بمعنی شرع و تبیین کے ہے یعنے مشروع کیا اور بیان کیا ہدایہ مین کہ جسنے حرام کی اپنی نفس پر ایک چیز کہ مالک ہے اوسکا نہین ہوتا ہے حرام کرنیوالا اور لازم ہے اوسپر کہ مباح کرے اوسکو اور دیوے کفارہ پس حرام کرنا حلال کا قسم ہے نزدیک ابی حنیفہ رحمۃ اللہ کے اور اعتبار کیا جاویگا انتفاع کہ مقصود ہے اوس حرام کرنے مین پس جب حرام کیا طعام تو بلاشبہ قسم کہائی اوسکی کہانیکی کہ کہانیکا نہین اور حرام کیا لونڈی کو تو قسم کہائی اوسکی صحبت کرنیکی کہ صحبت نہین کرونگا اوس سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ حرام کرنا قسم ہے پس اگر کہا اپنی بیوی کو کہ تو مجپر حرام ہے تو اگر نیت کے طلاق کی تو طلاق پڑ جاویگی اور اگر نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اور اگر ارادہ کیا جہوٹ کا تو نہین واقع ہوگا کچہہ اور ایسیہی اگر حرام کیا طعام کو اپنے نفس پر اور نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اسمین خلاف ہے شافعی کا ط **روح** ط وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ

حَدِیْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ
قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اور یاد کر جب پوشیدہ کہی پیغمبر نے ساتھہ بعضی بیوی
اپنی کے ایک بات پس جب ظاہر کیا اوس باتکو اور مطلع کیا خدا تعالے نے پیغمبر کو یعنے جبرئیل کی زبانی اوپر ظاہر
کرنے اوس بات کے شناسا کیا پیغمبر نے ساتھہ بعضی اوس بات کے اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے پس جبکہ خبردار
کیا اوسکو ساتھہ ظاہر کرنے اوسکے اوس بیوی نے کہا کہ کسنے خبر دی تمکو اس افشاء راز کی پیغمبر نے فرمایا کہ خبر دی
مجکو خدا دانا خبردار نے ۝ فقط ۝ اور جب چہپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پہر جب اوسنے خبر کر دی
اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو یہہ جتائی نبی نے اوسمین سے کچہہ اور ٹلا دی کچہہ پہر جب وہ جتایا عورت کو بولی تجکو
کسنے بتایا کہا مجکو بتایا اوس خبر والے واقف نے ۝ موضح ۝ اور جب بہید کی بات چہپا کر کہی پیغمبر نے کسی اپنی نکاحی سے
پہر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پہر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پہر خدا تعالے نے وہ ظاہر کر دی اپنے پیغمبر
پر اور جتا دیا یعنے خدا تعالے نے خبر دیدی کہ وہ بہید تیرا بی حفصہ نے بی بی عائشہ سے کہدیا معلوم کروا دی بی حفصہ
کو بعضی بات اور موہنہ پہیر لیا حضرت نے بعضی بات سے یعنے جتنی باتین بی بی حفصہ نے حضرت عائشہ سے
کہین تہین خدا تعالے نے سب اپنے حبیب سے ظاہر کر دین پر حضرت نے بعضی بات حفصہ سے کہی کہ تو نے یہہ عائشہ
سے کہا اور بعضی بات نکہی پہر جب خبر دی پیغمبر نے حفصہ کو تب حفصہ نے کہا کہ تمکو کسنے خبر دی جو مینے عائشہ
سے کہا تو کہا پیغمبر نے کہ مجہی خبر دی جاننے والے خبردار نے جو وہ خدا تعالے ہے ۝ ع ۝ تفسیر ۝ مراد حدیث
یعنے بات سے حرام کرنا ماریہ کا ہی اور خلافت شیخین کے اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا ہی
اور بعضون نے کہا کہ معلوم کروایا حرام کرنا ماریہ کا اور اعراض کیا معلوم کروانے امر خلافت کے سے یعنے اوسکی خبر کی
کیونکہ مکروہ جانا یہہ کہ پہیلے یہہ خبر لوگون مین اور بزرگی اور حلم ہی حضرت کا مقتضی ہوا اسکو کہا سفیان نے کہ
تغافل اور طرح دیجانا کسی ایسی بات سے اچہی لوگون کا کام ہے اور کہا حسن بصری نے کہ بزرگ کسیکا پورا بہید نہین
کہولتے مین کبہی اور منقول ہے کہ حضرت نے حضرت حفصہ سے فرمایا کیا نہین کہا تہا مینے تجہے کہ چہپانا تو اس باتکو کہا
حفصہ نے کہ قسم اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتھہ حق کے کہ نہین تہا بس سکی مین اپنے نفس کو بسبب خوشی کے کہ حاصل
ہوئی اس بزرگی سے کہ خاص کیا اللہ نے ساتھہ اوسکی عائشہ کے باپکو انتہی اور حفصہ سے نکاح کیا حضرت نے شعبان کے
مہینے مین ہجرۃ سے بعد تیسوین مہینے مین جنگ احد سے دو مہینے پہلے اور پیدا ہوئین وہ پانچ برس پہلے نبوت کی اوس حال
مین کہ قریش بیت اللہ بنا رہے تہے اور مرین وہ مدینہ مین بیچ ماہ شعبان کے پینتالیسوین سال ہجری مین اور نماز
پڑہی اونکے جنازہ کی مروان بن الحکم نے اس حال مین کہ وہ امیر مدینہ کا تہا اور اوسنے اور ابوہریرہ وغیرہما نے اونکی جنازے
کو اوٹہایا اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی تہی اور ابو حفص نے یعنے عمر رض اونکے باپ نے یہہ کنیت انکی مقرر کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور حفص کہتے ہین شیر کے بچہ کو ۝ مدارک ۝ اعراض کیا بعض سے یعنے جو کچہہ حفصہ نے
افشا کیا تہا اوسکو اوس سبکو نفرمایا بسبب کرم اور شفقت کے تا ملال اونکو نہ بڑہے بعضی بات کی خبر دی اور بعض
سے اعراض کیا اور کسائی کی قرارت مین عَرَفَ بغیر تشدید را کے ہے اوسکی معنی یہہ مین کہ پہچانا حضرت نے بعض فعل
حفصہ کا کہ وہ افشا کرنا آپکے بہید کا تہا اور غضبناک ہوکر سزا اوسکی دی کہ اونکو طلاق دی اور جب یہہ خبر عمر رض کو

بہیجی تو اونہون نے کہا کہ ای حفصہ اگر آل خطاب مین خیر ہوتی تو رسول علیہ السلام تجکو طلاق نہ دیتے پس جبرئیل علیہ
السلام آئے اور پیغمبر کو رجوع کرنیکا حکم کیا آنحضرت نے رجوع فرمائی اور ایک قول یہہ ہے کہ حضرت نے ارادہ طلاق کا کیا تہا
کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ اسکو طلاق نہ دو کہ وہ بہت روزہ رکہنے والی اور شب بیداری کرنیوالی اور تمہاری بیویون مین بہشت
مین ہوگی پس آنحضرت نے طلاق نہ دی اور اونہین ایام مین اور اسی سبب سے آنحضرت نے سب بیویون سے کنارہ کر کر ایک
مہینے تک ماریہ مان ابراہیم کے بالاخانے مین قیام فرمایا یہان تک کہ آیۃ تخییر کی نازل ہوئی بعد اسکے نازل ہونیکے
کر انتیسوان دن اول کنارہ کشی سے تہا آنحضرت نے عائشہ کے پاس آکر فرمایا کہ خدا تعالے نے یہہ آیۃ بہیجی ہے یا
اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا الخ اسکے جواب مین شتابی نکرنا جب تک کہ
اپنے مان باپ سے مشورہ نکر لیو عائشہ نے کہا کہ تمہارے کام مین کیا مشورہ کرونگی خدا اور رسول اور دار آخرت کو
چاہتی ہون اور اور بیویون نے بہی یہی بات کہی اور یہہ بہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے قسم ایک
مہینے کی کہائی تہی اور انتیسوین دن آپ اوترے فرمایا کہ مہینا انتیس دنکا بہی ہوتا ہے اور وہ مہینا انتیس ہی
دنکا ہوا تہا اور اس حدیث مین یہہ بہی مذکور ہے عمر رضہ کہتے ہین کہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس اسحال مین کہ وہ لیٹے ہوئے تہے اوپر کہری چارپائی کے تکیہ رکہے ہوئے چمڑیکا کہ اوسکے اندر لیف خرما بہرا ہوا تہا
اور حضرت کے پہلو مبارک مین نشان بان کے پڑگئے تہے پس سلام کیا مینے حضرت کو پہر کہا مینے اسحال مین کہ مین کہڑا
تہا یا رسول اللہ کیا طلاق دی آپنے اپنی بیویونکو پس اوٹہائی حضرت نے نظر اپنی طرف میرے اور فرمایا کہ نہین پس
کہا مینے اللہ اکبر پہر کہا مینے اسحال مین کہ مین کہڑا تہا خوش کرون مین آپکو یا رسول اللہ اگر اجازت دو مجکو تہے
ہم گروہ قریش کے کہ غالب تہے عورتون پر جب آئے ہم مدینہ مین دیکہا ایک قوم کو کہ غالب ہین اونپر عورتین اونکی
پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر کہا مینے یا رسول اللہ اگر اجازت دیتے آپ مجکو حفصہ کے پاس جانیکی اور مین
اوسکے پاس جاتا تو کہتا مین اوس سے کہ نہ غیرت دلادے تجکو یہہ کہ تیری سوکن یعنے عائشہ سے بہت راضی ہین
حضرت بہ نسبت تیرے اور بہت پیاری ہے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پس دوبارہ مسکرائے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر بیٹہ گیا مین جب دیکہا مینے حضرت کو مسکراتے پس نظر اوٹہا کر دیکہا مینے حضرت
کے گہر مین پس قسم خدا کی نہ دیکہا مینے اوسمین سوائے تین چمڑون کے پس کہا مینے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالے
سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر اسلیے کہ فارس و روم پر فراخی کی گئی اور دیے گئے وہ دنیا حالانکہ وہ نہین عبادت
کرتے ہین اللہ تعالے کی پس اوٹہہ بیٹہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تہے یعنے پہلے تکیہ لگائے ہوئے پس فرمایا اَوَ
فِیْ ھٰذَا اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰئِکَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَیِّبَاتِھِمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنے کیا ای
فکر مین ہے تو ای ابن خطاب بلاشبہ یہہ کافر ایک قوم ہین کہ جلدی پہنچے ستہری چیزون اپنی کو زندگانی دنیا
مین پس کہا مینے یا رسول اللہ بخشش مانگیے میرے لیے یعنے اللہ تعالے سے قصور ہوا کہ مینے یہہ عرض کیا انتہی
یہہ اسلیے لکہا گیا کہ تا مومن خصوصًا فقرا احوال آنحضرت کی گذران کا جانکر تنگی و تکلیف پر صابر اور راضی ہون
اور طالب کسی چیز کے نہون اور یہہ جو فرمایا العلیم الخبیر تو علیم جاننے والا پوشیدہ چیزونکا اور خبیر جاننے والا
دلکی باتونکا اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ کہ جب علیم نرا کہین تو معنے جاننے والیکے ہے مطلق اور جب اضافت کرین

علم کو طرف غیب اور امور باطنہ کے یعنے عالم الغیب والباطن تو خبیر ہی اور جب اضافت کرین علم کو طرف امور ظاہر کے تو شہید ہے اور جب بندے نے یہہ جانا کہ اللہ تعالے خبیر یعنے خبر رکہنے والا میرے افعال کا ہے اور مطلع ہے میرے اسرار کا تو جانا کہ اللہ تعالے نے گہیر رکہا ہے اپنے علم مین جو کچہہ کہ مین کام کرتا ہون اگرچہ مین اوسکو بہول جاؤن پس ایسا شرمندہ ہوگا کہ قریب ہے کہ ہلاک ہو جاوے منقول ہے کہ ایک شخص نے فکر کی کہ اگر عمر میری اتنے برسون کی ہوئی تو اوسکے اتنے مہینے ہونگے اور اون مہینون کے اتنے دن ہونگے تو ساری عمر کے ہزارون دن ہون گے پہر کہا کہ اگر ہر دن مین ایک ہی گناہ کیا تو میرے اعمال نامہ مین ہزارون گناہ ہون گے حالانکہ مین ہر دن مین بہتیرے گناہ کرتا ہون پہر ایک چیخ ماری اور مر گیا کہتا ہے فقیر ~~عفی عنہ~~ بنظم گرچہ ویلے رب غفور است وکریم * لیکن افتادہ دہر از کرمش شاید دست * مدروح إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ○ اے دو بیویون پیغمبر کی یعنے حفصہ اور عائشہ واللہ اعلم اگر رجوع کرو طرف خدا کی خوب ہو تحقیق ٹیڑہے ہو گئے ہین دل تمہارے اور اگر آپسمین متفق ہو پیغمبر کے رنج دینے پر پس تحقیق خدا کارساز ہے اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور فرشتے بہی بعد اسکے مددگار ہین فتح اگر تم دونون توبہ کرتیان ہو تو جہک پڑے ہین دل تمہارے اور اگر دونون چڑہائی کر دگیان اوسپر تو اللہ رفیق اوسکا ہی اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور فرشتے اس پیچہے مددگار ہین موضح اگر توبہ کرو تم اے حفصہ اور عائشہ خدا تعالی کی طرف پیغمبر کے ستانے اور آزردہ دل کرنے سے اور اوسکے ملول کرنے مین کوشش نکرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین پہر بیشک پہرے دل تمہارے نیکی سے جو پیغمبر کے بہید کی بات اپنے دلون مین نہین رکہہ سکتے تم دونو اور اگر تم دونون اے حفصہ اور عائشہ ایک دوسری کی مدد کروگی پیغمبر کے دل آزردہ کرنیمین تو پہر بیشک خدا تعالے یار و مددگار ہے اوسکا اور جبرئیل بہی اور نیکبخت مسلمان بہی اوسکے رفیق و مددگار ہین اور سوائے انکے فرشتے ہین مددگار نیوالے پیغمبر کے عــ تفسیر هُوَ مَوْلَاهُ یعنے دوست اور کارساز و مددگار اوسکا ہے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے جو کہ صالح ہے مؤمنون مین سے یعنے ہر وہ شخص کہ ایمان لایا اور عمل صالح کئے اور بعضون نے کہا کہ جو پاک ہے نفاق سے اور بعضون نے کہا کہ مراد صالح مؤمنون سے ابوبکر اور عمر ہین اور بقول بعض کے علی بقول بعض کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور بعد اسکے یعنے بعد مدد خدا اور جبرئیل اور صالح مؤمنونکے تمام ملائکہ مددگار اوسکے پس کیا حقیقت رکہتی ہے چڑہائی دو عورتونکی مقابلہ مین ایسے ایسے مددگارونکے بحر مدد عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ○ اگر طلاق دیوے پیغمبر تمکو نزدیک ہے کہ پروردگار اوسکا عوض مین دیوے اوسکے لیے عورتین اور بہتر تمسے گردن رکہتے والیان دعا کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت بجا لانیوالیان روزہ رکہنے والیان شوہر دیکہی ہوئیان اور شوہر نہ دیکہی ہوئیان فتح الہی اگر نبی چہوڑ دے تم سبکو اوسکا رب بدلے مین دے عورتین تم سے بہتر حکم بردار یقین رکہتیان نماز مین کہڑی توبہ کرتیان بندگی بجا لاتیان روزہ داریبیان اور کواریان موضح تفسیر مدنیون اور ابو عمرو نے أَن يُبْدِلَهُ تشدید سی پڑہا ہے بہتر تمسے اگر کوئی کہے کہ بدلے کی عورتین بہتر کیونکر ہونگی حالانکہ روئے زمین پر کوئی عورت بہتر امہات المؤمنین

کہ بیویان حضرتکی مین تہی نہین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اونکو طلاق دیتے لسبب ایذاء اونکیکے تو وہ بہتر
کا ہیکو رہتین اور غیر اونکی موصوفہ ساتہہ صفات مذکورہ کے بہتر اونسے ہوتین اور مسلمات اقرار کرنیوالیان زبان سے
اور مؤمنات اخلاص رکہنے والیان دلسے یا مسلمات تابعدار ظاہر مین ساتہہ اعضا کے اور مؤمنات تصدیق کرنیوالیان
دل سے پس نہین ہونگے مسلمات مؤمنات قبیل تکرار سے قانتات مطیع خدا اور رسول کی اور مواظبت کرنیوالیان
طاعت پر یا نماز پڑہنے والیان تائبات توبہ کرنیوالیان گناہون سے یا رجوع رکہنے والیان طرف اللہ کے اور
طرف امر رسول اوسکیکے عابدات عبادت کرنیوالیان اللہ کی یا تابعدار امر رسول علیہ السلام کی سائحات روزہ رکہنے
والیان اور کہا بعضون نے کہ روزہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو روزہ حقیقی اور وہ ترک کرنا کہانے اور پینے اور جماع
کا ہے اور دوسرا روزہ حکمی اور وہ محفوظ رکہنا اعضا کا ہے گناہون سے یعنے کان اور آنکہہ اور زبان کو گناہون
سے بچا دی پس سائح وہ ہے کہ یہہ روزہ رکہے نہ اول انتہی یا سائحات کے معنے ہین ہجرت کرنیوالیان مکہ سے طرف
مدینہ کے اسلیے کہ ہجرت مین بڑی بزرگی ہے کہ ویسی اوسکے غیر مین نہین ہے جیسا کہ کہا ابن زید نے کہ نہین ہے
امت محمد مین سیاحۃ مگر ہجرت اور سیاحۃ کے معنے ہین پہرنا زمین مین ثیبات جو خاوند کر چکی ہون وابکارا کواریان
پس گویا کہا گیا کہ بدل دیگا اللہ تعالی بیویان بہتر تمسے ان صفتون مذکورہ محمودہ کی کہ ہون بعضی ثیبہ یہہ تعریض
ہے غیر عائشہ کو اور بعضی باکرہ یہہ تعریض ہے عائشہ کو کہ باکرہ وہی حضرتکے نکاح مین آئی تہین ذکر کیا ہے بعضے
اہل علم نے کہ اسمین اشارہ ہی طرف مریم کے کہ وہ باکرہ تہین اور طرف آسیہ بنت مزاحم بیوی فرعون کے کہ اللہ تعالی
نکاح کر دیگا آنحضرت علیہ السلام کا ان دونون سے جنت مین جیسا کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
ہوگا ولیمہ اونکا جنت مین کہ جمع ہونگے اوسپر اہل جنت کے پس نکاح کر دیگا اللہ تعالے آسیہ اور مریم کا محمد علیہ
السلام سے منقول ہی کہ آنحضرت علیہ السلام دیلے گئے تہے قوۃ چالیس مرد کی پکڑنے اور جماع مین اور پہر حلال
مکدر کرتا ہے نفس کو سوائے جماع حلال کے کہ وہ صاف کرتا ہے نفس کو اور روشن کرتا ہے عقل کو اور دل کو اور
باعث ہوتا ہی تسکین کا شہوتکی دفع ہونے سے پہر آیتون گذشتہ مین کتنے فائدے ہین ایک تو یہہ کہ حرام کرنا
حلال کا اللہ تعالے کو پسند نہین ہے دوسرے یہہ کہ افشاء سر یعنے بہید کا نہین ہے مروۃ سے خصوصًا افشاء اسرار
سلاطین صوری اور معنویہ کا اور جو سر کہ تجاوز کرے دو شخص سے وہ افشاء ہو جاتا ہے اور تیسرے یہہ کہ واجب ہے تقصیر
والے پر توبہ اور رجوع طرف اللہ کے جلدی اور چوتہی بکارت اور جمال صوری اور جلنا زبانکا اور مانند انکیکے
اگرچہ ہین نفاست جسمانیہ مرغوب لوگونکو لیکن ایمان اور اسلام اور قنوت اور توبہ اور عبادت اور روزہ نفاست
روحانیہ ہین مقبول اللہ تعالے کے نزدیک اور شرف حسب افضل ہے شرف نسب سے اور علم دینی اور ادب شرعی
حسب ہین کہ گنا جاتا ہی فضائل سے پس عاقل کو لازم ہے کہ آراستہ ہو ساتہہ ورع کے کہ وہ بچنا ہے شبہات سے
اور آراستہ ہو ساتہہ تقوے کے کہ وہ بچنا ہے حرام سے اور مزین ہو ساتہہ طرح بطرح کی بزرگیون اور اخلاق حسنہ
اور اوصاف شریفہ مستحسنہ کے ﴿رکوع ۱۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ ۝ اے ایمان والون بچاؤ اپنے تئین اور اپنے گہر والونکو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکا آدمی اور پتہر ہین

اوس آگ پر متعین ہین فرشتے سخت خو اور سخت رو نافرمانی نہین کرتے ہین خدا کی اوس چیز مین کہ فرمایا ہے خدا نے
اونکو اور کرتے ہین جو کچھہ کہ حکم کیا جاتا ہی اونکو ف اے ایمان والون بچاؤ اپنی جانکو اور اپنی گہر والون کو
اوس آگ سے جسکی جہٹیان ہین آدمی اور پتہر اوسپر مقرر ہین فرشتے تندخو زبردست بیحکمی نہین کرتے اللہ کی جو بات
اونکو فرمادی ہے وہی کرتے ہین مو تفسیر ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گہر والونکو دین کی راہ پر لاوے لالچ
دیکر ڈرا کہا کر پیار سے مار سے تو بہی اگر نہ مانین تو اونکی کم بختی ہے نہ اپنا مو مراد نفس سے یہان ذات انسان
ہے نہ نفس امارہ اور معنی یہہ ہین کہ بچاؤ اور دور رکہو اپنے تئین آگ جہنم سے ساتہہ ترک کرنے گناہون کے اور کرنے
طاعتون کے اور بچاؤ اپنے گہر والونکو بہی ساتہہ نصیحت اور ادب اور علم سکہانیکے اور اہل وہ ہین کہ جو آدمی کی پرورش
مین ہون جیسے بیوی اور بچے اور بہائی اور بہن اور خادم اور بار دغیرہم اور دلالت کیا آیۃ نے اوپر واجب ہونے
امر بالمعروف کے قرابتون پر درجہ بدرجے اور حدیث مین آیا ہے رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَالَ یَا اَہْلَاہُ صَلٰوتَکُمْ
صِیَامَکُمْ زَکٰوتَکُمْ مِسْکِیْنَکُمْ یَتِیْمَکُمْ جِیْرَانَکُمْ لَعَلَّ اللّٰہَ یَجْمَعُکُمْ مَعَہُمْ فِی الْجَنَّۃِ اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے
اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ
زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ف راعی کہتے ہین نگہبان اور
امانت دار کو ہیچ اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہے
سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہے سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ سب
پوچہے جاوینگے ف سید ڈ علماء نے لکہا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا و حواس اپنے کے بہی اور وہ پوچہا
جاویگا اونکے احوال سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو ذکر کیا اسلیے کہ
ظاہر ہے ڈ حق ڈ اور کہا بعضون نے کہ اشد لوگونکا عذاب مین قیامت کے دن وہ ہوگا کہ غافل رہا اپنی اہل
سے اور خاص ذکر کیا اہل کو ساتہہ نصیحت کرنیکے باوجودیکہ حکم اجنبیونکا بہی مانند حکم اونکے ہے اسمین اسلیے کہ
اقارب اولی ہین ساتہہ نصیحت کے بسبب قرب اونکے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ
الْکُفَّارِ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ اور اسلیے کہ شرائط امر و نہی کے کبہی نہین پائے
جاتے ہین اجنبیون کے حق ہین بخلاف اقارب کے خصوصا اہل کے کیونکہ آدمی سلطان اپنے اہل کا ہے اور کہا بعض
اہل اشارہ نے تفسیر اس آیۃ مین کہ پاک کرو اپنے نفسونکو میل محبت دنیا سے تاکہ ہون اہل تمہارے صالح بسبب متابعت
تمہاری کے پس جب رغبت کروگے تم دنیا مین وہ بہی مشغول ہونگے دنیا مین کیونکہ امام کی لغزش سے تابعین
کی لغزش ہوتی ہے انتہی اور ناس سے مراد کفار انس و جن ہین اور جن کو ذکر نکیا اسلیے کہ مقصود آیت مین ڈرانا انسان
کا ہے اور اسلیے ذکر کیا جن کہ وہ تابع ہین کفار انسان کے اسلیے کہ جہٹلانا اول صادر ہوا انسان ہی سے اور پتہر
بجای لکڑیون کے ایندہن ہونگے اسلیے کہ گرمی اوسکی بہت شدت کی ہوتی ہے بہ نسبت لکڑیون وغیرہ کے
اسلیے علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ تمہاری ایک جز ہے ستر جز آگ جہنم کی سے اور بقول ابن عباس کے پتہر سے مراد

نگہبان ہے اپنے سے اور چہرہ کے اور فرزندون اور بچون کے وہ سوال کیجاویگی حق انکے
اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے پس
سب نگہبان ہو اور سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے
قریب تمہارے ہین ۱۲
قریب ہین ۱۲

پتھر گندہک کے ہین کہ اوئمین گرمی بہت ہوتی ہی اور جلد بہڑکتے ہین اور بو بہت آتی ہی اور دہوان بہت ہوتا ہی اور مذکورہ آگ بہت چمٹتی ہے اور بقول بعض کے پتھر تونکے ہونگے تا پوجنے والے پشیمان زیادہ ہون دلیل اسکی قول اللہ تعالے کا ہے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ[۱] اور آدمی اور پتھر جو ساتھہ ڈالے جاوینگے آگ مین اسلیے کہ آدمی تراشتے تہے بتونکو اور رب ٹہیرا رکہا تہا انکو سوا اللہ کے اور بعض نے کہا کہ پتھر سے مراد سونا اور چاندی ہے کہ پیدایش اونکی پتھر سے ہی ہے ۔ زر و سیم اند سنگ زرد و سفید + اندرین سنگہا مبند امید + دلے از سنگ سخت تر باید + کز سنگیش راحت افزاید + دل ازین سنگ اگر تو برکنی + سر حسرت بسی بسنگ زنی + عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ یعنے اوس آگ سخت پر حاکم ہونگے امر اوسکیلے اور عذاب کرنے اہل اوسکیکے فرشتے یعنے اونیس[۱۹] زبانیہ یعنے داروغہ اور مددگار اونکے غِلَاظٌ سخت دل کہ خالی ہونگے دل اونکے شفقت و رحمت سے شِدَادٌ سخت قوی جمع شدید کی بمعنی قوی کے اسلیے کہ وہ قوی ہونگے عاجز نہین ہونگے دشمنان خدا کے انتقام سے بسبب حکم الہی کے اور بعضون نے کہا غِلَاظُ الْاَقْوَالِ شِدَادُ الْاَفْعَالِ کہ قوی ہونگے افعال شدیدہ پر کام کرینگے اپنے پانون سے جیسکہ کرتے ہین ہاتون سے جبکہ رحم طلب کیے جاوینگے نہین رحم کرینگے اسلیے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین غضب سے اور جبلت مین اونکے قہر ہے نہین لذت ہی اونکے لیے مگر قہر و غضب مین اور اونکی جبلت مین ہے عذاب کرنا خلق کا بدون رحم کے مابین اونکے مونڈہو نمین مسافت ہی ایک برسکی یا جیسکہ فرق ہے درمیان مشرق اور مغرب کے ماریگا ایک اونکا اپنے گرز سے ایک ضربہ ستر ہزار کو پس گر پڑینگے آگ جہنم مین لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ یعنے نہین نافرمانی کرتے اللہ کی امر کی بیچ عذاب کرنے کفار کے وغیرہ ذلک وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنے بجا لاتے ہین اللہ کے حکمونکو بغیر کاہلی اور سستی اور تاخیر کے اور بغیر زیادتی اور نقصان کے کہا ہے بعض اکابرنے کہ اس آیۃ مین دلیل ہے اوپر عصمت تمام ملائکہ آسمان کے اور یہہ اسلیے کہ وہ عقول مجردہ ہین بلانزاع اور نہین شہوت ہے اونمین مطیع بالذات ہین بخلاف بشر اور ملائکہ زمین کے کہ جو نہین چڑہتے ہین طرف آسمان کے پس بعضے فرشتے وہ ہین کہ نہین چڑہتے ہین سے طرف آسمان کے کبہی اور بعضی فرشتے وہ ہین کہ نہین اوترتے آسمان سے زمین کی طرف کبہی کہ روح مل تنبیہ اس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا کہ آپ بہی گناہون سے بچنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بہی بچانا چاہیے ورنہ مستحق آگ مذکورہ کا ہوگا اور اولاد کو گناہون سے بچانا بہت ضرور ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ اور فرمایا حکم کرو اولاد اپنی کو ساتہہ نماز کے اور حال مین کہ وہ سات برسکی ہون اور جدائی کرو درمیان اونکے بستر ون مین اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ انتہی پس اس آیۃ کریمہ اور احادیث نبویہ مین غور کر کر آپ بہی گناہون سے بچے اور اہل و عیال کو بہی گناہون سے بچاوے اب معاملہ برعکس ہے کہ اولاد کی خوشی کے لیے آپ بہی مرتکب گناہونکے ہوتے ہین اور اونکو بہی خراب گنہگار کرتے ہین کہ سامان گناہ کے مہیا کر دیتے ہین یعنے پتنگ و دوڑا اور چوسر اور گنجفہ اور کبوتر اونکے لیے اور شادیونمین ناچ و رنگ مہیا کرتے ہین بیوی اگر شیخ سدو کو مناوے تو اوسکا سامان بہی موجود کر دیتے ہین اہل و عیال شادیونمین اسراف کے باعث ہوتے ہین اونکی خاطر بیاز نہ روپے نکالکر اونکے دل خوش کرتے ہین اور مستحق لعنت رسول خدا کے ہوتے ہین ہرگز خلاف شرع باتون مین فرمان برداری اونکی نکرے کہ حدیث شریف

مین لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ حضرت لقمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہرگز مراد فرزندان مباش آدمی کو چاہیے کہ بہر حال طالب رضا مولے کا رہے نہ طالب اونکی خوشی کا بعض اوقات شیطان یہہ وسوسہ دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی رضا جوئی نکریگا تو خرابی مین پڑیگا اس وسوسہ کو دفع کرے اس حدیث کے مضمون کو دیکھ کر کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ ۔ مشکوۃ وغیرھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اوس روز کہین ہم ای کافرون عذر پیش نکرو آج کے دن سوائے اسکے نہین کہ جزا دی جاوگی تمکو موافق اوسچیز کے کہ کرتے ہو ۔ فتح اے منکر ہونیوالو مت بہانے بناؤ آجکے دن وہی بدلہ پاوگے جو کرتے تھے ۔ موضح ۔ کافر دوزخمین اون دربانون کی خوشامد کر کر کہینگے کہ ہمین یہان سے کسی طرح نکال دو یا عذاب کم کرو تب وہ دربان خدا تعالے کے حکم سے کہینگے اے کافرو مت عاجزی و منت کرو آج جو کوئی نہ سنیگا تمہاری بات سو مقرر بدلہ دیا جاویگا اور دیا جاتا ہی تمکو اون کامون کا جو تمنے دنیا مین کیے تھے یہہ عذاب ناحق نہین ہے ۔ ع ۔ تفسیر عذر نکرو آج کہ مسموع و مقبول نہین ہے اور یہہ قول دوزخ کے دربانون کا ہوگا جسوقت کہ کافرون کو ہانک کر دوزخ کے کنارے پر لادینگے اور وہ عذر کر کر رہائی دوزخ سے چاہینگے ۔ بحر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اے مسلمانون رجوع کرو طرف خدا کے رجوع خالص امید ہے تمہارے پروردگار سے کہ دور کرے تم سے جرم تمہارے اور داخل کرے باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اوس دن کہ رسوا نکریگا خدا اپنے پیغامبر کو اور نہ اون کو کہ ایمان لائے ہین ہمراہ اوسکے اور نور اون کا چلتا ہوگا آگے اون کے اور دائین طرف اون کے کہتے ہونگے اے پروردگار ہمارے پورا دے ہمارے لیے نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ فتح ۔ اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کے توبہ شاید تمہارا رب اوتارے تم سے تمہاری برائیان اور داخل کرے باغون مین جنکے نیچے بہتی نہرین جس دن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اونکی روشنی دوڑتی ہے اونکے آگے اور اونکے داہنے کہتے ہین اے رب ہمارے پوری کر دے ہمکو ہماری روشنی اور معاف کر ہمکو تو ہر چیز کر سکتا ہے ۔ موضح ۔ تفسیر توبہ نصوح توبہ صادقہ اور بعض نے کہا خالص حاصل یہہ کہ بڑی توبہ یہہ ہے کہ کہے برا کیا مینے اور باز آیا گناہون سے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ گناہ کو چھوڑے بسبب برائی اوسکے کے اور ندامت کرے گناہون گذشتہ پر اور قصد ہو اسپر کہ پھر نہین گناہ کریگا اور تدارک کرے اعمال متروکہ کا جب یہہ چار باتین جمع ہون تو پورے ہوتے ہین شرائط توبہ کی کمافی المفردات اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے سنا

ایک اعرابی کو کہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ پس کہا آپ نے کہ اسے شخص بلاشبہ سرعۃ زبان کی ساتھہ توبہ کے توبہ کذابون کی ہے او سنے کہا کہ کیا ہے توبہ آپنے کہا کہ توبہ مین چھہ چیزین جمع ہونے چاہئین گناہون گذشتہ پر ندامت ہو اور فرائض کے قضا ہو یعنے نماز اور روزہ اور زکوۃ وغیرہا کی اور پھیرنا حقوق کا اور بخشوانا دشمنون سے اور قصد کرنا اوس کہ پھر گناہ نہین کرین گے اور گہلانا اپنی نفس کا اللہ کے طاعت مین جیسا کہ بڑہایا ہے اوسکو گناہ مین اور چکہانے نفس کو تلخے طاعت کی جیسے کہ چکہائی ہے اوسکو حلاوۃ گناہون کے لہ اور کہا ذوالنون مصری رح نے کہ توبہ یہہ ہے کہ ہمیشہ روتا رہے گناہون گذشتہ پر اور ڈرتا رہے پڑنے سے گناہ مین اور ترک ملاقات کرے برے لوگون کی اور ملتا رہے اہل جنت سے اور کہا تستری رح نے کہ یہہ توبہ سنی کی ہے نہ بدعتی کی اسلیے کہ اوسکے لیے توبہ ہی ہی نہین بدلیل قول علیہ السلام کے حَجَرَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ اَنْ یَّتُوْبَ جَنّٰتٍ صیغہ جمع کا فرمایا واسطے کثرت مخاطبون کے اسلیے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت ہوگی یا واسطے تعدد جنتون کے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے طرح بطرح کی جنتین ہونگی نُوْرُھُمْ یعنے نور اون کے ایمان اور طاعت کا پل صراط وَبِاَیْمَانِھِمْ جمع یمین کی ہے مقابل شمال کے یعنے دائین اور بائین اونکے نور دوڑتا ہوگا یا تمام طرفون اونکے مین دوڑتا ہوگا اور یہی دو طرفین یعنے آگا اور دائین طرف ہے ذکر کرکے اسلیے کہ یہہ اشرف جہتون کی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن مین سے یہہ دعا رہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا نگاہ رکہہ اور باقی رکہہ نور ہمارا تو سلامتی سے گذرین ہم پس ہے مراد اتمام سے ہمیشہ رکہنا نور کا یہان تک کہ پہنچین طرف جنت کے وَاغْفِرْ لَنَا یعنے ظلمت گناہ سے پاک کر ہر چیز پر قادر ہے یعنے اتمام اور مغفرت وغیرہ پر اور یہہ دعا کرنے کے تقرب حاصل کرنے کے لیے طرف اللہ تعالے کے باوجود تمام ہونے نور اپنے کے مانند قول اللہ تعالے کے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ حال آنکہ حضرت کے گناہ بخشے گئے ہین اور بعضون نے کہا کہ کہین گے اَتْمِمْ لَنَا الخ جب کہ بجہا ہوا دیکہین گے نور منافقون کا ؏ رکوع مد ؏ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ

وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ؕ وَمَاْوٰىھُمْ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اے پیغمبر جہاد کر ساتھہ کافرون کے اور ساتھہ منافقون کے بہی اور سخت ہو اون پر اور جگہہ اونکے دوزخ ہے اور برے جگہہ ہے وہ ؏ **فتح** ؏ اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغا بازون سے اور سختی کر اون پر اور اون کا گھر دوزخ ہے اور بری جگہہ پہنچے ؏ **موضح** ؏ **تفسیر** جہاد کر ساتھہ کافرون کے یعنے تلوار سے اور ساتھہ منافقون کے قول سخت وعید وتہدید سے یا دلیل سے

اور سختی کر دونون فرقون پر اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ سختی کرنی اللہ کے دشمنون پر حسن اخلاق مین سے ہے اسلیے کہ جب بڑے رحیم کو حکم ہوا ان پر سختی کرنے کا تو کیا گمان ہوگا تیرا بہ نسبت غیر اونکے کے اور یہہ سختی کرنی منافی رحمت کرنے کے احباب پر نہین ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے آشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اور جگہہ اونکے دوزخ ہے دیکھینگے اوسمین عذاب سخت اگر ایمان نہ لاوینگے اور مخلص ہونگے اور اسمین اشارہ ہے طرف نبی قلب کے جو جہاد کرنے والا ہے فی سبیل اللہ پس وہ حکم کیا گیا ہے ساتہہ جہاد کرنے کفار کے یعنے نفس امارہ بالسوء کے اور صفتون حیوانیہ شہوانیہ اوسکے کے اور ساتہہ جہاد کرنے منافقون کے یعنے ہوائے متبع کے اور صفات بہیمیہ اور سبعیہ کے اور ساتہہ سختی کرنے کے اونپر تلوار ریاضت سے اور مجاہدے سے اور مقام اونکا جہنم بعد اور حجاب کا ہے اور وہ بری جگہہ بازگشت کی ہے اسلیے کہ ذلت حجاب کی اور بعد احتجاب کا اشد ہے شدۃ عذاب سے کہتا ہے فقیر کہ جب اس دشمن ظاہر کے محتاج ہوسے سختی اور شدۃ کے تو کیا گمان ہے تیرا ساتہہ بڑے دشمن دشمنون کے کہ وہ نفس امارہ ہے پس بیچ سختی کرنے کے اوسپر نجات ہے اور بیچ نرمی کرنے کے اوسپر ہلاکت ہے مثل مشہور ہے اَلْعَصَا لِمَنْ عَصٰى اور کہا شیخ سعدی نے ؎ درشتی و نرمی بہم در بہست + چو فصاد جراح و مرہم نہست + اسمین اشارہ ہے اسکے طرف کہ مومن کے لیے صفت جمال و جلال کی چاہیے دیکھو اللہ تعالے کی رحمت نے سبقت کی پہر جب کفار و منافقون نے کہنا نہ مانا نرمی سے تو حکم ہوا جہاد اور سختی کرنیکا اونپر تاکہ ظاہر ہون احکام ہر ایک کے اسما متقابلہ سے پس اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ جو پیدا کیے گئے ہین رحمت کے لیے کہ وہ مومن ہین اونپر غصہ اور سختی نکرنی چاہیے اور جو پیدا کیے گئے ہین غضب کے لیے کہ وہ کفار و منافق ہین اونپر رحم اور نرمی نکرنی چاہیے اور داخل ہین اسمین اہل بدعت یعنے روافض و خوارج و غیرہا اور اسیلیے نہین جائز ہے پہلے اونسے سنی کشادہ پیشانی اور خوشی سے غصہ کیا ہے اللہ تعالے نے بعضے ایسے شخصون پر کہ کیا ہے اونہون نے یہہ پس مومن پر لازم ہے کہ کوشش کرے طریق حق مین تاکہ دفع ہو مکر دشمنون کا اور شیطانونکا ظاہر و باطن سے اور ہمیشہ رہے ایسی خصلت پر اسلیے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے ترقی جو خصائص انسان سے ہے ۃ رکوع ۱۸ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ ظاہر کی خدا نے ایک کہاوت واسطے اونکے کہ کافر ہوے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی تہین نیچے نکاح دو بندون شائستہ کے ہمارے بندون مین سے پس خیانت کی اونہون نے

بندونکی پس دفع نکیا اونہون نکے اون دونون بیویونسے کچہہ عذاب خداسے اور کہا جاویگا داخل ہو دوزخ
مین ساتہہ داخل ہونیوالونکے ف ضرب اللہ ف اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکرون کے واسطے
عورت نوح اور عورت لوط کے گہر مین تہین دونون ایک دو نیک بندون کے ہمارے
بندون مین سے پہر اون سے چوری کی پہر وہ کام نہ آئی اونکو اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ اور حکم ہوا
کہ جاؤ دوزخ مین ساتہہ جانے والون کے ف موضح فائدہ تفسیر خیانت اون دو بیویون کی
یہہ تہی کہ مخالفت پیغمبرون کے اور کفر اختیار کیا تہا اونہون نے حضرت نوح کی بیوی کا
نام واعلہ تہا نوح کی قوم سے کہتے تہے کہ یہہ دیوانہ ہے پس وہ کافرون کے ساتہہ طوفان
مین غرق ہوئے اور لوط کی بیوی کا نام واہلہ تہا مہمانون کے آنے سے قوم لوط کو خبر دیتے
تہی تا طمع اونکے ستانے تین کرین پتہر جو برسے اوسمین وہ ہلاک ہوئے اور دونون
قیامت کو دوزخ مین جاوینگے اور ضرب المثل کافرون کے لیے اس سبب سے ہوئین
کہ جیسے کہ وہ دونون بیویان دونون پیغمبرون کی تہین جبکہ اونہون نے کفر و فریب اختیار کیا
قرب اور پیغمبر کی نسبت نے اونکو کچہہ نفع ندیا ایسیہی اگر قریش ایمان نہ لاوینگے قرابت
اور نسبت اونکے ساتہہ پیغمبر ہمارے محمد صلعم کے نفع ندیگی اور دوزخ سے نہین بچائیگی
وقیل یعنی ملائکہ جو متعین عذاب پر ہین اونہون نے کہا اون دونون سے وقت مرنے کے یا
کہین گے قیامت مین کہ داخل ہو دوزخ مین ساتہہ داخل ہونے والون کے اس آیۃ
نے منقطع کردی طمع اونکے کہ گناہ کرتے ہین اسکی کہ نفع دے اونکو صلاحیت غیر
کی بغیر موافقت اوسکی کے طریقہ اور سیرت مین اگرچہ ہوا وسمین قرابت یا علاقہ
سسرال کا ف بحر مدروح ف وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور ظاہر کی خدا نے ایک کہاوت
اونکے لیے کہ ایمان لائے عورت فرعون کی جب کہا اے پروردگار میرے بنا میرے لیے
نزدیک اپنے گہر بہشت مین اور خلاص کر مجکو فرعون سے اور کام اوسکی سے اور خلاص کر
دے مجکو قوم ظالمون سے ف فتح اور اللہ نے بتائے ایک کہاوت ایمان والون کو
عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گہر
بہشت مین اور بچا نکال مجکو ظالم لوگون سے ف موضح فائدہ تفسیر فرعون کی بیوی
کا نام آسیہ بنت مزاحم تہا جب دیکہا کہ موسے علیہ السلام ساحرون پر غالب آئے
وہ ایمان لائین فرعون جب اوسکے ایمان پر مطلع ہوا اونکو چومیخا کرکر آفتاب مین
ڈالدیا ملائکہ حکم الٰہی سے اوسپر سایہ کرتے تہے پہر فرعون نے حکم کیا کہ پتہر بہاری
اوسکے سینہ پر رکہین آسیہ نے اوسوقت مین یہہ دعا کی کہ الٰہی مجکو اپنے پاس

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون ایۃ وفیھا رکوعان

سورہ ملک مکیہ ہی یہہ نام اسکا اسلئے ہوا کہ اول ہی مین اسکے لفظ ملک کا آئی تیس اسمین تیس ہین اور رکوع دو اور کلمی تین سو انتالیس ۳۳۹ اور حروف ایکہزار تین سو انسٹھہ ۱۳۵۹ اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ طور کی اور بعد سورہ تحریم کے اسلئے لکہی گئی کہ اوسکے آخر مین ذکر قانتین یعنی عابدین اور مطیعین کا ہی اور اسکے اول مین ہی تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ گویا اشارہ ہے اسمین اسپر کہ جو عبادۃ اور فرمان برداری اللہ تعالے کی کرینگے اللہ برکت والا اور بادشاہ ہی اوسکے بادشاہت اور برکت مقتضی اسکو ہی کہ بہت سا ثواب انکو دیگا اور مضمون آپسمین طرح بطرح سے مناسبت رکہتے ہین واللہ تعالے اعلم اور فضیلت اس سورۃ مبارکہ کی بہت آئی ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ سُوۡرَۃً فِی الۡقُرۡاٰنِ ثَلٰثُوۡنَ اٰیَۃً شَفَعَتۡ لِرَجُلٍ الخ یعنی ایک سورۃ قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ اوسنی شفاعت کی سواسطی ایک شخص کی یہانتک کہ بخشش کی گئی اوسکے لئے اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہڑا کیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیومین سی خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ گمان نکرتے تہے کہ یہان قبر ہے پس ناگہان اوسمین ایک آدمی پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پس آیا وہ خیمہ کہڑا کرنیوالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی حضرت کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ھِیَ الۡمَانِعَۃُ ھِیَ الۡمُنۡجِیَۃُ تُنۡجِیۡہِ مِنۡ عَذَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرۡمِذِیُّ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نتہے یہانتک کہ پڑہتے الٓمٓ تَنۡزِیۡلُ السَّجۡدَۃِ اور تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو یعنی اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر و حشر کیسی اور وہ سورہ الٓمٓ تَنۡزِیۡلُ السَّجۡدَۃِ ہے اسلئے کہ پہنچا ہے مجکو یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اسکو نہ پڑہتا کچہہ سوای اوسکی یعنی ورد اپنا نہین ٹہیرایا تہا کچہہ سوای اوسکی اور تہا وہ بہت گنہگار پس پہیلائی اوس سورۃ نی پر اپنے اوسپر کہا ای پروردگار میری بخشش اسکے تحقیق وہ بہت پڑہتا تہا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نے اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکہو واسطی اسکے بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو اوسکی لئی درجہ اور کہا خالد نی یہہ ہی کہ بلاشبہہ یہہ سورۃ جہگڑتی ہی اپنے پڑہنے والیکے طرفسی قبر مین کہتی ہی یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب یعنی قرآن مین سی جو کہ لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہو مین تیری کتاب مین سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور کہا خالد نی کہ تحقیق یہہ سورۃ ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندکی رکہیگی پر اپنے اوسپر پہر شفاعت کریگی واسطی اوسکے پس بچا دیگی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق تبارک کی مانند اسکے اور تہے خالد نہین سوتے تہے یہانتک کہ پڑہتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نی کہ بزرگی دی گئین ہین یہہ دونون سورتین ہر سورۃ پر قرآن مین ساتہہ ساٹہہ نیکیونکی روایت کی یہہ دارمی

مشکوٰۃ وغیرہ اور مولنا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ کی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ موافق حدیث صحیح کے
صحاح سی بروایت ابی ہریرہ رض کی ثابت ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ایک سورۃ کی کتاب اللہ سے کہ تیس آیتیں
کی ہے ایک مرد گنہگار کے حق مین اوسقدر شفاعت مین اصرار کیا کہ گھر اوسکو دوزخ سی نکالا اور بہشت مین
داخل کیا اور وہ سورہ تبارک الملک ہی اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتی تہی کہ مین دوست رکہتا ہون کہ یہہ سورۃ ہر مؤمن کی دل مین ہو یعنی ہر مسلمان کو
چاہیئی کہ اس سورۃ کو یاد کرے اور ابن مسعود کی روایت سی ثابت ہے کہ مرد کو جب قبر مین رکہتے ہین
اور فرشتی عذاب کے آتے ہین یہہ سورہ حمایت اور ممانعت کو اوٹہتی ہے اگر فرشتی پانو کی طرف سی آتے ہین
کہتی ہے کہ اس طرف سی تمکو راہ نہین دینی کی کہ یہہ شخص مجکو اپنے پانو پر کہڑا ہو کر نماز مین پڑہتا تہا اور اگر
فرشتی سر کی طرف سی آتی ہین تو کہتے ہے کہ اس طرف سی تمکو راہ نہین دینی کی کہ یہہ شخص مجکو اپنے زبان پر
پڑہتا تہا اور اگر داہنی بائین سی آتی ہین تو کہتے ہے کہ ان دونون طرف سی تمکو مین راہ نہین دینی گے کہ
مجکو اپنے سینہ مین یہہ شخص یاد رکہتا تہا اور حضرت امام محمد باقر رض بعد از نماز عشا کی دو رکعت نفل مین
اس سورۃ کو بیٹہ کر پڑہتے تہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام سونیسی پہلی ضرور اس سورۃ کو
پڑہتے تہے اور بعضی حدیث شریف مین اس سورۃ کا مانعہ اور منجیہ اور واقیہ نام رکہا ہے کہ عذاب
قبر کو منع کرتی ہی اور عذاب سی نجات بخشتی ہی اور اہوال قیامت کی صدمون سی بچاتے ہے انتہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بہت بابرکت ہے وہ خدا کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی بادشاہی اور وہ
سب چیزونپر توانا ہی ف فتح ف بڑی برکت ہی اوسکی جسکی ہاتہہ ہی راج اور وہ سب چیز کرسکتا ہی ف موضح
ف تفسیر برکت کی معنی ہین بڑہنے اور زیادتی کی حسی ہو یا عقلی اور نسبت برکت کی طرف
اللہ تعالی کی باعتبار برتر ہونی اوسکیکے ہی اپنی سوا سی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین
یعنی برکت متضمن ہی معنی زیادتی کو اور زیادتی مقتضی ہی برتر ہونیکو غیر سی جیسیکہ فرمایا لیس کمثلہ شیء
یعنی نہین ہی کوئی چیز مانند اوسکی یعنی اوسکی ذات مین بسبب واجب الوجود ہونی اوسکیکے اور نہ کوئی
چیز اوسکی صفات و افعال مین مثل اوسکی ہی بسبب کمال اوسکیکی صفات و افعال مین حاصل معنی
تبارک کی یہہ کہ وہ برتر اور بزرگتر ہی صفات مخلوقون سی بیدہ الملک یعنی اوسکی تصرف مین ہے
بادشاہی اور غلبہ ہر موجود پر یا وہ مالک الملک ہی دیتا ہی بادشاہی جسکو چاہتا ہی اور لیلیتا ہے
اوسکو جس سی چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قسم مخلوقات سی یا انعام و انتقام سی بڑا قادر ہی ف مدارک
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ وہ خدا کہ پیدا کیا اوسنے
موت و حیات کو تو کہ آزمادی تمکو کہ کونسا تم مین سی نیک تر ہے عمل مین اور وہ ہی غالب بخشنی والا
ف فتح ف جسنی بنایا مرنا اور جینا کہ تمکو جانچی کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور وہ زبردست ہے

جتنی والاف یعنی مرنا ہوتا تو پہلی بری کام کا بدلہ کہان ملتا طصوکا نفسیر تاکہ آزماوی الخ یعنی
لوگونپر ظاہر کری کہ کون مخلص و متقی اور کون غیر اونکی ہی اگرچہ علم الہی مین سب کچھ ظاہر ہی اور کہا ہے
مفسرون نے کہ مراد موت سی موت دنیا کی ہی اور حیات سی زندگانی آخرت کی ہی اور بقول بعض کی
موت اور حیات دونون دنیا کی مراد ہین یعنی موت اور حیات پیدا کی تاکہ معلوم کر دادی کہ کون انکو دیکہکر
متوجہ خالق کی طرف ہوتا ہی اور پہلی ذکر فرمانا موت کا حیات پر اسلئی ہی کہ عدم اول اور اسبق سب
چیزونپر ہے اور یہہ بہی ہی کہ خاک اور نطفہ کہ اصل حیوانون کی ہین اول بی روح اور مردہ ہی ہین
بعد اوسکی حیات اونمین پہنچتی ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ثُمَّ
یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ اور اسلئی بہی موت کو پہلی ذکر فرمایا کہ وہ باعث ہوتی ہی عمل نیک کرنیکے
اور قریب تر ہوتی ہی طرف تابعدار کرنی نفسونکی پس جتنی موت کو سامنی نظر کے رکہا فلاح پاوے
حدیث مین آیا ہی لَوۡلَا ثَلٰثٌ مَا طَاطَاَ ابۡنُ اٰدَمَ رَاۡسَہٗ اَلۡفَقۡرُ وَالۡمَرَضُ وَالۡمَوۡتُ بحر روح
الف لام الموت والحیات مین عوض مضاف الیہ کی ہی اے مَوۡتَکُمۡ وَحَیٰوتَکُمۡ اَیُّہَا الۡمُکَلَّفُوۡنَ یعنی پیدا کیا تمہاری
موت وحیات کو اے مکلفون تاکہ امتحان کری تمکو امر ونہی بہیجکر درمیان موت اور حیات کے پس
ظاہر ہو تمسی وہ جو جانتا ہے اللہ یہہ کہ ہوگا تمسی پس جزا دی تمکو اوپر علم تمہاریکی نہ اوپر علم اپنے کے
کہ رکہتا ہے بنسبت تمہاری اور ایکم مبتدا ہی اور خبر اوسکی احسن اور عملا تمیز یعنی کون خالص تر
اور صواب تر ہے عمل مین پس خالص یہہ کہ ہو لوجہ اللہ اور صواب یہہ کہ ہو بموجب سنت کی اور
مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی دی تمکو حیوۃ کہ قادر ہو تم بسبب اوسکی عمل پر اور مسلط کی تمپر موت
جو باعث ہے اختیار کرنے عمل نیک کی عمل بد پر پس نہین ہے بعد اوسکی مگر بعث اور جزا کہ
ضرور ہے ہونا اوسکا اور مقدم کیا موت کو حیات پر اسلئی کہ بڑی باعث عمل کے ہے اوسکو کہ نصب العین
رکہے موت کو اور جبکہ مقدم کیا موت کو کہ جو اثر صفت قہر کے ہے حیات پر کہ جو صفت لطف کی ہے
مقدم کیا صفت قہر کو صفت لطف پر ساتہہ قول اپنے کے وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ یعنی وہ ایسا غالب ہی کہ نہین
بہاگ سکتا اوس سی برا عمل کرنیوالا اَلۡغَفُوۡرُ یعنی ایسا پردہ پوش ہے کہ نہین ناامید ہین اوس سے
بدکار ح ملا مطلب کو پہنچا وہ شخص کہ کہا اوستی تفسیر اس آیۃ مین یہہ کہ تو آزماوی تمکو یعنی
تمسی معاملہ آزمانیوالونکا سا کرے تا ظاہر ہو کہ دار تکالیف مین کون تم مین سی نیک تر ہین عمل مین
یعنی اخلاص کسکا بہت ہے اور ایسہی قول اوسکا بہی خوب ہے کہ کہا احسن اعمال وہ ہی کہ ہو خالص تر
اسطرح کہ ہو لوجہ اللہ خالص اور اصوب اسطرح کہ ہو موافق سنت کی یعنی ایسا ہو کہ منقول ہو شارع
سی پس عمل جب ہو خالص اور نہو صواب نہین قبول ہوگا چنانچہ اسیلئی فرمایا علیہ السلام نے اوس
اعرابی کو کہ نماز جلدی پڑہی قُمۡ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمۡ تُصَلِّ اور ایسیہی جسوقت کہ عمل صواب ہوا اور خالص
ہووی نہین تو بہی قبول نہین ہوتا چنانچہ اسیلئی فرمایا ہے اللہ تعالی نی اہل ریاء و نفاق کی اعمال کو
ہباءً منثورا یعنی نابود اور نسبت حسن یعنی بہلائی کی جو اثبات کی طرف کی اس سی معلوم ہوا

خلق موت عبر
المکلفین
وحیاتهم
لابتداء المکلفین
لامعنی له ومعنی
خلق الموت والحیوة ایجاد
ذالک التصحیح والافراد

کہ جسکی عمل حسن ہونگی وہ حسن ہوگا اگرچہ وہ بہت برا ہو صورت وحال مین اور جسکی عمل بُری ہونگی
وہ بُرا ہوگا اگرچہ صورت وحال مین کیسا ہی اچھا ہو ف رہ رسہت باید نہ بالای رسہت ع کہ کانی
ہم از روی صورت چو ماست ف اور نہ فرمایا اکثر عملا اسلئی کہ اعتبار کثرت کا نہین با وجود برا ہونیکی
کہا ہی علماء نے کہ حسن وقبح عمل کا معلوم ہوتا ہے شرع سی پس جسکو شرع نے اچھا کہا ہے وہ اچھا ہی
اور جسکو شرع نی برا کہا ہے وہ برا ہے اور بعضے علماء نے لیبلوکم ایکم احسن عملا کے یہہ معنی کہی ہین
لیبلوکم ایکم احسن اخذا من حیوتہ لموتہ واحسن اھبۃ فی دنیاہ لآخرتہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سی خذ من صحتک لسقمک ومن شبابک لھرمک ومن فراغک لشغلک ومن حیاتک
لموتک فانک لا تدری ما اسمک غدا اور پوچھا آنحضرت علیہ السلام سی کسیتی کہ مومنو مین کون بڑا عقلمند ہے
فرمایا اکثرھم للموت ذکرا واحسنھم لہ استعدادا یعنی مستعد ہونا موت اور آخرت کی لئی کثرت
اعمال باخلاص سی ہی برابر ہے کہ نماز ہو یا روزہ ہو یا زکوۃ ہو یا حج ہو یا مانند انکیکے اگرچہ بعض اعمال مین
تفاوت ہے بنسبت بعض کے جیسیکہ نماز کہ وہ معراج شہود کے ہے اور اسمین کسر نفسی اور مشقت مین
ڈالنا بدن کا ہے اسیلیے سلف صالح بہت پڑھتے تھے نماز یہان تلک کہ بعضی اونمین سی نماز
پڑھتے تھے دن راتین ہزار رکعت اور مانند اونکیکے اور جیسیکہ روزہ اور کم کہانا کہ وہ سبب ہے دُرد
ہونے حکمت الٰہیہ کا قلب مین اسیلیے بعضے بزرگ اکثر روزے رکھتے تھے معہذا روزی مین تہذیب
اخلاق کے بہے ہے کیونکہ اکثر خرابیان کہانے اور پینے ہے سے پیدا ہوتی ہین ف الذی خلق

سبع سموٰت طباقا ما تری فی خلق الرحمٰن من تفٰوت فارجع البصر ھل تری من فطور

وہ خدا کہ پیدا کئی سات آسمان تو بر تو نہ دیکہے تو ای دیکہنے والے پیدائش خدا مین نے ضابطے پر
پہر پہیر آنکہہ کو آیا دیکہتا ہے تو کچہہ شکستگی ط موف جنی بنائے ساتہہ آسمان تہ بر تہ کیا دیکہتا ہے
رحمٰن کی بنائی مین کچہہ فرق پہر دوہرا کر نگاہ کہین دیکہتا ہے دراڑ فت فرق یعنی جیسا چاہئے
ویسا ہو ف تفسیر طباقا یعنی مطابق بعض اوپر بعض کے یعنی اوپر تلے مثایا اور دل ہر آسمان کا
پانسو برس کی مسافت کا ہے اور ایسیہی مسافت ایک آسمان سی دوسرے آسمان تک پانسو برس کے ہے
اور ہر ایک معلق ہے بغیر علاقہ اور ستون کے اور تفسیر معالم وغیرہ مین لکہا ہے کہ پہلا آسمان دہ
کا ایک لہری پانے کے بند ہے مضبوط یعنے روکی گئی ہی بہنی سی اور دوسرا آسمان موتی سفید کا
اور تیسرا لوہے کا اور چوتہا تانبے کا یا کانسی کا اور پانچوان چاندی کا اور چہٹا سونیکا
اور ساتوان یاقوت سرخ کا اور درمیان ساتوین آسمان کے اور اوپر اوسکیکے کرسی اور عرش
دریا نور کے ہین کہا جمہور علماء نی کہ زمین گول ہے مانند کرہ کے یعنی گولیکے اور آسمان دنیا کا گہیرے
ہوئے ہے اوسکو ہر جانب سی مانند گہیرنے انڈیکے زردی وسفیدی کو پس زردی انڈیکی بمنزلہ زمین
کے ہے اور سفیدی اوسکی بمنزلہ پانی کے ہے اور جلد اوسکی بمنزلہ آسمان کے ہے غیر اسکے کہ پیدا کیا ہے
آسمان کو گول مانند کرہ کی نہ دراز مثل انڈیکے اور آسمان دوسرا گہیرے ہوئے ہے اس آسمان دنیا کا

اور سیڑہا اور آسمان گہیری ہوی ہین یہان تک کہ عرش گہیری ہوی ہی سبکو اور کرسی
جو قریب تر آسمانونکی ہی طرف عرش کی بنسبت عرش کی مانند کڑیکے ہے کہ بڑا ہو جنگل مین
پس کیا گمان ہی تیرا اوسکی نیچے کے آسمانونکی بنسبت یعنی وہ تو عرش کے آگی کچہ حقیقت
نہین رکہتے اور ہر آسمان مقابلہ مین اوس آسمان کی کہ اوپر اوسکی ہے یہے نسبت رکہتا ہی
ماتری یعنی نہ دیکہی تو یہہ خطاب رسول علیہ السلام کو ہی یا ہر شخص کو کہ لایق خطاب کی ہی
اور معنی یہہ ہین کہ نہ دیکہے تو کچہہ اختلاف و اضطراب پیدائش مین اور عدم تناسب بلکہ وہ
برابر مستقیم ہے اور گول اور نہ برنہ اور خوب بند و بست کی ساتہہ پہر پہیرا آنکہہ کو یعنی طرف
آسمان کے تاکہ واضح ہوجاوی یہہ ساتہہ معاینہ کی اور نہ باقی رہے تجکو شبہ ۵ ر ح

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ

پس پہر پہیرا آنکہہ کو دوبارہ تو پہر آوی آنکہہ تیرے جانب خوار ہوکر ماندی ہوکر ۵ فتح ۵
پہر دوہرا کر نگاہ گرد دو بارا اولٹی آوی تیری پاس تیری نگاہ رد ہوکر تہک کر ۵ ۵
تفسیر تکرار کر نظر کو دوبار یعنی دو بار ساتہہ پہلی نظر کے اور بعضون نے کہا سوا پہلی کے
پس ہوگئے تین بار اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی دو ہی بار نہین ہی بلکہ مراد اس سی تکرار
بکثرت ہے یعنی بار بار نظر کر اور غور کر اور عیب اور دراڑ آسمان کی تلاش کر کچہہ عیب اور نقصان نہین
پاویگا تو اور نظر تیری ماندی اور ذلیل اور تہک کر پہر آویگی ۵ مد مجر ۵

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ

اور تحقیق زینت دی ہمنے آسمان نزدیک کو ساتہہ چراغون کی اور کیا ہمنی اون چراغون کو
آلات رجم شیطانونکا اور طیار کیا ہمنی واسطی شیطانون کی عذاب دوزخ کا ۵ فتح اور ہمنی
رونق دی ورلی آسمان کو چراغون سی اور اونسی رکہی پہینک مار شیطانون کی اور رکہی ہی
اونکو مار دہکتی آگ کی ۵ مو ۵ **تفسیر** زینت دی ہمنی الخ یہہ بیان ہی اسکا کہ پیدا
کرنا آسمانون کا نہایت رونق و خوبی کی ساتہہ ہی بعد بیان کرنی اسکے کہ اونمین کسی طرحکا
قصور نہین ہے اور تقدیر ولقد زینا الخ کے یہہ ہے وباللہ لقد زینا الخ قسم کہائی تاکید مضمون کے لئے
اور مصابیح جمع مصباح کی ہے بمعنی چراغ کی مراد اس سی ستاری ہین کہ روشن ہوتی ہین
رات کو مانند چراغون کی قسم سیارات اور ثوابت سی بسبب شفافی آسمان کی سب معلوم
ہوتے ہین چڑہے ہوئے آسمان دنیا مین باوجودیکہ بعضے ستاری یعنے سیارہ اور آسمانونمین
ہی ہین پس برابر ہے کہ ستاری آسمان دنیا کے ہون یا اور آسمانون کی وہ ظاہر ہوتی ہین
آسمان دنیا مین پس بہر تقدیر آسمان دنیا مزین ہی ان ستارون سی کہ مانند چراغون کی ہین
اور دخل ہے ان مصابیح مین چاند بہی اسلئے کہ وہ بڑا ستارہ روشن ہی رُجُومًا جمع رجم بالفتح
مصدر ہے اور رجم وہ ہے کہ جس سی کوئی مارا جاوی اور ہانکا جاوی یا جمع راجم کے ہے

جیسی سجود وجمع ساجد کی تشیاطین کہ وہ کفار جن دشمن تمہاری ہین جو نکالتی ہین تمکو نور سی ظلمتو نکی طرفت
پس معنی یہہ ہین کہ پیدا کئی ہمنی ستاری ایک ور فائدہکی لئی کہ وہ مارنا تمہاری دشمنو نکا ہے اور معنے
ہونے اونکیکے رجوم شیاطین کی لیی یہہ ہین کہ منفصل ہوتی ہین اونسی شہاب یعنی شعلی مانند لکڑی کہ
کہ جلائی جاتے ہے اس سی پس قتل کیے جاتی ہین اونسی بعضی شیاطین اور بعضو ن کی
اونسی عضاد بگڑ جاتے ہین اور بعضون کی عقل جاتے رہتے ہے پس معنی اونکی رجوم کرنیکی یہہ ہین کہ اونسی
شعلہ نکال کر رجم کرتے ہین اسلیی کہ ستارے جڑے رہتے ہین آسمان مین بحال خود پس اون شعلون پر
اطلاق نجم اور مصابیح کا کیا ہے اور یہہ جو کہا کہ شعلہ منفصل ہوتا ہے نجوم سی مؤید ہے اسکو قول سلیمان
فارسی رضہ کا کہ ساری ستاری مانند قندیلون کی لٹکائی گئی ہین آسمان دنیا مین مانند لٹکانے
قندیلون کی مسجد و نمین پیدا کئے گئے ہین وہ نور سی اور بعضون نے کہا کہ ستاری لٹکائی گئی ہین
ملائکہ کے ہاتھو نمین اور کہا قتادہ نے کہ پیدا کیا اللہ نے ستارونکو تین چیزونکی لئی واسطی زینت آسمان کے
اور واسطے مارنے شیطانون کی اور نشانیونکے لیے کہ اونسی راہین معلوم ہون پس جسنی کوئی
اور بات نکالی انسی یعنی جیسی نجومی کچہہ احکام نکالتی ہین انسی اونسی تکلف کیا ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین
علم ہے اوسکو اوسکا وَاَعْتَدْنَا لَہُمْ الخ یعنی طیار کیا ہمنی شیطانونکی لیی آخرۃ مین بعد جلانیکی دنیا مین
ساتہہ شہاب کی عذاب سعیر کا یعنے جہنم کا کہ بہڑکائی گئی اور شعلی مارنیوالی ہی پس سعیر سی مراد یہان
مطلق دوزخ ہے اگرچہ سعیر نام چوتہے طبقہ دوزخ کا ہے ساتہہ طبقونمین سی کہ وہ جہنم ہے پہر سنے
پہر حطمہ پہر سعیر پہر سقر پہر جحیم پہر ہاویہ ولیکن ہر ایک ان اسماء مین سی اطلاق کئی جاتے ہین دوسری
پس تعبیر کیجاتے ہے نار یعنے دوزخ ساتہہ سعیر کے اور کبہی ساتہہ جہنم کے اور کبہی ساتہہ اور طبقونکے
نامونکے اور جاننا چاہیے کہ ہر طبقے مین ان طبقونمین سی ایک فرقہ ہوگا نافرمانونکی فرقونمین سی جیسیکہ
نافرمان اہل توحید کی اور نصاری اور یہود اور صابیہ اور مجوس او مشرک اور منافق اور نہین ذکر کیا
علماء نی شیاطین کا ہونا کسی طبقہ مین سات طبقونمین سی پس شاید کہ وہ بٹہاونگی موافق گمراہ کئے
اپنے کے پس داخل ہونگی ہر قسم اونمین سی ساتہہ قسم تابعین اپنے کے گمراہ کرنیمین ۃ ۵ ا وحہ ملا
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور واسطے اونکی کہ کافر ہوئے ساتہہ
پروردگار اپنے کے عذاب دوزخ کا ہے اور وہ برے جگہہ ہے ۵ط فح ۵ اور جو منکر ہوئے اپنے
رب سی اونکو ہے مار دوزخ کی اور برے جاہہ پہنچے ۵ موۃ تفسیر یعنی جنہون نی کفر کیا ساتہہ خدا کی
شیاطین وغیرہم سی اونکو عذاب جہنم کا ہے ہمیشہ کو کہ نجات نہین پانیکے کبہی کچہہ شیاطین رجم کی گئے
ہے مخصوص ساتہہ اس عذاب کی نہین ہین بلکہ سب کافر عذاب کئی جاوینگے ہمیشہ اور اسمین اشارہ ہے
اسکے طرف کہ عذاب اللہ تعالی کا خارج ہے عادت سی کہ تلوار اور کوڑے اور لاٹہی وغیرہ سی نہین ہے
بلکہ آگ سے ہوگا اور کہا ہے بعضی علماء نے کہ جہنم جہنام سی ہے اور جہنام بہت گہرے کنوئیکو کہتے ہین
پس اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اہل نار بعید ہونگی اللہ تعالی کی جمال سی اور جنت کی چین اور نعمت سی

اور جلائے جانیکے بیچ اگ دوری اور قطع رحمت کی نسأل الله العافية اور اس آیة سی تو معلوم ہوا کہ
کافر ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ گذریگا جہنم پر ایک زمانہ کہ کہلے ہوئے ہلتے
ہونگے دروازے اوسکی خالی کردیا ہوگا اوسکو شفاعت نی پس اس آیة مین تو ساری جہنم مراد ہے
یعنے سب طبقے اوسکے اور حدیث مین اوپر کا طبقہ مراد ہے کہ وہ جگہہ گنہگار موحدین کی ٹہیرنیکی ہے وہ خالی
ہوجاویگا اونسی کہ شفاعت کے سبب نکلیا دینگی اور یہہ مراد ہے بعضے بزرگون اہل کشف کی کہ کہا ہے اونہون نے
کہ آویگا ایک زمانہ کہ خالی رہیگی جہنم اہل اپنے سے یعنے موحدونکے گنہگار ونسی ۵ م ح ملله اِذَآ
اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ جو وقت ڈالا جاویگا اونکو دوزخ مین سنینگے اوسکے لیے
آواز مانند آواز گدہیکے اور وہ دوزخ جوش مارتیگی ۵ ف ۵ جب اوسمین ڈالے جاوین
سنین اوسکا دہاڑنا اور وہ اچھلتی ہے ۵ مو ۵ تفسیر یعنی جب کافر ڈالیجاوینگے جہنم مین جیسیکہ ڈالے
جاتے ہین لکڑیاں بڑے آگ مین سنینگے آواز مانند آواز گدہیکے کہ بدترین آواز ونکی ہے سبب غصہ کرنیکی
کافرونپر کہا ہے علماء نے کہ شہیق سینہ کے آواز کو کہتے ہین اور زفیر حلق کی آواز کو یا شہیق آخر
آواز گدہے کے ہے اور زفیر اول آواز اوسکے وَهِيَ تَفُوْرُ یعنے حال آنکہ وہ جہنم جوش ماریگی آیا ہی
کہ جب کافرونکو دوزخ مین ڈالینگے دوزخ چیخی گے اور جوش ماریگی اور کافرونکو نیچی لیجاویگی اور پہر
اوپر لے آویگی جیسی دالی دیگ مین جوش مارتے ہین اور اوپر تلے ہوتے ہین ایک جگہہ قرار نہین
پکڑتے ۵ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۵
نزدیک ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوی دوزخ غصہ سی جب ڈالا جاوی دوزخ مین ایک گروہ کو سوال
کرین اوس گروہ سی نگہبان دوزخ کے کیا نہین آیا تہا تمہارے پاس کوئی پیغام بر ڈرانیوالا ۵ ف ۵
ایسی لگتا ہے کہ پہٹ پڑے جوش سی جس بار پڑے اوسمین ایک دل پوچہا اونسی اوسکی دار وغون نی
کیا نہین پہنچا تمکو کوئی ڈر سنانیوالا ۵ مو ۵ تفسیر غیظ سی یعنی بہت غصہ کرنیسے کافرونپر اور
یہہ سبب غصہ کرنے مالک اوسکے یعنی اللہ تعالیٰ کے ہوگا اور لائی جاویگی دوزخ روز قیامت کی
طرف محشر کے ساتھہ ستر ہزار باگونکی کہ ہر باگ مین ستر ستر ہزار فرشتی لگے ہوی کہینچتے ہونگی اوسکو اور وہ شدت
غضب سے غالب ہوگی ملائکہ پر اور حملہ کرتے ہوگی لوگونپر پہر توڑ ڈالیگی ساری باگین اور غصی ہوکر دوڑیگی
اہل محشر پر اور کہیگی البتہ مین بدلہ لونگی آجکے دن اون لوگون سی کہ رزق کہاتے تہے اللہ تعالیٰ کا
اور پوجتے تہے غیر اللہ کو پس نہین پہیریگا کوئی دوزخ کو مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ سامنی آوینگے اوسکے
ساتھہ نور اپنے کے پس پہر جاویگی دوزخ باوجود دیکہ ہر فرشتہ کو ایسی قوت ہوگی کہ اگر حکم کیا جاوی یہہ کہ
اوکہیڑے زمین کو اور اوسکی اوپر کی پہاڑونکو اور لیچڑ ہے اونکو اوپر تو کرسکے کا بلا کلفة اور یہہ پہیرنا
حضرت کا دوزخ کو ایسا ہوگا جیسا کہ بجہا یا اوسکو دنیا مین پہونکسے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے
البتہ نزدیک کی گئی مجہسی اگ دوزخ کی یہان تک کہ پہونکنی لگا مین اوسکو بخوف اسکی کہ ڈہانک لے اور
پہیرے تمکو اور ظاہر ہوا اوپر کے بیان سی اور اور حدیثون سی بہی کہ جہنم کے لئی حیات اور شعور ہی مانند تمام

زندونکی اور سلیئی صادر ہوگا اوس سی جیساکہ صادر ہوتاہی زندوںسی اور کہا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نی کہ
تہا مین ساتہہ نبی علیہ السلام کی ایکسا راہ مین پس بہت لگی مجکو پیاس پس جانا اوسکو نبی علیہ السلام نے
اور تہا سامنی ہمارے ایک پہاڑ پس فرمایا علیہ السلام نی کہ پہنچا میری طرف سی سلام اس پہاڑ کو اور
کہہ اوسکو کہ پلا وی تجکو پانی اگر ہو پانی اوسمین کہا جعفر نے پس گیا مین طرف اوسکی اور کہا مینی السلام علیک
ایہا الجبل پس کہا پہاڑنے زبان فصیح سی لبیک لبیک رسول رسول خدا کی پس بیان کیا مینی قصہ پس کہا
پہاڑنے کہ میرا سلام عرض کرنا رسول خدا سے اور کہنا کہ جب سے سنا ہی مینی قول اللہ تعالی کا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ تب سے رویا مین اس ڈرسی کہ مین اون پتہر ونمین سی ہوؤن کہ جو ایندہن
آگ کی ہونگی اتنا رویا مین کہ نہین باقی رہا مجمین پانی جب ڈالا جاوی الخ یعنی جب ایک جماعت کا
کافرونکی دوزخ مین ڈالی جاویگی ساتہہ دہکیلنے دوزخ کی نگہبانونکی کہ وہ دوزخ سی بہی زیادہ غصی مین
ہونگی کافرونپر پوچہین گی اونسی نگہبان دوزخ کی کہ وہ مالک داروغہ اور نائب اونکی ہین کہ اے کافرون
فاجرون کیا نہین آیا تہا دنیا مین تمہاری پاس کوئی پیغمبر ڈرانیوالا پڑہتا تمپر آیتین رب تمہاریکی اور
ڈراتا تمکو ملنی اس دن تمہاریکیسی اور یہہ پوچہنا اونکا بطریق زجر و توبیخ کی ہوگا تاکہ زیادہ ہو عذاب پر
عذاب وحسرت پر حسرت قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ ×
إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ کہینگے ہان بلاشبہ آیا تہا ہماری پاس ڈرانیوالا پس جہٹلایا ہمنی اور کہا ہمنی ×
نہین اوتارے ہے خدانے کوئی چیز نہین ہو تم مگر بیچ گمراہی ظاہر بڑیکی ف وہ بولی ہم پاس پہنچا تہا
ڈر سنانیوالا پہر ہمنی جہٹلایا اور کہا کوئی نہین اوتاری اللہ نی کچہہ چیز تم پڑی ہو بڑی بہکاؤ مین موضح
تفسیر کہینگے ہان الخ یہہ قرار اونکا ہوگا ساتہہ عدل اللہ تعالی کی اور اقرار ہوگا اسکا کہ اللہ تعالی
نے دفع کئی عذر اونکی ساتہہ بہیجنی رسولون کی اور ڈرانی اونکی اوس چیز سی کہ پڑی اوسمین یعنی عذاب
پس جہٹلایا ہمنی یعنی اونکو اگر کوئی کہی کہ اس سی تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ فاسق اصرار کرنیوالا گناہ پر دوزخ
مین نہ داخل ہو کیونکہ وہ تو ڈرانیوالیکو جہٹلاتا ہی نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ دلالت کرتی ہین دلیلیں
سمعیہ اوپر عذاب ہونی ساری گنہگارون کی اور مراد فوج سی یہان بعض اونکی ہین کہ ڈالی جاوینگے
دوزخ مین اور وہ کافر ہین اور نہین اوتاری اللہ تعالی نے کوئی چیز اون چیز ونمین سی کہ کہتی ہو تم یعنے
وعد و وعید وغیر ذلک نہین ہو تم الخ یعنے کہا کافرون نی ڈرانیوالونکو کہ نہین ہو تم مگر بیچ خطا عظیم کے
اور جائز ہے یہہ کہ ہو یہہ کلام خزنہ یعنی دوزخ کی نگہبانونکا روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا مین نذیر یعنی ڈرانیوالا ہون اور موت مغیر یعنی غارت کرنیوالی ہی اور ساعت موعد یعنی
قیامت وعدہ کی جگہہ ہے موضح وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور کہین
اگر ہم سنتی یا سمجہتی ہوتی داخل بیچ زمرہ اہل دوزخ کی ف فتح اور بولی اگر ہم ہوتی سنتی یا بوجہتی نہوتی
دوزخ والونمین موضح تفسیر اور کہین یعنی یہہ ہی کہینگے بقرار اپنی قصور پر ہوکر کہ اگر ہم سنتی ڈرانیوالی
مانند سننے طالب حق کی یا سمجہتی مانند سمجہنے تامل کرنیوالیکے تو نہ ہوتی آج دوزخیونکی جماعت مین اور اسمین

دلیل ہے اسپر کہ مدار تکلیف کا سننی اور عقل کے دلیلون پر ہے اور یہہ دونون حجتین لازمی ہین اور مقدم کیا سمع کو اسلئے کہ اول سماع یعنی سننا ہوتا ہی پہر تعقل یعنے سمجہنا اوس مسموع کا ط مدارک یعنی اور بہنیگے اگر ہم سنتی اون چیزونکو کہ معجزون نی اونکی صدق پر گواہے دے تہے کہ وہ اخبار وعدہ وعید کے اور احکام شرعیہ ہین گو ہماری عقل مین نہین آتی یا عقل سی معلوم کرتی ہم بہلائی اور صدق اون چیزونکی کہ پیغمبرون نی ہمکو خدا کی طرف سی پہنچائین نہوتی ہم دوزخیونمین کہ ہمپر یہہ ظلم کرتی ہین اور چونکہ دلیلین تکلیفات الٰہیہ ہی دو قسم ہین سمعے اور عقلے پس اوپر نہ تامل کرنے کے سمعیات اور عقلیات مین حسرت کرینگے اور بعضی مفسرون نے سمع کو اوپر تقلید کی اور تعقل کو اوپر تحقیق اور اجتہاد کی حمل کیا ہی کہ دونون راہ نجات کی ہین حاصل یہہ کہ کافر اوسوقت بسبب نہ عمل کرنیکے ڈرانیوالونکی کہنے پر خرابی بہکتینگے اپنے گمراہے پر اقرار کرینگے فَاعْتَرَفُوا الخ ط عزیزی ۵ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ پس اقرار کیا اپنے گناہ کا پس لعنت ہو اہل دوزخ کو ط فتح ۵ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کی اب دفع ہون دوزخ والی ط موضح ۵ تفسیر یعنی پس قائل ہوئی اپنے گناہ پر کہ بلا وجہ تکذیب اور انکار پیغمبرون اور اعظونکا کیا تہی اور وجہ دلالت معجزون اور حجتون تو بیسی اعراض کیا تہے اور مقتضای عقل سی بہی لگتی لیکن اوسوقت ڈرنا اور قائل ہونا اونکو فائدہ ندیگا پس اوسوقت دور پڑنا ہے ملا زبان دوزخ کو نجات اور خلاصی اور رحمت رحمانیہ سی اور اقرار کرنیسی دریای رحمت جوش مین نہین آئیگا ہان اِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ الخ ط عزیزی ۵ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۵ تحقیق وہ کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سی غائبانہ اونکی لئی ہی بخشش اور مزدوری بڑی فتح جو لوگ ڈرتے ہین اپنے رب سی بن دیکہے اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا ط تفسیر ۵ یعنی ڈرتی ہین اپنے رب کی عذاب سی کہ وہ عذاب روز قیامت کا اور موت کی دن کا اور قبر کا ہے پہلی دیکہنی عذاب کی آیا ہی کرسونکہتے تہے لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگر سے بو جگر بہنے ہونکی بسبب شدت خوف خدا کے اور نماز پڑہتے تہے آنحضرت علیہ السلام آخالمین کر آپکے سینہ مبارک مین سی آواز آتی تہی مانند آواز جوش مارنے دیگ کے بسبب رونیکے اونکی لئی بخشش ہے یعنے بڑے بخشش کہ سب گناہ بخشی جاوینگی اور چونکہ خوشی پورے حاصل ہوتی ہے کچہہ دینے سے فرمایا وَأَجْرٌ كَبِيرٌ یعنے بڑا ثواب ملیگا آخرت مین ازراہ فضل کے اللہ تعالیٰ کی طرف سی بسبب مشقت اوٹہانیکے دنیا مین اور حقیر جانتے لذتون دنیا کی اور وہ جنت اور نعمتین جنت کی ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ امن ہی ہر ڈر کی چیز سے ؎ لاتخافوا مژدہ ترسندہ دست ۰ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ ست ۰ خوف وخشیت خاص دانایان بود ۰ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ۰ ترسکاری رستگاری آورد ۰ ہر کہ درد آرد عوض درمان بود ۰ پس ضرور ہے ہونا عقل کا اول تا کہ حاصل ہو خوف اور ایسا ہی حال اوسکا ہے کہ پہچانے مکر نفس کا اور ڈری خدا سے ساتہہ دل اپنے کے کہا مسروق نی کہ ڈرنا پہلے رجا یعنی امید کی چاہئے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جنت اور دوزخ کو پس نہین پہنچو گی طرف جنت کی یہان تک کہ گذرو تم دوزخ پرسی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا کہا فضیل

قدس سرہ نے کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی تو اللہ سے تو چپ رہ کیونکہ تو نی اگر کہا نہین تو بڑی
بہاری بات کہی تو نے اور اگر کہا تو نی ہان تو ڈرتا نہین اوس حالت پر کہ تو اوسپر ہے یعنے غافل و نڈر ہے
اور کہتا ہے ڈرتا ہون کیا نہین جانتا ہے تو کہ اللہ تعالی نی جب ابراہیم علیہ السلام کو خلیل ٹہیرایا تو ڈالا اونکی دل مین خوف
یہان تک کہ تڑپ اور آواز اونکے دل کی سنے جاتے تھے دور سی جیسکہ سنی جاتے ہے پہڑ پہڑاہٹ
جانورکے ہوا مین اور کہا گیا فضیل سے کہ کس طرح پہنچا تجکو خوف جو پہنچا کہا بسبب قلت گناہونکے پر
خوف کے لیے اسباب ہین اور اول سبب عقل سلیم ہے پہر حاصل ہوتا ہے کمال اوسکا بسبب ترک گناہ کی
اور یہہ اس سبب سے کہ ترک گناہ اگرچہ ہے نتیجہ خوف کا لیکن قلب ترقی کرتا ہے رقت مین بسبب ترک
گناہ کی پس بہت ہوتا ہے ڈر اوسکا اور سنگ دل نہین پہچانتا ہے خوف کو اسلئے کہ عقل اوسکی ضعیف
و مغلوب ہوتے ہے مشہور ہے کہ عقل مانند خاوند کی ہے اور نفس مانند جورو کی اور جسم مانند گہر کے
پس جب غالب ہو عقل نفس پر تو مشغول ہوتا ہے نفس جسم کی درستی مین جیسکہ مشغول ہوتی ہے عورۃ مقہورہ
یعنے تابعدار گہر کے درستی مین پس سنورتا ہے سب کچہہ اور اگر غالب ہوتا ہے نفس تو ہوتے ہے سعی اوسکی
فاسد مانند اوس عورۃ کی کہ غالب ہو اپنے خاوند پر پس خراب ہوتا ہی سب کچہہ ۔ میر طاعت
نفس شہوت پرست ٭ کہ ہر ساعتش قبلہ دیگرست ٭ کرا جامہ پاکست و سیرت پلید ٭ در دوزخش را
نباشد کلید ٭ **روح** ان الذین الخ یعنی بلاشبہ جو کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سی غائبانہ بی دیکہنے
عذاب دوزخ کی اور بغیر سننے نعرون تند اوسکے اور بغیر توبیخ و جہڑکنی داربانون دوزخ کی کہ ابتدا
اس دیکہنے کے وقت موت سی شروع ہوتی ہے اور ہرچند بسبب غلبہ شہوت نفسانی اور غضب
نفسانی کے اعمال بد کئے تہے لیکن بسبب ڈر کی کہ وقت ڈرنیکے رکہتے تہے اور وہ ڈر بعد کرنی بدی کے
باعث ندامت و شرمندگی کا ہوتا تہا لهم مغفرة یعنی اونکی لئی مغفرت ہی اون گناہونکی کہ بسبب
غلبہ شہوت و غضب کے کئے تہے اور اجر بڑا ہے اوس ڈرنے اور ندامت کہینچنے پر جیسا کہ اور جای فرمایا ہے
ولمن خاف مقام ربه جنتن اور فی الواقع ذات پروردگار لائق اسکے ہے کہ غائبانہ اوس سے
ڈرنا چاہیے اسلیے کہ غائب ہونا کسی سی اوسوقت موجب امن اور نڈر ہونیکا ہوتا ہے کہ اوسکو اطلاع اوپر اقوال و افعال
اس شخص کے حالت غیبت مین نہو اور ذات پاک اللہ تعالی کی علام الغیوب ہے کوئی چیز احاطہ علم
اوسکی سے غائب نہین ہے تا بحدیکہ ظاہر و پوشیدہ اوسکے نزدیک یکسان ہی ٭ عزیزی ٭ وأسروا
قولكم أو اجهروا به إنه عليم بذات الصدور اور پوشیدہ کرو اپنے بات کو یا آشکار اکہو اوسکو
تحقیق خدا دانا ہے اون چیزونکا کہ سینونمین ہے ٭ **فتح** ٭ اور تم چہپی کہو اپنے بات یا کہول کر
وہ جانتا ہے جیونکے بہید ٭ **موضح تفسیر** ٭ اکثر مفسرون نی روایت کیا ہے کہ کافر قریش کی
اپنے مجلسونمین طعن و بدگوئی بنسبت آنحضرت علیہ السلام اور قرآن کی کرتے تہے اور آنحضرت عموماً
بطریق وحی و الہام کے اوسپر آگاہ ہوتے تہے اور عند الملاقات اون کافرونکو آگاہ کرتے کہ
تمنی فلانی فلانی دن اپنے مجلس مین میری حق مین ایسا کہا مناسب نہتا کافرون نی بعد

اسکے تقید کردی کہ طعن دبد کہا و آنحضرت عم کا آواز بلندسی کہا کرو اس گمان پر کہ شاید خبر خواہ آنحضرت
یہہ خبرین اونکو پہنچاتے ہین حق تعالی نی یہہ آیت بہیجی اور فرمایا کہ یہہ علم الہی ہے کہ اوسمین پوشیدہ
اور ظاہر برابر ہے بلکہ جو کچہہ دلمین پوشیدہ ہے وہ یہی ظاہر ہے اور اگر تمکو بعید معلوم ہو کہ بدون
قرب اور حضور کی کیونکر اقوال و افعال ہمارے معلوم کرسکے خصوصا اون چیزونکو کہ دلونمین پوشیدہ رکہتے
ہین ہم اور اصلا زبان پر نہین لاسکتی کسطرح جانتا ہے تو کہین ہم اَلَا یَعْلَمُ الخ ۝ عزیزی ۝ اَلَا یَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ آیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا اور وہ ہی باریکبین خبردار ہے ۝ **فتح** ۝ بھلا وہ
نہ جانی جسنی بنایا اور وہی ہی بہید جانتا خبردار ۝ **مو تفسیر** ۝ کیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا ہے اون
خطرات دلی کو تمہاری دلونمین اور اون اقوال وکلمات کو تمہاری زبانونپر اور اون حرکات وسکنات کو تمہاری
اعضاء پر اور ظاہر ہے کہ پیدا کرنا کسی چیز کا بدون جاننی تفصیلون احوال اوس چیز کے ممکن نہین ہے اور
اگر کہو کہ ان چیزونکو ہم اپنے مین پیدا کرتے ہین نہ خدا جیسا کہ معتزلہ اور فلاسفہ کہتے ہین تو کہین گی ہم
کہ اس قدر خود معتزلہ اور فلاسفہ کی نزدیک ہی مسلم ہے کہ مجردات کو علم اشیاء واقعہ کا ضروری ہے
وھو اللطیف یعنی اللہ تعالی لطیف ترین مجردات کا ہے کہ کسیطرح تعلق ساتہہ مادہ کی نہین رکہتا
پس ایسی مجرد کو کوئی روکنی والا معلوم کرنے حقائق نفس الامریہ سی متصور نہین ہے اور وہ تعالی
الخبیر یعنی خبردار ہے کہ ساتہہ احوال ہر ذرہ کی ذرات عالم سی توجہ فرماتا ہے اور کسی وقت اوسکو
غفلت حال کسی ذرہ کیسی نہین ہوتی یہہ بیچ اور کارخانہ کے کارخانجات بادشاہت اللہ تعالی کیسی نظر کرو
کہ ھو الذی الخ ۝ عزیزی ۝ یعنی کیا نہین جانتا ستر وجہر یعنے باطن وظاہر کو وہ پیدا کیا اوسنی اپنے
حکمت سی تمام اشیاء کو کہ یہہ دونون ہی منجملہ اونکیسے ہین پس یہہ انکار اور نفی عدم احاطہ علم اللہ تعالی
کے آگے پوشیدہ وظاہر کو یعنی ثابت کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالی پوشیدہ وظاہر کو خوب جانتا ہی اللطیف
عالم دقائق اشیاء کا کہ دیکہتا ہی نشان قدم چیونٹی سیاہ کا پتہر پر اندہیری راتمین الخبیر عالم باطن اشیاء کا
پس فرق دونونکا ظاہر ہوا پس نہین جاری ہوتے ہے عالم ملک وملکوت مین کوئی چیز اور نہ حرکت کرتا ہے
ایک ذرہ اور نہ تسکین پکڑتا ہے اور نہ بیقرار ہوتا ہے کوئی نفس اور نہ مطمئن ہوتا ہے مگر کہ اللہ تعالی
جانتا ہے کہا ایک بزرگ نی کہ تہی ہم جماعت فقراء کی پس پہنچا ہمکو فاقہ اور بہوک پس گئی ہم ابراہیم
خواص کی پاس اور رکہا بیچ اپنے دلمین کہ آیا معلوم ہے کرتے ہین شیخ احوال میرا اور احوال ان فقراء کا
یا نہین پس جبکہ پڑے نظر شیخ کے مجہپر کہا مجکو کہ جس حاجت کی لئی آیا ہی تو میری پاس اللہ جانتا ہے
اوسکو یا نہین پس عرض کر اوس سی پس چپ ہو رہا مین پہر پہرے ہم پس پہنچی مکانپر کچہہ کشائش
ہوئے ہمپر اور جب جانتا ہے بندہ کہ اللہ تعالی مطلع ہے میرے بہید پر جانتا ہے اوس چیز کو
کہ پوشیدہ ہے میرے سینہ مین حاجت سوال کے نہین ہوتی فقط ہمت لگانی اللہ تعالی کی طرف
اور حاضر کرنا اپنے حاجت کا اپنے دلمین بغیر عرض کرنیکے زبان سی کفایت کرتا ہی واللہ لطیف بعبادہ
اور اللہ خوب جانتا ہے حال اپنی بندونکا
اور منجملہ لطف اوسکیسے بندونپر یہہ ہی کہ پہنچاتا ہے سہولت سی اونکو وہ چیزین کہ محتاج ہین اونکی پس

جسکا قوت چپاتیان ہین اگر سوچی اوسمین توجانی کہ کتنی انکہین جالگین ہین اوسمین یعنی کس کس نے مشقت اوٹہائی ہی اوسمین ابتدا ازامرسی یہان تک کہ پورا اور لائق کہانیکے ہوا اور وہ یہہ ہین ہل جوتنی والا بیج ڈالنی والا کاٹنی والا کہیتے کا گاہنی والا غلہ کا اوڑانی والا پیسنے والا آٹا گوندہنی والا روٹی پکانیوالا اگرچہ اسکے اسباب کہ جنپر یہہ کام موقوف ہین کتنی ہین لکڑیان اور پتہر اور لوہا اور رسیان اور بیل وغیر ذالک اور ایسیہی ہر چیز کہ بندیکو غایت ہوتی ہے قسم کہانی اور پینے اور لباس وغیرہ سی بہتیری مقدمی ہین اگر بندہ خود کرنا چاہے تو عاجز ہوجاوی اوس سی اور طریقہ اللہ سبحانہ کا یہہ ہے کہ اکثر لطیف چیز کو کثیف مین محفوظ رکہتا ہے مانند محافظت امانتون کی مجہول جگہہ مین کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالی نے کیا ہے مٹی کثیف کو معدن یعنی کان سونی اور چاندی وغیرہا کی قسم جواہر سی اور سیپ کو معدن موتی کا اور مکہی شہد کو معدن شہد کا اور ریشم کی کیڑیکو معدن حریر کا اور اسیطرح کیا بندیکی دلکو جگہہ اور معدن اپنی معرفت و محبت کا اور وہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہی پس دل پیدا کیا گیا ہی اسیکے لئے نہ اور کسے چیز کے لئے پس لازم ہے بندیکو یہہ کہ پاک کری اوسکو آلائش تعلق ماسوی اللہ سی پس لطف کیا اللہ تعالی نے اسپر ساتہہ پیدا کرنے اس قلب کی اندر اوسکی اور وصف کیا اپنے ذات کو اسطرح کہ مین لطیف وخبیر کے مطلع ہون اوسچیز پر کہ باطن مین ہے بندیکے پس جب ہوا دل جگہہ دیکہنی اللہ تعالی کا تو واجب ہوا خالی کرنا اوسکا افکار و اغیار سے اور مزین کرنا اوسکا طرح بطرح کی معارف و علوم و اسرار سی ؏

روح ؏ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ اور وہی وہ کہ تابعدار کیا تمہارے لیئے زمین کو تا راہ چلو اوسکی جوانب و اطراف مین اور کہاؤ رزق خدا سے اور اوسیکے طرف ہے اوٹہنا ؏ فتح ؏ وہ ہے جسنی کیا تمہارے لیئے زمین کو پست اب پہرو اوسکی کنارون اور کہاؤ کچہہ روزی دی ہوئی اوسکے اور اوسیکے طرف جی اوٹہنا ہے ؏ مواہب القسیر ؏ ہو الذی الخ یعنی اللہ تعالی وہ بادشاہ فیاض آبادان کار ہے کہ کیا ہے تمہارے لیئے زمین کو رام و مسخر اور تمکو بمنزلہ زمیدارون اور جاگیرداروںکی اوس زمین مین آباد کیا اور جو کچہہ کہ زمین مین ہے کان اور چشمی درخت اور حیوانات کار آمدنے مثل گائین اور اونٹ اور گہوڑے اور گدہے کے سبکو بسبب تصرف تمہارے کیا تاکہ ان جانورونسی کام لیوین زمینونکی نکالو اور زراعتین اور میوی اگاؤ اور کنوین اور چشمی جاری کرو اور عمارتین بناؤ پس چلو زمین کی کنارونپر واسطے تجارتون اور لانی جنس ایک ملک کے طرف ملک دوسریکے اور واسطے تماشی اور معلوم کرنے آب و ہوا اور خواص ہر ملک کے اور کہاؤ رزق اللہ تعالی کی جسی کہ تمکو زمین سی دیتا ہے پس تم اس معاملہ مین بمنزلہ مزارعون اور عملدار ونکی ہوے کہ تنخواہ تمہارے بہی تمہارے کام سی نکلتی ہے لیکن باوجود اس سبکے متی مطلوب یہی کہ حق بادشاہ کا ہے ادا کرتی رہو اور اور تنخواہ دارونکو کہ مساکین اور محتاج اور یتیم و بیکس ہین اور ساتہہ دستاویز حکم حضور کی متی چاہتی ہین اونکو بہی محروم نرکہو اسلئی کہ آخر بعد انقطاع مدت عملداری کی تمکو اس زمین اور اس منافع سی گذرنا ہی اور طرف اوسکے ہے زندہ ہوکر اوٹہنا اور متی حساب جوجو کالیگا اور اوپر تلف کرنے حقوق کے

تمکو گرفت وگیر ہوگی اور آپہ مغرور نہو وکہ مالک مین کا ہمکو کیا ہی اور زمین کو ہماری طور پر چہوڑا اور فوج اور حشم اوسکے کہ فرشتے اور ارواح مدبرہ ہین سب آسمانونمین ہین اور آسمانونکو ہمسی مسافت ہزار دن برس کے ہے اگر ملائکہ اور ارواح چاہین کہ ہمکو ہماری گناہونپر تنبیہ کرین تو نہین کرسکتی اگرچہ حکم الٰہی ہے درمقدمہ تنبیہ کے پہنچے تو دفع اس شبہہ کی لئی فرمایا أَمِنتُم الخ ط عزیزی ط مکحول تابعی سی منقول ہے کہ مابین دنیا کی اس کناری کی اور اوس کناریکی مسافت پانسو برس کی ہے دو سو برس کی اونمین سی تو دریا مین ہی اور دو سو برس مین کوئی رہتا نہین ہی اور اسی مین یاجوج ماجوج ہین اور بیس برس مین تمام خلق ہین اور قتادہ سی ہی کہ کہا اونہون نی دنیا یعنی پہیلاؤ اوسکا باین حیثیت کہ گہیرے ہوئے ہے اوسکو دریا سمندر چوبیس ہزار فرسخ ہے پس ملک دہان یعنے حبشیونکا اونمین سی باران ہزار فرسخ ہے اور ملک روم آٹہہ ہزار فرسخ اور ملک عجم اور ترک تین ہزار فرسخ اور ملک عرب ہزار فرسخ ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی ہی کہ اونہون نی کہا کہ جو کپڑے نہین پہنتے ہین حبشیونمین سی چوتہائی اونکی بہت ہین سب لوگون سی واللہ اعلم بالصواب ذَلُولًا نرم و تابعدار نہایت تا آسان ہو تمکو چلنا اوسپر اور منفعت اوٹہانی اوس سی ساتہہ کہیتی کرنیکے اور نہرین اور کنوین کہودنیکی وغیر ذالک اگر زمین سخت ہی مثل پتہر کے ہوتی تو چلنا بہی اوسپر دشوار ہوتا اور کہیتی وغیرہ اوسپر نہ کرسکتی اور گرمی کی موسم مین گرم بہت ہوتی اور جاڑیکے موسم مین سرد بہت حاصل یہہ اللہ تعالیٰ نی زمین کو ایسا بنایا کہ نفع اوٹہاؤ اوس سی اور تقسیم کیا اوسکو طرف نرمے اور پہاڑون اور جنگلون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور شور اور شیرین اور کہیتے اور درخت اور مٹی اور پتہر اور ریت اور درندون اور سانپون والی اور خالی وغیر ذالک کے اپنے حکمت و قدرت سی کہا سہل سرائی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نی نفسون کو ذلول یعنی تابعدار پس جسنی تابعدار کیا نفس کو ساتہہ مخالفت اوسکیکے پس تحقیق نجات دی اوسکو فتنون اور بلاؤن اور محنتون سی اور جسنی نہ تابعدار کیا نفس کو اور خود تابعدار ہوا اوسکا تابعدار اور ذلیل اور ہلاک کیا اوسکو نفس اوسکینی ع اور کہاؤ رزق خدا سی یعنی ڈہونڈہو اللہ تعالیٰ کی نعمتونسی زمین مین قسم غلون اور میوون اور مانند اونکیسی اور اوسکی یعنی فقط اللہ ہے کے طرف ہے پہرنا بعد بعث یعنے جے اوٹہنی کے پس مبالغہ کرو شکر نعمت اوسکیمین ط ع ح ط ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ کیا نڈر ہوئی ہو تم اوس کسی سی کہ آسمان مین ہی اوس سی کہ دہسادیوی تمکو زمین مین پس ناگہان زمین جنبش کری ط فتح ط کیا نڈر ہوئی اوس سی جو آسمان مین ہے کہ دہسادی تمکو زمین مین پہر دیکہو وہ لرزتے ہے ط تفسیر یعنے آیا تم نڈر ہوئے ہو اور ڈرتے نہین اوس بادشاہ سی کہ ظہور سلطنت اوسکی کا اور خادم اوسکی حکمونکے آسمان مین ہین اس گمان سے کہ آسمان سی تدارک ہمارا کہ زمین مین ہین کہان کرسکیگا اور یہہ خیال تمہارا محض خیال فاسد ہے نڈر نہو اس سی کہ نیچے لیجاوی ساتہہ تمہاری زمین کو جبیکہ اب ساتہہ تسخیر و رام کرنیکے زمین کے

کنارہی پر سوار ہوتی ہو نہین سمجہتی کہ جسنی ہمکو زمین پر سوار کیا ہی قدرت رکہتا ہی کہ زمین کو ہم پر سوار کری
پس ناگہان وہ زمین ہلنی لگی اور موج ماری مانند موج دریا کی اور تم زمین کی پیٹ مین سما جاؤ تلاطم
امواج اسیکلے پاش پاش ہوکر نیست و نابود ہو جاؤ اور اگر باوجود واضح ہونی اس دلیل کی دست
تصرف اوسیکو بسبب دور ہونی دار السلطنت اوسیکے زمین سی کوتاہ جانو تو تم سی مین پوچہتا ہون
اَمْ اَمِنْتُمْ الخ عزیزی کیا نڈر ہوی تم ای جہٹلانیوالون اوس سی کہ سلطنت اوسکی
آسمان مین ہی اسلئی کہ آسمان جگہہ رہنے فرشتون اوسیکے ہے اور اوسی سی اوترتے ہین حکم اسکی
اور کتابین اوسکی اور اوامر و نواہی اوسکی پس گویا کہ فرمایا کیا نڈر ہو تم پیدا کرنیوالی آسمان کسی
اور بادشاہ اوسیکے یا اسطرح اسیلئے فرمایا کہ کافر عقیدہ رکہتی ہتی تشبیہ کا اور کہا کہ اللہ آسمان مین
ہے اور رحمت و عذاب اوترتے ہین اوسکی طرف سی پس کہا گیا اونکی لئی موافق اعتقاد اونکیکے
کہ آیا نڈر ہو تم اوس سی کہ گمان کرلیتے ہو تم کہ وہ آسمان مین ہے حال آنکہ وہ پاک ہے مکان سی
دہسا دی یعنے جیسیکہ دہسایا قارون کو مُلّا اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ
حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ آیا نڈر ہوی ہو اوس کسی سی کہ آسمان مین ہی اس سی کہ بہیجی تم پر ہوا
سنگبار پس جانوگی تم کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا فتح یا نڈر ہوی ہو اوس سی جو آسمان مین
ہے کہ چہوڑ دی تم پر پتہراؤ باد کا سو اب جانوگے کیسا ہے میرا ڈرکا موضح تفسیر
یعنے آیا نڈر ہوی تم اوس بادشاہ سی کہ آسمان مین ظہور اوسکی سلطنت کا ہے یہہ کہ بہیجی تم پر
ابر سنگبار کو کہ بجای بارش کے قطرون کے اوس ابر سی پتہر برسین جیسیکہ اب پانی برستا ہی
اور سبب پیدائش رزق تمہاریکا ہوتا ہے اور اگر بالفرض وہ بادشاہ تمکو دنیا مین چہوڑ دے
تو پس نزدیک ہے کہ جانوگی تم بیچ اول منزل سفر آخرت کے کہ کس قسم کا رہت گو تہا ڈرانیوالا میرا
اور اگر یہہ کافر تجہی سی ڈرانیکو باور نہ کہین اور کہین کہ خسف زمین خلاف عادت ہی اور پتہر
برسنی آسمان سی بہی کبہی واقع نہین ہوی تو پس یقین جان کہ انہون نی اصرار تیری جہٹلانی
کیا ولقد کذب الخ عزیزی یا نڈر ہوی تم الخ یہہ انتقال ہے طرف تہدید کی اور وجہ
حاصبا یعنے پتہر آسمان سی جیسیکہ بہیجے قوم لوط اور اصحاب فیل پر پس جانوگی تم عنقریب بضرر
کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا روح وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝
اور تحقیق جہٹلایا اون لوگون نی کہ پہلے انسی تہی پس کیونکر ہوا عذاب میرا فتح اور جہٹلا چکی ہین
جو انسی پہلے تہے پہر کیسا ہوا میرا بگاڑ موضح تفسیر یعنے تحقیق جہٹلایا تہا عذابون
غیر معتاد کو اون لوگون نے کہ پہلے انکے تہے مثل قارون اور قوم لوط کے پس کس قسم کا ہوا
انکار میرا اونپر کہ قارون کو زمین مین دہسایا مینی اور وہ قائم ہوئی قیامت تک ایکطرف سی دوسر
طرف دہستا چلا جاتا ہے اور زمین نی اوسکی حقمین حکم دریا کیا ہے کہ غرق ہی کیا ہے اور تلاطم
امواج اپنے سے اوسکو زیر و زبر کرلیتے ہے اور قوم لوط پر آسمان سی سنگ سجیل برسی کہ سر سے

نیچی تک گذر جاتے تہے اور اگر با وصف سنی ان قصون کی ہی اس ڈرانیکو باور نکرین اور کہین کہ مصرع شنیدہ کی بود مانند دیدہ ؎ تو یقین جان کہ یہہ ہیچ کمال غفلت وبیعقلے کے ہین اولم یروا الی الطیر الخ
عزیزی ۵ پہلے انہی تہے یعنے پہلے کفار مکہ کی جو کفار اگلی امتون کی ہتی مانند قوم نوح اور قوم عاد اور
مانند انکیکے فکیف کان نکیر یعنے کیسا ہوا انکار میرا اونپر ساتہہ اوتارنی عذاب کی یعنی نہایت ہولناک
عذاب ہوا اور انکار اللہ تعالی کا اپنے بندی پر یہہ ہی کہ کری ساتہہ اوسکی ایک امر دشوار اور فعل ہولناک
ناشناختہ اور اس آیة مین تسلی ہے واسطی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تہدید وتنبیہہ ہی اونکی قوم کی
لئی پہر آگاہ کیا اپنے قدرت پر اوپر خسف کرنے اور بہیجنی حاصب یعنی پتہر ونکی ساتہہ قول اپنے کی اولم
یروا الی الطیر الخ ۵ روح ملا ۵ تنبیہ بندیکو چاہیے کہ سوچی اگلی لوگونکی احوال مین کہ
جنہون نے نافرمانی کی اللہ جل شانہ کی کیا حال ہوا اونکا مین اوسکی نافرمانی کرونگا تو یہی حال میرا ہوگا
عیاذا باللہ منہ جمہور یعنی اکثر علما سی منقول ہے اَلْفِكْرَةُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ الخ فکر یعنی سوچنا پانچ
طرح پر ہے ایک تو فکر اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیونمین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید ویقین
اور دوسری فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت وشکر الٰہی اور تیسری فکر اللہ تعالے
کے وعدیمین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی رغبت یعنی اچہے کام کرنیکے اور چوتہی فکر ہے اللہ تعالی کے
وعید یعنی ڈرنے مین پیدا ہوتی ہے اوس سی ہیبت الٰہی اور پانچوین فکر یہین ہے کہ میر النفس تقصیر واسطے
اللہ تعالی کے بندگی سی باوجود اوسکی احسان کبی مجہپر پیدا ہوتی ہے اوس سی حیا ۵ منبہات ۵

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ کیا نہین
دیکہا ہے طرف جانورونکی اوپر اپنے کہولنے والی بازو اور کبہی سمیٹ لیتی ہین نہین تہامتا ہے کہتا
اونکو مگر خدا بالتحقیق وہ ہر چیز کو دیکہنے والا ہے ۵ فتح ۵ اور کیا نہین دیکہتی اوڑتے جانور اپنے
اوپر پر کہولی اور جہپکتی اونکو کوئی نہین تہامتا رحمٰن کے سوای اوسکی نگاہ مین ہے ہر چیز ۵
موضح تفسیر ۵ یعنے اور کیا نہین دیکہتے ہین طرف جانورون اوڑنیوالونکی ہوا مین کہ تہرکی مانند
بہاری ہین اور جوہر ارضی یعنی مٹی کا اونمین غالب ہی اور ہر بہاری چیز اپنے حرکت مین طالب نیچی کے
جانب کی ہوتے ہے اور وہ جانور بحکم الٰہی انکے سر ونپر ہوتی ہین نہ ایک ایک اور نہ دو دو تا احتمال اسکا
کہ مانند کنکر کے بسبب زور حرکت ہوا کی اوڑ کر جاتے ہون بلکہ صف باندہ کر صدہا اور ہزارہا جیسا کہ
کبوترونمین اور کلنگونمین دیکہا جاتا ہے اور اگر کہین کہ یہہ بسبب خاصیت جانورونکی پرونکی ہے کہ ہوا مین
مانند اور جانورونکے پانی مین پیرتے ہین تو کہینگی ہم کہ اوڑنیکے حالت مین کبہی پرونکو کہولتی ہین
اور کبہی بند بہی کرتے ہین اور اوسحالت مین بہی زمین پر نہین گرتے ہین پس معلوم ہوا کہ تہامنا اونکا
ہوا مین بخلاف حکم طبیعت اونکیکے کہ چاہنے والے حرکت سفلے کے ہے محض بقدرت خدا کے ہے
جیسا کہ فرمایا ما یمسکہن الخ یعنے نہین تہامتا اونکو ہوا مین نیچے کوئی مگر وہ ذات موصوف ساتہہ رحمانیت
کے ہے اور رحمانیت اوسکے مقتضے پہنچانے منافع اونکیکا اونکو ہے اور وہ منافع طبقات ہوا مین

سپر دہین پس تا وقتیکہ اونکو ہوا مین لگا نرکہی وہ کسطرح منافع اوسکی و ہٹا وین حق تعالی اونکی حاجت
کو دیکہتا ہے اور ساتہہ تدبیر غیبی کی اونکو طبقہ ہوا مین پہنچاتا ہے اور نگاہ رکہتا ہی انہ بکل شیء بصیر
یعنے اللہ تعالی ہر چیز کو دیکہنے والا ہی منافع اور ضرر اونکی جانتا ہی اور تدبیر حاصل کرنی منافع اور دفع
کرنی ضرر کی اوسکو سکہاتا ہے پس بیچ تہا بنی اس جواہر ارضیہ کی ہوا مین دلیل اللہ تعالی کی قدرت ہے
دونو چیز و نپر پس معلوم ہوا کہ یہہ نڈر ہونا انکا اور دلیر بادشاہ آسمان و زمین کیسی سبب توہم
عجز اوسکے نہین ہے بلکہ بسبب توہم امکان مقابلہ کے ہے پس اونسی پوچہنا چاہئی کہ امن ھذا الذی
ھو جند لکم ط عذیزی ط الا الرحمن مگر رحمن کہ وسیع ہے رحمت اوسکی ہر چیز کو کہ دیکہتا ہی سب چیز ونکو
اوپر اشکال اور خصائص کی اور مہیا کیا ہے اونکو واسطے جای ہونیکی ہوا مین تحقیق وہ ہر چیز کو دیکہتا ہے
یعنے جانتا ہے پیدا کرنا نئے چیز ونکا اور تدبیر عجائب کی اور بصیر وہ ہی کہ مشاہدہ کری اور دیکہے اوسسے آنکہ
کہ نہ پوشیدہ ہو اوس سی وہ چیز کہ تحت الثرے ہو پس جو ایسا دیکہنی والا ہو تو انسان کو چاہئے
کہ ہر وقت طالب اوسکی رضا کا ہوتا دونون جہانین بیڑا اوسکا پار ہوا اور اوسکی نظر عنایت کی اوسپر ہے
منقول ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک غلام تہا کہ بادشاہ اوسپر نظر عنایت کی بہت رکہتا تہا بنسبت اور
غلامون کی حال آنکہ وہ غلام نہ صورت مین اچہا تہا اور غلامونسی اور نہ قیمت مین زیادہ تہا اور دوسرے
پس تعجب کرتے تہے لوگ اس بات سی پس سوار ہو کر ایک روز چلا بادشاہ جنگل کو اور اوسکی ساتہہ مصاحب
اور غلام بہے اوسکے تہے پس دیکہا بادشاہ نی ایک نظر طرف ایک پہاڑ کے کہ دور تہا اوس سی اور
اوسپر ایک ٹکڑا برف کا پڑا ہوا تہا پہر نیچی کرلی نظر پس دوڑایا اوس غلام نی گہوڑا اپنا بغیر اسکے کہ
دیکہی بادشاہ اوسکی طرف اور اشارہ کرے کچہہ اور لوگون نی جانا نہین کہ کیون دوڑایا اوسنی گہوڑا
اپنا پس تہوڑے دیر نگذرے کہ وہ غلام آن موجود ہوا برف لیکر پس لوگون نی پوچہا کہ تونی کیونکر
جانا کہ بادشاہ برف کی خواہش رکہتا ہے غلام نی کہا کہ یون مینی جانا کہ بادشاہ نی اوسکی طرف
دیکہا اور بادشاہ ہونکا دیکہنا کسی چیز کو عبث نہین ہوتا پس کہا بادشاہ نی کہ اسلئے مقرب کیا ہی
مینی اسکو اور تمسی زیادہ چاہتا ہون کہ تم مشغول ہوا اپنے نفسونکی درستی مین اور یہہ مشغول ہے
میری احوال کے درستی مین ط ر و ح ط امن ھذا الذی ھو جند لکم ینصرکم
من دون الرحمن ان الکفرون الا فی غرور یا کون ہے وہ کہ وہ لشکر ہے تمہارا لیئی مدد کرتا ہی تمہاری سوا
خدا کے نہین ہین کافر مگر فریب مین ط فتح ط بہلا وہ کون ہی جو فوج ہی تمہاری تمکو مدد کرے
رحمن کے سواے منکر پڑے ہین نری بہکاؤ مین ط موط یعنے کون ہے اسطرحکا شخص کہ وہ لشکر
تمہارا ہوا اور تمہارے نوکرونکی مانند واسطے جنگ مخالف تمہارے کیے ہر وقت حاضر ہو مدد کری
تمہاری مقابل رحمن کے ہو کر اور اگر یہہ از راہ جہل و نادانی کے کہین کہ ہان اپنے معبودون
اور شیاطین سی لشکر جمع کیا ہے ہمنی کہ وقت حاجت کی عذاب خدا کو ہمسی دفع کرسکین پس
یقین جان کہ نہین ہین یہہ کافر مگر بیچ فریفتگی کے کہ ظاہر مین حقیقت سی فریفتہ ہوئی ہین اور

اور اسباب کو مقابل سبب کے کرتے ہین ؕ **عزیزی** ؕ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ آیا کون ہی وہ کہ روزی دیوی تمکو اگر روک لیوی خدا رزق اپنا بلکہ جمٹ رہے ہین بیچ سرکشی اور بہاگنی کے ؕ **فتح** ؕ بہلا وہ کون ہی جو روزی دی تمکو اگر وہ رکہہ چہوڑے اپنے روزی کوئی نہین پر اڑ رہے ہین شرارۃ اور بدکنی پر ؕ **موضح** ؕ **تفسیر** یعنے آیا کون ہے سطرح کا شخص کہ روزی دی تمکو اگر بند کری حق تعالی روزی اپنی اور اسباب اوسکا قسم بارش اور ہوا اور آفتاب اور چاند اور تخم اور بیل سی لیلیوی اور ظاہر ہے کہ جب ایک سبب رزق کا کہ مینہ ہے بند ہوتا ہے تو کوئی بت اور معبود الکافر یا دکو نہین پہنچتا ہے اور اوس مینہ بند ہوی کو نہین کہولتا چہ جائی اور اسباب کہ پس معلوم ہوا کہ امکان مقابلہ خدا کا ہے خیال باطل ہے لیکن یہہ لطلان مقدمات مزخرفہ اپنے نہین سمجہتے بلکہ اڑے ہوی ہین دشمنی پر اور نفرت کرتے ہین قبول حق سی اور حقیقت الامر یہہ ہی کہ انہون نے راہ رست کو گم کیا ہے اور نظر اپنے اسباب سفلیہ پر لگا رکہی ہے اور مسبب الاسباب سے مطلق غافل ہوی ہین پس اونسی پوچہنا چاہئے (فمن یمشی الخ ؕ **عزیزی** ؕ اگر روک لیوے ساتہہ روکنی مینہ کی اور مقدمات اوسکے اور اگر رزق موجود ہو یا بہت ہو اور سہل ہو کہانا اوسکا پہر رکہے کہانیوالا اوسکو اپنے موہنہ مین پس روکی اللہ تعالی اوس سی قوۃ نگلنی کے تو عاجز ہون آسمان والی اور زمین والی اوس لقمہ کے نگلنے سے کہا ہی بعض مفسرین نی کہ کافر باز رہے تہے ایمان اور دشمنی رکہتے تہے رسول علیہ السلام سی بہروسا کرکر دو چیز و نپر ایک تو بہروسا تہا اونکو اپنے مال اور کثرت مددگار و نپر اور دوسری بہروسا اور اعتقاد تہا اسکا کہ بت پہنچاتے ہین اونکو تمام بہلائیان اور دفع کرتی ہین اونسی تمام آفتین سو باطل کیا اللہ نے اونکے پہلے بہروسی کو ساتہہ کلام پاک اپنی کے امن ھذا الذی ھو جند لکم الخ اور رد کیا اونکی دوسرے بہروسی کو ساتہہ قول اپنے کے امن ھذا الذی یرزقکم الخ بل لجوا الخ لجاج کی معنی ہین بڑے درجہ کا غنا درکہنا اور جمی رہنا او سپر اور عتو تجاوز کرنا حد سی اور نفور بہاگنا پس اسمین حقارت بیان کی ہی اونکی اور اشارہ ہی اسکی طرف کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ کسی کہ پندار در سر بود ✦ مپندار ہرگز کہ حق بشنود ؕ **روح** ؕ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ آیا جو کوئی کہ چلی اوندہا پڑا ہوا اپنے موہنہ پر راہ یافتہ زیادہ ہو یا وہ کوئی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سیدہی راہ پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ مثال ہے کافر اور مؤمن کی واللہ اعلم ؕ **فتح** ؕ بہلا ایک جو چلی اوندہا اپنے موہنہ پر وہ سیدہی راہ پاوی یا وہ جو چلی سیدہا ایک سیدہی راہ پر ؕ **موضح** ؕ **تفسیر** یہہ مثال کافرون اور مؤمنونکی ہی جو مشرک اپنے باپ دادا کی چال بغیر بہلائی برائی سمجہے چلتے ہین پہیر اونہین سمجہاتی ہین نہین سمجہتے اور مؤمن سمجہہ کر سیدہ راہ اسلام کی گمراہے کو چہوڑ کر چلتے ہین جو منزل مقصود کو پہنچین پس حاصل یہہ کہ مؤمن کہ معتدل و بالبصیرت اپنے جوانب و اطراف کو دیکہہ کر راہ مستقیم پر چلتا ہے راہ یاب زیادہ ہی کافر سے کہ اوندہی موہنہ پڑا ہوا اندہا اپنی اطراف سی

ظلمت کفر مین چلتا ہے ۞ ع علیم ۞ یعنی آیا پس وہ شخص کہ راہ چلتا ہے اوندہی موہنہ پڑا ہوا
کہ سوای اشیا سفلیہ کے کہ زمین اور زمین کی چیزین ہین نہین دیکھتا ہے راہ یاب زیادہ ہی یا وہ کہ راہ
چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا اور آسمان اور ستاری اور نشان اور مناری سب اوسکی نظر مین ہی جیسا کہ
مرد موحد کے لیے ہے نظر اپنے مسبب الاسباب پر رکہتا ہے اور اس ملاحظہ سی ثابت ہی راہ مستقیم پر کہ اسباب
کو مظاہر اسمار الہی کا جانتا ہے اور حق تعالی کو موثر تر دیک اسباب کی جانتا ہے نہ موثر اشتراط
اسباب اور باوجود اسکے رعایت حکمت کے کرتا ہے ترتیب امور مین اور اسباب کو سبب ٹہیراتا ہے
نے اعتماد کی اون اسباب پر بخلاف اوسکی کہ محض نظر مسبب الاسباب پر رکہے اور اسباب کو درجہ اعتبار سے
ساقط کیا کہ کارخانہ حکمت کو نہ پایا اور راہ اعتدال سی باہر نکل گیا اور اگر یہہ ان تقریرون واضحہ سی یہہ
حقیقت کار کے نہ معلوم کرین تو اور راہ انکی سمجہانیکی لئی اختیار کر قل ہو الذی انشاکم الخ ۞ عزیز ۞
یہہ مثال بیان کی گئی ہے مشرک اور موحد کی واسطی وضح کرنی حال اونکے اور معنی یہہ ہین کہ جلو چلتا ہی
اپنے موہنہ کے بل گرا ہوا اور وہ اٹک اٹک کر گرتا ہی ہر ساعت ہر قدم پر بسبب خلل قوا اپنے کی آیا وہ
بڑا راہ یاب ہی یا وہ بڑا راہ یاب ہی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سلامت اٹہنی اور گرنیسی سیدہے راہ پر کہ نہ
ٹیڑہا پن ہے اوسمین اور نہ انحراف حاصل یہہ کہ پہلی مثال کافر کی ہی اور دوسری مومن کی اور بعض نے
کہا کہ مکب کنایہ ہی اندہی سی کہ وہ راہ نہین پاتا ہے راہ چلتا ہے پس لازم ہے اوسکو کہ گری موہنہ
بل بخلاف بینا کی کہ سیدہے راہ چلتا ہی یہان وہی اندہے سے مراد ہی کافر اور بینے سے مومن ؎ فرق ست
میان آنکہ از روی یقین ۞ با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین ۞ یا آنکہ دو چشم بستہ بی دست کسی ۞ ہر گوشہ
ہمی رود بظن و تخمین ۞ اور کہا کلبی نے کہ مراد مکب سے ابو جہل ہے اور سوی سی نبی علیہ السلام اور کہا
قتادہ نے کہ مکب کافر ہے کہ اندہا دہند پڑ رہا ہے اللہ کے گناہونپر بس اوٹہا ویگا اوسکو اللہ تعالے
موہنہ کے بل طرف دوزخ کی عقبی مین اور مومن مستقیم ہے اللہ کے امر پر دنیا مین پس اوٹہا ویگا اوسکو
اللہ دونون قدمونپر طرف جنت کی آخرت مین اور عرض کیا نبی علیہ السلام سی کہ کیونکر چلین گی موہنہ کے بل
فرمایا کہ جو چلاتا ہے قدمونپر وہ قادر ہے اسپر کہ چلاوی اونکو موہنہ کی بل اور اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ اللہ تعالی ظاہر کریگا ان کے لئے روز قیامت کی جو کچہہ کہ پوشیدہ رکہا ہے آج یعنے
خیر یا شر ؎ سیرتے کاندر وجودت غالبست ۞ ہم بر آن تصویر حشرت واجبست ۞ ملد
روح ۞ تنبیہ ۞ میان رنگین نی ایک حکایت اندہے اور بینا کی لکہی ہی کچہہ مناسب اس مقام کے
جانکر لکہتا ہون تا باعث عبرت ہو ۞ ایک اندہا مرد بینا کا تہا یار ۞ ربط تہا دونونمین باہم بیشمار ۞
بارے ایکباری ہوی وہ ہم سفر ۞ ایک جا شب کو ہوا اونکا گذر ۞ ہتی پرانی قمچی ایک اندہی کی پاس ۞
کچہہ سفر کتنی کی ہتی جیبی نہ آس ۞ ایکسنیک ڈور اکیا جو اوسکا ٹوٹ ۞ ہاتہہ سی قمچی پڑی اندہی کی چہوٹ ۞
ہتی نہ خواہش اوسکی چندان گو اوسی ۞ پر لگا وہ ڈہونڈنی ہر سو اوسی ۞ ڈہونڈتا اوسکو جو وہ ہر جا گیا ۞
سانپ اوسکی ہاتہہ مین ایک آگیا ۞ خوب جو ترمی پہ اوسکی غور کی ۞ جیمین سمجہا ہے یہہ قمچی اور سے ۞

قرأ الحسن بتشدید الزای والعز الزیز ذلک علی ما قیل من سور حالہا وخبر من اسے … ارشد وکب مطاوع لب یقال … سیب وجب … من الیا … اسے ارشد … وقال ابن … پیمن … انہ خبر من مخذوف … لا …

اوس سی اس قیچی کو اچہا جانکر ف بولا ایدل اوسکا مت ارمان کر ف روشنی آئین ہوئی جب ورکی ف تب
پڑی آنکہہ اوسپہ اوس دلسوز کی ف یک بیک گہبراگی وہ اوٹہا پکار ف یار تیری ہاتہہ مین ہی اسکو مار ف
کور بولا مین دغا کہاتا نہین ف ان دمونمین مطلقا آتا نہین ف پاگیا ایدوست مطلب مین ترا ف یعنی
مین دو ن پہنیک اور تولی اوٹہا ف کور تہا اس گفتگو کی دہیا نمین ف سانپ نی کاٹا ہی اوسکی انگلیر ف
زہر کا رنگین ا ثر اوسکو ہوا ف کاٹتی ہے اوسکی وہ اندہا موا ف تو بہی کالی سانپ کو قیچی نجان
تازیان پہنچی نہ کچہہ اے مہربان ف دیکہہ جان اور بوجہہ کر اندہا نہ بن ف زہر کو تو مت سمجہہ کالی کا نمر
دل کو استغفار سی معمور کر ف کہنچلی عصیان کی تن سی دور کر ف کہنچلے راہ دین مین اسطرح یار ف
جنتر یمین جسطرح کہنچتا ہے تار ف پیر کی مرضی سی باہر کرنہ کام ف تا نہ یاد ی تو دغا ای نیک نام ف
کیلنا اسکا اوسی معلوم ہے ف وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہے ف گر نہ سمجہا اوسکی کہنی کو تو مال ف تو خطا
پا دیگا اندہے کے مثال ف سانپ کیا ہے سانپ ہی یہہ نفس سگ ف تجہسے جو اکدن نہین ہوتا الگ
گر رہا تو اس عدو سی ہوشیار ف بچ گیا تو تو مڑی کی طرح یار ف قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ کہہ وہی ہی وہ کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہاری لیی سماعت
اور آنکہین اور دل تہوڑا شکر کرتی ہو ف فتبي ف تو کہہ وہی ہی جسنی تمکو نکال کہڑا کیا اور بنا دی تمکو
کان اور آنکہین اور دل تم تہوڑا حق مانتی ہو ف موتفسير یعنی وہ اللہ تعالی وہ
مسبب الاسباب ہی کہ پیدا کیا تمکو پردہ عدم سی اور اوسوقت مین کوئی سبب مقتضی تمہاری وجود
کا نتہا اسلیے کہ نہایت اسباب تمہاری پیدایش کا جماع والدین کا ہے اور بالبداہت معلوم ہے
کہ جماع والدین کو بیچ پیدایش فرزند کی کچہہ تاثیر نہین ہے برسون صحبت کرتے ہین اور اولاد کی
آرزو مین رہتی ہین اور میسر نہین ہوتی اور بیچ دینی قوای کی اور پیدا کرنی جگہہ قوی کی اصلا اس
جماع کو تاثیر متصور نہین پس وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہارے لیے شنوائی اور بینائی اور
دل کہ بسبب ان تینون چیزونکی دریافت کرنا اشیاء عالم کا شروع ہوا اور بسبب انہین چیزونکے
سبب ہونا اسباب کا تمنی معلوم کیا اگر یہہ چیزین نہوتین تو ہرگز تم اسباب کو اسباب نجانتے
پس حقیقت مین اسباب کو تمنی اسباب بنایا ہی والا افعال الٰہی پے درپے ہوئے جاتی ہین قلیلا الخ
یعنی بہت کم شکر کرتے ہو اسلئے کہ یہہ کان اور آنکہہ اور دل کہ جگہہ عقل وشعور کے ہین تمکو اسلئے دیے تہے
کہ حق توحید اوسکا اور نزی اوسکی تاثیر ادا کرو اور اسباب کو مظاہر اوسکی حکمت کا جانو تمنی ان
تمام آلات اپنے کو بیچ سمجہانے اسباب کی اسقدر دخل دیا کہ اللہ تعالی کی توحید سی اور نزی
اوسکی تاثیر سے محروم رہے اور اگر بالفرض اسطرحکے سمجہانیسی بہی راہ پر نہ آوین اور اوپر اعتقاد
سببیت اسباب کی حقیقۃ اصرار کرین تو اور طریق سی انکو سمجہا قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ الخ ف عزيز ف یعنے
خدا تعالی اسنے تمکو یہہ نعمتین دین ہین تا تفکر اوسکی نعمتونمین کرکر رجوع اوسکی طرف کرو اور شکر اوسکا
اوسکی نعمتون کی قدر بجا لاؤ اور تم شکر بجا نہین لاتی بلکہ کافر ہوتی ہو ف بحر ف کہہ ای فضل الخلق کہ وہ

[illegible] مخدوم
آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] ۱۲

پیدا کیا اور بنائے
تمہارے واسطے
کان اور آنکہین
اور دل جو کہ
نعمتین بے نہایت
ہین لیکن تم بہت
تہوڑا شکر کرتے
ہو ان نعمتونکا
۱۲ ع

اللہ تعالی وحدہ ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو اہی کا فرون جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر اگلا پچھلا کلام اور
داخل ہے اسمین انسان غافل بہے یعنی کیا نادر و خوبصورت پیدا کیا ہے تمکو اور دی تمکو کان تاکہ سنو
آیات الٰہی اور عمل کر و اونپر بلکہ سنو خطابات غیبیہ تمام موجودات کی زبانی اسلیے کہ وہ سب بول رہے
انسان کی مانند جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ
کسی نے بزرجمہر سے پوچھا کہ لوگو نمین کامل کون ہی کہا مَنْ لَمْ یَجْعَلْ سَمْعَهٗ غَرَضًا لِلْفَحْشَاءِ اور پہلے
ذکر کیا سمع کو اسلیے کہ وہ شرط نبوت ہے اسلیے نہین بہیجا اللہ تعالی نے کوئی رسول بہرا اور اسلیے بہی سمع کو
پہلے ذکر کیا کہ فوائد سمع یعنی کان کی قویتر ہین بنسبت عوام کی اگرچہ ہین فوائد بصارت کی علی نسبت
عوام کی اور دین تمکو آنکہین تاکہ دیکہو اونسی نشانیان اللہ تعالی کی قدرت کی اور دل پیدا کیے
تاکہ سوچو اونمین اون چیزونکو کہ سنو اور دیکہو قسم نشانیون آسمان و زمین کیسی اور جو ہو بیان
وطاعت کی سیر ہیو نپر بلکہ قبول کرو اونسی واردات دل کی اور الہام غیب کی اور خاص نہین تینونکو
ذکر کیا اسلیے کہ علوم اور معارف انہین سے حاصل ہوتی ہین اور اسلیے کہ دل مانند حوض کی ہی اور
اوسمین جمع ہوتا ہے جو کچہہ کہ کان و آنکہہ کی راہ سے جاتا ہی اور تہوڑا شکر کرتی ہو کہ جن چیزونکی
لئی یہہ تینون پیدا ہوی ہین اونمین استعمال نہین کرتے انکو کہا کسی عارف نی ؎ لو عشت الف عام
فی سجدۃ لربی ٭ شکر الفضل یوم ٭ لم اقض بالتمام ٭ والعام الف شہر ٭ والشہر الف یوم ٭ والیوم الف حین
اور کہا بعضی علمائی کہ شکر کان کا یہہ ہی کہ سننا اور سیکہنا علماء اور حکماء کی باتونکا اور کان لگانا
طرف نصیحت و وعظ عقلاء کی اور سننا تقلید کرنے اہل حق و صواب کی اور نہ ماننا اہل بدعت و ہوی کی
باتونکا وغیر ذلک اچہی باتین سننی اور شکر آنکہونکا یہہ ہی دیکہنا مصحفونکا اور دین کی کتابونکا اور
مومنونکی عبادتخانونکا اور دیکہنا طرف منہہ علماء اور صلحاء اور فقراء اور مساکین کی چشم رحمت سی اور
التفات کرنا محنین کا طرف مصنوعات خدا تعالی کے وغیر ذلک نیک چیزونکا دیکہنا اور شکر زبان
کا پڑہنا پڑہانا قرآن اور دین کی کتابونکا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اچہی باتین کرنے
اور بری باتونسی زبان کو روکنا ؎ زبان آمد از بہر شکر و سپاس ٭ بغیبت نگرداندش حق شناس
گذرگاہ قرآن و پندست گوش ٭ بہبہتان و باطل شنیدن مکوش ٭ دو چشم از پی صنع باری نکوست
ز عیب برادر فروگیر و دوست ٭ بہائم خموشند و گویا بشر ٭ پراگندہ گوئی از بہائم بتر ٭ بنطق ست
عقل آدمی زادہ فاش ٭ چو طوطی سخن گوی و نادان مباش ٭ بید گفتن خلق چون دم زدی ٭ اگر راست
گوئی سخن ہم بدی ٭ ترا کہ چشم دہان داد گوش ٭ اگر عاقلی در خلافش مکوش ٭ مکن گردن از
شکر منعم مپیچ ٭ کہ روز پسین سر برآری بہیچ ٭ اور شکر دلونکا فکر کرنی اللہ تعالی کی جلال اور جمال
اور کمال اور بخششون مین اور خوف و امید رکہنی اوسسے اور محبت اوسکی رکہنی اور اشتیاق اوسکی
ملاقات کا رکہنا اور محبت اوسکے انبیاء اور اولیاسی رکہنی اور بغض اوسکی دشمنونسی رکہنا اور
نظر کرنا مسائل اور دلائل مین اور اہتمام کرنا عیال کی حاجتونمین اور مانند انکیکے بڑے فائدی کی تہہ

صیقلے کن دلت بنور جمال تا کہ حاصل شود جمیع کمال ٥ روح قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ کہہ وہی ہے وہ کہ پراگندہ کیا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف وہاںی جاوٗگے

فتح تو کہہ وہی ہے جسنی پہیلایا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف اکہٹی کی جاوٗگی ٥ موضح

تفسیر یعنی اللہ تعالی وہ قادر ہے کہ تمکو پیدا کر کر پراگندہ کیا ہی زمین مین تا طرح طرح کے اعمال ویمین تمسے سرزد ہوںؔ اور اوسیکے طرف جمع کئی جاوٗگے تا جزا اون اعمال کی پاوٗ پس اعمال نیک تمہاری ہی منجملہ اسباب سی ہین پس اونکو کیون معطل چہوڑتے ہو اور اعمال بدسی نہین ڈرتی ہو

٥ عزیزی تُحْشَرُونَ یعنی جمع کئی جاوٗگی اور اوہٹائی جاوگی جسم نبکر حساب وجزا کی لئی بتدریج یعنے بتفریق طرف برزخ کی اور ایکدفعہ ہے اور سب قیامت کی دن ٥ روح تنبیہ ان آیات کریمہ سی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے نعمتونمین سوچ کر فکر آخرۃ کی کری حضرت عثمان رضؓ فرماتی ہین کہ فکر دنیا کی تاریکی ہی دلمین اور فکر آخرۃ کی روشنی ہے دلمین انہتی اور تمام علمارسی منقول ہی کہ فکر پانچ طرحکی ہے فکر اللہ تعالی کی قدرت کے نشانیونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید اور یقین اور فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت اور شکر اور فکر اللہ کے وعدیمین پیدا ہوتی ہے اوس سی رغبت یعنے اچھے کامونکی اور فکر اللہ کی وعیدمین پیدا ہوتی اوس سی دہشت اور فکر اپنے نفس کے تقصیر مین طاعت سی باوجود احسان خدا کی اوسپر پیدا ہوتی ہی اوس سی حیا ٥ مدارک

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ٥ اور کہتے ہین کا فرکب ہوگا یہہ وعدہ اگر ہوتم سچی ٥

فتح اور کہتے ہین کب ہے یہہ وعدہ اگر تم سچی ہو ٥ موضح

تفسیر مشرک قیامت کی آنیکو جو سچ نجانتی تو بسبب کثرت عناد اور تکبر کے یا بطریق الزام دینی اور ہنسنے کے نبی اور مومنون سی کہتی کہ تم جو قیامت کی آنیسی ڈراتے ہو کہ اوسمین حساب اعمال نیک وبد کا اور جمع ہونا سبکا ہوگا تو بتاوٗ وقت اوسکا کہ کب ہوگی اگر سچے ہو تم تا صدق تمہارا ظاہر ہو والا جھوٹ تمہارا ظاہر ہوگا تو اونکے جواب مین ای محمد یون کہہ انما العلم ٥ مدارک روح عزیزی عہ

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ٥ کہہ سوای اسکے نہین ہے کہ علم اوسکا نزدیک خدا کی ہی اور سوا اسکے نہین ہی کہ مین ڈرانیوالا ظاہر ہون ٥

فتح ٥ تو کہہ خبر تو ہے اللہ ہے پاس اور مین تو یہی ڈرسنانیوالا ہون کہولکر ٥ موضح

تفسیر یعنے کہہ اس وعدیکا وقت مین معین نہین کرتا اسلئی کہ حقتعالے نے ہمکو اوسکے تعین پر آگاہ نہین کیا ہی بلکہ مبہم رکہا ہی اور اوسکی مبہم رکہنی مین حکمت ہے یہہ کہ اگر اوس وعدیکو قریب بیان کرتے تو بنظر قرب مقدمات اوسکیکے کہ بعد موت ہر کسیکے شروع ہوتے ہین اور ہر کسیکے اجل ساتھہ اوسکے معین کر کر نشان دیتی تو کارخانہ عالم کا معطل ہوجاتا اور ہر کسیکو خوف اپنے اجل کا پریشان کرتا اور اگر اوس وعدیکو بنظر انتہاء اوسکیکے کہ روز قیامت کا ہی دور بیان کرتے تو بالکل امن مین ہوجاتی اور جراءت اعمال بد پر کرلے اسلیے کہ انسان کی جبلت مین ہی یہہ کہ وقایع دور دراز پر التفات نہین کرتے اور اونسی ڈرتے نہین ہین پس اسلئی علم قیامت کا

کسی پر کہو نہین ہی بلکہ علم قیامت کا بلکہ ہر کسی کی اجل کا خدا ہی کو ہی اوسکی سوا کوئی نہین جانتا اور نہین ہون مگر ڈرانیوالا واضح کرنیوالا کہ دلیلون قاطعہ اور معجزون مصدقہ سی اوسکی واقع ہونیکو ثابت کرتا ہون اور باوجود ان دلائل و معجزات کی میری صدق کو موقوف اوسوقت کی بیان کرنی پر رکہنا کمال جہل ہی اور باوجود اسکی جاننا اوسوقت کا کافرونکی حق مین نہایت مضر ہے چنانچہ جب وقت اوس عذابکا پہنچیگا اور کافر بہی اوسوقت مین زندہ ہونگی ‌فَلَمَّا رَاَوْهُ الخ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ پس جسوقت کہ دیکہینگے اوس وعدیکو نزدیک ہونا خوش کئی جاینگے یعنی سیاہ کئی جاوینگی موہنہ اونکی کہ کافر ہوی اور کہا جاویگا یہہ ہے جو کچہہ اوسکو طلب کرتی ہتی ۵ فتح

پہر جب دیکہینگے وہ پاس آلگا بری بن جاوینگی موہنہ منکرونکی اور کہی گا یہی ہی جسکو تم مانگتی ہتی ۵ موضح

تفسیر یعنی پس جب دیکہینگے کافر اوس وعدیکو یعنی عذاب کو نزدیک آیا بدشکل کیی جاوینگی چہری اونکی کہ کفر اختیار کیا تہا سیاہی اور تیرگی اور غبار آلودگی تمام ہجوم کریگی اور کہا جاویگا یہہ ہی جو کچہہ تم اوسکو بتاکید طلب کرتے تہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ اگر وہ واقعہ جیسا کہ تم کہتے ہو سچ ہی تو ہم اور تم سب آفت ہلاک مین گرفتار ہونگی اور سبہونکی روح قبض ہوگی تو قُلْ اَرَءَيْتُمْ الخ عزیزی جب حشر و عذاب کو قریب دیکہینگے کافر تو موہنہ اونکی بدشکل و بری ہوجاوینگی بسبب پہنچنی سختی و ذلت کی اور موہنہ کو خاص ذکر کیا ایلیی کہ موہنہ ہی پر اثر خوشی اور غمی کا ظاہر ہوتا ہی اور کہا جاویگا یعنی داروغان دوزخ کے تو بیخا کہینگے یہہ وہی تو ہے جو تم دنیا مین مانگتی ہتی اور جلدی کرتی ہتی اوسکی ازراہ انکار اور ہٹنے کے اور کسی زاہد کا حال منقول ہی کہ اوسنی پڑہے یہہ آیتہ اول شب مین بیچ نماز کی پس پڑہتا تہا اس آیتہ کو بار بار اور روتا جاتا تہا یہانتک کہ اذان ہوئی صبح کی نماز کی یہہ معاملہ ہی اونکا کہ جو پہچانتی ہین جلال اللہ کا وقت ملاحظہ جبروت اور قہر اوسکیکے ۵ روح ۵ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ کہہ آیا دیکہا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا تعالی اور اونکو کہ ساتہہ میری ہین یا رحمت کری ہمپر ہر تقدیر کون خلاصی دیگا کافرونکو عذاب دردینی والی سی ۵ فتح

تو کہہ بہلا دیکہو تو اگر کہپاوی مجکو اللہ اور میری ساتہہ والونکو یا ہمپر مہر کری پہر وہ کون ہی جو بچاوی منکرونکو دکہہ کی مار سی ۵ موضح

تفسیر یعنی کہہ آیا دیکہا تمنی اور تفکر کیا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا اور اونکو کہ ہمراہ میری ہین ساتہہ موت کی یا نفخہ پہلے کی یا شامت گناہون سی یا آخرت مین اَوْ رَحِمَنَا یا مہربانی کری ہمپر کہ بعد موت کی چین و جنت نصیب کری اور پہلی نفخہ تک زندہ چہوڑے اور آخرت مین ہماری تقصیرات سی درگذر کری پس تمکو کیا فائدہ تمہارا ڈر ان چیزونسے جاتا نہین تم فکر اپنے امن کی کرو فَمَنْ يُّجِيْرُ الخ پس کون ہی کہ پناہ دیوی کافرونکو عذاب دردناک سے ۵ عزیزی کفار مکہ بددعا کرتی ہتی رسول خدا اور مومنونکی حق مین ہلاک ہونیکی پس حکم ہوا آنحضرت کو کہ کہو ین کافرونسی کہ ہم مومن منتظر ہین ایک بہلائی کی دو بہلائیونمین سی یا تو ہلاک ہووین ہم جیسیکہ آرزو کرتی ہو تم پہر جاوین ہم جنت کو یا رحم کیی جاوین ہم ساتہہ فتحیابی کی تمپر جیسیکہ ہم امید رکہتی ہین

پس تم کیا کروگی کون بچا دیگا تمکو عذاب آگ سی سحالمین کہ تم کفر ہی پر رہو گی وعذاب تو ضرور ہونا ہی
ہ مدا ط یعنی مرنا ہمارا اور مومنونکا تمکو ہی کا فرون فائدہ ندیگا اور خدا کی عذاب سی نہین
چہٹا دیگا چہٹانیوالا عذاب سی ایمان ہی ہی پس انتظار اور آرزو ہمارے مرنیکی عبث ہی اور بقول
بعض کے معنے آیت کے یہہ ہین کہ کہہ ہم باوجود ایمان کی خدا تعالی سی ڈرتے ہین اس بات سی کہ ہلاک کری
ہمکو بسبب ہمارے گناہونکی اور عذاب کری یا بخشی پس کافرونکو کون پناہ دیگا ہ مجس

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہہ وہی ہی بخشنی والا
اوسپر ایمان لائی ہم اور اوسپر توکل کیا ہمنی پس جان لوگی کہ کون ہی بیچ گمراہی ظاہر کی ہ فتح
تو کہہ وہی رحمن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اسی پر بہروسا کیا سو اب جان لوگی کون پڑا ہے صریح بہکاوے مین
ہ موضح تفسیر رب ہے بخشنے والا کہ جسکے عبادۃ کی طرف بلاتا ہون مین تمکو اور وہ ایسا ہی کہ
سب نعمتین اوسکی دی ہوئی ہین اوسی پر ایمان لائی ہین ہم اسلیی کہ جو کچہہ سوای اوسکی ہی وہ نعمت ہے
یا منعم علیہ ہے یعنی جسکو اوسنی نعمت دی اور نہین کفر و انکار کرتے ہین ہم اوسکا جیسیکہ کفر کیا تمنی
ساتہہ اوسکی اور اوسپر توکل کیا ہمنی یعنی سونپی ہمنی امور اپنے اوسیکو نہ اوسکی غیر کو ہرگز جیسیکہ تمنی کیا
کہ بہروسا کیا اپنے لوگون اور مالون وغیرہ پر اسلیی کہ جان لیا ہی ہمنی کہ سوای اوسکے کوئی ہو نہ نفع پہنچا
سکتا ہے اور نہ ضرر پس جان لوگی ای کفار کہ عنقریب وقت دیکہتی عذاب کی کہ کون ہی خطار ظاہر مین
تم یا ہم ہ روح ط یعنی کہہ یہہ تمام شوق کہ ذکر کی مینی محض واسطی ملاحظہ انکار تمہارے کیئی ہین
مینی والا مین نزدیک اپنی امید وار نجات و ثواب کا ہون اسلیی کہ وہ تعالی کثیر الرحمت ہی پس اوسکے طرفسی
پہلا خلاف رحمت کی وقوع مین نہین آتا ہی مگر یہہ کہ ہم کفر و عناد کرین اور اوسکی رحمت کو غضب سے مبدل
کرین یا ساتہہ توحید اور تری تاثیر اوسکیکے قائل نہون اور اعتماد اوپر شفاعت بتون اور اور اسباب
موہومہ کی کرکر بیچ نامرضیات اوسکیکے بے صرفگی کرین اور ان چیزونمین سی کچہہ ہم مین موجود نہین ہے
امنا بہ یعنی ایمان لائی ہین ہم اوسپر وعلیہ توکلنا یعنی محض اوسپر اعتماد کیا ہمنی اور کسی سبب کو اسباب
مین سی ملاحظہ نہین کرتے ہین ہم پس عنقریب جان لوگی کہ کون ہی گمراہی ظاہر مین ہم یا تم اور اگر
کہین کہ گمراہے ظاہر ہے یہہ ہے کہ تم قائل اسباب کہ تعطیل کے ہوتی ہو قل الخ ہ عزیزی ہ

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ کہہ آیا دیکہا
تمنی اگر ہو پانی تمہارا غائب نیچیکو پس کون لاوی تمہارے لیی پانی روان کو ہ فتح تو کہہ بہلا دیکہو تو
اگر ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک پہر کون ہی جو لاوی تمکو پانی نتہرا ہ تفسیر قُلْ اَرَءَيْتُمْ
یعنی کہہ آیا فکر کیے ہے تمنے اسمین کہ کوئی سبب آسمان کا یا زمین کا کام آتا ہے اِنْ اَصْبَحَ الخ یعنی اگر صبح
پانی چشمون اور کنوون اور دریاؤن تمہاریکا فرو رفتہ زمین مین ہو تو کوئی آلہ واسطے نکالنی اوسیکے
کارگر نہو فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ الخ یعنی پس کون ہی کہ لاوی آگی تمہارے پانی جاری کو کہ آنکہہ سی معلوم ہو
حال آنکہ پانی ایسی چیز ہے کہ ہر وقت درکار ہے اور حسب اسباب آسمان و زمین کی بیچ حاصل کرنی اس امر

ضروری کی بیکار ہین تو بس کسطرح اعتماد اسباب پر کرین ہم قائل معطل ہونی اسباب کے ہنو وین ہم منقول ہے
کہ ایک نے خام حکیمون مین سی اس آیت کو سنا اور کہا کہ اگر اسطرح اتفاق پڑی تو ہم ہی کدال اور پہاوڑو نسی
پانی کو نکال لینگے نے العور پس پانی سیاہ بطریق نزول کی اوسکی آنکہونمین اوتر آیا اور اندہا ہوگیا اور ایک آواز
غیب سے سنے کہ اول پانی سیاہ کو اپنی آنکہہ سی دور کر اور پانی سفید اوسکی جگہہ پیدا کر پہر پانی کنوین اور چشمہ کو نکال
حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہی چاہیئی کہ کہی اَللّٰہُ یَاْتِیْنَا بِہٖ وَھُوَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ عزیزی
اور بعض روایت مین اللہ رب العالمین کہنا آیا ہے تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ ایک وستاد شاگرد کو یہہ
پڑہاتا تہا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ؀ ایک کافر نی سنکر کہا کہ یا المعول والمعین یعنی ہم لاوینگی ساتہہ
کدال اور بیلچو نکی اور مددگار ونکی پانی نکالینگے یہہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو غیب سی ایک طمانچہ لگا اوسی
اور آواز آئی کہ یہہ روشنی تیری آنکہونکی غایب ہوئی ہی اسکو پہیر لا معول اور معین سی فجر کو اندہا اوٹہا
اور سر کو لگا پیٹنی بیفایدہ فرد ؛ خدا بن کون ہی ایسا جو دیوی نور آنکہونمین ؛ الٰہی تو ہی کرا ب
نور پہر معمور آنکہونمین ؛ اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکہتا ہونمین یہہ کہ تبارک الذی
بیدہ الملک ہر مؤمن کی دلمین ہوا اور کہا علی رضی کہ جسنی پڑہا سورۂ ملک کو آویگا روز قیامت کی فرشتونکی
پر و نپر اور اوسکا چہرہ مانند چہرہ یوسف علیہ السلام کی حسن مین صحابہ رضی اس سورۃ کا نام رکہا تہا
منجیہ اور توریۃ مین اسکا نام ہے مانعہ اور انجیل مین واقیہ اور کہا ابن مسعود رضی کہ آتے ہین فرشتی عذاب کے
آدمی کے لئے اوسکی قبر مین سر کے جانب سی بس کہا جاتا ہے کہ نہین ہی تمکو اسکی طرف راہ کہ یہہ پڑہتا تہا [بچانیوالی]
سری سورہ ملک یعنی زبان و حافظہ متعلق سر کی ہی پہر آتی ہین فرشتی پانوکی طرف سی بس کہا جاتا ہے
کہ نہین ہی تمکو اسپر راہ کہ یہہ کہڑا ہوکر پڑہتا تہا سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی پیٹہہ کے جانب سی پس کہا
جاتا ہے کہ نہین ہی تمکو اسپر کہ اسنے یاد کی تہی سورہ ملک اور امانت رکہا تہا اوسکو اپنے پیٹہہ و دلمین جو کوئی
پڑہے اسکو راتمین یا دنمین پس اوسنی بلاشبہہ بہت ثواب لیا اور خوب کیا اور بعضی روایتونسی معلوم ہوتا
کہ مردی قبر و نمین نماز و قرآن پڑہتے ہین چنانچہ ابن عباس کی حدیث سی بہی یہہ بات معلوم ہوتی ہے
اور ایسیہی اسیطرح بی روایت کیا ہے عکرمہ سی کہ اونہونے کہا کہ دیا جاتا ہے مؤمن مصحف قبر مین تاکہ
پڑہے اور روایت کیا گیا ہے سعید بن جبیر رح سی کہ اونہونے دیکہا اپنے آنکہہ سے ثابت بنانی رح کو کہ نماز
پڑہتے ہین اپنے قبر مین اینٹہہ قبر مین سی گر پڑے ہتی اوسجگہہ سے یہہ دیکہا اور اور بعض صحابہ نی سنا قرآن کا
پڑہنا اکثر ونکی قبر سی اور حسن بصری رح سی منقول ہی کہ کہا پہنچا مجکو کہ مؤمن جب مرتا ہی اسحالمین کہ
قرآن یاد نہین کیا تہا تو حکم کیا جاتا ہے اوسکے فرشتون اعمال لکہنے والونکو کہ سکہاوین اوسکو قرآن
اوسکے قبر مین تاکہ اوٹہاوی اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کی ساتہہ اہل قرآن کی اور ذکر کیا ثعلبی نے
کہ مالک بن دینار کے بیٹے دو برس کی مری پہلی تو پہر اونکے پیس دیکہا اوسکو خواب مین کہ وہ کہتی ہی اپنی
باپ سے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ پس روئی مالک اور کہا اے بیٹی تم سمجہاتی
قرآن کو پس کہا بیٹی نے اے باپ مر کے ہم زیادہ سمجہاتی ہین قرآن کو تمسی پس ہوا یہہ مالک بن دینار کے توبہ

اور نقل کیا امام شعرانی اپنے کتاب جواہر مین بعض اہل اللہ سی کہ اونہون نے کہا کہ بعضے اہل برزخ مین سی وہ ہین کہ اللہ تعالی اونکی ہمت سی وہ فرشتی پیدا کرتا ہے کہ عمل کرتے ہین اونکی قبرون مین وہ عمل کہ اکثر کرتی تہی وہ دنیا مین اور لکہتا ہے اللہ تعالی اوس ہی بندیکے لئے ثواب اون اعمال کا آخر برزخ تلک جیسیکہ واقع ہوا تہا بنانی رح کی لئی کہ پایا لوگونے اونکی قبر مین ایک شخص کو بصورۃ اونکی نماز پڑہتے پس گمان کیا لوگون نی کہ تحقیق وہ وہی ہے اور تہا وہ پیدا کیا گیا اوسکی ہمت سی اور ارواح انبیا علیہم السلام کی متوجہ ہوتی ہی دنیا اور آخرت کی طرف چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا شب معراج مین موسی علیہ السلام کو کہڑی نماز پڑہتے اونکی قبر مین اور پہر دیکہا اونکو چہٹی آسمان مین بس روح ہتی قبر مین مثل بدن کی اور روح کو لگاؤ ہوتا ہے بدن کے ساتہہ اسطرح کہ نماز پڑہتا ہے اپنے قبر مین اور جواب سلام کا دیتا ہی سلام کرنیوالیکو اور حال آنکہ وہ ہوتا ہے رفیق اعلی یعنی فرشتون اور ارواح انبیاء و اولیاء مین اور منافات نہین ہی ان دونون امرون مین اسلیے کہ حال ارواح کا غیر حال ابدان کی ہی اور بعضون نی مثال دی ہی اسکے ساتہہ آفتاب کے کہ وہ آسمان پر ہوتا ہے اور روشنی اوسکی زمین مین ہوتے ہے مانند روح محمدی کی کہ جواب سلام کا دیتی ہی اوسکو کہ سلام بہیجا ہی اوپر نزدیک قبر اونکیکے باوجود اسکے کہ روح اونکی اعلی علیین مین ہی یقیناً اور جدا نہین ہوتی ہی قبر سی جیسیکہ گذرا بیان اسکا ۵

وجہ تسمیہ سورۃ ن اس سورۃ کا نام سورہ نون ہی اسلیے کہ اسکے سر ہے یہ حرف نون کا ہے نازل ہوئے یہہ بعد اقراء کی اور بعد سورہ ملک کے لکہے گئے اسکے وجہ مناسبت کے آگے لکہے جاوینگی ان شاء اللہ تعالی آیتین اسکے باون ۵۲ ہین اور رکوع دو اور کلمے تین سو چہہ ۳۰۶ اور حروف ایکہزار ایکسو چونتیس ۱۱۳۴ اور یہہ سورہ مکیہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ن وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ مَا أَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ

شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی

قسم ساتہہ قلم اعلے کے اور اوس چیز کے کہ لکہتے ہین فرشتی نہین ہی تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے دیوانہ ۵

فائدہ قسم قلم کے اور جو کچہہ لکہتے ہین تو نہین اپنے رب کی فضل سے دیوانہ ۵

موضح تفسیر نہین ہے تو اے محمد بسبب عصمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یعنی یہہ کافر جو تجکو دیوانہ کہتے ہین جہوٹے ہین اور بیچ معنی **ن** کے اقوال بہت ہین بعضون کی نزدیک ابتدا اسم ناصر اور نور اور مانند اونکیکا ہے اور بعض کے نزدیک نام سورہ یا نام ایک تختی نور کا ہی یا نام ایک نہر کا ہے بہشت مین یا قسم ہے ساتہہ نصرت حق کی مومنونکو اور بعضونکے نزدیک مراد نون سی نور ولایت محمدیہ ہے عام کی رکہے ہے کہ قیام قیامت تک باقی ہے اور بعضون کے نزدیک دوات ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اول جو کچہہ خدا تعالی نے پیدا کیا قلم تہا پہر نون کو پیدا کیا کہ وہ دوات ہی اور قلم نے اوس وقت سی لکہا جو کچہہ کہ تہا اور ہونا ہی ابتک اور اوس قلم کو قلم اعلے کہتے ہین طول اوسکا اتنا ہی جیسی آسمان و زمین کی درمیان مین مسافت ہے اور وہ نور کا ہے جبکہ خدا تعالے نے اوسپر نظر کی اوسمین شگاف ہوکر لوح محفوظ پر جاری ہوا اور جو کچہہ کہ قیامت تک ہونا ہے لوح محفوظ پر لکہا اور ابن عباس سی آیا ہے کہ اول خدا تعالے نے قلم کو پیدا کیا پہر نون کو پیدا کیا اور زمین کو اوسکی پشت پر پہیلایا اور جب نون نی حرکت کی زمین ہلنی لگی حق تعالی نے پہاڑونکو زمین پر پیدا کیا تا زمین ہلنے نہین اور نون نام ایک مچہلے کا ہے کہ لیوثا اور ایک روایت مین بہموت نام اوسکا ہے اور روایت کیا

مفسرون نی کہ حق تعالی نی بعد پیدا کرنے زمین کی ایک فرشتی کو زیر عرش سی حکم کیا تو ساتون زمینونکی نیچی
جاکر زمین کو اپنے دونون ہاتو پر اوٹھایا ایک ہاتھ اوسکا مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین لیکن اوسکی
قدمونکی لئی ٹھیرنیکے جگہہ نہتی حق تعالی نی ایک گائین جنت سی بھیجی کہ چالیس ہزار سینگہ اور چالیس ہزار پانون
رکھتی ہے اور جواہر سبز کا دل اوسکا بمسافت پانسو برس کی ہے جنت سی لڑہ کر درمیان کوہان اور کان
اوس گائین کے رکھا گیا اور قدم اوس فرشتی کے اوس یاقوت پر ٹھیرے اور سینگ اوس گائین کی اطراف
زمین سی باہر نکلی ہوے ہین اور نہتی گائین کی دریا مین ہین ہر روز ایکبار دم لیتی ہی مد بحر یعنے پہیلنا
دریا کا اوسکی دم لینی سے ہے اور جب دم اندر لیجاتے ہے جزر بحر یعنے سمٹنا اوسکا اوس سی ہوتا ہے اور چونکہ
گائین کی پانوکے لئے جگہہ ٹھیرنیکے نہتے حق تعالی نی صخرہ یعنے پتھر کا ٹکڑہ بقدر دل ساتون آسمانون اور
ساتون زمینون کے پیدا کیا اور اوس گائین کے پانوکے نیچے رکھا اوسکی پانو اوس پتھر پر ٹھیرے اور صخرہ کہ بیچ
قول لقمان فتکن فی صخرۃ کی مذکور ہے وہ یہے ہے اور چونکہ صخرہ کی ٹھیرنیکے جگہہ نہتے حق تعالی نی نون
یعنے مچہلے بڑے پیدا کے اور اوس صخرہ کو اوسکی پیٹہہ پر رکہا اور اور تمام بدن مچہلے کا خالی ہی اور وہ مچہلے
دریا مین پشت ہوا پر اور ہوا قدرت الٰہی پر اٹہاے بوجہ سارے دنیا کا اور اون چیزونکا کہ دنیا مین ہین دو حرف
ہین کتاب اللہ سے فرمایا اوسکو جبار یعنی اللہ تعالی نے کن یعنی ہوجا تو بس ہوگئی کہا کعب احبار نی کہ مچہلے
کے پیٹہہ پر زمین ہے اوسکو وسوسہ دلایا ابلیس نے کہا اوسکو کہ آیا جانتی ہے تو کہ کیا تیری پیٹہہ پر ہی اے
لیوثا طرح بطرح کے امتین اور جانور اور درخت کاش کہ جہٹ جہٹ اکر پہینکدی تو اونکو اپنے پیٹہہ سے تو اچہا ہے
پس قصد کیا لیوثا نے اس بات کی کرنیکا پس بہیجا اللہ تعالی نے ایک جانور کہ داخل ہوا اوس مچہلی کی نتہنے مین
پس پہنچا وہ اوس مچہلے کے دماغ تلک پس فریاد کی مچہلی نے اوس سی طرف اللہ تعالی کے پس حکم کیا اوس
جانور کو نکلنے کا پس نکلا وہ کہا کعب نے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی بلاشبہ
وہ مچہلے دیکہتے ہے طرف اوس جانور کے اور وہ جانور اوس مچہلے کو دیکہتا ہی کہ اگر وہ مچہلے کرے کچہہ اسمین سے
یعنے جہٹ جہٹ اوسی مخلوق کے پہینکنے کے لئے تو پیٹہہ جاوی وہ اوسکی نتہنی مین جیسیکہ پہلے تہا واللہ تعالی اعلم
قولہ تعالی ن اول اس سورۃ کا بلاشبہ مکی ہی اور اوسکے بعضے اور آیتونمین اختلاف ہی کہ مکی ہین یا مدنی
اور آیتین اس سورۃ کی بلا اختلاف بچاس ہین اور ساتہہ اختلاف کی باون اور سبب نزول اس سورۃ کا یہہ تہا
کہ جب آنحضرت علیہ السلام پر وحی آئی اور طریق وضو اور نماز کا حضرت کو غیب سی سکہایا آنحضرت نے
اظہار دین حق کا شروع کیا اور حضرت خدیجہ اور حضرت ابوبکر اور حضرت علی اور حضرت زید متبنا ئی آنحضرت صلعم
اور ام ایمن خادمہ آنحضرت صلعم کی ایمان لائی اور نماز ادا کرنی آنحضرت کی اہل بیت مین رائج ہوئی اور یہہ
حرکات تازہ کہ اہل مکہ نے کبہے نہ دیکہی ہتی درمیان اوس شہر کی نقل ہر مجلس کے ہوئین کافرون نی کہا
کہ فلانا دیوانہ ہوگیا ہے اور تمام اپنے گہر کو دیوانہ کیا ہی آنحضرت ان باتونکی سنتی سی غمگین ہوی حق تعالی
نی یہہ سورۃ بہیجی اور دو قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ تو دیوانہ نہین ہی بلکہ عقل تیری تمام خلائق کی عقلون پر
غالب ہے اور وجہ ربط ان دونون سورتونکی یہہ ہے کہ سورہ ملک مین ہے لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا اور یہان

مولنا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے یہہ قصہ اپنے تفسیر مین نقل کیا ہے ۱۲ منہ

یعنے تاکہ آزماوی تمکو کہ کون تم مین بہت اچہا ہے عمل مین ۱۲

فرمایا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اور اس سورۃ مین مذکور دریا کی مچہلی کا ہی کہ تمام عالم کے نیچے ہے اور وہ تابعدار اللہ تعالی کی ہے کہ بڑے پیغمبر یعنے حضرت یونس علیہ السلام کو اوسکی پیٹ مین قید کیا اور اوسنے باحتیاط تمام اون پیغمبر کے بدن مبارک کو نگاہ رکہا اور اوس سورۃ مین مذکور اون جانورون کا ہے کہ جو ہین اوڑتے ہین کہ تسخیر آلطیے سے مسخر ہین پس گویا ارشاد ہوتا ہی کہ مرغ سی لیکر تا مچہلی سب سی بادشاہت ہمارے ہین ن یعنی نبوت تیری حق ہی بلاشبہ اور نور تیرا عالم مین پہیلیگا اور نصرت تیری واقع ہوگی اور نفع تیرا پچاس برس تک روز بروز ترقی اور زیادتی مین ہیگا وَالْقَلَمِ یعنے قسم کہاتا ہو مین قلم کے کہ باتین عالم غیب انسانی کو منصہ ظہور پر جلوہ دیتا ہی تا ہر دور افتادہ مان ومکان کا اوسپر مطلع ہو یہہ معنی نبوت اور پیغمبری کے ہین کہ احکام ومنہیات الہیہ کو لوگونکی تیئن کہ دور پڑے ہوئے ہین راہ حق سی پہنچاتے ہین اور یہہ بہی ہی کہ اگر قلم کو دیکہی وہ شخص کہ حرکت اوسکیسے واقف نہو کسیکے ہاتہہ مین تو دیوانہ جانیگا کہ کاغذ سفید کو بلا وجہ سیاہ کرتا ہے اور خود بخود پیچ وتاب کہا ویگا حال آنکہ اوسکی حرکت مین حکمتین عجیبہ ہین اور عجائب قلم سے یہہ ہے کہ دوات مین سی سیاہی اوٹہاتا ہے اور کاغذ پر لکہتا ہے اور آدمی کی باطن مین اوسی سیاہی کو نور وروشن کرکر پہنچاتا ہے اور یہہ بہی ہی کہ قلم کو کہ ہر حرکت اوسکی اوسکا اوسکی خاوند کے ہاتہہ مین ہے اور از خود کچہہ حرکت نہین کرتا اور دم نہین مارتا کمال مشابہت ساتہہ پیغمبرون کے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى وَمَا يَسْطُرُوْنَ یعنے اور قسم کہاتا ہون اوس چیز کہ لکہتے ہین لکہنے والی قلم سی کہ نہایت عجیب وغریب چیزین اوس سی لکہے جاتی ہین اسلئے کہ قلم یا تو عالم علوی کا ہی یا سفلے کا عالم علوی کی قلم سی ملائکہ نے تمام تقدیرین وغیرہ لکہین اور عالم سفلی کے قلم سے لوگون نی طرح بطرح کی کتابین اور مضامین عجیبہ واحکام وغیرہا لکہے مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ نہین ہی تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے بے عقل و دیوانہ بلکہ کمال عاقل وہوشیار ہی اور فی الواقع جو کوئی آنحضرت کی کمال عقل کو بیچ خصلتون اوس جناب کے اور نیک تدبیری آپکیکو بیچ مسخر کرنے وحشیان عرب اور بدوون جنگلی کے تامل کرے تو جانی قدر اپکی کہ کسطرح اون لوگون بی سر وپا کو تابعدار اپنا کیا یہان تک کہ اونہون نے اپنے قرابتیون اور قبیلونکی ساتہہ آپکی حمایت مین لڑے اور مارے گئے اور مارا اور اپنے ہم وطنون اور دوستون اور قرابتیون کو آپکے محبت مین چہوڑ دیا بدون اسکے کہ سابق سے کچہہ معرفت یا علاقہ آپسی کہتی ہون بس جو کوئی اسمین تامل کری تو بالیقین سچ جانیگا اسکو کہ وہب بن منبہ نے کہا ہے کہ مینی اکہتر کتابین اگلی انبیاء علیہم السلام کی کتابون مین سی پڑہے ہین اون سب مین پایا یہہ مضمون کہ حق تعالی نے ابتدای پیدایش دنیا سی اوسکی تمام ہونی تک عقل جو عاقلون کو دی ہی آنحضرت کی عقل کے مقابلہ مین مانند ایکدانہ ریت کی ہے بنسبت ریگستانون دنیا کی جسکو روایت کیا اسکو ابو نعیم نے اپنے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اوسکو اور عوارف المعارف مین ایک بزرگ سی روایت کیا ہے کہ عقل کے سو حصے کئی ہین ننانوین ۹۹ تو آنحضرت کو دئی اور ایک حصہ باقی مخلوقات مین متفرق اور جو کوئی قصی آنحضرت کے عقلمندی کی معلوم کرنا چاہے تو چاہی کہ تواریخ کی کتابون مین تعمق نظر دیکہے

کہ تفصیل اون قصونکی اس مقام مین موجب درازی کتاب کی ہی بطریق نمونہ کی دو تین قصّے اونمین سی لکہی
جاتی ہین اوّل یہہ کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مجہمین چار خصلتین بُری ہین
اوّل یہہ کہ زناکار ہون مین دوسرے یہہ کہ چوری کرتا ہون تیسری یہہ کہ شراب پیتا ہون اور چوتہی یہہ کہ
جہوٹ بولتا ہون ان چارونکو اکہٹا ترک کرنا مجہسے ممکن نہین ہے فرمایئے تو ایک چیز کو آپکی خاطر سی
ترک کرون آنحضرت نی فرمایا کہ جہوٹ نہ بولا کر جب وہ شخص اپنے گہر گیا اور رات آئی تو قصد کیا کہ مشغول
شراب نوشی اور زناکا ہو اوسکے خیال مین آیا کہ اگر صبح کو آنحضرت کی پاس حاضر ہونگا اور وہ مجہسے
پوچہینگے کہ آجکی رات زناکاری اور شراب نوشی کی تو نی یا نہین تو کیا کہونگا مین اگر سچ بولونگا تو فضیحت
ہونگا اور حد زنا اور شراب نوشی کی مجہپر جاری کرینگے ورنہ جہوٹ بولنا پڑیگا خیال شراب نوشی
اور زناکا موقوف کیا جب رات بہت گئی اور لوگ سو رہی تو چاہا کہ چوری کو جاوی اسیطرح کا خیال
اوسکو چوری سی مانع آیا کہ اگر کل مجہکو ساتہہ اس چوری کی متہم کرینگے اور مجہسے پوچہینگے تو کیا کہونگا
اگر اقرار کرونگا تو میرا ہاتہہ کاٹین گی اور فضیحت ہونگا ورنہ جہوٹ بولنا پڑیگا ناچار اس خیال کو بہی
موقوف کیا صبح کو آنحضرت کی پاس وہ شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہا یا رسول اللہ بسبب ترک کروانی جہوٹ کی مجہسے
چارون خصلتین بُری کہ مجہمین تہین آپنے دور کروائین آنحضرت خوش ہوئی دوسرا قصہ یہہ ہے کہ ایک
شخص آنحضرت کی پاس آیا ایک شخص کو لیکر اور دعوی کہ میری بہائی کو اسنے مارا ہے آنحضرت نی اوسکو
فرمایا کہ دیت یعنی خون بہا لی اوسنی کہا کہ مجہکو قبول نہین ہی پہر آپنے فرمایا کہ معاف کر تا تجہکو بہت سا
ثواب آخرت مین حاصل ہو اوسنی کہا کہ یہہ بہی منظور نہین فرمایا جا پس مار اسکو کہ یہہ اقرار قتل کا کرتا ہے
جب وہ شخص اوس قاتل کے قتل کو گیا تو اپنے یارون سی فرمایا کہ اگر یہہ شخص اوس قاتل کو ماریگا تو مانند
اوسکے ہوگا لوگ دوڑے اور اوسکو خبر کی کہ آنحضرت نی ایسا فرمایا ہی اوسنی فی الفور عفو کیا اور اسکو
چہوڑ دیا جب یار آنحضرت کی پاس آئے تو معلوم کیا کہ غرض آنحضرت کی یہہ تہی کہ اگر یہہ اوسکو ماریگا تو مانند
اوسکے قاتل ہونے نفس مین ہوگا نہ گناہ مین اور قصہ تیسرا یہہ ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت کی پاس حاضر
ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک ہمسایہ ہی بہت موذی فرمایا کہ جا کر اسباب اپنے گہر کا نکالکر راہ میں
ڈالدے اور لوگ تجہسے پوچہین کہ کیا کرتا ہے تو تو کہہ کہ میرا ہمسایہ ہی نہایت موذی مینی جو آنحضرت
علیہ السلام سی شکایت کے تو آپنے ایسا فرمایا ہے اوس شخص نے جاکر ویسا کیا لوگون نے اوسپر انبوہ کرکر پوچہنا
شروع کیا کہ تجہکو کیا ہوا ہی کہ اسباب گہر کا نکالکر یہان ڈالدیا ہے اوسنی وہی جواب دیا جو نبی فرمایا تہا
لوگون نے لعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوچہ و بازار مین یہہ خبر پہیلے وہ ہمسایہ موذی
اوس شخص کے پاس آیا اور کہا کہ خدا کی واسطے مجہکو اسقدر فضیحت نکر اور اسباب اپنا اپنے گہر مین لیجا اور عہد و پیمان
اوستوار کیا کہ بار دیگر تجہکو ایذا نہ دونگا اور قصہ چوتہا یہہ کہ پہلے نبوت آنحضرت کی سیل عظیم مکہ معظمہ
مین آیا اور حجر اسود کو گرا دیا اور کعبہ معظمہ کی بنیاد مین بہی خلل ڈالدیا بعد چند قبیلے کے سردار قریش کے
جمع ہوئے اور اپنے ہاتون سی مرمت اوس خانہ معظمہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کی پہنچی تو ہر فرقہ کی اور

ہر قبیلہ کی سرداری چاہا کہ مین اس پتہر کو اپنی ہاتہہ سی رکہون اور اوروں نے مزاحمت کی اور نزاع وجدال بہت بڑہی آخر
آنحضرت کو کہ اوس وقت مین آپ پچیس برس کے تہے واسطی دفع نزاع کی حکم مقرر کیا اور کہا کہ کوئی عاقل مانند اس جوان کی
تمام قبیلہ قریش مین کبہی پیدا نہین ہوا ہی جو کچہہ یہہ کہین ہم سب مان لینگے آنحضرت نی حکم کیا کہ اوس پتہر کو
ایک بڑی چادر مین رکہہ کر ہر کونہ اوس چادر کو ایک ایک سردار اوٹہاوی اور سب اوسکی اوٹہائی مین شریک ہون
اور جب وہ پتہر سامنی اپنے مقام کے پہنچے تو مجکو سب اپنے طرف سے وکیل کردو تا اپنے ہاتہہ سے رکہون کہ ہاتہہ میرا بحکم
وکالت سبکا ہاتہہ ہوگا سب سردار اس حکم پر راضی ہوی قصہ پانچوان یہہ کہ حدیبیہ مین جو کافرون سی صلح مغلوبانہ
قرار پائی کہ کافرون نے یہہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون مین سی بہاگ کر ہمارے پاس آویگا اوسکو پہر نہین دینگی ہم
اور جو کوئی ہم مین سی بہاگ کر مسلمانون پاس جاویگا تو اوسکو ہم لیلین گی آنحضرت نی یہہ شرط قبول کی آنحضرت کے
یار یہہ سنکر بہت ناخوش ہوی اور سبہون نے آنحضرت سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس شرط کو ہرگز قبول نہین کرینگی
اسلیے کہ ان دونون صورتون مین ذلت ہماری ہی اگر یہہ اپنے بہاگی ہوکو لینگے تو ہم بہی اپنی بہاگی ہوکو لینگے آنحضرت نے
فرمایا کہ غور کرو جو کوئی ہم مین سی بہاگ کر جاویگا نہین ہوگا مگر منافق کہ اوسکی دلمین محبت کفر کی اور رفاقت
کافرون کی ہوگی وہ قابل اسیکے ہوگا کہ ہم مین نرہی اونکی پاس رہے ہمکو چاہئی تہا کہ اوسکو اپنے پاس سی نکال دین
چہ جائیکہ وہ خود بخود گیا ہو تو کیونکر اوسکو لین سب یارون نی اس نکتہ کو سمجہا اور اوپر عقل آنحضرت کی آفرین کہے
ف عزیزی مختصر تنبیہ حاصل یہہ کہ ایسی عاقل کو دیوانہ جاننا کمال حماقت ہے یہہ ایسا ہی
کہ کوئی آفتاب کو تاریک جانی ہان احمق شیفتہ و فریفتہ رب العلمین کو دیوانہ جانتی ہین وہ خود بڑی احمق ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تہا جیسا کہ کسی بزرگ نی کہا ہی س آنکس کہ ترا شناخت جانرا
چہ کند ۞ فرزند و عیال و خانمانرا چہ کند ۞ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ۞ دیوانۂ تو ہر دو جہانرا چہ کند ۞
وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ یعنے بلاشبہ تیرلیی ثواب ہے بے نہایت ف فتح اور تجکو نیک ہے
بے انتہا ف موضح تفسیر یعنے تیرلیی اجر و ثواب ہی کہ قیامت تک منقطع نہین ہونیکا اسلیے کہ تیری
ہاتہہ سی ہدایت کلیہ عالم کو پہنچیگی اور وہ ہدایت تا دامان قیامت باقی رہیگی اور مجنون کو حرکات و سکنات
و افعال اپنے سے خبر نہین ہوتی ہے چہ جائیکہ اوسکو ثواب غیر منقطع حاصل ہو جب یعنی ثواب غیر منقطع کی
کہ یہان آنحضرت علیہ السلام کی لئی وعدہ کیا گیا ہے معلوم ہوی تو معلوم ہوا کہ مراد اوس سی ثواب اونکی متوالی
اعمال کے ہین کہ قیام قیامت تک منقطع نہین ہونگی بس اشکال کہ اس مقام مین وارد کرتے ہین جاتا رہا اور حاصل
اوس اشکال کا یہہ ہے کہ اجر غیر ممنون ہر مومن کی لئی سورہ انشقاق مین اور سورہ تین مین وعدہ کیا گیا ہے ذکر اسکا
بیچ مقام خصوصیات آنحضرت علیہ السلام کی کیا مناسبت رکہتا ہی اور وجہ دفع اس اشکال کی یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ مومنونکی
حق مین وعدہ کیا گیا ہے ہمیشہ رہنا ثواب بہشت کا ہے اور جو کچہہ کہ مخصوص ساتہہ آنحضرت کی ہے نہ منقطع ہونا
ثواب اعمال کا ہے قیامت تک اور منشاء اسکا ہدایت عامہ کلیہ غیر منسوخہ ہے کہ خصوصیات اوس جناب کی سی ہے
اور درمیان ان دونون کی بہت فرق ہی حضرت ابن عباس رض سی منقول ہے کہ کوئی نبی نہین ہے
مگر کہ اوسکو ثواب اعمال اون لوگون کا کہ اوسپر ایمان لائی تہے پہنچتا تہا اسلیے کہ جو عمل کرتے تہے اپنے انبیاء کی ارشاد

درہنمائی سی کرتی ہتی والدال علی الخیر کفاعلہٖ اور چونکہ دین انبیاء گذشتہ کی منسوخ ہوتی چلی آئی ہین یہانتک کہ آخر سب دینونکا دین عیسیٰ ع م کا منسوخ ہوا اور عمل دین منسوخ پر موجب اجر و ثواب کا ہے نہین پس بالضرور اجر و ثواب انبیای گذشتہ کی منقطع ہوی اور قیام قیامت تک نہی بخلاف اجر و ثواب خاتم النبیین کی کہ قیامت کے قائم ہونی تک منقطع نہین ہونیکے ۞ **وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ** اور تحقیق تو اوپر خو نہایت بزرگ کے ہے ۞ **فتح** اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر ۞ **موضح تفسیر** یعنے اور کسطرح تجکو مجنون گمان کرتے ہین تحقیق تو تو بڑی خلق پر ثابت و مستقر ہے اور مجنون کچہہ خلق نہین رکہتا ہی کہ اوسپر اعتماد کیا جاوی اسلیے کہ رنگ برنگ ہونا حالات کا اور متبدل ہونا اوہام و خیالات کا لوازم جنون سی ہی اور ساتہہ اس تلون و تبدل کی راسخ و ثابت ہونا خلق کا متصور نہین ہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کسینے پوچہا کہ خلق آنحضرت کا کیا تہا کہ اوسکو حق تعالی نی مقام مدح مین یاد فرمایا اونہونے کہا کہ خلق آنحضرت کا قرآن تہا یعنی جس چیز کو کہ حق تعالی نی قرآن مین پسند کیا ہی بالطبع صادر ہوتے تہے اور جس چیز کو حق تعالی نی قرآن مین برا فرمایا ہے اوس سی بالطبع متنفر ہوتے تہے اور بعضے علمانے کہا ہے کہ خلق عظیم آپکا یہہ تہا کہ حق تعالی نے اس آیۃ مین تعلیم فرمایا ہے **خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ** اور فی الواقع کہ حالت دعوت الی اللہ مین اور رد کرنے حق مین اس سی زیادہ کوئی چیز سخت نہین ہے اور بعضونے کہا ہے کہ خلق عظیم آنحضرت کا یہہ تہا کہ ظاہر مین خلق کی ساتہہ ملے رہتے تہے اور گذران کرتے تہے اور باطن مین حق کی ساتہہ مشغول رہتے اور ہمیشہ تجاذب ظاہر و باطن مین اوقات بسری ہوتی اور یہہ امر بہی بہت دشوار ہے اسلیے کہ جب ظاہر و باطن ایک طرف متوجہ ہوتا ہے تو کام سہل ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ اپنے فرمایا **اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ** یعنے بعثت میری اسلیئے ہوئے ہے کہ تمام پیغمبرون گذشتہ کی بزرگیونکو مین تمام کرون مانند صفوت آدم کی اور فہم ادریس کے اور شکر نوح کی اور جود ہود کے اور عبادت صالح کی اور خلت خلیل کے اور عزم موسی کی اور صبر ایوب کی اور عدل داود کی اور تمکنت سلیمان کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کہ حضرت یحیی کہتی ہتی اور زہد حضرت عیسیٰ کے صلوٰۃ اللہ علی نبینا و علیہم اجمعین اوسی سبب سے آنحضرت ع م کو ساتہہ خلق عظیم کے وصف فرمایا کہ مجمع اخلاق ان سب بزرگونکے تہے ۞ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۞ اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آیۃ خذ العفو نازل ہوئی تو آنحضرت ع م نے حضرت جبرئیل سی تفسیر اسکے پوچہی جبرئیل ع م نے کہا **اُوْتِیْتَ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَکَ وَتُعْطِیَ مَنْ حَرَمَکَ وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَکَ** یعنے یہہ آیۃ تجکو تمام اچہے اخلاق سکہاتے ہے اور منجملہ اوسکی یہہ ہے کہ سلوک کریتو اوس سی کہ انقطاع کرے تجسی اور بخشش اپنے دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اپنے بخشش سی اور معاف کریتو اوس کسی سی کہ ظلم کری تجپر اور جو آنحضرت کے احوال سے مطلع ہو تو یقیناً جانیگا کہ آنحضرت نی اس آیۃ کی مضمون کو نہایت درجہ کو پہنچایا کہ اوس سی بڑہ کر مقدور کسی بشر کا نہین ہی منجملہ معاملات آپکے ساتہہ کافرون دشمن کے یہہ تہا کہ جب جنگ احد مین آنحضرت کی چچا بزرگوار کو شہید کیا اور اور آنحضرت کے ستر یارونکو قتل کیا اور آنحضرت کی چچا کی

جگر کو انکا لاکر چبا کر ڈالدیا اور اونکو شہید و نکو مثلہ کیا اور آنحضرت کی سر مبارک کو زخم عظیم پہنچایا اور دندان مبارک کو
شہید کیا یہان تک کہ خون سر اور دہان مبارک سی جاری تہا اور لوگون نے یہہ حال دیکھہ کر بیتاب ہو کر عرض
کیا کہ یا رسول اللہ اب یہہ کافر بیچ ظلم اور بے ادبی کے حد سی گذر گئی ہین بد دعا اونپر کرنی چاہیے آپنے فرمایا
کہ مجکو بد دعا کے لیے نہین بہیجا ہے بلکہ واسطے رحمت وہدایت کی بہیجا ہے * اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ وَاھْدِ
قَوْمِيْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اس قصہ کو ابن حبان اپنے صحیح مین بسند معتبر لایا ہے اور اور محدثون نی بہی
اسکو روایت کیا ہے اور طبرانی اور حاکم اور ابن حبان اور بیہقی اور اور معتبر محدثون نی زید بن ثعنہ سی کہ
کہ ایک علماء یہود سی تہا روایت کیا ہے کہ مجکو تمام اوصاف پیغمبر آخر الزمان کی علیہ السلام کہ اگلی کتابون مین میں نی دیکہی
تہے آنحضرت علیہ السلام مین ظاہر ہوئی مگر دو صفتین معلوم نہین کین تہین ایک تو یہہ کہ حلم اونکا اونکی غصہ پر
غالب ہو دوسری یہہ کہ بیچ مقابلہ سخت گوئی کے نرمی اونکی زیادہ ہو جاتا مین کہ ان دو صفتون کو امتحان کرون
منتظر قابو وقت کی تہا مین ناگہان ایسا اتفاق پڑا کہ آنحضرت صلعم نی مجہسی بہت سی رپیونکی کہجورین قرض خریدین
اور ایک مدت واسطے ادای قیمت کی مقرر فرمائی مین دو تین روز پہلے مدت سی گیا اور تقاضا شروع کیا مین
دیکہا کہ آپکا مزاج مبارک اصلا متغیر نہین ہوا اور نہین فرمایا کہ ہنوز مدت موعود نہین گذری ہی کیون تقاضا
کرتا ہے تو مینی قصداً تقاضے مین سخت گوئی شروع کی جب دیکہا مینی کہ بہت سی یار آنحضرت علیہ السلام کی
مجلس مین جمع ہوئے ہین تو بہت زیادہ سختی کی مینی تا کہ اونکو بسبب شرم یارون کی غصہ غلبہ کری اور کچہہ کلام
سخت مجکو کہین لیکن آپ اصلا متغیر نہوی یہان تک کہ یہہ کلمہ بہی مینی کہا کہ تمہاری خاندان مین ادا
قرض مین اسیطرح لیت ولعل کرتے چلے آئے ہین کسی قرضخواہ نی کبہی باسانی قرض نہین وصول کیا ہی
یہہ کلمہ سنکر حضرت عمر رض غصہ ہوی اور مین اوٹہا اور پیراہن مبارک اور چادر مبارک آپکی اپنے ہاتہہ سے
کہینچے اور تیز نظر سے دیکہا اور کہا کہ اوٹہہ قرض میرا اسی وقت ادا کر آنحضرت علیہ السلام اوٹہے اور حضرت عمر رض
بیتاب ہو کر شمشیر کہینچ کر میری سر پر آنکر کہا کہ اے دشمن خدا باز نہین آتا ہے تو اسی وقت تیرا سر کاٹ ڈالتا
ہون آنحضرت نی مسکرا کر حضرت عمر رض کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ تمسی یہہ نہین توقع رکہتا تہا مین چاہیے
تہا کہ نرمی اور مدارا سے ہمکو اچہی طرح قرض ادا کرنیکے لئے اور اوسکو نرمی سے تقاضا کرنیکے لئی نصیحت کرتے
یہہ کیا بات ہے جو تم کہتے ہو حضرت عمر رض نی نادم ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ زیادہ اس سی صبر نہین
رکہتا ہون اب مجکو حکم فرمائی کہ اسکو قرض ادا کرین ہم فرمایا کہ جاؤ اور تمام حق اسکا ادا کرو اور بیس صاع
اور اسکے حق سی زیادہ اسکو دو اسلیے کہ بدلہ اس بد سلوکی کا کہ اس سی کیا ہی تمنی حاصل ہو مین یہہ کلام
سنکر مسلمان ہوا اور یہہ بہی ابو ہریرہ سی روایت صحیحہ مین آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت علیہ السلام ہمارے پاس
بیٹہے ہوی باتین کرتے تہے پہر وہان سی اوٹہے تا کہ دولت خانہ مین تشریف لیجاوین اور ہم بہی ہمراہ اوٹہے
ناگہان ایک بدوی پیدا ہوا اور چادر مبارک آنحضرت کی سکر بزور کہینچے یہان تک کہ گردن مبارک سرخ ہو گئی
اور قریب تہا کہ سر مبارک دیوار سی جا لگی اپنے اور صحرا نشین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا غرض کہتا ہے
تو اوسنی کہا کہ یہہ دو اونٹ میری غلہ سی لاد دی ہلکی کہ مال جو تیری پاس ہی مال خدا کا ہی تیری باپ کا

یعنی یا الٰہی بخش میری قوم کو اور ہدایت کر میری قوم کو اسلیے کہ وہ جانتی نہین ہین ۱۲

مال نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نی فرمایا کہ سچ کہتا ہی تو کہ یہہ مال میرا اور میری باپ کا نہین ہی لیکن یہہ کہنا تجہی
سے کہ مجکو کہینچا تونی حق میرا ہے بدلہ اسکا لونگا اوسی کہا کہ مین ہرگز بدلہ اسکا نہین دونگا اس حالت مین آپ کمال
بشاشت سی مسکراتی تہے جب ایکساعت اس گفتگو مین گذری ایک شخص کو بلاکر فرمایا کہ ایک اونٹ پر اسکی کہجورین
لاد دو اور ایک پر جو یہہ حدیث کو ابو داود نے اپنے سنن مین روایت کیا ہی اور تمام اہل تواریخ متفق ہین اسپر
کہ آنحضرت اپنے عہد کی منافقونکی ساتہہ ایسا سلوک فرماتی تہی کہ مقدور کسیکا نہین تہی کہ اپنے مخالفونکی ساتہہ ایسا
سلوک کرے حتے کہ حق تعالی باوجودیکہ ارحم الراحمین ہے آپکو سختی کرنے پر تاکید فرمائی اس آیۃ مین یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ
جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اور یہہ بہی آنحضرت اپنے یارونکو بارہا فرماتی تہی کَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ
النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ آنحضرت نی کبہی
اپنے عمر مین کسی لونڈی اور غلام اور خادم کو مارا نہین اور ترمذی مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نی کسی خادم کو
آواز سخت سی جہڑکا نہین اور اپنے انتقام کے لئے کسیکو ایذا نہین پہنچائی اور صحاح مین یہہ بہی روایت کیا گیا ہے
کہ آنحضرت نے کبہی مجلس مین سامنی اپنے یارونکی اپنے پاؤن دراز نہین کئی ہین اور اگر کوئی آپکے ملاقات کے
لیی آتا جب تک وہ بیٹہا رہتا ہرگز آپ اوٹہتی نہین اور دونون زانو آنحضرت کی بیٹہنی مین کسی کے زانو سے بڑہتے نہ تہی
اور جو کوئی آنحضرت علیہ السلام کی اہل بیت یا یارونمین سی آپکو پکارتا تو اوسکی جواب مین لبیک فرماتے
یعنے حاضر ہون اور تاریخ طبری مین مذکور ہی کہ ایک روز آنحضرت سفر مین تہی یارونکو فرمایا کہ آج ہم چاہتی
ہین کہ ایک بکری کی کباب کرین یارون نی عرض کیا کہ بہتر پہر ایک نی اونمین سی کہا کہ مین ذبح کرونگا
دوسرے نے کہا مین پوست اوسکا اوتارونگا تیسرے نے کہا کہ کوٹہنا گوشت کا میری ذمے ہی چوتہی نی کہا کہ پکانا اوسکا
میری ذمہ ہے علے ہذا القیاس تمام لوازم اس خدمت کی یارون نے آپسمین تقسیم کی تاکہ جلد ہی طیار ہو جاوی
آنحضرت علیہ السلام اوٹہی اور یار مشغول اوسکے کام مین ہوی بعد ایک دیر کی آنحضرت تشریف لائی اور لکڑیان
جنگل سی جمع کرکر لائی یارون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس کام کو بہی کر لیتی کیا ضرور تہا کہ آپنے یہہ محنت
اوٹہائی فرمایا کہ حق تعالی اپنے بندہ سی مکروہ رکہتا ہے کہ اپنے یارون مین ممتاز ہوکر بیٹہی اور اونکی ساتہہ
شریک نہو اور بخاری مین مذکور ہے کہ ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیونمین سی آنحضرت عم کا دست مبارک پکڑ کر
جہانچاہتی لیجاتی آپ انکار نکرتے اور حضرت کی عہد مین ایک لونڈی تہی کہ اوسکے عقل مین خلل آگیا تہا اوسکو خیالات
فاسدہ آتے اور ظاہر کرنے اون خیالات کیسی لوگونکی سامنی حیا کرتے اور بار بار آنحضرت کی پاس آتی اور آپکے ساتہہ
تنہا بیٹہتے اور تمام واہیات بکتی جب کوئی دور سی ظاہر ہوتا تو متوہم ہوکر کہتی کہ یہان سی اوٹہیی اور اودہر جگہہ
تنہا چل بیٹہیے آنحضرت علیہ السلام یہہ تمام تکلیفات اوسکی قبول فرماتے اور قاعدہ آنحضرت عم کا یہہ تہا کہ جب
نماز صبح سی فارغ ہوتی تو غلام اور لونڈیان اہل مدینہ کی پاس پیالے سے بہر کر لاتین تاکہ اونمین حضرت دست مبارک
اپنا ڈالدین اور وہ متبرک ہو جاوین اور وہ پانی تمام دن کہانی اور پینی اور دوا مین صرف کرتی اور بعض اوقات کہ
موسم جاڑیکا ہوتا اور پاس بہت اور پانی سرد ڈالنا ہاتہہ کا پاسنونمین بہت دشوار ہوتا لیکن پہر بہی کسی پاس کو
خالی نچہوڑتے سب مین دست مبارک ڈالتی اور خوش خلقی آپکی اس درجہ کو پہنچی ہتی کہ لڑکون خورد سال کے ساتہہ

بہی خوش طبعی فرماتی ایک لڑکے کا انس بن مالک کا بہائی کہ اوسنی ایک جانور پالا تہا نغیر نام کہ اوسکو زبان ہندی مین لال کہتی ہین اتفاقا وہ لال مرگیا آنحضرت ع م اوس لال کی تعزیت کی لئی اوسکی پاس تشریف لی گئی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر تا کہ اس کلام کی مقفّی کی سننی سی وہ خوش ہوا اور غم نکری اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ گران ترین چیزون کی روز قیامت کی مومنونکی ترازوی اعمال مین خلق نیک ہوے گا اور یہہ بہی آیا ہے کہ آنحضرت ع م نی ایک روز اپنی یارون کو فرمایا کہ کچہہ جانتی ہو کہ اکثر لوگ کس سبب سے دوزخ مین جاوینگی عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور اوسکا رسول خوب جانتی ہین فرمایا دو چیزین کا واک کہ موںہہ اور شرمگاہ ہین کہ اکثر موجب داخل ہونی دوزخ کے ہونگین پہر فرمایا کہ کچہہ جانتی ہو کونسی چیز اکثر موجب بہشت مین داخل ہونیکی ہی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا تقوی اور حسن خلق اور یہہ بہی آیا ہے کہ صاحب ایمان بسبب حسن خلق کی قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہی اور مراد خلق سی دین اسلام ہی کہ کوئی دین پیارا اور پسندیدہ اللہ تعالی کی نزدیک اوس سی زیادہ نہین ہی براء رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجہا واحسنہم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر اور انس رض نی کہا کہ خدمت کی مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس نہین کہا مجکو اف کبہی اور نہین کہا مجکو کسی چیز کے لئی کہ کی مینی کیون کی تونی اور نہ کسی چیز کے لئے کہ نہین کی مینی کیون نہ کی تونی اور تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت اچہی لوگونکی خلق مین اور نہین چہوا مینی خز کو کبہی اور نہ حریر کو اور نہ کسی چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہتیلے مبارک سی اور نہین سونگہا مینی مشک کو اور نہ عطر کو کہ خوشبو زیادہ رکہتا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پسینی سی اور عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ بلاشبہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہین تہے فحش گو طبعی اور نہ فحش گو بتکلف اور آپ فرماتے تہے خیارکم احسنکم خلقا یعنے اچہے تم مین وہ ہین جو بہت اچہی خلق رکہتی ہون اور انس رض نی کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت مصافحہ کرتے کسے شخص سے تو نہ چہوڑاتی آپ ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ سی یہان تک کہ وہی چہوڑاتا ہاتہہ اپنا اور نہین پہیرتے آپ موںہہ اپنا اوسکے موںہہ سی یہان تک کہ وہی پہیرتا موںہہ اپنا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور فرمایا ڈر اللہ سے جہان ہو وے تو یعنے خلوت اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور پیچہی لا برائی کی بہلائی کو کہ مٹا وینگی بہلائی برائی کو اور معاملہ کر لوگونسی ساتہہ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکہتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو یہہ دعا پڑہتے اللہم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی وحرم وجہی علی النار اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمہاری اچہونکی کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہان فرماہی فرمایا اچہی تمہاری وہ ہین کہ بہت بڑی ہوین عمرین اونکی اور بہت اچہی ہون خلق اونکی اور کہا انس رض نی کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت با برکت مین حاضر ہوا اسحالمین کہ مین آٹہہ برس کا تہا اور خدمت کی مینی آپکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبہی کسی چیز پر کہ تلف ہوگئی میرے ہاتہہ سی پہر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اونکی گہر والونمین سے تو آپ فرماتی چہوڑ دو اسکو جو تقدیر مین تہا وہ ہوا اور انس رض بیان کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال

کہ آپ خبر پرسی کرتے بیمار کی اور ہمراہ جاتے جنازے کی اور قبول کرتے دعوت غلام کی اور سوار ہوتے حمار پر دیکھا مینے آپکو دن خیبر کے
سوار حمار پر کہ باگ اوسکے کھجور کے پوست کی تھی اور حضرت عائشہ رض کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گانٹھ
لیتے تھے پاپوش اپنے اور سیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گھر مین جیسے کام کرتا ہے کوئی تم مین سے اپنے گھر مین
اور کہا عائشہ رضنے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے یعنی جیسے اور آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنے تئین جانتے
کچھ مشیخت نہ لگاتے اپنے تئین باوجود ایسی عالی رتبہ ہونیکے جوئین دیکھتے کپڑے مین اپنے اور دوہتے دودہ اپنی بکری کا اور
خدمت کرتے آپ اپنے نفس کے اور علی رض روایت کرتے ہین کہ ایک عالم یہودی ہوتا تھا کہ اوسکی کچھ دینار آنحضرت کی ذمہ پر
قرض تھے پس اوسنے تقاضا کیا آپسے آپنے اوسکو فرمایا کہ اے یہودی میرے پاس کچھہ ہے نہین کہ دون مین تجکو
یعنے بالفعل نہین ہے جب کچھ آویگا تو ادا کردونگا اوسنے کہا کہ نہین ٹلنے کا مین تمہارے پاس سے اے محمد یہانتک کہ دو تم
مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اب مین بھی بیٹھا ہون تیرے ساتھ پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھ پس نماز پڑہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کے یعنے پانچون نمازونکا وقت اوسی حالت مین گذرا کہ آپ نماز پڑہتے
اور اوسکے پاس ہو بیٹھتے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو دہمکاتے یعنے خفیہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم
کیا دہمکانا اصحاب کا تو منع کیا اونکو دہمکانے سے عرض کیا اصحاب نے کہ یا رسول اللہ بہلا یہ یہودی قید کرے آپکو تو ہمکو کیونکر صبر آوے پس
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجکو رب میرے نے اس سے کہ ظلم کرون ذمی اور غیر ذمی پر پس جب دن
چڑہا تو کہا یہودی نے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور کہا آدہا مال میرا اللہ کے راہ مین تصدق ہے آگاہ ہو قسم
خدا کی نہین کیا مینے یہہ معاملہ آپکے ساتھ مگر اسلئے کہ دیکھون مین طرف تعریف آپکے جو توریت مین ہے یعنی فقط امتحان
کرتا تھا کہ آپکی تعریف جو توریت مین ہے آپمین بھی پائی جاتی ہے یا نہین کہ توریت مین یہہ ہے محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہہ اوسکی پیدائش
کی مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنی مدینہ مین اور ملک یعنے سلطنت اوسکی شام مین ہے یعنی غلبہ اسلام کا وہان بہت
ہوگا نہین ہوگا محمد بدگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین یعنی مانند بازاریونکی اور نہ بتکلف فحش گو اور بدگو اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور یہہ مال میرا موجود ہے پس حکم کیجئے اسمین ساتہ اوس چیز کی کہ حکم کرے تمکو اللہ تعالے اور تہا وہ یہودی بہت مالوالا
روایت کیا یہہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین ف اس سے یہہ معلوم ہوا کہ صبر کرنا اور نرمی و خوش خلاقی کرنی باعث مطلب پانے
کے ہے چونکہ حضرت نے صبر کیا اور نرمی و خوش خلاقی کے اوس یہودی کا دل موم ہوگیا اور راہ حق پر آگیا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ اللہ نرمی کرنیوالا دوست رکہتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی سے وہ چیز کہ نہین دیتا سختی سے اور وہ چیز کہ نہین دیتا سوا اوسکے
اور عطا بن یسار سے منقول ہے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہا مینے خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفت سے جو توریت مین ہے کہا اونہون نے ہان خبر دیتا ہون مین تجکو قسم خدا کے تحقیق وہ وصف کئے گئے
ہین توریت مین ساتہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ
یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّةَ
الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جاننا چاہئے کہ حسن خلق برتنا لوگون سے بہت اچھی چیز اور درجہ

صلحا سی اور باعث مقبولیت کا دارین مین ہی اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کی بہت ہین خلاصہ اونکا
یہہ ہی کہ حسن خلق سنوارنا اور اچہا کرنا باطن کا ہی اور وہ حاصل ہوتا ہی اچہی ہونی چار قوتونکیسی کہ وہ علم
اور غصہ اور شہوت اور عدل ہین اسلئی کہ جب قوۃ علم اچہی ہوگی تو حق کو باطل سی اور نیک کو بدسے سب چیز وغیر
امتیاز کریگا اور اچہا کرنا غصہ اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سی کری اور عدل اور میانہ روی سب
کامونمین موافق شریعت اور طریقت کی برتی تو البتہ جو فعل اور قول کہ اوس سی صادر ہونگی محمود اور موافق
شریعت اور طریقت اور مروت و عقل کے ہونگی اور یہی سب حسن خلق ہی اور بعضونّے باطن کی سنوارنیکی یون
تقریر کے ہے کہ باطن جب سنورتا ہی کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض اور کینہ اور عداوت اور
حب دنیا و غیر ذالک قلب سے دفع کری جیسا کہ سمجہا جاتا ہے امام غزالی رحمہ اللہ کی قول سی کہ اونہون نی کہا اگر کہے
تو کہ کیا علاج ہے شیطان کے دفع کرنیکا اور آیا کفایت کرتا ہے اسکے لئی ذکر اللہ اور کہنا انسان کا لاحول و لا
قوۃ الا باللہ تو جان لی کہ علاج اسکا یہہ ہی کہ بند کری راہین داخل ہونی شیطان کی اور پاک کری قلب کو
صفات بدسی اور نہین ہے آدمی مین کوئی صفت بد مگر کہ وہ ہتیار شیطان کا ہی اور راہ ہے داخل ہونی شیطان کی
جب اکہیڑی جاوینگی قلب سے جڑین ان صفات بد کی اور آوینگی قلب مین وسوسی شیطان کے تو اونکو دلمین ٹہیراؤ
نہین ہوگا اور روکیگا اونکو ذکر اللہ تعالےٰ کا اسلئے کہ حقیقت ذکر کے نہین ٹہیرتے ہے قلب مین مگر بعد آباد ہونی
دل کے ساتہہ تقوےٰ کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بدسی والا ہوتا ہے ذکر وسوسہ اوسکا نہین ہوتا ہی تسلط
اوسکو قلب پر پس نہین دفع ہوتا ہی اوس سی تسلط شیطان کا اور اسلئی فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
اِذَا مَسَّہُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا خاص کیا گیا یہہ یعنی دفع ہونا شیطان کی وسوسہ کا ذکر سے
ساتہہ تقوی اور متقی کی اور مثال شیطان کی مانند کتی بہوکی کے ہے کہ پاس آدمی تیری پس اگر نہو گی آگے
تیری گوشت روٹی بہاگ جاویگا تیری ڈرکانیسی پس نرا ڈرکانا دفع کردیگا اوسکو اور اگر ہو آگے تیری گوشت
اور ہو وہ بہوکا بلاشبہ وہ لوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع نہین کریگا اوسکو ڈرکانا پس جو قلب خالی ہو قوت
شیطان سی بہاگ جاویگا اوس سی تیری ذکر سی پس اوسپر شہوت جب غالب ہوگی قلب پر پڑیگی حقیقت ذکر کے
طرف خوشی قلب کے پس نہین ٹہیریگے اندر قلب کے پس نہیریگا شیطان اندر دل کی اور اوسپر قلوب متقیونکی جو خالی
نہین ہوی اور صفات بدسی پس وتمین راہ نہین پاتا ہے شیطان بسبب شہوات کی بلکہ بسبب خالی ہونے اونکے ذکر سے
بسبب غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہے تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکے قول اللہ تعالےٰ کا ہی فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰہِ اور تمام آیتین اور حدیثین جو وارد ہین ذکر مین آور کہا ابو ہریرہ نی کہ ملا شیطان مومن کا کافر کی
شیطان سی پس شیطان کافر کا چکنا چپڑا فربہ تہا لباس پہنی ہوی اور شیطان مومن کا دبلا پتلا اکہڑ بال
پریشان ننگا بدن سے پس کافر کے شیطان نی مومن کی شیطان سی کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی
کہ مین ایسی شخص کے ساتہہ ہون کہ جب کہاتا ہی بسم اللہ کہتا ہے مین بہوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہے
بسم اللہ کہتا ہے مین پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل ملتا ہے سر مین بسم اللہ کہتا ہے مین پریشان رہ جاتا
ہون اور جب کپڑا پہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی مین ننگا رہ جاتا ہون کافر کی شیطان نی کہا کہ مین تو ایسی شخص کے ساتہہ

ساتهه ہون کہ وہ کچهہ نہین کرتا ان چیزونمین سی کہ ذکر کیا تونی بس مین شریک ہوتا ہون اوسکی کہانی اور پہنی
اور لباس وغیرہ مین اور محمد بن وسع کہ بہت بزرگ ہین پڑہتی ہتی بعد نماز صبح کی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَلَّطْتَ
عَلَيْنَا عَدُوًّا بَصِيْرًا بِعُيُوْبِنَا يَرٰىنَا هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا نَرٰهُمْ اَللّٰهُمَّ فَاٰيِسْهُ
كَمَا اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِكَ وَبَاعِدْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهٗ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
پس ابلیس ایک آدمی کی صورت بن کر آیا ایک روز مسجد کی راہ مین اور کہا ای ابن وسع آیا پہچانتا ہی توجکو
کہا ابن وسع نی کہ کون ہی تو کہا اوسنی لعین ہون یعنی شیطان ہون جو سب لعنت کرتی ہین مجکو کہا
ابن وسع نی کہ کیا چاہتا ہی تو کہا ابلیس نی کہ یہہ چاہتا ہون کہ نہ سکہاوی تو یہہ اعوذ کسیکو کہا ابن وسع نی کہ والله
نہین منع کرونگا مین اوس شخص کو کہ پڑہے اسکو پس کر اب جو چاہی تو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین چلتا ہے شیطان اوس راہ مین کہ چلتا ہے عمر اوسمین اور یہہ اسلئی تہا کہ دل اونکا پاک تہا شیطان کی
دخل سے اور اوسکے قوت سی کہ وہ شہوت ہین پس جب طمع کریتو سمجہین کہ دفع ہو بجبی شیطان نری ذکر سے
جیسا کہ دفع ہوا عمر رضی سی تو یہہ محال ہی اور ہوویگا تو مانند اوس شخص کے کہ طمع کری دوا کو پیٹ مین پہلی پرہیز
کرنیکے اور معدہ بہرا ہو غلیظ کہانونسی کہ نفع دی مجکو وہ دوا جیسکہ نفع دیا اوسکو کہ پی دوا بعد پرہیز کرنیکے اور
خالی ہونی معدیکی پس ذکر اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو شہوات سی پس جب اوترے گا
ذکر اللہ اوس دلمین کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سی دفع ہوگا اوس سی شیطان جیسکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوترنے سے
دوا کیسی اوس معدیمین کہ خالی ہو کہانونسی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ
اور علاج حاصل کرنے اس صفت خیر یعنی حسن خلق کا یہہ ہی کہ جو کچهہ کہ اقوال و افعال اور اخلاق بد ہون
اور نفس اونکی کرنیکا حکم کری تو خلاف اوسکے عمل مین لاوے ہوتی ہوتی سب اخلاق اوسکی پسندیدہ اور
عادت ہو جائینگے اور طور علاج اسکا یہہ ہے کہ جو لوگ خلق حسن رکہتی ہین کہ وہ مقرب اور طالب مولی ہین اونکی
صحبت مین بہت رہی ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اور سنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئین
ملحوظ رکہی اور اوپر عمل کری کہ اصل سبکے یہہ ہی اور آنحضرت علیہ السلام کی سیرت ملحوظ رکہنی کی لئی ایک یہہ
حدیث جامع ہی کافی ہی ابو سعید خدری رضی روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانور کو گہاس
دیتی اور شتر کو باندہتی اور گہر کو جہاڑتے اور بکری کو دوہتی اور اپنا جوتا گانٹہ لیتی اور کپڑیکو پیوند کرتی اور اپنے
خادم کے ساتهہ کہانا کہاتی اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتهہ سی آتا پیسنے یا اوسکی مدد کرتی اور بازار سے
جو کچهہ خریدتی اپنے چادر مین گہر مین لاتی اور درویش اور تونگر اور بزرگ اور خورد سی پہل ساتهہ سلام کی کرتے
اور مصافحہ کرتی اور درمیان آزاد اور غلام اور سیاہ و سفید کی فرق نکرتی اور کپڑی رات دن کی ایک ہی رکہتے
اور جو عاجز اور خاک آلودہ کہ اونکی دعوت کرتا تشریف لیجاتی اور جو کچهہ آگی لی آتا اگرچہ تہوڑا ہوتا حقیر نجانتے
اور کہانا شب کا صبح تک نہ رکہتے اور نہ کہانا صبح کا شام تک رکہتی نیک خو کریم طبع نیک معاش کشادہ لب بی خندہ
اور غمگین بے ترش روی اور متواضع بی مذلت اور باہیبت بی سختی اور سخی بی اسراف ہتی اور سبپو مہربان رحیم اور نیکدل رہتے

اور ہمیشہ سر جھکائی رکھتی یعنی ازراہ عاجزی اور تواضع کی اور کسی شخص سی اور کسی چیز کی توقع اور طمع نرکھتی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابداً ابداً انتہی پس جو کوئی سعادت دوجہانی چاہی اسکے پیروی کری اور حقوق لوگونکی موافق شرع
اور طریقت کی ضائع نکری اور مجمل حقوق تمام خلائق کی آنمین یہہ ہین کہ کسی مسلمان کو خواہ زندہ ہو خواہ
مردہ حقیر نجانی اور دنیا کو دین پر مقدم نرکہے اور بے تجربہ کی ہر ایک پر اعتماد نکری او احتیاج اپنی حتی الامکان
کسیکے آگے نہ لیجاوی اور حاجتین اونکی جہان تک ہوسکی روا کری اور ظن بد کسی پر نہ لیجاوی اور قول اور فعل
مومن کو جب تک ہوسکی حمل تاویل نیک پر کری اور اگر کوئی کچھہ نہ دیوی تو دشمن اوسکا نہ ہو جاوے اور لوگونکی ایذا کا
متحمل رہے اور دزپی بدلہ لینی پر نہ لے اور ونکی نہوا ور اگر صبر نہوسکی تو بدلہ برابر لی اور آپ ایذا کسیکو نہ پہنچاوی اور
اکثر ونکی صحبت سی دور رہے اور سوای اہل علم اور صلاح کی صحبت نرکہی اور پیروی اور ونکی بہلائی مین کری
اور شر کو نادیدہ و شنودہ جانی اور برائی کی کرنیوالونکو نرمی سی منع کری اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر نہوا ور ٹہٹہے
اور خوش طبعی سی دور رہے اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کری کہ افراط سب جگہہ بری ہی اور چاہئی کہ باوقار
بنے تکبر نہ ہے اور متواضع بی ذلت اور فحش اور غیبت اور مانند انکیکو خو نکری اور زیاد گوئی سی دور رہے اور سوای سخن
مفید دین یا دنیا کی کسی سی نکہی اور عیوب لوگونکی پوشیدہ کہی اور تلاش کرنیوالا اپنی عیبونکا ہو کر اونکی دفع کرنے مین
کوشش کری اور کسیکو ہاتہہ و زبان سی ایذا نہ پہنچاوی مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرور ہے اور صحبت اہل دنیا اور اہل
معاصی سی پرہیز کری اور خلائق کی واہیات باتین نہ سنی اور اپنے سے کم رتبہ پر نظر کر کر ہر حال مین صابر و شاکر
اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کر کر مشوش اور حاسد نہوا اور خیر خواہ خلائق کا رہے اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر سے عند القدرت باز نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اوس صورت مین اجازت
ولی اوس امر سی اور اوس شخص سے کافی ہے ۵ عزیزی بحر مشکوۃ شرح طریقہ محمدی اور حضرت کی خلق کو
جو بڑا فرمایا اسلیئے کہ دونون جہان سی غرض نرکہی اور بہروسا کیا اونکی خالق پر ۵ ملا اور تفسیر مدارک
مین اس آیۃ کریمہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ کوئی مخلوق مین سی تعریف حضرت کی نہین کرسکتا بسبب متخلق ہونے
حضرت کی اخلاق خدا تعالی پر اسی سبب سے آپ کفار کی ایذا کی متحمل ہوتے تہے کہ کوئی بشر ویسا متحمل نہوسکی اور
آپ صبر کرتے تہے اللہ تعالی کی مدد سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور امام رازی
کہتے ہین کہ خلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوسپر اچہے افعال کرنے سہل ہوتے ہین اور کرنا اچھی افعال کا
اور چیز ہے اور اونکا سہل ہونا اور چیز ہے پس وہ حالت کہ باعتبار اوسکے حاصل ہو یہہ سہولت اوسکو خلق کہتے ہین
اور خلق اسکا نام رکہا بسبب راسخ و ثابت ہونی اوسکیکے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کی کہ مجبول ہوتا ہی اوسپر
انسان اگرچہ محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونی مین طرف بہت مجاہدہ اور ریاضت کی اور اسیلیے کہا ہی علمانے
کہ خلق بدل جاتا ہے بسبب مصاحبت اور معاملہ کی کہ خلق اچہا برا ہو جاتا ہی اور برا اچہا بحسب حال مصاحبونکی
اور عمل کرینگے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ
اور فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْهَوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور اسی سبب سے ہے مصاحبت نیکون کی اچہی کہ حکم ہی اوسکی حاصل
کرنیکا اور مصاحبت بدون کی بری اور ممنوع اور ایسے ہی بدل جاتا ہی خلق کوشش کرنیسی اوسکی بہ سبب اسمین آسیبی ارواح کی

طبیبون نے تالیف کین ہین کتابین علم اخلاق مین واسطی بیان کرنی اون چیزون کی کہ باعث صحت روحانی کی ہین اور اون چیزونکی کہ مرض روحانی ہین جیسیکہ بدن کی طبیبون نی کتابین علم ابدان مین لکہی ہین واسطی بیان سبب ہر مرض کی اور اوسکی علاج کی اور منفرد بیان فرمایا خلق کو اور صفت لائی اوسکی عظیم جیسیکہ صفت لائی قرآن کی عظیم تاکہ آگاہ کرین اسپر کہ آنحضرت علیہ السلام کا خلق جامع تہا واسطی تمام اچہی خلقونکی کہ جمع تہا اوسمین شکر نوح کا اور خلت ابراہیم کی اور خلاص موسی اور صدق وعدہ اسمٰعیل اور صبر ایوب اور عذر داود کا اور تواضع سلیمان اور عیسی علیہم السلام کی وغیرہا اخلاق تمام انبیا علیہم السلام کی جیسیکہ کہا بعض عارفین نی

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيلَةٌ وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ اور ایسہی جامع ہی اسکو قول عائشہ رض کا کہ جب اونسی پوچہا خلق آنحضرت علیہ السلام کا تو اونہونے کہا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ یعنی جو اچہی اخلاق قرآن مین ہین آنحضرت صلعم اونپر عمل کرتے تہے اور جو ممنوعات قرآنمین ہین اونسی بچتی تہی اور محمد حکیم ترمذی نی کہا کہ کوئی خلق بزرگتر حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام کی خلق سی نتہا کہ اپنے خواہش سی دست بردار ہوا اور اپنی تئین بالکل سپرد خداتعالی کی کیا اور امام قشیری نی کہا کہ نہ آنحضرت کسی بلا کے منحرف ہوی اور نہ عطا سی منحرف اور کہا کہ آنحضرت صلعم کو کوئی مقصود و مقصد سوا ے خداتعالی کی نتہا اور کہا بعضے بزرگون نی کہ جو کوئی چاہی یہہ دیکہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ان لوگونمین سی کہ نتہی حضرت کی زمانہ مین بس چاہیے کہ دیکہی قرآن کو نہین فرق ہی قرآن کی دیکہنے مین اور آنحضرت کی دیکہنی مین یعنی سراسر متصف تہی حضرت باوصاف قرآن تو جسنی قرآن کو دیکہا گویا حضرت کو دیکہا اور بعض نے کہا کہ جو کوئی چاہے دیکہنا رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے سنت پر خصوصا اوس جگہہ کہ مٹ گئی ہو سنت وہان اسلیے کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکی وہ حیات اونکی سنت کی ہے اور جسنی چلایا سنت کو بس گویا کہ جلایا ہے سلف لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت کیسے یہہ تہا کہ جو فرمایا صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَأَحْسِنْ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ اسلیے کہ آنحضرت علیہ السلام امت کو اوسیکا حکم کرتے تہے جسپر آپ بہی عمل کرتے تہے اور حضرت علی رض سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَإِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ فِي الْجَنَّةِ لَا مَحَالَةَ وَإِيَّاكُمْ وَسُوءَ الْخُلُقِ فَإِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ فِي النَّارِ تمام ہوا مضمون روح البیان کا اور شرح طریقہ محمدیہ مین لکہا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام اصل خلقت مین مخلوق و مجبول تہی اخلاق نیک پر بسبب ریاضت کی کچہہ اخلاق حسنہ حاصل نہین ہوا تہا بلکہ محض عطاء الہی سی تہا اور اسلیے ہمیشہ روشن تہی انوار معارف کی آپکی قلب مبارک مین یہانتک کہ پہنچی نہایت اعلی رتبہ کو اور اصل ان خصلتون حمیدہ کی کمال عقل کا تہا اسلیے کہ عقل ہے سی فضیلتین حاصل ہوتی ہین اور بری باتون سی آدمی بچتا ہے کہا وہب بن منبہ نی کہ پڑہا مینی اکہتر کتابونمین کہ اللہ تعالی نے نہین دی ہی تمام آدمیونکو ابتدا دنیا سی انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صلعم کو سب سی زیادہ عقل کامل عطا ہوئی تہی اور عوارف المعارف مین لکہا ہی کہ عقل کی سو جز وہین ننانوین جزو تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوی ہین اور ایک جزو تمام مومنونکو بس اسلیے عقل العقلا کی پیروی کرنی چاہیے اونکی افعال اور اقوال اور سیرت و خلاق وغیرہا مین کہ کچہہ بیان اونکا یہہ ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاپوش

اپنی ہاتھہ سے اور کپڑے مین پیوند لگاتی اور اپنے گھر کا کام کرلیتی اور کاٹتی گوشت گھر لوگونکی ساتھہ اور انکھہ اپنے کسیکے سامنی
نکرتے یعنے بسبب حیا کی اور قبول کرتے دعوت آزاد اور غلام کی اور قبول کرتے تحفہ بھیجا ہوا کسیکا اگرچہ وہ گھونٹ
دودہ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلہ مین اوسکی آپ بھی کچھہ دیتی اور کہاتی اوس ہدیہ کو اور نہ کہاتی صدقہ کو
اور پتھر باندہتے اپنے پیٹ پر بسبب بھوک کی اور کہاتی جو کچھہ حاضر ہوتا اور نہ پھیرتے جو کچھہ پاتی اور نہ پرہیز کرتی
حلال کہانیسے اور اگر کہاتی بھونا گوشت تو کہالیتی اور اگر پاتی روٹی گیہون یا جو کی کہالیتی اور اگر پاتی حلوا
یعنے شیرینی یا شہد تو کہالیتی اور اگر پاتی فقط دودہ بغیر روٹی کے تو اوسپر اکتفا کرتی اور اگر پاتی تربوز یا کہجور
تازہ اوسکو کہالیتی اور نہین کہاتے تکیہ لگاکر اور نہین کہایا اپنے سیر ہوکر گیہونکی روٹی سے تین دن پی در پی یہانتک
کہ وفات پائی اور کہا عائشہ رضی کہ نہین سیر ہوگئے گھر کی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی روٹی سی دو دن پی
در پی یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ گذری ابوہریرہ ایک قوم پر کہ
اونکی آگی رکہی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونہون نے انکو پس انکار کیا اونہون نی کہانیسی اور کہا کہ نکلی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین پیٹ بہری آپ جو کی روٹی سی آہتی اور یہہ بات بسبب ایثار کی تھی کہ اور کو کہلا دیتے
اور آپ نکہاتی نہ بسبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متواضع تھے سب لوگونمین اور بڑی سکینت و وقار
رکہتی تھی بغیر تکبر کی نہین ہولے لاتی آپکو کوئی چیز امور دنیا مین سی اور پہنتی آپ جو کچھہ پاتی کبھی کملی چہوٹی سی
کبھی چادر حبرہ یمانیہ اور کبھی جبہ صوف کا پہنتے غرض جو کچھہ مباح کپڑا پاتی پہنتی اور حباب حضرت کی چاندیکی تھے
پہنتے اوسکو دائین چھنگلیا مین یا بائین مین اور سوار کرتے پیچھے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتی اوس
سواری پر کہ میسر ہوتی کبھی گھوڑی پر کبھی اونٹ پر کبھی خچر پر کبھی حمار پر اور کبھی چلتی پیادہ پا ننگی پاؤن
بغیر عمامہ اور چادر اور ٹوپے کے یعنے بیان جواز کی لئی اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتی سوای بات حق کی اور ہنستے
حضرت بغیر ٹھٹھے مارنیکی اور دیکھتے لعب یعنی کہیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل کے
ساتھہ اور تھین حضرت کی لئی اونٹنیان او رغنم یعنے بکریان اور دنبیان قوت حاصل کرتے اونسی اپنی لیی اور
اپنے اہل کے لیے اور تھے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈھونڈتے اونپر کہانی اور پہننی مین اور تشریف
لیجاتی آپ اپنے اصحاب کے باغونمین اور حقیر نجانتی کسی فقیر کو بسبب فقر اوسکے اور نہ ڈرتے کسی پادشاہ سی بسبب
سلطنت اوسکے بلاتی ہر ایک کو طرف دین خدا کی ایک طرح کا بلانا اور جسوقت ملتی کسی سی اپنی اصحاب مین سے
تو پہل کرتے اوس سے ساتھہ مصافحہ کے پھر پکڑتے ہاتھہ اوسکا پس تشبیک کرتی اوس سی یعنی اپنی اونگلیان اوسکی
انگلیونمین داخل کرتے پھر اچھے طرح پہنچتے ہاتھہ کو اور نہین بیٹھتا تہا کوئی پاس حضرت کی اسحالت مین کہ آپ نماز
پڑہتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنے اور متوجہ ہو بیٹھتے اوسکی طرف پھر فرماتی کہ تجکو کچھہ حاجت ہی پھر
جب فارغ ہوتی اوسکے حاجت روائی سی تو پھر نماز پڑہنے لگتے اور تہا اکثر بیٹھنا آپکا اسطرح کہ کھڑی کرتے دونون پنڈلیان
اپنے اور تہامتے انکو دونون ہاتھہ سی گھیر کر مشابہ حبوہ کے اور نہین پہچانی جاتی آنحضرت کی جگہہ بیٹھنے کی جگہہ
بیٹھنے اصحاب اونکیسے یعنے ممتاز نہین ہوتی تھی حضرت کی بیٹھنے کی جگہہ اونکی یاد اونکی بیٹھنے کے جگہہ سی اسلیے
کہ جہان جگہہ پاتی مجلس مین وہین بیٹھ جاتی اور مانند متکبرون کی مسند تکیہ لگاکر جگہہ خاص مین نہ بیٹھتے اور اکثر بیٹھتے

۱ تا زین ... اور نشانات ... اور یعضون
۲ ... ہیں ... وغیرہ کا
معلوم ہوا ... اور ... ۱۲
... حلوا ... بیان کا حلوا ۱۲
... بیان ... اللہ صلی ... وسلم
۳ ... کروا ...
۴ ... کیا ... ۱۲
... ہوا ۱۲ ... ۱۲
... وغیرہ ...
۵ ... ہین
... کہ کون ... جادو
... بیان جواز ... ۱۲
۶ ... دونون رانین
... کہرے ...
۷ ... ۱۲
... اور نواب ... کا
... ذکر ... ۱۲

اُنکا رو بقبلہ تھا سلئی کہ فرمایا حضرت ؐ نی خَیرُ المَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہِ القِبْلَۃُ اور جب سکوت کرتی حضرت تو کلام
خاص ہمنشین اُنکی اور نہین جہگڑتے تہے صحابہ حضرت کے پاس حدیث مین یعنی جو آپ فرماتی وہ قبول کرتی چون وچرا
نکرتے اور نہین کہاتے تہے آپ گرم کہانا اور فرماتی کہ یہہ برکت والا نہین ہی اور بلا شبہ اللہ تعالی نی نہین حکم کیا
ہمکو آگ کی کہانیکا پس ٹہنڈا کر دا وسکو اور کہاتے تہے آپ اپنی آگیسے یعنی نہ لوگونکی آگیسے اور کہاتی آپ تین انگلی
یعنی اونگوٹہی اور اوسکی پاس کی دو انگلیوں سی تاکہ نوالہ چہوٹا لیا جاوی اور کبھی چوتہی اونگلی بہی لگا لیتی اور نہین
کہاتی دو او نگلیوں سی اور فرماتی کہ یہہ کہانا شیطان کا ہی اور کہانیکی بعد او نگلیان چاٹتی اور باسن کو بہی خوب
صاف کرتی اور حضرت جب بیٹہتے لوگونکی ساتہہ اگر وہ کلام کرتے آخرۃ کا آپ بہی اونکی ساتہہ وہی ذکر کرتی
اور اگر ذکر کرتے کہانی یا پینی کا آپ بہی اونکی ساتہہ وہی ذکر کرتی اور اگر ذکر کرتے امر دنیا کا تو آپ بہی وہی ذکر
کرتے بسبب رفاقت اور تواضع کی ساتہہ اونکی پہر اوٹہتی اونکی پاس سے اور صحابہ کبھی شعر پڑہتی آپکی سامنی یعنی خوب
مضمون توحید وغیرہ کی اور ذکر کرتے بعضے چیز ونکا امر جاہلیت سی یعنی قبایح اور حماقت کفر کی حالت کے
بیان کرتے اور ہنستے پس حضرت بہی مسکراتی جب وہ ہنستی اور منع کرتی حضرت صحابہ کو مگر حرام سی اور افعال
اور احوال حضرت کی تفصیل سے احیاء العلوم مین مذکور ہین اور کتاب مسامرت مین شیخ محی الدین رحمہم اللہ نے
ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رذالی لوگونکا ذکر نہین ہوتا تہا اور توقیر کرتی حضرت ہر قوم کی
کریم یعنی رئیس اور بزرگ کی اور حاکم کرتے اوسکو انپر اور ڈرتے لوگونکو اوسی بغیر بد خلاقی اور تیوری چڑہانی کی
کیسے اور خبر گیری کرتی حضرت اپنے صحابکے اور پوچہتی لوگونسی کہ کیا اونکی پاس ہی یعنی خرچ اور اچھا کہتے
اچھے کو اور توقیر کرتے اوسکے اور برا کہتے برےکو اور حقیر جانتی اوسکو اور جامع صغیر سیوطی مین ہی کَانَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَغَدّٰی لَمْ یَتَعَشَّ وَاِذَا تَعَشّٰی لَمْ یَتَغَدَّ اور اوٹہاتی حضرت پانی زمزم کا اور بات اس طرح کرتے تہی حتی
کہ اگر کوئی گننا چاہتا تو گن لیتا اوسکو یعنی لفظ لفظ جدی اور واضح ہوتی جلد جلد بات نکرتی اور حضرت کو پسند تہہ
دیکہنا سبزی اور پانی جاری کا اور تفصیل اسکی کتب شمایل نبویہ اور اخلاق محمدیہ مین ہے تمام ہوا مضمون شرح طریقہ محمدیہ کا
اور تنبیہ المغترین مین عبد الوہاب شعرانی نی لکہا ہی کہ جمع کین یحیی ابن معاذ نی کچہہ صفتین مومنونکی کہ
مومن مین یہہ صفتین حاصل ہون تو مومن کامل ہو بہت حیا والا ایذا نہ دینی والا کثیر الخیر مفسد نہو سچا
کثیر العبادت راہ حق سی نہ ڈگنی والا قلیل الفضول یعنی زاید حاجت سی کلام اور کام نکرتا ہو نانی دار دوستی
بہت سلوک کرنے والا اور ملاپ رکہنی والا یعنی نانی دار دون سے وقار رکہنی والا بڑا صبر اور توکل کرتی والا
بہت رضی اللہ تعالی سی جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گذار بردبار رفوق یعنی رفاقت کرنیوالا بہائی مسلمان
بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنیوالا لعنت نکرنی والا نہ بدکہا کرنے والا عیب نکرنے والا چغلی نکہانی والا
غیبت نکرنے والا نہ جلد باز نہ حسد کرنے والا کینہ اور بغض نرکہتی والا عجب نکرنی والا کہ اچہی کام کری تو او
کہ ہیچو ما دیگری نیست رغبت نرکہنی والا دنیا مین نہ طویل الامل کہ بڑی آرزو رکہتا ہو زندگانی دنیا اور
مال کی نہ بہت سونی والا اور غافل نریا کار کہ لوگونکی دکہانی کو عبادت کری نہ منافق نہ بخیل بشاش
بشاش اور نہ جاسوسی کرنیوالا اور نہ حساس یعنی ٹوہ لینی والا آنکہہ اور کان سی محبت رکہنی والا اللہ بغض کہنا

مجلسونکے رو بقبلہ ہے ۱۲ ۔ سے یعنی بہترین
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ باسن دعا دیتا ہے باسن صاف
کرنیوالیکو کہ آزاد کرے تجھکو اللہ آگ جہنم سی
جیسکہ آزاد کیا تو نے مجھکو شیطان سی
یعنی کہانا جو باسن مین رہتا تو شیطان
کہاتا اب تو نے بچایا مجھکو اوس سے اور یہہ
۔۔ ہے کہ عادت متکبرونکی ہے کہ بچہ
کہانا چہوڑ دینا تکبر کے راہ سی اونکی
خلاف کرنا چاہیے اور ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ جس نے کہایا پیالہ مین
پہر چاٹا پیالہ کو بخشش مانگتا ہے اوسکی
واسطے پیالہ رواہ الترمذی ۱۲ منہ

سدزاد اوسکا تقوی ہو یعنی توشہ راہ آخرت کا تقوی ہوا اور ہمت اوسکی عقبی ہوا اور ہمنشین اوسکا ذکر خدا ہوا اور حبیب اوسکا مولی اوسکا ہوا اور سعی و کوشش اوسکے آخرت کی لئی ہو نہ تکبر و غصہ کرنیوالا مستقیم سنت وجماعت پر اور ذکر کہی مانند انکی تین سو صفا ہتی اور رباعی سید ابو الخیر رحمۃ اللہ کی ہی کہ بڑی اولیاء اللہ سے ہین خوب جامع ہے اس بابمین ہے خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔ دہ چیز برون کن از درون سینہ حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ۔ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۔ ولہ ایضاً منہ رحمۃ اللہ ہے خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔ نہ چیز بنفس خویش فرمان تعلیم ۔ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ۔ تفویض و توکل و رضا و تسلیم ۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھمین پس نہین ضرر ہے تجکو فوت ہونے دنیا کیسے محافظت امانت کی اور سچ بات اور حسن خلیقہ یعنی نیک طبیعت و نیک خلقی اور پرہیزگاری کہانے مین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زرین صحابی کو کہ کیا نہ بتاؤن تجکو مدار اس کام یعنی دین کا وہ جو پہنچی تو بسبب اوسکے دنیا و آخرت اور بہلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والونکی یعنی ذکر کے لئے اور جب تنہا ہووی تو پس ہلا زبان اپنے کو جسقدر طاقت رکہے تو ذکر خدا کی اور دوستی کر اللہ کے راہ مین اور دشمنی کر اللہ کے راہ مین اے ابو رزین کیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنی گہر سی اپنے بہائی مسلمان کے ملاقات کے لئے پیچہے پیچہے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کے کرتے ہین اوسکے لئے اور کہتے ہین ای رب ہمارے اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْكَ فَصِلْہُ یعنے تحقیق یہہ ملتا ہے تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنے رحمت سے پس اگر طاقت رکہی یہ کہ مشقت مین ڈالی اپنی بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکی توکر اور فرمایا آنحضرت نی ایکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْیُوا مِنَ اللہِ حَقَّ الْحَیَاءِ یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا صحابہ نی کہ بلاشبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہے خدا کا فرمایا آنحضرت نی نہین ہے یہ یعنی نہین ہے حق حیا کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوی حیا کری اللہ سے حق حیا کرنیکا تو چاہیے کہ محفوظ رکہی سر کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہے سر نے اور چاہی کہ محفوظ رکہی پیٹ کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا پیٹ نی اور چاہی کہ یاد کری موت کو اور کہنہ اور پوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوی چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوی کری یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین نہووی ایک بہی اونمین سی کتا بہتر ہے اوس سے پرہیزگاری کہ باز رکہی اوسکو خدا عز و جل کے حرام چیزونسی یا حلم کہ دفع کری بسبب اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق کہ زندگانی کرے بسبب اوسکے لوگونمین یہ روایت جامع صغیر مین ہے اور باقی اوپر کی مشکوۃ مین اور جبکہ کمال جنون کا بیچ حق آنحضرت علیہ السلام کی باوجود دیکہنے ان اعمال خیر اور ہدایت کلیہ کی کہ سبب اجر اور ثواب غیر منقطع کا ہے اور باوصف مطلع ہونیکی اس اخلاق کریمہ پر کہ دلالت اوپر کمال عقل کی رکہتا ہی صریح الفساد اور ظاہر البطلان ہوا اب فرماتی ہین فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ پس دیکہیگا تو اور وہ بہی دیکہینگے کہ کسکو تم مین سے ہی دیوانگی ہی ۞ فائدہ ۞ سو اب تو بہی دیکہہ لیگا اور وہ بہی دیکہہ لینگے کون ہی کہ بچل رہا ہے ۞ موضح ۞ تفسیر یعنے پس عنقریب دیکہیگا تو اور یہہ بہی دیکہینگے جسوقت کہ دنیا مین آثار ہدایت اور جاذبہ اخلاق کریمہ تیری کے انکو بر سر راہ لاوینگی اور کمال تیرا انکی نظر مین ظاہر کرینگے اور بعد مرنیکے

کہ پردہ روی کا سی اوٹہا دینگی اور مرتبہ ہر ایک کی عقل و دانش کا ہویدا ہوگا کہ کسکو جنون اور مفتونی ہی آیا تجکو یا کہ
اسرار خفیہ عالم ملک و ملکوت کو بیچ ضمن جوامع الکلم کے انکو تلقین دیتا ہی تو یا انکو ہی کہ حقیقت ذات اپنی سی اور شانیون
قدرت آلہی سی کہ انکی جانو نمین ظاہر ہین محجوب ہوکر مانند دیوانون کی پتہرون تراشیدہ اور لکڑیون ناتراشیدہ کے
پوجا مین مفتون رہے ہین ط عزیزی معنی یہہ ہین کہ جان لیگا تو اور یہہ روز قیامت کی جسوقت کہ ظاہر
و ممتاز ہوگا حق باطل سی اور کہا قاشانی نے کہ پس جان لیگا تو اور جان لینگے یہہ وقت اوٹہہ جانی پردیکی بسبب
موت کی اور کہا مقاتل نے کہ یہہ وعید ہی عذاب بدر کا اور سلمی کہا کاشفی نی اوسوقت کہ عذاب نازل ہوگا اونپر
معلوم ہوجاویگا کہ دیوانہ تو ہی یا یہہ ا ور یہہ اصح ترہے پس آمین وعدہ ہی رسول خدا علیہ السلام کی لئی ساتہہ
علیہ السلام اور اہل اسلام کی اور ساتہہ انتقام کے اعدا سی رکوع ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ بلاشبہ پروردگار تیرا خوب جانتا ہی وسکو کہ غلط کیا اوسکی راہ کو اور
یہہ ہے کہ خوب جانتا ہے راہ پائی ہوئونکو ط فتح تیرا رب وہی بہتر جانی جو بہکا اوسکی راہ سی اور وہی بہتر
جانتا ہے راہ پانیوالونکو ط موضح تفسیر یعنے پروردگار تیرا وہی ہی خوب جانتا اوسکو کہ مجنون مفتون
حقیقے ہے کہ عقل اوسکے بیچ پردون تہہ بتہ کی پوشیدہ ہولی حتی کہ گمراہ ہوا راہ خاوند اپنے کیسے اور جانور سی ہی بدتر ہوا
کہ اپنے خاوند کے گہر کے راہ پہچانتا ہے اور خوب جانتا ہے عاقلون صحیح العقل کو کہ اونکو تعبیر کیا جاتا ہی ساتہہ مہتدین
یعنے راہ یافتون کے کہ راہ اپنے خاوند کی پہچانے اور اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور چونکہ درمیان ان دونون فرقونکے فرق بعید تہا ہے
کہ اونسی ظاہر مین ہی بسبب حسن خلق اپنے کے موافقت نکرتو جیسیکہ باطن مین موافقت نہین رکہتا ہی تو
اسلیے کہ موافقت ظاہر کی اثر موافقت باطن کا ہے اور علامت اوسکی ط عزیزی جو بہکا اوسکے راہ سے
یعنے اللہ تعالے کے راہ سی کہ باعث ہی سعادت دارین کی اور سرگردان ہوا گمراہی کے جنگل مین اور متوجہ ہوا
طرف اوس چیز کی کہ پہنچاوی اوسکو شقاوۃ ابدیہ کی طرف اور یہہ وہی دیوانہ ہے کہ نہین فرق کرتا درمیان نفع اور
ضرر کی بلکہ گمان کرتا ہے ضرر کو نفع پس جیج دیتا ہے اور اختیار کرتا ہے اوسکو اور گمان کرتا ہی نفع کو ضرر پس
چہوڑ دیتا ہے اوسکو اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانیوالونکو کہ اوسکی راہ پاتے ہین اور پہنچتے ہین مطلوب کو اور بچتے
ہین ہر ممنوع سی اور وہی بڑی عاقل ہین پس بدلہ دیگا ہر ایک کو دونون فریق مین سی بحسب اوسکے کہ مستحق
ہوا اوسکا قسم عذاب و ثواب سی اور اس آیۃ مین آگاہ کرتا ہے اسپر کہ مجنون حقیقت مین عاصی ہے نہ مطیع اور
اشارہ ہی طرف اسکے کہ گمراہ راہ وصول سی طرف حضرت مولی کی بسبب محبت دنیا کی اور رغبت کے طرف شہوات دنیا کے
ہوتا ہے اور اشارہ ہی اسپر کہ راہ پانیوالا طرف راہ توحید کی بسبب عنایت ازلیہ کی اور ہدایۃ ابدیہ کی ہوتا ہی فَلَا
تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ پہر کہا نہ مان جہٹلانیوالونکا آرزو کی اونہون نی
کہ اگر نرمی کریتو تو وہ ہی نرمی کرین ط فتح مت کہا مان منکرونکا وہ چاہتی ہین کسی طرح ڈہیلا ہو تو
وہ ہی ڈہیلے ہون ف یعنی تو اونکی بتونکو بہلا کہہ تو وہ تیرے باتونکو پسند کرین ط موضح تفسیر یعنی
پس اطاعت نکر انکار کرنیوالونکی کہتی ہین کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور اسود بن یغوث اور اخنس بن شریق
آنحضرت علیہ السلام پاس آئے اور کہا کہ اگر خلط سوداوی موجب ان حرکات اور ان کلمات کا ہوتا ہی تو پس ہمکو اطلاع کر

کہ ہم برادری تیری ہین کچہہ علاج کرین تیرا اور اگر میل عیش و عشرت کا رکہتا ہی تو کہہ تا عورتین مرغوب اور لباس نفیس اور
طعام لذیذ اور اموال وافر تیری لئی مہیا کرین اور اگر ریاست اور جاہ چاہتا ہی تو ہم سب سردار تابعدار تیری ہین
مسند ریاست پر بیٹہہ اور حکم رانی کر کہ ہم سبو نمین بیچ حسب اور النسب اور عقل و دانش کی عمدہ اور زیادہ ہی تو حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ ان چیزونمین سی کچہہ مجکو منظور نہین ہی محض مجکو بندگی خدا کی اور فرمانبرداری اوسکی
منظور ہے اونہون نی کہا کہ اگر یہہ کام تجکو منظور ہے تو بسر و چشم لیکن ایک بات ہماری مان کہ ہمارے بتونکو برا نکہہ
اور لوگونکو اونکی عبادت سی منع نکر اور آپ عبادت خدا مین مشغول رہ ہم تجکو خدا کی عبادت سی منع نکرینگی اور تجہر
طعن نہین کرینگے یہہ آیتین نازل ہوئین اور ارشاد ہوا کہ بیچ برائی بیان کرنے بتونکی اور بیان قبح عبادت اونکی
ہرگز بات اونکی نہ سن وَدُّوا الخ یعنے دوست رکہتی ہین کہ کاشکے تہوڑا سا بیچ وضع اور آئین اپنے کے سست ہو دے تو
پس وہ تو خود سست و بی حمیت ہین اور غرض یہہ ہی کہ مرد حقانی کو صلاح مخالفون کی کہنی پر پروا نکرنے چاہیے
اور رضا جوئی اونکی منظور نرکہی کہ آخر کو یہہ امر دین کی سستے کی طرف لیجاتا ہے ہان مدارات اور حسن خلق ہر ایک سے
کرنا بہتر ہے لیکن اس شرط پر کہ اپنے وضع و آئین مین کچہہ فتور واقع نہو اور اپنے دین مین مساہلت پیدا نہو اور یہہ
ایک مقام ہے بہت مشکل بیچ امتیاز اور معرفت مداہنت اور مدارت کی اکثر لوگون نی اس مقام مین لغزش کہائی
ہے کہ بیچ تحسین خلق اور مائل کرنے دلونکے اور راضی کرنے خاطر ونکی اسقدر کوشش کے ہے کہ امور دینی مین مداہنت
صریح کرنے لگے اور بعضی راہ تعصب و حمیت دین مین اسقدر بڑہے کہ سخت گوئی اور بدخلقی کو عین عبادت سمجہا اور معرفت
راہ مستقیم کے موقوف ہے اوپر فرق کرنیکے درمیان مداہنت اور مدارات کی مدارت تو یہہ ہے کہ اپنے حقوق
در گذر کرے مانند تعظیم اور اکرام اور احسان کی ساتہ ہاتہہ اور زبان کی اور عیب پوشی اور خیر خواہی کی اور مداہنت سستے
کرنے ہے بیچ ایفا حقوق دین کی قسم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور قائم کرنے حدود سی اور بیان کرنے امر حق سے
بہر حال موافقت ساتہہ منکرونکے گو ظاہر مین ہو خلل دین مین ڈالتی ہے اور بیچ استحقاق اجر غیر ممنون کے خرابی
لاتی ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ اِذَا لَقِيْتَ الْفَاجِرَ فَالْقَهُ بِوَجْهٍ خَشِنٍ اور حقائق التنزیل مین
مذکور ہے کہ سہل بن عبد اللہ تستری فرماتی تہی کہ مَنْ صَحَّحَ اِيْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَاْنَسُ
اِلٰى مُبْتَدِعٍ وَّلَا يُجَالِسُهٗ وَلَا يُوَاكِلُهٗ وَلَا يُشَارِبُهٗ وَيُظْهِرُ لَهٗ مِنْ نَّفْسِهٖ الْعَدَاوَةَ
وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰى مُبْتَدِعٍ
نُزِعَ نُوْرُ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ یعنے مرد صحیح الایمان اور خالص التوحید کو چاہیے کہ بدعتیون کی ساتہہ انست نکرے
اور ہم مجلس اور ہم کاسہ اور ہم نوالہ نہو اور جو کوئی بدعتیونکے ساتہہ دوستی پیدا کری نور ایمان اور حلاوت ایمان اوس سی سلب
ہو جاتے ہے خصوصًا منجملہ منکرون سی جو کوئی کہ رذائل النفس اور بد اخلاق ہو اوسکی ساتہہ موافقت کرنی گو بسبب
ظاہر ہو موجب نقصان کمال حسن اخلاق کا ہے پس جسکو کہ حق تعالی اخلاق نیک پر ثابت رکہے اوسکو اونکی موافقت
احتراز ضرور ہے تا بسبب کثرت مزاولت اور مصاحبت اوس ذلیل النفس کے اسکے اخلاق مین قصور نپڑی جیسا کہ فرمایا
وَلَا تُطِعِ الخ ط عزیزی کہا بعضے علما نی کہ نہ موافقت کر تو مشرکون کی ظاہر مین جبکہ نہین موافق ہے
تو اونسی باطن مین ایسی کہ موافقت ظاہر کے اثر ہے موافقت باطن کے اور ایسیہی مخالفت کو سمجہنا چاہیے والا ہو نفاق

سریع الزوال اور کہا بعضی علمانی کہ مداہنت بیچنا دین کا ہی بدلے دنیا کے سے پس وہ سئیات سی ہی اور مدارت بیچنا دنیا کا ہے بدلی دین کی پس وہ حسنات سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ دہان نرمی کرنی اوس سی کہ نہین لائق ہی اوسکی لئے نرمی کرنے اور یہہ منافی نہین ہے امر مدارت کی جیسیکہ فرمایا علیہ السلام اُمِرْتُ بِمُدَارَاتِ النَّاسِ كَمَا اُمِرْتُ بِالتَّبْلِيْغِ کہا امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین کہ فرق درمیان مدارت اور مداہنت کی یہہ ہے کہ اگر چشم پوشی کر یتو واسطی سلامتی دین اپنے کے اور اس لئی کہ دیکھی تو اوسمین صلاح اپنے بہائی مسلمان کی چشم پوشی کر نمین تو وہ مدارات ہے اور اگر چشم پوشی کر یتو واسطے حظ نفس اپنے کے اور اپنے شہوت اور سلامتی جاہ کی لئی تو وہ مداہنت ہی کہا ابو درداء صحابی نے کہ ہم اظہار خوشی کرتے ہین بعضی لوگونکی مونہون پر اور دل ہمارے لعنت کرتے ہین اونپر اور یہہ ہی معنی مدارت کی ہین اور یہہ معاملہ اونکی ساتہہ ہوتا ہے کہ ڈرتا ہی اونکی شر سے **رکوع ۵** وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ○ اور فرمان برداری نکر ہر بہت قسم کہانیوالی حقیر کے ہر عیب کرنیوالیکی ہر چلنے والیکی ساتہہ سخن چینی کی **رکوع ۵ فتح** اور کہا نہ مان کسی قسم کہانیوالیکا بقدر طعنی دینا کے لیے پہرتا **۵ موضح**

تفسیر وَلَا تُطِعْ یعنی اور ہرگز اطاعت نکر منجملہ ان منکرون کے كُلَّ حَلَّافٍ یعنی ہر بہت قسم کہانیوالیکی کہ باتون خدا کے قسم کہاتا ہے اسلیے کہ بہت قسم کہانی دلیل رذالت نفس کے ہے دو وجہ کر اول یہہ کہ قدر بزرگی اور عظمت خاوند اپنے کے نہین جانتا ہے کہ اوسکے نام بزرگوار کو اس تبہ مین ذلیل کرتا ہے جب قدر اوسکی نجانی دلیل کم ذاتی کے ہوئی دوسرے یہہ کہ جو کوئی بہت قسم کہاتا ہے اکثر دروغگو ہوتا ہے اور دروغگوئی موجب کمال حقارت کی ہی لوگونکی نظر مین اور اس حقارت کو دیدہ و دانستہ ہر وقت اپنے اوپر گوارا کرنا دلیل ذلت نفس کے ہے اور یہان ایک اشکال قوی ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ اگر قسم بہت کہانا برے اور معیوب ہے تو کیون آنحضرت کی کلام مین بہت قسمین وقوع مین آئین کہ ہر بات مین وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ فرماتے تہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بہت قسم کہانی آنحضرت کی کلام مین کئی وجہ کر موجب یاد دہی رفعت اور قدر اونکے ہی اول یہہ کہ ہر کلام اپنے مین یاد الٰہی کو چہوڑتے نہتے اور یہہ علامت کمال محبت کے ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ دوسرے یہہ کہ ہر سخن اپنے کو ماننے کے بیچ ہاتہہ نے بجانیوالیکے سمجہتے تہے اور اسیلیے نفسی بیدہ مقام قسم مین لاتے اور یہہ معنی نہایت تصحیح عبودیت کی ہی تیسرے یہہ کہ جو مضمون کہ اوسپر قسم کہاتے تہے اکثر سبب اسکے کہ عقل و حواس عوام کیسے بالاتر ہوتا تہا محتاج تاکید کا ہوتا تہا پس بیچ لانے قسم کے تاکید اور دعوت الی اللہ حاصل ہوتی تہی اور اسیلیے بیچ امور دنیویہ کے آنحضرت کو اتفاق قسم کہانیکا نہین ہوا جو قسم کہ کہائی ہی بیچ باب احکام شرعیہ کے یا ڈرانیکے عذاب آخرت سے کہائے ہے بخلاف بہت قسم کہانیکے اور دنیا کہ اوسمین یہہ امور نہین پائے ہین اور بعضی علمانے لکہا ہے کہ وجہ بہت قسم کہانیکی آنحضرت کی کلام مین یہہ ہے کہ پہلے نبوت آپکے قسمون نا مشروع کو بہت رواج پایا تہا کہ باپون اور بیٹون اور آنکہہ اور کان اور بزرگون اور بتونکی قسمین کہاتے تہے آنحضرت عمداً کو ضرور پڑا کہ بار بار اپنے کلام قسمون مشروع کو استعمال کرین تا طریق قسم کہانیکو لوگ آپسے سیکہہ لیوین اور وہ قسمین نا مشروع اپنے چہوڑ دین اور تبلیغ قولی اس مقام مین کفایت نہین کرتے ہے اسلیے کہ قلع اور قمع عادات راسخہ کا ایکدفعہ بار کہنے سے میسر نہین ہوتا ہے حاصل یہہ کہ بہت قسم کہانی اوسکے معیوب ہے کہ موصوف بوصف مَّهِيْنٍ کے ہے ہو یعنی پست ہمت اور ذلیل الطبع کہ اپنے قسمونکو واسطے ثابت کرنے مطالب خسیسہ اور اغراض دنیہ کی صرف کرتا ہی اور نہین

سمجھتا کہ کس نام بزرگوار کو وسیلہ کس امر خسیس کا کرتا ہون بلکہ یہہ بہت قسم کہانا اوسکا دلیل رذالت نفس اور ذلت اوسکی کا ہے
اسلیے کہ عزیز قدر عزیز کے پہچانتا ہے اور رعایت ہر صاحب عزت کی کرتا ہے اور ذلیل ہر چیز کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے
اور ذلیل سمجھتا ہی اور ہر چند سطرح کا رذیل النفس کہ رعایت عزت نام خدا کی نہین کرتا ہے جو کوئی ہو قابل احتراز
اور لائق کنارہ کشی کے ہے لیکن اکثر مفسرین نی کہا ہی کہ مراد یہان اشارہ اوپر حال ولید بن مغیرہ کی ہی کہ مرد
مالدار اور کثیر الاولاد تہا چنانچہ تہوڑی سی تفصیل اوسکی مال اور اولاد کی تفسیر سورہ مدثر مین مذکور ہے اور باوجودیکہ یہہ تمام
رذالت نفس کے رکہتا تہا اور عزت نام پروردگار اپنے کے رعایت نہین کرتا تہا کاشکے اسے اپنے رذالت پر اکتفا کرتا
با وصف اس رذالت کی یہہ وصف بد بہی رکہتا تہا کہ هَمَّازٍ یعنے طعن کرنیوالا اور برا کہنی والا خلق کا ہے کہ پیٹہہ پیچہے اور
سامنی بہی لوگون سی ساتہہ طعن و تعریض کی پیش آتا اور ہر کسے کے نسب اور حسب اور اخلاق اور عادتون مین قدح
کرتا ہے بس گویا کتا ہے کٹ کہنا کہ لوگ اوسکے صورت سے بیزار ہوتی ہین اور یہہ ہے دلیل کمال رذالت نفس اوسکی کے ہے اسلیے
کہ جو کوئی پاس آبرو اور ننگ کی نہین کرتا ہے اول آبرو اپنے کہوتا ہی پس حقیقت مین پاس اپنے آبرو کا نہین کرتا ہی اور
طرفہ یہہ ہے کہ بیچ آبروریزی لوگون کے طعن تشنیع پر اکتفا نہین کرتا ہی بلکہ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ یعنے اپنے پاؤن سی چلنی والا ہی
واسطی چغلخوری کے کہ ایک کے بات دوسرے کو پہنچاتا ہی تا اونمین کدورت ڈلوا دی اور اونمین ایک دوسرے کے آبروریزی
کرین اور آپ بہی اس حرکت مین خفیف ورسوا ہوئے کہ چغلخوری عاقلون نزدیک موجب کمال حقارت کے
ہے **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد یہہ ہے وہ اذیت کہ
اوس سے بیچ تذلیل خالق خلق اور ہتک حرمت اور آبروریزی لوگون کی ظہور مین آتی ہی اور جو اذیت کہ
بیچ تلف کرنے اموال اور حقوق اور فوائد دین اور دنیا کی اوس سے ظہور مین آتے ہے یہہ ہی کہ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ عربی
خلاف بہت قسم کہانیوالا حق اور باطل مین بسبب جانے اوسکے حرمت قسم کی اور نہ پروا کرنے اوسکے
قسم ٹوٹنی سے بسبب بد عقادی اپنے کے اور اس وصف بد کو پہلے بیان فرمایا تمام اوصاف بد پر جو نقصان
طاعت کے اسلیے کہ اسکو بہت دخل ہے منع مین کہا کشاف مین کہ کفایت کرتے ہے یہہ آیت منع ہونی مین اوسکی
لیے کہ عادت ڈالے قسم کہانیکے اور مانند اسکے ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ انتہے اور
دخل ہے اسمین قسم غیر خدا کی کہ وہ کبیرہ گناہ ہی مَّهِينٍ حقیر عقل وتدبیر والا اسلیے کہ وہ نہین پہچانتا ہی عظمت
اللہ کے اور اسلیے جرات کرتا ہے بہت قسم کہانی پر اور جائز ہے کہ مراد ہو اس سے کذاب یعنی بڑا جہوٹا اسلیے کہ وہ
حقیر ہوتا ہے لوگون کے نزدیک هَمَّازٍ بہت عیب اور طعن کرنیوالا لوگونکو پیٹہہ پیچہے یا طعنہ دینی والا روبرو اور حدیث مین
آیا ہے لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ طَعَّانًا وَّلَا لَعَّانًا اور اور حدیث مین آیا ہے طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهٗ عَيْبُهٗ عن عیوب الناس
یعنے جو کوئی دیکہتا ہے اپنے نفس کے عیب کے طرف ہوتا ہے یہہ مانع اوسکو نظر کرنیسے طرف عیب غیر اپنے کے اور اس
یہہ نہین سمجہا جاتا ہی کہ گناہ گار کو گناہ سی نہ منع کری اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نی حکم فرمایا ہے بری باتون کی
منع کرنیکا ہان اپنے کو اچہا اور اپنے غیر کو حقیر نجانی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قطعا یہہ برا ہے اسلیے کہ وہے جانتا ہے
حال ہر ایک کی باطنون کا مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ نقل کرنیوالا بات کا ایک کے طرف سی دوسرے کو بطور چغلخوری اور فساد ڈلوانیکے
اسمین یہہ ہے گناہ کبیرہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ یعنے نہین داخل ہوگا جنت مین چغلخور

اور نقل کلام بقصد خیر خواہی کے واجب ہے جیسا کہ کہا خیر خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۵ **روح** مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ تا ابد اے مگر بہت بخل کرنیوالے کے ساتھہ مال کے حد سے گذرنیوالی گنہگار کے بہت سخت روی کی بعد اسکے بہت ملحق ایک قوم کی نہ اصل اونکی سے یعنے سنت ایسا یہہ ہے کہ آدمی بد اصل اکثر متصف ساتھہ ان صفات رذیلہ کی ہوتے ہین اس سبب سے کہ ہے صاحب مال اور فرزندوں کا جھٹلایا ۵ **فتح** نیک کام سے روکتا حد سی بڑہتا گنہگار اجڈ اس سب سے پیچھے بدنام اس سے کہ رکہتا مال اور بیٹے یعنی دنیا مین بعمندہے ۵ **مواہب** **تفسیر** مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ یعنے بہت منع کرنیوالا ہی نیکی سی گز رواداراسکا نہین کہ کوئی نیکی کرے حتیٰ کہ اپنے بیٹون اور غلامون اور نوکرونکو کہتا کہ اگر تم محمدؐ کی پاس گئی اور بات اوسکی سنی تو موجب اور روزینی تمہاری بند کرونگا اور جو کوئی اوسکی اقارب مین سی آنحضرت علیہ السلام پاس جاتا تو اوس سے سلوک برادری کا منقطع کرتا مُعْتَدٍ یعنے ظلم و تعدی کرتا ہے اور حقوق واجبہ خلق کی مثل نوکر اور مزدور اور معاملہ والونکی ادا نہین کرتا ہے اَثِیْمٍ یعنے سخت گنہگار ہے کہ شراب بہی پیتا ہے اور زنا اور غلام بہی کرتا ہے پس اپنے نفس پر بہی ظلم کرتا ہے کہ اوسکو ہلاک ابدی مین ڈالتا ہے اور باوجود اس سب کے ایک اور وصف بد بہی رکہتا ہے کہ عُتُلٍّ یعنے گردن کش اور سخت طبع اور سخت خو ہی کہ ہرگز نصیحت اور سمجہانیسی راہ راست پر نہین آتا ہے اور بیچ جال خود پسندی کی گرفتار رہتا ہے اگر کسیکی بات سنتا تو احتمال تہا کہ سب بیماریان سخت اوسکے جاتے رہتین اب کہ بات کسیکی نہین سنتا ہی علاج اونکا بہی ممکن نہین بَعْدَ ذٰلِکَ یعنے بعد ان سب قبایح کی کہ رکہتا ہے زَنِیْمٍ یعنے ولد الزنا ہے کہ اٹھارہ برس تک باپ اوسکا معین نہ تہا اٹھارہ برس کی مغیرہ نے کہا کہ یہہ میرے نطفہ سی پیدا ہوا ہے یعنے اسکے ماں سی جماع کیا تہا اور بیچ لفظ بَعْدَ ذٰلِکَ کے اشارہ اسکے طرف ہی کہ یہہ صفت اوسکی برائی مین سب برائیون سی بالاتر ہے کہ ترقی کر کر بعد صفتونکی ساتھہ اوسکے انتقال عقلی ہوتا ہے والا ولد الزنا ہونا اوسکا وجود خارجی مین سب صفتون سی مقدم تہا وجہہ اوسکی یہہ ہی کہ نطفہ جو خبیث ہوا اور بوجہ حرام نکلی اور جگہہ حرام مین پڑے تو تمام اخلاق خبیثہ پیدا کرتا ہے پس یہہ صفت گویا رستی تمام اخلاق بد کی جہاڑو کی ہے کہ سب صفتین بدا سے ہوتی ہین اور کاش کہ باوجود ان تمام رذالتون کے جمع کین ہین کچہہ تہوڑی سی عقل ہی رکہتا کہ پردہ پوش اوسکی ان فضیحتونکی ہوتی اسقدر عقل سی بے بہرہ ہے کہ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ یعنے بسبب اسکے کہ ہوا صاحب مال وافر اور بیٹونکا مغرور اور نازان ہوکر بیچ مقام انکار اور آیات اوسکی کہ حق تعالیٰ نے واسطے اسکے دی ہی پڑا اور مقابلہ اوسکا شروع کیا بسعدر کہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ خیر مال کو کہتی ہین اور مطلق بہلائی کو بہی یعنی بہت روکنی والا خیر کا ہے یعنی بخیل ہے یا منع کرنیوالا ہے خیر سے کہ وہ ایمان و طاعت ہی اور خرچ کرنا مال کا اور ولید بن مغیرہ کی دس بیٹی تہی کہتا تہا اون سی اور اپنی اقارب سی کہ جو کوئی تم مین سے تابعدار محمد کی دین کی کریگا اوسکو کچہہ نفع نہین پہنچاؤنگا کبہی اور ولید مالدار بہی ایسا تہا کہ نو ہزار مثقال چاندی رکہتا تہا اور ایک باغ طائف مین مُعْتَدٍ تجاوز کرنیوالا ظلم مین یعنی تجاوز کرتا ہی حق سی اور حد سی کہ ظلم کرتا ہے لوگونپر اور ممکن ہی حمل کرنا اسکا اوپر تمام اخلاق بد کی اسلیئے کہ تمام اخلاق بد مین تجاوز

۱ یعنے بلا شبہ قوم فرعون کی مشورہ کرتے ہین تیرے مار ڈالنے کا پس نکل جا تو بلا شبہ مین تیرا خیر خواہ ہون ۱۲ ۲ بہت روکنے والا مال کا اور منع کرنیوالا ہے لوگونکو نیک کامون سے کہ بڑہنے والا حد سے گنہگار سخت رو ہے جو ہے سوا ان عیبون کے حرامزادہ ہے یعنے اوسکا باپ تحقیق معلوم نہین ف کہتے ہین کہ ولید اٹھارہ برس کا ہوا جب مغیرہ نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے سو خدا تعالیٰ

حد اعتدال سی ہوتا ہے اور تاویلات نجمیہ مین ہی کہ مراد تجاوز کرنیوالا ہے ظلم مین اپنے نفس پر کہ ڈبو دی اوسکو دریا ر
شہوات مین اور منہمک کری اوسکو بیچ ظلمت منہیات کی اَثِیۡمٍ بہت گنہگار عُتُلٍّ سخت رو ہی اور بدخو اور بعضو
کہا بڑ بٹیا بہت کہانی پینیے والا بڑا ظالم زَنِیۡمٍ حرام زادہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَوَّاظٌ
وَّلَا جَعْظَرِیٌّ وَّلَا الْعُتُلُّ الزَّنِیْمُ یعنے نہین داخل ہوگا جنت مین مال جمع کرنیوالا بخیل اور نہ سخت دل سخت زبان اور نہ بڑ بٹیا کہانے
حرام زادہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ
مُّتَضَعَّفٍ وَّلَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ
اور کہتے ہین کہ زناکار تہی مان ولید کی حال اوسکا معلوم نتہا یہان تک کہ اوتری یہہ آیت تفسیر زاہدی مین مذکور
کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت قریش کے مجلس مین ولید پر پڑہی تو وہ یہہ سُنکر اپنے دلمین
سوچا کہ یہہ سب صفتین مجہمین ہین مگر حرام زادگی مجہمین کیونکر ہو کہ باپ میرا مغیرہ قریش مین مشہور ہے اور محمدؐ
جہوٹ ہی نہین بولتی ہین پس تلوار کہینچ کر اپنے مان کی پاس گیا اور اوس کے ساتہہ تہدید تمام کی یہہ حال
پوچہا اوسکی مان نی کہا کہ باپ تیرا عورتون سے قدرت نہین رکہتا تہا اور بہتیجی اوسکی مال پر نظر رکہتی تہے
کہ اوسکے مرنیکے بعد ہم وارث ہونگے مجکو رشک آیا مینی فلانی شخص کے غلام کو نوکر رکہا تو اوسکی نطفہ سی پیدا ہوا اور
اوس عورت کی بیچ پر دلیل واضح یہہ ہوئی کہ ولید آنحضرت سی دشمنی بہت رکہتا تہا اسلیی کہ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ نطفہ
جو خبیث ہوتا ہے تو اولاد جو اوس سے پیدا ہوتے ہے وہ بہی خبیث و بد ہوتی ہی اسی سبب سی
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ الزِّنَا وَلَا وَلَدُہٗ وَلَا وَلَدُ وَلَدِہٖ
جیسا کہ کشاف مین ہی اور اور حدیث مین ہی لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَّا لَمْ یَفْشُ فِیْھِمْ وَلَدُ
الزِّنٰی فَاِذَا فَشَا وَلَدُ الزِّنٰی اَوِ السَّکْرَانُ یَعُمُّھُمُ اللّٰہُ بِعَذَابٍ
اور اور حدیث مین آیا ہی وَلَدُ الزِّنٰی شَرُّ الثَّلٰثَۃِ کہا راوی نی شرح منار مین کہ یہہ حکم خاص بیچ
حق مین ہے اسلیے کہ ہم دیکہتی ہین ولدالزنا کو صالح زیادہ حلال کے بچہ سی امر دین اور دنیا مین اور لائق ہوتا ہی تمام
اچہے باتون کی کہ اوسکی گواہ ہے اور عبادت قبول ہوتی ہی اور قاضی ہونیکی لائق ہوتا ہی وغیر ذلک پس حدیث
عام نہین ہے انتہے کہتا ہے فقیر جبکہ دودہ کا اثر ہوتا ہی کہ جس عورت کا دودہ پیوی تو غالب ہوتی ہین اوسکی اخلاق
اوسکے خواہ اچہے ہون یا بری تو زنا کا اثر کیون نہو اور صلاح وکرامات ظاہری کا اعتبار نہین ہی اور حدیث مین ہی
کہ وُلِدْتُ مِنْ نِّکَاحٍ لَّا مِنْ سِفَاحٍ اور ایسہی تمام انبیا علیہم السلام اور تمام اولیاء کرام رضی اللہ عنہم
پس زنا بدتر ہے کفر سے ایک وجہ کر کیونکہ اللہ نکالتا ہی حی کو میت سی یعنی مومن کو کافر سی بخلاف رشید یعنے
نیک کے زنے سے پس ولدالزنا نہین صلاحیت رکہتا ہی ولایت حقیقیہ کے اگرچہ لائق ہو ولایت ظاہریہ کے اور
اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ متعلق ہی ساتہہ قول اللہ تعالیٰ کی وَلَا تُطِعْ یعنی نہ فرمان برداری کر ایسی شخص کی
اس سبب سے کہ بہت مال والا و اولاد والا ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نی کہ نہین جانتے ہین ہم کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
نے برے بیان کی ہو کسیکے اتنے کہ جتنی برائی بیان کی ولید کے ردّ جلالین اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ
اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب پڑہے جاوین اوسپر آیتین ہماری کہی کہانیان ہین

پہلونکی ہ فتح ۵ جب سنائی اوسکو ہماری آیتین کہی یہہ نقلین ہین پہلونکی ہ موضح تفسیر
اذا تتلی الخ یعنی جسوقت کہ پڑہے جاتی ہین اوسپر آیتین ہماری اور صریح جانتا ہی کہ یہہ کلام مقدور
مخلوقات سی خارج ہی بلاشبہہ کلام خالق کا ہی اور خالق ایسا شخص ہے کہ مجکو باوجود اس رذالت نسب اور
حسب اور خلاق کی یہہ نعمتین قسم قسم مال بہت اور اولاد خوش شکل سے عطا فرمائی ہین مجکو چاہئی کہ اوسکی شکر
کوشش بلیغ کرون یہہ نہین کرتا اور کفران نعمت کرتا ہے یہان تک کہ قال اساطیر الاولین یعنی کہتا ہے
کہ کہانیان پہلونکی ہین کہ لکہہ کر چہوڑ گئی ہین کلام الٰہی نہین ہی کیلئی بیج حق ان کشر کا و النعمت کے
انتظار آنے روز قیامت کا کہ وعدہ گاہ جزا ہر نیک بدکی ہی نہین کرنیکا بلکہ سنسمہ الخ ۵ عزیزی سنسمہ
علی الخرطوم داغ رکہین گے ہم اوسکے ناک پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ کنایہ ہی رسوا کرنیسے ہ فتح ابداغ
دینگے ہم اوسکے سونڈ پر ف کہتے ہین یہہ ولید تہا قریش مین ایک سردار ناک پر داغ شاید دنیا مین پڑا
یا آخرت مین پڑیگا جلنی کا ۵ موضح تفسیر یعنے عنقریب داغ رکہین گے ہم اوسکی ناک پر کہ اکثر مقام
فخر اور نخوت کا اعضاء آدمی سی یہی ہی اور جائی ظہور آبرو اور عزت حمیت کی یہی ہی ناک ہی تاکہ بڑی گنہگار
مانند نکلا پہر یہ حضرت عبداللہ بن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سی روایت آئی ہی کہ جنگ بدر کے
دن کسی انصار کے تلوار اوسکی ناک پر لگی اور اوسکی ناک زخمی ہوئی پہر جب پہر مکی مین آیا تو اوس زخم کی کتنی ہی
دوا کی وہ اچہا نہوا اور اوسمین خارشت ہوگئی یہان تک کہ اوسی مرض مین داخل جہنم ہوا علماء دین کہا ہے
کہ ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک طعن کیا تہا کہ مجنون ہی سو حق تعالیٰ نے دس طعن کئی یعنے
دس عیب اوسکے بیان فرمائی اب اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے عدل و انصاف کی راہ سی رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایذا دینی والیکو ایک ایذا کے عوض مین دس سزا دین پہر جو لوگ کہ آپکی محبت اور
خدمت اور جان نثاری مین عمر بہر مصروف رہے ہین اونکو کم سے کم ایک نیکی کے بدلی مین دس انعام سی تو سرفراز
کریگا اسے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجپر ایکبار درود بہیجیگا تو حق تعالیٰ دس مرتبہ
اوسکو اپنے رحمت سے نوازیگا اور خرطوم کی لفظ لانیمین جو لغت مین ہاتی اور سور کی ناک کو کہتی ہین کمال اوسکے
حقارت منظور ہے گویا وہ شخص انسانیت سے نکل کر خست مین مانند سور کی اور تکبر و غرور مین مانند ہاتی کے
ہوگیا ہے اور اگر کسے شخص کو اس ولید پلید اور اور اوسکے ساتہیونکی قصے سننے سے کہ اوس پاک زمین
مکہ معظمہ کو اپنے نجس ریاست سی آلودہ کر رکہا تہا اور وہانکی حکومت کا منصب حاصل کیا تہا یہہ خیال مین
آوے کہ اسطرحکے کافرون اور پاجیون کو کیون بڑہاتا تہا اور ایسی متبرک جگہہ کے ریاست و حکومت کیون
دیتے تہے تاکہ وہ اس قسم کے برائیان اور قباحتین ظاہر کرین اور لوگ چار و ناچار اونکی طریقی کی
پیروی مین گرفتار ہوکر گمراہی کے بہنور مین ڈوب کر ہلاک ہووین اور ایسی پیغمبر جلیل القدر کو اونکی سبب سے
ایذا پہنچے اسکے جواب مین فرماتی ہین انا بلونٰہم الخ ۵ عزیزی ۵ انا بلونٰہم کما بلونا اصحٰب
الجنۃ اذ اقسموا لیصرمنہا مصبحین ۵ ولا یستثنون تحقیق ہمنی آزمایا اونکو جیسکہ آزمایا تہا
ہمنے باغ والون کو جب قسم کہالے کہ البتہ کاٹین گے میوہ باغ کا صبح ہوتی اور ان شاء اللہ نکہا ہ فتح ہ

ہمنی ان لوگونکو جانچا ہے جیسی جانچا ہے جیسے جانچا اوس باغ والونکو جب سی قسم کہائی کہ اوسکا میوہ توڑینگے صبحکو اور انشاء اللہ نکہا ۵ موضح تفسیر اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ یعنے بیشک ہم جانچتی ہین ان ملکی کی بد خلاق لوگونکو مال اور ریاست دیکی تاکہ ہم دیکہین کہ یہہ لوگ ظاہری مال اور مرتبے کے پیروے کرتے ہین اور اونہین باجی کا فرونکی حکم و مشورہ پر چلتی ہین اور رسول برحق کے تعظیم و تابعداری کو چہوڑتے ہین یا حق پہچانتے ہین اور اللہ اور رسول کی حق کو اپنے سرداروں اور مالداروں کی تابعداری پر مقدم کر کے ادا کرتے ہین تاکہ اس حق شناسی کی وسیلہ سے دارین کے سعادت کو پہنچین اور سب ملکون اور شہرونپر غالب ہو کر فتح کرین اور ان گنت خزانون کی مالک ہون

کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جیسا کہ جانچا تہا ہمنی اسیطرح باغ والونکو جو باغ ضروان کرکے مشہور تہا اور وہ ایک باغ تہا شہر صنعا کی متصل جو دارالسلطنت یمن کا ہے اوس شہر سے تین کوس پر سر راہ اوس باغ کا مالک تہا ایک شخص نے ثقیف مین سی اوس باغ مین میوہ دار درخت لگائی تہی اور جب کہیتی کا محصول بہت ہو وہ وہان گنتا تہا اور اسکو وہ باغ سی ہر فصل مین بہت کچہہ حاصل ہوتا تہا اور اوسنی اپنے اوپر ایسا لازم کر رکہا تہا کہ میوہ چننی اور کہیت کاٹنی سے جو کچہہ باقی رہتا تہا وہ فقیرونکو دیتا تہا اور اناج اوٹہانیکے وقت جو کچہہ ہوا سے ادہر اودہر ہو جاتا تہا وہ بہی فقیرونکو دیتا اور میوہ جہاڑنے مین جو کچہہ فرش سی باہر گرے وہ بہی فقیرونکو دیتا تہا اور اوس باغ کی حاصل کو جب گہر مین لاتا تو دسوان حصہ اوسکا بہی فقیرونکو دیتا اور اسیطرح جب اوس آٹی کی روٹی پکتی تو دس روٹیون مین سی ایک روٹی فقیرونکو دیتا جب وہ شخص مرا تو اوسکی تین بیٹی تہی وہ وارث ہوی اور اونہون نی آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ ہم سب اہل و عیال والی ہین ہمارے باپکا ایک گہر تہا اور اب ہماری تین گہر ہوے تو جتنا ہمارا باپ فقراء کو دیتا تہا ہم وتنا نہین دی سکتی ہین اسکی کیا تدبیر کیجئی منجہلے بہائی نے کہا کہ کچہہ تدبیر نکرو اپنے باپکے طور پر دئی جاو حق تعالی آسمین برکت دیگا اون دونون بہائیون نے اوسکی بات نہ سنی اور آپسمین یہہ صلاح کی کہ میوہ توڑنے اور کہیت کاٹنے کے وقت فقیرونکو آنے نہ دینگے بلکہ بیخبر باغمین جا کر میوہ توڑ کر اور کہیت کاٹ کر گہر مین لی آوینگے اور فقیرونکا حصہ جدا نکرینگے ہان اگر کوئی فقیر ہماری کہانیکی وقت آجاویگا تو کوئی ٹکڑا روٹی اوسکو بہی دینگے اور اوس منجہلے بہائیکو کچہہ ملامت کر کرا اور دہمکا کر چپکا کیا اِذْ اَقْسَمُوْا جب آپسمین اون تینون بہائیونے قسمین کہائین اس مضمونکی کہ لَیَصْرِمُنَّهَا مقرر کاٹینگے میوا اور کہیتی اوس باغ کی مُصْبِحِیْنَ صبح ہوتے تاکہ کسی فقیر و مسکین کو خبر نہوا اور اونکا باپ دن چڑہے میوہ کاٹتا تہا تاکہ سب فقیر جمع ہو کر اپنا حق لین وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ اور ہرگز کسے نے انشاء اللہ نکہا تاکہ اونپر قسم نپڑنیکا بہی احتمال ہوسکتا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہہ ہی کہ اگر کوئی کسی چیز پر قسم کہای اور اوسکے ساتہہ کہی انشاء اللہ بہی کہے تو وہ قسم اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتی جاہے اوس قسم کے موافق کری چاہے نکرے اور اونہونے اسواسطے انشاء اللہ نکہا کہ منجہلے بہائی کا کہنا جو اس بات پر رضی نہتا کسیطرح متصور نہوسکے اور خواہ مخواہ اوس قسم کی موافق کرنا پڑے اور جس راتکو اونہون نی یہہ ارادہ کیا اور آپسمین اس ارادے پر عہد و پیمان مضبوط کر کر سوئے اوس رات کو حکم الٰہی دوسرے رنگ پر نازل ہوا یعنی فَطَافَ عَلَیْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ پس گرد پہری اوس باغ پر ایک بلا جانب پروردگا

تیر لیسی یعنی آگ لگ گئی اور وہ سوتی ہتی ۵ **فتح** ۵ پہر پہیر اگر گیا اوسپر پہیری والا تیری رب کی طرف سی اور وہ سوتے رہے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَطَافَ عَلَيْهَا پہر گرو پہر گیا اوس باغ اور کہیت کی طَآئِفٌ الخ پہر نیوالا تیری رب کی طرف سی اور وہ ایک آگ ہتی آسمان پرسی گری اور اوس باغ کی درخت اور مکان اور بیل اور مال اور کسانونکو بالکل جلا دیا وَهُمْ نَآئِمُونَ اور وہ سوتے تہے جسطرح مکہ والی قحط کی آنی اور بدر کے شکست اور اور لڑائیون سے غافل ہین اور تیرا حق یعنی تجہکو پیغمبر سمجہہ کر تعظیم اور تابعداری کرنی اور حق تعالی کا حق یعنی اوسپر ایمان لانا اور اسکو سچا جاننا ادا نہین کرتے ۵ **عزیزی**

فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ پس ہوا مانند زرعت کاٹی گئی کی ۵ **فتح** پہر صبح تک ہو رہا جیسی ٹوٹ چکا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** پہر صبح کو ہوگیا اونکا باغ جیسی کہیت کٹا ہوا کہ کچہہ بہی کہیتی اور درختونکا اوسمین نشان باقی نرہا اور وہ صبح ہوتی اوس غفلت کی نیند سی اوٹہی اور اپنی باغ کی حال سی بیخبر تہے ۵ **عزیزی**

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۙ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ پس آپسمین آواز دی صبح کرتے کہ سویرے چلو اپنے کہیتے پر اگر کاٹنے والی ہو ۵ **فتح** ۵ پہر آپسمین پکاری صبح ہوتے کہ سویرے چلو اپنے کہیت پر اگر تمکو توڑنا ہے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَتَنَادَوْا پہر آپسمین پکارا اون تینون بہائیون نے صبح ہوتے أَنِ اغْدُوا الخ کہ سویری چلو اپنے کہیت پر إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ اگر ہو تم آج کہیتی کاٹنی والے اسواسطے کہ اگر دیر کروگی تو فقیرون کی ہجوم سے کہیتے کا کاٹنا آج ہو سکی کا پہر کل پر رہیگا اور یہہ نہین جانتی ہتی کہ ہمارے جانیسی پہلی کہیتی کٹ کر ہر دوسرے مالک کی سرکار مین ضبطی ہوگئی ۵ **عزیزی**

فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۙ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ۙ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ پس چلے آپسمین باتین پوشیدہ کرتے ہوئے کہ داخل ہو باغمین آجکے دن تمپر کوئی فقیر اور صبح کو پہنچے نیت بخل پر قادر اپنے گمان مین ۵ **فتح** ۵ پہر چلے اور آپسمین کہتی ہتی چپکی کہ اندر نہ آنی پاوی اوسمین تمہا پاس آج کوئی محتاج اور سویرے چلے لپکے زور پر ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** فَانْطَلَقُوا الخ پہر چلے وہ تینون بہائی نوکرون اور مزدورون کو لیکر اور وہ آپسمین کہتی ہتی اور چپی چپی کونجی اور کلیونسی جاتی ہتی اور مطلب انکا یہہ تہا کہ آتے نہ پاوی اوس باغمین آج تمہاری پاس کوئی فقیر و مسکین اسواسطی کہ اگر کوئی فقیر اس باغمین آجائیگا تو شرما شرمی کچہہ نہ کچہہ دینا پڑیگا سو اسکی تدبیر یہہ ہی کہ دروازے پر آدمیونکو بٹہا دیا چاہئی تاکہ کسی فقیر کو باغ کی اندر آنے نہ دے چنانچہ مکہ والی بہی یہی کرتے تہے کہ شہر کے غریبون اور ضعیفون کو اسلام مین داخل ہونی نہ دیتی ہتی وَغَدَوْا الخ اور صبحکو سویرے پہنچے فقیرونکی منع کرنی پر مستعد اور ہٹ کرنیوالی ہوکر ۵ **عزیزی**

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۙ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ پس جسوقت کہ دیکہا اوس باغ کو کہا تحقیق ہم غلط کرنیوالی راہ کی ہین یعنی یہہ باغ اور ہی ہمارا باغ نہین ہے نہ بلکہ محروم کئی گئی ہم ۵ **فتح** پہر جب اوسکو دیکہا کہا ہم راہ بہولے نہ پر ہماری قسمت نہ ہو دی ۵ **موضح** ۵ فَلَمَّا رَأَوْهَا الخ پہر جب دیکہا اوس باغکو جلا ہوا اور اوسکے مکانون کو ڈہیا ہوا اور درخت اور اسکے نیست و نابود ہی تو نہ پہچانا کہ یہہ باغ ہمارا ہی اور کہنی لگی آپسمین کہ ہم کہان آگئی یہہ تو ہمارا باغ نہین ہے

مقرر ہم راہ بہولی ہین اور بہالی صبح کی اندہیری کی سببسے کہین اور طرف آگئی بہر جب وے ہین باہین غور کر کر دیکہا اور اپنے باغکی نشانیان پہچانین تب کہنی لگی کہ ہم راہ نہین بہولی بلکہ ہم حقتعالی کی درگاہ سی محروم کیی گیی اور نصیب ہماری پہوٹی کہ بدون کسی ظاہری سببکے ایسا ہمارا باغ بہلا ہوا جو ہماری گذران کی پونجی تہے سو خاک سیاہ ہوگیا اسیطرح قحط اور بدر لڑائی کو دیکہہ کر پہلے کہینگے کہ یہہ قحط نہین ہے تہوڑے دنون پانی برسنا تہم گیا ہے آگی چلکی برسیگا اور یہہ شکست بدر کی کچہہ عذاب آلہی کی علامت نہین ہے اگر ایکے شکست ہوئی ہی تو بہر آگے چلکے ہماری فتح ہوگی مگر جب دیکہینگے کہ قحط پر قحط اور شکست پر شکست ہوتی چلی جاتی ہے جب جانینگے کہ ہمارے نصیب پہوٹے اور اللہ تعالے کے درگاہ سی بی نصیب ہو جیسا کہ اون باغ والونے اوسوقت جانا پہر ہاتہہ ملنی لگے تب قَالَ اَوْسَطُهُمْ الخ ۵ **عزیزی** قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ کہا بہترین اونکینے کہ آیا کہا تہا مینی تمکو کہ کیون تسبیح نہین کہتے ہو یعنی رجوع خدا کی طرف کرو ۵ **فتح** بولا او نحین ہیچکا مینی تمکو کہا تہا کیون نہین پاکی بولتی اللہ کے ۵ **موضح تفسیر** قَالَ الخ یعنے کہا اونکی منجہلے بہائی نے جب دیکہا کہ اپنے نصیبے پر افسوس کر رہے ہین کیا کہا تہا مینی تمکو اسکے پہلے کہ کیون نہین پاک جانتی ہو اللہ تعالے کو اس سی کہ اپنی وعدیمین خلاف کری اور فقیرونکو زکوۃ اور خیرات دینے سے مال مین برکت نکری اور کیون بدگمانی کی اللہ تعالے پر کہ فقیرونکی دینی سی ہمکو فقر مین گرفتار کر دیگا اور ہم محتاج ہو جاوینگے یہان سی معلوم ہوا کہ بخیل ضرور اللہ تعالے سے بدگمان رہتا ہی اسیواسطی حدیث شریف مین آیا ہے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ اور سخی کو اللہ تعالی کی کرم اور بخشش پر اعتماد کرنا اور اوسکی وعدیکو سچا جاننا لازم ہے اسیواسطی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیز وہین مین قسم کہا کر کہتا ہون یعنی اسلیے کہ ظاہر مین عقل سے دور معلوم ہوتی ہین اول یہہ کہ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ اور دوسرے یہہ کہ مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ اور اللہ تعالی کی لیی تواضع کرینگے معنی اور حدیث مین یہہ فرمائی ہین کہ تین شخصونکے تعظیم کرنے پہہ اللہ تعالے کے لیے تواضع کرنے ہے اول حافظ قرآن کی تعظیم کرنے اور اوسکی معنی جاننی والیکی اور اوسپر عمل کرنیوالیکے دوسری بڈہی مسلمان کی تعظیم کرنی تیسری مان باپ کی تعظیم کرنی اور تیسری یہہ کہ یعنے مَا زَادَ عَبْدٌ بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا **عزیزی** قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا پاکی سی یاد کرتے ہین ہم اپنے پروردگار کو تحقیق ہم ستمگار تہے ۵ **فتح** بولی پاک ذات ہی ہمارے ربکی ہم ہی تقصیر وار تہے ۵ **موضح تفسیر** پہر جب وہ دونون بہائی اور اونکی صلاح دینی والی منجہلے بہائی کی نصیحت سے خبردار ہوی تو اوس خرابی کی بعد قَالُوْا الخ بولی کہ اب ہم بہی معتقد ہوی کہ پاک ہی ہمارا پروردگار اس بات سی کہ اپنے وعدیکے خلاف کرے اور اون سخی جوانمردونکو جو اوسکی راہ مین اپنا مال خرچ کرتی ہین برکت نذی بیشک ہم تہے ظلم کرنیوالی کہ فقیرونکی حق مین نیت بدلے اور اپنے باپ کی طریقہ کو چہوڑ دیا اور اعتماد اور بہروسا اللہ تعالی کی سچی وعدے پر نکیا اور جب اپنے تقصیر اور گناہونکا اقرار کیا فَاَقْبَلَ الخ ۵ **عزیزی**

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ پس متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر آپسمین ملامت کرتی ہوے ٥ **فتح** ٥ پہر موہنہ کرکر ایک دوسرے کی طرف لگی اولاہنا دینی ٥ **موضح** **تفسیر** پہر متوجہ ہوے اور موہنہ پہیرا ایکنے دوسریکی طرف آپسمین ملامت کرنی اور اولاہنا دینی کو چنانچہ ایک بہائی نی دوسرے بہائی سے کہا کہ پہلے تونے یہہ مشورہ دیا تہا کہ فقیر ونکو نہ آنے دینا چاہیی اور صبح کو سویرے چلیی اوسنی اوسکو ملامت کی کہ پہلے تونے مجکو مفلسے سے ڈرایا تہا اور کہا تہا کہ ہمارے اہل وعیال بہت ہین اور مجہسے اوسکی تدبیر پوچہی تہی پہر وہ دونون بہائی اپنی صلاح کار ونکی طرف پہری اور اونکو ملامت کرنے لگے آخر بعد اس تہکا فضیحتی کے جب دیکہا کہ اب ملامت کرنیسے کچہہ فائدہ نہین ہے جو کچہہ ہونا تہا سو ہوچکا تب مضطر اور حیران ہوکر قالوا الخ

قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ٥ کہا اے وائے ہمکو تحقیق ہم تہی حدسی گذری ٥ **فتح** بولی ای خرابی ہماری ہم تہے حدسی بڑہنے والی ٥ **موضح** **تفسیر** بولی سب ملکر اے خرابی ہے ہماری بیشک ہم سب ہی سرکش حدسی بڑہنے والے ہواسطے کہ ہمکو اس بات مین مشورہ لینا کیا تہا کہ نیک بات مین مشورہ لینا چاہیے اور ہمارے مشورہ دینی والونکو یہہ کیا مناسب تہا کہ حق اللہ کو بالکل موقوف کرینگے صلاح اور اب ہم کہ اپنے اس ظلم اور نافرمانی پر نادم وشرمندہ ہوی ہین عسٰی الخ ٥ **عزیزی** عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ٥ امید ہے پروردگار ہمار یسی کہ بدلہ دیوی ہمکو ایک باغ بہتر اس سی تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے توقع رکہنے والی ہین ٥ **فتح** شاید ہمارا رب بدل دی ہمکو اس سے بہتر ہم اپنے رب سی آرزو رکہتی ہین ٥ **موضح** **تفسیر** عسٰی ربنا الخ امید رکہتی ہین اپنے پروردگار سے اسکے کہ بدلیمین دے ہمکو اس سے بہتر باغ اور اور طرح سی اس سال کی روزی ہمپر کشادہ کرنی ایسی کہ ہمنی پہلے اگرچہ اوسکی کرم پر بہروسا کیا لیکن اب باوجود اس ہلاکی دیکہنی کے اوسکی مہربانی سی ناامید نہین ہین بیشک ہم اپنے پروردگار کیطرف بڑے آرزو رکہتے ہین حضرت عبداللہ بن مسعود رض سی روایت آئی ہی کہ حق تعالیٰ نی اس اخلاص کے کلمہ کو اُنسی پسند کیا اور جب وہ تینون بہائی افسوس کرتے ہوی شہر کو پہنچی اوس شہر کی بادشاہ نی اونکا یہہ حال سُنا تو اپنے باغونمین سی ایک باغ بہت خوب جسکا نام حیوان تہا اونکو عنایت کیا اوس باغ میں انگور کا خوشہ اتنا بڑا ہوتا تہا کہ ایک خوشہ ایک خچر کا بوجہ ہوتا تہا بہت لوگ مکہ کے اپنے مان باپ اور خویش اقربا کے مارے جانیکے بعد اور مال واسباب لڑائیونمین لٹ جانیکے بعد اور سات برس قحط مین مبتلا ہونیکی بعد کہ جسمین مردونکی ہڈیان جوش کرکر اور مردار چمڑا بہون کر کہایا اور اونٹ کی اوجہہ کا پانی پیا آخر کو نادم ہوکر چار ناچار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی جو بہت بڑی نعمت تہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسکے قدر اور قرآن مجید پر ایمان لانیکے نعمت کو پہچانا اور راہ پر آئے اور اپنے کیئے کے قائل ہوی اور ایمان لائی پہر اللہ تعالیٰ نے اونکو نوازا اور چہہ سو چپن ٦٥٦ برس تک تمام روے زمین کی خلافت اور سلطنت سی سرفراز کیا اور ہر طرف کی فتحین اور خزانی بیشمار اور ہزارون شہر آباد اور باغات عمدہ بہار دار دل لگی کی اونکو عنایت فرمائی آخر کو چہہ سو چپن برس کی بعد چنگیز خانیون کی ہاتہہ سی اونکی ریاست برباد ہوئی اور پہر آج تک اون پاس نہ آئے اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اب حق تعالی اس بیان کی بعد یعنی مکی والونکا حال باغ ضروان کی مطابق ہی فرماتا ہی كَذٰلِكَ الْعَذَابُ الخ

عزیزی ٭ ابو خالد یمانی کہتے ہین کہ مین گیا تہا باغ حیوان مذکور مین پس دیکہا مینی کہ ہر خوشہ انگور کا اوسمین برابر مرد حبشی کہڑے کے تہا محقق کہتے ہین کہ جو کوئی کسی بلا مین مبتلا ہوا اور مال اوسکا تلف ہوا اور تامل کرے اور جانی کہ مین سزاوار اسیکا تہا شامت گناہ سی اور پہر مقر اپنے تقصیر کا ہو کر درگاہ رب العزت مین رجوع و توبہ کری تو امید ہے کہ بہتر اوس سے عنایت ہو جیسے باغ ضروان کی بدلی مین باغ حیوان ملا مولنا روم فرماتی ہین **ع** اولم خمم شکست و سرکہ بریخت + من نگویم کہ این زیانم کرد + صد خمم شہد صافی از پی آن عوضم داد و شاد مانم کرد + علماء نے اختلاف کیا ہے کہ باغ والے کافر تہے یا مسلمان اور توقف کیا ہے اونکے امر مین لیکن اکثر علماء نے کہا ہی کہ توبہ کی اونہون نی اور مخلص ہوئے کہا یہہ قشیری نے اور شیخ ابی الربیع مالقی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ کہا سنا مینی حال ایک عورۃ صالحہ کا کہ ایک گانو مین مشہور تہی اور نام اونکا فضہ تہا پس مین اونکی زیارۃ کو گیا کہ دیکہون کرامتین اونکی جو مشہور تہین پس ہمنی سنا کہ اونکی ہان ایک بکرے ہے کہ دودہ دیتی ہی شہد ملا ہوا پس مین ایک نیا پیالہ مول لیکر گیا اور سلام کیا مینی اونکو اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ برکت تمہاری بکری کے جو مشہور ہے دیکہون پس دی مجکو بکری مینی اوسکا دودہ دوہا پیالہ مین اور پیا وہ دودہ شہد ملا ہوا پس جب ہمنی یہہ معاملہ دیکہا تو حال اوس بکری کا پوچہا اوس نیکبخت نی کہا کہ ہمارے پاس کچہ بکریان تہین اور تہی ہم فقیر اور کچہ اپنے پاس رکہتی نہتی پس عید کا دن آیا تو کہا میری خاوند نی کہ وہ مرد صالح تہا ذبح کرین ہم اس بکری کو آج کی دن پس مینی کہا کہ ایسا نکر و اللہ ہمارے حاجت جانتا ہے کہ جو کچہ اوسی رکہتی ہین ہمکو رخصت ہی قربانی نکرنیکے پہر اوسیدن ہماری ہان ایک مہمان آیا اور ہمارے پاس کچہ اوسکے کہلانیکو تہا نہین پس لینی اپنے خاوند سے کہا کہ یہہ مہمان آیا ہے اور حکم ہے ہمکو مہمان کے اکرام کرنیکا پس لو یہہ بکری اور ذبح کرو اسکو گہر سے باہر جاکر قریب دیوار کے کہ بچے روین نہین پس جب اوسنی بکری ذبح کی تو ایک بکری دیوار پر گہر مین گر پڑے پس ڈری مین کہ کہین وہ بکری بہاگ نہ آئی ہو اوسسی پس نکلی مین گہر سی دیکہون تو خاوند بکری کو صاف کر رہا ہے پس مینی اوس ہی کہا کہ عجیب ماجرا ہے اور یہہ قصہ مینی بیان کیا خاوند نی کہا کہ شاید اللہ تعالی نے عوض مین اوسکے بہتر دیا کہ وہ بکری تو دودہ ہی دیتی تہی اور یہہ دودہ ہی دیتی ہی اور شہد ہی دیتی ہے اور یہہ بسبب برکت خاطرداری مہمان کی ہوا غرضکہ جو کوئی کسیکے دل کو خوش کرے نتیجہ اوسکا اچہا ہوتا ہے

روجمہ ٭ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ایسیطرح عذاب اور تحقیق عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش جانتی ٭ **فتح** ٭ یون آتی ہی آفت اور آخرت کی آفت تو سب سے بڑے اگر انکو سمجہ ہوتی ٭ **موضح تفسیر** كَذٰلِكَ الْعَذَابُ الخ ایسیطرح آتا ہی عذاب یعنی مکہ والونکا ان آفتو نمین مبتلا ہونا یہہ دنیا کا عذاب ہی جیسی باغ ضروان والی ایک دنیا کی آفت مین مبتلا ہوئی تہی لیکن اس عذاب کی بعد بہتری کی امید باقی رہتی ہے اور توبہ کرنا اور شرمندہ ہونا اور اپنے گناہونکا اقرار کرنا ایسی عذابکے دفع کرنیکے لیئے بہت مفید ہوتا ہے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہی اوسکو دنیا کی عذاب پر قیاس کرنا نچاہئی اسواسطی کہ حق تعالی کا غضب اوسوقت مین نہایت شدید ہوگا اسقدر کہ اوس عذاب کی بعد

کچہ امید ہی کی اور توبہ اور استغفار اور شرمندگی اور گناہ کا اقرار اوس عذاب کی دفع کرنمین کچہ کام نہ اویگا لیکن البتہ
اتنا ہوگا کہ ایمان دار گنہگار دنکو اونکی گناہونکی موافق تنبیہ کی بعد بہشت مین داخل کرینگی اور وہ اونکی تنبیہ حقیقت
عذاب نہین ہی بلکہ گناہونکے گندگی سی اونکو پاک کرنیکی واسطے ہے تاکہ بہشت کی جانیکی لائق ہون جیسی کسی
غریب کو ڈری پوشن غبار آلودہ سفر کے ماری ہوی کو جب بادشاہ کی سامنی لیجانیکا ارادہ کرتی ہین تو پہلی اوسکو
گرم حمام مین لیجاکر حجامت بنواکر حمامی کہیسی والونسی اوسکی بدن کو ملواکر گرم پانیسی خوب نہلواتی ہین تاکہ حمام
کے گرمی اور گرم پانیسی اوسکے بدن کا میل اور بدبو بالکل جاتی رہی اور بادشاہ کی مجلس کے حاضر ہونیکی قابل ہو
لیکن ان باتونکو وہ سمجھتے ہین جو ہر چیز کی حقیقت کو پہچانتی ہین اور آخرت کی حقیقت کو دنیا کی حقیقت پر بڑہا
جانتی ہین اور یہہ کافر ہے ان چیزون کو بوجہتی اگر ان چیزونکی حقیقت کو جانتی اور آخرت کی معاملا کو دنیا کے
احوال پر قیاس نکرتے لیکن یہہ ایسے نادان وبی تمیز ہین کہ کہتے ہین جسطرح باغ ضروان کی قصہ مین منجہلا بہائی
اونکا باوجود منع کرنے اور راضی ہونیکے یہہ ایسے آفت مین گرفتار ہوا اور باغ مین سی اوسکا حصہ بہی جل گیا
اوسیطرح مکہ کے ایماندار بہی ہماری ساتہہ قحط مین شریک ہوی اور بہوک وپیاس کی بلا مین گرفتار ہوی تو ایسیطرح
آخرت کے عذاب مین بہی سب نیک و بد شریک ہونگی اور وہان بہی کچہ فرق نہوگا سو یہہ قیاس کرنا انکا غلط ہے
اور دنیا اور آخرت کی احوال مین بڑا فرق ہے اسواسطے کہ ان للمتقین الخ **ط عزیزی** کتاب کشف الاسرار مین
لکہا ہے کذالک العذاب کی تفسیر مین کہ اسیطرح کرونگا تیری امت کی ساتہہ جسوقت کہ نہ فرمانی کرینگے تو نکو اونکی
اپنے فقر اور برکہ مینہ نہین برسانیکا اور مصیبتین اونپر اوتار دونگا اور برکت اوٹہالونگا اونکی کہیتیون اور تجارتون
سے پس اسمین وعید ہے زکوۃ وصدقہ نہ دینے والونکے لئے کہ مال اونکی ہلاک کرونگا اور عذاب نازل کرونگا
جسطرح باغ والونپر ہوا تہا ؂ مکن بد کہ بدبینی ای یار نیک ؃ نیاید ز تخم بدی بار نیک ؃ کسی نیک بیند بہر دو سرای ؃ کہ نیکی
رساند بخلق خدای ؃ **ف ح** ط اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ
كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ تحقیق متقیونکی لئی نزدیک پروردگار اونکیکے باغ نعمت کی ہین آیا کرین ہم
مسلمانونکو مانند گنہگارونکی کیا ہے تمکو کیونکر مقرر کرتے ہو **ط قتی** البتہ ڈر والونکو اپنے رب کے پاس باغ
نعمت کے کیا ہم کرینگے حکم بردار ونکو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹہیراتے ہو **ط موضح تفسیر**
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ الخ بیشک پرہیزگارونکی لئی اگرچہ دنیا مین تکلیف ورنج بہت پہنچی جیسی باغ کا جل جانا اور مال کا
برباد ہونا اور قحط مین مبتلا ہونا لیکن انکو انکے پروردگار کے نزدیک اس دنیا کی تکلیف کے بدلی باغ ہین نعمت
بہری ہوی تو دنیا کی مصیبتونمین ان لوگونکا کافرون اور گنہگارونکی ساتہہ شریک ہونا گویا انکی واسطے عبادت
اور ریاضت کی قسم سے ہوا ایسلئی کہ انکا دنیا کی رنج مین شریک ہونا اللہ تعالیٰ کی نزدیک انکے مرتبونکے
ترقی کا سبب ہوتا ہے اور یہہ فرق ظاہر ہے اسواسطے کہ متقی پرہیزگار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم کی تابعداری
اور کافر بدکار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم سے سرکش ونافرمان بردار کیا پہر کرینگے ہم مسلمانون اور تابعدارونکو کہ جو
ہماری ہر حکم کو مانتی رہے ہین گنہگار اور بدکارونکی مانند جو ہمیشہ ہمارے حکم کی انکار ہی کرتے رہے کیا ہوا ہے
تمکو باوجود عقل کے کیا حکم کرتے ہو کہ ہم مین اور مسلمانونمین کچہ فرق نہین اور حال یہہ ہے کہ ہر ایک تم مین سی

لونڈی اور غلام اور خدمتگار رکہتا ہی پہر جو انمین سی تابعدار اور حکم بردار ہوتا ہی اوسکو سرکش و حکم نہ ماننی والیکی برابر
نہین کرتی ہو بلکہ تم اپنے بزرگی و بڑائی پر مغرور ہوکر یہہ دعوی کرلیتے ہو کہ اگر قیامت کی دن مسلمانونپر عنایات اور
اور بخشش ہوگی تو ہمپر اوس سے بہتر ہوگی چنانچہ مقاتل سی روایت ہے کہ مکی کی کافرون نی اس آیت اوترنیکی
بعد مسلمانونسی کہا کہ حق تعالی نی دنیا مین ہمکو تمپر بزرگی دی ہی تو آخرت مین بہی ہمکو تمپر ضرور بزرگی دیگا
حق تعالی نی انکی اس فاسد خیال کو باطل کرکر فرمایا کہ برابری درمیان تابعدار اور گنہگار کی آدمی کی طبعے دانست
بوجہ کی خلاف ہی پہر تابعدار پر گنہگار کی ترجیح کا کیا ذکر ہے اسواسطے کہ یہہ بات عقل کے بالکل خلاف ہے اور
اگر یہہ کافر کہین کہ آخرت کی کامونکو عقل خوب سمجہہ نہین سکتے اسلیئے کہ وہ کام محض توقیفی ہین یعنی شارع کے
بتانی پر موقوف ہین انکی وجہ عقل مین نہین آسکتی تو اوسکے جواب مین ہم کہینگے کہ اس صورتمین ہم تمسی پوچہتے ہین
کہ ام لکم کتاب الخ ۵ **عزیزی** اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۙ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۚ کیا تمہارے
پاس کوئی کتاب ہی کہ اوسمین پڑہتی ہو یہہ مضمون کہ تحقیق تمہاری لئی ہوگا معاد مین جو کچہہ کہ اختیار کروگے
۵ **فتح** ۵ کیا تم پاس کوئی کتاب ہی جسمین پڑہ لیتی ہو کہ اوسمین ملتا ہی تمکو جو پسند کرو ۵ **موضح**
تفسیر اَمْ لَكُمْ الخ کیا تمہاری پاس کوئی آسمانی کتاب ہی کہ اوسمین تم پڑہتے ہو کوئی دلیل ظاہر سواے
کہ پوشیدہ چیز پڑہی نہین جاتی بلکہ کلام سی بوجہہ لیجاتی ہی اور اوس ظاہر دلیل کا مضمون یہہ ہے
کہ مقرر تمہارے واسطے اوس کتاب مین وعدہ دیا ہے کہ جو کچہہ بہتر اور اچہا جان کر اور پسند کرکر تم اپنے
واسطے مانگوگی وہ ہم تمکو دینگے اور اگر تم کہو کہ ہمارے پاس اسطرحکی کتاب نہین ہی لیکن حق تعالی کا
معاملہ ہم لوگون سی ابتداء پیدایش سی ابتک اسی قسم کا رہا ہی اور حق تعالی اپنے معمول کی خلاف نکریگا
تو ہم کہین گی کہ بہلا ہم تمسی پوچہتی ہین کہ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ ۵ **عزیزی** اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۚ کیا تمہاری لیی عہد محکم ہے ہماری ذمہ پر کہ حکم اوسکا قیامت تک
باقی ہو یا یہہ مضمون کہ تحقیق تمہارےلیی ہی جو کچہہ کہ مقرر کروگے ۵ **فتح** ۵ کیا تمنی ہمسی قسمین لیلی ہین
پوری قیامت کی دن تک پہنچتی کہ تمکو ملیگا جو ٹہیراؤگی ۵ **موضح** **تفسیر** اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ الخ
کیا تمہارےلیی ہماری ذمہ پر قسمین ہین یعنے ہمنے کیا تمسی قسمین کہائین ہین اور وہ قسمین پہنچنی والی ہین
قیامت تک یعنے تمہاری ابتداء پیدایش سی قیامت کی دن تک ہم تمہاری ساتہہ یکسان معاملہ کرینگے
اور ہرگز کچہہ بہی تغیر اور تبدل اوس معاملہ مین نہونی پاویگا اسواسطے کہ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ یعنے
مضمون اون قسمونکا یہہ ہے کہ بیشک تمکو ہم دینگے جو تم حکم کروگی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ چند دنونکا
معمول جب تک اوسپر عہد و پیمان درمیان نہو تبتک اوسپر اعتماد اور بہروسا کرنا نچاہی اور اگر کسی کی راہی
یہہ کافر کہین کہ ہان اسطرحکا عہد و پیمان حق تعالی کی طرفسی ہماری پاس ہے تو سَلْهُمْ الخ ۵ **عزیزی**
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۚ پوچہہ مشرکون سی کہ کون انمین سی اس مقدمہ کا ذمہ لینی والا ہے
۵ **فتح** ۵ پوچہہ انسی کونسا انمین اسکا ذمہ لیتا ہے ۵ **موضح** **تفسیر** سَلْهُمْ الخ یعنی پوچہہ انسی کہ کون
انمین سی اسطرحکے قسم ثابت کرنیکا ذمہ کرتا ہے اور ضامن ہوتا ہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ ہمارا اعتماد

حقتعالی کی کرم پر نہین ہے اور نہ اوسکی طرفسی کوئی سند اس عہد کی ہماری پاس ہی لیکن ہمارا اعتماد اور بہروسا
اون لوگون پر ہے جنکی ہمنے عمر بہر عبادت کی ہی اور اونہین کے فرمان برداری مین اپنے عمر گذاری ہی اور وہ لوگ
حقتعالی کی درگاہ مین اسطرحکے مقرب اور رتبی والی ہین کہ کوئی کام بدون اونکی صلاح اور مشورہ لئی ہوی
اور انکو شریک اور شامل کیئی ہوی نہین کرتے ہین اگر کبہی حق تعالی ہمپر غصہ بہی کریگا تو وہ معبود و پیشوا
کچہہ عرض معروض کرکی سمجہا لینگے اور ہمارا معاملہ جیسا دنیا مین ہی ایسا ہی برقرار رہیگا اور اوسمین کچہہ نقصان
آنے نہ دینگے تو ہم کہتی ہین کہ انسی پوچہنا چاہیے کہ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ الخ ۵ **عزیزی** اَمْ لَهُمْ
شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ اِنْ كَانُوا صٰدِقِيْنَ آیا ان مشرکون کی لئی شریک ہین پس چاہیی کہ لاویں
اپنے شریکونکو اگر راست گو ہین ۵ **فتح** ۵ کیا اونکی کوئی شریک ہین تو چاہیے کہ لی آوین اپنی شریک اگر وہ
سچے ہین ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ الخ یعنی کیا اونکی واسطی اسطرحکی شریک ہین پس چاہیے کہ لی آوین
ایسے اپنے شریکونکو حق تعالی کی مقابلہ مین خصوصًا اوس وقت کہ اونپر قحط پڑتا ہی اور مسلمانونکی لڑائیونکی
کہپے در پے ہوتے جاتے ہین اور اونکی شکست پر شکست ہوتی جاتی ہی اگر یہہ لوگ سچی ہین اس باتمین
کہ ہمارے شریکونکو دخل ہے کارخانہ خدا مین اور بدون اونکی مشورہ کے کچہہ نہین ہوتا اور اگر یہہ کافر کہین
کہ ہمارے معبود حق تعالی کی صفات کی مظاہر یعنی جای ظہور ہین اور اوسکی ساتہہ اتحاد رکہتی ہین اور جو
نسبت مظہر کو ساتہہ ظاہر کے ہے وہی انکو حاصل ہے کچہہ اثنین اور حق تعالی مین غیریت نہین ہی اور نہ
مقابلہ تاکہ انکو اس جہگڑے اور اپنے غلبے کے واسطے حق تعالی کی جناب مین مقابلہ کو لاوین اور ہماری عبادت
اپنے معبودونکو عین خدا کی عبادت ہے اور ہمارا دیکہنا اپنے معبودونکی طرف عین خدا کی طرف دیکہنا ہی
ہم تو انکو اپنے عبادت مین وسطہ جانتی ہین اور دیکہنی مین عینک کی طرح انکو جانتی ہین تو ہم کہینگے کہ یہہ
تمہارا خیال باطل اور جہوٹا ہے اسلیے کہ اگر تمہاری معبود عبادتمین وسطہ اور دیکہنے مین عینک کی مانند
ہوتی تو تمہارے سب عبادت اور نظر کرنا حق تعالی کی ذات پاک تک پہنچتا اور اس عبادت اور توجہ کا اثر
تمکو تمکے آثار ظاہر ہونیکے دن یعنی قیامت کی دن ظاہر ہوتا لیکن تمکو یہہ عبادت ہرگز فائدہ نہ بخشیگی
اور اس توجہ اور نظر کا اثر کچہہ بہی ظاہر نہوگا يَوْمَ يُكْشَفُ الخ ۵ **عزیزی** ۵ يَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ جسدن کہ کپڑا اوٹہایا جاویگا پنڈلی سی اور
بلایا جاویگا اونکو طرف سجدہکی پس نہین کرسکین گے مترجم کہتا ہی کہ یہہ کلمہ کنایہ ہے شدت حال سی واللہ اعلم
۵ **فتح** ۵ جسدن کہولی جاوی پنڈلی اور بلای جاوین سجدیکو پہر نہ کرسکین ۵ **موضح** ۵ **تفسیر**
کشف ساق سی مراد ہے امر وحشت ناک و شدید پیش آنا اور بقول بعض کی برہنہ ہوکی اور دکہائی جاویگی
پنڈلی عرش کی یعنی پایہ عرش اور بقول بعض کی مراد تجلی خدا کی ہی چنانچہ بخاری وغیرہ مین آیا ہے
کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ
وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِى الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی ہی کہ پشتین کفار و منافقون کی ہڈیان
بغیر جوڑ کے ہوجاوینگی مڑینگی نہین وقت اوٹہنے اور جہکنے کے پس کہڑے رہ جاوینگے اپنے حال پر تاکہ

زیادہ ہو حسرت وندامت اونکو اپنے تقصیر پر اور حدیث مین ہی کہ ہوجاونگی پیٹین اونکی ایک تختہ گویا تختی لوہیکی اونکی پیٹھ میں
ہونگی اور روایت ہی ابی بردۃ ابن ابی موسیٰ سی کہ کہا روایت کیا مجہسی باپ میرے نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتی تہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا صورتین بنائی جاوینگی دن قیامت کی ہر قوم کی لئی اونکی کہ پوجتی
تہے اونکو دنیا مین پس جاوینگی ہر قوم طرف اونکی کہ پوجتی تہی اونکو دنیا مین اور رہ جاوینگی اہل توحید پس کہا جاویگا
اونکو کہ کیونکر رہ گئی تم پس کہینگے وہ کہ چلی گئی لوگ پھر کہینگے وہ کہ بلاشبہ ہمارے لئی ایک رب ہی کہ عبادت کرتے تہے
ہم اوسکو اسحال مین کہ دیکہا نہین تہا ہمنے اوسکو پس کہا جاویگا اونکو کہ پہچان لوگی تم اوسکو جب دیکہو اوسکو پس
کہینگے وہ کہ ہان پھر کہا جاویگا اونکو کہ کیونکر پہچانوگی اوسکو اس حال مین کہ دیکہا ہی نہین ہی تمنی اوسکو
کہینگے کہ نہین مشابہ اوسکی کوئی چیز پس کہولا جاویگا اونکی لئی حجاب پس دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کی پھر
گر پڑینگے وہ سجدہ کرتے ہوی اور باقی رہ جاوینگی کتنی قومین کہ پیٹین اونکی مانند سینگ گائین کی ہونگی پس
ارادہ کرینگے سجدہ کا لیکن کر نہین سکینگے مانند قول اللہ تعالیٰ کی یَوْمَ یُکْشَفُ الخ فرماویگا اللہ تعالیٰ اے میرے
بندون اوٹہا و سر اپنے بدلی ہر شخص کے تم مین سی ایک ایک شخص یہود و نصاریٰ کی دوزخ مین ڈالی مینی کہا
ابوبردہ نی کہ پھر بیان کی مینی یہہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے پس کہا عمر نے کہ قسم ہے تجکو اوس ذات کی کہ
نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکی کیا نقل کی ہے یہہ حدیث تجہسی تیری باپ نی پس قسم کہائی مینی اونکی آگے
تین بار پس کہا عمر نے کہ نہین سنی مینی اہل توحید کی لئی کوئی حدیث کہ وہ بہت پیاری ہو نزدیک میرے اس
حدیث کی برابر اور بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ قاری رحمہ اللہ نی لکہی ہے یہہ منقول ہے کہ تجلی کریگا حق تعالیٰ روز
قیامت کی پھر فرماویگا کہ طلبہ ہمراہ ہوجاوی ہر امت اوسکی کہ پوجتی تہی اوسکو پس ہمراہ ہوجاوینگی اوسکی
اور باقی رہ جاویگی یہہ امت اور اوسمین منافق بہی ہونگی پھر تجلی کریگا اونکی لئی حق تعالیٰ بیچ اونی
صورۃ کی اون صورتومین سی کہ تجلی کرتا تہا اونکی لیی اوسمین پہلی پس فرماویگا اَنَا رَبُّکُمْ پس کہینگے
لوگ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ہم منتظر ہین یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پھر فرماویگا اونسی حق
جل و علا کہ آیا درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی کچہہ نشانی ہی کہ پہچانو تم اوسکو ساتہہ اوسکی پس کہینگے
وہ کہ ہان ہے نشانی پس بدل جاویگا اونکی لیی حق تعالیٰ اوس صورتمین کہ پہچانتی تہی اوسکو اوس
صورتمین ساتہہ اوس نشانی کی پس کہینگے وہ لوگ کہ تو رب ہمارا ہے پس حکم کریگا حق تعالیٰ اونکو سجدہ
کرنیکا پس نہین باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خالص اللہ ہی کو مگر کہ سجدہ کریگا اور جو کوئی سجدہ کرتا تہا
دکہانی اور بچاوکی لیی ہوجاویگی پیٹہ اوسکی تختہ تانبی کا جب ارادہ کریگا سجدہ کرنیکا گر پڑیگا پیٹہ کی بل اور
یہی بیان ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ الخ اور کہا بعض علماء نی کہ روز قیامت کی ایک
نور عظیم پیدا ہوگا اور خلائق سجدہ مین گر پڑینگے پس کشف ساق عبارت ہی تجلی الٰہی سی اور حدیث مین آیا ہی کہ
یوم یکشف عن ساق سی مراد یہہ ہی کہ کہولا جاویگا یعنی پرچہ نور عظیم سی گر پڑینگے لوگ اوسکو سجدہ کرتے ہوی کما فی
کشف الاسرار اور اوسمین یہہ بہی ہی کہ ابوہریرہ روایت کرتے ہین سنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے بدلہ
لیویگا اللہ عز و جل مظلوم کی لیی ظالم سے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا کسیکا حق کسیکے پاس حتی کہ جو ذرہ مین یا ظلم

بہیجتا تہا یعنی دنیا مین اوسکو حکم ہوگا کہ ایک گرد و د کو بالی سی پہر جب فارغ ہوگا اس سی پکاریگا ایک پکارنیوالا
اسطرح کہ سب خلائق سینگے آگاہ ہو د چاہیئے کہ مل جاوی ہر قوم اپنی معبودونکی ساتہہ اور اون چیزونکی ساتہہ
کہ جنکو پوجتی تہی یعنی جیسی تعزیہ اور قبور اور طاق وغیرہ پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا تہا کسی چیز کو
سوای اللہ تعالی کی مگر کہ صورت بنا کر لائی جاوینگی آگی اوسکی معبود اوسکی اور بناویگا اللہ تعالی ایک فرشتہ
کو فرشتون مین سے بصورۃ عزیز نبی علیہ السلام کی اور ایک فرشتہ کو بصورۃ عیسی بن مریم علیہ السلام کی پس ہمراہ
ہونگی عزیر کی یہود اور ہمراہ ہونگی عیسی کی نصاری پہر ساتہہ جاوینگی اونکی معبود اونکی یعنی بت کہ اون
انبیا کی نام رکہہ کر اونکو پوجتی تہی وغیر ذالک طرف دوزخ کی اور وہ وہ ہونگی کہ جنکی حق مین فرماتا ہی اللہ
تعالی لَوْ كَانَ هٰؤُلَاۗءِ اٰلِـهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جب نہین باقی رہینگی سوای مومنون کی اور اونمین
منافق بہی ہونگے فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ گئی لوگ یعنی کافر دوزخمین پس ملو تم اپنے معبودون کی ساتہہ
اور اون چیزونکی ساتہہ کہ تہے تم پوجتی پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین تہا ہمارے لیئی کوئی معبود سوا اللہ تعالی
کے اور نہین پوجتی تہی ہم اوسکی غیر کو پس پہر ٹہیریگا اللہ اونکی پاس سی پہر ٹہیریگا اللہ جسقدر چاہیگا ٹہیرنا پہر آویگا
اونکی پاس اور فرماویگا کہ اے لوگون گئی لوگ پس ملو تم اپنے معبودونکی ساتہہ اور اون چیزونکی ساتہہ کہ
پوجتی تہی اونکو پس کہینگے لوگ قسم اللہ کے نہین ہماری لیئی کوئی معبود سوا اللہ کی اور نہین پوجتی تہی ہم اوسکی
غیر کو پس کہولیگا اونکی لیئی پنڈلی اور تجلی کریگا اونکی لیئی عظمت اپنے سے اسطرح کہ پہچانینگی اوس سی کہ وہ
رب اونکا ہے پہر گر پڑینگے سجدہ کرتے ہوسے اپنے موہنون کی بل اور گریگا ہر منافق اپنے پیٹہ کی بل اور
ہو جاوینگی پیٹین اونکی مانند سینگون گائین کے پہر کہڑا کیا جاویگا پل پشت جہنم پر انتہی ۞ رفح بحر ۞
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ
عاجزی ظاہر ہوگی اونکی آنکہونپر پکڑیگی اونکو خواری اور تحقیق بلایا جاتا تہا اونکو طرف سجدہ کی حال آنکہ وہ
بے علت تہے ۞ **فتح** نوین ہین اونکی آنکہین جہری آئی ہی اونپر ذلت اور پہلے اونکو بلاتی تہی سجدہ کو
اور وہ چنگے تہے ۞ **موضح** تفسیر يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ الخ قولہ تعالی وَهُمْ سٰلِمُوْنَ جسدن ظاہر کیا جاویگا اور پردہ
کہولا جاویگا اوس حقیقت سی جسکا نام ساق یعنی پنڈلی ہی اور اوسکی نسبت تمام آلہیہ حقیقتونکے ساتہہ ایسی
ہے جیسے پنڈلے کے نسبت آدمے کے سب اعضا کے ساتہہ ہے اور بلائی جاوینگے سجدہ کیلئے اسلیئے تاکہ اگر اونکے
عبادت تنزیہہ اور پاکی کی مقام پر پہنچی ہے اور مقبول ہوئی ہی تو اوسوقت بہی اوسکی موافق سجدہ ہو سکیگا
اور اگر مظاہر کے قید مین پہنسکر تنزیہہ کی مقام کو نہین پہنچی ہی تو اوسوقت بہی اوسنی اوس مقام پر توجہہ
ممکن نہوگی اسواسطے کہ وہ وقت نئی بات حاصل کرنیکا نہین ہے بلکہ پہلی حاصل کی ہوئی چیزونکی آثار
کے ظہور کا وقت ہے اور ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کہا ہے کہ ساق الشئی اصلہ الذی بہ
قوامہ الخ یعنی ساق ہر چیز کی اوسچیز کے جڑ کو کہتے ہین جسکی سبب سے اوس چیز کا ٹہیراو ہوتا ہے جیسے تنہ
درخت کا اور پنڈلے آدمے کے پس اس آیۃ کے معنے یون ہونگی کہ جسدن ظاہر کیجاویگی ہر چیز کے حقیقت اور
اوسکے اصل جسکے سبب سے وہ چیز ثابت ہی پس جدی ہو جائیگی ان لوگونکی عبادت جو غیر اصل پر سے تہے

ایمان دار ونکی عبادت سی جو ثابت ہتی اصل صحیح پر یعنی سبکے جڑ پر اور جب اوسدن کی بلا انکی وجہ معلوم ہوئی کہ امتحان و آزمایش منظور ہے نہ تکلیف تو ابو مسلم اصفہانی کا بعید جاننا بات کا زائل ہوا کہ اوسنی لکہا ہے الاریب ان یوم القیمۃ لیس فیہ تعبد و تکلیف الخ یعنے بیشک مقرر روز قیامت مین نہین ہی عبادت اور نہ تکلیف پس مراد اوسدن سی بڑہاپے اور موت کی قریب کا زمانہ ہے فقط حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بہر صورت یہہ لوگ بہی سجدیکا قصد کرینگے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس ہرگز سجدہ نکر سکینگے اس لیی کہ اونکی پیٹہ ایک تختہ ہوجائیگی پہر جہکنا اوسنی نہوسکیگا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا کہ آپ فرماتی ہتی قیامت کی دن ہمارا رب ایک ساق ظاہر کریگا اور ہر ایک ایماندار مرد و عورت سجدیمین گر پڑیگا اور جو شخص دنیامین دکہلانے یا سنانی کی واسطی سجدہ کرتا تہا وہ بہی قصد کریگا سجدہ کرنیکا لیکن اوسکی پیٹہ ایک تانبی کے تختے کے مانند ہوجائیگی کہ اوسکا ٹیڑہا ہونا ممکن نہوگا اور صحیح مسلم مین آیا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یارسول اللہ ہم لوگ قیامت کی دن اپنی پروردگار کو دیکہینگے آپنے فرمایا کہ ہان بی شبہ اور بی پردہ مانند نے بدلے کے آفتاب اور چودوین رات کی چاند کی بدون مزاحمت اور ممانعت کی دیکہوگے اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو شخص دنیامین جسکی عبادت کرتا تہا اوسکی ساتہہ جاوی اور بت اور درخت اور جو چیز کہ دنیامین پوجی گئی ہی اوسکو وہان حاضر کرینگے بت پرست بتونکے ساتہہ اور درخت پوجنی والی درخت کی ساتہہ اور چاند سورج پوجنی والی چاند سورج کے ساتہہ جائینگے اور جو لوگ محض حق تعالی کو پوجتی ہتی وہ رہ جاوینگے پہر ایک آواز ہوگی کہ یہود کسکو پوجتی ہتی وہ کہینگے کہ ہم عزیر کو جو خدا کا بیٹا تہا پوجتی ہتی حکم ہوگا کہ تم جہوٹہہ کہتی ہو حق تعالے جورو لڑکا نہین رکہتا مگر تم کہو کہ تمہارے غرض اسوقت کیا ہے عرض کرینگے کہ ہم پیاسی ہین کوئی قطرہ پانی کا ہمکو ملی حکم ہوگا کہ جاؤ اور پانی پیو اور دوزخ کو اونکی آنکہونمین ریگ روان کرکے یعنے ریت کا میدان جسمین دور سے پانی کا دہوکا ہوتا ہے دکہلا دینگے اور ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی شکل کا اونکے ساتہہ ہوگا وہ اونکو لیکر دوزخمین جا ڈالیگا اور اسیطرح نصارے کے ساتہہ کیا جاویگا اور فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل کا اونکی ساتہہ ہوگی اونکو بہی اونکی ٹہکانے پر جا پہنچا دیگا پہر جب خالص موحد رہ جاوینگی تو پہر آواز ہوگی کہ تمکو کسکا انتظار ہے اور کسکے ساتہہ جاؤگی تب یہہ عرض کرینگے کہ یا الہی ہم دنیامین طرح طرحکی احتیاج رکہتی ہتی اور قسم قسم کی تعلق لیکن باوجود ایسی احتیاجکی کے ہمنے منکر کون سی موافقت نکی اور اونکی ساتہہ نہوی اب ہمکو کسو سے اونکے ساتہہ کا حکم ہوتا ہے پہر اسطرف سی ایک صورت ظاہر ہوگی اور کہینگے کہ مین تمہارا پروردگار ہون یہہ عرض کرینگے کہ ہم ہرگز حق تعالی کی ساتہہ کسیکو شریک نکرینگے اس صورت سی ہمکو کچہہ غرض نہین ہی جب ہمارا پروردگار پردہ اوٹہا دیگا اور ظاہر ہوگا تو ہم اوسکو پہچان لینگے تب حکم ہوگا کہ تم کچہہ علامت اور نشان اپنے پروردگار کا اپنے پاس رکہتے ہو کہ اوس سے اوسکو پہچان لوگی یہہ عرض کرینگے کہ ہان تب اوسوقت ایک ساق یعنی پنڈلی ظاہر ہوگی اوسکو دیکہتے ہی جتنے ایمان دار موحد ہین سب سجدیمین پڑینگے

اور کہینگے کہ اب ہم راضی ہوئے تو ہے ہمارا پروردگار ہے اور جو لوگ دلمین ایمان نرکہتی ہین وہ بہی سجدہ کیا قصد کرینگے لیکن اونکی پیٹہ تانبی کی تختی کی مانند سخت ہو جائیگے اور سجدہ اونسی کسیطرح نہو سکیگا یہہ حدیث بوری بہت ہی لیکن اس مقام کی مناسب اتنی ہے ہے اور جب سجدہ ونسی نہو سکیگا تو یہہ سجدہ کیا نہونا اونکی عبادت کے باطل ہونیکی دلیل ہوگی پہر بہ وجود اسکی اوس ساق نورانی چمکتی ہوئی کی طرف دیکہہ بہی نہ سکینگے اسلیے کہ اونکی عقلے نظر کے توجہ مظاہر کے قید مین پہنسے تہے تنزیہہ صرف کی مقام کو نہ پہنچے تہے اسواسطی چوندہیا جاوینگی اونکی آنکہین اس سے کہ اوس تجلی کی طرف دیکہین بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ڈہانک لینگی اونکی تمام بدن کو سے سر قدم تک ذلت اور رسوائی اسواسطے کہ اونہون نے ہی مظاہر کی عبادت مین حق تعالی کے ذات پاک کو ذلیل کیا تہا اور اوسکی ظہور کو اپنے مشرکون مین حقیقی کمال حق تعالی کا جانا تہا اور حال یہہ ہے کہ مظاہر حقیقیہ کسیطرح کلے کہ ہون ناقص اور ذلیل ہین اور انسی سجدہ نہو سکنا اوسوقت مین اونکی پیدائشی استعداد کے باطل ہونیکے دلیل ہے کہ حق تعالی کی عبادت کو چہوڑکر اور اوسکا انکار کرکر اس استعداد کو برباد اور خراب کیا وَقَدْ كَانُوا الخ اور تحقیق یہہ تہے دنیا مین بلائی جاتی خاص اللہ تعالی کے عبادت کیواسطے وَهُمْ سَالِمُونَ اور اوسوقت مین یہہ سالم تہے استعداد سے اور صحیح الفطرۃ تہی اگر اسوقت حق تعالی کی خاص عبادت کی خوگر ہوتے تو انکو اسطرح کا تغیر اور تبدل نہوتا اور جب ثابت ہوا کہ یہہ کافر اسلیے تمکو مجنون کہتے ہین کہ تم انسی قیامت کی عذاب کی بات کہتی ہو اور وہ بات انکی عقل ناقص مین نہین آتے اوسکو اپنے عقل باطل سے بعید جانتے ہین اور یہہ بہی ہی کہ تم انکو قرآن سناتی ہو اور اوسکے مضمون کی بموجب خالص اللہ تعالی کے عبادت اور سجدہ کو حکم کرتے ہو سو یہہ بات انکے سمجہہ مین نہین آتے بلکہ اسکو موہوم کیواسطے موجود کو چہوڑنا جانتی ہین اور ایسی اولٹی سمجہ اونکے جنون کا نشان ہی فَذَرْنِي الخ عزیزی خَاشِعَةً الخ یعنی آنکہون والی سر جہکائی ہوئی اور شرمندہ ہونگے کہا ابو اللیث نی کہ یہہ یون ہوگا کہ مسلمان جب اوٹہاوینگے سر اپنے سجدے سے ہونگے سفید رنگ و روشن مانند برف کی پس جب دیکہینگے اونکو یہود اور نصاری اور منافق کہ جو سجدہ نکرسکے تہے غمگین ہونگے اور کالی ہو جاوینگے موہنہ اونکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی تَرْهَقُهُمْ یعنے ڈہانک لیویگی اونکو ذلت و خواری اور مراد سجود سی نماز ہے اور سجدہ نماز کا اور خاص سجدہ ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ وہ اعظم طاعات اور بڑا رکن نماز کا ہی اور بلایا جاتا تہا یعنے خدا تعالی نی بلایا تہا صراحۃً کہ فرمایا فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا یا بلایا تہا ضمنا کہ فرمایا اقیموا الصلوۃ اسلیے کہ بلانا طرف نماز کی بلانا ہے طرف سجدہ کی اور رسول علیہ السلام نے بہی بلایا تہا صریحا کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدعاء یا بلایا رسول نے طرف سجدہ کے ضمنا کہ فرمایا صَلُّوْا وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ اور بلایا تہا ہر عصر کے علماء نی اور بڑا بلانا طرف سجدہ کے ساتہہ اذان موذنون اور تکبیر دن اونکے ہے اسلیے کہ قول اونکا حی علی الصلوۃ بلانا ہے بلاشک پس خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ قبول کیا بلانا اونکا اور بجہہ لاوے فرمان بردار قول اللہ تعالی کی اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ یعنے تندرست تہے

دنیا مین سالم ہتی عضاء اور جوڑ اونکی قوتون اور علتون سی اور خوب قادر ہتی ادا سجدی پر اور قبول دعوۃ پر یعنی اوس حالت تندرستی اور قدرت مین کہنا نہ مانا اللہ و رسول کا پس جب اوس فرصت کو فوت کیا اب سوای حسرت اور ندامت کے کچھ حاصل نہین ہے ؎ مدہ فرصت از دست گر بایدت + کہ گوی سعادت ز میدان بری + کہ فرصت عزیز ست چون فوت شد + بسی دست حسرت بدندان بری + اس آیۃ مین وعید ہی اوسکی لیی کہ ترک کری نماز فرض کو یا جماعت مشروعہ کو کہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ نصیب کری مجکو رفاقت آپکے جنت مین آپنے فرمایا اَعِنِّیْ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ یعنے مدد کر میرے ساتھہ کثرۃ سجود کی ف یہہ حدیث سنای صحیح مسلم مین یون ہے کہ کہا ربیعۃ بن کعب نے کہ رات گذراتا تہا مین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین آنحضرت کی لیی پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و مصلے وغیرہ پس کہا مجکو کہ مانگ یعنے جو چاہ خیر دنیا اور آخرت کی پس کہا مینی کہ مانگتا ہون آپسے رفاقت آپکی بہشت مین فرمایا یا سوا اسکی یعنی سوال تیرا یہی ہے یا سوائے اسکے اور کچھہ یعنے یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچھہ اور چاہ کہا مینی کہ مطلب میرا وہی ہے کہ جو عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنے کے ساتھہ بہت کرنے سجدونکی ف یعنے پس فرمایا مانگ یہہ بسبب خوش ہونیکے فرمایا بیچ مقام مکافات کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھہ بہت کرنے سجدونکے یعنی بسبب نماز پڑہنے اور دعا کرنیکے سجدونمین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے شفاعت تیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھہ فرماؤن تو بہی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفاعۃ اور تدبیر کار کے یہی ہے ؎ فتح قفل ارچہ کلید ست ای عزیز + جنبش از دست تو میخواہند نیز + اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خدمت بزرگونکی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضا سید کائنات کی صلوٰت اللہ سلامہ علیہ و علی آلہ و صحابہ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیی کہ مطالب سوائے نعمتون آخرت کی کہ باقی و دائم ہے بڑ کہے اور طرف لذتون دنیای فانیہ کی التفات نکری لیکن شرط یہہ ہے کہ بندگی مین اپنی طرف سی قصور نکرے نرے ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتے کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو رکہنے لوہا سرد کوٹنا ہے ؎ کارکن کار بگذار از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + ع ح ط اور سلف یعنے اگلے علما ماتم کے طور پر بیٹہتے تہے تین دن تلک جب فوت ہوتی اونسی تکبیر اول اور سات دن تک بیٹہتے جب فوت ہوتے اونسی جماعت اور کہا شیخ ابو طالب مکی رح نے قوت القلوب مین کہ ضرور ہے جماعت سے نماز پڑہنے خصوصاً جبکہ سنے اذان اور ہو جوار یعنے ہمسایہ مسجد مین اور حد جوار کی سو گہر تلک ہے اور اولی مسجد نماز کے لیے وہ ہے کہ بہت قریب ہو اس سی مگر یہہ کہ ہو دور کے مسجد مین نیت کثرت قدمون کی یا بسبب فضیلت امام عالم کے کہ نماز اوسکے پیچہے پڑہنے افضل ہے یا چاہے کسے مسجد کا آباد کرنا تو دور کے مسجد مین جانا مضائقہ نہین اور کہا سعید بن مسیب رح نے کہ جسنی پانچون نمازین جماعت سی پڑہین بہر دیا اوسنی بر و بحر کو عبادۃ سی اور کہا ابو درداء رض نے اللہ تعالیٰ کے قسم کہا کر کہ محبوب ترین اعمال کم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین ہین حکم کرنا صدقہ کا اور قدم رکہنے طرف نماز جماعت کی اور صلح کروانی لوگونمین کا ف ر وح فَلَمَّا تِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ پس چہوڑ مجکو ساتہہ اوسکے کہ جہوٹ جانتا ہے اس بات کو
درجہ بدرجہ کہینچلین گے ہم اس جماعت کو اسطرح کہ نہین جانین گے **فتح** ۵ اب چہوڑ دے مجکو اور
جہٹلانیوالونکو اس بات کے ہم سیڑہی سیڑہی اوتارینگے انکو جہانسے یہ جانین گے ۵ **مو** ۵
تفسیر فَذَرْنِيْ الخ سو چہوڑ دے مجکو اور انکو جو اس بات کو جہٹلاتا ہے اسلئے کہ یہہ بات ہماری
ہے نہ تمہاری سو تم انکے عذاب کی جلدی کی دعا نمانگو اور رنجیدہ مت ہو قریب ہے کہ انکو
آہستہ آہستہ ہم کہینچتے ہین بڑی گمراہی مین گرفتار کرتا کہ انکی فاسد استعداد کا پیمانہ لبریز ہوجاوے
اور سخت عذاب کے مستحق ہوجاوین اسطرح سے کہ انکو معلوم نہو کہ یہہ راہ گمراہی کی ہے اور انتہا
درجکی عذاب کی حد کو پہنچاتی ہے بلکہ اپنے خیال مین اوس راہ کو ہدایت اور بہتری جانین
بلکہ اجر اور ثواب اسمین سمجہین ۵ **عزیزی** ۵ فَذَرْنِيْ الخ یعنی جب ہوگا حال اونکا آخرۃ مین
ایسا کہ جو مذکور ہوا تو پس چہوڑ دے مجکو اور اوسکو کہ جہٹلاتا ہے قرآن کو اور تخلیہ کردے درمیان
میرے اور درمیان اوسکے اور نہ مشغول کر اپنے دلکو ساتہہ حال اوسکے اور پہر دے کار مجپر بدلہ لینے
مین اوس سے اسلئے کہ مین ہی خوب جانتا ہون اوس عذاب کو کہ لائق ہے وہ اوسکا اور معنے
سنستدرجہم کے یہہ ہین کہ قریب ہے کہ اوتارین گے ہم اونکو درجہ بدرجہ ساتہہ جہان کے اور ہمیشہ دینے
صحت کے اور ازدیاد نعمت کے یہان تک کہ ڈالینگے ہم اونکو عذاب مین اور یہہ استدراج اسطرح ہوگا
کہ وہ جانتے کے ہی نہین بلکہ موجب اپنی بہلائی کا جانین گے حال آنکہ وہ سبب اونکی ہلاکت کا ہوگا
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب تو دیکہے کہ اللہ انعام کرتا ہے ایک بندہ پر ساتہہ نعمتوں کے کہ وہ جما ہوا ہے
گناہ پر تو جان لے کہ وہ متدرج ہے یعنے ڈہیل دیا گیا ہے کہ یکدفعہ ہی عذاب مین گرفتار ہوگا اور
پڑہی آنحضرت نے یہی آیۃ یعنی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ الخ اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جسکی دنیا مین
وسعت کیجاے اور وہ نہ جانے کہ یہہ استدراج ہے تو وہ احمق ہے کہا بعضے مکاشفہ والون نے کہ منجملہ مکر الٰہی
کے ساتہہ بندہ کے یہہ ہے کہ دیوے اوسکو علم اور محروم کرے اوسکو عمل کرنے سے اور پیدا کرے اسکا عمل اور محروم کرے اخلاص سے
اور روایت کیا گیا ہے کہ کہا ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے کہ اے رب میرے کہان تک نافرمانی کرونگا مین تیری
اور کہانتک نہ عذاب کریگا تو مجپر پس وحی بہیجی اللہ تعالے نے اوسکے نبی پر کہ کہدے اس سے کہ کتنے ہی عذاب میرے
تجپر اور تو نہین جانتا کہ یہہ عذاب ہین بلاشبہ بند ہونا تیری آنکہونکا اور قساوۃ قلب یعنی سنگدلی تیری استدراج
میری جانب سے اور عذاب کا نشکے جانتا تو ۵ **روح** ۵ وَأُمْلِيْ لَهُمْ إِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اور مہلت
دونگا مین انکو اور حیلہ میرا محکم ہے ۵ **فائدہ** ۵ اور انکو ڈہیل دیتا ہون بیشک میرا داؤ پکا ہے ۵ **موضح** **تفسیر**
وَأُمْلِيْ مہلت اور ڈہیل دینگے ہم انکو اور فی الفور مواخذہ نکرینگے تاکہ یہہ دہوکا کہائین کہ اگر ہم گمراہی
اور برائی پر ہوتے تو حق تعالی ہمکو فرصت ندیتا اور جہٹ پٹ پکڑتا اسواسطے کہ اسنے ہمکو فریب منظور ہے إِنَّ كَيْدِيْ
الخ بیشک ہمارا مکر اور داؤ بہت مضبوط اور محکم ہے کیکو اسکی خبر نہین ہوتی اور اگر ہمارا مکر ایسا ہوتا اور مضبوط ہوتا
تو ان لوگو پر تمہاری خوبی اور تمہاری جان جو بہتر ہین کیون نہ ظاہر ہوتے ۵ **عزیزی** ۵ مہلت دیتا ہون

یعنی عمر دراز کرتا ہون اور تاخیر اجل میں تاکہ گناہ مین بڑہتے جاوین اور وہ گمان کرین کہ یہہ بہتری کا ارادہ کیا ہے
جیسے اِنَّ کَیۡدِیۡ یعنی پکڑنا میرا ساتہہ عذاب کے قوی اور شدید ہے کہ دفع نہین ہو سکتا کسی چیز سے ۵ سیاح

۵ اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ۵ اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ۝

کیا طلب کرتا ہی تو اس جماعت سے مزدوری پس یہہ تاوان سے گران بار ہین آیا نزدیک اس جماعت کے علم غیب ہے پس یہہ لکھتے ہین ۵
فتح ۵ کیا تو مانگتا ہے کچہہ نیگ سو انپر چٹی بوجہ کی پڑتی ہے کیا اونکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ لکہہ لاتے ہین ۵ مو ۵
تفسیر کیا تو انسے مانگتا ہے کچہہ مزدوری اس نصیحت کرنے اور فائدے کی علم پہنچانے پر پس یہہ تاوان اوس
مزدوری کیسے گران بار ہوتے ہین اور اس سبب سے تیری نہین سنتے اور فائدہ نہین لیتے کیا انکے پاس ہے علم حسی کشف کے
طور پر حق تعالی کے چھپے حکم اور آخرت مین نفع اور ضرر دینے والی چیزین انکو معلوم ہوتی ہین پہر وہ اوس اپنے
معلومات اور مکشوفات کو لکھتے ہین اور اوس کشفی علم کو کہلی عبارت سے بیان کر سکتے ہین تاکہ اپنے متوسلون
اور اپنے پس ماندونکو بہی اس علم سے فائدہ پہنچاوین اور تجہسے بے پروا ہین تیرے احسان کا بوجہہ کسواسطے اوٹہاوین
سو جب ان دونون باتونمین سے ایک بہی نہین پائی جاتی ہے تو جان لے کہ یہہ انکے جہٹلانے اور انکار کرنے پر اصرار
اور ہٹ کرنا حق تعالے کے مکر اور داؤکی نشانی ہے جو انکو بات مین تامل کرنے اور پوچہنے نہین دیتا اور کسیطرح سے حق
بات انکے ذہن مین آنے نہین دیتا ۵ عزیزی ۵ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنۡ كَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ ۝
پس صبر کر ساتہہ انتظار حکم پروردگار اپنے کے اور نہو مانند صاحب مچہلی کے یعنی یونس علیہ السلام کے ۵ فتح ۵ اب تو
ٹہیرا رہ دیکہہ اپنے رب کے حکم کو اور مت ہو جیسے مچہلی والا ۵ مو ۵ تفسیر پہر صبر کر انکی ایذا پر اور اپنے
پروردگار کے حکم کا منتظر رہ دیکہہ کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہے کسکو انمین سے اس عذاب کی تاخیر مین شرمندگی
اور توبہ اور حق کی طرف رجوع ہونیسے سرفراز کرتا ہے اور کسکو اس تاخیر کے سبب برائیون اور شرارت میں
انتہا درجے کو پہنچا کر گمراہی اور نے انصیبی کے دریا مین ڈبوتا ہے اور نہو اوس پیغمبر کی مانند مچہلی کے پیٹ مین قید ہوا
اور حق تعالی کے حکم کا انتظار نکیا اور غیرت الہی کے غلبے کے سبب اپنے قوم پر عذاب طلب کرنیمین جلدی
کی اور وہ پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام تہے اور اونکا قصہ یون ہے کہ زمانے مین اولوالامر پیغمبر بنی اسرائیل
مین حضرت شعیا علیہ السلام تہے اور حزقیا بادشاہ اوسوقت کا انکا تابعدار تہا اور اون دنونمین بنی اسرائیل
فلسطین اور اردن مین جو شام کے ملک مین بہتر بستیان ہین رہتے تہے اتفاقاً نینوا اور موصل کے لوگ جو عراق اور
شام کے درمیان مین بستیان ہین بنی اسرائیل پر چڑہ آئے اور مال و اسباب انکا لوٹ لیگئے اور آدمی بہی اونکی بہت
پکڑ لیگئے حزقیا بادشاہ نے یہہ ماجرا حضرت شعیا علیہ السلام سے کہا اور کہا کہ ہندیونکی چہڑانیکی کیا تدبیر کیجیے اسلیے کہ جبتک
ہماری قیدیون کو انسے چہوٹ کر نہ آوینگے تبتک ہمسے فوج کے زور سے انکی اس بادیہ کی تدبیر کچہہ نہین ہوسکتی ہے
حضرت شعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے ملک مین پانچ پیغمبر ہین ایک کو اونمین سے اون لوگونکے پاس بہیجو
تاکہ وہ لوگ اونکے سمجہانے سے راہ راست پر آجاوین اور تمہاری قیدیونکو چہوڑ دین حزقیا نے عرض کیا کہ آپ ہی
اونمین سے ایک کو مقرر کر دیجیے تاکہ مین اونکو روانہ کرون حضرت شعیا نے فرمایا کہ یونس بن متی کو اس
کام کے لیئے مقرر کرو کہ وہ محنت کش اور امانت دار ہین اور درگاہ الہی مین

اور درگاہ الٰہی مین اونکا بڑا رتبہ ہی اور اس وقت کی پیغمبرون سی عبادت وریاضت کی زیادتی مین بہی ممتاز ہین
اگر وہانکی لوگ اونکے نصیحت نہ مانینگی تو ہوسکتا ہے کہ وہ بڑی بڑی معجزی اور کرشمی دکہا کر اونکو راہ پر
لاوینگی بادشاہ نے وہانسی اوٹہکر گہر مین آکر حضرت یونس کو بلوایا اور کہا کہ اس کام کی لیے آپ تشریف
لیجائیے حضرت یونس نے کہا کہ اگر حضرت شعیا نے بموجب حکم الٰہی کی مجکو مقرر کیا ہی تو جانا ضرور ہی ورنہ
اس جانے مین میری اوقات مین خلل عظیم پڑیگا اور مین بے حلاوت ہونگا بادشاہ نے کہا کہ تمہارا
مقرر کرنا بحسب حکم آپکے نہین ہی حضرت شعیا نے یونہے فرمایا ہی سو آپکو جانا اوسطرف ضرور ہے حضرت
یونس علیہ السلام نجیدہ ہوکر مع اپنے گہر والونکی نینوا کی طرف روانہ ہوئی اور وہان پہنچکر اول وہانکی بادشاہ
سی ملی اور اوس سی کہا کہ حق تعالیٰ نے مجکو تیری طرف بہیجا ہے کہ بنی اسرائیل کو قیدسی چہوڑدی اور اونسی
ہرگز دشمنی نکر اوسنی کہا کہ اگر تم اس بات مین سچی ہوتی تو حقتعالیٰ ہمکو اتنے قدرت کاہیکو دیتا کہ ہم تمہاری
ملک پر چڑہ جاتے اور جورو لڑکے پکڑلاتی کیا خدا تعالیٰ کو اتنی قدرت نہتی کہ بنی اسرائیل کے حمایت کرتا اور ہمکو
منع کرتا جواب تمکو بہیجا ہے غرض کہ حضرت یونس علیہ السلام تین روز تک اوسکی دربار مین آتی جاتے
رہے لیکن اوسنی انکی بات ہرگز نمانی تب انکو غصہ آیا اور حق تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کیا کہ یا الٰہی یہہ لوگ
میرے بات ونصیحت نہین سنتی اور بنی اسرائیل کو قیدسی نہین چہوڑتے حق تعالیٰ کی طرف سی وحی آئی
کہ انکو ہمارے عذاب سی ڈراؤ اگر تمہاری بات کو نمانینگی اور ایمان نہ لاوینگی تو انپر ہمارا عذاب آویگا حضرت
یونس علیہ السلام اوس شہر کی تمام کوچون اور بازار مین پہری اور کہا کہ ہم تمکو خبر کیے دیتی ہین کہ تم لوگ اپنے
بادشاہ کو یہہ خبر پہنچاؤ کہ اگر میری بات نمانیگا اور میرے کہے پر ایمان نلاویگا تو حق تعالیٰ کا عذاب اوسپر
آویگا لوگون نے کہا کہ کچہہ مدت مقرر کرو حضرت یونس ع م نے کہا کہ چالیس دنکا ہماری تمہاری درمیان
قرار ہے اگر تم اس چالیس دنمین ایمان لاؤ تو بہت بہتر ہے اور نہین تو سب ہلاک ہوگی آخر ہوتی ہوتے
یہہ بات پہیلی اور بادشاہ اور اوسکے مصاحبون نے ہنسے اور تمسخر شروع کیا اور کہنے لگے کہ یہہ فقیر دیوانہ ہے ایک
بات اسکے جی پر بیٹہ گئی ہی اور حضرت یونس علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کی کہ یا الٰہی
مینے انسی چالیس دنکا وعدہ کیا ہے اس وعدیکو میری سچا کر اور نہین تو مین ذلیل ہونگا اور مجکو مار
ڈالینگے اسلیے کہ ان لوگونکی عادت یہی ہی کہ جو شخص اسطرحکا جہوٹہہ بولی اسکو مار ڈالتی ہین حق تعالیٰ
کا حکم ہوا کہ تمنے کیون ایسی جلدی کی اور چالیس دنکا وعدہ کیا ہی تمکو چاہیے صبر کرنا کہ تقدیر مین انکی ایمان
لکہا ہے آخر کو راہ پر آوینگی اور ایمان لاوینگی حضرت یونس علیہ السلام کو اس باتکا بڑا رنج ہوا اور جب ایک
مہینا اس وعدیسی گذرا تو تب حضرت یونس علیہ السلام نے اوس شہرسی مع اپنے گہر والونکی نکل کر بارہ
کوس اوس سی دور جاکر ڈیرہ کیا تاکہ دیکہین کیا انجام اوسکا ہوتا ہے اور ہمیشہ اس دعا مین رہتی تہے
کہ یا الٰہی یہہ وعدہ میرا سچا کر اور نہین تو مین خفیف وذلیل ہونگا آخر جب پینتیسوان [۳۵] دن ہوا اور صبح کو
جو لوگ اوٹہی تو دیکہا کہ کچہہ علامت عذابکے شروع ہوتی ہی اور دہوان اور آگ آسمان سی برستی اور وہ دہوان
اور آگ کو ہونکی چہت کی قریب پہنچا بادشاہ اور تمام ارکان دولت گہبرا کر باہر نکلی اور کہا کہ وہ فقیر گدڑی والا

ڈھونڈو دیکھو کہان گیا جلدی اوسکو لاؤ تاکہ اوسکی ہاتھ پر ہم توبہ کرین اور جتنی قیدی ہین سب اوسکو سپرد
کردین اور شہر کی دروازنکو بند کیا اور ہر گلی و کوچی اور گہر وںمین ڈھونڈھنا شروع کیا کہین اونکا پتا نپایا لاچار
ہوکر سب ننگی سر ننگے پاؤن میدانمین نکلی اور بچونکو اونکی ماؤنسی جدا کیا اور گایین بکریکی بچون کو اونکی ماؤنسی
جدا کیا اور سینی اپنا اپنا گریبان چاک کیا اور سر کو سجدہ مین رکہا اور رونا اور پیٹنا اور فریاد و عاجزی کرنی
شروع کی اور جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہمنی کفر سی توبہ کی اور حضرت یونس جو تیری بہیجی ہوی ہین اونکی
قول پر ہم ایمان لائی اور قصد مصمم کیا اور دلپر ٹہانا کہ جتنی بنی اسرائیل کی قیدی ہین اون سبکو حضرت یونس
علیہ السلام کی حوالہ کرینگے حق تعالیٰ نی اونکی گریہ و زاری پر رحم کیا اور عصر کی وقت اوس عذابکو اونسی اوٹہا
لیا اور سب صاف ہو گئی اور یہہ قصہ عاشورہ کی دن ہوا تہا اس عذاب کی دفع ہونیکی بعد بادشاہ اور سب ارکان
و رعایا خوش ہو گئی شہر مین داخل ہوی اور ہر کاروں اور جاسوسونکو چاروں طرف دوڑایا تاکہ خبر حضرت یونس
علیہ السلام کی لاوین بلکہ بادشاہ نے اپنے زبان سی یہہ بہی کہا کہ جو شخص حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لاوی
اوسکو ایک روز اپنی سلطنت کی تخت پر بٹہا کر سب حکم اوسکے اختیار مین دیدون تاکہ اوسدن جو کچہہ چاہی مال و
اسباب اور کار خانی مین سی لیلے اس طمع پر لوگ ہر طرف دوڑے اور حضرت یونس علیہ السلام کو بہی گنوارونکے
زبانی یہہ خبر معلوم ہوئی تہی کہ تمہاری قوم سی عذاب اوٹہہ گیا اور وہ لوگ تمکو ڈہونڈہتے پہرتے ہین یہہ
عذاب کی پہر جانی کی خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوی اور جانا کہ مین اپنی قوم مین جہوٹا ہوا اب انکی پاس کیا موہنہ
لیکر جاؤن اسواسطے کہ میرا وعدہ سچا ہوا اور اگر حضرت شعیا علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے پاس جاؤن
تو بہی خفیف ہونگا اسلیئے کہ مجہسے کچہہ کام بن نہ آیا یہہ سوچ کر ان دونوں طرفوں کا ارادہ موقوف کیا
اور اس امر سی جو بہت رنج حاصل ہوا تہا بدون انتظار وحی اور بغیر اجازت الٰہی کی روم کی طرف
چل کہڑے ہوی اور عتاب الٰہی مین گرفتار ہوی اب یہانسی اونکی ساتھہ اور طرح کا معاملہ عتاب آمیز
شروع ہوا پہلے اونکی خادم و رفیق اونسی علیحدہ ہو گئے سوا ایک بی بی اور دو بچون کی کوئی اونکی ساتھہ
نرہا ایک بچہ کو کندہے پر اور دوسریکو بی بی کے کندہے پر بٹہا کر منزل بمنزل راہ طی کرنی شروع کی
ایک روز راہ کی درمیان مین ایک درخت کے نیچے سایہ مین ٹہیرے اور آپ اپنے بی بی اور دونون
بچون کو وہان ٹہیرا کے جنگل کیطرف پائخانہ کو گئی اتفاق سی اوسوقت وہانکی بادشاہ کی بیٹی کی سواری
جو شکار کے واسطے گیا تہا اسطرف درخت کی قریب ہوکر نکلے شاہزادی نے دیکہا کہ ایک عورت جوان
نہایت خوبصورت دو بچونکو لئی بیٹہی ہے اپنے ساتہہ کے لوگونسی کہا کہ اس عورت کو لی آؤ اون بی بی نے
کتنا ہی شور و غل مچایا اور کہا کہ مین ایک شخص نیکبخت کی کہ پیغمبر خدا کا ہے بی بی ہون مجکو مت لیجاؤ
لیکن شاہزادی نے شراب کے نشے اور جوانی کے مستے مین کچہہ نہ سنا اور اپنے ساتھہ اپنے مکان پر لیگیا
حضرت یونس جو پائخانہ سی آئے دیکہا کہ بی بی نہین ہے لوگونسی پوچہا اونہون نی سب ماجرا بیان کیا
آپنے معلوم کیا کہ درگاہ الٰہی سی عتاب کا معاملہ شروع ہوا ہی ناچار دونوں بچونکو ساتھہ لیکر چلی اور بارے
بارے سی ہر ایک بچی کو کندہی پر چڑہاتی اوتارتے چلے راہ مین ایک نالہ بہتا ہوا ملا ایک بچیکو کنارے پر چہوڑا

اور دوسرے لڑکو کندہے پر چڑہا کر جاہا کہ پار اوتارین جسوقت اوس ندی کی بیچ مین پہنچی تو اتفاق سی کنارے پر ایک بہیڑیا آیا
اور بچکو لیگیا آپ گہبرا کر پہری تاکہ بہیڑیی سی اوس بچکو چہڑاوین اس گہبراہٹ سی دوسرا بچہ جو آپکی کندہے
پتہا پانیمین گر پڑا اور ندی پانیکے روجو آئی تو اوسکو بہی بہالیگئی آپنی کتنی ہی کوشش کی لیکن نہ یہہ ہاتہہ آیا
نہ وہ ناچار مایوس ہوکر آپ اکیلے تن تنہا روانہ ہوی اور دریای روم کی کنارہ پر جا پہونچی دیکہا کہ ایک جہاز
سوداگرونکا مال چڑہا یا ہی اور لنگر اوٹہا کر روانہ ہوا چاہتی ہین آپ نے اونسی کہا کہ مین فقیر ہون اگر ہو
سکی تو بدون کرایہ لئی مجکو بہی جہاز پر چڑہا لو ناخدا اور سوداگرون نے کہا کہ تم ہماری سر اور آنکہون پر
بیٹہو تمہاری قدم کی برکت سی حقتعالی ہمارا ہی بیڑا پار کریگا اور ہمارا جہاز سلامتی سی پہونچیگا اسلیے کہ
تم بہت نیکبخت معلوم ہوتی ہو اور تمہارا چہرہ بہت نورانی ہی غرض کہ آپ کو سوار کرکی روانہ ہوی جب بیچ دریا
جہاز پہونچا تو یکایک ایک بڑا طوفان اوٹہا اور موجین اوٹہنی لگین اور جہاز ٹہر گیا کتنی ہی تدبیرین چلنی کی
کین لیکن جہاز آگی نہین بڑہا معلم اور ناخدا وغیرہ نے آپسمین مشورہ کیا کہ جہاز کی نچلنی کی کیا وجہہ ہمنی
عمر بہر ایسا معاملہ نہین دیکہا کہ طوفان مین ٹہر جاوی پہر ناخدا نے کہا کہ مینی کئی مرتبہ تجربہ کیا ہی کہ اگر کسیکا
غلام اپنے مالک کے رضا کی بہاگ کر کشتی یا جہاز مین سوار ہوتا ہی تو اسی قسم کا معاملہ درپیش ہوتا ہی جہاز مین
سب پکار کر کہدو کہ جو کوئی اپنی مالک سے بہاگ کر آیا ہو تو صاف کہدی کہ اوسکی ہاتہہ پاؤن باندہکر ہم دریا مین
ڈالدین تاکہ اور سب جہاز والونکی جان بچی ایک کے ہلاکت سی اگر صدہا آدمیونکی جان بچی تو کچہہ مضایقہ نہین
پہر جب جہاز مین آواز دی تو حضرت یونس علیہ السلام سمجہی کہ وہ غلام بہاگا ہوا مین ہون کہ بدون حکم حقتعالے
کے جاتا ہون پہر جہاز والونسی کہا کہ وہ غلام مین ہون اپنی مالک سے بہاگا ہوا جاتا ہون میری ہاتہہ پاؤن
باندہکر دریا مین ڈالدو تاکہ سب جہاز والونکی جان بچی اور اس بلاسی نجات پاوین ناخدا اور تاجرون نے کہا
سبحان اللہ ایسے بدگمانی ہم ہرگز آپ کی بہ نسبت نہین کرسکتی آپ بزرگ ہین اپنی بزرگی سی یہہ بات فرماتی
ہین تاکہ ہم سب لوگونکی عوض آپ اپنی جان دین سو یہہ حرکت ہمسی ہرگز نہین ہونیوالی ہی ہم ایک اور تدبیر کرتی
ہین کہ قرعہ ڈالتی ہین دیکہین کسکا نام نکلتا ہے پس قرعہ ڈالا حضرت یونس علیہ السلام کی نام پر نکلا سبنے
کہا کہ اس قرعہ نے خطا کی یہہ بزرگ اس لائق نہین ہین کہ اس قسم کی بدگمانی انکی بہ نسبت کیجاوی پہر دوسرا
قرعہ ڈالا پہر آپ ہی کی نام پر نکلا پہر تیسری بار قرعہ ڈالا پہر بہی آپہیکا نام نکلا آخر جہاز والون نے لاچار ہوکر
آپکو دریا مین ڈالدیا آپکے گرنیکے ساتہہ ہے جہاز چل نکلا اتفاق سی دریا مین وہان ایک بڑے مچہلے بہوکے
لقمی کے انتظار مین بیٹہے تہے جوہین آپ دریا مین گری ووہین وہ مچہلی آپکو نگل گئی لیکن آپکو موہنہ کی اندر
لیتے ہے حق تعالی کا حکم اوس مچہلی کو پہنچا کہ خبردار اس شخص کو تیری غذا کیواسطی ہمنی تیری پیٹ مین ڈالا
نہین ہی بلکہ تیری پیٹ کو اسکا قیدخانہ مقرر کیا ہی خبردار ایک بال برابر نقصان اس شخص کو نہ پہنچی پہر وہ
مچہلے آپکو اپنے پیٹ مین لیی ہوی دریا کی سیر کرتے پہرتے تہے یہان تک کہ روم کے دریا سی بطایح مین پہونچے
پہر وہانسی دجلہ مین آئی اوسوقت اوس مچہلی کو حکم ہوا کہ اب اس قیدیکو دجلہ کی اس کنارہ پر جو شام کے
طرف ہی اوگل دے اس مچہلی نے چالیس دنکے بعد اوس کنارہ پر اوگل دیا اور خلاصی کا سبب یہہ ہوا کہ جب حضرت

یونس علیہ السلام اُس مچھلی کی پیٹ مین قید ہوی تو آپکا دم بند ہونی لگا آپ نی جانا کہ اب دم آخری ہی حق کی یاد مین اسی گذرنی یہہ تسبیح آپنی شروع کی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حق تعالیٰ کو یہہ انکا اقرار کرنا پسند آیا او انکو اپنے رحمت سی سرفراز کیا یعنی مچھلی کے پیٹ سی جو آپ نکلی تو آپکا بدن اسطرح کا نرم ہو گیا تہا کہ مکھی یا مچھر کی بیٹھنی کی تاب آپکو نہتی حقتعالیٰ نے اوسیوقت ایک درخت کدو کا اوگایا اوسکی بیل آپ کی تمام بدن پر اسطور سے لپٹے کہ اوسکے پتون نی پوشاک کے طور پر آپکی تمام بدنکو ڈہانک لیا اور جو اتنی طاقت آپمین نہتی کہ اوٹھہ کر کہانیکی تلاش کرین حقتعالیٰ نے اپنے قدرت کاملہ سی ایک ہرنیکو حکم فرمایا کہ اپنے چہاتی آپکی موہہ میں دیکر کہڑے رہے یہانتک کہ وہ دودہ سی آسودہ ہوجاوین صبح اور شام کو وہ ہرنی آپکے پاس آتے اور اپنے چہاتی آپکے موہنہ مین دیکر کہڑی رہتی جب آپ سیر ہوجاتی چلی جاتی چالیس دن اسیطور سی گذری اور آپکی بدنمین قوت آئی اور اوٹہنی بیٹہنی کی طاقت ہوئی اور ہرنی کا دودہ پینے کے سبب سے آپکا ضعف جاتا رہا پہر چالیس دنکے بعد اوس ہرنی کو حکم ہوا کہ اونکی پاس نجا اور دودہ ندی پہر وہ ہرنی نہ آئی تب آپنی درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا آج ہرنی نہین آئی حکم ہوا کہ اتنا عادت کا بدلنا تمکو اپنے واسطے اچہا نہ معلوم ہوا اور تم ایک بڑی عادت کا خلاف چاہتے تہے کہ ایک ہی مرتبہ مین ہم اپنے بندے پالی ہوؤنکو نیست و نابود کردین آپنے پہر توبہ و استغفار کی اور بہت شرمندہ ہوکر عرض کیا کہ اب جو حکم ہو اوسکو بجا لاؤن ارشاد ہوا کہ پہر اپنے قوم مین جاؤ اور وہین مین رہو آپ وہانسی روانہ ہوی رستہ مین ایک شہر ملا اوسمین ایک کمہار دیکہا کہ آدہ برتنونکا بہرا ہوا آپکا درست کرچکا اور برتنونکی نکالنی کے واسطے مستعد بیٹہا ہی حکم ہوا کہ اس کمہار کے پاس جاؤ اور کہو کہ ایک ...... بہاری لکڑی لیکر ان سب برتنونکو پہوڑ ڈال پہر جو جواب وہ دیوی ہمسے عرض کرو حضرت یونس علیہ السلام اُس کمہار کی پاس گئی اور کلام مذکور کہا وہ کمہار سنتی ہی غصہ مین آیا اور کہا کہ تو عجب طرحکا دیوانہ ہے جو مجہسے ایسی بات کہتا ہی کیا مینی اسیواسطے محنت انکی بنانیکی اوٹہائی تہی کہ لکڑ لیکے توڑ ڈالون مجکو تو ان برتنو نسے بہت نفع لینا ہے حضرت یونس علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا الٰہی اوس کمہار نے ایسا جواب مجکو دیا پس حکم ہوا کہ مٹی اور پانی ہمنی پیدا کیا اور کمہار کے ہاتہ بہی ہماری پیدا کئی ہوی ہین پہر اس کمہار نے اپنے ہاتو سی مٹی پانی ملا کر یہہ شکل برتنونکی بنا کر طیار کے ہے اوس پر اسقدر انکو دوست اور عزیز رکہتا ہے کہ انکو توڑتا نہین بلکہ انکے توڑنیکو برا جانتا ہی اور تو چاہتا تہا کہ ہم ایک لاکہہ سی زیادہ آدمیونکو اپنے مخلوقات مین سی ایکدم مین ہلاک کر ڈالین پہر وہانسی حضرت یونس علیہ السلام روانہ ہوی رستہ مین ایک باغ ملا نہایت سرسبز اسیطرح کا پیغام اوس باغکی مالک کو بموجب حکم الٰہی کے پہونچایا اور اس سی بہی سخت جواب سنا پہر اور ایک شہر مین پہونچی وہان ایک بہت عمدہ مکان دیکہا کہ وہانکی کسی امیر نے بنایا تہا اسی قسم کا پیغام بموجب ارشاد الٰہی کے اوسکے مالک کو بہی پہونچایا اور اوس سے بہی زیادہ سخت جواب سنا جب حقتعالیٰ کا عتاب اس قسم کا بہت ہوا تب حضرت یونس علیہ السلام نے نہایت گریہ و زاری حقتعالیٰ کے درگاہ مین کی اور اپنے گناہونکے مغفرت چاہی پہر حقتعالیٰ نی اپنے رحمت سے اونکو سرفراز کیا اور اپنا رسول کیا پہر تو ہر طرفسی رحمت اور مہربانیکے

نشانیان ظاہر ہوتی تہین یہانتک کہ اوس نالہ پر کہ جہانسی آپکی دونون بچی جاتے رہے پہونچی اوس گانو کی لوگونکو دیکہا کہ دونون بچہ ہمراہ لیے کہڑی ہین اونسی حال پوچہا اوہنون نے کہا کہ ایک بزرگ دہری جاتے تہے اونکا ایک بچہ پانی مین بہگیا تہا سو ہمارے گانو کی دہوبیون نے اوسکو پانیسی نکالا اور اونکا دوسرا بچہ کنارہ سی بہیڑیا اوٹہا لیگیا تہا سو اوسکو ہمارے گانو کی چرواہون نے بہیڑیے سی چہین لیا تہا اوسکا علاج کر اچہا کیا پہر ان دونون بچون کی ہم لوگ پرورش کرتے ہین کہ اگر انکا باپ آوی تو اوسکی حوالہ کرین اسمین بچونکی نگاہ اونپر پڑے اور اونکو پہچانا اور کہا کہ ہمارا باپ یہی ہی اون لوگون نے دونون بچونکو آپکی حوالہ کیا اور آپکو بچونسے تمام اوس نالہ کے پار اوتار دیا آپ حقتعالی کا شکر ادا کر کر آگی بڑہی جب اوس درخت کی طرف پہونچی کہ جہانسی آپکی بیوی سی مفارقت ہوی ہتی دیکہا کہ کچہہ لوگ چوکی کی طور پر اوس درخت کی نیچی بیٹہی ہین آپنے اونسی پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اور کسواسطہ یہان بیٹہی ہو اوہنون نے کہا کہ ہماری شہزادہ کی سواری ایک روز ادہرسی نکلی ہتی کسی فقیر کے ایک عورت یہان بیٹہی ہتی اوس عورت کو شہزادہ زبردستی پکڑ لیگیا اوس روز سے آجتک پیٹ کے درد مین وہ مبتلا ہی بادشاہ نے یہہ حال سنکر ہم لوگونکو یہان بیٹہایا ہے کہ اگر وہ بزرگ کبہی ادہر پہر آوین تو ہمارے پاس لاؤ تاکہ شہزادہ کی تقصیر اونسی معاف کروادین اور اونکی عورت جو آجتک عصمت سے بیٹہی ہے اونکی حوالہ کرین آپ نے فرمایا کہ وہ فقیر مین ہون اسبات کی سنتی ہی وہ لوگ بہت خوش ہوی اور آپ کو بڑی قدر اور منزلت سی بادشاہ کی پاس لیگئی بادشاہ بہت تعظیم سے پیش آیا اور آپسے دعا کی التجا کی حقتعالی نے اوس شہزادہ کو شفا بخشی پہر بادشاہ نے آپکی بیوی آپکے حوالہ کیا اور بہت کچہہ مال اور اسباب آپکی نذر کیا اور رخصت کیا پہر وہانسی آگی چلی اور شہر نینوا اور موصل کی سرحد کے متصل پہونچی ایک شخص کو آگی سی اون بستیونکی لوگون پاس روانہ کیا تاکہ آپ کی آنیکی اون لوگونکو خبر دے بادشاہ اور اوسکے ارکان اور وہانکی لوگ آپکی آنیکی خبر سنکر بہت خوش ہوی اور کئی منزل تک آپکے لینے کو آئے اور نہایت تعظیم وتکریم سی آپکو شہر مین لیگئی اور مدت تک آپکی تابعداری مین سرخروئی اون لوگون نے حاصل کی یہانتک کہ آپنے وہین وفات پائی آجتک مزار آپکا اس شہر مین مشہور ہی سو حقتعالے اس آیت مین ہماری رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم کیواسطہ عذاب طلب کرنیمین جلدی کرنیسی جسطرح حضرت یونس علیہ السلام سی ہوا تہا منع فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ تم ایسا کام نکرو اسواسطہ کہ اسکا انجام اچہا نہین ہی اور اوس مچہلی والی پیغمبر کا حال یاد کرو **اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ** جب دعا کی اور وہ غم سی بہرا ہوا تہا **عزیزی** جب پکارا اور وہ غصہ مین بہرا تہا **ف** یعنی جب حکم دیکہی تو بددعا کر اور دیرسے جہنجلا کر حضرت یونس کی طرح نکرو **موضح** جب پکارا اپنی قوم کی عذاب طلب کرنیکے واسطہ درگاہ الہی مین اور اسوقت وہ غصہ مین بہرا تہا اور غصہ کے سبب اسنے جلدی کی کہ حقتعالی کی حکم کا انتظار نکیا آخر کو اس اپنے جلدی کی سزا پائی کہ مچہلی کے پیٹ مین قید ہوا اور پہر دوسرے مرتبہ پکارا اپنے گناہ کے ظاہر کرنے اور قایل ہونے اور اپنے تقصیر ونکی معافی طلب کرنیکے لیے اسوقت مین بہی مکظوم تہا یعنے دم اوسکا رک گیا تہا عرب کے لغتمین مکظوم اوس شخص کو کہتی ہین جسکا دم

غم یا غصہ کے زیادتی کی سبب سے رک جاوے سو وہ پہلی مرتبہ کا اونکا غصہ کہانا یہہ پہل لایا کہ مچہلی کی پیٹ مین قید ہونا اور غم کہانا بڑا سوچا ہی کہ تم مین ایسی نفسانیت اور غصہ کے بو بہی نپائی جاوی تاکہ تمہاری کمال مین کچہہ بہی نقصان نپایا جاوے اسواسطے کہ اس جلدی کی سبب سے حضرت یونس قریب تہاکہ اس کمال و بزرگی کی رتبہ سی گر پڑین اور حقتعالی کی ہمیشہ کی عذاب اور عتاب کی سزاوار ہو جاوین اسقدر کہ لولا الخ ﴿عزیزی﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ اگر نہوتا کہ پاوے اوسکو رحمت جانب پروردگار سے البتہ ڈالا جاتا اوپر زمین بن گہاس کی اور وہ بدحال ہوتا یعنی لیکن رحمت پہونچی اور بدحال ہوا ﴿فتح﴾ اگر نہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری رب کا تو پہنکا گیا ہے تہا چٹیل میدان میں الزام کہا کر ﴿موضح تفسیر﴾ اگر تدارک اوسکی حال کا نکرتا یعنی اگر نہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری پروردگار کا ایسی ذلت مین اوسکی کمالونکی باقی رکہنی سی تو البتہ پہنکا گیا ہے تہا چٹیل میدانمین یعنی ایسی میدانمین جہان نہ درخت تہا نہ گہانس نہ سایہ نہ پانی اور وہ بری حال سی تہا اور کسیطرحکے کرامت اونکی وسیلہ ظاہر نہوتی نہ کدو کی درخت اوگتی سی اور نہ ہرنیکے تابعدار ہوتیسی لیکن حقتعالی نی سنبہال لیا اور یہہ سب چیزین موجود کردین سو اس مقام پر جاننا چاہئی کہ تسبیح کا اثر مچہلی کے پیٹ مین اسقدر تہاکہ اوس قید سی خلاصی پائی چنانچہ سورہ صافات مین مذکور ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یعنے پہر اگر نہوتا یہہ کہ وہ یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکی پیٹ مین جسدن تک مردی جی اوٹہین اور مچہلی کی پیٹ نکلنی کے سوائے اور کرامتین جیسی کدو کی درخت کا اوگنا اور ہرنیکا تابعدار ہونا واقع ہوئین یہہ حقتعالے کے اوسلئے عنایت فقط تہے کہ ان کمالونکو جو انکو عنایت ہوئی تہی باقی رکہا اور اس ذلت اور گناہونکی سیاہی اونسی لے لی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو عاجز اور کسی مصیبت مین پہنسا ہوا اس آیت کو پڑہتا ہی تو حقتعالے اوسکو اوس رنج اور مصیبت سی نجات دیتا ہی اور معتبر مشائخونسی بہی سند آئی ہی کہ ہر رنج اور مصیبت کی دفعہ کیوسطہ اس آیت کا پڑہنا تریاق مجرب ہی یعنی آزمودہ بات ہی کچہہ شک اور شبہہ نہین ہی اور اس آیت کے پڑہنیکے دو طریقہ ہین ایک یہہ کہ ایک شخص اکیلا اندہیری گہر مین طہارت سی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے بعد نماز عشاء کی تین سو مرتبہ اس آیت کو پڑہے اور ایک پیالہ پانیکا بہرا ہوا اپنے پاس رکہلی اور ہر دم اپنا ہاتہہ اوس پانیمین ڈالکر اپنے موہنہ اور بدن پر ملتا جاوی تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی ترتیب سی پڑہے اور دوسرا طور اسکی پڑہنی کا یہہ ہے کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار مرتبہ ایک طور اور شکل سی ایک چلہ یا تین چلہ مین پڑہے اور یہہ ہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کدو کی سالن کو بہت دوست رکہتے تہے اور فرماتی تہی هٰذِهٖ شَجَرَةُ اَخِیْ یُوْنُسَ یعنے یہہ درخت ہماری بہائی یونس کا ہی پہر جب حقتعالی کے نعمت نی حضرت یونس علیہ السلام کو سنبہالا اور اوس ذلت اور عتاب کی سبب سے انکے واسطہ مرتبہ بلند حاصل ہوا فاجتباہ الخ ﴿عزیزی﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ پسند کیا اوسکو پروردگار اوسکے نے بس کیا اوسکو نیکون مین سی ﴿فتح﴾ پہر نوازا اوسکو اوسکی رب نے پہر کر دیا اوسکو نیکو مین ﴿موضح تفسیر﴾ پہر پسند کیا اور نوازا اوسکو اوسکی رب نے اپنے رسالت کے لیی ہو واسطہ جسطرح پہلی حضرت شعیا

علیہ السلام نی آپ کو اپنی رسالت کیوسطے پسند کیا تہا پہر کر دیا اوسکو نیکو نسی اور اس منصب کی لیاقت والوسی کہ
اوس کام کو بخوبی سر انجام کیا اور ایک لاکہہ کئی ہزار آدمی انکی ہاتہہ پر ایمان لائی اور پرہیزگار ہوی اور پہلی انکی
اس رسالت کی منصب کے لیاقت نرکہتے تہے بلکہ نرے عبادت کرنے والے تہے اس عتاب اور خطاب کی بعد اس رسالت
کی منصب کے لیاقت جسکا استعداد انکو تہا سو اب ظاہر ہوی اور یونس علیہ السلام کی قصہ سی جو تمنی معلوم کیا کہ
کافر بہی اپنے مکر اور فریب سے رسولون اور نبیون سی بعضی کام مین جلدی کر کر لغزش دیدیتی ہین اور حقتعالے کے
عتاب مین گرفتار کر دیتی ہین اور طعن اور تشنیع کا ایسا مضمون باندہتی ہین کہ انبیا کو بہی بشریت کی تقاضی سی
غصہ آجاتا ہے اور حقتعالی کی حکم کا انتظار نکر کے کوئی کام کر بیٹہتی ہین پہر اوسکی سبب سے اپنے کمال کی
درجہ سی نیچی اوتر آتی ہین سو تمکو چاہئی کہ اپنے قوم کے اس قسم کے مکر اور فریب سی ہوشیار رہو کہ یہہ لوگ
اس کام مین بڑی استاد ہین ؀ **عزیزی** نیکو نسی یعنی کامل نیکو نین سی اسطرح کہ بجا یا اونکو اس سی کہ
کرین ایسا کام کہ ترک اوسکا اولی ہو روایت کیا گیا ہی کہ نازل ہوی یہہ آیت جنگ احد مین جسوقت کہ ارادہ کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرنیکا بہاگنی والونکو پس ہوی آیت مدنی غرض کہ حقتعالی نی فرمایا کہ صبر کر
اور بد دعا کرنیمین توقف کر کہ کام صبر سی خوب بنتا ہی ؀ کارہا از صبر گردد دلپسند ؁ خرم آن کز صبر باشد بہرہ مند
چون در افتادی بگرداب حرج ؁ صبر کن والصبر مفتاح الفرج ؁ دلالت کرتے ہے یہہ آیت اوپر فضیلت صبر کی اور
اسپر کہ ترک اولی صادر ہوتا ہی انبیا علیہم السلام سی بہی دالا ہوتی یونس علیہ السلام ملامت سے اور دلالت کرتے ہے اسپر
کہ ندامت تقصیر پر اور عاجزی اور زاری کرنے طرف اللہ تعالے کے بسبب قصور کے وسیلون اکرام کی سی ہی اور اسپر
دلالت کرتے ہے کہ توفیق اللہ تعالے کے نعمت باطنہ ہے اوسکی طرفسی اور اسپر دلالت کرتے ہے کہ صلاح درجہ عالیہ ہے
کہ نہین پہونچتی ہین اوسکو مگر برگزیدہ اللہ کے ؀ **ترجمہ** وَاِنۡ یَّكَادُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا
لَیُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَیَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ تحقیق نزدیک ہین کافر کہ پہسلا دین تجکو ساتہہ نگاہون
تیز اپنے کے جب سنا قرآن کو اور یہہ کنایہ ہی شدت عداوت سی اور کہتی ہین یہہ پیغمبر دیوانہ ہی ؀ **فنحہ**
اور منکر تو لگی ہین کہ ڈگا دین تجکو اپنے نگاہو نسی جب سنتی ہین سمجہونتے اور کہتی ہین وہ باولا ہی ؀ **موضح**
تفسیر اور بیشک یہہ کافر نزدیک اور دری ہین اسکی کہ ڈگا دین تجکو صبر اور تحمل کے مقام سی اپنے گہور گہور
دیکہنی سی تاکہ تم غصہ مین آؤ اور بیقرار ہو کر حقتعالے سے وقت مقرر کی پہلی انکی یعنی عذاب طلب کر بیٹہو اور یہہ کافر
مکر اور فریب نہین کرتی ہین مگر جب سنتی ہین اس قرآن کو کہ تمام حقتعالی کی ذکر سے بہرا ہوا ہی کوئی اسکی آیت
حقتعالی کی ذکر سی خالی نہین ہی اور اسیواسطی اس کلام کا نام ذکر ہوا تاکہ زیادہ تیری غصہ کا سبب ہو اور
حقتعالی کے اور اوسکے ذکر کے محبت مین تو اوسجہہ بڑی النسی اسوسطے کہ آدمی اپنا عیب سن سکتا ہی لیکن اپنے
محبوب کا عیب نہین سن سکتا اور اپنے حقارت گوارا کر سکتا ہی مگر اپنے محبوب کے حقارت نہین گوارا کر سکتا اور یہہ
کافر فقط اس گہورنے اور خشمناک ہونی پر کفایت نہین کرتے بلکہ زبانسی بہی ایذا دیتی ہین اور کہتی ہین کہ بلاشبہ
یہہ شخص دیوانہ ہی اسواسطے کہ ہر باتمین یہہ اسی ایک ہی چیز کا ذکر کرتا ہے اور یہہ نشان دیوانہ پن کا ہی اور
اتنا نہین سمجہتے کہ ہر کلام مین ایک چیز کا ذکر کرنا اوسوقتمین جنون کی علامت ہوتا ہے کہ جب وہ کلام کسی دوسرے جہت

۵ ودل الآیۃ علی ان من العبد مخلوق سر لدلالت قولہ لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وہو مذموم … علی ان الصلاح انما یکون بجعل اللہ وخلقہ وان کان للعبد مدخل فیہ بسبب الکسب … **۶** قولہ تعالی وان … مخففۃ واللام … دلیلہا قولہ … تعالی … ان …

واسطے لایا گیا ہو اور اگر وہ کلام اسی ایک ہی چیز کی یاد کرنیکے واسطے لایا گیا ہی تو تمام اوس کلام مین اوس ایک چیز کا
ذکر کرنا واجب اور لازم ہوتا ہی جیسی وہ ذکر اور وظیفہ جو نبیونسی منقول ہین ۞ **عزیزی** وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور حقیقت مین نہین ہی قرآن مگر ایک نصیحت عالم کی لوگونکی لیی ۞ **فتح** ۞ اور یہہ تو یہی سمجہو لتے ہے سارے
جہان والونکو ۞ **موضح تفسیر** اور وہ کلام نہین ہے مگر حقتعالیٰ کا ذکر جو مقرر کیا گیا ہی تمام جہان
والونکے واسطے بخلاف ذکر اور وظیفہ نبیونکی اور ولیونکی کہ فقط اپنے امت والونکی واسطے یا اپنے سلسلہ کی مریدون
اور مشایخونکے واسطے مقرر کردی ہین پس اوس ذکر کو خوشی لذت لینی کیو اسطے پڑہتی ہین اور مزہ اوٹہاتی ہین
اور نجات اور انسان ثواب کی امید کے واسطے اور دوری کی پردہ اوٹہہ جاتی اور نزدیکی حاصل ہونیکے واسطے
پڑہتے ہین اور معنی سمجہنے اور اس سی حکم نکالنی کیو اسطے بہی پڑہتی ہین اور پردار جانور اپنے آواز کو ان کلمونکی مطابق
کرنیکے واسطے تاکہ جہانتک ہوسکے ایسیکے حکایت اور اسی سی مشابہت پیدا کرین پس اس کلام مین حقتعالیٰ
کا ذکر بار بار کرنا عین مقصود اور مطلوب ہے اسکو جنون کسطرح کہین گی اکثر مفسرون نی اس آیت کی نازل
ہونیکی سبب مین ایسی روایت کی ہی کہ جب قریش کی کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی دفع
کرنیمین جو جو حیلی اور فریب آتیی ہوسکی سب کرکے عاجز ہوی تو آخر ایک شخص کو بنی اسد کے قبیلے کا تہا
اور یہہ قبیلہ پہلے تمام عرب کے ملک مین نظر لگانیمین مشہور تہا بلکہ سب بات مین اس قبیلے کے لوگ مثال
دیتے تہے پس اس قبیلے مین یہہ شخص سب بات مین اپنی سب لوگونسی بڑہا ہوا تہا اوسکو بلا لائی اور اس کو
بہت سی طمع دیکر کہا کہ اگر تو فلانی شخص یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نظر لگا کی ہلاک کر دی تو
تجہکو اتنا کچہہ دین کہ کسے نے ندیا ہو اور اُس شخص کے عادت اسطرحکے ہتی کہ جب کسیکو نظر لگانا منظور ہوتا
تو پہلی تین دن کچہہ نکہاتا بعد تین دنکے اس شخص پر جا کر نظر لگاتا اور اوسکو ہلاک کر ڈالتا سو اپنی اسی عادت
موافق تین دن کہانا نکہایا پہر تیسرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اوسوقت قرآن شریف کے
تلاوت مین مشغول تہے آپ اپنے ہوٹے دیر گہور گہور کے آپکو دیکہا اور کہا کہ مینی آج تک اسطرحکا خوش آواز
اور خوش لہجہ کسیکو نہین دیکہا اور اس کلمہ کو کئی بار کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہے فرمایا کہ ۞
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے جو اللہ چاہتا ہے وہے ہوتا ہے کسیکو کچہہ قوت
نہین مگر اللہ کے مدت سی حقتعالیٰ نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے شر سے محفوظ رکہا اور حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نظر کا خوف ہو یا اسکی کچہہ علامت اپنی اوپر یا اپنے
مال اور اولاد پر دیکہی تو اوسکا علاج یہی ہی کہ اس آیت کو پڑہے خدا کی فضل سے دفع ہو جائیگی اور اس
آیت کی پڑہنے کا طریقہ یہہ ہی کہ تین مرتبہ اس آیت کو پڑہکر جسپر نظر کا شبہ ہو اپنے اوپر یا اپنے اولاد و اموال پر
پہونکدی اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَّلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ اور جسکو
کوئی چیز اچہی معلوم ہو تو اوسکو چاہئی کہ یہہ پڑہے کہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تاکہ نظر بد سی وہ چیز بچ جاے
اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو اسطورسی تعویذ
کرتے تہے اور فرماتی تہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمعیل و حضرت اسحق علیہم السلام کو بہی ہمین

ف بیان نظر و علاج اس کا

م یعنی اگر کوئی چیز ایسی ہوتی اور دنیا میں ایسی ہوتی جو تقدیر الٰہی سے سبقت کرتی تو البتہ نظر ہوتی اس لیے کہ اسکی تاثیر نہایت قوی ہے ۱۲

کلمونسی تعویذ کرتے ہے یعنے پڑہکر پہونکتی ہی اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ اور حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مین ایکروز دن نکلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیارت کی وسطہ گیا دیکھا مینی کہ آپ درد کی سببے بہت بیتاب ہین پہر اوسیدن تہوڑا دن رہی آپ کی خبر کو گیا تو دیکہا مینی کہ آپکو صحت حاصل ہوگئی عرض کیا مینی کہ ایسی جلدی صحت ہونیکا کیا سببہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میری پاس آئی اور یہہ افسون یعنی منتر پڑہکر میرے اوپر پہونکا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْكَ اور یہہ بہی حدیث شریفین آیاہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنے بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی گہر مین آئی ایک چہوٹے لڑکے کو دیکہا کہ بیمار ہی آپ نی فرمایا کہ اسپر نظر کا فسون پڑہو کہ اسکے موہنہ پر نظر کے آثار معلوم ہوتی ہین اور یہہ بہی آپنے فرمایا ہی کہ اگر کسیکو نظر کے علامت معلوم ہوتی جاہیے کہ جسکے نظر لگے ہے اوسکو کہے کہ وضو کی عضا اور اپنے استنجے کے جگہہ پانی سے دہوکر دیوی اور اوس پانیسی جسکو نظر لگے ہے وہ نہا ڈالے تو شفا حاصل ہوجاوے اور نظر لگانیوالے کو چاہیے کہ اپنے عضا پانیسی دہو دینی مین کچہہ تکرار اور ننگ و عار نکرے اس مقام پر جاننا چاہی کہ اس تاثیر کے حقیقت مین جسکو نظر لگجانا کہتے ہین علماء کو بڑا اختلاف ہی اور ابتک اس تاثیر کے وجہہ صاف کسیکو معلوم نہین ہے جاحظ نے کہا ہے کہ نظر لگانیوالی کی آنکہہ سی زہر کی تاثیر کے اجزا شعاع کے طور پر نکلتی ہین اور دوسری بدنمین مسام کے راہ سی دراکر زہر کیسی تاثیر پیدا کرتے ہین لیکن اور علماء نے اسپر جرح و قدح ہی کیا ہی جو چاہی تفسیر عزیزیمین دیکہہ لی کہ مولانا صاحب نے بہت تفصیل سے لکہا ہی ۵ عزیزی یعنی وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ الخ کے یہہ ہین کہ کافر بسبب شدت عداوت کی دیکہتے ہین طرف تیری تیز اور غصہ کی نظر سے اسطرح کہ پہسلا دین قدم تیرا پس گرا دین تجکو وقت سننی اونکے قرآن کو اور یہہ بسبب شدت بغض او حسد اونکے ہے وقت سننے قرآن کی یا یہہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ کافر پہنچا دین اور لگا دین تجکو نظر بد کہا ہے تفسیر کشف الاسرار مین کہ جمہور کا قول یہی ہی اور کہا کاشفی نی کہ حق تعالی نی دافع آنحضرت کی نظر بد سی یہہ آیت شریفہ بہجی اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ عنہ نی کہ علاج نظر بد لگنی کا یہہ ہے کہ پڑہے تو یہہ آیت جیسے کہ کہا حافظ نے ؎ حصنور مجلس انس است دوستان جمع اند ✤ وان یکاد بخوانید و در فراز کنید ✤ اور کتاب اسرار محمدیہ مین لکہا گیا ہی کہ اس آیت مین خاصیت ہی دفع نظر کی ہی کہ گلی مین لٹکا دی یہی اور دہوکر پیوی یہی اور نظر بد کا اثر ہوتا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْعَیْنُ حَقٌّ اور جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مصر کو گئی تو جمال اور قوت اور دراز قدر کہتی ہتی اور ایک باپ کے بیٹے تہے تو حضرت یعقوبؑ نی فرمایا لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ یعنے اے میری بیٹون نداخل ہونا ایک دروازہی اور داخل ہونا متفرق دروازونسی تا کہ نظر نہ لگجاوی اور کہا ہے علماء نے کہ مکروہ ہی وہ رقیہ یعنی افسون کہ ہو بغیر زبان عرب کی اور نہ معلوم ہون معنی اوسکی ایسی کہ شاید ہو اوسمین سحر یا کفر اور جو کچہہ کہ ہو قرآن سی یا دعاؤن مین سی تو نہین مضایقہ ہی اوسکا اور انسان کے

١ یعنے پناہ مین دیتا ہون مین تم دونون کو اللہ تعالے کے کامل کلمون کی ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر آنکہہ بد لگنی والی سے ١٢

٢ یعنے ساتہہ نام اللہ کے پہونکتا ہون مین تجکو ہر چیز ایذا دینی والی سے اور ہر آنکہہ حسد کرنیوالی سے اللہ شفا دی تجکو ١٢

٣ مراد ازلاق سے لگانا نظر کا ہے اور بقول بعض کی مراد یہہ ہے کہ جب سنتے ہین تجکو قرآن کا پڑہتا ہے تو بہ نظر خشم آلود اور نگاہ [illegible] بغض عداوت [illegible] نظر [illegible]

٤ [illegible] نظر لگا [illegible] ١٢ [illegible] نظر [illegible]

٥ نظر لگانیکا [illegible] ایک شخص [illegible] نقل [illegible] ١٢

نظر کی خصوصیت نہین ہی بلکہ جنات کی بہی نظر لگتی ہی اور انکی نظر بہت تیز ہوتی ہی نیزہ کی بہال سی اور +
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اِنَّ العَینَ لَتُدخِلُ الرَّجُلَ القَبرَ وَالجَمَلَ القِدرَ
یعنے نظر بد داخل کرتی ہی آدمیکو قبر مین اور اونٹ کو ہانڈی مین اور علاج دفع نظر کا یہہ ہی ہی کہ جو روایت کیا گیا ہی
حضرت عثمان سی کہ انہون نی دیکہا ایک لڑکی خوبصورت کو پس فرمایا کہ اسکے ٹہوڑی کی گڑہے پر کالا ٹیکا دیدو کہا ہے
علماء نی کہ اسی قبیل سے ہے نصب کرنا جانور کی سری کا کہیتو مین اور انگور مین اور وجہہ اوسکی یہہ ہی کہ نظر بد پہلی
پڑتے ہے اوسپر پس جاتی رہتی ہی شدت اوسکی پس نہین ظاہر ہوتا اثر اوسکا اور علاج نظر بد کا یہہ ہی ہی کہ ستہرے
پانی پر آیتین اگلی کی پڑہکر اور دم کرکی پیوی ہی اور اوس سی نہاوی ہی وہ آیتین یہہ ہین فَارجِعِ البَصَرَ هَل
تَرٰى مِن فُطُورٍ اور سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسے اور چہہ آیتین شفا کی کہ وہ یہہ ہین وَيَشفِ صُدُورَ قَومٍ مُّؤمِنِينَ
فِيهِ شِفَاءٌ لِّمَا فِى الصُّدُورِ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ القُرآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحمَةٌ لِّلمُؤمِنِينَ وَاِذَا مَرِضتُ فَهُوَ يَشفِينِ قُل هُوَ لِلَّذِينَ
اٰمَنُوا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور سبب نظر لگنی کا بعضون نی یہہ لکہا ہی کہ دیکہنی والا جب دیکہتا ہی ایک چیز کیطرف
اور اچہا جانتا ہی اوسکو اور نہین رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے یعنے اوسکے قدرت صنعت کی طرف دہیان نہین کرتا
تو پیدا کرتا ہی اللہ اوس شخص مین کہ جسکو نظر لگے ہے ایک علت بسبب قصور نظر اوسکی کی غفلت سی واسطہ آزمایش
بندون اپنے کے تاکہ اہل حق کہوین کہ یہہ اللہ کی طرف سی ہی اور غیر اہل حق غیر خدا کی طرف سے جانین پس ماخوذ ہوتا ہی نظر
لگانیوالا اس سبب سے کہ ہوا ہی وہ سبب اوسکا اور حق تعالیٰ ایک تاثیر خفیہ پیدا کر دیتا ہی جس چیز مین چاہتا ہی جیسی کہ
بعضے سانپونکی دیکہنی سی حمل گر پڑتا ہے عورت کا اور بعضونکی دیکہنی سی اندہا ہو جاتا ہے آدمی اور بعضی سانپونکی
ایسی تاثیر پیدا کر دیتا ہی کہ جس آدمیکو وہ دیکہتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہی پس ایسی سی تاثیر اوس نظر لگانیوالی مین
پیدا کر دیتا ہی ۞ م و ح سلالحمد تمام ہوی سورہ نون **سورۃ الحاقۃ** اس سورہ کا نام حاقہ ہی
اسلیے کہ اول ہی مین لفظ الحاقۃ کا مذکور ہے اور یہہ ہی وجہ اس نام رکہنی کی ہی کہ حاقہ اوس عذاب کا نام ہی جو
حق کو باطل سی جدا کر دی اسطور پر کہ کچہہ ہی شبہہ باقی نرہی اور اس سورۃ مین کتنے احوال اسی کی بیان فرمائی ہین
جو دنیا مین ہوی یا آخرت مین ہونگی اور اس بیان سی پہر رسالت کی ثبوت اور وحی اور قرآن کی نزول کی طرف
انتقال فرمایا اور اس سورۃ مکی ہی اسمین باون آیتین اور دو سو چہپن کلمے اور ایک ہزار ایکسو چونتیس حروف اور دو رکوع
ہین اور نازل ہوی یہہ بعد سورہ ملک کے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورۃ نون سی یہہ ہی کہ سورۃ نون مین بیان
فرمایا ہی کہ یہہ رسول دیوانہ نہین ہی اور کافر جو دیوانہ ہونیکی نسبت اوسکی طرف کرتی ہین جہوٹی ہین اور سورہ
الحاقہ مین یہہ فرمایا کہ یہہ نہ شاعر ہی اور نہ کاہن اور اوس سورۃ مین بیان فرمایا ہی کہ دنیا مین کافر اپنے مال اور
اولاد پر مغرور ہوکر قرآن سی بے ادبی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ قصی ہین پہلونکی اور اس سورۃ مین مذکور ہی
کہ قیامت کی دن کافر افسوس کرینگے اور کہینگی مَآ اَغنٰى عَنِّى مَالِيَه یعنے کچہہ میری کام نآیا یہان میرا مال
جو دنیا مین مینے جمع کیا تہا اور اوس سورۃ مذکور ہی کہ ضروان کی باغ والونکو مسکینونکی حق ندینی کی سبب سے آفت پہونچی
تہے اور اس سورۃ مین فرمایا کہ کافرونکو آگ کی زنجیرون اور طوقون مین گرفتار کرینگی اسواسطے کہ دنیا مین یہہ مسکینونکو
ندیتی تہی اور اور بہت سی مناسبتین ہین دونون سورتونمین ۞ عزیزی ۞ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ مترجم کہتا ہی ظاہر انزدیک بندیکی یہہ ہی کہ معنی آیۃ کی یہہ ہین عقوبت کیا ہی وہ عقوبت
ثابت اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہی وہ عقوبت ثابت بعد اوسکی چند عقوبت گذشتہ کو بیان فرمایا ۵ **فتح**
وہ ثابت ہو چکی کیا ہی وہ ثابت ہو چکی اور تو نی کیا بوجہا کیا ہی وہ ثابت ہو چکی یعنی قیامت ۵ **مو تفسیر**
الْحَاقَّةُ وہ حادثہ جو حق کو باطل سی جدا کری اسطور سے کہ ہرگز شبہ حق اور باطل مین باقی نرہی نہایت عجیب
ہوتا ہی اور بزرگی رکہتا ہے کہ اوس سی بطور عظمت اور تعجب کی پوچہا جاتا ہی اور اوسکی حق مین کہا جاتا ہی
کہ مَا الْحَاقَّةُ کیا ہی وہ حادثہ حق دکہلانیوالا اور اس حادثہ کی بزرگی اسقدر ہی کہ حقیقت کما حقہ نہ جاننی مین
آنحضرت علیہ السلام کو بہی کہ عمدہ اور اعلی تمام مخلوقات کی ہین سب آدمیونکی شریک کر کر فرمایا ہی کہ وَمَا
أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ اور تو کیا جانتا ہی کہ کیا ہی وہ حادثہ حق دکہلانیوالا اور چونکہ اس حادثہ کی حقیقت اور اسکے
سمجہنے کی شرح کہلے کہلے بیان کرنے دشوار ہے تو اسواسطے اسکے نظیرین اور مثالین بیان کرنی منظور ہوئین
اور اوسکے نظیرین اور مثالین کمی اور زیادتی اور سختی عذاب مین مختلف و متفاوت ہین اور اوسکی کامل فرد جو اس نظیرونکے
واسطی موعود ہی سو حق کی ثابت کرنیمین اور باطل کے باطل کرنیمین اعلی مرتبہ کو پہنچی ہی اسطور پر کہ حاقہ نام گویا ہے
فرد کا ہو گیا ہی اور اور حاقہ اور عذابونکی سمجہانی اور ذہن مین آجانیکی واسطے تمہید کی طور پر ذکر کرنا ضرور پڑتا ہی
كَذَّبَتْ ثَمُودُ الخ ۵ **عزیزی** حاقہ قیامت کی نامون مین سی ہی آگی کی جملی اسکی عظمت شان کی
لیئی بیان فرمائی ہین یعنی کیا ہی بڑی ہول اور ثابت کرنے حق کا دن ہے اور فرق کرنیوالا ہی حق اور باطل مین
۵ **مرادم** كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ جہوٹ گنا قبیلہ ثمود اور عاد نی قیامت کو ۵ **فتح** جہٹلایا ثمود
اور عادنی اوس کہڑکنے والے کو ۵ **مو تفسیر** انکار کیا اور نہ مانا ثمود کی فرقہ نی جو ارفخشد بن سالم
بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین رہتی اور پتہر کے تراشنی اور عمارت کی بنانی
اور کہیتیونکی کرنی اور باغکی لگانی مین بہت رغبت رکہتی تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین وادی القری
سی حجر تک سات سو بستیان اوسمین کتنی شہر اور قصبہ اور گاؤن آباد کئی تہی اور ہر جگہہ پر چشمہ جاری کر کے
کہیتیان اور باغ سر سبز کر رکہی تہی اور عیش اور مزہ داریان کرتے تہے اور سب کے سب بت پرستی مین مشغول رہتی تہی
یہانتک کہ حقتعالی نی حضرت صالح علیہ السلام کو جو اوس قوم کی شریفونمین اور پیدایش اور لڑکپن سی امانت
اور دیانت اور تقوی اور صلاحیت مین مشہور تہی اپنی طرف سی رسول کر کی بہیجا اور بت پرستی سی اور سنگ تراشنے
اور عمارتون اور زراعتونمین بہت مشغول رہنی سی منع فرمایا وَعَادٌ اور عاد کی فرقہ نی جو ارم بن سالم ابن
نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور یمن کے احقاف یعنی ریگستانمین کہ نہایت بڑا ملک ہی رہتی تہی اور اور
آدمیونکی نسبت انکی جسمونمین قوت اور زور بہت تہا بڑی بڑی قد اور ہاتہہ اور پاؤن اور اور اعضا بہت
قوی اور زبردست لڑائی اور کوشش مین تمام جہان والونپر غالب آئی تہی آخر رفتہ رفتہ ان لوگونکو اپنے
قوت زور پر گہمنڈ اور تکبر بہت ہوا اور حقتعالی کی عبادت سی بالکل غافل ہو گئی اور اپنی گرد نواح کی رہنی والو
بہت ظلم اور زبردستی کیا کرتے تہے اور عمارتین اور حوض اور تالاب بنانی پر انکو بہی رغبت بہت تہی
یہانتک کہ حقتعالی نے حضرت ہود علیہ السلام کو جو اسی گروہ سی تہی رسالت اور پیغمبری کے طور پر اونکی پاس بہیجا

ف من حق
یعنی بعلک
دہشت و دہشت لاہنا
یعنی اسی تعجب
دہشت و تعجب
کی قال تعالی
ف من التمد
الذی لا مادۃ

انکو غفلت اور تکبر سی اور اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ کرنیسی منع کرین اور اللہ تعالی کی عبادت کیطرف رغبت دلاوین اور اوسکے عذاب سی ڈراوین حضرت ہود علیہ السلام نی انکو سمجہایا لیکن ان دونون فرقون یعنی عاد اور ثمود نے اپنے رسولونکا کہنا نمانا بلکہ اونکی رسالت سی منکر ہوی اور جہٹلایا بِالْقَارِعَةِ اوس حادثہ ہونیوالیکو جو اونکی بدنونکو ٹکڑہ ٹکڑہ کر دیگی اور اونکی روحونکو برزخ کی عذاب مین گرفتار کریگا اور کہتی تہی کہ ایسے آفت کبہی نہین آئی ہے جو تمام خلقت کو ایک مرتبہ غارت کر دیگی کہ اوسکا نام و نشان بہی باقی نرہے اور ظاہر مین فوج اور سپاہ کچہہ ہے نہو سو یہہ ڈرانا نہین ہی مگر اسواسطہ کہ یہہ لوگ ہمارے ریاست لیا چاہتی ہین اور اگرچہ ابتدا مین گناہ ان دونون فرقونکا یہی تہا کہ پیغمبر کو جہٹلاتی تہی اور عذاب الہی کو جو پیغمبر ونکی زبانی سنتے تہے یقین نجانتی تہی اور بت پرستی اور عمارت بنانیکو نچہوڑتے تہے اور اللہ تعالے کے عبادت کیطرف مشغول نہوتے تہے اور دونون فرقی اس امر مین شریک تہے لیکن آخر کو یہہ دونون فرقی بعضے بعضے عملونکی سببسے علیحدہ علیحدہ عذابکے مستحق ہوی اور ایسی عذابمین گرفتار ہوکر ہلاک اور غارت ہوی ۵ عزیزی

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ اسے پر ثمود ہلاک کیاگیا اونکو ساتہہ نعرہ تندکی ۵ فتح سو وہ جو ثمود تہی کہپائی گئی اوچہال سی یعنی بہونچال سے ۵ موضح تفسیر فَاَمَّا ثَمُوْدُ پہر لیکن ثمود کی قوم نے اپنے پیغمبر کے جہوٹلانمین کٹ کہنی کتی کے خصلت پیدا کی تہی اور اللہ تعالے کے اونٹنی کی ساتہہ نہایت ایذا دنیکے یعنی اوسکے کونچے کاٹ ڈالین اور حضرت صالح علیہ السلام کی بہی مار ڈالنی کی تدبیر کی اور اللہ تعالی کی اونٹنی کا گوشت کتونکے مانند کہایا اور اوسکی ہڈیونکو توڑا اور مارنیکے وقت اوس اونٹنی کی آواز اور چلانی پر رحم نکیا اور اوس اونٹنی کے بچے کو بہت ڈرایا یہانتک کہ وہ بہاگ کر پتہر و نمین گہس گیا اور تین آوازین کرکی غایب ہوگیا چنانچہ یہہ قصہ والشمس کے صورت کی تفسیر مین مفصل بیان ہوگا تب اللہ تعالی کی حکمت نی اس باتکا تقاضا کیا کہ اونپر عذاب ہی کتی کی جہڑکی اور دہتکار کے قسم کا ہوی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اونہوںنے ایک آواز بہت سخت کی فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ پہر وہ سب ہلاک کئی گئی ایسے آواز سخت سی جو سب دنیا کی آوازون سی سخت تہی اسواسطے کہ دنیا مین شیر کے آواز اور بڑی توپکے آواز بہت سخت ہوتے ہے جس سی جوڑ اور بہتی ڈہیلے ہوجاتے ہین اور عمارتین اور عورتونکی حمل گر پڑتی ہین اور کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ پتہ پہٹ جاتا ہی اور آدمی مرجاتی ہین لیکن ایسی آواز جس سی ہزارون آدمی ایک آنمین مرجاوین اور کانونکی سوراخ بند کرنا اور پتہہ خانونمین چہپنا اوس آواز کو نروکی معتاد آوازکے اندازسی خارج ہے اور اس آفت سے ثمود کی فرقی کی سوا کسیکو کچہہ اذیت نپہونچی اور ثمود کی فرقیمین سے کوئی باقی نرہا اور مسلمانونکو حضرت صالح علیہ السلام کی رفاقت کی برکت سی نجات ملی یہہ ظاہر اور کہلی دلیل ہی اسبات پر کہ یہہ عذاب حاقہ تہا ابتلاء کی قسم سی نہتا و الا سب کو شامل ہوتا اور مسلمان بہی نہ بچتی اور کافر اور مسلمان مین کچہہ فرق نہوتا ۵ عزیزی وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ اور اسپر عاد بس ہلاک کیا گیا اونکو ساتہہ ہوا

سخت حد سی گذری ہوی کی خدا نی متعین کیا اوس ہوا کو عاد پر سات رات اور آٹھہ روز نہایت نحس پس دیکھتا تو ای دیکھنے
والی اوس قوم کو زمین پر پڑا ہوا گویا وہ تنہ درختوں خرما کی کہنکی سی برہم ہوتی ہین ٥ **فتح** ٥ اور وہ جو عاد تہی سو کہپا دے
گئی ٹہنڈی سنانی کی باو سی ہاتہوں سی نکل جاتی یعنی فرشتوں کی تعین کی اونپر سات رات اور آٹہہ دن گہٹ پہر
تو دیکھی لوگ اوسمین بچہڑ گئی جیسی وہ ٹہنڈ ہین کہجور کی کوکہری ٥ **موہ تفسیر** ٥ وَاَمَّا عَادٌ لیکن
عاد کا فرقہ سو اپنے وقت کی پیغمبر کو جہٹلانی اور انکار کرنیمین اسقدر بڑہ گیا تہا جیسے پہلوان کشتی کرنیوالی مستعد
ہو کر اکہاڑیمین خم ٹہونک کر اکہڑی ہوتی ہین اسیطرح وہ بہی اپنی پیغمبر کی مقابلہ پر مستعد ہو گئی تہی اور کہتی تہے
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً یعنی کون ہی بہت زبردست ہمسی قوت مین یہانتک کہ حقتعالی نی تین سال برابر اون پر
قحط ڈالا تب اون لوگون نی گہبرا کر اپنے ستر آدمیونکو مکہ معظمہ مین بہیجا تاکہ وہان جاکر دعا کرین اور پانی حقتعالی
مانگین لیکن تکبر اور غرور نی یہہ قبول نکیا کہ حضرت ہود علیہ السلام سی التجا کرین اور اونسی پانیکی دعا طلب کرین
اور مکہ مین اوسوقت عمالقہ کی قوم غالب تہی جب وہ لوگ عمالقہ پاس پہونچی اور اپنا حال ظاہر کیا ایک شخص نے
کہ اوسکا نام مرثد تہا انسی کہا کہ اس مقام کی دعا تمکو فائدہ نکریگی تمکو لازم ہی کہ اپنے پیغمبر کے بات قبول کرو تاکہ
اس بلا سی خلاصی پاؤ اسوسطہ کہ تمہاری کہنی سی معلوم ہوا کہ یہہ قحط وہ قحط نہین ہی جو دعا سی جاتا رہی بلکہ
یہہ قحط حقتعالی کی طرفسی آزمایش کی وسطہ ہے جب اون لوگون نی مرثد کی یہہ بات سنی تو کہنے لگی کہ اگر ہم
یہانسی بدون حاصل ہونے مطلب کے پہر جائینگے تو ہماری قوم ہمکو بہت ذلیل و خفیف کرینگے جسطرح سی ہوسکی
یہہ کام یہانسی کر کی جانا چاہیے اور کام کی تدبیر مرثد سی پوچہی اوسنی کہا کہ تم سب ننگی سر اور ننگی پاؤن +
حاجیونکی شکل بنکر صفا پہاڑ پر جو بیت اللہ کے سامنی ہی چڑہو اور جسوقت بیت اللہ تمکو نظر آوی تو اوسوقت
اسطورسے دعا مانگو کہ اے ہود کے خدا اگر ہود سچا تین سچی ہین کہ تیری پیغمبر ہین تو ہمکو پانی دی کہ ہم لوگ فقط
پانیکی وسطہ آئی ہین اون لوگون نے اسیطرح کہا اور اونکی دعا قبول ہوئی اور حقتعالی نی تین ٹکڑی بدلیکی بہجی
ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور ایک آواز آئی کہ ان تینون بدلیونکی ٹکڑونمین سی ایک اپنی وسطہ تجویز کر لو اون
لوگون نے آپسمین مشورہ کر کی سیاہ ٹکڑی کو قبول کیا اسواسطہ کہ سیاہ بدلیمین پانی بہت برستا ہی اور اپنی شہر کو روانہ
ہوئی وہ کالی بدلی بہی اونکی ساتہہ اونپر چلی جاتے تہے جب اپنی شہر کی قریب پہونچی کئی آدمیونکو جلدی سی آگے
بہیجا کہ ہم بدلی اپنی ساتہہ لائی ہین تم اپنے سب تالاب اور حوضونکو جہاڑ کر صاف کر رکہو اور کہیتی کا سامان جیسے
بیج اور ہل وغیرہ بہی سب درست کر لو اور خوش ہو کہ یہہ بدلے تمہاری خواہش کی موافق برسی گی شہر کی لوگ سب اس
خوشخبری کی سنی سی بہت خوش ہوی کہ ہمارے بہیجی ہوؤنکی دعا مقبول ہوئی اور بہت بدلی آئی اور حضرت
ہود علیہ السلام پر زبان طعن اور تشنیع کی کہولی اور کہا کہ دیکہو ہمارے بہیجی ہوؤن کی دعا مقبول ہوئی اور
بدلی آئے تم کہتے تہے کہ بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ بدلی نہین ہی یہہ حقتعالی کی بلا ہے
اس سی ڈرتے رہو اور ابہی کچہہ نہین گیا ہی میرا کہا مانو اور ایمان لاؤ اور بت پرستی کو چہوڑ دو اون لوگون نے
کہا کہ بدلیمین کیا بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ آندہی یعنی طوفان کی ہوا چلی گی کہ تمکو اور تمہارے
سب مکانونکو نیست و نابود کر دیگی اون لوگون نے جواب دیا کہ تم ہمارا زور اور قوت جانتی ہو پہر ہمکو ہوا کے شدت

اور تند ایسی خوف دلاتی ہوئی ایسی ہی کہ تنگ ہوتی کہ وہ بدلی اونکی شہر کی کنارہ اپہونچی اور طوفانی ہوا چلنی شروع ہوئی
اور حقتعالی کا حکم ہوا کہ باد عقیم کو جسکا ٹہکانا چوتہا طبقہ زمین کا ہی بیل کی ناک کی سوراخ کی برابر چہوڑ دو اور عاد کی قوم
مسلط اور متعین کرو پہر وہ فرشتی جو ہوا پر متعین ہین اس لحاظ سی کہ یہہ ہوا کہین بگیا ہو نکو نہ ہلاک کر ڈالی کتنا ہی
اوس ہوا کو روک لی لیکن ہوا انکی روکنی سی کب رک سکتی تہی پہر اس قسم کی ہوا کی تندی اور زور دیکہہ کر عاد کی قوم
مضبوط مکانونمین جا گہسی تہے اور مضبوط رسیونسی آپسمین ایک نے دوسری کو باندہا تہا اور اپنی جانورونکو بہی زنجیر ونسی جکڑ
تہا اور اپنے گہر والونکو اونٹونکی کجاوونمین بیٹہا کر ہوا سی جو حقتعالی کی مخلوقات مین سی ایک ضعیف جز وہی مقابلہ
اور کشتی کے واسطہ مستعد ہوی اور اوس ضعیف مخلوق نی بہی انکی ساتہہ اس طرحکی کشتی کی کہ اونکی عورتونکو جو اونٹونکی
کجاوونمین بڑی بڑی مضبوط سانڈنیونپر بٹہلا کر لوہی کی زنجیر ونسی اون کجاوونکو سانڈنیونپر کس دیا تہا سو ہوا
اونکو معہ سانڈنیونکی زمین سی اوڑا لیجاتی تہی اتنی دور کہ وہ سانڈنیان معہ کجاوونکی ٹڈی سی معلوم ہوتی تہی پہر
وہانسی زمین پر دی مارتی تہی یہانتک کہ اوس قوم کو بالکل ہلاک کر دیا اور حضرت ہود علیہ السلام ایماندارونکو
لیکر ایک ٹاپو مین ہو بیٹہی اور ایک خط اپنے گرد کہینچ دیا تہا حقتعالی کی قدرت کاملہ سی وہ ہوا جب اوس خط کی اندر
آتی تو آہستہ چلتی جو بدنکو اچہی معلوم ہوا اور اوس خط تک کے باہر جسپر پہونچتی تہی اوسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تہی سو
حقتعالی نی اون لوگونکو ایسی عذابمین مبتلا کیا جو اونکی پہلوانیکے مناسب تہا اور ہوا کو جو موہنہ کی پہونکسے
پراگندہ ہو جاتی ہی اونکی کشتی کی واسطہ بہیجا تاکہ وہ بہی اوس درگاہ آلہی کے پہلوان کی قوت کا تماشا دیکہین فاہلکو
بریح صرصر پہر ہلاک کیے گئی زور کی ہوا سی جو چلنی کی وقت آواز شدت سی کرتے تہے عاتیۃ بہت سخت اور تند
سرکشی کرنیوالی جو نگہبانون اور موکلونکی ضبط و اختیار سی نکل گئی تہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حقتعالی کبہے
ہوا کو دنیا مین نہین بہیجا مگر اندازہ سی اور پانی کو بہی نہین بہیجا مگر اندازہ سی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی
طوفانکی دن اور عاد کی قوم پر عذاب کی دن کہ طوفان کی دن اس شدت سی پانی بہا تہا کہ محافظ فرشتونکی
اختیار مین نرہا تہا اور عاد کی قوم پر اونکی عذاب کی روز ہوا بہی موکل فرشتونکی اختیار سی باہر نکل گئی تہی
اور یہہ ہوا کا اس زور سی چلنا کچہہ آسمان کی گردش سی نتہا والا عاد کی کافرونکی تخصیص اس عذاب مین ہونے
بلکہ حضرت ہود علیہ السلام اور اون ایمان وارونکو بہی اوس سے ایذا پہونچتی بلکہ حقتعالے نے سخرہا مسلط کیا تہا اوس
ہوا کو نہایت غصہ کی سبب الہی کی ارادہ سی علیہم اونپر یعنے فقط عاد ہے کے قوم پر نہ مسلمانون پر اور نہ حضرت
ہود علیہ السلام پر اور یہہ ہوا کا اونپر مسلط کرنا گہڑی دو گہڑی تک نتہا بلکہ سبع لیال وثمانیۃ ایام سات رات آٹہہ دن
تک تہا شوال کی بائیسوین تاریخ بدہ کی صبح سی یہہ تسلط اور ہوا کی شدت شروع ہوئی تہی اور انتیسوین تاریخ
اوسی مہینہ کی بدہ کی آخر دن تک یعنے آفتاب کی غروب تک وہ شدت تمام ہوی اور سات رات اور آٹہہ دن اس
عذاب کی رہنی کی وجہہ یہہ تہی کہ عاد کی قوم اس طرحکی زبان درازیان کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ قحط کیا چیز ہے
ہم اتنے قوت رکہتے ہین کہ اگر سات برس اس طرحکا قحط رہے تو بہی ہم اوسکے برداشت کر سکتی ہین سو حقتعالی
نی ہر برسکی مقابلہ مین اس ہوا کی عذاب کا ایک دورہ دن اور رات کا اونپر مسلط کیا اور آٹہوان دن اسواسطے زیادہ
کیا تہا تاکہ آپسمین ہر شخص ضعف اور بے طاقتی اور کم زوری ایک دوسری کی دیکہی اور ہر شخص کو دوسرے کی ہلاکی کا

رنج اور غم ہوی چنانچہ ابن جریج اور اور مفسرون نے روایت کی ہی کہ وہ قوم باوجود اس ہوا کی شدت کی کہ انکو
اوٹھا کر دیے پٹکتی ہتی سات دن تک زندہ رہی آخر کو آٹھوین دن بدہ کو سب مردہ اور بیجان ہوی پھر ہوا نے
اونکی لاشونکو اوڑا کی دریای شور مین ڈال دیا در اون آٹھہ دن اور سات راتونمین کچھہ فاصلہ نتہا کہ بیچ مین
تہوڑا سا آرام لیکر پھر عذاب اوٹہانیکی قوت پیدا کرین بلکہ حسوما پے درپے ہتی یعنی لگتا تاہتی جیسی کہ اوپر ذکر ہوا
حاصل کلام یہہ ہے کہ قوت اور زور عاد کے قوم کا اس ہوا کی مصیبت دفعہ کرنےمین کچھہ کام نآیا جیسے کہ کشتی گر
پہلوانونکی ہاتہہ مین ضعیف انارٹی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ پھر دیکہتا ہے تو اے دیکہنے والی اگر اوسوقت
موجود ہوتا اوس قوم گران ڈیل زبردست کو تہوڑی راتون اور دنونمین کہ بیجان پڑی ہتی اور ہوا نے اونکی خوک
نکالکی اونکی جسمون کو مردہ کر کے ڈالدیا تہا كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ گویا کہ وہ کہجور کی ٹہنڈہی تہیں جڑ سی
لیتی اور بدن کی مثالی مین لیکن کہوکلے پڑی ہوی ایسی کہ ہوا اونکی مساموںمین اور خولونمین ایکطرف سی گہوسی
تہے اور دوسری طرفسی نکلجاتی تہی اور آواز کرتے ہتے گویا کہ اونکی بدنونمین رطوبت کا نام نرہا تہا ۵ عزیزی
فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ پس آیا دیکہتا ہی تو اونکو کچھہ باقی رہی ہوی ۵ فتح پھر تو دیکہتا ہی کوئی
اونکا بچ رہا ۵ موضح تفسیر پھر کیا دیکہتا ہے تو ان دونون فرقونکا کوئی ہی باقی رہا جوان فرقونکی
نسل سی کہی اور اپنے تئین اونکی طرف منسوب کری اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ جو عذاب حاق ہوتا ہی وہ
جسپر آتا ہی اوسکا نام ونشان ہی نہین رکہتا ہی اور آدمیکی نسل کو قطع کر دیتا ہی بخلاف اوس عذاب کی
جو ابتلا اور امتحان اور آزمایش کی واسطے آتا ہے کہ وہ سبکو شامل نہین ہوتا ہی اور جڑسی کہود کر نہین پہاتا
۵ عزیزی وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ اور عمل مین لایا فرعون اور
وہ کہ پہلی اوسکے ہتی اور اہل موتفکات بہی گناہ کو ۵ فتح ۵ اور آیا فرعون اور جو اوس سی پہلی ہتی اور الٹی
بستیان تقصیر کرتے ۵ موضح تفسیر اور آیا فرعون یعنی پیدا ہوا اور غلبہ کیا اور فرعون اصلمین
لقب ہی مصر کی بادشاہ کا جو قبطیونمین سی ہوتا تہا جسطرح روم کی بادشاہ کا لقب قیصر اور فارس کی بادشاہ کا
لقب کسرے اور ترک کی بادشاہ کا لقب خاقان اور یمن کی بادشاہ کا لقب تبع اور ہند کی بادشاہ کا لقب
راجہ ہوتا ہی اور یہان فرعون سی ایک شخص معین مراد ہی جو حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے
زمانہ مین مصر کا بادشاہ تہا یہود اور نصاری ایسا کہتی ہین کہ اوسکا نام قابوس تہا اور قبط کی قوم سی تہا اور بعضی
کہا کہ اوسکا نام مصعب بن ریان تہا اور اوسکا باپ ریان ابن الولید حضرت یوسف علیہ السلام کی زمانہ مین مصر کی
بادشاہت کرتا تہا وَمَنْ قَبْلَهُ اور وہ لوگ جو فرعون کی پہلی ہتی یعنی وہ بہی دنیا مین آئی اور اون لوگو سی مراد
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہی اور اونکی دو فرقی ہتی ایک مدین والی جو بیچ شہر مین رہتی ہتی اور حضرت
ابراہیم کے بیٹے جنکا نام مدین ہی اونکی اولاد سی ہتی اور دوسری ایکہ والی جو شہر کے باہر جنگلونمین رہتی ہتی
اور حضرت شعیب علیہ السلام کو حقتعالی نے اون دون فرقونکی طرف رسول کرکی بہیجا تہا اور دین اور مذہب
اور بت پرستی مین اون دونون فرقونکا ایک طریقہ تہا وَالْمُؤْتَفِكَاتُ اور الٹی بستیان اور وہ چہہ یا پانچ
بستیان تہین اور اونمین جو بڑی بستی ہتی اوسکا نام سدوم تہا جسمین چار لاکہہ آدمی ہتے حقتعالی نے حضرت

لوط علیہ السلام کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہاتجی ہین اونکی طرف رسول کرکی بہیجا اور حضرت لوط علیہ السلام بیس برس اونمین رہی اور اونکو ایمان کی طرف بلایا لیکن وہ ایمان نلائی یا لخاطئۃ یعنی بڑی بڑی گناہونکی ساتھہ جنکا بڑا ہونا سبکے نزدیک ثابت تہا سو فرعون کی گناہ یہہ تہی کہ پہلی پیغمبر کی اولاد سی دشمنی شروع کی یعنی بنی اسرائیل سی اور اس عداوت کا سبب یہہ تہا کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی بادشاہ کیطرف سی جسکا نام ریان تہا مصر کی سلطنت کی مختار ہوئی اور بنی اسرائیل اسواسطہ سی مصر مین آگئی اور وہان کی سکونت اختیار کی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی غلبہ اور شوکت کی سببسے سب مصر والی بنی اسرائیل کی بہت تعظیم کرتے تہے پہر جب حضرت یوسف علیہ السلام نی وفات پائی اور فرعون مصر کا بادشاہ ہوا تو بنی اسرائیل کے بزرگی اور عزت جو مصر والے کرتے تہے فرعون کو گران معلوم ہوئی چاہا کہ کسی تدبیر سی بنی اسرائیل کو مصر والونکی نظرونمین ذلیل اور خوار کردی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی ریاست کا خیال بنی اسرائیل کی دلمین نرہی اور اس سببسے ریاست کی کامونمین دخل کی خواہش نکرین آخر ہوتی ہوتی یہانتک ظلم اونپر کرنی لگا کہ حلال خور اور چمارونکی طرح اونکی بیگار مین ہمیشہ گرفتار رہتی تہی کسی سی عمارت اپنے بنواتا اور کسی سی کہیتے اور کسی سی باغبانی کراتا اور کسی سی اینٹ تہپواتا اور کسی سی اینٹ پکواتا غرض کہ سب ذلیل کام اونہین سے لیتا تہا اور نہایت بیرحم پیادی اونپر مقرر کئی تہی اور اپنی تئین سب مصر والونکا معبود ٹہراکر سبسے اپنی تئین سجدہ کرواتا تہا اور بنی اسرائیل یہہ بات اونسکی نہین مانتی تہی اسواسطہ اور اونپر خفا ہوتا اور ایذا پہونچاتا یہانتک کہ کاہنون اور نجومیون نی فرعون کو خبر دی کہ اس بنی اسرائیل قوم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسطرحکا کہ تیری بادشاہت اوسکی ہاتہہ سی جائیگی یہہ سنتی ہی اوس بدبخت نی یہہ حکم کیا کہ دائیان بنی اسرائیل کے گہر گہر ہمیشہ پہرتے رہین اور دیکہا کرین جس عورت کو اونمین سی حاملہ دیکہین اوسکا نام اور پتہ کوتوال کے دفتر مین لکہوا دین پہر جب جننی کا وقت ہو تو کوتوال کی پیادی اوسکی دروازہ پر جاکر کہڑی رہین اور دائیان جو اوس لڑکے پیدا ہوئی کو باہر لاکر اون پیادونکو دکہلادین اگر وہ بیٹا ہو تو پیادی اوسیوقت اوسی مار ڈالین اور اگر وہ بیٹی ہو تو اوسکو چہوڑ دین غرض کہ برسون یہہ ظلم اونکا اونپر جاری رہا اور سوا اسکے اور طرح طرح ظلم جو بنی اسرائیل پر کرتا تہا سو تمام عالم مین مشہور ہین اور باوجود ان ظلمونکی لوگونپر بت پرستی اور شرک کرنیکی واسطہ زبردستی کرتا تہا اور جو منع کرنے آدمیونکو مارنا اوسیکا ایجاد ہی آخر ہوتی ہوتی اوسکا کفر اور درجہ کو پہونچا کہ بخوف و خطر پکار کر کہتا تہا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی یعنی مین ہون تمہارا رب سبسے بڑا اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی گناہ بعضے وہ تہے کہ مدین اور ایکہ والی دونون اونمین شامل تہے جیسے بت پرستی اور ناپ تول کمی کرنے کہ یہہ دونون چیزین اون سب لوگونمین بی نہایت رواج پائی تہین اور قزاقی اور رہزنی کرنے خاص اونکا چلن تہا کہ شام اور مصر کی راہونپر گڑہیان بناکر چہپی بیٹہی رہتے تہے اور قافلہ لوٹتے تہے اور بہت مال لاتی تہی اور حضرت لوط علیہ السلام قومکے گناہونمین سب سی بڑا گناہ اغلام تہا اور اور سوای اس کی بہت سی برائیان اور بدعتین اونمین رائج تہین جیسی کبوتر بازی اور مینڈہے لڑانے اور پتہر اوچہالنے آپسمین لڑنا اور مہمان کو اپنے گہر اوترنی ندینا اور اگر کوئی دور سی اونکی شہر مین

غلہ خریدنی کو آوی تو اوسکو خرید کرنے نہ دیتا اور اونکی ہنسی کہیل مین گالیان دینی سی اور فحش بکنا اور راہ چلتون
سی ٹہٹا کرنا اور عورتونکی طرح ستی لگانی اور مونہہ پہ لگانی ہاتہہ پاؤنکو اور بیحیائی مین انتہا درجہ کو پہونچی تہی
کہ سب کے سامنی ننگی ہوکر ایک دوسرے کی مونہہ پر گوز مارتا تہا پہر حقتعالی نی ان سب کی ہدایت کیواسطے حضرت
موسی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف اور حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین اور ایکہ والونکی
طرف اور حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم وغیرہ کی طرف رسول کر کی بہیجا اور اون برائیونسی اون سب کو منع فرمایا
فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ **عزیزی** نافرمانی کی اپنی پروردگار کے رسولونکی پس پکڑا خدا نی
اوس جماعت کو پکڑنا بڑا ۝ **فتح** پہر حکم نمانا اپنے رب کی رسول کا پہر پکڑی اونکو پکڑ دم چڑہتی
۝ **موضح** **تفسیر** فَعَصَوْا الخ پہر نافرمانی کی ہر ایک نی اونمین سی اپنی اپنی رسولونکی جو انکی پروردگار
کے بہیجی ہوی تہی اور حکم نمانا اور اپنے برائیونکو نچہوڑا بلکہ اپنے اپنے وقت کی رسولونسی مقابلہ کر بیٹہے اور
لڑائی اور جہگڑہ شروع کیا پہر پکڑا اونکو اونکی رب نے بڑے پکڑ یعنی پیغمبرونکی نبوت کے انکار سی جس گرفتاری کی
لوگ لائق ہوتی ہین اوس سی زیادہ گرفتاری اون لوگونکی واسطہ ہوی تاکہ وہ زیادہ گرفتاری اون
گناہونکی مقابلہ مین واقع ہوی سو فرعون کو اوسکی کہنی کی موافق دریا مین ڈبویا اسواسطہ کہ ایک روز
حضرت جبرئیل علیہ السلام نی ایک فریادی کی شکل بناکر اوسکی دربار مین آکر پوچہا کہ اگر کسیکا غلام اوسکی غلامی سی
منکر ہوکر اپنے خاوند کے مقابلہ مین آپ ہی اپنی صاحبی کا دعوی کری تو ایسی غلام کیواسطہ کیا حکم ہی اور
کیسے سزا اوسکو بچاوی فرعون نے کہا کہ ایسی غلام کو جو اپنے خاوند کے نعمتونکا منکر ہی دریا مین ڈبویا
چاہیی اور یہہ بہی ہی کہ اکثر فرعون اپنے فخر اور بڑے مین حضرت موسی علیہ السلام کی مقابلہ مین بیان کیا
کرتا تہا کہ مین ایسا کہ مصر کی ملک مین نہرین جاری کی ہین اور اون نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی بہا
نکالا ہی سو ایسی شخص کو کہ نہرونکی جاری کرنیکو بڑا اپنا فخر سمجہتا تہا اور اس بات سی اوسکو نہایت لذت حاصل
ہوتے تہے دریا مین ڈبو کر ہلاک کرنا بہت مناسب ہوا کہ اون چہوٹی چہوٹی نہرونسی کیا ہوتا ہی تو تو مصر کا
بادشاہ ہی تجکو بڑی دریا کی سیر کرنی چاہیی اور جیسا کہ تو ان نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی جاری کر کی
سیری اور عیش کرتا تہا ویسا ہے اب ہم ایسی بڑی دریا کو تیری سر اور تمام بدن پر جاری کرینگے تاکہ تیری
لذت کی اسباب جاوی نظر فنسی تجکو گہیر لیوین اور فرعون کے عذاب کی زیادتی اسطرحسی ہوی کہ تمام اوسکے
سلطنت اور مکانات اور باغات اور اچہے اچہے محل فرش فروش سی آراستہ اور خزانی نے انتہا ایک پل مین
اوسکی ہاتہہ سی نکالکی اوسکی دشمنونکو جو بہت حقیر اور ذلیل اوسکی نظر وحکمین تہی اور حضرت شعیب علیہ السلام
کی قوم پر جو دو فرقے ہی کئی طرحکا عذاب ہوا مدین والونپر صیحہ یعنی سخت آواز ہی ہوی اور بہونچال نے
بہی اونکو ہلاک کیا اور ایک قسم کی عذابکا دوسری قسم کی عذاب کی ساتہہ ملنی سی عذاب کی زیادتی ہوئی ہے
حضرت شعیب علیہ السلام کی جہوٹلانی اور حقیر جاننی کی عوض مین سخت آواز سی جہڑکی گئی اور ناپ
اور تول مین جو کمی کرتے تہے اور ڈنڈی یا پیمانہ ہلا دیتی تہی تاکہ ناپ اور تول چیز برابر نہ اوتری اوسکی عوض
بہونچال مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو پہلی نیچی سی اوپر لیگئی پہر پتہ سی اولٹا

بیٹیکے یا اسواسطہ کہ اونکا م اغلام اور ہیجایی ہی جسمین موضوع کا قلب لازم آتا ہی یعنی جو چیز جسواسطی مقرر کی ہی اوسکو
اولٹا کرنا جیسی مرد کو کہ حقتعالی نی اسواسطہ نہین پیدا کیا کہ اوندہا پڑی اور اپنے تئین ذلیل کری بلکہ اوسکو عزت والا
پیدا کیا ہی کہ یہہ عورت پر چڑہی اور اوسکی بعد اونپر پتہر جلی ہوی برسا ئی اسواسطہ کہ اغلام مین زنا کا مزہ اونکو ملتا تہا
اور زنا کی حد رجم ہی بہرصورت یہہ پانچون واقعی حقیقی حاقہ کی مثالین ہین کہ کافرونکو ونکی کفر اور نافرمانیکی
سببسے بدون شریک کرنی مسلمانونکی ور بدون فلکی اور عنصری اسبابکے طلب کرنیکی طرح طرح کی عذاب سی انکو
نیست اورنابود کر دیا اور اگر باوجود اینی مثالون اور نظیرونکی پہر بہی کیسیکو شبہہ باقی رہے اور کہی کہ ان واقعون مین
مسلمانونکا بچ رہنا اور کافرونکا نیست اورنابود ہوجانیکا ایک سبب تہا کہ پہلی ایماندارونکو کافرونسی جدا کر دیا
تاکہ وہ عذاب کی مقام پر نرہین بلکہ وہانسی دور ہوجاوین پہر کافرون پر عذاب کیا اور یہہ ایماندارونکو عذابکے
آنیسے خبردار کردینا اور عذاب کی مقام سی دور کر دینا امتیاز کا سبب ہوا لیکن قیامت کو مسلمان اور کافر ایکہی
مقام پر جمع ہونگی اور وہانسی بہاگنا اور علیحدہ ہونا کسی طرح ممکن نہوگا اور عذاب کی اسباب عام اور سب کو شامل ہونگے
وہان حاقہ کی معنی کسطرح ہوسکتی ہین تو ہم کہین گی کہ گواہ اوسکی یہی سنو اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَاءُ الخ عزیزی
اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَاءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ۙ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ
تحقیق ہمنی اوسوقت کہ حدسی گذرا پانی سوار کیا ہمنی تمکو کشتی پر وان پر تاکرین ہم ہمقدمہ کو تمہاری لئی نصیحت اور
یاد رکہے اوسکو کان یاد رکہنی والا فتح ہمنی جسوقت پانی اوبالا دیا تمکو بہتی ناؤمین تا رکہین اوسکو تمہارے
یادگار یکو اور سنی اوسکو کان سنی والا موضح تفسیر اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَاءُ الخ بیشک جب زیادہ
کے پانی نے آسمان اور زمین کی برسات کی کثرت اور چشمون کی ابلنی اور بہنی سی اسقدر کہ تمام روی زمین کو چہپا لیا
بلکہ بڑے اونچی پہاڑون کی چوٹی کی اوپر چالیس چالیس گز پانی چڑ گیا تہا اور آسمان اور زمین کی درمیان مین بہی چالیس
روز تک پیہم برسات کی کثرت سی پانی غالب رہا اور یہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حاقہ کا حال ہی اور
طوفان کی بولنی سی یہی واقعہ مراد ہوتا ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام اور سب مسلمان اوس واقعہ مین
سلامت رہی باوجود اس بات کی کہ وہ بلا عام تہی اور طوفان نی تمام روی زمین کو اور زمین اور آسمان کی بیچ
کو چہپا لیا تہا کوئی جگہہ بہاگ بچنی کے باقی نرہی تہی ہر جگہہ پر طوفان تہا انکو بہی بہاگنی سی بچاؤ نہتا اگر حقتعالے
حضرت نوح علیہ السلام اور مومنونکو نہ بچاتا تو وہ سب اس طوفان مین ہلاک ہوجاتے اور تم لوگون نی جو حقتعالی
کے نعمتونکی انکار پر کمر باندہی سو تمہاری وجود کا پتہ بہی نہ معلوم ہوتا اسواسطہ کہ تم لوگ حضرت نوح اور اونکی
اولادکی نسل ہو پہر اگر اوسوقت تمہاری باپ دادونکی حقتعالی محافظت نکرتا تو تم کسطرح اسوقت مین پیدا ہوتے
سو اوسوقت مین حضرت نوح علیہ السلام اور مومنین کی بچاؤکیواسطہ ایک تدبیر انکو تعلیم کر دی ہمنی تاکہ وہ لوگ اوس
طوفان مین شریک بہی رہین اور اوس عذاب سی بچی بہی رہین بلکہ عذاب کی چہینٹے بہی اون تک نہ پہونچی اور
اوس تعلیم کی مضمونکا حاصل یہہ ہے کہ لکڑیکے سوا کوئی دوسری چیز اسکے صلاحیت نہین رکہتی ایسی کہ
پانی کی اصل بہاری ہی اوسکی طبیعت اسی بات کو چاہتی ہی کہ زمین پر ٹہرا رہی اور جس چیز مین کہ زمین کے
اجزا غالب ہین اوس سی کوئی چیز بنا کی پانی مین ڈالین تو پانی اوسکو اپنی تہ مین لیجائیگا اور آپ اوسکی اوپر رہیگا

سو ایک جوہر لطیف چاہیے جو پانیکے اوپر تیرا کرے پس وہ لکڑی ہے سو اسواسطے حضرت نوح علیہ السلام کے الہام مین یہ بات
ڈالدیا کہ جو چیز بہت ٹہوس نہو بلکہ اوسکی مسام اور سوراخون کی خالی ہونیکی سببسے اوسمین ہوا بہت سی بند ہوسکی
ایسی چیز تیار کرو اور اس قسم کی چیز لکڑی ہے کہ ہمیشہ ہوا اوسکی مسام مین بیٹہتی ہے اور اوسکو اوپر اوٹہالیتی ہے
بخلاف حیوانات اور معادن یعنی ابھن کی اندر پیدا ہونیوالی چیزونکی اور یہی وجہہ ہے کہ لکڑی اور پتے درختونکی
کتنے ہی بہت اور بہاری ہون لیکن پانی کی اوپر ہے رہتے اور معدنی چیزین جیسے لوہا وغیرہ اور جانورونکی
جسم کتنے ہی چہوٹے اور ہلکی ہون لیکن پانیکی نیچی تہ مین بیٹہہ جاتیکی غرض کہ لکڑی کی سوا کوئی چیز ایسی نہتی جو
اس کام کی لیاقت رکہی اسواسطے حکم ہوا کہ لکڑیسے ایک شہر مختصر تیار کرو اسقدر جسمین آدمی اور جانور اور ان سب
کے چہہ مہینے کی کہانیکے گنجایش ہوسکی اور اوسکو کئی طبقہ یعنی ایک کی اوپر ایک ہو پہر نیچے کی طبقہ مین چارپایونکو
اور درندہ جانورونکو رکہو اور بیچ کی طبقہ مین آدمی اور جنات کو اور اوپر کی طبقہ مین اوڑنی والی جانورونکو رکہو اور
جتنی جانور چرندہ اور پرندہ ہین ان سب کو حکم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تابعداری مین جاکر حاضر ہو اور حضرت
نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ایک ایک جوڑا ان سب جانورونمین سی پکڑ کر کشتے مین رکہو پہر حقتعالی کی قدرت کاملہ سی
حضرت نوح علیہ کا دست مبارک اوسی جانور کی جوڑہ پر پڑتا تہا جسکی نسل کا باقی رکہنا قیامت تک منظور تہا پہر
حقتعالے نے درندہ اور موذی جانورونکی دلمین سی اوس عداوت کو جو اور جانورونکی ساتہہ رکہتے ہین چہہ مہینے تک
بالکل نکالڈالا تاکہ اون سب کا ایک جای پر رہنا ہوسکی اور اوپر کی پانیکا بچاو بے سرپوش کی ممکن نہتا سو
حضرت نوح علیہ السلام کی دلمین اسباب کو بہی القا کیا کہ اس چلتی شہر کی واسطہ ایک سرپوش بہی جو اوپر سے
کشتےکو ڈہانک لی تیار کر رکہو تاکہ سوار ہونیکی بعد اوس سرپوش سی کشتی کو ڈہانک لینا اور روشنی کے واسطے
حکم ہوا کہ روشندان یعنی سوراخ اوس سرپوش مین اس طور پر رکہو کہ روشنی بہی رہی اور برسات کا پانی کشتی کی اندر
نہ آوے اور چلتی شہر کا نام سفینہ اور جہاز اور کشتی رکہا اور پہر جو اس کشتےکو مہینون پانی چیرنا اور موجونکی تہپیڑی
برداشت کرنا تہا تو اسواسطے حکم ہوا کہ اس کشتی کا سر مرغ کی سر کے مانند اور سینہ بطکی سینہ مانند اور اوسکی دم
کبوتر کے دم کی مانند بناو تاکہ موجونکی صدمہ سے اولٹ نجاوے اور طوفان کی آنیکا وقت جو معلوم نتہا تو اسواسطے
حضرت نوح علیہ السلام اور مومنونکو ایک نشان بہی بتلادیا کہ تمہاری گہر کی تنور سی جو پانی اوبلنا شروع
ہووے تو جان لینا کہ پانیکے طغیانی اور طوفانکا وقت آن پہونچا چنانچہ اسی علامت کی ظاہر ہونیکی وقت
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ لدیا اوٹہالیا یعنی لادلیا ہمنے تمکو اوس چلتی کشتی مین جو اوسی طوفان کی پانیمین تہی جسمین
سب کافر ڈوب گئی اور وہ کشتی غرق نہوتی تہی پہر اب غور کرو اور سوچو کہ باوجود عذاب مین شریک ہونیکی ہمنے
تمکو بچا رکہا اور ڈوبنے نہ دیا اون مسلمانونکی طفیل سے یعنے اس سببسے کہ تم اونکی پیٹہہ مین نطفہ تہی اور وہ
کشتے تمہاری اس عذاب کی مادہ پر یعنی طوفان کی پانی پر نہایت آہستگی سی چلی جاتی تہی کچہہ صدمہ اوسکو
نہین پہونچتا تہا اسی طرح قیامت کی دن ایماندار پل صراط پر جو دوزخ کی اوپر ہیگا چلی جاینگی اور کچہہ صدمہ اونکو
نہ پہونچیگا اور اوس کشتی کی بنانی کی تدبیر سکہانیمین ایک نفع تمہاری واسطہ اور بہی رکہا ہے ہمنے لِنَجْعَلَهَا
لَكُمْ تَذْكِرَةً تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو واسطہ تمہاری یادگاری اور جس مقام پر ڈوبنے کا خوف ہو اور تم

بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا

ارادہ کرو کہ اس شہر سے دوسرے شہر کو یا اس کنارہ سے دوسرے کنارہ کو پانی سے اوتر کر پہونچا چاہے تو وہان اسیطرح کا چلتا
پہر یعنی جہاز یا کشتی کسی لکڑے سے بنا کر پار ہو جایا کرو آپ سے آپ تیرنا چاہے کہ خوب غور کرے پوچہو کہ گناہونکا بوجہ
پہلے اسیطرح ندامت اور حسرت کی دریا مین ڈبونیوالا اور دوزخ کی گڑہے مین ڈالنے والا ہے اس سے نجات
اور خلاصی بدون وسیلہ کسے ایسے شخص کے کہ جسنے اپنے تئین گناہون سے خالی کر کے ان سب لطیفون سے لطیف کا [illegible]
ارحم الراحمین کی رحمت کا طرف او نزول کا ہ بنا رکہا ہو ممکن نہین ہے جیسی لکڑی کہ اپنے تئین ہوا لطیف کا ظرف
بنا کر بہاری بہاری چیزونکو پانیمین ڈوبنے سے بچا کر پار کر دیتی ہے سو وہ وسیلہ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
کہ وہ گناہونکی بوجہہ دفعہ کرنیمین تریاق کا حکم رکہتا ہے کیا اچہے بات کہی ہے کسی شاعر نے ع مور بیچارہ
ہوس کرد کہ در کعبہ رسد ٭ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید ٭ یعنی چیونٹی بیچاری نے حوصلہ کعبہ جانیکا کیا کبوتر کے
پاؤنکو ہاتہ سے تہامنا اور اس وسیلہ سے کعبہ کو پہونچی اور اسیواسطہ حدیث شریفمین آیا ہے مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ
مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ یعنی مثال میرے اہل بیت کی تم مین مثال نوح علیہ السلام
کے کشتی کے ہے کہ جو سوار ہوا کشتی مین اوسنے طوفان سے نجات پائی اور جو پیچہے رہ گیا اوس سے ہلاک ہوا تو نتیجہ یہا
اور یاد رکہے کہ طوفان مین ڈوبنے سے بچنے کی اور کشتی کی حالات کو یاد وسوقت کی مسلمانونکو اس تدبیر سے حاصل
ہوا تہا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ کان جو یاد رکہنی والی ہین ایسی قصونکو اور حدیث شریفمین آیا ہے کہ جب یہہ آیت
نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ
يَجْعَلَهَا اُذُنَكَ يَا عَلِيُّ یعنی دعا مانگی مین نے اللہ تعالی سے کہ محفوظ رکہے اس صفت کو تیرے کانمین اے علی اور جب خاص
اور عام حاقہ جو دنیا مین واقع ہوئی ہین مثالونکی بیان کرنیسے سمجہہ مین آگئی تو اب آخرت کی حاقہ کو تصور کرنا
اور بوجہنا آسان ہو گیا اتنا ہی فرق ہے کہ دنیا کی حاقہ مین تخصیص ہے اور آخرت کی حاقہ مین انتہا درجہ کا
عموم اور شمول ہوئی ف عزیزی فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ پس جب پہونکا جاوی صور مین ایکبار پہونکنا ف فتح
پہر جب پہونکی نرسنگی مین ایک پہونک ف موضح تفسیر فَإِذَا نُفِخَ الخ پہر جسوقت پہونکا جائیگا صور مین
یعنی نرسنگیمین ثمود کی قوم کی آواز کی طرح کہ آثار حقیقت جبرئیلی سے تہا اور یہہ نفخہ آثار حقیقت اسرافیلی سے
ہوگا اور اسکی خادم اور مددگار روحونکی قبض کرنیکی واسطہ عزرائیلی حقیقت ہوگی جیسی کہ ثمود کی قوم پر آواز
کرنیکے وقت تہے یہے حقیقت اوس قوم کی روحونکی قبض کرنیکی واسطہ خادم اور مددگار ہوئی ہی فرق ان دونون
آوازونمین یہہ ہوگا مگر پہونکنا ایک شخص تہا کا جو تمام عالم کے جاندارونکی روحونکی کہینچ لینی کیواسطہ کفایت کریگا
بخلاف ثمود کی قوم کی آواز کی کہ وہ خاص ایک ہے قوم کی روحونکی کہینچ لینی کیواسطہ تہی اگر وہ آواز سب جاندارونکے
واسطہ فرض کیجاتی تو بہت آوازین متعدد چاہیے تہین اور اس نفخہ سے پہلا نفخہ مراد ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ
ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اسواسطہ کہ زمین اور پہاڑونکا آپسمین ٹکرانا اور عالم کے خرابی
شروع اسی نفخہ سے ہے اور وہ جو بعضے قدیم مفسرون نے کہا ہے کہ اس سے دوسرا نفخہ مراد ہے تاکہ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُونَ کے مضمون کے ساتہہ مناسب ہووے اسواسطہ کہ اعمال کا عرض دوسری نفخہ کی بعد ہے سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ پہلی بار کی صور کی پہونکنی کی وقت سے یہانتک کہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین داخل ہونگی ایک ہی دن

ف ایک لطیف [illegible] صاحب [illegible] اہل بیت کے [illegible] فضائل صحابہ [illegible] بات اور [illegible] بیان [illegible] دیکہہ لی ۱۲ [illegible] مولانا صاحب رحمۃ اللہ [illegible] حضرت علی کے فضائل بیان کئے ہین ۱۲ منہ

تو اس صور میں کہہ سکتی ہیں کہ جس دن پہلا صور پہونکا جائیگا اوسیدن عرض اعمال ہوگا اگرچہ کچہہ دیر سی ہو اور صور بیل
سینگ کے شکل ہے اور بعضی ضعیف روایتون مین آیا ہی کہ صور کی لنبان ہزار سال کی راہ کی ہی اور اس ایک سینگ مین
سات پیچ واقع ہوی ہین اور ہر دو نون پیچونکی درمیان گہر ہین ظاہر ہوی ہین جیسی گہنی نکی پور اور ہر پور مین
سوراخ ہین بہڑ کے چہتی کے مانند اور ہر سوراخ مین ٹہڑاؤ دیک ایک سطح کا ہوگا عالم کی روحون سی چنانچہ پہلی خانہ مین
فرشتونکی روحین بہر ینگے اور دوسری خانہ مین پیغمبرونکی روحین اور تیسری خانہ مین صدیقونکی روحین اور چوتہی
خانہ مین شہیدونکی روحین اور پانچوین خانہ مین عوام ایماندارونکی روحین اور چہٹی خانہ مین کافرونکی روحین
خواہ وہ کافر آدمیونسی ہون یا جنونسی یا شیطانونسی اور ساتوین خانہ مین باقی تمام مخلوقات کی روحین
بہر ینگے اور صور پہونکنی کی خدمت حضرت اسرافیل کیواسطہ معین ہے پہلے نفخہ مین اس مضمونکو ادا کرینگی کہ روحون
اپنا اپنا قالب چہوڑ کر میری طرف آؤ اور دوسرے نفخہ مین اس مضمونکا کلام کہینگے کہ ای بورانی ہڈیون اور ای
کٹی ہوی رگون اور ای پراگندہ اور جدا جدا ہوی گوشتون تم سب جمع ہو جاؤ اور ای روحون تم سب اپنے اپنے قالبون مین
در آؤ اور مفسرون نے کہا ہی کہ پہلی نفخہ مین سب کی روحین اپنا اپنا قالب چہوڑ دینگے مگر حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل
اور حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل اور حقتعالی کی عرش کی اوٹہانیوالون فرشتون علیہم السلام کی روحین کہ
حقتعالی ان سب کی روحین اپنی قدرت کی ہاتہہ سی قبض فرمادیگا اور پہر سب کے پہلے حضرت اسرافیل زندہ ہونگی
تاکہ اپنی خدمت معین پر یعنی نفخہ ثانیہ پہونکنی کو بجالاوین پس دوسرے بار صور پہونکنی کی غرض کہ عالم کی
خرابی کے ابتدا پہلے نفخہ سے شروع ہوگی اور تمام عنصرونکی روحین کہنچ جائینگی اور اس آواز تند اور سخت کے
سبب سے ہوا جنبش مین آویگی ۞ **عزیزی** وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً
اور اوٹہایا جائیگا زمین اور پہاڑونکو پس کوٹا جائیگا اونکو ایکبار کوٹنا ۞ **فتح** اور اوٹہائی زمین اور پہاڑ
پہر ٹوٹ جاویں ایک چوٹ ۞ **موضح تفسیر** وحملت الارض الخ اور اوٹہائی جائیگی زمین اور پہاڑ ہوا مین یعنے
زمین کی اجزا جو آپسمین اپنے قوت سی ملی ہوی ہین انمین سستی آجائیگی اور سخت بہونچال آئیگی سب سے پہاڑ کے
جڑین ڈہیلی ہوجائیگی اور زمین کو چہوڑ دینگی اور ہوا اس شدت سی چلی گی کہ پہاڑ اوڑی اوڑی پہرینگی اور یہہ
واقعہ عاد کی آندہی اور مدین والونکی بہونچال اور موتفکات لی اولٹ پلٹ کی مانند ہوگا لیکن اتنا فرق ہی کہ
وہ آفتین خاص ایک ایک ملک پر تہین اور یہہ آفت عام ہوگی تمام زمین اور پہاڑ اور جنگل سب کو شامل ہوگی
فَدُكَّتَا پہر کوٹی جائیگی زمین اور پہاڑ سخت آندہی کے صدمے سے چور چور ہوگی اور پہاڑ آپسمین ٹکرا ٹکرا کر چور چور
ہو کر زمین کی برابر ہوجائیگی دَكَّةً وَّاحِدَةً کوٹنا برابر یعنے وہ کوٹنا سب زمین اور پہاڑونکو شامل ہوگا اونمین
کچہہ فرق اور جدائی کسیکی نہوگی ۞ **عزیزی** وحملت الارض الخ یعنے اوکہڑ جائیگی اور بلند کی جائینگے
زمین اور پہاڑ اپنے جگہہ سی نری قدرت الٰہی سی یا بسبب زلزلے اور ہوا تند کی پس ہوا بسبب اپنے کے اوٹہا لیگی
زمین اور پہاڑونکو جیسی کہ اوٹہایا قوم عاد کو ساتہہ انماریون اونکی کی پس ٹکرائی جائیگی تمام زمینین اور پہاڑ ایک
چوٹ مین بغیر احتیاج کئی چوٹونکی ۞ **روح** فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پس اوسدن متحقق ہوگی قیامت ۞ **فتح**
پہر اوسدن ہو پڑیگا وقعہ یعنی وہ حاقہ جو تمام عالم کی خراب اور گرفتار کرینی کی واسطہ وضع کیا گیا ہی اور انتہا

بیان صور کے شکل کا

بیان دوسرے نفخہ کا جو حشر مین پہونکا جائیگا

اوس واقعہ کا جسطرح آسمان کی نیچے والونکو شامل ہوگا اسیطرح آسمان کی اوپر والونکو بہی شامل ہوگا ۱۲ **عزیزی**
واقعہ قیامت کی نامونمین سی ہی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور اسی اعتبار سی اسناد کیا گیا طرف اوسکی لفظ
وقت کا یعنی جسوقت کہ ہوگا امر ایسا قایم ہوگی قیامت جسکا کہ وعدہ کیا گیا ہی ہمسی یا نازل ہوگا حادثہ عظیمہ کہ وہ
آواز قیامت کی ہی ۱۲ **روح** وَانْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ اور پہٹ جایگا آسمان پس آسمان اوسدن
سست ہوا ہوگا ۱۲ **فتح** ۱۲ اور پہٹ جاوی آسمان پہر وہ اوسدن بکہر رہا ہی ۱۲ **موضح** **تفسیر**
اور پہٹ جایگا آسمان اسواسطے کہ پیدایش آسمان کی سفلی عالم کی بہلائی برائی کیواسطے تہے اور جب سفلے یعنے
نیچے کا عالم نرہا تو آسمان کی باقی رکہنی مین بہی کچہہ فائدہ باقی نرہا پس اوسکو بہی نیست اور نابود کردیا ضرور
ہوا اور آسمان کی اسقدر مضبوطی اور پائداری جو ہزارون لاکہون برس سی دیکہتی سنتے چلی آتی ہین کہ ایک
حالت پر ہے کبہی پہٹتا ٹوٹتا نہین ہی سو یہہ مضبوطی اوس پہٹنے کو روکی کی نہین پہر وہ آسمان اوسدن نہایت
سست اور ڈہیلا ہو جایگا جسطرح مردہ کا بدن روح کی نکلنے سی ایسی ہوجاتا ہی ۱۲ **عزیزی** پہٹیگا آسمان
فرشتونکی اوترنیکے واسطے کہ اوترین گی ایک امر عظیم کے لیے یا نہیں کا آسمان بسبب شدت اوسدن کے ۱۲ **روح**
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓي اَرْجَاۗىِٕهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۙ اور فرشتے
آسمان کی کنارون پر ہونگی اور اوٹہاوینگی تخت پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اوسدن آٹہہ شخص ۱۲ **فتح** اور فرشتے
ہین اوسکی کنارون پر اوٹہا رہی ہین تخت تیری رب کا اپنے اوپر اوسدن آٹہہ شخص ۱۲ **موضح** **تفسیر**
الملک الخ اور فرشتے جو آسمان کو چکر مین رکہتی ہی اور وہ چکر آسمان کو پہٹنی ٹوٹنی نہین دیتا تہا سو وہ فرشتے
اوس چکر دلانیسی آسمان کو اوس دن علیحدہ ہوجاینگی اور بہاگ کر آسمان کی کنارون پر آجاوینگی اور جب
اوسکی دور کے حرکت جو اوسکو پہٹنی نہ دیتی تہی جاتی رہی تو نفخہ کی تاثیر اوسکی اجزا مین بہت ہوگی اور جسطرح
اوس نفخہ کا اثر زمین اور آسمان کو پہونچیگا اور عالم سفلے اور علویکو وہ واقعہ اولٹ پلٹ کر دیگا اسیطرح عرش
عظیم کو بہی جو سب علوی اور سفلی جسمونکو گہیری ہوی ہی تغیر اور انقلاب پہونچا ویگا لیکن عالم سفلی اور علویکی
انقلاب اور تغیر سستے اور بودی ہونیکی ساتہہ ہوگا یعنی تمام جوڑ اوسکی ڈہیلی ہو جاینگی اور عرش مجید کی انقلاب
اور تغیر مین اسکا عکس پایا جایگا یعنی بہاری پن اور گرانی اوسکی زیادہ ہوجاینگی اور اوٹہاوینگی تیرے
پروردگار کی عرش کو اپنے سر اور کاندہی پر نہ ہاتہو نپر اسواسطے کہ بہت بہاری چیز ہاتہونسی تہنب نہین سکتے
جس چیز کو ایک آدمی سر پر اوٹہا سکتا ہے اوسکو دو آدمی بہی ہاتہہ سی نہین تہام سکتی اور عرش مجید کا بہار
اوس روز پہلے سے دونا ہو جاویگا اسواسطے اپنے سرون پر اوٹہاوینگے اوسدن آٹہہ بڑی فرشتے اور اوسکی
پہلے یعنی اس عالم مین چار فرشتے اوٹہاتی تہے خلاصہ یہہ کہ حدیث شریف مین آیا ہی آج اوٹہانیوالی عرش کے
چار فرشتے ہین اور روز قیامت کے چار اور لگجاوینگے اور یہہ فرشتے بصورت پہاڑی بکریون کی ہین
اور ایسی بڑی ہین کہ مابین اونکی سمونکی زانونتک مسافت مقدار مابین دو آسمانونکی ہے کہ پانسو برس کے
راہ ہے اور ساتوین آسمانکی اوپر ایک دریا ہے کہ مابین اعلی اور اسفل اوسکی کی مقدار مابین آسمان اور زمین
کے ہے اور اوپر اوس دریا کی یہہ فرشتے اوٹہانیوالی عرش کی ہین اور بقول بعض کے آٹہہ صفین فرشتونکی

اوٹھانیوالی عرش کی ہونگی یعنی جسدن کہ نفخہ پہلا صور کا واقع ہوگا زمین اور پہاڑ اپنی جگہہ سی اوٹھہ جاوینگی اور
آپسمین ٹکرا کر اور ٹوٹ کر مانند غبار پراگندہ کی ہونگی اور قیامت قایم ہوگی اور آسمان پھٹ جاویگا اور یہہ حالات
مذکورہ پیش آوینگی اور اوسدن عرش اعظم کی بوجہہ زیادہ ہوجاویگی وجہہ یہہ ہوگی کہ عرش اعظم حضرت حق جل شانہ کی
سلطنت اور جہانداری کی صورت ہی اور جہانداری اوس مالک الملک کی اس عالم مین چار صفتون کر کی ہی جو ہر ذرہ مین
عالم کی ذرونمین سی اون چارون صفتون نی ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ظہور فرمایا ہی اور ہر ایک کو شامل اور گھیری ہوے
ہین پہلی صفت علم ہے اور دوسری قدرت اور تیسری ارادہ اور چوتھی حکمت اور اوس عالم آخرت مین چار صفتین
اوران چارون کی ساتھہ ملینگی تاکہ وہ عالم آخرت کا اس دنیا سی جدائی اور امتیاز پیدا کری سو پہلی صفت ظہور اور
انکشاف اور حقیقت صرف ہی یعنی جو اوس عالم مین ہی وہ ہر شخص پر ظاہر ہوگا اور حقیقت اوسکی کھل جاویگی کسیطرح کا
شبہہ اور دھوکا اور پوشیدگی اور مکر و فریب اوس عالم مین نرہیگا یہانتک کہ کافر اور جاہلوں پر بہی ہر کسی چیز کی حقیقت چھپی نرہیگی
گے اور ہر چیز کو قرار واقعی دریافت کر لینگے چنانچہ قرآن مجید مین جابجا مذکور ہی سورہ طارق مین حقتعالی فرماتا ہے
یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ یعنے جسدن جانچی جاوینگے بھید اور سورہ مریم کی پانچوین رکوع مین فرمایا ہی اَسْمِعْ
بِہِمْ وَاَبْصِرْ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا یعنے کیا سنتی دیکھتی ہونگی جسدن آوینگی ہماری پاس اور انکی سوا ہی اور آیتین ہین اسی معنی کی
اور خطا اور صواب کا نام ہی اوس عالم مین نرہیگا اسیواسطی تکلیف کا قلم یعنی حکم مکلف سی اوٹھہ جاویگا اور
دنیا مین یہہ صفت عام اور شامل نہتی اور دوسری صفت سبوغ اور کمال اور عام ہی یعنی ہر چیز اوس عالم مین اپنے
کمال پر ہوگی کسیطرحکا نقصان کسیمین نہوگا یہانتک کہ کافر اور بدکارونکی جسم ہے اور احساس یعنی دریافت
اور قوتین اونکی جیسی خیال اور وہم اور عقل کی بوجہہ اور قوتین حرکت اوس عالم کی تقاضی اور تاثیر سی نہایت اوج درجہ کی
ہونگی چنانچہ حقتعالے جل شانہ سورہ عنکبوت کے ساتوین رکوع مین فرماتی ہین وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَہِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
یعنے پچھلا گھر جو ہی سو وہ ہی ہی جیتا اگر یہہ لوگ سمجھہ رکھتی خلود اور دوام اور بقا غیر منتہی یعنی ہمیشگی اسی
صفت کی آثار اور شاخین ہین تیسری صفت قدس اور طہارت ہے یعنی اوس عالم کی صفائی کی سبب سے
سب کدورتون اور آلودگیونسی بہت دور اور پاک ہونگی یہانتک کہ کافر اور بدکار بہی پاپخانہ پیشاب
نکرینگے اور کوئی چیز پلید اور نجس وہان نرہی گی لیکن پیپ اور زرد پانی زخمونکا اور دہوئن دوزخیونکی زخمونکا
اور زناکار مرد اور عورت کی شرم گاہ کی بدبو جو ہوگی سو اعذاب کی واسطی اونپر مسلط ہوگی نہ بدبو اور نجاست
کے سبب سے چوتہی صفت عدل ہے اور ہر چیز کا حق اوسکو پہونچانا اور دنیا مین یہہ بات ہرگز ہو نہین سکتی
اور اوس عالم مین کسی وجہہ سی ظلم اور زبردستی نہوگی اور آثار ان چار صفتونکی ہی اوس عالم آخرت مین عموم
اور شمول کے طور پر درکار ہونگی اسواسطہ کہ گرانی عرش معنویکی جو عبارت ہی جہانداری سی دوگنی ہوگے
اور صورۃ کو معنونکی ساتھہ مطابقت ہونیکی سبب سے ظاہری عرشمین بہی بوجہہ اور گرانی پیدا ہوگی اور وہ فرشتی
جو پہلی عرش اعظم کو اوٹھائی ہوی تہی سو اوسکی بہاری ہوجانیکی سبب سے اوس بوجہہ کو نہ اوٹھا سکین گی اسواسطے
اور چار فرشتی اونکی مددکیواسطی مقرر ہونگی اور ایک روایت مین آتا ہی کہ عرش معلی کی اوٹھانیوالونکی پاؤن
ساتوین زمین کی نیچی مین اور عرش معلی اونکی سرون پر ہی اور وہ سر نیچی کیی ہوی تسبیح مین مشغول ہین اور قیامت

کی ان چارونکی تسبیح یہہ ہوگی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور اور چار یہہ تسبیح کہینگے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور وہ جو بعضی روایتونمین آیا ہی کہ
عرش معنی کی حامل پہاڑی بکریکی صورت ہین اور اونکی سم سی کولی تک سو ہزار سال کی راہ ہی سو اونکی ڈیل کے
بزرگی کے طرف اشارہ ہی اور پہاڑی بکریکی صورت بہاری بوجہہ اوٹہانیکی مناسب ہے کچہہ بعید نہین ہے
کہ حقیقت لیئے اونکو بہی وہی صورت دی ہو اور وہ جو بعضی روایتونمین آیا ہی کہ اونمین سی ایک کے صورت آدمیکی
ہے اور دوسریکے صورت بیل کیسی اور تیسریکی صورت شیر کیسی اور چوتہی کی صورت گینڈی کیسی سو پہلی روایت
کے خلاف نہین ہے اسواسطے کہ ہوسکتا ہے کہ اونکا تمام بدن یکسان پہاڑے بکرے کے صوت ہو پر اونکی چہرونمین
اختلاف ہوتا کہ اونکی حقیقتونکی خلاف پر اشارہ ہو اسواسطے کہ وہ بہی مختلف ہمونکی مظاہر ہین جیسی بانیکے
جانور کہ بدن اونکا یکسان ہوتا ہی اور چہرونمین بڑا فرق ہوتا ہی چنانچہ بعضی گہوڑیکی صورت اور بعضی سکتے
کے صورت اور سوائی اسکی بہت صورتین ہوتی ہین پس حاصل کلام کا یہہ کہ آسمانونکی پردہ اوٹہ جانیکی بعد اور
عرش معلی کے ظاہر ہونیکی بیانکی بعد فرماتی ہین يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ الخ ۵ عزیزی مختصراً ۵ کہا مولانا فارسی
نے بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ پس جب پہٹ جاویگا آسمان اور ترینگی فرشتی اوسکی اوپر کنارون اوسکی کی پس دیکہینگے
زمین والی خلق عظیم کو کہی حصہ زیادہ اپنے سے پس خیال مین آئیگا اونکی کہ بلاشبہہ اللہ تعالی نازل ہوا ہے
اونمین سبب اسکے کہ دیکہینگی بہیات فرشتونکی ایسی کہ نہین دیکہی ہتی پہلی اس سی پس کہینگی زمین والے
کہ کیا تم مین رب ہمارا ہی پس کہینگی فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا یعنی پاکی ہے ہمارے رب کو نہین ہی وہ ہم مین
وہ آنیوالا ہی پس صف باندہینگی وہ فرشتی گول صفا اوپر چوانب زمین کی گہیرینگی عالم انس و جن کو اور فرشتے
رہنے والی آسمان دنیا کی ہونگی پہر اوترینگے فرشتی رہنی والی آسمان دوسریکے بعد اسکے کہ سمیٹی گا اوسکو اللہ تعالی
اور ڈالیگا اوسکا ستارہ دوزخ مین اور وہ بہت ہونگی گنتی مین پہلی آسمان والونسی پس کہی گی خلایق کیا تم
مین ہے رب ہمارا پس گہبراکر فرشتی کہینگی سُبْحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس کرینگے
وہ کام پہلی فرشتونکا سا کہ صف باندہینگی پیچہی اونکی صف دوسرے گول پہر اوترینگی تیسری آسمان والی فرشتے
اور پہینکا جائیگا اگ مین ستارہ اوسکا کہ جسکا نام زہرہ ہی پس سمیٹی گا اوسکو اللہ تعالی داہنی ہاتہہ اپنے مین پس
کہینگے خلایق کہ کیا تم مین ہی رب ہمارا پس کہینگے فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس
ہمیشہ یہی حال رہیگا ہر ایک آسمان کا پہلی بعد اونکی یہانتک کہ اوترینگے ساتوین آسمان والی پس ﷺ دیکہینگی
خلایق بہت فرشتی بہ نسبت اونکی کہ جو اوتر چکے ہین پس کہینگے خلایق کیا تم مین ہے رب ہمارا پس کہینگے
فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا قَدْ جَاءَ رَبُّنَا یعنے پاک ہی رب ہمارا تحقیق آیا رب ہمارا اور تحقیق ہوگا وعدہ رب ہمارے کا
کیا گیا پس آویگا اللہ تعالے بیچ سایبان کی ابر کی اور فرشتی بائین طرف اپنے ہونگے اور یہہ ہوگا آنا اللہ
تعالی کا مانند آنی بادشاہ کی پس تحقیق وہ کہیگا مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ یعنے مین بادشاہ دن جزا کا ہون اور
وہ یہی دن ہے پس کہا جائیگا اوسکو ملک یعنی بادشاہ اور صف باندہینگی فرشتے اوسکی آگی ساتہہ صفون
کہ گہیرے ہونگے خلایق کو پس جب دیکہینگے خلایق جہنم کو کہ اوسمین جوش ہوتا ہے اور غصہ کرتے ہے وہ جبارون اور

شکیر و نیز بہالین کی سب عبرت سی بسبب دیکہنی بری ڈرانی چیزونکی اوسمین اور وہی فزع اکبر ہی مگر وہ جماعت کہ نہین
غمگین کر نیگا اونکو فزع اکبر بس ملینگی اونسی فرشتی یہہ کہتی ہوی کہ یہہ وہی دن تمہارا ہی کہ وعدہ دی جاتی تہی تم
بس وہ امن مین ہونگی اپنی جانونپر ساتہہ نبیونکی مگر یہہ کہ نبی گہبرائی ہونگی اپنے امتونکی لیئی بسبب شفقت کی کہ اونکی اوپر ہے
رکہی ہے اللہ تعالی نے خلق کی لیی کہس کہینگے وہ اوس حالمین سلم سلم یعنی یا اللہ سلامتی نصیب کر انکو اور حکم کیا گیا
ہوگا یہہ کہ رکہی جاوین منبر نور کی بڑی فضیلت والی امن والونکی لیی بحسب مراتب اونکیکے محشر مین پس بیٹہین گی وہ
اونپر با امن خوش اور یہہ پہلی آنے رب تعالے کے ہوگا پس جب بہاگین گی لوگ ڈر کر جہنم سی پاوینگی فرشتونکو صفین
باندہی ہوی نہین نکل سکین گی اونسی پس ہانکی گی اونکو فرشتی اور پرے باندہینگے بادشاہ حق سبحانہ تعالی کی آگی
طرف محشر مین پس پکارینگی اونکو انبیا اونکی چلی آو چلی آو پکارینگا بعضا اونکا بعضے کو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے قول
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انی اخاف علیکم یوم التناد یوم تولون مدبرین ما لکم من اللہ من عاصم
تمام ہوا قول فناری عالم کا اوٹہاوینگی عرش رب تیرے کا وہ نوان آسمان ہی اور وہ جسم عظیم ہے کہ نہین جانتا بڑائی اوسکی
سوای اللہ تعالی کی اسلئے کہ وہ آفاق بمنزلہ قلب کے ہے نفسو مین اور قلب بڑی وسیع چیز ہی اور عرش کو جو اور
پہلی چیزونکی بعد ذکر کیا تو فائدہ اوسمین یہہ ہے کہ عرش اپنی حال پر رہیگا بخلاف آسمان و زمین کی اور سبہی فنا
نہین ہونیکا وہ اوپر اوسدن آٹہہ فرشتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی کہ وہ فرشتی اب چار ہین اور روز
قیامت کی چار اور لگین گی اونکی تائید کی لیی پس آٹہہ ہو جاوینگی کہا بعضی علما نی کہ چار لاحقہ اشارہ ہین
طرف ائمہ اربعہ کی کہ وہ ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد ہین ؒ ہ **روح** یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ
اوسدن پیش لایا جائیگا تمکو پوشیدہ نہین رہیگا تمہاری حال سی کوئی بہید ؕ **فتح** ؕ اوسدن سامنی
کئی جاوگی چہپ نرہیگا تم مین کوئی چہپنیوالا ؕ **موضح** **تفسیر** اوسدن ظاہر کئی جاوگی اپنی پروردگار
کے سامنی لوح محفوظ کی ظاہر ہونیکی سبب سے جو عرش معلی کی اوٹہانیوالون پاس ہی اور اوسکی مطابق کرام کاتبین
کی فرد ہے اوسی مقام پر حاضر کئی جاوینگی چہپا نرہیگا کسی پر پہلی ہون یا پچہلی کسی کا احوال اتنی پوشیدہ اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کی دن تین مرتبہ عمل عرض کئی جاوینگی پہلی مرتبہ کافر اور گنہگار اپنی اپنے
بری کامو سی انکار کر جاوینگی اور دوسرے مرتبہ جب گواہ اون کامونپر گذرینگے یعنے دن اور رات اور
آسمان اور زمین اور اونکی پوست اور ہر ہر عضو اونکا گواہ ہے دیگا تب بہانہ کرینگے اور عذر درپیش کرینگے
اور تیسرے مرتبہ عذر بہی انکی باطل ہو جاوینگی اور حکم ہوگا کہ انکی نامہ اعمال اوڑا اوپہر بعضونکو داہنی ہاتہہ مین سامنی
دینگی اور بعضونکو بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہی سے پہر نامہ اعمال اسطرح دیتی ساتہہ ہی ہر ایک پر اپنے انجام
کا حال کہل جائیگا اور پڑہنے کے پہلے اعمال کی بہلائی برائی معلوم ہو جائینگے ؕ **عزیزی** تعرضون
یعنے پوچہے جاوگی اور حساب لیا جائیگا تمسی لا تخفی منکم خافیۃ ۝ یعنے نہین پوشیدہ ہونیکا کوئی
بہید تمہارا کہ جو پوشیدہ تہا دنیا مین کہ پوشیدہ رکہا تہا اللہ تعالی نی پس ظاہر ہونگی دن قیامت کی احوال
مومنونکی پس وہ بہت خوش ہونگی اور ظاہر ہونگی احوال بدونکی پس وہ غمگین ہونگی اور فضیحت اوٹہائینگے
غرض کہ پیش ہونا تمہارا واسطے ظاہر ہونا بہیدونکا واسطی افشائی حال کی ہوگا اور واسطی مبالغہ کی عدل مین اس آیت مین

بڑہی تنبیہ اور منع کرنا گناہ سی ہی کیونکہ باعث ہوگا وہ بڑہی فضیحت کا سامنی خلایق کی چاہیی انسان کو کہ بچی
ظاہر اور باطن کی گناہو ستی اور عقائد باطلہ سی کہ وہ دن بہید ونکی کہلنی کا ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم
تبلی السرائر پس لایق ہی کہ دل انسانکا ایسی حال پر ہو کہ اگر کہا جاوے ایک طباق مین اور پہیر اجاوی لوگونمین
تو پاوی اوسمین وہ چیز کہ باعث شرمندگی کی ہو اور یہہ صفت اہل اخلاص اور اچہی لوگونکی ہی ٥ روح

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ ھَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَہْ ٥ پس ایسی ہر
شخص کہ دیا جائیگا اوسکو نامہ اعمال اسکا اوسکی دہنی ہاتہہ مین کہیگا کہ لو تم اور پڑہو نامہ اعمال میری ٥ فتح
سو جسکو ملا اوسکا لکہا داہنی ہاتہہ مین وہ کہتا ہی لیجو پڑہیو میرا لکہا یعنی خوشی سی ہر کسیکو دکہاتا ہی ٥ موضح
تفسیر پہر لیکن وہ شخص جو دیا جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی داہنی ہاتہہ مین تو بوجہہ لیگا کہ میرا داہنا ہاتہہ
زور آور تہا اور میرا نامہ اعمال جو داہنی ہاتہہ مین دیا ہے تو میرا زور اور غلبہ نفس کے خواہش اور حرص اور غضب پر
ثابت ہوا پہر کہیگا وہ شخص فرشتو نکو لو پڑہو میری کتاب اسواسطی کہ اسمین بالکل میری بہتری اور خوشی ہے
اور جو چیز مجکو رنجیدہ اور غمگین کری وہ ہرگز اسمین ہوگی اسواسطی کہ مینی دنیا مین حق کی جانب کو ہی کیا تہا
عزیزی فاما تفصیل ہے واسطے احکام عرض کی اور کتاب سی مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنی والے
فرشتون نی کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئے
پس کہیگا وہ از راہ خوشی کی لو تم ای اہلبیت میری اور قرابتی اور یار میری کتاب میری اور پڑہو اسکو جو کہ اسکو کتاب
میکی داہنی ہاتہہ مین جانیگا کہ مجہی نجات ہوی دوزخ سی اور جنت کو پہونچونگا ایسی چاہیگا کہ ظاہر کری اسکو
اور دیکہیے تاکہ وہ بہی خوش ہوین ٥ روح اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَہْ تحقیق مین معتقد تہا
کہ پہونچونگا مین اپنی حساب کو ٥ فتح مینی خیال رکہا کہ مجکو ملتا ہی میرا حساب ٥ موضح تفسیر
پس بیشک دنیا ہی سی جانا تہا مینی ایسا جاننا جو یقین کی نزدیک تہا کہ مقرر مین ملاقات کرونگا اپنی حسابسے
آخرۃ مین اسیواسطے دنیا مین ہمیشہ اپنے نفس سے محاسبہ مین مشغول رہتا تہا اسدن کی حساب مین گرفتار
ہونیسی بچلی ٥ عزیزی ٥ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ
پس وہ شخص بیچ زندگانی پسندیدہ کی ہوگا بیچ بہشت بلند کی کہ میوہ اوسکا قریب الحصول ہی ٥ فتح
سو وہ ہے گذران نے من مانتی بہشت بلند مین جسکے میوہ جہک رہے ہین ٥ موضح تفسیر پہر وہ شخص
باوجود تمام ہونی بلا کی اور شایع اور پہیل جانی رنج و غم کے من مانتی زندگانی اور گذران مین ہوگا اسواسطے
کہ کچہہ بہی اوسکو رنج و غم نہوگا جیسی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتے کے لوگ کہ عین طوفان مین خاطر جمعی سے
اپنے گذران کرتے تہے سو اوس شخص کی ساتہہ اتنے ہے خاطر جمعی اور نہ لے غمی پر کفایت نکرینگے بلکہ وہ شخص
داخل ہوگا بڑے رتبہ والی بہشت مین جسمین مکانات عمدہ اور فرش نفیس اور برتن چاندی سونیکی اور
نہرین جاری اور اون نہرونمین فوارے چہوٹتی ہوی اور درخت میوسے لدی ہوی اور سبزی لہلہاتے
ہوے ہونگی اور باوجود ان سب چیزونکی اوس بہشت مین ایک صفت اور ہی جو دنیا کی باغونمین وہ صفت
ہرگز نہین ہوسکتی سو وہ صفت یہہ کہ میوی عمدہ اور پختہ ہوی اوس باغکی جہکی اور نزدیک ہین کہ بیٹہی اور

بہی اور لیمون کی طرح پر کہ جو ہین بہشتی نی اوسطرف اشارہ کیا تو درخت کی ہہنی اوس میوہ کو اوس بہشتی کی مونہہ اپاس پہونچا دیگی اور یہہ سب باتین وہانکی درختونکو وہانکی زندگانیکی قوت سی حاصل ہوئیگی کہ اون درختونکی وہان شعور اور دریافت کو پیدا کیا ہی اور بہشتیونکو بہشت مین داخل کرنیسے پہلے یہہ خوشخبری سناوینگی

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ؀ **عزیزی** کہا جائیگا کہاؤ اور پیو کہانا اور پینا گوارا بسبب اوسکی کہ آگی بہیجا تہا تمنی ایامون گذشتہ مین **فتح** کہاؤ اور پیو رچ سی بدلا اوسکا جو آگی بہیجا تمنی پہلی دنونمین ۂ **موضح تفسیر** کہاؤ اور پیو کہانی اور پینے بہشت کی گوارا ہو جیو تمپر یعنے رچ پچ جائیو اور بدہضمی اور ثقالت اور اور کسی مرضکا سبب نہ پڑیو بدلے اوسکی جو پہلی اس سی دنیا مین کیا ہی تمنی جیسی عبادتونمین محنتیں اور حرام خواہشونکو روکنا اور حق راہ کی ڈہونڈہنیمین رنج اور مشقتین کہیچنا گذری ہوی دنونمین یا اون روزونمین جو کہانی پینی سی خالی تہی جیسی رمضان شریف کا مہینہ اور اور دن جنمین روزی مسنون ہین جیسی ایام بیض اور ذیحجہ کا عرفہ یعنی نوین تاریخ اور عاشورہ کا دن اور دوشنبہ اور پنجشنبہ اور شب برات کا دن یعنی پندرہوین تاریخ شعبان کی اور جو سوا انکی ہین اور حدیث شریفمین آیا ہی کہ بہشت کی دروازون مین سی ایک دروازہ کا نام ریان ہی جو شخص اوس دروازہ سی پہنچی کا کبہی پیاسا نہوگا سو وہ دروازہ خاص روزہ دارونکی واسطے ہی اور اونسی حقتعالی فرماویگا کہ ای ہماری دوستون ہمنی تمکو اکثر دیکہا تہا دنیامین کہ پیاسکی غلبہ سی ہونٹہہ تمہاری خشک اور بہوک سی پیٹ تمہاری پیٹہہ سی لگی ہوی اور راتونکی جاگنی کی سبب سی آنکہین تمہاری بیٹہی ہوی رہتی تہین سو آج کی دن اوس محنت کی بدلی ہماری ہمیشگی کی نعمت مین آجاؤ اور بہت مٹہا خوشگوار بہشت کا پانی پیو اور کشاف مین نقل کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کوئی بہشت مین داخل نہوگا مگر کہ ایک دست آویز اور سند کی وسیلہ سی جو اوسکو رب العالمین کی درگاہ سی اوسکی ہاتہہ مین عنایت ہوگی اور مضمون اوس دست آویز کا یہہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اُدْخُلُوْهُ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ یعنے شروع اللہ تعالی کی نام سی جو نہایت مہربان والا یہہ سند ہی اللہ تعالی کی طرف سی واسطے فلانی شخص کے جو فلانی کا بیٹا ہے داخل کروای فرشتون اوسکو رتبہ والی بہشت مین جسکی خوشی قریب اور جہکے ہوی ہین ۂ **عزیزی** وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۚ؀ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ؀

اور اسپر وہ کہ دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا بائین ہاتہہ اوسکی مین کہیگا ای کاش ویانجاتا مجکو نامہ اعمال میرا ای کاش نجانتا مین کہ کیا ہی حساب میرا ۂ **فتح** اور جسکو ملا اوسکا لکہا بائین ہاتہہ مین وہ کہتا ہی کسطرح مجکو نملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا ۂ **موضح تفسیر** اور لیکن وہ شخص جو دیا جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی اولٹی ہاتہہ مین تو بوجہہ لیگا کہ میرا اولٹا ہاتہہ میری بودی طرف تہا اور میرا نامہ اعمال جو اس ہاتہہ مین دیا ہی تو معلوم ہوا کہ میری عمل بودی اور نکمی ہین عذاب سی چہوڑانی کی قوت انمین نہین ہے پہر بہشت کی درجون پر پہنچانا کیا انسی ہوسکیگا بس واویلا اور وحسرتا کریگا پہر کہیگا کیا اچہا ہوتا

سنون روزونکا بیان

کہ ندیا جاتا مین اپنی کتاب یعنی نامہ اعمال اسواسطے کہ لوگ ادہر ادہر سے اس کتاب کی پڑہنی کی تکلیف مجہی دینگے
اور اسکے پڑہنے مین فضیحت اور رسوا ہونگا مین اور کیا اچہا ہوتا کہ نجانتا مین کہ میرا حساب کیا ہی اسواسطے
کہ جو حساب خرابی اور ہلاکی کا سبب پڑی اوسکا نجاننا جاننی سی بہتر ہے اور یہہ بہی ہی کہ حساب کی دریافت
کر نمین مجکو میری سب امر بری یاد آدینگی اور اونکی یاد آنمین روح رنج مین گرفتار ہوگی تو عذاب ظاہر کے
پہلے یہہ باطنی اور روحی عذاب چکہنا ہوگا اور اگر کوئی شخص اسکو کہیگا نصیحت کی طور پر کہ ایسی بیفائدہ باتین
تو کیون کرتا ہے کہ مجکو نامہ ندیتی اور میری عملونپر مجکو خبردار نکرتی تو بہتر تہا اسواسطے کہ حشر کی میدانمین حاضر
ہوا ہی سو اوسکو نامہ اعمال کا ملتا اور اپنے عملونپر مطلع ہونا ضروری ہی تو وہ بدبخت اس نصیحت کی جوابمین اور
آرزو کریگا کہ یَالَیْتَهَا الخ ؀ **عزیزی** یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ
هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ؀ ای کاش موت آخر کرنیوالی کام کی ہوتی کچہہ دفع کیا
مجہسے مال میرا نی جاتی رہی مجہسی بادشاہی میری ؀ **فتح** کیطرح وہی موت نپڑ جاتی کچہہ نہ کام آیا مجکو
مال میرا گہٹ گئی مجہسی حکومت میری ؀ **موضح تفسیر** ای کاش یہہ قیامت میرا کام تمام کرتی اور مجکو
مار ڈالتی تاکہ اس سوائی اور اس عذاب سی چہٹکارا پاتا مین اور اگر فرشتی اسکو کہین گی کہ اپنی بری کاموں سی
خلاصی حاصل کرنیکو اللہ تعالیٰ کے راہ مین خیرات اور صدقہ دنیا مین کیون ندی تونی کہ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ
كَمَا یُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ تو وہ بدبخت اونکی جواب مین کہیگا کچہہ کام نآیا میری میرا مال یعنی کہ مینی دنیا مین اپنا
مال بیجا اور بیفائدہ کی جگہہ مین خرچ اور برباد کیا اور اب اسوقت میری پاس کچہہ بہی نہین ہی جو گناہونکی بدلیمین
دیکر خلاصی حاصل کرون اسواسطے کہ برباد ہوئی مجہسی حکومت میری جو اپنی لیاقت کی موافق دنیا مین رکہتا تہا
ایک گہر پر یا ایک گاون پر یا ایک شہر پر یا ایک ملک پر اور کمسی کم اپنے مال پر اور لونڈی غلام پر اور ہاتہہ پانو پر
تو البتہ حاکم تہا مین جو کچہہ مین چاہتا تہا وہ اونپر حکم کرتا تہا اور وہ میری حکم کو بجالاتی تہی اب تو کوئی شخص اور
کوئی چیز میری حکم و تصرف مین نہین ہی سو جب اسکو کوئی حسرت اور ندامت اور باطل آرزونکی کوئی جواب
معقول میسر نہوگا تب حق تعالیٰ فرشتونکو فرماویگا کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ
فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؀ کہا جائیگا ای فرشتون پکڑو اسکو پہر طوق پہنا
کر و اسکو پہر دوزخ مین داخل کرو اسکو پہر اوس زنجیر مین کہ ناپ اوسکی ستر گز کی ہوگی پس جکڑ لو اوسکو ؀
فتح ؀ اسکو پکڑو پہر طوق ڈالو تم پہر آگ کی ڈہیر مین بیٹہاؤ تم پہر ایک زنجیر مین جسکی ناپ ستر گز ہی
اسکو پرودو ؀ **موضح تفسیر** پکڑو اسکو سختی اور غصہ سی پہر اسکا ہاتہہ اسکی گردن مین باندہو اسواسطی
کہ یہہ شخص ہماری کہلی ہاتہونکی نعمت کا شکر نہ بجالایا اور ہماری رضامندی کی بات مین اپنی ہاتہہ کو نکہولا
حدیث شریف مین آیا ہی کہ اس حکم کی سنتی ہی ایک لاکہہ فرشتی اسکی طرف دوڑ پڑینگی اور اس کی ہاتہہ کو
اسکے گردن سی باندہ دینگی پہر حکم ہوگا کہ پہر دہکتی آگ مین ڈالو اسکو اسواسطے کہ اسنی کسی چیز کو دنیا کی لذتون
اور نعمتون سی خدا کی واسطے نچہوڑا تہا سو اوسکی عوض مین اس بلا مین اسکو جلاؤ اور آگ مین ڈالنی
کے پہلے اسکے ہاتہہ پہلی باندہ دی جاوینگے تاکہ دوزخ مین ڈالنی وقت ہاتہہ نہ ہلاوی اور جنبش بیقرارانہ کیلے

نکر سکی کہ اس سی عذاب مین ہتو ڑیسی تخفیف ہوجاتی ہی پہر ایسی زنجیر مین کہ اول سی آخر تک ہر حلقہ اوسکا دوسر ہر
حلقہ سی ملا ہو جسکی ناپ ستر گز ہو جیا رکی گز سی جو فرشتو نکی عرفمین رایج و مشہور ہے اور ہر گز اوسکا ستر باع کی
اور ہر باع اتنا ہی جتنا مکہ اور کوفی کی درمیان مین دور ہے اسیطرح روایت کی گئی ہی عبد اللہ ابن عباس وغیرہ سی
رضی اللہ عنہم پہر جکڑ و اسکو تا کہ اس زنجیر کی حلقو نمین بندہ جا دی اور ساتہہ پاؤن اور اور عضا بہی حرکت نکر سکین
اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی کہ وہ زنجیر اسقدر جلتی ہوگی کہ اسکی پیخانہ کی مقام سی
گہوسی گی اور حلق سی نکل آویگی اور اوسکی پیشانیسی قدم تک لپٹ جاوینگے اور اوسکو اوس زنجیر سی اسواسطے
عذاب کہا ہمنی **اِنَّهٗ كَانَ** الخ **عزیزی** اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ تحقیق یہہ شخص ایمان نرکہتا تہا
خدای بزرگ پرہ **فتح** وہ نہ یقین نلاتا اللہ پر جو سب سی بڑا ہی ۵ **موتفسیر** بیشک وہ تہا اپنا
حادتو نکی پی درپی کی لایق اور ہمیشہ اسباب اور مسببات ہی کی سلسلہ کی ملاحظہ مین لٹپار ہتا تہا اور
ہر چیز کو کسی سبب کے طرف نسبت کیا کرتا تہا اور مسبب الاسباب کیطرف نجہکا یہی سبب تہا کہ ایمان نلاتا تہا
خدای بزرگ پر ایسا خدا بزرگ جسکی بزرگی کے ملاحظہ کے سامنی جتنی سبب ہین نظر سی ساقط ہوجاتی
ہین اور اعتبار سی جاتی رہتی ہین اور باوجود ایسی شدت کفر کی عذاب کی تخفیف کا کوئی سبب نہ تہا
اسواسطے کہ بدنی عبادت اس شخص سی متصور نہتے اس سبب کہ مسبب کا قائل نہتا پہر اگر عذاب کی
تخفیف کیواسطی کچہہ بہی کام آتا تو وہ مالی عبادت ہتی سو وہ بہی اسنی اپنے ہاتہہ سی کہودی بلکہ اپنے دینے
کا تو کیا ذکر تہا دوسر یکا دینا فقیر و نکو دیکہہ نسکتا تہا وَلَا يَحُضُّ الخ + منقول ہے کہ ایک جوان حاضر ہوا
نماز فجر مین ساتہہ جماعت کی پیچہی ایک شخص کے مشایخ مین سی پس اوس شیخ نی سورہ حاقہ پڑہی پہر جب پہونچا
طرف قول اللہ تعالی کی خُذُوْهُ الخ چیخا وہ جوان اور گر پڑا غش کہا کر پہر جب تمام کی شیخ نی نماز اپنے
تو کہا کون تہا یہہ کہا لوگون نی کہ یہہ جوان صالح ڈرنے والا اللہ تعالی سی ہی اور اسکی ماں بڑہیا ہے اور اسکی
کوئی بیٹا نہین ہی سوای اسکی کہا شیخ نی کہ اوٹہا کر لیجاؤ اسکو اسکے ماکی پاس پس لیگئی لوگ اوسکو اوسکی
ماکی پاس پس جب دیکہا اوسکی ماں نی یہہ حال اور متوجہہ ہوی تو کہا کیا کیا تمنی میری بیٹی کو کہا لوگون نی
کہ نہین کیا ہمنی کچہہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا یہہ جماعت مین اور سنے آیت قرآن کی ڈرانی والی پس نہ طاقت
رکہے اوسکے سننے کے پس ہوا یہہ معاملہ اللہ کی حکم سی پس کہا اوسکی ماں نے کہ وہ کونسی آیت ہے پڑہو تو
اوسکو کہ مین بہی سنون پس پڑہی وہ آیت شیخ نی پہر جب سنے اوس جوان نی وہ آیت تو پہر ایک
اور چیخ ماری اور نکل گئی جان اوسکی اللہ کی حکم سی پس جب دیکہا اوسکی ماں نی یہہ معاملہ تو وہ بہی مر
گئی ۵ **روح** وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور رغبت نہین دلاتا تہا لوگون کو اوپر کہلانی فقیر کے
۵ **فتح** اور تاکید نکرتا فقیر کی کہلانی پر ۵ **موتفسیر** وَلَا يَحُضُّ × الخ اور تاکید نکرتا
اپنے اہل و عیال اور خادمونکو مسکینونکے کہلانے کے اور اسکے ہاتہہ گردن پر باندہنیکی وجہہ یہی تہی
کہ یہہ اپنے مال کے دینے مین ہاتہہ کہینچی رہتا تہا اور بخل کرتا تہا اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو نامور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابی ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے حق میں

فوائد علمی
المراد من الطعام
الاطعام
بشرط
اسکا
الاعتبار
...

فرمایا کہ ابو درداء میری امت کا حلیم ہے اونسی منقول ہی کہ وہ اپنی بیوی سی کہا کرتی تہی کہ شوربا سالن مین زیادہ کرو
تاکہ فقیر ونکی کام آوی اونکی بیوی نی پوچہا کہ شوربے کے زیادہ کرنیمین کیا فائدہ ہی حالانکہ کہانیمین لذت خوب نہین ہوتی
تو آپ نی کہا کہ مین نی سنا کہ ایمان علانی اور مسکینونکو کہانا کہلانی کی سبب سے کافرونکو آگ کی زنجیر وئین جکڑ کر
عذاب کرینگے سو اسد تعالی کی فضل اور کرم سی ایمان لانیکی سبب سے ہمنی آدہی زنجیر کو توڑنی سی کاٹ ڈالا ہی اور
آدہی جو باقی ہی وہ بہی مسکینونکو کہلانیکی سبب سے اپنے سے دور کیے دیتی ہین حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتی ہین کہ کافر جسطرح ایمان اور معرفت کی مکلف ہین اسیطرح اور عبادتونکی بہی مکلف اور مخاطب ہین
اور اونکی دلیل یہی آیت ہی کہ اگر ایسا نہوتا تو قیامت کو کافرون پر عذاب کہانا نکہلانی کی سبب سے نہوتا اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
فرماتی ہین کہ کافرون پر عذاب ایمان نلانیکی سبب سے ہوگا لیکن اگر مسکینونکو کہانا کہلایا ہوتا تو عذابمین کچہہ تخفیف
ہوتی اور اس آگ کے زنجیر مین گرفتار ہوتی اور جب مسکینونکا کہلانا ترک ہوا اور اس سبب سی اونکی عذابمین تخفیف
نہوی تب آگ کی زنجیر وئین جکڑی گئی سو یہہ آیت اس اسبات کی دلیل ہی کہ کافر جو اسد تعالی کی مخلوقات سے
احسانات کرتی ہین اوس سبب سے اونکے عذابمین تہوڑی تخفیف ہوگی یہہ معنی اس آیت کی نہین ہین کہ مالی اور بدنی
عبادت کافرون پر فرض یا واجب ہی آور جب کافرونکی عذاب کی شدت کی بیان کرنیسی فرغت پائی تو اب
بیان فرماتی ہین کہ دنیا مین رنج اور غم کی شدت مین دو چیزین تخفیف اور غم کی گہٹنی کا سبب پڑتی ہین ایک تو
اپنا ولی دوست جو ایسی شدت اور تکلیف کی وقت مین تسلی اور دلاسا اور ماتم پرسی کرکی رنج وغم کی شدت کو
ہلکا کر دیتا ہی اور دوسرا لذیذ اور مزیدار کہانا کہ دلکو قوت بخشتا ہی اور طبیعت اوسکے کہانیسے خوش ہوتی
ہے اور اس رنج وہلاک کی اوٹہانیکی طاقت ہوتی ہی اسلیے رنج ومصیبت مین پہنسی ہوونکی پہنین دونون طرحسے
مدد کیا کرتی ہین سو ان دونون چیزونکو بہی یہا اسنی نفی کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ فلیس لہ الیوم الخ ۃ

عزیزی فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ
پس نہین ہی اس شخص کو آج کی دن اوسجگہہ کوی اپنا اور نہ اس شخص کو کچہہ کہانا مگر زرد پانیسی کہ نکہاوینگے
اوسکو مگر گنہگار ۃ فتح سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار اور نہ کچہہ کہانا مگر زخمونکا دہون کوئی
نکہاوی اوسکو مگر وہی گناہگار ۃ موضح تفسیر پہر نہین ہی اس کافر کیو اسطے اوسدن جبکے
شانمین حقتعالی فرماتا ہے يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ حشر کی میدانمین
جہان ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور اپنی انجام کی فکر مین گہبرایا ہوا بیقرار ہوگا اگرچہ جنت مین داخل
ہونی اور اپنی طرفسی امن وچین حاصل ہونیکی بعد اپنے خویش اور اقربا اور دوست اور آشنا کی حال سی
بہی پریشان ہوگا اور یاد کریگا پہر اگر انکو شفاعت کی قابل پاویگا تو انکی شفاعت کریگا کوئی قرابتی جو
اسکے خاطرداری کرتی اسکی تسلی اور دلاسی کی سبب سے تہوڑا سا آرام اور تخفیف عذابمین اوس کافر کو حاصل
ہو اور نہ کہانا جسکے سبب سے کچہہ بدنکو قوت اور دلکو فرحت حاصل ہوتی کہ اس عذاب کی برداشت کی طاقت
ہو مگر دہوون دوزخیون جیلی ہوونکی زخمونکا جو پیپ اور زرد پانی کی صورت دوزخیوسنی بہکر دوزخکی گڑہونمین
جمع ہوگا اور بدبو اور بدمزگی اور بدذائقی مین ایسا ہوگا کہ نکہا سکیگا اوسکو کوی مگر اسی قسم کی خطاکار گنہگار

جبتک ایمان کا ٹھکانا اور نہ کبھی اللہ تعالیٰ کی بندگی ساتھہ احسان اور سلوک ان سی ہوا تہا پہر وہ لوگ اسی مزہ مہبودالی کہانیکو نہایت بیقراری اور بہوک کی غلبہ سی ہزار دشواریسی حلق کی نیچی اوتارینگی لیکن آخر کو اس کہانیکی تاثیر سی جو زہر کا خاصہ کہتا ہوگا بیقراری اور بیتابی کی زیادتی ہوگی تو ایسا کہانا کہانیمین بہی انکی خطا ہوگی کہ اس کہانیکو قوت کا سبب جانکر کہاینگی پہر اسکے سببسے اور عذاب کی شدتمین گرفتار ہونگی پس انکا حال ایسا ہی جیسی کوئی شخص زہر قاتل کو غذا یا دوا یا معجون مقوی کی عوض مین استعمال کری کہ سراسر خطا اور چوک ہی لغت والونکو اسجگہہ پر ایک اعتراض ہی اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عرب کی زبانمین دہوونکو غسلین کہتی ہین اور حال یہہ ہی کہ دوزخمین دہوون نہو گا اور دہوون مراد بہی نہین ہی بلکہ حدیث شریفمین غسلین کی تفسیر مین زرد پانی اور خون فرمایا ہے سو اسمین کیا نکتہ ہے کہ زرد پانی اور پیپ اور خونکو غسلین فرمایا ہی اور اس اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ زرد پانی اور پیپ اور خون جو دوزخیونکی اعضا گہٹائیگی اور نقصانمین کچھہ تاثیر نکریگا اسواسطی کہ اونکا گوشت اور پوست اونکی بدنونپر ہر وقت تازہ پیدا ہوگا تو گویا زرد پانی اور پیپ اور خون نی اونکی حقمین دہوونکا حکم پیدا کیا گویا اوس تازہ پوست کو دہو ڈالا اور پاک کرکر پہینک دیا اور اس پہلی کہانکی زرد پانی ہوکر بہہ جانیکی سببسے اور نئی کہال اوسکی جگہہ پیدا ہو جانیسی ایسا ظاہر ہوا کہ وہ جلی ہوی کہال میل کی مانند تہی جو بدنسی دور ہوگئی سو ایسی باریکیان فن بلاغت سی تعلق رکہتی ہین اس باریکی کی فائدہ کیواسطی غسلین کی لفظ کو زرد پانی وغیرہ کی عوض مین لائی ہین فصیحون کی قاعدہ کی بموجب اور جو صورتین ابتدا سی یہانتک دل امر کی تفصیل جنپر حاقہ ہونا ثابت ہوتا ہی قطعی دلیلون اور واضح برہانونسی سن چکے اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ علم حکیمون کی فکر اور داناونکی عقل سی باہر ہے اپنے علم اور عقل کی زور سی کوئی اسکو پا نہین سکتا تو اس سی یہہ بات ثابت ہوی کہ یہہ کلام حقتعالیٰ کا ہی ؁ **عزیزی** روایت کیا ہی کہ اگر گر پڑی ایک قطرہ غسلین کا زمین پر تو البتہ خراب کردی لوگونپر معیشتین اونکی کہا گیا ہی کہ دوزخکی کئی درجہ ہین اور ہر درجہ مین کہانا اور پینا علیحدہ ہوگا اس سی حاصل ہوگئی تطبیق اس آیت مین اور درمیان قول اللہ تعالیٰ کی لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ جو سورہ غاشیہ مین ہی اور وہان تفصیل سے ذکر ہوگا ؁ **روح** فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ پہر قسم کہاتا ہون ساتھہ اوس چیز کے کہ دیکھتی ہو تم اور ساتھہ اوس چیز کے کہ نہین دیکھتی ہو تم تحقیق قرآن تلاوت فرشتی بزرگوار کی ہی ؁

فتح سو قسم کہاتا ہون اون چیزونکی جو دیکھتی اور جو چیزین نہین دیکھتی یہہ کہا ہی ایک پیغام لانیوالی سردار کا ؁ **مو** فَلَآ أُقْسِمُ الخ پہر قسم کہاتی ہین ہم اسواسطی کہ قسم کہانیکی کچھہ احتیاج نرہے یہہ کلام آپہی اپنی حال پر گواہ عادل اور شاہد صادق ہی اور اسکی کئی مثالین سمجھنی چاہئی کہ جیسی کتاب شفا جو تصنیف ہی شیخ بوعلی سینا کی اوسکا مضمون اس قسم کا ہی کہ خود دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حکیم کا کلام ہی اور اگر تم لوگونکو بغیر قسم کی یقین نہین آتا تو ہماری قسم ساتھہ اوس چیز کی ہی جو دیکھتی ہو یعنی وہ لطیفی اور فائدی ظاہری جو اس کلام سی اپنی دانائی کی آنکہہ سے دیکھتی ہو اور جو نہین دیکھتی ہو یعنی وہ لطیفی اور فائدی باطنی جو اپنی دانائی اور عقل کی بصارت سی اونکو پا نہین سکتی بلکہ اونکی دریافت کرنیمین تعلیم اور تنبیہ کی محتاج ہوتی ہو

بلکہ تعلیم اور تنبہ کی بعد ہی تمہاری عقل کی نظر اونکی دیکھنی مین خیرگی کرتی ہی اور پہر نظر دیکھہ نہین سکتی اور بعضی مفسرون نی کہا ہی کہ ماتبصرون سی ظاہر کا عالم مراد ہی اور مالاتبصرون سی غائب کا عالم اور بعضون نی کہا کہ ماتبصرون وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور مالاتبصرون سی غایب کا عالم اور بعضون نی کہا کہ ماتبصرون سے وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور مالاتبصرون وہ ہی جو زمین کی نیچی ہی یا ماتبصرون سی عالم اجسام مراد ہی اور مالاتبصرون سی عالم ارواح یا اول سی انسان اور دوسری سی جنات اور بعضون نی کہا کہ ماتبصرون سی کعبہ معظمہ مراد ہی زادہا اللہ تشریفاً اسواسطی کہ انوار الٰہی کی تجلی اس مقام مین ایسی ظاہر و باہر ہی کہ آنکہہ کے بینائی سی معلوم ہوتی ہی اور مالاتبصرون سی بیت المعمور مراد ہے اور اکثر صوفیہ قدس اللہ اسرارہ نی ماتبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی آثار اور نشانیون پر جو ظاہر اور روشن تہی حمل کیا اور مالاتبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کی انوار پر جو ہرگز کسی مخلوقات کی بینائی بلکہ دانائی مین بہی نہین آسکتی ہین حمل کیا ہے غرضکہ ہر طرحسی قسم کہانا اس مضمون پر ہے کہ اِنَّہٗ بے شک یہہ قرآن معجزون والا جو ہر چیز کی حقیقت کو کہول دیتا ہی اور جن چیزونکی دریافت کرنیسی عقل اور خیال اور وہم اور سمجہہ سب عاجز ہین لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ البتہ بیشک خدا کا کلام ہے لایا ہوا رسول بزرگ اور امانتدار کا اسواسطی کہ درگاہ الٰہی سی حضرت جبرئیل لاتی ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتی ہین اور یہہ دونون شخص نہایت بزرگی اور کرم اور عدالت اور دیانت اور امانت سی موصوف ہین اور دنیا کی خسیس غرضون سی اور جہانکی بری طمعون سی پاک ہین چنانچہ اس رسول کا حال یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تمنی اپنے آنکہہ سی خود دیکہا اور خوب جانتی ہو اور اوس دوسرے رسول کا حال دریافت کرنیکو اس رسول کے گواہی فقط کافی ہی پہر ایسی بزرگونسی اپنے مالک اور خالق پر افترا اور جہوٹ باندہنا ہرگز نہین ہوسکتا انکی طرف ایسی بات کی نسبت کرنی بیجا ہے

عزیزی وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ اور نہین ہی یہہ کہنا شاعر کا تہوڑا ایمان لاتی ہو فتح اور نہین یہہ کہنا کسی شاعر کا تم تہوڑا یقین کرتی ہو مواہب تفسیر اور نہین ہی یہہ قرآن کہا ہوا کسی شاعر کا اسواسطے کہ شعر کیواسطے وزن اور بحر لازم ہی اور اس کلام مین ہرگز وزن اور بحر پائی نہین جاتے اور یہہ بہی ہی کہ شاعر کا کلام بی اصل محض ہوتا ہی اور تمام مضمون اوسکی وہمی اور خیالی ہوتی ہین جسکے اصل کچہہ بہے نہین ہوتی اور اس کلام مین حقایق اور معارف کی اصول کو قطعی دلیلون اور یقینی حجتونسے بیان فرمایا ہے اور دوسری یہہ بہی ہی کہ شاعرونکی کلام مین خالی مضمون اس قسم کی نہین ہوتی ہین کہ وقت کی خصوصیت پر یا عدد اور مدت کی تعین پر یا واقعی سچی قصون پر جسطرح سی وہ امور حقیقت مین ہین اوسیطرح بیان کرین بلکہ کمی اور زیادتی سی خالی نہین ہوتی بخلاف اس کلام پاک کی کہ ایسی قسم کی مضمون اسمین بہت ہین جسطرح اس صورت مین ہتی سنا کہ حقتعالی فرماتا ہی سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ یہان حقتعالی نی وقت کو خاص کرکی اور عدد اور مدت کو معین کرکی فرمایا اور اس تعین اور تخصیص مین کسیطرحکا شک اور شبہہ نہین ہی اسیطرح اور احوال جیسی ثمود کا قصہ اور عاد اور فرعون کا اور جو انکی پہلی تہے اور مؤتفکات کا یعنی اولٹی بستیون والی یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور اس بیان مین کسیطرحسے

کمی اور زیادتی نہین ہی بس نادان جاہلونکا بکنا جیسی ابوجہل جاہل کہتا تہا کہ یہہ کلام کسی بڑی شاعر کا ہی جو بلاغت کی فن مین نہایت مہارت رکہتا ہی کہ مجکو اپنی بلاغت کی زور سی عاجز کر دیا ہی یہہ اوسکا کہنا محض بیفائدہ اور بیہودہ ہی ہرگز سماعت کی قابل نہین ہی قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ بہت تہوڑا تم یقین کرتی ہو اس واسطی کہ بدیہی امرونکو جنکا صدق ظاہر اور کہلا ہوا ہی اونکو بہی اپنی نادانی اور جہالت اور تعصب یعنی جانب داری کر انکار کرتی ہو نہین تو اس کلام کا شعر نہونا ظاہر ہی ازروی لفظ کی بہی اور ازروی معنی کی بہی کسیپر مخفی پوشیدہ نہین ہی وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ اور نہین ہی کہا کاہن کا تہوڑی نصیحت قبول کرتے ہو **فتح عزیزی** اور نکہا پریون والیکا تم تہوڑا دہیان کرتی ہو **تفسیر** اور نہین ہی یہہ قرآن کہا ہوا کسی کاہن کا جسکو جنات بعضی باتین غیب کی اور بعضی احوال کچہہ ردیف قافیہ سی ایک کلام درست کرکی بتلا دیتی ہین جیسی چور کا پتہ اور نام اور نسب اور مدعیکو دعوی مین سچا جان لینا اور خواب کی تعبیر بتا دینی اور ایسی قسم کی اور چیزین اوسکی دلمین ڈال دیتی ہین جیسی عقبہ بن معیط اسی قسم کی باتین بکا کرتا تہا سو یہہ کلام ویسا نہین ہے کئی وجہونسی پہلی وجہہ یہہ ہی کہ جنونکا کلام معجز نہین ہوتا یعنی دوسرا ویسا کہہ سکی بلکہ جو ایک جن کسی کاہن کو ایک بات سکہلاتا ہی دوسرا جن بہی ویسی بات دوسری کاہن کو سکہلا سکتا ہی اور یہہ کلام یعنی قرآن ایسا معجز ہی کہ کسی جن کا کلام اوسکی مشابہ نہین ہو سکتا اور دوسری وجہہ یہہ بہی ہی کہ کاہنونکی کلام مین قافیہ اور سجع کی رعایت کی واسطی بہت لفظ بیکار اور بیفائدہ آتی ہین او اس کلام اعجاز نظام مین کوئی لفظ بیفائدہ اور بیکار نہین ہی تیسری وجہہ یہہ ہی کہ جنونکا خبردار ہونا کسی آیندہ کی احوال سی اور معین کر دینا کسی مجہول خبر کا جو آدمی سی چہپی ہی اونکی جسم کی لطافت اور باریکی کی سبب سے اور اونکی عالم کا نزدیک ہونا فرشتونکی عالم سی اور مختلف شکلونکی بدلتی پرتا در ہونا اور آسمان کی قریب جاکر فرشتونکی بات سن لینی کی سبب سے ہو سکتا ہی لیکن علمونکی حقیقت پر مطلع ہونا اور دین اور شریعتونکی اگلی قواعد اور دستورونکو جان لینا اور فرشتون کی آسمان کی جیسے بہید کی خبردار ہونا اور اگلی زمانہ کی بڑی بڑی قصونسی آگاہ ہونا ہرگز اونسی نہین ہو سکتا بخلاف قرآن شریف کے کہ وہ انہین مضمونونسی بہری جہتی وجہہ یہہ ہی کہ اس کلام مین یعنی قرآن مجید مین اکثر مقامون پر شیطانونکی برائی اور اونکی راہ اور چلن سی بچنا اور جنونکی عبادت کی برائیان جو بتونمین بیٹہہ کر آواز کرتی ہین اور اوس فریب سی اپنے تئین معبود ٹہراکر پجواتی ہین اور کاہنونکی برائیان جو شیطانونکی بہائی بندی رکہتی ہین مذکور ہین سو اگر یہہ جنونکا کلام ہوتا تو جن اپنی برائی آپ کاہیکو بیان کرتے اور اپنی شیطنت ظاہر کرکر لوگونکو اپنے سے علیحدہ اور متنفر کرتی اسواسطے کہ یہہ بات عادت کی خلاف ہے کہ کوئی شخص اپنی برائی آپ سے بیان کری قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ بہت کم سوچتی ہو اپنی معلوم مقدمونمین اور بہت کم غور کرتے ہو اپنی اس مقام مین مفسرونکو ایک سوال ہی مشہور وہ یہہ ہی کہ شاعریت کی نفی مین قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ اور کہانت کی نفی مین قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ کیون فرمایا تو اسکا جواب بعضی آیتونکی تفسیر مین بیان کر دیا گیا اسواسطے کہ شاعریت کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی قرآن کی

تلاوت اور پہونچانےمین ایسا ظاہر امر تہا جو سب پر روشن تہا ایسی ظاہر چیز کا انکار نہین کرتا مگر وہی جسکا دل تصدیق اور ایمان سی خالی ہی ایسا شخص بدیہی چیز کا بہی انکار کرسکتا ہی جیسی آگ کو جلانیوالا نجانی اسواسطے کہ بیعقل محض ہے اور اس کلام سی یعنی قرآن کی سننی کی سبب سے کہانت کی نفی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا البتہ تامل اور غور پر موقوف تہا اور سہارت کی احتیاج ہتی کہ کہانت کی لوازمات کو اور اوسکی اصل اور فروع کو خوب طرحسی غور کرین اسواسطی کہانت کی نفی مین تذکرون فرمایا یعنی غور اور فکر تم بہت کم کرتی ہو حاصل کلام یہہ ہی کہ قرآن شریف جب شاعر اور کاہن کا کلام نہو سکا تو ثابت ہوا کہ تنزیل من رب العالمین ﴿ **عزیزی** تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اوتارا گیا ہے جانب پروردگار عالمونکی سی ﴿ **فتح** یہہ اوتارا ہی جہان کی رب کا ﴿ **موضح** **تفسیر** اوتارا ہوا ہی تمام عالم کی پروردگار کی طرف سے جسکے ربوبیت عام ہی سبکو شامل اور یہی عام ربوبیت اوسکی اس کلام کی اوتارنیکے باعث ہوئی تاکہ سب جہان والونکو دین اور دنیا کی کامونمین اس کلام پاک سی تربیت فرماوین اور اگر یہہ کہین کہ یہہ کلام حقیقت مین حقتعالی ہی کا اوتارا ہوا ہی کسی آدمی اور جن کا کلام نہین ہی مگر ایک دو کلمی یا ایک دو آیتین رسول اپنے طرفسی ملاوی تو ہوسکتا ہی کچہہ تعجب نہین اسلیے کہ دنیا کی قاصد بہی بہیجنی والے کیطرفسی پیغام پہونچانیمین ایک دو کلمی اپنے طرفسی ملانیمین کچہہ مضائقہ نہین جانتی اور اسقدر یعنے ایک دو کلمہ یا ایک دو آیتین ملائی جاوین تو اتنے بڑے کلام مین پہچانی نجائیگی تو اس احتمال سسی اس تمام کلام کی معجز ہونیمین امن حاصل نہوا تو اسکے جوابمین ہم کہینگی کہ یہہ قیاس تمہارا مع الفارق ہی یعنی اس کلام پاک کو قاصد کی کلام پر قیاس کرنا بہت بعید اور بیجا ہی اسلیے کہ دنیا کی قاصدونکو انکی بہیجنی والی پیغام پہونچانیکی وقت دیکہتی نہین ہین اور اپنے کلام کو قاصد کی حافظی مین اداکرنی تک باقی رکہنی کے طاقت نہین رکہتی اسلیے قاصد کو اپنی دخل دینیکے اپنے کلام مین گویا پروانگی دیتی ہین جب زبانسی نہ کہین اور یہان یعنی حقتعالی کی بہیجی ہوئی رسول ہین یہہ بات متصور نہین ہے اسواسطی کہ یہان رسول اور اوسکا حافظہ دونون بہیجنی والی کی یعنی حقتعالی کی اختیار اور قدرت مین ہی اور ہر وقت اوسکی سامنی حاضر یہان ہرگز متصور نہین ہی کہ رسول اپنے طرفسی حقتعالی کی کلام مین دخل دینی پاوی ﴿ **عزیزی**

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝

اگر بانذہتا پیغمبر ہم پر بعضی باتین تحقیق پکڑ لیتے ہم داہنے ہاتہہ سی اوسکو پہر کاٹتے ہم رگ دلکی ﴿ **فتح** اور اگر یہہ بنا لاتا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑ لیتے اسکا داہنا ہاتہہ پہر کاٹ ڈالتی اوسکے ناڑ ﴿ **موضح** **تفسیر** اور اگر فرض کیا کہ بنا کر کہی یہہ رسول ہمپر اپنے فصاحت اور بلاغت کی زور سی بعضی باتین یعنے کسی آیت مین کچہہ اپنے طرفسے بڑہا دی اسواسطے کہ اگر سب کلام کو یا کسی بڑی آیت کو بنا لیتا تو فصیح اور بلیغ لوگ اوس سے جہگڑہ کرکی اوسکو شرمندہ اور خفیف کرتی البتہ اوسکو ہلاک کرڈالتی اس طورسی کہ پکڑ لیتے ہم اوس کا سیدہا ہاتہہ پہر ہم کاٹ ڈالتی اس تلوارسی اسکی جانکی رگ جسکی سبب سے یہہ جیتا ہے اور ہم اسکو فرصت نہ لیتی دیتی اور یہہ اوس واجب القتل کے حال کے

صورت ہی جسکو بادشاہ دنیا کی اپنے سامنے سزا دیتے ہین یعنے روبرو جلاد کو بلا کر اوسکی گردن کٹوتے ہین اور داہنا ہاتھ پکڑنیکی وجہہ یہہ ہے کہ قتل کرنیکے وقت تلوار جلاد کے دہنی ہاتھہ مین ہوتی ہے پہر اگر مقتول کا بائیان ہاتھہ پکڑکے اوسکی گردن مارے تو مقتول کے گردن پیچہے کی طرف پہرتی ہوئی تلوار لگے گے اور اگر اوسکا داہنا ہاتھہ پکڑکر مارے گا تو مقتول کے گردن بائین طرفسے کٹے گے جسطرف دل ہوتا ہے گردن مارنیکی جگہہ وہی مقرر ہے اور مقتول کا ہاتھہ گردن مارنیکے وقت پکڑنا اسلیئے ہوتا ہے کہ اپنے ہاتھہ سی اپنے حربے کو روک نلی اور دوسرے حربے کی جلاد کو حاجت ہو وے اور روکنی اور بچانیکے وقت دایان ہاتھہ اوٹہتا ہے اور یہہ ہاتھہ زور والا بہی ہی سو اسواسطے داہنا ہاتھہ ہی پکڑنا چاہیئے اور اس رگ کا نام نیاط ہے اور زبان کے متصل ہوتی ہے اور زبان کی جنبش اور دل کی ارادیکی موافق زبان سے بات کا نکلنا اوسیکی سبب سے ہوتا ہے اسلیئے خفقان کی مرض کے وقت جو دل کو گہبراہٹ اور بیقراری ہوتی ہے تو زبان بہی لغزش و لکنت کرنے لگتے ہے اور اسجگہہ ایک شبہہ سخت وارد ہوتا ہے کہ اگر یہہ شرط و جزا درست ہو تو جہان جو بہہ بنانا اللہ تعالے پر پایا جاوے تو وہ جہوٹ بنانیوالا زندہ نرہے حالانکہ مفتری اور جہوٹے بہت گذرے ہین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سوا انکے کہ اللہ تعالی پر طومار کے طومار جہوٹ کے باندہے ہین اور اس قسم کا مواخذہ اور پکڑا اونسے ہوا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ تقول مین جو ضمیر مستتر ہے وہ فقط رسول کی طرف پہرتی ہے نہ ہر فرد انسان کی طرف پس لازم ہوا کہ اگر بالفرض رسول سے ایسی بات پائی جاوے تو اوسیوقت اوسپر یہہ عذاب کیا جاوے اسلیئے کہ اوسکی تصدیق و صدق معجزون کی سبب سے حاصل ہوا ہے پس اگر اس قسم کی بات مین جلدی سزا نملی تو ایسا شبہہ پڑجاوے کہ اوسکا سنورنا ممکن نہو اور یہہ بات حکمت کے خلاف ہے بخلاف اوس شخص کے جو رسول نہین ہے اور اور اوسکا رسول ہونا معجزونسے ثابت نہین ہوا ہے تو اوسکے بات ہی بیہودہ اور خرافات ہے کوئی اوسکی بات نہ سنے گا اور ہرگز کسیکو شبہہ نہ پڑیگا اور اسکے مثال یون سمجہنے چاہیے کہ جیسے بادشاہ کسی شخص کو کسی کام پر مقرر کرکے خلعت اور فرمان اپنا دیکر کسیطرف روانہ کرتے ہین پہر اگر اس شخص سے اس خدمت مین خیانت ہوئی یا کچہہ بادشاہ پر جہوٹ باندہنا اوس سے ثابت ہو تو اوسیوقت اوسکا تدارک کرتے ہین اور اگر کسی اور شخص سے کہ جسکے پاس نہ سند ہے نہ کچہہ کام ایسی بات ہوتی ہے تو ہرگز اوسطرف متوجہ نہین ہوتے اور اوسکے حال سے کچہہ تعرض نہین کرتے ہین اسلیئے کہ جانتے ہین کہ دانا لوگ اوسکے فریب مین ہرگز نہ آوینگے اور اوسکے بات کو ہرگز نہ سنینگے پس یہی حال رسول کے مقدمہ مین سمجہنا چاہیے حاصل کلام یہہ کہ اگر رسول جسکے رسالت معجزونسے ثابت ہو چکی ہے اس قسم کا افترا اور جہوٹ حق تعالی پر باندہے تو ضرور ایسے عذاب گرفتار ہووے **فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ** ٥ پس نہین ہے تم مین سے کوئی اوس سے باز رکہنے والا یعنے ہماری عذاب کو **فـ** پہر تم مین کوئی نہین اس سے روکنے والا **هو تفسیر** یہہ ہو گا تم مین سے کوئی فرقہ یا کوئی جماعت ہماری اس عذاب کو رسول سے

قولہ تعالی [illegible] ثم لقطعنا منہ الوتین [illegible] تاکید النفی ومنکم حال من احد عنہ حاجزین بالنعین جزاء وجمع لان احدا فی سیاق النفی بمعنی الجمع وضمیر عنہ للنبی صلعم ای لا مانع لہ عنہ من حیث العقاب ۱۲ ج

قولہ فما منکم الخطاب للناس او للمسلمین وجمع حاجزین

وان کان وصف احد لان فی معنی الجماعۃ ومنہ قولہ تعالی لا نفرق بین احد من رسلہ ۱۲ ص

روکنے والا یعنی پہر کوئی ایسا نہین جو رسول کو اس بلا سی کسی حیلہ اور تدبیر سے بچا رکہے اور
ہلاک ہونے نہ دے اور احد کا لفظ جمع کے معنو مین ہے اسلیئے اسکے خبر مین حاجزین فرمایا ہے
جمع کے صیغہ سے گویا سطرف اشارہ ہے کہ جب سب جہان کے لوگ ملکر اسکو ہماری عذاب سی بچا نہ
سکینگے تو ہر ایک اکیلا اکیلا کب بچا سکتا ہے اور منع کر سکتا ہے سو جب یہہ بات ثابت ہو چکی کہ یہہ
قرآن سب کا سب یعنی ہر ہر کلمہ اور ہر ہر حرف اسکا جہان کے مالک کی طرف سے اوتارا ہوا ہے تو ایک فائدہ اسکا
ظاہر ہوا یعنی اس قرآن کی تلاوت حق تعالی کے نزدیک کا سبب ہے اور اوسکی ہمیشہ تلاوت کرنیسے اوس جناب
پاک کی درگاہ مین بڑا مضبوط وسیلہ حاصل ہوتا ہے جیسے ذکر الہی مداومت اور ہمیشگی کرنیسے اب دوسرا
فائدہ جو اسمین پایا جاتا ہے بیان فرماتے ہین کہ وانہ الخ ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ
اور تحقیق قرآن نصیحت ہے پرہیزگارونکے لیے ۵ فتح ۵ اور یہہ جو ہے سمجہوتی ہے ڈرنے والونکو موضح ۵
تفسیر اور بیشک یہہ قرآن البتہ نصیحت اور سمجہوتی اور یاد دلاتا ہے پرہیزگارونکو یعنی اون
لوگونکو جو تقوی کی راہ چلتے ہین اور جانتے ہین اون کامونکو جسمین اپنے خاوند کی رضامندی حاصل کرنی
ہے اور برے کامونسے بہاگتے ہین ایسے لوگونکی لیے یہہ قرآن شریف قانون و دستور العمل ہے اور یہہ دونون فائدے
قرآن شریف کے ایسا نذارون اور پرہیزگارونکے لیئے خاص ہین منکر اور جہٹلانیوالونکو ان دونون فائدونسے
کچہہ فائدہ نہین ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ اور تحقیق ہم جانتے
ہین کہ بعضے تمہارے جہٹلانیوالے ہین ۵ فتح ۵ اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین بعضی جہٹلاتے ہین ۵
موضح ۵ تفسیر اور بیشک ہم جانتے ہین کہ مقرر تم مین سے بعضے لوگ اس قرآن شریف کو جہٹلاتے
ہین سو یہہ دونون فائدے قرآن کے اوتارنے مین انکے واسطے ارادہ نہین کئے ہین ہمنے بلکہ کافرون
اور منکرون کے حقمین قرآن کے اوتارنے مین دوسرا فائدہ ہمنے منظور کیا ہے کہ جو آگے مذکور ہے ۵ وَاِنَّهٗ
لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تحقیق قرآن حسرت ہی کافرونپر ۵ فتح ۵ اور وہ جو ہے پچتاوا ہی
منکرونپر ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک یہہ قرآن بڑا پچتاوا ہوگا کافرونپر پہلے دنیا مین
جسوقت قرآن پر عمل کرنیوالونکو حق تعالی کیطرف سے مددین اور فتحین پے در پے پہنچین گی اور
انکا غلبہ اور دبدبہ روز بروز بڑہیگا اور دوسرے آخرت مین جب قرآن پر عمل کرنیوالی ہر جگہہ پر
حشر مین سرخرو ہونگے اور قرآن کے منکر ہر جگہہ ذلیل و خوار ہونگی ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّهٗ
لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اور تحقیق قرآن راست و درست
یقین ہے سو پاکی سے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کو ۵ فتح ۵ اور وہ جو ہی قابل یقین کرنیکے ہے اب بول
پاکی اپنے رب کی نام سے جو سب سے بڑا ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک یہہ قرآن شریف صرف
یقین ہے یعنی قابل یقین کرنیکے ہے جسمین باطل و نالائق بات پائی نہین جاتی تاکہ شک و شبہ کی اوسمین گنجائش ہو یا
کسیکا عذر اسکے نماننی مین دنیا یا آخرت مین سنا جاوے فسبح الخ سو پاکی کے ساتہہ یاد کر اپنے پروردگار کا نام جو سب سے
بڑا اور بڑی عظمت و بزرگی والا ہے تاکہ تجکو اوسکا ذکر کرنیمین دلکی پوری صفائی حاصل ہووے اور قرآن کا

قوله ... [illegible] ... قوله حق اليقين ... لعين اليقين ... قوله ... فسبح باسم ربك العظيم ... قوله ... العظيم ... قوله ... سبحان ... قوله حق اليقين الذي ... اليقين الذي لاريب فيه فالحق واليقين صفتان بمعنى واحد اضيف احدهما الى الآخر اضافة الشئ الى نفسه لمجرد التحسين للتاكيد فان الحق هو الثابت الذي لا يتطرق اليه الريب وكذا اليقين ۱۲ معالم

حق الیقین ہونا تیری دل کی صیقل کئی ہوئی آئینہ مین منقش ہوا اور گڑ جاوی اور یہہ تیسرا فائدہ ہی قرآن
شریف کا جس سی خاص لوگ جو صاحب باطن ہین بہرہ ور ہوتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب یہہ
آیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اجعلوہا فی رکوعکم اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی
نازل ہوئی تو آپنی فرمایا اِجْعَلُوْهَا فِیْ سُجُوْدِكُمْ اور فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ مین جو حرف ب ہی زائد ہے
جیسی لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ مین زائد ہی اور بعضے باریک بین اس حدیث شریف کی مضمون مین ایک
اشکال رکھتی ہین حاصل اوس اشکال کا یہہ ہی کہ تسبیح کو دونون آیتونمین رب کی اسم پر لائی ہین
یعنے یون فرمایاہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور حدیث مین رب کی ذات کی تسبیح
ہے اسم رب کی تسبیح نہین ہے یعنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ اور سبحان ربی الاعلی فرمایا ہی سو ان دونون تسبیحونکو
کہنے سے جو حدیث مین وارد ہین فرمان برداری اس امر کی جو دونون آیتونمین ہی کسطرح ہوئی
ظاہر تو آیتونمین حکم اور ہے اور حدیثونمین حکم اور سو اس اشکال کا جواب یہہ ہی کہ رب کی ذات کی تسبیح
رب کے اسم کی ضمن مین بوجہی جاتی ہی اب اس صورتمین حدیث کا مضمون آیۃ کی مضمون سی مطابق
ہوگیا اور ہرگز کوئی اشکال باقی نرہا ۵ **عزیزی** ساری سورۃ کریمہ سی معلوم ہوا کہ کفر و شرک
و نافرمانی اللہ و رسول کی بہت بری چیزہی اور ایمان و فرمان برداری اللہ رسول کی اور نفع رسانی
مسلمانون کی بہت اچھی چیزہی چنانچہ منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا دو چیزین ہین کہ
اونسی زیادہ فضل کوئی چیز نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانونکو اور دو چیزین ہین کہ اونکی
برابر کوئی بری چیز نہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی اور ضرر پہنچانا مسلمانونکو اینہی بہائیون توشہ راہ
آخرت کا طیار کرو کہ دار آخرت مین یہی کام آویگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مَنْ
دَخَلَ الْقَبْرَ بِلَا زَادٍ فَكَاَنَّمَا رَكِبَ الْبَحْرَ بِلَا سَفِيْنَةٍ ۵ **منہا** سورۃ المعارج یہہ سورۃ مکی ہی
نازل ہوئی بعد سورہ حاقہ کی آیتین اسکے چوالیس ۴۴ ہین اور رکوع دو اور کلمی دو سو چوبیس ۲۲۴ اور حروف
نو سو ستتر ۹۷۷ اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ حاقہ سی یہہ ہی کہ اوس سورۃ مین اول سی آخر تک قیامت
کا ذکر اور آخرتمین کافرونکی عذاب کی کیفیت بیان ہی اور اس سورتمین مکہ کی کافرونکی عذاب موعود کی
جلدی کرنی بیان ہی اور اونکی جرأت اور بیباکی ایسی مہلک اور خوفناک چیز کے طلب کرنی پر باوجود
اسباب کی کہ ادنی چیز جو عادت کی خلاف ہو اور سہل سی مشقت کی اوٹہانیکی طاقت نہین رکھتی
ہین تو گویا اس سورۃ مین حماقت و نادانی اور جہالت اون لوگون کی بیان ہی جو ایسی سخت آفت
کو سہل سمجہہ کر اسکا ہنسا اور تمسخر کرتی ہین اور یہہ ہی ہی کہ اوس سورۃ مین آسمان کا پہٹنا اور ٹکرانا
زمین و پہاڑ و نکا مذکور ہی اور اس سورتمین پگہلنا آسمان کا اور اوڑنا پہاڑونکا ہوا مین مذکور ہی اور
یہی ہی کہ اوس سورتمین مذکور ہی کہ کافر کا مال قیامت کی دن کچہہ کام نہ آویگا اور نہایت شرمندگی
وافسوس سی کہیگا مَآ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ اور اس سورتمین مذکور ہی کہ کافرکی اہل و عیال اور خویش و اقربا
قیامت کی دن اسکے عوضمین کچہہ کام نہ آوینگے کہ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ الخ اور اس

سورۃ کا نام سورۃ معارج ہونیکی وجہ یہہ ہی کہ اس سورۃ مین حق تعالیٰ نے اپنی تئین ذی المعارج کی صفت سی صفت
کیا ہی اور ایک کو اپنی معارجون مین سی ذکر فرمایا ہی کہ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ
اور اس سورۃ کی نازل ہونیکی سبب مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہین کہ نضر بن حارث
اور ابوجہل اور اور قریش کی کافر جو اپنے سرداری کی غرور مین مست ہتی بیت کی نزدیک آئی اور اوس خانہ
ملائک آشیانہ کا پردہ اپنی ہاتہوں سی پکڑا اور بعضون نی اونمین سی یہہ کہنا شروع کیا کہ یا الٰہی اگر دین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا حق اور سچا ہی تو ہماری اوپر پتہر برسایا اور کوئی عذاب نازل کر اور بعضون نی کہا کہ ایک ٹکڑا
آسمان کا گرا تاکہ ہمکو قیامت کی عذاب کا یقین حاصل ہوجاوی سو اون لوگون کی حماقت اور تمسخر کی باتین
سنکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج حاصل ہوا تب حق تعالیٰ نی یہہ سورۃ نازل فرمائے

عزیزی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ
طلب کیا طلب کرنیوالی نی ایک عذاب کا فرونپر اوترنیوالا نہین ہی اوسکو کوئی باز رکہنی والا یعنی کہا
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اوترنیوالا جانب خدای صاحب مرتبونکیسی کہ اوسپر چڑہا جاتا ہی
فتح مانگا ایک مانگنی والی نی عذاب پڑنیوالا منکرون کی لئی کوئی نہین اوسکو ہٹانیوالا اللہ کی طرف کا
جو چڑہتے درجون کا صاحب **موضح** **تفسیر** سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ الخ سوال کیا سوال کرنیوالی نی عذاب سی
یعنی عذاب کہ آنیوالا ہی کافرونپر خدا کی طرف سی کہ جو صاحب بلند درجونکا ہی حالانکہ کوئی دفع کرنیوالا نہین
ہے اوس عذاب کو اور بقول بعض کی معارج سی مراد آسمان ہین اور حرف ب لفظ بعذاب مین بسبب
ترجمہ سابق کی بمعنی عن کی ہوگا اور بقول بعض کی ب زائد ہی اور لام لفظ للکافرین مین بمعنی علیٰ کی ہے
اوسکے معنی یہہ ہونگی کہ چاہا چاہتی والی نی عذاب کو کہ کافرونپر واقع ہونیوالا ہی اور وہ نضر بن حارث
تہا کہ کہتا تہا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
اور وہ عذاب روز بدر کی اوسپر اوترا کہ مارا جاکر داخل جہنم مین ہوا اور بحسب تاویل اول کی مراد اہل مکہ ہین
جبکہ رسول علیہ السلام نی اونکو خدا تعالیٰ کی عذاب سی ڈرایا تو اونہون نی آپسمین کہا کہ محمد سی پوچہو کہ وہ
عذاب کن لوگونکی لیئی ہوگا جب یہہ پوچہا تو حق تعالیٰ نی یہہ آیتین بہیجین کہ کافرونکی لیی ہوگا **مجر**
مراد اس سائل یعنی پوچہنی والی سی بقول ابن عباس کی نضر بن الحارث ہی اور جمہور نے بہی اسیکو اختیار کیا ہی
کہ وہ نضر ہے کہ اوسنی ازراہ انکار اور استہزاء کی کہا اللہم ان کان ہذا ہو الحق الخ اور عذاب آنیوالا آیا تو دنیا ہی مین
آیا کہ وہ مارا گیا روز بدر کی اور یا آخرت مین عذاب دوزخ کا آور معاویہ سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا ایک
شخص سے کہ سبا والو نمین سی تہا کیا جاہل ہی قوم تیری کہ حاکم بنایا اونہون نی اپنی پر عورۃ کو اوس شخص نے
کہا کہ میری قوم سی تو تمہاری قوم زیادہ جاہل ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بلایا حق کی طرف
کہا اونہون نی اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اور نہ کہا
اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاهْدِنَا لَهٗ اور بعضون نی کہا کہ سوال کرنیوالی رسول
علیہ السلام ہین کہ اپنے جلدی عذاب چاہا کفار قریش کی لیئی اور بد دعا کی اونکی لیئی کہ گرفتار کری اونکو اللہ تعالیٰ

عذاب شدید مین اور گرفتار کری اونکو قحط شدید مین اور ذی المعارج صفت اللہ کی ہی ایسی کہ وہ اسماء مضافہ کی قسم سی ہی جیسی فالق الاصباح اور جاعل اللیل سکنا اور مانند انکیکی اور معارج جمع معرج کی ہی میم کی زبر سی یعنی جگہہ چڑہنی کی اور معنی ذی المعارج کی ہین صاحب بلند درجونکا اور مراد نو آسمان ہین کہ بعضی بعضونپر اوپر تلی ہین یا کہ وہ سات آسمان اور کرسی اور عرش ہین ﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾ مانگا مانگنی والینی جاننا چاہئی کہ لغت عرب مین سوال دو معنونمین آتاہی ایک تو پوچہنی کی معنونمین اور دوسرا طلب کرنی اور مانگنی کی معنونمین آتاہی اور اسکی صلہ مین کبہی ب کی حرف کولاتی ہین اس لحاظ سی کہ یہہ لفظ دعا کی معنونکو شامل ہی اور اس مقام پر یہی معنی مراد ہین اور انہی معنونکا لحاظ کر کر ﴿بِعَذَابٍ﴾ فرمایا یعنی عذاب وبلا اور نفرمایا عن عذاب اور عذاب کی لفظ کی نکرہ لانیمین اوسکی نہایت مسخرگی طرف اشارہ ہی ایسی کہ تنکیر یا تو عظمت پر دلالت کرتی ہی یا حقارت پر سو اس مقام پر اگر عظمت مراد لیجی تو اس سائل کی نہایت جرأت اور بیباکی ثابت ہوتی ہی کہ ایسی بڑی عذاب کو جان بوجہ کی طلب کیا اور اگر حقارت مراد لیجی تو نہایت نادانی اور حمق اوسکا ثابت ہوتاہی کہ ایسی بڑی کو حقیر سمجہا اور باوجود اوس بے ادبی کی جو سوال مین اوسنی کی حماقت ہی اوسکی ثابت ہوئی سو اسلیے کہ وہ اس سوال مین تحصیل حاصل کی کرتاہی یعنی بیفائدہ کام کرتا ہے کہ ایسی عذاب کو طلب کرتاہی جو ﴿وَاقِعٍ ۝ لِلْكَافِرِينَ﴾ مقرر واقع ہونیوالا ہے کافرونکی لیے ایسی کافر کہ سوال کرنیوالا ہی انہین مین سی ہی اور وہ عذاب نہ آنیکا احتمال بہی نہین رکہتاہی تاکہ اسکے طلب کرنیسی اوسکا آنا متعین ہوجای اسواسطی کہ ﴿لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ﴾ کوئی نہین ہی اوس عذاب کو دفع کرنیوالا اسلئے کہ وہ عذاب مقدر ہے ﴿مِّنَ اللَّهِ﴾ اللہ تعالے کیطرف سی جو موصوف اس صفت سی ہے ﴿ذِي الْمَعَارِجِ﴾ عروج کی درجون اور مرتبونکا صاحب کہ اوسکی بندی اوسکی حکمونکی تابعداری مین اپنی جانسی کوشش کرکی ان مرتبون اور درجون سی ترقی کرکی اوسکی حضور ایسی مشرف ہوتی ہین اور وہ درجی نسبت کی دوری اور نزدیکی مین مختلف و متفاوت ہین بعضی درجی اور مرتبی ایسے ہین کہ ایک پلک مارنی مین اونکی سبب سے ترقی ہوسکتی ہی جیسی اسلام کا کلمہ زبان سی کہنا کہ اوس کلمہ کے زبان پر جاری کرنیکی سبب سے وہ شخص ایک آنمین خرابی اور ہلاکت سی رہائی پاکر نجات ابدی کی درجیمین ترقی کرتاہی اور بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ ایک ساعت مین اتنی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی نماز کا ادا کرنا اور بعضی ایسی ہین کہ ایکدن کامل مین اوتنی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی روزہ یا ایک مہینی مین جیسی تمام رمضان کی مہینی کی روزی رکہنی یا ایکسال مین جیسی حج کا ادا کرنا اور انہین پر اور ونکو قیاس کرلینا چاہئی اور اسیطرح فرشتون اور روحونکا عروج جو کسی کام پر مقرر ہین اوس کام سی فرغت پانیکی بعد متفاوت و مختلف ہی چنانچہ بنی آدم کی نگہبان فرشتی کہ صبح سی عصر تک نگہبانی کرتی ہین اور عصر کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین پہر اور فرشتی جو اونکی عوض آتی ہین وہ صبح کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین اور رزق اور موت پر مقرر متعین فرشتی شب برات کو یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو عروج کرتی ہین اور پہر دوسرا دفتر لاتی ہین اور اسیطرح درختون اور کانون اور میدانی اور برسات کی روحین اپنی اپنی متعلق کامونکی مدت مختلف تک تدبیرین کرکی عروج کرتی ہین اور اسیطرح کسی نبی کی دین قائم رکہنی کی لیے یا کسی قبیلہ کی سلطنت یا حکومت

تہامی کی لئی جو فرشتی اور روحین کہ مقرر ہین ہزار سال تک اوسکی تدبیر مین مشغول اور سرگرم ہوئی اوس
اوس مدت کی تمام ہونیکی بعد عروج کرتی ہین اور ان سب سی دراز اور یعنی ایک مدت ہی کہ تعرج الملئکة والروح

الخ ۵ **عزیزی** تعرج الملئکة والروح الیه فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة فاصبر صبرا جمیلا ۵ اوپر جاوینگی فرشتی اور روح یہی یعنی جبرئیل طرف خدا کی عذاب اور نیوالی
اوپر کافرونکی اوس روز مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی پس صبر کر صبر اچہا ۵ **فتح**
چڑہینگی اوسکی طرف فرشتی اور روح اوسدن مین جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس ہی سو تو صبر کر بہلی طرحکا
۵ **موضح تفسیر** پچاس ہزار برس یعنی دنیا کیسی یعنی اگر کوئی آدمی چاہی کہ زمین سی اوسجگہہ تک
کہ حکم خدا کا ملائکہ کو ہوتا ہی سیر کری تو پچاس ہزار برس مین پہنچ سکی ملائکہ قدرت آلہی سی ساتوین
زمین کی نیچی سی اوس جگہہ تک اس قدر مسافت کو بقدر ایک روز دنیا کی طی کرتی ہین اور نزدیک
ایک جماعت کی مراد اوس ہی دن قیامت کا ہی کہ موقف حساب مین کفار پر مانند مدت پچاس ہزار برس کے
ہوگا بسبب شدت اوسکی اور مومنون پر ہلکا زیادہ ہوگا ایک نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین کما جا د
فی الحدیث ۵ **محمل جلالین** تعرج الملئکة الخ چڑہینگی فرشتی اور روحین جو بنی آدم کیواسطے
مقرر ہین آسمان کی ہون یا زمین کی اوسکی طرف اوسدن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار سال کا ہی اور وہ
روز قیامت کا دن ہی کہ اوسدن پہلی صور کی پہونکنی کی سبب سے وہ فرشتی اور روحین جو آسمان اور زمین
اور پہاڑ اور دریا اور ستارونکی نگہبانی کیواسطے مقرر ہین عروج کرینگے پہر وہ فرشتی جو بنی آدم کی عملونکی
نگہبانی اور اون عملون پر گواہے دینی کیواسطے مقرر ہین عروج کرینگے اوسیطرح عملونکی تولنی اور نامہ
اعمال سیدہے یا اولٹی ہاتہونمین دینی کیواسطے اور بہشت والونکو پل صراط سی پار کرنیکی واسطی اور دوزخ
والونکو دوزخ کیطرف ہانک لیجانیکی واسطے اور منزل اور درجہ بہشتیونپر تقسیم کرنیکو اور اونکی عیش اور
عشرت کا سامان درست کردینی کیواسطے اور دوزخیونکو ہر ہر طبقہ مین ڈالنی کو اور اونکی عذاب اور دکہہ
اور رنج کا سامان کرنیکے واسطے تمام فرشتی عالم علوی اور عالم سفلی کی اور آسمانی اور ارضی اور
عنصری اور معدنی اور نباتی اور حیوانی سب روحین گروہ کی گروہ ایک کے بعد ایک عروج کرینگی اور دنیا کے
خدمتونسی جو ہر ایک کے واسطی مقرر تہی فراغت پاکی عالم آخرت کی خدمتونپر مقرر ہونگی یہانتک کہ پہر ایک جو
قرار ہوگا اور بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ٹہرینگے اور اوس عالم کی قیام اور انتظام کیواسطے
فرشتی اور روحین ابد الاباد تک یعنی ہمیشہ کیواسطی اپنے اپنے کامونپر مستعد اور مشغول ہونگی پہر اوسوقت
عروج نرہیگا اور قرار اور سکون یعنی ٹہراو اونکی حالت ظاہر ہوگی اور ابتدائی عروج سی انتہا تک
پچاس ہزار برسکی مدت ہوگی چنانچہ صحیح حدیثونمین اسکے تصریح آگئی ہی اور اس تمام مدت کا نام ایک دن
ہے اسواسطے کہ اتنے مدتمین ایک ہے کام یعنی بدلہ دینا بہلائی اور برائیکا منظور ہے اور صحیح حدیث مین حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ صحابہ نی اس آیت کی سننی کی بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمتمین عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ دن تو بہت بڑا ہوگا اتنی مدت خوف اور بیچینی اور بیقراری مین گذارنے

اور لی تہور تہکائی رہنا بہت مشکل ہوگا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم خدا کی ایماندار آدمیکو وہ دن ایسا
چہوٹا معلوم ہوگا جتنی دیر مین ایک نماز فرض کی ادا کرتا ہی اب پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف متوجہ
ہوکر فرماتی ہین کہ جب حقتعالی کو تمنی ذی المعارج کی صفت سی موصوف جان لیا اور اوسکی بعضی معارج
سن ہی لیئی کہ پچاس ہزار برس کی مدت رکہتی ہین تو ان کافرونکی ایسی عذاب مقرر کی جلدی کرنی اور
تمسخر کرنیسی رنجیدہ مت ہو فاصبر الخ پہر صبر کرو اچہی طرحکا صبر کرنا جسمین جلدی اور رنجیدگی اور دلکی
گہبراہٹ نہ پائی جاوی اور ہم تمکو صبر کرنیکو اسواسطی فرماتی ہین کہ ان کافرونکا جلدی اور تمسخر کرنا انکی غلطی
اور نادانی اور کم فہمی سی ہی کہ انھم یرونہ الخ عزیزی اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَّنَرٰىهُ قَرِيبًا
تحقیق کافر دور دیکہتی ہین اوسدنکو اور ہم نزدیک دیکہتی ہین اوسکو فتح وہ دیکہتی ہین اوسکو
دور اور ہم دیکہتی ہین اوسکو نزدیک موضح تفسیر دیکہتے ہین اوسکو یعنی عذاب کو یا دن قیامت
کو بعید یعنی محال اور ہم دیکہتی ہین اوسکو قریب یعنی ہونیوالا ضرور مدارک بیشک یہہ کافر دیکہتی ہین
اوسدن کو بہت دور اور جانتی ہین کہ آسمان اور زمین کی خراب ہونیکو مدتی ہین ہمکو اوسدن سی ڈرنا
کسواسطی چاہیی کچہہ ہماری زندگیمین تو آنیوالا ہی نہین ہی اور ہم دیکہتی ہین اوسدن کو بہت نزدیک اسواسطی
کہ اوسدن کی آمدنیکی ابتدا موت سی ہی جسوقت روح بدنسی جدا ہوئی اوسیوقت سی اوسدن کی آثار اور
علامتین ظاہر ہونی لگتی ہین اور فرشتی مقرر اور روحین مدبر اوسکی عروج کرتی ہین جو خاص اسیکی
واسطی مقرر ہین سو موت کا زمانہ تو بہت قریب ہی اور اگر اوسدنکی حقیقت کو دور سمجہتی ہین اسواسطے
کہ دنیا کی تمام ہونیکو بہت مدت باقی ہی تو یہہ بہی انکی سمجہہ بیجا ہی اسواسطی کہ جو واقعے اور احوال اوسدن
ظاہر ہونگی اور ہر ہر واقعہ اوسکا ہزار ہزار سال کی مدت تک رہیگا اوسکی نسبت سی دنیا کا گذرنا قریب ہی اسواسطی انکی
کہ دنیا کا تمام ہونا اوسدن کی شروع سی ہی عزیزی يَوْمَ تَكُوْنُ
السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ اوسدن کہ ہو آسمان مانند تانبی پگہلی ہوئی کی
اور ہوں پہاڑ مانند پشم رنگین کی فتح جسدن ہوگا آسمان جیسی تانبا پگہلا اور ہونگی پہاڑ جیسے
اون رنگین موضح تفسیر جسدن آسمان ہوجائیگا آگ کی کثرت اور لپٹ سی اور صور کی
آواز کی صدمہ سی تانبی پگہلی ہوئی کی مانند اور ہوجاینگی پہاڑ آندہی اور طوفان کی زور سی جو اون
پہاڑونکی جڑونمین گہس کر زمین کو کہو کہلا کر دیگا اور پے در پے ہونیسے صور کی آواز کی پہاڑونکی
جڑونکو سست اور بودی کر دینی مین اور ہی مدد ہوگی رنگین اون دہنی ہوئی کی مانند جسکو دہنیا
کمان کی تانت سی مار کر اوڑاتا ہی اور یہان رنگین دن اسلیئی مراد لی ہی کہ بعضی پہاڑ سرخ ہوتی
ہین اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور اسدن جو ہر ایک کی ٹکڑے ملکر اوڑینگے تو اسمین ملنی کی سبب
رنگین اونکی طرح معلوم ہونگی اور اوسوقت آدمیون پر اوسدنکی سختی اور مصیبت بقدر ہوگی کہ اپنے
خویش و اقربا کو بہول جاوینگی عزیزی وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ اور نہین پوچہیگا کوئی قرابتی اپنے
قرابتی کو دکہائی جاوینگی اونکو قرابتی اونکی فتح اور نہ پوچہی دوستدار دوستدار کو سب

ل قوله فاصبر متعلق بسأل سائل لان استعجال النضر بالعذاب على وجه الاستهزاء برسول الله صلى الله عليه وسلم والتكذيب بالوحي وكان ذلك مما يضجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بالصبر عليه صبرا جميلا بلا جزع ولا شكوى ١٢ ك
ع البعيد البعيد من الامكان وبالقريب القريب فالمراد
س قوله يوم متعلق بمحذوف اي يقع العذاب يوم ...

نظر آجاوینگی اونکو کہ **موضح تفسیر** وَلَا یَسْئَلُ الخ اور نہ پوچہیگا کوئی قرابت والا اپنی قرابت والیکو
کہ تیرا کیا حال ہی اور یہہ حال یعنی انکا نہ پوچہنا کچہہ دوری اور اوٹ کی سبب سے نہوگا بلکہ دکہلایا جاویگا
آدمیونکو انکے قرابت والونکا حال سو باوجود انکی بری حال دیکہنی کی اپنے مصیبت اور گرفتاری کی دہشت
اور فکر مین کچہہ بہے انکے پروا نہوگی اور رنج وغم بہی اونکا نہوگا بلکہ یہہ آرزو کرینگے کہ کاشکی ہماری
عوض ہی انپر عذاب کری اور ہم چہوٹین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
ثُمَّ یُنْجِیْهِ آرزو کریگا گنہگار کہ عوض مین دی عذاب کی گنہگار اوسدن
فرزندون اپنی کو اور بیوی اپنی کو بہی اور بہائی اپنے کو اور قبیلہ اپنے کو بہی کہ جگہہ دیتی ہتی اوسکو اور یہے
جو کچہہ کہ زمین مین ہی سبکو پہر چہوڑا دی یہہ عوض دنیا اوسکو کہ **فتح** مناویگا گنہگار کسیطرح چہڑوائی
مین دی اوسدن کی مار سی اپنی بیٹی اور ساتہہ والی اور بہائی اور اپنا گہرانا جسمین رہتا ہی اور جتنی زمین
مین ساری پہر اپکو بچاوی **تفسیر** یَوَدُّ الْمُجْرِمُ الخ آرزو کریگا گنہگار کہ کاشکی یعنی کسیطرح عوضمین
دی اوسدنکی عذاب سی اپنی بیٹونکو جسطرح دنیا مین اپنی عوض اول مین دیکر قیدیسی خلاصی ہوتی ہی اور
جورو کو جو اوسکی ناموس اور عزت ہی اور جورو کو اول مین دنیا بڑی بی عزتی اور بیحیائی ہی اور اپنی بہائی کو
جو اسکا برابر والا ہی اور تابعدار ہی اوسکا ہمین اور اپنے ایک جدی گہرانیوالونکو جنمین رہتا ہتا اور جب
یہہ شخص کوئی گناہ کرکی بہاگ کر اونمین آبیٹہتا ہتا تو وہ بہار کہتی ہتی اور اوسکی حمایت کرتی ہتی اور جتنی
لوگ زمین پر ہین سبکو اکہٹا نہ ایک کی بعد دوسرا ثُمَّ یُنْجِیْهِ پہر اپنے تئین خلاص کری اور چہڑا دی جانا چاہی
کہ یہان اس آیت مین بیٹونکو جورو پر دا اور جورو کو بہائی پر اور بہائی کو گہرانیوالونپر اور گہرانیوالونکو بیگانونپر
مقدم فرمایا اور سورہ عبس مین بہائی کو مان باپ پر اور مان باپ کو جورو پر اور جورو کو بیٹونپر مقدم کیا ہی
سو اس تقدیم وتاخیر اور عبارت کی اولٹنی مین ایک باریک بات ہی وہ یہہ ہی کہ سورہ عبس مین بہاگنیکا
بیان ہی اور آدمی بہاگتی وقت پہلے اوسکو چہوڑتا ہی جسکی محبت کم ہوتی ہی اسواسطی وہ ترتیب وہان
مناسب ہوئی اور اس سورۃ مین اپنا فدیہ اور عوض دینا مذکور ہی اور اول دینی مین پہلی اوسیکو پیش
کرتی ہین جو اپنا تابعدار اور فرمان بردار ہو تو اس مقدمہ مین بیٹا مقدم ہی جورو سی اور جورو مقدم ہے
بہائی سے اور بہائی مقدم ہی اور کنبی سی اور کنبا مقدم ہی بیگانونسی کہ **عزیزی تنبیہ**
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی اوس سی کہ جسکو بہت کم عذاب ہوگا روز
قیامت کی کہ اگر تیری پاس کچہہ زمین کی چیز ہتی تو عوض مین اس عذاب کی دیتا کہیگا بندہ ہان پس
فرماویگا کہ مینی تو اس سی بہت ہے کم چیز طلب کی ہتی اسحالمین کہ تو پشت آدم مین ہتا وہ
یہہ ہی کہ تو شریک نکرنا میری ساتہہ کسی چیز کو پس نمانا تو نی اور شریک کیا میری ساتہہ کہ مشکوۃ
كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى کہ حقا تحقیق دوزخ ایک آگ ہی شعلہ مارتیوالی پوست سر کو
کہینچ ڈالی کہ **فتح** کوئی نہین وہ تینی آگ ہے کہینچنے والی کلیجا کہ **موضح تفسیر** کَلَّا ہرگز نہین

یعنی یہہ آرزو بیفائدہ کرتی نہ چاہیے اسلیئے کہ اِنَّھَا بیشک وہ عذاب جو اوسنے کئین ہی آور ضمیر کا مونث ہونا
خبر کی رعایت سی ہی یعنی خبر مونث ہی لَظٰی وہ دہکتی آگ ہی اور لپٹ والی سو یہہ آگ عوض قبول نہین کرتی
اسلیئے کہ عوض قبول کرنا شعور اور فہمید کی کا کام ہی اور وہ آگ اس بدلی اور عوض کا کچہہ شعور نہین رکہتی ہاں
مگر اوس سی داناؤن کیسی کام ہوتی ہین اوسحالت مین کہ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی کہینچتی ہے بدن کی کہال کو جلانے
سبب اور کہال کی اندر کی چیز کو بالکل نہین جلا دیتی تاکہ نیست ونابود نہ ہو جاوی بلکہ کہال کی جلنے کی
سبب سوزش اور جلن دمبدم زیادہ ہو اور ایک اور ہی کام داناؤن کا سا کرتی ہی کہ تَدْعُوا الخ وہ عذابی
تَدْعُوا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی وَجَمَعَ فَاَوْعٰی بلاتی ہی ہر اوس شخص کو کہ اعراض کیا اور روگردان ہوا
اور مال جمع کیا پہر ظرف مین نگاہ رکہا وہ **فتح** بلاتی ہی اوسکو جسنی پیٹہہ دی اور پہر گیا اور اکہا
کیا اور سینتا وہ **موضع تفسیر** بلاتی ہی للکار کر اور فصیح زبان سی کہتی ہی اِلَیَّ یَا کَافِرُ اِلَیَّ
یَا مُنَافِقُ اِلَیَّ یَا جَامِعَ الْمَالِ یعنے میری طرف آ ای کافر میری طرف آ ای منافق میری طرف آ ای مال کی جمع
کرنیوالی یعنی حرام مال کی جمع کرنیوالی اور زکوٰۃ نہ دینیوالی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہہ قول یعنی دوزخ کا بلانا ان لفظوں سی منقول ہی اور یہہ نام لیکر خاص اوس شخص کو بلاویگی مَنْ اَدْبَرَ
جسنی پیٹہہ دی تہی سچی راہ سی پیغمبر کی دشمنی اور نافرمانی کرنیسی وَتَوَلّٰی اور موہنہ موڑا تہا ایمان سی
وَجَمَعَ اور جمع کیا تہا مال کو بی پروائی سی یعنی نہ حلال کو دیکہا نہ حرام کو نہ شبہہ کو نہ مکروہ کو جسطرح
پایا جمع کر لیا تہا اور اس مال حاصل کرتی اور جمع کرتی ہی کی وقت عذاب کا مستحق ہو چکا تہا فَاَوْعٰی
پہر جمع کرنیکی بعد اوس مال کو کسی چیز مین کر کر رکہہ چہوڑا اور جو جو حق اسپر واجب ہی اونکو ادا نکیا یعنے
نہ خدا کا حق ادا کیا جیسی زکوٰۃ نہ بندیکا حق ادا کیا جیسی قرض اور نوکر کی نوکری اور مزدور کی مزدوری
اور لونڈی غلام کی کہانی کپڑے لیے خبر گیری کرنی اور جورو بچو انکا حق اور بہائی بہن کا حق اور ماں باپ کا حق
اوس مال سی ادا نکیا پہر اس مال کی بیجا ہی خرچ کرنیمین بہی دوزخ کی عذاب کا مستحق ہوا اور جب معلوم ہوا کہ
آگ کو دو کام مطلوب ہین ایک تو بدن کی کہال کو جلا دینا نہ دلونکو تاکہ ماں باپ جورو لڑکی بہائی بہن کے
گرفتاری کو دیکہہ کر جلین دوسرا کام یہہ ہی کہ بہاگنی والون اور موہنہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون
اور حقونکی نہ دینی والونکو ڈہونڈ ڈہونڈ اور چن چن کر بلاویگی اور اپنے طرف کہینچیگے پہر ایسا شخص اپنے
عوضمین دوسریکو دینی کی کسطرح آرزو کرتا ہی اور اسکا عوض کسطرح قبول ہوگا اسواسطی کہ اگر اسکے عوض
مین دوسرا قبول ہو تو اس شخص کے بدن کا جلنا مطلوب ہی کسطرح سی ہو اگرچہ اسکا دل بہی قریبون اور
یگانونکی عذاب دیکہنی کی سبب جلیگا اور یہہ بہی ہی کہ اگر اسکے خویش واقربا بہی او نہین گناہ گارونمین
ہین یعنی بہاگنی والون اور موہنہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون اور دوسرے حق نہ دینی والونمین
ہین تو وہ دوزخ کی آگ آپہی اونکو پکڑیگی اور ہرگز نہ چہوڑیگی اس شخص کا اون لوگونکو اپنے عوضمین دینا
ہو نہین سکتا اسلیئے کہ یہہ ایسا ہوا جیسی ایک گنہگار اپنے عوضمین دوسرے گنہگار کو حوالہ کری اور اگر
اسکے خویش واقربا ان گنہگارونکی زمرہ مین نہین ہین تو وہ آگ اونکو قبول نکریگی اسواسطی کہ اسکی غرض

ایسے ہی گنہگارونکو جلاتا ہی نہ بیکنا ہونکو سو ایسی شخص کو اپنے عوض مین دنیا ویسا ہوا جیسی کوئی شخص
چہوڑ نیکو دانہ جبا یکی عوض مین جوا بر دیکی کہ وہ ہرگز قبول نہ کریگا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی نی کہا ہی کہ جب
کافرون اور منافقونکو دوزخ کی آگ نام بنام پکاریگی اور یہہ لوگ بہاگینگی تب ایک گردن بہت لمبی
آگ مین سی نکلیگی اور دو سو سال کی راہ سی جتنی کافر اور منافق ملینگے سبکو چن چن کر اوٹہا لیجائیگی
جسطرح سی جانور اپنے چونچ سی دانہ اوٹہا لیتا ہی اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ آوی کہ اس صورتمین
بہت سی لوگونکو دوزخ کی آگ پہنچیگی اسلیئی کہ یہہ چارون صفتین جو دوزخ کی آگ کو مطلوب ہین
بہتے کم لوگونمین پائی جاتی ہین تو اسکے جوابمین ہم کہینگے کہ بدنی عبادت سی مونہہ موڑنا اور پیغمبر اور
قرآن سی منکر ہونا اگرچہ کم ہے اور نیک پیدایش والا اسکو دانائی کی خلاف جانتا ہے لیکن مالکا جمع کرنا
اور مستحقونکو حق نہ دینا بہت رائج اور پہیلا ہوا ہے اسواسطے کہ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا **عزیزی**

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا ۝

تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہی بی صبر جب پہنچی اوسکو مصیبت اضطراب کرنیوالا ہی اور جب پہنچی اوسکو بہت
بخل کرنیوالا ہے **فتح** بیشک آدمی بنایا ہی جی کا کچا جب لگی اوسکو برائی تو گہبرا اور جب لگی اوسکو
بہلائی تو اندیوالا ہے **موضح** **تفسیر** اِنَّ الۡاِنۡسَانَ بیشک آدمی موافق اپنی جبلت کی پیدا کیا گیا ہی
بیصبر اور حریص گہبرا لانی والا عرب کی لغت مین بڑی حریص بیصبر کو کہتی ہین چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سی اس لفظ کی معنی لوگونی پوچہی اپنے فرمایا کہ حق تعالیٰ نی اس لفظ کی آپ تفسیر کی ہی اور
فرمایا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا جب پہنچی اوسکو برائی جیسی مفلسی اور بیماری یا کوئی اور مصیبت تو نہایت
گہبراوی اور بیقرار ہووی بخلاف اور جانورونکی اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ آدمی کی سمجہہ بہت قوی ہی
اور اسکی فکر دور دور پہنچتی ہی اسواسطی ہر مصیبت کی رنج والم کی وجہونکو خوب غور کرکر دریافت کرتا ہی اور
اسکی لوازمات کو اور انجام کی حال کو بہت دور سی دیکہتا ہی پہر وہم کی غلبہ کی سببسے اون سبکو واقع ہوا
جانتا ہی اور اوس بیقراری کی حال مین مغلوب ہوجاتا ہی اور اس مصیبت کی دفع کرنیکے واسطی طرح طرح
حیلے اور تدبیرین بہی اسکی دلمین آتی ہین اور کسی سی مطلب برآری نہین ہوتی ہی اور اس انتقال مین
یعنی ایک تدبیر کی چہوڑنی اور دوسریکی پکڑنیمین اسکی قوا کو بہت بیقراری حاصل ہوتی ہی اور ایک تدبیر کو
تمام نکرکی دوسری تدبیر کے سامان کی فکر مین جا پڑتا ہی وَّاِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا اور جب پہنچتی ہے
اوسکو بہلائی جیسی دولت وحکومت یا اور طرحکی بہلائی تو نہایت بخیل ہو جاتا ہے اور ہرگز نہین چاہتا
کہ دوسریکو کچہہ پہنچی اور جب حق تعالیٰ اوسپر ہر طرفسی خوشی اور ترقی کی دروازی کہولتا ہی تو اوسکو نعمت
اور ہر مرتبی کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہی تاکہ دوسریکو نہ پہنچی اور میری ہی نسل اور
خاندان مین یہہ حکومت اور ثروت باقی رہی پہر اس سببسے اسکا بخل روز بروز بڑہتا جاتا ہی سو یہہ
بہی اسکی دانائی ہی کہ ہر نعمت کی نفع کی وجہونکو خوب غور کرلیتا ہی اور اسکے لوازمات بعیدہ کو اور پوشیدہ
خواصونکو دور سی بوجہہ لیتا ہی اور اوس نعمت کو تنہا اپنی ہی پاس رکہنی کی واسطی طرح طرح کی حیلی اور تدبیرین

کرتاہی اور اسمین بہت فکر و غور کرتاہی اور ان سبکی پیچہی پڑتاہی اور یہہ دونون صفتین یعنی بی صبری اور حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب اور پیغمبرون اور قرآن سی پہرنی اور انکار کرنیکا سبب ہوتے ہین تو دوزخ کی بلانیکی قابل سب آدمی ہوئی اسلئی کہ انکی اصل پیدایش مین دوزخ کی بلانیکا استعداد پایا جاتاہی مگر اتنا فرق کہ اونکو دوزخ نہین بلاویگی اسواسطی کہ اونکو بہشت اپنی اٹہون دروازون سی بلاویگی اگر اونکو دوزخ بہی بلاوی تو اسمین دوزخ اور بہشت کی جہگڑا اور مناقشہ لازم آوی اور دوزخ اور بہشت اسمین خواجہ تاش ہین یعنی ایک ہی مالک کی تابعدار ہین اور انکی اسمین صلح اور ملاپ ہی اونمین جہگڑا فساد ہو نہین سکتا اور ان آٹہون فرقون کی تفصیل یہہ ہی الا المصلین الخ ٥ **عزیزی** الا المصلین الذین ہم علی صلاتہم دائمون مگر نماز ادا کرنیوالی وہ کہ وہ اپنی نماز پر ہمیشہ رہتی والی ہین ٥ **فتح** مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر قایم ہین ٥ **موضح تفسیر** مگر وہ نماز پر ہمیشگی کرتی ہین اور یہہ انکا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ یہہ زیادہ حریص اور بی صبر نہین پیدا کئی گئی ہین والا پنج وقتہ نماز کا ادا کرنا اونسی نہو سکتا اور جو یہہ دن اور راتمین پانچ وقت اپنی خاوند کی حضوری مین حاضر ہوتی ہین تو انسی اپنی خاوند کی واسطی اپنے مال سی نذر دینا رنکالنی مین انکار کب ہو سکتاہی یا جنکی تنخواہ حق تعالی نی انپر اوتاری ہی اونکو نہ دینا اور حرص کی زیادتی انکو اس مرتبہ کو پہنچاوی کہ اونکی حق کو منع کری یہہ اونسی ہرگز ممکن نہین ہے اسجگہہ پر جاننا چاہی کہ حق تعالی نی نماز پڑہتی والونکو گویا ان آٹہون فرقونکا سردار کرکی اس آیۃ مین سبکے پہلی ذکر فرمایا ہی اور اس کلام کی آخر مین بہی اسی فرقہ کا ذکر کرکی کلام کو ختم کیا ہی سو ظاہر مین تکرار معلوم ہوتی ہی لیکن حقیقت مین تکرار نہین ہی کئی وجہون سی پہلی وجہ یہہ ہی کہ لوگون نی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سی کہ جو بڑی صحابی جلیل القدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے ہین اس آیۃ کی معنی پوچہی تہی کہ نماز کی ہمیشگی سی کیا مراد ہی اسلئی کہ ہمیشہ نماز مین رہنا آدمی کی طاقت سی باہر ہی اونہون نی جواب دیا کہ نماز کی ہمیشگی سی یہہ مراد ہی کہ نماز پڑہنی مین دائین بائین نہ دیکہی اور دل بہی سوای خدا کی یاد کی اور طرف نماز مین نہ لگاوی بس ظاہر مین یہی ہی کہ محافظت کی لفظ جو ان آیتونکی آخر مین آئی ہین اوس سی مراد یہ ہی کہ نماز کی مقدمہ مین بڑا اہتمام کرے یعنے اسکے آداب اور شرائط کی رعایت کرنا اور وقت آنیکی پہلی سی وضو کرکی کپڑی پہنکر قبلہ کی طرف درست کرکی مستعد ہوکر بیٹہنا کہ نماز کا وقت جو آوی تو اوسوقت کسی شرط کی حاصل کرنیکی طرف دل متعلق نرہی اور اندر نماز کی ظاہری اور باطنی کی عاجزی سی کہڑی ہونا اور ریا سی بچنا اسی طرح تمام آداب اور سنن کی رعایت کی ساتہہ اول سی آخر تک نماز کو ادا کرنا اور نماز سی فرغت ہونیکی بعد بہی بیہودہ اور بری باتون سی بچنا یہہ سب چیزین النفاتکی سوای ہین دوسرے وجہ یہہ ہی کہ مداومت سی مراد یہہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا ایک وقت کی بہی نماز کو جان بوجہہ کی نچہوڑنا اور محافظت سے اور چیزین مراد ہین چنانچہ یہہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی تیسری وجہ یہہ کہ پہلی آیت سی فرض نماز مراد ہی اور آخر کی آیت سی سوای فرض کی اور نمازین مراد ہین جیسی ہر روز کی سنتین

سوکدہ اور چاشت اور شہراق اور دوپہر ڈہلنی کی یعنی نماز فی الزوال اور تہجد کی نماز چنانچہ یہہ حضرت امام جعفر صادق رحمت اللہ علیہ سی منقول ہی ﴿ عزیزی ﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ اور وہ لوگ کہ اونکی مالونمین حق مقرر ہی واسطی سائل اور بی مایہ کم سوال کی ﴿ فتح ﴾ اور جنکی مال مین حصہ ٹہیر رہا ہی مانگتی کا اور ہاریکا ﴿ تفسیر ﴾ وَالَّذِيْنَ الخ اور دوسری وہ لوگ جو اونکی سب قسم کی مالونمین سی جیسی نقد اور کہیتی کا حاصل اور جانور پالی ہوی اور تجارت کا مال اور لونڈی غلام حق ہی معین و مقرر کیا ہوا کہ وہ زکوۃ ہی اور عشر اور صدقہ فطر کا اور وجب النفقہ یا اور حق ہی جو اہی ہر جنس کی مال مین مقرر کر رکہا ہی لِلسَّآئِلِ سوال کرنیوالی کی واسطی جسکو شریعت کی راہ سی طلب کرنا پہنچتا ہی جیسی جورو اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور آورنا لق والی اور قرضخواہ اور مہمان کہ ان سبکو اپنی حقوقکا طلب کرنا پہنچتا ہی اور یہہ سب اپنی حقوق کو بی شرم ہوکر لوگونکی سامنی محکمہ مین طلب کرتی ہین وَالْمَحْرُوْمِ اور اوسکے واسطے جو محروم ہی مانگنی سی اور شریعت کی راہ سی اوسکو مانگنا نہین درست ہی جیسی مسکین اور یتیم اور محتاج یہہ لوگ مطالبہ نہین کر سکتی اور بعضی مفسرون نی ایسا کہا ہی کہ سائل سی مراد آدمی ہی کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سی ظاہر کر سکتا ہی اور محروم سی جانور مراد ہین اسلیے کہ بی زبان ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ سائل سی فقیر کوچہ گرد یعنی جو مانگتی پہرتی ہین وہ مراد ہین اور محروم سی وہ محتاج مراد ہین جو اپنے گہر مین بیٹہی ہین اور کسی سی اپنی حاجت کو ظاہر نہین کرتے اور لوگ اونکو غنی سمجہتی ہین سو اس سبب سی وہ لوگ صدقہ سی محروم رہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ محروم سی وہ افلاس زدہ مراد ہی جسکی روزی کا سبب درہم برہم ہوگیا سو کسی طرح سی اپنا قوت پیدا نہین کر سکتا یا وہ تاجر مراد ہی کہ اوسکی اصل پونجی مین بہت نقصان آیا یا اوسکا مال بالکل لٹ گیا اور اگرچہ صدقہ دینی مین محروم سائل سی مقدم ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ لیکن اس آیۃ مین سائل کو محروم پر مقدم بیان فرمایا اسواسطی کہ ظاہر مین یہی بات ہوتی ہی جیسی کہانا تقسیم کرنیکے وقت مانگنی والیکو جو دروازی پر کہڑا ہوکر پکارتا ہی پہلی دیتی ہین پہر جو کچہہ بچ رہتا ہی تو محتاج خانہ نشینون کی گہر بہیجدیتی ہین اور اس عمل سی معلوم ہوا کہ اس گروہ کو بڑا صبر ہوتا ہی کہ اپنا مال بہی دیتی ہین اور فقیر محتاجون کی آوازی اور ظلم بہی سہتی ہین پر گہبراتے نہین اور حرص بہی نہین رکہتی نہین تو اپنا مال جس سی بڑی بڑی فایدی حاصل کر سکتی ہین اور ونکو کیون اسطرح سی دین لیکن اونکا مرتبہ پہلی فرقہ سی یعنی نماز پر ہمیشگی کرنیوالونسی کم ہی اسواسطے کہ انکو کبہی کبہی مال کی خرچ کرنیکا سوچ اور مال کی جمع کرنیکی حرص بہی ہوتی ہی بخلاف پہلے فرقی کی کہ وہ نماز مین مستغرق ہونیکی سبب سے اوس حالت استغراق مین ایکساعت ان دونون چیزونسی نجات پاتی ہین ﴿ عزیزی ﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور وہ کہ باور رکہتی ہین روز جزا کو ﴿ فتح ﴾ اور جو یقین کرتی ہین انصاف کی دن کو ﴿ مو

تفسیر وَالَّذِیْنَ الخ اور تیسری وہ لوگ جو سچا جانتی ہین ہین انصاف کی دن کو یعنی قیامت کو سو بلا کی پہنچنے سے بے صبر نہین ہوتی ہین اور خیر یعنے مال کی پہنچنی سی منّاعٌ لّلخیر یعنی خیر کو روکتی نہین ہین اسواسطی کہ ہر بلا اور نیکی کا عوض ملنا یقینی جانتی ہین سو یہہ لوگ صبر ہی رکہتی ہین اور حرص کو اپنی پاس آنے نہین دیتی لیکن انکا مرتبہ اون دونوکی مرتبوسی یعنی نمازیون اور زکوٰۃ دینی والونسی کم ہی اسلیئی کہ انکو ایسا کام کرنیمین جسمین دنیا کا کچہہ نفع ہووی اور اپنے مال کو ایسی جگہہ خرچ کرنیمین جسمین ظاہری فائدہ کچہہ ہووی بے صبر اور گہبراہٹ ہوتی ہے اور دنیا کی نفع والی باتونمین پہنچنے پر اور دنیا کی رنج سی بچنی پر اور آئیندہ کی واسطی مال جمع کرنے پر حرص ہوتے ہے اور لالچ کرتی ہین لیکن یہہ لوگ صبر کو بی صبری پر اور قناعت کو حرص پر ترجیح دیتی ہین اس سبب سے کہ اونکو جزا پر یقین ہی تو گویا عوض اور بدلہ کرتی ہین اور تہوڑا دیتی ہین اور بہت چاہتی ہین اور انکی گہبراہٹ اور حرص بالکل بے تاثیر نہین ہے بلکہ ایک فائدہ رکہتی ہی یعنی قسم دنیوی سی طرف قسم اخروی کی انتقال کیا اور خالی سی طرف باقی کی عبور کا رنگ پیدا کیا ہے ۵ عزیزی وَالَّذِیْنَ ہُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّہِمْ مُّشْفِقُوْنَ اور وہ کہ وہ وہ عذاب پروردگار اپنے کیسی ڈرنیوالی ہین ۵ فتح اور جو اپنے رب کی عذاب سی ڈرتی ہین ۵ موضح تفسیر اور جو ہی وہ لوگ ہین جو اپنے پروردگار کے عذاب سی ڈرنیوالی ہین دنیا اور آخرت مین اور جانتی ہین کہ اگر بلامین صبر نکرینگے یا مال کے دینے مین اپنے ہاتہہ کو اچہے طرح کہولینگی تو حقتعالی کی عذابمین گرفتار ہونگی اور حقیقت مین بات یہی ہی کہ اپنے پروردگار کے عذاب سی خوف مین رہا چاہیے اسواسطے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّہِمْ الخ ۵ عزیزی اِنَّ عَذَابَ رَبِّہِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ تحقیق عذاب اونکی پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی نڈر ہونا نچاہیی ۵ فتح بیشک اونکے رب کے عذاب سے نڈر ہوا چاہیے ۵ موضح تفسیر یعنے نہین لایق ہے کسیکو اگرچہ بہت کرتا ہو طاعت و مشقت یہہ کہ امن مین ہو اوسکے عذاب سی اور لائق ہی یہہ کہ رہے درمیان خوف ورجاء کی ۵ مدا بیشک عذاب انکی پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی باوجود بلامین صبر کرنیکے اور اپنے مال کو اوسکی راہ مین خرچ کرنیکے نڈر رہا چاہیے اسلیے کہ بہلائی اور برائی کا اعتبار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ کا حال ہر شخص کا پوشیدہ ہی کسیکو معلوم نہین کہ کیا ہوگا اور صبر اور بخشش مین ان لوگونکا مرتبہ پہلونکی مرتبہ سے کم ہے اسلیے کہ اونکی کام عذاب کی خوف کی سبب سے ہین اور پہلونکی کا ثواب کی امید پر اور ثواب کی طمع امید کی راہ ہی اور امید وسیلہ ہے محبت کا اور خدمت اور تابعداری محبت کی ساتہہ بہتر اوس خدمت اور تابعداری سی جو خوف کی ساتہہ ہو جسطرح مزدور یا نوکر کی خدمت بہتر ہے لونڈی غلام کی خدمت سی اور یہہ دونون گروہ پہلے دونون گروہونسی مرتبہ مین بہت کم ہین اسلئی کہ اونکی عمل صرف محبت کی راہ سی ہتی بہلائی کی امید اور برائی کی خوف کا خیال اونکو کچہہ نتہا سو اونکی خدمت اور تابعداری ایسی ہوئی جیسی عاشق معشوق کی خدمت و اطاعت کرتا ہی اور یہہ چاورن فرقی جنکو ذکر ہوئے سو وہ لوگ ہین جنہون نے بدنی اور مالی عبادت ادا کرنی پر صبر کیا اور مصیبت

ور بلاؤنکو سہ لیا اور اپنی حرص کو جو طاعت کی مخالف ہی ترک کیا تہا اور گناہ اور شہوتون کی خواہش کو بالکل موقوف
کیا تہا اب اون لوگونکا حال بیان فرماتی ہین جنسی جزئی کاموںمین صبر و قناعت ظاہر ہوئی سو وہ ہی چار قسم
ہین پہلا فرقہ وہ ہی جو اپنے شرمگاہ کی شہوت پر اور عورت سی صحبت کرنیکی لذت پر حرص نہین کرتا بلکہ صبر
کرتا ہی اور وہ یہہ چیز ہے جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا سبب پڑتے ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جو خلق اللہ کی حق مین
جیسی امانت ہی یا عہد حرص نہین کرتی بلکہ اوسکی کرنیمین صبر کرتا ہی تیسرا فرقہ وہ ہی جو خلق اللہ کی حقوق کو
جو ظاہر کرینگے سزاوار ہین اونکی چہپانی پر حرص نہین کرتا بلکہ اوسکے ظاہر کرنی پر صبر کرتا ہی چوتہا فرقہ وہ ہے
جو نفل عبادت مین جو اپنے ذمہ پر لازم کر لین ہین خصوصاً نماز نفل جو دن راتین اپنی پر مقرر کر لین ہین
اوسکی ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور کہیل کود اور آرام و چین کی لذت مین اپنی وقت کو گذارنی مین حرص نہین
کرتا اور ان فرقونکو اس ترتیب سی بیان کرنیکی وجہ یہہ ہے کہ عبادتین بدنی جو حق تعالی کی واجب کرنیسی
بندی پر لازم ہوئین ہین وہ اسی ترتیب سی بزرگی رکہتی ہین سب سے اعلی پانچوقت کی نمازین ہمیشگی کی طور سے
ادا کرنی پر صبر کرنا اور انکے چہوڑنے پر حرص نکرنے پرلے درجہ کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے چنانچہ حدیث شریف
مین آیا ہی کہ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ اور اور عبادتونسے
نماز مین زیادہ خصوصیت ہی اسواسطے کہ یہہ جامع ہی سب عبادتونکو اور انتہا درجہ کی حضوری اور قرب کو جو
سرگوشی اور کلام کی حد کو پہنچی بلا واسطہ پہنچا دیتی ہی پہر اوسکی بعد فرض زکوۃ کو ادا کرنا اور اپنی ذمہ کی واجب حقوق
دینی مین خلق اللہ کے منفعت اور خدا کی بندونکی پرورش منظور رکہنا اسلیئے کہ یہہ ہی نہایت خوشی اور
رضامندی کا پروردگار کی سبب پڑتے ہے پہر اسکے بعد گہبراہٹ اور بی صبری اور حرص کو ترک کرنا بلا اور مصیبت کے
وقت مین فوت ہوئی چیز پر ثواب کی امید سی نہایت بڑا مرتبہ ہی اوس ترک سی جو عذاب کی دہشت سی ہو
پہر اسکے بعد نامشروع چیز پر حرص نکرنا اور جو شرع مین جائز ہے اوسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصاً شرمگاہ
کی شہوت کی مقدمہ مین بہت ہی بڑا صبر ہے اور یہہ سب پروردگار کی حق سی متعلق ہین پہر جو بندونکی
حق سے علاقہ رکہتا ہی سو وہ یا اونکی حقونکا ادا کرنا جو اسکی ذمہ پر ہین جیسی امانتونکا ادا کرنا اور عہد و
پیمان کو پورا کرنا یا اونکی حقونکو ظاہر کر دینا کہ اسمین اونکی مالونکا زندہ کرنا ہی اگرچہ اپنی ذمہ پر لازم نہین تا ہی
اور جب ان سب حق تعالی کی واجبات کو صبر کرنیسی اور حرص کے ترک کرنیسی مضبوط کیا تو باقی نرہی مگر وہ چیز
جو اپنے ذمہ پر نذر کی طور پر واجب لازم کر لی ہی جیسی عبادتین نفل خصوصاً نماز سو ان چیزونکا ذکر آخر مین
کیا گیا چنانچہ فرماتی ہین وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ ۝

اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝

اور وہ کہ وہ اپنی ستردن کی نگہبانی کرنیوالی ہین مگر ساتہہ بیبیون اپنی کی یا لونڈیون اپنے کی کہ مالک اونکی
ہوئی ہین ہاتہہ اونکی پس یہہ فریق ملامت کیی گئی نہین ہین ۝ **فتح** اور جو اپنی شہوت کی جگہہ
تہتی ہین مگر اپنے جوروون سی یا اپنے ہاتہہ کی مال سی سوا اونپر نہین الزام ہے ۝ **موضح تفسیر** وَالَّذِیْنَ
اور پانچوین وہ لوگ جو اپنے شرمگاہون کو نگاہ رکہتی والی اور روکنی والی ہین اس سی کہ کسیکے نظر اوسپر

پڑہی یا بدن کسیکا اوسمین نکلی اور اس روکنی مین اونکی صبر کی قوۃ بہی ثابت ہوئی اور اونکی بی حرصی بہی
بکر اپنے جوڑونپر لغت مین زوج جوڑیکو کہتی ہین اور جو گہر کا کاروبار اور انتظام بدون مرد و عورۃ کی درست
نہین ہوسکتا اسیواسطی عورت کو مرد کا جوڑا اور مرد کو عورت کا جوڑا کہتی ہین جیسی موزیکا جوڑا اور جوتی کا جوڑا
اور جوڑیکی ہونیمین کئی چیزین شرط ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ دونونمین کوئی خصوصیت ظاہر ہو اور یہہ خصوصیت
بدون شرعی ایجاب و قبول کی جسکو عقد نکاح کہتی ہین حاصل نہین ہوسکتی اسی واسطی ہر عورۃ کو ہر مرد کا
جوڑہ نہین کہتی ہین اور دوسری شرط یہہ ہی کہ وہ خصوصیت گہر کی انتظام اور دنیا کی کامون کی تدبیر کیواسطی
ہو نہ فقط شہوت نکالنی کی واسطی اسواسطی کہ بدون گہر کی کامونمین شریک ہونیکی نفع اور نقصان
دونونکا مشترک نہوگا تو جوڑے ہونیکے معنے ہی ظاہر نہونگی جیسی خرچی اور متعہ کی عورت کا اوسکو جوڑا
نہین کہہ سکتی ہین اور تیسری شرط یہہ ہی کہ نسل لینا اوس سی ممکن ہو اور دوسریکا حق اوسکی ساتہہ متعلق نہو جیسی
غیر کی لونڈی کہ اوسکی مالک نے اوس سے صحبت کرنیکی اجازت دی ہو تو اوسکو بہی جوڑا نہین کہہ سکتی ہین چوتہی
شرط یہہ ہی کہ کوئی اور رشتہ اور علاقہ اوس سی قوی زیادہ اور مشابہ زیادہ اون دونونکی درمیانمین اس رشتہ
سی بڑہ کر نہو اسی واسطی مان اور بیٹی اور بہن کو مرد کا جوڑا نہین کہتی ہین پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ متعہ کی
عورۃ بہی مرد کا جوڑا نہین ہوسکتی اسی واسطی متعہ کی عورۃ کی مال کا مرد مالک نہین ہوتا ہی اگرچہ متعہ کی
مدت مین وہ عورۃ مرجاوی اور نہ خانگی کامونکے تدبیر مین کچہہ ایسی عورت کو دخل ہوتا ہی اور نہ نفع نقصان
مین شریک ہوتی ہے اور نہ اوسکی خوراک اور پوشاک مرد پر واجب ہوتے ہے اور نہ نسل اور نسب کے محافظت
اور نگہبانی اس سی ممکن ہوتی ہی اسلیئے کہ متعہ کی مدت گذرنیکے بعد دونونمین خود بخود اجنبیت اور جدائی ظاہر
ہوجاتے ہے ایک مشرق کو جاتا ہی اور دوسرا مغرب کو عورت دوسرے متعہ کو چاہتی ہی اور مرد دوسری عورتکی
خواہش کرتا ہی اور اگر متعہ کی مدت مین اوس مرد سی اوس عورتکو حمل رہگیا اور کوئی بچہ پیدا ہوا تو نہ وہ
بچہ اپنے باپ کو پہچان سکتا ہی اور نہ باپ اوس بچہ کو اور نہ وہ بچہ باپ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ فرزندی کے
حق کو اپنے باپ سی طلب کری اور نہ باپ اوس بچہ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ تعلیم اور تربیت پدری اوسکی
ساتہہ بجالاوی اور جب بچہ نسب سی مجہول اور نامعلوم رہا تو اوسکا محرم ہونا بہے باپ کی قریبون سے
نامعلوم و پوشیدہ رہا تو اسمین تداخل محارم کا بہی ممکن ہے یعنے محرم کی ساتہہ نکاح کرلینا اسطور
کہ وہ لڑکا اپنے باپ کی بیٹی کی ساتہہ نکاح یا متعہ کرلی یا باپ کا بہائی اوس لڑکی کے ساتہہ متعہ یا نکاح کرلے
اور اسی طور سی دوسرے قرابتیونمین بہی یہی تداخل متصور ہوسکتا ہی اور ایسی نکاح کرنیسی جو اولاد پیدا
ہوگی اونکی نکاح مین بہی کفو ہونیکی رعایت برہم درہم ہوجائیگی اور میراث کی تقسیم کا دروازہ بالکل بند
ہوجائیگا اسواسطی کہ اوسکے وارث جہانمین پہیل گئی اور اونکی پہچان اور اونکی نامون اور مکانونکا
دریافت کرنا بہت دشوار ہوگا تاکہ ہر شخص کے میراث اوس تک پہنچا دی جاوے اسواسطے متعہ کرنیوالونکی
عقیدیکی موافق بہی زوجیت کی حکم متعہ کی عورت کی ساتہہ جاری نہین ہی جیسی عدت و طلاق اور
ایلاء اور لعان اور ظہار اور برابری عورتونمین یعنی پوشاک اور کہانے اور گہر اور ساتہہ رہنی مین رات کو اور بہی

متعہ کی قباحتون اور مضرتون کا بیان

قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ایک چیز کا حکم جاتا رہا تو وہ چیز بہی نفی ہو جائیگی یعنی اوسکا نام باقی نرہیگا جسطرح یہان ہے کہ جب زوجیت کی حکم جاتی رہے تو مہر دینا بہی جاتا رہیگا اور ایسی عورت کو جورو نکہین گی اور دوسری یہہ بہی ہی کہ منکوحہ عورت کو حق تعالیٰ نی چار عدد مین منحصر کیا ہی چنانچہ سورہ نساء کی اول مین مذکور ہی سو اگر متعہ والی عورتین منکوحہ عورتون مین داخل ہوتین تو یہہ بہی چار سی زیادہ جایز نہوتین اور حال یہہ ہی کہ متعہ کرنیوالونکی نزدیک ہزار دس بیس عورتونکی ساتہہ ایکہی راتمین متعہ کرنا جائز ہے اگر اونمین سی کسیکے پاس چار عورتین منکوحہ ہوں تو اور عورتونکی ساتہہ سوای اون چار کی متعہ کرنا درست جانتے ہین اور شرع شریف مین مقرر ہی کہ جب کسی شخص نے اپنے نکاحی عورت سی ایک مرتبہ صحبت کی تو وہ محصن ہو گیا پہر اسکے بعد اگر اوس شخص سی زنا ہوا تو اوسکو سنگسار کرینگے یعنی پتہر وںسی اوسکو مار ڈالینگی اور اگر منکوحہ عورت سی صحبت کرنیکے پہلی زنا ہوا تو سو درے مارینگی اور متعہ کی جایز رکہنے والونکی نزدیک ہی متعہ والی عورت سے صحبت کرنی احصان کا سبب نہین ہوتا ہی غرض کسی وجہہ سی . متعہ والی عورت زوجہ مین داخل نہین ہو سکتی اور جو لوگ متعہ والی عورت کو زوجہ مین داخل کرتی ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی شخص آٹا گہول کر حریرہ پکاوی پہر اوسمین گوشت کی بوئی ڈہونڈہی ؎ اضاع العمر فی طلب المحال یعنی ضائع کی اپنی عمر محال چیز کی تلاش مین اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ یا وہ چیز کہ اوسکی مالک ہوی ہین اونکی ہاتہہ اور اوس چیز سی لونڈیونکی شرمگاہ کا مکان مخصوص مراد ہی اسواسطے کہ وہ چیز جاہیے کہ نجاست کی جگہہ نہو نسل کے قابل ہو سو غلام ایسی چیز نہین رکہتی اور لونڈیون کی پاس دونون قسم کی چیزین موجود ہوتی ہین لیکن انکی بہی نجاست کی جگہہ حرام ہے اسواسطے کہ وہ جگہہ نہ کہیتی ہونیکی لیاقت رکہی نہ نسل کی اور جب ما موصولہ کی لفظ سی وہی موضع مخصوص مراد ہوا تو اب ما موصولہ کی لفظ پر کوئی اشکال وارد نہین ہو سکتا اور اوس صورتمین ہی عورت و مرد کی خصوصیت نفع اور نقصان مین شریک ہونا اور اپنے نسب اور نسل کو نگاہ رکہنا اور خانگی کامونکی خدمت کرنے یہہ سب باتین یہان بہی ثابت ہین ان دونو قسمن یعنی بیوی اور لونڈی مین فرق اتنا ہی کہ نلے نلے کی بدن مین سی موضع مخصوص کی سوائی اور کوئی چیز دوسری خاوند کی ملک مین نہین آتی اور لونڈی سر سی قدم تک اپنی مالک کے ملک مین داخل ہو جاتی ہی اور عرب کے لغت مین ملک یمین ذات اور گردن کی مالک ہونیکو کہتی ہین اسیلیے مانگی ہوی چیز کوئی نہین کہتا کہ میری ملک یمین ہی پس جو لونڈی کہ اوسکی مالک نے کسیکو عاریت کی طور پر صحبت کرنیکی لیے دی تو وہ لونڈی اوس مستعیر یعنی عاریت مانگنے والیکی ملک یمین مین داخل نہو جائیگی اور ایسی عاریت کو اوسی عاریت پر کہ جس سے نفع لینا درست ہی قیاس کرنا غلط ہی اسلیے یہہ قیاس نص کی مقابل مین ہی یعنی صریح دلیل کے مقابل مین ہی اور ایسا قیاس ہرگز مقبول نہین ہے اور یہہ بہی ہی کہ یہہ قیاس مع الفارق ہی اسلیے کہ اگر اس نفع کی واسطے لونڈی کو کسی سی مانگ لے اور اوسکی ساتہہ صحبت کرنیسے شائد حمل رہ جاوے تو وہ لونڈی مانگ لینی والیکی حق مین مشغول ہو جائیگی اور یہہ جائز نہین اسی واسطے عاریت کی زمین مین درخت لگانا یا کنواکہدوانا درست نہین ہی فَاِنَّهُمْ پہر بیشک یہہ لوگ اگر اپنی عورتون یا لونڈیونکی ساتہہ صحبت کرینمین اور لذت حاصل کرینمین حرص اور بے صبری کرین غیر ملومین

تو نہین ہین ملامت کیگئی اور اولا ہنا دی گئی تاکہ انکا بہی بی صبرون اور حریصون مین داخل ہونا سمجہا جاوی ۵ **عزیزی مختصر** فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ پس جو کوئی ڈہونڈہی سوای اسکی پس وہ جماعت وہ ہین حد سی گذرنیوالی ۵ **فتح** پہر جو کوئی ڈہونڈہی اسکی سوا اوکی وہی ہین حد سی بڑہتی ۵ **موضح** **تفسیر** حد سی گذرنیوالی یعنی تجاوز کرنیوالی حلال سی طرف حرام کی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی متعہ کی اور اغلام کی اور منی گرانیکی ہاتہہ سی ۵ **مدارک**

فَمَنِ ابْتَغٰی الخ پہر جو شخص کہ طلب کری ان دونونکی سوای یعنی بی بی اور لونڈی کی سوای پہر وی لوگ ہین تعدی اور ظلم کرنیوالی اور عفت اور پاکی کی حد سی آگی بڑہنی والی اور بے صبرون اور حریصون مین داخل ہونیوالی اب اس مقام پر جاننا چاہیی کہ آدمی کو شہوت نکالنی کی لئی کئی طور ہین لیکن سوای ان دو قسمونکی جو شرع مین بی شبہہ جائز ہین باقی سب صورتین ممنوع و حرام ہین اور اون سب قسمون کی تفصیل یہہ ہی اونمین سی ایک لونڈی بازی ہی اور اوس سی مراد نجس جگہہ مین دخول کرنا ہی یعنی غلیظ نکلتی کی جگہہ مین پہر یہہ کام مرد سی ہو خواہ بی عورت سے یا اپنے لونڈی سی یا اجنبی عورت سی سب حرام ہی اور اسی قسم سی ہی خرچی کی عورت جیسی کنچنی کہ ایک رات یا ایک مہینی کی اجرت مقرر کر کر اوس سے یہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سی ہی خانگی عورت کہ بدون اجرت مقرر کرنیکے اوس سی فقط دوستی اشنائی کے سبب سے یہہ فعل کرتی ہین اور اسی قسم سی ہی جس عورت سی زبردستی یہہ فعل کری جسطرح غنیم کی فوج دوسرے ملک پر غالب ہونیکی وقت وہان کی عورتون سی زبردستی یہہ فعل کرتی ہین اور اسے قسم سی ہی متعہ والی عورت یعنی ایک مدت معین کرکی اوسکے اجرت مقرر کر دینا پہر اوسکی ساتہہ یہہ فعل کرنا اور اسی قسم سے ہے دوسرے کی لونڈی جو اوسکی مالک کے رضامندی سی مانگ کر اوسکے ساتہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سے ہے عورۃ کا عورت کی ساتہہ یہہ فعل کرنا جسکو ہندی مین چپٹی بازی کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی ہاتہہ سے ہلا کر منی نکالنا جسکو جلق کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی محرم عورتونکی ساتہہ نکاح کرنا پہر وہ محرم خواہ نسبی ہون جیسی مان بہن خالہ پہپی بہتیجی بہانجی وغیرہ اور خواہ سببی ہون یعنی سسرال والیان جیسی جورو کے مان یا پہپی یا بہن یا خالہ وغیرہ اور خواہ رضائی ہون یعنی دودہ پینی کی پینے کے سبب سے محرم ہو گئی ہون جیسی انا یا اوسکی مان نانی دادی یا اوسکی اولاد یہہ سب حرام ہین اور اسی قسم سی وہ عورۃ حرام ہے جو کسیکی نکاح مین ہی اوس سے بہی نکاح کرنا درست نہین ہی اور اسی قسم سے ہے عورت مشرکہ کی ساتہہ نکاح کرنا سوای اہل کتاب کی اور اسی قسم سی ہی فاحشہ عورۃ سی نکاح کرنا یہہ بہی جائز نہین سو یہہ سب قسمین ما وراء ذلک مین داخل ہین اور بالکل حرام ہین ۵ **عزیزی** **تنبیہ** جاننا چاہیی کہ یہان جو لونڈی غلام قحط وغیرہ مین خرید لیتی ہین یہہ شرعی لونڈی غلام نہین ہین غلبہ اور استیلا کفار پر شرط ہے واسطے لونڈے اور غلام ہونی شرعی کی اور سبب ملک مین آجانیکی اَسْبَابُ الْمِلْکِ ثَلٰثَۃٌ مُثْبِتٌ لِلْمِلْکِ وَهُوَ الْاِسْتِیْلَاءُ وَنَاقِلٌ لِلْمِلْکِ وَهُوَ الْبَیْعُ وَنَحْوُهٗ وَخِلَافَۃٌ وَهُوَ الْمِیْرَاثُ اِنْتَهٰی مَا فِی الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَغَیْرِہٖ وَلَنَا اَنَّ الْاِسْتِیْلَاءَ وَرَدَ عَلٰی مَالٍ مُبَاحٍ فَیَنْعَقِدُ سَبَبًا لِلْمِلْکِ اِلٰی اٰخِرٖ

اس صورتون خریدلی سی لونڈی غلام نہین ہوتی جبتک غلبہ سی اپنے قبضہ مین نہ لاوی ایسی لونڈی سی بغیر
نکاح کی وطی حرام ہی اور سبب توارث کا نہین ہوتا کذافی کتب الفقہ اور اس باب مین مولانا اسحق صاحب اور مولوی
وجیہ الدین صاحب رحمہما اللہ کا فتوی مدلل مہرون سب علماء کی سی مسجل ہو چکا ہی چنانچہ رسالہ مظہر الحق مین
وہ فتوی مندرج کیا گیا ہی اور تفصیل سے اس مسئلہ کو لکھا ہی ﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴾
اور وہ کہ وہ اپنے امانتون اور اپنے عہدونکی رعایت کرنیوالی ہین ﴿ فتح ﴾ اور اپنی دہردین اور اپنا
قول بناہتے ہین ﴿ موضح تفسیر ﴾ کیونکہ امانتہم بڑا ہی اور وہ شامل ہے شرع کی امانتون
کوبھی اور بندونکی امانتون کوبھی اور اور عہد مین داخل ہے عہد خلق کا اور نذرین اور قسمین راعون نگہبانی
کرنیوالی نہ خیانت کرنیوالی امانتون مین اور نہ توڑنیوالی عہدون کی ﴿ مد ﴾ اور جوہی وہ لوگ جو اپنے
امانتونکو یعنی لوگونکی امانتین جو اپنے پاس کہتی ہین اور امانت کی دو قسمین ہین ایک وہ ہی جو حق تعالی کی حق
کے ساتھہ متعلق ہے جیسے وضو اور ناپاکی کا غسل اور نماز اور روزہ اور زکوۃ اسواسطے کہ ان چیزونپر دوسرے
لوگونکو خبر نہین ہوتی ہے اسے شخص کا اقرار ان چیزونمین مقبول ہی اور امانت کی حقیقت بہی یہی ہی کہ
امین کا کہنا اسمین معتبر ہی دوسرے امانت کی قسم وہ ہی جو خلق اللہ کی حق سے علاقہ رکھتی ہی اوسکی
بہی کئی قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی کہ لوگون کی مال کسیکے پاس امانت رکہے جاوین دوسری قسم یہہ ہے
کہ لوگون کی حقوق جو اسکے ذمہ مین ثابت ہون اور صاحب حق اوسپر خبردار نہو مانند دَین مورث کی
کہ حق وارث کا ہی اور وارث کو اوسکی خبر نہین ہی اور تیسری قسم یہہ ہی جو اس شخص کی کام کی متعلق
ہے جیسے تول اور ماپ اور کہانا پکانیمین مصالح کا خرچ کرنا یا سینی مین سنجاف اور مغزی کا لگانا اور اسطرح
اور چیزین ہین اور چوتھی قسم والونکی بہید جو کسی پر اعتماد والا جانکر اوس سی کہتی ہین یا پنچویں حکومت مین انصاف
کرنا یہہ رعیت کی امانت ہی حاکمون اور قاضیونکی ذمہ پر چھٹی فتوی دینی مین حق بات بیان کردینی کہ یہہ امانت
عوام کی ہی مفتیون کی ذمہ پر ساتوین جورو خاوند کی تنہائی کی باتین یا گہر کی تدبیر کہ یہہ بہی امانت ہی ایک
دوسرے کی ذمہ پر اٹھوین اپنے گہر کی پوشیدہ باتین لونڈی غلام کی ذمہ پر نوین آقا کی امانت نوکر کے ذمہ پر دسوین
ہمسایہ کی امانت دوسرے ہمسایہ پر گیارہوین اپنے یارونکی امانت دوسرے یارون پر ﴿ وَعَهْدِهِمْ ﴾ اور اپنے
قول و قرار پر جو حق تعالی یا خلق اللہ سی کیا ہے سو پہلی قسم کا یعنی جو حق تعالی سی عہد کیا ہی وہ اگر مال دینی کا
عہد کیا ہی یا کوئی عبادت ادا کرنیکا تو اوسکو نذر کہتی ہین اور اگر کسی خاص خدا کی بندون سی عہد کیا ہی حق تعالی
کے راہ پہچاننی اور چلنی کا تو اوسکو بیعت کہتی ہین اسواسطی کہ یہہ گویا حقیقت مین خداتعالے سے عہد کرنا ہے
چنانچہ انا فتحنا کی سورۃ مین حق تعالی خود فرماتا ہی ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ
فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾
اور دوسری قسم کی بہی صورتین بہت ہین جیسی اپنا اپنا مال ملاکر تجارت کرنی اوسکو شرع مین شراکت کہتی ہین
یا ایک کا پیسا اور دوسرے کی محنت پہر نفع مین شریک ہونا موافق عہد کی اسکو مضاربت کہتی ہین یا صلح کرنے
یا وصیت کرنی اور سوای انکی جو فقہ کی کتابونمین شرح اور تفصیل سے مذکور ہے جیسی مرابحت یعنی اصل قیمت پر

کچھہ نفع ٹھیرا کر بیچنا اور تولیت یعنی اصل قیمت پر یعنی خرید پر بیچنا اور جیسی وکالت اور کفالت اور ضمان ہی
راعون ن ہ رعایت کرنیوالی ہین اور نگہبانی مین امانت اور عہد کی کوشش کرتے ہین جسطرح بکریونکا
چرانیوالا انکی نگہبانی ہر وقت کیا کرتا ہی سو یہہ لوگ ہی صبر کامل رکھتی اور حرص بہت کم اسواسطی کہ اگر ایسا ہوتا تو
انسی عہد وامانت کی رعایت ومحافظت ہو سکتی عزیزی وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ اور وہ کہ وہ اپنی گواہیون پر
قائم ہونیوالی ہین ط فتح اور جو اپنے گواہے پر سیدھے ہین موضح تفسیر یعنی سچ سچ گواہی دیکر
نہین چھپاتی رعایت اپنی قرابتی اور شریف اور قوی کی نہین کرتے بسبب قوۃ دین اپنے کے اور اظہار حقوق مسلمین کے
ط مدارک اور ساتوین وہ لوگ جو اپنے گواہیونکی اظہار کرنی پر مستعد کہڑی ہوی ہین اور سچی گواہی دینی مین
دوستی جاتی رہنی سی اور قرابت کی جہوٹ جانیسی ڈرتے نہین ہین اور اس گواہی دینی مین جو انکی مخالفون
کو اور دشمنونکو نفع پہنچتا ہی اوسپر صبر کرتی ہین سو اس سبب سے حق والی اپنی حقونکو پہنچتی ہین یہان جاننا
چاہیی کہ گواہی کا چہپانا گناہ کبیرہ ہی اور اوسکے دو صورتین ہین ایک یہہ کہ جان بوجھہ کر گواہی دینی سے
انکار کرے اور کہے کہ مین نہین جانتا اور دوسرے صورت یہہ ہی کہ گواہی دینی کی وقت انکار صریح نکرے
لیکن کسی حیلہ اور بہانہ سی اوسکو ٹال دی ان دونون صورتونمین خلق اللہ کی حق تلف ہوتی ہین اور اس
سی بڑہ کر ایک اور گناہ کبیرہ ہی کہ جہوٹی گواہی دی ایسی کہ سچے حق کو باطل کری اور جہوٹی حق کو ثابت کرے
یہہ سب سے بدتر ہے اور اشارہ اسمین اسبات کی طرف بہی ہی کہ گواہی بدون کمی وزیادتی ادا کرنی چاہیی کیونکہ کمی
وزیادتی مین قیام اوس گواہی پر ثابت نہین ہوتا ط عزیزی وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ
اور وہ کہ وہ اپنے نماز پر نگہبانی کرنیوالی ہین ط فتح اور جو اپنے نماز پر خبردار ہین ط موضح
تفسیر اور آٹھوین وہ لوگ جو اپنے نماز کے نگہبانی مین رہتی ہین تاکہ اوسکا ثواب جاتا نرہے اور یہہ
محافظت اوس مداومت کی سوا ہے جو پہلے آیت مین مذکور ہے اسواسطے کہ مداومت کی معنی یہہ ہین
کہ ہمیشہ بجالانا اور کبہی ناغہ نکرنا اور محافظت کی معنی یہہ ہین کہ اوسکی ہر کام کو پورا کرنا تاکہ ثواب اوس نماز کا
پورا ملے اور اوسکے جتنی شرطین اور جتنی رکنتین ہین اونکو اونکی وقتونمین پورا ادا کرنا جیسی نماز مین ادہر
اودہر نہ دیکہنا اور سجدہ کی جگہہ نظر رکہنا اور کپڑیکو نہ سمیٹنا اور اپنے بدن کی ساتہہ نہ کہیلنا اور انگڑائی نلینا
اور جمائی نہ لینا اور اگر آجاوی تو منہ کو بہت نہ کہولنا اور موہنہ کو کپڑے سے بند نکرنا اور کپڑیکو سر یا کندہی پر
ڈالکر دونون کنارون کو نہ لٹکانا اور اپنے اونگلیون کی ساتہہ پنجہ نکرنا اور اونگلیون کو نہ چٹخانا اور نماز
سجدیکے جگہہ سے کوڑا کنکر دور نکرنا اور اپنے ہاتہہ مین کوئی چیز جیسی لکڑی یا کوڑا نماز مین نرکہنا اور نماز مین
دل اور طرف نہ لگانا بلکہ دل کو حاضر رکہنا اور دلکی حضوری سی نماز کو ادا کرنا سو جسطرح پانچوقت نماز پر ہمیشہ
قائم رہنا نہایت شاق اور گران ہی اور نہایت صبر اور بے حرصی کی دلیل ہی اسیطرح سی مفسد چیزون سے
اپنے تئین بچائی رکہنا بہی بہت شاق اور گران ہی اور کمال صبر اور بے حرصی کی دلیل ہو سکتی ہی اسواسطے
ان دونون چیزونکو باوجود اس بات کی کہ ایک ہی چیز سے علاقہ رکہتی ہین جدا جدا بیان فرمایا اور شروع
ایک فعل سے کیا یعنی مداومت سی اور دوسرے پر تمام کیا یعنے نقصان کی چیزون سی بچانا تاکہ نماز کی فضیلت

نماز کی مفسد اور مکروہ چیزون کا بیان

اور اوسکی بہت تقید معلوم ہوجای اِن اُنہون فرقون کی اول اور آخر نماز والی ہین اور ہمیشگی کا ذکر پہلے اسلیے کیا کہ نماز کی سبب سے جتنی آفتین بے صبری اور حرص کی زیادتی کی ہین سب کم ہوجاتی ہین کما قال اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ اور جب حرص کم ہوئی اور صبر قوی ہوا تو نماز پر ہمیشگی حاصل ہوسکتی ہی اسواسطی کہ نماز کی محافظت مین سب مشقتون پر صبر کرنا اور تمام منافع کو چھوڑنا ضرور ہوتا ہی اور سب لذتون پر حرص کرنی محافظت کو منع کرتی ہی اسیواسطے محافظت پر ختم فرمایا ہی ؏ **عزیزی** اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ۔ یہہ جماعت باغون میں ہونگی بزرگی دی گئی ؏ **فتح** وہ ہین باغون مین عزت سی ؏ **موضح تفسیر** ؏ اُولٰٓئِکَ یہہ فرقی جو بے صبری اور بخل اور حرص کی برائیوں سی پاک ہین فِیْ جَنّٰتٍ قسم قسم کی باغون مین ہونگی اپنے اپنے عملونکی مرتبون کی موافق مُکْرَمُوْنَ تعظیم اور بزرگی دیے گئے یعنے عزت سی وہان ہونگی اسواسطے کہ سب اچھی خصلتین اونمین پائی جاتی ہین اور برائیون سی بچی ہوی ہین اور بزرگون کی تعظیم واجب ہوتی ہے جیسی شریعت و نا فرمانونکی حقارت واجب ہی اور اس آیہ سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اوسکی اخلاق نیک اور اچھی خصلتین ہونیکی سبب سے ہے اور اوسکے برائی اوسکی بداخلاقی اور خصلتین بری ہونیکی سبب سے ہے اور بعضی مفسرونسی منقول ہے کہ قرآن شریف مین بہشت کی بزرگیان اور جو بہشتیونکو طرح طرحکی وعدی دی گئی ہین کافرون لی جوستی تو ہنسی اور ٹہٹھی کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف مین آتی اور حلقی باندہکر دائین بائین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھتے اور کہتے کہ اگر یہہ قول تمہارا سچ ہی اور قیامت کا ہونا ضرور اور اس قسم کی نعمتین اور بزرگیان وہان عنایت ہونگی تو اسکو تم یقین جان رکھو کہ اون نعمتون اور بزرگیون کی زیادہ لائق ہونگی یہہ کہ جنہون نے تمہاری تابعداری اختیار کی ہی اسواسطی کہ حق تعالیٰ حکیم ہے ہمکو دنیا مین عزت والا اور بزرگی والا کیا ہے اور طرح طرحکی نعمتونسی نوازا ہی اور مال اور مرتبہ اور سرداری اور ریاست ہمکو بخشی یہی دلیل ہے اسبات پر کہ آخرت مین بہی اپنے نعمتونسی ہمکو نوازیگا اور تمہاری تابعدار لوگ کہ اکثر فقیر و محتاج ہین اور غلام اور رذالی اور کم اصل وہ ہرگز اِن نعمتونکی سزاوار نہین ہین سو حق تعالیٰ نی اونکی تمسخر کی بات رد کرنیکے لیے یہہ آیتین آگیکے نازل فرمائین ؏ **عزیزی** فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قِبَلَکَ مُہْطِعِیْنَ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ۔ پس کیا ہی کافرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین دائین بائین طرف سے گروہ گروہ ہوکر ؏ **فتح** ؏ پہر کیا ہوا ہے منکرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین دائین سے اور بائین سی جوٹ جوٹ ؏ **موضح تفسیر** پہر کیا ہوا ہی اِن کافرونکو جو بہشت کی نعمتونکی تکنے سی تیری طرف دوڑے آتے ہین طمع کی گردن دراز کیے ہوئی اور امید کی آنکہہ سے تیرے طرف دیکہتی ہوئی کیا یہہ لوگ بہشتیون کی صفتونکو جو اُنہون اوپر بیان ہوچکی ہین اپنے مین حاصل کرچکے ہین جو اس امید پر تیری طرف دوڑی چلی آتے ہین اور باوجود اس امید کی اونکی نفس ایسی سرکش ہین کہ تمہاری روبرو دوزانو ہوکر ادب سے بیٹھنے کو قبول نہین کرتے بلکہ دائین اور بائین سی حلقہ کرکر بیٹھتی ہین تاکہ کسیکو یہہ گمان ہو کہ یہہ بہی تمہاری تابعدار ہوے ہین اور کچہہ اچھے دین کی بات سیکہنے کو تمہارے پاس آئے ہین ؏ **عزیزی** اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّۃَ نَعِیْمٍ ۔ کَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ۔ آیا طمع کرتا ہی ہر شخص انمین سی

یہہ کہ داخل کیا جاوی باغون نعمت کیمین نہ نہ تحقیق پیدا کیا ہمنی انکو اوس چیز سے کہ جانتی ہین یعنی منی سی ٥ فــ کیا لالچ کرتا ہی ہرایک اونمین کہ داخل کری نعمت کی باغمین کوئی نہین ہمنی اونکو بنایا ہی جس چیز سی جانتی ہین ٥ موتفسیر اَیَطْمَعُ الخ کیا طمع کرتا ہے ہر شخص انکا اسبات کی کہ داخل کیا جاوی نعمتون والی بہشت مین باوجود اس کفرودشمنی اورتمسخر کی اور باوجود اس باطل اعتقاد وگہمنڈکی کہ ہم لوگ اصل پیدایش مین عزیز و بزرگ پیدا ہوی ہین کتنا ہی کفر وبرای ہمسی ہوی لیکن ہم بہشت ہے کے لائق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور تابعدار اگر مسلمان ونیکبخت ہون لیکن جو اکثر انمین رزالی اور کم اصل ہین سو ذلت وحقارت ہے کے لائق ہین اور اس امر کو دنیا کی مجلسون کی تعظیم وتکریم پر قیاس کرتے ہین کلا ہرگز ایسا نہین ہوتا ہے چاہیے کہ ایسی جہوٹی طمع کو چہوڑین اور ایسی باطل خیال اور فاسد قیاس سی درگذرین اسواسطے کہ اصل پیدائش مین نہ کوئی وجب التعظیم ہے نہ لازم التکریم اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ الخ مقرر ہمنے پیدا کیا انکو اوس چیز سے کہ جسکا یہہ حال خوب جانتی ہین اور وہ چیز منی کا قطرہ اور نطفہ ہے کہ وہ آپ ہی ناپاک ہے اور ناپاک جگہہ سے نکلتی ہے اور ناپاک جگہہ مین ٹہیر جاتی ہے پہر کہین اگر بدن یا کپڑی پر لگ جاتی ہے تو اوس بدن اور کپڑیکا دہونا واجب ہوتا ہی پہر اب سوچنا چاہیے کہ آدمی کہانتک وجب تعظیم وتکریم ہوا البتہ آدمی کے بزرگی اور برائی ایمان اور نیک عملونسی ہی اصل پیدائش سے کچہہ علاقہ نہین لیکن رزالت اصل پیدائش سی بہی ہی اور کفر برائیون سی بہی پہر اگر ایمان لایا اور نیک عمل کئی تو اصلی رزالت اوسکی دور ہوئی اور تعظیم وتکریم کی لائق ہوا اور اگر کفر اور گناہون مین گرفتار رہا تو اصلی رزالت اوسکی اس نافرمانی کی رزالت سی ملکر دونی ہوگئی تو یہہ لوگ ہرگز تعظیم وبزرگی کی قابل نہین ہین اسواسطے کہ دونی رزالت رکہتی ہین بلکہ تعظیم وتکریم کی لائق وہ لوگ ہین جو تمہاری صحبت مین دین سیکہنے کو مقرر ہوئی ہین اور تمہارے اوپر فدا کئی ہوئی ہین ٥ عربی فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ پس قسم کہاتا ہون پروردگار مشرقون اور مغربونکی کہ تحقیق ہم قادر ہین اسپر کہ انکی عوض لاوین ہم بہتر ان سے اور نہین ہم عاجز ٥ فــ سومین قسم کہاتا ہون مشرقون اور مغربون کی مالک کی ہم سکتی ہین کہ بدل کرلی آوین اونسی بہتر اور ہم سی چہوٹ نہ جاوینگی ٥ موتفسیر پہر قسم نہین کہائی ہین ہم اسواسطے کہ قسم کہانیکی اسجگہہ احتیاج نہین ہے حق تعالی کی قدرت کاملہ سب پر ظاہر وروشن ہی جس فرقہ کو چاہی بدل کر دوسرا اوس سی بہتر اوسکی عوضمین پیدا کردی اور اگر تمکو بدون قسم کہانیکی یقین نہین ہوتا تو ہماری قسم اپنی ان صفتون کر کہا ہی یعنی پروردگار مشرقون اور مغربونکا ہون مین یہہ کثرت مشرقون اور مغربون کی اسلئی ہی کہ ہر ستارہ سورج ہویا چاند یا اور پانچون ستاری ان سبکا ہر روز نیا مشرق ہوتا ہی سوای اوس مشرق کی جو سال کی پہلے ہوچکا ہے پہر اسطرح ہر ایک ستاریکا مغرب بہی جدا ہی اور یہہ ہمارے صفت شرافت اور حقارت کی تغیر اور تبدل پر کافی ہے یعنے بعضونکو اپنے مخلوقات مین سی کسی وقت مین ایسی عظمت وبزرگی سے سرفراز کرتے ہین ہم کہ انوار کی ظہور کے مشرق ہوجاتے ہین اور پہر اور وقت وہین مخلوق کو اس عظمت وبزرگی سے

معزول کرکی دوسرونکو اوس بزرگی سے سرفراز کرتی ہین ہم پہر اسیطرح بعضونکو اپنی مخلوقات مین سی ایسی ذلت سی
ہم رسوا کردیتی ہین کہ بالکل سیاہی و تاریکی اوسپر چہائی ہی پہر دوسرونکو وسی رسوائی سی ذلیل کردیتی ہین اور اسی
پر اور بہی قیاس کرلینا چاہئی اور جب یہہ ہمارے قدرت عظمت وحقارت کی تغیر اور تبدل مین برس کی ہر دنین کہل گئی
تو ثابت ہوا کہ اِنَّا لَقَادِرُوْنَ الخ مقرر البتہ ہم قادر ہین اسپر کہ بدل کرلی آوین دوسری فرقہ کو جو بہتر ہوں
انسے تمہاری صحبت کی لئی اور تمہاری شاگردی اور نیک راہ سیکہنے خلوق کی آراستگی اور عملون کی نیک کرنی مین اسی
وہ بہتر ہون سو وہ فرقہ انصاریون کا تہا وَمَا نَحْنُ الخ اور نہین ہم ایسی کہ کوئی ہمسی بڑہ چلی اور اوسکی
حقارت اور اہانت کرنیسی ہمارے تعظیم اور تکریم نرہے یا یہہ عزت اور بزرگی ہمسی لیکر دوسرونکو حوالہ کردی اور ہمکو عاجز
کردی سو ایسا کوئی نہین ہی تو بس معلوم ہوا کہ یہہ ان سبکا جمع ہوکر تمہاری پاس آنا بچہہ بہشت مین داخل ہونیکے
طمع سی نہین ہی اور نہ تعظیم وبزرگی کرنیکی راہ سی ہی بلکہ انکی تکبر سے ہے جو بڑہ بڑہ کر باتین کرتی ہین اور حق تعالے
کی آیتونسی اور اوسکی عدونسی تمسخر کرتے ہین ۵ **عزیزی** فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس چہوڑ اے محمد اونکو کہ بیہودگی مین بہتین اور کہیلین
یہان تک کہ ملین اپنے اوسدن سی کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ۵ **فتح** سو چہوڑ دی انکو باتین بناوین
اور کہیلین جب تک ٹہرین اپنے اوس دن سی جسکا انسی وعدہ ہی ۵ **موضح تفسیر** پہر چہوڑ دے
اونکو تاکہ یہہ باتین بناوین اور کہیلین یہان تک کہ ملین اپنی بری دنسی جسکا وعدہ دیی جاتی ہین لیکن اوسدن
حق تعالی کیطرف بلانیوالیکو اور طرح سی جواب دینگی یعنی جسطرح اب ہنسی اور تمسخر کے ارادی سی تمہاری
پاس آتی ہین سو اوسدن یہہ بات نہوگی بلکہ نہایت بی چینی اور بیقراری سی اوس بلانیوالی پاس دوڑ کر
حاضر ہونگی ۵ **عزیزی** يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ
يُّوْفِضُوْنَ ۝ اوسدن کہ نکلین قبرونسی دوڑتے ہوی گویا وہ طرف نشانہ کی دوڑتی ہین ۵
فتح جسدن نکل پڑین قبرونسی دوڑتی جیسے نشانہ پر دوڑے جاتی ہین ۵ **موضح تفسیر** يَوْمَ
الخ جسدن نکلین گے اکیلے کہلے بدن ننگے سر ننگے پاؤن قبرونسی دوڑتی ہوی اور جلدی کرتی ہوی حضرت
اسرافیل علیہ السلام کی صور کے آواز سنکر گویا کہ وہ سب کسی بت کی طرف جسکو اُس گہرسی نکالکر کہڑا کیا ہی درشن
کے واسطے دوڑی جاتی ہین جلدی سی اس ارادہ سی کہ سب سے پہلے ہم ہی درشن کرلین اور چوم چاٹ لین اسکو اور
اپنے تئین اوس تک پہنچاوین اس آرزو سی کہ اوسوقت جو پہنچا سو پہنچا لیکن یہہ بات نہین ہے بلکہ یہہ
اونکا دوڑنا اور جلدی کرنا نہایت ذلت اور خواری کی ساتہہ ملا ہوا ہوگا اسواسطے کہ خَاشِعَةً الخ ۵.
عزیزی خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝
عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اونکی آنکہوں او نکیکی ڈہانک لیگی اونکو ذلت یہہ ہی وہ دن کہ وعدہ دیا جاتا تہا
اونکو ۵ **فتح** ۵ نوی ہین اونکی آنکہین چڑہی آتی ہی اونپر ذلت یہی ہی وہ دن جسکا اونسی وعدہ تہا
موضح تفسیر خَاشِعَةً الخ تاریک اور متحیر ہوئی ہونگی آنکہین انکی بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
چہالیگی سر سے پانوتک اونکو ذلت اور رسوائی ذٰلِكَ الخ یہہ وہ برا دن انکا ہی جسکا وعدہ دیی جاتی تہی

نہ وہ صبر کرنیوالون اور کم حرصونکا دن ہی اسواسطے کہ اونکو اوسدن نعمت والی بہشتو نمین تعظیم و تکریم سے داخل کرینگے باقی رہے اس مقام پر کتنی سوال کہ جنکا جواب ضرور ہے اونمین سی ایک یہہ ہی کہ انسان کو جو سب مخلوقات مین سی اشرف و بزرگ ہی جسکو فرشتون نی سجدہ کیا اور تمام روی زمین کا خلیفہ ہی کسطرح حکا حریص و بی صبر کیون پیدا کیا اور اوسکی اصل خلقت مین ان دونون بری صفتونکو کسواسطی ملا دیا دوسرے حیوانونکو عشر عشیر ہے اسکے نہین ہے یعنے دسوین حصہ کا دسوان حصہ یعنی سو حصہ مین سی ایک حصہ بہی نہین رکہتے کہانا پانی نملنی کی وقت اور مصیبت مین گرفتار ہونیکی وقت جو بیقراری و بی تابی یہہ کرتا ہی اور حیوانکو کبہی اسطر حکے نہ صبری و بی تابی نہین ہوتی ہے اور اس باتمین نہایت ذلت اور رسوائی اسکی ہی اور اس حرص و بی صبری کی سبب سے جہان کہین طمع اور لالچ دیکہتا ہی اوسکا تابع اور غلام بن جاتا ہے اور سرگرم و سرد اوس بیقرار اور بی صبری کی سبب سے ڈرتا ہے سو اگر اسکا خمیر انہین دو چیزون سی کیا ہی اور اسکی خلقت مین یہہ دونون عیب ملائی ہین پہر بے صبری و حرص پر جو اس سی ہو غصہ کرنا اور اوسکو برا کہنا کسلیے ہے اسواسطے کہ اسکے کچہہ تقصیر نہین ہی جبلی اور پیدائشی چیز سے وہ ناچار ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ حرص و بے صبری کی شدت و زیادتی جو انسان مین پائی جاتی ہی یہہ حقیقت مین اسکی بہتری کا سبب ہے اسلیے کہ معرفت کی درجونکی ترقی اور حق کی راہ کا چلنا اور جناب احدیت کی درگاہ مین قرب حاصل کرنیکا کوئی وسیلہ و زینہ اس سی بہتر اسکے لیی نہین ہے اگر یہہ حرص کی شدت و بی صبری اسکو نہوتی تو یہہ بہی اور حیوانونکی طرح تہوڑے سے معرفت پر قناعت کرتا اور بڑے بڑی معرفت اور قرب کے درجونکا طالب و خواہان نہوتا اور حال یہہ ہی کہ معرفت کی دریا کا کنارہ ہی نہین ہے اور قرب کی مرتبونکی کہین حد اور انتہا ظاہر نہین ہے پہر اگر اسکا شوق و حرص دمبدم زیادہ نہوتا جاوی اور مستسقی کی طرح پیاس پیاس کرکی نہ پکاری تو یہہ راہ بی نہایت جسکی کہین حد اور کناریکا پتہ بہی معلوم نہین ہی کسطرح کٹ سکی اور یہہ سب مرتبی قرب و معرفت کی بیکار رہ جاوین اور اگر مالک اور خالق کی جدائی مین ایک لمحہ صبر کری اور بی تابی و بیقراری نکرے تو اوسکی محبت و عاشقی اور اپنے حال سی بیحال ہوجانا کسطرح ثابت ہوئی ؏ میان عشق و صبوری ہزار فرسنگ است ❊ یعنے عشق و صبر مین نہایت دوری ہی جمع ہونا محال ہی پہر جب ثابت ہوا کہ آدمی کی شرافت و بزرگی اور مخلوقات پر اس سبب سے ہے کہ اوسکو اپنے خاوند حقیقی کی عشق محبت کا استعداد والا پیدا کیا ہی اور اسکے قرب کا ڈہونڈہنیوالا بنایا ہی اور معرفت کی دریا کا جوئی تہا ہی غوطہ خور کیا ہی اسلیی کہ یہہ دونون چیزین یعنی بی صبری و حرص کا زیادہ دینا ضرور ہوا اسپر غصہ کرنا اور اوسکی مذمت کرنے اوسکے حرص کی زیادتی اور بیصبری کی سبب سے نہین ہی بلکہ اوسپر غصہ اسواسطے ہے کہ یہہ اپنی حماقت و نادانی سے ناپائدار و فانی لذتون پر بیقراری کرتا ہی اور جو چیزین چہوڑنے کے لائق ہین اونپر اپنے حرص کو صرف کرتا ہے غرضکہ بے جگہہ صرف کرنی پر اسکے مذمت بیان کیجاتی ہی جیسی کوئی شخص اپنے جورو یا لونڈی کو اچہی کپڑی اور زیور پہناکر آراستہ کری اپنی خوشی اور دیکہنی کی لیی اور وہ عورت شرارت و ناشکری سی اپنی خاوند کا حق تلف کرکے اوس کپڑے زیور کو پہنکر دوسری یار پاس جاوے اور اپنے زیب و زینت اونکو دکہلاوی تو وہ عورت

حرص اور بے صبری کا آدمی کی خمیر میں ملا دینا

سبکی نزدیک بری اور ہمیشہ کا کی لائق ہوگی اللہ تعالی پناہ دیوی ایسی ناشکری سی اور کیا اچھا کہا ہی کسی شاعر کی
ب الصَّبْرُ يُحْمَدُ فِي مَوَاطِنَ كُلِّهَا اِلَّا عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ مَذْمُوْمٌ اور حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا اور اور حدیث مین آیا ہی لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ
رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ
اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

عزیزی سورۂ نوح علیہ السلام

یہہ سورۃ مکی ہی اور اسمین ۲۸ آیتین ہین اور دوسو اکتیس کلمی اور حروف نوسوچوہتر اور رکوع دو اور نازل
ہوئی یہہ بعد سورہ نحل کے اور اسکا نام سورہ نوح الٰہی رکہا ہی کہ اس سورۃ مین سوا حضرت نوح علیہ السلام کی
قصہ کے دوسرا حال مذکور نہین ہی اور تمام قرآن شریف مین دو سورتین ایسی ہین جنمین ایک ذکر خاص کی سوا
دوسرا مذکور نہین ہی ایک سورہ یوسف علیہ السلام اور دوسری سورہ نوح علیہ السلام سوان دونون سورتونمین
سوای ان دونون پیغمبرون کی حال کی دوسرا حال مذکور نہین ہی اور اس سورۃ کو حضرت نوح علیہ السلام کی
ساتہہ بڑے خصوصیت ہی اسواسطے کہ سوا انکے کلام کی دوسرا کلام اسمین مذکور نہین ہی تو گویا اس سورۃ کا
مضمون بالکل حضرت نوح علیہ السلام کا کلام ہی اور اس سورۃ کا ربط سورہ معارج سی یون ہی کہ سورہ معارج مین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل تنگی کی اسباب مذکور ہین جیسی اپنی قوم کی کافرونکی دعوت کرنی یعنی اللہ تعالی کیطرف
بلانا اور اون کافرونکی نہایت بی باکی اور جرأت سی سوال کرنا قیامت کی عذاب کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اونکی دعوت کی مشقت اور ایذا پر صبر کا حکم ہونا مذکور ہے اور اس سورۃ مین اول سی آخر تک حضرت نوح علیہ السلام
کی دل تنگی کا حال مذکور ہے باوجود اس بات کی کہ ہزار سال تک کافرونکی ظلم اور ایذائین اوٹہاہین لیکن اون
کافرونمین تا بعد ازین کا اثر ہی نپایا گیا تو گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہی کہ پیغمبرونکو خلق اللہ کی دعوت مین
اسطرحکی بردباری اور تحمل چاہئی اور اونکی ایذاؤن پر صبر کرنا چاہیی اور اگر ایک طرح سی وہ کافر نہ سمجہین تو
دوسرے طرح سی سمجہانا چاہیی اور اگر اسطرح بہی نہ سمجہین تو تیسری طرح سی غرضکہ رنجیدہ اور دل تنگ ہونا چاہیی
اور یہہ ہے کہ اوس سورۃ مین مذکور ہے کہ قیامت کا عذاب جو کافرونکی واسطی وعدہ کیا گیا ہی اگرچہ دور
معلوم ہوتا ہے لیکن اوس دورے کے لحاظ سی ڈراتی ہین اوس عذاب سی قصہ کو نکیا جا ہیی جیسی حضرت نوح
علیہ السلام نی قصہ کو نکیا اسلیے کہ طوفان کی عذاب سی خوف دلانیکا حکم اونکو ہزار سال پہلی سی ہوا تہا اور حضرت
نوح نی اوس عذاب سی خوف دلانیمین باوجود دور ہونیکی بہت سی سعی اور کوشش کی تو اب یہہ بات ثابت
ہوئی کہ جو چیز آدمیونکی ذہن وخیال مین دور معلوم ہووی وہ چیز حق تعالی کی قدرت مین بہت نزدیک ہے
پس معلوم ہوا کہ یہہ سورۃ حق تعالی کی اس قول کی کہ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا
دلیل و برہان ہی باوجود ایسی دلالت کی ان دونون سورتونکی مضمون بہی آپسمین مناسب واقع ہوی ہین اور حضرت
نوح علیہ السلام اولو العزم پیغمبرونمین سی ہین اور حضرت آدم علیہ السلام جو باپ سب بشر ونکی ہین دسوین درجہ مین
ظہور انکا ہوا انکی اور حضرت آدم علیہ السلام کی درمیانمین دس واسطی پائی جاتی ہین اسطورسی کہ حضرت نوح
علیہ السلام کی باپ کا نام لملک تہا بڑے نیکبخت موحد تہی لوگونکو توحید کی تعلیم کیا کرتی تہی اونکی باپ کا نام

متو سلخ تہا حضرت ادریس علیہ السلام کی بیٹی یہہ ایسی تیز ذہن تہی کہ دس برس کی عمر مین جتنی آسمانی صحیفی جو حضرت
ادریس اور حضرت شیث اور حضرت آدم علیہم السلام پر اوتری تہی وہ سب یاد کر لیی تہی اور بعد حضرت ادریس علیہ السلام
کی یہی اونکی خلیفہ ہوی تہی اور بنی آدم کی کاموںمین اور اونکی بہلائی مین بہت کوشش اور سعی کیا کرتی تہی اور بہت
کثیر الاولاد تہی اور اونکی باپ حضرت ادریس علیہ السلام تہی جنکا اصل نام اخنوخ تہا اور وہ بڑی مشہور پیغمبر ہوئے
ہین کئی جگہہ قرآن مین بہی اونکا ذکر آیا ہی اور ریاضی اور طبعی اپنے علمونکو یونان والی حکما انہین کیطرف
نسبت کرتے ہین اور لکہنا اور سینا بہی آدمیونمین پہلی انہین سی نکلا ہی انکی باپ کا نام یارد تہا جو قابیل
کی اولاد کی ساتہہ ہمیشہ لڑائی اور جہاد کیا کرتے تہے اور حضرت آدم کی ریاست یعنی گدی پر بیٹہے تہے اونکے
باپ کا نام مہلائیل تہا آدمیونکو علیحدہ علیحدہ شہر ومکان بہی وہین نی بسایا اور بابل شہر آباد کر کے
آپ مع خویش و اقربا وہان رہے اور شہر شوس بہی انہین کا بنایا ہوا ہے اونکی باپ کا نام قینان تہا
یہہ بہی بڑے نیکبخت اپنے آبا و اجداد کی طور پر تہے انکے باپ کا نام انوش تہا حضرت شیث علیہ السلام
کی اولاد مین سب سے افضل تہے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اپنے دادا کی برابر دفن ہین انکی باپ کا نام
شیث علیہ السلام ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی جانشین اور خلیفہ تہی اور بڑی عظیم القدر پیغمبر دنیا مین سی ہین
پچاس صحیفی انپر نازل ہوی تہی اور یونان کی حکما حکمت الٰہی کو انہین سی نقل کرتے ہین اور یہہ عبادت
اور ریاضت مین بہت مشغول رہتے تہے یہان تک آٹہہ واسطے ہوی اور ان آٹہونمین کوئی کافر نہتا
اور سب مسلمان و نیکبخت تہی ہان حضرت ادریس علیہ السلام کی بعد بنی آدم مین بت پرستی شروع
ہوئی اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کی بیٹی سب اولیاء اللہ اور نیکبخت تہی اور
ہر ایک نے اپنے عبادت کی واسطی ایک ایک مسجد بنا کر اوسمین آپ بہی عبادت کیا کرتی اور لوگونکو بہی
مسجد مین حاضر ہونی اور حق تعالیٰ کی ذکر اور عبادت مین مشغول ہونیکی نصیحت کیا کرتی تہی چنانچہ
بہت لوگ وہان حاضر رہتے اور اونکی تعلیم کی بموجب نہایت ذوق و شوق سی عبادت کیا کرتی اور اونکی
صحبت کی برکت سی عبادت مین نہایت لذت حاصل ہوتی جب حضرت ادریس علیہ السلام کی اولاد نی
اس عالم سے انتقال کیا تب لوگونکو نہایت رنج و ملال انکی مفارقت سی حاصل ہوا اور آپسمین اکثر اسبات کا
ذکر رہتا تہا کہ جو مزا عبادت کا اون بزرگون کی صحبت مین ہمکو حاصل ہوتا تہا اب وہ بات پائی نہین
جاتی ابلیس مردود کہ انسان کا دشمن جانی ہی اوسوقت کو غنیمت جانکر ایک بڈہے بزرگ کی شکل
بنکر مکر کا عمامہ سر پر باندہ کر اور فریب کا عصا ہاتہہ مین لیکر جس مجلس مین یہہ لوگ بیٹہی یہی ذکر کر رہی
تہے آکر موجود ہوا اور کہا تمہاری رنج کی دفع ہونیکی ایک تدبیر مین تمہین بتلاتا ہون کہ وہی لذت عبادت
تمکو پہر حاصل ہوا کرے اور وہ تدبیر یہہ ہی کہ اون بزرگون کی شکلین پتہر سی تراشو اور اون بزرگون
کے کپڑے اون تصویرونکو پہنا کر مسجد کی محراب مین اپنے سامنی کہڑا کر دو اور یہہ سمجہہ لو کہ یہہ ہمکو دیکہتی ہین
بموجب اس قول کی کہ ان اولیاء اللہ لا یموتون اگر یہہ تدبیر کروگی تو پہر تمکو وہے لذت جو اونکی سامنی
عبادت مین ملتی تہی وہی ملا کریگی ان لوگونکو یہہ تدبیر بہت پسند آئی اور تصویرونکو بنا کر مسجد مین رکہا اور

بیان بت پرستی کی ظہور پانیکا بعد وفات حضرت ادریس علیہ السلام کی اولاد کی جنکی اولاد حضرت نوح کی زمانہ تک پہونچی تہی ۱۲

[illegible]

اونمین اسطرح ٹہیرالیا کہ عبادت اور نماز سے فراغت ہونیکی بعد جو مسجد سے باہر جاوی اون تصویرون کی ہاتہہ
پانوکو چوم کر باہر جاوی تاکہ اوس شخص کی حاضری جماعت مین اون بزرگونکی روح کی نزدیک ثابت ہوجاوی تاکہ
وہ بزرگ حق تعالی کی درگاہ مین اس بات کی گواہی دین کہ یہہ شخص ہمارے ساتہہ جماعت کی ساتہہ تیری
عبادت مین مشغول تہا اور ہمارے شفاعت کرین ہوتی ہوتی اس امر نے ایسا رواج پایا کہ عبادت و ذکر بالکل موقوف
ہوگیا پس اون تصویرونکی ہاتہہ پانو کا چومنا فقط رہ گیا جو شخص مسجد مین آتا تو اون تصویرونکی ہاتہہ پانو چوم
چلا جاتا پہر تہوڑی دنون کی بعد قدمبوسی کی عوض خاک بوسی اور سجدہ شروع ہوگیا بلکہ اور سب موقوف
ہوکر یہی رواج پایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی باپ لوگونکو اس برے کام سے بہت منع کیا کرتے تہے لیکن لوگ
اونکی بات نہین سنتی تہی اس اپنی کام کو اچہا جانکر کیا کرتی تہی یہان تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالے
نے رسول کرکر اون لوگونکی سمجہانیکو بہیجا اور ساڑہے نوسو برس حضرت نوح علیہ السلام نے اون لوگونکو سمجہایا
کہ اون بتون کی عبادت کو چہوڑ کر حق تعالی کو وحدہ لاشریک جان کر اوسکی عبادت مین مشغول ہو ولیکن اون لوگون نے
ہرگز اونکی بات کو نمانا اور اوس ساڑہی نوسو برس کی سمجہانیسی فقط اسی آدمی اونپر ایمان لائی اور اوس بت پرستی
کو چہوڑا اور تمام روی زمین کی آدمیون نے باوجود اتنی مدت سمجہانیکی کسیتی ان کا کہا نمانا اور اتنی مدت دراز مین
کوی جگہہ ایسی باقی نرہی جہان انکی دعوت نہ پہنچی لیکن سب نے انکار کیا اور ہرگز قبول نکیا آخر حضرت
نوح علیہ السلام نے انکی ایمان لانیسی ناامید ہوکر اونپر بددعا کی حق تعالی نے اونکی بددعا سے اونپر طوفان
بہیجا اور سبکو ڈبویا اور طوفان کی پہلی حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالی کا حکم ہوا تہا کہ اپنے واسطے اور اپنے
گہر والون اور مسلمانون کی واسطے ایک کشتی بناؤ اور سب جانورون چرند اور پرند مین سے ایک ایک جوڑہ
لیکر اوسمین بند رکہو جسوقت تنور سے پانی ابلی اوسوقت کشتی مین سوار ہونا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے
اون حکم کے موافق کشتی طیار کرکی کہانا اور پانی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑہ اوس کشتی مین رکہکر منتظر طوفان
کے بیٹہے جو ہین پانی تنور سے ابلا آپ اور اپنی اہل بیت کو کہ تین بیٹی اور اونکی بیویان اور لونڈیان اور غلام
اور اسی آدمی اور جو مسلمان ہوی تہی ان سبکو لیکر اوس کشتی مین سوار ہوکے اور اوس کشتی کی اوپر ایک سرپوش
رکہا تاکہ آسمان سی بارش کا پانی کشتی مین نہ آوی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور ایک بیٹا جسکا نام
کنعان تہا آپ پر ایمان نہ لائی تہی یہہ دونون کشتی مین نہ بیٹہی کافرونکی ساتہہ غرق ہوی اور حضرت نوح
علیہ السلام چہہ مہینی کشتی مین رہی دسوین رجب کو سوار ہوی اور دسوین محرم کو عاشورہ کی دن اوتری
اور طوفان کا پانی زمین سی ابلتا تہا اور آسمان سی بہی برستا تہا چالیس دن تک پانی کی زیادتی اور طغیانی
رہے چالیس دن کی بعد جوش موقوف ہوا اور آہستہ آہستہ پانی گہٹنا شروع ہوا چہہ مہینی کی بعد زمین نمودار
ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام اور اونکی ساتہہ والی کشتی سی اوتری اور حضرت نوح ع م کی عمر مین
بڑا اختلاف ہی مشہور یہہ ہی کہ ایک ہزار چار سو برس کی عمر ہے اور قرآن شریف سی اتنا بالیقین معلوم
ہوتا ہی کہ ہزار برس سی زیادہ عمر ہے اسلیے کہ سورہ عنکبوت مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ بعد نبی ہونیکے
پہلے طوفان سی ساڑہے نوسو برس دعوت کی اور کم سی کم چالیس برس کی عمر ہوگی جب آپ رسالت کی

خلعت سی سرفراز ہوئی تہی اور بعد طوفان کی بہی بہت دنون آپ دنیا مین رہی چنانچہ اسکا ذکر سورہ ہود مین ہے
اب بیان جاننا چاہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ بڑی مناسبت ہی
کئی وجہون سی جو اور پیغمبرونکو آپکی ساتہہ نہین ہی اسوا سطی اس سورۃ کو دعوۃ کی قاعدونکی تعلیم اور رنج و مشقت
پر صبر کرنیکی تلقین کی واسطی آپ پر نازل فرمائی اور سورہ معارج مین جو حکم ہوا تہا کہ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا سوا سکی
بعد اس سورت مین حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ کو نظیر اور تمثیل کیطور پر بیان فرمایا ہی یعنی تمکو ایسا صبر کرنا چاہئے
جیسا نوح نی کیا تہا اور مناسبت کی وجہو نمین سی پہلی وجہہ یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عذاب
جو وعدہ دیا گیا تہا اونکی ڈرانی اور خوف دلانیکی وقت سی بہت دوری رکہتا تہا یعنی کچہہ کم ہزار برس کا فاصلہ
درمیان مین تہا اسیطرح عذاب موعود ہماری رسول مقبول کی امت کا بہی بہت دوری رکہتا ہی چنانچہ قیامت
کی دن ہوگا بخلاف اور پیغمبرون کی قوم کی عذاب کی کہ دنیا ہی مین تہوڑی تہوڑی فاصلہ سی آیا اور اونکی قوم کو
ہلاک کیا چنانچہ فرعون حضرت موسی علیہ السلام کی بددعا کرنی سی چالیس برس کی بعد غرق ہوا اور اسیطرح اور
کافر تہوڑی تہوڑی مدت مین دنیا کی عذاب سی ہلاک ہوی اور یہہ امت مرحومہ دنیا کی عذاب سی محفوظ ہی اس
امت کی کافرونکا عذاب بالکل قیامت کی دن پر حوالہ ہوا ہی اور اس امت کی کافرونپر قتل کرنی اور زندہ
پکڑ کے لونڈی غلام بنانیسی کبہی کبہی دنیا مین بہی تنبیہ اور تادیب ہوتی ہی اور دوسری وجہہ یہہ ہی کہ حضرت
نوح علیہ السلام کی دعوت کرنیکی مدت ہماری پیغمبر علیہ السلام کی دعوت کی مدت کی برابر ہی اتنا فرق ہی کہ حضرت
نوح علیہ السلام نے اتنے مدت تک زندہ رہکر اپنے ذات سی اوس دعوت کو مخلوقات الہی تک پہنچایا اور ہماری
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چند دنون اپنی ذات مبارک سی دعوت فرماکر اپنے نائبون کو اپنے قائم مقام چہوڑکر
عالم بقا کو تشریف فرما ہوی اور نائبون کی سبب سے ہزار سال تک یہہ امر دعوت کا پورا قائم رہا ہزار سال کی بعد
ہندوستان مین کئی شخص چہوٹی دینو نکی مدعی ظاہر ہوی جیسی نانک والی اور داؤد پنتہی اور خراسان مین روشنی
اور ان کافرونے اپنے اپنے دعوت شروع کی اوس وقت سی اس دین صحیح کی دعوت کا تو خلل درہم برہم ہوگیا اور پہر
اوسکی بعد تمام جہان مین بہت چہوٹی دین کی مدعی پیدا ہوی اور اپنے اپنے دعوتین شروع کین اب یہہ
اختلاف بدون ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نہین جاتا انشاء اللہ تعالی آپکے زمانی فیض نشان مین تو
اور لفرداس دعوت حقہ کا نئی سر سیتی تازگی قبول کریگا تمام عالم مین ایک دین اسلام کا ہوگا اور منکر دین
دوسرے مرتبے الزام حجت کو تجدید کرین گی یعنی حقانیت اس دین متین کی سب پر ثابت ہو جائیگی تاکہ عذاب
موعود مین گرفتار ہونی کا مستحق اور قابل اپنے تئین معلوم کرلین اور اپنے قسم کی تمام ہونیکی بہی مستعد ہوویں
اور تیسری وجہ مناسبت کی یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت عام ہتی تمام مخلوقات کو شامل تہے
اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بہی نبوت عام ہی سبکو شامل ہے اتنا فرق ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین ہین آپکی بعثت جسطرح آپکی زمانہ والونکی طرف ہتی اسیطرح قیامت تک جو آدمی اور جنات
پیدا ہوتی جاوینگے اون سب پر آپکی بعثت ثابت ہی بخلاف حضرت نوح علیہ السلام کی کہ اونکی بعثت اون
زمانہ والونپر جو اوس وقت دنیا مین موجود تہی یہہ تہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد جو پیدا ہونگی اونپر بہی وہ ہے

یہی ہیں کی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص مین حدیث وارد ہی بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً وَکَانَ
النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً اوس حدیث کی ہی یہی معنی ہین سیلیے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی وقت مین
جو اوس زمانہ مین موجود ہتی سب اونکی قوم ہتی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیونکی رسالت کی لیے مخصوص
ہین اپنی زمانہ سی قیامت تلک جو پیدا ہون حاصل کلام کا یہہ ہی کہ انہین مناسبتونکی سببسے سورہ نوح کو حضرت
نوح علیہ السلام کی قصہ اور اونکا خوف دلانا طوفان کی عذاب سی اور سبکے واسطے بددعا کرنیکے بیان مین ہی
بعد سورہ معارج کی لائی ہین کہ اسمین بہی اس امت کی عذاب موعود کی سوال کرنیکا اور عذاب کی جلدی کرنیکی
ممانعت اور صبر کرنیکا حکم بیان ہی واللہ اعلم بالصواب ۵ عزیزی مختصل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۵

تحقیق ہمنی بہیجا نوح کو طرف قوم اوسکیکے کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلی اس سی کہ آوی اونپر عذاب درد دینے والا
۵ فتح ۵ ہمنی بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنے قوم کو اس سی پہلی کہ پہنچی اونپر دکہہ
والی آفت ۵ موضح ۵ تفسیر کہا بعضون نی کہ معنی نوح کی زبان سریانی مین ساکن ہین یعنی صابر
وسہار کہنے والی اور مراد عذاب سی عذاب آخرۃ ہی یا طوفان ۵ مدارک ۵ اِنَّا تحقیق ہم اوس مرتبہ سے
جو جامع ہی درمیان جلال وجمال کی نکالنی کی واسطی جلال کی پوشیدگیون سی جمال کی انوار کی طرف
اَرْسَلْنَا بہیجا ہمنی نوح علیہ السلام کو جو ان دونون شانونکا جامع تہا اور جلال کی تاریکیونمین
پہنسی ہوونکو جمال کی روشنیونکی طرف نکال لانیکی کیفیتون پر خبردار تہا اپنا ایلچی اور رسول کرکے اِلٰی قَوْمِهٖ
اوسکی قوم کیطرف اسواسطے کہ ہم قوم ہونیکی سببسے وہ اونکی احوالونپر واقف ہی بہت ہوگا تاکہ اوس واقفیت
کے سببسے جسطور سے کہ مناسب سمجہی اون لوگونکو جلال کی تاریکیونسی نکالکر جمال کی نورسی منور کرے
اور ہر ایک کو اوسکے استعداد اور سمجہہ کی موافق اوس تاریکی کی انجام سی خوف دلاوی اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ
اسلیئے کہ ڈرا اپنی قوم کو اسلیئے کہ قومیت مین ہونیکی سببسے تمہاری شفقت اور خیرخواہی اپنے حقمین یقینی جانتے
ہین تو تمہاری ڈرانیسی ہی ڈرینگے مِنْ قَبْلِ الخ پہلے اسکے کہ آوی اونپر عذاب دکہہ دینیوالا جو اپنی پروردگار کی
محبوبیت کا سببہے ۵ عزیزی قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ کہا ای قوم میری تحقیق مین
تمہارلیے ڈرانیوالا ظاہر ہون ۵ فتح ۵ بولا ای قوم میری تمکو سناتا ہون کہولکر ۵ موضح ۵
تفسیر قَالَ یٰقَوْمِ یعنی ہماری حکم کے بہیجنے کے ساتہہ ہی نوح نی فرمانبرداری اوس حکم کی کی اور کہا اپنے
قوم سے کہ اے قوم میرے ہم قوم ہونا ہمارا اور تمہارا اسی بات کو چاہتا ہی کہ جس سی ہم ڈرتے ہین تم بہی
اوس سی ڈرتے رہو اور جو تمہارے نصیحت اور بہلائی کی بات ہم کہتی ہین اوسکو قبول کرلو اسواسطی کہ ہمارا
صدق تمکو خوب معلوم ہی کہ ہم جہوٹ نہین بولتی اِنِّیْ لَکُمْ الخ بیشک مین تمہاری واسطی ڈرانیوالا ہون
صاف کہنیوالا کہ اگر تم اپنے جہوٹی معبودونکی عبادت کی پردیمین پہنسی رہوگی تو بڑی عذابمین گرفتار ہوگے
سو تمکو چاہیی کہ جلدی اپنی تئین اس پردیسی نکالکر سچے معبود کیطرف جو تمہارا پروردگار ہی متوجہ ہوجاؤ اور
اس پردیسی نکلنا کچہہ بہت مشکل نہین بلکہ بہت آسان طور ہے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ۵ عزیزی

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ
وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَاۗءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ساتھ اس مضمون کی کہ عبادت کرو خدا کی اور ڈرو اوس سی اور فرمان برداری کرو میری تو بخشی گناہ
تمہاری اور موقوف رکھی تمکو ایک وقت مقرر تک تحقیق وقت مقرر کیا ہوا خدا کا جب آویگا ہرگز موقوف نرکہا
جاویگا اوسکو اگر جانتی ہو ۵ فــ ۵ کہ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سی ڈرو اور میرا کہا مانو کہ بخشی تمکو کچھ گناہ
تمہاری اور ڈہیل دی تمکو ایک ٹہیرائی وعدی تک وہ جو وعدہ رکہا ہی اللہ نی جب آپہنچی اوسکو ڈہیل نہوگی
اگر تمکو سمجھ ہے ۵ مو ۵ تفسیر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ یہ کہ عبادت کرو خدا کی اسلیی کہ یہہ تمکو اس پردیسی
چھڑاویگی اور اوسکے برکت سی تمہاری توجہہ حق تعالی کی طرف صاف ہوویگی اور اوسکی جمال کی روشنیون سی تم
منور ہو جاؤگی سو حق تعالی کی عبادت اس تمہاری بیماری کی کھونیمین کافی ہی لیکن پرہیز شرط ہی پرہیز
اپنی اوپر لازم پکڑو وَاتَّقُوْہُ اور ڈرو اوس سی غیر کی عبادت کرنیسی اور اگر تمکو عبادت خالص اور تقوی کا
طریقہ اپنی عقل سے معلوم نہو سکی تو ان دونون چیزونکی تفصیل مجہسی سنو وَاَطِیْعُوْنِ اور تابعداری کرو
میری اور سیکھو جو اللہ تعالی کی حکم مین تمکو پہنچاؤن تاکہ عبادت مین بہی تمسی خطا نہونی پاوی اور گناہ
سی بچی رہو اور اگر اللہ تعالی کی عبادت کو پرہیزگاری سے ادا کروگی اور دل وجان سی میری تابعداری
قبول کروگی اوسوقت تمہاری پہلی تاریکی کی نشان مٹنی شروع ہو جاوینگی اسلیی کہ اللّٰہ تعالی یَغْفِرْ لَکُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ بخشدیگا تمہارےلیی بعضے گناہ تمہاری جو تمہاری پوشیدگی اوس جناب پاک سی سبب بڑی ہی
اور جب گناہ دور ہوی تو اوس سی دوری اور حجاب بہی اوٹھ جانا ضروری ہوا اور وہ گناہ عبادت اور تقوی کو
ترک کرنا اور حق تعالی کی حکمونکی نافرمانی کرنی ہی جو آگی تمسی ہو چکی ہین نہ وہ گناہ جو مخلوق کی حقوق سی
متعلق ہین نہ وہ گناہ جو اسلام مین داخل ہونیکی بعد کروگی پس یہان پر مِنْ کا لفظ تبعیض کی لیی ہے
وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور تاخیر کریگا تمہاری پکڑ کو اللہ تعالی ایک مدت تک جو اوسنی مقرر کردی ہی
ہر شخص کی پیدائش کی وقت دم کی شماری یا برسون یا مہینون اور دنون اور گہڑیونکا نام رکہدیا اور اس مہلت
اور ڈہیل مین تمہارےلیی فائدہ یہہ ہی کہ اوس گناہ سی توبہ کرلو اور حق والونکو اپنی سے راضی کرلو پس جو
کہ اسلام لانا بالکل تمہاری امن وچین کا سبب ہی اون چیزونسی جو حق تعالی کی غضب کی مقتضی ہین اور
یہہ جو ہمنی کہا کہ ایک مدت مقرر تک تمسی مواخذہ نہوگا تو اس سبب سی کہ اس مدت مقرری مین تاخیر نہین
ہونیوالی ہی اسلیی کہ وہ مدت اللہ تعالی کی علم مین معین ہی اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ بیشک وہ مدت جو علم الٰہی مین
معین ہی ہر شخص کی مرنیکی واسطی اِذَا جَاۗءَ جب آلگی ہی جسطورسی کہ مقرر اور مقدر کی گئی ہے
لَا یُؤَخَّرُ ہرگز ڈہیل نہین دیجاتی اور اگر اوسمین کچھہ بہی تغیر وتبدل ہو تو علم الٰہی مین نقصان پایا جاوی
اور جاننا چاہیے کہ تقدیرین دو ہین ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین تغیر وتبدیل نہین ہوسکتا
اور معلق مین ہوسکتا ہے جیساکہ حدیثون مین آیا ہے کہ دعا بلا کو دفع کردیتی ہی اور سلوک کرنا ناتی داروسی
سبب زیادتی عمر کا ہوتا ہے غرضکہ اس آیۃ کریمہ مین تقدیر وقت مبرم ہی مراد ہے کہ حق تعالی کی علم مین جو

مدت ہر شخص کیواسطی مقدر و مقرر کی گئی ہی اوسمین کسیطرح تاخیر نہین پائی جاتی لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ کبہی تم
جانتی اس بات کو کہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکہنا اپنے وقت مقرر پر ضروری ہی تو البتہ ایمان لاتی اور
بری کام چہوڑ دیتے اور اگر تم کہوگی کہ ہم منکر موت کی نہین ہین تو ہم کہتے ہین کہ تمہاری حرص و محبت دنیا کی نوبت
اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ گویا تم اپنے موت کی آنیسی اپنی وقت پر منکر ہوا اور ہر وقت تم اونہین چیزونکی تلاش
و کوشش مین رہتی ہو جس سے موت دفع ہو جاوے اور وعدہ ٹل جاوی اور عمر بڑہ جاوی اگر اس بات کا تمکو
یقین کامل ہوتا کہ اوس وعدہ مین کمتی بڑہتی ہونیوالی نہین ہے تو اس بیہودہ کام کی پیچہی نہ پڑتے
اس جگہہ پر حق تعالی نی مختصر بیان فرمایا اس قصہ کو سارا قصہ یون ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی حق تعالی کا
حکم اپنے قوم کو پہنچایا اور عذاب الہی سی ڈرایا اونکی قوم نی اونکو جہٹلایا اور اونکی بات کو نمانا یہان تک کہ صدہا
برس اسی طور پر گذرے اور لوگونکی کتنی پشتین گذر گئین جو شخص اوس قوم مین مرنیکی قریب ہوتا تہا اپنی
اولاد کو نصیحت کر جاتا تہا کہ خبردار اس شخص سے یعنے حضرت نوح علیہ السلام سی بچتی رہنا اور اسکی بات ہرگز
نہ سننا اور اپنے باپ دادا اونکی طریقے کو نچہوڑنا اسواسطے کہ یہہ بڈہا دیوانہ ہوگیا ہے واہی تباہی بکا
کرتا ہے ہماری عمرین گذر گئین کہ ہمکو جہوٹی وعدونسی ڈرایا کیا اور کبہی اسکا وعدہ سچا نہین ہوا غرض اسقدر
آپکے ذلت و حقارت کی درپے رہتے تہے کہ چہوٹے چہوٹے لڑکونکو آپکے پیچہے لگا دیا کرتے تہے تاکہ ہنسی اور
ٹہٹہا آپسی کرین اور آپکو پتہر مارین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نصیحت مین کچہہ سختی کرتی اور عذاب
الہی سے زیادہ ڈراتے تو وہ بدبخت آپکو اسقدر مارتی کہ آپکی چہرہ اور بدن سی خون بہنی لگتا لیکن حضرت
حضرت نوح علیہ السلام کو اسقدر حلم عطا کیا تہا کہ باوجود اس ظلم و تعدی اون بدبختون کی آپ ہمیشہ جناب
الہی مین یہی دعا کرتے تہے کہ اس میری قوم کو بخشدی کہ یہہ مجکو نبی جان کر یہہ نہین کرتی اور
تیری پیغمبر کے ساتہہ اپنے گمان مین بی ادبی نہین کرتے ہین بلکہ یہہ لوگ جاہل ہین اپنے نادانی سے
ایسے حرکتین کرتے ہین انہتی اور اس قصہ کو اس جگہہ پر اسلیے بیان نہ فرمایا کہ اسی سورۃ مین حضرت
نوح علیہ السلام کی عرض احوال مین یہی مضمون بالکل مذکور ہے سو آگے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی
حکایت کی طور پر یہی قصہ مفصل فرمایا ہے اگر یہان بہی قصہ مذکور ہوتا تو تکرار بیفائدہ لازم آتی اور یہہ بہی اشارہ
کرنا منظور ہے کہ حضرت پیغمبر علیہم السلام حکم الہی کے فرمانبردار ہین ہرگز قصور نہین کرتی سو انہون نے
بہی حکم الہی کی پہنچانے مین اور عذاب الہی سی ڈرانے مین نہایت کوشش کی ہوگی کچہہ ذکر کرنیکی حاجت
نہین ہمارا فرمانا اونکی لیی کافی ہی اسبات کی سمجہہ لینی مین کہ یہہ لوگ ہمارے حکم کو قرار واقعی بجالاتی
تہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی جو نصیحت کا حق تہا اوسکو ادا کیا اور سمجہانی اور
خوف دلانی کا کوی مرتبہ باقی نہ رکہا آخر کو تہکی اور اپنے قوم کی اسلام لانی اور فرمانبردار ہونیسی مایوس
ہوی اور اس خوف سی کہ دعوت کی مرتبونمین انکے قصور پر حمل نکیا جاوی عرض حال کی تقریب
قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَهَارًا ۙ فَلَمۡ یَزِدۡهُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا کہا نوح نی ای پروردگار میرے تحقیق مینی بلایا اپنی قوم کو رات دن
قال لہ عزیزی مختصرا قال

بولا ای رب مین بلاتا رہا اپنی قوم کو رات و دن پہر نہ بڑہی پس زیادہ نکیا انکی حقمین بلانی میرینی مگر بہاگنی کو ۵ **فتح**

موضح تفسیر ۵ قَالَ رَبِّ الخ کہا حضرت نوح علیہ السلام نی ای میری پروردگار بیشک بلانیسی اور زیادہ بہاگتی ہے

مین نی تیری فرمان برداری مین اور اپنی قوم کو نصیحت کرنیمین حتی المقدور قصور نہین کیا اور آدمی کی طاقت بہر اونکی سمجہانی مین کوشش کی کہ بلایا مینی اپنی قوم کو بندگی اور پرہیزگاری اور فرمان برداری کی طرف جب چپکی چپکی کانونمین سمجہایا کر تاکہ اونکو اپنی پہلی گناہونپر جو غیر کی عبادت تہی اور تیری عبادت نکرنیسی جو شرمندگی حاصل ہوئی ہی اوسکی سبب سے آپمین ایک دوسری کی سامنی فضیحت اور رسوا ہونی اپنی نصیحت کرنیکی وقت نہ مقدم رکہا مینی لیلاً رات کو اسواسطے کہ پوشیدہ بات رات کو کہنی چاہیی اگرچہ رات سمجہانی اور ڈرانیکا وقت نہین ہے اور رات ہی کی سمجہانے پر کفایت نہین کی مینی بلکہ **وَنَهَارًا** اور دن کو بہی سمجہاتا رہا مین اسواسطی کہ تنہائی کی صحبت دن کو بہی بہت ہوتی ہین سو باوجود اس بات کی کہ دن اور رات ہمیشہ چپکی چپکی انکو سمجہایا مینی لیکن انکو اثر نکیا بلکہ انکو اور بہی عبادت اور پرہیزگاری کی نام سی نفرت ہوگئی **فَلَمْ يَزِدْهُمْ** الخ پس نہ زیادہ کیا انکو بلانی میری نی انکو تیری طرف مگر بہاگنی کو تیری طرف سی اور جسقدر مینی انکو تیری طرف بلایا اونسا اور تیری راہ سی پیچہی ہٹی گئی یہان تک نوبت پہنچی کہ میری بات سُننی سی اور میری صورت دیکہنی سی انکو نفرت ہوگئی ۵ **عزیزی**

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور تحقیق مینی جبکہ بلایا اونکو تو کہ بخشی تو اونکو داخل کین اونگلیان اپنی کانون اپنی مین اور ڈہانپی کپڑے اپنے اور ہمیشہ رہے کفر پر اور سرکشی کی سرکشی تمام ۵ **فتح** اور مینی جس بار اونکو بلایا تا اونکو تو معاف کرے ڈالنی لگی اونگلیان کانونمین اور اوپر لیلی اپنی کپڑے اور غرور کیا بڑا غرور ۵

موضح تفسیر داخل کین اونگلیان الخ یعنی کان بند کرلیی تاکہ نہ سنین کلام میرا اور ڈہانپی کپڑے اپنی تاکہ نہ دیکہین مجکو ایسی کہ برا جانتی ہین سو منہ دیکہنا اوسکا کہ نصیحت کری اونکو الله کے دین کی ۵ **صلہ** وَإِنِّي الخ اور بیشک مینی جب بلایا اونکو عبادت اور تقوی اور اپنے فرمانبرداری کیطرف سو اپنے نفع کیواسطی نہین تاکہ مجکو اونپر کچہہ حکومت حاصل ہو اور مجکو اوس نصیحت کرنیکی عوضمین اونسے کچہہ ملی بلکہ انہین کی خاص نفع کی واسطی تاکہ بخشدی تو اونکی پچہلی گناہ اور اس سبب سے تیری رحمت کی لیاقت پیدا کرین اور تیری قہر و غضب سی نجات پاوین کرلین اونگلیان اپنی کانونمین تاکہ میری نصیحت کی بات انکی کانونمین نہ پہنچی اور لپیٹی اپنے کپڑے اپنی اوپر تاکہ میری صورت نہ دیکہین اور آواز بہی میری نہ سنین اور ایسا ہو کہ ہاتہہ کی ہلنی کی وقت کہین اونگلی ڈہیلی ہوجاوی اور کوئی بات میری انکی کانمین پڑجاوی اور باوجود ایسی نفرت کی کبہی اون گناہونکو جنمین گرفتار تہی چہوڑ دیتی تو کیا اچہی بات ہوتی کہ غضب اور قہر الہی تو تہوڑا الٰہی کم ہوجاتا لیکن اونہون نی اسکا اولٹا معاملہ کیا اور بڑا اونمین زیادتی کی اور اصرار و ہٹ کی اونہون نی گناہونپر اور تکبر کیا اونہون نی میری فرمانبرداری سی انتہا درجہ کا تکبر کرنا اور یہہ لوگ یہہ سمجہی کہ مین اپنا حکم انپر جاری کیا چاہتا ہون اور انکی ریاست لیا چاہتا ہون اس حیلہ سے انکو تابع کیا چاہتا ہون تاکہ انسی کچہہ مجکو دنیوی فائدہ حاصل ہو اور یون سمجہی کہ یہہ جو پوشیدہ ہمکو سمجہاتا ہی

اسکا مطلب یہہ ہی کہ اس پوچ چہوٹی بات کو علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو سمجہا کر اپنا غریفتہ کرلی اور اپنی جال مین پہانس لے اور اپنے بات ہر ایک کی دلمین بٹہادی اور اس سبب سے سبکی سامنی کہلکر کچہہ نہین سکتا ہی تاکہ ہم سب ملکر اسکے پوچ بات سی خبردار نہو جاوین اور سبکی سب مجمع مین اسکو الزام ندیوین سو معلوم ہوا کہ یہہ شخص فریبی اور دغا باز ہی ہرگز خیرخواہ نہین ہی پہر جب مجکو انکا مطلب معلوم ہوا کہ میری پوشیدہ سمجہانیسی یہہ لوگ بدگمان ہوے ہین اور مجہسی بہاگتی ہین تب نصیحت کرنیکا دوسرا طور اختیار کیا مینی ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا **عزیزی**

ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ پہر تحقیق مینی بلایا اونکو آواز بلند سی پہر مینی آشکارا کہا اونکو اور پوشیدہ بہی کہا مینی اونکو پوشیدہ کہنا **فتح** پہر مینی اونکو بلایا جاکر پہر مینی اونکو کہول کر کہا اور چہپ کر کہا چلکی سی **مواہب تفسیر**
ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا مصدر ہی موضع حال مین یعنی مجاہرا یعنے ظاہر بلایا مینی اونکو محفلونمین ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ الخ یعنی بلایا مینی اونکی علانیہ بلانیکو ساتہہ پوشیدہ بلانیکی پس حاصل یہہ کہ بلایا اونکو رات ودن پوشیدگی اور ظاہر مین اور ایسا ہی کرتا ہے امر بالمعروف کرنیوالا کہ پہلی بلاتا ہی آسان طریقہ سی پہر سختی سے پہر اور زیادہ سختی سی پس پہلی شروع کی حضرت نوح نی نصیحت کرنی پوشیدگی مین پہر جب نہ قبول کی وہ نصیحت تو دوبارہ نصیحت کی پکار کر پہر جب اوسکا بہی اثر نہوا تو تیسرا نصیحت کی ساتہہ جمع کرنیکے درمیان پوشیدگی اور ظاہر کے **مدارک تفسیر** ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا الخ پہر بلایا مینی اونکو تیری عبادت کی طرف برملا اور کہلے ہر ایک انکیکو مجمع اور مجلسونمین اور انکو کہلا کہلا الزام دیا مینی اور اس بات کو ثابت کیا مینی کہ غیر اللہ کی عبادت دنیا مین حجاب کا اور عقبی مین عذاب کا سبب پڑیگی اور حق تعالی کی عبادت جمال کی انوار حاصل ہونیکا اور اوسکی مہربانی کا سبب پڑیگی تاکہ اونکی بدگمانی دفع ہوجای لیکن دیکہا مینی کہ اس کہلی نصیحت نی ایک اور بدگمانی انکی دلمین پیدا کی یعنی وہ یہہ سمجہی کہ ہمنی اسکی پوشیدہ کہنی کو جو نمانا تو اوسکی عوض مین ہمکو سبکی سامنی الزام دیتا ہی اور ہماری خفت اور فضیحتی چاہتا ہی چنانچہ عرب مین یہہ مثل مشہور ہے کہ اَلنُّصْحُ بَیْنَ الْمَلَاِ تَقْرِیْعٌ یعنے نصیحت کرنے سبکے سامنی رنج وقلق مین ڈالنا ہے اور اس میری کہلی نصیحت کرنیکو اپنے خیرخواہے نجانی آخر لاچار ہو کر نصیحت کرنیکا تیسرا طریقہ اختیار کیا مینے پہر تحقیق ظاہر کی مینی انپر دعوت اور ثابت کیا اسکو عقلی دلیلوں اور قطعی حجتوں سی پوشیدہ بہی کے مینے انکو دعوت اور اوسکی کشفی دلیلوں اور وجدانی حجتوں سی ثابت کیا سو ظاہر اور پوشیدہ طور سے دونوں طور سے سمجہایا مینی تاکہ دونوں بدگمانیاں انکی رفع ہوجائین یعنی ظاہر بیان کی بدگمانی پوشیدہ اور پوشیدہ بیان کرنیکی بدگمانی ظاہر کی بیان سی دور ہوجای لیکن دیکہا مینی کہ تینوں طریق سی دعوت کرنیمین کچہہ فائدہ نہوا اور خطابی اور عقلی اور کشفی تینوں قسم کی دلیلوں کی بیان کرنیسی کچہہ حاصل نہوا اور اونکی ظاہری احوال کو دیکہا مینی کہ اس کفر اور گناہونکی شامت سی چالیس برس ہوی کہ قحط مین مبتلا ہین کہیتیاں اور باڑیاں اور مال اسباب اور جانور انکی سب خراب وہلاک ہوی ہین اور عورتین انکی بانجہ ہوگئی ہین اور اولاد ہونے بند ہوگئی اور چشمی اور نہرین انکے سب خشک ہوگئے ہین سو اسوقت یہہ

ع پہلی علی الاعلان ... الاسرار والجمع بین الامرین ... من اوراد اصحاب ...

سو چاہین کہ اب یہہ لوگ اس بلا مین گرفتار ہین اور جان سی تنگ ہین ایسی وقت مین اس دینوی نعمتونکا لالچ
دلاکر انکو راہ پر لایا چاہیی شاید اس دینوی نفع کو دیکھکر میرا کہنا قبول کرلین اور راہ پر آجاوین پہر جب اس طریقہ
کی بہتری اور خوبی انپر کہلجاویگی تو اوسوقت انکی نیت بہی درست ہوجائیگی اور اپنی مطلب کو بہی پہنچ جاوینگے
اسبات کو اپنے دلمین سوچ کر دوسرا ڈہنگ ڈالا اور دعوت اور سمجہانیکا طریقہ دوسری طور سی شروع کیا

فقلت الخ ۵ **عزیزی** فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۵ يُرْسِلِ
السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

پس کہا مینی طلب بخشش کی کرو پروردگار اپنے سی تحقیق وہ ہی بخشنی والا تو بہیجی تمپر مینہ ریزندہ اور بی دریے
دیوی تمکو مال اور فرزند و دیوی تمکو باغ اور پیدا کرے تمہاری لیی نہرین ۵ **فنح** تو مینی کہا گناہ
بخشواؤ اپنے رب سی بیشک ہے بہے بخشنے والا چہوڑ دے آسمان تمپر دہارین اور بہرتی دی تمکو مال بیٹونسی
اور بنادی تمکو باغ اور بنادی تمکو نہرین ۵ **موضح تفسیر** طلب بخشش کرو یعنی کفر سی اگر بخشش
مانگنی والا اگر کافر ہوتا ہے تو بخشش مانگنی کفر سے مراد ہوتی ہی اور گنہگار مومن ہوتا ہی تو بخشش مانگنی
گناہونسی مراد ہوتی ہی وہ ہی بخشنی والا یعنی اوسکو کہ رجوع کری اوسکی طرف مِّدْرَارًا یعنی بہت
برسیگا وَّيُمْدِدْكُمْ زیادہ دیگا اور نہرین کہ جاری ہونگی تمہاری باغون اور کہیتونمین ۵ **مل**
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ پہر کہا مینی کہ بخشش مانگو اپنے گناہونکی اپنے پروردگار سے اگرچہ اوسکی
عبادت اور پرہیزگاری جیسی چاہیی سب شرطونکی رعایت سی نہین ہوسکتی اسلیی کہ بیشک وہ بخشنی والا
گناہونکا ہی اور اگر سب گناہ اور برائیان تمہاری نہ بخشیگا تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ یہہ جو تم اپنے گناہونکی
وبال سی اس بلا مین گرفتار ہو اس دنیا کی بلا سی تو نجات پاؤگی يُرْسِلِ الخ بہیجیگا بدلی کو تمپر برستی ہوئی
نہ اسطور کے جیسے خشک سالی قحط کی دنونمین آتی ہے اور تمکو جہوٹی طمع دلاکر حسرت و افسوس مین گرفتار
کرتے ہے وَّيُمْدِدْكُمْ الخ اور مدد دیگا تمہاری مالونکی بہتایت سی یعنی کہیتون اور چراگاہون اور جانورون
اور اونکی نسل اور دودہ اور گہی کی پیدائش کی زیادتی سی اور مددگاری کریگا بیٹون سی یعنی اون رطوبتونسے
جو حیض کی استحالہ کیواسطے مستعد ہووین اور اب تمہاری عورتونکی بدنونسی خشک ہوگئی ہین جننی کی قابل نہین
رہین جیسی برسات کا پانی قحط اور یبوست کی غلبی سی خشک ہوگیا ہے اور تمہاری منی بہی خشک ہوگئی ہے
وہ ہی نطفہ ہونیکی قابل نہین رہی پس جب تمام عالم مین رطوبت پہیلیگی تو وہ رطوبت بہی تمہاری
اور تمہاری عورتونکی بدنونمین پہر آویگی اور یہہ برسون سی یبوست جو تمہاری مزاج پر چہا گئی
ہے اوسکے ساتہہ وہ رطوبت ملکر اعتدال بہم پہنچاویگی اور یہہ اعتدال کا پانی جانا اولاد نرینہ یعنی بیٹونکی
پیدا ہونیکا سبب ہوگا نہ بیٹیونکا اسواسطے کہ لڑکیکی پیدایش کی واسطی رطوبت کی کثرت چاہیی اسلیی کہ عورتونکا مزاج
بہت مرطوب ہوتا ہے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ یعنی اور کردیگا واسطے تمہاری باغ و کہیت پانی کی کثرت
اور جیسی اور کنوونکی جاری ہونیسی وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور کریگا تمہاری لیی نہرین جاری برسات اور زمین
کے پانی ملنی کی سبب سے اور پہاڑونمین پانی جمع ہوتی اور آہستہ آہستہ نشیب مین اور خشک ندیونمین جاری

ع

قولہ مدرارا کثیر الدرور مفعال

ہونیکی سبب سے یہان آن پر جاناچاہیی کہ اس آیۃ کا مضمون اس بات پر دلالت کرتاہی کہ گناہونکی شامت سی یہہ
کبہی قحط پڑتاہے اور مال اور اولاد کی بلامین اور کہیت اور باغونکی خرابی اور بربادی مین لوگ مبتلا ہوتی ہین
اور استغفار کرنا اوسکی لیی بہت مفید ہے اسیواسطی شریعت مین صلوۃ الاستغفار مقرر فرمائی ہی اور استغفار کا
اوسمین حکم فرمایاہی چنانچہ شعبی رحمۃ اللہ روایت کرتی ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ کی زمانی مین ایکبار قحط پڑا اصحاب
کو آپ لیکر استسقا کیواسطے گئی اور منبر پر چڑہے تاکہ دعا کرین اور پانی حق تعالی کی درگاہ سی مانگین لیکن منبر پر
جاکر سوای استغفار کے کچہہ نہ کہا اور منبر سے اوتر آئی اور مکان کو چلی جب مکان پر پہنچی تو لوگون نی عرض کیا
کہ یا امیر المومنین مینہ کی طلب کی دعا آپنے نکی آپنے کہاکہ مینی بڑی عمدہ اور قوی سبب سے مینہ کو طلب کیا ہے
اور یہے آیۃ آپنے پڑہے راوی کہتی ہین کہ پہر پانی اتنا برساکہ قحط بالکل دور ہو گیا اور ربیع بن صبیح حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور قحط کا شکوہ کیا اونہون نی اوس سی کہاکہ استغفار
کیا کر پہر دوسرا شخص آیا اوسنی اپنے فقر و افلاس کا گلہ کیا اوسکو بہی یہی فرمایا کہ استغفار کیا کر پہر تیسرا شخص آیا
اور کہاکہ میری ہان لڑکا نہین ہوتاہی آپ دعا کیجی کہ حق تعالی مجکو لڑکا عنایت کری آپنی اوسکو بہی یہی کہا
کہ استغفار کیا کر پہر چوتہا شخص آیا اور اوسنی اپنی کہیتی باڑی حاصل کی شکایت کی کہ اوسمین کچہہ پیدا نہین ہوتا
آپنے اوسکو بہی استغفار کرنیکے نصیحت کی آپکی مجلس کے لوگون نے پوچہاکہ آپنے چارون کو ایک ہی امر کی نصیحت کے
حالانکہ ہر ایک کا مطلب جدا جدا تہا آپنے فرمایاکہ مینی کچہہ اپنے طرف سے یہہ نہین کہا بلکہ حقتعالی نی خود قرآن
شریف مین فرمایاہی کہ ان چارون آفتونکا دفعیہ استغفار ہی اور اسی آیۃ کو اپنے پڑہا اور حضرت امام اعظم
ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیۃ کی دلیل سی کہتی ہین کہ استسقا حقیقت مین دعا و استغفار کا کرنا ہے
نماز و خطبہ اور اور لوازمات اوسکی کچہہ ضرور نہین یعنی اگر ہو تو بہتر ہے نہین تو کچہہ حرج نہین اصل مقصود اسمین دعا
و استغفار سے یہے حاصل ہوتاہی **فائدہ عزیزی مسئلہ** نماز استسقا جماعت سی مستحب ہی کہ جنگل مین
نکل کر ادا کرین مانند نماز عید کی ساتہہ تکبیرات اور خطبہ اور قرأت جہری کی نزدیک احمد اور شافعی اور صاحبین
کے اور امام مالک کے نزدیک مانند نماز فجر کی قرأت جہری سی پڑہے اور خطبہ بہی پڑہے اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک
استسقا مین نماز نہین ہی بلکہ امام اور اور لوگ پرانی پہٹی کپڑونسی جنگلمین نکلکر دعا و استغفار کرین لیکن
اب مذہب حنفی مین فتوی صاحبین ہی کی قول پر ہی کہ نماز پڑہین یہہ مدارج النبوۃ مین لکہاہی اور تینون
کے نزدیک یعنی امام شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل کی نزدیک اگر اکیلے اکیلے بہی لوگ نماز پڑہین تو
جائز ہے اور مستحب اس نماز مین دو خطبی ہین بعد نماز کی اور دوسرے خطبہ مین تینون اماموں کی نزدیک امام
اور اور لوگ چادرین اپنی پہیرین یعنی داہین طرف کو بائین طرف کرین اور بائین کو داہین طرف اور نیچے
کیطرف اوپر اور اوپر کی طرف نیچی کرین اور صاحبین کی نزدیک فقط امام ہی چادر پہیری اور سب امام
متفق ہین اسپر کہ اگر پہلے روز مینہ نہ برسی تو دوسری اور تیسری دن بہی نکلین اور کفار اور ذمی
خلائق کے ساتہہ نہ نکلین اور مدارج النبوۃ مین لکہاہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم استسقا مین دست
مبارک بہت اونچی اوٹہاتی تہی حتی کہ سفیدی بغلون کی ظاہر ہوتی تہی اور خطبہ اسمین آنحضرت سی یہہ منقول ہے

الحمد للہ رب العالمین ○ الرحمن الرحیم ○ مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللہم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین اور قصہ کی کتابوں میں آیا ہی کہ استسقا کی خطبہ میں آیۃ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا ہ یرسل السماء علیکم مدرارا بعد درود کی پڑہے اور بعد خطبہ کی ہاتہہ اوٹہا کر یہہ دعا پڑہے اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریا ہنیئا مریعا غدقا مجللا عاما طبقا سحاء دائما اللہم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین سقیا رحمۃ ولا سقیا عذاب ولا محقا ولا بلاء ولا ھدما ولا غرقا اللہم ان بالعباد والبلاد والخلق من اللاواء والجہد والضیق ما لا نشکوی الا الیک اللہم انبت لنا الزرع وادر لنا الضرع وانبت لنا من برکات الارض اللہم ارفع عنا الجہد والجوع والعری واکشف عنا من البلاء ما لا یکشفہ غیرک اللہم انا نستغفرک انک کنت غفارا فارسل السماء علینا مدرارا اللہم انک امرتنا بدعائک ووعدتنا اجابتک فقد دعوناک کما امرتنا فاستجب لنا کما وعدتنا برحمتک یا ارحم الراحمین اور واسطے کہلنے مینہ کی یہہ دعا پڑہنے مسنون ہی اللہم حوالینا ولا علینا اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ مسئلہ استغفار پڑہنے ہر وقت میں خصوصا صبح وشام میں بہت مفید ہی اور اس سی کفارہ گناہونکا ہوتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا انہ لیغان علی قلبی فاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ اھی اور استغفار مشہور یہہ ہی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اور اسطرح بہی آیا ہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اور سید الاستغفار یہہ ہے اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

بحر العلوم ما لکم لا ترجون للہ وقارا ہ وقد خلقکم اطوارا ہ کیا ہی تمکو کہ اعتقاد نہین کرتی بزرگی کا خدا کی یہی حال آنکہ پیدا کیا ہے تمکو مختلف طوروں پر ہ **فتح** اب کیا ہوا ہی تمکو کیوں نہین امید رکہتی خدا سے بڑائی کے اوسنے تمکو بنایا طرح طرح سی ہ **موضح** **تفسیر** ما لکم الخ کیا ہوا ہے تمکو جو حق تعالی کے عبادت سی انکار کرتے ہو اور پرہیز گاریمین قصور اور اسکے رسول کی فرمانبرداری سی تکبر وغرور کرتی ہو شاید کہ امید نہین رکہتی ہو خدا کی یہی عظمت اور بزرگی کی سبب اپنے تابعداروں اور فرمانبرداروں کو نقصان اور زیان سی بچا کر ترقی کی کمال کو پہنچا دیگا اور طبیعت کی تاریکی سی نکال کر قدس کی انوار ونسیم سرفراز کریگا اور اگر اوسکی اس عظمت کو جو تمام عالم میں جلوہ گر ہے دیکہہ نہین سکتی ہو تو اپنے ذات ہی مین دیکہو اور اپنے

پیدائش مین نظر وغور کرو وَقَدْ خَلَقَكُمْ الخ اور بیشک پیدا کیا ہی تمکو بہانت بہانت کا اور ہر رنگ پہلی رنگ سے
بہتر وخوب ہی اور ہر دوسرا طور تمہاری ترقی کا سبب ہوتا ہے پہلے کی نسبت سی چنانچہ پہلی عناصر تہی پہر
غذا کو اوسمین ترکیب دیکر تمہارے اصل درست کی پہر اوس سی نطفہ کو بنایا پہر اوسکو خون بستہ کیا پہر اوسکو
بندہی ہوئی گوشت کی کی پہر اوسمین بعضی کو ہڈی اور بعضی کو نرم گوشت بنایا اور یہہ سات طور بدن مین
روح آنیکے پہلے ہوئی ہین پہر جب روح پہونکی تو تم بچہ ہوکر مان کی پیٹ مین مقید ہوئی ہلنا جلنا ایک جگہہ سے
دوسرے جگہہ جانا ہاتہہ پانوسی اپنے خواہش کی موافق کچہہ کام کرنا یا آنکہہ سے دیکہنا یا کان سی سننا
کچہہ بہی نہین ہو سکتا تہا پہر اوس قیدخانہ سی خلاصی دی اور مان کی پیٹ سی صحیح سالم باہر نکالا
اور مان کی دود کی لذت تمکو ملی اور اوسکے گود مین پلنی لگی اور دودہ پینی بچی کہلائی اور کچہہ ہلنی جلنی
دیکہنی سننے کے طاقت تمکو عنایت ہوئی پہر چلتی پہرنیوالی بچی ہوئی تم اور چلتی پہرنیسی سیر تماشیکے لذت
تمکو ملی لیکن اپنے ہے گہر اور کوچی مین پہر تو جوان ہوئی اور بازار اور باغ اور دریا اور مجلسونکی سیر اور دیکہنا
لوگونکا اور سنا خوش آواز ونکا تمکو عنایت ہوا پہر جوانی کی کمال کو پہنچی اور دور ودراز سفر کرکی مال کمانا
شروع کیا پہر متوسط عمر کو پہنچی اور عقل اور تجربہ اور تدبیر مین کمال کو پہنچکر بڑا مرتبہ اور نام حاصل کیا تمنی پہر
تمکو بڑہاپے کے طرف پہیرا تاکہ آخرت کی سفر کی واسطے مستعد اور طیار ہوجاؤ اور قوۃ شہوی اور غضبی کی
مضمحل وکم زور ہونیکی سبب سے حق تعالی کی راہ چلنی کی موانع تمسی دور ہوجائین اور اوس عالم آخرت کی
ترقی کی اسباب کچہہ حاصل کرو پہر باوجود ان چیزونکی تمکو کیا ہوا ہی جو غیبت کو ظاہر پر اور معقول کو
محسوس پر اور آئندہ کو گذشتہ پر قیاس نہین کرتی ہو اور آفاق کو نفس کی ساتہہ مطابقت نہین دیتے

أَلَمْ تَرَوْا الخ **عزیز** مختصر أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۞ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۞ کیا نہین دیکہتی تم کہ کیونکر پیدا کیا خدا ان سات
آسمانونکو تو پر تو اور بنایا چاند کو درمیان انکی روشن کرنیوالا اور بنایا سورج کو چراغ چمکنی والا ۱۲

فتح کیا تمنی نہین دیکہا کیسے بنائی اللہ نی سات آسمان تہ برتہ اور کیا چاند اونمین اجلا اور
سورج چراغ جلتا ۱۲ **تفسیر** ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سی منقول ہی کہ چاند وسورج
کے موہنہ تو آسمانونکی طرف ہین اور پیٹہین زمین کی طرف بس ہی نور چاند کا گہیرنیوالا تمام آسمانونکو ۱۲

مدا کیا نہین دیکہتی ہو کہ کسطرح پیدا کیی خدا تعالی نی سات آسمان طبقی طبقی یعنی
ایک طبقہ کے اوپر ایک اور ہر طبقہ مشابہ اور بلندی اور کشادگی اور بڑائی مین اپنے نیچیکے طبقہ سی زیادہ ہے
اور کردیا ہے چاند کو ان ساتون آسمانونکی درمیان روشنی کا سبب کامل جو اور ستارونکی روشنی سے بہت
زیادہ ہی گویا کہ اوسکی روشنی کی مقابل مین اور ستارونکی روشنی نہین ہی تاکہ یہہ دلیل ہو اسبات پر کہ
ظلمانی عالم مین نور کا فیض پہنچانا ممکن ہے اور کردیا ہی سورج کو ایک چراغ چمکتا اسطور کا کہ چاند کی روشنی
حقیقت مین اسی چراغ سے ہے جسطرح صیقل کیے ہوی لوہی کی تختی پر چراغ کی روشنی پڑکر اوس تختی کو
چمکا دیتی ہے تاکہ تم لوگ سمجہہ لو کہ عالم نور مین بہی ایک ایسے ذات درکار ہے جو فیاض کی مبدا سی مستفید ہو کے

اور اونکی سبب سی جو استعداد اور لیاقت اوسکے رکہتی ہین استفید اور منور ہووین اور اپنے ترقی کا احوال
پیغمبر دنکی ترقی کی نسبت سی اسطور پر قیاس کرلو اور یہہ بہی جان لو کہ علم و عمل مین شریعت کی پیروی کی
سبب سے ظلمت اور تاریکی دور ہوتی ہی اور نور اور روشنی کی طرف ترقی حاصل ہوتی ہی جیسا کہ پیدایش
کے طور و نمین ترقی کا حصول یعنی بچپن سی جوانی کو اور جوانی سی بڑہاپی کو پہنچنا حکمت اور قدرت مین طبیعت
کی تابعداری سی ہوتا ہے اور اگر عالم علوی کی ترقیات کی درجی اپنے پست ہمتی سبب تم دریافت
نہین کر سکتی ہو تو عالم سفلی یعنی دنیا کی ترقیات اور بڑہتی مین نظر کرو وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ الخ عزیزی

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝

اور خدا نی اگایا تمکو زمین سی ایک قسم کا اگانا پہر پہیر لیجائیگا تمکو زمین مین اور نکالیگا تمکو نکالنا ایکطور کا
فتح ۵ اور اسد نی اوگایا تمکو زمین سی جما کر پہر دوبہرا کر اوسمین ڈالیگا اور نکالیگا تمکو باہر
موضح تفسیر اوگایا ہی تمکو یعنی پیدا کیا ہی تمکو زمین سی پہر پہیر لیجاویگا تمکو اوسمین یعنی
بعد مرنیکے اور نکالیگا تمکو یعنی روز قیامت کی ۵ معالم وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ الخ اور اللہ تعالی نی
اگایا تمکو زمین سے ایسی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو تم سبکے باپ ہین زمین سے پیدا کیا پہر اونکی
اولاد مین نطفہ کو پیدایش کا بیج ٹہیرایا اور نطفہ کو غذا سی پیدا کیا اور غذا نباتی ہی یا حیوانی اور
یہہ دونون چیزین زمین سی پیدا ہوتی ہین بعضی بلا واسطہ اور بعضی بواسطہ سو تمکو ہر چند زمین سی بلا واسطہ
نہین پیدا کیا تا کہ یون کہا جاوی وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِنْهَا نَبَاتًا لیکن تمہاری پیدایش کا سلسلہ آخر کو زمین تک پہنچتا ہی تو گویا کہ
ہین اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَنَبَتُّمْ یعنی پیدا کیا تمکو زمین سی پیدا ہوئے تم پیدا ہونا ایسی
کہ اصل قریب تمہارے جو نطفہ ہے سو وہ زمین سے پیدا ہوتا ہی لیکن ایک واسطہ سی اور اصل بعید تمہارے
یعنے پہلی حضرت آدم علیہ السلام ہین جو بیواسطہ زمین سی پیدا ہوی ہین اور جتنی دنیا کی جسم ہین
اون سب سے ذلیل و خوار زمین کا جسم ہی ایسی جو چلنی والا ہی وہ اوسکو روندتا ہی اور باوجود اس ذلت کے
جو تمہاری اصل مین پائی جاتی ہی پہر تمکو ایسا عزت والا پیدا کیا کہ دنیا مین ظاہری عزت و بزرگی
سی نوازا یعنی غنی اور حاکم اور بادشاہ کیا اور دین مین نبوت اور رسالت اور امامت اور خلافت اور
قطبیت اور ارشاد اور ولایت کی بزرگیون سی عزیز و سرفراز کیا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ الخ پہر پہیر لیگا تمکو
زمین مین باوجود اس تمہاری بزرگی کی جو تمنی حاصل کی تا کہ تمہاری بزرگی کی سببسے زمین بہی
قدر و منزلت پیدا کرے اور تمہاری بزرگونکی قبرین متبرک اور زیارتگاہ عام و خاص لوگونکی ہوویں
وَيُخْرِجُكُمْ الخ اور نکالیگا تمکو زمین سی دوسری بار نکالنا سوائی اس نکالنی کی جو تمکو
نطفہ سے نکالا تہا اور اس دوسری بار کی نکالنی مین زمین کے اجزا اونکو تمہاری وجود مین بہت
ترقی اور عظمت حاصل ہوگی جو کسیکے وہم و خیال مین نہین آسکتی ہی اور اس درجہ کی بزرگے
حاصل ہونیکی سببسے تمہارا جسم اوس مالک الملک کی مشاہدہ اور دیدار کی لیاقت پیدا کریگا
اور اسکی ہمیشگی کی حضوری اور ہمسایگی سی مشرف ہوگا اور اگر تمہاری خاطر مین یہہ شبہ گذری کہ جتنی

عالم علوی اور عالم سفلی کی ترقیات ہی ایک جنس کی جتنی قسمین ہین سبکو شامل ہی اور تم جو عبادت اور تقوی اور اطاعت کی مرتبونکی موافق خاص ترقیونکا ہمسی وعدہ کرتے ہو یہہ کہان سی کہتی ہو تو اوسکی جواب مین ہم تمسی کہتی ہین کہ اس خاص ترقیونکی گواہ اس عالم سفلی مین جو قریب تمہاری ہی موجود ہی واللہ جعل لکم

الارض الخ **عزیزی** واللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا لِتَسْلُکُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ہ

اور خدا نی بنایا تمہاری لیی زمین کو ایک فرش تو چلو تم اوس مین مین بیچ راہون کشادہ کی ۵ **فتح** ۵ اور اللہ نی بنا دی تمکو زمین بچہونا کہ چلو اوسمین کشادہ رستی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** واللہ جعل الخ اور اللہ تعالی نے کر دیا ہی تمہاری لیی زمین کو فرش جسپر کہاتی پیتی بیٹہتی اوٹہتی سیر کرتی ہو لِتَسْلُکُوْا الخ تاکہ چلو اس زمین کی بہت لمبی چوڑے راہ مین سو باوجود اس بات کی کہ تمام زمین ایک فرش کی طور پر ہے لیکن بعضونکو مشرق کیطرف اور بعضونکو مغرب کی طرف اور بعضونکو پہاڑونکی طرف اور بعضونکو جنگلونکی طرف ہم راہ چلاتی ہین اور ہر طرف بر ان چلنی والونکو اپنے مطلب کی ایک بات حاصل ہوتی ہی اور اس سبب سے ہر ایک کو ترقی اور مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام دعوت کی ان مرتبونکی طے کرنیکی بعد اور انتہا درجہ کی سمجہانیکی بعد اپنے قوم کے ایمان لانیسی مایوس ہوی تب درگاہ الٰہی مین اونکی ہلاکت کی لیئی دعا کی اور اس دعا کی پہلی جو حالت یاس اپنے قوم کی صلاحیت سی انکو حاصل ہو لیے تہے اوسکو سے تھوڑے حق تعالی کی جناب مین عرض کیا قال

نوح رب الخ **عزیزی** قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا

کہا نوح نی ای پروردگار میری تحقیق اس جماعت نی نافرمانی میری کی اور پیروی کی اوسکی کہ زیادہ نہین کیا اوسکی مال اوسکینی اور اولاد اوسکینی مگر نقصان کو یعنی کفار کی سردارونکی تابعداری کی ۵ **فتح** ۵ کہا نوح نی ای رب میری انہون نی میرا کہا نمانا اور مانا ایسیکا کہ جسکو اوسکی مال سی اور اولاد سی بڑہا ٹوٹا ۵ **موضح** ۵

تفسیر قال نوح الخ کہا نوح نی ای رب میری بیشک ان لوگون نے نافرمانی کی میری اسقدر کہ اب ہرگز انسی اطاعت کی امید باقی نرہی اسواسطی کہ باوجود نافرمانی کی اگر یہہ لوگ میری مخالفونسی نملتی اور اونکی تابعداری نکرتے تو البتہ امید تہی کہ شاید نصیحت قبول کرین اور صلاحیت پر آوین اور آہستہ آہستہ فرمان بردار میری ہو جاوین لیکن یہہ سب میری مخالفون سی جا ملی واتبعوا الخ اور تابعدار ہوی ایسیکے کہ جسکی مال اور اولاد نی زیادہ نکیا مگر نقصان کو اسلیی کہ مال کی جمع کرنیکے محبت مین اور اولاد کی کثرت کی خواہش مین اسقدر محو مستغرق ہوی کہ اپنے پروردگار کی یاد سی اور آخرت کی سفر کی سامان کے درستی سی غافل ہو گئی اور اپنے عمر کو جو نہایت عمدہ چیز ہے خسیس کام مین یعنی مال کی جمع کرنی اور بچی کشی مین برباد کیا سو پہلی بات یہہ ہی کہ تونگرونکی اور بہت بچی والونکی پیروی کرنی اور انہین چیزونکی تلاش مین رہنا میرے طریقہ کی مخالفت پر کمر باندہنی ہی اور دوسری بات یہہ ہی کہ مال و اولاد کی کثرت کو تابعداری کا سبب گردانتا میری تابعداریکا انکار کرنا ہے اسلیے کہ مین بلکہ تمام پیغمبر اولاد اور مال کی کثرت کی خواہش نہین رکہتی تہی بلکہ اوس سے احتراز رکہتی تہی اور تیسری بات یہہ ہی کہ مال اور اولاد دونونسی جیسا کہ نقصان اونہون نے اٹہایا کی ہی جو لوگ ایسے مال اور اولاد کی کثرت پر مغرور ہوکر آخرت کو بہول گئی ہین کاش وی اپنی مال اور اولاد اونکی پیروی کرتی جو

مال اور اولاد کی کثرت سی بہتری کو حاصل کرتی ہین تو بہی کچہہ مضائقہ نہتا اس واسطی کہ اون صورتین اگرچہ
مالدارون اور اولاد والونکی پیرو ہین انکو بہی مال کی جمع کرنی اور کثرت سی اولاد ہونیکی محبت ہوتی اور یہہ
محبت حق تعالی کی راہ سی انکو دور کرتے ہے لیکن جب وہ مال جمع کیا ہوا اور اولاد پائی ہوی اللہ تعالی کے
رضامندی مین صرف کرتے اور اوسکو آخرت کی ثواب کا وسیلہ کرتی تو بہی حق تعالی کی راہ کی نزدیک
ہوجاتے اور انجام انکا اچہا ہوتا اگرچہ ابتدا انکی اچہی نہتی وَاِنَّمَا الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِيْم یعنی اعتبار بہلائی
اور برائی کا خاتمہ پر ہی اور میری مخالفون کی تابعداری کی سوا میرے طریقہ کی مٹانی مین انتہا درجہ کے
کوشش کرتے ہین اگر فقط میرے نافرمانی اور میری مخالفونکی فرمان بردار ہے امین ہوتی تو بہی انکی
صلاحیت پر آنیکے توقع باقی رہتی سو یہہ بات نہین ہی بلکہ اونہون نی اس طریقہ کو برا کرکی ظاہر کرنیکے
واسطی ایک ایسی بات ٹہیرائی ہے کہ عوام لوگ انکی فریب مین پہنس جائین اور وہ برائی اونپر ظاہر نہو
کا عزیزی وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا رئیسون نی مکر بڑا کا **فتح** اور داؤ کیا
بڑا داؤ کا **موضح** **تفسیر** اور فریب کیا ہی ان لوگون نی ایسا فریب کہ اوس سی زیادہ فریب
ہو نہین سکتا اسلیے کہ پیغمبرونکی مقابلہ مین اونکی دین کی انکار کے واسطے کافر اور منکر جو جو مکر و فریب
کرتے ہین وہ تین قسم کی ہوتی ہین اول قسم یہہ ہی کہ رسولون کے رسالت مین اور اونکی رسالت کی
مستحق ہونیمین شبہہ نکالتی ہین جیسا کہ معظمہ کی کفار اور اکثر کفار کیا کرتی ہتی کہ اگر یہہ رسول ہوتا تو کہاتا پیتا نہین
اور بازارونمین نہ پہرتا اور فقیر نہوتا اور اور بہت سی باتین واہیات کہا کرتی ہتی لیکن یہہ مکر اونکا سہل ہے
اور اسکا دفیعہ بہت آسان ہی کہ بڑے بڑے معجزے دکہلا کر رسالت ثابت ہوسکتی ہی اور دوسرے
قسم کا فرونکی مکر کی یہہ ہے کہ حق تعالی کی ربوبیت مین کہ حضرت پیغمبر اپنے تئین اوسی طرف منسوب
کرتے ہین اور اوسکا بہیجا ہوا اپنے تئین کہتی ہین شبہہ نکالین اور اپنے تئین خود مختار ظاہر کرین
اور اپنے محتاج ہونیکو حق تعالی کی طرف پوشیدہ کرین اور اوسکی حکمونکو اپنے ذمہ سی ساقط کرین جسطرح
فرعون کرتا تہا کہ کبہی کہتا تہا وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اور کبہی کہتا تہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور کبہی کہتا تہا
مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ سو یہہ مکر پہلی مکر سے بہی آسان ہی اسلیے کہ حق تعالی کی ربوبیت
کی دلیلین رسولونکی رسالت کی ثبوت کی دلیلون سی زیادہ تر ظاہر ہین اور جسکو تہوڑی بہی عقل ہی وہ
حق تعالی کی رب ہونیکا انکار نہین کرسکتا ہی اور تیسری قسم یہہ ہے کہ حق تعالی کے ربوبیت کا بہی ظاہر مین
قائل ہوا اور رسول کی رسالت کا بہی لیکن اسکی ساتہہ اوسکا اعتقاد یہہ ہو کہ رسولونکا علم عوام لوگونکی
رغبت اور خوف دلانیکی لیے ہی اور کمینی اور کم عقلونکی سمجہانیکے واسطے اور اون لوگونکو راہ پر لانا
اور اونکی برائیونکو چہوڑوانا مناسب اور بہتر ہے لیکن دانا اور باریک بین جو ہر چیز کی حقیقت سی کما حقہ
واقف ہین اونکو پیغمبرونکی نصیحت کی کچہہ احتیاج نہین ہے اور وہ لوگ خطابات اور احکام سی مخاطب اور
محکوم بہی نہین ہین جو علم نصیحت و پند کا رسول رکہتی ہین اوس سی اون لوگونکا مرتبہ بڑہ کر ہی
اور ربوبیت و رسالت کی حقیقت کو جسقدر یہہ لوگ جانتی بوجہتی ہین اوتنا رسول نہین بوجہتی اسلیے

کہ رسولون کی نظر ظاہر اور سرسری ہی اور اون باریک بینونکی نظر بہت دور اور تہہ کو پہنچتی ہی سو اس قسم کا کفر بہت سخت و دشوار ہے اور کفر و نسی اور یہہ مکر بہت بڑا اور قوی ہی اور مکر دون سی اور اسکا علاج بہت مشکل ہے چنانچہ اکثر فلسفی طریق والی اور یونانی حکماء اسی بلا و وہمون مین گرفتار ہین اور اس مرض کا دفع ہونا بہت مشکل ہے اور سورۂ مؤمن مین انہین لوگونکا حال مذکور ہے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور وہ جو مشہور ہے کہ یونان کے لوگونمین سی ایک شخص نی اپنی وقت کی رسول کی نصیحت کی جوابمین کہا تہا کہ نحن اناس مهذبون لا حاجة لنا الى من يهدينا سو یہہ کلام بہی اسی قسم سے ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی قوم کو خالص حق تعالی کی عبادت کرنیکا اور شرک سی بچنی کا جو حکم کیا تو اون لوگون نی اونکی جوابمین اسطرحکا کلام فریب آمیز کیا کہ ہم لوگ حق تعالی کی عبادت پر قایم ہین بلکہ تمسی بہی زیادہ ہم مضبوط ہین ایسی کہ ہم لوگ اون مظاہر کاملہ کو عبادت کرتی ہین کہ جنمین حق تعالی اپنی صفت الوہیت سی در آیا ہے اور اونکو اپنا مظہر خاص کیا ہے اور تم ہمکو تنزیہہ کی مرتبہ کی عبادت کرنیکو حکم کرتی ہو اور اس مرتبہ کی تعریف مین ایسی صفتین بیان کرتے ہو جنکے سبب سے وہ مرتبہ موہوم محض ہوا جاتا ہے تو گویا تم ہمکو حق تعالی کی عبادت سی پہرا کر ایک موہوم امر کی عبادت کا حکم کرتی ہو تو ظاہر مین تم اپنے تئین بلانیوالا طرف اللہ کی کہتی ہو اور حقیقت مین حق تعالی کی عبادت سی منع کرتے ہو اور اس تقریر فریب امیز کو اپنے تابعدارون اور چہوٹون سی بیان کیا کرتی تہی اور سچی بات کو اس فریب کی تقریر سی جہوٹ کر کر اونکی دلونمین جما دیتی تہی ؎

عزیزی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ؎

اور کہا ہرگز ترک کرو معبودون اپنی کو اور ہرگز ترک نکرو ودّ اور سوع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو اور یہہ پانچ بت ہین ؎ فتح اور بولی نہ چہوڑیو اپنے ٹہاکر ونکو اور نہ چہوڑیو ودّ کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو ؎ موضح تفسیر اور کہا یعنی رئیسون نی اپنی تابعدارون سی اور ترک نکرو الخ یعنی بتونکی عبادۃ کو علی العموم اور وَدّ ساتہہ زبر واو اور پیش واو کی کہ یہہ خیر قراءۃ امام نافع کی ہی نام ایک بت کا ہی بصورۃ مرد کی اور سواع بت تہا بصورت عورۃ کی اور یغوث بت تہا بصورۃ شیر کی اور یعوق بت تہا بصورۃ گہوڑیکے اور نسر بصورت النسر یعنی کرگس کی تہا یعنی ان پانچ بتونکی پوجنی کو علی الخصوص نہ چہوڑو اور یہہ بت بڑی عظمت والی تہی اونکی نزدیک پس خاص بیان کیا اونکو بعد عام کی اور یہہ بت قوم نوح سی منتقل ہوکر عرب مین آئی پس ود تو بنی کلب کا معبود تہا اور سواع ہمدان کا اور یغوث مذحج کا اور نسر حمیر کا اور تفسیر معالم مین کعب سی نقل کیا ہی کہ یہہ نام پانچ مرد صالح کی تہی کہ بیچ آدم و نوح کی تہی بعد مرنی اونکی اونکی تابعدار پیرو ہی اونکی عبادۃ مین کرتی تہی ابلیس نے اونکی پاس آکر کہا کہ اگر تصویرین اونکی بنا کر اپنے سامنی رکہو تو تمکو بڑا شوق و نشاط عبادۃ مین ہوگا اونہون نی ایسا ہی کیا اور بعد اونکی مرنیکی لوگونکو کہا کہ تمہارے بڑی ان صورتون کو پوجتی تہی تم بہی پوجو اور ابتداء پوجا غیر اللہ کی اسی وقت سی ہوئی اور بعد قوم نوح کی یہہ بت

عرب مین پہلی پہر اسکے آگی ویسا ہی مضمون ہی جیسا اوپر مذکور ہوا ۞ **مل بحر ۞** جانا چاہئی
کہ یہہ پانچون اسم حضرت ادریس علیہ السلام کی صاحبزادونکی نام ہین بہت نیک لوگ ہتی لیکن جوانکو زمانہ
بہت گذرا تہا اور اون لوگون مین جو جو صفتین اکثر پائی جاتی تہین اون صفتون نی اون لوچینی والونکی ذہن پر
وہم کی غلبہ سی اون شکلونپر ظہور پکڑا تہا اس سبب سی اپنی آوسی رسم کی موافق اپنی اپنی بتونکو ان مختلف شکلونپر
تراشا تہا اور وہم کی غلبہ سی اسطرحکی عجائبات اور غرائبات بہت ہوا کرتی ہین جیسکہ بعضی جاہل اسلام کی
مدعی حضرت علی سحن کی تصویر کو شیر کی شکل بناتی ہین اسواسطے کہ اسد تہا اونکا لقب ہے اور بعض شہبا کی الثقت
کو سفید بازکی شکل بناتی ہین فقط اور ان پانچ بتونکی سوا عرب کے لوگون کی پاس اور بت بہی تہی چنانچہ بنی ثقیف کا
لات تہا اور بنو سلیم اور بنو غطفان اور بنو نصر اور بنو سعد اور بنو بکر مین عزّیٰ اور قدید اور مسلل لوگونکا منات
تہا اور مدینہ والی بہی اوسکی درشن کرنیکو جاتے تہے اور مکی کی لوگون پاس اساف اور نائلہ اور ہبل تہی اساف صفا
پہاڑ پر حجر اسود کی سامنی رکہا تہا اور نائلہ کو رکن یمانی کی مقابلہ مین اور ہبل کو بیت اللہ شریف کی اندر
رکہا تہا اور ڈیل مین ہبل سب سے بڑا تہا آٹہہ گز کا لنبا تہا اور لڑائی کی وقت کا فراوسیکو پکارتی ہی
چنانچہ ابو سفیان نی بہی کفر کی حالت مین یعنی اسلام لانیکی پہلی اُحُد کی دن جب فتح پائی تہی تو اسیکی نعرے
کئے تہے حاصل کلام کا یہہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ایسی تقریر فریب آمیز سے عوام لوگون کو بہکایا
کرتے تہے اور اس اونکی مکرنے عوام کی دلو نمین بہت تاثیر کی تہی دیوانونکیسی بیہودہ باتین اونکی نزدیک تہیر
تاکہ کوئی اوسکی طرف التفات نکرے اور اوسکی تدارک اور خبرگیری مین غفلت کیجاوی ۞ **عزیزی**
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۞ اور تحقیق گمراہ کیا بہتونکو اور زیادہ نذی
ظالمونکو مگر گمراہی ۞ **فتح** اور بہکا دیا بہتونکو اور تو نہ بڑہا ئیو بی انصافونکو مگر بہکاوا ۞
موضح تفسیر یعنی اون بتون نی بہت سی لوگونکو گمراہ کیا یا رئیسون نی بسبب ان بتونکی
ضعیفونکو گمراہ کیا اور ضلالا بمعنی ہلاکا کی ہی جیسے اور جگہ فرمایا ولا تزد الظٰلمین الا تبارا اور یا یہہ
معنے ہین کہ نہ زیادہ کر ظالمون کو مگر عذاب اوس گمراہی پر ۞ **مل بحر** ۞ وقد اضلوا کثیرا
اور تحقیق گمراہ کیا ہی ان لوگون نی مکر و فریب سی بہت سی لوگونکو یہان تک کہ حق تعالی کی عبادت
سیکے سب محروم رہے اور غیر اللہ کی عبادتمین یعنی تصویرونکی عبادت مین مشغول ہوی اور حال
یہہ ہے کہ اس مکر کی باطل ہونی پر انکی گمراہی خود دلیل ظاہر ہتی اسلیے کہ اگر اون مظاہر کی عبادت
حقیقت مین حق تعالی کی عبادت ہوتی تو حق تعالی کی درگاہ مین قبولیت کا سبب پڑتی اور تاریکی
کے پردے اونکی درمیان سی اوٹہہ جاتی اور اونکو ہدایت نصیب ہوتی لیکن یہان اسکا عکس پایا گیا
یعنے یہہ مظاہر کی عبادت زیادہ تر دوری کا سبب پڑی اور حق تعالی کی عبادت سی غفلت زیادہ
ہوتی گئی اور عمر بہر اوسی مظاہر کی قید مین گرفتار رہے اور معبود حقیقی کی عبادت کی انکار کرنیسے
ظالم ہوی اسلیے کہ کسیکے حق کو تلف کرنا اور جو چیز جس واسطے بنی ہی اوسکی غیر مین اوسکو صرف کرنا
اسیکا نام ظلم ہی سو عبادت خاص الوہیت کی مرتبہ کا حق ہی نہ بتونکا سو حضرت نوح علیہ السلام نی غصہ

کہ جب ان لوگوں نے سطرحکا ظلم کیا تو انکو استدراج کی طور پر بہی معرفت سی آشنا نکرا اور ہدایت سی ولا تزد الخ اور زیادہ نہ بڑہا ظالمونکو گمراہی کی سوای یہان مفسر ایک اعتراض کرتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر وںمین ہین انہی اپنی قوم کی واسطی زیادہ گمراہی کی دعا کرنی بڑا تعجب ہے اسلیے کہ نبیونکا کام تو ہدایت طلب کرنی ہی نہ گمراہی کی بددعا کرنی سو جواب سکا یہہ ہی کہ یہہ بددعا حضرت نوح علیہ السلام اوس وقت کی تہی کہ جب اونکی ایمان سی بالکل ناامید ہوگئی تہی چنانچہ اور آیت مین حق تعالی نے خود فرمایا تہا اَنَّہٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِکَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ تب حضرت نوح علیہ السلام نی چاہا کہ اپنا عوض انسی لیجیے اور بددعا زیادتی گمراہی کے انکے واسطے کیجیے تاکہ آنکا ... ابمین زیادتی ہووی چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے بہی جب فرعون اور اسکی قوم کی ایمان سی ... قطع ... نا امیدی ... اسیطور کی بددعا اونکی لیے کی تہی چنانچہ سورہ یونس کی اخیر مین حکایت کی طور پر اونکی طرف سی بیان فرمائی ہی کہ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اور یہہ بہی ہے کہ زیادتی گمراہی کے بددعا حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کی لیے مطلق نہین ہی بلکہ ظلم اور شرک کی بہی قید لگی ہوئی ہی یعنی ظلم و شرک پر اڑی رہین تو اونکی حق مین بددعا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی بیان سی جو انتہا درجہ کی نصیحت اپنی قوم کو کر کر یہہ بددعا کی تہی اور اونکی قوم کی شکایت کی بیان سی فرغت پائی جو حکایت کی طور پر بیان کی گئی ہی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ انکی دعا اور اس شکایت کا اثر ظاہر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اونکی نافرمانی اور برائیو نمین ہمیشہ پہنسی رہی کسیطرح سی ہدایت انکو نہوئی یہان تک کہ مِمَّا

خَطِیْٓئٰتِھِمْ الخ **عزیزی** مِمَّا خَطِیْٓئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْصَارًا ترجمہ سبب گناہون اپنی کی غرق کیا گیا اونکو پس داخل کیا گیا اونکو آگ مین پس بنایا اپنی لیے سوای خدا کی کوئی مددکرنیوالا ۵ **فتح** کچہہ اونکی گناہونسی ڈبائی گئی پہر پہنچائی گئی آگ مین پہر نپائی اپنی واسطے اللہ کے سوا کوئی مددگار ۵ **موضح** **تفسیر** مِمَّا خَطِیْٓئٰتِھِمْ الخ اپنی گناہون کی سبب اور من اسجگہہ تعلیل کے واسطے ہے اور ما کا لفظ کثرت و زیادتی کی معنون کے فائدہ دینی کی واسطی ہے جسطرح کثیرًا اور اور بہت جگہہ ما کو کثرت کی معنونکی لیے زیادہ کرتی ہین اور یہان ان گناہون کی زیادتی سی اونکا کفر مراد ہے کہ اپنے وقت کی پیغمبر کے مقابلہ مین ہزار برس تک وسے اپنے کفر پر اڑے رہے اور طرح طرح کی ایذا پہنچائی سو اس سبب سے اونکا کفر بہت قوی ہوگیا اور اسی سبب سے اُغْرِقُوْا غرق کیے گئی ایسی پانی مین جو آسمان سی بہی گرتا تہا اور زمین سی بہی ابلتا تہا اور اونکو ڈبو دینی سی اونکا نیست و نابود کردینا روی زمین سی فقط منظور نہتا جو اسی ڈبو دینی پر کفایت کیجاتی بلکہ برزخ کا عذاب چکہانا بہی انکو منظور تہا اسواسطی کہ فَاُدْخِلُوْا نَارًا پہر غرق ہونیکی بعد داخل کیے گئی ایک آگ مین سوای دوزخ کی آگ کی جو عود کی اسواسطی کہ اوسمین داخل ہونیکو بہت دور ہے اور اس آیت مین فعل ماضی کو دوسرے فعل ماضی پر **ف** تعقیب کی ساتہہ جو عطف کیا ہی سو یہہ قبر کی عذاب کے ثبوت پر صریح دلیل ہے چنانچہ ضحاک رحمۃ اللہ سی منقول ہے کہ حضرت نوح کی قوم ادہر ڈوبتی

جاتی ہتی اور ادہر جلتی جاتی ہتی اور یہہ بہی اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ نافرمانوںکی سوت کسیطرح سی ہو یا پانی مین
ڈوبنی سی یا آگ مین جلنی سی یا جانورکی کہا جانیسی لیکن قبرکی عذابمین ضرور گرفتار ہوتی ہین اور جو کچہہ اوس
مردی پر جو قبر مین گاڑا جاتا ہی ہوتا ہی وہی اسپر بہی ہوتا ہی الہی کہ جو کچہہ عذاب ہی سو روح پر ہے
نہ بدن پر تاکہ بدن کا باقی رہنا عذاب کے واسطی شرط ہو فَلَمْ يَجِدُوا الخ پہر نہ پایا حضرت نوح عم کی قوم نے
اپنے معبودونکو کہ جنکو پوجتی ہتی اس امید سی کہ وقت پڑنی پر کام آوینگی اور مصیبت مین مدد کرینگی
سوای حق تعالی کی مددگار یعنی نہ وَدّ نے اونسی محبت کی اور نہ سواع نے اونکو قائم رکہا اور نہ یغوث نے
فریاد کو پہنچا اور نہ یعوق نے حمایت کی اور نہ نسر نے اونکو قوۃ دی تاکہ دنیا کی عذاب سی یعنی طوفان
مین غرق ہونیسی انکو بچا لیتا یا برزخ کی عذاب سی نار مین جلنی کو اونسی دفع کرتی سو انکی گمراہی کا
اثر حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی موافق ظاہر ہوا اور جب طوفان کی پانی کی زیادتی ہوئی اور آسمان
برسنا اور زمین سی ابلنا شروع ہوا اور حضرت نوح عم اپنے لوگونکی ساتہہ کشتی مین سوار ہوی اور کافر
ڈوبنی لگی لیکن بعضی کافرونکو دیکہا کہ پہاڑکی چوٹیونپر اور اونچی مکانونپر بہاگ کر جا بیٹہی ہین اور
بعضونے حضرت نوح عم کی زبان سی اس طوفان کا حال سنا تہا تو اوس خوف سی شیشے کی مکانات
پہاڑونپر احتیاط کی واسطی بنا رکہی ہتی اور کئی مہینونکا کہانا پینا بہی اوسمین رکہا تہا سو اوسوقت اون
مکانونمین جاکر بیخوف ہوکر بیٹہی ہتی حضرت نوح علیہ السلام نے یہہ حال دیکہہ کر اندیشہ کیا کہ ایسا نہو کہ بعضے
کافر اس عذاب سی اس حکمت سی بچ جاوین اور پہر کفر کا تخم جہان مین باقی رہے یہہ دیکہہ کر پہر درگاہ
الہی مین دست بدعا ہوکر عرض کی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ الخ **عزیزی**

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح نے ای میرے رب مت چہوڑ زمین پر کافرونسی کسی بسنی والیکو **فتحی** اور کہا نوح نے ای رب چہوڑ زمین پر
منکرونکا ایک گہر بسنے والا **موضح تفسیر** وَقَالَ نُوحٌ الخ اور کہا نوح نے ای رب میری جو
تونے مجکو اس قبولیت سے سرفراز کیا ہے اور میری قوم کی سردارون اور مکارونکو جنہون نے عوام
لوگونکو بہی فریب دیکر خراب کیا تہا طوفان کی عذابمین گرفتار کیا ہی تو ایک عرض تیری جناب مین اور
کرتا ہون لَا تَذَرْ الخ کہ چہوڑ زمین پر جہان بہر مین نہ یہان اور نہ اور جگہہ کافرونکی جنس سے
سردار اور مکارون یا اونکی مقلد اور تابعدار میری قوم سی ہون یا غیر اونمین سی کسیکو دَيَّارًا ۝
گہر مین رہنی والا اور چلنی والا اور دیار فیعال کی وزن پر ہے مشتق ہی دار سی یا دور سی اگر دار سے
یہہ لفظ نکلا ہے تو اسکے معنی ہین گہر مین رہنی والا اور بسنی والا اور اگر دور سی نکلا ہی تو اوسکے معنے
ہین پہرنیوالا اور چلنی والا اور یہہ لفظ فعال کی وزن پر نہین ہی والا دوار ہونا چاہیی تہا نہ دیار اور
حضرت نوح عم اپنے کلام دعائیہ مین دیار کا لفظ لائی اور مستغنیا نکہا اسلیے کہ ابلیس اور اوسکے
ذریت کی بقا قیامت تک آپکو معلوم ہتی اگر ہر کافر جاندار کی ہلاکت زمین سی درگاہ الہی سی
طلب کرتے تو اونکا کلام حق تعالی کی تقدیر مبرم کی مخالف واقع ہوتا اور حضرات انبیا علیہم السلام تقدیر الہی

کی مخالف دعا نہین کرتی ہین اس سبب سے دیار کی لفظ کو لائی تا کہ ابلیس اور اوسکی ذریت اسمین داخل نہون اسلیئی
کہ ابلیس اور تمام شیاطین زمین پر انسان کی طرح خانہ داری اور سکونت نہین کرتی ہین اور اکثر زمین پر
چلتی پہرتی کم ہین بلکہ اونکی حرکت اکثر ہوا مین ہوتی ہی اور جو کافرونکا روی زمین پر باقی رہنا کبہی کبہی آلہی
کی تقاضی سی ہوتا ہی اسواسطی کہ اون کافرون سی کسی زمانہ مین خلق کی ہدایت مقدر ہوتی ہی اگرچہ سب قوم
کفر اور گمراہی مین گرفتار ہوتی ہین جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ کی کافر کہ باوجود کفر مین سخت
ہونیکی آخر کو سعادت اسلام سی مشرف ہوی اور ہزارون کافرونسی جہاد کرکی اسلام مین داخل کیا یا اون
کافرون سی اولاد صالح پیدا ہونا مقدر ہوتا ہی اور اونکی اولاد حق تعالی کی معرفت اور بندگی کو بجا لاتی
ہے سو حضرت نوح علیہ السلام نی دعا کی عرض کرنیکے وقت ان دونون فائدونکی نفی بہی بیان کردی کہ

إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ ا لخ **عزیزی** إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا
إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ تحقیق تو اگر چہوڑے انکو گمراہ کرینگی تیری بندونکو اور نہ جنین مگر بدکار ناشکر
ط **فتح** ط مقرر اگر تو چہوڑی انکو بہکاوین تیری بندونکو اور جو جنین سو ڈہیٹہ حق ناسمجہتا
ط **موضح** ط **تفسیر** إِنَّكَ الخ تحقیق تو اگر چہوڑ دیگا انکو یعنی ہلاک نکر لیگا گمراہ کرینگی تیری
سب بندونکو تیری راہ سی اور اونکو نفرت دلاوینگی اور منع کرینگے سیدہے راہ چلنی سی اور اونکی پیدائش
جو معرفت وعبادت کی واسطی ہوئی ہی وہ حکمت درہم برہم ہو جائیگی اور ہرگز نہ جنین گی یہہ بدبخت مگر
بدکار ناشکر لیس انکے اولاد مین بہی نیک بخت ہونیکی امید نہین ہی غرض ہر طرح سی یہہ لوگ ہلاکت و
خرابی کی لائق ہین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نی جناب باری عزاسمہ سی ایسا مواخذہ جو عام ہو کہ سب کو
شامل ہو اور نمونہ ہو قیامت کا طلب کیا تو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ قہر آلہی ایسا جوش مین آوے
کہ مجہی ترک اولی کبہی کبہی ہو جاتا ہی اور میری امت کی مسلمانون سی فرعیہ گناہون پر جو لغزشی ہو جاتی
ہین مواخذہ اور پکڑ ہو سو اس خوف کی دفع کیواسطے درگاہ آلہی مین ایک دعا اور مضمون کی بہی کی
اور کہا رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ط **عزیزی** اور کہا ہی علماء نی کہ یہہ دعا نوح علیہ السلام نی اوسوقت
کی کہ طوفان سی چالیس برس پہلی عورتین بانجہ ہو گئین اور حق تعالی نی نوح کو نہ ایمان لائی اونکیسی اور
نہ جنی اونکیسی مومن کو خبر دی اور جب نوح نی یہہ دعا کی حق تعالی نی قبول کی اور طوفان مین اون
سبونکو ہلاک کیا اور اوسوقت مین کوئی لڑکا اونمین نتہا ط **بحرہ** رَبِّ اغْفِرْ لِي

وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝
ای پروردگار میری بخش مجکو اور میری مان باپ کو اور اوسکو کہ آوی میری گہر مین ایمان لاکر اور سب
مومن مردون اور مومن عورتونکو اور زیادہ ندی ظالمونکو مگر ہلاکی ط **فتح** اے رب معاف کر مجکو
اور میرے مان باپ کو اور جو آوی میری گہر مین ایمان دار اور سب ایمان دار مرد ونکو اور عورتونکو اور گنہگار ونپر
یہی بڑہتا رکہہ برباد ہونا ط **موضح** **تفسیر** مراد گہر سے مکان نوح علیہ السلام کا ہی یا مسجد اونکی
اور بقول بعض کے مراد کشتی ہی اور کہا ہی علماء نی کہ والدین نوح عم کی مسلمان تہی باپ اونکی لملک بن متوشلخ تہے

۷ [illegible] عورتین بانجہ ہو گئین تہین

اور ماں اونکی شمخا بنت انوش تہین اور مراد مومنان سی مسلمان امت نوح کی ہین اور مراد مومنین اور مومنات
سے تمام مسلمان بنی آدم کی ہین اور بقول بعض امت مرحومہ محمدی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس فرماتی
ہین جیسکہ دعاء نوح علیہ السلام کی بیچ حق کفار کی مقبول بیشک ہوی کہ وہ ہلاک ہوی پس محال ہے کہ اونکی
دعاء اہل ایمان کی حق مین مقبول نہوی یعنی امید ہی کہ مومنونکی حق مین بہی قبول ہی ہوئی ہوا اور کہنا ہے
فقیر کہ اسیطرح دعاء ہمارے پیغمبر کے روایت کی گئی ہی پس بشارت ہی مومنونکو کہ ہم سب بخشی گئی ہین
انشاء اللہ تعالیٰ ۵ **فلیحرر** رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ای پروردگار میرے بخشدی مجکو جو کچہہ تیری مرضی
کے خلاف مجسی ہوا ہو اور میری حق مین وہ گناہ کا حکم رکہتا ہو جیسی ترک اولی اور اجتہاد مین خطا اور
چوک اور بخشدی میری ماں باپ کو اگرچہ وہ مرگئی تہی لیکن والدین کی مرنیکی بعد بہی اولاد پر واجب ہی کہ اونکی
مغفرت کی دعاء مانگین اور اپنے مقدور بہر اونکی لیی صدقہ بہی دیا جای اور حضرت نوح علیہ السلام کی باپ کا
نام لمک بن متوشلخ تہا اور آپکی ماں کا نام شمخا تہا انوش کی بیٹی لیکن یہہ انوش وہ نہین ہین جو آپکی اجداد مین
ہے بلکہ یہہ اور شخص ہے اور عطاء رحمہ اللہ نی کہا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اباء و اجداد مین حضرت آدم
علیہ السلام تک کوئی کافر نہتا سب مسلمان موحد تہی اور آپکی والدہ بہی مسلمان تہین وَلِمَنْ دَخَلَ الخ اور
بخشش کر اوسکی واسطی جو داخل ہو میری کشتی مین جو میرا جلتا گہر ہی لیکن مسلمان ہو اسواسطی کہ آپکی
کشتی مین ابلیس بہی تہا اور بخشش کا مستحق نہتا اور مسلمانونکی بخشش اسلیی طلب کی کہ ایسا نہو کہ
اونکی برائیوں اور گناہونکی شامت سی کشتی ڈوب جاوے تو بیگناہ بہی ہلاک ہو جاوین اسلیی کہ دنیا کی
عام عذابونمین جو نالیش کی واسطی ہوتی ہین اونمین کافر و مسلمان کا فرق و امتیاز نہین ہوتا ہی
اسیواسطی جو بلا کسی قوم پر آتی ہی تو اوسمین اونکی بچے اور دیوانی بہی ہلاک ہو جاتی ہین بلکہ جانور وںکی
بہی خرابی ہو جاتی ہی وَلِلْمُؤْمِنِينَ الخ اور بخشدی تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتونکو قیامت
تک جو ہوتی جاوین تاکہ اونکی اولاد کی گناہ جو آگی پیدا ہوا کرینگے ان لوگونمین کہ اونکی باپ ہین تاثیر
نکرین اور کشتی کو نہ ڈبو دین وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ الخ اور زیادہ نکر ان ظالمونکو جو شرک و کفر کی شامت
سے ڈوب کر آگ مین جلینگے مگر دکہہ اور درد اور عذاب اسلیی کہ اگر دم بدم انپر عذاب کی زیادتی نہوتی جاوے
اور ایک ہی طور پر عذاب رہیگا تو اس عذابکی انکو عادت ہو جاویگی اور سہہ جاوینگی اور وہ عذاب انکو
معلوم نہو گا اور یہہ بہی ایک طرحکی مغفرت ہی اگرچہ تہوڑی سی ہو علماء نی کہا ہی کہ حضرت نوح
علیہ السلام کے دعاء مین بڑی خوشخبری ہی تمام ایماندار ونکی واسطی جو قیامت تک ہوتی جاوینگی
اسلیی کہ کافرونکی حقمین جو آپنے بددعاء کی تہی وہ درگاہ آلہی مین بالیقین مقبول ہوئی اور اوسکی قبولیت
آثار بہی ظاہر ہوی کہ سب کافر ہلاک ہوی تو ایماندار ونکی حق مین مغفرت کی دعاء جو آپنے کی ہی
وہ بہی بلاشبہہ قبول ہوئی ہوگی اور مسلمان بخشی گئی وبحمد اللہ علی ذلک اور یہہ بہی علماء نی کہا ہی کہ ود
اور سواع وغیرہ پانچوں بت جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کچہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی واسطی خاص
نہتے بلکہ ہر شخص کے باطن میں موجود ہین اور ہر ایک اونکی عبادت و محبت مین گرفتار ہے جان بوجہ کی یا نادانستہ

یعنی عجم یا عوام کا مولف ۱۲

مگر جسکو حق تعالیٰ بچاوی ولیکن ایسی لوگ بہت کم ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہی کہ آدمی اپنی عالمین خوب غور کر کر دیکہی کہ ہر شخص کا بدن ودّ ہی ایسلیے کہ روح کا محبوب ہی یہہ بات جبلی ہی اور اپنی بدن کی محبت مین ایسا مصروف رہتا ہی کہ اوسکی مقابلہ مین سبکو ہیچ جانتا ہی کسیکی حقیقت اوسکی سامنی نہین ہی اور ہمیشہ اوسیکی پرورش اور زینت مین لگا رہتا ہی کہانی پینی مین لباس مین زیور مین خضاب مین کنگہی مین سرمہ مین دوا کی استعمال مین ورزش مین فرصت مین حمام کی جانی مین غسل کرنیمین بدنکی ملنی مین حجامت بنوانی مین غرض جتنی چیزین ہین سب مین بدنکی اصلاح اور بہتری ملحوظ ومنظور رہتی ہی اور ہمیشہ دن اور رات بلکہ ہر ساعت اسمین مشغول رہتا ہی اور ہر شخص کا نفس سُواع ہی ایسلیے کہ اوسکی زندگانی کا قیام اوس ہی متعلق ہی اسی واسطے جن چیزوںمین اوسکو لذت اور خوشی ہوتی ہی اوسیکے طرف دوڑتا ہی اور جن چیزون سی رنج اور ضرر اوسکا پہونچے اوسسی دور بہاگتا ہی یہی ہ۔ سبب ہے کہ تقوی اور عبادتمین اوس سی قصور ہوتا ہی اور پیغمبر کی فرمانبرداری کما حقہ نہین کر سکتا اور ہر شخص کا یغوث اوسکا باپ بیٹا ماں بہن بہائی بہتیجا خویش اقربا ہین ایسلیے کہ ان لوگون سے امید فریادرسی کی رکہتا ہی اور اونکی بہروسی پر کودتا ہی اور اونکی خاطرداری اور دلجوئی مین ہمیشہ لگا رہتا ہی یہان تک کہ اونکی خاطر سی اللہ اور رسول کی حکم کو ٹال جاتا ہی اور سنی کو ان سنا کر دیتا ہی اور ہر شخص کا یعوق اوسکا مال ہی جو زکوۃ اور صدقات کی دینی سی اور مسکینون اور محتاجون کی خبرگیری سی اور صنعتے کی عبادت وتقویسی روکتا ہی اور یہہ شخص اپنے مصیبت اور بلاکی دفع کرنیمین اوس سی بڑی امید رکہتا ہی اور ہر شخص کا نسر اوسکا شیطان ہی جو حرص اور غصہ کی دونو بازو دیسی ہیجکر اس شخص کی کبہی اور نیکی کو برابر کر دیتا ہی اور بری وسوسی اور جہوٹی اعتقاد اوسکی دلمین ڈالا کرتا ہی سو جب تک ان پانچ بتونکی پہندی سی نہ چہوٹیگا تب تک ایمان اسکا درست نہوگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا مین جو تمام ایمانداروںکی لیے ہی داخل نہوگا اب اس جگہہ پر جاننا چاہیے کہ حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی دعا مین عرض کیا کہ کہ میرے قوم کی کافر نہ جنینگے مگر بدبخت ناشکر یعنے انکی نسل سی بہی کوئی مسلمان ہونیوالا نہین ہی لیکن بہت کافر ایسے بہی ہوی ہین کہ اونکی نسل سے نیکبخت خاص خدا کی بندی پیدا ہوئی ہین چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باپ کہ اونکی نطفہ سی ایسا شخص پیدا ہوا جو سید المسلمین اور ابو المرسلین اور خلیل اللہ ہوا سو ظاہر مین دعا کا مضمون واقع کی خلاف معلوم ہوتا ہی اس شبہہ کی جواب مین مفسرین نی بہی اختلاف کیا ہے علماء ظاہر یون جواب دیتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سی اپنی قوم کا حال بخوبی معلوم ہو چکا تہا کہ ان لوگون سی ہرگز مسلمان پیدا ہونیوالا نہین ہی اسلیے یہہ دعا اور یہہ حکم انہین کی قوم لیے خاص ہی عام نہین ہی کہ ہر کافر کو شامل ہو اور بعضی عالمونے یون کہا ہی کہ طوفان کی آنیکے پہلے حق تعالیٰ نی اونپر وحی بہیجے تہے کہ اِنَّهُ لَن يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ اور اس حصر کی لفظ سی حضرت نوح علیہ السلام نی سمجہہ لیا تہا کہ اب میری قوم سی جو پیدا ہوگا وہ کافر ہی رہیگا اسواسطے کہ قوم کی اولاد بہی قوم مین داخل ہین اس سبب سے انکو یقین ہوگیا تہا اور اس مضمون کو جو متضمن شر وجزا کا ہی جناب الٰہی مین عرض کیا یعنی اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ آخر تک اور حضرت

اور بہ موقوف ہے تفسیر مین دیکہنا چاہیے بخوف درازی کے مینی وہ یہین لکہا ۱۲ منہ کہ یعنی بالیقین ہرگز نہین ایمان لاویگی تیری قوم مگر جو ایمان لا چکی ۱۲

صوفیہ رحمہم اللہ کہتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو تنگدلی اور غضب الٰہی کی غلبہ کی سببسے دعا کی وقت جوش
آگیا تہا اور اونپر ایک حالت طاری ہوگئی ہتی سو ظاہر حال کی موافق آپنی حکم فرمایا ایسلی کہ خبیث اور تاریک نفس
سی جو نطفہ کہ پیدا ہوگا اور اوسی تاریک وخبیث نفس کی تدبیر سی تربیت پاویگا تو بالیقین وہ بہی خبیث ہوگا
اور خباثت ہی کا استعداد پیدا کریگا جسطرح اولاد کا جسم کہ صفت مین والد کی جسم کی موافق ہوتا ہی جیسے
حبشی اور رومی اور جسطرح شاگرد اور مرید کہ کمال کی قسم مین اپنی اوستاد اور پیر کی موافق ہوتی ہین ایسلی کہا ہے
کہ اَلْوِلَادَۃُ الرُّوحَانِیَّۃُ مِثْلُ الْوِلَادَۃِ الْجُسْمَانِیَّۃِ سو اسیطور سی حضرت نوح علیہ السلام کا عرض کرنا آپکی حال
کی لغزش سی تہا کہ کبہی انبیاء سی بہی ہوجاتی ہی جسطرح حضرت موسیٰ کی ہاتہہ سی قبطی مرگیا کہ وہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی عمل کی لغزش ہتی یہی سبب ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اس عرض کی عوض مین اونکی بیٹی کی
کفر سے جسکا نام کنعان تہا خبردار کردیا جسطرح حضرت داود علیہ السلام کو اوریا کی عورت کی مقدمہ مین دو شریکونکی
قصے سے جو آپسمین بکریونمین جہگڑتے آئے تہے خبردار کردیا تہا اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ جو کیفیت ان
باپ کی باطن پر غالب ہوتی ہی اوس کیفیت کے تاثیر اولاد مین بلاشبہ پائی جاتی ہی لیکن جو کیفیت ماں باپ کی
باطن پر غالب نہین ہوتی ہی اوسکی تاثیر کا اثر اولاد مین پائی جانا کچہہ ضرور نہین ہی اسی واسطی کہتی ہین اَلْوَلَدُ
سِرٌّ لِاَبِیْہِ جو حالت کہ باپمین پوشیدہ اور غالب ہی اوسکا ظہور اوسمین ہوتا ہی پہر جب یہہ فرق معلوم
ہوچکا تو اب جان لیا چاہیے کہ بعضے وقت مین بعضے کافرون کی استعداد بڑے ہوی ہوتی ہین
اور اونکی باطن پر صفائی کا غلبہ ہوتا ہی اور اوس جبلی استعداد کی موافق اونکی اصل بہی پاکیزہ ہوتی ہی لیکن
ظاہر مین اپنی باپ دادونکی دین پر ہوتی ہین اور اپنی قوم کی عادت اور اپنی بزرگونکی وضع اونسی چہوڑی
نہین جاتی لیکن باطن اونکا آفت سی بچا ہوا ہوتا ہی اس سبب سے اوس نورانیت کی حالت مین اونکی ولادت
باریان ہوتی ہی اور اونکی باطن کی حالات کا ظہور اونکی اولاد مین پایا جاتا ہی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام
آذر سے پیدا ہوی اور حضرت علی رضا ابوطالب سی سو جب حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی قوم کا حال ہزار
برس تک دیکہا اور اتنی مدت دور دراز مین کتنی زمانی اور قرن گذر گئی اور ہر زمانہ کی لوگونکا تجربہ کیا
اور اونکی باطن کی استعداد کو خوب آزمایا لیکن کسی مین صلاحیت کی لیاقت نہ دیکہی تب بالیقین آپکو معلوم
ہوا کہ انمین کسیکا پیدایشی استعداد سلامت نہین رہا اور باطن انکا تاریک ہوگیا ہے بلکہ سیاہی نی تمام اونکی باطن
کو چہپالیا ہی اور اونکا کفر اپنے باپ دادون کی پیروی پر اور قوم کی رسم پر نہین رہا بلکہ اونکی دلمین سیاہی
تاب ہوگئی ہین اب اونسی اور اونکی اولاد سی ہرگز توقع ایمان کی نہین ہی لاچار ہوکر اس طور کی بددعا اونکو
لیی کی اور اس شرط وجزا کو درگاہ الٰہی مین یقین کی طور پر عرض کیا سو حق تعالیٰ کی درگاہ مین آپکے
راستے کے سببسے اونکی دعا قبول ہوئی اور اوس قہار مالک الملک کی درگاہ سی اونکی قوم پر عذاب
نازل ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام پر کچہہ بہی عتاب نہوا اور اونکی بیٹی کنعان کا کافر ہونا تنبیہ اور عتاب پر
حمل نہین کیا جاتا اور اونکی دعا مین شرط وجزا کا مضمون ہی اوسکی مخالف بہی نہین ہی اسواسطی
کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کلام کا مطلب یہی ہی کہ ان کا فرد نسی سوای کافر وفاجر کی پیدا ہوگا اور

اس سبب سے انکا نیست ونابود ہونا ضروری ہے یہہ مطلب نہین ہے کہ کافر وفاجر پیدا ہون اسلیے
کہ کبہی نیکبختون سے بہی بُرے پیدا ہوتے ہین لیکن اونسے اچہے صالح بہی پیدا ہوتے ہین تو بعضے
اولاد کی نیکی اور بعضی کی بدی متقابل ہوکر فنا اور نیستی کے وجوب کی علت نہین ٹہرتی ہے

عزیزی ۲ سورۃ الجن

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین اٹہائیس ۲۸ آیتین اور دوسو کلمے اور گیارہ سو چہبیس ۱۱۲۶ حروف اور دو رکوع ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورۃ اعراف کے اور اس
سورۃ کے ربط کی وجہ سورہ نوح اور اوسکی پہلی سورتونکے ساتہہ یہہ ہے کہ سورہ نون مین یہہ مضمون
بیان ہے کہ مکہ کے کافرون نے باوجود نہایت نزدیکی نسب کے رسول مقبول ہے اور آپکے احوال و
اخلاق بزرگ پر واقف ہونیکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہ پہچانی اور دیوانگی کے نسبت
آپکی طرف کرنے لگے اور سورہ حاقہ مین یہہ مذکور ہے کہ یہہ کافر ایسے بدبخت وشقی ہین کہ باوجود عقل ودانائی کے
دعوے کے قرآن مجید کو کبہی شاعر کا کلام اور کبہی کاہن کا کلام اور کبہی پیغمبر کا بنایا ہوا کہتے ہین اتنی
سمجہہ نہین رکہتے کہ اوسکی حقیقت حال کو دریافت کرین کہ یہہ کلام اعجاز سے بہرا ہوا کس قسم کا ہے اور کہانسے
آیا ہے اور زمین پر اوتارنے اور زمین کے لوگونکو سنانے سے مقصود کیا ہے یہانتک کہ سورہ معارج مین جان بوجہ کر سچ کو
جہٹلانا اور بیفائدہ جہگڑا کرنا کافرونکا کہولکر بیان فرمادیا کہ یہہ کافر اپنی نادانی وجہالت سے حق تعالے کے عذاب کے
درخواست کرتے ہین اور سورہ نوح مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کیلئے حضرت نوح علیہ السلام کی کامل
دعوت کا پورا قصہ بیان فرمایا یعنی جو دعوت کا حق تہا سو وہ بجالائے اور ہزار سال تک اپنی قوم کو طرح طرح
سمجہایا اور لالچ بہی دیا اور ڈرایا بہی اور سب کام مین انتہا درجہ کی سعی کی لیکن اون لوگون نے اپنے باپ دادونکی
تقلید جو کفر مین کی تہی اوسی ہرگز نچہوڑا اور اسی پر ہٹ کرتے رہے اور اب اس سورۃ مین ارشاد ہوتا ہی کہ حق
تعالی کی قدرت کاملہ کا تماشا دیکہو اور خوب جان رکہو کہ دلونکا پہیرنیوالا اور ہدایت کا کرنیوالا وہی ملک الملک
ہے اپنی قوم کا حال دیکہو کہ بخوبی جانتے ہین اور تمسی نسبی قرابت بہی رکہتے ہین اور ایک جنس بہی ہین اور عربی
کلام کے بڑے ماہر ہین اور اسقدر استعداد رکہتے ہین کہ اگر قرآن شریف کے سمجہنے اور اس کلام کے اعجاز دریافت
کرنے مین تہوڑا سا غور اور تامل کرین تو بخوبی سمجہہ سکتے ہین لیکن ہرگز نہین سمجہتے بلکہ ایسے گمراہ ہین کہ جان
بوجہہ کر انکار کرتے ہین اور نہین مانتے اور بیفائدہ کلام کرتے ہین حضرت نوح علیہ السلام کی قوم باوجود
اسقدر بمدت دراز کی دعوت کے اور ہمجنس ہونیکے یعنے آدمی تہے نہ جن اور عقل کو برتر کہتے تہے اور ایمان
کی بہلائی اور کفر کی برائی بخوبی سمجہہ سکتے تہے لیکن ہرگز راہ پر نہ آئی حضرت نوح علیہ السلام کا کلام نہ سنا بلکہ
روز بروز گمراہی انکی اور زیادہ ہوتی گئی اور سیدہی راہ سے بہاگتی رہے اور ایک جماعت اون جنونکی جو تمہارے
ہم جنس بہی نہین ہین اور انسان کی بات سمجہنے کی فہمید بہی خوب نہین رکہتے اور تمکو دیکہا بہی نہین اور
تمہاری صحبت مین بہی نہین آئے تا کہ قرآن کے معنون کی تفسیر تم اونکے آگے بیان کرتے اور اوسکے
مضمون کو اچہی طرح سے کہولکر اونکو سناتے فقط راہ چلتے کئی آیتین قرآن شریف کی تمسے سنکر کیتنے ہدایت کے
نشے مین مست ہوگئے اور کیسے قرآن مجید کے معتقد اور تابعدار ہوگئے کہ سنتے ہی ایمان لائے اور اپنی قوم کی بزرگون

سورۃ الجن

اور پیشواؤن کی تقلید سے بالکل پہر گئے اور ایمان کی خوبی اور کفر کی برائی کیا اچھی طرح سے اپنی قوم کے سامنے بیان کی اور تمہاری نبوت کی صحت پر کیا خوب دلیل لائی باوجود اس بات کی کہ برائیان جنوکی جبلی ہین جیسے غرور و تکبر اور سرکشی کرنا اور اپنے بہاگنے اور جنبنی پر بہروسا کرنا سو ان باتونکو اپنے سے دور کیا اور اقرار کیا اس بات کا کہ لن نعجز اللّٰه فی الارض ولن نعجزه ھربا اور اس بات کا بہی اقرار کیا کہ ہمکو ہرگز علم غیب نہین ہے اور اپنے تعریف و توصیف سے دست بردار ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم مِنّا الصّٰلحون ومنّا دون ذٰلک کنّا طرائق قددا اور ایمان وارون اور کافرون کی انجام کار کو دریافت کر لیا اس سے جانا چاہیے کہ جسکی بہلائی اور رہنمائی کیواسطے ہدایت الٰہی اوسکے حال پر متوجہ ہوا اور توفیق نیک اوسطرفسے ملی تو جتنی برائیان اور نیک بات سے روکنی والیان ہین وہ چیزین اوسکی پاس بہی نہین آتی ہین اور جو جو چیزین نیک بات کے حاصل کرنیوالیان ہین وہ سب بلی خواہش جمع ہوتی ہین اور جسطرف حق تعالی کی ہدایت متوجہ نہو وہی تو کتنی ہی عقل و دانائی ہو اور ہم جنسی اور قرابت بہی انبیا کی اور اوستاد کی شفقت اور محبت اور مرشد کامل کی صحبت بہی نصیب ہووی لیکن یہہ سب باتین بیکار و بیفائدہ محض ہو جاتی ہین اور کچہہ بن نہین پڑتی مصرع کچہہ بن نہین پڑتی جب تقدیر بگڑتی ہے نظم جسکو توفیق حق ہووی رفیق ؛ بن پڑی گر برا ہی کام کرے ؛ جسکی تقدیر ہے اولٹ جاوے ؛ جو کرے سر پر اوسکی آن پڑے ؛ اور باوجود ان دونون باتونکے متفرق مضمون مین بہی مناسبت اور موافقت پائی جاتی ہے چنانچہ سورہ نوح مین حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے فرمایا ہے مالکم لا ترجون للّٰه وقارا اور اس سورہ مین جنون کی زبانی نقل فرمایا ہے وانّه تعالی جدّ ربّنا اور اس سورہ کا نام سورہ جن اسلئے ہوا کہ اسمین قصہ جنونکا مذکور ہے اور وجہہ اوس قصہ ذکر کرنیکی یہہ ہی کہ لوگ اوسوقت کی جنونکو غیب دان جانتے تہے اور کاہنونکی جو جن تابع ہتی اونکی لئی خبر لاوی اور بہیٹ لیجاتی ہتی جیسے اسوقت مین جو جن اور پریان جنکے سر پر آتی ہین اونکی لئی بہیٹین لیجاتی ہین اور قرآن کی مانند عبارت بنانیسے جن عاجز ہوئی تو جانا کہ اگرچہ یہہ کلام بشر کا نہین ہے لیکن جن محمد کو سکہا جاتے ہین اسلئی یہہ قصہ اس وہم کی دفع مین مذکور ہوا کہ دیکہو جن بہی اس کلام کو سنکر متعجب و حیران ہوئی اور اپنے عاجزی کا اقرار کیا اور کہنی لگی کہ یہہ کلام ہرگز مخلوق کا نہین ہے بلکہ یہہ کلام خالق کا ہے تو یہہ شبہ بہی بالکل جاتا رہا اور ثابت ہوا کہ یہہ کلام پاک نہ کلام بشر ہے نہ کلام جن بلکہ یہہ کلام اوس مالک الملک کا ہے کہ جسکے ذات و صفات مین کوئی شریک نہین ہے اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہ گذرے کہ جنونکا اپنے عاجزی کا ذکر کرنا یعنی یہہ کہنا کہ یہہ کلام حق تعالی کا ہے کسی مخلوق کا نہین ہے یہہ بہی تو اسی قرآن سے ثابت ہوا ہے جنون کی زبان سے کسنی سنا کہ جنون نے اپنے عاجزیکا اقرار کیا تا کہ اس کلام کا اعجاز ثابت ہو اور حق تعالے کا کلام ہونا ثابت ہو اور حق تعالے کا کلام ہونا سبکو یقین ہو جاوے سو یہان اثبات الشئی بنفسہ لازم آتا ہے یعنی ایک چیز کی وجود کو ثابت کرنا اوس چیز کے ذات ثابت کرنیسے اور اسکا جواب یہہ ہے کہ یہان اثبات الشئے بنفسہ لازم نہین ہوتا بلکہ یہہ اثبات الشئے علے فرض نقیضہ کی طور پر ہی یعنی اوس چیز کی نقیض کو ہم فرض کر لین یعنی ان کلام

یہہ چیز ثابت ہوتی ہے اور دعوی اور مطلب کے ثابت کرنیمین کوئی دلیل اس سی مضبوط و قوی نہین ہے اور
یہان اس مطلب کو یون سمجھنا چاہی کہ قرآن کی منکر و الئے ہم پوچھتی ہین کہ جس سورة مین کلام
الٰہی ہونیکا اور اپنے عاجز ہونیکا اقرار جنون کی زبان سی نقل کیا گیا ہے وہ سورة کلام الٰہی ہے یا جنون کا کلام
اگر تم کہوگے کہ جنون کا کلام ہے تو ہمارا مطلب ثابت ہوا یعنی جنون نی اقرار کیا اپنے عاجز ہونیکا اور اوسکو
کلام الٰہی کہا اور اگر تم کہوگے کہ یہہ کلام الٰہی ہے تو بہی ہمارا مطلب ثابت ہوا کہ یہی ہمارا مطلب ہے اور جب کلام
ہونا صادق ہوا تو جو کچھہ اوسمین جنونکا احوال مذکور ہے وہ بہی ثابت ہوا اور اس بات کا شبہ کہ باقی قرآن
بہی جن کا کلام ہوا اور یہہ سورة آدمی کا کلام ہو سو یہہ شبہہ پہلی سے باطل ہوچکا ہے اسلئے کہ آدمی اس کے ردّ کی
مقابلہ مین کلام لا نہین سکتی پس او نہین دونون احتمالونسی یعنی یہہ سورة جن کا کلام ہے یا خدا کا ایک
احتمال کا معین ہونا ضرور ہوا اور دونون احتمالون مین سے جو ثابت ہو تو اپنا مطلب ثابت ہی اور دوسرے
وجہ قرآن کی ثبوت کی جنون کیطرف سی یہہ ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبعوث ہونیسے پہلی جنات
آسمان پر جاتے تہے اور جو فرشتے دنیا کی کامونکی تدبیر پر مقرر ہین اونکی مجلسونمین سے وہ باتین جو دنیا مین
ہونیوالے ہین چوری اور جاسوسی کی طور پر سنا کر لوگونسے کہتے تہے تاکہ وہ لوگ اونکی غیب دانی کی معتقد ہون
اور اونکی پرستش کرین اور کاہنون کو جو اون جنون کی خادم اور پجاری ہین نذر و نیاز لا کر دیوین اور روز
بروز اون کاہنون کی شیخی اور بزرگی اونکی نزدیک بڑہتی جاوی سو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی
ہوئے تب یہہ کارخانہ درہم برہم ہوگیا اور آسمان پر جانیسے جنونکو ممانعت ہوگئی اور فرشتی نگہبانی کو مقرر ہوئے
تاکہ آسمان پر جنونکو آنے نہ دیوین اور اگر آنیکا ارادہ کرین تو آگ کی انگار ونسی مارین اور اس قسم کی احتیاط
اور نگہبانی سے مطلب یہہ تہا کہ جب قرآن نازل ہوگا تو زمین والی اگر انکار کرینگی تو اونسی اس قرآن شریف
کا مقابلہ طلب ہوگا یعنی اگر تم اسکو کلام الٰہی نہین جانتی ہو تو تم بہی ایسا کلام بنا لاؤ اور جب زمین والونسی اسکی
مقابلہ مین کلام نہ بن سکیگا تو اونکو کلام الٰہی ہونا قرآن کا یقین ہوجائیگا اور اگر جنات آسمان پر جاتے آتے رہینگے تو
ہوسکتا ہے کہ بیت العزت کی فرشتونکی زبان سے کسی آیت قرآن کو سنکر کسی کاہن کو پہنچا دین اور وہ کاہن
پیغمبر کے مقابلہ مین وہ آیت پڑہے تو جاہلون کی ذہنون مین شبہہ پڑ جاویگا کہ قرآن شریف کی برابر عبارت
آدمی بہی بنا سکتا ہے تو قرآن کا کلام الٰہی ہونا بالیقین ثابت نہوگا اور یہہ بہی تہا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت عام تہی یعنی جسطرح آپ آدمیون کے نبی تہے ویسی ہی جنون کی بہی نبی تہے اور منکر جنون سے
بہی قرآن کی مقابلہ مین عبارت کا طلب کرنا منظور تہا تاکہ وہ بہی عاجز ہوکر کلام الٰہی ہونیکا اس قرآن کے
اقرار کرین اور اگر آسمان پر انکا آنا جانا بند نہوتا تو وہ بہی بعضی آیتین فرشتونکی زبان سے چوری کے طور
سنکر مقابلہ مین موجود ہوتی اور عجز اونکا ثابت نہوتا اور اس سبب سے تدبیر الٰہی اس امر کو مقتضی ہوئی
کہ زمان فیض نشان نبوت مین جو زمانہ قرآن نازل ہونیکا ہے وہ تیس برس تک رہا یہہ کارخانہ بالکل
موقوف کر دیا جاوے چنانچہ عرب کے سب کاہن آپکے نبی ہونیکے وقت سے معطل و بیکار ہوگئی تہے اور گلہ
شکوہ کیا کرتے تہے کہ اب یہان ہمارے پاس کوئی خبر نہین لاتی ہین اور جنات بہی حیرت مین تہی کہ حق تعالی کو کیا

سہ بیت العزت اوس مکان کو کہتے ہین جو دنیا کی آسمان پر قرآن نازل ہونیکی جگہ ہے ۱۲ منہ

سبب نزول سورۂ جن

الٹ پلٹ منظور ہے جو ہم لوگ آسمان پر جانے نہین پاتے اور جانیکا ارادہ جو کرتے ہین تو مار پڑتی
ہے جب اس قرآن مجید کو سنا تب اونکو یقین ہوا کہ یہہ سب ممانعت اور حفاظت اس کلام کے واسطے تہی
کہ اسکا مقابلہ کوئی نکر سکے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نبی ہونیکے بعد مکہ معظمہ مین دس برس تک طرح طرح کا فرونکو سمجہاتے رہے اور اللہ تعالے کی توحید کی طرف
بلاتے رہے پہر جب دیکہا کہ یہہ لوگ بالکل ہماری بات کو نہین سنتے اور ہماری نصیحت کو قبول نہین کرتے
آخر کو اونکے ایمان سے مایوس ہوکر آپنے جانا کہ اب انکو چہوڑیے اور بیگانون اور غیرونکو نصیحت کریے
شاید وہ راہ پر آوین اس ارادہ سے آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے اور طائف مین تین سردار تہے
ایک عبد یالیل اور دوسرا مسعود اور تیسرا حبیب لیکن یہہ تینون سردار آپکے ساتہہ بدسلوکی اور برائی
سے پیش آئے یہان تک کہ آپکو اپنے شہر سے نکالدیا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف
اسی نیت سے تشریف لیگئے کہ شاید یہہ لوگ ہماری بات سنین اور یہہ سوق عکاظ ایک بازار کا نام ہے
پینٹہہ کے طور پر تہا سالمین ایکبار بیسوین شوال سے دسوین ذیقعدہ تک وہان مجمع رہتا تہا اطراف
و جوانب کے لوگ خرید و فروخت کے لیئے وہان جمع ہوتے تہے سو اوسطرف جاتیمین ایکدن راہ مین آپنے
نخلہ مین مقام کیا تہا اور صبح کو آپ صحابہ کے ساتہہ فجر کی نماز مین مشغول تہے اور قرات جہر سے پڑہ رہے
تہے اوسوقت نو جن اوسطرف آگئے اور وہ جن بنو شیصبان کے فرقے سے تہے جو جنون کے قبیلہ مین بہت
عمدہ قبیلہ ہے اور شہر نصیبین کے رہنے والے تہے اور اوسطرف اونکے آنیکی یہہ وجہہ ہوئی تہی کہ جب
آسمان پر جانیسے جن روکے گئے اور جب ارادہ اوپر جانیکا کرتی تو آگ کے انگارے اونپر پڑتے تو تب
جنون نے آپسمین مشورہ کیا کہ اسکا سبب کیا ہے جو ہمکو آسمان پر چڑہنے کی ممانعت ہوئی اور
ہمکو وہانکی خبر سے روکا پہر آپسمین ایسی صلاح ٹہیرائی کہ تمام دنیا مین مشرق سے مغرب تک اور جنوب
سے شمال تک پہر کر خبر لو اور دیکہو کہ کونسی نئی چیز زمین پر ظاہر ہوئی ہے جسکے سبب سے ہم لوگونکے لیئے
اسطور کی ممانعت ہوئی ہے اس بارے اگر کچہہ معلوم ہوجاوے اور اوسکا جیسے تدارک ہوسکے تو اوسکے دفع
کرنیکا کچہہ علاج کرین سو اسچیز کی تلاش مین یہہ نو شخص ادہر تہامہ کیطرف آنکلے تہے اور رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف زبان فیض ترجمان سے قرآن شریف سنا اور اوسکی تاثیر اونکے لونپر
پڑی اور اوسکے سنتے ہی اون لوگونکو یقین ہوا کہ یہہ کلام اللہ کی طرف سے اوترا ہے اور یہی ہماری ممانعت کا سبب ہے
تاکہ کوئی ہم مین سے اسکو چوری سے آسمان سے سنکر کسی دوسرے تک نہ پہنچادے پہر جب تمام قرات آپکی زبان مبارک سے
سن لی تب اپنی قوم کی طرف گئے اور اونکو اس خبر سے آگاہ کیا اور اس جماعت مین جنہونے قرآن سنا تہا
دو سردار تہے ایک کا نام زوبعہ تہا اور دوسریکا نام عمرو تہا اون دونکا قصہ تاریخ کی کتابونمین تفصیل سے مذکور ہے
بعد اسکے انکے سمجہانیسے تو ذی سردار جنونکے نصیبین اور نینوا کے رہنے والے اپنے لشکر اور تابعدارونکو لیکر
قرآن کو سننے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال اور آپکی صحبت سے مشرف ہونیکو ارادہ کیا جب قریب پہنچے
تب زوبعہ نے آگے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ بہت جن آپکے جمال باکمال کے دیکہنے اور قرآن شریف سننے کو آتے ہین جس مکان پر

جسوقت حکم ہو حاضر ہو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راتکی وقت شعب الحجون کی نواح اور میدانمین جمع ہو دین اسواسطے کہ دنمین اگر ملاقات ہوگی تو شہر کی لوگونکو دہشت لگی گی اور شعب الحجون ایک پہاڑ کی دریکا نام ہی گہاٹ میدان ہی مکہ معظمہ کے قریب پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا سی فراغت کر کر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتہہ لیکر اوسطرف کو تشریف لیگئی جنونکا ہجوم بہت دیکہا اور سبکو مشتاق پایا عبد اللہ بن مسعود کو دریکی باہر چہوڑا اور ایک خط اپنے دست مبارک سی اونکی گرد کہینچدیا اور فرمایا کہ جبتک ہم نہ آدین اس خط کی باہر قدم نہ نکالنا کہ مبادا تمکو جنون سی اذیت پہنچی اور آپنے وہان تشریف فرما ہو کر اپنے دیدار سی اون سبکو مشرف کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین دور سے دیکہتا تہا اونمین سی بعضی گدہ کی شکل کی تہی اور بعضی جبکی شکل اور طور پر اور یہہ ایک فرقہ ہی بصریسی متصل رہتا ہی ننگے سر اور ننگے پانو رہتے ہین اور سفید کپڑ ایسی ستر ڈہانکتی ہین اور رنگ اونکی بدن کا سیاہ ہوتا ہی اور اونکی سر اور ڈاڑہی کی بال دوہرے ہوتی ہین سرخی مائل اور بعضے اور شکل کے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ہجوم کیا اور آپکی صحبت بابرکت سی مشرف ہوی صبح تک آپ اونکی تعلیم وتلقین مین مشغول رہی پہر اونہون نی عرض کیا کہ تبرک کی طور پر کچہہ ہمکو عنایت فرمائیی آپنی فرمایا کہ مین ایسا توشہ تمکو دیتا ہون جو قیامت تک تمہاری قوم کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کام آدی اور وہ یہہ ہی کہ جہان کہین ہڈی خالی یا اونٹ یا بکری کی مینگنی یا گائین بہینس کا گوبر پڑا ہوا پاؤ اوسکو اپنے صرف مین لاؤ حق تعالی جلشانہ میری دعا سی تمکو ایسا رزق اور ایسی لذت عنایت فرما دیگا جو تمہاری اگلی کہانی پینے سے بڑہکر ہوگی اور بعضے روایتو نمین آیا ہی کہ کوئلہ کو بہی آپنے اونکو عنایت فرمایا پہر جنون نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان چیزونکو آدمی گندہ کر ڈالتی ہین اور نجاست سی خراب کر دیتی ہین آپنی فرمایا کہ ہم آدمیونکو منع کر دینگی چنانچہ اوسوقت سی ہڈی اور خشک گوبر اور مینگنی سی استنجا کرنا منع ہوا اور اونہین جنات کی آپسمین ایک خون ہو گیا تہا اونکی فیصلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا آپنی جو حق بات تہی سو کہدی پہر وہ سب راضی ہولی اور جنتی تہی رخصت ہو کر روانہ ہوی اور آپ مکان کو تشریف فرما ہوی اور دوسری مرتبہ بہت سی جن حرا پہاڑ پر جمع ہوی اور وہ جزیرون کی باشندہ تہی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جن کو خبر کرنیکے لیے بہیجا اوسوقت کو آپ تنہا تشریف لیگئی تہی اور تمام شب اونکی تعلیم وتلقین مین رہی چنانچہ صبح کیوقت صحابہ کو اونکی آگ اور لکڑیان اور اور چیزین جو وہ چہوڑ گئی تہی آپنے بتائی ہین اور یہہ صحیح مسلم مین مذکور ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جنون کا آپکی خدمت مین حاضر ہونا اور دین کی باتونکا تحقیق کرنا کئی مرتبہ ثابت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی کو فرمین نزدیک بعنی جبش کی قوم کو جب دیکہتی تو ڈرتے تہے اور پوچہتی کہ یہہ کیا جن ہی لوگونکو تعجب ہوتا تہا اور کہتی تہی کہ یہہ جن نہین ہی یہہ تو آدمی ہی تب عبد اللہ بن مسعود رضی کہتے تہے کہ مینی جسوقت سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی مین جنون کو اس شکل وصورت کا دیکہا ہے اوسوقت سی جب مجکو نظر پڑتی ہین مجکو وہین جنونکا گمان ہوتا ہی کہ شاید یہہ بہی جن ہون اور یہہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ الرحمن کو جب جنون پر پڑہا تہا تو جنون نی اوس سورہ کو نہایت مؤدب ہو کر سنا تہا اور جب آپ یہہ آیۃ پڑہتے تہے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اوسکی جوابمین وہ سب پکار کر کہتے تہے کہ لَا بِشَیْءٍ مِنْ

تکذب فلک الحمد سو حق تعالی اس سورۃ کا مضمون کا فرونکو سناتا ہی تاکہ اونکو کچھ
عبرت و نصیحت ہو اور آپ بانکو خوب طرح سمجھین کہ جنات کی خلقت تابعداری اور فرمان برداری سی بہت بعید ہے
یہہ ہرگز نہین چاہتی کہ کسیکی تابعدار ہو وین لیکن باوجود اسکی انکا تو یہہ حال ہی کہ سنتی ہی قرآن کی اوسپر
ایمان لائی اور پیغمبر کی فرمان بردار ہوگئی اور دل جان سی اوسکی تابعداری قبول کی تم لوگ تو ہم جنس ہو تمکو تو
چاہیئے تہا کہ اپنے سر کو قدم بناکر دین اسلام مین داخل ہولی اور رسول کی فرمان برداری کو خوش ہوکر دل و
جان سی قبول کرتی ؀ عزیزی بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا کہہ وحی بہیجی گئی

طرف میری کہ سنا ایک جماعت نی جنونمین سی پس کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب کہ راہ بتاتا تہا طرف راہ سیدہی
کے پس ایمان لائی ہم اوسپر اور شریک مقرر نہین کرینگے ہم ساتہہ پروردگار اپنے کے کسیکو **فتح** تو کہہ کہ
مجکو حکم آیا کہ سن گئی کتنی لوگ جنون کی پہر کہا ہمنی سنا ہے ایک قرآن عجب سجہاتا نیک راہ پہر ہم اوسپر یقین لائے
اور ہرگز نہ شریک بتاوینگے اپنے رب کا کسیکو ؀ **موضح** قل کہہ تو ای پیغمبر کہ اگر تمہارے
دلوں مین یون سمایا ہے کہ آدمیونکا عاجز ہونا اس کلام سی اس سبب سے ہے کہ یہہ کلام جنکا ہے اور آدمی جن کی برابر
کلام بنا نہین سکتی تو جنونکا حال سنو کہ جنون نی اس کلام کی سنتی ہی اسکے اعجاز کا اقرار کیا اور یہہ جنونکا اقرار
میری پاس جنون کی واسطی سی نہین پہنچا ہی تاکہ اس خبر مین احتمال صدق و کذب کا ہو بلکہ حق تعالی کی طرف سے
وحی کی طور پر مجہپر نازل ہوا ہے اسواسطے کہ اُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ وحی کی گئی ہی میری طرف اس مضمون کی کہ
جنون نی اس کلام عاجز کرنیوالیکا اقرار کیا اور یہہ اقرار اسطور کا نہین ہی کہ اس کلام کو بدون سمجہی بوجہی اسکے
فصاحت و بلاغت کی عجائب کا اقرار کرلیا ہو بلکہ اسْتَمَعَ نہایت توجہ سی کان رکہہ کر سنا ایک دو نی نہین بلکہ نفر
مِنَ الْجِنِّ بڑی جماعت نی جنون سی جنکی خبر کو حکم تواتر کا ہی اور جب ایک امر وجدانی کی اسقدر بہت لوگ
خبر دین تو اوس خبر کا یقین حاصل ہوجاتا ہی اور یہہ خبر جنونکی کچہہ مجہی کو اور اور آدمیونکو فقط نہین دی ہی
تاکہ کسی کی پاسداری اور خاطرداری کا احتمال ہووے بلکہ اون جنون نی اپنی قوم مین جاکر یہہ خبر پہنچائی فَقَالُوا إِنَّا
سَمِعْنَا قُرْآنًا پس کہا بیشک ہمنی سنا ہی قرآن یعنی ایک پڑہنے کی چیز یہان جاننا چاہیئے کہ دنیا مین
کتابین تصنیف کی ہوئین دو قسم کی ہوتی ہین ایک قسم تو فقط پڑہنے کے ہوتے ہے جسمین خدا کا ذکر بہت ہو اور
اللہ تعالی کی وہ صفتین اور مدحین اوسمین ہووین جو دقت طلب نہووین بلکہ عقل کی نزدیک ظاہر و عام فہم ہوین
جیسی کتاب اذکار امام نووی اور حصن حصین اور اوراد فتحیہ اور اس قسم کی اور کتابین جنمین اللہ تعالی کے کہلے کہلے
وصف بیان ہین اور دوسری قسم وہ ہی جو دیکہنے کی ہوتین ہین یعنی بدون مطالعہ اور غور کی اوسکا مطلب
سمجہہ مین نہین آتا جیسی عقائد اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور اور دینی علموں کی کتابین کہ اونمین حق تعالی کی
دقیق و باریک صفتین اور مدحین جو عام کی فہم سی باہر ہین اور عجائب و غرائب اوسکی قدرتین اور صنعتین
اور دنیا اور آخرت کی حکم اور انبیا اور اولیا اور اوسکی خاص بندونکی احوال اور ایسی مسئلے اور قاعدے

اون چیزونکی سمجہنی مین کام آوین بلکہ واسطہ شرین یہہ سب اوسمین داخل ہین اور یہہ حق تعالی کا کلام جو ہماری
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی ہر طرح کا ذکر اور صفات الہی سی بہری کہ سب عام بلکہ امیونکی فہم میں
آتا ہی اور ہرگز عقل کے نزدیک اوسمین کسی طور کی پوشیدگی پائی نہین جاتی اور کوئی آیۃ اس کلام پاک کی
بلکہ موئی سلسلہ طویلہ اوسکا ذکر الہی سی خالی نہین ہی اسی واسطے اس کلام کا نام قرآن رکہا ہی ایسلئے کہ اذکار و
اوراد کی حکم مین ہی لیکن جنون نی جب یہہ کلام سنا اور سمجہا کہ یہہ کلام ذکر ہی تو اوسکی ساتہہ ہی ایکبات
اور بہی اونہون نی سمجہی کہ قرآنًا عَجَبًا یعنی ایک ذکر ہی لیکن نہایت عجیب و غریب نکات کو شامل ہی ایسلئے کہ باوجود
ذکر ہونیکی بہت مضامین عمدہ اور عبارت فصیح رکہتا ہی پہر اگر اوسکی وعظ و نصیحت کی کلمونکو دیکہی اور غور
کیجی تو ویسہی عجیب و مناسب ہین اور اگر اوسکی عمدہ مضامین مین خوب غور و تامل کیجی تو عجیب لفظونمین اون
مضمونونکو بیان فرمایا ہی کہ ہرگز کسی مخلوق کا کلام اس اسلوب کا پایا نہین جاتا ایسلئے کہ یہہ کلام نہ نظم ہے
نہ سجع نثر ہے لیکن باوجود اسکی تشبیہ اور استعارہ کی عایت اس خوبی سی اسمین کی ہی کہ انتہا درجہ کی
فصاحت اور بلاغت کی رتبہ کو پہنچا ہی اور اون سب کے علاوہ یہہ ہی کہ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ راہ دکہاتا ہی
صواب و بہتری کی اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہی اور اپنے معنونکو روح مین منقش کر دیتا ہی اور شذر کہ
کو اسطور سی روشن کر دیتا ہی کہ اوسکی تاثیر تمام قوتونکو غضبیہ ہون یا شہویہ سبکو گہیر لیتی ہی پس یہہ کلام
ورد اور ذکر کا بہی حکم رکہتا ہے اور معلم اور اوستاد اور پیر و مرشد کا ہی اور باوجود اسکی اس قسم کا یہہ کلام نہین
ہے کہ فکر و تخیلات سی علاقہ رکہی یا عقلی قیاسون سی نکلا ہو یا وہمی اور خیالی مقدمونسی مرکب ہو بلکہ نہایت
عمدہ عجائبات و غرائبات کو شامل ہی فَآمَنَّا بِهِ پس ایمان لائی ہم اس کلام پر اور جان لیا ہمنی کہ اس
قسم کا کلام نہو گا مگر حق تعالی کی طرف سی اور اگر باوجود ایسی تاثیر و خوبی اس کلام کی سمجہنی کی بعد بہی اس کلام
کو کلام الہی نہ جانین ہم بلکہ اس کلام کو حق تعالی کی غیر کی طرف سی جانین کہ اور بہی اس قسم کا کلام بنا کر نازل
کر سکتا ہے تو شرک کو ہمنی ثابت کیا وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اور ہرگز ہم شریک نکرینگے اپنے پروردگار کے
ساتہہ کسیکو اور یہہ بہی جنون نی ذکر کیا کہ پروردگار مطلق وہ ہی کہ عظمت اور بزرگی انتہا درجہ کی اوسمین
پائی جاوی اور کوئی اوسکی برابری نکر سکی وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ الخ ۵ **عزیزی** وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۵ لا ۰ اوربیان کیا اون جنون سے
کہ بلند ہے بزرگی پروردگار ہمارےکی نہین پکڑے ہے اوسنی بیوی اور نہ فرزند ۵ **فتح** اور یہہ کہ بزرگ
ہے شان ہماری رب کی نہین رکہی اوسنی جورو نہ بیٹا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا
اور بیشک حال یہہ ہی کہ بہت ہی بلند ہی بزرگی ہماری پروردگار کے اس سی کوئی اوسکا شریک ہوسکے
اور یہی وجہ ہی جو مَا اتَّخَذَ الخ نہین لیا ہماری پروردگار نے عورتکو اور نہ لڑکیکو ایسلئے کہ عورت اکثر خانگی
کامونمین مرد کی شریک ہوتی ہی اور لڑکا باپ کی مال و ملک مین شریک ہوتا ہی اور اللہ پاک ہی اس بات سے
کہ کوئی بزور اوسکا شریک ہو جاوی یا کسیکو وہ خود اپنی رضا سی اپنا شریک کر لی ایسلئے کہ دونون قسم کی
شرکتون مین نہایت اوسکی عظمت کا نقصان ہی اور یہہ بہی ہوا کہ قرآن سنی کی پہلی جو اونکی دلمین بسے بڑا تہا

کڑھی ہوئی تہین جیسی اونکی اعتقاد مین یہہ تہا کہ بعضی اوسکی بندی اوسکی کارخانہ مین شریک ہین یا بعضی اوسکی اولاد ہین یا بعضی اوسکی جورو ہین سوان سب باتون سی توبہ کی اور اسکا عذر یون بیان کیا وَاَنَّهٗ كَانَ الخ

عزیزی وَاَنَّهٗ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور یہہ کہ افترا کرتی جاہل ہماری خدا پر جہوٹ **فتح** اور یہہ کہ ہمارا بیوقوف کہتا ہے اللہ پر بڑھا کر باتین **موضح** **تفسیر** الخ

اور بیشک حال یہہ ہی کہ کہتی ہتی احمق لوگ ہم مین سی اللہ تعالی پر ایسے بات جو اوسکی شان سی بہت بعید ہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ ابلیس اور اور جن جو اوسکی تابع ہتی بری اعتقاد حق تعالی کی جناب مین کہتی تہی اور اوسکی مخلوقات مین سی کسیکو اللہ تعالی کے جورو ٹہیرایا تہا اور کسیکو اوسکی اولاد اور بعضونکو اوسکا شریک ٹہیرایا تہا اور اللہ تعالی کی خاص صفتین اونمین ثابت کرتی ہتی اسطور سے کہ بعضونکو کہتی ہتی کہ یہہ قدرت کاملہ رکہتا ہی جو چاہی سو کر سکتا ہی اور بعضونکی علم کو محیط جانتی ہتی یعنی دور اور نزدیک اور کہلا اور چہپا اوسکے نزدیک برابر ہے کوئی چیز اوس سی پوشیدہ نہین ہی اور بندونکو اپنے فعل کا خالق جانتی ہتی اور بعضونکو ایسا جانتی ہتی کہ اگر کوئی مشکل کے وقت اونکو پکارے تو وہ غیب سی اوسکی مدد کری اوسکی حاجت روائی کرسکتی ہین اور بعضونکو عبادت کا مستحق جانتی ہتی یعنی اونکی عبادت کرنی ضروری جیسی سجدہ کرنا یا اونکی نام کا روزہ رکہنا اور سوا انکی اور بعضونکو ذکر دائم کا مستحق جانتی ہتی یعنی اونکی نام کو ہر وقت جپنا بڑا ثواب جانتی ہتی اور بعضونکو ایسا جانتی ہتی کہ اونکی نام پر جانور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی اور وہ اوسکی مستحق ہین اور مال کو کسیکے نام پر خرچ کرنا در نذر اور ہدیہ اوسکو پہنچانا اسکو اوسکی نزدیکی اور خوشی کا سبب جانتی ہتی اور بعضونکو ایسا جانتی کہ اگر لوگ اپنی تئین انکا بندہ اور پرستار کہین تو درست ہی اور وہ مستحق اسکی ہین اور اسیطرح کی بہت سی باطل چیزونکی معتقد ہتی سو اب اس قرآن کی سننی سی ہمکو معلوم ہوا کہ وہ سب اعتقاد ہماری بی اصل و باطل ہتی اللہ تعالی ایسے فاسد و بری اعتقادون سی پاک ہی اور اپنی باطل اعتقادونسی عذر کرنمین یہہ ہی جسکو آگی بیان کیا وَاَنَّا ظَنَنَّا الخ

عزیزی وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور یہہ کہ ہم گمان کرتی ہتی کہ ہرگز نہین کہینگے بنی آدم اور جن اوپر کلام خدا کی جہوٹ کو **فتح** اور یہہ کہ ہمکو خیال تہا کہ نہ بولینگی جن و انس اللہ پر جہوٹ **موضح** **تفسیر** وَاَنَّا ظَنَنَّا الخ اور بیشک ہمنی گمان کیا تہا کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن جرأت کرکر اور بیباک ہو کر اللہ پر جہوٹ کو اونکی کلام کا حاصل یہہ ہی کہ اتنی مدت تک ایسی باطلی اعتقادونمین جو ہمنی رہی اسکا سبب یہہ تہا کہ ہمنی تقلید کی ہتی اون لوگونکی جو عقل و دانائی مین ساری جہان سی ممتاز ہتی اور حق و باطل کی دریافت کرنمین اپنی تئین یکتائی زمانہ جانتی ہتی اور ہمنی یہہ جانا تہا کہ اسقدر جماعت کثیر جن و انس سی کہ ہر ایک اونمین سی عقل و دانائی مین کسیکو اپنا ثانی نہین جانتا ہی اور ہر بات کی تہہ کو پہنچنی مین ہر ایک اپنی تئین دوسری سی بڑہ کر جانتا ہی سو ایسی عاقل و فہمیدہ لوگ سبکے سب یکبارگی کسی بڑی شخص پر مخلوقات سی جہوٹ نہ باندہینگی پہر ایسے شخصونسی اللہ تعالی پر جہوٹ باندہنا جو سب بڑونسی بڑا ہے اور اوسکے عظمت و بزرگی کے سامنی کسیکے عظمت و بزرگی کا ہنسک کو بہی نہین پہنچی

اسی طرح ممکن نہین ہی اور ہرگز یہہ لوگ ایسی جرأت و بی باکی نکرینگے لیکن ان لوگون کی بڑی جرأت و بی باکی
کی کہ اللہ تعالی پر جہوٹ باندہا اور اوس اونکی جرأت اور بی باکی کا سبب ہے ہمنے دریافت کیا اور اس سبب کو
جنون کی یون بیان کیا وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ الخ **عزیزی** وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ
يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور یہہ کہ بہتی آدم کی پناہ پکڑلی تہی ساتہہ مردون
جن کی پس زیادہ نکیا انسان کی بیچ حق اون جنون کی سرکشی کو یہہ اشارہ ہی اسپر کہ جاہلیت مین جب کسی
جگہہ مین اوترتی تہی کہتی تہی اعوذ بسید هذا الوادی من سفهاء قومه **ف**
اور یہہ کہ تہے کہتے مرد آدمیونکی پناہ پکڑے کتنی مردونکی جنونمین پہر اونکو بڑہا اور سر چڑہنا **م**
تفسیر وَاَنَّهٗ كَانَ الخ اور بیشک تہی بہت لوگ آدمیونسی کہ باوجود مرد ہونیکی کہ عقل کا کمال اور دل کی قوۃ
اور بیخوفی مرد کو لازم ہی يَعُوْذُوْنَ الخ پناہ مانگتی تہی جس کی فرقہ کی مردون سی اور یہہ انکا پناہ مانگنا کئی
قسم کا تہا پہلا طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ جب کوئی مرض اونکو لاحق ہوتا تہا تو وہ جانتی تہی کہ یہہ جن کی بدنظری
کا اثر ہے سو اوس جن کی لیے کہانا اور خوشبوا اور بخور تیار کرکی جس جگہہ پر جانتی تہی کہ یہان جنون کی آنیکا گمان
ہی وہان وہ چیزین رکہدیتی تہی تاکہ اوسیچیز کو رشوت کی طور پر قبول کرین اور ہمکو ایذا نہ پہنچا دین اور دوسرا
طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ مشکل چیزونمین اونکی طرف رجوع کرتی تہی اور اونکی نام کو بطور وظیفہ کی جپا کرتی
تہی اور اون تراشی ہوئی صورتونپر جنکوا نہین جنونکی نام کا ٹہرایا تہا اور اونکو بت کہتی تہی نذرین اور تحفی اور
قربانی چڑہاتی تہی اور تیسرا طور یہہ تہا کہ جب کسیکو اونمین سی آگیکی بات دریافت کرنی منظور ہوتی تو کاہنو
کی پاس جاتی اور اونسی پری خوانی کراتی یعنی جو جنونکی بلانیکا طور ہے جیسی مکانونکا صاف کرنا اور پہول
رکہنی اور لعبان جلانا اور آگ کرانا تاکہ اس سبب سے جن اس جگہہ آکر حاضر ہون اور اوسچیز کی جو مطلوب ہی خبر دے
کہ فلانی چیز یون ہوگی اور فلانی چیز یون چوتہا طور یہہ تہا کہ جب سفر مین کسی جنگل یا پہاڑ یا مکانمین وارد ہوتے
تو جنونکی بادشاہون اور سرداروں کی نام لیتی اور اونسی پناہ اور مدد چاہتی تاکہ اوس مقام پر اونکی تابعدار ونسے
کوئی صدمہ ہمپر نہ پہنچے اور اس مضمون کی کچہہ کلمات بنا رکہی تہی اونکو پڑہتے تہی جیسی وہائی لونا چمار کی
یا کلوا بیر کی اور اسی طور کے اور کلمات اب بہی مشہور ہین اور اونکی اعتقاد مین یون سمایا تہا کہ جب اونکی
پناہ مین آگئی تو اب سب بلاؤنسی محفوظ رہینگے اور پانچوان طور یہہ تہا کہ اونکی تعریفین اور خوش آمدین
اور چاپلوسی کیا کرتی تہی اور نذرین اور تحفی اور اچہے اچہے کہانی اونکی نام پر دیکر اونکو اپنی طرف متوجہ
کرتی تاکہ وہ عاجزی اور احتیاج کی وقت اس حیلہ سی اونکی کام آوین اور اونکی مدد کرین چنانچہ کردم ابن السائب
اپنے باپ سی کہ وہ صحابی تہی روایت کرتی ہین کہ اونکی باپ کہتی تہی کہ سفر مین ایک مرتبہ ایک عجیب چیز دیکہنی مین
آئی کہ جنگل مین ایک شخص بکریان چراتا تہا ایک بہیڑیا آیا اور اوسکے بکریونمین سی ایک بکری اوٹہا کر لیگیا
اوس شخص نے ایک جن کا نام لیکر پکارا کہ ای فلانی جلد آؤ کہ بہیڑیا میری بکری کو لیے جاتا ہی اوس
آواز کی ساتہہ ہی سنا ہمنی کوئی شخص کہتا ہی کہ ای بہیڑیی اسکے بکری کو چہوڑدی پس اوسیوقت
بہیڑیے نے اوس بکری کو چہوڑ دیا بلکہ جہان سی لیگیا تہا اوسی جگہہ پہنچا کر چلا گیا فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا

پہر زیادہ کیا ان آدمیون نے جنونکا تکبر اور غرور اسواسطے جنون نے جانا کہ خدا کی بندے ان کاموں مین جو ہماری طرف محتاج ہوتے ہین اور ہم اونکی کارروائی کر دیتے ہین اور بعضی بلائین اور آفتین جو حق تعالیٰ اونپر پہنچاتا ہے ہم اونسے دفع کر دیتے ہین تو ہمکو بہی شاید خدائی کارخانہ مین ایکطرحکی شرکت اور دخل ہے اور اگر مستقل اور بلا واسطہ ہمکو شرکت نہین ہے تو فرزندی کے نسبت تو ہمکو اللہ تعالےٰ سے بے شبہ ثابت ہے اور ہم لوگ محض بندے نہین ہین اور یہی سبب ہے کہ اپنے محض بندونکو ہمارے سپرد کیا ہے اور ہم انکے کام روائے کرتے ہین اور آدمیون نے یہہ جانا کہ یہہ غیب کے لوگ جو ہمارے وقت پر کام آتے ہین اور ہماری حاجت روائی کرتے ہین تو اونکو ربوبیت مین بہی کچہہ شرکت ہے اور یہہ لوگ حق تعالےٰ سے نری بندگی کا علاقہ نہین رکہتے ہین بلکہ یہہ لوگ یا تو اللہ تعالےٰ سے فرزندی کا علاقہ رکہتے ہین یا اوسکے ولیعہد ہین یا اوسکے کارخانونکی خدمت انکے سپرد ہے اگر ایسا نہوتا تو ہم لوگونکو باوجود بندگی مین برابر ہونیکے انکا محتاج کاہیکو کرتا سو ان دونون کی فہمید کی غلطی سے اس قسم کی استعانت اور اعانت یعنے مدد چاہنا اور مدد کرنا جنون اور آدمیون مین واقع ہوا اور یہہ سمجہہ السیی باطل اور جہوٹی اعتقادونکی جرأت کا سبب ہے اسی واسطے حدیث شریف مین جنون سے مدد طلب کرنیکو کسی طور سے ہو منع فرمایا ہے اور یون ارشاد ہوا کہ جس کیسکو شہر مین یا سفر مین یا بیماری مین جنونکا کچہہ خوف ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کے اسماء حسنیٰ سے تعوذ کرے اور یون کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور معوذتین پڑہے یا اوسیطرحکی آیتونکو پڑہے اور یہہ دعا بہی پڑہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ان دعاؤن کے پڑہنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہیگا اور جنون کے نام سے کسی جانور کو ذبح کرنیکو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت منع فرمایا ہے اور وہ افسون و منتر جسمین جنونکے بزرگون اور سردارونکا نام ہو اونکے پڑہنے سے بہی بہت منع فرمایا ہے اسواسطے کہ شرک کی اصل انہین معاملون سے پیدا ہوئی ہے اور بنی آدم اور جنات کی خرابی کا سبب یہی گویا یہہ شرک کا بیج ہے اور جو جنات کی اصل پیدایش آگ کا مادہ ہے اس سبب سے انمین تکبر و غرور اور شرارت او رنا فرمانی اور اپنے تئین سب سے بڑا جاننا بلکہ اپنے کو معبود قرار دینا انکی خلقی بات ہے ان چیزونکو بالطبع دوست رکہتے ہین اور جب اس قسم کا معاملہ آدمی انکے ساتہہ کرتے ہین تو وہ بہی اپنی طاقت پر آدمیون کی حاجت روائی مین قصور نہین کرتے ہین تاکہ اونکی بزرگی اور عظمت آدمیونکے دلونمین جم جاوے اور شرک کو غلبہ ہو اور پہلے اپنے تئین مکر و فریب سے بزرگونکی پاک روحین ظاہر کرتے ہین اور اون بزرگونکا نام اپنا رکہتے ہین تاکہ آدمی وہ نام سنکر جلدی گرویدہ و فریفتہ ہو جاوین اور کسیطرح سے انکار نکرین آخر کو رفتہ رفتہ جب یہہ بات آدمیونکے دلونمین خوب بیٹہہ جاوے اور یہہ اعتقاد انکا ہو جاوے تب اپنی خباثت اور بدطینتی ظاہر کرتے ہین اور صریح شرک کروانے لگتے ہین اور لوگ اونکے فریب سے غافل ہوکر اونکی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہتے ہین بلکہ اوسکو کرامت جانتے ہین اور یہہ اسیطرحکی پہیلی ہے کہ جتنے فرقے بنی آدم کے ہین سبکو گہیر لیا ہے یہانتک کہ

جنات کی مدد سے
پکارنے کی عادت اور انسے
مدد مانگنے کی ممانعت
۱۲

ساتھ پناہ مانگتا ہون
ساتھ اللہ کے شیطان
راندے ہوئے سے اور کہہ
اے رب میرے پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیری شیطانون کی
وسوسون سے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے اے رب
میرے کہ حاضر ہون

قل اعوذ برب الفلق
قل اعوذ برب الناس
پناہ مانگتا ہون
ساتھ کلمات اللہ کے
[illegible]

مرحومہ مین رواج تمام پایا ہے اور یہہ مرض تمام عالم مین پہیل گیا ہے اللہ تعالے اس امت مرحومہ پر رحم کرے
اور توفیق خیر کی عطا فرماوے اور اس بلا سے ہر مسلمان کو بچاوے عیاذاً باللہ من ذالک اور جو یہہ معاملہ
انسان اور جنات کے درمیان مین جاری رہا یعنی آدمی پناہ اور استعانت سے اور ہر کام کو جنون کی طرف
رجوع کرنیسے باز نہین آتے تہے حالانکہ یہہ جانتے تہے کہ ہم سب آدمی ہون یا جن خدا کے بندے ہین ہمکو ہر کام مین
اوسی مالک الملک کی طرف رجوع والتجا کرنی چاہیے نہ اپنے ہم جنسونکی طرف اور جن بہی گمراہ کرنیسے اور
تکبر اور غرور اور الوہیت کے دعویسے دست بردار نہین ہوتے تہے اور یہہ نہین سمجہتے تہے کہ اگر ایک مالک کے
بندے اسمین ایک دوسرے طرف کسی کام مین محتاج ہوا اور دوسرے اوسکی حاجت روائی ہوئی تو یہہ نہین ہے
مگر اوسی مالک کے کرم وفضل و اعانت سے پہر اسمین تکبر اور غرور کرنا اور اس کام پر رشوت لینا اور اپنے تئین
مالک مختار جاننا بلکہ مالک کے کارخانہ کا شریک جاننا کسی طرحسے درست نہین ہے اور عقل کے خلاف ہے
سو جنون نے اس معاملہ کے سبب کے بیان مین یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّهُمْ ظَنُّوا الخ ۵ عزیزی ۵
وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ اور یہہ آدمیون نے گمان کیا تہا جیسا کہ تمنے
گمان کیا کہ ہرگز نہ بہیجیگا خدا کسیکو یعنے پیغمبر نہین بہیجیگا ۵ اور یہہ کہ اونکو بہی خیال تہا جیسا تمکو
خیال تہا کہ ہرگز نہ اوٹہاویگا اللہ کسیکو ۵ موضح ۵ تفسیر وَاَنَّهُمْ الخ اور تحقیق جنون نے گمان
کیا جیسا گمان کیا تہا تمنے اے اہل مکہ یہہ کہ نہ اوٹہاویگا اللہ کسیکو بعد مرنیکے یعنے جن بہی منکر تہے بعث کے جنکہ
انکار تمہارے ہے پہر قرآن کے سننے سے ہدایت پائی اونہون نے اور اقرار کیا بعث کا پس تم کیون نہین اقرار کرتے
جیسا کہ اقرار کیا اونہون نے ۵ مدن ۵ وَاَنَّهُمْ الخ اور یہہ کہ گمان کیا ان آدمیون نے جیسا کہ گمان کیا تمنے
اے جنون یہہ کہ نہ زندہ کریگا اللہ کسیکو جن ہو یا آدمی عملونکی جزا اور سزا کے واسطے بہلائی اور برائی کی پرسش
اور حساب وکتاب کی واسطے اور اس سبب سے آدمیون نے یہہ چاہا کہ جسطرح سے ہوسکے اپنے حاجت روائی
کیا چاہیے اور دنیا کی زندگانی مین اپنی بلاؤن اور مصیبتونکو دفع اور دلکی خواہشون اور فائدونکو حاصل
کیا چاہیے اگرچہ اسمین شرک اور ناشکری ہی ہے ہوجاوے اور مالک ناراض وخفا بہی ہوجاوے اور جنون نے
یہہ کہ اپنا نام حاصل کیا چاہیے اور مشکل کشائی اور حاجت روائی کا منصب اپنے لئے ثابت کیا چاہیے
اگرچہ اسمین اپنے مالک کے کارخانہ مین دخل بہی سمجہا جاوے بلکہ شراکت کا دعوی پایا جاوے اور اسکا سبب یہہ تہا
کہ دونونکی اعتقاد مین یہہ سمایا تہا کہ مرکر اوٹہنا نہین ہے اور مالک کی پرسش کا خوف اور حساب وکتاب کے
سمجہانیکی دہشت ہرگز نہین ہے اور اس بات کے ثابت کرنیمین کہ یہہ قرآن آسمان سے اوترا ہے
زمین والونکا کلام نہین ہے کہ کسی انسان یا جنات نے بنا لیا ہو اون جنون نے یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَآءَ الخ ۵ عزیزی ۵ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ اور یہہ کہ ہمنے چہو آسمان کو پس پایا ہمنے اوسکو بہرا ہوا نگہبانون
قوی سے اور ستارون سے کہ جو شیطانونکو لگتے ہین ۵ فتح ۵ اور یہہ کہ ہمنے ٹٹول دیکہا
آسمان کو پہر پایا اوسکو بہر رہے ہین اسمین چوکیدار سخت اور انگارے ۵ موضح ۵ تفسیر وَاَنَّا لَمَسْنَا الخ اور

بہی چہوا اور ٹٹولا آسمان کو یعنی اسقدر آسمان کی متصل پہنچی کہ گویا اوسکو ہاتہہ سی چہو لیا اور جب ہم اون راہون سی
جدہر سی ہم ہمیشہ آسمان پر جایا کرتی تہی ممانعت ہوئی تو ہمنی چاہا کہ کوئی اور راہ ڈہونڈہ کر نکالیں اور اوس
راہ سی آسمان کی اوپر جاکر حقیقت حال کی معلوم کیجیی کہ ہماری ممانعت کا تشدد اسقدر کیون ہی پس پایا ہمنے
اوس آسمانکو بہرا ہوا اور اوس آسمان کو خالی نپایا نگہبانون اور چوکیدارونسی جو بہت سخت اور زور آور ہین
اور وہ فرشتی ہین کہ ہمکو ہرگز اونکی مقابلہ کی طاقت نہین ہی اور سوای اسکی ہر ایک راہ مین آسمان کی
ایک اور آفت ہی آگ کی انگاری دہکتی دوڑتی ہوئی کہ وہ نگہبان اور چوکیدار ہمکو اونسی ہلاک کرتی ہین اور جلاتی ہین
چنانچہ معمر نے زہری رحسی پوچہا تہا کہ قرآن شریف کی اوترنیکی پہلی ایام جاہلیت مین بہی آسی طور سے
یہہ انگاری معلوم ہوتی تہی اونہون نی کہا کہ ہان ہتی لیکن اس کثرت سی نہتی جیسی بعثت اور قرآن
مجید کی نازل ہونیکی وقت سے شروع ہوئی ہین اور پہلے کسے اور غرض کی لیے تہی اور اب شیطانون
اور جنون کی مارنیکے لیی اور ہٹانیکے لیے مقرر ہوئی ہین اور احتمال اس بات کا کہ یہہ آسمان کی زیادتی
نگہبانی شاید کسی اور چیز کی لیی ہو جنس کلام کی محافظت کیواسطی ہو اور اگر بالفرض جنس کلام کی محافظت
کی واسطی ہو لیکن شاید فرشتون کی کلام کی محافظت کی واسطی ہو جو اپنی مجمع اور مجلسونمین بیٹہہ کر کسی مطلب کی
تدبیر کیواسطے آپسمین کچہہ باتین کیا کرتی ہین نہ اس کلام آلہی کی محافظت کی لیی سو اس شبہہ کی باطل کرنیکی
لیی اور اصل مطلب کو لینے یہہ ممانعت کلام آلہی کی لیی ہوئی ہی اسکو ثابت کرنیکی واسطی جنون نی
یہہ بہی ذکر کیا وانا کنا الخ ۵ **عزیزی** وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ
يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۵ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی پہلی اس سی جگہون پر سننے کی لیی یعنی ملائکہ
کی کلام سننی کی لیی پس جو کوئی کان لگاوی اب پاوی اپنے لیے ستارہ مہیا کیا ہوا ۵ **فتح**
اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی آسمان کی ٹہکانونمین سننی کو پہر جو کوئی اب سنی پاوی اپنی واسطی ایک انگارہ گہات مین
۵ **موضح** وانا کنا الخ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی تہی قدیم سے آسمانونکی معین جگہونمین جو فرشتونکی
مجمع اور مجلسونکی قریب ہتین اون فرشتونکی کلام سننے کی لیئی اور اونکی کلام کی محافظت اور ممانعت
کبہی اونسی نہین ہوئی اور کوئی چیز ہم آسمان سے چرا کر لاتی تہی جسکی لیی اسقدر محافظت ہوئی ہو کہ
ہر طرف سی ہمارا گذر بند کر دیا گیا اور ملائکہ کے کلام کی محافظت کی لیی اسقدر شدت ممانعت کی خیال مین
نہین آتی ہی اسلیئی کہ ملائکہ کا کلام اب بہی ہم آسمان کی نیچی سے سن آتی ہین لیکن آسمان پر ہمکو جانے
نہین دیتی فمن یستمع الآن الخ پہر جو کوئی اسوقت مین کان لگاتا ہی سننی کی لیی یعنی جیسی قرآن شریف
کا نزول شروع ہوا ہی سو اگرچہ معین جگہہ تک نہ پہنچی بلکہ دور ہی سی کان لگاوی اور سننے کا
ارادہ کری تو اوسیوقت پاتا ہی اپنی لیی آگ کی انگارے کو گہات مین لگا ہوا سو معلوم ہوا کہ اسقدر تقید
اور تشدد ہماری ممانعت کا نہین مگر اس کلام آلہی کی محافظت کی لیی تاکہ ہماری ناپاک زبانونتک جا کر نہ
اور غیر جگہہ پر نہ پہنچی اور کسیطرح سی اوسکا معارضہ اور مقابلہ کسی سی نہو سکی غرض یہہ ہی کہ نہایت عظمت
اور بزرگی اس کلام کی ثابت ہوتی ہی جو اور کلام مین یہ عظمت و بزرگی ہو نہین سکتی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ یہہ کلام

پاک آسمان سی اوترا ہی اور آسمان ملائکہ کی رہنی کی جگہہ ہی وہان جہوٹ اور فتر اور بندش کسیطرحسی گنجائش نہین رکہتی اور جو حکم اس کلام پاک مین ارشاد ہوا ہی وہ بلاشبہ حق ہی اور حق تعالٰی جل شانہ کی طرف سی وہ حکم ہوا ہے اور یہہ معاملہ جو آدمیون اور جنون مین جاری ہو رہا تہا یعنی جن آسمان پر جاکر زمین کے کامونکے تدبیر فرشتون کی زبانی سن آتی ہتی اور اوسی کی موافق آدمیونکی مطلب کی موافق بیان کرکی گویا اونکی حاجت روائی مین مددگار ہوتی ہتی اور آدمی بہی اونکی کہنی پر اعتماد کرکی ہونیوالی چیزونکا حال دریافت کرتے ہتے اور اپنے بہلائی اور برائی اس سببسے معلوم کرکی اپنے بہتری کی تدبیر کرلیتی ہتی اور خطا اور ضرر اوسکو بہی بڑی فائدیکی چیز جانتی ہتی اور اس سببسے جنون کی تعظیم اور توقیر حدسی زیادہ کیا کرتی ہتی اسواسطے کہ اپنے حاجت روائی کا وسیلہ اونہین جنونکو سمجہتے ہتی گویا دربار الٰہی مین جنات اونکی طرف سی وکیل ہی ہتے اور جاسوس اور بہیدی بہی ہتی اور اس معاملہ کی جاری ہونیکی سببسے دونون فرقونکو بڑے بڑے فائدی ہتی سو اس معاملہ کی درہم برہم ہوجانیکی بیان مین حیرت کی طور پر جنون نی یہہ بہی ذکر کیا وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْ الخ

عزیزی وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ اور یہہ کہ نہین جانتی ہین ہم کہ آیا کچہہ بلا ارادہ کی گئی ہی اونکی حق مین کہ زمین مین ہین یا ارادہ کی ہی اونکی حق مین اونکی پروردگار نی بہلائی کا ۔ **فتح** اور یہہ کہ ہم نہین جانتی کچہہ برا ارادہ ٹہیرا ہی زمین کی رہنے والونپر یا چاہا اونکی حق مین اونکی رب نی راہ پر لانا ۔ **موضح** **تفسیر** وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْ الخ اور یہہ کہ ہم نہین جانتی ہین کہ آیا برائی کا ارادہ کیا ہی زمین پر رہنے والونکی ساتہہ جو یہہ معاملہ یعنی غیب کی باتین دریافت کرکر اورونکو بتانا موقوف کردیا اور آسمان پر جانیکی راہین بالکل بند کردی گئین تاکہ اپنے مصیبتون اور آفتونکا حال کسیکو معلوم نہو انہین بلاؤنمین گرفتار رہین اور سبکی حاجتین بند ہوجائین کسیکی فریادرسی نکرسکین یا ارادہ کیا ہی ان لوگون کی ساتہہ انکی پروردگار نی بہتری اور ہدایت کا یعنی یہہ چاہا ہی کہ جنون کی وکالت موقوف ہوجاوے اسلئے کہ جنون نی رشوت لینی کی اپنی عادت ڈالی ہی بلکہ خدائی کارخانہ مین شرکت کا دعوی کرتی ہین اور سوا اسکے طرح طرحکی برائیان انسی صادر ہوتی ہین سو اس کام سی انکا معزول و موقوف ہونا بہتر ہے اور اس کلام کی سرانجام کی واسطے فرشتے اور اولیاء اللہ اور شہداء کی پاکیزہ روحین مقرر کیا چاہی کہ وہ حق تعالٰی کی حکم سی اس وکالت کی کام کو سرانجام کو پہنچا دین اور آدمیون کی ترقی کی راہین اور امور غیبیہ سیکہنی کی طریق کو صاف کردین تاکہ آدمی خود اس درگاہ کر روشناس ہوجاوین اور اپنے عرض آپ کرلیا کرین اور ان دغاباز اور جہوٹے کیلونکی خوف سی خلاصی پاوین اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ جنات وکالت کی لیاقت نہین رکہتی بلکہ قابل موقوف کردینی کر ہین سو جن بہی یہان انصاف کی راہ چلی ہین اور یہہ ذکر کیا وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ الخ

عزیزی وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور یہہ کہ تحقیق ہم مین سے ایک جماعت نیک ہین اور ایک جماعت ہم مین سی سوای اسکی ہین ہین ہم فرقی مختلف ۔ **فتح** اور یہہ کہ کوئی ہم مین نیک ہی اور کوئی اسکے سوا ہم ہتی کئی راہ پر پہٹ رہی ۔ **موضح** **تفسیر**

اور یہہ کہ ہم مین بعضی نیکبخت ہتی جو ان خدمت کی لیاقت رکہتی ہتی اور اس وکالت وسفارت کا عہدہ
اونسی بخوبی سرانجام ہوتا اور اس خدمت کی لیاقت اور ذمہ برداری کی واسطی تین شرطین لازم
ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ عالم غیب کی خبرون اور حکمون کو کہ دربار حقیقی وہی ہی بدون زیادتی اور کمی کی
اور بغیر تغیر وتبدل کی آدمیونکو پہنچا دیتا اور اپنی طرفسی کچہہ بہی اوسمین نملاتا تاکہ اس مقدمہ مین جہوٹکو
دخل نہو اور اس سببسے آدمیونکی نزدیک بعضی حکم اور بعضی چیزین اوس دربار کی بی اعتبار
نہ ہوجاوین اور یہہ جانی کہ جسطرح ہماری تدبیرون اور خبر ویقین جابجا اور تغیر وتبدل ہوتا ہی اسیطرح
عالم غیب کی تدبیرون اور خبر ویقین ہی ہوا کرتا ہی اور اس سبب سی بداعتقادی اور جہالت مین گرفتار
ہوجاوین اور دوسری شرط یہہ ہے کہ اگر اپنے عرض معروض سی کسیکے کارروائی اور حاجت برآری
ہوجاوے یا کسی تدبیر سے کسیکے کوئی مصیبت یا بلا دفع ہوجاوے تو تکبر اور غرور نکرنی لگین اور اپنی تئین حاکم
کا شریک نہ ٹہیراوین اور آدمیونپر اپنے بڑائے اور بزرگی نہ جتاوین اور عبادت کی کام آدمیونسی اپنی
واسطے نہ چاہین اور اس مضمون کو ہر وقت پیش نظر رکہین کہ ہم سب ایک خاوندکی بندی ہین
بعضون سی بعضونکی کارروائی ہوتی ہی لیکن جو کچہہ ہوتا ہی سب اوسی خاوندکی عنایت ہی
فخر وتکبر اسمین کرنا نچاہیی اور تیسرے شرط یہہ ہی کہ اس وکالت کی عوضمین رشوت لینا نہ شروع
کری اور اپنے واسطے نذرین اور ہدیی اور قربانیان نہ مقرر کرین اور اگر ان اس قسم کی نذرین
اور ہدیے اور قربانیاں دینی مین انکار کرین یا کسی بہانیسی ٹالدیوین تو اونکی پیچہی نہ پڑین اور
اونکو اذیت نہ پہنچاوین اور اونکو نہ ستاوین سوان شرطونکی جمعیت ہم لوگونمین بہت کم پائی
جاتی ہی لیکن بعضے لوگ ہم مین سی اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہین وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم میں
بہت لوگ ایسے ہین کہ بہت پست ہمت ہین اس مرتبہ سی اور اس خدمت کی لیاقت ہرگز نہین
رکہتی چنانچہ بعضی ایسی ہین کہ آدمیون کی خوشنودی کی لیی یا اونکی دغا دینی کی لیی غیب کی
خبر ویقین اپنے طرف سی جہوٹ ملاتی ہین اور تہوڑا ہی جہوٹ نہین بلکہ ایک بات سچی مین سو
جہوٹ اپنی طرفسے ملاتے ہین چنانچہ یہہ مضمون حدیث شریف مین آیا ہی اور بعضی ایسی ہین
کہ کام کردیتی اور حاجت نکالنی کی بعد تکبر اور غرور کرنی لگتی ہین اپنے خوش آمد اور تعریف چاہتے
ہین بلکہ عبادت کی لوازمات اون لوگونسی اپنے واسطے طلب کرتی ہین اور یون کہتی ہین
کہ اپنا نام ایسا رکہو کہ ہماری طرف نسبت پائی جاوی جیسی بہوانی داس اور شیو داس اور گنجبخش
اور اندر بخش اور اپنے ہر کام مین ہمین سی مدد مانگا کرو دوسرے طرف التجا نکیا کرو اور خداکی سولوگونکا
پیغام جو بدون ہماری واسطی کے تمکو پہنچا ہی اوسکو مت مانو نہین تو ہم تمہاری وکالت نہین
کرینگے پہر تم محتاج رہوگی کسبے سے تمہاری حاجت روائی نہوسکیگی اور بعضی انمین سی بہت ہی
طامع اور لالچی ہین بدون رشوت لیی کام مین ہاتہہ نہین ڈالتی اور ہر کام اور ہر چیز کچہہ اپنی لیی
مقرر کرالیتی ہین جیسے بہیڑ بکری مرغ ومرغی کبڑ الغذ پکوان پان پہول ناچ گانا اپنی تعریف اور سوائے اسکے

بہت سی چیزین جو شرط کر لیتی ہین اور اس شرط کی پورا کرنیمین کچھہ قصور کرتی ہین تو اپنی وہم و خیال کی قوت سی جو انمین بہت زیادہ ہوتی ہین اون آدمیون کو ایذا دیتی ہین اور جانی یا مالی نقصان اونکو پہنچاتی ہین اس سببسے ہر ایک کی مرغوبات دوسرے سے جدا ہوتی ہی اور ہر ایک کی فرمایش دوسرکی فرمایش کی موافق نہین ہوتی ہی اور ہر ایک کا مطلب ہی آپسمین تقسیم کر لیا ہی چنانچہ چیچک کے مرض کی دفع کی لیی ایک گروہ علیحدہ مقرر کر دیا ہی اور خون کی فساد کی بیماری دفع کرنی اور صلاحیت پر لانیکی لیی ایک اور مقرر ہوا ہے اور اسیطرح خبر و نکی پہنچانیمین بہی ہر ہر اقلیم اور شہر اور بستیونکو اپسمین تقسیم کر کی ایک ایک وہان انکا حاکم بن بیٹہا ہے سو اس سببسے كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا تہی ہم مختلف طریقونپر اور راہونپر اور آپکے نفاق اور طمع اور حسد اور تکبر اور خدائی کارخانیمین شرکت کی دعوی کی سبب سی اس خدمت کی لیاقت ہم لوگومین بالکل نرہی تہی یہہ حق تعالی کی عین حکمت ہی جو ہم لوگونکو اس خدمت سی معزول کیا اور آسمان پر چڑہنی سی ممانعت فرمائی اور آنہین بنی آدم مین سی بعضونکو یہہ خدمت ملی تا اونکی وسیلے سے عرض معروض کرین یعنی وہ انکی لیی دعا کرین اور احکام الہی پہنچاوین یعنی انبیا علیہم السلام کو اسخدمت سے مقرر کیا کہ وہ انکو دین و دنیا کی نفع کی باتین پہنچاوین خالصۃً للہ بغیر رشوۃ و نذرانہ لینی کی اور بری باتوں سی ڈراوین اور اچہی چیزون کی رغبت دلاوین اور اپنے تئین محض درمیانی کہین نہ جنون کی طرح شریک کہین اور وہ وکیل و واسطہ ایسی ہوی کہ جنونکو بہی اون احکام و قواعد شرع پر مطلع کر دیا تا وہ بہی راہ حق پر آوین اور خرابی سے نجات پاوین حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جیسا مذہبونکا اختلاف آدمیومین پایا جاتا ہے ایسا ہی اختلاف جنومین پایا جاتا ہی چنانچہ بعضی اونمین قدریہ ہین اور بعضی مرجیہ اور بعضی رافضی اور بعضی خارجی اور بعضی ہندو اور بعضی مجوسی اور بعضی یہودی اور بعضی نصرانی اور سوای انکی سو ہر مذہب والی جن اپنے مذہب والی آدمیونکو موافق اپنی مذہب کی خبر پہنچایا کرتی ہین کبہی خوابمین کچہہ دکہا دیا یا کبہی ہوشیاریمین اونکی دلمین ڈالدیا پس آدمی یہہ جانتی ہین کہ غیب سی اس مذہب کے تائید و تصدیق ہوئی اس لیی اور گمراہ ہوتی جاتی ہین اور اگر کسیکو یہہ شبہہ گذری کہ جنونکو جو خدمت سے موقوف کیا تو فائدہ اب بہی تو لوگ اونکی طرف رجوع رکہتی ہین جواب اسکا یہہ کہ یہہ لوگونکی نادانی ہی جو معزول کو منصوب سمجہہ کر اونکی طرف رجوع رکہتی ہین اور انکی مکر و فریب مین پہنستی ہین غرض اس خدمت کی موقوفی سی یہہ ہی کہ بنی آدم اونکی طرف رجوع نکرین اور مدد نہ چاہین اپنے حماقت سے لوگ اونکے پہندمین آلتے ہین لیکن جن جنون نی کلام الہی سنا تہا وہ خوب مضبوط ہوگئی اور سنتے ہے فرمانبردار ہوگئی اور اوس فرمانبرداری کی وجہہ مین بیان کیا وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور یہہ کہ ہمنی جانا ہی کہ ہرگز ہم عاجز نکر سکینگے خدا کو زمین مین اور عاجز نکر سکینگے اوسکو بہاگ کر اور یہہ کہ ہماری خیال مین آیا کہ ہم جیتے جی کبہی

[illegible]

ف قولہ لن نعجز اللہ فی الارض حال کن نعجزہ کائنین فی الارض اینما کنا فیہا ولن نعجزہ ہربا مصدر فی موضع الحال ای لن نعجزہ ہاربین منہا الی السماء وہذہ صفۃ الجن وما ہم علیہ من احوالہم وعقائدہم ۱۲ مد

اسدسی زمین مین اوترنیکا ونیکلی اوسکو بہاگ کرہ **موضح تفسیر** یعنے جانا ہمنی اب استدلال سی اور فکر
کرنیسی آیات آلہی مین لیس ظن یہان بمعنی یقین کی ہی اسلیکی ایمان نہین حاصل ہوتا ہی ظن سی ہ
روح اور یہہ کہ ہمنی گمان کیا اسکا کہ اگر اس کلام پر ایمان نہ لاوینگی ہم اور اپنی خاوندکی فرمانبرداری
سی انکار کرینگے اور اس خدمت کی معزولی سی راضی ہونگی تو بلاشبہہ ہمارا پروردگار ہمپر غصہ ہوگا
اور ہمسی مواخذہ کریگا اور پہر اس صورتمین ہمکو یقین ہی کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم خدا کو چہپ کر یعنے کہین
اندہیری مکانمین چہپ کر یا بڑی جنگل مین بہاگ کر یا کسی غار و پہاڑ مین گہس کر اوس سی بچ رہینگے
جسطرح ہم عمل پڑہنی والون اور موکلون کی ساتہہ ایسی حیلی اور فریب کرکی اونکو عاجز کر دیتی ہین
اور یہہ ہے کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم اوسکو بہاگ کر اوپر مین آسمان و زمین کی جیسی فرشتونکو
آگ کی انگارے مارنیکے وقت جلدی بہاگنی کی وقت عاجز کر دیتی ہین کہ وہ ہمکو نہین پاتی ہین اور
انگارے ہم تک نہین پہنچتی ہین اور جب ہمکو یقین کامل ہوا تیری کلام پاک کا تو کہتی ہین ہم پر

ترجمہ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الخ **عزیزی** وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰى اٰمَنَّا بِهٖ
فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا اور یہہ کہ ہمنی جب سنا ہدایت کو تو ایمان لائے ہم اوسپر
پس جو کوئی ایمان لاوی اپنی پروردگار پر پس نہ ڈری کسی نقصان سی اور نہ کسی ستم سی ہ **فتح**
اور یہہ کہ جب ہمنی سنی راہ کی بات ہمنی اوسکو مانا پہر جو کوئی یقین لاوی اپنی رب پر سو نہ ڈریگا نقصان سے
اور نہ زبردستے سے **موضح تفسیر** وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الخ اور یہہ کہ جب ہمنی سنا ہدایت کے
مضمون کو اس قرآنمین تو اوسیوقت بلا مہلت ایمان لائی ہم اوسپر اس لیی کہ اس کلام کی سننی
کے بعد تاخیر کرنیمین جو حق تعالیٰ کی غصہ کا خوف تہا اور اوسکی غصہ سی بہاگ بچنی کی ہم مین طاقت
نہین ہے اور اگر ہماری قوم ہمسی کہین کہ جلدی ایمان سے اپنے ظن غالب کی بموجب غضب آلہی سے
تو تم بچی لیکن سر دست تمہارا بڑا نقصان ہوا کہ نذر نیاز جو آدمیون سی پاتی تہی اوس سی محروم ہوئے اور عزت
جو جنی کی خدمت موقوف ہونیسی تو اوسکی جواب مین ہم کہینگی کہ ان چیزون سی جو تمنی بیان کیین
ہمکو کچہہ خوف نہین اسلیی کہ ہماری ایمان کامل نی ہمکو سب چیزون سے بے پروا و نڈر کر دیا ہی ؛
فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِهٖ الخ پہر جو کوئی ایمان لاویگا اپنے پروردگار پر وہ ہرگز نہ ڈریگا مال کی نقصان
سے اور نہ ذلت سے اسلیے کہ حق تعالیٰ اوسکو ایمان کی برکت سی اس نقصان کی بدلی مین
اور طرح نوازیگا اور مال کی حاصل کرنیکا کوئی اور سبب کر دیگا اور ثواب علاوہ اوسکے ملیگا اور
اس ذلت کی عوضمین ہمیشہ کی عزت عنایت کریگا اور عرب کی اصلاح مین رہق اوس ذلت
حاصل ہونیکو کہتی ہین جو آدمی پر چہا جاتی ہی اور ڈہانک لیتی ہی جیسی کپڑا بدن کو ڈہانک لیتا ہی
چنانچہ اور آیۃ مین فرمایا ہی تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ یعنے ڈہانک لیتی ہی اونکو رسوائی اور اس قرآن شریف کے
اپنے قوم کی ایمان نہ لانی سے باوجود ایسے قوی سببون کی اور ایسے قادر زبردست کی پکڑ کے
خوف سی کہ کسی طرح سی اوسکی مواخذہ سی بچاؤ ممکن نہین ہے جنون نی تعجب کر کر یہہ ہی کہا

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ الخ **عزیزی** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ اور یہہ کہ ہم مین سی ایک جماعت مسلمانون سی ہین اور ایک اور ایک جماعت ہم مین سی گناہ کار ہین پس جوکوئی مسلمان ہوا پس اون جماعت نی قصد کیا راہ راست کا

فتح اور یہہ کہ کوئی ہم مین حکم بردار ہین اور کوئی بی انصاف سو جو حکم مین آئی اونہون نی اٹکل نیک راہ ۝

مو تفسیر وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور یہہ کہ ہم مین سی بعضی حکم الہی کی مطیع ہین اور اپنے ایسے عمدہ خدمت سی معزول ہونی پر راضی ہوکر اپنے خاوند کی حکم کی فرمان برداری پر مستعد ہوگئی اور اس کلام پر ایمان لائی اور جو جو معاملی آدمیون سی رکہتی تہی اون سب سی دست بردار ہوی بلکہ نہایت انصاف کی راہ چلی کہ اپنے معزولی کی خبر آپ آدمیون سے پکار کر کہے اور پیغمبر آخر الزمان کی خدمت مین خود حاضر ہوی اور اونکی تابعداری کو اپنی اوپر واجب جانا چنانچہ بہت سے جنات جو عرب کی جزیرہ و یمن رہتی تہی اونہون نی یہی طور اختیار کیا تہا کہ خود حاضر ہو کر ایمان لاتی تہی چنانچہ بہت سی حکایتین متواتر اس مقدمہ مین جنون سی منقول ہین اونمین سے ایک حکایت وہ ہے جو حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضہ سی صحیح بخاری وغیرہ مین منقول ہی کہ وہ کہتی تہی کہ مین ایک روز اپنے بتون کی پاس بیٹہا تہا کہ اوسوقت ایک شخص بچہ گائین کا بتون کی نذر کی لیے لایا اور اوسکو وہان ذبح کیا اوسوقت ایک بت کی اندر سی ایک آواز بہت سخت نکلی کہ مینی کبہی ایسی آواز نہ سنی تہی اور ہر خاص و عام نی وہان اوس آواز کو سنا کہ وہ کہتا تہا یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ یَصِیْحُ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضرت عمر رضہ فرماتی ہین کہ جتنی لوگ وہان تہی سب بہاگی لیکن مین وہان کہڑا رہا کہ دیکہون یہہ آواز کسکی ہی پہر دوسری بار مینی وہی آواز سنی اور تیسرے بار بہی وہی آواز ہوئی مجکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ امر کیا ہی پہر لوگون سی معلوم ہوا کہ یہان ایک پیغمبر ظاہر ہوا ہی اور لوگون کو کلمہ لا الہ الا اللہ تعلیم کرتا ہی اور ایسی ہی حکایت ایک بڈہی سی مجاہد نقل کرتے ہین کہ وہ بڈہا کہتا تہا کہ ایک روز مین گائین کو ہانکی لیے جاتا تہا یکایک ایک آواز سی کہ کوئی کہتا ہے یَا اٰلَ ذَرِیْحٍ قَوْلٌ فَصِیْحٌ رَجُلٌ یَصِیْحُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بعد اسکے شہر مکہ مین جو مین گیا تو وہان سنا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اور وہ یہی کلمہ کہتے ہین اور اسیطرح بیہقی نی سواد بن قارب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تہی کہ ایام جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تہا اور ہونیوالی چیزونکی مجکو خبر دیا کرتا تہا اور مین اوسکی کہنی کی بموجب لوگونسی کہا کرتا تہا اور وہ خبرین اکثر سچی ہوا کرتی تہین اس سبب سے نذر نیاز مجکو بہت ملا کرتے تہے ایک رات مین سوتا تہا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹہہ اور سمجہہ اگر کچہہ تجکو عقل ہے ایک شخص لوی بن غالب کی اولاد سی پیدا ہوا ہی پہر یہہ کئی بیتین پڑہین **نظم** عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاَرْهَاسِهَا × وَشَدِّهَا الْعِيْسَ بِاَحْلَاسِهَا × تَهْوِىْ اِلَى مَكَّةَ تَبْغِى الْهُدٰى × مَا مُؤْمِنُوْهَا مِثْلُ اَرْجَاسِهَا × فَانْهَضْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَيْنَيْكَ اِلٰى رَاْسِهَا سواد کہتی ہین کہ ان بیتونکی سننے سے مین جاگ اوٹہا اور تمام رات آئی

تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہی پہر دوسری رات کو بہی اسی طور سی آکر مجکو جگا کر وہی بیتین پڑہین اور چلا گیا اوراسیطرح تیسری رات کو بہی جب تین رات لی درپی ماجرا مجپر گذرا تو میری دل مین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا یہان تک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین حاضر ہوا مین اور آپکی جمال باکمال کی دیدار سے مشرف ہوا تو مجکو دیکہتی ہی آپنے فرمایا مرحبا ای سواد بن قارب مجکو معلوم ہی جو چیز تجکو یہان لائی ہی مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینی کچھہ بیتین آپکی مدح مین کہی ہین پہلی آپ اون بیتونکو مجسے سن لیجیی آپنی فرمایا پڑہ سواد بن قارب نی قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا تہا اوسی پڑہا اوس قصیدہ کی آخر بیت یہہ ہی ١ وکُنْ لِی شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَۃٍ * سِوَاکَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ * اور یہہ بہی بیہقی نی روایت کی ہی کہ عمان کی ملک مین مازن طائی بتونکی خدمت پر مقرر تہا اون بتون مین ایک بت تہا اوسکو ناجر کہتی ہی سو مازن کہتا ہی کہ ایک روز مینی اوس بت کی واسطی ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اوس بت کی اندر سے سننے مین آئی یہہ کہتا تہا ٢ یَا مَازِنُ اَقْبِلْ اِلَیَّ اَقْبِلْ * تَسْمَعُ مَا لَا تَجْهَلُ * هٰذَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ * جَاءَ بِحَقٍّ مُنْزَلٍ * فَاٰمِنْ بِهٖ کَیْ تَعْدِلَ عَنْ حَرِّ نَارٍ تَشْتَعِلُ وَقُوْدُهَا بِالْجَنْدَلِ مازن کہتا ہے یہہ آواز سنکر مجکو نہایت تعجب ہوا پہر اور جانور ذبح کیا مینی پہر دوسری بار اوس سی بہی زیادہ واضح آواز اوس بت سی سنی مینی کہ کہتا تہا یَا مَازِنُ اسْمَعْ تُسَرّ * ظَهَرَ خَیْرٌ وَبَطَنَ شَرٌّ بُعِثَ نَبِیٌّ مِنْ مُضَرَ * بِدِیْنِ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ * فَدَعْ نَحِیْتًا مِنْ حَجَرٍ * تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ ٣ مازن کہتی ہین کہ اوسی وقت سی میں اوس خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر سی کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حاج کا اون دنونمین آیا اوسی مینی پوچہا ادہر کی خبر کیا ہے اون لوگون نی کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی اوسکو لوگ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین اور وہ ابہی تئین بلانیوالا طرف اللہ کی کہتا ہی مینی سمجہا کہ اس آواز کی تعبیر یہے ہے پس زاد وراحلہ یعنے سفر کا سامان طیار کر کر کی طرف روانہ ہوا مین وہان پہنچکر آپکے خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جمال باکمال دیکہتی ہی میرا دل اسلام کی طرف مائل ہوا پہر اسلام لایا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر تمہارا کچہہ مطلب ہو تو کہو مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تین مقصد ہین اول تو یہہ ہی کہ مجکو راگ سننی اور ناچ دیکہنی اور شراب پینی اور زنا کرنیکی لت ہوگئی ہی اور دوسرا یہہ کہ میری اولاد نہین ہی مجکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ ہی کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزون مین آپسی دعا چاہتا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا جناب باریتعالی مین کی کہ ای بارخدایا اسکو راگ اور باجی کے عوضمین قرآن شریف پڑہنی کی توفیق دی اور حرام کاری سی بجا اور اوسکے عوضمین حلال عورتین عنایت کر اور باحیا کر دی اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عطا کر اور قحط کو دور کر

١ یعنے ہوتا تو واسطے میرے شفاعت کرنیوالا اوسدن کہ ہوگا کوئی شفاعت کرنیوالا سواے تیرے کوئی کام آنیوالا سواد بن قارب کو ۱۲

٢ یعنے اے مازن متوجہ ہو میری طرف متوجہ ہو سن ایسی چیز کہ جاہل اور نادان ہے جسکا نذر کیا جاتی ہی

زمانہ کہتی ہین کہ حق تعالی نی آپکی دعا کی برکت سی سب بلائیان مجہسی دور کین اور سیلائیان لضیبت ہوئین
ملک ہمارا سبز و آباد ہوا اور چار عورتین خوبصورت میری نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل حق تعالی نے
دیا چنانچہ حیان بن مازن مشہور ہے اور اسیطرح امام احمد نی حضرت جابر بن عبد اللہ سی اور ابو نعیم نے
ضمرہ سی روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین سی ارسال کی طور پر اس
قصہ کو ذکر کیا ہی کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سی
پہنچی تہے کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی ایک جن کی ساتہہ تعشق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ
راتکو اوسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑکر اوسکی دیوار پر آبیٹہتا تہا پہر جب
تنہائی ہوتی تہی تب آدمی کی شکل بنکر اوس عورت سی صحبت کرتا پہر ایکبارگی چند روز اوسکا
آنا موقوف ہوگیا پہر تہوڑے مدت کی بعد اوسی پرند جانور کی شکل سی اوسکی دیوار پر بیٹہا
اوس عورت نی اوسکو دیکہتی ہی پہچانا اور کہا آو یار اتنی مدت کہان رہے جو ہماری پاس
نہ آئی اوسنی کہا کہ اب ہمارے تمہارے جدائی ہے ہمارے آنیکی امید اب مت رکہو اسلیئی کہ
مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اسیطرح
ماجرا شام مین دیکہا تہا چنانچہ ابو نعیم نے اونسے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ ہم ایک مرتبہ
شام کیطرف گئے تہی سو اوس طرف ایک عورت بڑے کاہنہ مشہور تہی بلکہ اوس فن مین کمال
رکہتی تہے ہم بہی اوسکی ملاقات کی واسطی گئی اور اپنی سفر کا احوال اوس سی پوچہا کہ
آگی کیا ہوگا اوسنی کہا کہ اب مجکو کچہہ معلوم نہین ہوتا اسلیی کہ جس جن سی مجہسی دوستی تہی اور
اوس سی احوال دریافت کرکی مین سبکو جواب دیتی تہی وہ جن ایکدن آگی میری دروازی پر
کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ اب ہم رخصت ہوتی ہین مینی اوس سی پوچہا کسواسطے اوسنی کہا کہ
خَرَجَ اَحْمَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَمْرٌ لَا یُطَاقُ یہہ کہکر چلا گیا اور پہر نہ آیا اور اسیطرح ابن
شاہین اور محدثون نی ذباب بن الحارث سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایک جن میرا آشنا تہا
اور غیب کی خبرین مجہی بتایا کرتا تہا ایکدن وہ آیا مینی اوس سی کچہہ پوچہا اوسنی حسرت سی
میری طرف دیکہا اور کہا ؎ یَا ذُبَابُ یَا ذُبَابُ * اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ + بُعِثَ مُحَمَّدٌ
بِالْکِتَابِ * یَدْعُو بِمَکَّۃَ فَلَا یُجَابُ ذباب کہتی ہین کہ مینی اوس سی کہا کہ تو کیا کہتا ہی سوالی دیگر جوابی دیگر
اوسنی کہا کہ تہوڑی دنونمین میری بات کو سمجہیگا تو یہہ کہکر اوٹہہ گیا پہر چند روز کی بعد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے خبر مجکو پہنچی اور اسی طرح ابو نعیم نے یہہ روایت کی ہی کہ
ایک روز حضرت عمر رض اپنے مجلس مین بیٹہے تہے ایک شخص آیا آپنے اوس سی پوچہا
کہ تیری قیافہ سی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تہا اور جنون سی صحبت رکہتا تہا اوسنے
کہا کہ ہان آپنی کہا بہلا اب بہی جنون سی صحبت میسر ہوتی ہی اوسنی کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کی پہلی میری صحبت والی جن میری پاس آئی اور مجہسے کہا یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ

والخیر الّا انّ عن حلم الناس ابر اللہ اکبر ایک اور شخص اوس مجلس کا بولا کہ مجکوبہی آسیطور کا اتفاق
ہوا کہ ایکدن مین ایک بیابان کی چٹیل میدان مین چلا جاتا تہا اور کوئی آدمی گرد پیش میری نہتا یکا یک
ایک شتر سوار میری سامہنی نمود ہوا اور پکار کر یہہ کلمی کہی یا احمد یا احمد اللہ اعلٰی وامجد اتاک
ما وعدک من الخیر یا احمد اور پہر نظر سی میری وہ غائب ہوگیا ایک اور شخص انصار یمن سی اوسی
مجلس مین حاضر تہا اوسنی کہا کہ مجکوبہی اسی قسم کا ماجرا پیش آیا تہا چنانچہ شام کی طرف مین
گیا تہا ایکدن ایسی زمین پر میرا گذر ہوا نہ وہان پانی تہا نہ گہانس یکایک مینی پیچہی سی ایک آواز سنی کہ
کوئی کہتا ہے قد لاح نجم فاضاء مشرقہ یخرج من ظلمۃ عرف مولقہ ذاک رسول
مفلح من صدقہ اللہ اعلٰی امرہ وحققہ اور اسیطرح فاکہانی بہی مکہ کی اخبار مین عامر بن ربیعہ سی اور ابونعیم نی
حضرت عبداللہ بن عباس رض سی اور اور محدثون نی حضرت عبدالرحمن بن عوف اور اور صحابیون سی
روایت کی ہی کہ ایکدن جبل ابوقبیس پر ایک جن نی آکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتین پڑہین کہ او نمین
ہجو دین اسلام کی تہی اور یہہ مضمون تہا کہ مسلمانو نکو جلدی قتل کرنا چاہیی اور شہر سی نکال دینا اور
بت پرستی کو ہرگز نچہوڑنا کفار اس مضمون سی بہت خوش ہوی اور مسلمانون سی کہنی لگے
کہ دیکہو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنی پر حکم غیب سی ہی آیا مسلمانو نکو بہت رنج ہوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا اپنے فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہہ آواز
ایک شیطان کی تہی مسعر اوسکا نام ہی سو عنقریب حق تعالٰی اوسکو سزا دیگا جب تیسرا دن ہوا
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمانو نکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج ایک دیو بڑا زور آور
میری پاس آکر مسلمان ہوا اوسکا نام سمحج تہا مینی اوسکا نام عبداللہ رکہدیا اوسنی مجہسے کہا کہ اگر
حکم ہو تو مسعر کو قتل کرون سو مینی اجازت دی انشاء اللہ تعالٰی آج مسعر جہنم واصل ہوگا مسلمانو نکو
بہت خوشی ہوئی اور اوس خوشخبری کی منتظر ہوی شام کی وقت اوسی پہاڑ پر ایک آواز
سخت سنی کوئی کہتا ہے نحن قتلنا مسعر الخاطی واستکبرا وصغر الحق وسن المنکر
لشتمہ نبینا المطہر اور دتہ سیفا جروفا مبتروا ×۷ اور اسیطرح ابن سعد نی کتاب شرف المصطفٰے مین
جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل رض نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
کہ یا رسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجہی پہنچاتا تہا ایک رات کو گہبرایا ہوا
آیا اور مجکو سوتی سے جگایا اور کہنی لگا ہب فقد لاح × سراج الدین بصادق مہذب
امین فارحل علی ابا ذل امون تمشی علی الصخر والجرب جندل نی کہا
کہ یہہ عبارت مسجع اوسکی سننکر مین گہبراہٹ سے اوٹہہ بیٹہا اور پوچہا مینی کہ ہی کیا صاف کہہ
پہر اوسنی کہا وساطح الارض وفارض الفرض لقد بعث محمد فی الطول والعرض
نشا فی الحرمات العظام وہاجر الی طیبۃ الامینۃ جندل کہتی ہین کہ یہہ
خبر سنتی ہی مین مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا پہر ایک ہاتف نی مجکو آواز دی شعر

یا ایہا الراکب المزجی مطیتہ ٭ نحو الرسول لقد وفیت لمن سئلا

اور اسیطرح ابن کلبی عدی بن حاتم طائی سی روایت کی ہی کہ عدی کہتی ہتی کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب کی قبیلہ کا اوسکو مالیس ابن دغنہ کہتی ہتی ایکدن مین گہر کی باہر بیہٹا تہا یکایک اوسکو دیکہا مینی کہ دہشت کہایا ہوا حواس باختہ آتا ہی مینی پوچہا کیا ہوا تجکو خیر ہی اوسنی کہا کہ یہہ اونٹ اپنی مجہسی لو اور نوکری سی مجکو معاف کر دیجئی اوس سی کہا کہ کچہہ ہمسی قصور ہوا جو تم نوکری چہوڑی دیتی ہو اوسنی کہا کچہہ نہین لیکن میری اوپر ایک حادثہ گذرا ہی اوس سببسے مین چہوڑتا ہون اوسکا بیان یہہ ہی کہ تمہاری اونٹ لیکر مین چراگاہ میں گیا تہا وہان دیکہا مینی کہ ایک شخص بوڑہا پہاڑ کی گہاٹی پر نکل آیا سر اوسکا گول آلو کا سا اور طول اور عرض کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے سر اوسکا باتین کرتا تہا اور دونون پاؤن اوسکی پہاڑ کی جڑ مین لگی ہتی سو اوسنی مجکو پکارا اور کہا یا جالس بن دغنۃ یا جالس لا تعرضن الوسواس سنا النور یکشف الناس فاجنح الی الحق ولا تو حیر

اتنا کہہ کر وہ غائب ہوگیا مین اوس خوف سی وہان ٹہیر نسکا اونٹونکو اور چراگاہ مین لگیا اور ایک درخت کی نیچی لیٹا مین کہ ذرا آرام کر دیکہ پر جو نہین آنکہہ لگی میری دہنی کسینی آکر ایک ٹہوکر پانسو مارا مین چونک پڑا دیکہا کیا ہون کہ وہ بڈہا کہڑا ہے اور کہتا ہی یا جالس اسمع ما اقول ترشد کیس صلوتی حائر کہنۃ × لا تنزکن نہج الطریق الا قعد قد نسخ الدین بدین احمد

اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن عساکر نی بنی خثعم کی قبیلہ کی ایک شخص سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ بہی حرام و حلال نہین پہچانتی ہتی اور بتونکو پوجا کرتی ہتی اور اگر آپسمین کچہہ جہگڑا یا قصہ ہوتا تو اوسکی فیصلی کیواسطی بہی بتونکی روبرو مودب ہوکر بیٹہتی ہتی پہر اون بتونکی اندر سی جو آواز ہوتی ہتی اوسکو ہاتف غیب کی صدا تصور کرکی اوسکی موافق عمل کرتی تہی سو ہم بہی اوسی دستور کے بموجب ایک جہگڑیمین ایک رات کو بت کی سامنی بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکی آواز غیبی کا منتظر تہا کہ یکایک اوس بت کی اندر سی یہہ آواز آئی کہ یا ایہا الناس ذوو الاجسام ومسند الحکم الی الاصنام ما انتم وطائش الاحلام ہذا نبی سید الانام اعدل ذی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام ویزع الناس عن الاثام

یہہ آواز جسنی سنی ہم جتنی وہان تہی سب بہاگی اور متفرق ہوگئی پہر ہر مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تہا یہان تک کہ ہمکو خبر پہنچی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئی اور وہانسی مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی آکر مسلمان ہوئی اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن سعد نی جبیر ابن مطعم سی روایت کی ہی کہ جبیر کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پہلی زمانہ مین ایک بت کی پاس ہم بیٹہی ہتی اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کی لئی ہمنی ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت مین سی نکلی کہ الا اسمع الی العجب ذہب استراق السمع بالوحی ترمی بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد مہاجرہ الی یثرب جبیر کہتی ہین کہ ہمکو اس باتکی سننی سی نہایت

متعجب ہوا اور وہانسی اوٹہہ کر چلی گئی پہر بعد چند روز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پہیل گئی اور
اخرج ابو نعیم نے تمیم داری سے روایت کی ہی کہ تمیم کہتی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے
اوسوقت مین شام مین تہا پہر کسی کام کی لیے سفر کیا مین نی جب رات ہوئی تب عرب کی
قدیم دستور کے بموجب جنونکی خوف سی اوس جنگل مین پکار کر مینی کہا کہ اِنَّا فِی جِوَارِ عَظِیمِ
ھٰذَا الْوَادِی اوسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر مین معلوم نہوتا تہا
اور اوس آواز کا مضمون یہہ کہ عُذْ بِاللّٰہِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا تُجِیرُ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مینی کہا کہ کون
ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنی پہر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُولُ الْاُمِّیِّینَ وَصَلَّیْنَا خَلْفَہٗ بِالْحَجُونِ فَاَسْلَمْنَا
وَاتَّبَعْنَاہُ وَذَھَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیَتْ فَانْطَلِقْ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ
تمیم کہتی ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسی چلا اور ایک شہر مین پہنچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو
بیان کیا مینی اوسنی کہا کہ جنون نی تجسی سچ کہا ایک پیغمبر مکہ سی ظاہر ہوا اور دوسرے
حرم کی طرف ہجرت کی اور اوسکا مرتبہ سب پیغمبرون سی زیادہ ہی تو جلدی اوسکی خدمت مین
پہنچ اور اخرج ابو نعیم نی خولید ضمیری سی روایت کی ہی کہ خولید کہتی ہین کہ ایک بت کی پاس
بیٹہا تہا مین یکایک اوس بت مین سی آواز آئی کہ کہتا ہی ذَھَبَ اسْتِرَاقُ الْوَحْیِ وَرُمِیَ بِالشُّھُبِ
لِنَبِیٍّ بِمَکَّۃَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَمُھَاجَرُہٗ اِلٰی یَثْرِبَ یَاْمُرُ بِالصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَالْبِرِّ وَصِلَۃِ الْاَرْحَامِ
اور اخرج ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور خرائطی اور محدث کئی استادون اور طریقون سے
عباس بن مرداس سکی روایت کرتی ہین اور عباس عرب کی سردارون مین سی مشہور
شخص ہین وہ کہتی ہین کہ میری اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا مین یہہ ہوئے
کہ اوس شخص کے باپ نی مرتی وقت مجکو وصیت کی تہی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام
ضمار ہے ہرگز نہ چہوڑنا اور جو کام مشکل پیش آوی تو اوس کام مین اوسیکی طرف رجوع
کرنا اسواسطی کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بی نظیر ہے اور اپنی باپ کی وصیت کی بموجب
ہمیشہ اوس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تہا مین اور ہر روز باوجود کار و بار ریاست کی
اوسکی زیارت کو ایکبار جاتا تہا مین ایکدن جنگل کیطرف شکار کی لیی گیا تہا جب دوپہر ہوئے
تو گرمی کے شدت سے ایکدرخت کی سایہ کی تلی بیٹہ گیا مین اور نوکر چاکر ہی جو میری ساتہ تہے
ادہر اودہر درختونکی تلی ٹہیر گئی یکایک دیکہا مینی کہ ایک شترمرغ سفید رنگ کا اوپر سے
نیچے آیا اور اوسپر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میریطرف خطاب کر کی
فرماتی ہین کہ ای عباس ابن مرداس کچہہ تجہکو خبر ہی کہ آسمان کی نگاہبانی کیلیی چوکیان
مقرر ہوئین اور لڑائی اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور زین اور لگام والی گہوڑی جہاد کو
تیار ہوئی ہین اور یہہ نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہی وہ دو شنبہ کی دن منگل کی راتکو
پیدا ہوا ہی اور اوسکی سواری کی ایک اونٹنی ہی اوسکا نام قصوا ہی عباس کہتی ہین کہ یہہ

بات سنتی مجہکو خوف اور رغبت زیادہ ہوئی سو وہانسی سوار ہوکر گہر کو آیا اور پہلی اوس بت کی پاس جسکا نام ضمار تہا گیا مین تہوڑی دیر اوسکی سامنی مودب ہوکر بیٹہا اوسکی اندر سی آواز نکلی یہہ بیتین پڑہتا تہا قُلْ لِلْقَبَائِلِ سُلَيْمٍ كُلِّهَا هَلَكَ الْأَنِيسُ وَعَاشَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ * أَوْدَى ضِمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ * إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي * عباس کہتی ہین کہ مینی اس بات کو لوگون سی ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکہا یہان تک کہ جب کافر جنگ احزاب سے کہ جسکو جنگ خندق بہی کہتے ہین پہری اوسوقت مین اونٹ خرید کرنیکی لیی عقیق کی طرف جو ذات عرق کی قریب بستی ہی گیا تہا یکایک سخت آواز آسمان سی آئی مینی نظر اوپر کی تو دیکہا مینی وہی پدہی سفید پوش سفید شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتی ہین جو نور دوشنبہ کی دن منگل کی رات کو دنیا مین آیا ہی سو اب ناقہ قصوی کی صاحب کی ہمراہ نجد مین آتا ہی اوسوقت سی دین اسلام کا اعتقاد میری دلمین بیٹہہ گیا اور سطیح ابن سعید اور ابو نعیم سعید بن عمر ہذلی سی روایت کی ہی کہ سعید کہتی ہین کہ ایک روز اوس شخص کے باپ نی ایک بکری ایک بت کی سامنی نذر کی طور پر ذبح کی تہی اوسوقت اوس بت کی اندر سی یہہ آواز آئی الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُحَرِّمُ الزِّنَا وَيُحَرِّمُ الذَّبْحَ لِلْأَصْنَامِ + وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ وَرُمِينَا بِالشُّهُبِ + + + سعید کہتی ہین کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کی لیی مکہ کو گیی سیتی اونکو اس خبر کا پتا نہ بتایا یہان تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سی ملاقات ہوئی اونسی پوچہا اونہون نی کہا ہان سچ ہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہم مین خدا کا رسول ہی تمکو بہی لازم ہی کہ اوسپر ایمان لاؤ حاصل کلام کا اس قسم کے قصی بیشمار ثابت ہین جو حد تواتر کو پہنچی ہین بلکہ بعضی جنات جو اوسوقت تک اسلام سی مشرف نہین ہوئی تہی بعضی آدمیونکی واسطی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنی عاجزی اور فرمان برداری کہلا بہیجتی تہی چنانچہ ابن سعد نی جعد بن قیس مرادی سی روایت کی ہی کہ جعد کہتی تہی کہ ہم چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادی سی چلی رستی مین ایک جنگل ملا مین کی متعلقات سی اوس جنگل مین ایک آواز ہمنی سنی کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہی شعر الَا يَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُعَرِّسُ بَلِّغُوا إِذَا مَا وَقَفْتُمْ بِالْحَطِيمِ وَزَمْزَمَا مُحَمَّدٌ الْمَبْعُوثُ مِنَّا تَحِيَّةً تُشَيِّعُهُ مِنْ حَيْثُ سَارَ وَيَمَّمَا وَقُولُوا لَهُ إِنَّا لِدِينِكَ شِيعَةٌ بِذَلِكَ أَوْصَانَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَا + اور ابن عساکر اور خرائطی مرداس بن قیس دوسی سی روایت کی ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کاہنونکا اور کہانت کا کچہہ ذکر تہا لوگ نقل کرتی تہی کہ یہہ کارخانہ نبوت کی ظہور اور وحی کی نزول ہوتی سے موقوف ہوگیا مرداس مذکور نی کہا کہ یا رسول اللہ مجہکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل سننی کے ہے آپ نی فرمایا کہ بیان کرو مرداس نی کہا کہ ہماری پاس ایک لونڈی تہی اوسکا نام خلصہ تہا بہت نیک بخت اور صالحہ تہی کبہی برائی کا وہم بہی اوسکی طرف نہوا تہا ایک روز میری نزدیک آئی اور کہنی لگی کہ تم مجہکو کیا جانتی ہو ہمنی کہا کہ تجہکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتی ہین کبہی برائی کا

وہم بہی تیرے طرف ہمکو نہین ہوا پہر اوسنی کہا اندنون مجہپر ایک عجیب احوال گذرا ہی کہ مین ایک روز اپنی
اپنے گہر مین بیہٹی ہتی ایک چیز سیاہ میری اوپر آکی چڑہ بیہٹی اور جسطرح مرد عورت سی صحبت کرتا ہے
اوسیطرح اوسنی میری ساتہہ کیا اور پہر کچہہ معلوم ندیا سو مجہکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہو مجہکو حمل رہگیا
ہوا ور تم لوگ مجہپر زنا کی تہمت کرو ہمنی اوسکو کہا کہ تیرے طرف ایسی چیز کا وہم بہی نہین آیگا تو خاطر
جمع رکہہ بعد کیتنی دنونکی معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہی پہر موافق معمول کی لڑکا جنی لیکن اوس لڑکی کی
دو نو کان کتی کی سی ہتی اور اوسکا رنگ بہی آدمی کا سا نہتا سو وہ لڑکا ہماری لڑکونکی ساتہہ کہیلا
کرتا ہتا لیکا یک ایکروز ننگا ہو کر چلانی لگا ✕ ✕ اور کہنی لگا کہ افسوس اور خرابی ہی کہ دشمن
کی سوار تمہاری لوٹنی کو اس پہاڑ کی اوسطرف آن پہنچی اور تم غافل بیہٹی ہوی ہو ہم سب اوسکی
کہنے کے بموجب مسلح ہو کر اوس پہاڑ پر گئی دیکہا تو واقعی دشمن کی سوار ہین آخر اونسی لڑائی کر کی اونکو
ہٹایا اوسوقت سی اوس لڑکی کی کہنی کا اعتبار ہوگیا جو وہ کہتا تہا وہی ہوتا تہا کبہی اوسکی بات جہوٹہہ
نہولی ہتی پہر جب سی آپ نبی ہوی اور وحی آنی شروع ہوی تب سی اوسکی بات جہوٹی ہونی لگی اکثر
باتین جہوٹی کہا کرتا تہا ہمنی اوسی پوچہا کہ تجہکو اب کیا ہوا جو جہوٹہہ بولنی لگا تو اوسنی کہا کہ مجہکو
کچہہ حال نہین معلوم جو شخص مجہکو پہلی سچی خبر پہنچاتا تہا اب جہوٹی خبرین پہنچاتا ہی مین ابہی گہر
سے اوسمین کچہہ ملا تا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہی کہ تم مجہکو تین دن ایک اندہیری کوٹہری مین
بند کر دو تا کہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجہکو خبرین دیتا ہی وہ میری رگ اور پوست مین گہس
جائیگا پہر تم اوسی پوچہنا تو کچہہ معلوم ہوگا سو ہمنی ویسا ہی کیا پہر تین دنکی بعد حجرہ کو کہولا تو دیکہا
ہمنی کہ اوس لڑکی کا بدن ایسا ہوگیا ہی جیسی آگ کا انگارا ہمنی دریافت کیا کہ یہہ رنگت آگ کے
اوسی جن کی ہی جو اسکی اندر آیا ہی آخر ہمنی اوسی کہا کہ اے عزیز ابتک تمہاری خبرین سب سچی
ہوتی ہتین چند دنوں سی کیون جہوٹی ہولی لگین اوسنی کہا یَا مَعْشَرَ دَوْسٍ حُرِسَتِ السَّمَاءُ
وَخَرَجَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ ✢ مین نی پوچہا کہ کہان اوسنی کہا کہ مکہ مین اور اوسکی بعد یہہ بہی کہا اب مین
مرتا ہون مجہکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میری دفن کی بعد آگ کیطرح شعلہ نکلین گی جب تم
یہہ حال دیکہنا تو تین پتہر مجہپر مارنا یعنی اوسی آگ پر اور ہر پتہر پر یہہ کلمہ پڑہنا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ یعنی اے
اللہ تیری نام کی برکت سی مارتا ہون اوسوقت وہ شعلی بجہہ جاوینگی پہر جسطرح اوسنی کہا تہا ویسا ہی
ہمنے کیا اوسکی مرنیسی کتنی دنون بعد آپکی بعثت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے
یہہ ہے عرب کے جزیرہ کی جنونکا حال جنکی گواہی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت
اور آسمانکی نگہبانی اور انگار و نکا گرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کی طور پر منقول ہی جسمین
کسیطرح کا شبہہ نہین ہی لیکن جو اونمین سی اسلام سے مشرف ہو کر صحابیت کی درجی کو پہنچی ہین
وہ بہی بہت ہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین جو مکہ معظمہ کی متصل درہ حجون مین
ہوئی ہتی اور دوسری لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نکاح کی بعد لیقینہ

غرقدکی میدان مین ہوئی تہی اور دونون مرتبی یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی سو اون دونون مرتبی مین
جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہی کہ گنتی سی باہر ہی اور حضرت زبیر رضہ بہی ایکمرتبہ لیلۃ الجن مین جو دوسرے
مرتبہ مدینہ منورہ مین ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی اور جنونکو دیکہا ہی تہا اور اونکی باتین
بہی سنی تہین وہ بہی اسیطرحکی کثرت اونکی بیان کرتی ہین چنانچہ ابو نعیم نی دلائل النبوۃ مین اور اور حدیث
کی کتابوںمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہی اور صحاح ستہ مین بہی آیا ہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَۃِ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ هٰذِہِ الْاَكْوَارِ
شَیْئًا فَلْیَتَعَوَّذْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَہٗ بَعْدُ فَلْیَقْتُلْہُ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ اور ابو نعیم نی عبد اللہ بن عمر رضہ سی روایت کی ہی کہ ایک
مرتبہ بہت سی جن کسی جزیرہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زیارت کی مشرف ہونیکو آئی تہی اور کئی دن
یہان مقام بہی کیا تہا اور پہر اپنے وطن کو پہر گئی اور امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور محمد نوین نے
بلال بن حارث سی روایت کی ہی کہ بلال کہتی ہین مین ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ سفر مین تہا
موضع عرج مین مقام ہوا مین نی اپنی خیمہ سی نکلکر چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین
حاضر ہون دیکہا مینی کہ آپ سب لشکر سی باہر دور اکیلی بیٹہی ہین تب مین نی چاہا کہ آپکی پاس جاؤن جب
آپکی قریب پہنچا تو آواز غل و شور کی میری کان مین پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جہگڑ رہی ہین اور
سخت گوئی بہی کرتی ہین مین ٹہیر گیا اور سمجہا مین کہ آپکی پاس غیب کی لوگونکا ہجوم ہی اسوقت جانا
مناسب نہین ہی پہر تہوڑی دیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور مجکو دیکہکر مسکرائے
مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ شور و غل کیا تہا آپنی فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جہگڑا تہا
بسنے کے مقدمہ مین میری پاس فیصلے کی لیی آئی تہی سو مینی ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلس کے ملک مین
اور کافر غور کے ملک مین رہین آپسمین ملی ہوی نرہین چنانچہ کثیر بن عبد اللہ جو اس حدیث کی راوی ہین
وہ کہتی ہین کہ ہمنی تجربہ کیا ہی کہ جسکو جلس کی ملک مین کچہہ جن کا آسیب ہوتا ہی وہ جلدی
اچہا ہوجاتا ہی اور ہلاک نہین ہوتا اور غور کے ملک مین جسکو جن کا آسیب ہوتا ہی وہ اکثر اچہا
نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہی اور خطیب نے جابر بن عبد اللہ سی روایت کی ہی کہ جابر کہتی تہی کہ ہم
ایکمرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین تہی آنحضرت ایک کہجور کی درخت کی نیچی بیٹہی
تہی یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آپکی طرف چلا لوگون نی چاہا کہ اوسکو مارین آپنی فرمایا کہ اسکو
مت چہیڑو آخر کو وہ سانپ آپکی نزدیک پہنچا اور اپنے موہنہ کو آپکے کان کی پاس لیگیا جیسی کوئی
کچہہ بات کان مین کہتا ہی پہر آپنی اپنی موہنہ مبارک کو اوسکی کان کی پاس لیجاکر کچہہ فرمایا پہر وہ سانپ
غائب ہوگیا گویا اوسکو زمین نگل گئی ہمنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنی کان
تلک آنی دیا ہمکو بڑا خوف ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو آپکو کچہہ ایذا دیوی آپنی فرمایا یہہ
جانور نہتا بلکہ یہہ جنونکا بہیجا ہوا تہا فلانی سورۃ کی آیتین وہ بہول گئی تہی سو اوسکی پوچہنی کی لیی
اوسکو بہیجا تہا جیسا وسی تم لوگونکو دیکہا سانپ کی شکل بن کر آیا اور پوچہہ کر چلا گیا پس جابر رضہ کہتی ہین

کہ بعد اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی اور آگی کو چلی رستی مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نی
عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہی جوان خوبصورت ایک جن اوسپر عاشق ہوگیا ہی سو اوسکی اکثر
گھسکر اوسکو بیہوش کر دیتا ہی نہ کچہہ کہاتی ہی اور نہ کچہہ بولتی ہی بلکہ ہلاکت کی قریب ہی آپنی اوس
عورت کو اپنی سامنی بلایا اور فرمایا کہ اے جن تو مجھکو جانتا ہی کہ مین کون شخص ہون مین محمد ہون
حقتعالی کا رسول سو اس عورتکو چھوڑ دی یہہ بات فرماتی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی مونہہ کو
نقاب سی چھپا لیا اور لوگونسی حیا کرنے لگی اور بالکل اچھی ہوگئی جابر رضہ کہتی ہین کہ مین نی اوس عورتکو
دیکھا تہا ایسی خوب صورت تہی جیسی چودھوین راتکی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابونعیم نے
حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ حضرت عمر کہتی تہی کہ ایک روز ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹھی تہی کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین
عصا لیے ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سامنی آنکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اوسکے سلام
جواب دیا اور فرمایا کہ اسکے آواز جن کیسی ہی پھر آپنے اوسی پوچھا کہ تو کون ہی اوسنی عرض کیا کہ اوس
شخص کا نام ہامہ ہی ہیم کا بیٹا اور ہیم لاقیس کا بیٹا ہی اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہی آپ نی فرمایا کہ
ابلیس کے اور تیری درمیان مین دو پشتین ہین بھلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
جتنی دنیا کی عمر ہے اوتنے ہے میرے عمر ہے کچھہ تھوڑے سے کم ہے اسلیے کہ جن دنونمین قابیل نے
ہابیل کو مارا تہا اوسوقت مین بچہ تہا کئی برس کا لیکن بات سمجھتا تہا اور پہاڑونپر دوڑتا پھرتا تہا اور لوگونکا
غلہ اور کہانا چرالاتا تہا اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سی بدسلوکی کرنیکو وسوسی ڈالا کرتا تہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسسی فرمایا کہ تیری بڑہاپی کی تو عمل ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کی کام
ویسی تو بہت برا شخص ہے اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو کچہہ ملامت نکیجئی اسلیے کہ اب مین
توبہ کرنیکو آیا ہون اور مین نی حضرت نوح علیہ السلام سی ملاقات کی ہی اور اونکی مسجد مین اونکی
صحبت مین رہا ہون مین اور پہلی اونکی ہاتہہ پر توبہ کی تہی اور ایکسال اونکی مسجد مین رہا ہون
اور حضرت ہود اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتون مین رہا ہون اور حضرت
موسی علیہ السلام سی ملاقات کی ہی مین نی اور اونسی توریت سیکھی تہی اور اونکا سلام حضرت
عیسے علیہ السلام کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے بہی ملاقات کی تہی اونہون نی فرمایا
کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرو تو میرا سلام اونکو پہنچانا سو اب اوس امانت کی بار کو ادا
کرنے کے لیے اپکے خدمت مین حاضر ہوا ہون اور یہہ بہی میری آرزو ہی کہ آپ اپنی زبان فیض
ترجمان سی مجھکو کچہہ کلام اللہ تعلیم فرمائی چنانچہ آپنی کئی سورتین جیسی سورۂ واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اوسکو تعلیم فرمائین اور یہہ
اوسی ارشاد فرمایا کہ ای ہامہ جسوقت تجھکو کسی چیز کی احتیاج ہووی تو میری پاس آنا اور ہمسے ملاقات
نچھوڑنا حضرت عمر رضہ کہتے تہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اوسکی موت

ابلیس کے پوتے کی حکایت

کی خبر ہمکو نہ ہی اب ہمکو معلوم نہین ہی کہ وہ زندہ ہی یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ جو
جنات سی ہتی اونمین سی ایک کا نام عمر بن جابر ہی جنکی صفوان بن معطل نی تجہیز وتکفین کی ہتی
اور اونہین سی ایک کا نام عمرو ہی جو کافر جنونکی لڑائی مین شہید ہوئی ہین اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ
کی یارون نی اونکو دفن کیا تہا اور اونہین مین سی ایک کا نام سرق ہی جنکو عمر بن عبدالعزیز رح نی مر کے
جنگل مین دفن کیا تہا یہہ سرق اوس جماعت کی ہتی جنہون نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی ہتی
اور اونہین مین سی ایک کا نام خرقا تہا یہہ جنیہ ہتی یعنی عورت ہتی اوسکو عمر بن عبدالعزیز نی مکہ معظمہ مین
دفن کیا تہا اور ان سبکا قصہ بیہقی نی اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین صحیح اسنادونسی بیان کیا ہی
فقط یہان تک احوال اون جنونکا بیان ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار ہوی ہتی اور
قرآن کی حکمونکو مان لیا تہا اور نہایت پیروی اور تابعداری کی سبب سے اپنے خدمت سی جس سی
موقوف ہوئی ہتی بالکل دست بردار ہوی اور بنی آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور مستعد
ہوی وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور بعضی ہم مین سی کج رو اور بے انصاف ہین جو اس خدمت سی اپنی معزولے
اور موقوفی پر راضی نہین ہین اور اس رسول اور اس قرآن کی فرمانبرداری جیسی چاہیے ویسی نکی
سو اس قسم کی چار فرقے ہین پہلا فرقہ کافر جنونکا جو ظاہر مین مخالفت اور دشمنی کرتی ہین اور اپنے
کفر کو چہپاتی نہین ہین اور بنی آدم کو جہان تک ہو سکتا ہے بہکانی مین قصور نہین کرتی ہین
اور کہتی ہین کہ ہم ہرگز اپنے خدمت سی موقوف نہین ہوی ہین غیب کی خبرین ہمسی پوچہا
کرو اور اپنے اٹکے کامونمین ہمسی مدد مانگا کرو ہم تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کرینگے
چنانچہ کافر ونکی جہوٹی معبود جنکو دیوتا کہتے ہین جیسے ہنودونکی اور حبشیونکی اور زنگیونکی اور اور بت پرستون
کی کہ باوجود اسکے انہیر نچانیکی اور آگ کی انگار ونسی مار بچانیکی اور اپنی خدمت کی معزول ہونیکی بنی آدم کے
بہکانی اور خراب کرنیسی دست بردار نہین ہوتی ہین بلکہ کافرونکی مدد حتی المقدور کیے جاتی ہین
تاکہ وہ ایسی نہ پہرین بلکہ بزور اونسی شرک کرواتی ہین اور اسلام مین داخل ہونیسی منع کرتی ہین
دوسرا فرقہ منافق جنونکا جو ظاہر مین اپنی تئین ایمان دارونمین داخل کرتی ہین اور پوشیدہ مکرو
فریب سی آدمیونکی خرابی کی پیچہی پڑے ہین اور اپنے تئین کسی بزرگ کی نام سی مشہور کرکر
آدمیونکی نزدیک پیر بن بیٹہی ہین جیسی شیخ سدو اور زین خان اور سرور اور بالی اور سوا اسکی انکی
اور پردیین اپنی ولایت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کا دعوی بلکہ الوہیت اور خدائی کی دعوی
کرتے ہین اور شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ چہوڑتی نہین ہین جو اپنے معتقدونسی اپنی واسطے
نکرواوین تیسرا فرقہ فاسق جنونکا جو ڈاکو اور راہ زن ہین کہ آدمیونکو طرح طرحکی ایذا پہنچاتے
ہین اور ایسی جن نذر اور نیاز اور مٹہائیان اور پانی اور شربت اور سوائی اسکے سب کچہہ اپنے لیے
لیتی ہین چوتہا فرقہ جنونکا ایک اور ہے جو چورونکی طرح بعضی آدمیونکی روحونکو جو بدخلقی اور تکبر اور
غرور اور حسد مین اور ہر وقت نجاست سی آلودہ رہتے ہین خبیث جنونسی مناسبت بہم پہنچائی ہتی

کھینچ کر لیجاتی ہین اور اپنے رنگ مین اونکو بہی رنگتی ہین اور اپنے چال اونکو سکہاتی ہین جیسی آدمی کے بدبختی مسا مونکی راہ سی در آنا اور اوسکی مزاج کو خراب کر دینا اور شکل کا بدلنا اونکو تعلیم کرتی ہین تاکہ اس وسیلہ سی ایذا اور رنج آدمیونکو پہنچاوین اور بنی آدم کی فرقہ کو خراب کریت سو یہہ چار فرقی قاسطون یعنی بی انصافونسے ہین کہ دین اور قرآن شریف کی پیروی نکی اگرچہ ظاہر مین بعضون نی اپنی زبان پر کلمہ توحید کا جاری کیا فَمَنْ أَسْلَمَ پہر جو کوئی حکم الٰہی کا فرمان بردار ہوا اور کجروی اور ناانصافی کو چہوڑا فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس وہ ہوا جنہی سوچی تدبیر سیدہی راہ چلنی کی اسلئی کہ اپنی خاوندکی فرمانبرداریکی سبب سی خاوند کے نزدیک اعتبار رتبہ پیدا کیا اور کجروی اور ناانصافی اور بنی آدم کو فریب دینی کی صورتمین بعضی مخلوقات کے نزدیک البتہ کچہہ مرتبہ وجاہ کسی دنیا چندروزہ کا حاصل ہوتا ہی لیکن اپنی خاوند کی نزدیک ذلت اور بی قدری ہوتی ہے اور ہمیشگی کی نعمت سی بی نصیبی اور محرومی ۵ عزیزی ۵ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور ایسی گنہگار پس ہونگی دوزخ کی لیی ایندہن ۵ فتح اور جو بی انصاف ہین وہ ہوی دوزخ کا ایندہن ۵ مواہب ۵ تفسیر ۵ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جن کافر بہی عذاب دیی جاوین گی آگ سی اور اونکی کیفیت ثواب مین توقف ہی کہ معلوم نہین ثواب کیسا ملیگا ۵ حل ۵ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ اور لیکن کجرو ناانصاف جنہون نی حکم الٰہی کی فرمانبرداری سی سرکشی کی اور باوجود معزولی کی اپنی خدمت سی آدمیونکو فریب دیا کہ ہم معزول نہین ہین بلکہ اپنے تئین آدمیونکی نزدیک کارخانۂ الٰہی کا شریک ٹہیرایا فَكَانُوا الخ پس ہوی وہ دوزخ کی کندی اور آگ کی بہڑکانی والی کہ اپنے تئین بہی آگ مین جلایا اور آگ کی مناسبت کے سبب سی اوس آگ کو بہڑکا کر اونکو بہی خوب جلا کر بہسم کیا اور بعضی ملحد لی دین یہانپر ایک اعتراض کرتی ہین اور شبہی دلونمین ڈالتی ہین کہ جنات کی پیدایش تو آگ سی ہی پہر جنونکو آگ مین پڑنیسی کیا تکلیف ہوگی اسلیی کہ کسی چیز کو اپنی جنس سے کچہہ تکلیف وایذا نہین ہوتی ہی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جنات کا اصل مادہ اگرچہ آگ ہی لیکن اوسکی صورت ترکیبی اور اوسکا مزاج اور چیز ہی سو جب صرف آگ اوسکی صورت ترکیبی اور اوسکے مزاج کی منافی ہوی تو اور زیادہ اوسکی تکلیف اور عذاب کا سبب پڑیگی چنانچہ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ملحد نی یہی اعتراض کیا وہان ایک شخص ظریف دانا حاضر تہی اونہون نی ایک بڑا پتہر اوٹہا کر اوسکی رانپر مارا وہ ملحد چلانی لگا اور شور وغل مچانی لگا اوس شخص نے کہا کہ اس پتہر سے تجکو رنج وتکلیف ہونیکی کیا وجہ آخر تیری بہی اصل زمین سی اور یہہ پتہر بہی زمین سے ہی آخر کو ملحد لاجواب ہوا غرضکہ مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت متحد ہونیسی رنج اور تکلیف کی اور زیادتی ہوتی بخلاف اسکے جہان مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت مختلف ہو چنانچہ یہہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ صفراوی مزاج والیکو آگ اور دہوپ سی جسقدر رنج وتکلیف کی زیادتی ہوتی ہی کہ بلغمی مزاج والیکو عشر عشیر اوسکی نہین ہوتی اور اسیطرح بلغمی مزاج والیکو دریاکی نزدیکی اور سرد ہواکی سبب سے جسقدر اور کسالت ہوتی ہی جو صفراوی مزاج والیکو نہین ہوتی اور جو شروع سورۃ سی یہان تک حق ادا

ف قوارتنا نکاہ نوز فی علم اللہ ۱۲

جواب علمی و نقلی اعتراض کا

نی تیران کلمی جنون کی نقل فرمائی اب پہر اَنَّهُ اسْتَمَعَ پر عطف کرکی تین مطلب اور تلقین فرماتی ہین تاکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان تینون مطلبونکو بہی آدمیون اور جنات کو پہنچا دیوین اسلیی کہ یہہ تینون مطلب عمدہ ہین اور جنون کی پیدائش اور اونکی عادت سی متعلق ہین اور بہت سی آدمی بہی انہی عادتونکے سبب سے باطل عقیدونمین یا کہ شرک مین پہنس جاتی ہین سو اب ارشاد ہوتا ہی کہ کہہ تو ای پیغمبر کہ وحی کی گئی ہی میری طرف یہہ سب جنون کی باتین جو اوپر بیان ہو چکی ہین وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا الخ

عزیزی وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ اور یہی کہہ ای محمد کہ وحی بہیجی گئی ہی طرف میری کہ بنی آدم اگر سیدہے رہتے راہ راست پر البتہ پلاتی ہم اونکو پانی بہت تاکہ امتحان کرین ہم اونکو ساتہہ اوسکی یعنی ارزانی ہوتی اور قحط نہ آتا واللہ اعلم اور جو کوئی موہنہ موڑی گا کرنے پروردگار اپنے سے ورلاوی اوسکو عذاب سخت مین

فتح اور یہہ کہ حکم آیا اگر لوگ رہتی سیدہی راہ پر تو ہم پلاتی اونکو پانی بہر کر کہ اونکو جانچین اوسمین اور جو کوئی موہنہ موڑی اپنے رب کی یاد سے وہ بٹہاوی اوسکو چڑہتے عذاب مین

موضح تفسیر وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا الخ اور یہہ کہ اگر جنات اس طریقہ پر استقامت کرینگے اور مضبوط رہینگے جسطرح اب اس طریقہ کو اختیار کیا ہی اور تلون اور تبدل سی جو جنون کا خاصہ ہی باز آوینگی لَاَسْقَیْنٰهُمْ الخ تو البتہ پلاوینگی ہم پانی برسات کا جی بہر کر یعنی برساوینگے اور قحط کو انسی دور کرینگے مفسرون نی لکہا ہی کہ یہہ سورت اوسوقت مین نازل ہوئی تہی جسوقت کفر کی شامت سی مکہ والی سات برس کی قحط مین گرفتار ہوئی تہی بلکہ قحط کا شروع تہا اور آدمی اور جن اور جانور سب قحط سالی اور خشکی مین گرفتار تہی اور قحط کی زمانیکی قطع نظر برسات کا پانی ہر طرح سی سب طرحکی برکتون اور تمام دنیوی منفعتون کو شامل ہی سو ذکر اس نعمت کا گویا تمام دنیا کی نعمتونکی طرف اشارہ ہی چنانچہ اور آیت مین حق تعالی فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور باوجود اسکے خاص جنونکو اس نعمت کی بیچ مین ایک غرض اور بہت بار ایک شیوہ ہی وہ یہہ ہی لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ تاکہ عقل و سودائی جنون کے آزماوین ہم اسی پانی پلانے اور دیکہین ہم کہ جن اپنے وا ن کے اپنے اگ مین جلنے کے عذاب کو اپنے پانی پہنچنی سی رحمت پانی پر قیاس کرتی ہین یا نہین اور یہہ بہی سمجہہ لیوین کہ پانی کی طبیعت آگ کی بجہانیکو چاہتی ہی اور ہمکو باوجود آتشی ہونیکی پانی زندگی اور رحمت کا سبب پڑتا ہے تو کچہہ عجیب نہین ہی کہ آگ ہماری رنج اور مشقت کا سبب پڑے ولیکن یہہ سب دنیا کی نعمت بدون وبال آخرت کی ان لوگونکی لیی ہی جو طریقہ پسندیدہ پر مستقیم ہین وَمَنْ یُّعْرِضْ الخ اور جو شخص موہنہ موڑیگا اپنے پروردگار کے یاد سے اور جس طریقہ کو اختیار کیا ہی اوسپر ثابت نرہیگا اور تلون و تبدل کو اپنے مین راہ دیگا یَسْلُكْهُ الخ البتہ داخل کریگا اوسکو اوسکا پروردگار ایسے عذاب مین جو اوسکی طاقت سے باہر ہے خواہ وہ عذاب آگ سی ہو جو اوسکی ہم جنس ہی اور ہم جنس جب اپنی حد سی زیادہ ہوتا ہے تو انتہا درجہ کی تکلیف کا سبب پڑتا ہی اور خواہ اور چیز سی ہو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سی روایت آئی ہے

کہ معلوم ہی ایک دوزخ کی پہاڑ کا بہتر صاف چکنا ہی کافر کو اوسپر زبردستی چڑہاوینگی گی سی اوسکو فرشتی زنجیر وں سی کہینچینگی
اور پیچہی سی ہی آگ کی گرز لیکی مارینگی یہان تک کہ چالیس برس مین اوس پہاڑ کی اوپر پہنچیگا پہر وہان سی اوسکو فرشتی نیچی
دہکیل دینگی پہر اسیطور سی ہا ہا کرا اوسکو اوپر چڑہاوینگی اور پہر دہکیلین گی تا کہ ہمیشہ اوسی عذاب مین گرفتار رہی اس آیت مین
استقامت کی تعریف حقیقت کی نے فرمائی ہی چنانچہ سید الطائفہ یعنی سردار صوفیونکی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے
اسکی بموجب فرمائی ہین کہ کُنْ طَالِبَ الاِسْتِقَامَۃِ وَلَا تَکُنْ صَاحِبَ الْکَرَامَۃِ فَاِنَّ الرَّبَّ یَطْلُبُ مِنْکَ
الاِسْتِقَامَۃَ وَالنَّفْسُ تَطْلُبُ مِنْکَ الْکَرَامَۃَ اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ روح
اور دل کا منور ہونا طاعت کی روشنیوسی استقامت کی سبب سے ہوتا ہی اور عبادت کی رنگ کو نفس کے
جوہر مین استقامت ہی پیوست کردیتی ہی اور عبادتون اور طاعتونسی نفس کو اوسی رنگ مین رنگین
کرنا مطلوب ہی نہ فقط رنج ومشقت کہینچنا ۵ **عزیزی** وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا
اور یہہ کہ مسجدین خاص اللہ کی لیے ہین پس عبادت نکرو ساتہہ خدا کی کسیکے ۵ **فتح** اور یہہ کہ سجدیگاہین
بالتحقیق اللہ کا ہی سومت پکارو اللہ کی ساتہہ کسیکو ۵ **موضح تفسیر** یعنے جملہ وحی کی گئی ہے
یعنے وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ مسجدین اللہ ہی کی لیے ہین اور بعضون نے کہا کہ مساجد سے مراد
سجود کی مراد ہین کہ وہ پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونون گہٹنی اور دونون قدم ہین **ملہ** وَاَنَّ
الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ اور یہہ مسجدین بنائی جاتی ہین اللہ تعالی کی عبادت کی لیے فَلَا تَدْعُوْا الخ سومت پکارو
اون مسجدونمین حق تعالی کی ساتہہ کسیکو ایسی کہ اگر حق تعالی کی ساتہہ اون مسجدونمین دوسریکو
پکاروگی توگویا مسجدونکو تمہنی اللہ تعالی مین اور اوس شخص مین مشترک کردیا اور حال یہہ ہی کہ مسجدونکو
خاص اللہ تعالی کی واسطی بنایا ہی اور جنونکا ایک دستور بندہا ہوا ہی کہ جس مکانکو اونکی واسطے خاص
کردیتی ہین تو پہر وہ نہین چاہتی کہ اوس مکانمین دوسریکو دخل ہو سو جسطرح بعد خصوصیت کی
جنونکو پسند نہین ہی بلکہ اونکی ناخوشی کا سبب ہے اسیطرح حق تعالی کی عبادۃ کی مکانونمین دوسریکا
نام لینا اور اوسکو پکارنا حق تعالی کی بہی ناخوشی کا سبب ہی سمجہہ رکہنا چاہیی کہ حقیقت مین مسجد
اوس چیز کا نام ہی جسکو سجدہ مین دخل ہے اور اوسکی تین قسمین ہین اول سجدہ کا مکان جو حقتعالی نی ہر
امت محمدیہ کیواسطی تمام زمین کو کردیا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا دوسری قسم
قبلہ کی کہ اوس طرف سجدہ کرتی ہین تیسری قسم آدمی کی اعضا ہین جنسی سجدہ کرتا ہی سو وہ سات عضو ہین
ایک تو چہرہ پیشانی سی ناک تک اور دونو ہاتہہ کی ہتیلیان اور دونو گہٹنی اور دونو پانون اور یہہ تینون
قسمین کافر اور مشرکونکی نزدیک بہی حقتعالی ہی کی مخلوق اور مملوک ہین پس غیر اللہ کو سجدہ کرنا
گویا اوس غیر کو حقتعالی کی خاص ملک مین شریک کرنا ہی اور یہہ بات جنون کی نزدیک بہی نہایت
غصہ کی ہے اور اسے سبب سے آدمیونسی جہگڑا کرتے ہین اور اونکو ایذا پہنچاتے ہین اور آدمیون کے
نزدیک بہی یہہ بات معیوب اور بری ہی سو اوس مالک قہار کی جنابمین اس قسم کی بات ہرگز نکرنا چاہیے
خصوصًا اون مکانون مین جنکو اپنے ملک مجازی سی نکالکر اوس مالک الملک کی عبادت کیواسطی خاص

مقرر کردی ہین اون مکانونمین زیادہ تر خصوصیت ہوگئی سو اونمین بطریق اولی سوائی ذکر خدا کی
اور کوئی چیز نکرنی چاہیی ایسلیی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسجد مین بیع و شرا اور اور جتنی معاملات
دنیوی ہین اسیکو نکرنی چاہیین بلکہ مسجد مین چلانا اور دنیا کی گفتگو کرنی نہ چاہیی اور مسجد کو گہر بنانا
نچاہیی کہ کہانا پینا سونا سب وہین کرنا مگر معتکف کی واسطی درست ہی اور ناسمجہہ بچونکو اور دیوانونکو
مسجد مین نہ آنی دینا چاہیی ایسلیی کہ کہین نادانی اور بی عقلی سی مسجد کو نجاست سی آلودہ نکرین اور
اوسکی حرمت اور ادب کی رعایت نکرین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ تمام جہانمین بہتر مکان کونسا ہی اور بدتر مکان کونسا حضرت جبرئیل عم کو
بہی معلوم نہتا اوسیوقت آسمانپر گئی اور پہر آئی اور جواب لائی کہ ساری عالم مین بہتر اور محبوب مکان
مسجدین ہین اور بدترین مکانات عالم کی بازار ہین اور اوسکی وجہہ یہہ ہی کہ عالم مین سب چیز وںسی بہتر
ذکر الٰہی اور اوسکی بندگی ہی اور مسجد مین داخل ہوتی ہی ذکر اور بندگی یاد آتی ہی اور ساری جہانسی
بُری چیز غافل ہونا ہی یاد الٰہی سی اور اوسکی بندگی سی اور جتنی بازار ہین سب سی غفلت کی مکان
ہین یعنی یاد الٰہی وہان بہت کم ہوتی ہی لیکن اس حدیث مین اون بہترین اور بدترین مکانون سی حال ہے
جنمین جانا مباح ہی اس سببسے اوسکی جوابمین یہہ بات فرمائی والا بدترین وہ مکان ہین جو کفر
وشرک اور گناہ کی لیی بنی ہین جیسی بت خانی اور شراب خانی اور قمار خانی اور زنا خانی لیکن
جو بموجب حکم شرع کی ایسی مکانونکو کہو دڈالنا اور مٹا دینا واجب ہی تو گویا وہ مکان ہی نہین
ہین اور اونکا وجود اعتبار سی ساقط ہی بخلاف بازارونکی کہ یہہ شرع کی حکم کی بموجب آباد ہوتی ہین
اور یہہ بہی جان لینا چاہیی کہ ذکر و بندگی جسکی لیی ہو + + اوسکی حضوری کو چاہتی ہی سو واسطی
کہ اوسیکا ذکر کرتا ہی اور اوسیکو معبود ٹہیراتا ہی سو جو مکانات حق تعالیٰ کی واسطی خاص کردیی گیی ہین
اونمین کسی غیر کا ذکر یا عبادت کرنی یا اپنی مطلب و حاجت کیواسطے دوسریکو پکارنا اوسکی مثال ایسی ہے
کہ جیسی ایک مکان کو کسی بادشاہ والاجاہ کی واسطی آراستہ کری اور اوسکو بلانا پہر اوسکی ساتہہ اوسی مکانمین
ایک اوسکی کسی رعیت کی بہی ضیافت کرنی یہہ انتہا درجہ کی بی ادبی اور نادانی ہی اور اوس بادشاہ کے
غصہ کا سببہے ۵ **عزیزی** ۵ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ
عَلَيْهِ لِبَدًا ۞ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ خدا کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ عبادت خدا کی کری
نزدیک ہے کہ کافر اوس بندی پر توبہتو ہو کر جہٹ جاوین یعنی مددگار ایکدوسریکی ہون ایذا مین ۵
فتح ۵ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا لوگ ہونی لگی ہین اوسپر ٹہٹہہ ۵ **موضح**
تفسیر يَدْعُوْهُ یعنے عبادۃ کرتا ہے اوسکے اور پڑہتا ہے قرآن اور نہ کہا نبی اللہ یا رسول اللہ
اسلیے کہ عبداللہ سب ناموںمین پیارا نام تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ۵ **مدا** ۵ كَادُوْا الخ
یعنے قریب ہی جن کہ ہون اوس بندی پر جہپٹنی والی بسبب نہایت شوق سننی قرآن کی اور جاننا
چاہیے کہ جملہ اَنْ لَوِ اسْتَقَامُوْا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ تینون جملونکا عطف اوپر قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ کے

یعنی وحی کی گئی مجہپر یہہ کہ سنا ایک جماعت نے جنونمین سے الخ اور یہہ کہ اگر مستقیم ہوں الخ اور یہہ کہ سجدیں
خاص خدا کی لیے ہین اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ اللہ کا الخ اور مراد مسجد وںسی مسجدین اور تمام روی زمین
ہے کہ خاص کی گیی اس امت کی لیے ہی اور اور ونکو نماز سوای مسجد کی جائز نہتی رسول علیہ السلام
نے فرمایا جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا اور لکہا ہی علماء نی کہ یہود و نصاری اپنے بیع اور
کنائس یعنی اپنے عبادت خانوں مین عزیز اور مسیح علیہما السلام کو الوہیت مین خدا کی ساتہہ
شریک کرتے تہے اور مشرک بتونکو شریک کرتے تہے حق تعالی نی منع ونکو یہہ آیۃ اوتار کر عبادت
خالص کرنیکا حکم فرمایا اور بقول بعض کی مراد مساجد سی سات اعضاء سجود کی ہین کہ دو ہاتہہ اور
دو گہٹنے اور دو قدم اور پیشانی ہین فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق خدا کی ہین اور اوسکی نعمتین ہیں
پس لئے اوسکے غیر کو عبادت نکرین اور مراد عبد اللہ سی رسول علیہ السلام جس وقت حضرت بطن نخلہ
مین اپنی نماز مین قرآن پڑہتے تہے اور جنون نی اوسکو سنا اور اژدہام آنحضرت پر کیا اور
ایک قول یہہ ہے کہ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ مقولہ جنات کا ہی کہ اپنے قوم کو جا کر خبر اطاعت اور اقتدار
اصحاب کی نماز مین ساتہہ آنحضرت کی پہنچائی ہے بجر ہو اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ اور یہہ کہ جس وقت کہڑا ہوتا ہے
اللہ کا بندہ اور جو وہ بندہ ہی تو اس سبب سے اپنے مطلب کے عرض کرنی کی لیے اپنی خاوند کو
اوسکو پکارنا ہی ضرور ہوا اسیواسطی وہ بندہ کہڑا ہوتا ہی تا کہ یَدْعُوْهُ پکاری حقتعالی کو اور
اوسکی پکارنے اور یاد الہی کرنی کی سبب سی حقتعالی اوسکے دلپر تجلی فرماتا ہی اور اوسکی بدنمیں
جو بہتر مکان ہی یعنی دل وہ انوار الہی کے نزول کا محل ہوتا ہی اور حضرت حق جلشانہ اوس محل
خاص مین اوسکا مہمان ہوتا ہی كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ الخ قریب ہی کہ آدمی اور جن اس بندہ پر
ہجوم کر کی تہدہ کی طرح تہ پر تہ جم جاوین اور ٹہٹہہ ہو جاوین پہر کوئی اوس بندہ سی لڑکا مانگتا ہے
اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی اور دنیا کی مطلب مانگتا ہے اور بعضی کشف کونی طلب
کرتے ہین یعنی جو دنیا کا تارک اپنی تئین سمجہتی ہین وہ اس بندہ سی یہہ چاہتی ہین کہ ہمپر ساری
جہان کا احوال کہل جاوی اور سیطرح اور ونکو بہی قیاس کر لیا چاہیی سو اس ہجوم کی سبب سے دن حاضر
بندیکے اوقات مین بہی خلل ڈالتی ہین اور اوسکی خاطر پریشان کرتے ہین اور آپ بہی شرک اور
کفر کی بہنور مین ڈوب کی ہلاک ہوتی ہین اور لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ جو کثرت ذکر اور عبادت الہی کی
سبب سے اوس بندہ کا دل نور الہی کے نزول کا مکان ٹہرا ہے اور نور الہی نے اوسکی دلکو تجلی کیا ہے
تو اب یہہ بندہ حق تعالی کی کارخانہ کا شریک ہو گیا اور اس بندہ کی ایسی قدر اور منزلت درگاہ الہی
مین ہی کہ جو اوسکی زبانسی نکلی ہی حقتعالی کری جسطرح دنیا مین مہمانکو خاطر داری میزبانکی لازم
ہوتی ہے اسیواسطے اہل دنیا تلاش مین رہتی ہین اور بادشاہ یا امیر یا حاکم یا فوجدار جسکے گہر مین
آتے ہین اوس شخص سے اپنے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتی ہین یعنی جو یہہ کہی گا تو اسکے خاطر
بادشاہ کو بہی کرنا پڑیگا اور یے خیال فاسد کی سبب سے یعنی اس خیالسی کہ حق تعالی کی خاص بندے اسکے

ٹھہرکی مختار ہین جو کہین کی وہی خدا کریگا پہیر پرستی اور گور پرستی مین گرفتار ہوکی خسر الدنیا والآخرہ ہوتی ہین اور اس باتمین جن اور آدمی دونون شریک ہین اور تمکو ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین کی رسالت کا منصب ہی یعنے انسان اور جنات دونون فرقونکی تم نبی ہو سو اگر تمکو اپنے حق مین ان باتونکا خوف ہی کہ لوگ تمہاری ساتھہ ایسا معاملہ نکرین توتم صاف صاف ان دونون فرقونکو جتادو اور قل انما ادعوا الخ ۵ عزیزی

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۞ کہہ سوا اسکے نہین کہ عبادۃ کرتا ہون مین اپنی پروردگار کے اور شریک نہین مقرر کرتا مین ساتہہ اوسکی کسیکو ۵ **فتح** ۵ توکہہ کہ مین تو پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور شریک نہین کرتا اوسکا کسیکو ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** شریک نہین کرتا کسیکو یعنے عبادتمین پس کیون تعجب کرتی ہین اور اژدہام کرتی ہین مجپر ۵ **ملا** ۵ قل انما الخ کہدی کہ سوا ہی اسکی نہین کہ مین تو پکارتا ہون اپنے پروردگار کو تاکہ مجکو دل کی تاریکیونسی نجات دیکر اپنے نورکی تجلی سی اس دل کو منور اور مشرف کری اور شریک نہین کرتا مین اوسکی ساتہہ کسیکو اور جب مین اوسکی ساتہہ کسیکو شریک نکیا اور اوسی اپنی پروردگار کی عبادتمین مشغول ہوا اور اوسیکو پکارا تو اور ونسی کب مین جاہونگا کہ مجکو پکارین یا مجکو اوسکے ساتہہ شریک ٹہیراوین اور اگر یہہ دونون فرقی تجکو شریک ٹہیراکر کچہہ اپنے نفع یا نقصان کی تجسی امید رکہین اور اس اعتقادسی تجکو پکارین توصاف کہدی قل انی الخ عزیزی

قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۞ کہدی کہ تحقیق مین تمہاری حق مین نہ ضرر پہنچا سکتا ہون اور نہ لازم کرسکتا ہون راہ راستی کو ۵ **فتح** ۵ توکہہ کہ میری ہاتہہ نہین تمہارا برا اور نہ راہ پرلانا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر**

قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ الخ کہہ دی کہ تحقیق مین ہرگز مالک نہین تمہاری نقصان کا اور نہ مطالب کی تدبیر بتلانی کا یعنی راہ پرلانیکا جسطرح پہلی وکیل اور درمیانی یعنی جنات اور گمراہ آدمیونکی روحین دنیاکی لوگونکو کچہہ نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلاکی اپنا فریفتہ کرتے تہے اور ان لوگونکی نزدیک اپنے تئین نفع اور نقصان کا مالک ظاہر کرتی تہی سواب وہ دفتر کاؤخورد ہوا اور وہ کارخانہ تباہ ہوا اور اگر کسی جاوفی اوکسی مصیبت سی تیری طرف پناہ لاوین اور چاہین کہ حق تعالی کی خلاف مرضی کرکی تیری دامن مین گہس کے اللہ کے غضب سے بچ جاوین اور تیری پناہ مین آجاوین بی لاگ کہلی بات ۵

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ ۵ عزیزی ۵ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۞ کہہ تحقیق پناہ نہ دیگا مجکو خدا کی عذاب سی کوئی اور ہرگز نہین پاؤنگا مین سوا اوسکے پناہ ۵ **فتح** ۵ توکہہ کہ مجہکو نہ بچاویگا اللہ کی ہاتہہ سی کوئی اور نہ پاؤنگا اوسکی سوائی کہین سرک رہنی کو جگہہ ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ کہدوسی کہ تحقیق مین آپ بہی اس حالمین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دی سکی گا مجہکو کوئی حق تعالی کی غضب سے اور ہرگز نپاؤنگا مین اپنی دریافت مین کبہی حق تعالی کی سوای کوئی رجوع کی جگہہ اور بچاؤ کی تاکہ اوسکے طرف رجوع اور التجا کرون ۵ عزیزی اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۵

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ لیکن بجا لاتا ہون خبر
پہنچانی خدا کی طرف سی اور پہنچانا پیغام اوسکا اور جو کوئی نافرمانی کری خدا کی اور اوسکی پیغمبر کے
پس تحقیق اوسکی لیئی ہی آگ دوزخ کی ہمیشہ رہینگے اوسمین ہمیشہ ۝ **فتح** مگر پہنچانا ہی اللہ کی طرف سے
اور اوسکی پیغام دینی اور جو کوئی حکم نہ مانی اللہ اور اوسکی رسول کا اوسکو ہی دوزخ رہا کرین اوسمین
ہمیشہ ۝ **موضح** **تفسیر** اِلَّا بَلٰغًا الخ مگر حق تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا اور اوسکی حکم اوسکی مخلوقات کیطرف
سو اسواسطے اوسوقت مین مجکو حقتعالیٰ کیطرف سی پہر کر اوسکی مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہی
اور توجہ الی اللہ کی کمال خلوص سی نزول کر کی مخلوقات کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہی لیکن یہہ بات جو بظاہر
ظاہر حال کی کہی جاتی ہی نہین تو مخلوقات الٰہی کیطرف رجوع کرنا جو اوسکی حکم سی ہی اور اوسیکے
کام کیواسطے ہے تو حقیقت مین یہہ بہی عین رجوع اور استغراق ہی سو ایسو اسطی یہہ نزول و توجہ
خاص ان لوگون کیواسطی ہے جو حق تعالیٰ کی حکمونکو دل وجان سی قبول کرتی ہین اور اوسکی فرمانبرداری
اور اطاعت پر مستعد اور کمر باندہے بیٹہے رہتے ہین سو ایسی شخصونکی روحونکو قرب الٰہی کی مقام مین
پہنچانا اور اونکی تکمیل کرنا یہہ میری خدمت ہی وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ الخ اور جو نافرمانی کری اللہ کی اور اوسکی رسول کی
اسمقدمہ مین یعنی اوسکی عبادت کی خاص مکانون اور خاص وقتونمین غیر کو پکاری جاوی اور اپنی حاجت
روائی اور مشکل کشائی مین دوسری کی طرف التجا اور رجوع کیی جاوی اور اوسکی کارخانہ مین دوسریکو
شریک کیی جاوی اور ان باتونسی دست بردار نہووی اور معتزلہ اسجگہہ پر جو سمجہی ہین کہ اس نافرمانی سے
مطلق گناہ مراد ہی خواہ شرک ہو خواہ کبیرہ دوسری یہہ کہ ان دونون قسمونکی گنہگارونکی واسطی خلود
فی النار اور عذاب ابدی ہوگا سو یہہ معنی اس آیہ سی سمجہنا تحریف کی قبیل سی ہی نہ تفسیر کی طور پر
اسلیی کہ آیت کا سیاق اور سباق یعنی طرز اور روش اوسکی صراحۃً اسی بات پر دلالت کرتے ہین
کہ اسسے وہ گناہ مراد ہین جو شرک کو مستلزم ہین مطلق گناہ مراد نہین ہین اور کلام الٰہی کو سیاق اور
سباق کی مقتضا کی خلاف کیطرف پہیرنا تحریف ہی اور تحریف ممنوع ہی سو سباق اس آیت کا
پہلی ہو چکا کہ غیر خدا کی پکارنے والی اسی مراد ہین اور سیاق اس آیت کا آگی آتا ہی فَسَيَعْلَمُوْنَ
مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور یہہ آیہ اسی پر دلالت کرتی ہی کہ دنیا مین اکثر مخلوقات سی
جو یہہ لوگ استعانت کرتی ہین اور ہر حاجت اور ہر مطلب کیواسطی علیحدہ علیحدہ مددگار ٹہیرالی ہین
اور یہہ سمجہتی ہین کہ ہماری اتنی معبود ہماری شفاعت اور خلاصی سی ہرگز عاجز نہونگی بلکہ ہمکو چہڑا لینگے
سو یہہ ایک بہی انکی مدد نہ کر سکینگے اور انکی کام نہ آوینگی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
سو بیشک اوسکی لیی ہی آگ دوزخکی رہا کرین اوس دوزخ مین ہمیشہ ابد الآباد تک اور کوئی اونکی کام
اونکی فریاد کو نہ پہنچیگا اور دوزخ سی نکال سکیگا جسطرح گنہگار ایماندارونکا ایمان دوزخ سی نکالیگا
اور پیغمبرون اور شہیدونکی اور ولیونکی شفاعت اونکی خلاصی اور نجات کا سبب پڑیگی بخلاف
کافرونکی اسلیی کہ اونکی گناہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کو پہنچی ہی اور شفاعت کی قابل نہین ہے

اور انکی گناہون مین شرک وکفر کا گناہ وہی تہا اس سبب سی شفاعت کی لیاقت رکہتی تہی اور لہ مین ضمیر کا مفرد ہونا من کے لفظ کی لحاظ سی اور خالدین کو جمع کی صیغہ سی لانا من کی معنون کی لحاظ سی اس سببسے ہے کہ گناہ اور غیر اللہ کی معبود ٹہیرانیکی حالت مین ہر ایک کی دوزخ جدا جدا ہی اور خلود کی حالت مین سب یکجا اور مجتمع ہونگی مگر باوجود یکجا اور مجتمع ہونیکی کچہہ حاجت روائی نہ کرسکینگے اور اپنی مصیبت اور آفت نہ ٹال سکینگے لیکن یہہ بدبخت اپنی اعتقاد کی ایسی مضبوط ہین کہ جب تک دوزخمین داخل ہونگی اور اوسکا عذاب نہ چکہینگے اور اونکی معبود اور مددگار اونکی شفاعت اور حمایت سی دست بردار اور بیزار ہونگی تب تک یہہ اوسی اپنی باطل اعتقاد کی گہمنڈ مین ہونگی اور اپنی دلونکو سمجہا وینگی کہ ہمنی دنیا مین بڑی بڑی وسیلی اور مضبوط دست آویزین اور سندین اپنی لیی درست کر رکہین ہین آخر کو وہ ہماری سردار اور معبود ہماری کام آوین گی اور اب ہمکو اس بلا سی چہڑا وین گی **عزیزی**

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یہی غفلت مین رہینگی اوسوقت تک کہ دیکہین اوس چیز کو کہ وعدہ دیا گیا تہا اونکو بس جان لینگی کہ کون ہی ناتوان تر باعتبار مدد دینی کی اور کمتی از روی گنتی مددگارونکی **فتح** یہان تک کہ جب دیکہین جو اونسی وعدہ ہوا تہا جان لین کہ کسکے مددگار کم زور ہی اور گنتی مین تہوڑی **موضح** **تفسیر** حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا الخ یہان تک دوزخکی آگ مین پڑکی دیکہین گی جو کچہہ اونکو وعدہ دیا جاتا تہا کہ آخر کو یہہ تمہاری معبود جن پر تم بہولی ہو تمہاری بات بہی نپوچہین گی اور تمہاری کچہہ کام نہ آوین گی وہ آپ ہی عاجز اور ذلیل ہونگی اور تمہاری کچہہ عرض معروض نکر سکین گی اور شفاعت کی مقام مین کہڑی نہو سکین گی بلکہ اکثر تو دوزخمین پڑی جلتی ہونگی سو اوسوقت پہر البتہ جانین گی کہ کسکی بودی ہین مددگار اون لوگون کی جنہون نی اپنی گمان مین بڑی زبردست اور مددگار ٹہیرا رکہی ہین یا موحد مسلمانونکی جو سوای خدا جلشانہ کی کسی کو اپنا مددگار نہین جانتی تہی اوسی اپنی مالک اور خالق کی کرم اور فضل پر بہروسا کئی ہوی بیٹہی تہی اور کسکی گنتی مین تہوڑی ہین اونکو جنہون نی ہزارون پیر اور پیرونکو اپنا کارساز اور مددگار ٹہیرا رکہا تہا یا کہ اپنے گمانمین ایک لشکر اپنے لیی جمع اور طیار کر رکہا تہا یا موحد مسلمانونکی جو سوا ایک ذات پروردگار کی کسیکو اپنا کارساز نہین ٹہیراتا تہا بلکہ سوای اوسکی کسیکو جانتی بہی نہین تہی اور اگر تمہاری یہہ باتین سنکر جو شرک کو جڑسے کہود ڈالتی ہین اور غیر اللہ سے استعانت کی خارنہ کو بالکل برباد وخراب کیی ڈالتی ہین اور کافرونکی طمع اور امید کو بالکل مٹائی دیتی ہین یعنی اس امید کو کہ جنون سی وکالت کا عہدہ لیکر تمکو جو سپرد ہوا ہے تو جسطرح تمہاری سے پہلے جن اور آدمیونمین معاملہ مدد مانگنی اور مدد کرنیکا اور خبر پہنچنی اور بتلانیکا اونکی آپسمین جاری تہا سو اب تمہاری واسطے اور وسیلہ سے وہی طور جاری رکہینگے اور تمکو اور تمہاری خاص پیر و لوگونکو جنونکی طرح پوجا کرینگے بلکہ خود بہی تمہاری ظاہری تابعدار ہوکی تمہاری طرف سی اوسی اپنی خدمت پر بحال ہوکر وہی اپنا دستور جاری رکہینگے چنانچہ دنیا کی عزل ونصب اور برطرفی اور بحالی کا یہی دستور ہے

مدارک حتی یتعلق بمحذوف دلت علیہ الحال کانہ قیل لا یزالون علی ما ہم علیہ حتی اذا راوا ما یوعدون من العذاب فسیعلمون عند حلول العذاب بہم من اضعف ناصرا اہم ام المؤمنین بل الکافرون لا ناصر لہم یومئذ والمؤمنون ینصرہم اللہ وملائکتہ وانبیاؤہ وما توعدون من العذاب امدا غایۃ بعیدۃ یعنی انکم تعذبون قطعا ولکن لا ادری اہو حال ام مؤجل ١٢ مد

کہ معزول حاکم کی توسل اور علاقہ دار بحال حاکم کی وسیلہ سی اپنی اوسکی خدمت مین دخیل ہوجاتی ہین سو
تمہاری یہہ چند باتین جنون کی کفر کی جڑ اور کافرونکی طمع کی درخت کو بیخ و بنیاد سی اوکھاڑ کر پہینک دیاکرکے
اگر کافر سنکر مایوس ہوکر تمسی پوچہین کہ بہلا یہہ تو بتلاؤ کہ یہہ قیامت کا وعدہ جو تم کرتی ہو اور
کہتی ہو کہ تمہارے یہہ مالک و معبود وہان تمہاری کچہہ کام نہ آوینگی بلکہ تمسی بیزار ہونگی اور تمہارے
عبادت سی منکر ہونگی سو یہہ قیامت کب ہوگی دور ہے یا نزدیک سو تم اس سوال کی جواب مین ؎

قُلْ اِنْ اَدْرِیْ الخ **عزیزی** قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ
لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا کہہ نہین جانتا مین کہ آیا نزدیک ہی جس چیز کا وعدہ دیاگیا ہی تمکو یا مقرر کری اوسکی
لیی پروردگار میرا ایک میعاد ؎ **فتح** تو کہہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تمسی وعدہ
یا کردی اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد ؎ **مو تفسیر** قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ الخ کہہ کہ مین کچہہ نہین جانتا
کہ آیا نزدیک ہے جو تم وعدہ دیی جاتی ہو یا کریگا میرا پروردگار اوسکی لیی ایک مدت کی حد اور حقیقت میں
دونون صورتین قرب اور بعد کی واقع ہونیوالی ہین لیکن بعد موت کی ہر شخص کو اپنی غلط فہمی اور
خطا معلوم ہوجائیگی اور فیصلہ اور حکم کی وقت عاجزی اور زور تمام مخلوقات کا کہل جائیگا اور
مخلوقات سی امید بالکل نرہیگی سو وعدی اخروی کی ظہور کی ابتدا بہت نزدیک ہی اور اوسکی
انتہا بہت دور ہے غرض ہر طرحسی اگر ہر شخص کی اجل کی مدت مجہی معلوم ہی ہو تو پہر بہی اوسکی
موافق آخرت کی وعدونکی ظہور کا حکم ساتہہ قرب اور بعد کی اوسکی حق مین مکر دیکہین تو یہہ کچہہ
تعجب کے بات نہین یا یہہ کہ نوع انسان کی بقا کی مقدار بتلانی یہہ ہی کچہہ عجب نہین ہی کیونکہ
مین غیبدان نہین ہون اور غیب دانی کا مینی دعوی ہی کبہی نہین کیا جسطرح مجسی پہلی جن
لوگونکو تمنی اپنا معبود ٹہیرا رکہا تہا یعنی جنات کو سو وہ تمسی ایسی دعوی کیا کرتی تہی تمسی بلکہ مین تو

یون کہتا ہون کہ میرا پروردگار عَالِمُ الْغَیْبِ الخ ؎ **عزیزی** عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا والا
جانتی والا پوشیدگی کا پس مطلع نہین کرتا ہی اوپر علم غیب اپنی کی کسیکو ؎ **فتح** جاننی
بہید کا سو نہین خبر دیتا ہی بہید کی کسیکو ؎ **مو تفسیر** عَالِمُ الْغَیْبِ الخ غیب دان ہے
اور اوسکے سوائے کسے کو یہہ علم حاصل نہین ہی ایسی کہ غیب اوس چیز کا نام ہی کہ حواس
ظاہری کی دریافت سی غایب ہو نہ حاضر تا کہ دیکہنی اور سمجہنی سی معلوم ہوسکی اور نشان اور
علامت بہی اوس چیز کی عقل اور فکر مین نہ آسکی تا کہ بداہت اور استدلال سی بہی دریافت
ہوسکی اور اس قسم کا غیب مختلف ہی ہر شخص کے بنسبت سی چنانچہ اندہی مادرزاد کی نزدیک
ہر رنگ غیب ہے اور آوازین اور نغمی اور الحان اوسکی نزدیک شہادت یعنی ظاہر ہین اسیطرح
اصلی نامرد کی نزدیک عورت سی صحبت کرنی کا مزا غیب ہے اور فرشتونکی نزدیک بہوک اور پیاس
کا رنج غیب ہی اور بہشت اور دوزخ شہادت ہی یعنی ظاہر ہے اسیواسطے اس قسم غیب کو
غیب اضافی کہتی ہین یعنی بعضونکی نسبت سی غیب ہے اور بعضونکی نسبت سی حاضر ہی اور ایک

ف ا عالم الغیب خبر مبتداء محذوف اسکے ہو عالم الغیب ۱۲

غیب مطلق ہی یعنی تمام مخلوقات سی غایب ہی کوئی اوسکو جان نہین سکتا جسطرح قیامت کی آنیکا وقت اور حقتعالی کی حکم جو ہر روز دنیا مین جاری ہوتی ہین اور شریعت کی حکم جو ہر شریعت مین حقتعالی کے فرمودہ کی بموجب جاری ہوتی ہین اور حق تعالی کی ذات اور صفات کی حقیقت اور کنہہ مفصل معلوم کرنا ہی یہہ سب غیب مطلق ہین اور غیب خاص اوسکو کہتے ہین کہ کسیکو کسی وجہ سی ایسی طور پر کہ حقیقت اور شبہ اور دہوکہ اوس سی بالکل جاتا رہے اور بہول اور چوک کا احتمال بہی باقی نرہی اور ایسے دریافت کہ جسمین یہہ صفتین پائی جاتی ہون اوسکو غیب دان کہہ سکتی ہین یعنی اوسپر غیب ظاہر ہوا بخلاف نجومیون اور طبیبون اور کاہنون اور رمالون اور جفریون اور فال دیکہنی والونکی کہ ان سبکے علم کے اصل ظنی علامتین اور اسباب ہین جنکی سبب سے بعضی چیزین ہونیوالی معلوم ہوجاتی ہین یا اجنات اور شیطانونکی خبر دینی سی کچہہ معلوم ہوتا ہی سو وہ بہی جہوٹ وسچ کا احتمال رکہتا ہے اسلیے کہ اونکی بہی اکثر کلام تخمینی اور وہمی ہوتی ہین نہ یقینی اور اولیا اللہ کا الہام علم اگرچہ ذات وصفات کی بعضی حقیقتونکا یا بعضی ہونیوالی چیز ونکا یقین اونکو حاصل ہوتا ہے لیکن ایسا یقین اوس سی بہی نہین حاصل ہوتا کہ کسیطرحسی بہول چوک کا شبہ اور وہم باقی نرہے تاکہ اونکو غیب دان بلا قید کہہ سکین کہ یہہ چیز اونکی قبضہ مین آگئی بلکہ اون پر غیب کے اظہار کا یہہ طور ہے کہ صورت غیبیہ کا عکس اونکی دلکی آئینہ مین پایا جاتا ہے یہی وجہہ ہی کہ تکلیف عام اوسپر ثابت نہین ہی یعنی ہر شخص کو اوسپر یقین کرنا واجب نہین ہی بلکہ وہ خود اس امر کے یقین اور اعتماد کرنی مین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کی محتاج ہوتی ہین اسلیے کہ یہہ دونو وحی کی قسم ہین یعنی جو اونکو معلوم ہوا ہی اگر قرآن اور حدیث کی موافق ہی تو اوسپر اونکو یقین کرنا اور عمل کرنا چاہیے اور نہین تو نہین پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہین ہی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۲۷ مگر جس کسیکو پسند کری اوسکو مراد پیغمبر ہین پس البتہ خدا روان کرتا ہی آگی اور پیچہی پیٹ اوسکے کے فرشتون نگہبانون کی تئین ۵ **فتح** مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول تو وہ چلاتا ہی اوسکی آگے اور پیچہی چوکیدار ۵ **موٰ** **تفسیر** اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی الخ مگر جسکو پسند کر لیتا ہی سو وہ شخص رسول ہوتا ہی خواہ فرشتہ کی قسم ہو جیسی حضرت جبرئیل علیہ السلام اور خواہ بنی آدم سی جیسی حضرت محمد اور حضرت موسی اور حضرت عیسی وغیرہم علیہم السلام کہ ایسی لوگونکو اپنی خاص غیب کی بعضی چیزونپر مطلع اور خبردار کیا تاکہ وہ اس غیب کے بات کو سب مکلفین کو پہنچا دین اور دہوکی اور شبہ کو ایسو نسی بالکل دور کر دی تی ہین تاکہ چوک کا احتمال بہی اوسکی گرد نہ بہٹکی اور جتنی مکلف ہین عام ہون یا خاص غرضکہ جنہون نی رسول بشر کے رسالت کو سچا جانا ہی وہ سب ہر وحی مین اوسکے قول پر اعتماد کرین اور غلطی مین پڑکی حق راہ بہول نجاوین اسیواسطے وحی کے اوتارنے مین بڑی درجہ کی احتیاط کی جاتی ہی فَاِنَّهٗ یَسْلُکُ الخ پہر بیشک میرا پروردگار روانہ کرتا ہے اور معین کرتا ہی تاکہ اوسکے آگے سے

اس سول کی وہ رسول فرشتونکی قسم سی ہو یا بشر کی قسم سی اور آگی سی اوسکی قوت فکریہ اور وہمیہ اور خیالیہ
مراد ہین اور اوسکی طبیعت اور عادت اور خلق مراد ہین جو اسوقت موجود ہین اور پیٹھ کی پیچھی سی اس
رسول ملکی یا بشری کی آور پیچھی سی وہ علوم مراد ہین جو اوسکی حافظی مین جمع ہین اور وہ طبیعتین
اور عادتین اور خلق جو اپنے پیچھے اوسنی چھوڑے ہین چوکیدارون کو جو فرشتونکی قسم سی ہین تاکہ وہ
فرشتی وحی لانی کیوقت مین اوسکی فکری اور وہمی اور خیالی قوتون کو سبقت کرنے نہ دین اور طبیعت
اور عادت اور خلق کی خواہش کو بند کرین تاکہ وحی کی حکم مین یہہ چیزین ملنی نپاوین اور حافظی مین
جمع ہوی علم سی اور پیچھی چھوڑی ہوی عادتون اور خلق سی ممانعت کرنا کہ وحی مین ملنی نپاوین یہہ
محافظت پیچھی سی ہی سو رسولونکو وحی اوترنے کیوقت سی مکلفین کی پہنچانی تک معطل کر دیتی ہین
اور اونکی سب قوتونکو بیکار محض کر دیتی ہین تاکہ کوئی اونکی قوت وحی مین دخل نکرنے پاوی بخلاف
اولیاؤن اور عارفون کی کہ وہان اتنی احتیاط اور محافظت غیب کے باتکی اطلاع کیوقت نہین ہوتی ہے
اونکی جتنی قوتین ہین اوس اطلاع کیوقت مین اپنی اپنی کام مین مشغول ہوتی ہین فکری اور وہمی ہو
یا خیالی اور حافظہ اور ذاکرہ ہو یا طبعی اور عادتی اور اخلاقی ہو اور یہہ سب موجودہ ہون یا متروکہ سب اپنا
عمل کر سکتی ہین اور اگرچہ رسول ملکی اکثر چیزونمین انسی چوکیدارسی مستغنی ہین لیکن بعضی چیزونکی
احتیاط کی لیی اوسکو بہی محافظت ضروری ہی جیسی دواعی آلہیہ سی کسی داعیہ کا متحمل ہونا جسکا
اجرا بموجب حکمت کی بالفعل منظور نہین ہی اسیواسطی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت
کرتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کبہی وحی لیکی تنہا تشریف نہین لاتی بلکہ اونکی ساتہہ محافظت کیواسطے
فرشتی ہوتی تہی اور جب سورہ انعام کو لیکر آئی تہی تو ستر ہزار فرشتہ اس سورت کی محافظت کی لیی تہی اور
اس سورۃ کی زیادہ احتیاط کی وجہ یہہ تہی کہ یہہ سورت بالکل یا اکثر ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی تہی اور جسقدر
چیز محفوظ ہوگی اوسیقدر اوسکی محافظ بہی ہونگی اور یہہ بہی تہا کہ اس سورت مین شیطانی وحیکی بعضے
قسمین رد اور ابطال کیطور پر مذکور ہین اور بعضی کفر کی کلمہ محال چیز فرض کر لینی کیطور پر حضرت
خلیل علیہ السلام کی زبانسی حکایت کی طور پر ذکر فرمائی ہین سو وہ شیطانی وسوسی اور وہ کفر کے
کلمہ نہایت نفرت کی سببسے شاید حضرت جبرئیل کی حافظہ سی جاتی رہین تو اس صورتمین وحی الٰہی
قدر اور اندازہ مین نقصان لازم آوی اسی وجہ سی رسول ملکی کو بہی حفاظت ضروری ہی لیکن جب
رسول نی اس وحی کی تبلیغ کو حد تواتر کو پہنچایا تو وہ وحی طشت از بام مشہور ہوی اور احتیاط اور محافظت
مذکورہ سی بہی مستغنی ہوئی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہی لِیَعْلَمَ الخ عزیزی لِیَعْلَمَ اَنْ
قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اوترجانی جدا
کہ پہنچائی ہین پیغام پروردگار اپنے کے بعضے توکہ تبلیغ خارج مین ثابت ہو لیکی کہ وہ لازم علم کا ہے
واللہ اعلم اور خدا ہر جہت سی پہنچا تا جمع کرنیوالا ہی ہر اوس چیز کا کہ نزدیک اونکی ہی اور گہیر رکہا ہے
ہر چیز کو از روی گنتی کی فتح تا جانی کہ اوہنون نی پہنچائی پیغام اپنے رب کی ..... تا اور گہیرتا ہی

جو اونکی پاس ہی اور گن لی ہی ہر چیز کی گنتی ۞ **موضح تفسیر** یعنی علم غیب خاصہ خدا کا ہی
کوئی اوسپر اطلاع نہین رکھتا ہی مگر یہہ کہ اپنے پیغمبر کو اوسکی بعض کی اطلاع دیتا ہی تاکہ معجزہ اوسکا ہووے
اور ملائکہ حفاظت کرنیوالونکو اوس رسول پر متعین کیا ہی تاکہ شیاطین اور جن کو اوس رسول کی علم سے
باز رکھین کہ وہ چورے سے نہ پاوین اور رسول کو اونکی غلبہ سی محفوظ رکھین اور یہہ اس جہت سی ہی تاکہ جانے
خدا کہ تحقیق پہنچائی رسولون نی پیغام اپنے رب کی اور معالم مین بقول مقاتل کی لائی ہین کہ جب کوئی رسول
بہیجا جاتا ابلیس بصورۃ فرشتہ کی اوسکی پاس آکر کچھہ خبر دیتا پس حق تعالی فرشتونکو اوس رسول کے
پاس بہیجتا تا اوسکی پاس نگہبان اوسکی ہووین اور شیطانونکو اوس سی دفع کرین اور جب ابلیس اونکی
پاس بصورۃ فرشتی کی آتا تو ملائکہ اونکو خبر دیتی کہ یہہ شیطان ہی اسکا کہا نمان اور جب کوئی فرشتہ
وحی لاتا تو وہ فرشتے نگہبان کہتی کہ یہہ بہیجا ہوا تیری رب کا ہی تاکہ جانی رسول یہہ کہ وحی لانیوالی
پیغام خدا کی بے تغیر کی اونکو پہنچاتی ہین ۞ **مجرہ** لیعلم الخ تاکہ جانی پروردگار میرا یہہ کہ مقرر
پہنچایا اوس رسول بشری اور ملکی نے اور چوکیدارون نی سب پیغام اپنے پروردگار کے اور حجت عامہ
سب مکلفین پر لازم ہوئی واحاط الخ اور گہیر لیا ہی اونکی پروردگار نے جو کچھہ اونکی پاس ہی سبکو
خواہ وہ علم سیکہی ہوئی ہون یا خلاق وعادات ہون یا وحی کی احکام ہون اور یہہ حق تعالی کا علم محیط ہونا
کچہہ رسولون اور وحی کی چوکیدارونکی احوال کی ساتہہ مخصوص نہین ہی بلکہ عام ہی تمام مخلوقات و
موجودات کو شامل ہی ذہنیہ موجودات ہون یا خارجیہ واحصی الخ اور شمار کر لیا ہی ہر چیز کو
گنکر یعنے کوئی چیز چہوٹی ہو یا بڑے سبکا حساب وہان موجود ہی یہان تک کہ دریا کی لہرین اور جنگل کے
ریت اور درختونکی پتی اور برسات کی بوندین سبکی گنتی وحساب وہان موجود ہی سو جسکا علم ایسا محیط ہے
وہ رسولونکی احوال سی اور وحی کی چوکیدارون کی احوال سی کیونکر نہ واقف ہوگا ۞ **عزیزی**

سورۃ المزمل

یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ نون کی آیتین اسکی بیس ہین
اور رکوع دو اور کلمی دو سو اور حروف آٹہہ سو چونسٹہہ اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ جن سی یہہ ہی
کہ سورہ جن مین مذکور ہی کہ ایک فرقہ نی جنونمین سی قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
مبارک سی سنکر ہدایت پائی اور جو عقیدی حق تعالی کی ذات وصفات مین ضروری ہین اور مکلفین کا
دو قسم پر ہونا یعنی نیکبخت وبدبخت اور ان دونونکی انجام مین فرق ہونا یعنی نیکبختونکا انجام اچھا
ہونا اور بدبختونکا انجام برا ہونا ان سب چیزونکو قرآن مجید کی عبارت کو سنتی ہی دریافت کر لیا
بدون اسبات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ملاقات کرین اور آپکی صحبت مین حاضر رہین اور
آپسی سوال کرین اور ان باتونکو کسی تحقیق وتلاش کرین بلکہ قرآنکو سنتے ہے ان سب چیزونکا اونکو
یقین حاصل ہوگیا سو اس سورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ تمکو لازم ہی کہ راتکو خلوت
کیوقت تنہائی مین جب آدمیونکا ازدحام نہووی کسی وقت مین قرآن شریف کی پڑہنے مین مشغول
رہا کرو اور قرآن کی لفظونکو اور حرفونکو بلند آواز سی پکار کر پڑہا کرو تاکہ غیب کا عالم ہی اس کلام ہدایت

سورۃ المزمل

نظام سی فیضیاب ہووی جسطرح ونکو عالم ظاہری یعنی آدمی اسکلام مبارک سی بہرہ ور ہوتی ہین اور
اس سبب سی تمکو بہی ثقلین یعنی جن اور انس کی رسالت کا منصب حاصل ہووی اور اس سورۃ کا
نام سورہ مزمل اسیلیی رکہا ہی کہ عرب کی لغت یعنی بولی مین مزمل اوس شخص کو کہتی ہین کہ بڑے
کشادہ کپڑیکو اپنے اوپر لپیٹی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ایسا تہا کہ جب تہجد کی نماز اور قرآن
شریف کی تلاوۃ کی واسطی رات کو اوٹہتی ہتی تو ایک کمل آپ اوڑہ لیتی تاکہ سردی سی بدن مبارک
محفوظ رہی اور وضو اور نماز کی اوٹہنی بیٹہنی ہلنی جلنی مین اوس کمل کے لپیٹنے کے سبب کسیطرح کا
حرج واقع نہوا اور وہ کمل چودہ ہاتہہ کا لنبا تہا اور اوسکو آپنے اسی کام کے واسطے رکہا تہا تو اوس کمل کا
اوڑہنا گویا اشارہ تہا اس اسبات کی طرف کہ اپنے مولی کی عبادت مین داخل ہوا ہین اور اس عبادت
کی کام کو اپنے ذمہ پر لیا ہی جیسی کمر باندہنا اور ہتیار لگانا نشان ہی سپاہ گری کا اور کاغذ اور قلمدان کا
اوٹہانا علامت ہی منشی گری کی سو آپکا کمل کا اوڑہنا بہی عبادت الہی کی ذمہ برداری کا نشان تہا
اسیواسطی جناب الہی سی یہہ ارشاد ہوا کہ ایسی کپڑی پہننی کی لیی سات شرطین ضروری ہین
سو تمنی جو اس کپڑی کو پہنا تو تمکو بہی اون ساتون شرطونکا بجالانا ضروری ہوا سو اونمین سی پہلی
شرط یہہ ہے کہ رات کی جاگنی مین بڑی کوشش کرنی اور قرآن شریف کو تہجد کی نماز مین پڑہنا
کہ یہہ بڑا جہاد ہی اپنے نفس کے ساتہہ دوسری شرط یہہ ہی کہ دن کو بہی ہر وقت اپنی مالک کے کام
مین مشغول رہنا تیسری شرط یہہ ہے کہ اللہ کی ذکر کی مداومت کرنی اور اوسکی نام سی ہمیشہ اپنی زبان
تازہ رکہنا چوتہی شرط یہہ ہی کہ سب علاقونکو کاٹنا اور ترک کرنا اور تجرید حاصل کرنی پانچوین شرط یہہ ہے
کہ ہر امر مین اعتماد و بہروسا اللہ تعالی پر کرنا اور اپنے تئین کسی چیز مین دخل نہ دینا چہٹی شرط یہہ ہے
کہ خلق اللہ کے ایذا اور ظلم کو سہنا اور اوسپر صبر کرنا ساتوین شرط یہہ ہی کہ اہل دنیا کی صحبت سی احتراز
کرنا لیکن اونکی خیر خواہی مین قصور نکرنا اور یہہ بات بہت مشکل ہے اوراسیلیی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس سورۃ مین مزمل کی نام سی خطاب فرمایا ہی تاکہ یہہ خطاب کرنا اسکی طرف اشارہ ہووے
کہ اس کپڑیکی پہنی کی سبب سے یہہ کام تمہاری سپرد ہوی اور انکی بجالانیکا تمکو حکم ہوا جیسی کوئی شخص
کمر باندہکر ہتیار لگا کی مسلح ہوکر سردار کی سامنی آکر کہڑا ہووی تو اوسکو سردار بہی حکم کریگا کہ تمکو
فلانا مورچہ سپرد کیا ہمنی دیکہین تو کیسی تمہاری سپاہگری ہی یعنی سپاہی کی شکل بنانا تمہارا مقتضی
ہوا کہ تمکو یہہ کام سپرد ہووا اور اگر تم یہہ شکل نہ بنانی تو یہہ کام بہی تمکو سپرد نہوتا لیکن جبکہ تمنی اسطرح کا
لباس پہنا تو اب اوسکی شرم بہی رکہنی تمپر ضرور ہوئی اب اسکلام سی پہلو تہی کرنا نہ چاہیی تفسیر عزیزی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا
نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اے کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہوے
یعنی بسبب ہیبت وحی کی قیام رات کا کر مگر تہوڑا یعنی اگر بعضے رات تو بیمنی قیام نکرینگے گناہ نہو واللہ اعلم
قیام آدہی رات کا کر یا کم آدہی رات سی کر یا تہوڑا سا آدہی رات پر زیادہ کر اور ترتیل کر قرآن کو ساتہہ ٹہیراؤ

پڑہنے کی ف لے جہرمٹ ارنیوالی کہڑارہ رات کو مگر کسی رات **ف ک** آدہی رات یا اس سے
کم کر تہوڑا سا یا زیادہ کر اوسپر کہول کہول کر پڑہ قرآن کو صاف ف **مو ف تفسیر** خدیجہ رضی
منقول ہے کہ ایک چادر چودہ ہاتہہ کی تہی آدہی اوسکی میری اوپر ہوتی تہی اور آدہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور اوسی مین لپٹ کر نماز تہجد کی ادا کرتی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسی ہیت کی اونکو خطاب
کیا کہ اے کپڑی مین لپٹی ہوئی راتکو اوٹہہ کر نماز ادا کر اور بقدر تہائی رات کی یا آدہی یا دو تہائی رات کے
نماز اور تلاوت قرآن مین رہ اور یہہ قیام رات کا ابتداء اسلام مین فرض تہا اور رسول علیہ السلام اور
صحابہ رضہ خوف فوت ہونی وجوب کیسی صبح تک نماز مین رہتی تہی یہان تک کہ پاؤن ورم کر جاتی
تہی جب اونپر یہہ دشوار ہوا تو بعد ایکسال کی وجوب ہونیسی حق تعالی نی تخفیف فرمائی اور وجوب
قیام کو منسوخ کیا ساتہہ اس قول اپنے کی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الخ اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ
وجوب پہلی فرض ہونی نماز پنجگانہ کیسی تہا نماز پنجگانہ کی فرض کرنیسی اسکو منسوخ کیا اور اب تہجد
سنت ہے اور معنی ترتیل قرآن کی یہہ ہین کہ حرف حرف واضح اور جدا جدا ہون اور حضرت علی رضہ
سی آیا ہی کہ معنی ترتیل کی ادای حروف اور معرفت وقوف اور حفظ اوسکا ہی اور اسی آیۃ سی معلوم
ہوتا ہے کہ پڑہنا قرآن کا تجوید سی واجب ہی جیسا کہ بیان اسکا ابتدای اس تفسیر یعنی بحر العلوم مین
ہوا **بحر ف** يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ای ریاضت کا کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہوئی اس کپڑیکا حق ادا کر اور راتکا
سونا جو سب چیز دلسی زیادہ پیارا ہوتا ہی اسکو چہوڑ اور عبادت الہی مین مشغول ہو قُمِ الَّيْلَ
اوٹہہ اور کہڑی ہو کر ہر رات کو نماز پڑہا کر اِلَّا قَلِيْلًا مگر تہوڑی راتو مین کہ یہہ حکم معاف ہی جیسے
بیماری کی یا سفر کی راتین یا ان راتونکو جنکی دنو مین محنت و مشقت بہت کی ہو جیسی جہاد مین یا
کفار سی مقابلہ مین یا آپسمین صلح کروانی مین یا کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہڑانی مین اور
اسیطرح محنت کی کامو مین کہ دنکو محنت زیادہ ہونیکی سبب سے راتکو اوٹہنی کی طاقت نرہے تو ایسی
راتکو تہجد واجب نہین ہی نفل کے حکم مین ہی چاہو پڑہو چاہو نپڑہو اور اسیطرح سی ایسی عذر و مکر
کہڑا ہونا بہی معاف ہی اگر کہڑی ہو کر نپڑہا جاوی تو بیٹہہ کر پڑہو کچہہ مضایقہ نہین ہی چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اخیر عمر شریف مین اکثر تہجد کی نماز بیٹہہ کر پڑہا کرتی تہی لیکن چاہیی کہ یہہ اٹکی
نماز مین کہڑا ہونا ذرا سا برای نام نہو کہ جذب الی اللہ مین اور حضوری اور مناجات کی ملکہ کی حاصل
کرنیمین جیسی چاہیے ویسی تاثیر نکری اسلیی کہ تہوڑی عمل سی کسی قسم اور کسی جنس سی ہو روح و دلکو
کیفیت حاصل نہین ہوتی اور اوس عمل کی تاثیر اونمین بخوبی پائی نہین جاتی بلکہ کہڑی رہا کرو نماز مین
نِّصْفَهٗ آدہی راتکی اندازسی اگر اعتدال کی دن ہون جنمین رات و دن برابر ہوتا ہی جیسی خزان کے
چند روز اور بہار کی چند روز اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا یا کم کر آدہی رات سی تہوڑا تاکہ تہائی راتکو پہنچی لیکن
اگر جاڑیکا موسم ہو اسلیی کہ اون دنونکی رات بہت بڑی ہوتی ہی تہائی اوسکی دن اور رات کی پورے
دو پہر کی جو تہائی کے برابر ہوگی اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کرو آدہی رات پر تہوڑا تاکہ دو تہائی راتکو پہنچے

اگر گرمیونکا موسم ہو اسلیئے کہ اون دنونمین رات بہت چہوٹی ہوتی ہی دو تہائی اوسکی دن اور رات کی پورے
دو بٹی چوتہائی ہوگی اور یہہ بہی احتمال ہو سکتا ہی کہ اس کمی اور زیادتی سی خاطر کی خوشی اور ناخوشی
کے رعایت منظور ہو یعنی اگر طبیعت خوش ہو اور دل خوب لگی تو آدہی رات سی زیادہ یعنی دو تہائی تک
کہڑے رہو اور اگر توسط کا حال ہو تو آدہی رات تک کہڑی رہو اور اگر طبیعت بی چین ہو تو تہائی رات پر کفایت
کرو اسلیئے کہ عبادت کی بنا دل کی خوشی اور رغبت پر ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی تہجد کی مقدمین
لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد اور جب مجاہدہ اور کوشش کی مدت کی بیاسی فراغت
پائی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ یہہ کام اوسوقت مین کیا کرو وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اور کہول کر پڑہو
قرآنکے لفظونکو صاف یعنی تہجد کی نماز مین کہڑی ہو کر اور ترتیل لغت مین فراخ اور صاف پڑہنی کو
کہتے ہین اور شرع شریف مین کئی چیزونکی رعایت کرنیکو کہتی ہین قرآن شریف کی پڑہنی مین
تاکہ خوب ترتیل حاصل ہووی پہلی حرفونکو صحیح نکالنا یعنی اپنی مخرج سی نکالنا تاکہ طا کی جگہہ تا اور
ضاد کی جگہہ پر ظا نہ نکلی دوسری وقوف کی جگہہ پر اچہی طرح سی ٹہیرنا تاکہ وصل اور قطع کلام بی موقع
ہونی پاوی اور کلام کی صورت متبدل ہو جاوی تیسری حرکتونمین اشباع کرنا یعنی زیر زبر پیش کو
آپسمین امتیاز دینا تاکہ ایک دوسرے سے ملنی اور مشتبہ ہونی نپاوی چوتہی آواز کو تہوڑا بلند کرنا تاکہ
قرآن شریف کی الفاظ زبانسی کان تک پہنچین اور وہانسی دل پر اور دلمین کوئی کیفیت پیدا کرین جیسے
ذوق اور شوق اور خوف اور دہشت اسلیئے کہ قرآن شریف کی پڑہنی سی یہی چیزین مطلوب ہین
پانچوین اپنے آواز کو اچہا کرنا اس طور سی کہ اوسمین دردمندی پائی جاوی تاکہ دل پر جلدی
تاثیر کری اور مطلب حاصل ہووی مگر ریا سی خالی ہووی اسلیئے کہ جو مضمون خوش آوازی سے
دل تک پہنچتا ہی تو اوسی روح کو لذت حاصل ہوتی ہی اور قوی ہی اوسکو جلد جذب کر لیتی
ہین اور اس سببسے روح پر اوسکی تاثیر بہی ہوتی ہی اسلیئے اطبائی کہا ہی کہ جب کسی دوائی کی
کیفیت دلکو پہنچانی منظور ہو تو اوس دوائی کو خوشبو مین ملا کر دینا چاہی اسلیئے کہ دل خوشبو کا
جذاب ہی یعنی کہینچنی والا تو اوس خوشبو کی ساتہہ اوس دوا کو بہی جلدی کہینچ لیگا اور اسیطرح
جس دوا کی کیفیت جگر یعنے کلیجی کو پہنچانا منظور ہو تو اوسکو مٹہائی مین ملا کی دینا چاہیئی
اسلیئے کہ جگر مٹہائی کا عاشق ہی تو وہ بہی اوسکو کہینچ لیگا چہٹی تشدید اور مد کا جن جگہہ پر ہین وہان
لحاظ رکہنا اسواسطے کہ شد اور مد کی رعایت کی سببسے کلام الٰہی مین عظمت اور بزرگی نمودار ہوتی ہے
اور تاثیر مین بہی مدد کرتا ہے ساتوین اگر قرآن شریف مین کوئی خوف کا مضمون سنی تو وہان
تہوڑا ٹہیر جاوی اور حقتعالی اسی پناہ طلب کری اور اگر کوئی مضمون بہتر اپنے مقصد اور
مطلب کا سنے تو وہان بہی ٹہیری اور اوس چیز کو حقتعالی کی درگاہ سی اپنی واسطے طلب کرے
اور اگر قرآن شریف مین کوئی دعا یا کوئی ذکر پڑہنی کیواسطی حکم ہو تو وہان بہی تہوڑا ٹہیری اور کم سے
کم اوس دعا یا ذکر کو ایکمرتبہ تو پڑہ لی جیسی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یہہ سب سات چیزین ہوئین جنکی ترتیل میں

رعایت کرنی ضرور ہے اور یہہ سب ایک چیز کو سیلے ہین اور وہی چیز بالذات مقصود ہے وہ تدبر یعنی غور کرنا اور سمجہنا قرآن کی مطلب کا ہی اور یہہ بات بدون ان ساتون چیزونکی حاصل نہین ہوتی ہی پڑہنے والیکو نہ سننے والیکو بلکہ بدون ان ساتون چیزونکی رعایت کی قرآن کی قراءت شعر خوانی کی طرح ہوجاتی ہی اور کچہہ اوس سی حاصل نہین ہوتا اسلیے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہی کہ لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقْلِ وَلَا تَهُذُّوْهُ كَهَذِّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ وَحَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ اور حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی لوگون نے پوچہا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو کسطرح پڑہتی تہی اونہون نے کہا کہ سب حرکتون کو بڑہاتی تہی یعنی زیر زبر پیش کو پورا نکالتی تہی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بہی آپکی آواز کی درازگی قرآن شریف کی پڑہنے مین نقل کی ہی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت آئی ہی کہ ایک راتکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز مین ایک آیت کو یہانتک پڑہا کہ فجر ہوگئی اور وہ آیت یہہ ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ سیوطی نے کہا ہی علماء نے کہ کم سے کم قرآن کی تلاوۃ مین تدبر کا مرتبہ یہہ ہے کہ ہر خطاب اور قصے مین اپنی تئین مخاطب جانے اور اعلی مرتبہ تدبر کا یہہ ہی کہ متکلم کو اوسکی صفات وافعال کو اوس کلام مین مشاہدہ کرے اور تدبر کی اوسط درجہ کا مرتبہ یہہ ہی کہ اوس کلام کو حضرت حق جلشانہ سی بلا واسطہ سنے غرضکہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانے اور یہہ معاملہ سوای اللہ تعالی کے اور سے نہ کرے اہل اسلام کی فرقے سے ہے بعضے پیر پرست اپنے پیرونکی حق مین بہی ایسا ہی اعتقاد رکہتے ہین اور اسی اعتقاد کے سبب سے احتیاج کیوقت مین اونکو پکارتے ہین اور اونسی مدد چاہتے ہین لیکن یہہ بات ہرگز روا نہین ہی بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ وہ لوگ بڑے دہوکے مین پہنسے ہین اور شبہہ مین گرفتار ہین مگر یہہ مقام اس شبہہ کے بیان کا نہین سو اللہ تعالی ہی کی حضور سے سلوک کا خاتمہ تمام ہوتا ہی والا ہرگز ممکن نہتا اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس حدیث صحیح مین جسکو محدثین کتاب سلوک اور تقرب الی اللہ کے اولمین لاتے ہین اور وہ حدیث شریف یہہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی کی طرف سی حکایت کی طور پر بیان فرمایا ہی کہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ اور صحیح حدیث یہی ہی جو محدثون کی کتاب سلوک کی سردفتر ہے سو وہ یہہ ہی مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ❊ پس یہہ حق تعالی کی ذات پاک کا ہی خاصہ ہے کہ اپنے یاد کرنے والے کیطرف خود نزول فرماتا ہی اور اوسکے نزدیک ہوتا ہے اور جتنی مخلوق ہی اگرچہ روحانیات ہون اول تو علم محیط نہین رکہتے ہین تاکہ ہر ذاکر کے ذکر پر مطلع اور خبردار ہون دوسری یہہ کہ ذاکر کے روح پر استیلا ایسی نہین کر سکتے ہین یعنی اوسپر غالب اور اوسکی حال سی واقف نہین ہوسکتی اسلیے کہ تشغلہم شان عن شان

سب مخلوقات کی شان ہی یعنی مخلوقات کا خاصہ ہی کہ جب ایکطرف توجہ ہو تو اوسوقت دوسری طرف
متوجہ نہین ہو سکتی اور لا یشغلہ شان عن شان حق تعالیٰ کا خاصہ ہی یعنی اوس ذات پاک کا ایکطرف
متوجہ ہونا دوسری طرف کی توجہ کو مانع نہین ہی سو کلام آلہی کی تلاوت اوسی اوسکی قرب اور نزدیکی
کا سبب پڑتے ہے کہ اس کلام کی لفظ اوسکے معانی پر دلالت کرتی ہین اور وہ معانی حق تعالیٰ کی
علم مین ایکمدت دراز تک کلام نفسی کا خلعت پہنکر ایک صفت ذاتیہ صفتون سی بن گئی ہی اور اس
مقام مین اسی فائدہ عمدہ کو لحاظ کرکی ترتیل کی حکم کی تعلیل یون ارشاد ہوتی ہی انا سنلقی الخ
ف عزیزی انا سنلقی علیک قولا ثقیلا ہ تحقیق ہم اوتارینگی تجپر فرمان دشوار یعنی دعوت کفار کی
طرف سلام کی ف ہم آگی ڈالینگی تجپر بہاری بات ف موضح تفسیر قول ثقیل سے
مراد قرآن ہے اسلیے کہ اوسمین اوامر و نواہی ہین کہ جو تکالیف شاقہ اور بہاری ہین یا مکلفین پر
یا بہاری ہین منافقون پر ف مدظلہ انا سنلقی الخ تحقیق قریب ہی کہ ڈالینگی ہم تجپر ایسی بات
جو بہت بہاری ہی حاصل مطلب کا یہہ ہی کہ بعد اسکے پیدرپی قرآن کو تمپر نازل کرینگے سو تمکو
چاہیی کہ جسقدر قرآن تمپر اوترا ہے اوسکے تلاوت مین راتکو مشغول رہا کرو اور اوس عبادت
خاص کی انوار سے اپنے تئین متشرف کرکی اوس فیض اعظم کی قبولیت کا استعداد اپنے مین
حاصل کرو اور ابتدا مین قرآن شریف نازل ہونیکے وقت بہت گرانی و سختی گذرتی ہتی اوسکا
طور یہہ ہتا کہ جب وحی کا نزول شروع ہوتا ہتا تو پہلی ایک آواز گہنٹی کیسی آپ سنتی ہی اوس
آواز مین بدون اعتماد مخارج کی حرف اور کلمی ظاہر ہونی لگتی ہتی اور وہ آواز تیز و تند اسطرح سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تاثیر کرتی ہتی کہ آپکی حواس ظاہری و باطنی بالکل اس عالم سے
منقطع ہوکر اوس عالم کیطرف متوجہ ہو جاتی ہتی اور ایسی حالت آپ پر ظاہر ہو جاتی ہتی جیسی
روح بدن سی کہنچتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک پر پسینا آجاتا ہتا اور آپ بیہوش ہو جاتی ہتی اسلیے
کہ ارواح دماغ کو صعود کرتے ہتے اس سببسے جب اعضا بدنکی سست ہوکر ثقل طبعی کیطرف عود
کرتے ہتے چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت آئی ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر جاڑونمین جسدن بہت ٹہنڈک ہوتی ہتی اور وحی آتی تو آپکے پیشانی
مبارک سی پسینہ نکل آتا ہتا اور وحی نازل ہوتی کسوقت اگر آپ اونٹ یا گہوڑی یا کسی جانور پر سوار
ہوتی تو وہ جانور گر پڑتا ہتا مگر ایک اونٹنی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ کی عضبا اور قصوا نام
ہتا وہ گرتے نہتے لیکن اپنے پاؤنکو پہیلا کرکے زمین ٹیک دیتی ہتی اور گرتے نہتے اور اوسکو
اسطرح کی عادت ہو گئی ہتی اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی آتی کسیوقت کسی کی رانکو تکیہ
دئے ہوی ہتی تو اوس رانکی ٹوٹنی کا خوف ہوتا ہتا اور آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا ہتا اور دم
چڑہنے لگتا ہتا اسطرح جیسے کہ دور سی اوسکی آواز معلوم ہوتے ہتے اور بسبب دوسرے گرانے یہہ کہ بدون الکی
کے سب قراء توں اور وجوہ اوسکو یاد رکہنا چاہیی تیسرے گرانی یہہ کہ اون دشمنونکی سامنی پڑہنا

ف یعنی رات میں کرنا بہاری ہے بیچ میں سے ہموار

پڑتا تہا جو ہمیشہ ہنسی اور تمسخر کیا کرتی ہتی اور قرآن کی مضمونکو جو نیا سنتی ہتی ہر مجلس مین بیٹہہ کی اوسکا ذکر کرتی ہتی ہنسی کیطور پر اور بیہودہ باتین بکا کرتے تہے اون سبکو سننا پڑا اور چوتہی گرانی قرآن شریف کی عجائبات اور باریک دقیقی سمجہتی مین اور اوسکی اعجاز کے وجوہ دریافت کرنی مین کہ یہہ چیزین بدون خوب فکر اور غور کی معلوم نہین ہوتین چنانچہ یہہ باتین اب بہی بدون شمول فضل آلہی کی میسر نہین پانچوین گرانی قرآن شریف کی آیتونکی تفریق کرنے مین یعنی محکم اور متشابہ اور ناسخ اور منسوخ اور ظاہر اور ماول ان سبکو آپسمین جدا کرنا اور ہر قسم سی جدی جدی حکم نکالنی کہ یہہ بہت مشکل علم ہی چہٹی گرانی مسلمانونکی نسبت سی اسلیی کہ قرآن شریف کی بموجب امر و نہی کرنا نہایت سخت مشکل ہی اوسکی موافق عمل کرنا بدون تایید آلہی کی ہرگز ممکن نہین اور ساتوین قرآن شریف کا سننا کافرونپر بہت دشوار تہا چنانچہ اگلی سورة مین آیا ہی کہ کافر قرآن کی سننی سی ایسا ڈرتے ہین جیسی گدہی شیر کی دیکہنی سے اور اوسکی آواز سننے سے آٹہوین قرآن شریف کا اترنا منافقون اور فاسقونپر بہت سخت گران تہا اسلیی کہ اونکی چہپی عیب اور پوشیدہ باتین اوسمین بیان کی جاتی ہین اور حاضرین مجلس اپنے ذہن کی تیزی اور قرینہ سی سمجہہ جاتی ہتی کہ فلانی شخص کا حال ہی پہر وہ فضیحت ہوتی ہتی اور جب قرآن شریف کو نماز تہجد مین ترتیل کی پڑہنی کی وجہ کی بیان سی فراغت پائی تو اب نماز تہجد پڑہنے کی وجہ کو بیان فرماتی ہین سو اِنَّ کا لفظ ان تینون آیتونمین تعلیل کیلیے ہے اور ان تینون تعلیلون کی درمیان حرف عطف کو نہین لائی اسلیی کہ تعلیل ایک امر کے نہین ہی بلکہ مختلف امرونکی تعلیل ہی جو پہلی کلام سے سمجہے جاتے ہے سو قرآن کی ترتیل کے علت قول ثقیل کا القا ہی اور قیام لیل کے حکم کے علت یہہ ہی اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ الخ **عزیزی**

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ هِیَ اَشَدُّ وَطۡـًٔا وَّاَقۡوَمُ قِیۡلًا ۔ تحقیق قیام رات کا زیادہ تر ہی بیچ پایمال کرنے نفس کے ہمی اور درست تر ہے بیچ تلفظ الفاظ کی ۱۲ **فتح** اوٹہنا رات کا سخت روندتا ہے اور سیدہی نکلتی ہے بات ۱۲ **موضح** اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ الخ بیشک وہ عبادت اور تلاوة جو پیدا ہوتی ہے اور اوٹہتی ہے رات کو وہ بہت سخت ہے نفس کے روندنے مین اور اوسکی تاریکی دور کرنیمین دو وجہہ سی اول یہہ کہ رات کا اوٹہنا اور قرآن کو بلند آواز سے پڑہنا اور وضو کرنا اور وضو کی اسباب کو تلاش کرنا جیسی لوٹا پانی مسواک پہر نماز مین کہڑا ہونا اور سجدہ مین جانا یہہ چیزین نفس پر سخت اور بہاری ہین اسلیی کہ رات چین و آرام اور خاموش رہنیکا وقت ہی اور آدمی کی پیدایشی یہہ بات ہی کہ رات کو چلنی پہرنی جاگنی بات کرنیکو بالطبع دوست نہین رکہتا خصوصا جسوقت جوروتی بغل مین ہو اور بچی پیارے پاس ہون نرم فرش ہو اور گرم لحاف ہو اور چپی والی بدنکو مل رہی ہی ایسی وقت مین ان سب لذتونکو چہوڑنا اور ایسی بچہونی اور محنت مین اپنی جانکو ڈالنا ان سب باتونکو سوچا چاہیی کہ کیا نفس پر قیامت برپا ہوتی ہی اور اگر گرمی کا موسم ہو تو دن بہر دہوپ کے سوزش اور گرمی کی حرارت بدن اوٹہائی ہوئی رات کو ٹہنڈک مین آرام سی بدن ہوتا ہی پہر اس آرام

چہوڑنا اور مشقت مین پڑنا خیال کیا جا ہی کہ کیسی مشکل بات ہی دوسری وجہہ یہہ ہی کہ حقیقت مین
وہ وقت انوار و برکات کی نزول کا وقت ہی پہر جب ایسی عمدہ عبادت ایسی عمدہ وقت مین بالی گئی
اور قرآن کا نور اور ایمان کا نور تجلیونکی ساتہہ ایک ستون نورانی بن کر قایم ہوا پہر نفس کے تاریکے کیا
مجال رکہتے ہے جو وہان ٹہر سکے حدیث شریف مین آیا ہی یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ
اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِىْ
فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اور یہہ ہی حدیث صحیح مین آیا ہے
اِنَّ فِى اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ سو وہ وقت خاص اپنی مالک کے
دربار کا ہے نوکر کے حق مین اور معشوق کی جلوہ کا وقت ہے عاشق کی حق مین اور بیع و شری کی
گرمی بازار کا وقت ہی تاجر کی حق مین اور صنعت اور مزدوری کی رواج کا وقت ہی ہر پیشہ والیکی حق مین کہ
تہوڑے محنت مین بڑا عمدہ مطلب حاصل ہوتا ہی اور تہوڑی ڈہیل و سستی مین بڑا مطلب
ہاتہہ سی جاتا ہے حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سی منقول ہی کہ بعضے
لوگون نی بعد اونکی وفاتکی اونکو خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ کیا حال گذرا اونکی جواب مین یہہ کہا
طَاحَتِ الْعِبَادَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا نَفَعَنَا اِلَّا رَكَعَاتٌ رَكَعْنَاهَا فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ اور پہلی راتکو
تمام دنکی محنت اور کہانے پینے سے پیٹ بہر لینی کے سبب سے سست ہوجاتا ہی اور غافل ہوکر
بے حواس مردون کی مانند پڑتا ہے اور غذا کی ردی بخارات اسکے دل اور دماغ کو پریشان
کردیتے ہے اور غذا کا فضلہ اور بدبو کی ہوا ہر ساعت آستی باہر نکلتی ہے اس حالت مین
آدمی چارپائے کے مانند ہوتا ہے عالم انسانیت کی طہارت کی مرتبہ سی منزلون دور
ہوجاتا ہے عالم ارواح کی طہارت کی مشابہ ہونا تو بہت دور ہے پہر جب پچہلی رات ہوتی ہی تو یہہ
رنج اور کدورتین دور ہوجاتی ہین اور دنکی فاسد خیال ہی غفلت کی نیند جاتی ہونیکی سبب
اوسکے ذہن مین نہین رہتی گویا روح اپنے خالص اصل کو پہنچی اور اپنے عالم اصلی کو یاد کیا
ایسے وقت مین اوس روح کو ان قرب کی لذتون سی چکہا کی فراز کرنا جو اوس عالم مین
خوگر ہو رہے تہے بہت مناسب ہوا اَقْوَمُ قِيْلًا اور بہت مضبوط ہی بات کہنی مین حاصل
کلام کا یہہ ہی کہ قرآن شریف کے تلاوت کرنا پچہلے راتکو تدبر اور معانی کی سمجہنی کیلئی بہت
بہتر ہے اور وقتونکی نسبت سی اسواسطے کہ اوسوقت مین ذہن صاف ہوتا ہے اور
غذا کے بخارات بہی کم ہوجاتی ہین اور غل اور شور باہر کا بہی حواس کو منتشر نہین کرتا ہی تاکہ
دل اوسطرف متوجہہ ہوا ور معنونکی سمجہنی سے غفلت کرے اور یہی وجہہ ہے کہ پچہلے پہر کا خواب
اکثر سچا ہوتا ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہے اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ اور انہین خصوصیتونکو
لحاظ سی جو رات کی واسطے حاصل ہے حدیث صحیح مین آیا ہی عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ

دٓابُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ اور نفوس کامل اور ارواح
پاک حضرات انبیاء علیہم السلام کو انکی استعداد کی صفائی کی لحاظ سے ایسے منافع اور فوائد کی حاصل کرنیمین انکے حق
دن رات برابر ہی لیکن انکی دن کی اوقات اور طرح طرح کی عبادتون سی معمور و پُر رہتی ہین خالص ایسے
کیفیت یا ایک حالت کا ہی جانا اوسوقت متصور نہین ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ الخ عزیزی
وَاَقْوَمُ قِیْلًا اور درست زیادہ ہی بسبب مقال کی یعنی قراءۃ قرآن کی کہ اوسوقت مین کچھ خسر
حرکت اور غوغا و خلل نہین ہوتا اور طاعت و عبادت رات کی پیدا ہونیوالی کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول
بعض کی ہر ساعت مین کہ رات کو قیام کری ناشیہ ہوگا اور بقول بعض کی نشا بمعنی قیام کی اور بقول عائشہ
رضی اللہ عنہا کی بعد سونیکی قیام کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول بعض کے درمیان مغرب و عشا کی ناشیہ ہی اور
بقول بعض کی قیام آخر شب کا ہی اور وِطَآءً بمعنی مواطات و موافقت کی ہی یعنی موافقت قلب اور
زبان اور حواس کے اسمین بیچ شب کے بہت ہوتی ہی اور وطاء بالف کی بمعنی شد و ثقل کے ہے مصلی پر
بنسبت نماز روز کی اسلیے کہ رات وقت سونی اور رہت کا ہوتا ہی اور بقول بعض کے اہل واسطے قیام کو
ہے نماز کے واسلیے کہ روز مین دل امور معیشت مین لگا رہتا ہے حاصل یہہ کہ عبادت رات کی نہایت
خوشی اور اخلاص برکت کی ساتھہ ہوتی ہی اور کہا ہی علمائی کہ کوئی ولی تہجد ادا کرنی بغیر نہین ہوتا
کا بحر اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا تحقیق تجکو دنمین شغل ہے بہت کا فتح البتہ تجکو دنمین شغل
رہتا ہے لنبا کا موضح القرآن بیشک تجکو دنمین بہت تیرنا یعنے بہت کام کرنا ہی اور
طرح طرح کی عبادتونمین مشغول رہتا ہے دن کو اتنے فرصت تمکو نہین ہے کہ مصاحبت اور مکالمت
کے مجلس کو گرم کرو اور مناجات اور سرگوشی سی اپنی تئین مشرف کرو اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا دن اکثر اسطور کے گذرتا تہا کہ بعد فجر کی اشراق تک نماز کے مصلے مین ذکر اور فکر مین مشغول رہتی تہی
اور آپ کی حضرت خضر علیہ السلام کو اوسوقت اور عصر کی بعد سی آفتاب کی غروب ہونی تک مسبعات عشر
پڑہنی کو حکم فرمایا ہی پہر بعد اشراق کی چاشت تک اور قسم کی عبادتونمین آپ مشغول رہتی تہی جیسے
مریضونکی عیادت کرنے اور مسلمانونکی جنازونکی ساتہہ جانا اور غریب مسکین مسلمانونکی حاجت روائی
کرنے اور طالب علمونکو علم تعلیم کرنا اور مسترشدونکو خدا کی راہکی سلوک کی قاعدہ ارشاد فرمانا اور فتوے
پوچہنی والونکو فتوا دینا اور آپسمین جہگڑے قصون کا فیصلہ کرنا اور کافرونکی ساتہہ جہاد اور قتال
کے سامانکی درستی اور تدبیر مین رہنا اور اوسی قسم کی کامونمین مشغول رہتی تہی پہر چاشت کی بعد
دولت سرا مین تشریف فرما ہوتی اور اپنی اہل و عیال کے خاطرداری و تسلی فرماتی تہی کہ یہہ بہی ایک
قسم ہے عبادت کی پہر کہانا کہاکی تہوڑا قیلولہ کرتے تہے پہر جب آفتاب ڈہلتا تو آپ اُٹہتی اور پائخانہ
پیشاب سی فرغت کرکی وضو یا غسل کرتی اور چار رکعتین ایک سلام سی فی الزوال پڑہتے پہر جب
ظہر کے اذان ہوتی تو آپ باہر تشریف فرما ہوتی اور ظہر کی نماز مسجد مین پڑہتے اور ظہر کی بعد
عصر تک پہر دعوت اور ارشاد لوگونکو فتوی دیتی اور فیصلی مین جہگڑونکی مشغول رہتی تہی پہر نماز عصر کے

پڑہتے پہر قبلہ کی طرف موںہہ کرکی بیٹہتی اور ذکر و فکر مین مغرب تک مشغول رہتی پہر مغرب کی نماز
پڑہ کر گہر مین تشریف لیجاتی پہر اہل و عیال کی تسلی اور دلاسی مین اور مہمانون اور مسافرون کی
کہانا کہلانی مین خود متوجہ ہوتی اور اگر دنیائی مالکی قسم سی کچہہ گہر مین ہوتا تو اوسکو اوسیوقت
مستحقونکو عنایت فرماتی کہ دنیا کا مال آپکی دولت سرا مین رات کو نرہی پہر اوسکی بعد آپ کہانا
نوش جان فرماتی اور جانورونکی دانہ چارہ کی آپ خبر گیری فرماتی تا کہ ایسا نہو کہ کوئی جانور
بی زبان بہوکا پیاسا رہگیا ہو پہر اوسکی بعد استنجا وغیرہ کرکی وضو کرتی اور مسجد مین تشریف
فرما ہوتی اور نماز عشا کی ادا کرتی اور وتر کو نہی دیتی پہچہلی رات مین پڑہنی کے لئی پہر سونی کی
لئی تشریف دولتخانہ مین لیجاتی اور چار یعنی نفل پڑہتی پہر تسبیح اور تکبیر اور تحمید بجالاتی پہر
قرآن شریف کی کئی سورتین پڑہتے جیسے سورہ زمر اور سورہ اسرا اور چہون مسبحات یعنی سورہ حدید اور
سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ تغابن اور جمعہ اور سورہ اعلی اور سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ اور معوذتین
اور سورہ سجدہ اور سورہ ملک غرضکہ یہہ سب سورتین پڑہ کی آپ آرام فرماتی پہر جب اسطرحکی اوقات
معمور اور بندہی ہوئی ہون تو اس قسم کی مجاہدہ عظیم کی گنجایش کہان ہی کہ اتنی دیر تک اس
امر مین مشغول رہین اسلیئی حقتعالی نی فرمایا ہی کہ دیکہو اگرچہ طرح طرحکی عبادتون مین تم مشغول رہتے
لیکن اوسوقت کو یعنی پچہلے پہر کو بہی عبادت سی خالی مت رکہو اس لئی کہ اوسوقت کا مجاہدہ
حجابونکی دور کرنے اور قرب کی حاصل کرنے مین اکثیر اعظم ہی کوئی عبادت اور کوئی شغل اسکو
نہین پہنچتا بلکہ جتنی شغل اور جتنی عبادتین ہین سبکو یہہ مجاہدہ رونق دیتا ہی سو ایسی وقت
کو ہرگز مفت نکہویا چاہئی **تنبیہ عزیزی** جانا چاہئی کہ نماز تہجد عجیب نماز ہے
اگرچہ اکثر فقہا نی مستحب لکہا ہی اسکو لیکن محققین کی نزدیک سنت موکدہ ہی اسلیئی کچہہ
فضائل اسکے حدیث سی لکہی جاتی ہین تا لوگ رغبت کرین اسکی پڑہنی مین فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدہی سر ایک تمہاری کی جسوقت
کہ وہ سوتا ہی پڑہتا ہی ہر گرہ پر اس مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہے پس سورہ پہر اگر جاگا وہ
اور یاد کیا اللہ تعالی کو کہل جاتی ہی ایک گرہ پہر اگر وضو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پہر اگر نماز
پڑہے تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کرتا ہی شادان و خوشدل اور نہین تو صبح کرتا ہی بددل کاہل
اور فرمایا کہ لازم کر لیہنے پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی کہ پہلے
تمسی تہے اور نزدیکی کا سبب تمہاریکا ہے طرف پروردگار تمہاریکی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب
بازرہنیکا گناہونسی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ورم کئی گئی پاہی مبارک
آپکے عرض کیا لوگون نی کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخشدئی ہین آپکے گناہ اگلی پچہلی
فرمایا کہ نہوؤن مین بندہ شکر گذار اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات
سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانونمین

فضائل تہجد

اور فرمایا تین لوگ ہین کہ خوش ہوتا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ قیام کری رات کو نماز کی لیی اور ایک وہ قوم
کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر
کہ اوٹہا راتکو پس نماز پڑہے اوسنی اور جگایا بی بی اپنی کو پس انکار کیا اوسنی چہڑکا خاوندنی اوسکی منہ پر
پانی اور رحم کری اللہ اوس عورۃ پر کہ اوٹہی راتکو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہے
اوسنی اور اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا بیبی نی اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ
دیکہا جاتا ہی باہر کا بیچ اونکا اندر سی اور اندر کا باہر سی یعنی ایسی صاف ولطیف ہین تیار کیا اونکو
اللہ تعالی نی اون لوگونکی لیی کہ نرم کرتے ہین کلام اور کہلاتی ہین طعام اور پی در پی رکہتی ہین صیام
یعنی اکثر روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتے ہین راتکو اوس حالمین کہ لوگ سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک
وتعالی نزول اجلال فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کی جسوقت کہ باقی رہجاتی
تہائی رات اخیر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون اوسکی لیی کون ہی کہ
سوال کری مجہسی پس دون اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشون اوسکو پہر پہیلاتا ہی
ہاتہہ اپنا اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہے نہ ظالم اپنے ذات پاک مراد رکہتا ہی
کہ میری عبادت کری مین بدلہ دونگا ضائع نہین کرونگا صبح تک یونہین فرماتا رہتا ہی اور فرمایا کہ جب
جگاتا ہی آدمی اہل اپنے کو پس دونون نماز پڑہتی ہین لکہی جاتی ہین ذاکرین اور ذاکرات مین
یعنی اوسکی یاد کرنیوالونمین لکہی جاتی ہین کہ بڑے بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت
میری اوٹہانیوالی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد
گذار کذا مشکوۃ ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا﴾ اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا
اور سب طرفسی توڑ متوجہ ہوکر طرف اوسکے ایک ٹہکا توڑ ناہ ۵ فتح کذا اور پڑہ نام اپنے رب کا
اور چہوٹ یاد اوسکی طرف سب سی الگ ہوکر کذا موضح تفسیر اور یاد کر الخ یعنی ہمیشہ ذکر کرتا رہ
اوسکا رات دن مین اور ذکر اللہ شامل ہی تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور نماز اور تلاوۃ قرآن اور پڑہنی پڑہانی
علم کو وتبتل الخ یعنی انقطاع ہر چیز سی کر اوسکی عبادۃ کی طرف متوجہ ہو اور بعضون نی کہا کہ
چہوڑ دنیا کو اور دنیا کی چیز ونکو اور ڈہونڈ اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہی کذا مدارک ۱ اور یاد کر نام
اپنے پروردگار ہمیشگی کے طور پر ہر وقت اور ہر شغل اور ہر عبادتمین خواہ اول خواہ آخر خواہ درمیان مین
اوس عبادۃ کی اور یاد خواہ زبان سی ہو خواہ دل سی ونکو ہو یا اونکوا اور پروردگار کا نام خواہ اسم ذات ہو
خواہ اسم اشارہ ہو یا اسما حسنی مین سی کوئی نام ہو جو سالک کی نفس اور حال اور وقت سی مناسبت
رکہتا ہو چنانچہ حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی بغدادی رح سی منقول ہی کہ جسوقت کوئی اس راہ کا
طالب اونکی پاس آتا تو پہلی اوسکو ایک چلہ یا دو چلی کرنیکا حکم فرماتی بعد اسکے اوسکو اپنی سامنے
بیٹہاتی اور توجہ نام پاک کو اوسکی سامنی پڑہتی اور اپنی آنکہہ اوسکی سی لڑائی رکہتی اگر اون
اسماء الہیہ سی کسی نام پر اوسکا چہرہ متغیر ہوتا اور کانپ اوٹہتا یا اچہل پڑتا تو آپ اوسکو فرماتی

کہ تیری کام کی گنجائش اسی اسم سی ہوگی اور اوس نام کی ذکر کا طریقہ اوسکو تعلیم کرتی اور اگر کسی اسم کی
چہرہ متغیر ہوتا اور جسم مین جنبش ہوتی تو آپ اوس سی کہدیتی کہ تمھین قرب اور جذب کے راہ کی
سلوک کی استعداد نہین ہی تجکو ابرار کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے اور تجارت یا زراعت یا کسی اور پیشہ مین
مشغول ہونا چاہی اور اسم پروردگار کا خواہ تنہا ہو خواہ تہلیل کے ضمن مین یعنی نفی و اثبات مین خواہ تسبیح
اور تحمید اور تکبیر اور لاحول یا اور مسنون ذکرونکی مضمون مین اور ذکر کا طریق آپ نجانتا ہو تو کسی
جانتی والیسی پوچھہ لیوی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور بہت عمدہ
چیز اس مقدمہ مین یہہ ہی کہ کسی لحظہ اور کسی دم غافل نرہے اور کوئی عمل اور کوئی شغل ہو لیکن
اوس یاد کو نچھوڑے چنانچہ اور آیۃ مین فرماتی ہین لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور اگر خوف
اس بات کا ہو کہ فلانی عمل یا فلانی شغل کے سبب سے یاد الہی سی غفلت ہو جائیگی تو لازم ہی کہ اوس
شغل اور عمل کو چھوڑ دے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ اور کاٹ اور علیحدہ ہو اوس کام سی جو تجکو یاد الہی سے مانع
ہو اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر تَبْتِيْلًا کاٹنا اور علیحدہ ہونا ایک طریق سی یعنی اوس
عمل اور اوس شغل کے علاقہ کو اپنے طرف اور اپنے اختیار سے کاٹ ڈالنا چاہیی اس لئی کہ بدون
قطع کرنے اوس عمل اور اوس شغل کے علاقہ کے آپ سے علیحدہ ہو جانا کبھی ظلم کا سبب پڑتا ہی اور
خلاف شرع ہوتا ہی جیسی نوکر کہ بدون نوکری چھوڑی اپنی گھر آپسی بیٹھہ رہی یا مرد بغیر قطع کرنے نکاح
کے علاقہ کے جوروسی علیحدہ ہو جاوی اور اوسکی صحبت اور اوسکے خاطرداری سے اور نان نفقہ کے
خبرگیری سی علیحدہ ہو کر بیٹھہ رہی تو یہہ بات ظلم صریح ہی اور خلاف شرع کی اسیطرح اور چیزونکو
قیاس کر لینا چاہیی اور اسے قید کے طرف اشارہ کرنے کیلیے تبتیلا فرمایا اسواسطے کہ اوس قسم کی انقطاع
بیان کرنا منظور ہی جسکی قطع کرنیسی کسیطرحکا علاقہ حاصل نہو انقطاع کی تاکید منظور نہین ہی ورنہ انقطاعا
تبتلا فرماتی اور اس قطع اور تبتل کے بہت فائدی ہین پہلا فائدہ عین ذکر مین ہی یعنی ماسوی اللہ کے
خطرے دلمین نہ آوین تاکہ جو ذکر سے غرض ہی وہ حاصل ہووے اور جب خطرے دلمین آوین تو ذکر
نہین رہتا ہی اور مذکور کیطرف خالص توجہ کا سبب ہی نہین پڑتا ہی تا انڈیگی اور کشش و تیمہ
حاصل ہووی دوسرا فائدہ ذکر کی ثمرہ باقی رہنی مین ہی اسواسطے کہ کسی چیز کے طرف متوجہ ہونے سے
پہلے چیز کیطرف توجہ کا اثر مٹ جاتا ہے اور اور خطرونکی طرح یہہ توجہ بھی بیفائدہ ہو جاتے ہے تیسرا
فائدہ یہہ ہی کہ تمام عبادتونمین فارغ البال ہونا شرط ہی اور مخلوق کیطرف علاقہ رکھنا فراغ بال
کو مانع ہی چوتہا فایدہ یہہ ہی کہ بہت گناہونسی مخلصی حاصل ہوتے ہی جیسے زنا اور غیبت اور عیب
اور خوشامد اور منہیات اور بدعات کا دیکھنا اور بری صحبت کا اثر ہونا پانچوان فائدہ یہہ ہی کہ ما
سوی اللہ کے محبت کو نفی کرتا ہی جسطرح ذکر الہی محبت الہی کو دلمین زیادہ کرتا ہی پس تبتل تنقیہ کے حکم مین
ہے دوائی کے استعمال کرنے سے پہلے جسطرح قبل استعمال دوائی کی تنقیہ شرط ہی اسیطرح قبل ذکر کے
تبتل بہی شرط ہی یہان پر جاننا چاہیی کہ دنیاوی علاقونسی علیحدہ ہونا اور اونکی محبت کی رشتہ کو اپنی دل

کا ٹنا ذکر الٰہی اور سلوک الی اللہ کے ابتدا مین شرط ہی یعنی ضروری ہی بدون اس انقطاع کی کچھ
فائدہ نہین ہوتا لیکن انتہا مین یعنی جب استغراق اور اختلاط کے جمع کی قوت حاصل ہوئی تب شرط
نہین بلکہ اوس وقت مین اختلاط تبتل سے بہتر ہوتا ہی اسلئی کہ اوسکی سبب سی سکہلانا اور سیکہنا اور ادب دینا
اور ادب لینا اور ہدایت اور نصیحت اور حقوق کی رعایت ہوتی ہی اور آدن عبادتون کی ثواب حاصل کرنی کا
سبب ہوگا جو اختلاط پر موقوف ہین جیسی مریض کی عیادت کرنی اور جنازی کی ساتہہ جانا اور محتاجون کی مدد کرنی
اور اپنے خویش و اقربا کی ساتہہ سلوک اور عاجزی کرنی اور صبر کرنا اور خلق اللہ کے زیادتی کو سہ لینا اور مسکینونکی
خدمت کرنی اور مہماندار کرنی اور حلال طریق سی مال حاصل کرنا تاکہ اوسکو صدقون اور واجب
نفقون اور مسجدونکی تعمیرون اور مسافرخانونکی بنائی مین صرف کری اور بعضی فقہاء نی فَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ کو تکبیر تحریمہ پر اور تبتل کو رفع یدین پر عمل کیا ہی اسلئی کہ دونون ہاتہہ ابتدا نماز مین اٹہانی آسکی
طرف اشارہ ہی کہ مین دونون جہان سی ہاتہہ اوٹہا کر خدا کی یاد مین مشغول ہوا ہون اور بعضی صوفیہ نی
تبتل کو ذکر کے وقت نفی ماسوی اللہ پر حمل کیا ہی اور طریقہ اس تبتل کا یہہ ہی کہ تاریک مکان مین بیٹہی
اور سر اور موہنہ کو کپڑی سی لپیٹ لی اور آنکہین بند کری اور زبان کو سوای ذکر کے نہ ہلاوی اور یہہ اوس وقت
کری کہ جب معدہ خالی ہوا اور بہوک ہو لیکن بہوک کا غلبہ نہو اور کم کہانا اور کم سونا اختیار کری اسلئی کہ ان دونون
چیزونکو دل کے روشن کرنی مین بڑا دخل ہی اس وجہ سی کہ کم کہانا دل کے خون کو کم کرتا ہی اور جاگنا دل کے
چربی کو پگہلاتا ہی اور کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات کی خبرگیری رکہی جیسی کہانی پینی کی اور کپڑی کی
اور کہانی مین بڑی احتیاط کری کہ حلال وجہہ سی ہو اور فرض اور سنت کی ادا کرنی مین اور ذکر دائم مین
مشغول رہے لیکن قبلہ رو ہو کر طہارت سی اور حضور دل سی اول زبان سی ذکر کری یہان تک کہ زبان بے حرکت
رہ جاوی اور بے اختیار ساتہہ ذکر کے جاری ہو پہر اسکی بعد دل مین خیال کر کے ذکر کری یہان تک کہ حرف
بہی درمیان مین نرہین فقط معنی ذہن مین جم جاوین پہر اوسکی گنتی اور شمار نہین رہتا ہی بلکہ ذکر ہی
ایک حالت ہوجاتا ہے اوسکی اور حالتون سی پہر اوس وقت اوسکو شدت کی محبت پیدا ہوتی ہی اور مذکور کو
یعنے جسکو یاد کرتا ہی اوسکو کسی وقت بہول نہین سکتا موجب قول شاعر کے شعر دن تو اوسکی ہجر
تصور مین گذر جاتا ہی ٭ رات کو خواب مین ہی وہی نظر آتا ہی ٭ پہر اوسکی بعد سب چیزون سی ظاہری
ہون یا باطنی غیبت حاصل ہوتی ہی یہان تک کہ اپنے نفس سے اور نفس کے صفات سے بہی غائب ہوجاتا ہی
اور اسی مرتبہ کا نام قرب ہی پہر اوسکی بعد تو یہہ نوبت پہنچتی ہی کہ ذکر سے بہی غیبت ہوجاتی ہی فقط
مذکور اور محبوب کا شہود و حضور باقی رہتا ہی اور یہہ رتبہ فنا کی سرحد ہی پہر اسکے بعد اوسکو ایسا اتصال
اپنے محبوب کی ساتہہ حاصل ہوتا ہی کہ جسکی نہ کیفیت بیان ہوسکی اور نہ قیاس مین آوی اور یہہ
رتبہ ولایت کا ہی اس رتبہ والیکو شاہ اور ولی اور واصل کہہ سکتی ہین اور اسکی ماقبل کے رتبہ والونکو
طالب اور مرید اور شوقین اور جویا کہتی ہین یہان تک بیان تبتل کے طریقہ کا ہوچکا اور جواب اسکا یہہ
ایک شبہہ کا گمان تہا کہ شاید کسیکے خاطر مین آوی کہ دنیوی علاقونکو قطع کرنا کسیطرح متصور نہین

اسلئی کہ دار الحیوت تو دنیا ہی اور جبتک دنیوی علاقون سی تعلق باقی ہی تب تک ماسوی اللہ سی غفلت کلی اور بالکل متوجہ ہونا اللہ تعالے کے طرف کسیطرح ممکن نہین سو اس شبہ کی دفع کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد ہوتا ہی کہ دنیا مین افعال الٰہی کے طرف خوب نظر کر کر دیکھو کہ دنیوی علاقون کی ساتھ تعلق رکھنا اور پھر انہین علاقون کو انقطاع کرنا ہر دن ورات مین موجود ہی الٰہی کہ حق تعالی کا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ہی **عزیزی** تبتل انقطاع اور تبتیل دل دنیا سی کاٹنا اور معنی یہہ ہین کہ انقطاع کرا اپنے رب کی طرف انقطاع کرنا پورا ساتھہ عبادت کی اور اخلاص نیت کی اور توجہ کلی کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اور فارسی مین کہینگے کہ نفس خود را از اندیشۂ ماسوی اللہ مجرد ساز اور ہمگی روی بر دار **ف** دل در وبند و زغیرش بگسل شہر چہ جز اوست برون کن از دل * اور یہہ منافی نہین ہی اس قول علیہ السلام کے لَا رُهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْإِسْلَامِ اسلئے کہ تبتل اسجگہہ بمعنی انقطاع اور بیزار رہنے نکاح سے ہے اور اسی قبیل سے ہے حضرت مریم کو بتول کہنا یعنی مرد اور نکاح سی علاقہ نہین رکھا تہا اونہون نی اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بتول کہتے تہے اسلیے کہ انقطاع کیا تہا اونہون نے ماسوی اللہ سے **روح** رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا پروردگار مشرق اور مغرب کا نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کارساز پکڑ اوسکو **فتح** مالک مشرق اور مغرب کا اوس بن کسیکی بندگی نہین سو پکڑ اوسکو کام سونپنا **موضح تفسیر** فَاتَّخِذْهُ الخ پس پکڑ اللہ کو واسطے بہلائی دین و دنیا اپنی کی کارساز و کار سپرد کیا گیا اصلاح دین و دنیا کے لئے اور جس بیٹہہ رہ تو کہا امام قشیری رحمہ اللہ نے کہ اللہ ہی کارساز ہے اپنے بندونکی حوال کا پہیرتا ہی اونکو جدہر چاہتا ہی اور جب وہ متولی و کارساز اپنے بندے کے کام کا ہوتا ہے بنظر عنایت کی تو کفایت کرتا ہے اوسکی سب شغلونکو اور بے پروا کرتا ہی اپنے غیر سے پس بندہ اپنی حاجتین بہت پیدا نکرے اس خیال سی کہ اللہ مولی و کافی میرا ہے اور اسلیے کہا گیا ہی کہ علامات توحید سے ہے کثرت عیال کی اور بہولے توکل کے یعنے باوجود عیال بہت ہونیکے توکل خدا پر ہو منقول ہے ممشاد دینوری رحمہ اللہ سے کہ وہ کہتے تہے کہ میری ذمہ دین ہوگیا تہا پس فکر مین پڑا مین ایک راتکو اور تنگ ہوا دل میرا پس دیکہا مینی خواب مین کہ ایک شخص کہتا ہی مجہسی کہ لیا تو نے اسقدر قرض تیرا کام لینا تہا اور ہمپر ادا کرنا تہا پہر جاگا مین پس کشایش ہوئی مجہے اسقدر کہ ادا کیا مینی دین پہر نہین لیا مینی قرض قصاب اور نہ بقال سی پہر کہا قشیری نی جان کہ جسنی کیا مخلوق کو وکیل اپنے لیے پس وہ مانگیگا اوس سے مزدورے اور خیانت بہی کریگا اوسکی مال مین اور خطا کریگا اوسکی تصرف کرنے مین یا چہپا ئیگا اوس اچہی بات اور جو خوش ہوا اس سے کہ اللہ میرا وکیل ہوویگا وہ اوسکو مزدوری اور آرزو مین اوسکی بر لاویگا اور خوش ہوگا اوس سی اور مہربان ہوگا اوسپر اور جو کوئی کرے اللہ کو وکیل لازم ہی اوسکو یہہ کہ ہو وکیل اللہ کے لیے اپنے نفس پر نیچ استحقاق حقوق و فرایض اوسکیکے اور جو اسپر لازم ہی جہگڑتا رہے اپنے نفس سے اوسکے بابین رات و دن سستی نہو ایک لحظہ اور نہ تقصیر ے پلک مارنے کہا زروقی رحمہ اللہ

کہ خاصیت اسم وکیل کے یہہ ہی کہ اوسکی وردکرنیسی حاجتین اور مصیبتین روان اور دفع ہوتی ہین پس جو کوئی ڈری ہوا یا کرت وغیرہ سی تو بہت برہے اسم وکیل کو تو بلائی اوس سی دور ہوگی اور کہول جاوینگی اوسکی لئیے دروازی خیر ورزق کی ٥ رب ٥ پروردگار مشرق کا بہی ہی اور مغرب کا بہی اوسنی مشرق کو دنیاوی علاقونکو یاد دلانے کے واسطے بنایا ہی جیسی مغرب کو دنیا کی علاقونکی قطع کرنیکیلئے مقرر کیا ہی جسوقت صبح ہوئی اور آفتابکی روشنی مشرق سی نمود ہوئی تو دوکاندار دنکو بازار مین دوکان کا علاقہ یاد آیا اور کاری گر دنکو اپنی پیشونکی ہتیار اور نوکر دنکو اپنے آقا کا دربار اور کسان کو اپنا ہل اور کہیت و بیل وغیر ذلک اور پہر علاقہ کی حکم ظاہر ہونے لگے چنانچہ مسافر دنکو راہ چلنی کی فکر پیدا ہوئی کرایہ والونکی ساتہہ خشکی کے ہون یا تری کے اور ہمراہیونکے ساتہہ معاملہ کرنے لگے اور کسب والونکو اپنے کسب کی طمع پیدا ہوئی اور تاجر دنکو اپنے مال بیچنے کی فکر لگی سرگردان پریشان کیا یہانتک کہ آفتاب ڈوبے اب یہہ جتنی علاقی ہین آہستہ آہستہ ٹوٹنے لگے کسان کہیتیون سی اور دوکاندار بازار وسی اور مسافر راہون سی اور نوکر نوکریوسی بہاگ بہاگ کی اپنے اپنے گہرون اور ٹہکانون پر آگئی تو اوسوقت باہر کے علاقی منقطع ہوئی مگر گہر کے اور گہر والون کے علاقی باقی رہے پہر جب بچہون پر لیٹی تو بچونکا بہی علاقہ گیا فقط جوروسی علاقہ باقی رہا یہانتک کہ نیند آئی اور سو گئی تو وہ بہی علاقہ جاتا رہا بلکہ روح کا علاقہ بہی ظاہر بدن سی منقطع ہوگیا اپنے اعضا کے جنبش اور حرکت بہی روح کی اختیار مین نہی پہر اور چیز کو کون پوچہتا ہی پہر اوسوقت مین تمام محمود اور مالک الملک کی ربوبیت کی شان کا تماشا کرو اور دیکہو کہ ان سبکو حق تعالی دنیا مین زندہ رکہتا ہی اور ایکوقت ہر روز ایسا ہوتا ہی کہ کسی چیز سے علاقہ نہین رکہتی ہین سو تم اپنے تئین عمر کے ہر ساعت وہر وقت مین اسیطرح کا بی اختیار سمجہہ لو اور کسی چیز سی علاقہ مت رکہو اسواسطے کہ لا اله الا هو نہین ہی کوئی معبود تمہارا ذکر اور عبادتمین مگر وہی حق تعالی کہ قطع کرنا علاقونکا اور ثابت رکہنا انمین علاقونکا اوسکی ایک شان ہی ربوبیت کی شانونمین سی پہر جب تمکو وہی تبتیل اور قطع علائق کا حکم فرماتا ہی تو پہر تمکو کیا فکر اور اندیشہ کی جگہہ ہی بموجب اس مصرعہ کی ع خدا خود میر سامان است ارباب توکل را ٥ اور جب اسباب اور وسائل درمیان سی اوٹہہ گئی اور علاقی منقطع ہوگئی فاتخذه وكيلا پس لے اپنے پروردگار کو کارساز اور اپنی ضروری کامونکو اوسپر چہوڑدی اور بے پروا ہوکر بیٹہہ رہ اور تمام علاقونکی منقطع کرنیکے سببسے تشویش مین مت رہ اور متوکلونکی نزدیک توکل کے تین مرتبے ہین اول مرتبہ یہہ ہی کہ بندیکو اپنے پروردگار پر ایسا اعتماد ہوجاوی جیسا موکل کو وکیل پر بہروسا ہوتا ہی کہ اوسکی شفقت اور خیرخواہی کا اوسکو یقین ہوتا ہے اور اپنے کام سرانجام دینے کے قدرت کا بہی اوسکو اعتقاد ہوتا ہی اور اپنے ضروری حاجتونکا خوبطرحسی اوسکو واقف ودانا بہی جانتا ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ بندیکو اپنے پروردگار پر اسطرحکا اعتماد ہوجاوے جسطرح بچے کو اپنی ماں پر ہوتا ہی اور یہہ مرتبہ اول مرتبہ سی اعلی ہی اسلئی کہ اول کی مرتبہ مین تہوڑا التفات اپنے اعتماد پر بہی ہوتا ہی اور موکل کے دلمین ایسا آتا ہی کہ یہہ کام جو مینی فلانی شخص کو سونپا ہے

ف سمعہ جو تقضب بلا مہلت [illegible] دلالت [illegible] اسکو [illegible] اسباب [illegible] علاقہ نفس کی قطع [illegible] پہر یہہ کام کرنا لکو اور اسد تعالی پر بہروسا کرو منتظر تجربہ اور امتحان کا ہرگز مت کرو ایسے کہ عیان ہو [illegible] بعد تجربہ اور امتحان کی کچھہ حاجت نہین ۱۲ منہ

تو اوس کام کو ضرور وہ سرانجام کو پہنچا دیگا کچھہ اسکی احتیاج نہین ہی کہ مین خود اس کام پر متوجہ ہون
بخلاف بچی کی کہ اوسکو ماں پر اسطرح کا اعتماد ہوتا ہی بلکہ اوسمین ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ اپنی اعتماد سے
بالکل غافل ہوتا ہی یہی سبب ہے کہ موکل اگر کچھ تدبیر اپنے دلمین ہی سوچتا ہی اور بچہ تدبیر بھی نہین کرتا
اور کسی اسباب سی بھی کام نہین رکہتا تیسرا مرتبہ توکل کا یہہ ہی کہ اعتماد اور استغراق کا بھی درمیان میں
لحاظ نہو بلکہ اپنے تئین ایسا جانے جیسی مردہ غسال کے ہاتہہ مین جسطرح چاہی اوسطرح پہیری اوسکو
کچھہ بھی دخل نہین یہانتک کہ اس مرتبہ مین سوال ہے کہ نہین سکتا ہی بخلاف دوسری مرتبہ کی
وہان سوال کا دروازہ کہلا ہوا ہے جیسطرح بچہ کی عادت ہوتی ہی ماں سی سوال کرنی کی سو یہہ مرتبہ
توکل کا یعنی تیسرا مرتبہ جو سب سے اعلی ہی وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو عنایت ہوا تہا یہی
وجہ تہی کہ جسوقت کا فرون نی آپکو آگ مین پہینکا تہا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نی آکر درمیان میں
آپسی کہا کہ حق تعالی سی کچھہ کہتا ہو تو کہو تا کہ تمکو اس بلا سی نجات ہو آپنے فرمایا حسبی من سؤالی
علمہ بحالی اور جب راہ خدا کے سلوک کے شرطون اور خرقہ پوشی کی لوازم کی بیان سی فرغت پائی
تو یہہ حکم ہوتا ہی کہ باوجود ایسی ریاضت اور مجاہدی اور تبتل کے تمنے تمکو خلق کی دعوت کرنیکو
طرف حق کے اور ناقصونکی تکمیل اور گمراہونکی ہدایت اور طالبونکی رہنمائی کیواسطی مقید کیا ہے
اور اسیطرح ان لوگونکو جو تمہاری نیابت اور وراثت کی طور سے اس منصب کے ذمہ بردار ہون سو تمکو
اور اونکو سبکو چاہیی کہ تحمل کو لازم پکڑو اور خلق کی زیادتی اور ظلم کو اوٹہاؤ اور بردباری کو اپنا پیشہ
کرو اور تبتل مین جو انکاموں سی باز رہتے ہین سو تم باز نرہو اور اس طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن
و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹہتی ہین غرضکہ
ہر طرح سی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہیی کہ اونکی ایذا کو اوٹہاؤ اور تحمل کو اختیار کرو واصبر الخ

نحریری وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ اور صبر کر اوس چیز پر کہ کہتی ہین اور ترک کر
اونکو ترک کرنا اچہی طرحسی ۝ **فتح** اور سہارہ جو کہتے رہین اور چہوڑ اونکو بہلی طرح چہوڑنا
۝ **موضح تفسیری** صبر کر اوس چیز پر کہ کہتی ہین میرے حق مین کہ بیوی اور اولاد
والا کہتی ہین مجکو اور تیری حق مین کہ ساحر و شاعر کہتے ہین اور ترک کر اونکو یعنی کینہ و دشمنی
اپنے دل سی اور مخالفت کر اونکی باوجود حسن خلق کی اور ترک مکافات کی ۝ **صلاة**
وَاصْبِرْ الخ اور صبر کرو اوس پر جو منکرین و معاندین تمہاری کہا کرتی ہین پہر وہ کافر ہون
یا منافق یا فاسق اسلیے کہ یہہ سب اس راہ سی نفرت بالطبع رکہتی ہین اور اس راہ پر چلنی
والونکو حقیر و ذلیل کرنا چاہتی ہین لوگونکی نظر دیکہین اور یون لوگونکو سکہلاتی ہین کہ یہہ مکار و ریا کار ہین
اور دنیا طلبی انکی دلمین بہر رہی ہے ظاہر مین اپنے تئین تارک دنیا اور طالب عقبی بنا رکہا ہی
غرضکہ طرح بطرح سی ایذا پہنچاتی ہین سو ایسونکی زبانی ایذا رسانی پر صبر کرنا تبتل کی لوازم اور شرائط سے
ہی یہانپر جان لینا چاہیی کہ دشمنون اور حاسدونکی زبانی ایذا تین قسم کی ہوتے ہے اول یہہ اونکی

سے ۱ یعنی بس سب مجکو سوال کرنیسے اوسکا ہی اوسکی میرے حال بر یعنی میرا حال اوسپر ایسا روشن ہے کہ اوسکے کہنیکی احتیاج نہین ۱۲

ف [illegible]

معبود اور پیر اور استاد اور مرشد کی حق مین زبان طعن کی دراز کرنی سو ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی
دوسری قسم یہہ ہی کہ خاص اوسی شخص کے حق مین طعن کی زبان دراز کرنی تیسری قسم یہہ ہی کہ اوسکی
بچون اور یار دوستون اور اوسکے جورو کے حق مین طعن کرنا اسلئی کہ ان علاقونکی سبب سے اونکی طعن بہت
رنج اور ملال کا سبب پڑتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تینون قسمونکی ایذا اپنی امت کی بدبختون
اور منافقون اور کافرون سی انتہا درجکی پہنچی بخلاف اور نبیون کی کہ آمین سی ایک قسم یا دو قسم کی ایذا مین
مبتلا ہوتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کی تفصیل یہہ ہی کہ قسم اول کی ایذا یہہ تہی آپکی رنج دینیکی لیئے
حقتعالی جلشانہ کی جناب مین کافرون نی اسطرح کی ادبیان کین کہ جسکی سننی سی رونگٹے بدن پر کھڑی ہوتے ہین
چنانچہ بعضون نی کہا کہ حقتعالی جورو لڑکی رکہتا ہی اور بعضون نی کہا کہ شیطان خدا پر غالب ہی اور خلق کو
گمراہ کرتا ہی اور بعضی ملعون کیطور سی کہتی تہی کہ محمد کا خدا کہتا ہی کہ میری محتاج بندونکو کہانا کہلاؤ اور زکوۃ
دو تو اوسی معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور سوا اسکی بہت سی کلمہ کفر کی بکا کرتے تہے
اور قرآن شریف کے بہی حق مین عجیب عجیب طرح کی فاسد احتمال اور جہوٹی خیال باندہا کرتے تہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دین و شریعت کی حکمونمین واہی شبہی نکالا کرتے تہے چنانچہ بعضے کہتے تہے لولا
نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اور ایسی واہیات بکتی تہی علی ہذا القیاس حضرت کو ساحر و شاعر وغیرہ لکہ
کہتے تہے اور تیسری قسم کی ایذا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال سی متعلق تہی وہ یون تہی
کہ مدینہ کے منافق و فاسق اور خیبر اور فدک کے یہود آنحضرت کی خویش و اقربا اور اصحاب کی حق مین طعن
تشنیع کرتی اور آپکی ازواج مطہرات کی بنسبت بڑی بڑی بی ادبیان کرتی کہ بعضکو تہمت زنا کا لگاتی
عیاذاً باللہ منہ اور آپکی وفات کی بعد اس امت کی گمراہون اور منافقون نی بنسبت اہل بیت اور
اصحاب حضرت کی کیسی کیسی زیادتیان کین کہ دنیا طلب اور لالچی اور ظالم اور غاصب سب کچھہ کہہ لیا اگر ان
سب بد مذہبونکی باتین جمع کیجاوین اور اونپر غور کیجئی تو سب اصحاب و اہلبیت بد دین بلکہ منافق و
کافر ٹہیرتی ہین معاذ اللہ من ذالک حق تعالی ان لوگون کو ہدایت نصیب کری پس آنحضرت کا قول
صادق ہوا کہ مَا أُوذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا أُوذِيتُ لیکن آنحضرت نی تحمل کیا اور سہا اونکی باتونکو اور خلق کی
دعوت و خیر خواہی سی باز نرہی تمام عمر اسمین صرف کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاَجْزِهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
اور یہہ جو مشہور ہے کہ اَلرَّسُوْلُ نَجِيْمًا خواہ دشمنان یہہ مثل ہماری رسول کے حال کا بیان ہی اور یہہ سب
باتین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی ظہور مین آئین محض حق تعالی کی حکم کی اتباع سی تہین کہ آپ
حکم کیا گیا تہا کہ صبر کرنیکا اور بدلہ نہ لینی اور کینہ نرکہنی کا یہان تک کہ حکم ہوا تہا کہ اگر اونکی ایذا رسانی
سے تم اونکی صحبت مین نرہ سکو تو کنارہ کر و اوسی وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا اور چہوڑ انکی صحبت کو لیکن اچھی طرح کا
چہوڑنا کہ اوسمین تین چیزین ہوتی ہین اول یہہ کہ ظاہر مین اونکی صحبت ترک کرتا باطن مین بلکہ باطن مین
یہی خیال رکہنا کہ انکو سمجھائیی اور انکا حال دریافت کریے کہ خدا اور رسول کو کیا کہتی ہین اور کیا کرتی ہین
دوسری یہہ کہ اونکی بدسلوکی کی شکایت کسی سی نکرنا اور بدلہ لینی مین اونکا عیب ظاہر کرنا اور اونکی ساتھ

گفتگو اور مقابلہ کرنیمین کج خلقی اور بدنمائی نکرنا تیسری شرط یہہ ہی کہ باوجود جدائی کی اونکی خیر خواہی دلمین
مین قصور نکرنا اور اونکی دشمنی کی بات موہنہ سی نہ نکالنا علماؤنی کہا ہی کہ ہجر جمیل اوسیکا نام ہی کہ جسمین
یہہ تینون باتین پائی جاوین اور اگر ایک بہی نہ پائی جاوی تو وہ ہجر جمیل نہین ہی اگرچہ دو یا تین پائی
جاوین اور یہہ بات بہت دشوار ہی اور جسنی آپکی اخلاق کا حال کتابونمین دیکہا ہوگا اوسکو خوب معلوم ہوگا
کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ کی منکرونسی حسن خلق اور خیر خواہی کیا کرتے تہے کسی بشر
طاقت نہین ہی کہ اوسطرح کرسکے اور یہی وجہ ہی اونکی ہدایت پانیکی کہ یقین کلی ہوا اونکو کہ یہہ
نفسانیت سے نہین کہتے ہین ہمکو بلکہ صدا اور ہماری خیر خواہی سی موجب حکم الٰہی کی کہتی ہین سر مو سمین
تفاوت نہین کرتی آخر کو لاچار ہوکر آپکی فرمانبرداری اختیار کی اور دل جان سی آپکی خدمتگذاری پر مستعد
اور اگر شائد اے محمد تمہاری خیال مین آوی کہ ہم تو صبر کرینگے لیکن یہہ جو اونکو بہکاتی ہین قرآن
دین کو جہٹلا کر تو اسکا کیا علاج ہی سو حق تعالیٰ اس خیال کے جواب مین فرماتا ہی کہ اس امر مین بہی تم
دخل ندو بہر چہوڑ دو ﴿وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا﴾ اور چہوڑ مجکو ساتہ جہٹلانیوالونکے
صاحب نعمت اور مہلت دی اونکو تہوڑیسی **فتح** اور چہوڑدی مجکو اور جہٹلانیوالونکو
جو آرام مین ہین اور ڈہیل دی اونکو تہوڑیسی **موضح تفسیر** یعنے دین کی جہٹلانیوالی جو نازو نعم
مین پڑرہے ہین اور عبادت و شب بیداری چہوڑ رکہی ہی اونکو چہوڑدے بد دعا نکر اونکی لئے ہم مالک دو جہان
ہین سمجہہ لینگے اونسی جیسے ایک لوگ یہان ذکر اللہ اور ریاضت و مشقت کرکر وہان کی چین و آرام کی تحصیل
ہو رہے ہین ایسیہی بعضے یہان چین و آرام کرکر مستحق وہانکی عذاب کی جاتے ہین اور اونکی عذاب ہونے
بہی دنیا مین جلدی نکر بلکہ کچہہ مہلت دینی چاہیی کہ تا چین و آرام مین رہکر وہانکے عذاب کا استعداد
خوب سا پیدا کرین **عزیزی** ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا﴾ تحقیق نزدیک
ہمارے ہین قیدین بہاری اور آگ دہکتی اور کہانا حلق مین اٹکتا اور عذاب درد دینی والا **فتح**
ہماری پاس بیڑیان ہین اور آگ کا ڈہیر اور کہانا گلی مین اٹکتا اور دکہہ کی مار **موضح تفسیر**
اور ہماری پاس تیار ہین بہاری زنجیرین جو اونکی پاؤنمین ڈالینگے عوض مین اسکی کہ دنیا کی علاقونمین
پہنس رہے تہے اونکو چہوڑتے نہین تہے اور اوسکے چین مین ایسی مشغول ہوگئے تہے کہ اٹکو اوٹہہ کر
نماز مین کہڑے ہونیسے دل چراتے تہے اور آگ ہی دہکتی ہوی عوض مین اہل مجاہدہ اور اہل
ذکر کے شوق اور عشق کے سوزش کے جسطرح وہ دنیا مین اپنے تئین اس طپش مین جلاتے تہے اور اپنے
دل کو اس آگ کی گرمی سے اوٹہاتے تہے اور یہہ منکر مزے اور چین اوڑاتے تہے وہان وہ چین کرینگے
اور یہہ منکر وہانکی آگ مین جلینگے اور ایسیہی اہل ریاضت یہان قرآن شریف کے پڑہنے مین اور ذکر
اللہ کرنیمین بسبب مد و شد کے گلے پر صدمے اوٹہاتے ہین دنیا مین اور منکر چین و نازک مزاجی مین رہتے تہے
کہ اچہے مرغن کہانے کہاتے تہے اور شربت اچہے اچہے پیتے تہے اوسکے عوضمین وہ چین و آرام مین رہینگے اور
منکرونکو کہانا گلوگیر زقوم ملیگا اور عذاب دکہہ دینے والا یعنے یہہ عذاب دوسرے قسم کا ہی جسمین بہت

ہجر جمیل کا بیان

قولہ و ذرنی
اسے کلام کا سلسلہ
فاتا کا ہے فنہم
فقد ولکنہ مین
قریش مغول

دکہہ ہے جیسے دوزخکی سوکلونکی ریت یہہ عوض مین اوس مشقت اور رنج کی جو مجاہدہ اور ذکر والی دنیا مین کہینچا کرتے ہین جیسے پنجوقتہ جماعت مین جانا اور جمعہ مین اور ذکر کی حلقہ مین اور قرآن اور حدیث اور علم اور وعظ کی مجلسونمین گرتے پڑتے جانا اور لوگونکی اژدحام اور ہجوم کی صدمہ اوٹہانی سو اس راہ کی منکرونکو اوسکے عوض مین وہان دیا جاویگا اور طعن اور تشنیع جو مجاہدونکی ساتہہ مخالفت اور منکر کیا کرتی ہی اوسکی عوض مین دوزخ کی سانپ اور بچہونکی ڈنک ہونگے اور وہان اس عذاب مین مبتلا کئی جاوینگے پہر اگر اونکو دنیا مین مہلت دین ہم تاکہ طرح طرح کی چین اور آرام بہی بہر کے کرلین تو ایسے رنج اور مشقت کہینچنے کے لیاقت اور استحقاق کہانسی پیدا کرین سو تمکو چاہیی کہ ہماری حضور کا خانہ مین دخل نہ دو چنانچہ حافظ کہتے ہین ؎ رموز مملکت و ملک خسروان دانند گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش تمکو لازم ہی کہ بموجب حکم الہی کے اوسکی یاد مین اور قطع اور علائق مین اور ہدایت خلائق مین دل و جان سے مشغول رہو ہان تمکو اتنا معلوم کر لیا چاہیی کہ ان منکرونکی گرفتاری کا وقت اوسوقت ہوگا کہ جب دنیا مین کوئی اہل مجاہدہ اور ذکر سے باقی نرہیگا جیسا کہ فرمایا یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ الخ ؎ **عزیزی** منقول ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے پڑہے یہہ آیت پس بیہوش ہوگئے اور حسن بصری سے منقول ہی کہ انہون نے روزہ افطار کیا پہر لایا گیا اونکی آگی کہانا اور پڑہی گئی اونکے آگے یہی آیۃ پس کہانا اوٹہا لو کہانا اور اسیطرح دوسری شب کہانا لایا گیا اور پڑہی گئی یہی آیہ پس کہا اوٹہالو پہر تیسری شب ایسا ہی ہوا پہر خبر دیے گیے ثابت بنانی اس بات کی پس وہ آئی کچہہ لوگ ساتہہ لیکر اونکے پاس پس وہ سمجہاتے رہے دیر تک جب اونہون نے کچہہ ستو پیے ؎ **مل** ؎ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ وَكَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا ۝ اوسدن کہ ہلیگی زمین اور پہاڑ اور ہونگے پہاڑ مانند ٹیلے ریت کے آپس سے پہٹے ہوئے ؎ **فتح** جسدن کانپے زمین اور پہاڑ اور ہوجاوین پہاڑ ریت پہسلتی ؎ **مو** ؎ **تفسیر** جسدن کانپے گی زمین و پہاڑ اور ہوجاوینگے پہاڑ ریت کی تودیکی طرح پہسلتی گویا اونکے جوڑون اور جزونمین پکڑ باقی نہین رہی اور جو قرب الہی کی راہ سی اور اوسکے شرطون وغیرہ سے فراغت پائی تو اب اس راہ کی منکرونکو خطاب پر عتاب ہوتا ہی کہ یہہ مرد جو تمہی اپنے پیغمبر کو کی ہی تو یہہ مت سمجہنا کہ یہہ پیغمبر فقط قاصد ہے آیا پیغام پہنچا کر چلا گیا اسکی عرض معروض سنی نہ جاویگی یہہ نہ سمجہو بلکہ یہہ پیغمبر ایسا ذی شان ہی جیسی اگلی پیغمبر گذری ہی بلکہ افضل اونسی اسکی عرض بہت قبول ہوگی اور جیسے اگلے پیغمبرونکے منکرونپر عذاب ہوا ہی ویسا ہی تمپر ہوگا اور طرح طرح کی آفتین اور مصیبتین تمپر پڑینگے ؎ **عزیزی** اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ رَسُوۡلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ تحقیق ہمنی بہیجا طرف تمہاری ایک پیغمبر گواہی دینی والا تمپر جیسا کہ بہیجا تہا ہمنے طرف فرعون کے ایک پیغمبر ؎ **فتح** ہمنے بہیجا تمہاری طرف رسول بتانیوالا تمہارا جیسے بہیجا فرعون پاس رسول ؎ **مو** ؎ **تفسیر** طرف تمہارے اے اہل مکہ ایک پیغمبر یعنی محمد علیہ السلام گواہی دینے والا کہ گواہی دیگا تمپر روز قیامت کے تمہارے کفر اور تکذیب کی طرف فرعون کے ایک پیغمبر یعنی موسے علیہ السلام ؎ **مدۃ** فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ

فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ پس نافرمانی کی فرعون نے اوس پیغمبر کی پس پکڑ لیا ہمنے اوسکو پکڑنا سخت

ف پہر کہنا تہا فرعون نے رسول کا پہر پکڑی ہمنے اوسکو پکڑ وبال کی **موضح** **تفسیر**

خاص موسے اور فرعون کا ذکر اسلیئے کیا کہ خبر اونکی اہل مکہ میں پہیلی ہوئی تہے اسلیئے کہ اہل مکہ ہمسایہ

تہے یہود کے **مدارک** پہر نافرمانی کی فرعون نے اپنے رسول کی پس پکڑ لیا ہمنے اوسکو دنیا ہی مین

ایسا پکڑنا جو بہت وبال کہتا تہا اسلیئے کہ اوسکو دریا مین مع اوسکے لشکر اور فوج وحشم کے غرق کیا ہمنے

اور اوسکے سلطنت اور ملک اور جواہرات اور مکانات اور باغات اور سوا اسکے جتنے اوسکے عیش وعشرت

کے سامان اور اسباب تہی سب یکدم مین اوسکے دشمنونکو حوالہ کر دیئے ہمنے اب سوچو کہ فرعون اپنے

وقت مین کیا عظیم الشان تہا لیکن اپنے رسول کی نافرمانی سے ایسے وبال وعذاب مین گرفتار ہوا

تم تو اوسکے عشر عشیر بہی مرتبہ نہین رکہتے پہر کیون تم اپنے پیغمبر کو اسطرح رنجیدہ کرتے ہو اور اوسکے

حکم کو نہین مانتے اور اگر بالفرض اس پیغمبر کے کمال حلم کے سبب جو حضرت موسی علیہ السلام کی نسبت

زمین و آسمان کا فرق ہے اس دنیا کے عذاب سے بچ گئے اور اوسکی بد دعا سے محفوظ رہے فکیف تتقون الخ

عزیزی فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ

مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ پس اگر کافر ہو تم کیونکر پناہ مین ہوگے اوس روز کہ

لڑکونکو بڈہا کر دیگا آسمان پہٹ گیا ہوگا اوس دن ہے وعدہ خدا کا البتہ کرنا **فتح**

پہر کیونکر بچوگے اگر منکر ہوگے اوس دن سے جو کر ڈالے لڑکونکو بوڑہا آسمان پہٹنا ہے اوسمین ہے اسکا

وعدہ ہونا **موضح** **تفسیر** پہر کیونکر بچوگے عذاب سے اگر کافر ہی مر گئے تم جس دن بے

گناہوں سے پوچہہ پاچہہ اور تکرار ہوگی اس سبب سے کہ گنہگار ونسے کچہہ علاقہ رکہتے تہے اور بیگناہو

دلمونمین بہی وحشت بیٹہہ جائیگی یہانتلک کہ وہ دن کر دیگا چہوٹے بچونکو بڈہا سفید بال کا یعنی معتدد

خوف کہائینگے کہ اونکے بال سفید ہو جائینگے اور اوس دن بچونکے بال سفید ہو جائینگے یہہ وجہ ہوگی کہ اپنے

ماں باپ بہائی بہنونکی گریہ وزاری اور بیقراری وگرفتاری دیکہہ کر رنج اور فکر اور غم کا اونپر

غلبہ ہوگا اور یہہ غلبہ اونکے دلمین روح بند ہو جانیکا سبب پڑیگا اور حرارت غریزی ضعیف العمل

ہو جائیگی اور خلطونمین خامی پیدا ہوگی اور بلغم غالب ہوکے مسامونکے راہ سے یعنی بال نکلنے کی جگہو نسے

باہر نکل آویگا چنانچہ تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ ایک شخص کے بال نہایت کالے تہے رات تک صبح کو

جو اوٹہا تو دیکہا کہ نہایت سفید ہو گئے ہین اوس سے سبب اوسکا پوچہا تو اوسنے کہا کہ رات کو مینے قیامت

دیکہی اور دوزخ وجنت بہی دیکہی اور دیکہا کہ لوگ زنجیر ونمین بندہے ہوئے ہین دوزخ کو چلے جاتے ہین

پس اوسکے ہول سے میرا یہہ حال ہو گیا پس جب خوابمین دیکہنے سے یہہ حال ہو گیا

تو بیداری مین دیکہنے سے کیون نہو اور اگر کوئی کہے کہ بچے تو معصوم ہوتے ہین

اونکا یہہ حال کیون ہوگا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قیامت کو اوس مقام کی ہیبت سے

ایک وقت ایسا ہوگا کہ انبیا گہٹنونکے بل گر پڑینگے تو جوان اور بڈہے لوگ

اور بچونکا کیا پوچھنا ہے اور آیۃ مین مبالغہ ہے کہ جیسے بچے کہ ٹر با سے بعید ہونگے اونکا یہہ حال
ہوجاویگا تو اور بطریق اوسکے لایق اسحال کے ہونگے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی
روز قیامت کے اے آدم وہ عرض کرینگے لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک یعنی حاضر ہون اور بجا
آوری حکم مین مستعد ہون اور بھلائی تیری ہاتھو نمین ہے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ چہانٹ ایک جماعت
دوزخ کیلیے آدم عرض کرینگے کہ کتنی ہے وہ جماعت یعنی گنتی اونکی کیا ہے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ہزار
مین سے ننانوین نکال دوزخ کے لیئے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس گفتگو کے وقت چہوٹے بڑے
ہوجاوینگے اور حاملہ عورتونکے حمل گرپڑینگے اور دیکہی تو لوگونکو نشے مین اور نہین ہونگے وہ نشے
مین ولیکن عذاب اللہ کا شدید ہے اور بعضونے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اوسدنکے دراز ہونیسے کہ وہ
ایسا دراز ہوگا کہ لڑکے بڈہے ہوجاوینگے اوسمین اور وہ دن تمام نہین ہوگا بلکہ بڑہتا چلا جاویگا یہانتک
کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوسدن کا خوف تہوڑے
گناہ کے علاقہ سے غالب ہوگا یہانتک کہ گنہگاروں کے مکان بہی ڈہا دیئے جاوینگے اور جس مکان
اور جس زمین مین گناہ ہوا ہوگا وہ سب خراب ہوجاوینگے بلکہ السماء آسمان بہی باوجودیکہ
اوسمین کوئی گناہ نہین ہوا اور وہانکے رہنے والے بہی معصوم و پاک ہین لیکن چونکہ گنہگار اونکی
رزق وہانسے اوترتے تہے اور ستارونکے روشنی اور آسمان کی گردش سے بہی گنہگار اونکو فائدہ تہا
اس سبب سے وہ بہی منقلب ہوگا بلکہ اسطرح کا برباد اور خراب ہوگا کہ آسمان آسمان نرہیگا تاکہ اوسکے
صفت مین تانیث کا لفظ یعنے منفطرۃ بولا جاوے یعنے جبکہ آسمان درہم برہم ہوگیا تو اوسکے حق مین
یون کہا جاوے کہ آسمان شیٔ منفطر بہ ایک چیز ہے پہٹی ہوئی اوسدنکے صدمہ سے اسیواسطے
منفطرۃ نفرمایا باوجود اسکے کہ آسمان مونث ہے گویا یہہ اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ آسمان کو اوس وقت
آسمان نکہنا چاہیے جسطرح گہر کی چہت اور دیواریں گرپڑین تو اوسکو گہر نہین کہتے بلکہ کہنڈر اور پڑا ہوا
میدان کہتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ ایسا دہشتناک دن ہونا عقل کے نزدیک بعید ہے اور اگر
بالفرض ہووے بہی تو ہر ہونیوالی چیز سے کیون اتنا ڈرے مثل مشہور ہے کہ ع ہنوز ترس بلائے
و شب درمیان است ؛ یعنی اوس بلا سے نڈرے کہ جسکے درمیان میں رات ہے یعنے اتنے دیر مین
خدا جانے کیا ہو پہر ہم کس لیئے اپنا چین و آرام اس وہمی خوف سے چہوڑین سو اسکے جواب مین ہم کہینگے
کہ یہہ تمہاری سمجہ کی غلطی ہے اسلیے کہ جس بلا کا واقع ہونا ضعیف قرینے اور بودی نشانیون سے
عقل کے نزدیک ثابت ہوتا ہے یا اوس بلا کا عام ہونا اور سبکو شامل ہونا ہر شخص کو معلوم ہو تو
ایسے بلا سے نڈرنا اور اوسکی پرواہ نکرنا اگر ہو تو چندان مضایقہ نہین ہے لیکن جس بلا کا واقع
ہونا ضروری اور یقینی ہو اور علی العموم سبکو شامل ہو تو ایسی بلا سے ڈرنا اور اوسکی بچاؤ کی تدبیر
کرنی ضرور چاہیے عقل ہرگز ایسی بات کو نچاہے گی کہ ایسی بلا سے نڈرے اور بے پرواہ ہو بیٹہہ رہے اور اوسکی
بچاؤ کی تدبیر نکرے بہی اور وہ قیامت کا دن ایسے قسم کا ہے اسلیے کہ کان وعدہ مفعولا ہے وعدہ اللہ کا البتہ ہونیوالا اور علم الٰہی مین ہو الا اسلیے کہ یہہ حق کہا

کا وعدہ ہی اور اوسکے وعدمین خلاف ہونا محال ہے اور موافق وعدیکے ہر سختی اور مصیبت اوس کی عام ہی تو ہر شخص کو تدبیر اپنے بچاؤ کی کرنی ضرور ہے اب جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کی ابتدا سے یہانتک جو سلوک الے اللہ کے ضروریات تہے اور جو اس راہ باصفا کے موانع تہے اونکے دفع کرنیکے طریقے وضح دلیلون سے بیان فرمائے اور ظاہر مین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے طرف خطاب فرمایا تہا سوا عام ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ الخ **عزیزی روح** اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ تحقیق یہہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے راہ پکڑے طرف پروردگار اپنے کے **فتح** یہہ تو سمجہوتی ہی پہر جو کوئی چاہے بنا رکہے اپنے رب کی طرف راہ **موضح تفسیر** یہہ یعنے آیتین متضمن وعیدکی کہ وہ ان لدینا انکالا سے یہان تک ہین نصیحت ہی اوسکے لیے کہ چاہے بہلائی اپنے نفس کی لیے اور مستعد ہونا اپنے رب کی بندگی کے لیے کہا ہی کسی بزرگ نے کہ قرآن نصیحت ہے متقیونکے لیے اور طریق ہے سالکونکے لیے اور نجات ہے ہالکین کے لیے اور بیان ہے مستبصرین یعنے اہل باطن کے لیے اور شفا ہی متحیر ونکے لیے اور امان ہے ڈرنیوالونکے لیے اور انس ہے مریدونکے لیے اور نور ہے عارفونکے دلونکے لیے اور ہدایت ہے اوسکے لیے کہ ارادہ رکہے راہ چلنے کا طرف رب العالمین پس جو کوئی چاہے یعنے مکلفین مین سے راہ پکڑے یعنے قرب حاصل کرے اوسکا ساتہہ ایمان اور طاعت اور تقوے اور خوف کے **روح ملا** اِنَّ هٰذِهٖ الخ بیشک یہہ سورۃ اور اس سورۃ کے مضمون حق تعالیٰ کے قرب کی راہ حاصل کرنیکے لیے یاددہی ہی ہر عاقل فہیم کے لیے کچہہ خاص پیغمبر ہی کے واسطے یہہ حکم نہین فَمَنْ شَآءَ الخ پس جو چاہے لے اپنے پروردگار کے قرب کی سَبِيْلًا راہ کو ان راہون سے اپنے استعداد اور خواہش کے موافق یعنے اگر چاہے مجاہدہ نفس اور ہمیشگی کے ذکر اور تبتل کی راہ کو اختیار کرے اور اگر چاہے اختلاط اور دعوت اور نصیحت اور رہنمائی اور صبر کے طریقہ کو اختیار کرے اور اس بیان کو تذکرہ یعنے یاددلادینا اسلیے کہا ہے اگرچہ یاددلادینا اوس جگہہ پر کہتے ہین کہ کوئی چیز پہلے سے معلوم ہی لیکن اب بہول گئی کہ روح بدن سے متعلق ہونیکے پہلے اوس عالم قدس مین رہتی ہی اور اوسکو اوس عالم مین تہوڑا سا قرب اللہ تعالیٰ سے حاصل تہا دنیوی علاقون اور محتاجگی اور غذائی نجاستون اور جانورون کی سے عادتون سے پاک وصاف تہی سو اب جو بدن سے متعلق ہی اور ان چیزونکی قید مین گرفتار ہی تو اوس قرب کے لذت کو بہول کے دنیوی معاش کی تدبیرین پہس گئی ہے وہ قرب اور صفائی اوسکی یاد سے جاتی رہی سو اوس سلوک کے طریقہ کو بیان فرماکے اوس اصلی حالت کو اسکو یاد دلاتے ہین اور اوسی اصلی ٹہکانیکا اوسکو لالچ دلاکے مشتاق کرتے ہین چنانچہ کسی عارف باللہ نے کہا ہی **مثل**

ہر عنصر بود سوے مقر اصلیش ؛ جذبہ اصل ست سر شورش مستانہ ام ؛

یعنے ہر عنصر کی خواہش اپنی اصل کی طرف ہوتی ہے چنانچہ آگ کی خواہش اوپر کو اور خاک کی خواہش نیچیکو سو ہمارے شورش مستانہ کا سبب یہی کشش ہے اپنی اصل کی طرف یعنے وہی قرب الٰہی کی طرف اسجگہہ پر جانا چاہیے

کہ اصل مین یہہ سورۃ اسی آیۃ پر تمام ہوئی تہی چنانچہ مفسرون نے حضرت عائشہ صدیقہ اور اور صحابہ کرام
رضے اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ اس سورۃ کے اول مین جو شب بیداری کی بالکل تاکید
اور مجاہدہ اور تہجد کے ادا کرنیکو بیان کیا ہی اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صحابے
سلوک الی اللہ مین انتہا درجہکی کوشش کرنی شروع کی بلکہ اس قسم کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیا
اور ہمیشہ اسمین مشغول رہتے تہے یہانتک کہ بعضون نے تو رات کا سونا چہوڑ دیا تہا اس خوف سے کہ مبادا
کہین زیادہ ہم سو جاوین اور اس مدت معین مین جو ہمپر مقرر ہوئی ہے یعنے آدہی رات یا اس کچہہ تہوڑے
کم زیادہ مین خلل واقع ہو جاوی اور زیادہ سونے اور آگے پیچہے اٹہنے کے سبب سے اوس مدت کو پورا نکر سکین
اور ہم تقصیروار ٹہرین چنانچہ اون لوگونکو بہت محنت و مشقت ہوئی آخر کو اونکے پانو سوجہ گئے اور
رنگ اونکے زرد ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی یہی حال تہا چنانچہ یہہ حکم اور اسی قسم کی
محنت و مشقت پورے ایک سال تک رہی بعد ایکسال کے حق تعالی نے یہہ اگلی آیت اس سورۃ پر زیادہ
کرکے نازل فرمائی سو اس آیۃ کے نزول کے سبب سے مدت کی تعین معاف ہوئی لیکن اصل تہجد کی نماز
اور شب بیداری بغیر تعین مدت کے اور بغیر تعین گنتی رکعتون کے اور بغیر تعین قراءۃ کی قدرت کے
باقی رہی بلکہ سنت موکدہ ہوئی پہر اس آیت کے اوترنیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل
اور اور صحابہ کو حکم کرنا مختلف رہا جتنی جسکی قوۃ اور استعداد آپ دیکہتے تہے ویسا آپ حکم فرماتے تہے
اور وقت کی کمی زیادتی دل کے لگنے پر موقوف رہی یعنے اگر دل زیادہ لگے تو زیادہ جاگے اور عبادۃ مین
مشغول رہے اور اگر دل کو چین نہو تو تہوڑی پر اکتفا کرے اور اسمین کچہہ نقصان نہین یہی طور حضرت کا
بہی رہا اللہم صل وسلم علیہ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے فرمایا تہا کہ تہجد کی نماز مین
ایک ختم ہر مہینے مین کیا کرو تو ہر رات کو ایک سیپارہ کی قدر قراءۃ قران شریف کی ہوا کریگی اور
بعضی روایتون مین ختم قرآن شریف کا چالیس راتمین بہی آیا ہے پہر عبد اللہ بن عمر رض نے اپنی قوۃ اور
رغبت اس امر مین زیادہ بیان کی تو آپنے ایک ہفتہ اونکے لیے مقرر کیا یعنے ہر ہفتہ مین ایک ختم
کیا کرو پہر اکثر صحابہ نے یہی اپنا یہی معمول کر دیا تہا اور قرآن شریف کے سات حصے اس طور پر مقرر کر لیے
تہے کہ جمعہ کی رات کو تین سورتین اول قرآن کی اور شنبہ کی راتکو پانچ سورتین اور ایکشنبہ کی راتکو
سات سورتین اور دوشنبہ کی راتکو نو سورتین اور سہ شنبہ کی راتکو گیارہ سورتین اور چہارشنبہ کی
راتکو تیرہ سورتین اور پنجشنبہ کی راتکو سورہ ق سے آخر قرآن تک اور اسکو منزل بشوق کا ختم کہتے ہین
کہ پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک پہر وہانسے سورہ یونس تک پہر وہانسے سورہ بنی اسرائیل تک
پہر وہانسے سورہ شعرا تک پہر وہانسے سورہ والصفت تک پہر وہانسے ق تک پہر وہانسے سورہ ناس تک
اور حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے شب کو سورہ مائدہ ہی تمام کرتے تہے اور شنبہ کے
شب کو سورہ ہود کے آخر تک اور یکشنبہ کے شب کو سورہ مریم کے آخر تک اور دوشنبہ کے شب کو
سورہ قصص کے آخر تک اور سہ شنبہ کے شب کو سورہ صاد کے آخر تک اور چہارشنبہ کے شب کو سورہ رحمن کے

آخر تک دو پنجشنبہ کے شب کو قرآن شریف ختم کرتے ہیں اور اس ختم کو احزاب کہتے ہیں اور بعضے صحابہ جیسے عبد اللہ ابن مسعود وغیرہ آیتوں کا شمار کرتے تھے اور ہر رات کو ہزار آیتین پڑھتے تھے چنانچہ اس صورت میں بھی ساتوین شب کو ختم ہوتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص تہجد کے نماز مین دس آیتین دو رکعتون مین پڑہتا ہے اوسکو غافلون مین نہین لکھتے اور جو شخص سو آیتین کئی رکعتون مین پڑہے اوسکو عابدون مین لکھتے ہین اور جو شخص ہزار آیتین پڑہے اوسکو عمدہ زر دار ولنے لکھتے ہین اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کے پچاس آیتین تہجد مین پڑہتا ہی تو قیامت مین قرآن شریف اوسکے ساتھہ مخاصمہ اور جھگڑا نکریگا اور نہین تو اوسے جھگڑیگا کہ تونے مجھکو ضایع کیا اور میری تلاوت حق ادا نکیا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ جو شخص دو آیتین سورہ بقرہ کے آخر کے تہجد کے نماز مین پڑہے تو اوسکو کافی ہین اور یہہ ہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب سے فرمایا کہ کیا تم سے نہین ہوسکتا ہے کہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو پڑہنا نہایت مشکل ہی یہہ کس سے ہوسکتا ہے پس آپنے فرمایا کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تو ہمین تہائی حصہ قرآن شریف کے برابر ہے اگر اسکو تم پڑہا کرو تو تہائی حصہ قرآن شریف کا ثواب تمکو ملا کریگا اسلیے اکثر مشائخ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو تہجد کی نماز مین پڑہنے کی عادت ڈالی ہی اور اسکے کئی طور ہین پہلا طور یہہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین تین مرتبہ اس سورہ کو پڑہا کری دوسرا طور یہہ ہی کہ پہلے رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد باران مرتبہ اسکو پڑہے پھر ہر رکعت مین ایک ایک مرتبہ کمتی کرتا جاوی یہان تک کہ آخر رکعت مین کہ بارہوین ہوگی ایکمرتبہ پڑہنا ہوگا اور بعضے مشائخ ہر رکعت مین سورہ مزمل کو سورہ اخلاص کے ساتھہ ملاکر پڑہا کرتے ہین اور حضرت خواجہ عزیزان رح سے کہ سر حلقہ خاندان نقشبندیہ کے ہین یون منقول ہی کہ اپنے یارون اور مریدونسے تہجد کی نماز مین سورہ یٰس پڑہنے کو فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ جب تین دل جمع ہوتے ہین تو مطلب جلدی حاصل ہوتا ہی ایک دل رات کا ہے کہ آدہی رات کے بعد ہے اور دوسرا دل قرآن شریف کا کہ سورہ یٰس ہے اور تیسرا دل ایماندار آدمی کا کہ ایمان سے پر ہے حاصل کلام کا یہہ کہ اس اخیر آیۃ کے نازل ہونیکے سبب سے نماز تہجد کے اندازہ وقت مین اور اوسکے کیفیتون اور خصوصیتون مین بڑی وسعت ہوگئی اور حقیقت مین بھی یہہ نماز متبرک اسی وسعت کے قابل ہے اسلیے کہ وہ وقت نیند کے غلبہ کا اور اسباب کے نہ پائے جانیکا اور کمی زیادتی رات کی نہ معلوم ہونیکا وقت ہے اگر اسمین اتنے وسعت نہوتی تو اسکا ادا کرنا بہت مشکل ہوتا چنانچہ باوجود اس وسعت کے بہی اس نماز کا ادا کرنا بہت دشوار ہے بدون توفیق غیبی کے مداومت اس نماز پر ہو نہین سکتی اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا بِهٖ ۵ عزیزی ۵

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

۵ قوله تعالى ادنى اى فاستعير الادنى وهو الاقرب للاقل لان المسافة بين الشيئين اذا قلت ما بينهما من الاحياز واذا بعدت كثرت ذلك ... ونصفه وثلثه بالنصب عطف على ادنى ... ومن جر عطف على ثلثى ... عطف على الضمير ...

تحصوه

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ

مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَـنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی کہ تو اوٹھتا ہی قریب دو تہائی رات کے اور آدہی رات کو اور تہائی رات کو اور بہی اوٹھتی ہی ایک جماعت اونمین سے کہ ہمراہ تیرے ہین اور خدا اندازہ کرتا ہی رات و دن کو جانتا ہے خدا کہ تم گہیر نہین سکتے قیام رات کے کرنیکو یعنے مداومت نہین کر سکتے پس ساتہہ رحمت کے پہرا تمپر پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سی جانا خدا نے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار اور اور کہ سفر کرتے ہین زمین مین طلب روزی کی کرتے ہین فضل خدا سے اور اور کہ لڑتے ہین راہ خدا مین پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سے اور قائم رکہو نماز کو اور دو زکوۃ اور قرض دو خدا کو قرض دینا نیک یعنے مال صرف کرو جہاد مین واسطے توقع ثواب آخرت کے وبہ علم اور جو کچہہ کہ آگے بہیجتے ہو اپنے لیے قسم عمل نیک سے اوسکو بہتر پاؤگے نزدیک خدا کے اور بزرگتر باعتبار مزدوری کے اور طلب بخشش کرو خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ آیۃ بعد ایکسال کے نازل ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اسی سورۃ کے ملا دی بسبب مناسبت کے اور اسیلیے ساتہہ سورۃ کے اسلوب مین نہین موافق ہے ۵ **فتح** تیرا رب جانتا ہی کہ تو اوٹہتا ہی نزدیک دو تہائی رات کے اور آدہی رات کو اور تہائی رات کو اور کتنی لوگ تیری ساتہہ اور اللہ ناپتا ہی رات کو اور دن کو اوسنے جانا کہ تم اوسکو پورا نہ کر سکو گے پہر تم پر معاف بہیجی سو پڑہو جتنا آسان ہو قرآن جانا کہ آگے ہونگے تم مین کتنی بیمار اور کتنی پہرتی ملک مین ڈہونڈتے اللہ کا فضل اور کتنی لڑتے اللہ کے راہ مین پس پڑہو جتنا آسان ہوا اوسمین سے اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی رہو زکات اور قرض دو اللہ کو اچہی طرح قرض دینا اور جو آگے بہیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو پاؤگے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب مین زیادہ اور معافی مانگو اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۵ **موضح تفسیر** واللہ یقدر اللیل الخ یعنے نہین قادر ہی اندازہ کرنے رات و دن پر اور نہین جانتا اندازے اونکے ساعتون کے مگر اللہ ہی وحدہ پہر جب قیام کیا صحابہ رضہ نے تو سوجہہ گیے قدم اونکے پس نازل ہوئی یہہ آیۃ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یعنے جانا اللہ تعالے نے کہ نہین طاقت رکہنے کے تم قیام رات کا اوپر انداز ولی سابق پر مکر بشدۃ و مشقت اور اوسمین حرج ہی فتاب علیکم یعنے پس تخفیف کی تمپر اور ساقط کیا تمسے فرض قیام رات کا فاقرءوا پس پڑہو نماز مین اور امر وجوب کے لیے ہے یا غیر نماز مین اس صورت مین امر استحباب کے لیے ہوگا مَا تَيَسَّرَ جو آسان ہو تمپر مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن سے روایت کیا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ابی ہریرہ سے کہ اونہون نے کہا جسنے پڑہین سو آیتین راتمین نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنے پڑہین دو سو آیتین

له تعمیم ... عزوجل ... الدال علی ... مختص بالتقدیر ۱۲

راتین نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنے پڑہین دو آیتین لکہا گیا قانتین سے یعنے عابد و نمین اور بعضے
کہا کہ مراد قرآن سے صلوۃ ہی اسلیے کہ قراۃ بعض ارکان نماز سے ہے یعنے پس نماز پڑہو جسقدر کہ آسان ہو تمپر
اور نہ دشوار ہو اور یہہ ناسخ ہے اول کی پہر منسوخ ہوئی یہہ ساتہہ پانچون نمازونکی یعنے واجب یہہ نہین
رہے پہر بیان کی حکمت نسخ کی کہ وہ دشوار ہونا قیام کا ہی بیمار دن اور مسافر دن اور مجاہدونپر
پس فرمایا عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى یعنے جانا خدا نے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار پس دشوار ہو
اونپر قیام رات کا اور فضل خدا سے مراد ہے رزق اوسکا ساتہہ تجارت کی یا طلب علم اور اور کہ
لڑتے ہین الخ برابری کی گئی درمیان مجاہد اور مکتسب یعنے تاجر کے اسلیے کہ کسب حلال کبہی جہاد ہے
کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ جو شخص لایا کوئی چیز طرف ایک شہر کے مسلمانونکے شہر و نمین سے
درحالیکہ صابر ہے اور طالب ثواب پہر بیچا اوسکو اوسدن کے نرخ پر ہوگا نزدیک اللہ کے شہدا رسے
اور فاقرءوا ما تیسر منہ کو مکرر لائے واسطے شدت احتیاط اونکیکے اور قائم رکہو نماز کو یعنے نماز فرض کو
اور قرض دو الخ یعنے عمل نیک کرو فرض و نوافل اور قرض کے معنے ہین قطع کے جو کہ قرض دینے والا
قطع کرتا ہے ایکقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو کسیکو اسلیے اوسکو قرض کہتے ہین اور
ایسیہی تصدق دینے والا قطع کرتا ہے اوسقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالے
کے لیے اور قرض کو جو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کی کہ فرمایا قرض دو اللہ کو اسلیے کہ نہ احسان
رکہے تصدق دینے والا فقیر پر تصدق دیتے مین اور یہہ اسلیے کہ فقیر مددگار ہوتا ہے اوسکا اسیا
قربت یعنے طاعت مین پس نہین ہوگا فقیر پر احسان بلکہ احسان فقیر کا اوسپر ہے اور قرض حسن
حلال یا اخلاص مراد ہے اور اوسکو بہتر پاؤگے یعنے ثواب اوسکا اوس چیز سے کہ پیچہے چہوڑ جاتے
اور طلب بخشش کی کرو اللہ سے برائیون سے اور تقصیر سے نیکیونمین بخشنے والا ہے کہ پردہ پوشی
کرتا ہے گنہگارونکی مہربان ہے کہ تخفیف کرتا ہے مشقت والونپر **صل** اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ الخ
بیشک پروردگار تیرا جانتا ہے تہجد کی نماز مین تم کہڑے رہتے ہو کبہی دو تہائی کے قریب اور کبہی
آدہی رات اور کبہی تہائی رات سو تم ہماری حکم کے فرمانبرداری کرتے ہو اور جو ہمنے کہا ہے
اوسکو بجالاتے ہو اور قلیلاً کے لفظ کا مطلب جو ہمنے ارشاد کیا تہا کہ انقص منہ قلیلا او زد علیہ اوسکو تم
خوف سمجہے کہ نقصان او قلت کی حد کو چہٹے حصہ تک پہنچایا اور یہی اس لفظ سے ہماری مراد تہی ۔
وَطَآئِفَةٌ الخ اور اسیطرح کہڑے رہتے ہین ایک گروہ اون لوگونمین سے جو تمہارے ساتہہ اور تمہاری
رفاقت مین سلوک الی اللہ پر مستعد ہین اور اس اندازے مقرر یکو تحقیق معلوم کر لینا تمسے
اور تمہارے پیرو لوگونسے ہرگز ممکن نہین ہے اسلیے کہ زیادتی اور نقصان رات کا تمہارے
ہاتہہ اور اختیار مین نہین ہے وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور اللہ تعالے وہ ہے جو اندازہ کرتا ہی اور
مقدار بخشتا ہے رات و دن کو چنانچہ چہہ مہینے تک ہر روز رات کم ہوتی جاتی ہی اور دن مین زیادتی
ہوتی جاتی ہی اور پہر چہہ مہینے تک دن کمتی ہوتی جاتی ہی اور راتین زیادہ سو کوئی رات سال بہر

سلہ قولہ ان اسم ان مخففۃ من الثقیلۃ ولیس بل ہی مخففہا وحذف اسمہا وقولہ یضربون ب قرون ح یبتغون حال من ضمیر یقرءون ۱۲ م

عہ

دوسری رات کے بالکل برابر نہین ہوتی ہی پہر جب ایک رات پوری دوسری پوری رات سے برابر نہوی
تو اوسکا نصف بہی دوسریکے نصف سے برابر نہوگا پہر اسی ہر ایک تہائی اور دو تہائی اور چہٹی حصہ کو بہی
خیال کرلو کہ وہ بہی برابر ایک دوسرے سے نہوگا اسلیے کہ ہر چیز کے متفرق جزو بہی زیادتی اور کمی میز
اوسی چیز کے تابع ہوتے ہین پہر تمکو سال بہر ہر رات کا نصف پہچاننے مین بہت محنت مشقت ہوگی
پہر گہڑی اور گہڑیال اور علم ہیئت کے سیکہنے کے اور تہائی حرکتونکے حساب کرنیکے محتاج ہوگے اور اس
کام مین مشغول ہونے کے سبب ملت حنیفیہ سے دور ہوجاؤگے اسلیے کہ امی ہونا اس امت کے لوازم
سے ہے اور صابئین اور ہنود اور یونانیون اور اور کافر دنکی گروہونکی طرح تقویمونکے نکالنے اور جنتری کے
لکہنے مین تمہاری ہمت بہی مشغول ہوجائیگی اور یہہ بات بڑی دو فساد ونکا سبب پڑیگی پہلا فساد تو
کہ مقصود کو چہوڑ کر وسیلہ مین مشغول ہونا ہے اور اسی امر نے ایک عالم کو خراب کر رکہا ہے چنانچہ علم نحو
اور صرف اور منطق و معانی اور کلام و اصول مین اسقدر توغل کرتے ہین کہ اصل مقصد سے محروم
رہتے ہین پہر تبتل اور ریاضت اور رفع حجاب تو انسے مسافتون اور منزلون دور رہتے ہین دوسرا فساد
یہہ ہی کہ یہہ شغل رفتہ رفتہ انکو اسپر لاویگا کہ ستارونکی حرکات وغیرہ مین سوچا کرینگے پہر ستارونکی
تاثیر کا اعتقاد ہویگا اور اونکے سعد و نحس کے معتقد ہوجائینگے آخر کو شرک کی سرحد کو پہنچینگے پہر
بہی انکو ہر دن رات کی زیادتی اور نقصان کا علم تحقیقی ہرگز حاصل نہوگا اسلیے کہ حق تعالیٰ کے
ازل ہے مین عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ جان لیا کہ تم کوئی اس مقدار معین کو گہیر سکوگے اسمین پیغمبر ہون
خواہ امت اونکی تو شب بیداری کیواسطے مدت معین کی تمکو تکلیف دینی تکلیف مالایطاق ہے
یعنی تمہارے اختیار سے یہہ بات باہر ہے اسلیے مدت مین وسعت رکہی اور معین نکی اسلیے فرماتا ہے
حق تعالیٰ کہ تمہاری عاجزی اور نادانی ہمنے دریافت کرکے تمپر رحم کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ پہر سہولت
و آسانی کی تمپر اور شب بیداری اور تہجد گذاری اور قرآن خوانی کی مدت کی تعین کو تمسے بالکل معاف
کردیا اور لغت مین توبہ کے معنے رجوع کرنیکے ہین عارضی حالت سے اصلی حالت کی طرف اور یہہ
لفظ جب بندونکے حق مین بولا جاتا ہے تو گناہ سے بندگی کی طرف رجوع کرنا اس سے سمجہا جاتا ہے چنانچہ
اس جگہہ بہی یہی مراد ہے اور جب سہولت و آسانی تمسے مقصود ہوئی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ پہر پڑہو جو آسان ہو تمپر قرآن سے راتکو جاگ کر تہجد کی نماز مین اور کم سے کم دو
آیتین دو رکعت مین پڑہنی چاہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رَكْعَتَانِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ
خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اور بہت بہتر اور اعلیٰ طور یہہ ہے کہ ساتوان حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو سو
پڑہے اگر وتر باقی ہو نہین تو بارہ رکعتون مین پڑہے اور بعضون نے تیسرا حصہ یعنی دس سپارے
تک راتکو پڑہنے جائز رکہے ہین اس سے زیادہ بہتر نہین ہے اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنے قرآن شریف کو تین دن سے کم مین ختم کیا تو وہ بڑا کم فہم و نادان ہے اسلیے کہ قرآن سے مقصود
ہے کہ تدبر و تفکر اوسکے معنون مین کرے اور تین دن سے کم مین اکثر لوگونکو یہہ بات حاصل نہین ہوسکتی

سوای اسکے ترتیل و تجوید تو ہوتی ہی نہین پس قرآن قرآن نہین رہتا ہی اور اگر تمہارے دلونمین اے کامل الایمان
والون یہہ گذرے کہ البتہ شب بیداری کے واسطے مدت کی تعین توباعث مشقت تہی لیکن مدت کی تعین
قرآن شریف کی قرات کی قدر تو ہمارے لیے بہت مناسب تہی اور اسمین کوئی مفسدہ بہی نہتا پہر
مدت کی تعین کو بالکل کیون موقوف کر دیا یعنے مثلا یون ارشاد ہوتا کہ مثلا پانچ سیپارے یا چار سیپارے
یا ہزار آیتین یا پانسو آیتین یا چار چار رکوع ہر رکعت مین پڑہا کرو تو اس خیال کا جواب حقتعالے
دیتا ہے کہ ازل الازال حق تعالے نے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جان لیا ہے کہ البتہ
ہونگے تم مین سے بیمار اور بیماریان مختلف ہوتی ہین چنانچہ بعضی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین ایک
آیۃ پڑہنے کی طاقت نہین ہوتی ایک سیپارہ یا ایک سورۃ کب پڑہی جاتی ہے وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
فِى الْاَرْضِ اور کتنے اور ہونگے جو پہرینگے زمین مین اور بڑے دور و دراز سفر کرینگے لیکن وہ سفر
ایسے نہین ہین جو ممنوع و حرام کر دیے جاوین اسلیے کہ اون سفرونمین يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
طلب کرتے اور ڈہونڈتے ہونگے فضل خدا جل شانہ کا یا ظاہری فضل جیسے رزق کی تلاش اور
نوکری اور تجارت وغیرہ یا باطنی فضل جیسے طالبعلمی اور حج اور عمرہ اور صلحا اور اولیا کی زیارت
تاکہ انکی صحبت سے دل کو روشنی حاصل ہووے اور یہہ امر ظاہر ہے کہ سفر مین ماندگی غالب ہوتی ہے
اور آدمی تہک جاتا ہے ایک گہڑا ہونا اور ایک سورہ پڑہنی اسی دشوار ہوتی ہے پہر سو آیتین اور ہزار
آیتین کس سے پڑہی جاتی ہین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ الخ اور کتنے اور ہونگے کہ جہاد کرینگے اللہ تعالے
کی راہ مین دین کے دشمنون سے سو ان لوگونکو اگر بقدر قرآن پڑہنے کی تکلیف دین تو قتال و جہاد
سے باز رہین اور یہہ تینون عذر جو مذکور ہوے ہین اعتبار کے قابل ہین اسلیے کہ بیمار ہونا اپنے
اختیار مین نہین ہے حق تعالی کے ارادے سے متعلق ہے اور روزی کی طلب زندگی اور بدن کے
قیام کے لیے اور علم کے طلب دین کے کامل کرنیکے لیے آدمی کو ضروریات سے ہین اور جہاد کرنا بہی
عقیدہ دین اور عملونکے اصلاح کے لیے اور بہائی مسلمانونکے بچاؤ اور بہلائی کیلیے ضرور ہے اور
چونکہ تم مین سے بعضونکو یہہ عذر درپیش ہونا ضروری ہے اسلیے قرآن شریف کے ورد مقرر
کرنیکے علے العموم تکلیف دینی مناسب نہوئی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ سو پڑہو جتنا تمپر آسان ہو قرآن سے
بدون تعین قرات کے جسطرح پہلی تخفیف مین قرات کی مدت کی تعین کو موقوف کیا تہا ہمنے اور
اگر اس شب بیداری اور تہجد گذاری کی مدت کی تعین موقوف ہوجانے مین تمکو خوف اسبات کا
ہو کہ ایسا نہو ہماری ریاضت و مجاہدہ مین قصور و فتور واقع ہو اسلیے کہ آدمی کا نفس بدون دریافت
کرنے عمل کے مدت کے کسی کام مین مقید نہین ہوتا ہے تو یہہ خوف مت کرو اور خوف سو چو کہ حق تعالے
نے جو چیزین معین کرکے تمپر فرض کردی ہین وہ بہت ہین او نہین کے ادا کرنے مین جہان تک
ہوسکے کوشش و سعی کرو وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکہو نماز کو جو پانچ وقت گنتی کی کعتین
تمپر فرض ہین اور نماز کا قایم کرنا بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ اقامت کے معنے درست کرنیکے ہین اور نماز

صحت اوسوقت ہوتی ہے کہ اوسمین کچہہ خلل نہواسکے دل اور زبان اور عضہار کے عمل مین پہر خواہ وہ عمل
کہ سنت ہو یا مستحب ہو یا فرض ہو وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دیتے رہو زکوۃ کو جو سال گذرنیکے بعد
ایک اندازہ تمہارے مال مین مقرر کردیا ہے اور زکوۃ کا ادا کرنا بہی بہت بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ مال کے
محبت کو دور کرنا نفس پر بڑا شاق ہے اور اس سے بہی ایک بڑا مجاہدہ جو نفس پر بہت دشوار ہے وہ ہم
تمکو بتلاتی ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو حقتعالی کو اچہی طرح کا قرض دینا حاصل کلام
کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کے محتاج بندونکو قرض حسنہ دو اور سود و فائدہ اونسے مت لو اور مانگنے کیوقت
سختی وتنگ طلبی مت کرو اور اگر اونسے سب ادا نہوسکے اور کچہہ کم دیوین یا وعدے سے دیر ہوجاوے تو ان
سب باتونکو اونسے قبول کرو اور بار بار قرضدار پر منت واحسان مت رکہو یہی وہ قرض ہے جسکے
حقمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے معراج کی راتمین بہشت کے دروازہ پر لکہا ہوا
دیکہا کہ جو خدا کی راہ مین ایکدرم خرچ کرے اوسکے لیے ثواب دس درم کا لکہا جاتا ہے اور جو کسیکو اللہ کے
واسطے ایکدرم قرض حسنہ دے اوسکے لیے ثواب اٹہاران درم کا لکہا جاتا ہے آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام
پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے اونہونے کہا کہ جو شخص خدا کی راہ پر دیتا ہے تو کبہی اسکا دینا محتاج کو پہنچتا ہے
اور کبہی غیر محتاج کو اور آدمی قرض نہین مانگتا ہے مگر محتاج ہے ہو کر اسلیے قرض دینے کا ثواب
زیادہ ہوا اللہ دینے سے وَمَا تُقَدِّمُوْا الخ اور جو آگے بہیجوگے اپنی ذات کے نفع کے لیے تاکہ عاقبت کا
ذخیرہ ہو بہلائی ایسے کسے جنس کی ہو خواہ نفل نماز ہو یا نفل روزہ اور خواہ نفل صدقہ ہو اور خواہ
شب بیداری ہو اور یا کوئی اور عبادۃ بدنی یا مالی ہو تَجِدُوْہُ البتہ پاؤگے اوسکے اجر کو اللہ تعالی
کے پاس ھُوَ خَیْرًا وہ اجر بہتر ہوگا تمہاری ان نیکیون سے جنکو تمنے دنیا مین کیا ہوگا اسلیے کہ وہ
اجر قرب الہی کا مزا تمکو چکہادیگا وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بہت بڑا ہوگا ازروی ثواب کے آخرتکے
کمیت مین بہی اور کیفیت مین بہی اور بقا اور عدم فنا مین بہی سو تمہارے لیے نفل عبادتین بڑی
گنجائش ہے نفس کے مجاہدہ اور مشقت کے لیے اور اگر باوجود ان سب باتونکے پہر بہی تمکو گناہونکا
خوف و دہشت ہووے تو اوسکا علاج بہی ہم تمکو بتلائے دیتے ہین کہ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اور بخشش
طلب کرو اللہ تعالی سے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے تمہاری تقصیر و نکو
بندگیونکے ضمن مین بخش دیگا اور اون عبادتونکے ثوابکو کامل و پورا کرکے تمکو عنایت کریگا اور
گناہونکی تاریکیونکو تمسے بالکل دور کردیگا پس اتنا سمجہہ لینا چاہیے کہ استغفا تنقیہ دائمی کے قائم
مقام ہے یعنے جیسے تنقیہ بدنکی صحت اور مرض سے بچاؤ کے لیے کہ اعظم ہے کہ جو ہمیشہ تنقیہ کیے جاتا ہے
اوسکو ریاضت و ورزش کی بدن کی تندرستے کے لیے کچہہ احتیاج نہین خود بخود بدن تندرست
رہیگا ایسے ہی جو شخص استغفا کی مداومت کریگا وہ گناہونکی آلائش سے ہمیشہ پاک و صاف رہیگا
عزیزی فَاقْرَءُوْا الخ یعنے پس نماز تہجد پڑہو جسقدر آسان ہو تمپر غیر مقرر تہائی رات
وغیرہ پر اگرچہ برابر دو دو دو مہینے بارہ کے ہو پس یہہ چار رکعتین ہونگی اور کبہی دو رکعتین نماز کو قرأ

کہ وار الملک یا ان را مجرد یا بدار غونما ؛ اور لفظ واخرون عطف ہی لفظ مرضی پر اور یضربون فی الارض صفت ہے آخر ون کی یعنے سفر کرتے ہین زمین مین تجارۃ کے لیے اور طلب علم کے لیے کہ وہ فضل کسب ہے اور کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ حاضر ہونا مجلس علم مین افضل ہے ہزار رکعت نماز سے اور افضل ہے ہزار جنازونپر حاضر ہونیسے اور عیادۃ ہزار مریض کیے لینے کہا کہ قرآن پڑھنیسے بہی افضل ہے مجلس علم مین حاضر ہونا کہا ابو ذر نے کہ کیا نفع دیتا ہی پڑہنا قرآن کا بغیر علم کے یعنے نہین نفع دیتا ہی اور سبیل اللہ سے وہ چیز مراد ہے کہ باعث اجر کے ہو مانند جہاد وغیرہ کے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر دشوار ہوا قیام رات کا صحاب رضی اللہ عنہم پر حال آنکہ دشوار نہوا اکثر تابعین پر یہان تک کہ قیام کرتے تہے طلوع فجر تک اونمین سے امام ابو حنیفہ ہین اور سعید بن المسیب اور فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی اور مالک بن دینار اور علی بن بکار وغیرہم یہانتک کہ کہا علی بن بکار شامی نے کہ مدت چالیس برس سے نہین غمگین کیا مجکو کسی چیز نے مگر طلوع فجر نے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دشواری نہین تہی اونپر قیام رات مین بلکہ بیچ محافظت قدر مفروض کے تہے علاوہ یہہ کہ بعید نہین ہے کہ دشوار ہوا اونپر پہلے مقرر ہونے قدر مفروض کے پہر بعد مقرر ہونیکے تو یہہ حال تہا بعضونکا کہ ختم کرتے تہے قرآن ایک رکعت مین مانند عثمان اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کے اور مراد قرض حسن سے خرچ کرنا بہلائیونکی راہ مین ہے کہ جو فرض نہین تشبیہ دی اوس مانند قرض کے ہے کہ نہین خلاف ہونیکا اوسکے ثواب ملنے مین اور یہین رغبت دلانی ہے نفل خیرات پر جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ علی الحسن وجہ اور وہ نکالنا صدقہ کا ہے ساتہہ نیت خیر اور صفائی قلب کے پاکیزہ مال مین سے کہ جسمین نفع بہت ہو فقرا کو اور دیے بڑے محتاج صلحا کو اور بعضون نے کہا کہ مراد قرض حسن سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہی اور خرچ کرنا فی سبیل اللہ جیسا کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا مراد ہے اس سے خرچ کرنا اہل وعیال پر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے مَا اَطْعَمَ الْمُسْلِمُ نَفْسَہٗ وَاَھْلَ بَیْتِہٖ فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ یعنی جو کچہہ کہ کہلاوے مسلمان اپنے نفس کو اور اپنے گہر والونکو پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہے یعنے ثواب دیا جاتا ہے اوسپر بسبب نیک نیتی اوسکی کے وَمَا تُقَدِّمُوْا الخ یعنی اور جو آگے بہیجتے ہو اپنے نفس کے لیے خیر کوئی سے خیر ہو خواہ وہ مذکور ہوئی ہو اوپر یا نہ مذکور ہوئی ہو پاؤگے ثواب اوسکا بہتر اپنے لیے متاع دنیا سے اور عظیم از روی اجر کے اسلیے کہ اللہ تعالے دیگا مومن کو ثواب بلا حساب اور حدیث مین آیا ہے اِعْلَمُوْا اَنَّ کُلَّ امْرِءٍ عَلٰی مَا قَدَّمَ قَادِمٌ وَعَلٰی مَا خَلَّفَ نَادِمٌ اور فرمایا علیہ السلام نے اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَاتَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا خَلَّفَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ اور گذرے عمر رضی اللہ عنہ بقیع غرقد پر کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پہر کہا کہ السلام علیکم اَھْلَ الْقُبُوْرِ اَخْبَارُ مَا عِنْدَنَا اَنَّ نِسَاءَکُمْ قَدْ تَزَوَّجْنَ وَدُوْرَکُمْ قَدْ سُکِنَتْ وَاَمْوَالَکُمْ قَدْ قُسِمَتْ پس جواب دیا حضرت عمر کو ہاتف غیبی نے یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخْبَارُ مَا عِنْدَنَا اَنَّ مَا قَدَّمْنَاہُ وَجَدْنَاہُ وَمَا اَنْفَقْنَاہُ فَقَدْ رَبِحْنَاہُ وَمَا خَلَّفْنَاہُ فَقَدْ خَسِرْنَاہُ ع قَدِّمْ لِنَفْسِکَ قَبْلَ مَوْتِکَ صَالِحًا وَاعْمَلْ فَلَیْسَ اِلَی الْخُلُوْدِ سَبِیْلٌ اور منقول ہی عمر رضی اللہ عنہ سے

۱۴ ان ہی عطف صفۃ مرض ۔۔۔
۲۶ اسکی ۔۔۔
۲۷ ۔۔۔
۲۸ یعنی ۔۔۔
۲۹ فتہا ۔۔۔
۳۰ یعنی ۔۔۔
۳۱ ۔۔۔

کہ اونہون نے بنایا حبیس یعنے حریرہ پس آیا اونکی پاس ایک مسکین پس دیدیا اوسکو وہ پس کہا سینے
کہ کیا جانتا ہے یہہ مسکین کہ کیا ہے یہہ پس عمر رضہ نے کہا کہ رب المسکین تو جانتا ہے پس گویا کہ
کہا اونہون نے وَيَاتُقَدِّ مُوَارِخ ۵ تو نیکی کن تاب انداز اے شاہ * اگر ماہی نداند داند اللہ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ یعنے مانگو اللہ سے مغفرۃ اپنے گناہونکے لیے تمام اوقات واحوال اپنے مین اسلیے
کہ انسان کم خالی ہوتا ہے تقصیر سے اور اگلے بزرگ نماز پڑہتے تہے طلوع فجر تلک پہر بیٹہتے تہے
استغفار کے لیے نماز صبح تلک اور مستحب ہے استغفار ساتہہ اسماء قرآنی کے مثلا کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ
كَانَ تَوَّابًا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بلا شبہ اللہ
بڑا بخشنے والا ہے کہ بخشتا ہے سوائے شرک کے سب گناہ رَحِيْمٌ مہربان ہے کہ بدل دیتا ہے
برائیان بہلائیون سے پہر اگر ہے استغفار ساتہہ عجز و انکسار کے تو وہ صحیح ہے اور اگر ہے وہ ساتہہ
توبہ کے تو وہ کامل ہے اور اگر وہ خالی ہے ان دونون چیزونسے تو وہ باطل ہے اور جو کوئی لکہے
سید الاستغفار پہر دہو کر پلا وے اوسکے حلق مین کہ جسپر دشوار ہو جان نکلنی یعنی سکرات موت
تو اوسکے زبان پہی جاری ہوگی یعنے ساتہہ کلمے کے اور آسان ہوگا اوسپر نکلنا جان کا بارہا
یہہ عمل تجربہ مین آیا ہی اور سید الاستغفار یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۵ روح ۵

سورۃ المدثر

یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد مزمل کے اسمین چہپن آیتین اور
دوسو چہپن کلمے اور ایک ہزار پینتالیس حرف ہین اور دو رکوع اور اس سورۃ کا اول ابتدا نبوت مین
اور قرآن شریف کے نزول کے شروع مین نازل ہوا ہے کہتے ہین کہ سورہ اقرا کی اول آیتون کے
بعد اسی سورۃ کی اول آیتین نازل ہوئی ہین اور بعضونکے نزدیک سورہ نون والقلم اس سورت پر مقدم
نزول مین اور اس سورت کے اوترنیکا سبب یہہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ اقرا کے
نازل ہونے کے بعد کمال اشتیاق قرآن شریف کے نازل ہونے کا پیدا ہوا لیکن باوجود کمال
اشتیاق کے ایک مدت گذری کہ وحی نہ آئی اور اس مدت کو فترۃ الوحی کے مدت کہتے ہین اور وحی کے
نہ آنے کی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج اور الم رہتا تہا چنانچہ کئی مرتبے آپ اس
ارادے سے گہر سے باہر نکلے کہ کسی پہاڑ پر چڑہ کے اپنے تئین نیچے گرا کے ہلاک کیجیے اور اکثر صحرا پہاڑ
جو اول سے آپکی عبادت اور اعتکاف کا مکان تہا جاتے اور وہان خلوت اور گوشہ نشینی اختیار کرتے
ایک روز صحرا پہاڑ سے پہر کر آپ گہر کو تشریف لاتے تہے راہ مین ایک آواز آسمان کی طرف سے آپکے
گوش مبارک مین آئی آپ نے نظر اوپر کو اوٹہائی دیکہا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین آپکے پاس
آیا تہا آسمان اور زمین کے درمیان مین زرین کرسی پر بیٹہا ہے اور اتنے بڑی شکل ہی کہ تمام

ساری آسمان اور زمین کے اوسے بہر گئی ہین اور جیہہ سو پرو سکے ہین اور اون سب پر وہ تین موتی اور یاقوت
لٹکی ہوئی ہین یہہ حال دیکہتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غش آگیا اور زمین پر آپ گر پڑی تہوڑی
دیر مین جو ہوش آیا تو جسطرح بنا اپنی تئین گہر تک پہنچایا اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
آپ نے فرمایا کہ مجہکو لرزہ جاڑے سے معلوم ہوتا ہے کچہہ کپڑا اوڑہادو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو
کمبی کپڑے اوڑہا دی اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے نزول فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنی کہڑی ہوکر یہہ آیتین پڑہین یَا اَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ وَالرُّجْزَ فَاہْجُرْ
پہر بعد اسکے وحی کا آنا پے درپے شروع ہوا اور اس سورتکی ربط کے وجہہ سورہ مزمل سے ظاہر ہے اتنا فرق
ہی کہ اس سورتکی اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلوک راہ خدا کے لازمی اور نفس کا مجاہدہ
اور حقتعالے کی نزدیکی حاصل کو فرمایا ہی اور اس سورتمین خلق اللہ کے رہنمائی اور ہدایت کے لازمی کو
فرمایا ہے اور مرتبہ کمال کا مقدم ہے تکمیل کے مرتبے پر اسلیے سورہ مزمل کو اس سورت پر صحابہ رضی اللہ
عنہم نے مقدم لکہا ہے اور کلام کے اور الفاظ مستعمل اور مضمون متفرق دونون سورتونکے آپسمین
بہت مناسبت رکہتی ہین اوس سورتکے اول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مزمل کے خطاب سے
مخاطب فرمایا ہے اور اس سورت مین مدثر کے خطاب سے اور یہہ دونون خطاب معنون کے بحاظ سے آپسمین
قریب ہین اور اوس سورۃ مین فرمایا ہے قم اللیل اور اس سورۃ مین فرمایا قم فانذر لیکن اوس سورۃ مین طہارت کا حکم
... نیکو ہی اور اس سورۃ مین خلق اللہ کو کامل کرنیکے واسطے ہے اور اس سورتکا نام سورہ مدثر اس سببسے
رکہا ہے کہ اس سورتکے اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدثر کے خطاب فرمایا ہے اور مدثر
عرب کے لغت مین اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک کپڑا الغبا جو اکپڑا و نکے اوپر اوڑہ لے جیسے دوہر یا
جادر یا کمل تاکہ وہ کپڑا استری اور لرزہ کو دفع کرلے سو یہہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ وحی الٰہی کا
نزول سقدر عظمت اور بزرگی رکہتا ہے کہ جو شخص تمام مخلوقات سے قوی تہا اور کسی چیز سے
نہین ڈرتا تہا اور شجاعت اور دلاوری اور کشادگی اوسکے حوصلہ کے تمام جہانمین مشہور تہی
بلکہ شجاعت مین سب لوگ اوسکی مثال دیتی تہی سو وہ شخص اوس وحی کے نزول سے اسقدر
خوف مین آگیا کہ اوسکا بدن تہر تہرانی لگا اور اوسے یہہ خوف سنبہالا گیا پہر جو لوگ چاہتے ہین
کہ ہمارے اوپر وحی نازل ہووی بلکہ یون کہتی ہین کہ اگر حق تعالی کو ہمارے ہدایت اور رہنمائی
منظور ہے تو ہمارے ہر ایک کے پاس وحی کیون نہین بہیجتا سو ان لوگونکو کیا وحی کے عظمت
معلوم نہین ہے کیون وسکے بودے ہین اور اپنے بے صبریکو جان بوجہہ کر چہپا ڈالتے ہین اور دیکہتے بہالتے
اندہے بنے جاتے ہین چنانچہ اس سورۃ کے آخر مین ان لوگونکی بیہودہ گوئی کا بیان آویگا یعنے
بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَۃً ۙ اور اشارہ اس بات کی طرف بہی ہی کہ جو
شخص جس منصب پر پہنچتا ہے تو اوس منصب کے لوازمات کو بجالانا اوسپر ضرور ہو جاتا ہے جیسے
مشیخت کا خرقہ اور جبہ اور قضا اور افتا کی چادر اور حساب کا خلعت اور سوا اسکے اور جو شرعی

خدمتین ہین اور اگر پوشاک کسی منصب کی پہنکے اوسکا حق نہ ادا کری تو وہ جہوٹا دغاباز ہے اللہ تعالے
پناہ دی ہم سبکو ایسی بری بات سے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب وحی کے فرشتے کو دیکہہ کر
دہشت اور خوف کہاکے گہر مین تشریف لائی دو بالا پوش کو اوڑہا اور پہلے بہی اسی قسم کا معاملہ
ہو چکا تہا تو گویا آپکی اہلبیت کے نزدیک آپکا بالا پوش کا اوڑہنا وحی کے نزول کا نشان ہوگیا اور
اونہون نے دریافت کر لیا کہ جب بالا پوش آپ طلب کرین تو جان لینا چاہیی کہ وحی کا نزول آپا
ہوا اسیواسطے حقتعالی کا حکم ہوا کہ اب تو تم اس علامت سے مشہور ہوگئے کہ بار بار تمپر وحی آتے ہے
اور اوسوقت بالا پوش تم اوڑہتی ہو تو اب تمکو چاہی کہ اس خدمت کا حق ادا کرو اور اپنی کام کو
مستعد اور تیار ہو جاؤ اور یہہ بہی ہے تاکہ محبوبیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے
حضور مین خلایق کے نزدیک ثابت اور مشہور ہو جاوی اور جو شخص اس سورتکو پڑہے یا سنے تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کے کمال کے درجہ کو دریافت کرلے یعنے دنیا مین جس کسے
عاشق کو اپنے معشوق کی کوئی وضع یا ادا اچہی معلوم ہوتی ہی اور دلپر کہب جاتی ہے تو اوسی
وضع کر اوسکو یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے اودامن اوٹہاکر جانیوالی یا اوسرخ پگڑے والے یا او
بڑی زلفون والے سو اسیطرحسے حق تعالی کو یہہ لباس اور یہہ وضع اپنے محبوب کی بہت پسند آئے
اسلیے اسی وضع کر آپکو مخاطب کرکے بار بار فرماتے ہین یَاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ یَاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۵

۵ عزیزی ۵ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۝
ایمردکپڑا اپنے پر لپیٹے ہوے یعنے ہیبت وحی سے اوٹہہ پس ڈرا اور پروردگار اپنے کو ساتہہ بزرگی کے
یاد کر ۵ فتحی ۵ اے لحاف مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول ۵ موضح تفسیر
یَاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ الخ ای شخص بالا پوش اوڑہے ہوئی وحی کے فرشتہ کے آنے کے ڈرسے تمکو ڈرنا اور
خوف کرنا نچاہیی بلکہ تمہارا حق اور تمکو سزاوار تو یہہ بات ہے کہ تم اورونکو ڈراؤ اور حقتعالی کا خوف
اونکو دلاؤ اوٹہو اور ڈراؤ لوگونکو حقتعالے کے عذاب سے اور نبوت کا منصب اگرچہ دو چیزونکو
چاہتا ہی یعنے خوف دلانا اور خوشخبری سنانے لیکن جو ڈرانا عام ہے اسلیے کہ کوئی فرد انسان کے
تقصیر سے خالے نہین ہے بخلاف بشارت کے کہ یہہ متقی اور نیکوکار کے واسطے خاص ہے اور جسکا
فایدہ عام اور سبکو شامل ہوتا ہے وہ بہت ہے ضروری ہوتا ہی بخلاف اوسکام کے جو خاص ہوتا ہے
اور یہہ بہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خوف کہائی تہی تو ڈرانے کا حکم ہے بہت مناسب
ہوا اور یہہ بہی ہے کہ جسوقت مین یہہ سورت نازل ہوئی تہی اوسوقت تمام جہان کفر اور برائیون سے
بہرا ہوا تہا خوشخبری کی لیاقت کوئی نہین رکہتا تہا جو تہا وہ ڈرانے ہی کے لائق تہا ان باتونکے
لحاظ سے اسجگہہ فقط انذار یعنے ڈرانے پر اکتفا فرمایا اور جو حق تعالی کے عذاب سے لوگونکو ڈرانا
بغیر بیان کرنے اوس عذاب کی عظمت کے ممکن نتہا اور اسیطرح اوس عذاب کا متحمل ہونا یا اوسکے
دفع کی کوئی تدبیر کرنی بہی ممکن نہین اور اوس عذاب کی بڑائی اور لاعلاجی بغیر بیان کرنے بڑائی

اوس ذات پاک کے کہ جو عذاب کریگا تصور نہین ہے یعنے اوسکے قدرت کی برابر کوئی قدرت نہین رکہتا
اور اوسکے علم کے برابر کسیکا علم محیط نہین ہے پہر اوس سی بہاگنا اور چہپنا اسطور پر کمالات معلوم ہنو
یہہ کسیطرح ممکن نہین ہے سو تمکو ایک اور چیز بہی کرنی چاہیے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور اپنے رب کو بڑائی کیسے
یاد کر اور ان لوگونکو بہی خوب طرح سمجہا دو کہ کوئی شخص اوسکے علم کے محیط ہونمین اور اوسکی قدرت کے
عام ہونمین اوسکی برابری نہین کرسکتا اور کوئی چیز چہوٹی ہو یا بڑی اوسکی دسترس سے باہر نہین
اور کیسیہی بہی مشکل چیز ہو لیکن اوسکی قدرت کے سامنے بے حقیقت محض ہے اور بعضون نے کہا ہی
کہ اس تکبیر سے نماز کی تکبیر مراد ہے جو ابتداء تحریمہ سے نماز کے آخر تک ہر انتقال مین اللہ اکبر بلکر
کہاجاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسوقت اہل اسلام کے عرف مین تکبیر کہنا خوشی کی علامت
تہی سو گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ اب خوش ہوؤ اور خوف مت کرو کہ ایسا بڑا منصب ہمنے تمکو
عنایت کیا اور پیغمبری کا خلعت تمکو پہنایا اور اس تفسیر کو تائید دیتا ہے وہ مضمون جو بعضے روایتونمین
آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے جب آنحضرت علیہ السلام نے یہہ آیت سنی تو آپنے پکارکر اللہ اکبر کہا پہر
آپکے زبان سے سنکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بہی تکبیر کہی پہر آپکے تمام گہر والون نے آپکے متابعت
سے تکبیر کہی اور سب خوش ہوئے اور جاناکہ یہہ لرزہ اور خوف وحی کے نازل ہونیکے سبب تہا کوئی
خوف کی بات نہتی پہر اوسوقت سے مسلمانونمین تکبیر کہنی خوشی کی علامت ٹہیر گئے یہی وجہ ہے
کہ عیدین اور حج اور تشریق کے دنونمین تکبیر واجب کردی گیے کہ ہر نماز فرض کے بعد پکار کر
تکبیر کہا کرین اور تکبیر کا ان دنونمین اور پنجوقتہ ہر نماز کے اول مین واجب ہونا اور تسبیح اور
تحمید کا کسی وقت واجب نہونیکا بہید یہہ ہے کہ یہہ ذکر خاص اہل توحید و اہل اسلام کا ہے
اسلیے کہ حقتعالی کے ساتہہ کسے کمال کے صفت مین کسیکو برابر نجاننا خاص ایماندارون اور
موحدونکا اعتقاد ہے بخلاف تسبیح اور تحمید کے مضمونکے کہ تمام بنے آدم کے گروہ اسکے معتقد ہین
اور جو شخص حدیث کے کتابونکو اور صحابہ کے تواریخ کو مطالعہ کریگا تو اوسکو اسبات کا یقین ہوگا
کہ اونکی کوئی مجلس اور کوئی نشست تکبیر سے خالی نہین رہتی ہتی ہر نعمت پر تکبیر کہتے تہے اور
ہر خوشی مین اسی کلمہ کو بلند آواز سے کہتے تہے اور لڑائی اور دشمنونکی مقابلہ کیوقت بہی اسی کلمہ کے
اپنے خاوند کے عظمت اور مقابل والونکی حقارت بیان کرتے تہے اور خوف کیوقت بہی اسی ذکر کے
برکت سے مدد طلب کرتے تہے جیسے آگ لگنی کیوقت اور جن یا بہوت یا اور بلاؤنکے نہین جانیکے
چنانچہ اذان اور اقامت مین بہی اسی کلمہ سے دفتر کیا ہے سو اس امر آلہی کے مضمون پر عمل کرنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے بقدر اس امت مرحومہ مین رواج پایا تہا کہ عدد اور
حساب سے باہر تہا لیکن افسوس کہ چنگیز خانیون اور ترکون کے ملک اسلام پر غالب ہونے کے سبب سے
اس امر کا رواج بلکہ تمام اسلام کے رسمونکا کم ہونا شروع ہوا یہانتک کہ اب اس زمانہ مین ان کا نام بلکہ
نشان بہی باقی نہین ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے وقت مین قسطنطنیہ کی قلعہ کو مسلمانون کی جماعت اسے کلمہ کے ذریعے
فتح کرینگے اور اوس قلعہ کی پتہر کی دیوار اون مسلمانون کی تکبیر کی آواز کی صدمہ سے گر پڑیگے اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت کی فتحون کی حالمین مذکور ہی کہ صطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور اور مسلمانون کی تکبیر کے آواز کے صدمہ سے گر پڑے ہتی جسمین اور ہقنداوس کلمہ نے
تاثیر کی ہتی کہ جب اوس دیوار کو اوٹہانی ہتی تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی ہتی حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ اس کلمہ کے مضمونون کو ہر وقت خیال کی سامنی رکہنا شرک کے سب وجہونسی نجات بخشتا ہے
اس لیے کہ حق تعالےٰ کے برابر کوئی چیز اوسکی نظر مین نہ ٹہریگی اور مصیبتون اور آفتونکی ہلکا کرنے مین
اور خوفناک چیزون کی دہشت دل سے دور کرنے مین بہی یہہ کلمہ بڑے کام آتا ہے لیکن اس
کلمہ کا مضمون ہر وقت اوسکے سامنے جب رہتا ہے کہ طہارت ظاہری اور باطنی دونو اوس شخص کو
حاصل ہووین اسلیے کہ پاک چیز کی عظمت اور ناپاک خیال دونون دلمین جمع نہین ہوتی تو اس کلمہ
کا فائدہ حاصل کرنیکے لیے طہارت ظاہری و باطنی ضرور ہوئی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی وثیابک

فطہّر ۞ عزیزی ۞ وثیابک فطہّر ۞ والرجز فاہجر ۞ اور کپڑون اپنونکو پاک کر
پلیدی کو دور کر ۞ فتح ۞ اور اپنی کپڑی پاک رکہہ اور گندگی کو چہوڑدی ۞ موہ

تفسیر اور اپنے کپڑے کو خوب پاک کر اسلیے کہ پہلے آدمی کے کپڑے ہی پر نظر پڑتی ہے
پہر اوسکے بعد بدن پر اور جب کپڑا پاک ہوا تو بدن جو کپڑے سے چہپا ہے بطریق اولی پاک ہوگا
یہی وجہہ ہے کہ بدن کے طہارت کا یہان پر ذکر نہین کیا اسلیے کہ بدنکی پاکی بالضرور سمجہی جاتی ہے
یعنے کپڑیکو جو بدنسی علاقہ رکہتا ہے جب پاک کا حکم ہوا تو بدنکو جو مقصود بالذات ہے ضرور
پاک رکہنا چاہیے اب اسجگہہ یہہ جاننا چاہیے کہ عرب کے استعمال مین ثیاب کا لفظ دو قسم پر بولا
جاتا ہے ایک ثیاب ظاہری پر اور ایک ثیاب باطنی پر اور طہارت بہی دو قسم کی ہے ایک طہارت
ظاہر سے اور ایک باطنی سو اس کلمہ کے تفسیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین اور ان چارون احتمالونکو
اکٹہے مراد لینی چاہیے اگرچہ عموم مجاز کیطور سے سہی سو پہلا احتمال یہہ ہے کہ اپنے ظاہر کپڑون
کو نجاستون اور پلیدیون سے پاک رکہو اسلیے کہ ایمان دار آدمی کو نماز فرض یا نفل مین یا ذکر
الٰہی مین ہر وقت مشغول رہنا چاہیے اور ملائکہ اور پاک روحونسے مناسبت حاصل کرنے
اسلیے کہ آسے یہی منظور اور مقصود ہے اور یہہ بات بغیر اپنے ظاہر پاک رکہنے کے حاصل نہین
ہو سکتی ہے اگرچہ کچہہ اسمین فرق ہے تو اتنا فرق ہی کہ یہہ پاکی نماز مین فرض ہے اور
نماز کے سوا فرض نہین ہی اور جن چیزونسے کپڑا پاک رکہنا چاہیے وہ چیزین یہہ ہین
پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور قے اور خون اور پیپ اگر ہتیلی کے برابر یا زیادہ ان
چیزونسے کپڑا بہرا ہو تو اس کپڑے سے نماز نہین درست ہے جبتک تین مرتبے دہوئی اور دوسرا احتمال یہہ ہے
کہ اپنے ظاہری کپڑونکو باطنی نجاستون سی پاک رکہو اور باطنی نجاستین یہہ ہین جیسی غضب اور چوری

اور خیانت اور کسی حرام کسب سے وہ کپڑا نہ آیا ہوا اور وہ چیزین جنکا استعمال حرام ہی وہ بہی نہو وین جیسی
مرد کو ریشمین کپڑا پہننا یا کپڑا تیار کرنے مین اسراف کرنا جیسی پہننے کے کپڑے کو ٹخنی سی نیچی رکھنا یہہ سب چیزین
ممنوع ہین ان سب سے بچنا اور پاک رہنا ضروری ہی اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ کپڑے سے صفتین اور
خلق مراد ہوں اسلیے کہ عرب کی لوگ کبہی کپڑے سے اوس شخص کے ذات مراد لیتی ہین اور کبہی آبرو اور کبہی
نام اور مرتبہ اوس شخص کا چنانچہ بولتی ہین کہ الکرم فی بردہ یعنی کرم کے صفت اسی پاس ہے اور
یون بہی بولتی ہین کہ فلان طاہر الذیل یعنی فلانا شخص پاک دامن ہے یہہ سب مثالین اچہی صفتون پر
دلالت کرتین ہین اور اسمین مناسبت کے وجہہ یہہ ہے کہ کپڑا آدمی کے سب بدنکو لپیٹ لیتا ہے اور دوسرے
وہی کپڑا دکھلائی دیتا ہے اور کپڑے ہی کے سبب سے ایک آدمی کے دوسری آدمی سی امتیاز اور پہچان
حاصل ہوتی ہے تو گویا اسکے ذات اور اسکے خاص صفتونکے حکم مین ہوا تو اس احتمال سے اس آیت کے معنے
یون ہوگئے کہ اے پیغمبر تم اپنے ذات اور اپنے ابرو کو بد صفتون اور بد خلقونکی آلودگی اور بری تہمتون سے
بچاتے رکھو اور چوتہا احتمال یہہ ہے کہ کپڑے سے مراد وہ بدن ہو جو استنجی کا اور اعضاء مستورہ کا محل ہے
اور تطہیر سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہو اور پیشاب اور غلاظت کو خوب طرحسی دہونا اور تمام بدنکو ہر ناپاکی
سے پاک صاف رکہنا الغرض ہر طرحسی ظاہر کی پاکی کو باطن کی پاکی مین بڑی تاثیر ہے اور کپڑے کی صفائی
دلکی صفائی کی ابتدا ہے خصوصًا اوس شخص کی جسکے عظمت اور بزرگی دلونمین بیٹہانا اور اوسکے کہنے
کو واجب القبول کرنا منظور اور مقصود ہوتا ہے تو اوسکے کپڑے اور بدنکی پاکی مین زیادہ تر کوشش
کرنے چاہئے تاکہ لوگونکے نزدیک گندگی کے سبب سے حقیر نہو جاوے اور اسکے کہنے کا کوئی اعتبار نکرے
لیکن اسجگہہ پر اوس کپڑے کی پاکی بیان کرنی منظور ہے جو ایماندار کو عبادت اور اعتبار کے لئی ضروری
ہے نفیس اور گران قیمت کپڑا ہونا مراد نہین ہے اسلیے کہ یہہ بات ایمانداریکی منافی ہی مگر حقتعالے
کی نعمت کے اظہار کیلیے اور اوسکا شکر ادا کرنیکی واسطے اس نیت سے پوشاک نفیس پہنی مستحب ہو جاتی ہے
اور جب ظاہری طہارت کے بیان سی کہ یہی مقدم ہے فرغت پائی تو اب باطنی طہارت کو جو مقصود
بالذات ہے بیان فرماتے ہین وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور جتنی پلیدی اور گندگی کی قسم ہین سو سبکو چہوڑ جیسے
فاسد اعتقاد اور بری خلق اور جہوٹ بات اور سب بری کام اور اور باطنی نجاستین جو کسی لذت کے ساتہہ
دلکے متعلق ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور آدمی کے روح کو گندہ کرتے ہین اور یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ رجز
سخت پلید یکو کہتے ہین سو اس آیت مین اون کامون سے احتراز اور دوری منظور ہے جو کبہی کبہی صادر ہوتے
ہین اور اونکی عادت نہین ہوئی اور اس آیت مین بہی اونہی کامونسی احتراز منظور ہے لیکن جب
اونکی عادت ہو جاوی جسکو ہندیمین کہتی ہین کہ لت لگ گئی یا اوسکے قریب ہو جاوین غرضکہ ہر طرحسے
آدمی کو طہارت ظاہری اور باطنی عالم قدس علویکی مناسب کر دیتی ہی اور اس عالم کے فیض کو
حاصل کرنا اونکی کمال مناسبت کے سبب سے ہوتا ہے اور اوس فیض سے مخلوقاتکو فیضیاب کرنا بہی
آسان ہو جاتا ہی اور جو روح کی گندی کرنیوالی چیز کہ جو باطن کو بالکل خراب کر دیتی ہی وہ دنیا کی طمع ہے

اسیواسطے خاص کرکے بیان فرماتے ہین وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ ۵ کپڑونکی پاک رکہنی کو حکم
فرمایا اسلیئی یہی کہ مشرک اپنی کپڑونکو نجاستون سے بچاتے نہین تہی حضرتکو حکم ہوا کہ تم اپنی کپڑونکو
پاک رکہا کرو تا مشابہت مشرکون کے ساتہہ نہو اور اختیار کرنا طہارتکا ہر چیز مین چاہیئے اسلیئی کہ
بنا دین کی پاکی پر ہے اور نہین داخل ہوگا جنت مین مگر پاک اور ستہرا اور اللہ دوست رکہتا ہے
پاکونکو اور حدیث شریف مین آیا ہی غَسْلُ الْاِنَاءِ وَطَہَارَۃُ الْفِنَاءِ یُوْرِثَانِ الْغِنٰی اور یہہ بہی
حدیث شریف مین آیا ہے نَظِّفُوْا اَفْوَاہَکُمْ فَاِنَّہَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ کہا راغب نی کہ طہارت دو قسم پر ہے
طہارت جسم کی اور طہارت باطنی اور اکثر آیتین نہین دونون طہارتونکی لیئی آتی ہین اور یہہ قول
اللہ تعالے کا وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ اسکے معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ پاک رکہہ اپنی نفس کو عیبونسی انتہی
یا مراد یہہ ہے کہ پاک رکہہ اپنے دلکو یا اپنے اخلاق کو اچہا کر اور حدیث شریف مین آیا ہی حَسِّنْ
خُلُقَکَ وَلَوْ مَعَ الْکُفَّارِ تَدْخُلْ مَدَاخِلَ الْاَبْرَارِ انتہی یا مراد کپڑونکی پاک رکہنے سے سنوارنا
عملونکا ہے اور اسی قبیل سے ہے یہہ حدیث یُحْشَرُ الْمَرْءُ فِیْ ثَوْبَیْہِ اللَّذَیْنِ مَاتَ فِیْہِمَا اَیْ عَمَلَیْہِ الْخَبِیْثِ وَالطَّیِّبِ
یعنی قیامت کو اوٹہایا جائیگا آدمی بیچ دونو کپڑون اپنے کے کہ مرا تہا بیچ انکی یعنی اوپر عمل برے
اور اچہے اپنے کے اور یہہ بہی آیا ہے وَاِنَّہٗ لَیُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہٖ اَیْ اَعْمَالِہٖ اور تحقیق اوٹہایا جائیگا آدمی
بیچ کپڑون اپنے کے یعنی عملون اپنے پر کما فی القاموس ۱۲ یا معنی یہہ ہین کہ اپنے اہل کو پاک کر
خطاؤن سی ساتہہ وعظ اور ادب دینی کے اور عرب کہتے ہین اہل کو ثوب اور لباس جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نے ہُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّہُنَّ اور نفحات مین شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ سے
نقل کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا مین نے
کہ مجکو فرماتی ہین ای علی طَہِّرْ ثِیَابَکَ مِنَ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یعنی پاکیزہ کر اپنے کپڑونکو
میل سے تا بہرہ مند ہوی تو بسبب اور تائید خدای تعالے کے ہر دم مین عرض کیا مین نی کہ کپڑی میری
کیا ہین فرمایا کہ تجہہ پر حق تعالی نی پانچ خلعت پہنائی ہین خلعت محبت اور خلعت معرفت اور خلعت توحید
اور خلعت ایمان اور خلعت اسلام جو کوئی خدا کو دوست رکہی اوسپر آسان ہوی ہر چیز اور جو کوئی
خدا کو پہچانا اوسکے نظر مین حقیر معلوم ہوویگی ہر چیز اور جو کوئی خدا کو ایکا جانے اوسکی ساتہہ شریک
نکریگا کسی چیز کو اور جو کوئی خدا تعالے پر ایمان لادی نڈر ہویگا ہر چیز سے اور جو کوئی ساتہہ اسلام کے
آراستہ ہوی خدا کا گناہ نکریگا اور اگر گناہ ہو بہی جاوی تو عذر کریگا اور جب عذر کریگا قبول ہوگا
اللہ تعالے کے فضل سے پس شیخ ابوالحسن نے فرمایا ہی جگہہ سی جاتے ہین کہ معنی اللہ تعالے کے
اس قول کے وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ ۵ در تو پوشید لطف یزدانی ۔ خلعت از صفات روحانی
دار تن از لوث چشم و شہوت دور ۔ تا بیازرگی نسوی شہوز ۔ اور لفظ رجز ساتہہ پیش ری کے پڑہا ہی
امام عاصم نے بیچ روایت حفص کے اور باقیون نے ری کے زیر سے پڑہا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی
ہین یا کربت کو کہتے ہین یعنی چہوڑ دی اور رکہہ عبادت بتون کی اور پاس نجا اوسکے جیسے کہا ابراہیم علیہ السلام

وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۚ ﴿رجز﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۙ
اور سمجہا ہے کہ کچہہ دیوی تو زیادہ طلب کرتے ہوے یعنے تحفہ بہیجنا غنی کے پاس تا وہ زیادہ تحفہ سے دعا کرے
اخلاق بد سے ہی اور واسطے حکم پروردگار اپنے کے صبر کر ۵ ﴿فتی﴾ اور نکر کہ احسان کرے اور بہت جاہے
اور اپنے رب کی راہ دیکہہ ۵ ﴿موقف تفسیر﴾ وَلَا تَمْنُنْ الخ اور نہ احسان رکہو کسے پر نہ قرآن کے
تعلیم کا اور نہ احکام آلہی کے پہنچانے کا اور نہ کارروائی اور حاجت برآری کا اور نہ کچہہ دینی کا اس
غرض سے کہ شاگرد اور مرید بہت سی ہوجاوین اور اس سبب سے بڑا نام و مرتبہ حاصل ہوی اور پہر اس
سبب سے بہت مال ہاتہہ آوی بلکہ کوئی چیز کسے کو اس نیت سے مت دو کہ اوسکے عوض مین وہ
زیادہ کرکے تمکو دیوی اسلیئے کہ یہہ بہی ایک قسم ہی طمع کی جو باطن کے گندہ کردینی مین نجاست کا
حکم رکہتی ہے اور بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت کے معنے یون ہین کہ احسان کے وقت اوسکے
کسے پر احسان نہ رکہو اوس احسان کو بڑا احسان جانکی کہ مینی تجہپر ایسا اور ایسا احسان کیا اسلیئی کہ احسان
رکہنا ثواب کو مٹا دیتا ہے تمکو چاہیی کہ اوس احسان کی کچہہ بہی حقیقت نہ جانو بلکہ لیتی والیکا احسان
اپنے اوپر جانو کہ اس بے حقیقت چیز کو ہمسی قبول کیا اور ہمکو اجر اور ثواب کا مستحق کیا چنانچہ حضرت
امیر المومنین مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہے کہ جب کوئی فقیر اُنکی پاس سوال کرنیکو آتا تہا تو
اوسکو فرماتے تہے مَرْحَبًا بِمَنْ يَّحْمِلُ زَادَنَا اِلَى الْاٰخِرَةِ اور جب آدمی کو یہہ سب چیزین یعنی حق تعالی کے
عظمت اور ظاہر اور باطن کے طہارت اور دنیا سے بے طمعی حاصل ہوئی تو مشیخت اور ارشاد کی
لیاقت اوسمین پیدا ہوئی لیکن اوس شخص کو باوجود ان سب چیزونکے حوصلیکے فراخی ضرور ہے
تا کہ خلق اللہ کی جفاؤنکا تحمل کرنا اور اونکی ایذاؤنکو اوٹہانا اور اونکی بدگوئی کو اپنے حق مین سننی
گوارا کرے اور نفسانیت کو غالب نہونے دیے والا اونکے صحبت کو چہوڑ کر بہاگے گا اور رہبانون
اور صحرا نشینون کی طرحسے اکیلا اور تنہا ہوکر بیٹہیگا مشیخت اور ارشاد کا کام سرانجام نکرسکیگا
اسلیے اس امر کے بہی نصیحت ارشاد ہوتی ہے وَلِرَبِّكَ اور اپنے پروردگار کے رضامندی کیواسطے
نہ خلقت کی خاطرداری کیلیئی فَاصْبِرْ سو صبر کرو اور اونکی ایذاؤنکو اوٹہاؤ اور باوجود رنج اور ایذا
پہنچنے کے اونکی صحبت سے کنارہ نکرو تا کہ ارشاد اور رہنمائی کے خدمت سرانجام کو پہنچی اور دونون
صبر دونین یعنے ایک حق تعالی کی رضامندی کیواسطے اور دوسرا خلق اللہ کے خاطرداری کیلیئی صبر کرنے
دونین فرق کے علامت یہہ ہے کہ اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل ویسا ہی کرتا ہے جیسے
کہ حکومت والون اور تونگرون کے ایذا اور حقارت کا تحمل کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ صبر اور تحمل حق تعالے
کے فرمان برداری کیلئی ہے اور اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل کم کرتا ہی حکومت والون
اور تونگرون کے نسبت سے تو معلوم ہوا کہ یہہ صبر اللہ تعالی کیواسطے نہین ہے بلکہ خلق کے خاطر
کیلئے ہے اور اگر یہہ خیال دلمین گذری کہ کافرونکی ایذا کو اوٹہانا اور اوسپر صبر کرنے کا جو حکم ہوا تو
بڑی مشیخت مصیبت مین ہم پہنسے اسلیئے کہ ہمکو تو بدلا لینی کا حکم ہے اور نہ ہیاگ کر علیحدہ ہوجانیکا حکم

بلکہ کافرونکو تہپر غالب اور دلیر ہو جانیکی بات ہی اور تہاری مخالفت اور دشمنی اور ایذا رسانی اون پر بہت بہاری ہے
تو اس خیال کے جواب مین حکم ہوتا ہی کہ یہہ سختی تہپر اور آسانی اونپر دنیا کی زندگی کی چند روزہ کی ہے
ۃ عزیزی ﻁ یعنی صبر کر اپنے ربکی حکم سے اور نہ رنجیدہ ہو منکرونکی ایذا دینے سے اسلیے کہ جنکو دین کے
پہنچانے کا حکم ہوتا ہے خالی نہین ہوتے لوگونکی ایذا سے لیکن تلخ میٹہا ہو جاتا ہے صبر سے بیت
تحمل چو زہرت نماید نخست ۔ ولی شہد گردد چو در طبع رست ۔ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ
يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﻻ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝ پس جسوقت کہ
پہونکا جاویگا بیچ صور کے دشواری ہووی اوسوقت بیچ اوسدن کی وقت دشوار ہووی اوپر کافرونکے
نہ وقت آسان ﻁ فتح ﻁ پہر جب کہڑ کہڑائی وہ کہوکہڑ اپہر وہ اوسدن مشکل دن ہے منکرونپر
نہین آسان ﻁ موت ﻁ فَاِذَا نُقِرَ الخ پہر جب پہونکا جائیگا نقارہ مین اور کوچ کی آواز ہوگے اور
آخرت کا سفر آن پہنچی کا سو وہ پہونکنا اور کوچ کی آواز دنیا اوس دنکی واقعونسی گویا ایک دن مستقل
ہے جو نہایت سخت اور دشوار ہے اور اگرچہ اوسدن ایک ہی آواز ہوگے لیکن وہ آواز سختی اور شدت
مین پورے دنکا حکم رکہی گے اسواسطے کہ اکثر اوسکا دیر تک باقی رہے گا اور آوسدنکی واقعونمین سے
کوئی واقعہ اوسسی زیادہ سخت نہوگا اور بعضی مفسرون نے ناقور کو صور پر حمل کیا ہے دوارے تشبیہ کے
سبب اسلیئے کہ صور مین بلکہ جتنی چیزین دم کشی کے ہین اون سب مین پہونکنی سے آواز نکلتی ہے
اور جتنی چیزین کہال سی مڈہی ہوتی ہین جیسطرح ڈف اور طبلہ اور ڈہول اور اسیطرح جتنی چیزین تار والی
جیسے ستار اور طنبورہ اور بین سو ان سب مین نقر یعنی ٹہوکنی کے سبب آواز نکلتی ہے غرضکہ
ہرطرح سے خواہ موت اور برزخ کی شدت مراد ہووی اور خواہ قیامت کے ہونیکی شدت اور سختی
مراد ہووی لیکن حقتعالی کی عنایت سے ایمان دارون مین اثر نکریگی بلکہ اوسدنکی شدت اور سختی
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کافرون پر ہے فقط اسواسطے کہ اول وہلی مین اگرچہ ایماندار اور نیک بہی اوس سختی مین
گرفتار ہونگی لیکن ایمانکی تاثیر سے اور پیغمبرون اور قرآن کی شفاعت سے وہ سختی آسانی سے بدلجاویگی
بخلاف کافرونکی کہ اوسدن اونپر دم بدم سختی کے زیادتی ہوتے جاویگی غَيْرُ يَسِيْرٍ ہرگز آسان ہونی
والی نہین ہے جسطرح ایماندارونپر اوسدن آسانی ہو جاویگی یا جیسی دنیا مین کافرونپر آسانی ہو جاتی
تہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آخرت کے سفر کی اول منزل قبر ہے جسنے اول منزل مین
شدت دیکہی اور رنج کہینچا تو اوسکو آگے چلکے شدت و سختی اور زیادہ ہوتے جائیگے اور جسنے اس پہلی
منزل مین اس سختی سے نجات پائی تو اوسکو اگلی منزلونمین اوسسی زیادہ آسانی ہوگی سو جب
یہہ بات معلوم کرلی تسنی کہ شدت و سختی کا وقت کافرونپر اور ہمارے قہر کا ظہور اونپر عوض
یعنی کیواسطے اس جہانسی گذر جانیکے بعد یعنے موت کی بعد ہے نہ دنیا مین اسلئی کہ اگر اس جہانمین
یہہ کافر شدت و سختی مین گرفتار کئی جاوین تو انکو برائی کرنے کے فرصت اور مال و اسباب اور
اور دنیاوی فائدون سی نفع حاصل کرنے کی قدرت حاصل ہوئی اور امتحان و آزمایش کے معنے

ف۱ یعنی پہونکا صور ۱۲

نیاسی چاوین تواب تمکو چاہیی کہ ان سے عیوض طلب کرنے مین اور کفر کے سزا پہنچانے مین جلدی مت
کرو بلکہ ذَرْنِی الخ ۵ عزیزی ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا چھوڑدی مجہکو ساتہہ اوسکی کہ پیدا کیا مینی
اوسکو تنہا ۵ فتح ۵ چھوڑدی مجہکو اور اوسکو کہ مینی بنایا اکار ۵ موق ۵ تفسیر ذَرْنِیْ الخ
چھوڑدی مجکو اور اوسکو جسکو پیدا کیا ہمنے اکیلا کہ اوسوقت نہ فوج رکہتا تہا نہ لشکر نہ جورو رکہتا تہا اولاد
اور نہ قوت رکہتا تہا نہ کپڑے اور نہ مال رکہتا تہا نہ اسباب ۵ عزیزی ۵ یعنے چھوڑ مجکو ساتہہ
اوسکے درحالیکہ ایک ہون کافی ہون مین بدلہ لینی مین اوس سی تیری طرفسی یا یہہ معنی ہین کہ پیدا کیا
مینی اوسکو اکیلا کہ نہ مال تہا و نہ اولاد نازل ہوئی آیت ولید ابن مغیرہ مخزومی کے حق مین اور اوسکا
لقب تہا اوسکے قوم مین وحید بگمان اسکے کہ اوسکا نہ نظیر تہا کوئی وجاہت مین اور نہ مال مین
اور فخر کرتا تہا اپنی حق مین کہتا تہا کہ مین وحید ابن الوحید ہون نہین ہے میرا عرب مین کوئی نظیر
اور نہ لئے مغیرہ کا نظیر پس فرمایا اسد تعالے نے اوسکو وحید از راہ حقارت اور ٹہٹہا کے مانند قول اللہ تعالے کے
ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ ۵ روح ۵ وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا وَّ بَنِیْنَ
شُهُوْدًا وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا اور دیا مینی اوسکو مال بہت اور فرزند
حاضر ہونے والے مجلسونمین اور وسعت دی مینی اوسکو وسعت دینی ۵ فتح ۵ اور دیا اوسکو
مال پہیلا کر اور بیٹی مجلس مین بیٹہی اور طیار کردی اوسکو خوب طیاری ۵ موق ۵ تفسیر وَجَعَلْتُ الخ
اور کر دیا ہمنی اوسکے لیے بہت سا مال کہ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے علما نے کہا ہے کہ جو مال روز
بروز زیادہ ہوتا ہی وہ تین قسم کا ہوتا ہی اول زرعت وکہیتی کا مال دوسری مواشی کا مال تیسرے
تجارت کا مال اسلیے کہ ان تینون قسمونمین جو کچہہ حاصل ہوتا ہے خرچ سے زیادہ ہوتا ہی بخلاف
اور مالونکے اور اس آیۃ مین انکی کا فرخاص کی طرف اشارہ ہے جو مال اسباب کی کثرت سے قریش مین
مشہور تہا اوسکا نام ولید بن مغیرہ تہا اوسکو حق تعالی نے تینون قسمونکا مال دیا تہا چنانچہ
طائف مین باغات وکہیتیان اوسکی بہت تہین ہر فصل کے میوے اوسکے باغمین افراط سے پائے جاتے
تہے اور ہر موسم کی کہیتی بہی اوسکے ہان ہوتی ہی اور مواشی بہی بہت رکہتا تہا اونکے دودہی گہی
پشم نسل سے بہت کچہہ حاصل ہوتا تہا اور ہر قسم کی تجارت بزازی سے لیکر موتی تک کی ہوتی تہی
غلام بہی بہت رکہتا تہا اور غلام وگماشتے ان کاموپر مقرر کردیے تہے کہتے ہین کہ ایک لاکہہ دینار
یعنے اوسوقت کے چلن کی اشرفی اور دس لاکہہ درہم یعنے اوسوقت کے چلن کا رپیا اوسکی گہر مین
موجود تہا اور اسقدر مال کی کثرت بدون اولاد کے کچہہ لطف نہین رکہتی ہی اور خوشی حاصل
نہین ہوتی اور نعمت نہین رہتے بلکہ رنج وغم کا سبب بڑتے ہے اور عیش کو منغص دیتی ہے
سو اپنے نعمت کی پورا کر دینے کے لیے اوسکو اولاد بہی دی ہمنے وَبَنِیْنَ شُهُوْدًا اور کر دی ہمنے
اوسکے لیے بیٹے جو اولاد مین بہتر قسم ہے پہر وہ بیٹے ہمیشہ اوسکے پاس رہتے کبہی اوس سے
جدا نہوتے یعنے مال کے کثرت و بے پروا ہے کے سبب پیسے روزے کے طلب کے لیے سفر بہی کرتے تہے

تاکہ اونکی مفارقت اور جدائی کا رنج اوسکی عیش کو منغص کرے بلکہ ہر وقت اوسکے سامنے رہتے تہے
اور اونکے دیکہنی سے ہمیشہ وہ خوش رہتا اور زراعت و تجارت کی خبرگیری کے لیے بہی اونکو نہین
بہیجتا تہا اسلیے کہ غلام ہوشیار اور گماشتہ امانت دار موجود تہی بیٹونسی کچہہ کام نہتا وہ ہر وقت اور
ہر مجلس مین اوسکے ساتہہ رہتی تہی اور اوسکے عیش عشرت کی غرض یک بلکہ خود سبب پڑتے تہے اور مجلس کے
زینت اور جلسہ کی اوسکی مونس تہے اور اس ولید پلید کے اولاد بہی بہت تہی چنانچہ اونمین سے سات
شخص طرح نامور مشہور ہین ولید بن ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور عاص اور قیس اور عبد الشمس
اور انمین سے چار شخص دولت ایمان سے مشرف ہوئی تہے یعنے ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور
تین شخص کفر کے حالت مین مری اور جو مسلمان ہوئی تہی اونمین سے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے
اسقدر جہاد کیا اور کافرونکو مارا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے امیر الامرائی کا منصب
اونکو ملا اور آپنے اونکو سیف اللہ کا خطاب دیا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کے خلافت مین
بہی اوسی منصب پر بحال رہے اور ملک شام اور عراق انہین کے ہاتہہ سے فتح ہوا اور اکثر مرتدونکے
ہمونکا سر انجام انکی ہاتہہ سے ہوا اور ولید بن ولید کو اونکی باپ اور بہائیون نے مکہ مین روکا اور
قید کیا تہا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہونے نپاوین اور ہجرت کرنے نپاوین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خلاصی کیلئی فجر کے نماز مین قنوت بہی پڑہی ہے اور انکا نام لیکر
آپ یہہ دعا مانگتی تہی اَللّٰہُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَسَلَمَۃَ بْنَ ہِشَامٍ
وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ آخر کو اون ظالمونکی ہاتہہ سے چہوٹہہ کے شرف صحبت فیض موہبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل کیا اور آپ ہی کے قدمون پر اپنے جانکو فدا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ملبوس خاص مین یعنی قمیص مبارک مین کفنا کے دفن کیا اور انکے عجائبات معاملونسی ایک
یہہ ہے کہ کافرونکی زبردستی سے جنگ بدر مین جا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے مقابل مین
کہڑے ہوئے تہے جس وقت کافرون نے شکست کہائی اور مسلمانون نے کافرونکو پکڑ کے قید کیا
اور فدیہ لیکر چہوڑا اوس وقت ولید بن ولید رضے اللہ عنہ بہی پکڑے گئے تہے یہہ بہے رہا دیکر
چہوٹے پہر اسلام اپنا ظاہر کیا لوگون نے کہا کہ فدیہ دینے کے پہلے کیون نہ اسلام ظاہر کیا اونہون نے
جواب دیا کہ مینی اندیشہ کیا کہ اگر فدیہ کے ادا کرنیکے پہلے اسلام ظاہر کرتا ہون تو لوگ ایسا سمجہینگے
کہ فدیہ کے معاف کروانیکے لیے اسلام ظاہر کیا نہ حق تعالی کی رضامندی کے لیے اور جب مینے
فدیہ ادا کیا تو یہہ وہم جاتا رہا پہر بے دغدغہ و بے وحشت اسلام ظاہر کیا مینے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ ولید کے اولاد سب ایسی قابل اور کام والے اور جوان خوبرو و خوش شکل تہے کہ تمام قریش
کے قبیلہ مین اونکی مثال پیدا نہ تہی اور جو مال کی کثرت اور اولاد کی بہتائت بدون ریاست اور
حکومت کے رونق نہین رکہتے ہے اسلیے اوسکو ریاست اور حکومت اور عزت بہی انتہا درجہ کی
دی ہمنے وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ اور تیار و مضبوط کے ہمنے اوسکے لیے سند ریاست کی

اچھی طرح کے طیاری خیانچہ تمام قریش ہر مشکل کام مین اوسیکے طرف رجوع کرتے تہے اور اوسکو اپنا
جانتے تہے یہان تک کہ قریش کے قبیلے مین وہ دو لقب کر کے مشہور ہوا تہا ایک تو وحید اسلیے کہ
اپنے اوصاف کمال مین یکتا تہا اور قابلیت کی فنون مین جیسی شعر وغیرہ بڑا کمال رکہتا تہا اور
اوسکو ریحانہ بھی قریش کہا کرتے تہے یعنے قریش کا گل اوسکی خوش اخلاقی اور خوبصورتی کی سببسے لیکن
باوجود اسقدر کثرت نعمت اور ثروت کے اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر تہا کہ کبھی شکر کا کلمہ اوسکی زبان سے
نہ نکلا اور سوائی بت پرستی اور لات عزی کے پرستش کے دوسری چیز کچہہ بھی نہین جانتا تہا اور
ہمیشہ مالکی زیادتی کے فکر مین مصروف رہتا تہا اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اوسکے سامنے
بہشت اور اوسکی نعمتونکا ذکر فرماتے تو سنکے کہتا تہا کہ یہہ شخص اگر بہشت کے تعریف مین سچا ہے تو یقین
کامل ہے کہ حقتعالی نے اوس گہر کو میرے واسطے پیدا کیا ہے اسلیے کہ میری سوا کوئی شخص اوس نعمت کا
مستحق نہین ہے سوا ایسے اوسکے ناشکرے اور حرص کیطرف اشارہ ہوتا ہے کہ ثُمَّ يَطْمَعُ الخ ٥

عزیزی ٥ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا پہر طمع کرتا ہے کہ زیادہ
دون مین نہ البتہ وہ ہی ساتہہ آیتون ہمارے کے ٹہن ٥ فتح ٥ پہر لالچ رکہتا ہی کہ اور دو
کوئی نہین وہ ہے ہمارے آیتونکا مخالف ٥ موضح ٥ تفسیر ٥ الخ پہر باوجود ان
نعمتونکے جو وہ رکہتا ہے اور اونکا شکر بہی ادا نہین کرتا ہے پہر بہی امید اور طمع رکہتا ہے کہ ہم اوسکو
دنیا اور آخرت کے نعمتین زیادہ کرینگے كَلَّا ہرگز یہہ طمع اوسکو رکہنی نچاہیے اسلیے کہ
إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا بے شک وہ ہی ہماری قرآنکی آیتون سی عناد کرنیوالا اور ہماری
کلام سے دشمنی رکہنے والا ہے اور ہمارے کلام سے دشمنی گویا ہمین سے دشمنی ہے اور اپنے منعم اور محسن سے دشمنی
اپنے پہلے نعمتونکی زوال کا موجب ہے پہر زیادہ نعمتونکی امید رکہنی کا کیا ذکر ہے تاریخ والونے لکہا ہے
کہ ان آیتون کے نازل ہونے کے بعد ولید کے مال واسباب مین نقصان ہوتا شروع ہوا یہان تک
کہ فقیر ہوکر مرگیا اور عناد کے معنے کفر مین یہہ ہین کہ جان بوجہہ کر حقکو باطل کری اور حق بات کی خرابی کے
پیچہی پڑی اور کفر کے قسمون مین سخت تر قسم یہہ ہے اسلیے کہ کفر کے قسمین چار ہین ایک تو کفر شک کا ہے
جیسے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر اسی قسم کے تہے اور اونہی کے حقین یہہ آیت قرآن شریف
نازل ہوئی ہی کہ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي یعنی بلکہ وہ لوگ شک مین ہین میری ذکرسی اور دوسرا
کفر جہل اور نادانی کا جو حق کو نجانے چنانچہ اکثر کے مشرک اسی قسم کے تہے اور انہین کے حقین قرآن شریف
آیا ہے وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَجْهَلُونَ اور تیسرا کفر جحود اور انکار کا کہ جان بوجہہ کے
اقرار نکری اور اسکو نمانے چنانچہ اہل کتاب کے حقین ارشاد ہوتا ہے کہ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ
كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور فرعون اور اوسکی قوم کے حقین بہی
یہی مضمون ارشاد ہوا ہے کہ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا اور چوتہا کفر عناد
جو باوجود پہچاننے حق کے اوسکے انکار پر اڑ جاوی اور اوسکے باطل کرنیکے پیچہے پڑے اور زوال اوسکا چاہے اور شبہوں

نکالکے سچے دلیلونکو اڑادیوی اور بالکل حق کے مقابلہ مین آجاوی اور ولید پلید کا بیان یہہ ہی کہ ایک دن
مکہ معظمہ کے مسجد مین یہہ بیٹہا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف رکہتی ہتی اوسوقت سورہ حٰم
السجدہ کا آپ پر نازل ہوئی اور آپکی عادت شریف ایسی ہتی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سی قرآن الفاظ
سُننے کے بعد آپ اوسے دہرالیتے تہے سو اسی عادت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورتکو پڑہنا شروع کیا
اور جب آپنے دیکہا کہ ولید بہی سنتا ہے تو آپنے پہر اس سورتکو اوسی سنایا اور بعضی روایتونمین ایسا
آیا ہے کہ سورہ حٰم المؤمن کو ابتدا سے اِلَيْهِ الْمَصِيرُ تک آپنے سنایا اور اسنے بہی خوب تامل اور غور
کر کے سنا اور اپنے قوم یعنے بنی مخزوم کے لوگونسے کہا کہ مینے آج جو کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانسی سنا ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ یہہ کلام نہ آدمی کا ہے نہ جن کا اصلی کہ اس کلام مین ایسا لطف اور مزا ہے کہ کسی کلام مین
یہہ بات پائی نہین جاتی اور اس کلام پر انوار چمکتے ہین اور اس کلام کی شاخین میوسی پر ہین اور اس کلام کی جڑ
بڑی موٹی اور مضبوط ہے اور یہہ کلام سب کلاموں پر غالب ہے اور یہہ کلام ہرگز مغلوب ہونیوالا نہین ہے
پہر جب وہ اوس مجلس سے اوٹہہ کر چلا گیا تو یہہ خبر لوگوں نے ابوجہل کو پہنچائی اور کہا کہ آج تو ولید کو بہی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی باتونکا فریفتہ کر لیا اور ولید نے بہی محمد کے دین کیطرف میلان کیا اسبات کے
سنتے ہی ابوجہل اور قریش کے کئی رئیسون کو اپنے ساتہہ لیکر ولید کے گہر مین گیا اور کہا کہ مین نے
ایک عجیب بات سنی ہے کہ تم بہی محمد کے دین کیطرف جہکے ہو اور روٹی اور شوربا جو ابو قحافہ کا بیٹا یعنے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ محمد اور اونکی ساتہیون کیلئے پکا کر لاتا ہے اور وہ سب یہہ مل کے کہاتے ہین اوسکے
کہانیکی رغبت تمہارے بہی دلمین پیدا ہوئی یہہ بات سنتے ہی ولید غصہ مین آیا اور کہنے لگا کہ میری
ثروت اور مالداری کا حال تجہکو خوب معلوم ہی کہ محمد اور اوسکا یار ابو قحافہ کا بیٹا میری دروازیکی فقیر کی بہی
برابری نہین کر سکتی ہین مجہکو اونکی کہانیکی کیا پروا ہے ابوجہل نے کہا کہ اگر حقیقت مین یہی بات ہے اور اپنے
باتمین تم سچے ہو تو اسیوقت مسجد مین چلو اور مین سب قریش کے قبیلے کے سردارونکو جمع کرتا ہون تاکہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے مقدمہ مین مشورہ کرین پہر اوسیوقت ولید اوٹہہ کہڑا ہوا اور ابوجہل کے ساتہہ مسجد شریف مین آیا
اور جتنی کے قبیلے اور اوسکے سردار سب جمع ہوئی جیسے ابولہب اور ابوسفیان اور نضر بن الحارث اور اُمیّہ بن خلف
اور عاص بن وائل اور یہہ سب سردار ولید پلید کے طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ ہمکو ایک سخت مشکل درپیش ہوئی ہے
اور وہ یہہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ایک کلام پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ
یہہ کلام خدا تعالی کیطرف سی مجہہ پر نازل ہوتا ہے اور اب حج کا موسم آپہنچا ہے ہزارون لوگ ہر طرف کے
اس شہر مین آوینگے اور انکا دعوی اور اس کلام کا حال ہمسی پوچہینگے ہمین سے بعضے تو اوس شخص کو
شاعر کہتے ہین اور اس کلام کو شعر کہتے ہین اور بعضے اس شخص کو مجنون کہتے ہین اور اس کلام کو ہذیان کہتے ہین
اور ان دونون باتون مین آسمان اور زمین کا تفاوت ہی اگر اسطرح کا اختلاف لوگ ہمسے سنینگے تو ہم کو نادان
اور نادان کہینگے ایک بات کو مقرر کیا جای تاکہ جو شخص باہر سے آوی اور ہمسے پوچہے تو ہر شخص ہمسے وہی
ایک بات کہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنکر لوگ فریفتہ نہو جاوین اور اسکے طرف میلان نکرین اسلئے تمکو

قریش کے قبیلے کے سرداروں کا نام

حق تعالی نے ہم سب مین بڑا کیا ہے اسواسطے ہم سبنے تمہاری طرف رجوع کیا سواس امر مین جو ایک بات تم ٹہراؤ
اوسے طرح ہم مکہ مین منادی کردین کہ سوا اس بات کی کوئی اپنی زبان پر اور بات نلاوی وہ ہی ایک بات
کہین ولید پلید یہہ بات سنکر سرنگون ہوا اور چپ رہا پہر تامل کے بعد کہنے لگا کہ اگر تم اسکلام کو شعر اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہوگے تو اوسے وقت ملزم ہو جاوگے اسلئے کہ مینے عبید بن الابرص اور امیۃ ابن
ابی الصلت اور اور قدیم شاعرونکی شعر سنے ہین اور مینے اوسمین خوب غور کیا سو یہہ محمد کا کلام شعر ہرگز نہین او محمد کو شعر کہنیکا
سلیقہ بہی نہین ہے اور اگر اسکلام کو کہانت کہوگے اور محمد کو کاہن ٹہیراؤگے تو بہی الزام کہاؤگے اسواسطے کہ
کاہن کا کلام کبہی سچ ہوتا ہے اور کبہی جہوٹ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مین کبہی ہمنے جہوٹ سنا ہی نہین
اور اگر اسکلام کو ہذیان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہوگے تو بہی خفیف اور ذلیل ہوگے اسواسطے کہ مجنون
ہمیشہ بیہودہ بکا کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین کونسی علامت جنونکی تمنے پائی ہے جو اوسکو مجنون کہوگے
اوسکے کلام مین تو بالکل حکمت اور نصیحت بہری ہوئی ہی اور اگر اسکلام کو سحر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
ساحر کہوگے تو بہی تمہاری بات بن نہ پڑیگی اسلیئے کہ سحر مین بعضی کلمے مہمل اور بےمعنی ہوتے ہین اور ساحر
ہمیشہ اپنے سحر سے دنیا کا نفع چاہتا ہے اور مال کماتا ہے اور یہہ کلام معنونسے پر ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
مال کی اور دنیا کے نفع کی کچہہ پروا ہی نہین ہے پہر ان سب چیزونکو بیان کرنے اور تامل کرنیکے بعد بہت
غور اور تامل کیا اور داہنی بائین اپنے دیکہا اور نہایت فکر اور رنج سے غصہ مین آیا آخر کو چپ ہوکر بیٹہ رہا
قریش کے سردارونے جب اوسکا یہہ کلام سنا اور اوسکا یہہ حال دیکہا تو کہنے لگے کہ پہر اب تدبیر اسکے کیا ہے
ہم لوگونسے کیا کہین ولید پلید نہایت فخر اور تکبر سے کہنے لگا کہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بابل کا جادو ہے جو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحیح سند سے پہنچا ہے اور بابل کا جادو اور جادونکی سوائی ہی اور اسکے جادو ہونیکی
بڑی قوی دلیل یہہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور اونکی کہنی کو سنتا ہے وہ اپنے ماں باپ و
جورو اولاد سے بیزار ہو جاتا ہے اور سبکو چہوڑ دیتا ہے اور یہہ ہی سحر کی خاصیت ہے کہ جورو خاوند مین
اور باپ بیٹے اور ماں بیٹی مین جدائی اور تفرقہ ڈال دیتا ہے جتنے قریش کے سردار تہے اسباتکی سنتے ہی ولید
پلید سے بہت خوش ہوئے اور اوسکے عقل و دانائی پر آفرین کہی اور کہا کہ خوب ہی بات سوچی پہر اوسی وقت
مکہ مین منادی کردی کہ آج سے محمد کو ساحر کہا کرو شاعر اور کاہن کوئی نہ کہا کرو سو اس قصہ سے معلوم ہوا
کہ اوسنے قرآنکی حقیقت کو خوب دریافت کیا لیکن باوجود اس دریافت کرنے کے اوسکی حقیقت کو باطل کرتا
تہا اور جو لوگ اوسے اسکلام کے تدبیر کو دریافت کرتے اونکو کفر سکہاتا تہا اور باوجود اس عناد کے اپنے منعم کے کلام سے
اور اوسکے رسول سے اوسکے زبانی نعمت اور بخشش کے توقع رکہتا ہے سو جسطرح وہ کفر مین ترقی کرکے اعلا مرتبہ
کفر کو پہنچا ہے یعنے کفر عناد کو کہ جو ابلیس کا منصب ہے اسیطرح سَاُرۡهِقُهٗ الخ ۞ **عزیزی**

سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ۞ تکلیف دونگا اوسکو ساتہہ مشقت کے **فتح** اب اوسے چڑہاؤنگا بڑے
چڑہائی پر ۞ موضح **تفسیر** نزدیک ہے کہ دوزخ مین اوسکو تکلیف صعود کی اوپر چڑہنے کے دینگے ہم
صعود نام ہی دوزخ کے پہاڑ کا جو دہکتی آگ سے بنا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ چڑہائی اوسکے

پچاس برس کی راہ ہے جو کافر سعاند ہی اوسکو دوزخ کے موکل فرشتہ زبردستی اوپر اوسکے چڑہا دینگے اور
اوسکے سنوش کا یہہ حال ہے کہ جو ہیں کا فر اوسپر ہاتہہ رکہی گا بس رکہتے ہی جل کے بسم ہو جاویگا اور پہر اوسیوقت
بنا ہی گا اور پہر جلیگا اوسیطرح اونکی پاؤنکا حال ہوگا کہ اوسپر رکہتے ہی جل جاوینگے اور پہر نئی بنینگے اسے
تکلیف اور مشقت سے اوسکو زنجیر ڈالنے فرشتے کہینچینگے پہر جب اوس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیگا تو اوسکو
اوپر سے نیچی ڈہلکا وینگے کہ نیچے آگر ایگا پہر اوسکو مار مار کر اوپر چڑہا دینگے اور پہر گرا دینگے اور یہی عمل سہمیشہ
ابد الآباد تک ہیگا اور اوس معاند کافر کو خاص اس قسم کے عذاب میں مبتلا کرنا اس سبب سے ہوگا کہ وہ
بہی اپنی فکر کے حرکت میں درجہ بدرجہ کفر کی مضامین پر چڑہتا تہا اور پہر قرب حق سے اپنے تئین نیچے گراتا
تہا اور اپنے قدیم کے جہل کب میں غوطہ کہاتا تہا اور حق پر قائم نرہتا تہا سو اسطرح کا عذاب اوسکے افعالونکے
موافق کی سزا ہے اور اس اجمال کے تفصیل یہہ ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ الخ **ترجمہ** اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ البتہ اوسنے تامل کیا اور اندازہ مقرر کیا پس لعنت ہوجیو کیونکر اندازہ کیا **فائدہ**
اوسنے سوچ کیا اور دلمین اندازہ ٹہیرایا سو مارا جائیو کیا ٹہیرایا **تفسیر** اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک
اوسنے فکر کرنا شروع کیا قرآن مجید کے حالمین کہ آیا یہہ قرآن حق تعالیٰ کا کلام ہے یا بشر کا وَقَدَّرَ
اور اپنی ذہن میں جتنی احتمال ہیں سبکو جمع کیا اور اندازہ کیا یعنی کہنی لگا کہ قرآن شریف ان احتمالونسے
خالی نہین ہی یا تو شاعر کا کلام ہے یا ساحر کا یا کاہن کا یا مجنون کا فَقُتِلَ الخ پہر مارا جائیو اور لعنت
ہوجیو اوسپر کیسا بے ربط اندازہ کیا کہ واقعی چیز کو احتمال کے طور پر بہی خاطر میں نہ لایا یعنے یہہ شبہی اور
احتمال نہی بہی نکہا کہ یہہ کلام کلام آلہی ہے آدمی اور جن کا کلام نہین ہے سو اس احتمال کو چہوڑنا
انتہا درجے کی عناد پر دلالت کرتا ہے اور اس احتمال کے چہوڑنے کے سبب سے لعنت اور پہٹکار کا مستحق
ہوا **ترجمہ** ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ
پہر دوسرے لعنت ہوجیو اوپر اوسکے کیونکر اندازہ کیا پہر دیکہا پہر موہنہ ترش کیا اور تیوری چڑہائی پہر
پیٹہ پہیری اور تکبر کیا **فائدہ** پہر مارا جاویو کیا ٹہیرایا پہر نگاہ کی پہر تیوری چڑہائی اور موہنہ بنایا پہر
پیٹہ دی اور غرور کیا **تفسیر** ثُمَّ قُتِلَ الخ پہر لعنت ہوجیو اوسپر کیا بر اندازہ کیا
اسلیے کہ احتمالات کے بیان شروع کرنے میں جو احتمالات ظاہر الفساد ہین اونکو ذکر کرنا فکر اور نظر سے صرف
خارج ہے اور یہہ جتنے احتمال بیان کیی ہین ان سبکا فساد ظاہر ہے اسلیئے کہ قرآن شریف مین شعر اور اوسکے
علامتونسے قافیہ کا التزام تو البتہ پایا جاتا ہے اور سوائی اسکے کوئی علامت شعر کے اسمین نہین ہی بلکہ قافیہ کا
التزام بہی جو اسمین پایا جاتا ہے سو شعر کے قافیہ کے دستور کے خلاف ہے چنانچہ یہہ بات تامل اور غور کرنے سے
معلوم ہوتے ہے پہر جو علامتین نہین ہین اونکی طرف خیال نکرنا اور ایک علامت جو فی الجملہ پائی جاتے
اوسی کو پکڑ لینا اور اوسی سے احتمال کو ترجیح دینا کمال غفلت سے یا کمال عناد سے ہے اور سحر کے علامتونمیں سے
اس کلام الٰہی میں ایک تاثیر تو انتہا درجے کی پائی جاتی ہے اور سوائی اسکے جتنی علامتین سحر کے ہین
اونمین کوئی بہی اسمین نہین پایا جاتا ہے چنانچہ منتر پڑہنا شیطانونکے نام لینی اور اونسی مدد چاہنی اور اونکی التجا کرنے

سلہ یعنی پوری چڑہائی

سحر کے لوازمات سے ہے وسکے بوبہی اس کلام پاک مین نہین ہے اور مہمل اور بے ربط لفظوں سے یہہ کلام پاک بالکل
بری ہی سو فقط تاثیر کے لحاظ سے اس کلام اعجاز نظام کو سحر کہنا وہے مثل ہوئی کہ جو سفید ہے سو کپڑا ہے اور
جو گول ہے سو طشت ہے بلکہ یہہ کلام پاک شیطانونکی برائی اور سحر کے مذمت اور شیطانون سے
استعانت کے ممانعت اور اونکی پیروی سے اپنے تئین بچائے رکہنے مین بہرہ ہے اسکو سحر کہنی گا مگر معاند سو ایسے
احتمالونکی ذکر کرنے سے جنکا بطلان صراحۃً ظاہر ہے پہر دوسری مرتبہ لعنت کا مستحق ہوا اور سوائی اسکے
اوسنے اسقدر پر بہی کفایت نکیا بلکہ ثُمَّ نَظَرَ پہر دیکہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالمین کہ ان احتمالونکی لوازمات
اونمین پائی جاتے ہین جیسے یہہ کلام شعر ہے تو چاہیے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم قافیہ اور شعر کے موزونی کو
سیکہتے ہوویں اور شعر کہنے کے مشق کی ہوا اور اس فن کی ماہرونکی پاس برسون آمد ورفت رکہی ہو اور
اونکی شاگردی کی ہوا اور اگر سحر ہے تو چاہیے کہ ساحرونکے صحبت مین رہے ہون اور جن اور شیطانون کے
تسخیر کے عملونکو اونسے سیکہا ہوا اور اگر کہانت ہی تو چاہیے کہ بت خانونمین اور اور شیطانی مجلسون مین اپنے
برسون آمد ورفت کی ہوا اور عام وخاص کے سوالون مجلسون مین اپنے برسون آمد ورفت کی ہوا اور عام و
خاص کے سوالون کے جواب دیتے رہے ہون اور انکے خبرین کبہی جہوٹی کبہی سچی ہوتے رہی ہون جسطرح کاہنونکی
عادت ہے اور اگر ہذیان جنون کا ہے تو چاہیے کہ سوداوی خلط کا غلبہ اور نادانی اور بے تمیزی اور خبط
اور مختلط کلام آپ مین پائی جاتے ہون ثُمَّ عَبَسَ پہر اپنے موہنہ کو بگاڑا اور تیوری چڑہائی اس سبب سے
کہ ان لوازمات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مبارک مین کوئی بات نپائی گئی تا کہ اوس احتمال کو
مقرر کرکے ترجیح دیوی وَبَسَرَ اور جبین پر چین ہوا کہ مجہکو احتمال متروک اختیار کرنا پڑا یعنی اب یہہ کہنا پڑا
کہ یہہ کلام حقتعالی کا کلام ہے اور فرشتہ کے واسطے سے پہنچا ہے اور یہہ بات اپنے اور اپنے قوم کے مذہب کے خلاف
ہے ثُمَّ أَدْبَرَ پہر پیٹہہ دی اور پہرا اوس شق سے جو واقعی اور حق ہتی اور اپنی عروجی حرکت سے
نزول کیا اور اونہین احتمالونکی جو اوسکے ذہن مین جمی ہوئی ہتی اور پہلے اونکو باطل کر چکا تہا ایک کو اونمین سے
عناد کی راہ سے اختیار کر لیا اور رجعت قہقری کی یعنی اولٹا پہرا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اسے کہ کوئی مجہکو
اس شق کیطرف رجوع کرنے سے طعن اور تشنیع کریگا اور یہہ کہے گا کہ اپنے باطل کئے ہوئے شق کے طرف مناظرے والونکے
نزدیک بہت معیوب بات ہے سو ہم کیون اسکی طرف پہری ایسی کہ مین کسی کی پروا نہین رکہتا ہون ؏
عزیزی ؏ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ پہر کہا نہین
یہہ قرآن مگر جادو کہ ساحرون سے نقل کیا گیا ہے نہین یہہ قرآن مگر کلام آدمی کا ؏ **فتح** پہر بولا اور
نہین مگر یہہ جادو ہے چلا آتا اور نہین یہہ کہنا مگر آدمی کا ساؤ **موضح تفسیر** فَقَالَ الخ
پہر بولا نہین ہے یہہ کلام مگر جادو نقل کیا گیا بابل سے یا عجم سے یا اور پہلے ساحرونسے اور یہہ قید اسلیے بڑہائی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکہکے اوسکے باتونکو کوئی جہوٹلا نہ سکی کہ آپکا حال ساحرونکی
مخالف تہا پہر نتیجہ نکالنی کیوقت بہی حق احتمال کے مطلق نفی کر دی اور کہا ان ہذا الخ نہین ہے یہہ کلام
مگر کہا ہوا آدمی کا کاشکے یون کہتا کہ ان ہذا الا سحر او کلام الہی یعنی نہین ہے یہہ کلام مگر جادو یا اللہ تعالے کا کلام

تو کچھہ بہی سمجھنے سمجہانے کی راہ کہلی ہہتی اور اوسکو بہی صحیح سمری مرتبہ غور و تامل کرنے مین جوشق کہ حق ہے اوسکے صحیح
ممکن ہوتی اور جو آدمی نے اس پانچوین شق کے جو حق اور واقع ہے سطرح انکار اور تکبر کیا گویا اس اعراض و تکبر کا
جزا مین بالضرور۔ سَاُصْلِیْهِ الخ عزیزی سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ داخل کرین گے ہم اوسکو دوزخ مین اور کس چیز نے مطلع کیا تجہکو کہ کیا ہے
دوزخ باقی نہین چہوڑیگی اور ترک نہین کریگی جلانی والے ہے آدمیونکو۔ فتح اوسکو ڈالونگا آگ مین
اور تو کیا بوجہا کیسے وہ آگ باقی رکہی نہ چہوڑی نظر آتی ہے پنڈے پر۔ موضح تفسیر
قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین جس کا نام سقر ہے اور یہہ دوزخ کا پانچوان طبقہ ہے اور حق تعالی کے
غضب اور قہر کا بڑا مظہر ہے اور غضب الٰہی کی عظمت کے آثار جو اوس طبقہ مین ظہور کیے ہین کسے بشر کو
اوسکا حال معلوم نہین ہے اور کیا جانا تو نے کیا ہے سقر انتہا اوسکے بیان حال کا جو کہہ سکتے ہین وہ اسقدر ہے کہ اوسمین
ہرگز باقی نہین رکہتی کسی کو جو اوسمین ڈالا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے وَلَا تَذَرُ
اور نہین چہوڑتے اوسکو جلانے کے بعد بہی بلکہ پہر اوسکو درست کرتے ہے اور پہر جلاتے ہے ابد الآباد تک یعنے ہمیشہ یہی کام
اوسکا ہے جسطرح یہہ معاند یعنی ولید پلید شق باطل کو نہ ثابت کر سکتا تہا نہ اوسکو چہوڑتا تہا اور اس سقر مین
ایک صفت اور یہی ہے کہ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ جلانے والے اور تعرض کرنے والی ہے فقط آدمیونکو نہ موکل فرشتون
کو اور نہ وہانکی سانپ بچہوونکو اور نہ تہمی اور نہ سینہڈ کے درخت کو بلکہ اونسی کچہہ بہی تعرض نکریگی اگر
چیزونکو بہی جلا دیتی تو ان چیزونکے عذاب سے آدمیونکو نجات ہوتے اور کچہہ تخفیف عذاب مین ہوتی
اور ان عذابونکی سوای ایک عذاب سقر دوزخ مین دوسرا ہے سب سے زیادہ یعنی دوزخ کے موکلونکی تعدی اور
زبردستی کہ آگ کے گرز ونسی مارینگے اور آگ کی زنجیرون اور طوقون سے اونکو جکڑ دینگے اور کبہی گہسیٹینگے
اور کبہی دیکہے لینگے اور اپنے وحشتناک شکلین دکہلا کے انکا دم ناک مین کرینگے اور ہر وقت اور ہر لمحہ سولکا مزہ
چکہاوینگے اسلئے کہ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر دوزخ کے موکل ہین اونیس شخص۔ فتح اوسپر
مقرر ہین اونیس شخص۔ موضح تفسیر عَلَیْهَا الخ اوس دوزخ پر داروغہ مقرر ہین اونیس شخص
فرشتونسے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ان فرشتونکی آنکہین برق کیطرح چمکتی ہونگی اور اونکی آواز
تند رعد کیسی ہوگی اور اونکے دانت بارہ سنگہے کے سینگ کیطرح ہونگے اور اونکے بال اسقدر دراز ہونگے
کہ دامن کیطرح زمین پر گہسٹتی ہونگے آگ کے شعلے فوارے کی طرح اونکے موہنہ سے نکلتے ہونگے ایک کندہے سے دوسرے
کندہے تک ایک سال کی مسافت ہوگی ہتیلی اونکی اسقدر دراز ہوگے کہ ستر ہزار آدمیونکو ایک مرتبہ مٹہی مین لیکر
جہان چاہین وہان پہینک دیوین مہربانی اور نرمی اونکی دلسے نکال ڈالی گئی ہے سو پہلا فرشتہ وہ ہے
جو عرش مجید کی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا نام مالک ہے کہ تمام عمر اوسکو ہنسی نہین آئی بلکہ اوسکے
چہرہ سے خوشی کے آثار ہرگز کبہی معلوم نہین ہوتے اور یہہ فرشتہ دوزخ مین بادشاہ ہونیکی قایم مقام ہے
اور اور سب فرشتے اسکے محکوم اور تابعدار ہین حکم کرنے کی خدمت اوسکو سپرد ہے اور دوسرا فرشتہ
وہ ہے جو کرسی کی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخ کے طبقونپر لوگونکو تقسیم کرنا اور عذاب کا اندازہ

ہر ایک ایلچی مقرر کرنا اوسکا منصب ہے اور یہہ مالک کے دیوان اور دفتردار کی قایم مقام ہے اور تیسرا
فرشتہ وہ ہے کہ ساتوین آسمان کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو زحل کا مکان ہے اور دوزخیونکی
بدنونکو محفوظ رکہنا تاکہ دوزخ کی عذاب کے صدمہ سے بالکل نیست نہو جاوین اور اون بدنونکو ہمیشگی کے وجود کا
مستعد کرنا اور ہر ساعت اور ہر لحظہ نیا چمڑا درست کر دینا اور اونکی جلی ہوئی بدنونکو ہر وقت نیا کر دینا اوسکا
کام ہے اور وہ مالک کے میر عمارت کے قایم مقام ہے اور چوتہا فرشتہ وہ ہے کہ چہٹے آسمانکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے جو مشتری کا مقام ہے اور دوزخیونکی آپسمین جہگڑا ڈال دینا اور تابع و متبوع کو آپسمین لڑا دینا اور ایک کا
دوسرے پر لعنت کرانا یہہ اوسکا کام ہے چنانچہ قرآن شریف مین کئی جگہہ یہہ مضمون مذکور ہے اور وہ
مالک کے قاضی کے قایم مقام ہے اور پانچوان فرشتہ وہ ہے کہ پانچوین آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے
جو مریخ کا مکان ہے اور دوزخیونکو پکڑنا اور باندہنا اور کہینچنا اور مارنا اور زخمی کرنا اوسکا ذمہ ہے اور مالک کے
کوتوال کو جلاد اور میر عذاب کے قایم مقام ہے اور چہٹا فرشتہ وہ ہے کہ چوتہی آسمانکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے جو آفتاب کا مکان ہے اور دوزخیونکی باطل اعتقاد اور برے کام کو ظاہر کرنا اور ندامت اور شرمندگی
اونپر ڈالنا تاکہ عذاب روحانی مین گرفتار ہووین یہہ سب اوسکا کام ہے اور اوس عالم کے تعلیم کرنیوالے
اور اتالیق کے قایم مقام ہے اور ساتوان فرشتہ وہ ہے کہ تیسرے آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے
جو زہرہ کا مکان ہے اور دوزخیونکو رلوانا اور پٹوانا اور چلوانا اور واویلا کروانا اور زفیر اور شہیق یاد دلانا
اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے رقاصونکی قایم مقام ہے اور آٹہوان فرشتہ وہ ہے کہ دوسرے
آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو عطارد کا مکان ہے اور دوزخ والونکی احوال ایک فرقے کے دوسرے
فرقے کو پہنچانا اور عذاب کے کیفیت ایک کے دوسرے کو سنانے کہ خویش و اقربا اور دوستونکی دل اوس احوال سننے
سے رنج والم وحسرت مین گرفتار ہوین یہہ سب اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جاسوس اور ہرکارے اور
قاصدونکی قایم مقام ہے اور نوان فرشتہ وہ ہے کہ پہلے آسمانکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے جو
ماہتاب کے سیارہ ہے اور دوزخیونکی زخمونکو پکانا اور پیپ لہو اور بدبو اوسمین پیدا کرنے اور اونکو بہو کے
بہانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جراحون کے قایم مقام ہے اور دسوان فرشتہ وہ ہے جو آگ کی کرہ
کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخمین آگ دہکانا اور چنگاریان اوڑانے اور ڈالنے اور دوزخیونکی بدنونکو
پکانا اوسے متعلق ہے اور وہ اوس عالم کے باورچی کے قایم مقام ہے اور گیارہوان فرشتہ وہ ہے جو ہوا کی
کرہ کی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دہوین کا اوٹہانا اور دوزخیونکی مسامون مین پہنچانا اور گرم
ہوا زہردار کو چلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے فراش کے قایم مقام ہے اور بارہوان فرشتہ وہ ہے کہ پانی
کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور زمہریر کے طبقہ کو آراستہ کرنا اور ٹہنڈک اور کپکپی دوزخیونکی بدنون مین
پیدا کرنے اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے میر سقائی کے قایم مقام ہے اور تیرہوان فرشتہ وہ ہے جو خاک کی
روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور دوزخیون کے بدنون اور ہر ہر عضو کو بڑا اور بہاری کرنا چنانچہ کافرونکی
ہر ہر دانت پہاڑ کے برابر ہے اور سطح سے ران بڑے پہاڑ کے برابر ہو جاینگے تاکہ ہلنا جلنا اونپر دشوار ہو جاوے

اور اپنے عضونکو ہلا نسکین اور جو گالے اور تحش مونہہ سے لپکا کرتے ہین اونکو گرم راکہہ کا سفوف کرکے پہکانا یہہ سب اوسکے
ذمہ پر ہے اور وہ اوس عالم کے پہلوانون کے قایم مقام ہے اور چودہوان ۱۴ فرشتہ وہ ہے جو معدنکی روحانیت
سے علاقہ رکہتا ہے اور طوق و زنجیر ونکا درست کرنا اور اور لوہی کا اسباب طیار کرنا اور اون سبکو آگ مین
ڈالکے تا دینا اور سونے چاندی کے تختی بنا لے اور اونکو بہی تاؤ دیکر پیشانی اور سینے و پہلوؤن کو دوزخیونکی
داغ دینی یہہ سب اوسکے کام ہین اور وہ اوس عالم کے لہار ونکی قایم مقام ہے اور پندرہوان ۱۵ فرشتہ وہ ہے
جو جہاڑ اور درختونکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور سیہنڈا ور اور خاردار اور کڑوی زہر آلودہ درختونکو
اوگانا اور اونکی پرورش کرنی تاکہ دوزخیونکی کہانے مین صرف ہووین یہہ سب اوسکا ذمہ ہے اور وہ اوس عالم کے
کسانون اور کہیتی والونکی قایم مقام ہے اور سولہوان ۱۶ فرشتہ وہ ہے جو حیوانونکی روحانیت سے علاقہ
رکہتا ہے اور سانپ بچہو اور چچڑی اور مکہی اور مچہر ونکو دوزخیون پر مسلط کرنا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے
شکار کے قایم مقام ہے اور سترہوان ۱۷ فرشتہ کہ لطیفہ طبع کے روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا مقام
جگر ہے اور بہوکہہ اور پیاس کی دوزخیون پر شدت کرتے تاکہ اوس بلا مین گرفتار ہوکر الجوع الجوع و العطش العطش
پکارین اور سیند کہلانا اور گرم کہولتا پانی پلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے طبیب کے قایم مقام ہے اور
اٹہارہوان ۱۸ فرشتہ دلکی روحانیت سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا محل مضغہ صنوبری ہے اور دلکو رنج دینے
والے کیفیتین جیسے خوف کے زیادتی اور گہبراہٹ بہت اور شرمندگی دوزخیون پر ڈالنا اوسکا کام ہے
اور وہ اوس عالم کے مرشد اور مشایخ کے قایم مقام ہے اور انیسوان ۱۹ فرشتہ عقل کے لطیفہ کے روحانیت سے
علاقہ رکہتا ہے اور اوسکا مقام دماغ ہے اور اپنے خطاؤن اور چوکون پر جو علم اور عمل مین کیے تہین مطلع
اور خبردار ہونا اور اسرار خفیہ واقعیہ کو دریافت کرنا اور اون دلیلونکی قوتونکو سمجہنا اور اپنے شبہون کے فنا
کو دریافت کرنا اور بزرگی اوس چیز کے جسکو فقیر جانتی تہی اور حقارت اوس چیز کی جسکو بزرگ جانتی تہے
سمجہنا یہہ سب چیزین اوسکی تعلیم سے دوزخیونکو حاصل ہونگی اور وہ اوس عالم کی حکیم اور فیلسوف کے قایم مقام
ہے اور جو ظاہری اور باطنی عذاب اور قہر الہی کا کارخانہ بدون جمع ہونے ان روحانیات کے سرانجام نہین
پاسکتا ہے اسی سبب سے ان سبکا جمع ہونا ضرور ہوا لیکن یہہ انیسوان شخص اوس عالم کے رئیسون کی قایم مقام
ہین چنانچہ دنیا مین بہی یہی انیسون شخص رحمت الہی کے کارخانہ کو سرانجام دیتی ہین سو دوزخ مین انکے
خادم اور تابعدار بیقدر ہین کہ کوئی اونکی گنتی نہین کرسکتا جسطرح دنیا مین ان انیسون روحانیات کے
لشکر کا شمار محال ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ یعنے اللہ تعالی کے لشکر کا شمار
کوئی نہین جانتا ہے سوائی اوس ذات پاک کی اور علمانے یون بیان کیا ہے کہ دن کی بارہ ساعتین
اور رات کی بارہ ساعتین سب ملکے چوبیس ہوتے ہین اونمین سے پانچ ساعتین پانچون نماز کے حرمت کے سبب سے
معاف ہوگئی رہین انیس جنکو مرضی الہی کے مخالفت مین صرف کیا ہے سو اون ہر ایک کی عوض مین
ایک ایک فرشتہ مقرر ہوگا تاکہ اونپر عذاب کری اور یہہ کلام حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا
اور معتبر تفسیرونمین منقول ہے اور فقہا رحمۃ اللہ علیہم نے یون کہا ہے کہ اس عدد کے تعین کا بہید عقل سے باہر ہے

کرسکتی ہی جسطرح تمام شرعی توفیقی عددہین کہ اونکا بہید بہی سوا ہی حق تعالی کے کسی کو معلوم نہین ہے جسطرح آسمانونکا عدد اور زمین کے طبقونکی عدد اور ستارونکی عدد اور ہفتی کے سات دن اور دو سو درم مین نصاب زکوۃ کا ہونا اور کفارونکی تعیین اور نماز کی رکعتین بلکہ نماز کا پانچ وقتون پر ہونا یہہ سب اسی قسم سے ہین و ہہ عالم بالصواب اور معتبر تفسیرونمین منقول ہے کہ یہہ آیت جب نازل ہوئی تو ابوجہل ملعون نے تمام قریش کے مردونکو ایک جگہ مین جمع کیا اور کہا کہ کچہہ بہی سنا فقط انیس پیادونکی بہروسی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگونکو قیامت سے ڈراتے ہین اور تم لوگ تو بقدر جماعت کثیر ہو اور اپنے شجاعت اور بہادری کے برابر کسیکو جہتی بہی نہین سو کیا تم لوگونسے اسقدر بہی نہو سکے گا کہ دس دس آدمی ایک ایک پیادہ کو چمٹ جاوین اور اوسکو مغلوب کر دین اور عاجز ایک پہلوان اونمین بڑا نامی مشہور تہا اوسکو ابوالاسدین کہا کرتے تہی وہ اوسپہ کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ سترہ شخصونکو مین تنہا کفایت کرونگا باقی رہے دو اون دونونکا تہارا ذمہ ہے سو حق تعالی جلشانہ نے اونکی اس مسخرہ پن کے جواب مین اس آیت کو نازل فرمایا وَمَا جَعَلْنَا الخ ف عزیزی وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ اور نہین رکہے ہمنے موکل دوزخکے مگر فرشتے اور نہین کیا ہمنے اونکی گنتی کو مگر بلاپیچ حق کا فرونکے تا یقین کرین اہل کتاب اور تا زیادہ ہوین مسلمان اپنے ایمان مین اور تو شک نکرین اہل کتاب اور مسلمان اور تو کہوین وہ کہ اونکے دلمین بیمارے ہے اور کافر کیا ارادہ کیا ہے خدا نے ساتہہ اس مثال کے گمراہ کرتا ہے خدا جسکو چاہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہے اور نہین جانتا تیری پروردگار کے لشکر کو مگر وہے تبارک وتعالے اور نہین ہے یہہ مگر نصیحت واسطے بنی آدم کے ف فتح اور ہمنے جو رکہے ہین دوزخ پر فرشتی ہین اور اونکی جو گنتی رکہی سو جانچنی کو منکرونکی تا یقین کری جسکو ملی ہی کتاب اور بڑہی ایمانداروں کو ایمان اور دہوکا نہ کہاوین جنکو ملی ہی کتاب اور مسلمان اور تا کہین جنکی دلمین روگ ہے اور منکر کیا غرض ہے اللہ کو اس کہاوت سے یون بچلاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور کوئی نہین جانتا تیری ربکی لشکر کو مگر وہے آپ اور وہ تو سمجہوتے ہے لوگونکے واسطے ف موضح ف تفسیر وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہے ہمنے دوزخ والونکو یعنی جنکے حوالہ مین دوزخ ہے اور لوگونکو دوزخمین ڈالنا اور لٹکانا اونہی کا ہے اور صاحب جسطرح ہمنشین کو کہتے ہین اسیطرح مالک اور متصرف کو بہی کہتی ہین چنانچہ مشہور ہے کہ صاحب گہر کا اور صاحب مجلس کا فلانا شخص ہے اور اسجگہہ پر صاحب انہین معنونمین مستعمل ہے إِلَّا مَلَائِكَةً مگر فرشتونکو اور فرشتون کا زور اور قوت تمکو خوب معلوم ہے اسلئے کہ اونہی مین سے ایک فرشتہ وہ ہی جسکا نام عزرائیل ہے یعنے ملک الموت کہ ہزارون کی جانین ایک لمحہ مین قبض کر لیتا ہے اور اوسکے مقابلہ کے طاقت بڑی سے بڑی لشکر بلکہ تمام جہان والے نہین رکہتی ہین اور دوزخ پر فرشتونکو مقرر کرنے کی وجہہ ایک یہہ بہی ہی کہ ہم جنس

ہونی کی سبب سے آدمیوا ور جنون پر مہربانی نکرین اور اونکی دل نرمی نکرین جسطرح دنیاکی بادشاہ ہونکو
جب کسی شہر والونکو یا کسی فرقہ کو انتقام اور سزا دینی منظور ہوتی ہی تو اوس شہر اور اوس فرقہ کے غیر
جنس کے حاکم کو اونپر مسلط کرتے ہین تا کہ جنسیت اور مناسبت کیطرف میلان کرکی انتقام مین سستی نکرین
اور یہہ بہی ہے کہ فرشتونکو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا کیا ہی گناہ اونسی ہو نہین سکتا ہی سوا ونکو جن انس
کے گناہگارونکی سزا دینی کیلئے مقرر کیا ہے اسلیئے کہ اونسی حکم مین خلاف نہوگا اور اگر جنات و یا
انسان مین سے جو گنہگار ہین اونکو دوزخیونکی تعذیب کیلئی مقرر فرماتی تو ان گنہگارونکی سزا اون گنہگارونکو
نہ پہنچتی اور اگر انکو بہی دوزخمین معذب رکہتی تو اونکی تعذیب کیلئی اور لوگ مقرر ہوتے پہر یہہ سلسلہ
بڑہتا تو تسلسل لازم آتا اور اگر دوزخیونکی تعذیب کی واسطے نیکونکو مقرر کرتے تو باوجود انکی بیگناہی کے اور خطاؤنکے
عفو ہوجانے کے اونکی تعذیب لازم آتی اسلیئے کہ آدمی اور جن کا جسم آگ کے نزدیکی کو ہمیشگی کیطور پر متحمل ہو
نہین سکتا ہے اور سوا اسکے اپنے ہم جنسون اور اپنی قریبون اور دوستونکا عذاب دیکہہ کے جسمانی
عذاب سے زیادہ تر روحانی عذاب مین گرفتار ہوتے بلکہ اون لوگونسی ہرگز ہو نسکتا کہ اپنے خویش و اقربا
بہائی بندونکو اسطرح کی سختی اور تکلیف مین گرفتار کرین بلکہ یہہ تکلیف مالایطاق اونپر لازم آتی بخلاف
فرشتونکے کہ یہہ چیزین اونمین پائی نہین جاتین اور اگر کسی کی خاطر مین یہہ شبہہ گذرے کہ دوزخ کی
انتظامات کے کاربردازی اور سرانجام جب فرشتونکو سپرد ہوا اور اوس کام پر فرشتہ مقرر ہوئی اور فرشتونکی
قوت معلوم ہو چکی کہ ایک فرشتہ تمام جہانکی ہلاک کردینے کیلئے کافی ہے پہر انیس فرشتونکو مقرر
کرنے کی کیا حاجت تہی تو اسکا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اور نہین مقرر کی ہمنی
گنتی ان فرشتونکی کہ انیس ہین اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مگر واسطے جانچنی اور عذاب کرنے کے اون لوگونکی
جو کفر کے حالت مین مری ہین تا کہ ہر قسم کے عذاب مین گرفتار ہووین اور اگر ایک یا دو یا تین شخصونکو دوزخ پر
مقرر کرتے ہم تو وہ ایک یا دو یا تین قسم کا عذاب کرسکتے سو انیس کا مقرر کرنا اسواسطے ہے کہ انیس قسم کے عذابکو
سرانجام دیوین اور عذاب کی قسمین بہی اونہی انیس مین منحصر ہین چنانچہ انحصار کے وجہہ اوپر گذرچکے ہے
تو گویا جتنی عذاب کی قسمین ہین سب دوزخیونکے حقمین ثابت ہوسکین اور فرشتے کی قوت عملونکی کثرت کی
ازروے کمیت کے اور عملونکی شدت مین ازروے کیفیت کے اگرچہ وفا کرسکتے ہے یعنے ہزارون مشکل کام کرسکتا ہے
اور ایک فرشتہ جو کام لاکہون آدمیوسے نہوسکے کرسکتا ہے لیکن ایک فرشتہ تمام اعمال مختلفہ کی قسمونکو سرانجام
نہین دے سکتا ہے بلکہ ایک فرشتہ دو یا تین قسم کا کام ہی سرانجام نہین کرسکتا ہے چنانچہ ملک الموت علیہ السلام
ماکے پیٹ کے اندر بچے مین جان نہین ڈال سکتے ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام پانی نہین برسا سکتے ہین
اور حضرت میکائیل علیہ السلام وحی نہین لاسکتے ہین جسطرح سے کان دیکہہ نہین سکتا ہی اور آنکہہ سن
نہین سکتی ہے اگرچہ اپنے قسم کے کام کتنے ہی سخت ہون کرسکتے ہین جیسے کان سے ہوسکتا ہے کہ ہزارون
آوازین سنلے اور باریکی حاصل ہو وے اور آنکہہ سے ہوسکتا ہے کہ ہزارون رنگ کو دیکہہ لے اور عاجز نہو سو اسیطرح
اگر ایک فرشتہ دوزخیون پر مقرر ہوتا تو اوسی ایک قسم کا عذاب سب دوزخیونکے واسطے ہوسکتا تہا

لیکن دوسرے قسم کا عذاب جو اوسے متعلق نہین ہے وہ ویسے ہو سکتا اور اسیطرح سے ہر ہر قسم کے عذاب مین گرفتار مبتلا کرنا اور ہر ہر قسم کے عذاب کیواسطے علیحدہ فرشتہ مقرر کرنا لِيَسْتَيْقِنَ الخ اسلئے ہی تاکہ خوب یقین حاصل کرین وہ لوگ جو دیئے گئے ہین کتاب اسلئے کہ اہل کتاب کو معاملات الٰہیہ کے بہید فنکی سمجھہ اور فرشتونکے فعال اطلاع اور اونکی قوتونکی دریافت کہ کس کس چیز مین اونکو کمال حاصل ہے وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا الخ تاکہ زیادہ ہوا وہ لوگ جو پہلے سے بیچ ایمان لائے ہین اپنے ایمانو نمین اور یہہ خوب معلوم کرلین کہ کفر بہت بری چیز ہی ہر قسم کے عذابمین گرفتاری کا سبب پڑتا ہے اور ایمان مین کمال پیدا کرین اور کفر سے بہت دور رہین وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ الخ اور نہ شک کرین جو لوگ دئی گئی ہین کتاب اور ایماندار انیس عدد کے تعین مین اور یہہ بات زبان پر نہ لاوین کہ اگر ایک فرشتہ سب دوزخیونپر عذاب کر سکتا تہا تو ایک ہی کافی تہا اور اگر ایک اسکے واسطے کافی نہتہا تو کرڑون دوزخیونکے مقابلہ مین انیس سے کیا ہو سکتا ہے اسلئے کہ اس بیانسے اونکو معلوم ہوئیگا کہ انیس کا مقرر کرنا ہر قسم کے عذابکو گہیر لینے کیواسطے ہے نہ عذاب کیئے گیونکے مقابلہ کے لیے وَلِيَقُولَ الَّذِينَ الخ اور تاکہین وہ لوگ جنکے دلونمین جہل کا روگ ہے پہرا ہوا اور اوس جہل کے سببسے اونکا ایمان بہی ضعیف و بودا ہو گیا ہے وَالْكَافِرُونَ اور کافر بہی کہین جنکے دلونمین ایمانکی بو بہی نہین ہے اور جہل مرکب اونمین مضبوط ہو گیا ہے کہ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ الخ کیا ارادہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اس گنتی سے جو کافرونکے عذاب کرنیکے لیے مقرر کے ہے مثلاً اسلئے کہ اگر دوزخیونکا مقابلہ اور اونکو مغلوب کرنا ارادہ کیا ہے تو انیس سے بہہ کچہہ نہین ہو سکتا ہے اور اگر عذابکے اسبابکو سر انجام کرنا اور لکڑیان اور کندے آگ مین جلانے کیواسطے جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے تو یہہ ہی کام اتنے تہوڑے گنتی کے شخصونسے نہو سکیگا اور اگر یون ارادہ فرمایا ہے کہ مین اپنے قدرت کاملہ سے اون فرشتونکے ہاتہونسے عذاب کروا ونگا تو فرشتونکا ہونا نہونا برابر ہے اور اگر اسباب ظاہری کی رعایت سے اونکو مقرر فرمایا ہے تو ایک دو ہی کافی تہے اتنے ضرور نتہے اور اگر بالفرض عدد ہی معین کرنا منظور تہا تو اور عدد جو مشہور ہین اور معتبر ہین جیسے دس یا بیس کہ یہہ عدد کے عقود ہین یا پندرہ یا ستر ان یا بارا ن مقرر فرمانا تہا یہہ عدد یعنے انیس جنکا کسے جگہہ اور کسے فرقہ کے نزدیک اعتبار نہین ہے کسواسطے مقرر فرمائے ہین اور اس واقعہ مین دو فرقونکو یعنے ضعیف الایمان اور کافرونکو گمراہی پر گمراہی زیادہ ہوئی اور دو فرقونکو یعنے مؤمنین اور اہل کتاب کو ہدایت پر ہدایت زیادہ ہوئی سو حقتعالےٰ لوگونکو عبرت اور نصیحت کیطور پر فرماتا ہے كَذَٰلِكَ الخ اسیطرح ہر واقع مین گمراہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے اسیطورسے کہ اوس واقعہ کے بہید سے اوسکے نظر کو بند کر دیتا ہے اور اوسکے ظاہر پر اوس شخص کے فہم کو قاصر رکہتا ہے آخر کو شک و تردد مین پڑ جاتا ہے یا اوسکا انکار کر بیٹہتا اور اوسکے ساتہہ تمسخر کرنے لگتا ہے اور ضلالت و گمراہی کے بہنور مین پڑکے ہلاک ہوتا ہے وَيَهْدِي الخ اور راہ دکہلاتا ہے اور مطلب کو پہنچاتا ہے جسکو چاہتا ہے اسطور سے کہ اوسکے نظر کو اوس واقعہ کے بہید کو پہنچاتا ہے اور اوسکے حقیقت کو وہ دریافت کر لیتا ہے اس سبب سے اوسکا اطمینان اور یقین روز بروز بڑہتا جاتا ہے وَمَا يَعْلَمُ الخ اور نہین جانتا ہے تیرے پروردگار کے لشکر کو کوئی مگر وہی چنانچہ اوسکے لشکر ونمین بعضے وہ ہین کہ تن تنہا

لاکھون کروڑون کو کافی ہین جیسے ملک الموت اور جیسے آفتاب اور ماہتاب دنیا مین روشنی کیلیئے اور بعضی وہ ہین کہ
دو دو مل کر کام کرتے ہین جیسے کرام کاتبین اور دو آنکہین اور دو کان اور بعضی وہ ہین کہ تین تین مل کر
کام کرتے ہین جیسے موالید ثلثہ یعنے نباتات اور جمادت اور حیوانات اور بعضی وہ ہین کہ چار چار مل کے کام
کرتے ہین جیسے عناصر اربعہ اور بعضے پانچ پانچ جیسے حواس خمسہ اور خمسہ متحیرہ یعنی آفتاب اور ماہتاب کے سوا پانچون
ستارے یعنی زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد اسیطرح اور بہت چیزین ہین آور جو غرض کہ قرآن مین
دوزخ کے ذکر سے اور پیغمبر کے بیان سے منظور ہے وہ اس حکمت کے بیان پر موقوف ہی نہین ہے، وَمَا هِيَ اِلَّا
اور نہین ہے وہ دوزخ مگر عبرت اور پند آدمیونکے لیئے تاکہ اوسکا احوال سنکر غضب الہی قہر الٰہی سے ڈرین اور اوسکی
نافرمانی نکرین اور اگر کافر یون کہین کہ اس عدد مقرری کی حکمت اگرچہ ہمارے فہم مین نہین آسکتی ہے لیکن اس
عدد کا خلاف حکمت ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ یہہ عدد بہت قلیل ہین اور عدد قلیل عبرت اور خوف کا سبب
نہین ہو سکتے ہین تو اوسکے جواب مین ہم کہتے ہین کَلَّا الخ **ع عزیزی** کَلَّا وَالْقَمَرِ
وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ○ ت نہ قسم ساتہہ چاند کے اور قسم ساتہہ رات کے
جب پشت دی اور قسم صبح کی جب روشن ہووی البتہ دوزخ ایک چیز ون بڑی سے ڈرانیوالے ہے بنی آدم کو
ڈرانیوالی ہے واسطے اوسکے جو کہ چاہے تم مین سے کہ آگے بڑہے یا پیچھے رہے **ع فتح** سچ کہتا ہون قسم ہے
چاندکی اور راتکی جب پیٹ پھیری اور صبح کے جب روشن ہووے وہ دوزخ ایک ہے بڑی چیزونمین ڈراوے
لوگونکو جو کوئی چاہے تم مین کہ آگے بڑہے یا پیچھے رہے **ع موضح تفسیر** کَلَّا الخ اس عدد کو ہرگز تہوڑا
مت جانو وَالْقَمَرِ قسم کہاتا ہون مین ماہتاب کی جسکا نور تمام مہینے مین انتیس رات خوب معلوم ہوتا ہے
اسلیئے کہ آفتاب سے مجتمع ہونیکے وقت مین اوسکا نور ہرگز معلوم نہین ہے اور اس اجتماع کے پہلے بہی چاند
ضعیف النور رہتا ہے چنانچہ اور ستارون مین اور اسمین چندان امتیاز نہین رہتا ہے اور اس اجتماع کی بعد
بہی ہلالیت کے دنونمین کچھہ اوپر تین دن اسیطرح رہتا ہے باقی رہی انتیس راتین کہ اتنے راتونمین چاندکی روشنی
کی تاثیر کفایت کرتی ہے اور تمام جہانکو اپنے نور سے بہر دیتی ہے چنانچہ ہزارون میوی اسکی تاثیر سے پکتے ہین
اور ہزارون لاکہون دانے کہیتونمین مغز سے پر ہوجاتے ہین اور دریاؤنمین اور اوگنے والی چیزونمین اور حیوانوں کے
جسمون مین اور اونکے خلطون اور دماغون اور گوشتون اور چربیونمین رطوبتونکی زیادتی اسیکے سبب سے
حاصل ہوتی ہے سو اب یہان انتیس عدد کی تاثیر کو دیکہو کسقدر عظمت و بزرگی رکہتی ہے جسنے تمام جہانکو
آباد کر دیا اور ایسے بڑے کارخانہ کو سرانجام دے دیا وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ اور قسم کہاتا ہون مین راتکی جب پیٹھ
دیکے بہاگ گئی ہے آفتابکی روشنی قاہرہ کے سبب اگرچہ آفتاب اوسوقت افق کے نیچے ہوتا ہے وَالصُّبْحِ
الخ اور قسم کہاتا ہون مین صبح کی جسوقت روشن ہوتی ہے اور اپنے نور سے تمام جہانکو منور کر دیتی ہے اور
قوت باصرہ کو بیکار ہوجانے کے بعد پہر کام مین لگاتی ہے اور یہہ بہی آفتابکے نورکی تاثیر کے سبب سے ہے
اگرچہ ابتک اونیس درجہ افق کے نیچے واقع ہے سو ان عمدہ تین کارخانونکے ساتہہ جو انتیس عدد کی تاثیر سے بنا ہے

اور کاموں میں سر انجام کی صورت قبول کرتے ہیں ہم دلیل پکڑتے ہیں اسپر کہ اِنَّھَا الخ یعنی شک وہ دوزخ بھی ایک عمدہ کارخانہ ہے خدائی کارخانوں سے کہ حقتعالے کی عدالت اور انتقام کا ظہور اوسی کارخانہ میں ہے سو یہ کارخانہ بھی اگر انیس فرشتوں سے سر انجام پاوے تو کچھ عجب نہیں ہے اسلیئے کہ اوسکے قدرت کے بہت سے کارخانہ اسسے عدد سے سر انجام پاتی ہیں نہایت امر یہہ ہے کہ دوزخ نَذِیْرًا الخ ڈرانیوالی ہے آدمیونکیواسطے یعنے آدمی اوسکے اوصاف جو سنتے ہیں تو وہ ستا اونکے خوف کا سبب پڑتا ہے بخلاف اور کارخانونکے جیسے ماہتاب کے نور کی تاثیر اور رات کا جانا اور صبح کا آنا اونمیں سے کوئی چیز اونکے خوف کا سبب نہیں پڑتے ہے سو اوس کارخانے کے خوف کے سبب سے اوسکے حالمین تامل نہیں کرتے ہیں اور اوسکی حقیقت کو دریافت نہیں کرتے ہیں بلکہ انکار کر بیٹھتے ہیں اور اور کارخانونمین جو تھوڑے نفع کی امید ہے تو اوسطرف رغبت سے تامل اور غور کرتے ہیں اور اوسکے اسبابکو بھی خوب سمجھتی ہیں بلکہ حکمت اور ہیئت کی کتابونمین لکھہ چھوڑتے ہیں اس سبب سے اون کارخانونمیں بسبب انکار نہیں کرتے ہیں اور اون کارخانونمیں اگرچہ کچھہ خوف و ڈر ہوتا ہے تو خاص بعضے آدمیونکو ہوتا ہے جیسے چور کہ چاندکی روشنی اور راتکے جانے اور صبح کے آنے سے خوف کرتے ہیں اور چورونکی سوای کوئی خوف نہیں کرتا ہے بخلاف دوزخ کے خوف کے اسلیئے کہ وہ عام ہے لِمَنْ شَآءَ الخ ہر شخص کیلئے تم میں سے سو جو چاہے آگے بڑہے بہتر میں یا برائی میں اَوْ یَتَاَخَّرَ یا جا ہے پیچھے ہٹے بھلائیمیں یا برائی میں اسلیئے کہ برے کام میں آگے بڑہنے سے دوزخ کا خوف لاحق ہوتا ہے اور اچھے کام میں تاخیر کرنے سے بھی دوزخ کا خوف ہوتا ہے اور ہر کار خیر میں آگے بڑہنے والا اور ہر برے کام میں پیچھے ہٹنے والا بہت کمیاب اور نادر الوجود ہوتا ہے وَالنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ مثل مشہور ہے اور اکثر بنے آدم کا حال یہہ ہے کہ اگر ایک برے کام کو چھوڑتے ہیں تو دوسرے کو پکڑتے ہیں اور اسیطرح اگر ایک نیک کام میں پیش قدمی کرتے ہیں تو دوسرے نیک کام سے تاخیر ہوتی ہے اسی سبب سے دوزخ کا خوف سبکو لاحق ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے دار و گیر قیامت کے دن عام ہو گی اسلیئے کہ کُلُّ نَفْسٍ الخ **عزیزی** کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ ہر شخص بسبب اوس چیز کے کہ کی گروہ میں ہے مگر اہل سعادت باغونمیں ہونگے سوال یہہ ہو نگے گنہگاروں سے کہ کسچیز نے داخل کیا تمکو بیچ دوزخ کے **فـ** ہر جی اپنے کیئے میں پہنسا ہے مگر داہنے والے باغونمیں ملکر پوچھتے ہیں گناہ گاروں کا احوال تم کاہی سے پڑے دوزخ میں **موضح** **تفسیر** کُلُّ نَفْسٍ الخ ہر جان بدلی میں اوسکے جو کمایا ہے برائی کرنے اور نیکی کے نکرنے سے رَهِیْنَةٌ گرو ہوگی دوزخمیں اور دوزخکے موکلونکے ہاتھو میں اور جو حاصل کرنیکے آلات و اسباب ہر نفس میں انیس چیزیں ہیں دو ہاتھہ اور دو پانو اور زبان اور دل اور پیشاب و پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹہ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت و غضب اسی سبب سے دوزخمیں انیس فرشتے اوسپر عذاب کرینگے اور ایذا پہنچاوینگے اور کوئی شخص ان چیزونکے استعمال میں نیکے قصور نہیں بچا ہے ہر شخص تقصیر وار ہے یا ان چیزونکے غیر محل میں صرف کرنے سے یا اونکے محل میں صرف نکرنے سے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے موکلونسے کسی شخص کو خلاصی بھی متصور نہیں ہے اِلَّا

اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ مگر داہنی طرف والی جو میثاق کی دن حضرت آدم علیہ السلام کے داہنی پشت کے طرف سے نکلی تہی اور دنیا مین بہی سیدہی چال چلے تہے اور موقف مین بہی عرش کے داہنے طرف جدہر جنت ہے کہڑے ہوئی تہی اور اوسیطرف روانہ بہی ہوئے اور اونکے نامہ اعمال بہی داہنے ہاتہہ مین آئی تہی سو اونکو الخ تو البتہ اپنے حقوق واجبا تکو ادا کرکے اس گروہ خلاصی حاصل کی اور آپ بری الذمہ ہوئی اور دوزخ کے موکلونکے ہاتہہ سے نجات پاکی داخل ہوئی فِیْ جَنّٰتٍ باغونمین اس سببکے کہ اونکی جانب غالب آئی اور اونکو دوزخکے موکلون کے ہاتہہ سے چہڑا لائی اور یہہ لوگ اون باغونمین اسقدر بیخوف اور فارغ البال اور چین مین ہونگے کہ آپسمین یَتَسَآءَلُوْنَ الخ پوچہینگے گنہگارونکے حالسے کہ وہ لوگ کہان گئی اور کیا ہوئے جو نظر نہین آتے ہین گویا انکو کچہہ بہی اونکے حالسے خبر ہے کہ وہ لوگ کس بلا و مصیبت مین گرفتار اور جب سنینگے کہ گنہگار ونکو دوزخمین داخل کیا اور آگ مین جہونکا تب اون گنہگارون کی طرف متوجہ ہوکر توبیخ سے یا التعجب سے خطاب کرینگے اور پوچہینگے کہ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ کونسے چیز لائی تمکو دوزخمین باوجود عقل اور کمال دانائی کے تمسے اتنا نہوسکا کہ دوزخکی طرف کہینچنے والی چیز ونکو اپنے سے دور کرو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ اصحاب الیمین سے مراد اس آیت مین ایماندارونکے بچے ہین جو دنیا سے بے گناہ گئی ہین اور دوزخکی موکلونکے گرو اور قید مین نہ پڑینگے اور یہہ بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ بچے جب کافرونکا جواب سنینگے کہ ہم اس سببسے دوزخمین پڑے کہ نماز نہین پڑہتے تہے اور فقیرون مسکینون کو کہانا نہین کہلاتے تہے اور بیہودہ شغل مین اپنی عمر گذارتے تہے اور قیامتکے دن کا انکار کرتے تہے تب وہ بچے کہینگے کہ تم بہی کام کرتے تہے لیکن قیامت کا ہم انکار نہین کرتے تہے تو معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کے انکار سے تم اس بلا مین گرفتار ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اگر اصحاب الیمین سے مراد نیک بخت ہین جیسا کہ قرآن مجید کا عرف بہی چاہتا ہے سو یہہ سوال تعجب کے راہ سے ہوگا یا از راہ تنبیہ کے اور دوزخی اس جوابکے سوال مین یون کہینگے لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ الخ **عزیزی** قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۙ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۙ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ؕ کہینگے نہ تہے ہم نماز ادا کرنی والون مین اور کہانا نہین کہلاتے تہے ہم فقیر کو اور ساتہہ انکے بیٹہتی تہے ہم ساتہہ بیٹہنی والون کے اور جہوٹ گنتی تہی ہم روز جزا کو اوسوقت تک کہ آئی ہمکو موت **ف ۵** بولے ہم نہ تہی نماز پڑہتی اور نہ تہی کہلاتے محتاج کو اور تہی باتمین دہستی ساتہہ دہنسنے والونکے اور تہی جہٹلاتے حسابکے دنکو جب تک پہنچی ہم پر یقین آنی والے **موضح** **تفسیر** قَالُوْا لَمْ نَکُ الخ کہینگے تہے ہم نماز پڑہتے اور نہیں جو نماز کو چہوڑا تو دوزخمین گرفتار ہوئے وَلَمْ نَکُ الخ اور نہ کہانا کہلاتے تہے ہم فقیر کو اگر ایک وقت بہی پیٹ بہر کے مسکین کو کہانا کہلاتے ہم تو اوس وقت اوس ساعت تک خاطر جمعی سے اوسکے گذرتی وَکُنَّا نَخُوْضُ الخ اور تہی ہم دہنستے بیہودہ جستجو مین ساتہہ دہنسنے والونکے اور اون جستجو مین آئیں آفتین اور برائیان تہین پہلی برائی بیہودہ بکنا جیسے عورتونکے حسن کا ذکر اور دولتمندونکے عیش اور بادشاہونکے تکبر اور اونکی شان وتجمل کا اسباب اور صحابہ کی آپسمین جنگ وجدال

گفتگو اور باطل مذہبون کا چرچا اور فاسقونکے فسق کا بیان کرنا دوسری برائی آپس کے کلام مین نکتہ گیری
اور عیب چینی کرنے اور اوسکلام کے عیب کو بیان کرنا تیسری برائی تعصب کی راہ سے مذہبون مین اور غیر
کے قولونمین لڑائی جھگڑا اور اپنے سخن پروری کرنی اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے حق کے لینے مین جھگڑا
کرنا چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریر سے آراستہ کرنا اور بیہودہ کی ہجو اور
برائی کی تعریف کے اشعار پڑھنا اور اوس مضمون سے لذت حاصل کرنی پانچوین برائی فحش بکنا جماع یا پیشاب
یا پاخانے کے مقام کے ذکر سے یا پردہ نشین عورتونکا نام لیکر چھٹی برائی آپسمین سخت گوئی کرنی جیسے بیحیا احمق
جاہل وغیرہ کسیکو کہنا ساتوین برائی گالی دینی کسیکو اور کسیکی آبرو لینی آٹھوین برائی لعنت کا استعمال کرنا
خصوصاً غیر مستحق پر نوین برائی ہنسی اور تمسخر کی زیادتی کرنی ہنسی کے اندازہ سے جو دوسرے کے رنج وملال کا سبب ہو
دسوین برائی تہمت اور بہتان لگانا اور بےگناہ کی طرف برائی کے نسبت کرنی گیارہوین برائی مسلمان
کی حرکات اور سکنات پر ہنسنا از راہ تمسخر کے اور مسلمانونکے عیب بیان کرکے اورونکو ہنسوانا بارہوین برائی وعدہ خلافی
کرنے تیرہوین برائی جھوٹ بولنا پھر اوسپر مبالغہ کرنا چودہوین برائی آدمیونکی چھپی بھیدونکو کھولنا اور لوگونکے
گھر کی چھپی باتونکو سبکے سامنی ظاہر کرنا پندرہوین برائی بددعا کرنی سولہوین برائی نیت بد کرنی سترہوین
برائی ایدہر کی اودہر لگائی اٹھارہوین برائی موہنہ پر کسیکی تعریف کرنی انیسوین برائی اپنا اور اپنی قوم کا
اور اپنے بزرگونکا فخر اور شور سے بیان کرنا سو ان انیس آفتون نے ہمکو ان انیس بلاؤنمین ڈالا یعنی دوزخ کے
انیس موکلونکے ہاتھہ مین گرفتار ہوئی وَكُنَّا الخ اور تھی ہم جھٹلاتے قیامتکے دنکو اور قیامت مین
انیس واقعہ بہت سخت اور کٹھن ہین اونمین چھہ وہ ہین جو نفخہ اول کے بعد واقع ہونگے چنانچہ پہلا واقعہ پہاڑونکا
پہٹنا دوسرا زمین کا بھونچال تیسرا ستارون کا منتشر ہونا چوتھا چاند سورج کا بےنور ہو جانا پانچوان پہاڑونکا
اڑنا چھٹا دریامین آگ لگ جانا اور تیرہ واقعہ وہ ہین جو نفخہ ثانی کے بعد ہونگے چنانچہ پہلا مردونکا زندہ ہونا
دوسرا گروہ گروہ کرکے اونکو میدان محشر مین ہانکنا تیسرا دہوپ کا زیادہ ہونا یہانتک کہ سب موقف والونکو لگے
چوتھا دوزخ اور آفتابکی گرمی سے لوگونکے بدنونسے پسینے کا دریا بہنا پانچوان سایہ کا کہین نہونا چھٹا موقف مین
کھڑا رہنا ساتوان قہر الہی کی تجلی کا ظہور آٹھوان سوال حسابکا نوان عملونکو وزن کرنا دسوان نامہ اعمال کو
دینا بائین ہاتھہ مین یا ولیٹی مین گیارہوان روانہ ہونا موقف سے بہشت یا دوزخکی طرف بارہوان پل صراط
گذرنا تیرہوان داخل ہونا جنت مین یا دوزخمین سو جب ہمنی قیامت کے دنکا انکار کیا تو گویا ان انیسون چیزونکا
انکار کیا ہمنے سو ہر واقعہ کے انکار کی سزا مین ایک ایک دوزخ کا موکل ہمارے پیچھے پڑا اور ہمکو اس بلامین گرفتار کیا
کاش کے ابتداء عمر مین اون چیزونکا انکار کرکے پھر آخر عمر مین توبہ کی ہوتی ہمنی تاکہ اوس پہلے انکار پر مواخذہ نہ
ہوتا لیکن ہم اپنے شامت سے اون برے کامونکو عمر بھر کرتے رہے حَتّٰى الخ یہانتک کہ آن پہنچی ہمکو موت
پھر موت کے ایک خبردار ہونا اور پچتانا کچھہ ہمارے کام نہ آیا اسلیئے کہ عمل اور توبہ کرنے کا وقت نہ رہا اور حق تعالے
فرماتا ہے کہ اون لوگونکے نہ اپنے خلاصی کی فکر آپ کی نہ کہین اور طرفسے اونکو مدد اور اعانت کی امید باقی رہی ہے

فَمَا تَنْفَعُهُمُ الخ عزیزی فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝

فنج پس نفع ندیگی اونکو شفاعت شفاعت کرنیوالونکی پس کیا ہے اونکو نصیحت سے مونہہ پہری ہوئی ۵
مو پہر کام نہ آویگی اونکو سفارش سفارش کرنے والونکی پہر کیا ہوا ہی اونکو سمجہوتی سے مونہہ موڑی ۵

تفسیر مراد شفاعت کرنے والونسے انبیا اور فرشتے وغیرہ ہین یعنے بالفرض والتقدیر اگر سب جمع ہون انکی شفاعت کرنے پر یعنے کافرونکی شفاعت نفع دلی اونکو وہ شفاعت پس یہہ مراد نہین ہے کہ وہ شفاعت کرینگے انکی اور نہ نفع دیگی شفاعت اونکو اسلیے کہ شفاعت دن قیامت کے موقوف ہوگی اذن پر اور قابلیت محل پر یعنی جسکی شفاعت کی جاوے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شفاعت کرینگے فرشتے اور نبی اور شہید اور صالحین اور تمام مومن پس نہین باقی رہینگے دوزخ مین مگر چار قسم کے لوگ پہر پڑہی ابن مسعود نے یہہ آیت قالوا لم نک من المصلین سے بیوم الدین تک اور کہا ابن عباس نے کہ حضرت محمد علیہ السلام شفاعت کرینگے تین بار پہر شفاعت کرینگے فرشتے پہر اور انبیا علیہم السلام پہر باپ پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ باقی رہے رحمت میری اور نہین چہوڑونگا دوزخ مین مگر اوسکو کہ حرام کی ہیں اوسپر جنت یعنی کافر اور کہیگا ایک شخص دوزخیونمین سے ایک اہل جنت کو کیا فلانی کیا نہین پہچانتا تو مجہکو مین وہی ہون کہ پلایا تہا مینے تجہکو شربت اور کہیگا ایک اور کہ مین وہ ہون کہ دیا تہا مینے تجہکو پانی وضو کو اور کہیگا ایک اور کہ کہلایا تہا مینے تجہکو لقمہ اور ایک اور کہیگا کہ پہنایا تہا مینے تجہکو ایک کپڑا علی ہذا القیاس اور کچہہ کچہہ کہینگے پس شفاعت کریگا یہہ اونکی پہر داخل کرواویگا جنت مین یا تو پہلے داخل ہونے دوزخکے یا بعد اوسکے ۵ **روح تنبیہ** نماز کے ترک پر بہت وعید آئی ہے اور نماز پڑہنے کے بہت فائدہ ہین چنانچہ حضرت عثمان رض فرماتی ہین جو شخص نگہبانی کرے پانچون نمازونکی کہ وقت پر پڑہے اور ہمیشگی کرے اونپر بزرگی بخشی اوسکو اللہ نو بزرگیان پہلے دوست رکہے اللہ اوسکو اور رہے بدن اوسکا تندرست اور نگہبانی کرین اوسکی فرشتے اور اوترے برکت اوسکے گہر مین اور ظاہر ہو اوسکے مونہہ پر نشانی نیکونکی اور نرم کرے اللہ دل اوسکا اور گذر جاوے پل صراط پر مانند بجلی چمکنی والیکے اور نجات بخشی اوسکو اللہ دوزخ سے اور اوتارے اوسکو اللہ ہمسایہ مین اون لوگونکے کہ نہین خوف اونپر اور نہ غمگین ہونگے ۵ **منہیات** ۵ پہر نہ نفع کریگی اونکو شفاعت کرنیوالونکی اسلیے کہ شفاعت کرنیوالے یا بدنی عمل مین یا مالی سو بدنی عملونمین سردار نماز ہے اور مالی عملونمین سردار مسکینونکو کہانا کہلانا ہے پہر جب یہہ دونو عمل اونکے دشمن ہونگے اور اونسے عوض لینے کو مستعد اور مہیا ہونگے تو سفارش کا کیا ذکر ہے اور پہر جب یہہ سردار کینہ کشی پر مستعد ہونگے تو اور بدنی اور عملونکی کیا طاقت ہے کہ اس مقدمہ مین دم مار سکین اور یا شفاعت کرنیوالے پیغمبر ہین یا قرآن مجید سو قیامت کے انکار کرنے کے سبب سے جو پیغمبر اور قرآن مجید کا عمدہ مطلب ہے پیغمبر اور قرآن شریف انکی صورت سے بیزار ہونگے پہر انکی سفارش کرنے کا کیا ذکر ہے اور شفاعت کرنے والے اولیا اور علما اور شہدا ہین سو ان لوگونکے بد صحبتونمین بیٹہنے کے سبب سے اور بیہودہ گوئی اور حرام چیزونکے مرتکب ہونے اور لعن طعن کرنے اور نیک بختونکے آئین اور ضنع سے مخالفت کرنے کے سبب سے اولیا اور علما اور شہدا بہی انسے بیزار ہونگے اسلیے کہ دنیا مین کبہی اونکی صحبت کیطرف میلان نکیا اور اونکی نصیحت کو نہ سنا بلکہ اونکی صنع اور آئین کے

مخالفت ہی مین عمر بہر گذرانی سو جب اس قسم کا دن آفت و مصیبت بہرا ہوا اونکے سامنے ہے اور اعانت اور مدد کی کسے سے توقع بہی اوسدن اونکو نہین ہے تو انکو چاہیی کہ اوسدن کی سختیونکی تدبیر کو دریافت کرین اور جو شخص انکو اوسدن کی سختیون اور مصیبتون کا علاج بتلاوے تو اوسکا احسان مانین اور پند و نصیحت کی تلاش مین اپنے مقدور بہر سعی اور کوشش کرین فَمَا لَهُمْ الخ پہر کیا ہوا ہے انکو جو قرآن شریف کی پند و نصیحت سے اعراض کرنے والے ہین یا اور مونہہ پہیرنے والے اور یہہ اعراض اونکا انتہا درجیکو پہنچا اسلیئے کہ امر خیر سے اعراض کرنا کبہی بے فہمی اور نادانی سے ہوتا ہے جیسا بچے کا اعراض علم سے اور کبہی طبیعت کے نفرت کرنے سے ہوتا ہے اگرچہ اوسکا نفع اور مصلحت سمجہتا ہے جیسے بیمار کا اعراض کرنا تلخ مفید دوا کے کہانے سے سو ان لوگون نے اپنے مین ہر قسم کا اعراض جمع کیا ہے اس نصیحت نہ سننے کے سبب سے

كَاَنَّهُمْ الخ ۵ **عزیزی** ۵ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ گویا وہ گدہے ہین بہاگنے والے کہ بہاگتے ہین شیر سے ۵ **فتح** ۵ جیسے وہ گدہے ہین بدکے بہاگے غل کرنے سے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** كَاَنَّهُمْ گویا کہ یہہ نادانی اور حمق اور نفرت طبعی اور خوف وہمی مین قرآن شریف کی پند سے حُمُرٌ الخ گدہے بہاگے ہین بڑی شیر نر قوی ہیکل کے دیکہنے سے اور اوسکے نعرہ کی آواز سننے کہ ہرگز اپنا پیچہا پہر کر نہین دیکہتے ہین اور کچہہ بہی احوال کی تحقیق نہین کرتے ہین بہاگے چلے جاتے ہین اور یہہ انکے اعراض اور بہاگنے کا سبب یہہ ہے کہ انکا تکبر اور غرور سہا نکو گوارا نہین کرتا ہے کہ دوسرے پر نازل ہوئی وحی پند کو قبول کرین اور اوسسے نفع لیوین بَلْ يُرِيْدُ الخ ۵ **عزیزی** یعنی جیسے گدہے شیر سے ڈر کر بہاگتے ہین ایسے ہی یہہ قرآن کے سننے سے بہاگتے ہین اسلیئے کہ کام کی بات سننے والے اور دل نصیحت قبول کرنے والے نہین رکہتے ہین جیسا کہ مثنوی مین مولا روم فرماتے ہین ؎ از کجا از قوم و پیغام از کجا ٭ از جمادی جان کجا باشد رجا ٭ راز جز با راز دان انباز نیست ٭ راز اندر گوش منکر راز نیست ٭ غرضکہ اس آیت کریمہ مین نہایت مذمت کفار کے اور بیان اونکی حماقت کا ہے حکایت منقول ہے کہ ایک عالم مسجد جامع مین وعظ کہتے تہے اور اونکے گرد بہت سے لوگ بیٹہے تہے ایک شخص حمق یہہ جلسہ دیکہہ کر وعظ سے پکار کر کہا کہ میرا گدہا جاتا رہا ہے ان لوگون سے پوچہو کسینے دیکہا ہو تو بتادین اون واعظ نے کہا کہ وہین بیٹہہ جا بتادونگا پس وہ بیٹہہ گیا اور تہوڑی دیر مین ایک شخص اوٹہہ کر مجلس سے چلا پس کہا واعظ نے اوس بیچ بیٹہنے والیکو کہ لے اسکو یہہ گدہا تیرا ہے ظاہرا یہہ بات اوس وعظ کی اسی آیۃ کریمہ سے نکالی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سنکر اوٹہہ چلا اور اوسکی قدر نجانی ۵ **روح** بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۵ بلکہ چاہتا ہے ہر ایک شخص اونکا کہ دیا جاوے ورق کہلے ہوئے ۵ **فتح** بلکہ چاہتا ہے ہر مرد انمین کہ اوسکو ملے ورق کہلے ۵ **موضح** **تفسیر** بَلْ يُرِيْدُ الخ بلکہ چاہتا ہے ہر ہر واحد انکا یہہ کہ دیا جاوے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیفے کہلے ہوئے بادشاہونکے فرمانون کیطرح نہ اونکے لپیٹے ہوئے خطونکی طرح اسلیئے کہ لپیٹے ہوئے خطے بادشاہونکے بہت اعتبار کے قابل نہین ہوتے ہین بخلاف کہلے ہوئے فرمانونکے کہ ایسی فرمان جنکا نام پروانہ ہوتا ہے اوسکی عزت اور ہیبت زیادہ ہوتی ہے اور اوسکا قدر بلند ہوتا ہے

اور یہہ اونکی درخواست ایسے ہے جیسے کسان اور گنوار دیہاتی چاہین کہ اونکی ہر ایک کے نام پر علیحدہ علیحدہ
بادشاہ کا فرمان آوے اور اوسمین کسی صوبہ دار فوجدار کا وسطہ نہو اور یون کہین کہ جبتک ہمارے ہر ایک
نام پر جدا جدا بادشاہی فرمان معتبر ایلچیونکی معرفت سے نہ آویگا تبتک ہم اس صوبہ دار اور اس فوجدار کی
طاعت نکرینگے اور اوسکی کچہری مین حاضر نہوینگے اور اوسکی باتکو ہرگز نسنینگے مفسرین نے
روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کے کافر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ ہم ہرگز تمہاری پیروی نکرینگے
اور تمہاری بات کو نسنینگے جبتک ہماری ہر ایک کیواسطے ایک ایک فرمان آسمان سے بے تمہارے وسیلہ
کے نازل نہووے اور صبح کیوقت ہماری ہر ایک کے سرہانے سے ظاہر ہووے اور اوسکے لفافہ پر سر نامہ کیطور پر لکہا ہو
کہ یہہ فرمان رب العالمین کیطرف سے فلانے شخص فلانے کے بیٹے کی طرف اور اوس نامہ مین تمہاری طاعت کا حکم
ہووے تو البتہ ہم قبول کرین اور تمہاری پیروی کرین سو حق تعالی اونکی باطل فرمائش کے رد مین فرماتاہے

کلا الخ ۵ **عزیزی** ۵ كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ
شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ نہ بلکہ نہین ڈرتے ہین آخرۃ سے نہ نہ تحقیق قرآن نصیحت ہے پس جو چاہے پڑہے اوسکو
۵ **فتح** کوئی نہین ڈرتے نہین آخرۃ سے کوئی نہین یہہ سمجہوتی ہی پہر جو کوئی چاہے یہہ یاد کرے
۵ **موضح تفسیر** كَلَّا بَلْ الخ ہرگز ایسی خواہش نکرین اسلیے کہ جب کسی آفت سے اپنے
خلاصی کی فکر پڑاتی ہی تو اوسوقت تکبر وغرور کچہہ کام نہین آتا جیسا کہ بیمار قریب المرگ نہین کہتا ہی کہ
ہمارا مرتبہ نہین چاہتا ہے کہ ہم طبیب کی دوا کرین اور اوسکے کہے پر عمل کرین بلکہ یہہ لوگ نہین ڈرتے ہین
آخرت سے اور ہرگز یقین نہین کرتے ہین اسکا کہ اوس عالم مین انکے افعال کی سزا انکو ملیگی تا کہ اوسکی خلاصی
کی فکر کرین اور اوسکے تدبیر کسی سے پوچہین اور کسیکی نصیحت سنین پہر حکم ہوتا ہے کہ اس انکے کلام مین
ایک اور خلل اور ہے كَلَّا الخ ہرگز ایسا نہ سمجہین کہ یہہ نصیحت اوتری ہی انکے غیر کے واسطے بلکہ یہہ
قرآن نصیحت عام ہے کسی ایک کے واسطے مخصوص نہین ہے کہ فقط اوسیکے واسطے ہو بلکہ جو ڈرے
اوسیکے لیے ہے اسواسطے کہ یہہ آدم کا کلام نہین ہے بلکہ کلام الہی ہے اپنے بندونکی ہدایت کے لیے بہیجا ہے
حضرت پیغمبر اور جبرئیل علیہما السلام اور قاری اور اوستاد بیچ مین وسطہ پڑے ہین سو یہہ قرآن شریف
تذکرہ حقتعالی کا ہے جیسے قاضے ایک شہر کا تذکرہ لکہدیتا ہے پہر جس قاضی پاس اوسے لیجاوے اور
زمانے مین یا آگے چلکر وہ اوسپر عمل کریگا فَمَنْ الخ سو جو چاہے یاد کرے پس قرآن کو اور اوسکے
معنو مین غور کرے اور اوسپر عمل کرے ۵ **عزیزی** ۵ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
اللّٰهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ اور یاد نہین کرتے بندے مگر اوسوقت کہ چاہے خدا وہ
لایق ہے اسکے کہ اوس سے ڈرین اور وہ ہے لایق اسکے کہ بخشے ۵ **فتح** ۵ اور وہ یاد بہی کرین کہ
چاہے اللہ وہ ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہ ہی بخشنے کے لایق ۵ **موضح تفسیر** وَمَا يَذْكُرُونَ الخ
اور خوب یاد نہین کرتے ہین اس قرآن کو باوجود اسقدر وسعت اور کہلی سمجہہ کے مگر جس وقت چاہے گا
اللہ تعالے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ بعضے ان لوگو مین سے جنکی طرف رہنمائی کرینگے اور جنکے دلکو تاکر لینگے اور

اس قرآن کے امر و نہی کی مخالفت کرنیسے خوب طرحسے خرابی و ذلت حاصل ہوئیگی اور کتنے قبیلے قتل ہونگے
اور مال و عزت کا نقصان قرار واقعی اس نعمت عظمی کے انکار کی شامت سے ہولیگا تب اس نعمت کی
قدر جانینگے اور اسکو یاد کرینگے اور اسکی نصیحتو نپر عمل کرینگے اور اس سے نفع حاصل کرینگے لیکن وہ ایسا
غفور الرحیم ہے کہ اوسوقت بھی انکے اقرار کو اور اس قرآن کی نصیحت پر چلنیکو انکے قبول کریگا اور انکو
ہدایت کریگا اور انکے پچھلے گناہ معاف کریگا اسلیے کہ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى الخ وہ اللہ تعالی لائق تقوی کے ہے
اوس سے تقوی یعنی ڈرنا چاہیے اور وہی بخشنے اور کرم کے لائق ہے یعنے آدمی کتنے ہی گناہ کرے اور عمر بھر
حق تعالی کی نافرمانی کرے لیکن جب تقوی کی راہ چلیگا وہ اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور یہہ اوسکی نہایت
لطف اور رحمت کا سبب ہے انس بن مالک آپکے خادم خاص اور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت
صلے اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت رب العزت تعالی شانہ و جل سلطانہ سے اس مقام پر حاشیہ
تنبیہ کیطور پر ایک عبارت اس آیت کی تلاوت کے بعد نقل فرمائی ہے اور اوسکے الفاظ یہہ ہیں قَالَ رَبُّكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَلَا يُشْرَكُ بِيْ شَيْءٌ فَاِذَا اتَّقَانِي الْعَبْدُ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ
اَغْفِرَ لَهٗ سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ یہہ سورت مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایک سو چونسٹھ کلمے اور چھ سو
باسٹھ حرف ہین اور رکوع دو اور اوتری ہی یہہ بعد قارعہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہ سورۃ
مدثر سے یہہ ہے کہ سورۃ مدثر مین قیامت کے ظاہری واقعہ کی ابتدا مذکور ہے یعنے صور کا پھونکنا
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اور اوسکے انتہا مین بھی مذکور ہے یعنے سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ
اور کل نفس سے فِيْ سَقَرَ تک ہین اور اس سورۃ مین قیامت کے باطنی واقعہ کی ابتدا مذکور ہے جو عقل و
روح کو متحیر کردیگا چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور اوسکے انتہا مین بھی مذکور ہے
یعنے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ سے فَاقِرَةٌ تک پس وہ سورت قیامت کی ظاہر کے بیانمین ہے اور یہہ سورت
قیامت کے باطن کے بیانمین ہے اور اس سورت کا نام سورہ قیامت ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اس سورۃ مین
قیامت کے آنیکو ایسی واضح دلیلونسے بیان فرمایا ہے جسکا سمجھنا بہت آسان ہے اور ہر شخص کو
عام ہو یا خاص جب اپنے دلکی طرف رجوع اور تھوڑا فکر و تامل کرے تو یہہ بات اوسکے سمجھ مین آسکتی ہے
اور اس سورت کے سورۃ قیامت نام کہنے کی وجہ یہہ بھی ہے کہ اسمین قیامت صغری اور کبری دونون بیان
ہوئی ہین چنانچہ اول سورت سے كَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ تک قیامت کبری کا بیان ہے اور كَلَّا
اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ سے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى تک قیامت صغری کا بیان ہے اس سبب سے
اس سورت کو سورہ قیامت کہنا اولی اور انسب ہوا اسلیے کہ یہہ سورت تمام اقسام قیامت کو محیط ہے اور
خوب واضح دلیلونسے اسکو ثابت کرتی ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ قسم کہاتا ہون مین دن قیامت کی
اور قسم کہاتا ہون مین ساتھ نفس ملامت کرنیوالیکے ف یعنے قسم کہاتا ہون قیامت کے دنکی اور قسم
کہاتا ہون جی کی جو ملامت دیتا ہے ۞ مواقف تفسیر کہا مغیرہ ابن شعبہ نے کہ کہتے ہین

لوگ قیامت قیامت اور انکی قیامت موت ہے اور حاضر ہوئے علقمہ ایک جنازہ پر جب دفن ہوا مردہ تو کہا علیہ پر اسکے تو قیامت آگئی کسی بزرگ نے اس مضمون کو شعر مین لکہا ہے ؎ خرجت من الدنیا و قامت قیامتی ✤ غداة اقل الحاملون جنازتی ✤ ترجمہ یعنی نکلا مین دنیا سے روز قایم ہوئی قیامت میری اوس کے دن اوٹہاوینگے اوٹہانے والے جنازہ میرےکو اور مفسرین کو نفس لوامہ کے معنو نمین اختلاف ہے سو جو مفسرین محقق ہین انہون نے یون بیان کیا ہے کہ آدمی کا نفس ایک چیز ہے لیکن اوسکی تین حالتین ہین اگر عالم علوی کیطرف مائل ہوا اور عبادت اور فرمانبرداری مین اسکو خوشی حاصل ہوئی اور شریعت کی پیروی مین اسکو تسکین و چین ہوا تو اوس نفس کو مطمئنہ کہتے ہین اور اگر عالم سفلی کی طرف اوسنے میلان کیا اور دنیا کی خواہش و لذتونمین اور عار و ننگ اور انتقام اور کینہ کشی کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروی سے بہاگا اوسکو نفس اَمّارہ کہتے ہین اسلئے کہ روح کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اگر کبہی عالم سفلی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت و غضب مین مبتلا ہوتا ہے اور کبہی عالم علوی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت و غضب کو برا جانتا ہے اور اوس سے بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے تئین آپ ملامت کرتا ہے اوس نفس کو لوامہ کہتے ہین اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر نفس لوامہ ہوگا اور اپنے تئین ملامت کریگا اسلئے کہ اگر نیک ہے تو بہی اپنے تئین ملامت کریگا کہ نیکی زیادہ کیون نکی اور اپنے بہلے وقتونکو بیفائدہ کیون گنوایا اور اگر بد ہوگا تو اپنے تئین اسپر ملامت کریگا کہ کیون برائی کی تہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جنت والونکو کسی چیز کی حسرت نہوگی مگر ایک چیز کے جو دنیا مین کوئی ساعت بے یاد آلہی کے گذاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا مین بہی ایماندار آدمی کا یہی نشان ہے کہ ہمیشہ اپنے ملامت مین رہے اسلئے کہ کوئی آدمی تقصیر سے خالی نہین ہے پہر وہ تقصیر معرفت آلہی اور اوسکی لوازم مین ہو یا عبادت و تقوی مین یا اوسکے شرائط و آداب مین ہو اور بعضون نے یون فرق بیان کیا ہے کہ نفس مطمئنہ نفس انبیا اور اولیاء کاملین کے ہین جنہون نے حقتعالے کی یاد اور اوسکی محبت مین چین و اطمینان پیدا کیا اور وسوسون اور خطرونکی کشمکش سے خلاصی پائی ہے اور نفس ملہمہ صالح ایماندارون اور نیکونکا نفس ہے اور نفس لوامہ گنہگارون تائب اور تقصیر وارون نادم کا نفس ہے اور نفس امارہ کافرونکا نفس ہے اور اون فاسقونکا جو فسق پر اڑ رہے ہین اور جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ اوس حسرت اور ندامت پر جو قیامت کے دن ہوگی اوسپر کچہ قسم کہانے کی احتیاج نہین ہے اور اسیطرح کافرونکی غفلت کے سبب سے قیامت کے آنے پر ساتہہ نفس لوامہ کے قسم کہانی بہی مفید نہین ہے تو آپ فرماتے ہین کہ ان دونو قسمونکو جو مطلب کے ثابت کرنے مین عمدہ دلیل نہین چہوڑکے قیامت کے آنے مین کافرونکے شبہے کو دور کرتے ہین اور اونسے پوچہتے ہین کہ ایحسب الخ **عزیزی**

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ؕ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ جمع نکرینگے ہم ہڈیون کو اونکی ہان کرینگے ہم قادر ہین اوپر اسکے کہ برابر کرین ہم سر اونگلیون اونکی کو ✤ **فتح** کیا خیال کہتا ہے آدمی کہ ہم جمع نکرینگے اوسکے ہڈیان کیون نہین سکتے ہین

کہ ٹھیک کر دینگے اوسکے پوریان ؏ **موضح تفسیر** ایحسب الخ کیا گمان کرتا ہے آدمی جو
عقل اور فہم کے جسکے سبب سے تمام مخلوقات سے ممتاز ہے اور نظر اور فکر کو اور ایک چیز کو دوسری چیز پر
قیاس کرنے کو اپنا خاصہ جانتا ہے اور اس سبب سے اپنے کو بڑا جانتا ہے اوسپر ناز کرتا ہے اور باوجود اس
عقل اور دانائی کے ایسا اعتقاد کرتا ہے اَن لَّن الخ اسبات کا کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم بوسیدہ پریشان
ہڈیان اوسکی قیامت کے دن دوبارہ زندگی دیکر مفسرین نے کہا ہے کہ اس سورت کے نازل ہونیکا
سبب یہ تھا کہ عدی بن ربیعہ اخنس بن شریق کا داماد جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین
رہتا تھا اور آپ کو بہت ایذا پہنچاتا تھا چنانچہ اون دونونکے حق مین یہہ دعا کے تھے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي جَارَي السُّوْءِ
سو وہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم جو ہمکو قیامت کے
آنے سے ڈرایا کرتے ہو بھلا اسکا کچھہ حال تو مجھسے بیان کرو مین سنون دیکھون میری عقل مین آتا ہے
یا نہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ قیامت کا حال اوسسے بیان فرمایا کہ جتنے مردے ہین
اوسدن زندہ کئے جاوینگے اور جو کچھہ دنیا مین کیا ہے سبکا حساب دینا پڑیگا اوس کمبخت نے کہا کہ یہہ ایسی
بات ہے کہ اگر مین اپنے آنکھہ سے دیکھون تو بھی یقین نکرون اور اوسکو سچا نجانون بلکہ یون کہون کہ یہہ سب
ہتہ بندی اور خیال ہین حقیقت مین کچھہ بھی نہین ہے اسلیے کہ میری عقل ہرگز اسکو تجویز نہین
کرتی ہے کہ ہزارون سال کے مردونکی ہڈیان جو تمام جہان مین پھیل گئین ہین اونکو اللہ تعالے جمع کرکے زندہ
کریگا سو یہہ سورت اوسکے اس امر کے تعجب اور بعید جاننے کے رد کیواسطے نازل ہوئی اور ارشاد ہوا
کہ بلےٰ البتہ ہم جمع کرینگے آدمیونکی سڑی ہوئی ہڈیونکو اور آدمیونکی منتشر ہڈیان جمع کرنا ہماری
قدرت کے نزدیک کیا چیز ہے ہم تو اسسے زیادہ تعجب کی چیزین کرینگے چنانچہ ہر ہر عضو اور فرد کو
یعنے گوشت اور پوست اور ٹوٹی چورہ ہوئی وہی ہڈیونکو ہم درست کرینگے قَادِرِيْنَ الخ قادر ہین ہم
اسپر کہ برابر اور درست کرین انگلیونکے پورونکے چمڑیکو جسکو حکیمون اور طبیبون نے سب انسانکے عضا مین
افضل اور متوسط عضو ٹھیرایا ہے اور اوسکا درست کرنا بدون اعادہ اوس اعتدال کے جو حقیقی اعتدال کے
قریب ہے ممکن نہین ہے سو یہہ انکار کرنا اس راہ سے نہین ہے کہ یہہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور اسکی
دلیل پوشیدہ ہے اس سبب سے اوسکے سمجھہ مین نہین آتا ہے بَلْ يُرِيْدُ الخ **عزیزی**
بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ گناہ کرے بیچ زمانہ آئندہ کے ؏ **فتح**
بلکہ چاہتا ہے کہ ڈھٹائی کرے اوسکے سامنے ؏ **موضح تفسیر** بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ بیباک
ہوکر فسق و فجور کرے اپنے آئندہ عمر مین جو باقی ہے اسلیے کہ اگر قیامت کا اقرار کرے اور اوسدن
اعمال کے حساب کتاب کا خوف اپنے دل مین بٹھاوے تو اسقدر بیباکی اور ڈھٹائی فسق و فجور کی
محبت کے سبب سے نہین چاہتا ہے کہ قیامت کی بات سنے یا اوسکے ماخذ اور دلیل مین کچھہ غور کرے
اسی سبب سے اوسکے طرف خیال بھی نہین کرتا ہے اور بے غور و فکر کیئے اوس خیال کو اپنی خاطر مین
آنے نہین دیتا ہے تاکہ اوس خیال سے اوسکا عیش منغص نہو جاوے اور لذت مین خلل نپڑے اسیواسطے

تعنت اور سینہ زوری کی راہ سے یسئل الخ ٥ **عزیزی** یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ پوچھتا ہے
کہ کب ہوگا دن قیامت کا ٥ **فتح** پوچھتا ہے کب ہے دن قیامت کا ٥ **موضح تفسیر**
پوچھتا ہے پیغمبرون اور واعظون اور نصیحت کرنیوالون سے جو اسکو قیامت کے آنے سے ڈرایا کرتے ہین اور
ہمیشہ اسکو سمجھایا کرتے ہین کہ اس دلیل مین غور کرو اور اس چیز کو دیکھو اور فکر کرو تاکہ قیامت کے آنے
کی تصدیق تمکو حاصل ہووے حاصل ہووی اَیَّانَ الخ کب ہوگا قیامت کے دنکا آنا اسلیئے کہ
جبتک تم تاریخ کی قید سے اوسکو بیان نکروگے تبتک مین ہرگز یقین نکرونگا اور کسی دلیل مین بہی غور
و تامل نکرونگا سو یہہ سوال بہی اوسکا سرکشی اور سینہ زوری کی راہ سے ہے کہ کہتا ہے جبتک اوسکے آنے
وقت بیان نکروگے تبتک مین اوسکو سچا نجانونگا اور خوف والی چیز کا یقین آنا اوسکے وقت کی
دریافت ہونے پر موقوف نہین ہوتا ہے چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے حاصل کلام کا یہہ کہ انکے اس
یہہ حاصل ہوگا کہ اوسدن ایسا سوال کرنیوالا متحیر ہوکے اور کہنے لگے اس سوال کا الٹا سوال کرنے لگیگا
جو دنیا بالکل سچا اور بیفایدہ ہوگا اور اوسدن کی سختیونکو دیکہکے اپنی مخلصی کا طریق اور بہاگ بچنی کی
جگہہ پوچہے گا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الخ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ پس جبکہ خیرہ ہوگی آنکہہ اور بے نور ہوگا چاند
اور جمع کیے جاوینگے چاند اور سورج کہیگا آدمی اوسدن کہان ہے بہاگنے کی جگہہ ٥ **فتح** پہر جب
چندہلا وین تیور اور گہجاوی چاند اور اکٹہے ہون سورج و چاند کہیگا آدمی اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر
٥ **موضح تفسیر** پہر جب چندہلانے لگیگے آدمی کی بینائی جیسے دنیا مین بجلی کی چمک
دیکہکے آنکہہ چندہلاتی ہی سو آدمی کو اوسدن یہہ چندہلانا حق تعالے کی قہری تجلی کی روشنی
کی چمک سے ہوگا جو کافر و فاسق کی بینائی کی قوۃ کو مقہور و متحیر کردیگی چنانچہ سورۂ زمر مین حق تعالے نے
فرمایا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور بے نور کردیا جاویگا چاند اور پنیر کی ٹکیہ کی طرح ہوجاویگا
تجلی الٰہی کی چمک کی شدت سے نہ اسکی اور آفتاب کے درمیان مین زمین یا کسی اور چیز کے آجانی سی جیسا کہ
دنیا مین ہوا کرتا ہے اور اس سبب سے گہن پڑا کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ بے نوری جو چاند کو لاحق ہوگی
ایسی حال مین ہوگی کہ جمع کیے گئے ہونگی آفتاب اور مہتاب ایک جگہہ پر اور انکی درمیان مین کوئی
چیز حائل نہوگی تاکہ وہ چیز آفتاب کی شعاع کے انعکاس کو ماہتاب مین مانع ہودی سو ایسی وقت
ماہتاب کا بے نور ہونا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آفتاب بہی بالکل بے نور ہوگا جیسے پنیر کی ٹکیہ اور اگر ایسا نہو
تو آفتاب کی نور سے ماہتاب البتہ روشن ہوتا سو دنیا مین جتنے نور کے اسباب ہین وہ سب خراب ہوجاینگے
اور اپنے اعمال کی شامت سے اور بینائی کی چندہلا جانیسے روشنی کو آدمی دیکہہ نسکیگا آخر کو لاچار ہوکے
بہت متحیر ہوگا پہر اوسوقت کہیگا آدمی اوس دن جب اوس نور قاہر کی روشنی کو جسنی اوسکو متحیر کردیا ہے
ہر مکان مین پراگندہ دیکہیگا کسطرف ہی بہاگ بچنی کی جگہہ کہ وہان پہنچکر اس حیرت اور دہشت سے
خلاصی پاؤنگا غرض پہر اوسوقت وہ دنیا کا سوال جو کہا کرتا تہا کہ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ الٹا ہوجاویگا

قولہ یسأل سوال استہزاء و استبعاد ...

اور اوسدن سے خلاصی کی راہ پوچھنے لگیگا اور یہہ بہی ہے کہ پیغمبرون اور وعظون سے اونکے الزام دینے کیواسطے سوال اور اعتراض کیطور پر قیامت کیوقت سے پوچھا کرتا تہا اور قیامت کے دن آنکھہ سکے چندہلا جاوے اور عقل کے متحیر ہونیکے سببسے پناہ کی جگھہ کا پتا بتلانیوالا کسیکو نپاویگا تو خود بخود ہر طرف نظر کرکے بطور تعجب کہنے لگیگا کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ اور جب انسان کا حال حیرت اور اضطراب سے اس مرتبہ کو پہنچیگا کہ بطور تعجب کہنے لگیگا تب اوسکو کہا جاویگا کہ کَلَّا الخ ۞ **عزیزی** بَرِقَ یعنے متحیر اور مضطرب ہوگی دہشت و ہولون دن قیامت کیلئے **وَخَسَفَ الْقَمَرُ** یعنے جاتی رہیگی روشنی اسکی اور یہین رہی چاند پوجنے والونکا کہ چاند اگر معبود ہوتا جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو دفع کرتا اپنے سے خسف کہ نہ جاتی رہتی روشنی اوسکی اور خسوف و کسوف کے معنے ایک ہی ہین یعنے جاتا رہنا روشنی کا اور نماز کسوف سنت موکدہ ہے پس جسوقت کہ گہن لگے سورج یا چاند کو بیقرار ہوکر مستعد ہون نماز کے لیے اور وہ سورج گہن کے لیے دو رکعتین ہین بطور نفل کے اور نماز پڑہادے اونکو امام جمعہ کا اور قراءۃ طویل پڑہے اور پکار کر نہ پڑہے اور نہ خطبہ پڑہے اور چاند گہن مین لوگونکا جمع ہونا ضرور نہین ہے اکیلے اکیلے پڑہین اپنے گہر مین دو رکعتین مانند تمام نوافل کے اور جمع کیے جاوینگے چاند و سورج بیچ جاتے رہنے روشنی کے جیسیکہ روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا جمع کیے جاوینگے دونون بیچ طلوع ہونیکے مغرب سے یا بیچ ڈالنے کے جہنم تاکہ حسرت ہووے اونکے پوجنے والونکو کہیگا آدمی منکر قیامت کا اوسدن یعنے اوسدن کہ واقع ہونگے یہ امور مانند کہنے ناامید کے جسوقت کہ نہین دیکہتا کوئی چیز علامتون قدرت بہاگنے کیسے جیسیکہ کہتا ہے وہ شخص کہ ناامید ہوتا ہے پانے زید کیسے کہ کہان ہے زید اسلیے کہ نہین پاتا علامت پانے اوسکیسے ۞

روح ۞ **مسئلہ** نماز کسوف و خسوف سنت ہی کہ جماعت سے ادا کیجاوے مگر نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے کہ خسوف مین اکیلے ادا کرین اور وہ دو رکعتین ہین کہ ہر رکعت مین دو قیام اور دو رکوع ہون مگر نزدیک ابو حنیفہ کے کہ مانند نماز صبح کے ہے اور قراۃ اوسمین چپکے ہے مگر نزدیک احمد کے کہ پکار کر پڑہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے دو خطبے اوسمین مستحب ہین اور نزدیک مالک اور ابو حنیفہ کے خطبہ نہین ہے اور اگر کسوف ایسے وقت مین ہو کہ نماز اوسمین منع ہی تو بہی نزدیک شافعی کے نماز پڑہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور احمد کے بجائے نماز کے تسبیح پڑہین اور مالک سے دونون روایتین ہین اور اور آیات مین مانند زلزلہ اور صاعقہ اور تیرگی کے دیکہین نماز نہین ہے مگر نزدیک احمد کے کہ سب مین نماز جماعت سے پڑہین اور بیچ میزان امام عبد الوہاب شافعی کے شافعیہ سے ہے نماز زلزلے جماعت نقل کی ہے اور بیچ تحفہ فقہ حنفی بہی آیا ہے کہ واسطے دفع ہر حادثہ کے مانند ہوا سخت اور تاریکی اور مینہ بہت اور خوف اور لون اور زلزلہ وغیرہ کے نماز اکیلے اکیلے مستحب ہے ۞ **بحر** ۞ کَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ نہین ہے کوئی پناہ طرف پروردگار تیرے کے ہے آج کے دن قرار کی جگھہ ۞ **فتح** کوئی نہین کہین نہین ہے بچا دیتر سے رب کا اوسدن جا پہرنا ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** کَلَّا الخ ایسا سوال بیجا ہے ست کر اور ایسی پوچھہ پاچھہ لا یعنے سے باز آ وہ نہین ہے پناہ کہین بلکہ جس چیز سے تو بہاگتا ہے اوسی جگہہ تجکو جانا پڑیگا

تیرے رب کی تجلی قہری کی طرف اوسدن جانے قرار ہے اور کوئی شخص اوس تجلی کی نزدیکی کی حضور سے مخالفت نہین کرسکتا ہے یا اپنے ہنسنے خوشے جائیگا یا بال کہینچتے ہوے زبردستے اوسکو لیجا وینگے اور جب جارنا چار آدمی اوسجگہہ پر حاضر ہوگا تو حیرت اور دہشت اوسپر اور زیادہ کرینگے ف **عزیزی** یعنی قیامت مین کفار کو کوئی بہاگنی کی جگہہ اور ٹہکانا نہین ہوگا اور سب خلق آگے خدا کے حاضر آوینگے اور خدا تعالی موافق اعمال ہر ایک کے بہشت یا دوزخ اوسکی ٹہیرنیکی جگہہ مقرر فرماویگا ف **بحر**

یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ خبر دی جاویگی آدمی کو اوسدن حقیقت حال کی جو کچہہ کہ آگے بہیجا تہا اور پیچہے چہوڑا تہا مانند صدقہ جاریہ کے ف **فتح** جتاوینگے انسان کو اوسدن جو آگے بہیجا اور چہوڑا ف **موضح تفسیر** یُنَبَّؤُا الخ خبردار کیا جاویگا آدمی اوسدن ساتہہ اوسچیزونکے جو آگے بہیجی تہی اعمال کی قسم سے ہون یا افعال کے قسم سے پہر وہ اعمال وافعال لائق تقدیم کے تہے جیسے وضو کرنا نماز کے پہلے اور نماز پڑہنی روزی کی تلاش سے پہلے اور زکوۃ کا ادا کرنا مال پر سال گذرنیکے پہلے اور عمرہ حج کے پہلے اور سنت فرض کے پہلے اور اپنے اہل وعیال کو صدقہ دینا غیر فقیر ولنے پہلے اور درود پڑہنا دعا سے پہلے اور قرض کو ادا کرنا وصیت جاری کرنیسے پہلے یا وہ اعمال وافعال لائق تقدیم کے نہتے جیسے وقت آنیسے پہلے نماز پڑہنی اور رمضان کے پہلے شک کے دن روزہ رکہنا اور عید ضحی کو نماز کے پہلے قربانی کرنے اور عشاء کے پہلے وتر کی نماز پڑہنی اور قرض اور اپنے اہل وعیال کے ضروری حق ادا کرنیکے پہلے صدقہ دینا اور والدین کی خدمت اور اہل وعیال کی خبرگیری کے پہلے جہاد کا یا نفل حج کا یا نفل علم کی طلب کا سفر کرنا اور عدت گذرنیکے پہلے نکاح کر لینا وعلے ہذا القیاس وَاَخَّرَ ؕ اور جو پیچہے چہوڑا تہا اپنے اعمال وافعال سے پہر وہ لائق تاخیر کے تہے جیسے حقتعالی کے فرض ادا کرنیکے بعد والدین کی خدمت کرنی اور اپنے ضروری حاجتونکے پورا کرنیکے بعد خیرات کرنی اور اپنے خویش واقربا کے احسان کرنیکے بعد غیر ونپر احسان کرنا یا لائق تاخیر کے نہتے جیسے وقت گذرجانیکے بعد نماز پڑہنے اور سال گذرجانیسے مدت کے بعد زکوۃ ادا کرنی اور توبہ کا وقت پاکر توقف کرنا وعلی ہذا القیاس اور جب آدمی کو اوسکے عملونکی تقدیم وتاخیر پر اعمال نامے دیکر اور آسمان زمین اور دن اور رات کے گواہونکو کہڑا کرکے خبردار کرینگے تب حیرت مین ہوگا اور اس بات کو سوچیگا کہ جب اسقدر ترتیب تقدیم اور تاخیر کو نہین چہوڑا ہے اور خبر دینے کے واسطے اوسکو لکہہ رکہا ہے اور اون باتونکو پوچہتے ہین اور اوسپر جزا دیتے ہین تو میرے اصل عمل اور فعل نیک بد جو ہین کیونکر نہ لکہے ہونگے اور اونکو کیونکر نہ پوچہینگے اور اونپر کیونکر جزا دینگے اس سوچ سے بڑے دہشت اسپر غالب ہوگی اور اپنے دلمین کہیگا کہ بہت وقت بے ڈہب ہے اور بعضے مفسرونے یون کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو کرچکا ہے خواہ وہ نیک ہون یا بد ہون اور ما آخر سے مراد وہ عمل ہین جو نہین کیے ہین خواہ نیک ہون خواہ بد اور بعضونے یون کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ مال ہے جو بعد دیا اور عاقبت کے ذخیرہ کے واسطے آگے بہیجا اور ما آخر سے وہ مال مراد ہے جو وارثون کے واسطے پیچہے چہوڑا ہی اور بعضونے یون

اون چیزونکی تفصیل جنکی تقدیم یا تاخیر مناسب ہے

کہا ہے کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو آپ کر گیا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد اور ما آخر سے وہ رسم و طریقہ ہے جو اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے اور لوگ اوس رسم و طریقہ پر چلتے ہین اور کام کرتے ہین پہر خواہ وہ رسم نیک طریقہ کی ہو اوس شخص کے قیامت تک اجر و ثواب کی سبب بڑے یا بد ہو جو قیامت تک اوس شخص کے عذاب اور رنج کی سبب ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص نیک طریقہ یا نیک رسم لوگوں مین رائج کرتا ہے تو جتنے اوس رسم و طریقہ پر چلتے ہین اون سبکے برابر ثواب اوس شخص کو بہی مل جاتا ہے بدون اسکے کہ اون عمل کرنیوالونکے ثواب مین کچہہ نقصان ہووی اور جو شخص بد طریقہ اور بد رسم لوگوں مین رائج کر جاتا ہے تو اوسکو اون سبکے برابر وبال ہوتا جاتا ہے جو اوس پر چلتے ہین بدون اس بات کے کہ اون لوگونکے وبال سے کچہہ کم ہووی اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو دنیا مین ناحق خون کرتا ہے تو اوسکا وبال قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر بہی لکہتے ہین اسواسطے کہ پہلے اوستے اس کام کو کیا تہا اور مجاہد رحمہ اللہ سے کہتے ہین کہ ما قدم سے مراد وہ عمل ہین جو جوانی مین کیے ہین اور ما آخر سے مراد وہ عمل ہین جو بڑہاپے مین کیے ہین حاصل کلام کا ہر طرح سے آدمی کو ہر حرکت اور سکون اور ہر قول و فعل پر آگاہ کرینگے تاکہ اوسکے موافق اوسکو جزا دیوین اگرچہ یہہ خبردار کرنا اور نامہ اعمال دکہلانا اور گواہونکو لدرانا اوسکے حق مین کچہہ حاجت نہین ہے بَلِ الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** خبر دیجاویگی ہر آدمی کو نیک و بد وقت وزن اعمال اور محاسبہ کے اور خبر دینے والا اللہ تعالی ہے یا فرشتہ بحکم خدا کے یا نامہ اعمال اوسکا دکہا کر جو کچہہ آگے بہیجا یعنے عمل کر چکا نیک ہو یا بد پس ثواب پایا جاویگا نیک پر اور عذاب پایا جاویگا بد پر اور جو پیچہے چہوڑا تہا یعنے نہین کیا عمل خیر ہو یا شر پس عذاب دیا جاویگا خیر کے چہوڑنے پر اور ثواب دیا جاویگا شر کے چہوڑنے پر یا ما قدم سے مراد مال ہے کہ تصدق کیا اوسکو اپنی حالت حیات مین اور ما آخر سے مراد ہے وہ مال جو پیچہے چہوڑا یا وقف کیا یا وصیت کی اوسکی اور شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رح نے فرمایا کہ گناہ پہلے سے بہیجے تو ساتہہ جرات کے اور مال پیچہے چہوڑے تو ساتہہ حسرت کے گناہ کو ساتہہ توبہ کے نیست و نابود کرتا ہے اور مال کو ساتہہ صدقہ کے آگے بہیجتا ہے **ف** گر فرستی زمین باشد ٭ کہ بحسرت ز پس نگاہ کنی ٭ اور حدیث مین آیا ہے مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ **روح** بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ــــــ بلکہ ہی آدمی واسطے الزام اپنے کے ایک حجت اگرچہ درمیان مین لاوے اپنے عذر و مکر **فتح** بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجہہ ہے اور پڑا لا ڈہلے اپنے بہانے **موضح** **تفسیر** بلکہ آدمی خود بخود اپنے سب عملونپر خبردار و مطلع ہو جائیگا اسلیے کہ وہ آدمی اپنی جانپر حجت کامل اور گواہ عادل ہے اسلیے کہ اپنے کیے ہوئے عملونکی شکلین اسکے نفس مین راسخ و ثابت ہین اور اوس عالم مین جو اسکی دریافت قوی اور صاف ہوگی اسی سبب سے اون سب عملونکی شکلونکو دریافت کر لیگا بلکہ اپنے وجدان اور دریافت کی طرف رجوع کی احتیاج ہی نہوگی اسلیے کہ عالم روح کے پہیلنے کے سبب سے وہ شکلین خود بخود ظہور کرینگے اور اعضا کی صفتین اور صورتین ہو جائینگے بعضے چہرے سیاہ

پیدا کرینگے اور بعضے چہرمی رونق و سرخروئی پیدا کرینگے اور اسیطرح تمام اعضا مین ظہور کرینگے چنانچہ وضو کرنیوالونکے چہرے اور ہاتہہ پانو روشن ہونگے اور زیور پہنے ہوے لاوینگے اور خیانت کرنیوالونکو جس چیز کی خیانت کی ہی اوسکو اوسکی گردن و کندہے پر لادے ہوے لاوینگے اور شہیدونکو خون سے رنگے ہوے لاوینگے اور زانیون کو اونکے شرمگاہونسی پیپ بہتی ہوئی لاوینگے یہان تک کہ ہر عضو آدمی کا جس سے جو گناہ کیا ہے وہ خود گواہی دیگا اور آپ بولیگا پہر سواے اقرار کرنیکے آدمی کا کچہہ بس نہ چلیگا وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ اگرچہ ڈالے ترکش کے تیرونکی طرح تمام اپنے عذر و بہانونکو حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی کو قیامت کے دن اپنے عملونپر مطلع اور خبردار ہونا تین مرتبے ہوگا پہلی مرتبہ ہر ایک کے نامہ اعمال فرشتے پڑہکر ہر ایک کے ہاتہہ مین دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا اوسوقت آدمی اپنے برے کامونکے انکار کرینگے اور کہینگے کہ ہمنے ہرگز یہہ کام نہین کیے ہین یہہ ہمپر جہوٹ لکہدیا ہے پہر دوسری مرتبہ آسمان و زمین اور دن اور رات اور اونکے عضو اونکے اونکامونپر گواہی دینگے اور اونکے ذمہ پہر وہ چیزین ثابت کرینگے اور اوسوقت کہینگے کہ ہمنے یہہ کام کیے ہین پہر اوسوقت یہہ بہی اقرار کرینگے اور کہینگے کہ ہان ہمسے یہہ کام ہوے ہین لیکن عذر پیش کرینگے اور کہینگے کہ فلانا کام ہمسے اس سبب سے ہوا اور فلانا کام اس سبب سے اور اکثر اونکے عذر نادانی اور جہالت سے ہونگے اور یہہ کہ ہماری پیشوا ہمارے واسطے دین اور آئین اور رسم اور طریقے مقرر کر گئے ہیں سو ہم اونکی تقلید و پیروی سے اس بلا مین گرفتار ہوے چنانچہ قرآن شریف مین جابجا اسی قسم کے عذر نامسموع اونکی زبان سے حکایت کے طور پر حق تعالی نے بیان فرمائے ہین اور جب انکے عذرونکو بہی باطل و نامسموع کردینگے پہر تیسری مرتبہ یہہ حکم ہوگا کہ ہر ایک کا نامہ اعمال اگر اچہا ہے تو سیدہے ہاتہہ مین اور اگر برا ہی تو اولٹے ہاتہہ مین دیکر اپنے اپنے ٹہکانونپر اونکو پہنچادو تب فرشتے نیکونکے نامہ اعمال اونکے سیدہے ہاتہہ مین دیکر موقف کے داہنی طرف جو بہشت کا رستہ ہے روانہ کرینگے اور برونکو اولٹے ہاتہہ مین دیکر موقف کے بائین طرف جو دوزخ کا رستہ ہے مار مار کر اور گردنونمین ہاتہہ دیکر ہانکینگے اور بعضونکو زنجیرون اور طوقونسے جکڑکر لیجاوینگے اور بعضونکو موہنہ کے بل گہسیٹتے ہوے لیجاوینگے اور جب آدمی کی غفلت کے بیان سے فراغت پائی یعنے آدمی ایسا غفلت مین پڑا ہوا ہے کہ قیامت کے آنیکا انکار کرتا ہے اور واہی معقول شبہے اوسمین نکالتا ہے اور پہر قیامت کے دن تجلی قاہرہ الٰہی کے نور ظہور کیوقت حسرت اور افسوس کریگا اور اوسدن کے خوف سے مضطر اور بیقرار ہوویگا اور تقدیم اوس چیز سے جسکی تاخیر ضروری تہی اور تاخیر اوس چیز سے جسکی تقدیم ضروری تہی خبردار کیا جاویگا اور ان سب چیزونکی اوس سے پرسش ہوگی اب بات مین بات نکل آنیکے طور پر اپنے پیغمبر کو حکم ہوتا ہے کہ اس بیان سے تمکو یہہ بات معلوم ہو چکی کہ جسکی تقدیم ضروری ہے اوسکو موخر کرنا اور جسکی تاخیر ضروری ہے اوسکو مقدم کرنا برا ہے اگرچہ جو کام خیر کے ہین اونمین ہو سو تمکو لازم ہے کہ اپنے تئین ان دونون چیزونسے بچائے رکہو خصوصا قرآن اور اوسکی تفسیر کے سیکہنے مین اسلیئے کہ اس علم کا جو نہایت شوق تمکو ہے اور اسپر بہت حریص ہو اس سبب سے یہہ دونون چیزین تمسے صادر ہوتی ہین اور تم یہہ سمجہتے ہو کہ اس علم کے سیکہنے مین جسقدر جلدی ہوسکے

ف۵ قوله ولو القى معاذيره حال من المستكن في بصيرة والمعاذير جمع للمعذرة كالمناكير جمع للمنكر

ف۲ یعنے چہوٹی چیزین عذر سازی

ف۱ قیامت کے دن

اسلیے کہ خوف بہول جانیکا لگا ہوا ہے سو تمکو چاہیے کا تحرک بہ الخ **عزیزی** لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ انا علینا جمعہ و قرآنہ نہ ہلا اے محمد ساتہ تکرار قرآن کے زبان اپنے تا جلدی یاد کریتو اوسکو تحقیق وعدہ ہے ہمپر تیرے سینہ مین جمع کرنا قرآن کا اور آسان کرنا اوسکے پڑہنے کو **فتح** نہ چلا تو اوسکے پڑہنے پر زبان اپنی کہ شتاب اوسکو سیکہ لے وہ تو ہمارے ذمہ ہے اوسکو سمیٹ رکہنا اور پڑہنا **موضح تفسیر** لا تحرک الخ مت ہلاؤ اس قرآنکے پڑہنے مین اپنی زبان کو جسوقت جبرئیل علیہ السلام پڑہتے ہین تاکہ جلدی کرو اس قرآنکے لفظ کے یاد رکہنے مین اس خوف سے کہ اول سبق سے آخر سبق سُننے تک ایسا نہو کہ بعضے الفاظ تمہارے یاد سے جاتے رہین اور جبرئیل علیہ السلام ایکمرتبہ پڑہ کر چلے جاوین اور تمکو وہ الفاظ یاد نرہین اور اس ممانعت کی وجہہ یہہ ہے کہ سبق کے سُننے مین ایسی جلدی کرنی یعنے آپ ہی پڑہنے لگنا سبق کے سُننے مین خلل ڈالتا ہے نہ اول اچہی طور سے سنا جاتا ہے نہ آخر اسلیے کہ دل دوسرے طرف یعنے پڑہنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سُننے سے رہ جاتا ہے سو اگر تمکو بہول جانیکا خوف ہے اس سبب جلدی کرتے ہو تو اس خوف کو دل سے نکال ڈالو اور خاطر جمع رکہو اسلیے کہ ان علینا جمعہ و قرآنہ بیشک ہمارے ذمہ پر ہے جمع کرنا تمام سبق کا تمہارے سینہ اور حافظے مین اور اول سے آخر تک پڑہنا اوسکا تمہاری زبان سے **عزیزی** فاذا قرأنہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ پہر جب پڑہ چکے فرشتہ ہمارا اوسکو دل اپنے کو پیچہے پڑہنے اوسکے لگا پہر تحقیق وعدہ ہے ہمپر واضح کرنا اوسکا مترجم کہتا ہے کہ ظاہر نزدیک بندیکے یہہ ہے کہ معنے آیۃ کے یہہ ہین کہ البتہ وعدہ لازم ہے ہمپر جمع کرنا قرآن کا بیچ مصحفونکے اور یاد کرنا قرات اوسکیکا ہر زمانہ مین اور واضح کرنا معانی اوسکیکا خدا تعالی نے اوس تابعین رضی اللہ عنہما کے جمع کرنا اوسکا کیا اور ہر زمانہ مین قاریون کو توفیق دی کہ حافظ ہون اور تجوید سے پڑہین اور ہر زمانہ مین مفسرینکو توفیق دی کہ اوسکی تفسیر مین سعی کرین واللہ اعلم **فتح** پہر جب ہم پڑہنے لگین تو ساتہ رہ اوسکے پڑہنے کے پہر مقرر ہے ہمارے ذمہ اوسکو کہول بتانا **موضح تفسیر** فاذا قرأنہ الخ پہر جب پڑہنے لگین ہم اوسکو تعلیم اور سنانیکے واسطے جبرئیل کی زبانی جو ہمارا ایلچی اور بہیجا ہوا ہے اور اوسکا پڑہنا گویا ہمارا پڑہنا ہے پس پیروی کرو اوسکے پڑہنے کی یعنی پہلے چپ بیٹہے اوسکا پڑہنا سناکرو پہر جب وہ پڑہ چکین تب تم پڑہنا شروع کرو اونہین مخرجونسے اور اونہے شد و مد سے تاکہ اسطور کے پڑہنے سے یعنے جبرئیل کے پڑہنے کو سُننے سے اور تمہارا پڑہنا جبرئیل کے سُننے کے سبب سے تمہارا سبق پکا ہوجاوے اور بعضے لفظونکی بہولجانیکا یا کسی حرف کے رہ جانیکا یا مخرج سے ادا نہونیکا یا شد و مد کے رہ جانیکا یا وصل و وقف کی رعایت نہونیکا خوف بالکل جاتا رہے اور تمہاری خاطر جمع ہو سو اسکو یوجہو کہ جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے درمیانمین قرآنکو پڑہنے لگنا وہ چیز ہے کہ جسکی تاخیر واجب ہے اور تم اوسکو مقدم کرتے ہو اور جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کو سُنا اور اوسی طرف کان رکہنا وہ چیز ہے کہ جسکی تقدیم واجب ہے اور تم اوسکو موخر کرتے ہو اور دوسرے یہہ بہی ہے کہ تم ایسا سمجہے ہو کہ اگر جبرئیل علیہ السلام پڑہ کر چلے جائینگے اور مجکو اوس سبق کی تفسیر معلوم نہو گی تو تبلیغ کے وقت اگر

مجہسے لوگ اسکے معنے پوچہین گے تو مین اونکو کیا جواب دونگا سو ارشاد ہوتا ہے کہ اس امر سے بہی تم خاطر جمع
رکہو اسلیے کہ ثُمَّ اِنَّ الخ قرآن کے لفظونکی تعلیم کے بعد بیشک ہمارا ذمہ ہے اونکے معنونکے بیان کرنیکا بہی کَلَّا
عزیزی کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ہرگز نہ بلکہ اے کافرو تم دوست
رکہتے ہو دنیا کو اور ترک کرتے ہو آخرت کو **فتح** کوئی نہین پر تم چاہتے ہو شتاب ملنی اور
چہوڑتے ہو دیر آنی **موضح تفسیر** کلا ایسا مت کرو یعنے قرآن کے سیکہنے اور سکہلانیکے وقت
جس چیز کی تاخیر واجب ہے اوسکو مقدم اور جسکے تقدیم واجب ہے اوسکو موخر مت کیا کرو اور اسیطرح جتنی
بہتر چیزین ہین اونمین یہہ بات بڑی ہے اسلیے کہ قرآن کے اصل علم کے سیکہنے مین نقصان لاتی ہے
اور اس سبب سے اوستاد اور شاگرد دونون کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے اسلیے اس آیت سے یہہ حکم نکلا ہے
کہ علم کے پڑہنے کا طریقہ یہہ ہے کہ کتاب کی عبارت پڑہنے کیوقت کہ جو اوستاد کے قائم مقام ہے سننے والونپر
لازم ہے کہ سوائے سننے کے اور طرف مشغول نہون اور قاری کے ساتھہ پڑہنے نہ لگین پہر قاری کے پڑہنے کے بعد
اگر چاہین تو اوسکو دوہرا لیوین پہر جب سنا یا قاری ترجمہ تحت اللفظ بیان کرنے لگے تو اوسوقت بہی ما لہ و ما علیہ کی تحقیق نکرنے لگین پہر جب لفظی
صحیح قاری پڑہ چکا اور لفظی ترجمہ بہی بیان ہو چکا پہر اوسوقت ما لہ اور ما علیہ کی تحقیق شروع کرین
یعنے اس عبارت مین یہہ لفظ مناسب ہے اور فلانے لفظ پر یہہ اعتراض ہوتا ہے اور اسیطرح بحث کے
درمیان مین اعتراض سے متعرض نہووین بلکہ بحث کے تمام ہونیکے بعد اگر کچہہ شبہہ باقی رہے تو اوسکی
تحقیق کر لین اور یہہ سب چیزین آدمی کی طبعی عجلت کے سبب سے ہین یعنے آدمی کی خلقت اسیطرح پر
ہوئی ہے چنانچہ قرآن شریف مین اور جگہ فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سو یہہ امر فقط تمہارا
خاصہ نہین ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الخ بلکہ تم سب اے آدمیون دوست رکہتے ہو جلدی والے نفع کو جو جلدی ہاتہہ
آوے سو یہہ بات بشری جبلت کے تقاضے سے ہے اور اس چیز مین سب آدمی برابر ہین اتنا فرق ہے
کہ نیک لوگ اوس جلدی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکہتے ہین جو نیک ہے اور برے لوگ اوس
شتابی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکہتے ہین جو بد ہے حضرت عبد اللہ بن عباس اور اور
صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ ابتدا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے سبب سے بہت
تکلیف کہینچتے تہے اس سبب سے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تہے اور قرآن شریف کی آیتونکو پڑہنا شروع
کرتے تہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بہی حضرت جبرئیل کے پڑہنے کے ساتہہ اپنی زبان و لبونکو آہستہ
آہستہ ہلاتے تہے تاکہ ایسی آواز بلند نہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پڑہنا آپکی سماعت مین نہ آوے
اور آپکو یہہ بہی خیال رہتا تہا کہ ہر ہر لفظ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءۃ کے مطابق اپنے بہی زبان
سے نکلے اور اسیطرح یاد رہے تو آپکو یہہ دونون مختلف کام یعنے سننا اور پڑہنا ایک ہی وقت مین بہت
بہاری معلوم ہوتے تہے سو حق تعالی جل شانہ نے اس تکلیف و رنج کے دفع کرنیکے واسطے اس چیز کو
منع فرمایا ہے کہ اس تکلیف مین مت پڑو اور خاطر جمعی بہی فرما دی کہ تمکو بدون اس رنج و تکلیف کے
قرآن یاد رہیگا اور اچہی طرح سے پڑہا جاویگا پہر اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت رب العزت

ف۱ قولہ کلا رجوع ہے طرف تعجل ... اور سکے کلام یعنی ... نہین ہے کہ اے آدمیون کہ جو گمان کرتے ہو تم امر عقبے مین بل تحبون الخ بلکہ دوست رکہتے ہو دنیا جلدی کرنیوالیکو وتذرون الآخرۃ پس نہین عمل کرتے ہو اوسکے ...

علم پڑہنے کا طریقہ

... اور بعض ... اوسکا دوست ... نعمت ... آخرت ... خطاب ہے ... ف۲ ... عجلت سے ...

عزاسمہ کے ارشاد کے بموجب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے وقت چپ رہتے تہے اور کان دہر کے اونکی
قراۃ کو سنا کرتے تہے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑہ چکتے تہے تب بعینہ اوسی عبارت کو بلے تفاوت
دوہرا کر اونکو سناتے تہے سو اس آیۃ سے یعنے لا تحرک بہ لسانک سے اسی امر ونہی کو تمام امورات خیر مین تقدیم
وتاخیر کی رعایت پر متفرع فرمایا ہے اور پہر اسی منافع عاجلہ کی محبت کی طرف انتقال فرمایا ہے اور حاصل
مطلب یہہ ہے کہ کتنا ہے امر نیک ہو لیکن اوسکے حاصل کرنے مین بہت جلدی نکرنی چاہیے اس خوف سے
کہ ایسا نہو اس جلدی سے کوئی اور امر بہتر فوت ہوجاوی چنانچہ آدمی دنیا کی محبت مین آخرت سے غفلت
کرتے ہین اسی سبب سے تمام آدمیونکی طرف خطاب فرمایا ہے کہ تم سب منافع عاجلہ یعنے دنیا کی محبت مین
گرفتار ہو وَتَذَرُونَ الْاٰخِرَةَ اور چہوڑتے ہو آخرت کو اور اوسکی فکر کچہہ بہی نہین کرتے ہو اسواسطے
کہ تم دور سمجہتے ہو اور دنیا کی منافع کی محبت اور آخرت کے منافع سے غفلت کرنا بڑے فساد کا باعث ہے
چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور بڑی مشکل یہہ ہے کہ ان دونون
چیزونکی محبت ایک جگہہ جمع نہین ہوتی بلکہ ایک کی محبت دوسری چیز کی بغض کا سبب پڑتی ہے چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِيْتَ اَحَدَهُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰى
اور اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنیکے واسطے وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ کو تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ پر عطف لازم فرمایا ہے
ولا تحبون الآخرۃ نفرمایا گویا یون حکم ہوتا ہے کہ اس عاجلہ کی محبت اوس دوسری کی محبت کی ترک کا
سبب ہے اور حال یہہ ہے کہ آخرت کی منفعت ومضرت ہزارون درجہ اس دنیا کی منفعت اور مضرت سے
بڑہ کر ہے یہان تک کہ ان دونونمین کچہہ نسبت نہین ہے اسلیے کہ وجوہ الخ ف عزیزی وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ یعنے کتنے ایک مونہہ اوسدن تازہ ہونگے طرف
پروردگار اپنے کے دیکہنے والے ہونگے اور کتنے ایک مونہہ اوسدن تیوری چڑہے ہونگے ف فتح کتنی
مونہہ اوسدن تازہ ہین اپنے رب کی طرف دیکہتے اور کتنے مونہہ اوسدن اوداس ہین ف موضح القرآن
وُجُوْهٌ الخ کتنے چہرے اوسدن تروتازہ اور روشن اور چمکتے ہوے ہونگے اس سبب سے کہ اونکے نیک عقائد
نور اور نیک عملونکی روشنی اونکے چہرونپر ظہور کریگی اور اونکے باطن کا نور اونکے ظاہر پر نمودار ہوگا اور اوس
نور کے سبب سے جو اونکی آنکہہ کی روشنی کی مدد کریگا اپنے پروردگار کی نور کی تجلی کی طرف نظر کرنیوالے اور
بڑے لذت پانیوالے ہونگے اور اونکے آنکہہ اوس تجلی کے دیکہنے سے ہرگز نہ چندہلاویگی اور متحیر وخوفناک
بہی نہوگی اور کتنے چہرے اوسدن حیرت اور دہشت مین پڑے ہونگے اگرچہ اوس تجلی کے سامنے کہڑے
ہونگے لیکن اوسکو دیکہہ نسکینگے پہر اوسکے دیکہنے سے چین پانا اور لذت اٹہانا تو دور رہا اسلیے کہ وہ چہرے ایسے
حالت مین گرفتار ہونگے اداس رونی شکل کے ہونگے سمجہو یہہ ظاہر اونکا ایسا خراب ہوگا اور اونکے دلمین عجب طرح کا
رنج وغم غالب رہا ہوگا کہ تَظُنُّ الخ عزیزی تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ یعنے توقع کرینگے کہ درمیان
لائی جاوے اونکے ایک مصیبت ف فتح خیال مین ہین کہ اونپر وہ ہووے جس سے کمر ٹوٹی ف مو

تفسیر یقین رکہتے ہونگے کہ کیا کیا جاویگا اونکے ساتہہ معاملہ پیٹہ کی ہڈی توڑ نیوالا اور اس خیال سے
اونکے حواس بجا ہونگے تاکہ تجلی الہی کے نور کے دیکہنے سے بہرہ مند اور مشرف ہون چنانچہ حدیث صحیح متواتر مین
جسکو بہت صحابیون نے روایت کیا ہے آیا ہے کہ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْسَ دُوْنَهٗ حِجَابٌ
اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ تم لوگ حق تعالے کے دیدار سے مشرف ہوگے لیکن اگر ہوسکے تو فجر اور
عصر کی نماز کو بہت احتیاط سے اپنے وقت پر ادا کرتے رہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دونون نمازونکا
نور حق تعالی کے دیدار مین مدد کریگا اب یہانپر جاننا چاہیے کہ یہہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن
حق تعالی کا دیدار نیک لوگونکو نصیب ہوگا اور حدیث صحیح متواتر جسکو بہت صحابیون نے صحیح اسنادون سے روایت
کیا ہے وہ بہی اس آیت کے مضمون کی تاکید کرتی ہے تو حق تعالے کی رویت کا اعتقاد ہر مسلمان کو لازم
فرض ہے اور حق تعالے کے دیدار کے منکر اس آیت کے مضمون مین بہت گہبرائے ہین اور ہاتہہ پانو مارکر بہت
اور عجیب و غریب باتین کہی ہین کہ اکثر وہ باتین کتاب اللہ کی تحریف کو پہنچی ہین اور مفسر و غیر تحریف کا فرق
واجب ہے اسلیے ان چیزونکا ذکر اس مقام پر کرنا ضرور ہوا والا اس تفسیر کے طرز کے لحاظ سے اس گفتگو کا
اسجگہہ لانا مناسب نتہا لاچار ہے ذکر کیا جاتا ہے اور اوس ذکر کے پہلے ایک مقدمہ ضروری بیان ہوتا
اسکو کان رکہہ کر سننا چاہیے اور اوس مقدمہ کا حاصل یہہ ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اوسکو کہتے ہین کہ تین
چیزونکی رعایت اوسمین پائی جاوے اول یہہ کہ ہر کلمہ کو قرآن شریف کے اوسکے حقیقی معنونپر حمل کرنا
چاہیے یا مجاز متعارف و مشہور پر دوسرے یہہ کہ اوس کلمہ کے سیاق و سباق کو اور کلام اللہ کے نظم کو
اول سے آخر تک نگاہ رکہنا چاہیے تاکہ کلام بے نسق و بے ربط نہو جائے تیسرے یہہ کہ نزول وحی کے گواہونکا
فہم اوس تفسیر کے مخالف واقع نہو اور وہ گواہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور صحاب کرام رضے اللہ عنہم اجمعین ہین
پہر اگر ان تینون چیزونسے ایک فوت ہوجائے اور دوسرے باقی رہین تو اوسکو تاویل کہتے ہین سو اگر پہلی
فوت ہوجاے لیکن دوسری اور تیسری باقی رہین تو اوسکو تاویل قریب کہتے ہین اور اگر دوسری فوت
ہوجاتے لیکن پہلی اور تیسری باقی رہین یا تیسری فوت ہوجاے لیکن پہلی اور دوسری باقی رہین تو ان
دونون صورتونکو تاویل بعید کہتے ہین اور اگر یہہ تینون فوت ہوجاوین تو اوسکا نام تحریف و مسخ
ہے معاذ اللہ من ذلک پہر جب یہہ مقدمہ معلوم ہوچکا تو اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے کے رویت کے منکر دو
کلام جسکو وہ بہت عمدہ جانتے ہین اور اوس گروہ کے مفسر اوسپر ناز و فخر کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ ناظرۃ کو
منتظرۃ کے معنونمین کہتے ہین چنانچہ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ اور اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ مین واقع ہوا ہے
یعنے نہین منتظر ہین مگر اوسکی تاویل کے اور مہلت دو ہمکو کہ ہم بہی سلگالین تمہاری روشنی سے اور
الے کو کہتے ہین کہ یہہ حرف جر کا نہین ہے بلکہ نعمت کے معنونمین ہے آلاء کا مفرد ہے اصل مین الی تہا
تنوین کیساتہہ جب اسکو رہا کی طرف مضاف کیا تو تنوین جاتی رہے الی رہ گیا حرف جر سے مشابہ ہوگیا
تو اب اونکے نزدیک اس آیۃ کے معنے یون ہوے کہ اپنے پروردگار کی نعمت کے منتظر ہونگے تو اونکے نزدیک
اس آیۃ نے رویت پر دلالت نکی سو اب اس آیۃ کے معنونمین تامل اور غور کرنا چاہیے کہ اول تو سوال ہم

ف ۱ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلا شبہ تم دیکہو گے اپنے رب کو یعنی قیامت کے دن جیسےکہ دیکہتے ہو تم چاند کو ایسے وقت مین کہ بدلے اور غبار وغیرہ نہو اور چاند کے درمیان مین حائل ہو

اور حق تعالی کے دیدار سے مشرف ہونگے ... [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کے مخالف ہین یہہ معنے بلکہ اس کہنے والیکے پہلے جتنے زمانے گذرے ہین ادن سب لوگونکے مخالف ہے یہہ قول کسی شخص نے بہانتک نہ سوچا ہے سوا اس شخص کے اور دوسرے یہہ کہ قرآن شریف کے استعمال کے بھی مخالف ہے اسلیے کہ دو جگہہ تو اسی سورۃ مین الی کا لفظ واقع ہے چنانچہ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ اور اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ اور سوا اسکے اگر تمام قرآن شریف مین یہہ لفظ تلاش کیا جاوے تو ہزار جگہہ سے زیادہ نکلیگا چنانچہ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَہٰہَا اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ اِلٰی رَبِّہِمْ یَرْجِعُوْنَ وَاَنَّہُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور سوا انکے بہت جگہہ پر واقع ہے لیکن کسی جگہہ ان ترکیبون مین الی نعمت کے معنونمین مستعمل نہین ہوا ہے بلکہ الی کا لفظ تمام قرآن شریف مین نعمت کے معنونمین واقع نہین ہوا ہے اور خالص عرب کے کلام مین بھی یہہ لفظ ان معنونمین مستعمل نہین ہے اور اکثر اہل عربیت نے اس لفظ کو تحقیق کیا ہے اور کہا ہے کہ الاء کا مفرد الی ہی ہمزہ کے فتح سے قفا کے وزن پر نہ الی معنی کے وزن پر غرض کہ ایسی باتین بیہودہ بکنی بلا کلام اللہ کے تحریف ہے اور حقتعالے کے حکم کو پھیرنا نعوذ باللہ من ذلک اور جو اس کلام مین آدمی کی فہمید کا حال بیان ہوا کہ اس سبب سے لوگ دنیا کی محبت مین پہنسی ہوے ہین اور آخرت کی فکر سے غافل و بیخبر ہین کہ دنیا کو نزدیک اور نقد سمجہتے ہین اور آخرت کو دور اور نسیہ جانتے ہین اسلیے نقد کو چہوڑ کر نسیہ کی طرف نہین مائل ہوتے سو اس فاسد اعتقاد پر زجر و جہڑکی ہوتی ہے کہ کلا الخ **عزیزی** فرمایا علیہ السلام نے کہ ایک قسم ہونگے اہل جنت سے کہ نہین پوشیدہ ہوگا ادنسے رب اور نہ پردہ مین ہوگا اور آنحضرت علیہ السلام کی دعاء مین بہی رویت الٰہی مذکور ہے وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْہِكَ الْکَرِیْمِ اَبَدًا دَائِمًا سَرْمَدًا الخ اور آیا ہے کہ اور ادہر ایک کی دعا مین بہی یہہ کلمے ہین اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّظْرَۃَ اِلٰی وَجْہِكَ الْکَرِیْمِ ؎ ہر کس بہشت آرزوے وارد ۔ عاشق جز آرزوے دیدن دیدار ندارد ۔ پیر طریقت نے فرمایا کہ حصہ عارف کا بہشت مین تین چیزین ہین سماع اور شراب اور دیدار سماع کے حق مین فرمایا فَہُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ اور شراب کے حق مین فرمایا وَسَقٰہُمْ رَبُّہُمْ شَرَابًا طَہُوْرًا اور دیدار کے حق مین فرمایا وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ پس سماع حصہ کان کا شراب حصہ دیدار حصہ آنکہہ کا ہے سماع خوشی زیادہ کریگا شراب زبان کہولیگی یعنے اللہ کی تعریف کے لیے دیدار نور زیادہ کریگا پہر تمام اہل سنت نے حمل کیا ہے اس آیۃ کو اسپر کہ یہہ متضمن ہے اسکو کہ مومن اللہ تعالےٰ کو دیکہینگے بلا کیفیۃ اور تحدید کے اور نہین صحیح ہے اسمین کچہہ تاویل اور بہی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ دیکہیگا طرف باغون اپنے کے اور بیویون اور نعمتون اور خادمون اور تختون اپنے کے ہزار برس کی راہ مین اور بڑا بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ دیکہیگا طرف روے مبارک اوسکے صبح شام یعنے بمقدار اذان کے پہر پڑہے اپنے یہہ آیۃ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ پس تحقیق تفسیر کیا حضرت نے نظر کو ساتہہ نظر آنکہہ کے اور رویت کے پس تحقیق ہر اوا کہ مخالف نے پیروی کی اپنی رایے سے ہوا کی پس ثابت ہوا کہ مومن دیکہینگے اللہ تعالےٰ کو بدون کیفیت وکمیت کے پس بہول جاوینگے سب ہی نعمتون کو جبکہ دیکہینگے اوسکو پس بڑے ٹوٹے مین ہین معتزلہ

وہ انکار کرتے ہین دیدار الٰہی کا اور پوچھے گئے مالک بن انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالےٰ کے اس قول سے اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَة
اور کہا گیا کہ اونسی ایک لوگ اسکے معنے کہتے ہین اِلٰی ثَوَابِہَا یعنے رب کے ثواب کو دیکہینگے پس کہا مالک نے جہوٹ
بولتے ہین پس کہان گئے وہ اللہ تعالےٰ کے اس قول کو بہول کر کَلَّا اِنَّہُمْ عَنْ رَّبِّہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ پہر کہا امام
کہ لوگ دیکہینگے طرف اللہ تعالےٰ کے اپنے انکہون سے اور اگر نہ دیکہتے مومن اپنے رب کو دن قیامت کے تو
نہ عذاب کرتا اللہ کافرونکو ساتہہ حجاب کے اور کہا صاحب عقد فریدنے کہ جو کوئی اعتقاد کرے غیر اسکے پس وہ
بدعتی زندیق ہی اور بلاشبہ گواہی دیتا ہے مطلوب پر اور رد کرتا ہے اہل بدعت کے دعوی کو یہہ کہ
رویت اللہ تعالےٰ کی لذت کبری ہی پس کیونکر محروم ہونگے اوس سے مومن حال آنکہ وہ پہر لذت کا ہے
پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو ہمت اوسکی جنت کی نعمتونسے حاصل کرنے نعمت رویت کی ایسے
کہ سوا اوسکے نعمتین ہمیشہ مشترکہ ہین اور عارفین دل کی آنکہون سے یہان بہی مشاہدہ جمال باکمال کا
کرتے ہین اور اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ کو ملحوظ رکہتے ہین پس لائق ہی ہر مومن کو یہہ کہ حاضر رکہے اس
ہمنشینے الٰہی کو وقت موت کے تا بیڑہ پار ہو کہ مصاحبت اوس کی باعث نجات کی ہوتی ہی چہ جائے
مصاحبت اوس شہنشاہ کی حکایت منقول ہے کہ حجاج بن یوسف نے ایک شخص کے قتل کا ارادہ کیا
پس کہا اوسنے حجاج سے کہ مین کچہہ حاجت رکہتا ہون تمسے حجاج نے کہا کہ وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ چاہتا ہون
یہہ کہ چلون مین تمہارے ساتہہ تین قدم پس چلا حجاج اوسکے ساتہہ پس کہا اوس شخص نے کہ حق اس
صحبت کا یہہ ہے کہ معاف کرو تم قصور میرا پس معاف کیا حجاج نے اوسکو اور فاقرہ مصیبت عظیمہ کہ
توڑیگی پیٹہ کی ہڈیونکو اور اسیلئے فقیر کو فقیر کہتے ہین کہ فقر اوسکی پیٹہ کی ہڈیونکو توڑتا ہے اور یہہ
کنایہ ہے نہایت شدت سے اور عدم قدرت سے تحمل پر پس کفار کو اسکا یقین ہوگا جیسیکہ یقین ہے گا
وجوہ ناظرہ کو یعنے اچہے لوگونکو اسکا کہ ملینگے اونکو تمام بہلائیان اور بعضون نے کہا کہ وہ بلا حجاب یعنے
اوٹ ہے رویت رب الارباب سے مصرع کہ از فراق بتر در جہان بلائے نیست + ۵ مروح

کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَّاقٍ وَّظَنَّ اَنَّہُ الْفِرَاقُ نہ نہ جبوقت کہ پہنچی ہے روح چنبر گردن تک
اور کہا جاتا ہے کون ہے منتر پڑہنے والا اور یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا ہے
۵ **فتح** کوئی نہین جبوقت جان پہنچے ہانس تک اور لوگ کہین کون ہے جہاڑنیوالا اور وہ
اٹکلا کہ اب آیا چہوٹنا ۵ **معاۃ تفسیر** کَلَّا آخرت کو ہرگز دور نہ سمجہو اسلئے کہ آخرت اوس
سفر کا نام ہے جسمین روح کو اپنے پروردگار کی طرف سفر کرنا ہے اور اوس سفر کی ابتدا موت کا
وقت ہے گویا روح اوسوقت اپنے گہر سے نکل کے اوس سفر کی منزلین طی کرنے مین مشغول ہوتی ہے
اور انتہا اس سفر کی قیامت کے دن حق تعالےٰ کے قہر سے تجلی کے حضور مین حاضر ہونا چنانچہ
اسی سورۃ مین اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ کی تفسیر مین بیان ہوچکا ہے اور سفر کی دوری اور نزدیکی
ابتدا سے شمار کرنا چاہیے نہ اوسکی انتہا سے اور اس سفر کی ابتدا بہت نزدیک ہے کہ دنیا کی
زندگانی سے ملی ہوئی ہے جسوقت یہان سے قدم اوٹہایا بس وہانپر رکہا سو حقیقت مین آخرت کا

شروع اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ اوسوقت سے ہے کہ جب پہنچتی ہی آدمی کی جان اوسکے سینہ کی ہڈیونمین جو
گردن کے متصل ہین اور اوسوقت کو سکرات اور غرغرہکا وقت کہتے ہین اور اوسوقت روح حیوانی اپنے
مسکن اور ٹہکانیسے باہر نکلتی ہے یعنی دل سے اگرچہ ابتک تمام بدن سے باہر نہین نکلی ہے جیسے جب
مسافر اپنے گہرسے باہر نکلا اگرچہ گلی کوچہ اور شہر کے دروازیسے باہر نہین نکلا لیکن مسافر ہوچکا اور روح
حیوانی وہی متعلق نفس کے ہے اور یہہ روح جبتک بدنمین اپنے مقام پر رہے تبتک زندگانی دنیا کی
حاصل ہے اور جب اپنے ٹہکانیسے جدا ہوئی تو زندگی بہی منقطع ہوئی چنانچہ ایسے وقت مین اپنے بیگانے
سب مایوس ہوجاتے ہین اور سمجہتے ہین کہ اس میت کی روح نے آخرت کا سفر کیا وَقِيلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ اور اوسوقت
کہا جاتا ہے کہ کون ہے جہاڑنے پہونکنے والا تاکہ اس روح بے ٹہکانے ہوئی کو اپنے ٹہکانے پر پہیرے اور
ایسے وقت مین حکیمونکی تدبیر سے اور مزاج کے علاج سے ہاتہہ اوٹہا لیتی ہین تا اور اس گمان سے کہ یہہ وقت
واقعہ غیبیسے لاحق ہوا ہے تو شاید ارواح غیبیہ کا توسل جو فسون پڑہنے سے حاصل ہوتا ہے اس امر کے دفع
کرنیمین کام آوی اور بعضے مفسرون نے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس اور کلبی وغیرہما رضی اللہ عنہم نے
کہا ہے کہ مَنْ رَاقٍ اون فرشتونکا کلام ہے جو ملک الموت کے ساتہہ روح نکالنی کو آتے ہین اور وہ سات
ہوتے ہین سات اعضا کے عدد کے موافق یا زیادہ ہوتے ہین اور وہ اسلیے ہمراہ آتے ہین تاکہ ملک الموت
روح کو قبض کرکے اونکے حوالہ کردین پہر وہ فرشتے آپسمین پوچہتے ہین کہ مَنْ رَاقٍ یعنے کون اس ویکی
روح لیجائیگا رحمت کے فرشتے یا عذاب کے سو اس صورتمین راق مشتق رقی سے ہوگا جو اوپر کے چڑہنے کے
معنومین ہے نہ رقیہ سے جو افسون کے معنومین ہے وَظَنَّ الخ اور گمان کرتا ہے وہ قریب المرگ یہی یہہ
وقت جدائی کا ہی گہربار اہل وعیال ومال اسباب سی اور ظن کے لفظ کو جو گمان کے معنومین ہے اس مقام پر
ایک لطیفہ کیواسطے استعمال فرمایا ہے گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہے کہ آدمی دنیا کی زندگانی پر اور اوسکی
لذتونکی حاصل کرنے پر ایسا شدت سے حریص ہے کہ اس حرص کے سبب سے اسحالت مین بہی موت کے آنیکا
یقین نہین کرتا ہے انتہا درجہ یہہ ہے کہ گمان غالب اوسوقت ہوتا ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ الخ دو عرض
یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا ہے یعنے یقین کرتا ہے قریب المرگ وقت دیکہنے
ملائکہ موت کے کہ یہہ وقت جدائی کا ہے دنیا پیاری سے اور نعمتون اوسکیسے کہ جنمین ضایع کیا عمر نفیس کو
بیچ حاصل کرنے متاع خسیس اوسکی کے اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ جب پاتا ہے سختی موت کی تو جوڑ اوسکے
سلام کرتے ہین آپسمین کہتا ہے بعض بعض سے کہ جدا ہوتا ہون مین تجسے اور جدا ہوتا ہے تو مجسے قیامت تک
جدا رہین گے شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ کوس رحلت بکوفت دست اجل ✤ اے دو چشمم وداع سر بکنید
اے کف ودست ساعد وبازو ✤ ہمہ تودیع یکدگر بکنید ✤ بر من افتادہ مرگ دشمن کام ✤ آخر اے دوستان گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی ✤ من نکردم شما حذر بکنید ✤ کہا یحیے بن معاذ رحمۃ اللہ نے کہ جب داخل ہوتا ہی مردہ
قبر مین کہڑے ہوتے ہین اوسکے قبر کے کنارے پر چار فرشتے ایک سر کی طرف اور دوسرا پانوکی طرف اور تیسرا اوسکے
داہنی طرف اور چوتہا اوسکے بائین طرف پہر کہتا ہے فرشتہ سر کی طرف والا اے بیٹے آدم کے متفرق ہوئین اجلین

اور ضعیف ہوئیں آرزوئیں اور کہتا ہے فرشتہ داہنی طرف والا جاتے رہے اموال اور باقی رہے عمال اور کہتا
فرشتہ بائیں طرف والا کہ جاتے رہے اشغال اور باقی رہے وبال اور کہتا ہے فرشتہ بائیں کی طرف والا خوشحالی ہے
تجکو کہ تہا کسب تیرا حلال سے اور تہا تو مشغول خدمت ذوالجلال میں ف۲ مردح ف۳ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ
بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ اور لپٹی ایک پنڈلی قریب المرگ کی ساتھہ پنڈلی دوسرے کے یعنے پاؤں میں
حرکت نرہے طرف پروردگار تیرے کے ہے اوس دن روان کرنا ف۴ فتح اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے
رب کی طرف ہی اوس دن کہنچے جانا ف۵ موضح تفسیر وَالْتَفَّتِ الخ اور لپٹنے لگی پنڈلی پنڈلی سے
یعنے اوس مردکی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ گئی اسلیے کہ نیچے کے بدن سے روح کا اثر بالکل منقطع ہو چکا
پنڈلیونکا ہلانا اور ایک کو دوسری سے جدا رکہنا اوسکے اختیار میں نرہا اور بعضے مفسرین کہتا ہے کہ عرب کی زبان
میں ساق کا لفظ کنایہ ہے سخت مصیبت سے سو معنے اس آیۃ کے یوں ہیں کہ ملی ایک سختی دوسری سختی کے
ساتھہ اسلیے کہ مردکو اوس وقت میں دو سختیاں اکہٹی پیش آتی ہیں پہلی شدت دنیا سے جانا اور مال اسباب
اہل و عیال اور جاہ و حشم سبکو چہوڑنا اور دشمنونکی خوشی اور طعنہ زنی اور دوستونکا رنج اور دوسری شدت
آخرت کے احوال کی جیسے منکر نکیر کا سوال اور گور کی تاریکی اور فرشتونکی جہڑکیاں اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ
تیری پروردگار کی طرف ہے اوس دن کہنچ لیجانا جیسے بہاگے ہوئیکو اوسکے خاوند کے پیادے کہنچ کر لیجاتی ہیں
تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتدا موت کے دن سے شروع ہوتی ہے اگرچہ انتہا اوسکے قیامت کے دن
واقع ہوگی جسکا بیان اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ میں گذر چکا ہے لیکن افسوس کہ آدمی اس آخرت کی زندگی
کو نہیں سمجھتا اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر میں کام آوے اور ہدیہ اور سوغات سے جو اپنے خاوند کے حضور
مشرف ہونیکے بعد اوسکے سرخرو ہونے اور مالک کی خوشی کا سبب ہے بالکل غافل ہے فَلَا صَدَّقَ الخ
عزیزی فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى پس نہ باور رکہا آدمی نے اور نہ نماز ادا کی ولیکن
جہوٹ گنا اور روگردان ہوا ف۶ فتح پہر نہ یقین لایا ہے نہ نماز پڑہے پر جہٹلایا ہے اور موہنہ موڑا
ف۷ موضح تفسیر فَلَا صَدَّقَ سو نہ سچا جانا قرآن کی آیتونکو اور حق تعالیٰ کے رسولونکو
تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو اپنے ساتھہ لیجاتا اور قرآن اور پیغمبر اسکے شفیع ہوتے وَلَا صَلّٰى اور نہ نماز پڑہی اسلیے کہ حضرت
رب العالمین کی حضور میں سبکے پہلے اسی عبادت کی پرسش ہوگی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ
اوّل ما یحاسب العبد من اعماله الصلوٰۃ اور اس مضمونکو کسی بزرگ نے کہا ہے ب روز محشر کہ
جان گداز بود ٭ اولین پرسش از نماز بود ٭ تاکہ فی الفور پہلی ہی پرسش میں خجل اور شرمندہ ہوا اور یہ
یہی ہے کہ یہہ عبادت نشان ہے جدائی کا کافر و ایماندار میں یعنے اگر نماز پڑہتا ہے تو ایمان دار ونکے گروہ میں
شامل ہوگا اور یہہ بہی ہے کہ یہہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورۃ ہے اس عبادۃ کا بجالانا گویا بہاگنے سے
رجوع کرنا ہے جیسے کوئی غلام اگر اپنے خاوند سے بہاگا ہو لیکن جب اپنے خاوند کا مکان دیکہتا ہے تو اوسکو
سلام کر لیتا ہے اور اوسکے تعظیم بجا کرتا ہے تو یہہ بات خاوند کے غضب کے جوش کو کچھہ تہوڑا سا ہلکا کر دیتی
ہے اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے نکرنے پر کفایت نکیا وَلٰكِنْ كَذَّبَ ولیکن جہٹلایا قرآن کی آیتونکو

ف۱ یعنی آخرت سے غافل ہونا چاہیے اور اوس وقت کہ جان لیسکی جنبر گردن کو پہنچے اور حاضران وقت کہیں کہ کون ہے کہ علاج کرے اور اسکو چہاڑ دے اور اس حال سے قضاء الٰہی کا ٹلنا اور کوئی دفع اوس [illegible]

[illegible]

اور پیغمبر کی خبر ونکو عوض مین سچا جاننے کے وَتَوَلّٰی اور پیٹہ دی اور موہنہ پہیرا عوض مین اسکی طرف متوجہ ہونیکے ۵ عزیزی ۵ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۵ پہر گیا طرف اہلخانہ اپنے کے اکڑتا

۵ فتح ۵ پہر گیا اپنے گہر کو اکڑتا ۵ موضح تفسیر پہر گیا اپنے گہر کے طرف اینٹہتا اور اکڑتا ہوا گویا پیغمبر اور قرانکو جہٹلانیکے اور نماز کے ترک کرنیمین حق تعالی سے لڑائی اور مقابلہ کر کے جیت آیا سو اپنے قوت بازو پر بہول رہا ہے اور اکڑتا ہے تو ضرور ایسے شخص سے مرنیکے بعد کہا جائیگا کہ اولی الخ

۵ عزیزی اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۵ وائے تجہپر پس وائے تجہپر بار دیگر کہتا ہون مین وائے تجہپر پس وائے تجہپر ۵ فتح ۵ خرابی تیری پر خرابی تیری پہر خرابی تیری پر خرابی تیری ۵ موضح تفسیر اَوْلٰى لَكَ الخ خرابی ہوجیو تیری پہر خرابی ہوجیو یہہ دونون خرابیان قہر اور غضب کے اس عالم مین اوسکے واسطے موعود ہین پہلی نہ سچا جاننے اور نماز کے چہوڑنے پر اور دوسرے جہٹلانے اور موہنہ پہیرنے پر ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۵ پہر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پہر خرابی ہوجیو یہہ دونون خرابیان اوسکے واسطے اونہین دونون سببسے قیامت کے دن موعود ہین اور یہان تک جو بیان کیا گیا کہ اسطرح آدمی قیامت اور موت سے غفلت مین گرفتار ہے کہ ہرگز کسیکے خبردار کرنے اور نصیحت کرنیسے اس غفلت کی نیند سے آگاہ و ہوشیار نہین ہوتا تو اب جہڑکی سے اوسے پوچہتے ہین کہ تجکو ایسی غفلت کس سببسے ہے کونسا شبہ تیری دلمین جم گیا ہے اَيَحْسَبُ الخ ۵ عزیزی آیا ہے کہ بعد اترنے اس آیۃ کے آنحضرت نے ابوجہل کو بطحا مین دیکہہ کر کپڑا اوسکا پکڑ کر یہہ آیۃ اوسکے آگے پڑہے اوسنے کہا کہ ڈراتا ہے تو مجکو اے محمد واللہ کہ تو اور رب تیرا مجکو کچہہ ضرر نہین پہنچا سکتے ہین پس حق تعالی نے اوسکو روز بدر کے بری طرح ہلاک کیا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ان لکل امۃ فرعون وان فرعون ہذہ الامۃ ابوجہل اور یہہ بہی فرمایا مات فرعون ہذہ الامۃ ۵ بحر روح ۵ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۵ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى کیا گمان رکہتا ہے آدمی کہ مہمل چہوڑا جاویگا آیا نہین تہا نطفہ منی کا کہ ڈالے گئے ۵ فتح ۵ کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ چہوٹا رہیگا بے قید پہلا نہ تہا ایک بوند منی کی جو ٹپکی ۵ موضح تفسیر اَيَحْسَبُ الخ کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ چہوڑ دیا جائیگا جانورونکی طرح کہ جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین اور اونسے کچہہ پرسش نہین ہے نہ مرنیکے بعد نہ حشر کے دن سو اوسکی یہہ گمان غلط ہے اور فساد اسکا ظاہر ہے اسلیے کہ اگر اپنے خلقت مین تامل اور غور کری تو دریافت کرسکتا ہے کہ جب مین مکلف ہوا یعنے کرنے نکرنے کے مجکو تکلیف دی گئی تو مجکو ہر امر کی جزا کا چکہنا اور ہر چیز کی پرسش مجسے ہونی ضرور ہوئی نہایت اسکی یہہ ہے کہ اعمال کی جزا کی پرسش مردونکے مرنے اور بہت مدت اونپر گذرنیکے بعد زندہ کرنے پر موقوف ہے اور یہہ یعنے مدت دراز کا گذرنا اور پہر زندہ ہونا کچہہ تردد اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ اسکا سچا ہونا ادنی تامل اور غور سے معلوم ہوسکتا ہے اَلَمْ يَكُ کیا نہ تہا آدمی اپنے باپ کی پیٹہ مین نُطْفَةً قطرہ یعنے ذری سے بوند مِّنْ مَّنِيٍّ منی کے پانی کی جو جوہر ہضم کا فضلہ یعنے باقی ماندہ ہے اور طبیعت اوس سے مستغنی اور بے پروا ہوچکی ہی اور حیوان کے فضلات

حیات کے قبول کرنیسے بہت دور ہوتے ہین بخلاف اوسکے اخلاط کے اسلیے کہ اوسکو طبیعت بدن کا جز کر دیتی ہی اور
زندگانی کا خلعت پہناتی ہی خصوصًا وہ قطرہ منی کا جسی انسان پیدا ہوتا ہے اور حیوان کے بدن مین ہے
تہاہی تاکہ زندگانی کا قبول کرنا اوس سی متوقع ہو بلکہ یُمنیٰ ٹپکایا گیا جماع کی حرکت کے سبب سے بہنے اور
ذکر کی راہ سے اور حکمت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کو اوسکے ٹہکانیسے جدا کرتے ہین تو پہر ٹہکانی کی طبیعت
اوسکے تدبیر اور پرورش سے دست بردار ہو جاتی ہے جیسے شاخ درخت سے جدا ہوئی نشو و نما نہین قبول کرتی
ہے اسی سبب سے حدیث شریف مین آیا ہے مَا اُبِینَ عَنِ الْحَیِّ فَھُوَ مَیِّتٌ یعنے جو عضو جدا کیا گیا زندیسے بس وہ مردے کے
حکم مین ہی اور اوسکا کہانا حرام ہے جیسے دنبہ کی چکتی اور اونٹ کا کوہان کہ اگر انکو اونکی زندگی مین کاٹ کر
تو کہانا اونکا حرام ہے اور دودہ کے حلال ہونیکا سبب یہہ ہے کہ اوسکو طبیعت بچہ کی غذا کیواسطے پیدا کرتی ہے
یہہ دودہ والی کا جز ہے اور نہ اوسکا فضلہ ہے جیسے درخت کا میوہ حیوان کے غذا کیواسطے درخت مین پیدا
ہوا اسیطرح دودہ ایک حیوان کے غذا کیواسطے دوسرے حیوان کے بدن مین پیدا ہوا ۵ **عزیزی** ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً
فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ پہر تہا خون بستہ پس پیدا کیا خدا نے پہر
درست اندام کیا پس کیا اوس منی سے دو قسم کو مرد اور عورۃ کو ۵ **فتح** ۵ پہر تہا لہو کی پہٹکی پہر اوسنے
بنایا اور ٹہیک کر اوٹہایا پہر کیا اوسمین جوڑا نر اور مادہ ۵ **مو** ۵ **تفسیر** ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً پہر ہوا
وہ ٹپکا ہوا پانی لہو کی پہٹکی سو وہ بہی حیات کی قابلیت نہین رکہتی ہی بخلاف رقیق بہنے والے لہو کے
جسکو دم مسفوح کہتے ہین اور وہ رگو دو مین اور نسو مین دوڑتا پہرتا ہے اور وہ حیوان کی غذا کے بہی کام
آتا ہے اور اوسکے بدن کا جز بہی ہوتا ہے فَخَلَقَ پہر پیدا کیا اوسکو اللہ تعالےٰ نے اگرچہ زندگانی استعداد مطلق
نرکہتا تہا فَسَوّٰی پہر اوسکو برابر مزاج کا معتدل کردیا یہان تک کہ تمام حیوانون سے اعتدال حقیقی کے بہت
نزدیک ہو گیا اسی سبب سے نفس ناطقہ کے تعلق کی لیاقت پیدا کی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ پہر کردین آدمی کی جنس
دو قسمین اَلذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی نر اور مادہ کہ ہر ایک کی صورتین جدا ہین اور عضا جدا اور صفتین جدا ایک قسم کے کام
دوسری قسم سے ممکن نہین ہین مردونکے کام عورتونسے نہین ہو سکتے اور عورتونکے کام مردونسے سو حق تعالےٰ
نے یہہ تدبیر عجیب دنیا کے آباد کرنیکے لیے کی ہے تاکہ عورت خانگی اور جزئی کامونکو سرانجام دیوی جیسے کہانا
پکانا اور کپڑیکا قطع کرنا اور سینا اور اولاد کو پرورش کرنا اور گہر مین جہاڑو دینا اور فرش بچہانا وغیر ذلک اور
مرد معاش کی تلاش کرے جیسے زمین کو کہود کے سونا چاندی جواہرات نکالنا کہیتی کرنا درختونکو لگانا نہر
اور کنوین کو کہودنا دشمنونسی لڑنا اور علم کو حاصل کرنا پہر اوسکو لکہنہ کہنا وغیر ذلک اس قسم کے کام بہت ہین
۵ **عزیزی** ۵ منی پانی مرد کا اور عورۃ کا کہ جس سے پیدا ہوتا ہے حیوان پس حمل نہین ہوتا ہے مگر
دونونکے پانیونسے اور منی ساتہہ نی کے صفت ہی منی کی اور ساتہہ ت کے صفت نطفہ کی یعنی ڈالا جاتا ہے
رحم مین اور اسیلیے نام رکہا گیا منی مانند الی کے اور وہ ایک قریہ ہے مکہ مین اسلیے کہ گرائے جاتے ہین اوسمین
خون قربانیون کے یعنے انسان ایسی حقیر چیز سے پہلے بنایا پہر ایسی کو کیسا اشرف و کامل الخلقت کیا پہر
کیونکر لائق ہی ایسیکو کہ سرکشی کری اللہ تعالےٰ کے طاعت سے اور امر و نواہی مین ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً یعنے

پہر ہوئی منی بعد چالیس دن کے ٹکڑا خون لبستہ کا بعد اسکے کہ تہا پانی سفید مانند قول اللہ تعالی کے ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلق یعنے پس اندازہ کیا کہ کیا اوسکو مضغہ یعنے لوتہڑا گوشت کا پیدا کیا گیا بعد اوس چالیس دن کے قابل واسطے تفریق اعضا کے اور تمیز بعض اوسکے بعض سے وجعل المضغۃ عظاما اور کیا لوتہڑیکو ہڈیان کہ متمیز ہوں بسبب اونکے اعضا بسبب سختی کے فکسی العظام لحما یعنی پہر پہنایا ہڈیونپر گوشت کہ اچہی ہو بسبب اوسکے پیدایش و تصویر اوسکی اور مستعد ہو قوتونکے حاصل کرنیکے لیے اور پہونکنے روح کے لیے فسوی یعنے پس درست و کامل کی پیدایش اوسکے ۞ **رح** الیس ذلک بقدر علی ان یحی الموتی ۞ کیا نہین ہے یہہ خدا توانا اسپر کہ زندہ کری مردونکو ۞ **فتح** کیا ایسا شخص نہین سکتا کہ جلاوی مردیکو ۞ **مو ۱۲** **تفسیر** کیا نہین ہے ایسا خالق زبردست جسنی دنیا کی آبادی کیواسطے آدمی کو اس قسم کا پیدا کیا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو آخرت واوس جہان کی آبادی کیواسطے اور اس جہانکی زندگانی مین بہی لوگونکو مختلف کرے کسیکو کامل کرے اور کسیکو ناقص بعضونکو دوزخ کے پہرنیکے لئے اور بعضونکو بہشت کے چین اور مزے اٹہانیکے لیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب اس آیۃ کو پڑہتے تو بعد اوسکے یہہ کلام فرماتے سبحانک اللہم بلی اور ایک روایت مین ہی بلی واللہ بلی واللہ اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی پڑہے سبح اسم ربک الاعلی امام ہو یا اور کوئی پس چاہیے کہ کہے سبحان ربی الاعلی اور جو کوئی پڑہے لا اقسم بیوم القیمۃ پس جب پہنچے اوسکے اخیر کو پس چاہیے کہ کہے سبحانک اللہم بلی امام ہو یا غیر اوسکے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے تم مین سے والتین والزیتون پہر پہنچے اوسکے اخیر کو الیس اللہ باحکم الحاکمین پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین اور جو کوئی پڑہے لا اقسم بیوم القیمۃ پہر پہنچے الیس ذلک بقدر علی ان یحی الموتی تک پس چاہیے کہ کہے سبحانک اللہم بلی اور جو پڑہے والمرسلت عرفا پہر پہنچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون تک پس چاہیے کہ کہے امنا باللہ ۞ **روح عزیزی** ۞ **تنبیہ** یہہ جواب دینے ان آیتون کے اور مانند انکے اختلاف کیا ہے علمانے نزدیک امام شافعی کے نماز مین بہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور خارج نماز کے بہی کہے اور امام مالک کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز نفل مین بہی کہے اور فرضونمین نکہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز مین نکہی نہ فرضونمین نہ نفلونمین تا توہم ہو کہ یہہ الفاظ قرآن کے ہین اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کری کہ یہہ نماز مین تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہینگے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ حذیفہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی پڑہتے تو نہ پہنچتے آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتے اور طلب رحمت کی کرتے اور نہ پہنچتے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹہیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے اور ایسی اون نمازون فرض مین کہ پکار کر پڑہتے ہین روایت نہین کی ۞ ع ح ۞

سورۃ الدہر مکیۃ

یہہ سورۃ مکی ہی اسمین اکتیس[۳۱] آیتین ہین اور دو رکوع[۲] اور دو سو چہالیس[۲۴۶] کلمے اور ایکہزار نناونین[۱۰۹۹] حروف اور اسکا نام سورۃ الانسان ہے اور اسکو سورۃ دہر بہی کہتے ہین اور سورۃ ابرار بہی اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورۃ الرحمن کے اور یہہ

۱؎ یعنی جو دن قادر پیدا کرنے پر ابتدا میں ... ہے البتہ قادر ہے پہر زندہ کرنے پر بعد مرنے کے ... ۱۲

۲؎ یعنی پاک ہے ذات تیری اے اللہ کیا تو اسپر قادر نہیں ہے البتہ قدرت رکہتا ہے تو ۱۲

۳؎ یعنی ہان قادر ہے تو اور اللہ کی قسم ہان قادر ہے ... اعلی ہے ... ہیں ۱۲

۴؎ اور میں اسکا گواہ ہون ۱۲

ان دونون مفسرون کے مطلق دینا جواب کا لکہا ہے خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز کے اور تحقیق اسکی آگے لکہی جاتی ہے بقول ملا علی قاری کے اور شیخ عبد الحق رحمہما اللہ کے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ

بعد سورہ قیامہ کے اسلیے لکھی گئی کہ سورہ قیامہ مین قیامت کی علامتین اور اوسکے وقایع بیان کیے گئے
یہہ بہی بیان کیا ہے کہ اوسدن آدمی دو قسم پر ہوجاینگے چنانچہ ارشاد ہوا ہی وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ اور دوسرے قسم کا احوال یعنے نافرمانونکا تہو
اوس سورۃ مین تفصیل کے طور پر بیان ہوا اور پہلی قسم کا احوال یعنے فرمانبردارونکا باقی رہا تہا سو
اس سورۃ مین پورا تفصیل سے بیان فرمایا اور ان دونون سورتونکے متفرق مضمونونمین بہی مناسبت
واتحاد موجود ہے چنانچہ انسان کی خلقت اوس سورۃ مین اس عبارت سے مذکور ہوئی ہے اَلَمْ يَكُ
نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى الخ اور اس سورۃ مین اس عبارت سے بیان ہوئی ہی اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
الخ اور اوس سورۃ مین ارشاد ہوا ہے كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور اس سورۃ مین یون فرمایا ہے
اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور بہت مضمون دونونکے آپسمین مناسب وموافق ہین اور
مفسرون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ سورۃ مکی ہی یا مدنی اور صحیح یہہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا سے آخر سورۃ تک بلاشبہ مکی ہے اور اسکے سوائے جو باقی ہے اوسمین احتمال ہے بات کا ہے
کہ مدنی ہو اور آیۃ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ جو قصہ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم مین ہے سواسکے
نزول کی روایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آیتین مدنی ہون واللہ اعلم اور اس سورۃ کا نام سورہ
انسان اسلیے رہتا ہے کہ اس سورۃ کے ابتدا مین وہ فائدہ مذکور ہے جو انسان کی خلقت سے حضرت
رب العالمین کو منظور ہے سو ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اپنے مین دیکہے اگر وہ فائدہ اپنے مین پاوے
تو اپنے تئین انسان جانے اور انسانیت پر ہے والا قالین کے شیر اور لکڑیکے گہوڑے کی طرح فقط
نام کو اپنے تئین انسان جانے اور حقیقت مین کچہہ بہی نہین ہے اور اس سورۃ کا نام سورہ دہر
اسلیے رکہا ہے کہ اسکے شروع مین دہر کے عقیدیکو باطل کیا ہے اسواسطے کہ اس باطل عقیدہ کا حاصل
یہہ ہے کہ جو کچہہ اختلاف اور نئی نئی باتین عالم مین حادث ہوتی ہین وہ سب آسمان اور ستارون
اور زمین کی گردش سے ہوتے ہین جو عالم سفلی مین تاثیر کرتی ہین بعضی صنعین ہر دن اور ہر رات
متبدل ہوتی ہین اور بعضی ہر مہینے اور ہر برج مین اور بعضی ہر فصل مین اور بعضی ہر سالمین وغیرہ
سو وہ بڑے انقلابونکے سبب پڑتے ہین اور عجیب وغریب قسمونکے تولدکے باعث ہوتے ہین چنانچہ
دریا کی جگہہ خشکی ہوجاتی ہے اور خشکے کی جگہہ دریا اور ویرانہ کی جگہہ آبادی اور آبادی کی جگہہ
ویرانہ ہوجاتا ہے اور پہاڑ جنگل ہوجاتے ہین اور جنگل پہاڑ اور انسان کی قسم اور اور تمام حیوانات
خود بخود پیدا ہوتے ہین اور بعضی نوعین فانی ہوجاتی ہین سو جب ثابت ہوا کہ ایک زمانہ وہ تہا
کہ نوع انسان کا نام بہی نہ تہا اور کوئی اسکا ذکر بہی نہین کرتا تہا تو یہہ معلوم ہوا کہ اس نوع کا تولد کسی زمانہ کی
خواہش سے نہین ہے والا وہ ضرور کسی وقت مین ان وقتونمین سے اس نوع کی تولد کو خواہش کرتے اور لوگ
اوس نوع کے تولد اور انقطاع کے بعد دوسری مرتبہ اوسکو یاد کرتے کہ فلانے دور مین یہہ نوع ظاہر ہوکر منقطع
ہوگئی تہی پہلا اور نہین جنات اور فرشتے تو ضرور نام اور نشان سے اس قسم کو پہچانتے اور اس سورہ کے

سورہ ابرار مدنی ہے وجہ ظاہر کچہہ بیان کی احتیاج نہین ہے ☆ **عزیزی** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝ تحقیق آئی ہی آدمی پر ایکمدت زمانے سے کہ نہتا کچہہ ذکر کیا گیا ☆ **فتح** کبہی ہوا ہے انسان پر ایکوقت زمانے مین جو نہتا کچہہ چیز یکار مین آتی ☆ **موضح** **تفسیر** هَلْ اَتٰى الخ کیا گذرا ہے انسان پر کچہہ وقت زمانے سے کہ نہتا کوئی چیز جو ذکر کیجاتی حاصل اسکا یہہ ہے کہ ایکوقت ایسا تہا کہ انسان کی نوع کا عالم مین وجود نہتا بلکہ اسکا نام اور نشان بہی ذہن مین اور زبان پر فرشتے اور جنونکے جاری نہتا یعنے وجود ذہنی اور وجود لفظی بہی نرکہتا تہا پہر وجود خارجی کہان سے پایا جاتا او صل مین شے ثابت چیز کو کہتے ہین جیسے موجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اس آیۃ کو قاری سے سنتے تو فرماتے یَا لَیْتَہَا تَمَّتْ یعنے کاش وہی حالت ہمیشہ رہتی اور انسان مخلوق نہوتا تو اس خوف اور رجا کے بہنور مین کاہیکو پہنستا اور اس تکلیف کا بوجہہ کاہیکو اوٹہاتا اور اس بلا مین کاہیکو گرفتار ہوتا اور جو جواب اس سوال کا یعنے هَلْ اَتٰى الخ کا مخاطبونکو اپنی عقل کیطرح تہوڑا تامل کر نیمین معلوم ہوسکتا تہا اسواسطے جواب کے ذکر سے عدول فرماکر مقصد کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے ہین کہ انسان کو نیستی کے پردیسے باہر نکال کے ظہور کے تخت پر جلوہ گر کرنیوالے ہم ہین اور ہمارے قدرت کے ہاتہہ نے اوسکو یعنے اوسکے دل کو آئینہ مصفی کیا ہے تاکہ غیب کے شعاعونکو عکس اوسمین پڑکے خلافت کبری کے لائق ہو اور تمام موجودات کا خلاصہ ہوا اور اگر انسان اپنی نوع کی ابتدا خلقت سے خبر نہین رکہتا ہے کہ کس کس عالم کی سیر کیواسطے اسکو پیدا کیا ہے اور کون کون سے لطیفے اسمین رکہے ہین لیکن اسقدر تو ظاہر ہے کہ اِنَّا خَلَقْنَا الخ

عزیزی اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ تحقیق ہمنے پیدا کیا آدمی کو ایک ٹکڑے منی کیسے ملی ہوئی کئتی چیز سے یعنے منی مرد اور منی عورت اور خون حیض سے ایکحال سے دوسرے حال پر پہیرتے ہین ہم اوسکو پہر کیا ہمنے اوسکو سننے والا دیکہنے والا ☆ **فتح** ہمنے بنایا آدمی ایک بوند کے لچہے سے پلٹتے ہیے اوسکو پہر کر دیا اوسکو سنتا دیکہتا ☆ **موضح** **تفسیر** مراد امشاج سے ملنا منی مرد و عورت کا ہے آپسمین کہ دونونکی منی جمع ہوکر بچا بنتا ہے اور بقول بعض کے تفسیر امشاج کی ساتہہ طورون خلقت کے ہے یعنے اول نطفہ پہر علقہ پہر مضغہ پہر ہڈیان پہر چڑہنا گوشت کا ہڈیون پر پہر پہونکنا روح کا پہر سماعت و بصارت دیتے ہین بعد اوسکے ساتہہ امر و نہی کے آزماتے ہین ہم تا لوگونپر واضح ہوکہ مطیع ہے یا عاصی ☆ **بحر** پیدا کیا آدمی کو یعنی اوسکے جسم کو نطفہ یعنی منی سے یہان تک کہ ہوا علقہ چالیس دنمین اور مضغہ اسّی دنمین اور پہونکی گئی اوسمین روح ایکسو بیس دنمین جیسیکہ تہے باپ اونکے آدم کہ بنائے گئے مٹی سے پہر ڈالے گئے درمیان مکہ اور طائف کے رہے وہان چالیس برس پہر حماء مسنون یعنے سڑی مٹی سے پہر ٹہیرے رہے چالیس برس اور پہر بجتی مٹی سے پس ٹہیرے رہے چالیس برس اور پس تمام ہوئی اونکی خلقت ایکسو بیس برس مین پہر پہونکی گئی اوسمین روح جیسیکہ آیا ہے ضحاک کی روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لیکن حضرت آدم مین برسونکا شمار رہا اور اونکی اولاد مین دنونکا **نبتلیہ** آزماتے ہیں ہم اوسکو اور سراسر پالنا کی حقیقت یہہ ہے کہ ایکچیز کو اختیار و شعور دیکر نیک کام کا حکم کرتے ہین ہم

اور بدکام سے منع کرتے ہین تاکہ اور مخلوقات دیکھین کہ یہہ شخص اپنے اختیار سے کیا کام کرتا ہے پھر اگر ہمارے
حکم کے موافق بجا لایا تو ثواب وانعام کا مستحق ہوا اور اگر اوسکے خلاف کیا تو ذلت واہانت اور عذاب کے لائق
ہوا لیکن اگر ابتلا و آزمایش سے یہہ معنے مراد ہوں تو حضرت عالم الغیب والخفیات کے حق مین امتحان
وآزمایش کچھہ معنے نہین رکھتے کہ وہ تو سبکا حال خوب جانتا ہے اور جب یہہ فائدہ اس مخلوق کی
پیدایش سے ہمکو منظور تھا تو سمجھہ بوجھہ کے اسباب بھی اسکو دینا ضرور ہوا فجعلنٰہ الخ پھر کر دیا ہمنے اسکو
سننے والا دیکھنے والا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ انسان کو اسقدر شنوائی اور بینائی مین کشادگی دی
ہمنے کہ اوسکے مقابلہ مین اور حیوانات گویا بینائی اور شنوائی رکھتے ہی نہین اندھے بہرے ہین اسلیے
کہ یہہ مخلوق آواز کے ساتھہ الحان کے دقیقے اور لفظونکے معنے وغیرہ سمجھتا ہے اور ہر لفظ کے مختلف معنونکو
بھی سمجھتا ہے یہی سبب ہے کہ اسکا مرتبہ اس بلندی کو پہنچا کہ حضرت رب العالمین کے ہمکلامی کے خلعت سے
مشرف ہوا بخلاف اور حیوانونکے کہ وہ سوا آواز محض کے کچھہ نہین سمجھتے اور اس سبب سے جو مرچکے ہین انکے
علمونسے فائدہ حاصل کرتا ہے اور اگلے زمانیکے لوگونکے احوال پر جو ہزارون برس ان سے پہلے گذرے ہین
خبردار ہوتا ہے اور عجیب و غریب استنباط اس سے ہوتے ہین یعنے ایک چیز پر قیاس کرکے دوسرے چیز کا حکم
اوس سے نکالتا ہے اور جو عمدہ کام سمع وبصر سے حاصل ہوتے ہین اور حاسون سے نہین حاصل ہوتے اسلیے
رب العلمین نے قرآن مین اکثر انکا ذکر فرمایا ہے چنانچہ یہان بھی اسیلیے بیان فرمایا اور باوجود اسکے حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ہمنے اسیقدر پر اکتفا نہین کی بلکہ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ الخ ط **عزیزی روح** ط اِنَّا هَدَيْنٰهُ
السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا تحقیق ہمنے دکھائی آدمی کو راہ خواہ شکر کرنیوالا یا ناشکرہ ط **فتنی** ہمنے اوسکو
سمجھائی راہ یا حق ماننا یا ناشکرہ ط **موضح تفسیر** بے شک ہمنے ہدایت کی یعنے بتلا دی اوسکو اپنے
معرفت کی راہ اور اپنے شکر کے ادا کرنیکا طریقہ اور اوس راہ کے تلاش کو اوسیکے ذمہ پر نہین چھوڑا تاکہ اپنے
قصور مین بہانے نکرے بلکہ اپنے رسولونکو پے درپے بھیجا ہمنے اور اونکے ہاتھونسے معجزے دکھلائے اور ایسی
کتابین نازل کین جنکی دلیلین واضح ہین اور اس کتاب کی جو مجمل اور متشابہ آیتین ہین اونسے جو کچھہ مراد ہے
اوسکے بیان کو رسولونکے زبانپر حوالہ کیا اور اونکے بعد جو اونکے شاگرد رشید ہین یعنے علماء مجتہد ہر زمانے
اونکے بیان پر موقوف رکھا ہمنے تاکہ شنوائی اور بینائی اس مخلوقات کی بدون رنج وکلفت اور بہانے
ہمارے عبادت ومعرفت کے کام مین مصروف ہووے اور ہمنے جو اوسکو پیدا کیا ہے اور ہدایت کی ہے
اوسکا شکر ادا کرے لیکن یہہ مخلوق باوجود ایسی ہماری نعمتونکے ایک راہ نچلی بلکہ دو قسم پر ہوگئے
شَاكِرًا الخ یا شکر ادا کرنیوالی ہی ہماری پیدایش اور ہدایت کی نعمت کا اور اس نعمت کو قبول
کرنیوالی اور یا ناشکری اور ناحق شناسی اور کفران نعمت کرنیوالی ہے اور کبھی راہ پر نہ آنیوالی ہے
بلکہ اس راہ کو قبول نہین کرتی ہی اور اس راہ کی باطل کرنیکے واسطے وہمی شبہے اور شیطانے گمراہے
مقابلہ مین لاتی ہی اور اپنے شنوائی اور بینائی کو ہمارے مخالفت وعناد مین خرچ کرتے ہے اسلیے اوسکے
ساتھہ امتحان اور آزمایش کا معاملہ شروع کرتے ہین ہم اسواسطے کہ اگر اس عناد اور مخالفت پر اوسکو

سزا دین ہم تو اور مخلوقات کی نظر مین امتحان اور آزمایش کا فائدہ کچہہ بہی ظاہر نہوا اور ہماری حکمت اور عدالت پر
نقصان ہوا سوا سطے بالضرور اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ الخ **عزیزی** اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
سَلٰسِلَ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا تحقیق ہمنی طیار کین ہین کافرونکے لیئے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی **فتح**
ہمنی کہین منکرون کے لیئے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی **موضح** **تفسیر** ہمنے طیار کر رکہی
ہین اپنی ہدایت کی نعمت کے ناشکرون کے لیئے دنیاوی علاقونکی زنجیرین تاکہ دنیا کی زندگی مین انہین
زنجیرونمین مقید ہین اور معرفت وعبادت کی راہ ہرگز نچل سکین پہر بعضونکو مال کی محبت کی سلسلہ مین اور بعضونکو عورت اور اولاد کی محبت کے سلسلہ
مین اور بعضونکو باغون اور کہیتونکے سر سبز کرنے کی اور نئی عمارت بنانیکی محبت مین باندہ دیا اور اسیطرح ہر ایک کو
ایک سلسلہ مین گرفتار ومقید کر دیا ہمنے پہر یہے سلسلے قیامت کے دن آگ کی شکل ہوکر ان ناشکرونکے تمام
بدن مین لپٹین گی اور یہہ لوگ اون زنجیرونمین جکڑ جائینگے جیسا کہ اور جگہہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے
ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اور جو ان چیزونکے ناشکرونکو جو دنیاوی علاقونکی
محبت کی زنجیرونمین گرفتار ہین بدون توسل کسی عمدہ کے اپنے ہم جنس سے جنکے پاس یہہ چیزین موجود ہووین
یہہ چیزین میسر نہین ہو سکتین ہین سو لاچار ان ناشکرونکے واسطے ایک دوسری چیز بہی ہمنے تیار کر رکہی ہے
وَاَغْلٰلًا اور طوق بہاری جو انکی گردنمین ہونگے تاکہ سر نہ اوٹہا سکین اور معرفت وعبادت کی راہ کیطرف
التفات بہی نکر سکین بلکہ داہنے بائین بہی اس راہ کے دیکہہ نہ سکین سو بعضونکی گردنونمین امیرون اور
بادشاہونکی نوکری کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنمین ساہوکارونکی خوشامد وچاپلوسی کرکے قرض
لینے کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنونمین قاضیون اور مفتیونکی منت کا اور حیلہ ساز روایت ضعیف
نکالدینے والونکی خوشامد کا طوق ڈالا ہے اور بعضونکی گردنونمین دفترونکی متصدیون کی اور عاملونکی
حاضر باشی کا طوق ڈالا ہے اور اور دنکو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے یہان تک کہ بعضونکی گردنونمین
کنچنیون کی بندگی اور غلامی کا طوق ڈالا ہی ہمنے وغیر ذالک سو جتنے یہہ طوق ہین قیامت کے
دن سب آگ کے طوق ہو جاوینگے اور ان لوگونکو بہاری کر دینگے اور جو اکثر ناشکرونکو باوجود ان طوقونکے
پہننے کے اور ان علاقونمین پہنسنے کے بہی مطلب حاصل نہو گا اور اگر کچہہ مطلب تہوڑا سا حاصل ہوا
تو بہی انکی حرص وآرزو کے موافق حاصل نہوا سو انکے واسطے دوسری چیز بہی طیار کی ہی ہمنے دہکتی
اور شورش سینہ کی اپنے مطلب کے نملنے کے رنج کے سبب سے تاکہ جبتک دنیا مین ہین اسی سوزش مین جلتے رہین جیسے
کیمیا ہوس اور اگر ایکطرف سے سوزش کم ہوتی ہی تو دوسری طرف سے اور بہڑکتی ہی سو یہہ ہم انکی لطیف
پیدائش انسانی کو درہم برہم کر دیتے ہین یعنے نیچے کا بدن زنجیر سے گرفتار ہے اور اوپر کا بدن طوق سے
بہاری اور بیچکا بدن یعنے سینہ ودل سوزش سے بیقرار رہتی اور یہہ وہی سوزش ہی جو قیامت کے دن
دوزخ کی آگ کی صورت بن کے انکے اندر وباہر کو جلاویگی سو اوسدن اپنی پیدایش کی نعمت کی اور ہدایت الٰہی
کے نعمت کی ناشکری کی سزا چکہینگے اور اگر کسی کے دلمین یہہ شبہ گذرے کہ ان علاقونمین گرفتار ہونا اور ان
طوقونکا پہننا اور دنیا کے مطالب حاصل نہونیکے سبب سے رنج اور سوزش کا ہونا دنیا کی زندگانی کے لوازمات

سے ہے اور حق تعالیٰ کی نعمت کے شکر گذاروں کو بھی اسی دنیا مین اپنی زندگانی کے دن کاٹتے ہین اور
دنیا مین بدون گرفتاری ان علاقون کی اور بدون پہنے ان طوقونکے اور بدون چکھنے اس رنج
گذر کرنا ممکن نہین ہے پھر ان چیزونکی تخصیص ناشکرونکے ساتھہ ہونیکی کیا وجہہ ہے تو اسکے جواب مین ہم
کہینگے کہ شاکر و نکو اگرچہ ان علاقونکی گرفتاری کے اسباب اور ان طوقونکے پہننے کے باعث اور ان
سوزشونکو چکھنا دنیا کی پیدائش کے تقاضے سے درپیش ہے لیکن انکو زنجیرونکی گرفتاری اور طوق
کا پہننا اور سوزش حاصل نہوگی اسلیے کہ شاکر لوگ تین گروہ ہین ایک ابرار جنکا لقب اصحاب الیمین بھی ہے
اور دوسرے مقربین اعمال جنکا عباد ہد اور عباد الرحمٰن بھی لقب ہے اور تیسرے مقربین احوال جنکو
مقربین مطلق بھی کہتے ہین اور سابقین بھی انکا لقب ہے سو پہلے ہم ابرار کا حال بیان کرینگے
جو پس خوردہ کھانیوالے مقربین اعمال کے ہین پھر انکے بعد مقربین اعمال کے حال کی بیان کیطرف
انتقال کرینگے ہم تاکہ مقربین احوال کا حال بطریق اولےٰ سپر قیاس کر لیا جاوے اِنَّ الْاَبْرَارَ
الخ **فائدہ عزیزی فائدہ تنبیہ** شکر عجب چیز ہے فرمایا اللہ عز و جل نے لَئِنْ شَکَرْتُمْ
لَاَزِیْدَنَّکُمْ عطا سے منقول ہے کہ کہا گیا مین اور عبید بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
پاس پھر کہا مینے کہ خبر دیجیے مجکو بہت عجیب چیز کی کہ دیکھی ہو آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس روئین عائشہ اور کہا کہ کونسی شان حضرت کی عجیب نہتی یعنے سب باتین اونکی عجیب تہین
ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور بستر پر میرے ساتھہ لیٹے یہانتک کہ لگا بدن میرا حضرت
کے بدن سے پھر فرمایا اے بیٹی ابوبکر کی چھوڑتی ہی تو مجکو کہ عبادت کرون مین اپنے رب کی کہا مینے
کہ دوست رکھتی ہون مین قرب آپکا پھر اذن دیا مینے آپکو پس اوٹھے اور گئے پانی کی مشک کی طرف
پھر وضو کیا اور اچھی طرح پانی بہایا پھر کھڑے ہوے نماز کے لیے پس روئے یہانتک کہ بہے آنسو
اونکے سینہ پر پھر رکوع کیا اور روئے پھر سجدہ کیا اور روئے پھر اوٹھایا سر اپنا اور روئے پس یہی حال رہا
یہانتک کہ آئے بلال اور خبر دی آپکو کہ نماز طیار ہے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ کس چیز نے رلایا
آپکو حالانکہ بخشدیے ہین خدا تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ آپکے پس فرمایا آپنے کہ کیا نہوؤن مین بندہ
شکر گذار اور کیونکر نکرون یہہ حال مین کہ اوتارا اللہ تعالیٰ نے مجپر یہہ مضمون اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اخیر آیۃ تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق کے نزدیک یہہ ہے کہ اقرار کرے نعمت منعم کا
بوجہہ خضوع و خشوع کے اور اللہ تعالیٰ کی صفت جو شکور آتی ہی تو اوسکے یہہ معنے ہین کہ بہت جزا اور
ثواب دیتا ہی بندونکو تہوڑے عمل پر اور شکر منقسم ہوتا ہی دو قسم ایک تو شکر زبان سے اور وہ اقرار
کرنا نعمت کا ہی ازراہ عاجزی کے اور دوسرا شکر بدن سے کہ تمام اعضا کو مصروف اوسکی طاعت مین
رکھے کہ جو اعضا جس کام کے لیے بنے ہین اوسمین صرف کرے مثلاً آنکھہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتب
دینیہ اور دیکھنے راہ اور نمونہ قدرت الٰہی وغیرہ کے لیے اوسمین صرف کرے علی ہذا القیاس اور اعضا
سمجھہ لینا چاہیے اور کہا ابو عثمان رحمہ اللہ نے کہ شکر جاننا عجز کا ہے شکر سے یعنے جانلے کہ مین عاجز ہون

اوسکے شکر ادا کرنے سے چنانچہ آیا ہے کہ کہا داود علیہ السلام نے الٰہی کیونکر شکر ادا کرون تیرا کہ شکر کرنا تیرا بھی نعمت ہے تیری طرف سے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے اونکو کہ اب تحقیق شکر ادا کیا میرا تو نے اور کہا موسے علیہ السلام نے اپنے مناجات مین الٰہی پیدا کیا تو نے آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اور جو کچھ بنایا تو نے پس کیونکر شکر ادا ہو تیرا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جاننا تیرا اسکو شکر ہے میرا اور آیا ہے کہ ایک شخص آیا سہل بن عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ چور آیا میرے گہر مین اور لیگیا اسباب میرا اونہون نے کہا کہ شکر ادا کر اللہ تعالیٰ کا اگر داخل ہوتا چور یعنے شیطان تیرے دل پر اور بگاڑ دیتا توحید تو کیا کرتا تو اور کہا بعضون نے کہ شکر آنکہون کا یہہ ہے کہ چہپائے تو عیب کہ دیکہے تو اپنے یار کا اور شکر کانون کا یہہ ہی کہ چہپائے عیب یار کا کہ سنے تو کانون سے اور آیا ہے کہ تہمے حسن بن علی رضی اللہ عنہما رکن سے یعنے حجر اسود یا رکن یمانی سے اور کہا الٰہی اَنْعَمْتَنِیْ فَلَمْ تَجِدْنِیْ شَاکِرًا وَابْتَلَیْتَنِیْ فَلَمْ تَجِدْنِیْ صَابِرًا فَلَا اَنْتَ سَلَبْتَ النِّعْمَۃَ بِتَرْکِ الشُّکْرِ وَلَا اَدَمْتَ الشِّدَّۃَ بِتَرْکِ الصَّبْرِ اِلٰہِیْ مَا یَکُوْنُ مِنَ الْکَرِیْمِ اِلَّا الْکَرَمُ اور آیا ہے کہ گذرے ایک نبی ایک چہوٹے سے پتہر پر کہ بہت سا پانی اوسمین سے نکل رہا ہے پس تعجب کیا اون نبی نے اس سے پس گویا کیا اللہ تعالیٰ نے اوس پتہر کو اور اوسنے کہا اونسے کہ جب سے مینے سنا ہے اللہ تعالیٰ سے وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ مین روتا ہون اوسکے خوف سے پس دعا کی اون نبی نے کہ بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے پس وحی بہیجی اللہ تعالیٰ نے کہ مینے بچایا اوسکو دوزخ سے پس چلے گئے وہ نبی پہر پہرتے ہوئے جو اوس پتہر پر گذرے تو دیکہا کہ پانی اوس سے ویسا ہی جاری ہے اونہون نے تعجب کیا اور پوچہا اوس پتہر سے کہ اب کیون روتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو بچایا تجکو آگ سے اوسنے کہا کہ وہ رونا غم و خوف کا تہا اور یہہ رونا شکر و خوشی کا اور خبر صحیح مین آیا ہے کہ پہلے پکارے جاوینگے طرف جنت کے وہ کہ حمد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی بہر حال اور منقول ہے ایک بزرگ سے کہ کہا دیکہا مینے ایک سفر مین ایک بڈہے کو پس پوچہا مینے حال اوسکا اوسنے کہا کہ ابتداء عمر مین مین اپنے چچا کی بیٹی کو چاہتا تہا اور وہ مجکو چاہتی تہی پہر اتفاقاً میرا نکاح اوس سے ہوا پس شب زفاف مین مینے اوس سے کہا کہ آؤ شب بیدار رہے کرین اس نعمت مین واسطے ادا کرنے شکر اللہ تعالیٰ کے سو کہ جمع کیا ہمکو پس نماز پڑہتے رہے ہم اوس رات اور دونون مین سے کسیکو فراغت نہوئی پس جب ہوئے دوسری رات تو کہا ہمنے ویسا ہی جو پہلی رات کہا تہا پس ستر یا اسی برس سے ہم اسی حال پر ہین ہر رات پہر بیوی سے کہا کہ کیون ایسا نہین ہے بیوی بڑہیا نے کہا کہ یہی حال ہے جیسا شیخ نے کہا **قشیری** اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا تحقیق نیک کار پیتے ہین پیالہ شراب سے کہ ملونی اوسکی پانی چشمہ کافور ہوگے **فیہ** البتہ نیک لوگ پیتے ہین پیالہ جسکی ملونی ہی کافور **موضح** **تفسیر** نیک کار بعد بیان فرمانے حال بدکفار کے شروع فرمایا بیان کرنا حال خیر شاکرین کا اور ابرار کہتے ہین اونکو کہ اطاعت کرین اپنے خالق کی اور حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْذُوْنَ الذَّرَّ وَلَا یُضْمِرُوْنَ الشَّرَّ یعنے برده ہی کہ نہ ایذا دے چیونٹی کو اور نہ دلمین رکہے برائی

پیتے ہین یعنے پیئینگے جنت مین اور کاس سے مراد پیالہ شراب ہے اور اطلاق کیا جاتا ہی اسکا لفظ شراب پر بہی اور اکثر ونکے نزدیک یہی مراد ہے چنانچہ کہا ضحاک نے کہ جو لفظ کاس قرآن مین ہے مراد اوس سے خمر یعنے شراب ہے ہے گا مزاجہا یعنے کافور کی پانی کے اوسمین ملونی ہوگی اور کافور نام ایک چشمہ کا جنت مین مقام محمدی مین اور ایسے ہی تمام چشمونکا پانی مثل کافور کے ہوگا سفیدی اور خوشبو اور ٹھنڈک مین نہ مزکین والا نفس کا فور نہین پایا جاتا ہے ۵ **مراح** ۵ ہوگی ملونی اوس شراب کے پانیکی جیسی گلاب یا کیوڑا شربت کے اوپر سے ملا دیتے ہین کافور جو روح کا بہی مقوی ہی اور دلکا مفرح اور خوشبوئی بہی اوسمین پائی جاتی ہی اور رنگ بہی نورانی رکہتا ہے شیخ بو علی سینا نے قانون کے مفردات مین لکہا ہے کہ آدمی کے روح اور بدن مین کافور کی تاثیر ایسی ہے جیسے عالم مین شمالی ہوا کی تاثیر ہے کہ ہر چیز کے جوش کو ٹہہا دیتی ہے اور بدبو کو بالکل دور کر دیتی ہی اور ہر فساد کو صلاح کر دیتی ہے لیکن یہہ کافور دنیا کا کافور نہین ہے بلکہ ہماری مراد اس کافور سے عینا الخ

۵ **عزیزی** ۵ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا کہتا ہون کافور سے چشمہ کہ پیوینگے اوس سے بندے مقرب خدا کے رواں کرینگے اوسکو رواں کرنا یعنے نالیاں اوس سے جہاں جاوینگے لیجاوینگے وہاں علیم ۵ **فتح** ۵ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے چلاتے ہین اوسکو نالیان ۵ **موضح القرآن** ۵ **تفسیر** یعنے اپنے منازل پر جہان جاوینگے اوسکے پانی کو لیجاوینگے گویا وہ چشمہ خاص اونکے ملک ہے اور اونکے تصرف مین ہے اور عباد اللہ سے مراد خاص اللہ کے بندے ہین جو کہ ایکے فرمانبرداری کا طوق اپنی گردنمین رکہتے تہے اور اپنے ہر کام اور ہر حرکت اور سکون مین اپنی نظر کو اللہ تعالے ہی کی طرف رکہتے تہے اور اوسیکی رضامندی چاہتے تہے بلکہ وہ اپنے عملونپر بہی اعتماد نہ رکہتے تہے بلکہ اون عملونکی نامقبولی کا خوف اونکے دلمین اسقدر بیٹہہ گیا ہے کہ کسی وقت یہہ خیال اونسے علیحدہ نہین ہوتا چنانچہ اس حال پر یہہ بات اونکی گواہ ہے کہ یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ الخ

۵ **عزیزی** ۵ یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسۡتَطِیۡرًا پوری کرتے ہین نذر اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیلی ہوگی ۵ **فتح** ۵ پوری کرتے ہین منت اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیل پڑیگی ۵ **موضح القرآن** ۵ **تفسیر** پوری کرتے ہین نذر یعنے جو چیز کہ اپنے ذمہ پر لازم کر لیتے ہین جیسے نفل عبادت اور کوئی وظیفہ اور صدقہ سوا ان چیزونکو جیسا لازم کیا ہے اوسیطرح سب شرطونکے ساتہہ آخر عمر تک ادا کرتے ہین پہر جب ایسی چیزین جو حق تعالے کیطرف سے واجب نہین بلکہ اپنے ذمہ پر خود لازم کر لین ہین اونکو اس احتیاط سے ادا کرتے ہین تو وہ چیزین جو حق تعالی کیطرف سے اونپر واجب ہوئی ہین اونکو بطریق اولی پورا ادا کیا ہوگا اور باوجود ایسے مستقیم ہونیکے تمام واجبات عملی اور التزامی اون عبادتونپر پہر بہی چندان اعتماد نہین رکہتے ہین بلکہ ہمیشہ خائف اور ہراسان رہتے ہین وَ یَخَافُوۡنَ الخ اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ ہوگی شر اوسکی پہیلی ہوئی جیسے طبع اوس فان

ہوا کی دن کی آگ لگتی کہ تمام بستی کو اپنے اپنے گھر ونکا خوف ہوتا ہے کہ مبادا ہوا کی شدت سے آگ ادھر
آپہنچے اور ان لوگونکو یہہ خوف وہراس اس سبب سے ہوگا کہ شاید واجبات کے ادا کرنےمین ہمسے کچھہ قصور
واقع ہوا ہو جیسے سستی اور دل نہ لگنا اور اس سبب سے طبیعت کی تاریکی نے اوس طاعت مین ملکر کچھہ خرابی
کردی ہو اور آج قیامت کا دن ہے اور اس دن کی شر گنہگارونکی شامت سے اسقدر پہیل رہی ہے کہ
بے گناہ بہی اس بلامین گرفتار ہو رہے ہین جیسے آسمان وزمین اور پہاڑ و دریا اور آفتاب وماہتاب
اور ستارے سو ایسے وقت شائد وہ طاعت اس تاریکی کے سبب سے قبول نہوا ور عتاب وعذاب کا
سبب بڑے سو اسقدر بے اعتمادی اونکو اپنے عملونپر صریح دلیل ہے اسبات پر کہ خوف کا غلبہ اونپر بہت
ہوگا اور خوف کا غلبہ دل کی سردی کی دلیل ہے جیسے دل کی گرمی کے وقت مین جرأت اور بے باکی غلبہ
کرتی ہے سو یہہ شراب سی کافور کا ہے جو شراب محبت مین ملا کر نوش کیا ہے اور یہہ چیز اسبات پر بہی
دلیل صریح ہے کہ اون لوگون کو اون عملونکے ساتھہ جو اپنے مطلوب کے شوق مین کئی ہین کچھہ علاقہ نہین
رہا اور اون عملونسی دل سرد ہوگئے ہین تو دنیاوی علاقونسی جو اونکے مطلوب کے منافی تہی یقینا انقطاع
کلی رکہتے ہونگے اور اس اونکی احوال پر دوسرا گواہ یہہ ہے وَيُطْعِمُونَ الخ ۵ عزیزی
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۵ اور دیتے ہین باوجود اوسکی احتیاج کے فقیر کو
اور یتیم کو اور قیدی کو ۵ فتح ۵ اور کہلاتے ہین کہانا اوسکے محبت پر محتاج کو اور بن باپ کی لڑکیکو
اور قیدی کو ۵ موضح ۵ اور کہلاتے ہین کہانا باوجود اسکے کہ لذت دینے سے کہانا
پکا کر کہلانا بہت بہاری ہے اسلیے کہ آدمی کا نفس جو چیز حاضر المنفعت ہے اوسکے دینے مین بخل کرتا ہے
بخلاف اوس چیز کے جو منفعت سے دور ہو اسلیے غلہ کا دینا آسان ہے اکثر آدمیونکے نزدیک آٹا دینے سے
اور آٹا دینا سہل ہے روٹی دینے سے لیکن بعض اوقات جو سیر ہوتا ہے تو پکا کہانا دینا بخوف سڑنیکے
سہل ہوتا ہے یہہ ایک سبب ہے غرضکہ وہ لوگ کہانا کہلاتے ہین عَلَىٰ حُبِّهِ باوجود اوس کہانیکے
محبت کے بیچ ہو کہ بہہ کے شدت اور نہ پانے قوت کے کہ ایسے وقت مین ۵ [illegible] ۵ خام
ہوتا ہے یا نفیس اور مزیدار ہونیکے سبب سے وہ کہانا محبوب ہوتا ہے اور باوجود بے احتیاجی کے بہی
خرچ نہین کر ڈالتے ہین رکہہ چہوڑتے ہین تاکہ اور وقت کہاوینگے یا اوس شخص کو کہلاتے ہین جس سے
کچہی منفعت کی امید ہوتی ہے اور یہہ لوگ اس کہانیکو محتاجگی کی حالت مین کہلاتے ہین مِسْكِينًا
مسکین محتاج کو جو قوت کے حاصل کرنیسے خود عاجز ہے اور اوس سے کسیطرح کی منفعت کی توقع بہی نہین
بلکہ اوسکو ایکبار کہلانیکے سبب سے اسکے خوگرگی اور ہر روز قرضخواہ کی طرح پیچہا نہین چہوڑتا ہو اور سخت
سخت باتین سناکے دلکو مشوش کرتا ہے وَيَتِيمًا اور یتیم کو جو مسکین سے بہی زیادہ عاجز ہے اسلیے
کہ مسکین قوۃ وعقل کامل بہی رکہتا ہے اگر ایکوقت اوسکو قوت میسر نہوا تو دوسرے وقت کوشش
کرکے کلی کوچہ مین پہر کے کچھہ نہ کچھہ تہوڑا بہت پیدا کرکے اپنے جان تہانبنے کی تدبیر کرلیگا اور یتیم
نہ عقل کامل رکہتا ہے اور نہ قوۃ اور نہ مانگ کہانیکا وقوف رکہتا ہے اور نہ اوس سے کچھہ منفعت کی

توقع ہی وَاَسِیۡرًا اور قیدیونکو جو کسیکی قید مین گرفتار ہین اور کسیطرح سے قوت کے حاصل کرنیکی
قدرت ہنین رکہتے ہین بلکہ اوس سے اتنا بہی ہنین ہوسکتا ہے کہ مسکین و یتیم کیطرح کسیکے سامنے
جا کہڑا ہووی تاکہ وہ اسکا حال دیکہہ کر رحم کرے اور اوسکو کچہہ دیوے اور با وجود اسکے کہ اس قسم کے لوگونکو
اپنی خواہش و رغبت کے ہوتے ہوے کہانا کہلانا بڑا احسان و خالص عبادت ہے جسمین ریا کا نام
بہی ہنین ہے لیکن خدا کے خاص بندے اس عمل پر بہی اعتماد ہنین کرتے ہین بلکہ ڈرا کرتے ہین
کہ ایسا ہنو اس کہانا کہلانیکے سبب سے مسکین یا یتیم یا قیدی کچہہ ہماری تعریف یا تعظیم یا سلام کرین
اور اس سبب سے ہمارا نفس خوش ہووی تو پہر وہی طبیعت کی تاریکی اوسمین آجاوی اور یہہ عمل ملیجا ہو جاوے اسلیے کہانا کہلانے کے
وقت کہولکر اونسے کہدیتے ہین کہ اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ الخ **عزیزی** کہ اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ
لِوَجۡہِ اللّٰہِ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُکُوۡرًا کہتے ہین سوا اسکے ہنین ہے کہ طعام دیتے ہین ہم تمکو واسطے
ذات خدا کے ہنین طلب کرتے ہین ہم تمسے مزدوری اور نہ شکر کہ **فتح** ہم جو تمکو کہلاتے ہین
نرا اللہ کا موہنہ چاہنے کو نہ تمسے ہم چاہین بدلہ نہ چاہین شکرگذاری کہ **موضح تفسیر** اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ الخ
بیشک سوا اسکے ہنین ہے کہ ہم کہلاتے ہین تمکو خالص خدا تعالےٰ کی رضامندی اور خوشنودی
حاصل کرنیکے لیے لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً ہم ہنین چاہتے ہین تمسے کچہہ بدلہ اس کہانیکے بعد
جیسے سلام کرنا یا تعظیم کرنی یا اپنے حق مین ترقی کی کچہہ دعا چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ جب آپ کچہہ صدقہ کسیکے اہلبیت کو بہیجتی تہین تو وہ
انیکے بعد اپنے خادمہ سے آپ پوچہتی تہین کہ اوس صدقہ لینے کے بعد اون لوگون نے کیا کہا تہا
اگر خادمہ کہتی تہی کہ یہہ دعا آپکے حقمین کی تہی تو جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اون گہروالونکے
حقمین اوسیطرح کی دعا کرتی تہین اور فرماتی تہین کہ یہہ اسواسطے ہی کہ ایسا ہنو اونکی دعا میرے
صدقہ کے عوضمین محسوب ہو جاوے اور میرے صدقہ کے ثوابمین نقصان آجاوی سو اسواسطے اونکی
دعا کے عوضمین مینے بہی اونکی واسطے دعا کردی تاکہ دعا کا بدلہ دعا ہو جاوے اور میرے صدقہ کا ثواب
برقرار رہے وَّلَا شُکُوۡرًا اور ہنین چاہتے ہم تمسے شکرگذاری کہ لوگونکے سامنے ہماری ثنا
یا صفت کرتے رہو کہ ہمارے اوپر فلانے نے ایسا احسان کیا اور ایسا کہانا کہلایا اسلیے کہ اگر یہہ چیزین
ان کا موں سے چاہین ہم تو پہر وہی طبیعت کی تاریکی اسمین آجاوی اور وہی خوف پہر لاحق حال
ہووے کہ **عزیزی** اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا یَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِیۡرًا بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے
دن ترش رو اور نہایت سخت سے کہ **فتح** کہ ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اوداس سختی
کے کہ **موضح تفسیر** کہ یعنے بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے ایکدن اوداسی سخت سے
یعنے وہ ایسا دن ہے کہ اوسمین اوداسی چہائی ہوئی ہی اور یہہ کنایہ ہے حق تعالےٰ کی قہری
تجلی سے جو اوسدن ہوگی سو اوس تجلی کے ادب کی رعایت سے اوسدن کو عبوس اور قمطریر
کرکے موصوف کیا اور جسطرح جو شخص عبوس قمطر ہوتا ہے یعنے غصہ مین بہرا ہوا دزہ سی تمیز

غصہ ہو جاتا ہے اسیطرح وہ دن کہ نقیر اور قطمیر کا مواخذہ ہوگا یعنے ذرہ ذرہ بات پوچھی جاویگی اس سببسے وہ دن خوفناک اور دہشت بہرا ہوا ہے اور یہہ اونکا عمل کہ خوف شدید سے بڑی دونون چیزونپر دلیل صریح ہے یعنے ایک دنیاوی علاقونکا انقطاع اور دوسرے دل سردی اور بے اعتمادی اونکا غلبہ تفسیر واحدی اور اور تفسیرونمین مذکور ہے کہ حضرت حسنین رضے اللہ تعالے عنہما ایکبار بیمار ہوئے سو رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم اونکی بیمار پرسی کے لیے تشریف فرما ہوئے اور اپکے ساتہہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہی بہت آئے انمین سے ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علے رضے اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے فرزند بہت سخت بیماری ہے تمکو چاہیے کہ حق تعالے کی نذر اپنے اوپر مقرر کرو حضرت علی نے کہا کہ مینے تین روزے خدا کیواسطے اپنے اوپر نذر مقرر کئے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا نے بہی تین روزے نذر مانے اپکی لونڈی جسکا فضہ نام تہا اوسنے بہی تین روزے اپنے اوپر مقرر کیے پہر حق تعالے نے اپنے کرم وفضل سے دونون صاحبزادونکو شفا دی تو تینون صاحب موافق اپنے نذر کے روزہ دار ہوئے اسدن حضرت علی کے گہر مین کوئی کہانیکی چیز نہتی آپ شمعون یہودی پاس جو خیبر کا رہنے والا تہا اور مدینہ مین غلہ بیچا کرتا تہا تشریف لے گئے اور کچہہ اوس سے طلب کیا اوسنے اسلام کی عداوت کے سبب سے دینے مین تامل کیا پہر بہت تکرار وفہمایش سے اپکو باران سیر جو قرض دیے آپنے وہ جو گہر مین لا کر دیے حضرت فاطمہ رضے اللہ عنہا نے چار سیر جو چکی مین پیسے اور لونڈی نے گہر کے آدمیون کے گنتی کے موافق پانچ روٹیان پکا کر تیار کین پہر افطار کے وقت وہ پانچون روٹیان لا کے اون سب حضرات کے آگے کہین اور ہر ایک چاہا کہ لقمہ توڑ کے موہنہ مین ڈالین اتنے مین ایک فقیر نے دروازے پر آکر سوال کیا اور کہا کہ حق تعالے کی سلامتی تمپر ہوجیو اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فقیر مسلمان تمہارے دروازے پر آیا ہے اور اوسکے گہر مین پانچ آدمی ہین کچہہ اوسکو کہلاؤ حق تعالی تمکو جنت کے خوانونسے کہلاویگا اون پانچون حضرات نے وہ پانچون روٹیان اوس فقیر سائل کو حوالہ کردین اور آپ سب پانی پی کر سو رہے پہر صبح کو روزہ رکہا اور اسیطرح اسدن بہی چار سیر جو پیس کے پانچ روٹیان پکائین افطار کیوقت ایک یتیم آیا اوسکو وہ روٹیان دیدین تیسرے دن ایک قیدی آیا اوسکو حوالہ کردین چوتہے دن جو صبح کو اوٹہے تو بہوک کی شدت سے طاقت ہلنے کی نہتی اور مرغ کے چوزے کی طرح بدن کانپتا تہا اوسدن جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کے دیکہنے کو تشریف لائے یہہ حالت سبکی دیکہہ کے اپکو بہت بیتابی ہوئی پوچہا کہ میری بیٹی فاطمہ کہان ہے حضرت علے رضے اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اپنے مصلے پر نماز مین مشغول ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس تشریف لیگئے دیکہا کہ پیٹ پیٹہہ سے لگ گیا ہے اور آنکہین اندر کو دہس گئی ہین یہہ حالت دیکہہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری ہوئے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورۃ لیکر آئے اور کہا کہ لو اے پیغمبر اس سورۃ کو تمکو اور تمہارے اہلبیت کو مبارک ہوجیو اور یہہ آیتین پڑہ کر حضرت کو سنائین پہر حضرت رب العزت نے بعد اسکے ظاہری فتوح بہی عنایت کی اور پہر کبہی ایسی فقر کی شدت مین مبتلا نہوئے

کہتے ہین کہ ان تینون دنونمین حضرت جبرئیل فقیر اور یتیم اور قیدی کی صورت بنا کے صبر کے امتحان کے لیے
آئے تہے اسی سبب سے کہا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ملک دنیا کو اپنے سنان سے لیا یعنے
نیزے کی نوک سے یعنے جہاد کر کے اور ملک عقبے کو ستہ نان سے یعنے تین روٹیون سے خرید کیا اب
یہان پر جاننا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو وفا کرنا واجب ہے اگر وہ نذر گناہ نہو
اور اگر کسی گناہ کی نذر کی ہی تو اوس نذر کو وفا کرنا واجب نہین ہے بلکہ ممنوع ہے چنانچہ حدیث
صحیح مین آیا ہے مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِہٖ اسلیے
کہ نذر کی حقیقت یہہ ہے کہ جو چیز واجب نہین ہے اوسکو اپنے اوپر واجب کر لینا اور اگر وہ چیز گناہ ہوے
اور اسنے اوسکو اپنے اوپر لازم کیا تو حکم الہے کی مخالفت کی اور حق تعالی کی مخالفت کرنی نچاہیے
اور اگر بالفرض کسیکے موںہہ سے ایسے بات نکل گئی اور گناہ کی نذر کی تو اوسکو اوسیوقت لازم ہے
کہ اوس سے توبہ و استغفار کرے اور اوسکو ہرگز ادا نکرے اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ نذر اوسی چیز کی
درست ہے کہ جو طاعت واجبہ کے قسم سے ہو جیسے نفل نماز نفل روزہ صدقہ حج عمرہ وقف وغیرہا
جو اس قسم سے ہو لیکن جو چیز طاعت کی جنس سے نہین ہے اوسمین نذر منعقد نہین ہوتی یعنے
کہنے سے اوسپر لازم نہین ہو جاتی جیسے فلانا کہانا کہانا اور دہوپ مین بیٹہنا اور کہڑا رہنا اور
موںہہ سے نہ بولنا اور سایہ کے نیچے نہ آنا اور سوائے انکے اور سمین کچہہ اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتا
اور اگر نذر مبہم کی ہی جیسے یون کہا کہ اگر مین یہہ کام کرون تو مجہپر نذر ہے پہر وہ کام کیا تو اوسپر
قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے اور یہی حکم اوس نذر کا ہے جو اوسکے طاقت سے باہر ہے اور یہہ بہی
جان لینا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسکین او یتیم اور قیدیکو کہانا کہلانا عبادت
ہے مسلمان ہون وہ یا کافر لیکن زکوۃ اور نذر اور کفارہ کافر کو دینا درست نہین اور اگر مسکین
اور قیدی اور کافر واجب القتل ہون تو بہی اونکو کہانا کہلانا باعث اجر کا ہے اسلیے کہ واجب القتل کو
بہوکا قتل کرنا درست نہین ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جو کافرونکو قید کر کے لاتے تہے اور مسلمانونکو حوالہ کرتے تہے تو فرما دیتے تہے کہ انکے ساتہہ
احسان کرنا یعنے کہانے پینے کی تکلیف ندینا بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مسلمان
اون قیدیونکو اپنے گہر والونسے بہتر اور زیادہ خوش رکہتے تہے اور اپنے سے اچہا کہانا کہلاتے تہے
یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے حق مین قتل کرنیکا یا لونڈی غلام کر رکہنے کا یا مال
لیکے چہوڑ دینے کا یا بے لیے چہوڑ دینے کا حکم فرماتے اور یہی حکم ہی جسکے ذمہ پر قصاص واجب ہوا ہو
اور قتل کا مستحق ہوا ہو اوسکو بہی بہوکا پیاسا مارنا جائز نہین ہے اور جو ان آیتونمین ذکر کیا گیا
کہ حق تعالے کے خاص بندونکو قیامت کے دن کے شر کے پہیل پڑنے سے ہمیشہ خوف رہتا ہے
اور باوجود ایسے عملونکے جو آمیزش ریا سے بالکل خالی ہین ہمیشہ ہراسان اور خوفناک رہتے ہین
اسلیے ضرور ہوا کہ ایسے خوف کا ثمرہ جو آخرت مین دیکہینگے بیان کیا جاوے پہر اوسکے بعد اونکے عملونکی

جزا کیطرف انتقال کیا جاوی سو پہلے اونکے خوف کے ثمرے کے بیان مین ارشاد ہوتا ہی فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ الخ
عزیزی فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا بچایا اونکو خدا نے اوسدن کی
سختی سے اور پہنچائی اونکو تازگی اور خوشحالی ۵ **فتح** ۵ پھر بچایا اونکو اللہ نے برائی سے اوسدنکی
اور ملائی اونکو تازگی اور خوشوقتی **تفسیر** ۵ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ پھر بچا دیگا اونکو اللہ تعالی
اسدن کی برائی سے باوجود اسکے کہ شر اوسدن کی پہیلی ہوئی ہوگی اور اس بچانیکی صورت یہہ
ہوگی کہ وہ لوگ صفت رضا کی تجلی سے سرفراز ہونگے اور اونکو اوس تجلی کے مشاہدے کے استغراق
مین مشغول کردیگا چنانچہ سورہ قیامت مین تصریح سے بیان ہوچکا ہے کہ وجوہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اور فرشتونکی جماعتین جماعتین انکے پاس آکر خوشخبری سناوینگی جیسکہ
سورہ انبیا مین مذکور ہے کہ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
اور حدیث صحیح قدسی مین آیا ہی کہ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ
یعنے حق تعالی فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا مین آپسمین دوستی رکھتے تھے ہماری راہ مین اونکے لیے قیامت کے
دن منبر ہونگے نور کے اسطرحکی عظمت کے کہ رشک کرینگے اونکا حال دیکھکر پیغمبر اور شہید اسواسطے کہ پیغمبرون
اور شہید ونکو امت پر گواہی دیکر اونکو موقف سے اور اوسدن کے ہول سے خلاص کرنیکی فکر ہوگی اور سنبے
وہ تشویش مین ہونگے اور ان لوگونکو کسی سے علاقہ نرکہنے کے سبب سے فرغت کلی حاصل ہوگی
اور یہہ سب برکتے انکو دنیا کے علاقونکے قطع کرنیکے سبب سے حاصل ہوگی وَلَقّٰهُمْ اور آگے لادیگا
اونکے اسکے سبب کہ دنیا مین اوسدنکی ترش روئی اور برائی سے خوف کیا کرتے تھے نَضْرَةً تازگی اور
بہرکی رونق جو اونکے بشرے پر نمودار ہوگی وَسُرُوْرًا اور خوشی دلکی جو اونکے باطن مین بہری
ہوگی عوضمین اوس غم واندوہ کے جو اپنے دین کیواسطے دنیا مین رکہتے تھے اور ہمیشہ آخرت کی فکر مین
اپنی اوقات گذارتے تھے اور فقط اسیقدر نعمت پر اونکے حق مین اکتفا نکیا جاویگا یعنے اوسدن کے
شر کا خوف اونسے جاتا رہے اور امن وچین اونکو حاصل ہوے سواسطے کہ یہہ تو اونکے خوف کا
پہل ہے بلکہ اونکے اور عملونکو بہی رحمت کی نظر سے دیکہینگے اور اونکے سب عملونکا مدار صبر پر پاوینگے
وہ صبر جو دنیاوی علاقون اور جسمانی لذتونکے ترک پر کیا تہا اور طاعتونکی مشقت کے تحمل پر اور آفتون
اور بلاؤن کے پہنچنے پر جو صبر کیا تہا پہر اونکے صبر کی جزا منظور ہوگی وَجَزٰىهُمْ الخ **عزیزی**

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا
اور جزا دی اونکو اونکے صبر کے بدلے مین باغ اور کپڑے ریشم کے تکیے لگائے ہونگے وہان تختونپر
نہین دیکہینگے وہان گرمی آفتاب کی اور نہ جاڑا بہت ۵ **فتح** ۵ اور بدلہ دیا اونکو اوسپر
کہ وہ ٹہیرے رہے باغ اور پوشاک ریشمی تکیے لگے بیٹہے اوسمین تختونپر نہین دیکہتے وہان دہوپ
نہ ٹہر ہے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا اور بدلہ دیگا اونکو اونکے صبر کرنے پر
جو فضا کے مکانات اور دل لگی کے باغات اور عمدہ عمارتونکے ساتہہ اپنے دل کو متعلق نہین کیا تہا

جَنَّۃً بہشت کشادہ اور با فضا جسکا عرض زمین اور آسمان کے عرض کے برابر ہے اور محل اور مکانات منقش ورنگین وَحَرِیْرًا اور کپڑے ریشمی جو انکی پوشاک مین صرف ہونگے اور فرش وفروش بہی اور در اور دیوار اور پردے اور چہت گیری اور ہانڈیون اور جہاڑون اور دیوار گیرلونگے علاقہ مین اونکے کام آوینگے اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو دنیا مین پہٹے پرانے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تہے اور آستین لمبی اور دامن ازار دراز نہین کرتے تہے اور خالص ریشمی کپڑے سے پرہیز کرتے تہے ان سب چیزون کے عوض مین یہہ حریر ملیگا اونکو اور بہت سی روایتون مین یون آیا ہے کہ ادنی بہشتی کے لیے ہر صبح وشام ستر جوڑے حریر کے جنکے رنگ مختلف ہونگے اور لقین ومنقش اوسکے خادم اوسکے سامنے لایا کرینگے تاکہ اونمین سے جو مرغوب ہو اوسکو پہنے اور باریکی مین کپڑے ایسے ہونگے جیسے پہول کی پتی مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا تکیے لگائے بیٹہے ہونگے اوس بہشت مین تختو نپر اور ریشمی توشکین اون تختونپر بچہی ہونگی اور وہ تخت سایہ دار ہونگے جیسے دنیا کے بادشاہونکے تخت ہوتے ہین اور یہہ جزا ہے اونکے اوس صبر کی جو دنیا مین تنگ اور تاریک حجرونمین اور خانقاہون اور مدرسونمین بورئیونپر بیٹہے رہا کرتے تہے اور علوم دینی کے درس کی مجلسونمین اور ذکر اور توجہ کے حلقونمین سبکے پاس انداز بیٹہتے تہے لَا یَرَوْنَ الخ نہین دیکہینگے جنت مین گرمی آفتاب کی اور نہ سردی بہت اسلیے کہ جنت کی ہوا معتدل ہوگی نہ گرمی ہوگی نہ سردی اور آفتاب وہان نہوگا تاکہ اوسکی نزدیک ہونیکے سبب سے گرمی زیادہ ہو یا اوسکے دور ہونیسے سردی کچہہ ضرر پہنچاوے بلکہ عرش معلے کا نور اوس عالم کو ہمیشہ روشن رکہیگا اور جسوقت پردے اوٹہاوینگے تو جانینگے کہ دن ہوا اور سیر کا ہونمین نکلینگے اور بازار قائم ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کی ملاقات کرینگے اور خدمتگار لڑکے اور غلمان حاضر ہونگے اور جب پردے چہوڑینگے اور مکانونکے اندر داخل ہونگے تو معلوم کرینگے کہ رات ہوئی اور حورین اونکے آرام وصحبت کے لیے حاضر ہونگی اور یہہ جزا ہے اونکے اس صبر کی جو دنیا مین حق تعالیٰ کی فرمانبرداریمین کیا تہا جیسے روزیکی گرمی اور جمعہ کے دن دوپہر کو جامع مسجد مین جانا اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی اور بزرگون اور نیکونکی زیارت کے لیے سفر کرنا اور اونکی صحبت سے ظاہری اور باطنی فیض کو لینا یعنے یہہ چیزین دنیا مین گرمی کے دنونمین کرکے اس گرمی پر صبر کیا تہا اور اسیطرح سردی کے دنونمین وضو یا غسل تہجد کیوقت اور فجر یا عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرنیکے لیے اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی کے لیے سفر جاڑےمین کرتے تہے اور اس رنج پر صبر کیا کرتے تہے حدیث شریف مین آیا ہے هَوَاءُ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ اور بہشت کی ہوا کے معتدل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ وہان کے رہنے والون نے دنیا مین اپنے اعمال اور اخلاق معتدل کیے تہے اور بہشت وہی دنیا کے اعمال اور اخلاق معتدلہ کی صورت ہے افراط وتفریط یعنے کمی زیادتی اوسمین کسیطرح ممکن نہین ہے عزیزی

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝

اور نزدیک ہوے ہونگے اونپر سائے اوس باغ کے اور سہل حاصل کیے جاوینگے میوے اوسکے سہل

حاصل کرنا ۞ فتح ۞ اور جہک رہین اونپر اوسکے چہانوین اور پست کرکہے ہین اوسکے گچہے لٹکا کر ۞ موضح تفسیر وَدَانِيَةً اور نزدیک ہوگا اونپر سایہ اوس بہشت کے درختونکا اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو غریبون اور مسافرون اور مظلومون اور یتیمونکو اپنے سایہ دار مکانونمین جگہہ دیتے تہے یا اپنے عدل اور انصاف اور حمایت اور رحمت کے سایہ مین اونکو رکہتے تہے اور جب بہشتی مکہ جو اپنے آراستہ تختونپر مجلسون یا مکانونمین بیٹہے ہونگے وہ درخت چاہینگے کہ اپنے پہل اور پتونسے انکو نفع پہنچاوین تو اس ارادے سے قصدًا حرکت کرکے اون بہشتیونسے نزدیک ہو جاوینگے اور اپنے پہول اور کلیان اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو رغبت ہووے اور اونکی طرف دیکہین اور اپنے پہل اور میوے اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو توڑکر کہاوین پس وہانکے درختونکے سایہ کے نزدیک ہونیکے یہی معنے ہین چنانچہ اس آیۃ کی تمامی اسی بات کو چاہتی ہے کہ وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا اور تابع کیے گئے میوے اس بہشت کے بہشتیونکے واسطے جیسا چاہیے تابع کرنا یعنے پست کردیے گیے خوشے اوسکے جیسے پلا ہوا جانور بار بار اپنے خاوندکے پاس آتا ہے اور سواری یا کہیل یا جو نفع اوس جانور سے اوسکے خاوندکو منظور ہے وہ ادا کیا چاہتا ہے حضرت براء بن عازب رضؓ سے منقول ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک ہونگے کہ اگر کہڑا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک اور اگر بیٹہا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک اور اگر لیٹا ہوا چاہے تو اوسکے بہی نزدیک ہونگے اسواسطے کہ وہ میوے خود بخود بہشتیونکے موہنونمین پہنچینگے اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہی جو دنیا مین پرہیزگاری اور احتیاط کے سبب دنیا کے میوونسے احتراز رکہتے تہے کہ شائد میوے والونکے مالونمین کچہہ آمیزش شبہ یا حرام کی ہو اس سبب نکہاتے تہے اور صبر کرتے تہے اور گاجر و شلغم ہی پر قناعت کرتے تہے ۞ عزیزی ۞ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا

اور آمد و رفت کیجاویگی اونپر ساتہہ باسنون کے چاندیسے اور ساتہہ آبخورونکے کہ ہونگے مانند شیشونکے مراد رکہتا ہون شیشے چاندی سے اندازہ کیا ہوگا ساقیون نے اوسکو اندازہ کرنا ۞ فتح ۞ اور لوگ لیے پہرتے ہین اون پاس باسن روپے کے اور آبخورے جو ہو رہے ہین شیشہ شیشے پر روپی کی چمک ناپ رکہا اونکا ناپ ۞ موضح تفسیر وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ الخ اور بار بار لائے جاتے ہین اونکے سامنے برتن چاندی سے اونکے اوس صبر کے عوضمین جو دنیا مین استنجے اور غسل اور وضوکیواسطے باسنونمین پانی بہرکر طہارت کی ہمیشگی کیواسطے بار بار لاتے تہے اور آبخورے یہہ اونکے اوس صبر کے عوضمین ہوگا جو بار بار پانی کے سرد کرنیکے لیے مٹی کے آبخورے بازار سے لاکے پانی بہر رکہتے تہے تاکہ گرمیونکے روزیکے افطار کے وقت کام آوین لیکن بہشت مین جو اونکو آبخورے ملینگے وہ سبکی اور نزاکت اور صفائی مین كَانَتْ قَوَارِيرَ ہو رہے ہونگے شیشے ایسے کہ اندرکی چیز اونکے باہر سے معلوم ہو لیکن حقیقت مین وہ شیشے نہین ہین بلکہ قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ وہ شیشے چاندی سے بنائے گئے ہین تاکہ سفیدی اور چمک دمک مین چاندی ہووین اور صفائی و سبکی مین

ف نقرہ اونکی ... پیالے ... برابر ... کے اور شیشے یعنی روپا این شفاف جیسا شیشہ ۱۲ منہ

شیشہ ہووین اور اونکو چاندی سی اسلیے بنایا ہے کہ عوضمین وضو کے برتنونکے اونکو دینگے اور وضو کا پانی اونکے وضو کے اعضاء کو چمکتا نورانی کردیگا جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ پہر جو برتن وضو کے برتنونکے عوضمین انکو دیے جاوینگے وہ بہی سفید و روشن ہونگے لیکن چاندی کے ہونگے نہ سونیکے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ پانی اور جتنی پینے کی چیزین جسقدر سفید و شفاف برتن مین لطف و رونق دیتی ہین اوسقدر سونیکے برتنونمین رونق نہین دیتین اور جامع بغدادی مین لکہا ہے کہ تفریح اور تقویت مین چاندی کا اثر قریب یاقوت کے اثر سے اور شراب جب چاندی کے برتن مین رکہی جاتی ہی تو وہ شراب بہت جلد نشہ کرتی ہے اور اوسکے نشہ مین بہت لذت ہوتی ہے اور جہان شراب کا پلانا منظور نہین ہے تو وہان سونیکے آبخورے بیان فرمائے ہین چنانچہ سورہ زخرف مین ارشاد ہوا ہے کہ یُطَافُ عَلَیْہِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَہَبٍ وَّاَکْوَابٍ اور دنیا کے آبخورونمین جو جام شراب بہر کے لاتے ہین تو اونمین ایک عیب ہوتا ہے کہ پینے والیکے رغبت سے کبہی کم ہوتی ہی اور کبہی زیادہ سو اوس عیب کے دفع کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ قَدَّرُوْہَا تَقْدِیْرًا اندازہ کرکے بنایا ہے اون آبخوروں کو کانون کے ارواح کے کاریگرون نے اچہا اندازہ کرنا بہت احتیاط سے اسواسطے کہ وہ آبخورے اونکو اون آبخورونکے عوضمین عنایت ہوے ہین جو مٹی کے آبخورے افطار کیواسطے پانی یا شربت بہر کر رکہتے تہے اور دنیا مین باوجود شدت رغبت کے اسراف سے پرہیز کرتے تہے اور اعتدال کی راہ چلتے تہے سو اسلیے وہان بہی اونکے ساتہہ اعتدال کا معاملہ کیا جاویگا ۵ عزیزی ۵ وَیُسْقَوْنَ فِیْہَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُہَا زَنْجَبِیْلًا اور پلایا جاویگا اونکو وہان جام شراب ملونی اوسکے پانی چشمہ زنجبیل کے ہوگی ۵ فتح اور اونکو وہان پلاتے ہین پیالے جسکے ملونی ہی سونٹہہ ۵ موضح ۵

تفسیر وَیُسْقَوْنَ فِیْہَا اور پلائے جاوینگے وہ لوگ اون آبخورونمین جو چاندی کے ہین شفاف جیسے شیشہ کَاْسًا شراب اور کاس کا لفظ اگرچہ پیالہ کا نام ہے لیکن اکثر عرب کے اصطلاح مین شراب کے معنونمین استعمال کیا جاتا ہے کَانَ مِزَاجُہَا زَنْجَبِیْلًا ہوگی ملونی اوس شراب کی سونٹہہ جو شراب کو خوش ذائقہ اور مزیدار کردیتی ہی اور شراب کی ثقالت کو اوسکی گرمی ہلکا کردیتی ہی اور نشہ کی زیادتی اور پاکیزگی کا سبب ہوتی ہے اور بدنمین حرارت پیدا کردیتی ہے اور یہہ سونٹہہ کی آمیزش اسلیے ہے کہ تو دیدار الٰہی کا شوق اونپر غلبہ کری اور اوس غلبہ کے سبب اوس نعمت دیدار کی آگ بہڑکے اور اوس غلبہ مین اوس نعمت سے جو مشرف ہووین تو خوب لذت حاصل کرین اسلیے کہ جو چیز شوق اور طلب کے بعد حاصل ہوتی ہی تو وہ بہت لذت دیتی ہے لیکن وہ سونٹہہ یہہ دنیا کی سونٹہہ نہین ہے جسکے تاثیر آدمی کے فقط ظاہر بدن پائی جاتی ہی بلکہ اوس سونٹہہ سے مراد ہماری عَیْنًا فِیْہَا ایک چشمہ ہے بہشت مین جو تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا نام رکہا جاتا ہے سلسبیل یعنے آسان حلق مین جانیوالا اور گوارا یا تا بعدار کہ جہان چاہین جاتی ہے

۱ یعنے بیشک میری امت کی لوگ اوٹینگے قیامت کیدن اس شکل سے کہ اونکے چہرے سفید و روشن ہونگے اور دونون ہاتہہ اور دونون پاؤن بہی روشن و سفید ہونگے وضو کے نشان اور کی وجہہ سے [illegible]

۲ [illegible] مولنا صاحب [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible] لذت حاصل [illegible] حلق مین [illegible]

اور بقول بعض کے سلسبیل اسلیے کہتی کہ بہشتیون کی راہون اور مکانون مین جاری ہوگا اور وہ عرش کی جڑ سے
نکل کر جنت عدن سے بہشتیونکے طرف جاتا ہے ۵ **عزیزی بحرہ** ۵ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا اور آمد شد کرینگے اونپر نوعمر ہمیشہ کے جب دیکھے تو
اونکو جانی کہ یہہ موتی ہین ڈوریسے ٹوٹ کر بکھرے ہوے ۵ **فتح** ۵ اور پہرتے ہین اون پاس لڑکے
سدا رہنے والے جب تو اونکو دیکھے خیال کرے موتی بکھرے ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَيَطُوفُ
عَلَيْهِمْ اور آمد و رفت کرینگے اونکی خدمت کے لیے جیسے پانی کے آبخورے اور شراب کے
پیالے اونکو لانا اور لیجانا وِلْدَانٌ لڑکے خوش شکل مُّخَلَّدُونَ ہمیشہ اوسی لڑکپن کی
عمر مین رہنے والے ہونگے کبھی جوان اور بڈہے نہونگے اور اونکا حسن و جمال جوانی کی سختی اور بڑہاپے کی
ضعیفی اور سستے سے متغیر اور متبدل نہوگا اور کسی کام مین دیر نہ لگانا اور بہشتیونکے سامنے خوش خرم
اٹھکیلی سے دوڑ کے جانا اور آنا اونسی ہمیشہ ہوا کریگا إِذَا رَأَيْتَهُمْ جب دیکھے تو اون نوعمر
لڑکونکو کہ باوجود اوس حسن و جمال اور نزاکت اور صفائی اور چمک دمک رنگ کے خدمت کے لیے
مستعد ہین ایک جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے ایک کسی خدمت کے لیے ایک طرف کھڑا ہوا ہے اور دوسرا
اور خدمت کے لیے دوسری خدمت کے لیے کھڑا ہے ایک کے چہرے کا عکس دوسرے مین پڑتا ہی جیسے
ایک آئینہ دوسرے آئینہ کے مقابل ہوتا ہے حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا گمان کریگا تو
اون لڑکونکو جیسے موتی کے دانے بکھرے ہوئے کہ ایک کے روشنی کا عکس دوسرے مین پڑنیسے اونکی
رنگت کی چمک دونی ہوگئی ہی اور نظر کو ہر طرف سے لذت ملتی ہی بخلاف اون موتی کے دانونکے کہ
اونکو لڑیمین پرو رکہتے ہین اونمین یہہ کیفیت نہین ہوتی ہے ۵ **عزیزی** ۵ وَإِذَا رَأَيْتَ
ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا اور جب نگاہ کریگا تو اوس جگہہ دیکھے تو نعمت بہت اور بادشاہت بڑی ۵
فتح اور جب تو دیکھے وہان تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اور اگر
دیکھے تو اوس مقام کو کہ چشمہ سلسبیل کا جاری ہی اور مقربین جو اوسکے مالک ہین وہ اپنے اپنے مرتبے
سے درجہ بدرجہ بیٹھے ہوے ہین دیکھے تو ایک نعمت کو جسکا وصف بیان نہین ہوسکتا ہرگز اور دیکھے
تو ایک بڑی عمدہ بادشاہت کو ۵ **عزیزی** ۵ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ
وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اوپر اونکے ہونگے کپڑے سبز باریک
ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن چاندیکے اور پلاویگا اونکو پروردگار
اونکا شراب نہایت پاک ۵ **فتح** ۵ اوپر کی پوشاک اونکی کپڑے ہین باریک ریشم کے سبز اور
گاڑہے اور اونکو پہنائے کنگن روپے کے اور پلائی اونکو اونکے رب نے شراب جو دلکو دہوگئی ۵
موضح ۵ **تفسیر** ۵ عَالِيَهُمْ اونکے اوپر لینے جیسے بادشاہونکے خلعت عنایت کیے ہوے
کو کپڑے اونکے اوپر پہن لیتے ہین ثِيَابُ سُندُسٍ کپڑے ہین ریشم کے چمکتے ہوے بہت باریک
خُضْرٌ سبز رنگ تاکہ اونکی سرسبزی پر دلالت کرین وَإِسْتَبْرَقٌ اور کپڑے ریشم کے چمکتے ہوے

کاڑہے ہونگے وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن بہشت کے چاندی کا
جو ہاتھی تمام معدنیات سے افضل ہے تاکہ اونکی دوستی کی صفائی پر دلالت کرے وہ دوستی جو
حقتعالی سے رکہتے تہے اور طبیعت کی خواہشون اور وہم اور ادراک کدورتونسی وہ دوستی صاف تہی
وَسَقٰهُمْ الخ اور پلاویگا اونکو حق تعالی اپنی ذات پاک اور قدرت کے ہاتہہ سے بغیر واسطہ
غلامونکے اور فرشتونکے شراب جو پاک کرنیوالی ہی اندر و باہر کو اور نفس کا لگاؤ بہی نہین
باقی رکہتی ہی تاکہ کسی طرف سے وہ ظاہر ہونے پاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی بہشتی کو
ہزار سال کی راہ کی سلطنت دیوینگے اور وہ بہشتی اپنے جگہہ سے اپنے تمام ملک اور خادمون اور عیش و
عشرت کے سامان اور سب اسباب کو دیکہیگا اور اپنے آخر کے ملک کو ایسا دیکہیگا جیسا اپنے نزدیک کو دیکہیگا
یعنے دور و نزدیک یکسان معلوم ہوگا اور کوئی مخلوق بدون اوسکی پروانگی کے اوسکی ملک کی
حد مین قدم نرکہیگا اور جو بہشتی کی خاطر مین گذریگا وہ اوسیوقت ہوجائیگا اور یہہ بہی حدیث شریف مین
آیا ہے کہ بہشتی جب کہانے پینے سے اور میوہ خوری اور شراب پینے سے فرغت حاصل کرینگے تو
آخر کا جام حضرت رب العلمین کی حضور سے انکو عنایت ہوگا وہ ملبث شراب طہور سے ہوگا اوسکے
پینے سے جتنا کہایا پیا ہے سب عرق ہوکے نکل جاویگا اور اوس عرق کی خوشبو ایسی ہوگی جیسے
مشک کی اور پہر اونکے پیٹ خالی ہوجاوینگے اور کہانے پینے کی خواہش پیدا ہوگی اور اون سب
نعمتونسے علاوہ اور سب سے بڑہ کے ایک نعمت اور ہی وہ یہہ ہی کہ بہشتیونکو اونکے پروردگار کیطرف سے
پیغام پہنچاوینگے کہ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً الخ **عزیزی** اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا تحقیق یہہ نعمت ہے تمہارے لیئے جزاء اعمال کی اور ہے سعی تمہاری مقبول
فتح یہہ ہے تمہارا بدلہ اور کمائی تمہاری نیک لگی **تفسیر** اِنَّ هٰذَا الخ بیشک یہہ سب
نعمتین ہین واسطے تمہارے تمہارے عملونکی جزاء جسکے تم مستحق ہوچکے تہے اس قسم کی یہہ نعمتین نہین مثل
کہ بے عمل کیے حق تعالی نے تمکو دین ہون اور بخشش محض کی ہو وَكَانَ الخ اور ہوئی کوشش
تمہاری جو اللہ تعالے کی محبت مین اور اوسکی اخلاقون کی عادت ڈالنے مین اور دنیوی علاقونکے جبر
کرنمین اور اوسکے راہ کے مقامات اور احوال کے سیر مین تمنے کی ہتی مَّشْكُوْرًا قدر دانی کی گئی یعنے
ہر ایک عمل نیک تمہارے پر ہزارون ثواب عنایت ہوے اور تمہارے عمل بہت مقبول ہوے پس اس
خوشخبری کے سننے سے بہشتیونکو خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور اون سب نعمتونکی لذت دونی ہوجاویگی
رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ یہان پر یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ بہشت کے
پینے کی چیزین جو قرآن مین جابجا متفرق مذکور ہین اون سبکے تفصیل یہہ کہ ایک نہر کوثر ہے بہشت مین
اور وہ خاص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے چنانچہ اوسکی شرح سورہ کوثر مین مذکور ہے اور
چار نہرین اور ہین متقیونکے واسطے ایک نہر پانی کی اور دوسری نہر شہد کی اور تیسری نہر دودہ کی
اور چوتہی نہر شراب کی چنانچہ سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین یہہ چارون مذکور ہین اور دو چشمہ

جاری ہین مقربین خوف والون کیلیے چنانچہ سورہ رحمٰن مین مذکور ہین فیہما عینان تجریان اور دو چشمے اور ہین اصحاب الیمین کیواسطے جو ادنیٰ خوف والے ہین وہ بہی اسی سورۃ مین مذکور ہین فیہما عینان نضاختان اور ایک شراب رحیق مختوم ہے ابرار کے واسطے جسکا ذکر سورہ مطففین مین ہی اور ایک چشمہ تسنیم ہے وہ مقربونکا ہے لیکن ابرار کی شراب رحیق مین اسکو بہی ملا دینگے اسکا ذکر بہی اوسی سورۃ مین ہے اور ایک چشمہ کافور کا ہے جو اس سورۃ مین عباد اللہ کے لیے مقرر ہے اور ابرار کو اوسمین سے ملا کے پلا دینگے اکثر مفسرونکے نزدیک یہہ چشمہ بہشت مین ہی اگرچہ کمال والونکو اوسکے معنوی حصہ ملتا ہے اور ایک چشمہ زنجبیل کا ہے جسکو سلسبیل بہی کہتے ہین وہ عباد اللہ کیواسطے ملونی اور اوپر سے ڈالنے کے لیے مقرر ہی کہتے ہین کہ اصل اس چشمہ کی اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اونکے متوسل مقربین احوال ہین اور شراب طہور بہی اونکی واسطے وعدہ کی گئی ہی **فائدہ** اول سورۃ سے یہان تک سات مطلب عمدہ بیان ہوی ہین سو اس لحاظ سے کہ ایسا نہو اون مطلبونسی غفلت واقع ہوے اجمال کے طور پر پہر اون مطلبونکو بتلا دیتے ہین تاکہ بہولین نہین سو پہلا مطلب یہہ ہی کہ انسان معدوم محض تہا پہر اوسکو پیدا کیا ہے اور دوسرا مطلب یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو ایسی نطفہ مختلط سے پیدا کیا ہے جو خلاصہ ہے موالید ثلاثہ کا اور تیسرا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کی پیدائش تکلیف اوٹہانے اور امتحان اور آزمایش کے واسطہ ہوئی ہی بخلاف اور مخلوقات کے اور چوتہا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کو جو امتحان و آزمائش کیواسطہ ضروری تہا وہ سب اوسکو عنایت ہوا ہے بلکہ اوسکے سلوک کی راہ بہی بتلا دی ہی اسطور سے کہ کسیطرح کا عذر باقی نہین رہا اور پانچوان مطلب یہہ ہے کہ انجام کار آدمی کا دو حالت سے خالی نہین ہی یا شکر ہی یا کفران یعنے ناشکری اور چہٹا مطلب یہہ ہے کہ شکر نیک جزا اور ثواب کا سبب ہے اور کفران سزا اور عقاب کا سبب اور ساتوان مطلب یہہ ہے کہ شاکر لوگ ادا شکر کے مرتبے مین مختلف و متفاوت ہین اور رنگارنگ کمالات رکہتے ہین ان ساتون مطلبونکو مد نظر رکہنا چاہیے اسواسطے کہ قرآن شریف مین انہین مطلبونکا بیان ہی شرح و بسط سے اور اگر ان مطلبونمین خوب طرح سے غور و تامل کیا جاوے تو تمام مسئلے مبدا اور معاد اور وسطکے کہ جنکا نام شریعت و دین ہی کہل جاوین واللّٰہ الموفق مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ قرآن مجید مین جو جنت کی نعمتین بیان ہوئی ہین اونکو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنا اور آیتونکو لوگونکو سنانا شروع کیا تو کافران مضامین کو سنکے آپسمین بیٹہ کے یہہ مشورہ کرنے لگے کہ اس شخص کو نعمت و عیش کی لذت پیدا ہوی ہی اسلیے بار بار انہین لذتونکا ذکر کرتا ہی اور لوگونکو ایسی لذتونکا وعدہ دیکے اونکے دین و آئین پہراتا ہے سو اوسکو انہین لذتونکی طمع اور لالچ اوسکو دیکر اس کام سے باز رکہین تاکہ لوگونکو اپنے دین اور آئین سے پہیر نیسے باز آوے اور مطلب کو پہنچے یہہ تدبیر ٹہرا کے دو سردار دنکو اونمین سے جنکے اس کام کیواسطے مقرر کیا ایک عتبۃ بن ربیعۃ بن شمس اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخذومی پس وہ دونون سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

جناب مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ہم تمسے بہت قرابت قریبہ رکہتے ہین اور ہمارا اور تمہارا گوشت
و پوست سب ملا ہوا ہے کسیطرح کی جدائی آپسمین نہین ہے سو خدا کیواسطے ہم تمسے ایک بات کہتے ہین
کہ اگر تمکو خوبصورت عورتونکا اور دنیا کی نعمتونکا شوق ہوا ہو جیسے عمدہ کہانا اور پاکیزہ لباس اور ہونے
اور سونا چاندی اور کم عمر لڑکے خدمت کیواسطے جنکا ذکر بار بار کیا کرتے ہو اور ان چیزونکی طرف تمہارے
دل لیئے رغبت کی ہو تو بے تکلف ہمسے کہدو کہ ہم یہہ سب چیزین موجود کر دین چنانچہ عتبہ نے کہا کہ ایک
بیٹی میری ہی حسن و جمال مین کوئی اوسکا ثانی اس شہر مین نہین ہے وہ لڑکی مع جہیز و اسباب
بے شمار کے مین تمکو دیتا ہون اور اوس سے تمہارا نکاح کیے دیتا ہون اور ولید نے کہا کہ تمکو میرے
مالداری کا حال معلوم ہے کہ مکہ سے طائف تک تمام باغات و زراعت اور مویشی میرے ہین اور سوا اسکے
مینے موتیونکی تجارت شروع کی ہے اور غوطہ خور ونکو نوکر رکہا ہے وہ دریا مین سے عمدہ موتی نکالتے ہین
اور مین شام اور مصر کیطرف اونکو بہیجتا ہون اور اوسمین بے انتہا نفع حاصل ہوتا ہے سو مین اپنا آدہا
مال اور موتی تمکو دیتا ہون لیکن اس شرط سے کہ بت پرستی سے لوگونکو منع نکرو اور ہمارے بتون اور
بزرگونکی برائی ہر جگہہ بیٹہ کر نکیا کرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہہ اونکا کلام سنکے نہایت متحیر ہوے
کہ ان لوگون نے آیات قرآنی کے تبلیغ کو کس چیز پر حمل کیا جو مجہسے ایسا سوال کرتے ہین اگر مین انکو
کچہہ زجر و توبیخ کرتا ہون تو بن نہین پڑتی ہی اسلیے کہ علاقہ قرابت کا درمیان مین ہی اور اتنا بڑا
سردار اپنی بیٹی کو کہل کے مجکو دیتا ہے اگر قبول نہین کرتا ہون تو اپنے قبیلہ کے لوگ مجہکو طعنہ دینگے
اور اگر قبول کرتا ہون تو شرط فاسد مذکور اسکے ساتہہ لگی ہوی ہی اور ایک جہوٹی تہمت اسکے ساتہہ
لگی ہوی ہی آپ اسی سوچ مین تہے کہ جبرئیل علیہ السلام یہہ آیتین لیکے نازل ہوے اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الخ **عزیزی** اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا تحقیق ہمنے اوتارا تجپر قرآن لوتا نیکر
فتح ہمنے اوتارا تجپر قرآن سہج سہج اوتارنا **موضح** **تفسیر** بیشک ہمنے
اوتارا ہے تجپر اس قرآن کو آہستہ آہستہ تدریج سے تاکہ رفتہ رفتہ آہستگی سے تمکو ملک و ملکوت
کی حقیقتونپر خبرداری اور ذات و صفات کی حقیقت اور معاد اور کاملین کے مراتب کا احوال اور
اونکی صفات محمودہ پر اطلاع حاصل ہووے اور اپنے کو تم بہی اونہین صفتونسے متصف کرو اور
جو کچہہ بہشتونکی نعمتون اور لذتون کا حال قرآن شریف مین بیان کیا ہے ہمنے سو جان بوجہہ کے
کیا ہے پہر تمکو اوسکے پہنچانے مین عار کی کیا وجہ ہی اسلیے کہ تم اپنے پروردگار کا کلام بیان کرتے ہو
اپنے طرفسے کچہہ نہین کہتے ہو تاکہ اوس بیان کرنمین کچہہ تمہاری طمع اون چیزونمین سمجہی جاوے
اور اگر بالفرض یہہ کافر تمپر تہمت کرتے ہین تو فاصبر الخ **عزیزی** فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ
مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۃ پس صبر کر اپنے پروردگار کے حکم پر اور اطاعت نکر زمرہ بنی آدم سے کسی گنہگار کی
یا ناشکر کی **فتح** سو تو راہ دیکہہ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نمان اونمین سے کسے گنہگار ناشکر کا
موضح **تفسیر** فَاصْبِرْ الخ تو صبر کر اونکی اس تہمت اور ظلم پر اپنے پروردگار کے

حکم کی فرمانبرداری کیواسطے اسلیے کہ تابعدار کو اپنے خاوندکی حکم کی فرمانبرداری کرنی چاہیے اگرچہ اوسمین
طمع اور حرص کی تہمت بہی ہووی جیسا کہ شاعر کہتا ہی ؎ گر طمع خواہد زمن سلطان دین ؛
خاک بر فرق قناعت بعد ازین ؛ غرضکہ جس شخص کو اپنے محبوب کی فرمانبرداری کا خیال ہی اوسکو
دشمنون کے طعن و تشنیع پر صبر کرنا ضرور ہے ؎ ہر آنکہ عشق یکے در دلش گرفت قرار ؛ روا بود کہ
تحمل کند جفاے ہزار ؛ چنانچہ اسی سورۃ مین اللہ کے بندونکی صبر کی جزا سن چکے ہو ور جو کچہ دنیوی
علاقونکے قطع کرنمین اونکو عنایت ہوا ہی اوسکو بہی معلوم کر چکے ہو سو تمکو بہی چاہیے کہ ان لوگونکے
قرابت اور دوستی کے علاقونکے قطع کرنے پر صبر کرو وَلَا تُطِعْ الخ اور ہرگز تابعداری نکر یعنے کہنا مان
انمین سے کسے گنہگار ناشکر کا کہتے ہین کہ مراد آثم سے عتبہ ہے جو فسق و فجور مین انتہا درجکو پہنچا تہا اور
مراد کفور سے ولید ہے جو کفر مین بہت سخت تہا اور باوجود اسقدر ملے انتہا نعمتونکے جو حق تعالی نے اوسکو دین
تہین ہرگز شکر نکرتا تہا اور حرص و طمع کی تہمت کو اپنے سے دفع کرنیکے واسطے ایک کام اور کیا کرو تا اوسکی سبب
یہہ تہمت بالکل تمسی دور ہو جاوے اور اون لوگونکو یقین ہو جاوی کہ یہہ شخص دنیا کیطرف خواہش
نہین رکہتا ہے اور ان نعمتون اور لذتونکا ذکر محض واسطے پہنچانے احکام قرآن کے کرتا ہے وہ کام یہہ ہے
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ الخ ؎ عزیزی ؎ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا
صبح و شام ؎ فتح ؎ اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام ؎ موضح ؎ تفسیر اور یاد کر نام اپنے
پروردگار کا نماز مین خواہ تہلیل مین اور تکبیر مین یا اور خواہ ذکر قلبی مین صبح اور شام کو مراد اس سے
ہمیشگی ہے جو غیر کی محبت کو دل سے بالکل قطع کرنیوالی ہے اور دنیوی علاقونکے تعلق کو دلسے دور کرنیکو
تریاق اعظم ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ سِيْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ
قَالَ الَّذِيْ خَفَّفَ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ ؎ عزیزی ؎ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ
لَيْلًا طَوِيْلًا اور بعض اوقات راتمین نماز ادا کر اوسکے لیے اور ساتہہ پاکی کے یاد کر اوسکو وقت دراز مین
رات سے ؎ فتح ؎ اور کچہ راتمین سجدہ کر اوسکو اور پاکی بول اوسکی بڑی رات تک ؎ موضح ؎
تفسیر اور تہوڑی رات سے اوٹہ کے سجدہ کیا کر اپنے پروردگار کے واسطے تاکہ تمکو اوس درگاہ کا
قرب اور حضوری حاصل ہو اسلیے کہ دن بے پردگی اور اور کاموںکا وقت ہے حضوری حاصل نہین
ہوتی سو شب مین ذکر مناسب ہے کہ وہ خلوت اور بے شغلے کا وقت ہے مجرا در تعظیم اوسوقت مناسب ہے
گویا کہ حضوری اوسوقت حاصل ہے وَسَبِّحْهُ الخ اور تسبیح کر اپنے رب کی بہت رات تک اس حکم سے
مراد یہہ ہے کہ تہجد کی نماز مین ہر چار رکعت کے بعد ترویحہ کرنا چاہیے اور اس ترویحہ مین تسبیح مین مشغول
اور پہر اس نماز سے فرغت ہونیکے بعد بہی اسیطرح تسبیح مین مشغول ہونا چاہیے اور ان تسبیحونمین
دیر تک مشغول رہنا چاہیے اور جب تم دن اور رات ان دونون عملونسے اپنی اوقات کو معمور رکہوگے تو یہہ
لوگ خود بخود تمہارے صحبت سے نفرت کرینگے اور دوستی اور قرابت کا علاقہ جو انسے ہے وہ خود بخود منقطع
ہو جائیگا اسلیے کہ یہہ لوگ تمہاری دوستی اور قرابت کی لیاقت نہین رکہتی ہین اسواسطی کہ دوستی اور قرابت

آدمی اسواسطے چاہتا ہی کہ اگر کوئی سخت کام یا کوئی مشکل بات کا ارادہ کری تو دوست اور قرابتی اوسمین اوسکے مددگار ہین سو یہہ لوگ ہرگز اس قابل نہین بلکہ انکی صحبت اور یہی ضرر کا سبب ہے اسواسطے کہ اِنَّ

هٰٓؤُلَآءِ الخ ط **عزیزی** اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا بیشک یہہ کافر رغبت رکھتے ہین دنیا کی اور چھوڑتے ہین اپنی پیٹھ کے پیچھے بہاری دن کو ط **فتح** یہہ لوگ چاہتے ہین شتاب ملنے والی اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایکدن بہارے ط **موضح تفسیر**

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہہ کفار قریش جو تمسے قرابت قریبہ رکھتے ہین اور تم ہمیشہ انہین مین رہے يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین دنیا کی لذتونکو اور جو چیز کسیکی محبوب ہوتی ہی اوسکا چھوڑنا اوسکو مشکل ہوتا ہے علے الخصوص جسوقت اوس ترک کے ساتھہ نامرغوب چیز کا متحمل ہونا ہی جیساکہ یہان ہے کہ دنیا کو چھوڑنا ہے اور نفس سے مجاہدہ کرنا اور ذکر کی مداومت کرنی اور شب بیداری کرنی ہے وَيَذَرُوْنَ الخ اور چھوڑتے ہین پیچھے پیٹھہ اپنے کے دن سخت بہاری کو اور اوسدن کی فکر ہرگز نہین رکھتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اوسدنکو اگرچہ یہہ لوگ پیٹھہ پیچھے ڈالتے ہین لیکن وہ دن آگے انکے آتا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ الخ ط **عزیزی** نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ہمنے پیدا کیا انکو اور محکم کی ہمنے رگ[ف١] انکی اور جب چاہین ہمنے بدل لاوین ہم ایک قوم کو مانند انکے بطریق بدل کرنیکے ط **فتح** ہمنے اونکو بنایا اور مضبوط باندہی انکی کرہ بندی اور جب چاہین بدل لاوین اونکی طرحکی لوگ بدل کر ط **موضح تفسیر**

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہمنے پیدا کیا ہے انکو چنانچہ اسی سورۃ کے ابتدا مین کہا ہی ہمنے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ سو انکے استعداد کے مرتبونکو بہی ہم جانتے ہین اور جس چیز کیطرف انکا دل میلان کرتا ہے اور اوس چیز کا چھوڑنا انپر دشوار ہے اوسکو بہی ہم جانتے ہین وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ اور ہمنے خوب سخت و مضبوط کردی ہی گرفتاری اور پابندی انکی دنیائے فانی کی لذتونمین اور دنیا کے عیش و عشرتکی محبت مین چنانچہ اس سورۃ کے ابتدا مین کہہ چکی ہین ہم اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا انسے خدا کے دین کی اعانت و مدد کی امید ہرگز نہین ہے اور ذکر کی مداومت کرنا اور شب بیداری اور نفس کا مجاہدہ کہ یہی تمہارا کام ہے سو اسکے تقویت کی بہی امید انسے نہین ہی وَاِذَا شِئْنَا اور جب چاہین گے ہم کہ اس تمہارے قبیلہ سے دین کی مدد اور تمہارے کام کی تقویت و مدد کراوین ہم بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ انکے بدلمین لاوینگے ہم اسی قبیلہ سے اون لوگونکو جو اسی قسم کے ہونگے حسب و نسب مین اور ذہن کی تیزی و فہم کی سرعت مین تَبْدِيْلًا بدل لانا ظاہر مین جنکو ہر شخص دیکھیگا اور سمجھیگا چنانچہ یہی ہوا کہ حذیفہ بن عتبہ کو عتبہ کے عوض مین لائے ہم کہ وہ مہاجرین اولین سے ہوئے اور زہد اور تقوی اور پرہیزگاری اور نفس کے مجاہدہ مین ایک آیۃ تہے اللہ تعالی کی آیتو نسے اور خالد بن ولید کو ولید بن المغیرہ کے عوض مین لائے ہم کہ صدہا ملک ایمان کفار کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور آپکی وفات کے بعد اونکے ہاتھ سے فتح ہوئین یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ

ف١ قوله اسرہم یعنی عصاب اور جوڑ انکے ۱۲ جلالین

علیہ وسلم نے اونکو سیف من سیوف اللہ کا خطاب دیا اور عکرمۃ بن ابی جہل کو ابوجہل کے عوض مین لائے ہم جو جہاد
ظاہری و باطنی مین اپنا ثانی نرکہتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم معاملہ مین بشارات ہوئی تہی
کہ انکے واسطے انکو کے خوشے بہشت مین موجود ہین اور سابطرح سے اور لوگ اسی قریش کے قبیلے سے پیدا ہو
کر دین کے ہر کام کو خوب سرانجام دیا اور اور لوگونکو تلوار کے زور سے مار مار کے اور تقریر اور حجت سے اور
وعظ و نصیحت سے دین کی راہ پر لائے اور ایک جہانکو انوار ظاہر و باطنی سے منور کیا اور سورہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے مین آخر جو مذکور ہی وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ
سو اوس سے مراد یہہ ہے کہ وہ تمہاری طرح کے گردن کش اور ناشکر اور نافرمان حق بات نمانّنی والے نہونگے
اور مماثلت جو اسجگہہ مذکور ہے اوس سے حسب اور نسب اور نیک خلق اور جوانمردی اور بات کا پورا ہونا
اور ذہن کی تیزی کی مماثلت مراد ہے اسلیے کہ یہہ چیزین اسی قبیلہ کے واسطے مخصوص ہین پس اسجگہہ
نقص کا وہم کرنا بیجا ہے ۵ **عزیزی** اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا تحقیق یہہ نصیحت ہے
پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار اپنے کے راہ ۵ **فتح** ۵ یہہ تو سمجھوتی ہی پہر جو کوئی
چاہے کر رکہے اپنے رب تک راہ ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** اِنَّ هٰذِهٖ بیشک یہہ قرآن کی آیتین
تَذْكِرَةٌ پند و نصیحت ہین جسمین قرب الہی کے فوائد اور اوس درگاہ سے دوری کے نقصان بیان
کیے گئے ہین یہہ کچہہ کہانیکا حصہ اور برادریکا سلوک نہین ہے کہ اپنے قبیلہ سے ہر ایک کو پہنچایا جاوے
اس پند و نصیحت اور ارشاد کی تقسیم مین استعداد اور رغبت کی رعایت کرنی چاہیے فَمَنْ شَآءَ
پہر جو چاہے اپنا ہو یا بیگانہ دور ہو یا نزدیک اتَّخَذَ الخ لے اپنے پروردگار کی طرف ایک راہ ہوسکتی
جس سے اوس جناب تک پہنچنا ممکن ہو یعنے خواہ ابرار کی راہ کو اختیار کرے خواہ عباد اللہ کی جو مقربین
ہین ۵ **فتح** ۵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۵ اور نہین
چاہتے ہو مگر جسوقت کہ چاہے خدا تحقیق خدا ہے دانا باحکمت ۵ **فتح** ۵ اور تم نہ چاہوگے مگر
جو چاہے اللہ بیشک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** وَمَا تَشَآءُوْنَ
اور تم اپنی خودی سے اس راہ پر نہین چل سکتے ہو اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہہ کہ چاہے اللہ تعالے
اسواسطے کہ تمہاری مشیت اوسکی مشیت کے تابع ہے لیکن حق تعالے نے ہر شخص کے واسطے نہین
چاہا ہے کہ اس راہ کے سلوک کی خواہش کرے اسلیے کہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا بیشک ہے حقتعالے دانا
حکمت والا پہر اگر بے استعدادونکو بہی اس راہ کی خواہش جبر و قہر سے دیوے تو امتحان کی حکمت
درہم برہم ہو جاوے اسواسطے کہ مجبوری اور بے اختیاری مین امتحان و آزمائش نہین ہی امتحان
و آزمائش کے واسطے اختیار ضروری ہے اور باوجود اسکے اس کارخانہ کو بیکار بہی نہین رکہا ہے
اور مستعد لوگونکو امداد غیبی سے محروم نہین رکہتا ہے بلکہ يُدْخِلُ مَنْ الخ **عزیزی**
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ داخل کرتا ہے
جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین اور ظالمونکے لیے طیار کر رکہا ہے عذاب دردناک ۵ **فتح** ۵

دخل کرے جسکو چاہے اپنی مہر مین اور جو گنہگار مین رکہی ہی اونکو دکہہ کی مار رہا **موضح تفسیر**
یُدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی جسکو اس
راہ کے سلوک کا مستعد جانتا ہی تو اوسکو اوس راہ کے سلوک کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور دمبدم غیب سے
الہام خوشی کے اوسکو پہنچاتا ہے تاکہ اوسکی خواہش قوی ہوتی جاوی اور اوس سلوک کو تمام کرے
اور قرب و وصول کی حد کو پہنچے وَالظّٰلِمِیۡنَ اور ظالمونکو جو حق تعالی کی ہدایت اور ارشاد کی
نعمت کو تلف کرتے ہین اور اپنے منعم کا شکر بجا نہین لاتے ہین اَعَدَّ لَہُمۡ الخ مہیا اور تیار کیا ہی اونکے
لیے عذاب دکہہ دینے والا تاکہ دونون اوسکے کارخانے یعنے رحمت اور عذاب کے سرانجام پاوین اور دونون
کارخانے بہشت دوزخ کے معمور ہووین اور جو چیز آدمی کی پیدائش سے مقصود ہے وہ ظاہر ہووے

عزیزی سورۃ المرسلٰت

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پچاس
آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اکیاسی اور حروف آٹہہ سو چہالیس اور نازل ہوئی ہے
یہہ بعد سورہ ہمزہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہہ سورہ دہر سے یہہ کہ سورہ دہر کے ابتدا مین
کافرونکو سخت وعید یعنے ڈر کا فرمایا ہے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغۡلٰلًا
اور اوسی سورۃ کے اخیر مین بہی ظالمونکے واسطے عذاب الیم کا وعدہ کیا ہے سو اوس وعدہ کے تحقیق مین
کافر و ظالم شک کرتے تہے اسواسطے کہ دنیا مین وہ امر ہونیوالا نہین ہے اور عالم برزخ کو کوئی دیکہہ
کے آیا نہین ہی تاکہ وہانکی بات تحقیق معلوم ہووے سو حق تعالی اوس وعدہ کی وقوع کیوقت کو
قسم کہا کے فرماتا ہی کہ اوسکے وقوع کا وقت یوم الفصل یعنے قیامت ہے نہ دنیا و برزخ اور اور بہت فرق
مضمون بہی ان دونون سورتونکے آپسمین مناسبت اور اتحاد رکہتے ہین چنانچہ اوس سورۃ کے
ابتدا مین آدمی کی پیدائش کو اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ
الخ اور اس سورۃ مین اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ آخر تک
اور اس سورۃ کا نام مرسلات اسلیے رکہا گیا کہ اسمین کئی قسمین جو ہواکی مذکور ہوئی ہین اونمین سے
مرسلات بہت نافع ہین **عزیزی** وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا قسم ہی ساتہہ ہواؤن بہیجے ہوئونکی ساتہہ
فنے قسم ہے چلتے پاؤنکی دلکو خوش آتی **موضح تفسیر** قسم کہاتا ہون
اون ہواؤنکی جو بہیجی جاتی ہین خلق اللہ کے نفع کے لیئے اور خلق اللہ کے نفع جو ہوا کے چلنے مین
ہین وہ اسقدر ظاہر ہین کہ اونکے بیان کرنیکے کچہہ حاجت نہین ہے چنانچہ اول ہر جاندار کے دم کی
آمد و رفت اسیکے سبب سے ہے دوسرے بدن کے اندر ٹہنڈک پہنچنی اور درخت پہ میوہ کا لگنا اور
ہر ایک سبزہ کا زمین پر جمنا اور بڑہنا اسیکے سبب سے ہے تیسرے بدلی کا آنا اور پانی کا برسنا اسی سے
ہے چوتہے سمندر مین کشتیونکا چلنا ہر طرف تجارۃ وغیرہ کے لیے اسکے سبب سے ہے پانچوین وہ
چیزین جو ہوا کے چلنے پر موقوف ہین وہ بہی اسی سے ظاہر ہوتی ہین **عزیزی**
فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا پہر قسم ہواؤن تند چلنے والیونکی بطریق شدت کے **فنے** پہر جہونکا

ف اسکا بعد اور کئی چیزین ربط مضامین منفردہ کی بیان فرمایا ہین مولانا صاحب علیہ الرحمہ نے ... تفصیل سے بیان فرماتے یعنی تخویف ... سے

دہی والیان زور سے ۵ موضح القرآن پہر تند ہوئیوالیان اپنے چلنے کیوقت مین زور سے جہکنے سے سبب انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور نیکی بدہی سے بدل جاتی ہی اور کہیتی کا غلہ کمہلا جاتا ہے اور درخت جڑ سے اکہڑ جاتے ہین اور میوہ خراب ہوجاتا ہے اور آدمیونکے بدنونمین ریاح بخارات کی غلبہ کرتے ہین اور زخم سر نوسے تازے ہوجاتے ہین گویا اسیوقت صدمہ پہنچا ہی اور پانی کا برسنا بالکل موقوف ہوجاتا ہے اور کشتیان ڈوبنے کے قریب ہوجاتی ہین اور مسافرونکو راہ چلنی دشوار ہوجاتی ہے اور تمام سبزہ زمین کا خشک ہوجاتا ہی اور درختونکے پتے جہڑ پڑتے ہین ننگے بدن کی طرح وہ درخت بے رونق ہوجاتے ہین اور سبزہ کا رنگ زرد اور سرخ رنگ سیاہ ہوجاتا ہے اور جو پہلے ہوا کا چلنا آہستگی سے ہوتا ہے اور اوس سے ہزارون منفعتونکی امید ہوتی ہی پہر رفتہ رفتہ وہی ہوا آندہی اور طوفان ہوکے خراب کردیتی ہے سیواسطے ف کے حرف کو فالعاصفات مین لائے گویا ان دونون کامونکی مل کے قسم کہاتے ہین یعنے آہستہ آہستہ چلنا ہوا کا اور پہر تند ہوکے چلنا اور ایک حال بدل کے دوسرا حال ہوجانا اسکو سمجہاتے ہین اور یہہ اشارہ ہے بات کی طرف ہے کہ ہوا کی نرم چلنے پر فریب نکہانا چاہیے اسلیے کہ وہے ہوا یہہ کام ہی کرتی ہے ۵ عزیزی ۵ والنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۵ اور قسم ہواؤن ابر اٹہانیوالیون کی ساتہہ جمع کرنیکے ۵ فتح ۵ پہر اوبہارنیوالیان اوبہار کر ۵ موضح القرآن اور قسم کہاتے ہین ہم اون ہواؤن کی جو منتشر کردیتی ہین منتشر کرنا ہوا کا عمدہ کام منتشر کرنا ہے اسواسطے کہ ہر چیز کے لطیف جزونکو لیکے اپنے ساتہہ اوڑاتی ہی اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہے گویا ہوا ہر مخلوق کے اجزا کو لوٹنے والی ہے کہ ہر نفیس جنس کو لوٹ کے لیجاتی ہے اور ایک بستی سے دوسری بستی مین پہنچاتی ہے اور یا مثل بنجارے کے ہی کہ ایک شہر کا اسباب خرید کے دوسرے ملک مین پہنچاتا ہے ۵ عزیزی ۵ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۵ فتح ۵ پہر قسم اون ہواؤنکی جو ابر کو جدا کرتی ہین پہاڑ کر ۵ پہر پہاڑنیوالیان بانٹ کر ۵ موضح القرآن صاحب جلالین نے اسکے معنے یہہ لکہے ہین آیتین قرآن کی جو جدا کردیتی ہین حق کو باطل سے اور حلال کو حرام سے اور مولٰنا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے یہہ لکہا ہے پہر جدا اور فرق کرنیوالیان فرق کرلے کر کیفیت اور کیفیت والی چیز کے درمیان الخ ۵ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۵ پہر قسم جماعت فرشتون وحی لانیوالونکی ۵ فتح ۵ پہر فرشتون اوتارنیوالون سمجہوتی کی ۵ موضح القرآن پہر قسم اون فرشتونکی جو اوترتے ہین وحی لیکر طرف انبیاء کے یا قسم رسولونکی جو پہنچاتے ہین وحی طرف امتونکے یا قسم اون ہواؤنکی جو کلام الٰہی کو کانون مین پہنچاتی ہین ۵ جلالین عزیزی ۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۵ واسطے دفع عذر اور واسطے ڈرانیکے ۵ فتح ۵ الزام اوتارنیکو یا ڈرسنانیکو ۵ موضح القرآن عُذْرًا عذر کرنیکو یعنے کلام الٰہی یا عذر کرنیکے واسطے ہی تاکہ اعمال کی بازپرس کیوقت اس شخص کیواسطے عذر اور دستآویز ہووے کہ جسنے یہہ

۱۲ عزیزی فتح ۵ ایک باوین چلتی ہین ہنکا اثر یہہ ہے جو دلمین کوئی نیک ارادہ کرتا ہے اسکو اور ملک ملک مین ہماراتے ہین قرآن کا فرق کرنا الزام اوتارنا یا ڈر سنانا کرتا کہ کہین کہ ہمکو خبر نہ ہوئی اور جنکی قسمت مین ایمان ہے اونکو ڈرسنانا تا ایمان لاوین ۱۲ منہ

کام حق تعالی کے حکم کے بموجب کیا اور اس کام کو اوسکے حکم کے بموجب ترک کیا سو یہہ اوس عقلونمین ہی کہ کلام
الٰہی حکمون اور امر و نہی کو متضمن ہووے یا صحیح اعتقاد و نکو متضمن ہووے یعنے ذات اور صفات کا حال
مذکور ہو یا نبوت اور معاد وغیرہا کا اَوْ نُذْرًا یا ڈرسنانے اور خوف دلانیکے واسطے ہی اور یہہ اوس صورتمین
ہی جب کلام الٰہی اگلی امتونکے قصون اور اخبار کو متضمن ہووے یا قبر اور حشر اور نشر اور عملونکے وزن اور
پل صراط سے گذرنا اور بہشتہ کی نعمتون اور دوزخ کے ہول اور عذاب کے بیان کو متضمن ہووے اسواسطے کہ
بیان ان چیزونکا فقط ڈرانیکے واسطے ہی اور بشارت کا بیان اسجگہہ پر نفرمایا اسواسطے کہ اس سورتمین خاص
کفار کو خطاب ہے اور کفار بشارت کے قابل ہین نہین اور یہہ بھی ہی کہ عذر دونون چیزونکو شامل ہے
یعنے عذاب سے نجات پانا اور عمدہ مرتبونکو پہنچنا اسلیے کہ احکام الٰہی پر عمل کرنا ان دونون چیزونکی طلب
کی دستاویز ہے جس سببسے آدمی قیامت کے دن یہہ دونون چیزین طلب کریگا اور مفسرونکو ان
پانچون فعلونکے تعین مین اختلاف ہی بعضون نے ان پانچونکو ہواؤنپر حمل کیا ہے اس تفصیل سے
کہ مرسلات وہ ہوائین ہین جو بدن کو اچھی معلوم ہوتی ہین اور عاصفات وہ تند ہوائین ہین جو بدنکو
نقصان پہنچاتی ہین اور کشتیونکو ڈبوتی ہین اور ناشرات اور فارقات اور ملقیات وہ ہوائین ہین جو
پانی برسانی پر مقرر ہین سو پہلے ابر کے بادے کو جو مین یعنے آسمان اور زمین کے درمیان مین
منتشر کرتی ہین اور پہر جب بدلی برس کے فارغ ہوتی ہی تو اوس بدلی کو چیر پہاڑ کے ادہر اودہر
کر دیتے ہین اور بارش کے سببسے لوگ ذکر الٰہی مین مشغول ہوتے ہین سو لوگونکا ذکر اوسوقت
مین دو غرض سے ایک غرض کیواسطے ہوتا ہی یعنے یا شکر ادا کرنیکے واسطے اگر برسات اچھی اور نافع
ہوئی تو اونکا عذر اوس نعمت کے حق کے ادا کرنیمین ہوتا ہے اور یا خوف کے لیے ہوتا ہے اگر
برسات سے کچھہ ضرر اور نقصان ہوا اور واعظ یون کہتے ہین کہ ان پانچون چیزون سے فرشتونکے
گروہ مراد ہین چنانچہ مرسلات عرفا سے اون فرشتونکے گروہ مراد ہین جو کسی کام کے سرانجام کیواسطے
بہیجے جاتے ہین اور اس صورتمین عرفا کے معنے اجماع کے اور کام کیواسطے پے درپے اونکے ہونگے چنانچہ
عرب کے استعمال مین بولتے ہین کہ جَاءُوا عُرْفًا عُرْفًا یعنے آئے اکہٹا ہوکے پے درپے اور عاصفات سے وہ گروہ
فرشتونکے مراد ہین جو کسی کام کے لیے بہت تیز و تند جاتے ہین اور یا مرسلات عرفا سے رحمت کے فرشتے
مراد ہین اور عاصفات سے عذاب و غضب کے فرشتے مراد ہین جو کسی ملک یا لشکر یا گہر کی خرابی کیواسطے الٰہی
اور ناشرات سے وہ گروہ فرشتونکے مراد ہین جو وحی اور الہام اور اور حکم الٰہی کے سننے کے لیے اپنے پر
کہول کے کہڑے ہوتے ہین یا وہ فرشتے مراد ہین جو رحمت الٰہی کے آثار اور انوار و برکات اور اچھے الہام
تمام عالم مین صلحا اور مومنونکے دلونمین منتشر کرتے ہین اور فارقات سے بہی یہی گروہ مراد ہین یا
اور فرشتے جو حق اور باطل اور فرمانبردار اور سرکش مین فرق کرتے ہین اور ملقیات ذکرا سے وہ
فرشتے مراد ہین جو انبیا کے پاس وحی لاتے ہین تاکہ اہل حق کیواسطے عذر ہو اور نافرمان اور
بدعتیونکے لیے خوف ہو پس جب قسم کی تاکید سے فرصت پائی تو اب مطلب ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا

تُوعَدُونَ الخ **عزیزی** ۵ اِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ○ تحقیق جو کچھہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو البتہ ہونا ہی ۵ **فتح** ۵ مقرر جو نسی وعدہ ہوا سو ہونا ہی ۵ **موضح** **تفسیر** اِنَّمَا تُوعَدُونَ تحقیق جو کچھہ تم وعدہ دیے جاتے ہو اپنے نیک و بد کامونپر جنکو تم ہوا ہی سمجہتی ہو کہ ان کامونکو کوئی ہستی پوچھیگا اور یہہ ایسی چیزین ہین کہ ہرگز نہین کی جو کوئی ہستی پوچہی اور یہہ نہین سمجہتے ہو کہ یہہ اعمال کس انقلاب کی بہلائی یا برائی کے سبب پڑینگے لَوَاقِعٌ البتہ واقع ہونیوالا ہی جیسے ہوا بہلائی یا برائی کا سبب پڑتی ہے اور بڑا انقلاب کردیتی ہیں اور کسی کے گمان مین نہین رہتا ہے کہ ہوا عالم کی بہلائی یا برائی کا کسطرح سبب پڑیگی ۵ **عزیزی** ۵ فَاِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ○ پس جو وقت کہ تارے بے نور کیے جاوینگے ۵ پہر جب تارے مٹائے جاوین **موضح** **تفسیر** پہر جب ستارے بے نور کردیے جاوین اور جو روح ستارونکے جرمونکی مدبر ہی اور ستارونکا نور اوس سے قائم تہا وہ روح اون جرمون سے جدا ہو جائے جیسے بینائی کی روح موت کے وقت جدا ہو جاتی ہی اور انکہونسی کچھہ سوجہتا نہین اور اسی حالت کو قرآن شریف مین اور جگہہ اس عبارت سے ارشاد ہوا ہی کہ اِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ یعنے جب ستارے میلے ہو جائین پہر بعد اسکے ستارونکے جرم اپنے اپنے ٹہکانون سے کم زور ہوکے گر کے اور پراگندہ ہو جائینگے اور اس حالت کو اور جگہہ یون ارشاد ہوا ہے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ یعنی جب تارے جہڑ پڑین ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا السَّمَاۗءُ فُرِجَتْ ○ اور جب آسمان پہاڑا جاوے ۵ **فتح** ۵ اور جب آسمان مین جہروکے پڑین ۵ **موضح** **تفسیر** اور اسحالت کو اور جگہہ بلفظ انشقاق کرکے تعبیر فرمایا ہی اور اسحالت کے پہلے آسمان کو سستی اور جوڑ بند کا ڈہیلا پن لاحق ہوگا جسکو سورہ حاقہ مین یون بیان فرمایا ہے کہ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۵ **عزیزی** ۵ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ○ اور جب پہاڑ پارہ پارہ کیے جاوین ۵ **فتح** ۵ اور جب پہاڑ اوڑائے جاوین ۵ **موضح** **تفسیر** اور جسوقت پہاڑ ہوا مین اوڑائے جاوین عرب کی بولی مین نسف اوس چیز کو کہتے ہین جس سے غلہ کو گہاس و کوڑہ وغیرہ سے پاک کرتے ہین اور اوسکو ہندی مین چہاج کہتے ہین اور پہاڑونکے حقمین قرآن مجید مین کئی طرحکی عبارت واقع ہوئی ہی چنانچہ سورہ طٰہٰ مین یہی معنی ارشاد ہوگئے ہین کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا اور اور سورتون مین اور طرحکی عبارتین آئی ہی اون سب مضمون مختلفہ مین جمع و تطبیق کی وجہہ یہہ ہی کہ پہلے زمین کے زلزلہ کے سبب پہاڑ آپسمین ٹکراوینگے چنانچہ سورہ حاقہ مین ارشاد ہوا ہے کہ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً اور پہر پہاڑ رنگین اون دہنی ہوئی کی طرح ہو جاوینگے جیسا کہ سورۃ القارعہ مین بیان فرمایا پہر ریت کے مانند ہو جاوینگے جیسا کہ سورہ واقعہ مین فرمایا فَكَانَتْ هَبَاۗءً مُّنْۢبَثًّا پہر جب ہوا اونکو پہاڑ دینیر مسلط کرینگے اور اسی کا نام نسف ہی اور پہاڑ اپنے اپنے ٹہکانونسی اوڑ جاوینگے پہر جو دور سے اونکو دیکہیگا کہیگا کہ پہاڑ ہین اور جب نزدیک پہنچیگا معلوم کریگا کہ سختی اور ٹہوس پن اونکے جزونمین باقی نہین رہا ہے بدلی کی طرح ہوا مین اوڑتے پہرتے ہین جیسا کہ سورہ نمل مین مذکور ہے کہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ اور

سورہ تساءل مین بہی مذکور ہے کہ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا پہر جو زمین پہاڑونکے نیچے دبی ہتی
وہ ظاہر ہوویگی چنانچہ سورہ کہف مین مذکور ہی کہ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً اور
پہاڑونپر یہہ حالت طاری ہونیکے سبب زمین کے اجزاء جو سخت ہین وہ بہی زمین سے جدا ہوکے بنی
آدم کے بدنونمین مخلط ہو جائینگے پہر انسان کا بدن اون اجزاء کے ملنے کے سبب طول اور عرض اور
قوت اور سختی مین بہت زیادہ ہو جائیگا جسکا بیان ہو نہین سکتا ۵ **عزیزی** ۵ وَإِذَا الرُّسُلُ
أُقِّتَتْ ۵ اور جو وقت پیغمبر جمع کیے جاوین متحقق ہو جو کچہہ کہ متحقق ہو **فتح** ۵ اور جب رسولونکا وعدہ
ف یعنے ہر امت کا حساب باری باری سے لینا ٹہیرے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** اور جب رسولونکو وقت
مقرر کردیا جاوے تا کہ آگے پیچہے اس اپنی وقت مقرر کے موافق اپنی اپنی امتونکے ساتہہ حشر کے میدان
تک حاضر ہووین اور حساب اور عملونکا تولنا اور مظلومونکا حق ظالمون سے پورا دلانا اور پل صراط سے پار
اوتارنا رسولونکی حاضری اور گواہی سے ظہور پاوے اور جن لوگون نے رسولونکے پیغام کو قبول کرکے اوسکے موافق
عمل کیا تہا وہ جدا ہو جاوین اون لوگونسے جنہون نے رسولونکے کہے کو نمانا تہا اور اوسپر عمل نکیا تہا غرضکہ
جو جس لائق ہے اور جس چیز کا مستحق ہی ویسا ہی معاملہ اوسکے ساتہہ کیا جاویگا اور اذا جو حرف شرط کا ہی
اوسکی جزا محذوف ہی اور محذوف پر قرینہ ماسبق کا دلالت کرتا ہے یعنے جب یہہ امور واقع ہونگے تو وہ
وعدہ بہی واقع ہوگا اور اگر قیامت کے منکر پوچہین کہ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ الخ ۵ **عزیزی** ۵
لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۵ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۵ واسطے کس دن کے پیغمبرونکو موقوف رکہا گیا واسطے دن فیصل
کرنیکے ۵ **فتح** ۵ کس دن کے واسطے اونکو دیر ہے اوس فیصلے کے دن کی ۵ **مو** ۵ **تفسیر** لِأَيِّ
يَوْمٍ أُجِّلَتْ کس دن کے واسطے ان چیزونکی تاخیر کی ہی اسیوقت یہہ چیزین کیون نہین واقع ہوتین ہین
تاکہ جزا کا وعدہ بہی ثابت ہو جاوے اور ہمارا شک انکار بہی رفع ہو جاوے تو اسکے جواب مین کہنا چاہیے
کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے آنے روز فصل کے ان چیزونکی تاخیر کی گیئی ہی اور فصل کا دن اسطرح کا نہین ہی کہ
اوسکی تاخیر کے بہید کو آسانی سے سمجہہ لو چنانچہ سورہ تساءل مین اوسدن کے تاخیر کی بعضی وجہین مذکور ہین
۵ **عزیزی** ۵ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۵ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۵ اور کس چیز نے
خبر دی تجکو کہ کیا ہی روز فیصل کرنیکا ویلُ اوسدن جہٹلانیوالونکو ۵ **فتح** ۵ اور تو نے کیا بوجہا کیا فیصلکا
دن خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **تفسیر** ۵ وَمَا أَدْرَاكَ الخ اور کیا جانا تو نے کہ کیا ہی دن
فصل کا اسواسطے کہ عقل اوسکے دریافت سے عاجز ہی اور اگر غیب کی طرف سے اوسکو بیان کرین تو اوسکا
بیان نہوگا مگر انہین عظیم حادثون کے ساتہہ جو آہین واقع ہونگے تو پہر یہہ کہینگے کہ ان حادثون کو کسواسطے
اس روز پر موقوف رکہا ہی اسواسطے یہی اولی اور انسب ہے کہ اس روز سے خوف دلایا جاوے اور کہا جاوے
کہ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ بڑی خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو اب اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ قیامت
کے منکرونکو اوس واقعہ کے واقع ہونیکے وقت اوس طرح سے سختیاں آگے آوینگی پہلی سختی یہہ کہ جس چیز کی
امید نہتی وہ یکایک آن پہنچی اور اوسکے آنیسے مدہوش اور متحیر ہو جاوینگے اور یہی وہ سختی ہی کہ ہر ایک

قیامت کے منکر کو قیامت کے آنیکے وقت لازم ہے اور سخت مصیبت سے جو اس آیۃ مین مذکور ہی یہی سختی
مراد ہے اور اسکے بعد اور سختیان جو قیامت کے منکرونکے واسطے خاص ہین اور اونکے آگے آوینگے سورہ
کے آخر تک بیان فرمائی ہین اور اون سختیونکے اسباب کی طرف بہی اشارہ کیا ہی پس اس آیۃ کو
اس سورۃ مین فقط تاکید کے لیے سمجہنا تامل اور فکر کے قصور سے ہے سو دوسری اور تیسرے اور چوتہی سختی
کی وجہہ یہہ ہے کہ منکر لوگ اپنے جہل مرکب پر اور مقدمات مزخرفہ کے فساد پر کبہی ایک مطلع اور خبردار ہونگے
جن مقدمات کے سبب قیامت کے انکار پر بہت اصرار کرتے تہے سو اوس وقت اپنے غلط فہمی اور قصور
دانش پر آگاہ ہووینگے اور معلوم کرینگے کہ ہمکو ذات اور صفات الٰہی کے عقائد دنیا مین ہرگز متیقن نہ تہے
اور حق تعالیٰ کی قدرت اور اوسکے تاثیر سے بالکل بیخبر رہے ہم پس دوسری وجہہ اس سختی کی یہہ ہوگی
کہ وہ لوگ دنیا مین حق تعالیٰ کو ایسا قادر نجانتے تہے کہ کروڑون بلے نہتا آدمیونسے بدلہ لے سکیگا اور
کہتے تہے کہ یوم الفصل کے آنیکو انبیا اور رسول بالکل ہلاک ہوجانے نوع انسان کی بیان کرتے ہین اور
یہہ بات کسیکے عقل مین نہین آتی ہی کہ تمام نوع انسانکی ایکوقت مین فنا ہوجاوین اسواسطے کہ جو حادثہ
دنیا مین واقع ہوتا ہے تو اوس سے بعضے لوگ اپنی قوۃ کے زور سے یا مکان کی مضبوطی سے یا کسی تدبیر
اور حیلہ سے نجات پاتے ہین کبہی دنیا مین ایسی کوئی آفت نہین آئی کہ سبکے سب اوس آفت مین
گرفتار ہوکے ہلاک ہوجاوین سو حق تعالیٰ اونکے اس شبہ کے جوابمین ایک تمثیل بیان فرماتا ہی کہ
اسباب کا سمجہنا اور شبہ کا دفع کرنا تمپر بہت آسان ہے اسلیے کہ ہلاک کرنا ایک آدمی اور ہزار آدمیونکا برابر ہے
اور جو کتنے لاکہون کروڑون آدمیونکا مرنا مختلف زمانونمین دیکہا اور سنا تو اسی پر قیاس کرلو کہ تمام
نوع انسان کی ایکوقت مین روح سلب ہوسکتے ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ
وَّاحِدَةٍ اور اگر تمکو لاکہون کروڑونکے ہلاک مین جو مختلف زمانونمین ہلاک ہوئے ہین کچہہ شبہ ہووے
تو ہم کہتے ہین کہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ **عزیزی** اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ
نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ آیا ہلاک نہین کیا ہمنے پہلونکو بعد اونکے
پیچہے اونکے لاتے ہین ہم پچہلونکو اسیطرح کرتے ہین ہم ساتہہ گنہگارونکے **فتح** ہم کہپا نہین چکے
پہلے پہر اونکے پیچہے بہیجے ہین پچہلے ہم یہی کچہہ کرتے ہین گنہگارونسی **موضح تفسیر** اَلَمْ
نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو کہ حضرت آدم علیہ السلام کیوقت سے سب
ہلاک ہوچکے ہین ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پہر اونکے پیچہے لیجاتے ہین ہم پچہلونکو اسواسطے کہ ہر وقت
مین مرکے مرتے چلے جاتے ہین اور جب ہلاکی اسقدر انبوہ کثیر کی مختلف زمانونمین ثابت ہوئی تو ثابت
ہوا کہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارونکے ساتہہ پہلے مرتبے صور کے
پہونکنے کیوقت یعنے سبکی روح ایک ہی وقت مین سلب ہوگے اور اسکے پہلے سب نوع انسان
کی روح جو ایکوقت مین سلب نہین ہوتی ہی تو اسکا سبب یہہ ہے کہ انمین نیک بہی بہت
ہوتے ہین اور گنہگار نیک نطفہ کو اپنی پیٹہ مین رکہتے ہین اور اونکی نسل سے معرفت اور عبادت

ع
...ہمین ... سپارہ ... نیارا ... اوشان ... جائے ... ایک جہان ... کنانرا ... آلم
ع
... الاولین ... آیا ہلاک ... نیستیم ... ایشان مر رسل را
ثم نتبعهم الآخرین
پس در پے میرانیم ... تکذیب ... بسبب آن تصدیق ... نکنند ۱۲

کی امید ہے اور جسوقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت سب گنہگار ہونگے اور سلسلہ پیدا ہونیکا منقطع ہوجائیگا
اسواسطے کہ چالیس برس پہلے سے سب مرد وعورت بانجھ ہوجاوینگے نیک اولاد کی امید بھی نرہیگی اس سبب سے سب قابل ہلاک کے ہوجاوینگے

صحیح مسلم مین ہیہ مضمون ہے لا تقوم الساعۃ حتی لا یبقی فی الارض احد یقول اللہ اللہ ۔ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ

فتح خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی **موضح** خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکو **تفسیر** وائے اوسدن جھٹلانیوالونکو بڑی خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکو اپنے عقیدونکے فساد پر اور اپنے شبہونکے بطلان سے خبردار ہونے پر جسکو اگر دنیا مین جانتے تو ادنی تامل سے دور ہوسکتا تہا سو نکیا اور وہان اپنے ہاتہونکو دانتون سے کاٹینگے لیکن کچہہ مفید نہوگا اور تیسری سختی کی وجہ اوسدن یہہ ہوگی کہ کافر دنیا مین یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حق تعالی مردونکو زندہ کریگا سو حق تعالی اونکی اس ناسمجہی پر آگاہ کرتا ہی کہ یہہ عقیدہ تمہارا باطل ہے قیامت کے دن اس عقیدہ کا فساد اور اس شبہہ کی سستی تمکو معلوم ہوویگی اسلیے کہ اپنے پیدایش کی ابتدا کو خوب جانتے ہو کہ کیسی گندی بدبو چیز سے ہوی ہی اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ الخ

اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ۙ فَجَعَلۡنٰہُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ۙ اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۙ فَقَدَرۡنَا ٭ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ

فتح کیا نہین پیدا کیا ہے ہمنے تمکو پانی حقیر سے پس رکہا ہمنے اوس پانی کو بیچ جگہہ مضبوط کے ایک اندازہ معین تک پس اندازہ کیا ہمنے پس اچہا اندازہ کرنیوالے ہین ہم **موضح** ہمنے نہین بنایا تمکو ایک بیقدر پانی سے پہر رکہا اوسکو ایک جمی ٹہیراؤ مین ایک وعدہ مقرر تک پہر ہم کرسکے تو کیا خوب سکت والے ہین **تفسیر** اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ الخ کیا ہمنے نہین پیدا کیا ہمنے تمکو ایک پانی بیقدر سے اور وہ نطفہ ہے کہ پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے اور بدن اور کپڑا اوسکے سبب سے نجس ہوجاتا ہی اور اسکی بدبو دماغ کو پریشان کرتی ہے اور وہ اسطرح کا بیقدر ہی کہ جتنی مرتبہ ہضم کے ہین اونکو طی کرکے آخر ہضم کا فضلہ ہوا ہی اور طبیعت نے اپنے خالق کے اذن سے اوسکو ہر ایک عضو سے کہینچ کے خصیتین کی راہ سے نازکیے سوراخ سے باہر ڈالا ہے اسواسطے کہ بدن کی غذا کے قابل اوسکو نپایا سو اوس سے بے پروا ہوکے پاخانہ اور پیشاب کیطرح اوسکو باہر ڈال دیا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر طبیعت اوسمین کچہہ بہی زندگی کی قابلیت پاتی تو اوسکو اسطرح ذلیل کرکے نہ پہینکتے جسطرح خون اور اور خلطونمین کرتی ہے کہ اونکو ہرگز اس حقارت سے نہین پہینکتے ہی فَجَعَلۡنٰہُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ پہر کردیا اوس بیقدر پانی کو اپنی عنایت سے ایک ٹہیراؤ کی جگہہ محفوظ مین جو مکان ہونیکی قابلیت رکہتی ہی یعنی مان کا رحم جسکو ہندی مین بچہ دان کہتے ہین اور وہ ایک عضو ہی کہ اوسکا طول بدون حمل کے بارہ اونگل ہوتا ہے اوسی عورۃ کی اونگلیونسی اور معدیکے متصل مثانہ کے نیچے آنتونکے اوپر مستقیم ہے اور اوسمین دو خانے بنائے ہین تو امین کے تولد کے واسطے اگر اتفاق پڑے اور ہر خانہ اوسکا ایک سوراخ رکہتا ہے ناف کی طرف چہاتیون تک کہ بچہ کی غذا کیواسطے خون اور حیض اوسی راہ سے آتا ہی اور جب بچہ اوسمین پیدا ہوتا ہے تو طول اور عرض مین اوس بچہ کے جسم کے برابر وہ بہی بڑہتا ہے اور اوس عضو کی بیٹہ پٹہون سے مضبوط باندہ دی ہی سو وہ نہین پہٹون کے سبب سے بچہ جننے کیوقت

پیٹ سے نکلتا ہے اور اوسکا موہنہ فرج کے سوراخ کے متصل ہے اور مرد کا تازہ جماع کیوقت اوسمین داخل ہوتا ہے سو نطفہ ایسے مکان محفوظ مین کہ پیٹ کے اندر پٹہون کی طنابون سے مضبوط بندہا ہوا ہے جیسے سنگین حویلی ناف شہر کے محلہ مین اور کوچہ غیر نافذہ مین سب آفتون سے بچی ہوئی ہوتی ہی ایسی جگہہ کہا ہمنے اوسکو اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ایک مدت معین تک کہ اکثر وہ مدت نو مہینے کی ہوتی ہی کمی بیشی اوسمین بہت کم ہوتی ہی فَقَدَرْنَا پہر اندازہ کیا ہمنے اتنی مدت مین ہر چیز کا یعنے جو شرطین اور لوازمات اوسکے زندگی کے کمال مین مطلوب وضرور تہے فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ پس کیا اچہا اندازہ کرنیوالے ہین ہم اسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی چیز ضروری رہ نہین جاتی ہی اور کوئی چیز زائد وبیکار پیدا نہین ہوتی ہی بخلاف اور اندازہ کرنیوالون کے کہ جب کسی مہم کی برآورد کرتے ہین تو اوسمین بعضی ضروری چیزین رہ جاتی ہین اور بعضی زائد اوسمین مل جاتی اسیواسطے جب اوس کلام سے فرغت ہوتی ہی تو واقع اور برآورده مین بڑا تفاوت ظاہر ہوتا ہے اور پہر جمع اور خرچ کے تغیر اور تبدل کیطرف محتاج ہوتے ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ جب بچہ دان عورت کا معتدل منی سے پر ہوجاتا ہے تو اوسکا موہنہ بند ہوجاتا ہی پہر اوسکے اندر کوئی چیز جا نہین سکتی تا کہ اوس منی کو خراب نکر دیوے پہر اوس منی سے جو بچہ دان کے اندر کی جلد سے ملی ہوتی ہی اوسکو باریک جہلی کی صورت کر دیتے ہین جسکو عربی مین غشا اور ہندی مین جہلی کہتے ہین تا کہ اوسمین جان کی رگین درستکین اور اونکے ورآنیکے سبب سے خون کا پہنچانا آسان ہووے اور اوس جہلی کو عرب لوگ مشیمہ کہتے ہین اور ہندی لوگ جہر کہتے ہین اور اوس جہلی کے اندر ناف سے مثانہ تک ایک پردہ دوسرا اسطرح کا تن دیا جاتا ہی تا کہ فضلات کو دفع کرتا ہے اور پہر اوسکے اندر ایک پردہ اور رطوبات کی محافظت کے لیے بنایا جاتا ہے اور فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ جو سورہ زمر مین وارد ہوا ہی اوس سے یہی تینون پردے مراد ہین اور جو اس منی کا خلاصہ ہوتا ہے وہ بچہ دان کے اندر کے خانوںمین جو اوسکے موہنہ سے ملے ہوئے ہوتے ہین چپک جاتا ہی اور آہستہ آہستہ جمنا شروع ہوتا ہے اور اوس جمنے کے وقت مین اوس منی کی حرارت کے سبب سے جوش ہی مارتا ہی پہر اوس جوش سے کف نکلتا ہی اور وہ کف اوسکے بیچمین ٹہیر جاتا ہے وہی دل ہوتا ہے اور یہہ کف منی کی رحم مین جانیکے بعد تیسرے دن ظاہر ہوتا ہے پہر چہتے روز ایک نقطہ سیاہ اوسکے اوپر ظاہر ہوتا ہے وہ دماغ ہوتا ہے پہر چہٹے روز ایک نقطہ دوسرا پیدا ہوتا ہے داہنے طرف اوس کف کے جسنے بیچمین قرار پکڑا ہے اور یہہ جگر ہوتا ہے سو اس مدت تک کہ اکثر ایک ہفتہ ہوتا ہے اوس نطفہ منی کو رغوہ اور کف کہتے ہین پہر اس ہفتہ کے گذر جانیکے بعد گونگے خط کہینچے جاتے ہین اور اکثر دسوین روز یہہ امر واقع ہوتا ہے اور رنگ منی کا اوسوقت مین سرخی پر آجاتا ہے غرضکہ پندروین دن خوب سرخ ہوجاتا ہے پہر اوسوقت اوسکو علقہ کہتے ہین یعنے خون جما ہوا اسلیے کہ سوائے اون تینون جہلیون کے باقی سب سرخ ہوجاتا ہے اسیواسطے بعضے ماہر طبیبون نے کہا ہے کہ وہ تینون پردے خاص عورت کی منی سے ہوتے ہین مرد کی منی سے نہین ہوتے اور جب یہہ تینون

[illegible] بیان

دن آتا ہی تو وہ خون بستہ جسکا نام علقہ ہی سخت ہونے لگتا ہے اور دماغ دونون کندہون سے جدا ہوجاتا ہے
اور آہستہ آہستہ اعضاء کا ڈول پڑنے لگتا ہی یہانتک کہ اکتالیسوین دن مختلف اعضاء کی صورتین نمودار ہوجاتی
ہین پہر اوسوقت اعضاء رئیسہ سے اعضاء خادمہ جمتی ہین اور شرائین یعنی رگین جانکے پیدا ہوتی ہین
اور اون پردونین درالگے رحم کی شرائین مین چپک جاتی ہین اور پہر بیٹہہ دن گذرنیکے بعد خون سے
غذا لینا شروع کرتا ہے اور دموی اعضاء جیسے گوشت وغیرہ پیدا ہونے شروع ہوتی ہین اور اوسکے
لئے دودہ مان کے اوروہ سے ملکر خون چوسنا شروع کرتے ہین یہانتک کہ تہتر روز تمام ہونیکے بعد اوسکا
تمام بدن گوشت اور پوست کی پوشش سے تیار ہوجاتا ہی بچہ کا موہنہ مان کی پیٹہ کی طرف ہوتا ہے اور
دونون ہتیلیان اوسکے ہاتہہ کی اوسکے دونون گہٹنون پر اور دونون طرف دونون پائون اور
دونون پائون کے درمیان مین سر کو جہکا کے بیٹہتا ہی اور جسقدر بچہ ہر روز بڑہتا جاتا ہی اوسیقدر
بچہ دان بہی کشادہ ہوتا جاتا ہی اور روح طبعی اور حرارت اوسکے بڑہانے مین مشغول ہوتی ہی پہر
منی کے پڑنیسے نوّے دن گذرنیکے بعد حیوانی قوتین اوسمین پیدا ہوتی ہین سو پہلے مہینے مین منی
کا حکم رکہتا تہا کہ کسیطرح حرکت نکرسکتا تہا پہر دوسرے مہینے مین مانند گہاس کے تہا کہ بڑہنے اور
غذا کرنیکے حرکتین اوس سے بے ارادے ظاہر ہوتی تہین پہر تیسرے مہینے مین حیوان کا حکم پیدا
کیا پہر جب سو دن پورے ہوتے ہین تو اوسکے حیوانی قوت دماغ کو پہنچتی ہی اور حرکت ارادی
ضعیف سی اوسمین پیدا ہوتی ہی جسطرح کوئی لقیہ یا ضعیف کہ ہلنے چلنے کی قوت نرکہتا ہو اور
پہر ایکسو دس دن کے بعد اوس شخص کے مانند ہوتا ہے جو کچہہ جاگتا اور کچہہ سوتا ہوتا ہی یہانتک
کہ ایکسو بیس دن کے بعد قوۃ حیوانی اوسمین کامل ہوجاتی ہی اور حدیث شریف مین جو آیا ہے
کہ تین چلہ گذرنیکے بعد بچہ مین روح آتی ہی اور جان پڑتی ہی تو اوسی حالت کی طرف اشارہ ہے
کہ بعد گذرنے ایکسو بیس روز کے روح انسانی اوسمین آتی ہی اسلیے کہ حقیقت مین روح وہی ہی اور
پہلے اوسکے ایک حیوان تہا اور حیوانونکی طرحکا اور جب اوس حد سے تجاوز کرتا ہے تو حرکت اوسکے
پیٹ کے اوپر سے معلوم ہوتی ہی یہانتک کہ سات مہینے مین اوسکے ہلنے چلنے سے اعضاء اوسکے
سخت ہوجاتے ہین اور کچہہ قوۃ پکڑتے ہین گویا کہ اتنے دنون اوس سے ورزش اور محنت لیتے ہتے
پہر بعد اسکے چلے کے تینون پردے پہاڑنے پر قادر ہوتا ہے اور اپنی رگونکو مان کی رگونسی جدا
کرنیکی قوت پیدا کرتا ہے پہر چاہتا ہی کہ کسیطرح مین اس مکان سے نکلون یہانتک کہ نوّے
مہینے حق تعالیٰ کے حکم سے باہر آتا ہے اور یہہ اندازہ معین جو بیان کیا گیا ہے یہہ اوس صورت مین
ہے کہ کوئی اور خصوصیتین اوسکو لاحق نہون جیسے والدین کی مزاج کی حرارت یا منی کی حرارت
یا موسم گرمی کا ہو یا شہر جنوبی ہو ویا ان سبکے ضد ہوین تو ان سببونسی اوس بچہ کے بچہ دانی مین رہنیکی
مدتین کمی زیادتی ہوویگی لیکن چہہ مہینیے کم اور دو سال سے زیادہ اور بعضے روایت مین چار سال سے
زیادہ کبہی واقع نہین ہوا ہے اور جب زندہ کرنا نطفہ کا باوجود اس حقارت اور نالائقی کے اوسکو بہ

اوسمین سے آنیکے اللہ تعالی کے نزدیک کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہی بلکہ کس مرتبے اور کمال کو اوسے پہنچاتا ہے
توپہر مردونکی سڑی ہوئی ہڈیان اور گلے ہوے اجزا کو مدت دراز گذرنیکے بعد زندہ کرنا اوسکے نزدیک
کیا چیز ہے اسلیے کہ نطفہ کا حال بہی مردونکے بدن اور ہڈیونسی کم نہین ہے پہر نو مہینے پیٹ مین رہنے
سے کسقدر کمال کو پہنچتا ہی پس اسیطرح مردونکے بدن بہی کچہہ مدت زمین مین رہکے اگر انتہا درجے کمال
کو پہنچین تو یہہ بات کچہہ خلاف عقل کے نہین ہی سو جب یہہ بات ظہور پاویگی پس ویل یومئذ
للمکذبین ○ **عزیزی** ویل یومئذ للمکذبین ○ خرابی اوس روز دروغ گننے والونکو
ہے **فتح** خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **موضح تفسیر** ویل الخ بڑی خرابی
ہے اوسدن اس قدرت کے منکرونکی کہ باوجود اس قدرت کی نشانیان دن رات دیکہنے کے کہ ہمیشہ
لوگ پیدا ہوتے جاتے ہین پہر بہی متنبہ اور خبردار نہین ہوتے ہین اور چوتہی وجہ اوسکی سختی کی منکرونپر
یہہ ہے کہ یہہ لوگ افعال الہی کو اپنے اسباب مالوفہ کا مقید سمجہتے ہین اور اوس مالک الملک علی الاطلاق
کو اپنی طرح اسباب و آلات کا مقید جانتے ہین گویا کہ اسباب کو تاثیر مین اوسکا شریک گردانتے ہین اور
بدون اسباب کے اوسکو عاجز سمجہتے ہین یہی وجہہ ہی جو کہتے ہین کہ نطفہ کا ماں کے پیٹ مین جانا
اور کامل ہوکے نکلنا بچہ دان کی خاصیت سے ہی اسواسطے کہ اگر نطفہ کو زمین پر ڈالدین تو آدمی کی
پیدایش اوس سے کسیطرح متصور نہووے سو حق تعالی اونکی اس عقیدہ کو باطل کرتا ہی اور اشارہ
فرماتا ہے کہ قیامت کے دن اس اپنے عقیدہ پر بہی بہت افسوس کرینگے اور اپنے غلط فہمی اوسدن
پوچہین گے کہ ہمنے دنیا مین کچہہ بہی غور اور فکر نکی اور یہہ نہ سمجہی کہ زمین بہی ماں کے بچہ دان کی
خاصیت رکہتی ہی الم نجعل الارض کفاتا الخ **عزیزی** الم نجعل الارض کفاتا ○ احیاء و امواتا ○
آیا نہین کیا ہے ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی آدمیونکی تمام زندون اور مردون کو **فتح** ہمنے
نہین بنائی زمین سمیٹنے والی جیتونکو اور مردونکو **موضح تفسیر** الم نجعل الارض الخ کیا نہین
کیا ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی بہت سے زندونکو جیسے حشرات کہ بغیر ماں کے بچہ دان کے پیدا ہوتے ہین
اور بہت سے مردونکو یعنے جمادات کو جو اپنی خوش وضعی اور خوش رنگی مین اور مرغوب اور اچہی ہونے مین
کچہہ زندہ آدمیونسی کم نہین ہین جیسے یاقوت اور الماس اور زمرد اور نمک کی کانین اور اور کانی
چیزین جو تاثیر مین تمام نباتات سے بہتر ہین سو جب زمین کی تربیت سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین
پہر اگر مردونکی سڑی ہوئی ہڈیون کو تربیت کرکے زندہ نکالے تو کیا عجب ہے اور اگر منکر لوگ یون کہین
کہ زمین اگرچہ تربیت زندون اور مردونکی کرتی ہی جیسے حشرات اور کانی چیزین کہ یہہ البتہ پیدا
ہوسکتی ہین لیکن انسان کا پیدا ہونا اوسکے تربیت سے کسیطرح ممکن نہین ہی اسلیے کہ ان کا
جسم ایسی چیزونسی مرکب ہے جو آپسمین بڑا اختلاف رکہتی ہین چنانچہ بعضی چیزین نہایت سخت
اسمین واقع ہین جیسے ہڈیان اور بعضی بہت ہی لطیف و باریک جیسے ہوائی روح اور بعضی بیچ
مین یعنے ان دونون کے درمیان بستہ اور جمی ہوئی جیسے اور عضا اور بعضی بہنی والی جیسے خلط

اور فضلات یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ سو زمین بے شعور کی طبیعت سے اس قسم کے افعال مختلفہ اور تصویرین رنگارنگ کسطرح یقین کرین ہم کہ زمین ایسی چیز پیدا کر سکتی ہی تو اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ ہان زمین باوجود اس بے شعوری کے اس قسم کے عجائبات پیدا کر سکتی ہی جسطرح بچہ دان عورۃ کا اسلیے کہ بے شعوری مین دونون برابر ہین دونون افعال اور انکا رنگارنگ ہونا ہمارے ارادے اور خواہش سے ہے ف **عزیزی**

ف وَّجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَّأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ٥ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا ف **فتح** ف اور رکہے اوسمین بوجہ کے پہاڑ اونچے اور پلایا تمکو پانی میٹھا پیاس بجہانا ف **موضح** **تفسیر** وَجَعَلْنَا الخ اور کر دیے ہمنے زمین مین پہاڑ بہت بلند جنکی سختی اور بلندی انتہا کو پہنچی اور ان پہاڑونکے نیچے نہرین اور چشمی جارے کیے ہمنے اور پلایا ہمنے تمکو انہین پہاڑونکے دامن سے پانی بہت میٹھا جو پیاس کو بجہاتا ہے تو معلوم ہوا کہ زمین کی تربیت سے ہی بعضی چیزین بہت سخت جیسے پتہر اور بعضی بہت نرم ولطیف جیسے پانی پیدا کرنا ممکن ہے پہر جب یہہ ثابت ہوا تو ویل الخ ف **عزیزی** ف وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ہوا ہے اوس روز جہوٹ گنے والونکو ف **فتح** ف خرابی ہے اوسدن جہٹلانیوالونکی ف **موضح** **تفسیر** وَيْلٌ الخ بڑی خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی جو آدمی کے زندہ ہونیکو زمین سے انکار کرتے ہین اور یہہ نہین سمجہتے ہین کہ زمین مین لطیف اور کثیف دونون قسم کے چیزین موجود ہین اور ہر ایک چیز انہین سے زمین کی طبیعت کی خاصیت سے دوسری طرحکا لباس پہنتی ہی پہر کیا تعجب ہے کہ مردونکے بعضے جز لطیف ہونیکی لیاقت پیدا کرین اور بعضے لطیف ہوکے روح ہوائی ہوجاوین اور بعضے کثیف اور غلیظ ہوکے اعضا اور ہڈیون اور رگ پٹہونکی شکل ہوجاوین اور پہر ضرور کا ہونا ارواح مجردہ کا بدنونکے ساتہہ متعلق ہوجانیکا سبب پڑے جسطرح پیٹ کے بچہ کے اندر روح پہونکی جاتی ہی آدمی پانچوین وجہ اوسدنکی سختی کی شکرونکے واسطے یہہ ہوگے کہ آفتاب کو اوسدن نزدیک لاوینگے اور دوزخ کی گرمی اور اوسکے بخارات اوٹہے ہوئے یہہ سب جمع ہوکے حشر کے میدان کو تنور کیطرح دہوین اور چنگاریون سے پر کردینگے اور لوگ اوس گرمی سے تنگ ہوکے سایہ کے ڈہونڈہنے کو ادہر اودہر دوڑینگے اور کہین سایہ کا نشان نپاوینگے تاکہ کچہہ آرام پاوین اور جو مؤمن کامل الایمان ہونگے وہ حق تعالی کے عرش کے سایہ مین جگہہ پاوینگے اور کافرونکے سامنے عذاب کے فرشتے آگ کے گرز لیکے خوفناک شکلونسے نمودار ہونگے اور کہینگے کہ انْطَلِقُوا الخ ف **عزیزی** ف انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ٥ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ کہا جاویگا جاؤ طرف اوس چیز کے کہ اوسکو جہوٹ گنتے تہے جاؤ طرف سایہ تین شاخ والیکے نہ سایہ سرد ہوگا اور نہ کفایت کریگا آگ کی گرمی سے ف **فتح** ف چلو دیکہو جسکو تم جہٹلاتے چلو ایک چہانون مین جسکی تین پہانکین نہ گہن کی اور نہ کام آمے تپش کے ف **موضح** **تفسیر** انْطَلِقُوا الخ چلو اوس چیز کیطرف جسکا تم انکار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ ہرگز ہونیوالی نہین اور وہ چیز جدائی اور امتیاز اور تفرقہ ہی نیکون اور بدون کے درمیانین اور پہلی چیز امتیاز اور جد

اجسکے دن تم دونون فرقون مین یہہ ہی کہ نیک لوگ کیسے عمدہ سایہ مین ہین جسکے سبب سے جناب رب العلمین کا قرب انکو حاصل ہے اور تم لوگ اس بلا مین مبتلا ہوا اور تمہارے لیے جو سایہ مقرر ہوا ہی اوسکا حال جلکی دیکہو اِنطَلِقُوا اِلیٰ ظِلٍّ ذِی ثَلٰثِ شُعَبٍ چلو سایہ تدہارکی طرف جسکی تین شاخین ہین قتادہ اور اور مفسرون نے روایت کی ہی کہ کافرون اور اور بدکارونکے سایہ کیواسطے ایک دہوان دوزخ سے اوٹہیگا کہ ہر شخص کو اونمین تین طرف سے گہیر لیگا ایک ٹکڑا اسکے اوپر سائبان کیطرح ٹہیر لیگا اور ایک ٹکڑا داہنی اور ایک ٹکڑا بائین ہو جائیگا اور تمام حساب سے فرغت ہونے تک وہ لوگ اوسی سایہ کے نیچے رہینگے اور ایمان دار نیک کردار عرش معلے کے سایہ کے نیچے آرام سے کہڑے ہونگے اور محقق علمانے یون کہا ہے کہ وہ آگ کا دہوان جو منکرونکو گہیر لیگا وہ اونکے برے عملونکی صورت مثالی ہوگی جو اس تاریک شکل سے ظاہر ہوگی اونکو تین طرف سے آگہیر لیگی جسطرح دنیا مین اونکے نفس کو انہین تینون طرف سے گہیرا تہا چنانچہ ایک شیطانی قوۃ کی تاریکی اور اوس سے وہ عقل مراد ہے جو وہم مین پہنسی ہوئی ہی اور اسکا منشا دماغ ہی جو سب بدن کے اوپر ہے اور دوسری غضبیہ قوۃ جسکا منشا دل ہی جو بدن کے بائین طرف واقع ہی اور تیسری شہویہ قوۃ جسکا منشا جگر ہی بدن کے داہنی طرف واقع ہی اور جب ظل کا حال بیان فرمایا کہ ہرگز راحت اوس سے حاصل نہوگی اور آگ کے شعلونکو دفع نکریگا اور اوسکی تعلیل کے مقام مین قرق کے طور پر ارشاد فرمایا ہی کہ اوسکے تینون شعبی بڑے بڑے انگارے پہینکینگے پہر ایسے سایہ سے انفع کی امید کسطرح کہی جائے غرضکہ ہر طرح سے کافرونکا سایہ اوسدن مومنون کے سایہ کے خلاف ہوگا چنانچہ فرمایا لَا ظَلِیْلٍ نہ منع کریگا یعنے نروکیگا وہ سایہ آفتاب کی گرمی کو یہہ مشتق ہی ظل ظلیل سے جو عرب کا قول ہے یعنے سایہ بہت گہن کا ہے اور اوس سایہ مین سوراخ ہین جنکی راہ سے آفتاب کی شعاع پہنچتی ہے اور سایہ کے فائدے مین نقصان کرتی ہی وَلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّھَبِ اور نہ دفع کریگا آگ کے شعلونسے کچہہ یا اندر کی طپش کو جو پیاس کے غلبہ سے ہوگی اور سایہ مین یہین دو چیزونکا فائدہ ہی یعنے اوپر کی گرمی کو بچانا اور اندر کی سوزش کو تسکین دینا پہر جب یہہ دونون چیزین اوسمین نہوین تو گویا وہ سایہ ہی نہین ہے بلکہ دوزخ کی آگ کا دہوان ہے جو بدلی اور سائبانکی صورت دور سے منودار ہوگا اسواسطے کہ اِنَّھَا تَرْمِیْ الخ ۵ عزیزی ۵ اِنَّھَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۵ تحقیق وہ آگ ڈالیگی چنگاریان مانند محل کے گویا وہ چنگاریان اونٹ زرد ہین ۵ فتح ۵ تحقیق وہ آگ پہینکتی ہی چنگاریان جیسے محل جیسے وہ ونٹ ہین زرد ۵ موضح ۵ تفسیر ۵ اِنَّھَا تَرْمِیْ الخ بیشک وہ دوزخ پہینکیگی بڑے بڑے چنگاریون کو کہ ہر ایک چنگارے اوسکے طول و عرض مین جیسے بادشاہون اور امیرونکا محل کہ دنیا مین بہت عمدہ سایہ اونہین کے محل کا ہوتا ہے اور ہوا کی گرمی کیوقت کافر اکثر ایسے محلون اور مکانونکی آرزو رکہتے ہین سو اوسوقت اونکی وہ آرزو اس شکل سے سامنے آویگی اور جلدی اوسپے در پے آئینگی وہ چنگاریان کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ گویا وہ چنگاریان زرد رنگ اونٹونکی قطار ہین کہ ایک کے بعد ایک چلے جاتے ہین اور جو قیامت کے دن پہلا تفرقہ اور امتیاز

نیاف بدین بہی ہوگا اور جس جس چیز کے واقع ہونیکا اوسدن وعدہ کیا گیا تہا اوسکا وقوع و ظہور شروع ہو گا
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ ؕ عزیزی ؕ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ؀ وائے اوسدن جہوٹ گننے والونکو ؕ فتح
خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی ؕ موضح تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکے حال پر سواسطے
کہ اول اسطرحکا رنج اور غم دیکہینگے اور دوسرا اسباب کو بوجہہ لینگے کہ جو کچہہ اوسدن کی سختی اور مصیبت اور دہشت
اور نیکون اور بدونمین جدائی کا احوال ہم سنتے تہے وہ سب واقع ہونیوالا ہی گویا اسوقت تک اوسدنکی
انکا کی حسرتین اور اپنے معتقدات کے بطلانمین سختی اور مصیبت پہنچی ہتی اور اب اوسدنکے وقایع اور حادثونکی
فکر جو بہت ہی سخت اور مشکل ہے اونکی کریبان حال کو پہاڑیگی اور سختی پر سختی زیادہ کریگی جیسی اوسدنکی
سختی کی وجہہ منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب کوئی شخص یکایک کسی مصیبت مین پہنس جاتا ہی اور
یہہ بہی گمان ہوتا ہی کہ اسکے بعد دوسری مصیبت اس سے بہی سخت اور آنیوالی ہی تو بہت کاموشی پہلے اس
مصیبت آنیوالی کے دفع کرنمین اور روکنے مین دل وجان سے متوجہ ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی گناہ یا کسی
چوریمین پکڑا جاتا ہی تو پہلے چاہتا ہی کہ کسی تقریر سے اوسکا انکار کرون اور کوئی بات بنا کے اوس الزام کو
اپنے اوپر سے دور کرون پہر جب دیکہتا ہی کہ انکار بن نہین پڑتا تو عذر پیش کرتا ہے کہ مجہسے تقصیر ہوئی
تاکہ اوسکے مواخذہ سے درگذر کرین اور اپنی چرب زبانی سے اوس بلا سے خلاصی پاوے سو ہر شخص پہلے آنیوالی
دفع کرنا چاہتا ہے اسلیے کہ یہہ طور دفع کا آسان ہے اور اسمین دوسرے کی طرف استعانت کی حاجت نہین پڑتی
سو کافر بہی جب قیامت کی آسانی دیکہینگے بلکہ اوسکی نشانیان بہی بعضی دیکہینگے جیسی سابق کی تقسیم
کہ ایماندارون کے واسطے یہہ عزت ہوئی اور انکے لیے ایسے کالی بلا درپیش ہوئی تو ارادہ کرینگے کہ اپنے
گناہون کیواسطے کوئی عذر درپیش کرین اور بعضی گناہونسے انکار کربیٹہین سو اونکو اس تدبیر فریب سے
بہی مایوس کیے دیتے ہین کہ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ؕ الخ ؕ عزیزی ؕ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ؀
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ؀ یہہ دن وہ دن ہی کہ بات نکرین اور نہ اجازت دی جاوے اونکو تا عذر تقصیر
کا کرین ؕ فتح ؕ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولین اور نہ اونکو حکم ہو کہ توبہ کرین ؕ موضح تفسیر
هٰذَا الخ یہہ دن جسکا اس کلام فیض انجام مین مذکور ہی اور اسلیے اوسدن کو حاضر قرار دیکر ساتہہ
صیغہ اشارہ کے جو قریب کے لیے ہے متعین فرمایا ایسا دن ہی جسمین ہرگز دم نمارینگے اور بات نکرسکینگے کہ
ہمسے ایسی کونسی تقصیر صادر ہوئی جسکے سبب سے ہمکو اس دہوپ کے سایہ مین لیے جاتے ہین اور طرح طرحکے
رنج وعذاب ہمکو دکہلاتے ہین نافع بن الازرق نے جو خارجیونکے علمامین سے ہی حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے پوچہا کہ اس آیۃ مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہی کہ کافر اوسدن بات نکرسکینگے اور اور آیتونمین
اسکے خلاف ارشاد ہوا ہی چنانچہ سورہ انعام مین فرمایا کہ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور سورہ زمر مین
یون فرمایا ہی کہ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ؀ اور اور آیتونمین بہی کافرونکا کلام کرنا اور
جہوٹے عذر درپیش کرنے بہت مذکور ہین پس ان آیتونکے مختلف مضمونونمین تطبیق کیونکر ہو حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقامات مختلفہ اور مجلسمین متعدد درپیش ہو

سو بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین کافرونکو بات کرنیکی ممانعت ہوگی سو اون جگہون مین کچھہ بیہودہ گوئی کرینگے اور بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین اونکو بات کرنیکا حکم ہوگا سو وہان لب ہی ہلا سکینگے پس ان مضمونونکا اختلاف زمانے اور وقتونکے اختلاف کے سبب ہے **عزیزی** ولا یؤذن لهم فيعتذرون اور نہ اجازت دی جاویگی اونکو تا عذر تقصیر بیان کرین **فتح** اور نہ اونکو حکم ہو کہ توبہ کرین **موضح تفسیر** ولا یؤذن لهم اور نہ پروانگی دی جاویگی اونکو اپنے گناہونکے عذر کے بیان کرنیکی اسلیے کہ یہہ تو اول سے معلوم ہی کہ یہہ لوگ کوئی عذر قابل سننے کے اپنے پاس نہین رکہتے ہین کچھہ بے فائدہ بکین گے فيعتذرون کہ پس عذر بیان کرین اسلیے کہ عذر صحیح لائق سننے کے اونکے پاس نہین ہی اور عذر واہی ناسموع وہان کوئی نہ سنیگا حاصل کلام کا اوسدن کافر اس قسم کی چاپلوسی اور بات بنانیسی اور حیلہ اور فریب سے ہی عاجز ہونگے **عزیزی** ویل یومئذ للمکذبین والے اوسدن جہوٹ کہنے والونکو **فتح** خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی اسلیے کہ اوسدن انکی مصیبتین دفع کرنیکے لیے کوئی حیلہ اور تدبیر ہی نپاوینگی بلکہ مایوس ہونگے اور ساتوین وجہہ اوسدن کی سختی کی منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب سخن سازی اور حیلہ بازی سے ہی مایوس ہونگے اور کسیطرح اوسدنکی مصیبتون اور سختیونسے اپنا بچاؤ نہ دیکہین گے تب لاچار ہوکے اپنے ہم جنس کیطرف جہکین گے اور اس بلا سے نجات کی تدبیر اونسی پوچہین گے اور یہہ خیال کرینگے کہ جسطرح دنیا مین سخت سخت مصیبت اور شدت مین پہنس جاتے اور اوسکی خلاصی کی کوئی تدبیر نہ سوجہتی کیوقت جو بڑی دانا اور زور آور ہوتے تہے اونسے التجا کرکے اسکی خلاصی کی تدبیر پوچہہ کے اوس مصیبت سے بچاؤ کی کوئی تدبیر کر لیتی تہے اسیطرح یہان ہی شاید اس مشکل کی کشائش اس حیلہ سے ہوسکے سو حق تعالے اونکو اس تدبیر سے ہی مایوس کریگا اور فرشتونکی زبان سے اونکو یہہ حکم پہنچیگا کہ هذا يوم الفصل الخ **عزیزی** هذا يوم الفصل جمعناكم والأولين ۝ فإن كان لكم كيد فكيدون ۝ یہہ روز روز فیصل کرنیکا ہی جمع کیا ہمنے تمکو ساتھہ اگلونکے پس تمکو اگر کچھہ حیلہ ہی تو بدخواہی کرو میرے حق مین **فتح** یہہ دن فیصلی کا ہی جمع کیا ہمنے تمکو اور اگلونکو پہر اگر کچھہ داؤ ہی تمہارا تو چلا لو مجہپر **موضح تفسیر** هذا يوم الفصل یہہ دن جدائی کا ہی بری لوگون اور اچہونسی سو ہم ہر چیز مین جدائی اور امتیاز کرینگے ان دونون مین اور فصل وجدائی بغیر نیکون اور بدونکو ایک مکان اور زمانہ مین جمع کرنیکے متصور اور ممکن نہین ہی اسلیے کہ جو معاملہ الہی کسیکے حق مین واقع ہوا وسکو سب خاص و عام دیکہہ لین اور یہہ ہے کہ بعضے نیکون اور بدون کے حقوق آپسمین ایک کے دوسرے پر ثابت ہین اور حقدار کا حق دوسرے سے دلوانا بدون حاضر ہونے مدعی اور مدعی علیہ کے حاکم کے مجلس مین ممکن نہین ہی اور یہہ ہی ہی کہ بعضے نیکون اور بدونکا علاقہ مضبوط دوسرے شخصونسے ثابت ہے اور وہ لوگ اوس علاقہ کے سبب سے بڑے بڑے امیدین مدد اور شفاعت کی دوسرونسے رکہتے ہین جیسے قرابت نسبی اور سسرالے اور دوستی اور پیری اور مریدی اور استادی اور شاگردی اور پیشوائی اور تابعداری اور سوائے انکے اور جسطرح یہہ علاقے اپنے ہم عصرونسے

رکہتے ہین اسیطرح اپنے اگلونسے بہی رکہتے ہین بلکہ نسبی علاقہ اپنے نوع کی اول فرد سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام
ستحق ہی اور اسے علاقہ کے سبب سے مدد کرنیکی امید رکہتے ہین اسلیے اول دہلہ مین تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام
کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے کہ تم ہم سبکے باپ ہو اور ہم اس بلا مین مبتلا ہین ہماری خلاصی کی کوئی تدبیر کرو
کہ اس بلا سے ہمکو نجات ملے چنانچہ یہہ مضمون صحیح حدیثون مین موجود ہی سو بدون جمع کرنے اولین و آخرین کے ایک
مجلس اور ایک جگہہ اور ایکوقت مین نیکون اور بدون مین ایسی جدائی کہ پہر وہ حکم کسیکی سعی اور سفارش اور عرض
معروض سے تغیر اور تبدل نپاوے ممکن اور متصور نہین ہی سو اسلیے جَمَعۡنٰكُمۡ وَالۡاَوَّلِيۡنَ۝ جمع کیا ہمنے تمکو اور
اگلونکو اسلیے کہ بلا مین پہنسے اور اوسکے دفع سے عاجز ہونیکے وقت تم اپنے اگلونکو ضرور یاد کرتے کہ اگر ہمارے پیشوا
اسوقت مین ہوتے تو وہ کسی تدبیر سے ہماری اس مصیبت اور مشکل کو ٹالتے اور اسوقت مین ہمارے کام
آتے جیسیکہ بادشاہ اپنے ملک کے بند و بست سے عاجز ہونیکے وقت سکندر اور تیمور کو یاد کرتے ہین اور وزیر لوگ اسطرح
اور بزرجمہر کو اور پہلوان رستم و اسفندیار کو اور طبیب لوگ جالینوس اور بقراط کو اور نجومی ابوریحان اور ابو معشر کو
اور اسیطرح ہر فرقہ اپنے اگلونکو جنکے کمال کے معتقد ہین اپنی عاجزی کیوقت یاد کرتے ہین اور ہر مشکل کو اونکی قدرت
اور کفایت پر حوالہ کرتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ افسوس اسوقت فلانے نہوئے تاکہ اسکام کو بخوبی سرانجام
کو پہنچاتے سو حق تعالے گویا فرماتا ہی کہ ہمنے تمہارے سب اگلون اور پچہلونکو اسوقت تمہارے سامنے اکٹہا کیا ہی
تاکہ اسدن تمکو مصیبتونسے خلاصی کی تدبیر کے لیے اگر اونکی طرف رجوع کرنا منظور ہو تو کرو اور سب ملکے مشورہ کرکے
کوئی بات نکالو فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ كَيۡدٌ پہر اگر ہووے تمہارے لیے یعنے تمہارے پاس کوئی مکر و حیلہ جسکے سبب سے
تمہاری سختی دور ہوجاوے فَكِيۡدُوۡنِ۝ تو وہ مکر و حیلہ ہمارے ساتہہ کرو اور دیکہو کہ وہ پیش جاتا ہی یا نہین
سو جب کافر اسمین دوڑ دہوپ کے اس قسم کے حیلہ اور تدبیر سے بہی عاجز ہوجاوینگے تو فِبۡلٌ الخ عزیزی
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ۝ واسے اوسدن جہوٹ گننے والونکو فتح خرابی ہی اوسدن جہٹلانے والونکو
موضح تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی کہ اوسدن انکی مصیبتون کے دفع کرنیکے واسطے ہر حیلہ اور
تدبیر سے عاجز و مایوس ہونگے اور آٹہوین وجہہ اوسدن انکی سختی کی منکرونکے حقمین یہہ ہوگی کہ جتنے اونکے
مخالف اور دشمن تہے اون سبکو انکے سامنے طرح طرح کی عنایتونسے نوازینگے اور کافرونکو کہینگے کہ دیکہو اِنَّ
الۡمُتَّقِيۡنَ الخ عزیزی اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ۝
تحقیق متقی بیچ سایون اور چشمونکے ہونگے اور بیچ میوونکے جس جنس سے کہ رغبت کرینگے فتح جو ڈر والے
ہین وہ چہانو مین ہین اور ندیونمین اور میوے جس قسم کے چاہین موضح تفسیر اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ
بیشک جو لوگ ڈرتے ہین حق تعالی سے اور قیامت کے دن سے اور اس خوف کے سبب سے جتنے گناہ
اور برے چیزین ہین سب سے پرہیز کرتے تہے اور بندگی اور عبادتمین ہمیشہ لگے رہتے تہے سو وہ آجکے دن
فِىۡ ظِلٰلٍ عمدہ سایونمین ہین پہلے یعنے حشر کے میدانمین تو رب العلمین کے عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے
پہر پلصراط سے گذرنیکے وقت اپنے اپنے صدقون اور خیراتونکے سایہ کے نیچے ہونگے یہانتک کہ اگر کسینے
آدہا خرما خدا کی راہ مین دیا ہوگا تو اوسدن وہ آدہا خرما اوسکے کام آویگا اور دوزخ کی لپیٹ سے اوسکے

لیے ڈہال ہوجاویگا اور اسکو بچاویگا پہر جب بہشت مین جاوینگے تو طوبی اور اور بہشت کے درختونکے سایہ کے نیچے
ہونگے پہر جب اپنے اپنے ٹہکانون اور مکانون مین داخل ہونگے تو وہان اپنے محلون اور غرفون اور تختونکے سایہ مین
ہونگے وَّعُیُوْنٍ اور جاری چشمونمین ایسے چشمے کہ کسی سے کافور کی خوشبو آتی ہے اور کسی مین سونٹہہ کا مزا
ہوگا اور کسیکا نام تسنیم ہوگا سو ان چشمون کے سبب سے انکو ہرگز پیاس نہوگی بخلاف تمہارے کہ آگ کے دہوین کا سایہ
تمہاری تشنگی اور سوزش کو اور بہی زیادہ کر رہا ہے وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ اور میوونمین اس قسم کے جنہیں انکے دل رغبت
رکہتے ہین کہٹے اور میٹہے سرد اور گرم سرد سیری بہار کے اور خزان کے کدر اور پکے سب وہان موجود ہونگے تاکہ ہوا
کی گرمی اونکی باطن مین بہی اثر نکرے پس انکی ہوا اور پانی اور میوے ہر ایک اونکی گرمی کے دفع کرنیکے لیے
ایک دوسرے کے مددگار ہونگے بخلاف تمہارے کہ میوونکے عوضمین دوزخ کی آگ کے انگارے ہین اور اندر اور باہر سے
گرمی اور جلن کی زیادتی ہی اور یہہ سب جدائی و تفرقہ اسلیے ہی کہ تم لوگون نے اسدنکے شک ورانکار کی گرمی کو
اپنے دلمین جگہہ دی اور ان مومنون نے یقین کی ٹہنڈک سے اپنے دل کو چین مین رکہا یہان ہر شخص کو پیش آیا جو
اوسنے اختیار کیا تہا اور متقیونکے حقمین علاوہ ان سب باتونکے یہہ زیادتی ہوگی کہ مہمانونکی طرح تعظیم و تکریم اونکی
ہوگی اور بار بار کہانے اور پینے کیواسطے تاکید و تحریص کرینگے اور کہینگے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الخ **عزیزی**
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کہینگے ہم کہاؤ اور پیو کہانا اور پینا گوارا سبب اوسکے کہ کرتے تہے تم
فتح کہاؤ اور پیو رچ سے بدلہ اوسکا جو کرتے تہے **موضح تفسیر** کہاؤ اور پیو گوارا
ہوجیو اور رچ جائیو تمکو بخلاف دنیا کے کہانے اور پینے کے وہان ثقل اور بدہضمی اور ہیضہ کا خوف تہی
لگا ہوا تہا اور یہہ کہانا اور پینا تمہارے واسطے عوضمین اوسکے ہی جو تم عمل کرتے تہے چنانچہ گرمیونمین روزے
رکہتے تہے اور خدا کے واسطے روزونکے دنونمین بہوکے پیاسے رہتے تہے اور اچہے اچہے کہانے اللہ تعالی کی راہ مین
فقیرون محتاجون کو کہلاتے تہے اور ٹہنڈا میٹہا پانی مسکین روزہ دارونکو پلاتے تہے اور وہ عمل تمہارے
دنیا مین اگرچہ چند روزہ تہے اونکے عوضمین اسقدر جزا تمہارے خیالمین نہین آتی تہی لیکن ہماری عادت
ایسی ہی ہی جسکو جزا کی منفعت پہنچایا چاہتے ہین ہم تو اوسیطرح وہ چیز جسمین نقصان کا نام بہی نہو اور
نہایت کامل ہو عنایت کرتے ہین ہم **عزیزی** اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ بیشک ایسا ہی
بدلہ دیتے ہین ہم نیک کارونکو **فتح** بیشک ہم یونہین دیتے ہین بدلہ نیکی والونکو **موضح**
تفسیر بیشک ہم اسیطرح بدلہ دیتے ہین نیک کارونکو کہ ایک کے عوضمین دس بلکہ سات سو تک بلکہ
اس سے بہی زیادہ عنایت کرتے ہین اور فانی کے عوضمین باقی اور ناقص کے عوضمین کامل عنایت فرماتے ہین
ان باتونکے سننے سے متقیونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی اور اونکو یقین ہوگا کہ ہمارے سارے کام مقبول ہوے
اور اوسکا یہہ ثمرہ ظاہر ہوا اور اس حال کے منکر لوگ جو دوسرے احوال کے دیکہنے سے یا اس کلام کے سننے سے
معلوم کرینگے تو وَيْلٌ الخ **عزیزی** وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ خرابی ہے اوسدن جہوٹ گننے والونکو
فتح خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی **موضح تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن
منکرونکی اس سبب سے کہ اونکو معلوم ہوگا کہ متقی لوگ روز جزا کے معتقد ہونیکے سبب سے اس نوازش سے

سرفراز ہوے وہم لوگ اس روز کے انکار سے اس رنج ومصیبت مین گرفتار ہوے اور نوین وجہہ اوسدن کی عذاب کی
منکرونکو یہہ ہوگی کہ دنیا مین قیامت کے انکار کرنیکے سبب سے طرح طرح کے کہانے اور پینے کی لذتون کو مزے اوڑاتے
تہے اور اس امر مین بہت اسراف وبے باکی کرتے تہے اور جب متقی پرہیزگارونکو دیکہتے تہے کہ قیامت کے خوف سے
دنیا کی اچہی مزیدار چیزون سے کناہ کش ہین اور اوسکی لذت سے فائدہ نہین اوٹہاتے ہین تو اپنے دلمین کہتے تہے
کہ اس عقیدہ نے ان لوگون کو دنیا کے لذتون سے محروم رکہا ہی سو یہہ بڑے نادان ہین ہم خوب سوچے ہین
کہ یہہ عقیدہ ہی نہین رکہتے بلکہ اس سے بیزار ہین یا ہم اسی سبب دنیا کی نعمتونکی لذتین اوڑاتے ہین اور
خاطر خواہ چین کرتے ہین سو قیامت کے دن اونسے کہا جاویگا کلوا الخ **عزیزی** ۵ کلوا
وتمتعوا قلیلا انکم مجرمون ۝ کہاؤ اور بہرہ مند ہو تہوڑا سا تحقیق تم گنہگار ہو ۵
فتح ۵ کہالو اور برت لو تہوڑے دنون تم مقرر گنہگار ہو ۵ **موضح** **تفسیر** کلوا الخ
کہاؤ اور فائدہ لو دنیا کے حرام وحلال سے بے باک اور بے دہشت ہوکے تہوڑے دنون یعنے اپنی عمر بہر وہ
تمہارا کہانا اور پینا اور فائدہ مند ہونا ایماندار متقیونکے نسبت کچہہ بہی حقیقت نہین رکہتا ہی اسلیے کہ انکے
فائدہ مندی کی انتہا ہی نہین ہے اور تمہاری فائدہ مندی چند روزہ ہے اور ایسی عمدہ چیز کو ہاتہہ سے
دیکر ایسی ناقص کو خرید کیا اسلیے کہا جاتا ہے انکم مجرمون بیشک تم لوگ گنہگار ہو چنانچہ اوس کہانے
اور پینے اور فائدہ لینے کو بہی تمنے گناہ مین صرف کیا سو یہہ اور بہی عذاب کی زیادتی کا سبب ہوا
اور جب کافرونکو یہہ بات کی خبر ہوگی کہ قیامت کے انکار کرنیکے سبب سے دنیا کا کہانا پینا اور عیش وعشرت
کرنا سب ہمارے حقمین زہر قاتل ہوگیا اور جو کچہہ ہمنے کہایا اور پیا تہا وہ سب فاسد خلط ہوکی آگ کی صورت
ہوگیا تو ویل الخ **عزیزی** ۵ ویل یومئذ للمکذبین ۝ حسرت ہے اوسدن کے جہوٹ گننے
والونکو ۵ **فتح** ۵ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو ۵ **موضح** **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن
منکرونکی جب اپنے معاملہ کے نقصان پر مطلع ہونگے اور سمجہینگے کہ ہمنے اپنے پاؤنمین آپ کلہاڑی ماری اور
کالے ناگ کو پہولونکا ہار سمجہہ کر اپنے گلے مین ڈالا جسکے سبب سے اس مصیبت مین گرفتار ہوے اور اوس
ادنی منفعت کو جو حقیقت مین مضرت ہی تہی اختیار کرکے ان منافع حقیقیہ دائمہ کو اپنے ہاتہہ سے کہو دیا سو یہہ
سب چیزین انکو اچہی بات نہ سننے کے سبب سے حاصل ہونگین اسی سبب سے دسوین وجہہ کافرونپر اوسدن
پہنچنے کی یہہ ہوگی کہ اچہی بات نہ سننے پر اپنے ہات آپ کاٹین گے اور افسوس کرینگے اسلیے کہ ان کافرونکی
عادت دنیا مین یہی ہے کہ پیغمبرونکے فرمودہ کو اور مرشدون اور واعظونکے کہنے کو ہرگز نہین سنتے
ہین بلکہ ضد سے اونکے کہنے کا خلاف کرتے ہین یہان تک کہ اگر کوئی سہل کام کا بہی انہین حکم کرتے ہین
تو بہی یہہ قبول نہین کرتے ۵ **عزیزی** ۵ واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ۝ اور جب کہا جاتا ہے
کافرونکو کہ نماز ادا کرو تو نماز نہین ادا کرتے ۵ **فتح** ۵ اور جب کہیے اونکو جہکو نہین جہکتے ۵ **موضح**
تفسیر واذا قیل الخ اور جب کہا جاتا ہی ان کافرونکو کہ رکوع کرو اپنی عبادتین تا کہ
مسلمانونکے گروہ مین داخل ہو اسلیے کہ رکوع خاصہ ہی مسلمانونکے عبادت کا اور سوائے مسلمانونکے

ف جلالین مین لکہا ہے کہ یہہ خطاب دنیا مین ہے کافرونکو اور مولنا صاحب علیہ الرحمۃ نے لکہا ہے کہ یہان امر بمعنی ماضی کے ہے اور قیامت کو یہہ کہا جاویگا اور قاعدہ عرب کا یہان نقل کیا ہے اور بہت سی تقریر لکہی ہے جو چاہے اونکے تفسیر مین دیکہ لے

اور دلی عبادت مین قیام اور سجدہ ہے رکوع نہین ہی اور حقیقت مین رکوع دل کے انقیاد کا نام ہے امانت
الٰہی کے بوجہ کے اوٹہانیکے واسطے اسلیے اس شکل کو یعنے رکوع کو اس شریعت مین عبادت گردانا ہے تاکہ رکوع کرنا
اس بات کیطرف اشارہ ہووے کہ ہمنے امانت الٰہی کے بوجہ کو اپنے پیٹہہ پر لاد لیا ہی باوجود اسکے کہ اوسنے
ہمکو سیدہے قد والا پیدا کیا ہے لیکن اس بوجہ اوٹہانیکا جو ہمکو حکم کیا تو ہمنے قد کے سیدہے ہونے پر غرور نکیا
بلکہ گہوڑے خچر اونٹ بیل کیطرح اپنی پیٹہہ کو اوسکے سامنے ٹیڑہا کر دیا ہمنے کہ وہ جو چاہے ہمارے اوپر
لاد دیوے اسلیے قرآن شریف مین اور جگہہ فرمایا ہی کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا
مَعَ الرّٰکِعِیْنَ پس رکوع کرنا نماز مین مسلمانی کی علامت ہی اور کافر اگر اسچیز کو دنیا مین کرتے رہتے تو بہی
قیامت کو جو جدائی اور امتیاز کا دن ہے اس علامت کے سبب سے اہل اسلام کے گروہ مین تو شمار کیے جاتے
لیکن یہہ لوگ لَا یَرْکَعُوْنَ ہرگز رکوع نہین کرتے ہین بلکہ اپنے تئین مسلمانونکی مشابہت سے دور
رکہتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب رئیس لوگ بنی ثقیف کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین آکر حاضر ہوے اور مسلمان ہوے تو آپنے اونکو نماز پڑہنے کا حکم وتقید فرمایا اور نماز پڑہنے کا
طور اونکو تعلیم کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم سب ارکان نماز کے بجالاوینگے لیکن رکوع نہین کرینگے اسلیے کہ یہہ
فعل نہایت عار وننگ کا سبب ہے کہ بنے آدم باوجود قد کی راستی کے جانورونکی طرح اپنی پیٹہہ کو ٹیڑہا کر کے
اونچا ہووے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَیْسَ فِیْہِ رُکُوْعٌ اسواسطے کہ
درحقیقت انسانیت کے معنے یہی ہی اور انسانیت اسی بات کو چاہتی ہی کہ اپنے خاوند کے حکمونکو
یعنے امر ونہی کو خوشی اور رغبت سے قبول کر لیوے اور اوس بوجہ اوٹہانیکے لیے اپنے پیٹہہ کو ٹیڑہا کر دیوے
اسلیے کہ عرف عام مین تعظیم اور سلام کے مقام پر اپنے پیٹہہ کو ٹیڑہا کر دیتے ہین گویا اشارہ کرتے ہین اس
بات کیطرف کہ تمہارے احسان کا بوجہ اپنی پیٹہہ پر رکہا ہمنے حاصل کلام کا یہہ کہ قیامت کے دن جب رکوع
اور سجدہ کرنیوالونکی بندگی اور نوازش کا فر دیکہینگے تو یاد کرینگے کہ ہمکو بہی دنیا مین اس آسان کام کا حکم
ہوتا تہا جسکے سبب سے یہہ نوازشین اور سرفرازیان ہوتی ہین لیکن ہمنے نصیحت کرنیوالونکا کہنا نمانا
اور ایسے چین وآرام کو اپنے ہاتہہ سے مفت کہویا وَیْلٌ الخ ۵ **عزیزی** ۵ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکو جو اپنی اولٹی سمجہہ پر اوسدن افسوس کرینگے اور ہاتہہ
ملینگے کہ ہمنے کیسی آسان چیز کے نکرنیسے ایسی عمدہ چیز اپنے ہاتہہ سے کہودی اور جب یہہ کافر اسطرح کے
احمق ہین کہ ایسے آسان حکم کو یعنے رکوع کو بجا نہین لاتے ہین تو فَبِاَیِّ الخ ۵ **عزیزی** ۵
فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ پس کس بات پر بعد قرآن کے ایمان لاوینگے ۵ **فتح**
کس بات پر بعد اسکے یقین لاوینگے ۵ **موضح** **تفسیر** پہر اب کونسی بات پر بعد اسکے ایمان
لاوینگے اور کس تکلیف الٰہی کو قبول کرینگے اسلیے کہ یہہ ذرہ سی بات انسے ہو نہین سکتی ہی پس یہہ
اور جانورونکی طرح کے ہین جو اپنی پیٹہہ کو ٹیڑہا نہین کرتا ہے پہر دوسرے بوجہ لادینکی امید اوس سے محال ہے
بعضے مفسرون نے کہا کہ بعدہٖ کی ضمیر قرآن کی طرف پہرتی ہی اگر اسکا مذکور اوپر نہین ہی لیکن قرآن شریف

حقیقت حال دریافت کرنی دین کی ضروریات سے ہو سواب ہی دشوار ولاعلاج بیماری اس امت مین عقیدے فاسد ہونیکی اور گمراہ فرقونکی جدائی کا سبب ہوئی ہی اور ایمان ایک عالم کا بالکل برباد کیا ہی سو اللہ تعالی نے اس سورۃ مین اسکی برائی بیان فرمائی ہے تاکہ لوگ اس سے ڈرتے رہین اور گمراہ نہون اور اس سورۃ کو سورۃ نبا اسلیے کہتے ہین کہ نبا عرب کی زبان مین خبر کو کہتے ہین اور خبر قیامت کی اس مرتبے کی بزرگی رکھتی ہے کہ گویا سوا اوسکے کوئی خبر ہی نہین ہے جسکو پوچھیے اسلیے اس خبر کو نبا عظیم فرمایا ہے کہ یہہ اپنے ذات مین بہی بزرگی رکھتی ہی اور اسکے ہونے مین بہی عظمت و بزرگی ہے اور سمجھہ بوجھہ مین بہی اسکے عظمت ہے پس ایسی چیز مین دعوے کرسکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ خبر اسے خبر کا نام ہے اور سب خبرین ہیچ ہین اور جب اسمین کہا جاوے کہ خبر کیا چیز ہے تو گویا یہی خبر پوچھی جاتی ہے تو جس سورۃ مین یہہ خبر بیان ہووے اوسکا نام بہی خبر رکہنا چاہیے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافرون نے تعجب کیا اور آپسمین اور صحابہ سے پوچھہ پاچھہ اور ٹھٹھا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بہلا پرانی بوسیدہ ہڈیان کیونکر زندہ ہونگی اور بعضے کہتے کہ بہلا یہ بات کب ہوگی پہر آخر کلام اونکی سمجھہ ناقص سے یہہ ہوا کہ اگر قیامت آتی ہے تو ابہی کیون نہین آجاتی اور یہان جزا سزا کیون نہین ہوجاتی تا لوگ عبرت پکڑکر افعال بد سے باز آوین اور نیک کام کرتے رہین اللہ تعالے نے یہہ سب باتین اونکی رد کرکے جزا اور سزا کا دنیا قیامت کے دن پر موقوف رکہنے کا سبب بیان فرمایا عن بی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ کس چیز سے کافر آپسمین سوال کرتے ہین ف کیا بات پوچھتے ہین لوگ آپسمین ف **موضح تفسیر** یعنے کس چیز سے لوگ آپسمین پوچھہ پاچھہ کرتے ہین اور کس چیز کے کہوج کہاج مین ہین کیا وہ چیز قابل اونکے سوال اور سمجھنے کے ہے ستعد اور کہتے ہین اسکے سمجھنے کا اور اسطورکے پوچھنے مین کہ کس چیز سے پوچھتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ عاقل تفتیش کسی چیز کے کرنی چاہیے تو اول سمجھہ لے کہ میرے سمجھہ مین وہ چیز آویگی یا نہین اگر اوسکے سمجھہ کے لائق ہے تو تفتیش کرے والا کیا فائدہ نیکی برباد گنہ لازم مثل مشہور ہے اور جب بنا ر کلام کی جواب پر رکہی اور جواب ظاہر تہا تو آپہی جواب فرمایا عَنِ النَّبَاِ الخ **عن بی** عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۙ پوچھتے ہین ایک بڑی چیز سے کہ یہہ اوسمین اختلاف رکہتے ہین مراد بعث و قیامت ہے ف **ف** وہ بڑی چیز جسمین وہ کسی طرف ہو رہے ہین ف **موضح تفسیر** عَنِ النَّبَاِ الخ ف یعنے آپسمین پوچھتے ہین ایک بڑے چیز سے کہ باعتبار اپنے ذات کے بہی بڑے ہے کہ اللہ تعالے قائم کریگا اور باعتبار اپنے مضمون کے بہی بڑے ہے کہ وہ چیزین ڈرانی اوسمین واقع ہونگی کہ نہ کان اونکو سن سکے اور نہ آنکہہ دیکہہ سکے اور باعتبار سمجھنے کے بہی بڑی ہی کہ کسی بشر کو طاقت نہین ہے کہ حقیقت اوسکے دریافت کرسکے پس وہ خبر الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ وہ چیز ہے کہ وہ اوسمین کسی طرف ہو رہے ہین باوجود اسکے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے اس دم تک حق تعالے یہہ خبر انبیا اور رسولونکے واسطے سے پے درپے بہیجتا رہا اور انبیا نے اور بعد ازان علما نے دلیلون اور مثالون کامل و مفصل سے خوب سمجہایا اور نشانیان اوسکے مجمل و مفصل بیان کرتے رہے کہ اوسمین

ف ۱ اس لئے کہ اس صورت میں دلیلیں مذکور کی ہیں کہ انسان کی اصل ...

ف ۲ عمّ کی اصل عن ما تھی تخفیف کی غرض سے استعمال کے سبب الف کو حذف کر دیا اور قاعدہ میں ادغام حرفوں کے بعد الف کو گرا دیتے ہیں جیسے ... استعمال کے وہ حروف یہہ ہیں عن من الی حتی علی الی ۱۲ عزیزی

ف ۳ یعنی کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اور بعضا کوئی کہتا ہے روح پر خوشی اور غم گذریگا ۱۲ منہ

سیطرح کا شبہ باقی نرہا لیکن باوجود ان باتونکے شبہہ بنی آدم کا ہرگز دفع نہین ہوتا بعضے تو بالکل اسکا انکار ہی
کرتے ہین کہ قیامت کا وجود ہی نہین بعضے کہتے ہین کہ خیالی ہے بعضے کہتے ہین حسی ہے یعنے ظاہر مین
ہوگی بعضی معاد یعنے آخرتکا جینا تناسخ پر منحصر کرتے ہین کہ ایک مرا اوسکی روح اور بدنمین اگئی جسکو
ہنود آواگون کہتے ہین اور اسی عالم دنیا کو جزا و سزا کی جانتے ہین حاصل کلام کا یہہ کہ باوجود ایسے
بیان وضح کے جو اختلاف اس مسئلہ مین ہے اور مین کہم ہے اور یہی اختلاف انکار و شک کا سبب پڑا ہے
اکثر ذہنو نمین طریقہ اور نشانی ایمانکی یہہ ہے کہ جب ایسی بات مشکل کلمہ سنے کہ جسکے حقیقت اوسکی عقل مین نہین
آتے ہے اور انبیاء و علماء کے واسطے سے سن چکا ہے تو بمجرد سننے کے اوسپر ایمان لاوے اور اوسے مان لیوے
اسیکا نام ایمان اجمالی ہے کہ ہمیشہ کی نیکبختی کا سبب اور موجب نجات کا ہے اور زیادہ کہوج و تلاش
نکرے والا ایمان اجمالی کہ مطلب اصلی ہے ہاتہہ سے دے بیٹھیگا اور خرابی مین پڑیگا اور کچہہ حاصل نہوگا نہین
اور اس کلام کے مضمون سے صحیح ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ مین جو پونچہہ پانچہہ بہت جاری ہی اور محض بیفائدہ
اور مضر ہے تو اس دریافت بیفائدہ پر غصہ فرماتے ہین کہ کَلَّا الخ **عزیزی** کَلَّا سَيَعْلَمُونَ
ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ نہ نہ جان لینگے پہر کہتا ہون نہ نہ جان لینگے **فتح** یون نہین اب جان لینگے
پہر بہی یون نہین اب جان لینگے **موضح تفسیر** کَلَّا یعنے ایسا کرنا نچاہیے اور زیادہ جستجو کرنی
ان چیزونمین کرنی مناسب نہین اسلیے کہ ایسی چیزونکے ایمان اجمالی مین براخلل پڑتا ہے سَيَعْلَمُونَ
سو قریب ہے کہ کیفیت جزا آخرت کو سطرح سے جانینگے کہ کچہہ شک و شبہ باقی نرہیگا ثُمَّ كَلَّا الخ پہر ہم کہتے
ہین کہ ایسا نکرنا چاہیے نزدیک ہے کہ جان لینگے اور تکرار اس کلام کی زجر و توبیخ اور تاکید کے لیے ہے
گویا ایسی بڑے کام سے باربار منع فرماتے ہین اور اوسکے معلوم کرنیکے زمانہ کو بہت قریب بتاتے ہین
اسلیے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ قریب ہی ہے اور بعضے مفسرون نے اول بار کے سَيَعْلَمُونَ کو عالم برزخ
کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے اور دوسرے ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ کو قیامت کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے کہ
وہان جزا و سزا حقیقی ہوگی اور جب ان سوالات بے فائدہ کی توبیخ و تنبیہ سے فرغت پائی تو اب
استفہام تقریری کے طور پر پونچہا جاتا ہے اور اقرار کروایا جاتا ہے اور وہ سب نوچیزین ہین کہ عوام
بہی جانتے ہین کہ اللہ تعالے کی بنائی ہوئی ہین سو جو ایسی چیزونکے بنانے پر قادر ہی وہ قیامت کو مردونکو
تئین زندہ کرکر جزا و سزا دینے پر بہی قادر ہے اور جدائی بہی کریگا مسلمان و کافر مین چنانچہ فرماتے ہین
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ الخ **عزیزی** أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا
کیا نہین کیا ہے ہمنے زمین کو ایک فرش اور نہین کیا ہے ہمنے پہاڑونکو میخین اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر و مادہ
فتح ہہین بنائی زمین بچہونا اور پہاڑ میخین اور تمکو بنایا جوڑے جوڑے **موضح تفسیر**
أَلَمْ نَجْعَلِ الخ کیا ہمنے زمین کو تمہارے لیے بچہونا نہین بنا دیا ہے کہ اوسمین رہا کرو اور کہیتی اور سوداگری
کیا کرو اور جیتے اور مرے تمہارے ٹہیراو کی جگہہ وہی ہی اور سب بات مین نیک و بد اور مسلمان اور
کافر سب شریک ہین کسی طرح جدائی نہین رکہتے اور قیامت کے دن نیکونکی جگہہ بہشت ہوگی اور

بدونکی جگہہ دوزخ تاکہ فرق اور جدائی اچھی طرح ثابت ہووے جیساکہ ایک جگہہ قرآنمین فرمایاہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِہِمْ یَمْہَدُوْنَ اور اور جگہہ فرمایا لَہُمْ مِّنْ جَہَنَّمَ مِہَادٌ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ اور کیا ہمنے پہاڑونکو میخونکی مانند نہین کیاہے کہ اپنے بوجہہ سے زمین کو ہلنے ندے جیسے میخین خیمے کو ہلنے نہین دیتی ہین اسمین بہی سب آدمی شریک ہین جدائی اور فرق اسمین نہین رکہتے اور قیامت کی سبب چاہیئے کہ بہشتیونکے رہنے کی جگہہ بہشت مین محل مکان ستہرے جڑاؤ ہون اور دوزخیونکو دوزخمین زنجیرین اور طوق ہوینگے کہ بسبب گرمی آگ کے جلتے بہنتے رہین وَخَلَقْنٰکُمْ الخ اور ہمنے تمکو جوڑے جوڑے نر وماده پیدا کیا تو اسمین صحبت کرو اور نسل جاری ہو ور نسبتین اور رشتے ناتے اپنمین ثابت ہون اور اسکے سبب آپسمین الفت وجمعیت اور مددگاری ایک سے دوسرے کی حاصل ہو ور زندگانی دنیا کی رونق پکڑے اور یوم الفصل کہ قیامت کا دن ہے یہہ علاقی نہین رہینگے جیسیکہ اور جگہہ فرمایاہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَہُمْ پس وہان ظہور جدائی کا ظاہر ہے ۞ عزیزی ۞ وَجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّہَارَ مَعَاشًا ۝ اور کیا ہمنے تمہارے سونیکو ایک راحت اور کیا ہمنے راتکو پرده اور کیا ہمنے دنکو وقت معیشت ۞ فتح ۞ اور بنائی ہمنے نیند تمہاری فرماندگی کے لیئے اور بنائی رات اوڑہنا بنایا دن روزگار کو ۞ موضح ۞ تفسیر وَجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ الخ اور کیا ہمنے تمہاری نیند کو سبب چین وآرام کا اور کام سے باعث فراغت کا تا ماندگی اور مشقت دور ہو اور خوشی وتازگی حاصل ہو اور یوم الفصل کو چاہیئے کہ نیند نہو اسلیئے کہ اگر آدمی نیک ہے تو اوسکو سوائے خوشی وخورمی کے اور کچہہ نہو گا جیسیکہ اور جگہہ قرآنمین فرمایا لَا یَمَسُّہُمْ فِیْہَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّہُمْ فِیْہَا لُغُوْبٌ پس حاجت نیند کی بہی نہوگی بلکہ اگر وہان نیند ہو تو بڑی فائدہ لینی بے نصیبی نیکاسبب اور ہمیشہ کے ثواب سی نقصان کا باعث ہو اور اگر آدمی بد ہی تو اوسکو ہمیشہ کا عذاب کب فرصت دیگا سونیکی ہر وقت کہینچا چلا تا رہیگا جیسا اور جگہہ صراحۃً اسکو بیان فرمایاہے وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا اور بنایا ہمنے راتکو دنیا والونکے لیئے لباس پرده کہ جو چیز چہپانیکے لائق ہے اوسمین کیاکرین جیسے صحبت داری عورتونسی اور مشورے پوشیده اور خیانت وچوری اور عیش وعشرت اور تہجد ومراقبہ اور سوائے اسکے بہت فائدیکی چیزین ہین کہ تعلق پرده پوشی اور چہپنے سے رکہتی ہین اسیلیئے کہاہے شاعرنے ؎ اَللَّیْلُ لِلْعَاشِقِیْنَ سِتْرٌ یَالَیْتَ اَوْقَاتَہٗ تَدُوْمُ ۝ اور قیامت کو چاہیئے کہ احوال اوسکی ہر خاص عام پر ظاہر وکہلی ہو پوشیده نہون وگرنہ بزرگی اچہونکی اور فضیحت ورسوائی بدونکی ثابت نہو یعنی اسلیئے نہونا اوسکا ضرور ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی کسیتے پوچہا کہ نکاح راتکو کرنا چاہیئے یا دنکو اونہنے فرمایا کہ راتکو اسلیئے کہ اللہ تعالی نے رات کو لباس فرمایاہے اور نکاح والی عورتونکو بہی لباس فرمایاہے ہُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ اور ایک لباس کو دوسری لباس کے پورے مناسبت ہے وَّجَعَلْنَا النَّہَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے دن کو دنیا کے لوگونکے لیئے روزی تلاش کرنیکا وقت اور قیامت کے دن ہرگز تلاش نہوگی اسلیئے کہ نیکونکو آپہی آپ میوه وغیره

سب کچھہ مہیا ہوگا اگر تلاش کرنا پڑتا تو باعث رنج وتکلیف کا تہا اور بدونکو بہی وہان تلاش کرنا نہین

اسلیے کہ پاؤن مین زنجیر گلیمین طوق پڑکر دوزخ کے گہیا نونکی ہاتہہ مین گرفتار ہونگی اور بہوک پیاس کے عذاب

بیقرار ہونگے تا پوری جدائی دونون فرقونکی معاش مین ظاہر ہوا اور دنیا کی طرح یکسان رنج وگرفتار

مین ہون ٭ **عزیزی** ٭ وَبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا ٭ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا

اور بنا کیے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان محکم اور پیدا کیا ہمنے ایک چراغ چمکتا یعنے آفتاب ٭ **فتح** ٭ اور

بنائے تمہارے اوپر سات چیائی مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** وَبَنَیْنَا الخ اور بنایا

ہمنے اوپر تمہارے سات طبقی سخت ومضبوط کہ کبہی پرانے بودے نہین ہوتے اور اونمین سات تارے پہر نوا

پیدا کیے کہ اونکی حرکتین آپسمین مخالف ہین اور نئی نئی طرحین ظاہر کرتے ہین اور ہر ہر طرحین ایک تا

اونسے ظاہر ہوتی ہے اور ہر مؤمن وکافر اور نیک بد اوس تاثیر کے نفع ونقصان مین شریک ہے قیامت کی

برخلاف کہ وہان نیکونکو درجے جنت کی مانند چہت کی ہین اور درجین نورانی نبیون اور پیشواؤنکے درجے بدرجہ

نیچے والونکی حق مین مدد کرینگے اور نیچے والے اونکی امداد سے ترقی حاصل کرینگے اور بدونکو نیچے سے طبقہ دوزخ

گہیرے ہوئے ہونگی اور درجین خبیث اور اونکے پیشوا اپنے اندہیریون کی کیفیات سے اوپر والونکے عذاب کو دونا کرینگے

وَجَعَلْنَا الخ اور بنایا ہمنے دنیا والونکے نفع کے لیے ایک چراغ چمکتا ہوا تیز روشنی والا کہ آفتاب ہے اور گرمی اور

روشنی اکہٹی اوسمین پائی جاتی ہے اور ہر کوئی نیک ہو یا بد اوسکی روشنی اور گرمی سے نفع اور نقصان میں

برابر ہین بخلاف قیامت کے دنکے کہ جمال الٰہی کے روشنی نیکونکو بہشت مین منور کریگی اور جلال الٰہی کے

تجلی کہ حدیث مین اوسکو قدم کرکے تعبیر کیا ہے دوزخیونکو نہایت گرمی سے جلاویگی ٭ **عزیزی**

وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ٭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ٭ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ٭

اور اوتارا ہمنے ابرون سے پانی ریزان تا نکالین ہم سبب اوس پانی کے دانہ اور گہاس اور باغ گہنے درختونکے

فتح ٭ اور اوتارا نچرتی بدلیون سے پانی کا ریلا کہ نکالین اوس سے اناج اور سبزہ اور باغ میوون مین لپٹے

ہے ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** وَاَنْزَلْنَا الخ اور ہمنے اوتارا اٹکنے والے بادلون سے پانی بہت بہنے والا

لِنُخْرِجَ الخ کہ ہم اوس پانی سے اناج نکالین کہ کہانا تمہارا ہووے اور بہت سا سبزہ گہاس کہ بعض کو پہچاناتے ہو

اور بعض کو مصالح کرتے ہو اور بعض دانا چارا تمہارے جانور دنکا ہوتا ہے تا اوس سے دودہ دہی اور گہی اور

پنیر لیکے اپنے کام مین لاؤ اور گنجان درختونکے باغ تا تمکو میوہ کہانا اور لذت اوٹہانیکے کام آوین اور

باغونکے میوہ سے طرح بطرح کی چیزین مثل چار اور مربے اور سرکہ اور رس وغیرہ کے بنا کر کہاؤ اور اس

منفعت مین مسلمان اور کافر یہان سب شریک ہین ایسا نہین ہوتا کہ ایک جگہہ بارش ہو اور دوسری

جگہہ نہو اور ایک جگہہ سبزہ اور درخت جمین اور میوے پیدا ہوون اور اور جگہہ نہوون بخلاف دن قیامت کی کہ وہان

نیکونکے عمل اور اعتقاد اور احوال مانند بدلیونکے دودہ اور شہد اور شراب مزیدار اور پانی صاف برساوینگے

اور اوس سے نہرین جاری ہونگی اور درخت بہشت کے اوس پانی کی قوۃ وتراوت سے مزیدار میوے خود بخود

دینگے اور جسوقت کسی شاخ سے کوئی میوہ توڑکے کہا جاویگا اوسیوقت اور میوہ ہوا کی تر وتازگی در

کمال نشو و نما کی سبب ہے اوسجگہہ پیدا ہو جاویگا اور لذت اور میوہ دینا وہانکی درختونکا کبہی منقطع ہوگا اور بدونکے عمل اور اعتقاد اور برے اخلاق مانند دہونکے دہوین ہے اور انگارے برساوینگے اور اونکے جسمونکو جلاوینگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ اور زقوم اور اور درخت خاردار اور بدمزہ اور بری شکل کے پیدا ہونیکا سبب ہوگا تو امتیاز اور جدائی دونون فرقونکی کہ نہین خوبطرح حاصل ہوگی تو معلوم ہو کہ یوم الفصل دنیا مین نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہان منفعت وغیرہ مین شریک ہین دونون آخرت مین خوب جدائی ہوگی جیسکہ فرمایا اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ الخ ۵ **عزیزی** ۵ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۵ تحقیق دن فیصل کریکا ہے ایک وقت معین ۵ **فتح** ۵ بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹہیرا ۵ **مو** ۵

تفسیر اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ یعنی البتہ جدائی کا دن اور نیکو نکا بدونسے امتیاز اور فرق کرنیکا دن اور اوسمین نیکونکے مرتبے علحدہ کردینیکا اور بدونکے مرتبے ایکدوسرے سے علحدہ کردینیکا دن كَانَ مِيْقَاتًا ہے ایک وقت ٹہیرا گیا کہ اوس سے آگے پیچہے نہین ہوسکتا اور دنیا مین کافرونکی جلدی کرنیسے اوسوقت کے لانیمین جلدی نہین کرتے ہین وہ روز نہ آویگا مگر يَوْمَ يُنْفَخُ الخ ۵ **عزیزی** ۵ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۵ اوسدن کہ پہونکا جاویگا صور مین پس آؤگے گروہ گروہ ہوکر ۵ **فتح** ۵ جسدن پہونکے نرسنگا پہر چلے آؤ جوٹ جوٹ ۵ **مو** ۵ **تفسیر** ۵ يَوْمَ الخ یعنی جسدن پہونکا جاوے صور اور یہان مراد دوسری بار کا صور پہونکنا ہے کہ اوسی قیامت کے دن کی شروع ہے اور اوس پہونکنے کے سبب سے روحین ہر انسان کی اپنے اپنے بدنون سے ملکر ہر مذہب والا علحدہ علحدہ اوٹہیگا اور فرشتے تو ترک کی طرح سب آدمیونکے علحدہ علحدہ جتہے کردینگے جیسے یہود اور نصاری اور مجوس اور ہنود اور انکے سوا سبکے صفین جدا جدا ہونگی اور مسلمانونکی صف علحدہ ہوگی پہر ہر ہر پیغمبر کی امت علحدہ اور ایک پیغمبر کی امت مین بہی ہر مذہب والا علحدہ اوسیطرح ہر عمل والا نیک ہو یا بد علحدہ ہوگا جیسے نمازی علحدہ اور روزیدار علحدہ اور حرام کار علحدہ اور جہوٹے علحدہ اور شرابی علحدہ اسیطرح ہر خلق والا علحدہ ہوگا جیسے متکبر اور بدخلق علحدہ اور رحم دل اور محبت والے علحدہ اور شکر کرنیوالے علحدہ اور متوکل الله پر بہروسا کرنیوالے علحدہ کہڑے کئے جاینگے بڑے لشکر کے رسالون اور پلٹنون کے مانند کہ پہلے امیرون کے سبب سے پہچانے جاتے ہین کہ یہہ لشکر فلانے امیر کا ہے پہر رسالہ دارونسے کہ یہہ رسالہ فلانے رسالدار کا ہے اور یہہ فلانے جمعدار کے ساتہہ کے ہین پہر فرشتے ان سبونکو اسی اہتمام سے حشر کے میدان لیجاینگے فَتَأْتُوْنَ الخ پہر آؤگے تم سب غول غول اور فوج فوج ہوکر کہ ہرگز ایک گروہ کے لوگ دوسرے گروہ ملنے نہ پاوینگے اور ان معنونکو بہت آیتون اور حدیثون مین بیان فرمایا ہے ایک آیۃ ان مین سے یہہ ہے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ اور دوسری جگہہ یہہ فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ اور انکے سوا بہت سی آیتین ہین کہ اون کے ذکر کرنیسے کلام بڑہ جائیگا اور بعضے صحیح حدیثون مین تسانی ہر فوج یعنی گروہ کے بہی بیان فرمائی ہے

بیان اسکا کہ قیامت کے دن بہت سے گروہ اور بہت جم ہونگے علحدہ علحدہ اور اونکے نشان ہونگے ۱۲ **ف** یعنی اور اوسدن کہ جمع کئے جاوینگے خدا کے آگے کی طرف پس وہ ترتیب کئے جاوینگے ۱۲ **ف** یعنی اور اوسدن کہ جمع کرینگے ہم ہر امت مین سے غول غول اون لوگون مین سے کہ جہٹلاتے ہین ہماری آیتین پس وہ ترتیب دیے جاوینگے ۱۲

جیسے دغابازون اور عہد شکنون کی مقعد پر ایک نشان یعنی جہنڈا ہوگا اسطرح سے کہ بڑے معاملے کے دغابازون پر بڑا جہنڈا اور چھوٹی مقدمے کے دغابازون پر چھوٹا جہنڈا مقعد پر کہڑا ہوگا یعنے اونکی فضیحت کے لئے اور جنہون نے غنیمت مال مین دغابازی کی ہے اور اپنے سردار کی بے خبری سے کوئی چیز لیلی ہے وہ چیز اوسکی گردن پر لدی ہوئی ہوگی لاوینگے اگر اونٹ یا گائین یا بکری ہے تو وہ آواز کریگی اور اگر تہان یا کپڑا ہے تو پہر پہریکے مانند اڑیگا اور شہید ونکو خون بہرا ہوا اوٹہا وینگے اور اونکے زخمون مین سے مشک کی بو آویگی اور رونیوالی عورتونکا کرتا گندہک کا ہوگا اور بدن اوسکا خارشیتونکا سا اور بے احتیاج سوال کرنیوالیکا منہ زخمی اور چیلا ہوا ہوگا علی ہذا القیاس صحیح حدیثون مین تلاش کرنیسے اسطرح کی نشانیان بہت سی پائی جاتی ہین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین مع سند کے بیان کیا ہے اگرچہ سند اوسکی بہت معتبر نہین ہے اور روایتین اوسکی قوی ہیں بہتر ہین وہ یہہ ہے کہ ایک روز صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان فوجونکا حال جو اس سورة مین مذکور ہین پوچہا آپنے فرمایا کہ دس فرقہ اس امت سے دس جتہے ہوکر آوینگے ایک فرقہ بندرون کی شکل ہوگا وہ چغل خور ہونگے دوسرا فرقہ سور کی شکل ہوگا وہ حرام خور اور رشوت لینے والے ہونگے تیسرا فرقہ اوندہا یعنے سر نیچے اور پانو اوپر ہونگے اور فرشتے اونکو منہہ کے بل کہینچینگے وہ بیاج خور ہونگے چوتہا فرقہ اندہے ہونگے وہ قاضی اور مفتی ہونگے کہ ناحق حکم کرتے تہے اور جہوٹا فتوی دیتے تہے پانچوان فرقہ گونگے بہرے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے عبادت پر گہمنڈ کرتے ہین اور اپنے برابر دوسرے کو نہین جانتے اور چہٹا فرقہ زبانین اپنی چبا وینگے اور زبانین اونکی منہ سے نکل کر اونکی چہاتیون پر پڑی ہونگی اور زرد پانی اور پیپ اونکی منہ سے بہتی ہوگی کہ سب محشر والے اونکی دیکہنے سے کراہت کرینگے یہہ لوگ عالم اور مشائخ ہونگے کہ اونکے عمل اونکے قول کے مخالف ہونگے کہینگے کچہہ اور کرینگے کچہہ ساتوان فرقہ ہاتہہ پانو کٹے ہوئے ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ جو جانورونکو ایذا دیتے ہین اور ہمسایہ کو رنج آہٹوان فرقہ آگ کی سولیون پر کہینچے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ لوگونکے بہید ظالم حاکمون سے ظاہر کر ایذا رسانی کرتے ہین نوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی بدبو مردار سڑی ہوئی کی بدبو سے زیادہ ہوگی اور سب محشر والونکو اوس بدبو سے ایذا پہنچے گی وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنی شہوتون اور دنیا کے مزونمین گرفتار ہوتے ہونگے اور اپنے مال سے اللہ کا حق ندیا ہوگا اور وہ مال اپنے جی کے خواہشون مین خرچ کیا ہوگا دسوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ گندہک کرتے پیرون تک اور اونکے بدنون پر چپکے ہوے ہونگے یہہ لوگ تکبر وغرور کرنیوالے ہونگے یہہ سب بدبخت اور گنہگار اس امت کے ہین لیکن ایماندار اور نیکبخت سو بعضے اونمین سے چودوین رات کے چاندکے مانند اور بعضے آسمان کے اونچا روشنکے مانند چمکتے ہونگے اور بعضے نور کے منبرون پر بیٹہے ہونگے اور بعضے جڑاؤ کرسیون پر اور بعضے مشک کے ٹیلون پر وعلی ہذا القیاس اور اشقیاء کی دس قسمون مین سے جو اول چغل خور کا حال بیان کیا چغل خوری بہی بہت بُری بلا ہے منقول ہے کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور مول لینے والیسے کہدیا کہ اسمین کچہہ عیب نہین ہے سوا چغل خوری کے پس مول لینے والے نے کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین ہے اور اوسکو لیلیا پس چند روز کے بعد

(حاشیہ: ... بیان ... ۵ تاآگ بہت ... اور ابتدا زیادہ ہو ۱۲ ... ۶ یعنی ... کو تقویت دی ... فارقہ ۱۲ ... یعنی خلاف ... مانند ... قمار بازی اور زناکاری وغیرہا مین ۱۲ منہ)

غلام نے آقا کی بیوی سے کہا کہ تیرا خاوند تجکو چاہتا نہین اور وہ چاہتا ہی کہ حرم کرے کسی لونڈی کو پس جب وہ سووے تو اوسترا لیکر اوسکی گدی کے بال مونڈکر مجکو دے تا مین اوسپر سحر کر دون کہ وہ تجکو چاہنے لگے پہر آنکر خاوند سے کہا کہ تیری بیوی نے آشنا کیا ہے اور چاہتی ہے کہ تجکو مار ڈالے پس اتکو تو اپنے تئین سونے کی سی صورۃ بنا کر لیٹیا اور سوتا نہین تجکو اوسکا حال معلوم ہوجائیگا پس اوسنے ایسا ہی کیا پہر بیوی اوسکو اوسترا لیکر آئی بال مونڈنیکے لئے اوسنے گمان کیا کہ یہہ قتل کرنیکو آئی ہے پس خاوند نے اوٹہکر اوسکو مار ڈالا پہر بیوی کے قرابتیون نے آنکر اوس خاوند کو مار ڈالا پہر طرفین کے قبیلون مین لڑائی واقع ہوکر اور بڑا فساد برپا ہوا اللہ بچاوے سبکو ایسی خصلت بری سے ۃ عزیزی و روح البیان ۃ

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ اور پہاڑا جاویگا آسمان پس ہوگا دروازی دروازے ۃ فتح ۃ اور کہل جاوے آسمان تو ہو جاوین دروازے ۃ موۃ تفسیر وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور کہولا جاوے آسمان پہٹنے سے تا فرشتے نامہ اعمال لیکے اوترین اور اون عملونکی صورتین کہ آسمان پر حرم ہمیشے کے بعد پیدا ہوئی تہین ظاہر ہوین اور بہشت کہ جاے قرار اوسکی ساتوین آسمان کے اوپر ہے ظاہر ہووے گویا کہ آسمان مانند سرپوش کے خوان سے اوٹہا لیا ہے فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ یعنی ہوجاوے آسمان دروازے کہ اوسی راہ سے بہشت مین داخل ہونا ہوگا اور نعمتین بہشت کی دیکہینگے ۃ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۭ اور روان کیے جاوین پہاڑ پس ہون مانند چمکتی ریت کی ۃ فتح ۃ اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا ۃ موۃ تفسیر اور چلائے جاوینگے پہاڑ کہ زمین کی میخون کے مانند تہے پہر ہو جاوین وہ پہاڑ جیسے چمکتے ریت کہ دور سے پانی کی طرح نظر آتی ہے اور حقیقت مین ریت ہے اسیطرح سب پہاڑ چلنے کے وقت دور سے ایسے معلوم ہونگے کہ پہاڑ ہین اور حقیقت مین ٹکڑے ٹکڑے ہوکر ریت کی مانند ہونگے جیسکہ اور جگہہ فرمایا ہے وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اور اور جگہہ فرمایا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا اور جب زمین کی میخونکا یہہ حال ہوگا تو زمین بطریق اولی درہم برہم ہوگی اور دوزخ کا ٹہکانا کہ اوسکے نیچے تہا کہل جاویگا تا آسمان کی جگہہ بہشت ٹہیرے اور زمین کی جگہہ دوزخ اور جدائی نیکون اور بدونمین اور تابعدار اور نافرمانونمین ثابت ہو اور جب آسمان و زمین بیچ مین سے اوٹہہ گئے تو سورج اور برسات اور اور نعمتین کہ کافر اور مسلمان اونمین یہان شریک ہین سب فنا ہو جائینگے اور کسیطرح شرکت نیکون اور بدونمین نرہیگی اسلیئے کہ نیکونکی جگہہ اور ٹہیری اور بدونکی جگہہ اور ۃ عزیزی ۃ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ تحقیق دوزخ ہے انتظار کرنیوالی واسطے سرکشونکے ہے جگہہ پہر جانیکی اونکی ہونگے دوزخ مین ٹہیرنیگے وہان بہت مدت ۃ فتح ۃ بیشک دوزخ ہے تاک مین شریرونکا ٹہکانا رہتے ہین اوسمین قرنون موۃ تفسیر اِنَّ جَهَنَّمَ الخ بیشک دوزخ ہے تاک مین اور مکان دہر پکڑنیکا کہ اوسکے کنارے پر فرشتے گرز اور زنجیر اور طوق آگ کے لیے ہوے کہڑے ہونگے اور دوزخیونکو پکڑکر لیجاوینگے لِّلطّٰغِيْنَ الخ شریرونکا ٹہکانا اور مسلمانون اور نیک کارونکو

سوا آدمی پر گذرینگے ڈر اوسکے دیکھنے کے خوف کے اور کوئی رنج واذیت نہ پہنچیگی بعضے اوسمین سے
بجلی کی طرح تڑپ کر اس پل سے پار ہو کر بہشت مین پہنچینگے اور بعضے ہوا کی طرح اور بعضے دوڑتے گھوڑے کی
طرح اور علی ہذا القیاس یہان تک کہ ادنی سے ادنی مسلمان کہ بہت گناہون مین آلودہ ہوگا گرتے پڑتے سات
ہزار برس مین اوس پل سے پار ہوگا اور حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسافت
پل صراط کی تین ہزار برس کی راہ ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے ہزار برس چڑھاو
اور ہزار برس اوتار اور ہزار برس برابر کی راہ ہے یہہ سب ایماندارونکا حال ہے اور کافر دوزخکے موکلونکے
ہاتھہ مین گرفتار ہوکے دوزخ مین ڈالے جاوینگے لابثین الخ رہینگے اوسی دوزخ مین بے شمار قرنون اور
ہلال ہجری سے منقول ہے کہ اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حقبہ کے معنے پوچھے آپنے
فرمایا کہ حقبہ ستر ہزار برس کا ہوتا ہے اور برس بارہ مہینے کا اور مہینا تیس دن کا اور ایک ایک دن دنیا کے
برس کے برابر اور یہان مراد بیشمار مدت ہے اور بعضے نادان اس آیت مین فہم کی غلطی سے کہتے ہین
کہ اس آیۃ سے ہمیشگی نہین سمجھی جاتی ہے جبکہ اور آیتون سے معلوم ہوتی ہے اور حال یہہ ہے کہ اس
آیۃ مین احقاب کی تعین نہین فرمائی ہے تاکہ عذاب کا منقطع ہونا معلوم ہو بلکہ کثرت سے یہی سمجھا
جاتا ہے کہ احقاب بے انتہا مراد ہین اور ان نادانونکو یہہ شبہہ ہوا کہ جو حقبہ کی مدت معین ہے تو احقاب بھی معین
ٹھہرے اور یہہ نہین سمجھتے ہین کہ ایک حقبہ کی مدت کا معلوم ہونا احقاب کی مدت معلوم ہونے کا
سبب نہین ہو سکتا ہے اور بعضے مفسرون نے لکھا ہے کہ اس آیۃ مین دوزخیونکے دوزخ مین
ٹھہرنیکی مدت کا بیان کرنا منظور نہین ہے بلکہ یہہ منظور ہے کہ دوزخیونکی ٹھہرنیکی مدت دوزخ مین
حقبونسے اندازہ کیا چاہیے نہ قرنون اور برسون اور مہینون اور دنون اور ساعتونسے اسلیے کہ اگر مدت
کسی چیز کی کم ہوتی ہے تو ساعتونسے گنتے ہین اور اوس سے زیادہ ہو تو دنونسے اور اوس سے بھی زیادہ
ہو تو مہینونسے اور اوس سے زیادہ ہو تو برسون سے اور اوس سے زیادہ ہو تو قرنون سے گنتے ہین اور
جو شمار مین نہ آوے تو حقبونسے بولتے ہین جسطرح تھوڑے مال کو روپیون سے شمار کرتے ہین اور جو کچھہ زیادہ
ہو تو پنجون اور دہونسے اور جو اس سے بھی زیادہ ہووے تو سینکڑون سے اور اس سے بھی زیادہ ہو تو ہزارون سے
اور جو شمار مین نہ آسکتا ہو تو لاکھون اور کروڑون سے تعبیر کرتے ہین اور فراء ایک بڑے عالم ہین وہ
کہتے ہین کہ لفظ احقاب اوس صفت کے ساتھہ موصوف ہے جو آگے آتی ہے یعنی لایذوقون الخ

ع عزیزی روح بحر ۛ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا جَزَاءً وِفَاقًا
نہین چکھین گے اوسمین خنکی کو اور نہ کوئی پینے کی چیز مگر گرم پانی اور زرد آب جزا دیے جاوینگے
جزا موافق ۛ فتح ۛ نہ چکھین وہان مزا ٹھنڈک کا اور نہ کچھہ پینا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ
بدلا ہے پورا ۛ موۛ تفسیر لایذوقون الخ یعنی وہان کچھہ مزہ ٹھنڈک نہ چکھینگے
اور نہ کچھہ پینے کو ملیگا جو کچھہ بھی سرد ہوا سے باہر کے بدن کو اور سرد پینے سے اندر کے بدن کو تھوڑی سے
تخفیف اوس جلنے کی عذاب سے حاصل ہووے جبکہ دنیا مین تپ والیکو ایسی چیزونسے تخفیف ہوتی

توگویا یون ارشاد ہوا کہ اتنی مدت دراز مین سردیکی نام سے واقف ہونگے بعد اوسکی زمہریر کے طبقہ مین
بیجاوینگی اور سردیکے عذاب مین گرفتار کرینگے یہانتک کہ سردیکی زیادتی سے اونکے پہٹے ورگین جم جاوینگی
پہر دوزخ کی اگ مین ڈالینگے اور جتنی مدت کا اوپر ذکر ہوا اوسکو اوسیطرح جلاوینگی اسیطرح ابدالآباد دوزخ مین
رہینگے کبہی گرمی مین کبہی سردی مین اور حمیم گرم پانی کہولتا کہ انتونکو کاٹ کر مقعد کی راہ سے نکالدیگا
اور اندر کی گرمی کو دوگنی چوگنی کر دیگا تخفیف کا کیا ذکر ہے اور غساق زرد آب اور پیپ لہو جو دوزخیونکے
اعضا اور جسمون سے بہکر گڑہے مین جمع ہوگا اور دوزخی پیاس کی بہت بیقراری سے اوسکو پانی سمجہکر
پی جاوینگے اور وہ اوسکے اندر کو ایسا خراب کر دیگا کہ اوسکا زہر تمام بدن مین پہیل جاویگا اور اگر دوزخیون
کے دوزخ مین ہمیشہ رہنے کی مدت سنکر کسیکو یہہ شبہ گذرے کہ مقابل مین کفر و گناہون اوس عمر قلیل کے
کہ بنسبت وہانکے قلیل ہی ہے ہمیشہ دوزخ مین رکہنا بے انصافی ہے توجواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ بہاری
غلط فہمی ہے بلکہ تجویز کرنا عذاب ہمیشہ کا اونکے لئے عین انصاف ہے اور اس عذاب مین جزا دئے
جاوینگے مگر جزا یعنی بدلہ پورا اور موافق اونکی عملونکے نہ زیادہ اوس سے اسلئے کہ بعد تامل و غور کرنیکے معلوم
ہوتا ہے کہ اونکے عمل بہی ابدی اور غیر متناہی تہے اسلیے کہ اِنَّهُمْ الخ ۂ **عزیزی** ۂ اِنَّهُمْ كَانُوا
لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۂ وَّكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۂ تحقیق وہ توقع نہین رکہتے تہے حساب کی اور
جہٹلاتے آیتین ہماری جہوٹ جانکر ۂ **فتح** ۂ وہ تہے توقع نہ رکہتے حساب کی اور جہٹلائین
ہماری آیتین مکرا کر ۂ **موضح** **تفسیر** اِنَّهُمْ الخ وہ ہرگز حساب کی توقع نہ رکہتے تہے اور
ہماری آیتون کو جہٹلاتے تہے اور یہہ دونون کام روح کی ہین اور روح ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہینگے تو
عذاب بہی اوسکے لیے ابدی چاہیئے اور اگر کسیکی خاطر مین یہہ شبہ گذرے کہ گناہ کی محبت اور آیتونکا انکار
اور اور روح کے بُرے عمل اسطرحکے تہے کہ ہرکسی پر ظاہر ہوتے پہر اوسکے بدلے مین اسطرحکا عذاب کرنا
ظاہر مین کہان سے درست ہوگا اور جب تک گناہ ظاہر مین ثابت نہو تو اوسپر مواخذہ اور پکڑ درست
نہین ہے اور جو عمل اونکے لوگونکے سامنے ظاہر ہوتے تہے عمل بدن کے تہے کہ بسبب جدا ہونی روح
کے بدن سے موقوف ہوے اس شبہہ کا جواب یہہ ہے کہ برائی کا حال حاکم کو معلوم ہونا ضرور ہے
کسیکو معلوم ہوا ہو اور اونکے اعمال روح کے خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے بلکہ اوسکے خفیہ نویس کراماً کاتبین
نے بہی لکہہ رکہے ہین اور قول و فعل اونکے بہی اوسپر دلالت کرتے ہین وَكُلَّ شَيْءٍ الخ ۂ **عزیزی** ۂ
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۂ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۂ اور ہر چیز کو ضبط کیا ہے ہمنے بطریق لکہنے کے پس چکہو
زیادہ نہ دینگے ہم تمکو مگر عذاب ۂ **فتح** ۂ اور ہر چیز ہمنے گن رکہی ہے لکہہ کر اب چکہو کہ ہم بڑہاتے
نجاوینگے تمپر مگر مار ۂ **موضح** **تفسیر** وَكُلَّ شَيْءٍ الخ اور ہر چیز بدن اور روح کے عملونسے اور
وہ قول اور فعل کہ اوسپر دلالت کرتے تہے ہمنے اونکو گن رکہا ہے اور ہمنے فقط اپنی گنتی پر اعتماد نہین کیا
بلکہ لکہہ کر تا قیامت کے کہ کسونکو ہر وقت یاد رہین اور عمل غیر متناہی کی جزا بہی غیر متناہی چاہیے
فَذُوْقُوْا الخ اب چکہو کہ ہم نہ بڑہاتے جاوینگے تمپر مگر مار و عذاب کرنا بخلاف ایماندار گنہگارونکے

کہ اونکا عذاب صرف اعضا کی عملو نپر ہوگا اور موقوف ہوجائیگا اسلیے کہ اونکی روحین ایمان کی سبب بدی سے پاک تہین یعنی بدی نرکہتی تہین اور تنبیہ الغافلین مین لکہا ہے کہ جب دوزخی بہت پیاسے ہونگی اور پانی مانگینگے تو ایک سیاہ بادل پیدا ہوگا اور اوس سے سانپ اور بچہو مانند بختی اونٹونکے گردنون کے برسینگے اور اونکو پہاڑ پہاڑ کہا وینگی اور اونکا زہر ایسا ہوگا کہ ہزار برس تک اوسکی تاثیر انکی بدنونمین نجاوینگی اور یہی معنی ہین اس آیتکے کہ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ اور اس آیت کی بہی کہ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ؕ

عزیزی ؕ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ تحقیق متقیونکے لئے مطلب پانی ہوگی باغ ہونگی اور درخت انگورکے اور نوجوان عورتین باکرہ ہم عمر آپسمین ہونگی اور پیالے شراب کی بہرے ہوے ؕ **فتح** ؕ بیشک ڈر والونکو مراد ملنی ہی باغ ہین اور انگور اور نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چہلکتا ؕ **موضح تفسیر** اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ الخ بیشک ڈر والونکو مراد ملنی ہے اور اونکا مرتبہ نافرمانونکے مرتبہ سے جدا اور ممتاز ہے حَدَآئِقَ باغ ہین میوونسی بہرے اور گرداگرد اون باغونکے دیوار ہے محافظت کی لیئے وَاَعْنَابًا اور انگور بہت ٹٹیونسے لگی ہوے اور یہہ باغ بہشتیون پر مانند دوسری دیوار کے ہوگا اور انگورونکی ٹٹیان جو مکانونکی مانند ہوتی ہین کہ اوسکے سایہ مین بیٹہتے ہین اور چہت کی مانند اوسکو بناتی ہین اور ایک طرحسی وہ درخت ہین کہ مقصود اوس سے میوہ کہانا ہے اسلیئے اسکو خاص کرکر ذکر کیا دالا یہہ بہی اونہین سب میوونمین داخل ہے کہ حدائق کا لفظ اون سبکو شامل ہے تو گویا ارشاد ہوتا ہے کہ اون باغونکے گرد سایہ بان انگورکی ٹٹیونکی ہونگی وَّكَوَاعِبَ اور نوجوان عورتین کواری کہ اونکی چہاتیان اوٹہی ہوئی سخت ہونگی بلوغت کی حدکو پہنچی ہوئین یہہ اسلیئے کہ سیر باغ بے یارون اور خوبصورت آشناؤنکی اور بے لباس لطیف کے بیمزہ اور بے لطف ہی اَتْرَابًا وہ سب عورتین ہم سن ایک عمر کی ہونگی اور پرہیزگارونکی عمر برابر اسلیئے کہ سبکی روحونکا بدنسے ملنا ایک ہی وقت مین ہوگا وہ وقت جب صور دوسری بار پہونکا جاویگا کہ صور کے پہونکنے کے ساتہہ ہی سب جین اپنے اپنے بدن سے مل جاوینگی تو گویا سب ایک ہی وقت مین پیدا ہونگے جیسا اور جگہہ فرمایا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور یہہ عورتین دنیا کی ہونگی کہ متقیونکو ہمجنسی کے سبب اونکے صحبت سی محبت اور خوشی خاطر خواہ حاصل ہوگی اور اونکا ہم عمر ہونا الفت اور محبت کا زیادہ تر سبب ہوگا اور یہی سبب ہے کہ بوڑہونکو جوانون کی صحبت سے اور جوانونکو بوڑہونکی صحبت سی نفرت ہوتی ہے اور اکثر تفسیرونمین مذکور ہی کہ بہشت مین مرد اور عورتین تینتیس تینتیس برس کے ہونگی اسلیے کہ کمال ہر قوت کا اور خوشی اوسی عمر مین زیادہ ہوتی ہے والا پیدائش اونکی دوسری صور پہونکنے کے وقت ہوگی اور اوسوقت سی بہشت مین داخل ہونی تک مدت بہت ہی اور بعضی تفسیرونمین مانند تفسیر زاہدی اور تفسیر وحیدی کے جو مذکور ہے کہ عورتین ستران اٹہاران برس کی عمر کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے تو اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عورتونکی صورت اور جوڑبند جنت مین دنیا کی اس عمر کی عورتونکی موافق ہونگی اسلیئے کہ عورتونمین خوبصورتی کا

ف ۱ حدیقہ عرب کی لغت میں اوس باغ کو کہتے ہیں جسکے چارون طرف دیوار ہو ۱۲ منہ

ف ۲ قولہ تعالی اترابا یعنی ہم ترتیب یکسان ... علی سن واحد ۱۲ ج

ف ۳ یعنی بلا شبہہ ہمنے پیدا کیا ہے اونکو پیدا کرنا بس کیا ہے ہمنے اونکو باکرہ

کمال اسی عمر مین ہوتا ہے اور اوسکی بعد انقضا شروع ہوتا ہے اور چھاتیان جتنے اور دودہ پلانیکے سبب سے نرم ہوجاتی ہین اور زنانہ فرلج کہ نہایت تر ہے اسوقت مین خشکی کی سبب اعتدال پر ہوجاتا ہے اور بدن سڈول اور خوش تختی اور سادہ پن اور نا سمجہہ ہونا کہ معشوقونمین مرغوب ہے اس عمر مین بہت ہوتا ہے بخلاف مردونکی کہ کامل ہونا عقل کا اور ہر کام مین آزمودہ کار ہونا مردونمین بہتر اور پسندیدہ ہی مانند میوہکی کہ پکا ہوا بہتر ہوتا ہے کچے سے اور عورتین مانند اوس میوہکی ہین کہ کچا اوسکا بہتر اور مزیدار ہوتا ہے پکیسے جیسے کہیرا ککڑی **وَكَاسًا** اور پیالی شراب کی **دِهَاقًا** بہرے چہلکتے ہوے ایک پر ایک دیے گئے اور دِہاق کے لفظ سے عرب کے استعمال کے موافق دونون باتین سمجہی جاتی ہین بہرا ہونا اور پے درپے دینا اور پرہیز گارونکو شراب پلانی خوشی اور مزیکی زیادتی کیوسطے ہوگی الہی کہ شراب پینیسے ایسی سکبروحی اور خوشی اونکو حاصل ہوگی کہ بے باک وبیجا ہوکے عورتونسے مزیداریان کرینگے اور باغونکی سیر کا لطف بخوبی پاوینگے اور تمکین ووقار ان مزیداریونکی نہین کچہہ مانع ہوگا جیسیکہ دنیا مین محبت الٰہی کی شراب سے مست ہوکی مقامات کی باغونسے سیر اور لذتین حاصل کین تہین لیکن وہانکے شرابین کوئی فساد کی بات اور کچہہ برائی نہوگی جیسے دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسیکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ بہشت کی چیزون کے نام دنیا کی چیزونکی مانند ہونگی اور حقیقتین انکی مختلف ہونگی اسلیے کہ دنیا کی چیزین مواد عنصریہ کثیفہ سے بنے ہین اور وہانکی چیزین اسماء الٰہی اور حقائق قدسیہ کی تجلیات کی تاثیر سے جیسیکہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ؛ گر فرق مراتب نکنی زندیقی ؛ پس بہشت مین شراب کی مجلس ایسی برائیون سے پاک ہوگی کہ **لَا يَسْمَعُونَ** الخ **عزیزی**

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۝ نہ سنین گے وہان بات بیہودہ اور نہ جہٹلانا ۝ نہ سنین گے وہان بکنا اور نہ مکرانا ۝ **موضح** **تفسیر** یعنی اوس شراب کے پینے مین نہ سنینگے بیہودہ بات اور نہ جہوٹ تو گالی اور لڑائی اور ہذیان وبک بک بیفایدہ کا کیا ذکر ہے جسطرح اونکی مجلسین دنیا مین ہٹے باتی اور عیب گیری وغیرہ مانکمی باتونسے خالی ہتی اسیطرح بہشت مین بہی ہونگی اور یہہ نعمتین اور لذتین کہ انکو وہان ملینگی اسطور پر نہین ہین کہ اس عالم کے آب وہوا کی تقاضے سے ہون جیسیکہ دنیا مین لائیونکی اختلاف سے سردی اور گرمی اور قحط اور ارزانی ہوا کرتی ہے بلکہ یہہ چیزین انکو ملینگے **جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ** الخ **عزیزی**

جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۝ بدلہ دیا گیا عطا کیا گیا تیرے پروردگار کی طرفسے ۝ **فتح** ۝ بدلہ ہے تیرے رب کا دیا حساب سے ۝ **موضح** **تفسیر** **جَزَاءً** بدلہ تیرے پروردگار کی طرفسے کہ کامل ہے اور کامل جو دیگا پورا ہی دیگا اور اگر کسیکے دلمین یہہ خیال گذرے کہ بدلے مین دو چیز کا لحاظ ہوتا ہے ایک تو مرتبہ دینے والیکا دوسرے قدر اوس کام کی جسکے عوضمین یہہ دیتا ہے اور یہان ہر چند کہ بدلہ دینے والا نہایت اعلیٰ مرتبہ کا ہے لیکن انکے کام سب ملکر اسقدر کامل نہین ہین اوسکے جوابمین کہینگے کہ یہہ نعمتین اور لذتین حقیقت مین بدلہ نہین بلکہ **عَطَاءً** بخشش وانعام ہے لیکن وہ ابتدائً نہین بلکہ **حِسَابًا** موافق اونکی عملونکے دیا ہے نہ عمل کے اندازے پر مثلاً جیسے کسی

بادشاہ کو انعام دینا اپنے نوکر ونکو منظور ہو تو حکم کرے کہ جو جلو مین حاضر رہتے ہین اونکو اتنا دو
اور جو فلانی خدمت پر مقرر ہے اوسکو اتنا دو تو ایسی جگہہ انعام کی تقسیم مین لحاظ کام کا اور انعام
دینے والیکے قدر کا نہین ہوتا ہے بلکہ فقط کامون کے شمار نشان اور پہچان کے واسطے ہے اور بس
لیکن انعام اور بخشش کو جو عملو نپر مقرر فرمایا ہے اسواسطے جزا کے ساتھہ بہت مشابہت پیدا کی اور
اسی سبب سے اوسکا نام جزا رکہا ہے اور یہہ جزا دینے والا ایسا شخص ہے جسکی صفت یہہ ہے رَبِّ
السَّمٰوٰتِ الخ ﴿ عزیزی ﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا
پروردگار آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ کہ درمیان انکے ہے خدا بخشنے والا اوسکی ہیبت سے نہین سکینگے
﴿ فتح ﴾ جو رب ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو انکے بیچمین ہے بڑی مہر والا قدرت نہین کہ کوئی
اوس سے بات کرے ﴿ موضح ﴾ تفسیر رَبِّ السَّمٰوٰتِ الخ پروردگار آسمان و زمین کا اور جو
کچہہ انکے درمیان مین ہے اور آسمان و زمین پر اور جو انکے درمیان مین ہے سب پر بخشش و انعام ابتدائی
بدون تکلیف اور بے اگلے عدہ اور بے مستحق ہونیکے نہایت اعلی مرتبہ پر کیا ہے تو یہہ انعام و بخشش
اپنے ان لوگونکی حق مین جو تہوڑی سی بہی لیاقت رکہتے ہین اور وعدہ بہی اونسی ہوا ہے اور مکلف
بہی ہین کسطرح پوری نکرے اسواسطے کہ اوسکا نام یہہ ہے اَلرَّحْمٰن یعنی بخشنے والا مطلق اور جو یہہ نام رکہتا
ہے وعدہ ہزارون احسان کرتا ہے تو جس سے وعدہ کیا ہو کیونکر پورا نکریگا لیکن باوجود اوسکی ایسی رحمت
کی کہ مان باپ سے بہی زیادہ وہ اپنے فرمانبردار بندونپر شفیق اور مہربان ہے جلال اور بزرگی اوسکی نہایت مرتبہ اعلی پر ہے
یہانتک کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا قدرت نرکہینگے اوس سے باوجود اس قدر توجہ اور عنایت اور نزدیکی کے
بات کہنے کے بدون وسیلہ کے اپنے مقدمہ مین یا کسیکی شفاعت مین قریب ہو یا اینا آشنا ہو اور یہہ عظمت
اور بزرگی ہرچند کہ اوسکی ذات کو لازم ہے لیکن ظہور کامل اوسکا ہوگا مگر يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ الخ ﴿
﴿ عزیزی ﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا
جسدن کہڑا ہو فرشتہ روح نام اور تمام فرشتے بہی صف باندہ کر ﴿ فتح ﴾ جسدن کہڑا ہو روح اور
فرشتے بہی قطار ہو کر ﴿ موضح ﴾ تفسیر الرُّوْحُ روح نام ہے ایک لطیفہ دراکہ متیقظہ
کہ ہر مخلوق کو دیا ہے آسمان ہو یا زمین پہاڑ ہو یا درخت یا دریا یا پتہر اور اسیکو اور جگہہ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ کر تعبیر
فرمایا ہے جیسا کہ سورہ یٰسٓ کے اخیر مین فرمایا ہے اور اسی لطیفہ کے سبب ہر مخلوق کو اپنے رب کی تسبیح
وعبادت میسر ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور فرمایا كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ اور حقیقت مین وہ
لطیفہ ایک جوہری نورانی کہ اوسیکے سبب قرآن کی سورتین اور نیک عمل مانند نماز اور روزہ اور کعبہ
معظمہ کے عالم برزخ اور قیامت مین شفاعت کرینگے اور گواہی دینگے اور آسمان اور زمین اور رات اور
دن سب گواہ ہونگے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ موذنونکے واسطے ہر پتہر اور ڈہیلا اور درخت اور
لکڑی جہانتک اذان کی آواز پہنچتی ہے قیامت کے دن گواہی دینگے اور اوسدن وہ جواہر نورانی
اپنے مناسب شکلین بنکر حشر کے میدانمین کہڑے ہونگے اور گواہی دینگے اور فرق آدمیون اور جانداروں

روحونکے تعلق مین اور اور مخلوقات کی روحونکی تعلق مین یہہ ہے کہ تعلق پہلا دایمی ہی اور دوسرا تعلق دایمی نہین ہے اسلیئے دنیا مین بہی بعضے وقت اثر تعلق کا ظاہر ہوتا ہے اور پتہر اور درخت نبیوں سے کلام کرتے ہین اور اونکی حکم پر کام کرتے ہین اور اونکو سلام کرتے ہین اور قیامت کے نزدیک یہہ تعلق بہی قریب دایمی کے ہوجائیگا اور یہی سبب ہے جو حدیثون مین آیا ہے کہ قیامت کے نزدیک ایسے ایسے عجائبات بہت پائے جاوینگے اور اور مفسرون نے روح کی تفسیر مین باتین مختلف لکہی ہین لیکن حق بات یہہ ہے جو اسجگہہ مذکور ہوئی ٭ **عزیزی** ٭ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ٭ کلام نہین کرینگے حاضران محشر مگر جسکو اذن دیگا خدا تعالی اور کہی ہوگی بات درست یعنی کلمہ اسلام ٭ **فتح** ٭ کوئی نہین بولتا مگر جسکو حکم دیا رحمن نے اور بولا بات ٹہیک ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** لَا يَتَكَلَّمُونَ اوس وقت مین بات نکرینگے بلکہ دم نہ مارینگے اگرچہ وقت شفاعت اور شہادت کا ہے إِلَّا مَنْ الخ مگر جسکو پروانگی دی رحمن نے اور حکم ہووے کہ فلانے شخص کی شفاعت کرو یا گواہی دو اور یہہ حکم رحمت کی تقاضے سے ہوگا اوس شخص کے حق مین وَقَالَ صَوَابًا اور کہیگا وہ شخص بات سچی اور خلاف قاعدے کی عرض نکریگا مثلا کافر اور بدعقیدونکی واسطے شفاعت نکریگا بلکہ جو شخص ایمان کے سبب سے لائق بخشش کے ہوگا اوسکی گناہ کی بخشش طلب کریگا اور اسیطرح شہادت مین احتیاط کریگا کم و زیادہ نہ کہیگا اسواسطے کہ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ٭ **عزیزی** ٭ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ٭ یہہ دن مستحق ہے پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار اپنے کے جگہہ رجوع کی ٭ **فتح** ٭ وہ دن ہی تحقیق پہر جو کوئی چاہے بنا رکہے اپنے رب کی پاس ٹہکانا ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** ذَٰلِكَ الخ وہ دن حق کا دن ہے جہوٹہہ اور نہ کمی بات اوسدن پیش نجاویگی اور سرسبز نہوویگی دنیا کی دنونکی برخلاف کہ یہان سچ اور جہوٹہہ اور بہلائی اور برائی ملی ہوئی ہے کچہہ فرق نہین ہے اور ان معنونکا بہی احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ روز وہ ہی کہ جدائی اور تفرقہ نیکون اور بدون مین اور امتیاز کرنا مسلمان اور کافرین حق اوسدن کا ہے اور وہ دن اسی کام کے قابل ہے نہ مانند دنیا کے دنون کے کہ فریب و دغا اور برابری نیک و بد کی اور شریک ہونا فرمانبردار اور گنہگار کا یہان سب جاری ہے فَمَن شَاءَ الخ پہر جو چاہے بنالیوے اپنے پروردگار کے ہان ٹہکانا کہ اوسدن انکو امتیاز و عزت ہمچشمون مین حاصل ہووے اور طرح طرح کے عذاب سے کہ نافرمانی اور بے پروائی کی سبب حق تعالی کی طرف سے اوس دن تیار ہوئے ہین خلاصی پاوے اور رجوع الی اللہ کا فائدہ اوس عذاب کی خلاصی مین کہ نافرمانونکی نصیب ہوگا منحصر نہین ہے بلکہ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ ٭ **عزیزی** ٭ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ٭ تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک آنیوالیسے ٭ **فتح** ٭ ہمنے خبر سنائی تمکو ایک آفت نزدیک کی ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** ہمنے بارہا قرآن مجید اور پیغمبرونکی زبانی تمکو ڈرواد یا ہے کہ تم رجوع الی اللہ مین قصور کرتے ہو اور اوسکے حکم کی طاعت سے سرکشی کرتے ہو ڈرتے نہین اوس نزدیک کی عذاب سی کہ ہر شخص کو مرنے کے بعد عالم برزخ مین پیش آویگا

روح کی تحقیق ... بعض اہل علم نے کہا ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے ... روز قیامت ایک صف ... اور فرشتے ایک صف ... اور صاحب جلالین نے ... مسلمان اور وقال صوابا ... [illegible]

اولا یوذن الا لمن یتکلم بصواب
لا الٰہ الا اللہ فی الدنیا
فی امر الشفاعة ۱۲ مدارک ۱۲ قولہ
الا من اذن الرحمن فی الکلام
وقال قولا صوابا من المومنین
والملائکة کان یشفعوا لمن ارتضی
۱۲ جلالین ۱۲

اور قیامت مین یہی کہ عمل بد بری شکلین کالی اور ڈرانی بن کر آوینگے اور ڈراوینگے بغیر سمات کی کہ نامہ
اعمال کہوتے جاوین اور تہوڑے بہت پر آگاہ کرین اور گواہ حاضر ہوں اور سب اگلی پچھلی جمع ہوں اور
ایک اچھی جگہہ نیکونکی واسطے اور دوسرے خراب جگہہ بدونکی واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر کیجاوے يَوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ ۃ **عزیزی** ۃ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا
اوسدن کہ دیکھی آدمی جو کچھہ کہ آگی بہیجا تہا دونون ہاتون اوسکینے اور کہے کافر اے کاش مین
خاک ہوجاتا ۃ **فتح** ۃ جدن دیکھہ لیوی آدمی جو کچھہ آگی بہیجا اوسکی ہاتہن نے اور کہی منکر کسیطرح
مین مٹی ہوتا ۃ **موضح** ۃ **تفسیر** یہان دونو ہاتہونسی مراد ہے عمل کرنیوالی دو قوتین
یعنی نیک عمل کی قوۃ اور بدعمل کی قوۃ وَيَقُولُ الْكَافِرُ اور کہیگا کافر جب وہ صورتین بری بری اپنے کفر اور گناہ کی
دیکھیگا اور اوسکے مقابل مین کوئی صورت نورانی ایمان کی اپنے پاس نہ پاویگا کیا اچھا ہوتا کہ مین مٹی
ہوتا اور کاشکے انسان کی شکل نہ پیدا ہوتا تو یہ بری صورتین مجھسے ظاہر نہوتین اور مٹی کو خاص
اسلیے یاد کریگا کہ اصل آدمی کی خاک ہے اسلیے کہ اگر نطفہ ہے تو غذا سے پیدا ہوتا ہے اور غذا یا زمین
اگنے والی چیز سے پیدا ہوتی ہے یا حیوانات سے اور یہہ دونون چیزین خاک سے پیدا ہوتی ہین
اور گوشت اور کہال اور خون اور خلط بہی غذا اور دوا اور میوے سے پیدا ہوتے ہین اور آخر کو
یہہ سب خاک ہوجاتی ہین اور یہہ بہی جان لیگا کہ یہہ سب گرفتاری میری روح کی باقی رہنے کے
سبب ہوئے اگر مین صرف بدن ہوتا اور خاک ہوجاتا تو اس عذاب مین گرفتار ہوتا اور حضرت عبد اللہ بن
عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مرفوعًا اور موقوفًا روایت ہے کہ قیامت کے دن جانورونسے حساب کے
بعد جیسے کسی جانور نے دوسرے جانور کو سینگ یا کہر مارا ہوگا وہان قصاص اوسکا لیکے حکم ہوگا کہ سبکے سب خاک
ہوجاؤ اوسوقت کافر اونکے حال دیکھکے آرزو کرینگے اور کہینگے کہ کیا اچھی بات ہوتی کہ ہمکو خاک ہونیکا حکم
ہوتا اور اس بری آدمیت سے کہ میری اس خرابی کی سبب ہوئی ہی دور رہتا اور بعضے صوفیہ نے فرمایا ہے
کہ مراد خاک ہونے سے یہہ ہے کہ مانند خاک کی عاجزی اور فروتنی کرتا مین اور تکبر اور غرور اور نافرمانی نکرتا
اور بعضے واعظون نے کہا ہے کہ مراد کافر سے ابلیس ہے کہ کفر مین سب سے بڑہکے ہے سو جب حضرت آدم علیہ السلام
اور اونکی اولاد پر طرح طرح کی بخششین اور نوازشین دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کیا خوب ہوتا جو مین بہی خاک ہوتا
اور خاک سے پیدا ہوتا اور آگ سے نہ پیدا ہوتا کہ اسی سبب سے مینے فخر کیا اور کہا خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ
مِنْ طِينٍ ۃ **عزیزی** ۃ **سورۃ النازعات** یہہ سورہ مکی ہے اسمین چالیس
آیتین اور ایکسو نواسی کلمے اور سات سو ترپن حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ سورۃ بعد سورہ کی اور سورہ
تساءل کے ساتھہ اسکو ربط و مناسبت ایسی ہے کہ نوبت اتحاد کی پہنچی ہے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی یعنے
باعتبار مضمونکی گویا دونون سورتین بمنزلہ ایک ہی سکے ہین کہ اوس سورۃ کی اول مین اسمین
سوال کرنا کافرونکا قیامت سے مذکور ہے اور اس سورۃ مین سوال کرنا کافرونکا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے مذکور ہے کہ فرمایا يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا اور اوس سورۃ مین ہی أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا

اوراس سورۃ مین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا اور بہت آیتوںمین مناسبت ہے اسمین اور نازعات اسکانام اسلیے رکہا کہ اسکے سرہی پر لفظ نازعات مذکور ہے ۱۲ **عزیزی وغیرہ** ۱۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ قسم ہے اوس جماعت فرشتوںکی کہ کہینچتے ہین ایکطرح کی ارواحون کو سختی سے اور قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ نکالتے ہین ایکطرح کی روحونکو لطف سے اور قسم فرشتونکی کہ پہرتے ہین یعنے ہوامین پہرنے کر پہر قسم اون فرشتونکی سبقت کرتے ہین یعنے ایکدوسرے سے سبقت کرنا پہر قسم اون فرشتونکی کہ تدبیر کرتے ہین ہر کام کی جو کچہہ کہا جاتا ہے اور ہوتا ہے ۱۲ **فتح** ۱۲ قسم ہے گہسیٹ لانیوالونکی ڈوب کر اور بند چہڑانیوالونکی کہولکر اور پیرنیوالونکی پیرتے پہر آگے بڑہتے دوڑ کر پہر کام بناتے حکم سے ۱۲ **موضح** ۱۲ **تفسیر** کہا مقاتل نے مقسم کہ ملک الموت اور تابعدار اوسکے کہینچتے ہین کافر کی روح کو جیسیکہ کہینچا جاتا ہے سیخ بہت کانٹے والا صوف تر سے پس نکالی جاتی ہے جان کافر کی مانند ڈوبے ہوئیکے پانی مین اور کہا ابن عباسؓ نے کہ مؤمنونکی جان نشاط و خوشی سے نکلتے ہے وقت موت کی اس سبب سے کہ دیکہتی ہی وہانکی خوبیان اسلیئے کہ پیش کیجاتی ہے اوسکے جنت پہلے مرنیکے پس اونکی روح نکالنیوالے فرشتونکو ناشطات فرمایا کہ سہولت سے جان نکالتے ہین اور پیرتے پہرتے ہین الخ یعنے ہوامین جلدی آتے جاتے ہین مانند گہوڑے تیز رو کی اللہ تعالےٰ کے حکم لیکر اور سبقت کرنیوالے یعنی جو فرشتے اللہ تعالےٰ کے فرمانبرداری مین جلدی کرتے ہین ایکدوسرے سے یا جو فرشتے کہ جلدی سے ارواحین مؤمنونکی جنت کو لیجاوینگے یا بنی آدم مین سے جو کہ جلدی کرتے ہین خیر و صلاح مین اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ وہ مؤمنونکی جانین ہین جو جلدی سے فرشتونکے ساتہہ ہو لیتے ہین وقت قبض روح کی بسبب شوق زیارت رب العالمین اور حاصل کرنے نعمتون جنت کے جو اوسوقت دیکہینگے اور تدبیر کرنیوالے فرشتے جیسے جبرئیل متعین ہین ہوا پر اور لشکرونپر اور اسرافیل متعین ہین قضاء و قدر جاری کرنے پر اور صور پہونکنے پر اور میکائیل مینہ برسانے اور کہیت و درخت وغیرہ اگانے پر اور عزرائیل روحون کے قبض کرنے پر متعین ہین اور جواب ان قسمونکا محذوف ہے یعنے لَتُبْعَثُنَّ وَلَتُحَاسَبُنَّ یعنے قسم ان فرشتون مذکورین کی کہ تم قیامت کو اٹہائے جاؤگے اور حساب لیے جاؤگے اور جزا دیے جاؤگے ۱۲ **مجمع جلالین**

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ جسدن ہلے ہلنے والا پیچہے آوے اوسکے پیچہے آنیوالا یعنے نفخہ پہلا اور نفخہ دوسرا وجود مین آوے ۱۲ **فتح** ۱۲ جسدن کانپے کانپنے والا یعنے زمین کو بہنچال آوے اوسکے پیچہے دوسرا یعنے لگاتار بہنچال چلے آوین ۱۲ **موضح** ۱۲ **تفسیر** مراد راجفہ سے نفخہ پہلا صور کا ہے کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ جنبش مین آوینگے اور روحین بدنونسے جدا ہوجاوینگی اور انتظام دنیا کا درہم برہم ہوجاویگا اور مراد رادفہ سے دوسری بار کا صور پہونکنا ہے کہ اوسکے سبب سے پہر ارواحین قالب مین آجاوینگے اور نئے سر سے یہہ عالم

دوسرے رنگ پر پیدا ہوگا اور ان دونو نفخو نمین فرق چالیس برس کا ہوگا اور جب دو تہائی رات جاتی
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھتے اور فرماتے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ
الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ فِی الْمَعَالِمِ وَالْمِشْکٰوۃِ ط
بحر عزیزی ج ط قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ ترجمہ کتنے دل اوسدن ڈرتے ہونگے اوس جماعت کے
آنکھونپر خواری ظاہر ہوگی فتح ط کئی دل اوسدن دہڑکتے ہین اونکی آنکھین جہکی ہین ج
مو ط تفسیر یعنی کافرون کے دل قیامت کے دن لرزان ترسان بیقرار ہونگے
اور وہ بیقراری اسطرحکی ہوگی کہ اوسکو تھام نہ سکینگے بلکہ اونکے چہروسنے ظاہر ہوگی کہ منہ پر ہوائیان
اوڑتی ہونگی اور آنکھین اون دل والونکی حیران اور جہکی ہوئی ہونگی اور جب اس کلام سے
ظاہر ہوا کہ قیامت کے دن کتنے دل ایسے بیچین وبیقرار ہونگے اور آنکھین شرمندگی سے جہکی ہوئی
تو گمان اسکا ہوا کہ شاید سننے والیکے دلمین یہہ گذرے کہ اس بات کے سننے سے کہ نہایت پرخوف ہے کافر لوگ
ڈرکر کچہہ تدبیر کی ہو یا ابہی تک اوسیطرح غافل ہین تو اوسکے جوابمین ارشاد ہوا کہ یَقُوْلُوْنَ الخ عزیزی ط
یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ ط کہتے ہین کافر کہ کیا پہرے جاوینگے ہم پہلی حالت پر ط فتح
کہتے ہین کیا ہم پہر آوینگے اولٹے پانو ط مو ط تفسیر حافر لغت عربمین اول امر کو کہتے ہین
اور غرض اس کہنے سے یہہ ہے کہ کافر آخرت کے جینے کا انکار کرتے ہین اس شبہہ سے کہ اگر بعد موت
کے پہر زندگی ہوتی تو اوسی اپنے پہلی حالتونپر رجوع کرنا ہوتا اور رجوع اون حالت اول پر خلاف
واقع کے ہے والا سفسطہ لازم آوے اور جوان ہونا بڈہے کا اور لڑکا ہونا جوان کا اور لڑکیکا مان کے
پیٹ مین پہر جانا سب درست ہوجاوے اور پہر اپنے شبہ کے قوت اور مضبوط کرنیکے لیے ایک اور استفہام
انکاری اور تعجبی سے پوچہتے ہین ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ الخ ج عزیزی ط ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ط
آیا جبکہ ہین ہم ہڈیان بوسیدہ پہر زندہ ہونگے ط کیا جب ہوچکین ہم ہڈیان کہوکہری ط
تفسیر کیا پہر ہم زندہ ہونگے جبکہ ہوجائینگے ہم ہڈیان کہوکہلی سڑی کہ ہوا کے اندر جانیسے
اون ہڈیونمین سے آواز نکلتے ہے نخر لغت عربمین ہوا کی آواز کو کہتے ہین کہ جو چیز اندر سے
خالی ہے اوسمین سے ہوا نکلتے وقت آواز ہوتی ہے اور یہہ بہی اون خبطیونکو بڑا شبہہ تھا کہ جو
چیز بگڑتی ہے جلدی سے تو وہ بن سکتی ہے جب تک کہ اجزا اوسکے موجود ہوتے ہین اور جب
اجزا اوسکے نابود یا سڑ گل گئے تو پہر وہ چیز نہین بن سکتی یہہ کمال اونکی حماقت کی نشانی ہے
ہر روز دیکہتے ہین کہ چاند سورج کی کیسی صورت بدلتی جاتی ہے اور رات دن ہر روز نابود ہوکے
کیسے موجود ہوجاتے ہین موسم وکہیت وغیرہ مین کیا تغیر وتبدیل ہوتا ہے گہانس اور
مینڈک وغیرہ حشرات الارض بالکل نہین ہوتے جہان مینہ برسا سب موجود ہوجاتے ہین اللہ کے افعال
کو اپنے افعال پر قیاس کرتے ہین حال آنکہ یہہ عاجز محض اور وہ قادر مطلق جو چاہے سو پیدا کرے
؎ ہر ذرہ مین چمکے ہے جلوہ تیری قدرت کا ٭ ہیسے کے اندہے نہ دیکہین تو کیا کیجئے

گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ حاصل یہہ کہ یہہ کہنا اور سمجہنا اونکا محض بیجا ہے وہ کمل لکا ملین ہے اوسکے نزدیک بگاڑکر اوسیوقت بنانا اور بعد گذرنے ہزارون برس کے بنانا یکسان ہے ؎ **مترجم عزیزی** ؎ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہا مشرکون نے وہ رجوع اوسوقت نقصان دینے والا ہوگا ؎ **فتح** ؎ بولے تو تو یہہ پہر آنا ٹوٹا ہے ؎ **موضح** ؎ **تفسیر** پہر دوسری بار ہنسی اور تعجب سے کہتے ہین کہ یہہ دوسری بار کا جینا بعد جدا ہونے اور خشک ہوجانے ہر عضو کے سب رطوبات سے توبڑا ٹوٹا ہے اسلیے کہ بعضی چیزین اپنی نہ پاوینگے اور بہت سی چیزین ہمسے گم ہوجاوینگی اور مال و اسباب اپنا کمایا ہوا آپسے جدا ہوجاویگا تو پہرنا ہمارا اس جہان مین مانند پہرنے اوس مسافر کے ہوا کہ اپنے گہر سے مال و اسباب بہت سا لیکر صحیح سالم مسافرت کو گیا اور سب چیز اوسکی لٹ گئی اور آپ تن تنہا بدن زخمی اور چور ہوکر بلکہ ہاتہہ پانو کٹوا کر اپنے گہر کو پہر آیا تو یہہ پہرنا بالکل نقصان کا ہے حق تعالے اونکے تعجب کا جواب مین فرماتا ہے کہ یہہ تعجب کرنا تمہارا اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالے کے کام اور تاثیر کو اپنے کام اور تاثیر پر قیاس کرتے ہو اور اوس قادر مطلق کو اپنا سا پابند اسباب کا جانتے ہو کہ بے اسباب و آلات کے کوئی چیز بن نہین سکتی ہے اور یہہ سمجہہ غلط ہے اسلیے کہ اوس مالک الملک کا فعل اور تاثیر کسی چیز پر موقوف نہین ہے کہ جب وہ چیز پائی جاوے تو وہ کام ہوسکے اور نہ پائی جاوے تو نہوسکے بلکہ کن کے کہنے مین سب کچہہ ہوجاتا ہے اور اسباب و آلات بہی اوسیکے حکم سے جمع ہوجاتے ہین ؎ **عزیزی** ؎ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پس لا اسکے نہین کہ وہ واقعہ ایک آواز تند ہے پس یکایک وے روے زمین پر آرہینگے ؎ **فتح** ؎ سو وہ تو ایک جہڑکی ہے پہر تبہی وہ آرہے میدان مین ؎ **موضح** ؎ **تفسیر فَاِنَّمَا هِيَ الخ** پہر نہین ہے یہہ زندگی مگر ایک جہڑکی اور مراد اس جہڑکی سے دوسرے بار کا صور پہونکنا ہے کہ بمجرد اوس آواز کے سب روحین اپنے بدنون سے مل جاوینگی اور ملنا روح کا بدن سے زندگی کی سب شرطون اور اسباب کو جمع کردیگا اور اس تعلق کے سبب سے زندگی کامل حاصل ہوگی نہ مانند زندگی اوس بچہ کے جو مان کے پیٹ مین زندہ ہے یا ابہی پیدا ہوا ہے کہ اوسکے عقل اور دریافت ضعیف ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے ہلنا چلتا ہے اسواسطے کہ وہ سب بمجرد سنتے اوس آواز کے زور سے جلدی حرکت کرینگے اور زمین کے نیچے سے ہلینگے فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پہر تبہی وہ سب آگئے برابر میدان مین ساہرہ لغت مین سفید اور برابر زمین کو کہتے ہین اور حشر کے میدان کا نام ہے اسواسطے کہ اوسدن اوس مین کی یہی حالت ہوگی اور جب کا فربا وجود ایسے بیان واضح اور مثالون کے آخرت کے جینے کو یقین نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایسی مثالون وغیرہ سے ہماری خاطر جمعی نہین ہوتی جبتک اپنی آنکہہ سے نہ دیکہین اور مسلمان بہی عاجز ہوے اونکے انکار سے اور کہتے بعضی کہ اللہ تعالے اگر کسیکو زندہ کرکر انکو دکہادے تو یہہ قائل ہوجاوین اور جہٹ الزام کہا جاوین اسواسطے حق تعالی ہر ایک مسلمان سے خطاب کرکر فرماتا ہے اور بطریق استفہام پوچہتا ہے

قریب پہاڑ کے اور حشر وہان ہوگی اور خدا تعالی جتنا بڑہا دیگا فراخ کردیگا مفسرون نے لکہا ہے کہ زمین محشر کی برابر چاندی کے ... تین حصہ زمین دنیا کے ہونگے ۱۲ بحر

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

کیا آئی ہی تجکو خبر موسی کی جب پکارا اوسکو اوسکی پروردگا نے بیچ وادی پاک طوی نام کے ۝ **تفسیر** هَلْ اَتٰىكَ الخ کیا پہنچی ہے تجکو بات موسی کی جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان میں جسکا نام طوی ہے ۝ کیا پہنچی ہے تجکو خبر موسی کے قصہ کی کہ فرعون کے سامنے جو بڑا سرکش بادشاہ تہا اور ہزارہا آدمی اوسکے دربار میں حاضر ہوتے رہتے بارہا اپنے ہاتھ کی لکڑی کو زمین پر ڈال دیا زمین پر گرتے ہی وہ عصا ایک بڑا اژدہا ہو جاتا تہا اور اپنے موہنہ کو کہولکر آواز سخت کرتا تہا پہر بعد وقوع ہونے ایسی بندگے بے در بے کے ایک لکڑی میں کہ کچھہ لیاقت زندگانی کی نرکہتی تہی اور رہی تہی کونسی جگہہ تردد و شک کی باقی رہی تہی لیکن فرعون کا حق دیکہنے ایسی زندگی کا مل کے ایک لکڑی میں معتقد روز جزا کا اور قائل قدرت مالک ارض و سما کا ہوا تو یہہ کافر بہی اگر مردیکو زندہ ہوا دیکہینگے تو کاہیکو قائل ہونگے اور اپنے انکار سے کاہیکو باز آوینگے بلکہ اور مستحق عذاب کے ہو جاینگے اسلیئے کہ عادت الٰہی یون جاری ہے کہ بعد دیکہنے معجزے کے اگر کافر ایمان نہ لاوین اور انکار سے باز نہ آوین تو اوسیوقت عذاب مین گرفتار ہون اور ایکدم کی بہی فرصت نہ پاوین اور اگر وہ قصہ حضرت موسے علیہ السلام کا تفصیل سے ہر مسلمان نے نہ سنا ہو تو مجمل تہوڑا سا وہ قصہ یہان بیان ہوتا ہے اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ الخ یعنی ابتدا اوس قصے کی اوس وقت سے ہے کہ پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین کہ جسکا نام طوی ہے اور کیفیت اوس قصہ کی جو سورہ طٰہٰ اور قصص اور اور سورتون مین مذکور ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت موسی ؑ مع شہر مصر سے کہ آپکی پیدایش و سکونت کی جگہہ وہی تہی ایک قبطی ظالم کے خون کے سبب کہ آپکے ہاتہہ سے بے قصد وہو کہین ہو گیا تہا اور فرعون آپکے قتل کی فکر مین ہوا تہا بہاگ کر شہر مدین کی طرف گئے اور اوس شہر مین حضرت شعیب علیہ السلام کا مکان تہا اونکا قصہ بہی قرآن شریف مین کئی جگہہ مذکور ہے وہان جا کر اوترے اور حضرت شعیب کی خدمت مین مشغول ہوئے اور حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کو آپکے نکاح مین دیا جب آٹہہ یا دس برس اسمین اختلاف ہے وہان گذرے تب حضرت شعیب سے رخصت چاہی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے وطن کو جاؤن اور اپنے قبیلہ کو ساتہہ لیئے جاؤن اور اپنی مان کی زیارت کرون اور اپنے بڑے بہائی حضرت ہارون سے بہی ملاقات کرون اسلیے کہ فرعون اور اوسکے لوگ قبطی کے خون کو بہول گئے ہونگے حضرت شعیب نے خوشی سے آپکو رخصت کیا اور آپکی بی بی کو بہی آپکے ساتہہ کر دیا اور اپنے دو غلامونکو آپکے ساتہہ کیا کہ مصر مین پہنچا کر پہر آوین حضرت موسی علیہ السلام اپنی بی بی کو ساتہہ لیکر وہانسے روانہ ہوئے اور آپکے مزاج مین غیرت بہت تہی اپنی بی بی کو قافلہ کے ساتہہ لیچلنا گوارا نکیا کہ شاید سواری پر چڑہتے اوترتے یا نکلتے بیٹہتے کسی نامحرم کی نظر اونپر پڑ جاوے اسلیے آپ تنہا اپنے بی بی کو ساتہہ لیکر روانہ ہوئے اور شام کی سیدہی راہ کو چہوڑ کر دریا کی کنارے کی راہ لی اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کوئی فرعون کی طرف کا حاکم پہچانکر خون کی علت مین گرفتار کرلے

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

یا کچھہ ایذا پہنچاوے اور آپکے ہمراہ ایک خچر تہا خورجی اسباب کی اوسپر لادکر ایک غلام کو اوسپر متعین کیا اور کچھہ بکریاں بہی آپکی ساتہہ تہین دوسرے غلام کو اونکی نگہبانی اور ہانکنے پر مقرر کیا اور آپ اپنی بی بی کی سواری کے ساتہہ ہولیے چلتے چلتے ایکدن راہ بہول گئے اور کوہ طور کی طرف جا نکلے کیتنی ہی راہ ڈہونڈہی ٹہکانہ نہ لگا اور دن آخر ہوگیا اور رات نمودار ہوئی وہ رات جمعہ کی تہی اٹہارویں تاریخ ذیقعدہ کی اور موسم جاڑیکا تہا اتفاقا بکریاں متفرق ہوگئین دونون غلام اونکے جمع کرنیمین مشغول ہوے اور حضرت موسے علیہ السلام اپنی بی بی کے پاس ایک جگہہ پر بیٹہہ گئے کہ یکایک آپکی جورو کو راہ کی سختی سے دردزہ شروع ہوا اور حمل کی مدت بہی پوری ہوچکی تہی تب آپکی بی بی نے آپسے یہہ حال ظاہر کیا اور کہا کہ اگر کہین آگ ملے تو خوب ہی کہ تاپنے کے کام آوے اور روشنی بہی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غلامونسے فرمایا کہ دیکہو تو کہین آگ بہی اس جنگل مین ہاتہہ لگے غلام دونون ہر چہار طرف دوڑکر آگ کو تلاش کیا کہین نشان آگ کا اور آبادی کا نہ پایا تب حضرت موسےٰ علیہ السلام آپ ڈہونڈہی آگ کی تلاش کو آپکو ایک پہاڑ پر کہ آپکی سیدہے ہاتہہ کیطرف تہا کچھہ روشنی معلوم ہوئی آپنے بی بی اور غلامونسے فرمایا کہ تم یہین ٹہیرو کہ مینے پہاڑ پر روشنی دیکہی ہے وہان جاکر آگ لے آتا ہون اور جو وہان کوئی ہوگا تو راستے کا بہی پتا پوچھتا آؤنگا تاکہ منزل پر پہنچین یہہ کہکے آپ چلے جون ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام قریب اوس مکانکے پہنچے دیکہا کہ آگ نہین ہے تجلی قدرت الٰہی کی ہے کہ دور سے مثل آگ کے معلوم ہوئی تہی اور حقیقت مین وہ ایک نور ہے بہت بڑا کہ عوسج کے درخت کو گہیر لیا ہے عوسج ایک درخت ہے عناب کے درخت کے مشابہ شام کی طرف پہاڑ ومین بہت ہوتا ہے اور وہ درخت جڑسے چوٹی تک تر و تازہ ہورہا ہے اور اوس روشنی مین اسقدر چمک ہے کہ اوسپر آنکہہ ٹہیر نہین سکتی ہے اور گرداگرد اوسکی آواز فرشتونکی تسبیح کی آرہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود دیکہنے ان سب چیزونکے کہاس پہوس اوس میدانمین سے جمع کرکے ایک پولا سا باندہکے چاہا کہ اوس نور آتشی رنگ سے جلالیوین یہہ ارادہ کرکے جون ہی اوسکی نزدیک ہوے یکایک وہ آگ اونکی طرف لپکی گویا چاہتی تہی کہ اونکو جلا دیوے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہہ حالت دیکہہ کے ڈرکے پیچہے ہٹے آگ بہی درخت پر ہٹ گئی پہر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا جلانیکا پہر وہ آگ دوڑی پہر پیچہے ہٹے اسیطرح کئی مرتبہ اتفاق ہوا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس ماجرے کو دیکہہ کے حیران و متحیر ہوکے اس عجائب کارخانہ الٰہی کا تماشا دیکہنے لگے کہ یکایک ایک اور نور بڑا اوس سے بلند ہوا اور زمین سے آسمان تک سبکو روشن کردیا اور روشنی اوس نور کی یہان تک غالب ہوئی کہ حضرت موسیٰ کی آنکہونمین اندہیری آگئی اور آنکہہ دیکہنے سے رہ گئی اور اپنے ہاتہہ اپنی آنکہہ پر رکہہ لئے اور آواز فرشتونکی تسبیح کرنیکی بہت بلند ہوئی اور حضرت موسیٰ نے اوسوقت اوس آگ سے ایک آواز سنی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ یعنی اے موسیٰ مین ہون پروردگار تیرا کہ آگ کی مانند تجلی کی ہی مینے پس جوتیان اپنے پانوسے اوتار ڈال اسلیے کہ اس مکانمین تجلی الٰہی اور حاضر ہونی فرشتونکے سبب سے

کہ اوس تجلی کے خادم ہین حکم کعبہ اور بیت الحرام کا پیدا کیا ہے پہر کلام کرنا شروع ہوا پوچہا موسیٰ عم سے
کہ تیرے داہنے ہاتہہ مین کیا ہے اونہون نے عرض کیا کہ لاٹہی ہے مین اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہون حکم ہوا کہ
اسکو زمین پر ڈالدے اونہون نے ڈالدی بمجرد گرنیکے زمین پر ایک اژدہا ہو کے دوڑنے لگا حضرت موسیٰ
عم ڈر کے بہاگے ارشاد ہوا کہ ڈرو نہین اور اسکو ہاتہہ سے پکڑ لو وہی لاٹہی ہو جائیگی پہر حکم ہوا کہ اپنے ہاتہہ
کو بغل مین رکہکر نکالو اونہون نے ایسا ہی کیا اونکا ہاتہہ مانند آفتاب کے روشن ہو گیا کہ نظر اوسکی
روشنی پر ٹہیر نہین سکتی تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے بمجرد سننے اوس آواز کے
معلوم کیا کہ یہہ آواز حق تعالیٰ کی ہے اسلیے کہ چہون طرفونسے سنتا تہا مین اور اپنے سب جسم سے
یہی سنتا تہا یہان تک کہ ہر جوڑ و بند میرا کان ہو گیا تہا حاصل کلام یہہ کہ بعد دکہلانے اوس کرشمہ کے
اور تعلیم کرنی توحید کی حقیقت اور عبادت کی آداب کی اور بیان قیامت کی آنیکے اور جو جو ضرور رسالت
کے لئے تہے سب تعلیم کرکے حکم فرمایا اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ الخ اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ
طَغٰىؗ ۝ جا طرف فرعون کے بتحقیق وہ حد سے گذر گیا ہے ۝ فتح ۝ جا فرعون پاس
اوسنے سر اوٹہایا ہے ۝ موضح ۝ تفسیر اِذۡهَبۡ الخ جا فرعون کی طرف اور اوسکی بہلائی کی
کی باتین اوسکو تعلیم کر بیشک وہ حد سے بڑہ چلا ہے فساد کرنے مین یہان تک کہ دعویٰ خدائی کا کرتا ہے
اور جب تو اوسکی پاس پہنچے فَقُلۡ الخ عزیزی ۝ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰۤى اَنۡ تَزَكّٰىۙ پس کہہ کچہہ رغبت ہے
تجکو اسکی کہ پاکیزہ ہو وے تو ۝ فتح ۝ پہر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے ۝ موضح ۝ تفسیر
فَقُلۡ الخ پہر پہلے اوسکو اسقدر کہہ کہ کیا تجکو ہی رغبت پاک ہونیکی نفس کی برائیون سے کہ وہ
تیری سرکشی وغیرہ ہین اور مین تیری برائیان کہو دینے پر کفایت نکرونگا کہ اتنے بات سب نیکیون
اور حکمت الٰہی کے واقفونسے ہو سکتی ہے بلکہ مین تجکو بڑے مرتبے کو پہنچا دونگا کہ ولی کامل اور
عارف باللہ کر دونگا وَاَهۡدِيَكَ الخ ۝ عزیزی ۝ وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰىۚ اور راہ
دکہاؤن تجکو طرف پروردگار تیرے کی پس ڈرے تو ۝ فتح ۝ اور راہ بتاؤن تجکو تیرے رب کی
طرف پہر تجکو ڈر ہو ۝ موضح ۝ تفسیر وَاَهۡدِيَكَ الخ اور راہ دکہاؤن تجکو تیری
رب کی طرف تاکہ پہچان ذات اور صفات اور افعال پروردگار کی تجکو یقین کی آنکہہ سے حاصل
ہو پہر تو ڈرے اور تیرا نفس مرجاوے اور ایسی پوری فنا تجکو حاصل ہو کہ پہر کبہی خوف تجکو پہر اپنے مرض
سرکشی کا نرہے بموجب اس قول کے اَلۡفَانِیۡ لَا یُرَدُّ یہان پہر قصہ باقی رہا حضرت موسیٰ
علیہ السلام کا بیان ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون تک پہنچے اور حکم حق تعالیٰ جل شانہ
کا پہنچایا فرعون نے اوسکی جواب مین پہلے یہہ کہا کہ تو وہ شخص نہین ہے کہ بچپن سے تجکو پرورش
کیا اور مدتون تک ہمارے پاس رہا پہر وہ کام کرکے تو یہان سے نکلا کہ تو ہی جانتا ہے یعنے قبطی کو
مار ڈالا اور ہماری نعمتونکی ناشکری کی اب تجکو یہہ مرتبہ کہانسے حاصل ہوا کہ میرا ہادی و
مرشد بنکر آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہا کہ سچ ہے مین وہی شخص ہون اور وہ

لہ یعنی قاہری بہتر ہے ہر باتین کی ۱۲

کام جو مجھسے ہوا تہا اوسوقت مین نادان و ناسمجھ تہا پہر جب مین تمسے ڈرکے بہاگا اللہ تعالےٰ نے علم و حکمت مرحمت فرمائی اور مرتبہ ہدایت و رہنمائی کا عطا کیا اور رسالت و ایلچی گری کے طور پر تمہارے پاس بہیجا ہے فرعون نے کہا اب تو نے دعوے رسالت کا کیا کہ اللہ کا بہیجا ہوا ہے اگر اس دعوے مین سچا ہے تو کوئی دلیل اپنے آ ؁ **عزیزی** ؁ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ؗ پس دکھایا فرعون کو وہ معجزہ بڑا یعنی عصا اور ید بیضا ؁ **فتح** ؁ پہر دکہائی اوسکو وہ بڑی نشانی ؁ **مو** ؁

تفسیر فَاَرٰىهُ الخ پہر دکہلائی موسیٰ نے فرعون کو ایک نشانی بڑی اگرچہ حضرت موسیٰ پاس دو نشانیاں تہین ایک عصا کہ اژدہا ہوجاتا تہا اور دوسرا ایکا ہاتہہ کہ مانند آفتاب کے روشن ہوجاتا تہا لیکن ایک ہی مجلس مین ایک ہی مطلب ثابت کرنیکے لیے تہین اسلیے دونونکو ایک ہی نشانی اعتبار کیا اور ایک وجہ اور بہی ہے کہ ید بیضا تابع تہا عصا کے ڈالنے کے یعنے جب پہلے عصا کو زمین پر ڈالدیتے تہے اور وہ اژدہام ہوجاتا تہا تب ہاتہہ بغل مین ڈالنے سے مثل آفتاب کے چمکنے لگتا تہا گویا اصل نشانی وہی عصا تہا اور عصا مین اور بہی معجزے تہے پانی کہینچنے کے وقت موافق گہراؤ کنوین کے رسی بنکے بڑہ جاتا اور اوسکی ٹہنیان ڈول سے بندہ جاتین اور تاریکی مین دونون شاخین اوسکے مشعل کی طرح روشن ہوجاتی تہین اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سوتے تو وہ کہڑا ہوا نگہبانی کرتا اور اگر بکریون کے پاس چہوڑ آتے تو اونکی محافظت کرتا بہیڑئے وغیرہ سے یہان تک کہ بعضون نے کہا ہے کہ عصا مین ہزار معجزے تہے دو تو کلام مجید مین مذکور ہین پہٹنا دریا کا اوسکے مارنیسے اور جاری ہونا چشمون کا پتہر سے اوسکے ضرب سے تو نشانی بڑی عصا ہوا نہ ید بیضا حاصل کلام کا یہہ کہ فرعون باوجود دیکھنے ایسے معجزونکے کہ حضرت موسیٰ کے دعوے ثابت کرنیکے لئے دو گواہ عادل تہے اسلیے کہ ورآنا زندگانی غیبی کا انکے ہاتہہ سے ایسی جسم مین یعنی لکڑی مٹی کہ ہرگز قابلیت زندگی کی نہین رکہتا تہا یہہ دلیل صریح ہے اسبات پر کہ انکے سبب سے دل مردہ بطریق اولے زندہ ہونگے اور نفس کی خباثت و برائی کو دور کرکے پاک و صاف کردینا انکے نزدیک بہت آسان ہے اور چمکنا نور الٰہی کا انکے ہاتہہ مین دلیل ہے ظاہر اسپر کہ انکے ہاتہہ سے سالکان راہ خدا کو انوار تجلیات الٰہی تک بخوبی ہوسکیگا پہر بہی ہرگز فرمانبردار نہوا بلکہ فَكَذَّبَ الخ ؁ ؛

عزیزی فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ؗ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ؗ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ؗ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ؗ

پس جہٹلایا اور نافرمانی کی پہر اوس مجلس سے پہرا تدبیر کرتا ہوا پس جمع کیا اپنی قوم کو پہر آواز دی پس کہا مین پروردگار بزرگ تمہارا ہون ؁ **فتح** ؁ پہر جہٹلایا اور نمانا پہر چلا پیٹھ پہیر کر تلاش کرتا پہر سبکو جمع کیا پہر پکارا تو کہا مین ہون رب تمہارا سب سے اوپر ؁ **مو** ؁

تفسیر فَكَذَّبَ الخ پہر انکار کیا حضرت موسیٰ کی رسالت کا اور نمانا حق تعالیٰ کا حکم جو حضرت موسےٰ کی زبانی پہنچا تہا اور اسقدر نافرمانی پر کفایت نکی بلکہ ثُمَّ اَدْبَرَ الخ چلا پیٹھ پہیر کر تلاش کرتا ہوا حضرت موسےٰ کی قوم کی رسالت کی جہٹلانے کی تدبیر جب دیکہا کہ حاضرونکی دلونمین

ادن معجزونکو دیکہنے سے حضرت موسیٰ کا صدق آجائیگا فحشر پس جمع کیا جادوگرونکو حضرت موسیٰ کے
مقابلہ کیلیے اور اپنے ملک کے لوگونکو اکہٹا کیا اوس مقابلہ کے دیکہنے کے لیے کہ یہہ کام حیلہ وتدبیر سے ہی ہوسکتا
ہے اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا ہنین فنادٰی پہر پکارا لوگونکو مقابلے سے پہلے تاکہ اگر جادوگر مقابلے مین ہارجاوین
توبہی حضرت موسیٰ کا مطلب حاصل ہنووے اس حیلہ سے کہ وہ پروردگار کہ جسکی طرفسے ایلچی گری کا
دعوی حضرت موسیٰ کرتے ہین ربوبیت مین مجہسے پست ہی اور کم زور اور تابعداری اوس کی عقل کے
ہوتی خلاف عقل اور شان رعیت کے ہنین فقال الخ پہر کہا فرعون نے کہ مین ہون تمہارا
رب سب سے اوپر اور اگر بالفرض کوئی رب دوسرا جہان مین ہوگا جیسے وہ شخص جسنے موسیٰ کو بطریق
ایلچی گری کے میرے پاس بہیجا ہے تو مرتبہ مین مجہسے کم ہوگا تو موسیٰ اگر اپنی رسالت بہی ثابت کرے
توبہی قابل اسکے ہنین کہ اوسکے تابعداری کرے اور اپنی ربوبیت باطلہ کو حضرت رب العالمین کی
ربوبیت پر یون بہی فوقیت دیتا تہا کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت نظر سے غائب ہے اور عقل مین ہنین آتی
اور میری ربوبیت ظاہر ہی کہ تم سب دیکہتے ہو اور یہہ بہی ہی کہ ایلچی حق تعالیٰ کا موسیٰ اپنے کو بتاتا ہے
میرے ایلچیون کی طرح طمطراق تو رکہتا ہی ہنین نہ سونے کے کنگن ہاتہہ مین ہین اور نہ خزانہ اور
لشکر ساتہہ ہے تو اوسکی ایلچی گری مین نقصان ہوا اور اوسکے نقصان سے اوسکے بادشاہ کا نقصان
کہ جسکے طرفسے آیا ہے سمجہا گیا پس ایسی خطبیات پر فاخذہ اللہ الخ عزیزی فاخذہ

اللہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ؕ پس گرفتار کیا اوسکو خدا تعالیٰ
نے عذاب آخرۃ اور دنیا مین تحقیق اس خبر مین نصیحت ہے اوسکے لیے کہ ڈرے فتح
پہر پکڑا اوسکو اللہ نے سزا مین پچہلے کی اور پہلے کی بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے جسکو ڈر ہے موا

تفسیر فاخذہ الخ پہر پکڑا اوسکو اللہ نے عذاب پچہلے اور اگلے مین یعنی دنیا مین پانی مین ڈبوکر
رسوا کیا اور آخرت کو دوزخ مین ڈالیگا جسطرح اور جگہہ فرعون اور اوسکے لشکر کے حق مین فرمایا ہے کہ
ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا اٰل فرعون اشد العذاب اور دنیا کا عذاب اگرچہ مقدم ہے اور آخرت کا موخر لیکن آخرت کے عذاب کا
اسلیے پہلے ذکر فرمایا کہ مقصود اصلی وہی ہے اور یہان کا عذاب وسیلہ اوسکا ہے اور یہہ بہی ہے کہ وہان کا
عذاب دائمی ہے اور ہزارون حصہ سخت ہی یہان کے عذاب سے اسلیے پہلے ذکر کرنا عذاب آخرت کا
اولیٰ ہوا اور دنیا ہرچند کہ دار الجزا ہنین ہے لیکن ایسے فرعون اور شریرون کو یہان سزا دینی باعث
اورونکی عبرت کی ہے جیسیکہ فرمایا ان فی ذلک الخ بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے اوسکو جو حق تعالیٰ
سے ڈرتا ہے کئی وجہو سے پہلے وجہ یہہ ہے کہ گمراہی کے پیشوا اونکی تدبیر پیش چل ہنین سکتی اور
ایک ایک قت اونکا کیا برباد ہوجاتا ہے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنی حلیمی کی صفت سے
بدذاتونکو کچہہ ڈہیل دیتا ہے لیکن مہمل ہنین چہوڑتا ایک نہ ایک دن سزا قرار واقعی دیتا ہے
تیسری وجہ یہہ ہے کہ معجزونکا دیکہنا اوس شخص کو مفید ہوتا ہے کہ کفر کی جڑ اوسکی دلمین جم نگئی
ہو اور اوسکے ریشے پہیل نگئے ہون والا ہر معجزہ کو کسی مکر وحیلہ سے دفع کردیگا اور ہر دلیل وحجت

له اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت حکم کیا جاویگا کہ داخل کرو فرعون والون کو سخت عذاب مین ۱۲

مغالطہ سے دور کردیگا یعنی دہوکا دیکے مقابلہ کریگا چوتھی وجہہ یہہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام ایسے
کافر سرکش سے کہ دعوی خدائی کا کرتا تہا کس نرمی سے بات کرتے تہے تو اور پیغمبرون اور اونکے تابعدار ونکو
چاہیے کہ بے ادبی اور کلمات کفر کے سنکر غصہ مین نہ آجاوین اور غمگین نہون بلکہ صبر کرین کہ آخر کو
فتح پاوین اور جب حضرت موسی علیہ السلام کے قصے مین معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ایسی سوکہی لکڑی مین
جان ڈالکر دکہادی تو قیامت کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا دشوار ہے تو منکرونکو پہر بہی واہی
اعتراض کی جگہہ باقی رہے کہ یہہ تو ہم دنیا مین بہی دیکہتے ہین کہ مینہ برستے ہین درخت
خشک ہرے ہوجاتے ہین اور زمین خشک سرسبز ہوجاتی ہے مینڈک بی ادیکے پیدا ہوجاتے
ہین ویسیہی اس عصا کا جاندار ہوجانا کچہہ دلیل قوی بعث پر نہین ہے کوئی اور دلیل قوی
بیان کرنی چاہیے تا ذہن نشین ہو اوسکے جوابمین ارشاد ہوتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
الخ ۵ **عزیز** ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا آیا تم محکم زیادہ ہو پیدا ئش مین یا آسمان
خدا نے بنایا اوسکو بلندی اوسکی پس درست کیا اوسکو ۵ **فتح** کیا تم مشکل ہو بنانے یا آسمان اوسنے
وہ بنایا اونچی کی بلندی اوسکی پہر اوسکو صاف کیا ۵ **موضح تفسیر** ءَاَنْتُمْ الخ کیا تم
زیادہ سخت ہو بنے مین اور پیدائش تمہاری زیادہ سخت ہی یا آسمان زیادہ سخت ہے بنے مین
اور پیدائش اوسکی تمہاری نظر و سمجہہ مین مشکل معلوم ہوتی ہے اور جواب اس سوال کا ظاہر ہے
کہ آسمان اندازمین بہی آدمی سے بہت بڑا ہے کہ بہلا اوسکو اس سے کچہہ مناسبت نہین اور اجزا کے
اعتبار سے بہی بڑا ہے جیسے بروج اور ستارے مختلف تاثیرون اور حکمون والی اور جدا جدا اوسکی جدا
جدا آدمے سے بہت زیادہ ہین کیونکہ حق تعالی نے بنا دیا اوسکو ایسے سخت بناکہ ہرگز باوجود گذرنے
قرنون کے اور سدا پہرنیکے پرانا ہی نہین ہوتا اور ٹوٹنا پہوٹنا بہی نہین اور قوت روحانیہ بہی
اوسکی آدمی کی قوۃ روحانیہ سے بہت غالب ہے اسلیئے کہ حق تعالی نے رفع سمکہا اونچی کی
بلندی اوسکی بغیر ٹیکیونکے اور دیوار ونکے اور اہل تفسیر اور اہل حدیث نے یون روایت کیا ہے
کہ دنیا کے آسمان کی بلندی زمین سے پانسو برس کی راہ ہے اور اسیطرح ساتون آسمانونکی درمیان
فاصلہ ہے اور مٹاپا اور دل ہر آسمان کا بہی اسیقدر ہے پس تامل کرنا چاہیے کہ ساتوین آسمانکی
بلندی کسقدر ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ آسمان کی قوت جسمانیہ اور روحانیہ کا زیادہ ہونا
آدمی کی قوت روحانیہ اور جسمانیہ سے اظہر من الشمس ہے اور اگر آدمی یہہ فخر کری کہ میرا مزاج کمال اعتدال اور لطافت پر توجہہ ہونیسے اوسکا
بہی کہ آسمان بہی کمال اعتدال اور لطافت مین واقع ہوا ہے چنانچہ فرماتے ہین فَسَوّٰىهَا پہر معتدل المزاج
کیا ہے اوس آسمان کو اور نفوس کاملہ یعنی فرشتونکو اوسپر جگہہ دی کہ وہ لطافت اور تجرد مین نفوس
انسانیہ سے زیادہ تر کامل ہین اور باوجود ان سب باتونکے آسمانو نکو ایک بڑی تاثیر بخشی ہے
کہ بسبب ظاہر ہونے آفتاب اور ستارونکی شعاع کی ایک حرارت قوی عالم مین ظاہر کی ہی اور
اونکے روشنی چہپ جانیسے نہایت خنکی عالم مین پیدا کرتے ہین اور یہہ تاثیر سردو گرم نے جانین

ف سمک لغت مین اوپر سے نیچے تک [illegible] اوپر کو جانے اور اوسکو اوپر کو جانیکو ارتفاع [illegible] چنانچہ [illegible] یعنی بلندی کی ارتفاع [illegible] دیوار یا چہت کی اوپر سے اور اگر اوپر سے نیچے کو جاویکے تو اوس کو عمق کہتے ہین چنانچہ کنویکی ہر گہرائی [illegible] یعنی [illegible] ۱۲ منہ

ف ۲ مولنا صاحب علیہ الرحمہ نے اہل ہیئت اور اہل ہندسہ کی بہت سی تقریرین لکہی ہین بخوف درازگی اور نہ سمجہنے عوام کے نہین لکہتے ہین ۱۲ منہ

رات کے نظر آتی ہے جیسیکہ فرمایا وَاَغۡطَشَ لَیۡلَهَا الخ ۞ **عزیزی** ۞ وَاَغۡطَشَ لَیۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰهَا ۞ اور تاریک کیا آسمان کی رات کو اور نکالا اوسکے دن کی روشنی کو ۞ **فتح** ۞ اور اندہیری کی رات اوسکی اور کہول نکالی اوسکی دہوپ ۞ **موضح** **تفسیر** اور اندہیری کی رات اوسکی تا کہ آفتاب کی شعاع گرم جہان والونپر نہ چلے اور سردی پیدا ہو اور نکالی روشنی اوسکی کہ عبارت اوسکی آفتاب سے ہے اور نسبت روز وشب کی آسمان کی طرف اس سبب سے ہے کہ سب کچھہ گردش آسمان اور ستارونکے سے پیدا ہوتا ہے ۞ **عزیزی** ۞

وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۞ اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰهَا ۞ وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰهَا ۞ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ۞

اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے ہموار کیا مترجم کہتا ہے معنے ہموار کرنیکے بہی ہین کہ فرماتا ہے نکالا زمین سے اوسکے پانی کو اور اوسکے چراگاہ کو اور پہاڑونکو استوار کیا واسطے منفعت تمہارے اور چارپایون تمہارےکے ۞ **فتح** ۞ اور زمین کو اس پیچہے صاف بچہایا نکالا اوس سے اوسکا پانی اور چارا اور پہاڑونکو بوجہہ رکہا کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چوپایونکے ۞ **موضح** **تفسیر** وَالۡاَرۡضَ الخ اور زمین کو رات ودن کی تدبیر کے بعد ہموار وچمن بندی کی کیونکہ جمع ہونیسے گرمی سردی کی زمین میں اَخۡرَجَ الخ نکالا اوس مین سے پانی اوسکا اور جب پانی اور خاک مل گئی اور حرارت نے بہار اور گرمی کے اوسمین اثر کیا تو بس گہاس اور سبزہ اُگا جیساکہ فرماتے ہین وَمَرۡعٰهَا اور نکالا چارا اوس زمین کا گویا زمین اس تدبیر سے پہلے او جڑ بڑی تہی اب اوسکو باغ بنا دیا کہ پانی بہی اوسمین جاری ہے اور طرح طرح کا سبزہ بہی اُگا ہے اور اسواسطے کہ مادہ پانیکا زمین مین محفوظ ہوا ایک اور تدبیر فرمائی ہے وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰهَا اور پہاڑونکو لنگر ونکی طرح سے زمین پر رکہا کہ جو بخارات کہ زمین مین گہرے ہین اگر چاہین کہ باہر نکلین تو پہاڑونکے مساپیکے سبب سے نکل نہین سکتے ناچار پہر کر پانی ہوجاتے ہین اور سوراخون کی راہ سے جو اون پہاڑونمین پاتے ہین چشمون اور نہرون کے طور سے جاری ہوتے ہین اور یہہ بہی ہے کہ جو پانی آسمان سے اوترتا ہے تو پہاڑونکے مساپیکے سبب سے زمین اوسکو جذب نہین کر سکتے اور پہاڑونکی چوٹیونپر جمع ہو رہتا ہے پہر آہستہ آہستہ نشیب کی طرف جاری ہوتا ہے اور اسی سبب سے نہرین اور چشمے پہاڑون سے جاری ہوتی ہین اور قرآن شریف مین جابجا چشمون اور نہرونکے ذکر کے ساتہہ ذکر پہاڑونکا بہی آیا ہے اور یہہ سب تدبیرین اسواسطے فرمائی ہین کہ مَتَاعًا لَّكُمۡ الخ کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے پس بقا اور معاش تمہارے سب انہی سے مربوط ہے اور حیات تمہارے مددچاہنے والی اوسکی حیات سے ہے پہر خلقت مین اپنے کو زیادہ محکم کس طور سے گمان کرسکوگے اور یہان پر سمجہنا چاہئیے کہ یہان سے تو یہہ سمجہا جاتا ہے کہ آسمان پہلے پیدا ہوا اور زمین پیچہے اور اور آیتون مین کہ سورہ بقر اور سورہ فصلت مین واقع ہوئی ہین زمین کی خلقت کو آسمان کی خلقت سے پہلے بیان فرمایا ہے بلکہ پہاڑونکے قائم کرنیکو زمین پر اور اوسکے برکت کو ساتہہ پیدا کرنے قوتونکے زمین مین بہی سورہ فصلت مین آسمان کی خلقت پر مقدم فرمایا ہے اور وہ جو کشاف والے اور اور مفسرون نے کہا ہے کہ خلقت زمین کے جرم کی آسمان کی خلقت پر مقدم ہے اور بچہانا اور پہیلانا زمین کا آسمان کی خلقت کے بعد ہے سو یہہ تقریر پیش نہین چلتی کیونکہ سورہ فصلت مین زمین کی

قولہ سورہ فصلت میں آسمان کو پیچہے کہا یہان زمین کو پیچہے سو یہان آسمان کا بنانا ہے اور اونچا کرنا اور دن رات پہیرانا یہ شاید زمین کے پیچہے ہو وہان اوسکو ساف کرنا بات کر

تمام خلقت کو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے آسمان کی خلقت سے مقدم فرمایا ہے اور سورہ بقرہ مین بہی آیۃ خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ زمین کی تمام مخلوقات کی تقدیم آسمان کی تسویہ پر دلالت کرتی ہی پس تحقیق یہہ ہے کہ مراد دَحٰوٰیھَا سے پہیلانے زمین کیسے کہ آسمان کی تسویہ کے بعد ہے مرتبہ قضا اور ایجاد ما فی الارض کا ہے اور زمین کو لطوبا نو کے مرتب کرنا اور مراد خلقت سے ما فی الارض من الجبال والنبات والاقوات کے کہ سورۂ فصلت اور سورہ بقرہ مین ہے آسمان کے تسویہ پر مقدم ہے سو ان چیزونکی اندازے اور تقدیر کا مرتبہ ہے نہ بالفعل کا پیدا کرنا و الا ظاہر ہے کہ ہونا معدن اور نباتات بلکہ جو چیزین آسمان و زمین کی بیچمین ہین شعاعون آسمانی پر اور اوضاع مختلفہ پر اون شعاعون کے موقوف ہین کہ آسمان کی حرکت سے متعلق ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ ثُمَّ اور بعد ذٰلک ان آیتونمین ترکیب کے لئے نہین ہین بلکہ نعمتون کی گنتی کیواسطے ہین کہ بسبب کثرت عنایت کے رعایت پس و پیش کی ذکر مین نہین کرتے ہین جیسے کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ مینے تجکو فلانے فلانے چیزین دین وہی تیرے پرورش ہین کی پہر تجکو اگلا مالک کے ہاتہ سے کہ تجپر ظلم کرتا تہا نہین چہڑایا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ بَعْدَ ذٰلِکَ یہان مَعَ ذٰلِکَ کے معنو نمین ہے جیسے آیۃ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ مین اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے زمین کو بہت چہوٹا پیدا کیا اور اوسمین پہاڑ ونکی رگین پیدا کین اور اون گو نمین برکت دی کہ اونکی سبب سے پانی کو اندر کہینچ لے اور چشمے جاری ہون اور اندازہ کہانیکی چیز ونکا مقرر کر دیا پہر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان ایک دہوین کی طرح تہا اوسکے سات آسمان بنائی پہر زمین کو پہیلایا جسقدر کہ اب ہے اور اول پیدایش زمین کی کعبہ معظمہ کے مقام پر تہی وہین سے پہیلائی گئی ہی و اسطہ اوس خانہ مکرم کے حق مین اور جاے فرمایا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ اور مکہ کے شہر کو اسلیئے اُمُّ الْقُرٰی کہتے ہین واللّٰہ اعلم اور کافر جو شبہی حیات اخروی مین کرتے تہے اونکی دفع سے جب فارغ ہوئے تو وہ بات کہ مقصود تہی یعنی تفصیل نیکون اور بد ونکی حال کی اور ہتیا نہ ہر ایک کا ان دونومین اپنے حال کے اندازہ ہو رہ گیا تہا پہر تمام کرنیکو اوس مقصد کے رجوع فرماتے ہین کہ کتنی دل اوس روز کی دوبارہ زندگی کے سبب سے اور نفخہ صور کی آواز سنی سے بیقرار ہو جاوینگے اور ثمرہ بہی اونکے اس اضطراب و بیقراری کا ظہور کریگا اور جس بلا سے کہ ڈرتے تہے وہی واقع ہوگی فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الخ

عزیزی ۞ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی ۞ پس جبوقت کہ آوے قیامت ۞ **فتح** ۞ پہر جب آوے وہ بڑا ہنگامہ ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** پس آنیسے مراد یہ کہ لوگ مضطرب و بیقرار ہو جائینگے اور ہر شخص کو نہایت اندیشہ ہوگا کہ دیکہا چاہیے مجہے آج کے دن اس مقام پر اس زندگی مین کسطرح سے پیش آتے ہین اور کیا کرتے اور جب دوسرا حادثہ آویگا وہ بہت ہی بڑا اور سب حادثون پر غالب ہوگا کہ مراد تجلی قہر الٰہی سے ہے مجازات کے لیے اور حاضر کرنیکو عملو نکے صحیفون کے اور شاہد ونکے وار دہون اور ملائکہ کے اور نزدیک لانیکو دوزخ کے اوسکے موقف سے برا در دار وگیر گنہگار ونکے اور سوال و جواب موںکے

عطف کی گنجایش اور عطف جکن ہین جیسے والارض بعد ذٰلک دحٰھا اخرج منھا ماءھا ومرعٰھا اور جیسے بنٰھا رفع سمکھا فسوّٰھا اور جہان پہلی نعمت کی بیان سے فارغ ہو کر دوسری نعمت کا بیان کرنا مقصود ہی وہان حرف عطف کا لا میں چنانچہ سب آیتونمین مذکور ہے ۱۲ منہ

سزا کیواسطے اور یہہ حادثہ جو بالاصالہ نوع انسانی کی مجازات کے واسطے واقع ہوگا اور آسمان کا پھٹنا اور زمین کا تنزلزل اور اور حادثے محض اوسکی تمہید اور توطیہ ہین پس واقع ہونا اوس حادثہ کا ہوسکیگا مگر یَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ الخ ٭ عزیزی ٭ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ جسدن کہ یاد کرے آدمی جو کچہہ کہ عمل کیا تہا اور ظاہر کیجاوے دوزخ واسطے اوسکے کہ دیکھنا اوسکا چاہیے ثواب و عذاب مستحق ہوگا ٭ فتح ٭ جسدن یاد کرے آدمی جو کمایا اور نکال رکہے دوزخ جو چاہے دیکہے ٭ موضح ٭ تفسیر یَوْمَ الخ جسدن یاد کریگا آدمی اون سب چیزونکو جو دنیا مین سعی اور تلاش کی تہین گویا کام کرنیکے بعد کہ جزا اوسکے نہین دیکہی اور ثمرہ اوسکا نہین چکہا تو بہول گیا تہا اب جو بدلہ اوسکا آنکہونسے دیکہیگا تو اون سبکا مونکو یاد کریگا اور اپنے اعمال کو لکہے کیے ہوئے اور صحیفون مین بہی لکہے ہوے دیکہیگا اور جو چیزین کہ اوسکے ذہن سے جاتی رہی تہین پہر اوسکے ذہن مین بس جاوینگی وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ اور کہول دکہائی جاویگی دوزخ لِمَن يَرَىٰ جو چاہے دیکہے اور سب آدمی دوزخ کے دیکہنے مین اوسوقت برابر ہونگے جیسے دنیا مین انبیا اولیاء دوزخ کو دیکہتے ہین اور عوام نہین دیکہتے وہان یہہ تفرقہ نرہیگا پس زیادہ کرنا لِمَن يَرَىٰ کا اوسکے ظہور کی تعمیم کے واسطے ہے جیسے قدیت لعبہ الذی عینین اور ہر چند کہ یہہ حادثہ عظیم تمام محشر والون کو بیہوش کردیگا اور دیکہنے مین قہر الٰہی کی نشانیونکے کہ دوزخ کی صورت سے نمودار ہونگی سب شریک ہونگے لیکن اثر اس غضب کا ہر کسیکو نہ پہنچیگا بلکہ لوگ اوس وقت مین دو فریق ہو جاوینگے جیسے آگے فرمایا ٭ عزیزی ٭ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ پہر جو کوئی حد سے گذرا ہوگا اور اختیار کیا ہوگا اس جہان کی زندگانی کو پس دوزخ ہی جگہہ اوسکی ہے ٭ فتح ٭ سو جسنے شرارت کی اور بہتر سمجہا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے ٹہکانا ٭ موضح ٭ تفسیر فَأَمَّا الخ پہر جس شخص نے کہ دنیا مین سرکشی اور شرارت کی تہی اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدونسے تجاوز کیا تہا اور اکثر سرکشی اور شرارت کا سبب دنیا کی محبت ہے اسلیے حدیث شریف مین آیا ہے حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور یہہ سرکش دنیا کی محبت سے بہی بڑہ گیا تہا وَآثَرَ الخ اور بہتر سمجہا تہا دنیا کا جینا اور اوسکی لذتونکو اللہ کی رضامندی پر اور اوسکے ثواب پر ترجیح دی تہی پس تحقیق دوزخ ہی ہے اوسکا ٹہکانا کیونکہ دوزخ مظہر ہے قہر الٰہی کی اور دوری کی سبب ہے اوسکے جناب سے اور جسنے غیر اللہ کو کہ دنیا ہتی اللہ پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ سے نہایت دور جا پڑا اور اوسکا دیکہنا دوزخ کو ایسا ہی جیسے دیکہنا چور کا جلاد کو یا سولی کو ٭ عزیزی ٭ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ اور جو کوئی ڈرا ہو کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے مین اور باز رکہا نفس کو خواہش سے پس تحقیق بہشت ہی ہے ٹہکانا اوسکا ٭ فتح ٭ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کہڑا ہونیسے اور روکا جی کو چاؤ سے سو بہشت ہی ہے ٹہکانا ٭ موضح ٭ تفسیر حاصل جواب کا یہہ کہ عاصی یعنی گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع بہشت مین ٭ جلالین ٭ وَأَمَّا مَنْ خَافَ الخ اور جو شخص کہ دنیا مین ڈرا اپنے پروردگار کے حضور مین

کہڑے ہونیسے ڈرا اور سمجہا کہ مجکو اوسکے حضور مین کہڑے ہونا ہے پس اوسکی مقرر کی ہوی حدونسی تجاوز
اور سرکشی بچا ہے کرتا ہنین تو وہان روسیاہی ہوگی اور دنیا کی زندگانی کو کہ ایک سفر قلیل ہے زیادہ
نہین حق تعالے کی مرضیات اور آخرت کی ثواب پر ترجیح ندینا چاہیے کہ آخر کو کام اوسی سے پڑتا ہے و
نَهَى النَّفْسَ الخ اور روکا جی کو چاؤ سے یعنے خواہش نامشروع سے کہ اکثر دنیا کی ترجیح کی باعث نفس
کی خواہش ہی ہوتی ہی پس تحقیق بہشت وہی مکان اوسکے لائق ہے شیخ ابوبکر وراق فرماتے ہین
کہ اللہ تعالے نے دنیا اور آخرت مین کوئی چیز زیادہ بری ہوا سی کہ مخالف حق کے ہو نہین پیدا کی ہے
اور اسیواسطے اہل طریقت کی نزدیک آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ ہوائے نفس سے خلاص ہوجاوے
چنانچہ عام لوگونکے عرف مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ محبت سے کہیل کود کی خلاص ہوجاوے
بیت خلق اطفال اند جز مست خدا ٭ نیست بالغ جز رہیدہ از ہوا ٭ پس دیکہنا اوسکا دوزخ کو اسطرح
ہوگا جیسے تماشبین جلاد کو یا سولی کو دیکہین کہ اور موجب فرحت اور خوشی کا ہو ہرچند کہ اسمقام پر حال
بیان کرنا آدمیونکے دو فرقونکا منظور ہے کہ محشر کے دن انجام ہر ایک کا اونمین سے ایک اور ہی رنگ کہتا ہے
لیکن مفسرین نے لکہا ہے کہ ان دونون وصفونمین اشارہ ہے دو حقیقی بہائیونکے حال کی طرف
قریش مین سے کہ دونون کو اونکے باپ کا مال بہت سا ہاتہہ لگا تہا اور اونکی مان اونکو بہت چاہتی
ہی اور اونکی خوش خوراکی اور خوش پوشاکی مین شب و روز مصروف رہتے تہے ایک اونمین سے کہ مصعب
بن عمیر نام رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین حاضر ہوا کرتے تہے اور اللہ تعالی کے
خوف سے دنیا کی لذتین چہوڑ دین تہین اور راتکو تہجد گذارنمین بیدار رہتے تہے اور ہمیشہ روزے رکہتے
اور اچہا کہانا نہ کہاتے کہ عورتونکی خواہش زیادہ ہوگی آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیسے
وہ سب مال و متاع اور دولت و حشمت چہوڑکر اور سارے گہربار سے جدا ہوکر غربت و کربت مین مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کی اور وہانکے لوگونکی قرآن شریف پڑہانیمین مشغول ہوا اور جنگ احد مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان اوٹہاکر کمال استقلال اور جوانمردی و آزادگی کے ساتہہ دنیاسے گئے شہید ہوکر
اناللہ وانا الیہ راجعون آور اونکے کفن کے لیے سوائے ایک لنگ کے کچہہ میسر نہوا اور وہ بہی اونکے قد کے
برابر نہتی اگر پانو چہپاتے تو سر کہل جاتا اور سر چہپاتے تو پانو کہل جاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لنگ سے اونکا سر چہپا دو اور پانو کو اذخر گہانس سے کہ خوشبودار ہوتی ہے چہپا دو اور دوسرا بہائی کہ جسکا
نام عامر بن عمیر تہا شب و روز عیش و عشرت مین مصروف رہتا اور محرمات شرعیہ مین مستغرق اور ترک
دنیا پر اپنے بہائی سے لڑتا جہگڑتا رہتا اور دنیا کی محبت کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے
بہاگتا تہا اور ایمان کے حکمونکو قبول نہین کرتا تہا یہانتک کہ جنگ بدر مین کافرونکے ساتہہ مارا
گیا اور دوزخ کا کندہ ہوا اعاذنا اللہ من سوء الخاتمۃ ٭ **تنبیہ** پروردگار کے سامنے کہڑے
ہونے سے ڈرنا ضرور ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى
يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا أَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ ٭ مشکوۃ

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافرونکے سامنے ذکر قیامت کا کرتے اور فرماتے کہ طالبان دنیا اور سرکش و بدونکے لیے دوزخ ہے اور متقیون کے لیے جنت ٹہکانا ہے تو کافر پوچھنے لگتے کہ یہہ سب تو قیامت کو ہوگا یہہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی اور اسکے آنیکا کونسا وقت ہے اللہ تعالے نے اونکے بیہودہ سوال پر خفگی فرمائی اور ارشاد فرمایا یَسْأَلُوْنَكَ الخ عزیزی خوف اول اسباب اطاعت کیسے ہے پہر رجاء پہر محبت پس خوف تو عوام کے لیے ہے اور رجاء خوص کے لیے اور محبت اخص خواص کے لیے وَنَهَى النَّفْسَ یعنی روکا نفس کو اوسکی خواہش سے اور نہ اعتماد کیا زندگانی دنیا متاع پر اور اوسکی زرق برق پر اور نہ مغرور ہوا اوسکی زینتون پر یہہ جان کر کہ یہہ سب فانی ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑی ڈرانی چیز کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر ہوا اور طول امل ہی ایپر ہوا پس روکتی ہی حق سے اور ایپر طول امل پس بہلا دیتی ہے آخرة کو انتہی اور کہا کسی بزرگ نے کہ ہوا عبارت ہی سات شہو تونسے جو مذکور ہین قرآن مجید مین زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الخ پہر جمع کیا ان سبکو اللہ تعالے نے دو امر مین جیسکہ فرمایا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ پہر داخل کیا اونکو ایک چیز مین کہ وہ ہوا ہی جو کہ آیة مین اس سورہ کے مذکور ہے پس ہوا جامع ہے اقسام شہوات کو پس جو کہ چہوٹا ہو ہے بلاشبہ چہوٹا تمام قیود و خرابیونسے کہا سہل رحمہ اللہ نے کہ نہین سالم رہتے ہوا سے سوا ے انبیاء اور بعضے صدیقونکے اور سالم رہتا ہے ہوا سے وہی کہ لازم کرتا ہے اپنے نفس پر ادب کو روح يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا پوچھتے ہین تجہسے قیامت سے کہ کب ہوگا تحقق اوسکا فتح تجہسے پوچھتے ہین وہ گہڑی کب ہے ٹہیراؤ اوسکا موضح نفسیر پوچھتے ہین تجہسے قیامت کے آنیکا وقت کب ہوگا برپا کرنا اوس قیامت کا اور کونسی وقت ہوگی حال آنکہ یہہ سوال اونکا محض بیجا ہے کیونکہ آئندہ کی باتین بتانا کچہہ تیرا کام نہین ہے کہ تجہسے اس قسم کی باتین پوچہتی ہین یہہ تو منجمون اور رمالون اور جفریون اور فال دیکہنی والون اور کاہنونکا کام ہے تیرا کام تو حکام الٰہی پہنچا دینے کا ہے اور ڈرا دینا اللہ کے عذابونسے بغیر تعیین وقت کے عزیزی فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا تو کس مرتبہ مین ہے علم اوسکیسے تیرے پروردگار کی طرف ہے منتہا اوسکی علم کا فتح تو کس بات مین ہے اوسکے مذکور سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اوسکی موضح نفسیر فِيْمَ اَنْتَ الخ تو کس بات مین ہے اوس قیامت کا وقت بیان کرنے مین کیونکہ انبیاء اولیاء جو کہ آگیکی بات کے وقت کو بیان کردیتے ہین تو محض اسلیے کہ جب وہ بات اوسیوقت ہوجاتی ہے تو لوگونکو اونکی نبوت اور ولایت کا اعتقاد آجاتا ہے اور اونسے اللہ کی راہ سیکہتے ہین اور ہدایت پاتی ہین جیسے ظاہری اطباء کہ بعضے وقت بطور تقدمة المعرفت کے مریض کے تغیرات مزاجی آئندہ کو بتا دیتے ہین اسلیے کہ اس بات کے ظہور مین آنیکے بعد اونکی طبابت پر اعتقاد آجاوے اور مخلوق اونسے علاج کروادین والا آگیکی بات بیان کردینی نہ شرط نبوت و ولایت کی ہے نہ طبابت کی یہہ اللہ کا کام ہے اِلٰى رَبِّكَ الخ تیرے رب

ہی کیطرف ہے انتہا قیامت یعنی وہی جانے کہ کب ہوگی قیامت اور کسیکو کچھہ خبر نہین ہے ۞ **عزیزی** ۞ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ۞ سواے اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اوسکو کہ ڈرے اوس سے ۞ **فتح** ۞ تو تو ڈر سنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** یعنے حال قیامت کا مجمل سنکر ڈرتا ہے اوسکو تفصیل سے ڈرسناوے یا یہہ مراد ہے کہ تو ڈرانیوالا اوسکو ہے جو استعداد ڈرنیکا رکھتا ہو کہ ڈرانا اوسکو فائدہ مند ہوگا ۞ **عزیزی** ۞ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۞ جسدن کہ دیکھینگے قیامت کو ایسا جانینگے کہ وہ نہین ٹہیرے تہے دنیا مین مگر ایکوقت شام یا ایک وقت ضحی اس کہ پہلے اوس کے تہا ۞ **فتح** ۞ ایسا لگیگا جبدن دیکھینگے اوسکو کہ دیر نہین لگی اونکو مگر ایک شام یا صبح اوسکی ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** یعنے جس روز دیکھینگے کفار قریش قیامت کو جانینگے کہ ٹہیرے نہین تہے دنیا مین یا قبر مین مگر ایکوقت شام یا ایکوقت چاشت اوسکے یعنی ہول اوسدن کیسے مدت اپنی عمر کی بہول جاوینگے اور جانینگے کہ دنیا یا قبر مین نہین رہے تہے مگر ایک آخر روز یا اول روز ۞ **کبیر** ۞ كَاَنَّهُمْ الخ گویا کہ وہ لوگ جس روز کہ دیکھینگے نشانیان اوس قیامت کی تو جانینگے کہ اونکے ٹہیرنیکی مدت دنیا مین نہایت تہوڑی تہی ایک روز کامل کو بہی نہین پہنچی تہی بلکہ ایسا گمان کرینگے کہ دیر نہین کی تہی دنیا اور قبر مین مگر ایک عشا کہ آفتاب کے زوال سے غروب تک کو کہتے ہین یا برابر اوسکی ضحی کے کہ طلوع آفتاب سے زوال کے قریب تک اوسکا وقت ہوتا ہے ۞ **عزیزی** غرضکہ یہہ دنیا رفانیہ بے بقاء محض اور چند روزہ ہے اسکے محبت نرکہنی چاہیے وہان کی فکر چاہیے جہان ہمیشہ رہنا ہے عارف ثنیائے عطا قدس سرہ فرماتے ہین ؎ گر بقا خواہی فنا سے خود گزین ؞ اولین چیزی کہ مے زاید بقا است این اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے پڑہی سورۃ نازعات ہوا اون لوگو مین سے کہ ٹہیرائیگا اونکو اللہ قبر اور قیامت مین بقدر نماز فرض کے یہان تک کہ داخل کریگا جنت مین اور مراد اس سے یہہ ہے کہ کم ٹہیریگا قبر و قیامت مین پہر چلین کریگا بہشت مین ۞ **روح** ۞ **سُوْرَۃُ عَبَسَ**

یہہ سورۃ مکی ہے اس مین بیالیس ۴۲ آیتین اور ایکسو تیس کلمے اور پانسو بینتیس حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورۂ والنجم کے اور اس سورۃ کا ربط سورہ والنازعات سے کئی طور سے ظاہر ہے اول تو یہہ کہ آخر مین سورہ والنازعات کے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا فرمایا اور اس سورۃ مین عتاب اور خطاب ہے ترک کرنے پر اس منصب کے لوازمات کے کہ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى فرمایا دوسرے یہہ کہ ان دونون سورتونمین ڈر کے قیامت کے دن کے اور تکلیفین اوس روز کی ایک ہی طور سے مذکور ہین جیسے اوس سورہ مین فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى الی آخرہا فرمایا ہے اور اس سورۃ مین فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ الی آخرہا اور کئی وجہین مناسبت کی ہین اور پہلے ذکر کرنے سبب نزول اس سورۃ کے ایک قاعدہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جو کچھہ اپنے راے سے کر بیٹھتے ہین اور وہ خلاف مرضی مالک کے ہوتا ہے تو اوسیوقت اوسکی تعلیم و تادیب ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسبات کی طرف اشارہ فرمایا کہ اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبِيْ وَعَلَّمَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمِيْ یہان تک کہ متخلق باخلاق الٰہی تعالیٰ کے ہو پس یہہ عتاب ہونا

ف۱ یعنی قیامت کا آنا کبہو معلوم نہین ۱۲ قیامت اوس وقت معلوم ہوتی ہے کہ قیامت آلگے جیسے بیہو کے پیٹ کا بچہ ۱۲ یعنی کسیکا معلوم نہیں

ف۲ جب حشر میں آوینگے تو دنیا کا رہنا ایک آدہا دن معلوم ہوگا ۱۲ الضحی الی نصف النہار عشیۃ من الزوال الی الغروب ۱۲ ۔۔۔ الاضافۃ ۔۔۔ الکلمۃ فاصلۃ ۱۲ جلالین

ف۳ چنانچہ مولانا صاحب علیہ الرحمہ نے کتنی وجہین اور لکہی ہین تفسیر مین بخوف درازی کے یہان نہین لکہین ۱۲

سورۃ عبس ع

ف۴ یعنی ادب سکہایا مجکو میرے رب نے پس اچہا ادب سکہایا اور تعلیم کی مجکو پس اچہی تعلیم کی مجکو ۱۲

حضرت پر جو آگے مذکور ہوتا ہے منافی آپکے منصب کے نہین ہے بلکہ عین عنایت و شفقت کی راہ سے ہے جب یہہ قاعدہ جان لیا تو اب سمجھا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد الحرام مین تشریف رکہتے تہے اور آپکے پاس عمدہ اور سردار قریش کے مانند عتبہ اور ربیعہ بیٹے شیبہ اور ابو جہل بن ہشام اور حضرت عباس بن عبد المطلب اور اور رئیسونکے بیٹے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو دین اسلام کی خوبی اور کفر و بت پرستی کی برائی سمجہاتے تہے اور کمال توجہہ سے اونکی ساتہہ باتین کرنیمین مشغول تہے کہ اتنے مین ایک اندہا یعنے عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ زہری کہ اونکو ابن ام مکتوم بہی کہتے تہے اسلیئے کہ مکتوم اندہے کو کہتے ہین اور اونکی مان کو ام مکتوم کہا کرتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اوسوقت کے آنیسے اونکے ناخوش ہوے اور جانا کہ یہہ نابینا ہے مجلس کا رنگ ڈہنگ تو جانیگا نہین بے محل و بیموقع کلام کریگا اور باتین بنا کر بیٹہیگا اور یہہ جو مین ان سردارونسے باتین کر رہا ہون اور دعوت اسلام کی کرتا ہون ناتمام رہ جاویگی آخر اوس نابینا نے کچہہ مجلس کے پس و پیش کا خیال نکیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹہا اور کہنے لگا کہ مجکو کلام اللہ کی فلانی فلانی سورۃ سکہلاؤ اور میری طرف توجہہ فرماؤ کہ مین بغیر رہبر کے بڑی مشقت سے پوچہتا پوچہتا آپ تک آیا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سردارونکی خاطر کچہہ جواب ندیا اور فرمایا کہ ٹہیر وہ نابینا تہوڑی دیر تو ٹہیر اپہر اوسیطرح سے کہنے لگا یہانتک کہ کئی بار یہہ مقدمہ اسی طور سے ہوا آخر اوسکی اس حرکت بیجا کے سبب سے کہ اون سردارونکی رنجش کے باعث ہتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چین بجبین ہوئے اور چہرہ مبارک پر آثار خفگی کے نظر آنے لگے اور اپنا منہ اوس نابینا کی طرف سے پہرا کر اون سردارون کیطرف متوجہ ہوے پس اوسی حالمین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور اس معاملہ پر سخت خفگی اوتری اور روایت کیا گیا ہے کہ جون جون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی زبان سے سنتے تہے وون وون رنگ مبارک آپکا خوف سے زرد ہو ہو جاتا تہا یہانتک کہ جب كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبان سے سنا تو خوش ہوے اور وہ خوف دل سے کم ہوا اور رنگ ٹہکانے پر آیا اور سمجہے کہ یہہ خفگی فقط نصیحت کے لیے ہے مہربانی و عنایت کی راہ سے کچہہ غضب کی راہ سے نہین ہے بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کے گہر کہ جو مایوس ہو کر چلا گیا تہا تشریف فرما ہوئے اور عذر کیا اور اوسکو ہمراہ لیکر دولتخانہ کو تشریف لائے اور اپنے چادر مبارک بچہا کر اوسپر اوسکو بٹہایا پہر جب کبہی وہ نابینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آتا تو آپ اوسکی نہایت خاطرداری کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ اور جب آپ اوس نابینا کو دیکہتے تو فرماتے کہ تجکو کچہہ حاجت و کام ہو تو کہہ اور آپ دو بار اوس نابینا کو مدینہ منورہ مین امام اپنے قائم مقام کر کر سفر کو تشریف فرما ہوے ہین اور انس نے ایک عجب حال اونکا نقل کیا ہے کہ مینے قادسیہ کی لڑائی مین اوس نابینا کو دیکہا کہ زرہ پہنے ہوے اور تازی گہوڑے پر سوار اور سیاہ نشان آگی اونکے ہے اور کافرونپر حملہ کرتے ہین اور یہہ بہی روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد اس

سلہ یعنی جو تین زیادہ تحقق کریگا واسطے عبادت کی [illegible] ۱۲

قصے کہ کسی فقیر سے چین بجبین نہین ہوے اور کسی دولت مندکی خوشآمد نہین کی اوراس
مقام پر مفسرونکو اس خفگی کے ہونےمین بڑا اشکال ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس
معاملہ مین کوئی ایسی بات کہ قواعد شرعیہ کے خلاف ہو عمل مین نہین آئی پہر اوسپر اسقدر خفگی
کیون فرمائی اسلیے کہ شرع کا قاعدہ ہے کہ عام نفع مقدم ہے خاص نفع پر پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کو جو اون سردارون کو کرتے تہے قرآن سکہانے پر اوس نابینا کے
اسلیئے مقدم رکہا کہ اونکے اسلام لانے مین توقع سارے اہل مکہ کے اسلام کی تہی کہ الناس علی دین ملوکہم
اور تعلیم کرنے مین قرآن کے سو تونکے اوس نابینا کو خاص اوسیکو فائدہ تہا دوسرے یہہ کہ اسلام کی
دعوت مقدم ہے قرآن سکہانیسے کیونکہ وہ اصل ہے اور یہہ فرع اور فقہاء کے نزدیک یہہ بات
ٹہیر چکی ہے کہ اگر کوئی شخص آکر کہے کہ مجکو اسلام تعلیم کرو اور دوسرا شخص اوسیوقت کہے کہ مجکو قرآن
پڑہا یا کچہہ ارشاد و نصیحت کی خواہش کرے تو اوسوقت اسلام کی تلقین کو مقدم کرنا چاہیے کہ اوسکے
دیر کرنے مین بڑا نقصان ہے اور باتونمین دیر کرنیکی نسبت اور وہ نابینا دیکہتا ہی نہین تہا کہ حضرت کی ترش
روئی دیکہکر اوسکو رنج ہوتا اوران سببونسے علاوہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسوقت
تک جناب الٰہی مین اس فعل کا ناپسند ہونا ہی معلوم نتہا اسلیے کہ ممانعت اوسوقت تک اس قول کے
نازل نہین ہوئی تہی پس ابتدا سے ہی مین اسقدر خفگی کا کیا محل تہا جواب اس اشکال کا یہہ ہے شعر کار
پاکانرا قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نوشتن شیر وشیر ٭ ہرچند کہ وہ نابینا چہرہ مبارک کے تغیر کو نہ دیکہتا تہا
لیکن اور لوگ تو دیکہتے تہے او اغنیا کی خاطر داری اور فقراء کی طرفسے بے پروائی دریافت کرتے تہے
حق تعالیٰ نے اپنے محبوب کے حق مین اتنے توہم کو بہی پسند نرکہا اور چاہا کہ ظاہر و باطن میرے محبوب کا
میری رضامندی ڈہونڈ نےمین مصروف رہے اور ہرگز کسیکو میرے محبوب کی طرف ریا کی تہمت کا
گمان بہی نرہے اور یہہ بہی ہے کہ اوس نابینا کو فائدہ ہونا امر یقینی تہا اور اون سردارونکا فائدہ
اوٹہانا دعوت اسلام سے پہر فائدہ اوٹہانا شہر والونکا اونکی پیروی سے ایک خیالی بات تہی اور موہوم
بات کو ترجیح دینی خوب نہین اور کنہ اس بات کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ حرکات
گناہ اور خلاف شرع ہونیکا لگاؤ بہی نہین رکہتی تہی لیکن محبونکے فقط گناہ سے بچنے پر اکتفا نہین
کرتے ہین بلکہ اونسے تخلق باخلاق الٰہی چاہتے ہین جیسے شفیق باپ اگر کوئی بات اپنے فرزندونسے خلاف
اپنے وضع اور آئین کے دیکہتا ہے گوکہ وہ مشروع اور اچہی ہو غصہ کرتا ہے جیسیکہ بادشاہ اپنے
فرزندونکے لیے نہین چاہتے کہ صلحاء اور مشائخونکی طرح مسجدونمین معتکف ہون یا گوشہ گیری
اختیار کرین اور ایسیہی مشائخ و صلحاء نہین چاہتے کہ ہماری اولاد سپاہیون اور نوکری پیشونکی
مانند تلاش معاش مین مشغول ہون گوکہ وجہہ حلال سے ہو وعلیٰ ہذا القیاس پس یہہ خطاب و عتاب
کچہہ گناہ و تقصیر پر نہین ہے کہ وجہ اوسکی بے گناہی کی صورتمین مشکل ہو جائے بلکہ یہہ تو اس قسم سے
ہے جیسے والدین کی تربیت اپنے فرزندونکو ہوتی ہے سو جہ اوسکی ظاہر ہے اور وجہہ اسکے نام ہونیکی

لہ یعنی [illegible]

ساتھہ عبس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے نبی عظیم القدر پر جو خفا ہوا بسبب عدم توجہی اور تیوری چڑہانیکے اوس شاگرد پر اور اللہ تعالے نے اوسکو تعلیم کے طور پر لفظ عبس کو بیان فرمایا تو وہی نام ٹہیرا سورہ کا تاکہ عبرت ہووے استادون اور مرشدونکو کہ شاگردون اور مریدونپر ناحق خفا نہوا کرین اور نظر مہربانی اور شفقت کی اونپر رکہا کرین اور بمجرد نام سنے اس سورہ کے وہ قصہ یاد آجاوے اور بسبب فقر و غربت اور نیکی انکو حقیر نجانین اور امیرون کو اونپر ترجیح ندین اور یہہ بہی ہے کہ کمال محبوبیت اس پیغمبر کی حضور اقدس مین ثابت ہو کہ اسقدر تغیر چہرہ کیوا انکی اتنا شاق جانا کہ بار بار پڑہنے والون کی زبان سے یاد فرمائے ہین اور اوسکی خبر دیتے ہین اور اس کلام کو کہ اوسمین یہہ قصہ مذکور ہے اسی طور سے شروع کیا جیسکہ عاشق شیدا اپنے محبوب کے معاملہ نامرغوب کو شاق جانکر اوس معاملہ کے وقت اور مکان کا بہی نام اوس معاملہ کے ساتھہ بتاتا ہے ﴿ عزیزی ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ موہنہ ترش کیا اور موہنہ پہیرا بسبب اسکے کہ آیا اوسکے پاس نابینا ﴿ موضح ﴾ تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا ﴿ تفسیر ﴾ تیوری چڑہائی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اس قدر پر بہی اکتفا نکی بلکہ اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا اور مفسرونکو اختلاف ہے اسمین کہ نابینا کا آنا کسلیے یہان ذکر فرمایا بعضے کہتے ہین کہ محض بیان واقع کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کثرت عتاب کے لیے ہے کہ ہمنے اس پیغمبر کو رحمۃ للعالمین کیا اور مخلوق کی ہدایت کے لیے بہیجا اور زیادہ تر لائق رحمت کے ضعیف اور فقیر اور اندہے ہین اور مستحق رحمت کے اندہے شاگرد ہین پس اس قسم کے لوگونسے موہنہ پہیرنا پیغمبری کے مرتبہ سے نہایت بعید ہے مثال اسکی ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے خادم کو فرماوے کہ جو راہ بہولے اوسکو راہ بتادیا کر اور وہ خادم دیکہنے بہالنے والونکو راہ بتاوے اور اندہے دہندہے کی طرف التفات نکرے اور محققین نے کہا ہے کہ اس قصے کا لانا تمہید عذر کے واسطے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معاملے مین کہ اس نابینا کے ساتھہ کیا اور یہہ کمال رحمت و محبت کا اقتضا ہے کہ عین عتاب مین اونکا عذر بہی بیان فرماتے ہین جیسے کوئی شفیق باپ شکایت نامناسب اپنے بیٹے کی لوگونکے سامنے کرتا ہے اور عین شکایت مین اپنے بیٹے کا عذر بہی بیان کیے جاتا ہے تاکہ لوگ جانین کہ یہہ لڑکا قابل خفگی کے نہین ہے اور ان کامونکے کرنے مین معذور ہے لیکن یہہ شفقت پدری کا کمال ہے کہ اوسکے حق مین اسقدر کہ بہی راضی نہین ہے اور چاہتا ہے کہ تربیت اوسکی کمال کے درجہ کو پہنچاوے اور وجہ عذر کی یہہ ہے کہ گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ حسن خلق اس پیغمبر کا ہرگز اس بات کو نہین چاہتا تہا کہ فقیرون محتاجون سے کہ طلب حق کی کرتے ہین اور دین کی راہ ڈہونڈتے ہین اس طور سے پیش آوے لیکن اس پیغمبر نے جانا کہ یہہ شخص نابینا ہے موہنہ پہیرا نہین اور توجہ کرنے نہین اور ترش روئی اور خندہ روئی مین امتیاز نہین کرسکتا ہے تو اوسکی بیجا حرکتون سے تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اور اپنے تئین بے درد اس عمل سے نرد کا اور بسبب کمال رحمت و عنایت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہمقام مین حذف

ﺳﻠﻪ منقول ہے کہ ایک نابینا نفر اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بار بار پوچھنے سے بیکو تشویش دلائی اور آپ اوسوقت اشراف عرب کو اسلام کی دعوت کر رہی تہی پس

آپنے اسکو معاملہ کیا اور منع فرمایا ... خلق عظیم ... فرمائی اور ارشاد ... اللہ علیہ وسلم

ﻋﻪ یہہ کلام سے اور ان پر ... رسول کے ... خطاب فرمایا

کرکر فعل غایب کو فاعل سے خالی لائی تاکہ صریح نسبت اس فعل کی اوس محبوب کی طرف نکرین
گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ تیوری چڑہائی ایک تیوری چڑہانیوالے نے اور موہنہ موڑا ایک موہنہ موڑنیوالے نے
اور اگر خطاب کا لفظ فرماتے تو اوس فعل کی نسبت صریح اوس محبوب کی طرف سمجہی جاتی اور یہہ کمال
رحمت وشفقت کے خلاف ہے پس عین شکایت وعتاب مین لطف ومحبت کے مراتب کی رعایت کیجاتی
جاتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اندہے کی تعلیم مشکل ہے کیونکہ وہ فقط یاد کرنیکا محتاج ہے لکہا تو پڑہ سکتا
نہین پس عذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکو سے ارشاد ہوا کہ تونے اوس نابینا کو کم استعداد جانکر اوسکی
تعلیم سے موہنہ پہرا یا حال آنکہ آنکہونکا اندہا پن موجب موہنہ پہرانیکا نہین ہے بلکہ دل کا اندہا پن موجب
اوس موہنہ پہرانیکا ہے اور وہ امیر سب دل کے اندہے تہے پس تمکو لائق تہا کہ اونسے موہنہ پہیرتے نہ اس
آنکہونکے اندہے سے کیونکہ یہہ اندہا شاید دلکا بینا ہو ۔ **عزیزی** وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى ۝ اَوْ
يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اور کس چیز نے خبردار کیا تجکو شاید وہ پاک ہوتا یا نصیحت سنتا پس نفع دیتی
اوسکو وہ نصیحت سنی ۔ **فتح** اور تجکو کیا خبر ہے شاید وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجہنا ۔ **موضح**
تفسیر وَمَا يُدْرِيكَ الخ اور کیا جانتا ہے تو شاید کہ وہ اندہا پاک ہوجاوے اور آئینہ اوسکے دل کا
اینا صاف ہوجاوے کہ جو آنکہہ والے امور غیبیہ اور کشفیہ نہین دیکہتے ہین سو وہ دیکہنی لگے اور بیقدر اسارے
عالم کا بن جاوے اور وہ ایک اندہا ہزارون سنکہونسے بہتر ہوجاوے جیسا کہ لکہا گیا ہے **ب** فدائے
کوری خفاش چشم بینائے ۔ کہ بیخبر ز رخ آفتاب نیم شبی ست ۔ اَوْ يَذَّكَّرُ الخ یا وہ نابینا نصیحت
قبول کرے اگرچہ صیقل قلب کے مرتبہ کو نہ پہنچے لیکن قرآن کے معنے اور امر ونہی اوسکے اوسکے
علم مین ایسے قایم ہوجاوینگی کہ وہم وسوسہ وسمین نہین آویگا پس نفع دے اوسکو یہہ نصیحت یعنی
کہ اوسکے سبب سے عمدہ عمدہ منفعتین دین کی حاصل کرے اور ضرر پہنچانیوالی چیزونسے بچے اور ہزارون
سنکہونسے بہتر ہوجاوے اور عالم ربانی بن جاوے جیسیکہ اول شق مین لطیفہ قلب اوسکا صاف ہوکر مرتبہ
ولی حنا کشف وعرفان کا حاصل ہوا اور حاصل ہونا ایک شق کا بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
اور اوراحوال دیکہنے والونکو اوسکے یقینی معلوم تہا تو اس مضمون کو کلمۂ اَوْ سے کہ دلالت شک پر کرتا ہے
ارشاد فرمایا لیکن اوس نابینا کے کمال شوق اور کثرت حرص سے فیض حاصل کرنے پر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور سبب اوسکی تلاوت پر قرآن کی اور تامل کرنیسے اوسکے معنونمین
اسقدر یقین تہا کہ آخر کچہہ ہورہیگا اور دونون مرتبون سے مطلق محروم نرہیگا اور کشاف والا ہی
کلمۂ اَوْ کے مدلول سے متنبہ ہوکر اپنے تفسیر مین بطور سوال کے لایا ہے کہ پاک ہونیسے زیادہ کونسے نفع کی
توقع ہے اور جواب لکہا ہے کہ پاک ہونا عبارت ہی پرہیزگاری اور گناہونکے بچنے سے اور نفع کرنا
نصیحت کا عبارت ہے طاعت وبندگی کے کامونسے کہ اونکے سبب سے ثواب حاصل ہونیکی امید ہے اور
ثواب منفعت دایمی ہے ۔ **عزیزی** اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ اسپر جو نہ پرواہ
کرتا ہے پس تو اوسکی طرف توجہ کرتا ہے ۔ **فتح** وہ جو پرواہ نہین کرتا سو تو اوسکے فکر مین ہے

ط موضح تفسیر جو شخص بے پروائی کرتا ہے تیرے ارشاد سے بلکہ تیری راہ سے اور اپنے مال و جاہ
ریجھ رہا ہے پس تو اوسکے ہدایت کے لیے تصدیع کرتا ہے اور شوقین شاگردونسی موہنہ موڑتا ہے اس
خیال پر کہ بے پروا کو طالب اور شوقین اس راہ کا کرنا چاہیے اور اوسکے حال پر متوجہ ہونا چاہیے اور
شوقین طالب کو اوسکا شوق ہی راہ بر بس ہے آخر مطلب کو پہنچ رہیگا ط عزیزی ط وَمَا
عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ط اور زیان نہین ہے تجپر اسمین کہ پاک نہووے ط فتح ط اور تجپر گناہ
نہین کہ وہ نہین سنورتا ط موضح تفسیر اور تجپر الاہنا نہین اسبات کا کہ وہ بے پروا پاک
نہو کیونکہ تیرا کام تو حکام الہی پہنچا دینے کا ہے اور تربیت مستعدون شوقین کی کرنا اور وہ بے پروا انکے
قبول اور نا قبول کرنیکی صورتمین تجکو حاصل ہے ط عزیزی ط وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝ وَهُوَ
يَخْشَىٰ ۝ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ اور اسپر جو کوئی آوے پاس تیرے دوڑتا اور وہ اپنے خدا سے ڈرتا ہے
پس تو اوس سے غفلت کرتا ہے ط فتح ط اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو
اوس سے تغافل کرتا ہے ط موضح تفسیر وَأَمَّا الخ اور مقرر جو شخص کہ تیرے پاس دوڑتا آتا ہے
محنت اوٹھاکر جیسے وہ نابینا کہ ہاتھ پکڑنیوالا بھی نہین رکھتا تھا اور جابجا ٹھوکرین کھاتا ہوا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین پہنچا تھا اور وہ ڈرتا ہے اول تو خدا تعالی سے تاکہ اوسکی مرضیات
سے دور نہ جا پڑے اور منہیات مین مبتلا نہو جاے اور اسی خوف سے شوق ہوتا ہے اوسکو طلب علم کا
اور تیرے صحبت مین حاضر ہونیکا پھر راہ مین کافرونکی ایذا سے ڈرتا ہے کہ مبادا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جانیسے اوسکے مطلع ہوجاوین اور ایذا دین پھر گرنے اور ٹھوکرین کھانسے ڈرتا ہے
فَأَنتَ الخ پھر تو اوس سے موہنہ پھراکر اورونکی طرف مشغول ہوجاتا ہے اور اوسکی طرف متوجہ نہین
ہوتا کہ فائدہ کلی اسی باتمین دیکھتا ہے تو کہ بے پرواؤن اور بھاگنے والونکو تابعدار کرے اور راہ
پر لاوے اور مشتاقون اور سچے طالبونکو تاخیر سے کمال شوق مین مضطرب رکھے ط عزیزی
كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ نہ نہ تحقیق یہہ آیتین قرآن کی نصیحت ہین پس جو کوئی چاہے
یاد کرے قرآن کو ط فتح ط یون نہین یہہ تو سمجھوتی ہے پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اوسکو ط
موضح تفسیر كَلَّا الخ بعد اسکے ایسا نکر کیونکہ بلاشبہہ یہہ آیات قرآنی خدا کے اور اوسکے نامون
اور صفتون اور افعال اور احکام اور اوسکے جزاؤن کے یاد کرنیکے واسطے ہین تاکہ لوگونکو راہ معرفت اور
عبادت اور محبت اور خوف ورجا کی کھل جاوے اور اللہ کی راہ پر چلنا اختیار کرین اور اسباتمین جابلوسی
اور التجا اور زاری مفید نہین بلکہ اختیار دلکا اور رغبت طبیعت کی درکار ہے فَمَن الخ پھر جو شخص
کہ خواہش صادق رکھتا ہی پڑہے اس قرآن کو کہ حقیقت مین ذکر اللہ ہے اور ذکر الہی بغیر
رغبت کے اور صدق ارادت کے مفید نہین اور یہہ کلام الہی عجب نعمت ہے حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ تَجَلَّى اللّٰهُ لِعِبَادِهِ فِي كَلَامِهِ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
اور اگر کسیکے دلمین یہہ خطرہ گذرے کہ عمدہ اور سردار جو کسی کتاب کا یا اشعار کا شوق رکھتے ہین تو اوسکو خوش آوے

قریش ۱۲ ف ۱ یعنی کفار ۱ وہ
ڈرتا ہے اللہ سے یا ڈرتا ہے
کہ تیری ملاقات پاوے یا نہ پاوے ۱۲ منہ
ف ۲ اور وجہ تانیث
ضمیر ہونیکی اونہا مین اور تذکیر
کی ذکرہ مین باوجود سمجھانے
مرجع واحد ہے یعنے قرآن یہہ
کہ تذکرہ ہونا قرآن کا باعتبار
ایتون کے اور اوسکے سور تون کے
ہاکہ ایک علیحدہ علیحدہ مضمون
رکھتی ہین بعضو مین بیان اسماء
اور صفات کا ہے
اور بعضو مین
بیان ہے احکام کا اور
اون سے الٰہی
ط ف ۱۲

لکہوا کر بڑی توقیر سے صندوقون مین رکہتے ہین اور رحل جزادپر رکہتے اور بڑی قدر و عزت اوسکی کرتے ہین اس قرآن شریف کی تو کوئی بہی ایسی قدر نہین کرتا تو اوسکے جواب مین یہہ کہا جاویگا کہ اسکی عزت ان چیزونسے نہین جو تمنے ذکر کین بلکہ جہانسے یہہ قرآن آیا ہے زمین والونکے پاس دیکہا چاہیے کہ وہان کیا کچہہ اوسکی عزت ہے فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ الخ ۵ عزیزی ۵ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ آیتین قرآن کی لکہی ہین بیچ ورقون بزرگ بلند قدر پاک کیے گئے کے بیچ ہاتہہ لکہنے والون بزرگ منش نیک کردار کے یعنی فرشتے اوسکو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین ۵ فتح ۵ لکہے آداب کے ورقون مین اونچے دہرے ستہرے ہاتون مین لکہنے والونکے جو سردار ہین ۵ موضح ۵ تفسیر فِي الخ یعنی آیتین قرآن کی لکہی گئین ہین عزت کے ورقونمین کہ حق تعالی نے خود اونکی عزت بڑی کی ہے مَّرْفُوعَةٍ یعنی وہ صحیفے اونچے دہرے ہین بیت العزت مین کہ وہ ایک عمدہ جگہہ ہے آسمان دنیا مین اور قرآن مجید کو اول لوح محفوظ سے نقل کرواکے اوس مقام مین پہنچایا وہانسے تہوڑا تہوڑا اوترتا تہا مُّطَهَّرَةٍ پاک کیے گئے ہین تمام آلودگیون اور پلیدیونسے اور اگر دنیا کے سردار و امیر اس قرآن کی آیتون کو اچہے طلائی کاغذون پر لکہوائین تو ہرگز اوس خوبی و بزرگی کو نہ پہنچیگا اور اگر رحلون پر اور صندوقچونمین رکہین تو اوس بلندی اور اوس مرتبے کو نہ پاسکیگا اور اگر عطر ملینگے اور نجاستونسے پاک رکہینگے تو بہی اوس پاکیزگی کو نہ پہنچیگا ہرگز ہاتہہ کسی گنہگار کا اونکو نہین پہنچا بلکہ وہ ورق بِأَيْدِي سَفَرَةٍ سونپے گئے ہین ہاتونمین ایسے لکہنے والونکے كِرَامٍ بَرَرَةٍ کہ بڑی قدر والے اور نیک کار ہین کہ کبہی سوا کرم اور نیکی کے اونسے ظہور مین نہین آتا اور دنیا کے لکہنے والے گناہون اور خباثت ذاتی مین آلودہ ہین اگرچہ ظاہر اپنا آراستہ کرین اس سے کیا حاصل پر قرآن کے حق مین دنیا دارون کی رغبت اور دولتمندونکی عزت اور قدر کی توقع رکہنی محض بیجا ہے بلکہ دولتمند قدر اسکی جانین تو غنیمت ہے کیونکہ آدمی بالطبع کفران نعمت پر مجبول ہے ۵ عزیزی ۵

قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝ لعنت کی گئی آدمیکو کیا بلا ناشکر ہے خدا نے کس چیز سے پیدا کیا اوسکو نطفہ کی بوند سے پیدا کیا اوسکو پس اندازہ معین کیا اوسکا پہر راہ نکلنے کی آسان کی اوسکو ۵ فتح ۵ مارا جائیو آدمی کیا ناشکر ہے کس چیز سے بنایا اوسکو بوند منی کی سے پیدا کیا اوسکو پہر اندازہ کیا اوسکا پہر راہ آسان کر دی اوسکو ۵ موضح ۵ تفسیر قُتِلَ الخ مارا جائیو آدمی کیا ناشکر ہے کہ جسنے اس کلام عظیم القدر سے اوسکو نوازا ہے اور طرح طرح کے ارشاد و ہدایتین اسمین فرمائی ہین نہین جانتا اور اوسکے حقوق ادا نہین کرتا اور مال و جاہ پر اپنے مغرور و بے پروا ہوتا ہے بلکہ اپنے اصل کی خبر نہین رکہتا کہ کیا تہا مِنْ أَيِّ الخ کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے اوسکو اور اگر انسان حیا کے سبب اس سوال کا جواب نہ دے تو ہم کہے دیتے ہین مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ نطفہ کی بوند سے پیدا کیا ہے اوسکو کہ ایک پیشاب کی راہ سے نکلا اور دوسرے پیشاب کی راہ مین گیا اور لہو اور نجاستون کے ساتہہ ملکر ایک گوشت کا ٹکڑا

ہوگیا فَقَدَّرَہٗ پہر اندازہ کیا اوسکو اعضا مین بہی یعنی ہاتہہ اور پانو اور آنکہہ اور کان اور قد و قامت اور روزی رزق اور موت و زیست اور نیک و بد عمل اوسکے معین کئے اور ماں کے پیٹ مین رہنے کی مدت اوسکی نو مہینے یا کم و زیادہ معین فرمائی ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهٗ پہر نکلنے کی راہ آسان کر دی اوسکو کیونکہ لڑکا جب ماں کے پیٹ مین ہوتا ہے تو اوسکا سر ماں کی سر کی طرف اور پانو ماں کے پانو طرف ہوتے ہین پہر جب پیدا ہونیکا وقت قریب آتا ہے تو اوسکو الہام ہوتا ہے پس وہ خود بخود پہر جاتا ہے سر نیچے اور پانو اوپر کی طرف کر لیتا ہے کہ نکلنا آسان ہو جاوے پہر جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو معاش کی تلاش کی راہ اوسکو آسان ہو جاتی ہے اور اگر بہوک کے وقت پستان اوسکے ہاتہہ مین آجاتے ہے تو اوسکو ہاتہہ سے مضبوط پکڑ کے پینا شروع کرتا ہے اور رو کر اپنی بہوک کو ظاہر کرتا ہے اور اسیطرح جیسے سال بسال طرح بطرح کی راہین اوسکو آسان کر دیتا ہے یہان تک کہ کمال کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے اور راہ بہلی بری بہیجنے سے پیغمبرونکے اور نازل ہونیسے کتابونکے اور مرشدون شفیق کے صحبت سے اور علما با تحقیق کی شاگردی سے آسان ہو جاتی ہی پہر بعضون کو بہشت اور نجات کی راہ آسان ہو جاتی ہے اور اوس راہ کے چلنے کی توفیق پاتے ہین اور بعضونکو راہ ہلاکت اور دوزخ کی سہل نظر آتی ہے اور اوس راہ مین جا پڑتے ہین حاصل کلام کا یہہ کہ حاصل کرنا کمالات کا آخر عمر تک آسان ہوتا چلا جاتا ہے ۞ عشر نزی ۞ ثُمَّ أَمَاتَهٗ فَأَقْبَرَهٗ پہر مارتا ہے اوسکو پس زمین رکہوایا اوسکو ۞ فتح ۞ پہر اوسکو مردہ کیا پہر اوسکو قبر مین رکہوایا ۞ مو ۞ تفسیر

پہر مار ڈالتا ہے اوسکو تاکہ جو محنتین اس دار دنیا مین کین ہین اونکا پہل وہان پاوے اور عالم برزخ مین نشانیان اپنے اللہ تعالے کی دیکہے پس موت بہی ایک بڑی نعمت ہے کہ تجارت کا فائدہ اسی سفر کے سبب سے حاصل ہوتا ہے اگر موت نہوتی تو آدمی ہمیشہ کش مکش مین اعمال شاقہ کے گرفتار رہتا اور پہل اوس مشقت کا ہرگز نپاتا اسی سبب سے مرنیکو بہی نعمتون مین شمار فرمایا اور بزرگونسے منقول ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوصِلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ مار ڈالنیکا ذکر یا تو اسلیے کیا کہ وہ مقدمہ اقبار یعنے دفن کروانیکا ہے اور یا ذکر کیا اوسکو تخویف و تذکیر کے لیے یعنی نصیحت کرنیکے لیے تو جہہ کہ زندگانی دنیا کی فانیہ ہے کہ آخر اوسکے موت ہے فرماتے ہین امام شافعی رحمہ اللہ تعالی

فَلَا تَمْشِيَنَّ فِي مَنْكِبِ الْأَرْضِ فَاخِرًا ۞ فَعَمَّا قَلِيلٍ يَحْتَوِيكَ تُرَابُهَا ۞ فَأَقْبَرَهٗ پہر گور کروایا اوسکو پس گویا اشارہ فرماتے ہین کہ تمام مارنا اور گور مین گڑوانا نعمتون مین داخل ہے نہ جدا جدا اور اللہ تعالے کے حکم کرنیکے صورت قبر دونکے گڑوانیکے لیے اول بار اسطور سے واقع ہوئی ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور آدمی کا مرنا دنیا مین پہلے بار وہی تہا تو قابیل کو کچہہ معلوم نتہا کہ اوس مردہ کو کیا کرے تو ناچار اوس نعش کو ایک چادر مین باندہ کے اپنے ساتہہ لیے پہرتا تہا آخر کو جب اوس نعش کے لیے پہرنیسے تہک گیا تو ایک جنگل مین غمگین ہو کر بیٹہہ گیا کہ ناگاہ دو کوّے آ موجود ہوے اور آپس مین لڑنے لگے یہان تک کہ ایک کوّے نے دوسرے کو مار ڈالا پہر اپنے پنجون اور چونچ سے ریتا ادہر ادہر ہٹا کے اور

۱ موت ایک پل ہے کہ پہنچاتا ہے حبیب کو طرف حبیب کے یعنی بندہ کو اللہ تعالے کے حضور مین ۱۲

۲ یعنی تو مت چل پہر اتراتا زمین مین اترا اترا کیونکہ عنقریب گہیر لیگی تجکو مٹی اوسکی ۱۲

۳ یعنی لفظ اقبرہ جو حرف فا کا لانے سے ذکر کیا اوسکا ...

مرے کو بکیو اوس گڑہے مین ڈال دیا پہر ریت اوسپر ڈالکر خوب ایک تودہ بنا دیا قابیل نے معلوم کیا کہ مردیکو اسی طورسے دفن کرنا چاہیے پس اپنے بہائیکو اسی طورسے دفن کر دیا اور قبر بنادی پہر حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو فرشتے نازل ہوے اور اونکی اولاد کے سامنے اونکو تجہیز و تکفین کر کے قبر مین دفن کیا اوس روز سے یہی طریقہ معمول ہوگیا اور یہہ تعلیم الٰہی پہلے بار قابیل کی اولاد کو اوسکے استعداد کے قصور کے سبب کوے کے واسطے سے واقع ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو فرشتونکے واسطے سے تعلیم فرمائی پس یہہ ایک نہایت بڑی نعمت ہے کہ اپنے بندونکو مرحمت کی ہے والا مردیکی لاش کو اور جانورونکی طرح گہسیٹوا کے پہینکوا یا کرتے اور وہ لاش ذلیل ادہر اودہر ماری ماری پہرتی اور جب سڑتی گلتی تو لوگ اوسکی بدبو سے تنگ ہوتے اور بدگوئیان کرتے پہر درندے اور پرندے اوسکے اعضا کو گلی کوچہ مین لیے پہرتے اور ناپاک جانورون مردار خور کی خوراک ہوجاتی اور توقیر و عزت اوسکی لوگونکی نظر دیکہنے نرہتی پس اوسکی عزت و تعظیم کے لیے یہہ بات غیب سے تعلیم فرمائی اب آئے ہم اس بات پر کہ ہندو مردے کو جلاتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ ہر چیز کو پاک کرنیوالی اور ہر بدبو کو مٹانیوالی ہے سو جن لوگونکو سڑانا منظور ہے وہ دفن کرتے ہین والا آگ مین جلانا بہتر ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ آگ خائن ہے جو چیز اوسکو سونپو وہ کہا جاتی ہے اور زمین امانت دار ہے جو چیز اوسمین دفن کرو وہ باقی رہتی ہے پس مردیکو زمین مین رکہنا بہتر ہے اس سے کہ خائن کو سونپین اسواسطے آدمی کی بلکہ بعضے جانورونکی بہی عادت ہے کہ جس چیز کو چاہتے ہین محفوظ رکہنا مثل مال و خزانہ کے تو زمین مین دفن کرتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ نیست و نابود کرین کسی چیز کو تو جلا دیتے ہین اور آدمی کو اوٹہنے کا انتظار اور ارواحونکے داخل ہونیکا اپنے چہوڑے ہوے جسمونمین درپیش ہے پس مردیکو آگ مین جلا دینا اس انتظار کے خلاف ہے اور دوسرے یہہ کہ مردیکی کمال حقارت ہے کہ آگ مین جلاکر اوسکی خاک کو ہوا مین اوڑا دین جس عمدہ چیز کی توقیر کرتے ہین تو اوسکو زمین مین گاڑ رکہتے ہین اور حقیر و بری چیز کو جلا دیتے ہین اور وہ جو کہتے ہین کہ آگ بدبو کو دفع کرتی ہے اور زمین اوسکے برخلاف سڑا دیتی ہے پس یہہ اوسوقت برا ہو کہ اوس چیز کا پہر نکالنا منظور ہو اور جب اوسکو زمین ہی مین چہوڑنا مقصود ہو تو پہر سڑنے گلنے سے کیون حقارت لازم آوے کیونکہ لوگونکو تو اوسکا کچہہ حال معلوم ہے ہنین ہوتا اور باوجود اس بات کے یہی کتنی رطوبتین بدن کی گل سڑکے خشک ہوجاتی ہین اور اعضا سب اپنے شکل پر رہتے ہین پس ایسا ہوتا ہے جیسے آدمی اپنی زندگانی مین سوتا تہا ویسا ہی اب بہی ہوتا ہے برخلاف جلانیکے کہ آگ اوسکے اعضا کا نام و نشان بہی نہین چہوڑتی اور یہہ بہی ہے کہ آدمی کی خلقت خاک سے ہے تو بموجب کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ کے اوسکو اپنی اصل کی طرف پہنچا دینا چاہیے برخلاف آگ کے کہ جن و شیاطین کا مادہ ہے پہر جب آدمی کے بدن کو مرنیکے بعد اوسمین جلاتے ہین تو اوسکے روح لطیف آگ کے دہوین سے ملکر شیاطین و خباثت کے ساتہہ کمال مشابہت پیدا کرتی ہے اور اسی سبب سے اکثر روحین اون لوگونکی کہ جلائی جاتی ہین بعد موت کے شیاطین کا حکم پیدا کرتے ہین اور آدمیون سے چمٹتے ہین اور ایذا دیتی ہین اونکو پس دفن کرنیمین اوس شی کا رجوع کرنا ہے

بیان مردون کے جلانیکی غلطی کا

اوسکی اصل کی طرف اور جلانے مین اوسکے برخلاف ہے نقل کرتے ہین کہ اسلام کے زمانیکی ابتدا مین
ایک لشکر اہل اسلام کا سیستان کے ضلع مین گیا تو ایک عاقل ہند کا بہی اسلام کی چال ڈہال دیکہنے
کو کہ اوسوقت مین وہ مذہب نیا تہا وہان گیا سو اہل اسلام کی وضع اور آئین دیکہکر کہنے لگا کہ تمہارے
سب چیزین اچہی ہین لیکن مردیکو دفن کرنا اور آگ مین نہ جلانا بہتر نہین کیونکہ دفن کرنا بدبوئی پیدا
کرتا ہے اور جلانا بدبو کو مٹا دیتا ہے اتفاقًا ایک عالم فقیہ بہی وہان وارد تہے اوس ہندوسے کہا کہ
مین تجہسے ایک بات پوچہتا ہون پہلے تو اوسکا جواب دے پہر تیرے اعتراض کا جواب دونگا
اوس ہندو نے کہا پوچہو تب عالم نے کہا کہ بہلا اگر کوئی شخص ایک ملک مین وارد ہوکر کسی عورت سے
نکاح کرے اور ایک عورۃ کو پکانیکے لیے نوکر رکہے اور اوس منکوحہ سے ایک لڑکا پیدا ہو پہر اگر
اوس شخص کو سفر کا اتفاق ہو تو اوس لڑکیکو کسکے سپرد کرے اوس پکانیوالیکے یا اوس لڑکیکے ماں کے
اوس ہندو نے کہا کہ ماں کے ہوتے اوس پکانیوالیکے ہرگز نہ سپرد کرنا چاہیے کیونکہ وہ لڑکا اپنے ماں کا
بیٹا ہے پکانیوالیکا تو ہے ہی نہین اوس عالم نے کہا کہ خوب کہا تو نے اب اپنے اعتراض کا جواب سن
کہ روح جب دنیا کے گہر مین آئی تو ایک بدن زمین سے بناکر اوسکو عنایت ہوا اور ہمیشہ غذا اور دوا
اور لباس اور رہنے سہنے کی جائے اور طرح طرح کے فائدے اوسکو زمین سے پہنچائے اور آگ سوائے
پخت و پز کے آدمی کے کچہہ کام نہین آتی کمال فائدہ آگ کا یہہ ہے کہ جو کچی چیزین زمین سے
اوگی ہین اونکو پکا دیتی ہے پس آدمی کے ماں زمین ہے اور پہر چین اوسکے آگ ہے جسوقت روح
نے کہ بدن کے باپ کی مانند ہے چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے ناچار بیٹے کو کہ بدن ہے اوسکی ماں کی
حوالہ کیا چاہیے نہ اوس پکانیوالی کو ہندو نے سنا اور قبول کیا اور قائل ہوا حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ دفن کا طریقہ آدمی کے حق مین بڑی نعمت ہے اور فقط اسی نعمت پر اوسکے حق مین کتفا نہین
فرمایا بلکہ ثُمَّ اِذَا شَآءَ الخ عزیزی رو ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ
پہر جسوقت کہ چاہا زندہ کیا اوسکو فتح پہر جب چاہا اوٹہا نکالا اوسکو موضح تفسیر
پہر جب چاہیگا زندہ کرکر اوسکو قبر سے باہر نکالیگا کہ بدلہ اپنے کاموںکا آخرت کے عالم مین ابد الآباد
تک چکہے اور ہمیشہ کی زندگانی پاوے ہرچند کہ یہہ نعمت اب تک وقوع مین نہین آئی ہے کہ نعمتوں
معلومہ مکفورہ[1] مین گنی جاوے لیکن عاقل کو تہوڑے سے خیال کرنے مین معلوم ہو جاتا ہے کہ جو
اس حالت مین کسی چیز نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مخالفت نہین کی ہے تو اوس حالت مین
بہی اٹہنا اور جینا اوسکی مشیت سے مخالفت نکریگا اسلیے اس نعمت کو مشیت کے وقت پر
متعلق فرمایا ہے اور آدمی کی ابتدائی خلقت دلیل صریح اور برہان واضح ہے اوسکی دوسری بار
کی خلقت پر اور اس نعمت کا بہی اگر آدمی نادانی اور جہل سے انکار کرے تو اوسکی نادانی
اور حماقت سے خالی نہین ہے اور اگر کسیکو یہہ شبہ گذرے کہ ہمکو جو اس عالم مین بنسبت اور
مخلوق کے جینے اور مرنے مین ممتاز و ممتاز فرمایا ہے تو آخرت مین بہی میرے ساتہہ اسیطرح سے

قصہ ایک ہندو اور ایک عالم کا

[1] مکفورہ جن نعمتونکی ناشکری کرتے ہین

بخوبی پیش آوینگے کہ تو اختہ را نبا ید انداختن و عزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت اور یہہ بہی ہے کہ مین ردو بار روح بدن مین ڈالنے کے بعد بہی انسان ہی ہوگا اور انسانیت البتہ موجب اکرام و تعظیم کی ہے تو اس گمان و شبہ کے دفع مین فرماتے ہین کلا الخ ۵ عن نزی ۵ ثُمَّ اِذَا شَآءَ الخ یعنی پہر جب چاہیگا زندہ کرنا اور نکالنا اوسکا قبر سے زندہ کرکر نکالیگا اوسکو اسمین قید مشیت یعنی چاہنے کی اسلیے لگائی کہ وقت قیامت کے آنیکا معلوم نہین کسیکو سوا اللہ تعالے کے اگرچہ وقت موت کا بہی معلوم نہین لیکن ظاہرا حدا اوسکی معین ہے مثلا ڈیڑہ سو برس یا کچہہ کم و زیادہ بخلاف قیامت کے کہ اوسکا وقت بالکل معلوم نہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ میت اگر ہے اہل سعادت سے تو اوٹہانا اوسکا اہل سعادت کے قبور سے ہوگا اگرچہ دفن کیا گیا ہو قبور اہل شقاوت مین اور اگر ہے اہل شقاوت سے تو اوٹہانا اوسکا بہی ہوگا اہل شقاوۃ کی قبور سے اگرچہ ہو مدفون اہل سعادت کے قبور مین اور اسلیے کہا ہے صاحب مشارق نے اپنے کتاب کے خطبہ مین ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ یعنی جب چاہیگا اللہ مکہ سے اوٹہاویگا اوسکو اسلیے کہ جو کوئی دفن کیا جاتا ہے مکہ مین اور لائق نہین ہوتا وہان رہنے کے تو نقل کرتے ہین اوسکو فرشتے اور جگہہ اور حدیث مین آیا ہے مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ نَقَلَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ حَتّٰی یُحْشَرَ مَعَهُمْ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مرتا ہے عمل کرتا ہوا قوم لوط کا لیجاتی ہے اوسکو قبر اوسکی یہانتک کہ ہوتا ہے ساتہہ اونکے اور اوٹہایا جاویگا ساتہہ اونکی روز قیامت کے کما فی الدر المنتثرۃ للامام السیوطی رحمہ اللہ اور نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص ابن ہیلان نام بڑا رافضی تہا صحابہ کے حق مین بہت بد کہا کرتا اور اور بہی گناہ کرتا تا کہان وہ ڈہاتا تہا ایک دیوار وہ اوسپر آپڑی اور وہ مرگیا پہر دفن کیا گیا بقیع مین پس نہ پائی گئی دوسرے دن دفن کے وہ قبر کہ جسمین دفن کیا گیا تہا وہ اور نہ پائی گئی وہ مٹی کہ قبر مین سے نکلی تہی تا کہ اوس نشان سے وہ قبر ملے اور اینٹین بہی بدستور لگی دیکہین قبر و غیرہ ایک جماعت کثیر نے یہہ معاملہ دیکہا اور لوگ آتے تہے دیکہنے کو اور بڑی شہرت ہوئی اسکی اور گنتے تہے اسکو لوگ اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیون سے حاصل یہہ کہ اوسکے افعال بد سے وہ مع قبر کے اور جگہہ پہنچایا گیا اور منقول ہے کہ ایک شخص صالح کہ مدینہ مین مرا نہین تہا خواب مین کسی نے اوسکو دیکہا کہ وہ کہتا ہے دیکہنے والیکو کہ سلام کہنا میرے اولاد کو اور کہنا کہ مین اوٹہا کر دفن کیا گیا بقیع مین عباس کی قبر کے پاس پس جب چاہین میری زیارت کرنی تو وہان آنکر کہڑے ہون اور سلام و دعا کرین میرے لیے کذا فی المقاصد الحسنۃ للسخاوی ۵ روح ۵ کَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ نہ نہ عمل مین نہ لایا جو کچہہ کہ فرمایا تہا اوسکو ۵ فتح ۵ کوئی نہین پورا نہ کیا جو اوسکو فرمایا ۵ موضح ۵ تفسیر کلا یعنی نہین نہین ایسا گمان کرنا نچاہیے کہ اول کا اکرام اس جہت سے تہا کہ ابہی وہ گنہگار نہین ہوا تہا اور بعد گناہ کرنیکے پہیر لانیکے وقت ہرچند کہ پہر بہی اوسکو انسان ہی کرینگے لیکن گنہگار انسان کہ مصدر گناہ ہونکا ہوا ہے پس حال اعادہ کی حالت کو پہلی حالت پر قیاس کرنا نہ چاہیے اور بزرگی سابق کی پانیسے بزرگی لاحق سینے بعد کا امید وار نہ ہوا چاہیے اور کسطرح سے آدمی بزرگی لاحق

اور نکے یہان تک حشر ہوگا اوسکا ساتہہ اونکے ۱۲ قولہ کلا ردع لان ان عما ہو علیہ وقیل انہ بمعنی حقا و قولہ لما یقض الخ قال فی بعض التفاسیر ما فی لما صلۃ وفائدتہ التاکید کقولہ فبما رحمۃ من اللہ فلبا بعینہ ۱۲ م

کی امید سے اپنی خاطر جمع کریگا اور اوسپر ہولیگا کہ حال وحال تو اوسکا یہہ ہے كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ہنوز تمام نہین کیا اور سرانجام کو نہین پہنچایا ہے اوس چیز کو کہ اوسکو فرمائی تہی اوسکے خالق وعزت بخشنے والے نے اور اگر اوسکے فرمان کو بجالاتا اور عہد جیسے بندگی کے بَرَاتا تو البتہ توقع عزت واکرام کی اوسکو بجا ہتی اور اب تقصیر اور نافرمان برداری کی صورت مین خوف کرنا چاہیے اور امید دار ذلت وخوار کارہنا چاہیے اور وہ جو کہتے ہین کہ نوختہ را نباید انداخت وعزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت وہم کے خلاف ہے بلکہ بہت سی چیزین ہین کہ بعد اکرام کے لائق تذلیل وتحقیر کے ہوجاتی ہین اور اگر اسمین کچہہ شک ہو تو فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ الخ ۞ **عزیزی** ۞ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ پس چاہیے کہ دیکہے آدمی طرف کہانے اپنے کے طرف اسکے کہ ہمنے گرایا پانی کو گرانے کر پہر پہاڑا ہمنے زمین کو پہاڑنے کر ۞ **فتح** ۞ اب نگاہ کرے آدمی اپنے کہانیکو کہ ہمنے ڈالا پانی اوپرسے پہر چیرا زمین کو پہاڑ کر ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** فَلْيَنْظُرِ الخ پہر چاہیے کہ آدمی اپنے خوراک کی طرف دیکہے کہ کسطرح کا ناپاک فضلہ ہوجاتی ہے بعد اسبات کے کہ نہایت عزت اور ستہرائی اور احتیاط سے پالی جاتی ہے اور وہی عنایتین اللہ تعالی کی اوسکے پیدا کرنے مین صرف ہوتی ہین جو آدمی کے پیدا کرنیمین صرف ہوتی ہین چنانچہ اسبات مین تامل غور کرے کہ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ الخ تحقیق ہمنے گرایا پانی آسمان سے جیسا کہ حق گرانیکا ہے کہ آدمی کے نطفہ کے گرانیسے کہین زیادہ اور بہت ہے پہر پہاڑا ہمنے زمین کو جیسا کہ حق پہاڑنیکا ہے کہ کہولنے سے بچہ دان کے کہ آدمی کے تولد کے لیئے کہولا جاتا ہے بہت زیادہ ہے ۞ **عزیزی** ۞ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ پہر اگائی ہمنے اوس زمین مین دانے اور انگور اور اسپست یعنی شلغم وغیرہ او زیتون اور درخت کہجور کے اور باغ بہت درختونکے اور میوے اور چارہ جانورونکے واسطے منفعت تمہارے لیے اور چارپایون تمہارے لیے ۞ **فتح** ۞ پہر اگایا اوسمین اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کہجورین اور باغ گہنے اور میوہ اور دوب کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا پہر اگائے ہمنے زمین مین دانے کہ قوت کے قابل ہین جیسے گیہون اور چنے وغیرہ وَعِنَبًا اور انگور کہ قوت بہی ہے اور میوہ بہی اور دوا بہی اور شراب بہی وَقَضْبًا اور چیزین جو قابل کہانیکے ہین جیسے شلغم اور گاجر اور چقندر اور شکر قند کہ کہانین نہایت قوۃ بخشتی ہین پہر اگر انکو کچی کہاؤ تو حرارت اور تشنگی کو دفع کرتے ہین اور اگر پکاؤ تو معقول سالن ہے اور اگر مربا یا اچار بناوین تو میویکا حکم پیدا کرتے ہین وَزَيْتُونًا اور زیتون کو کہ تیل بہی ہے اور سالن بہی ہوسکتا ہے وَنَخْلًا اور کہجور کہ قوت بہی ہے اور میوہ بہی اور سالن بہی وغیر ذلک بہت کام آتی ہے وَحَدَائِقَ اور باغ چاردیوار کیچے کہ اونمین طرح طرح کے میونکے اور دوائیکے درخت بوتے ہین اور جمتے ہین غُلْبًا گہنے درختونکے کہ اونکی ٹہنیان موٹی موٹی ہین وَفَاكِهَةً

۵ یعنی ہمارا ... کر تفسیر ... عزیزی ... غذا ... درد ... درخت ... کس ... کہ بجا اور دیا

اور اور قسم کے میوے کہ باغوں مین نہین ہوتے بلکہ جنگل اور پہاڑونمین ہوتے ہین وَّ اَبًّا اور سب طرحکی گھاس کہ خود بخود اوگتی ہے اور اوسکو کوئی بوتا نہین مَّتَاعًا الخ کام چلانیکو تمہارا اور تمہارے چارپایونکا کہ بعضی قسمین اون چیزونمین سے جو مذکور ہوئی ہین خاص ہین جانورونکے واسطے جیسے گہاس پہوس اور بعضے مشترک ہین آدمیون اور جانورونمین جیسے اناج کے دانے اور بعضے اس قسم کی ہین کہ اچھی اچھی اونمین سے آدمی کہاتے ہین اور بہوسی اور چھلکے اور گٹھلیان اور پتے اونکے جانور کہاتے ہین پہر کہانیکے بعد کسقدر ذلیل وخوار ہوجاتے ہین کہ نجاست اور گوبر ہوجاتا ہے اور اوسکو گہر والے دور پہینک دیتے ہین اور اوسکی بدبو کے سبب سے اوس سے نفرت کرتے ہین اب اوس پہلے اکرام کو اور اس پچھلی ذلت کو قیاس کرے اور مغز ورپہودے بڑا فرق ہے سبحان اللہ ہین کہ آدمی کی خوراک کو عزت اور بزرگی دیکی جہٹ پٹ ذلیل اور خوار کر ڈالتے ہین کہ غلیظ ناپاک ہوکے باہر نکلتا ہے اور آدمی خود اسکو جانتا ہے اور بزرگی آدمی کی بعد مدت دراز کے ذلت سے بدلی جائیگی اور اس مدت کی حد معین ہے وہ یہہ ہے فَاِذَا جَآءَتِ

الصَّآخَّةُ ۝ **عزیزی** ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ پس اوسوقت کہ آوے آواز سخت اوسدن کہ بہاگے آدمی اپنے بہائی سے اور اپنی مان سے اور اپنے باپ سے اور اپنے بیوی سے اور اپنے فرزندونسے ۝ **فتح** ۝ پہر جب آوے وہ غل جسدن بہاگے مرد اپنے بہائی سے اور اپنے مان سے اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتھ والونسے اور اپنے بیٹونسے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** فَاِذَا الخ پہر جب آوے وہ غل کہ بہرے کردے جہان والونکے کان اور یہہ اشارہ ہے صور پہونکنے کی طرف یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ جسدن کہ بہاگے آدمی اپنے بہائی سے باوجود اسکے کہ اسکو سب غیر رشتونسے زیادہ دوست رکہتا ہے اور بچپن سے اوسکے ساتھ الفت رکہتا تہا اور مدد اور تائید آپسمین ایک دوسرے کی کرتا تہا وَاُمِّهٖ اور اپنی مان کہ اوسکو بہائی سے بہی زیادہ دوست رکہتا ہے اور اسکے ذمہ پر حق بہی اوسکے بہت ہین وَاَبِیْهِ اور اپنے باپ سے کہ اوسکی تعظیم مان سے بہی زیادہ ہے اور حق بہی اوسکا بڑا ہے وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے کہ آدمی کو مان باپ سے بہی زیادہ عزیز ہوتی ہے کیونکہ اوسکے ساتھ دم مرگ تک صحبت منظور ہوتی ہے وَبَنِیْهِ اور اپنے بیٹون سے کہ بیٹے آدمی کو عورت سے بہی زیادہ پیارے ہین اسلیے کہ اونکو اپنے مرنیکے بعد اپنا قائم مقام جانتا ہے اور ذکر کرنا ان قرابتونکے ترقی ادنی سے اعلی کی طرف ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ جو آدمی باوجود ان قرابتونکے اقرباسے بہاگیگا تو غیر رشتونسے بطریق اولی بہاگیگا اور کہتے ہین کہ اول جو شخص کہ اپنے بہائی سے بہاگیگا وہ قابیل ہوگا کہ ہابیل سے بہاگیگا کہ دنیا کے خون کے عوض مین اوسکو پکڑے نہین اور اول جو شخص کہ اپنے مان اور باپ سے بہاگیگا حضرت ابرہیم علیہ السلام ہونگے کہ مبادا شفاعت کے واسطے الحاج وزاری کرین اور کافر ہونیکے حق مین شفاعت مقبول نہین ہے اور اول جو شخص کہ اپنے بیوی سے بہاگیگا حضرت نوح

اور لوط علیہما السلام ہونگے کہ اون دونونکی بیویان منافق تہین اور منافق کے حق مین بہی شفاعت
قبول نہین اور اول جو شخص کہ اپنے بیٹے سے بہاگیگا حضرت نوح علیہ السلام ہونگے کہ اونکا بیٹا کنعان
کافر مرا اور علمارنے اختلاف کیا ہے اسمین کہ اوسدن اپنے اقربا سے بہاگنے کی کیا وجہ ہوگی بعضے
کہتے ہین کہ حق کے طلب کرنیکے خوف سے کہ جو کچہہ جیسے اونکے حق تلفی ہوئی ہے مبادا کہ مجہے
دیکہہ کر طلب کرنے لگے جیسے مفلس آدمی قرضخواہ سے بہاگتا ہے اسیواسطے حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن آدمی اپنے آشناؤن اور دوستونسے زیادہ بہاگیگا غیرون ناآشناؤنکی
نسبت کیونکہ دنیا مین اونسے کچہہ معاملہ نہ رکہتا تہا کہ مطالبہ کا خوف ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ مدد اور شفاعت کے خوف سے بہاگیگا کہ ایسا ہو کہ اون ناتیوالیکو یا آشنا کو دوزخ کو لیجاوین اور انکے
اوسکے چہڑانیکے لیئے اپنی نیکیونمین سے کچہہ دینا پڑے یا اوسکے کچہہ گناہ اپنے ذمہ پڑین چنانچہ
قحط سالی مین بہی اسی قسم کے خوف سے اپنے اقربا سے کم التفات کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اس سبب بہاگیگا کہ تکلیف وعذاب اونکا دیکہا نہ جاویگا اور قدرت شفاعت کی اور طاقت نیکیان
دینے کی بہی نرکہتا ہوگا ناچار اونکی نگاہونسے چہپ جاویگا اور صحیح یہہ ہے کہ ان سب جہتونکے
سبب سے بہاگیگا کوئی تو ایک جہت سے کوئی دو جہت سے کوئی تینون جہتونسے بلکہ اوس دار وگیر کے
دن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور دوسرے کی طرف کچہہ التفات نکریگا جیسا کہ فرماتے ہین
لِکُلِّ امْرِئٍ الخ عزیزی ۂ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَأْنٌ یُّغْنِیْهِ ہر شخص کو اونمین سے
اوسدن ایک شغل ہوگا کہ کفایت کریگا اوسکو ۂ فتح ۂ ہر مرد کو اوسدن ایک فکر لگا ہے
جو اوسکو بسہے ۂ مو ۂ تفسیر ہر شخص کے لیے نزدیکون مین سے کہ مذکور ہوئے ایک
حالت ہوگی کہ کفایت کریگی اوسکو غم اور تشویش کہینچنے مین اور اتنی فرصت نہ پاویگا کہ دوسری
حالت کی طرف متوجہ ہو اور خبر لے پہر جب ایسا حادثہ ہوگا تو لوگ عزت اور ذلت مین مختلف ہو
جاوینگے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ الخ عزیزی ۂ در باب مشغولی قیامت کے فریدالدین عطار قدس سرہ
فرماتے ہین ؎ کشتی آورد در دریا شکست ٭ تختہ زان جملہ بر بالا نشست ٭ گربہ وموشے دران
تختہ بماند ٭ کارشان بایکدگر بہجیتہ بماند ٭ نہ گربہ موش را رائے گریز ٭ نہ بموش آن گربہ را چنگال تیز
ہر دو شان از ہول دریائے عجب ٭ در تحیر باز ماندہ خشک لب ٭ در قیامت نیز این غوغا بود ٭
یعنی آنجا نے تو ونے ما بود ٭ اور حدیث مین آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیونکر
اوٹہائے اور جمع کئے جاوینگے لوگ فرمایا حُفَاۃً عُرَاۃً یعنے ننگے پانو ننگے بدن کہا عائشہ نے
ہائے کمبختی عورتین مردونکے ساتہہ ننگے پانو ننگے بدن اوٹہین گی پس پڑہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہی آیہ لِکُلِّ امْرِئٍ الخ یعنے ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکو دیکہیگا
اور بہاگنا بخوف مطالبہ کے ہوگا کہ کوئی کہیگا کہ تونے اپنے مال سے خبرگیری میری نکی ماں باپ
کہینگے کہ قصور کیا تونے ہمسے سلوک کرنے مین اور بیوی کہیگی کہ کہلایا تونے مجکو مال حرام اور فلانی غلام

حق تلفی میری کی اور بیٹے کہینگے کہ نہ تعلیم کیا تونے مجکو اور راہ حق نہ بتائی تونے مجکو یا برا جانکر بہاگین گے
جیسا کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ ابراہیم بہاگینگے اپنے باپ سے الی آخرہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور ایسا ہی
وہ ہے جو روایت کیا گیا ہے کہ آدمی بہاگیگا اپنے یار دوستے اور اقربا سے تاکہ نہ دیکہین اوسکو اوس برے حال
مین کہا ہے بعض مشائخ نے کہ جو کوئی مشغول ہو آج ساتہہ نفس اپنے کے پس وہ کل کو بہی مشغول ہوگا
ساتہہ نفس اپنے کے اور جو کوئی آج مشغول ہے ساتہہ رب اپنے کے پس وہ کل کو بہی اپنے رب کے ساتہہ مشغول
ہوگا اور کہا یحیے بن معاذ نے کہ جب مشغول یعنی غافل کیا تجکو تیرے نفس نے دنیا و عقبی مین تیرے
رب سے کہ دنیا مین تو طلب مراد اور اتباع شہوات یعنی خواہشون مین رہا اور آخرت مین مشغول رہا اپنے
حال مین جیسا کہ خبر دی اللہ تعالے نے ساتہہ قول اپنے کے لِکُلِّ امْرِئٍ الخ تو پس کب فارغ ہوگا تو
معرفت و طاعت رب اپنے کے لیے ۞ **تفسیر روح البیان** ۞ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
مُّسْفِرَةٌ ۞ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۞ کتنے موہنہ اوسدن روشن ہونگے ہنستے اور خوش
ہونگے ۞ **فتح** ۞ کتنے موہنہ اوسدن روشن ہین ہنستے خوشیان کرتے ۞ **موضح تفسیر**
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ کتنے موہنہ روشن ہونگے اسلیے کہ ایمان کا نور اونکے باطن سے ظاہر کی طرف
جلوہ فرماویگا اور اونکے چہرونکو روشن کریگا ضَاحِكَةٌ ہنستے ہونگے انعام و اکرام کی توقع پر کہ آثار
اوسکے اپنے مین دیکہینگے مُّسْتَبْشِرَةٌ خوشیان کرتے اسواسطے کہ دم بدم انعام و اکرام مین زیادتی
پاوینگے اور اسباب خوشی و خورمی کے روز بروز بڑہتے جاوینگے ۞ **عزیزی** ۞ ابن عباس سے
منقول ہے کہ یہہ موہنہ کی روشنی بسبب قیام لیل یعنے تہجد کے ہوگی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو رات
کو نماز بہت پڑہیگا اچہا ہوگا چہرہ اوسکا دن کو اور ضحاک سے ہے کہ بسبب نشان وضو کے یہہ حال ہوگا
اور کہا سہل رحمہ اللہ نے کہ چہرے روشن ہونگے بسبب نور توحید اور اتباع سنت کے ۞ **روح**
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۞ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۞ اور کتنے موہنہو نپر اوسدن غبار ہوگا غالب آویگی اونپر
تاریکی ۞ **فتح** ۞ اور کتنے موہنہ اوسدن اونپر گرد پڑی ہے چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی
۞ **موضح تفسیر** اور کتنے موہنہ اوسدن اونپر سیاہی اور گرد و غبار ہوگا بسبب ظاہر ہونے
گناہونکے تاریکی کے کہ باطن مین اونکے گہر کر گئی تہی اور تہہ نشین ہو گئی تہی اوسوقت ظہور کریگی
چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی اور یہہ سیاہی ہرچند کہ کفر کا اثر ہے اور کفر دل کی تہہ مین ہوتا ہے
کہ گناہونکی سیاہی سے بہی پوشیدہ ہے لیکن کفر کے غلبہ کے سبب سے غالب ہو کر ظہور مین گناہونکی
تاریکی کے اوپر آجاویگی جیسے تیل کہ ہرچند اوسکو پانی کے نیچے کرین اوپر آجاتا ہے ۞ **عزیزی** ۞
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۞ یہہ جماعت یہہ ہین کافر بدکار ۞ **فتح** ۞ وہ لوگ وہی ہین
منکر ڈیٹہہ ۞ **موضح تفسیر** یہہ لوگ موہنہ کالے یہی ہین کافر بدکار کہ کفر بہی کرتے
تہے اور گناہ بہی اسلیے کمال ذلت اور خواری کے سزاوار ہوے اور اونکی انسانیت کچہہ کام نہ آئی اور
اکرام کے لائق نہوے باوجود اسکے کہ پہلے بار دنیا کی پیدائش مین وہ لوگ معزز و مکرم تہے اور

عنایت الٰہی اونکی پرورش کے لیے مصروف ہوئی تھی اور جمع ہونا اس قسم کے دو رنگونکا خاصہ ان
لوگونکا ہے کہ کفر اور گناہ دونون کرتے تھے اور جو لوگ کہ فقط کفر یا فقط گناہ کرتے تھے اونکے لیے ایکہی
ہی رنگ پر اکتفا کیا جاویگا اور گناہونکا رنگ سیاہ میلا ہوگا اور کفر کا رنگ کالا ہونور آب باقی رہا
یہان پر ایک سوال وہ یہہ ہے کہ اول مین اس سورۃ کے جناب باری کا عتاب ایسے پیغمبر جلیل القدر کو
مذکور ہے پس نازل کرنیمین اس قصے کے قرآن مجید مین کیا حکمت ہے ظاہر تو عقل سے یون
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عتاب خطاب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبانی ارشاد فرماتے اور
وہ پیغمبر علیہ السلام کو خبردار کردیتے اور حال یہہ ہے کہ یہہ قصہ قرآن مجید مین نازل ہوا اور مدتون قرآن
تک زبانپر تلاوت کرنیوالون اور قاریون کے جاری رہیگا اور بار بار یہہ قصہ لوگونکو یاد آویگا جواب اسکا
یہہ ہے کہ اس قصہ اور خفگی مین فائدے بہت سے تھے آداب اور تعلیم اور ارشاد کے اور قاعدے حسن اخلاق
کے تو چاہا کہ اس قصے کو تمام فائدونکے ساتھہ قرآن مجید کا جز کردین تاکہ لوگ دمبدم اوس سے فیضیاب
ہون اور محروم نرہین اور اون سب فائدونمین سے کہ اس قصہ مین ہین کتنے اونمین سے بیان کیے جاتے
ہین اور باقی کو سمجھنے والیکی عقل کامل پر سونپتے ہین اول فائدہ یہہ ہی کہ کبھی کبھی پیغمبر علیہم السلام
بھی اجتہاد کرتے ہین اور اپنی عقل کے زور سے شرع کے قواعد سے ایک حکم دریافت کرتے ہین اور وہ
حکم خطا ہوجاتا ہے تو حضور خداوندی سے پیغمبرونکو اوس خطا پر جلد آگاہ کردیتے ہین چنانچہ اس
قصے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یون سمجھے کہ عام کے نفع کو خاص کے نفع پر مقدم رکھنا چاہیے
اور اسلام کی دعوت کو قران کی تعلیم پر ترجیح دینا چاہیے اور اس راہ سے بڑے ہوئے لوگونکو تابعدار
کرنا چاہیے اور جو شخص کہ خود بخود طالب و شوقین ہے فی الفور اوسکیطرف التفات کرنا نچاہیے
کہ ارادت اور شوق اوسکا اوس مطلب کو پہنچا ویگا اور اس سمجھہ مین خطا واقع ہوئی کہ اس صورتمین
عام کا نفع موہوم تھا اور خاص کا ظاہر اور عام کے نفع کو خاص کے نفع پر اوسوقت مقدم کرتے ہین
کہ دونون معلوم ہون یا دونون موہوم پس موہوم کو معلوم پر ترجیح دینا شرع کے قاعدیکے
خلاف ہے اور اسلام کی دعوت کو قرآن کی تعلیم پر اوسوقت ترجیح دینا چاہیے جبوقت دعوت
اسلام کا قبول ہونا یقینی ہو اور جو یقین قبول ہونیکا نہو تو لازم کرنا حجت کا ایکبار سننے ہی سے ہوجاتا ہے
حاجت خوشامد کی نہین دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ کبھی ایسی چیز پر کہ گناہ ہونا اوسکا ابھی معلوم نہین
ہوا ہے لیکن باعتبار گناہ کرنیوالیکے حال کے اور عالی منصبی کے سبب سے کو کہنا معلوم ہو تو بھی
خفگی اور شکوہ متوجہ ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منع ہونا اس فعل کا معلوم
نتھا اور پھر بھی خفگی ہوئی تیسرا فائدہ یہہ ہے کہ جب تعظیم کے لیے رعایت تعظیم کی ضرور ہے گو کہ وہ
اوس تعظیم پر مطلع نہو کیونکہ وہ اندھا نابینائی کے سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک
کی کیفیت سے کہ ترش ہے یا خندان ہے اور میری طرف متوجہ ہین یا مونہہ پھیرے ہین کچھہ
خبر نرکھتا تھا کہ رنجیدہ ہو لیکن ازبسکہ نابینا تھا اور خدا کی راہ کا طالب تو تعظیم اوسکی ضرور تھی

پس اوسکی تعظیم ترک کرنے پر غصہ ہوا اسلیے حدیث مین وارد ہے کہ ترک السلام علی الضریر خیانۃ کیونکہ وہ
اگرچہ سلام نکرنیکے رنجیدہ نہوا لیکن اسلام کا حق تو تلف ہوا چوتہا فائدہ یہہ ہے کہ کفار کیطرف میل کرنا
اگرچہ باعتبار ایک غرض شرعی نیک کے اجازت ہی لیکن ضرر سے خالی نہین ہے پانچوان فائدہ یہہ
کہ اہانت اور موہنہ پہرانا مسلمان سے اگرچہ بے قصد ہو توبہی قباحت سے خالی نہین چہٹا فائدہ یہہ
کہ دوستونکو خفگی اور تنبیہ اونکی تقصیرات پر کرنے چاہیے کہ دوستی کے باقی رہنے کا نشان ہے کذا قیل بقی
الود ما بقی العتاب غصہ کرنا اوسوقت موقوف کرتے ہین کہ دوستی موقوف کرنی منظور ہوتی ہے اور
ساتوان فائدہ یہہ کہ اگر کسیکو ایک عہدہ پر مقرر فرماوین ہرچند کہ وہ سرکار کا مقرب اور عالی رتبہ ہو
ہرگز اوسکے حال اور کامونکے پوچھنے سے غافل ہونا نہ چاہیے کہ یہہ پوچھہ پاچھہ بادشاہی اور حکومت
کی شرط ہے اور کارگذارونکو یونہین مطلق العنان چہوڑنا رخنہ ڈالنا ہے سلطنت مین اٹھوان
فائدہ یہہ کہ کسیکو اگرچہ ظاہر مین حقیر نظر آتا ہو حقیر نہ جاننا چاہیے کیا معلوم ہے کہ اوسکا اللہ تعالی
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے ؎ خاکساران جہانرا بحقارت منگر ٭ توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد
وہ نابینا ظاہر مین فقیر وحقیر معلوم ہوتا تہا اور اوسکے سبب سے سب مخلوقات کے سردار پر عتاب ہوا
نوان فائدہ یہہ کہ طالب علم کو اگرچہ موانع پیش آوین لیکن طلب علم نہ چہوڑے کیونکہ وہ اندہا
فقیر بہی تہا اور اوسکا ہاتہہ پکڑ کر لانیوالا بہی نتہا پہر بہی علم کی طلب کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آتا تہا اور اگر علم کی طلب مین اور خدا تعالی کی راہ ڈہونڈہنے مین موانعات کا بہانہ کرے
توہرگز مطلب کو نہ پہنچیگا کیونکہ کوئی شخص اپنے حال کے موافق موانع سے خالی نہین دسوان فائدہ
یہہ کہ اوستاد ومرشد کو لازم ہے کہ طالب علم اور خدا کی راہ کے طالب پر جسقدر ہوسکے شفقت وعنایت
کرے اور اوسکو اوسکے مطلب کو پہنچاوے گیارہوان فائدہ یہہ کہ معلم اور مرشد کو چاہیے کہ طالب
علمون اور مریدون مین بسبب شرف مال جاہ دنیا کے فرق نکرے بلکہ شوق واستعداد کی کثرت
وقوت پر امتیاز کرے بارہوان فائدہ یہہ کہ اگر کسی ضعیف کو کسی بزرگ سے کچھہ رنج پہنچے تو اوسیوقت
اوسکا تدارک کرے کہ یہہ بات اوسکے مرتبہ کو کچھہ مضر نہین بلکہ اوسکے بلندی مرتبہ کی زیادتی کا
سبب ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان آیتون کے نازل ہونیکے ساتہہ ہی اوس نابینا کے پیچھے
دوڑے گئے اور اوس سے عذر و لننے کہ مجلس مین بیٹہے ہتے اپنے کچھہ جا انکی کیا خوب کہا ہے حضرت
شیخ سعدی نے ؎ تواضع زگردن فرازان نکوست ٭ گدا اگر تواضع کند خوے اوست تیرہوان
فائدہ یہہ کہ جب روٹہیکو مناوین تو چاہیے کہ اوسکے مرتبہ کو زیادہ کرین اور قدیم معمول سے
اوسکی تعظیم وتکریم بڑہاوین تاکہ اوسکے زخم کا مرہم ہو اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس نابینا کو
رستے سے پہیر لاکر اپنی چادر پر بٹہایا اور فرمایا کہ انت فی عیال محمد یا بقیۃ چودہوان فائدہ یہہ
کہ ان آیتونکے باقی رہنے سے قرآن مجید مین معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی
وحی پہنچانے مین نہایت امانت دار تہے والا اس عتاب کو کہ آپکی ذات مبارک پر نہایت گران تہا اور

اونکی کسر شان کا موجب تہا ہرگز عوام الناس کو نہ ستالی چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی قسم کی باتین فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہہ وحی مین سے پوشیدہ رکہتے تو حضرت زینب ہی کے قصہ کو پوشیدہ رکہتے کہ موجب کمال حیا کا تہا چہاردہوان فائدہ یہہ کہ طالب العلم کو چاہیے کہ خدا ترس ہو کیونکہ حق تعالی نے اوس طالب العلم کے حق مین تعریف کے طور سے فرمایا ہے کہ وَاَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى پندرہوان فائدہ یہہ کہ اوس مجلس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب اور اور نزدیک کے ناتے والے جیسے ابو جہل وغیرہ حاضر تہے اختلاط اور صحبت اونکی سے باوجود قرب قرابت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عتاب فرمایا پس معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کے اقربا اللہ تعالے سے روگردان ہو جاوین تو اونسے اختلاط اور صحبت نرکہنی چاہیے کہ دوست کے دشمنونکو دوست رکہنا خطا ہے اور دوست کے دوست سے موہنہ پہرانا رنجش کا مقام ہے اسلیے قرآن مجید مین اور جگہہ فرمایا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ سولہوین سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعلیم اور ارشاد مین بہی ہستعداد اور شوق والونکو قرابت والونپر مقدم رکہنا چاہیے ستروان فائدہ یہہ کہ اوس شخص کو کہ اوسکے سبب سے جناب الٰہی یا پیغمبر کے حضور سے یا اوستاد و مرشد کیطرف سے اوس شخص پر خفگی کیجاے تو اوس شخص سے بغض کرنا نچاہیے بلکہ اوس سے زیادہ دوستی کرنی چاہیے کہ اوسکے سبب سے ایک عمدہ غرض کہ ادب ہے حاصل ہوا چنانچہ اوس خفگی کے وارد ہونیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کو دوست رکہتے تہے اور توقیر کرتے تہے اور مرحبا کہتے تہے اور اونکی حاجتین روا کیا کرتے وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

سورة التكوير

یہہ سورۃ یعنی اذا الشمس کورت مکی ہے اسمین آیتین انتیس ہین اور ایکسو چار کلمے اور پانسو چونتیس حرف ہین حدیث صحیح مین آیا ہے عبد اللہ بن عمر کی روایت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دنکو دنیا مین ان آنکہونسے دیکہہ لے تو اوسکو چاہیے کہ سورہ اذا الشمس کورت پڑہے اور یہہ بہی حدیث ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ بڑہاپے نے آپ پر شتابی کی یعنی آپکے مزاج مبارک کی قوت سے یہہ توقع نہتی کہ اتنی عمر مین کہ قریب ساٹہہ برس کے ہی آثار بڑہاپیکے آپ پر ظاہر ہونگے لیکن یہہ بات ہمارے قیاس کی خلاف وقوع مین آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو ان پانچ سورتونے بوڑہا کر دیا سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ والمرسلات اور سورہ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بلکہ ان سورتونمین عذاب الٰہی دنیا اور آخرت مین کہ امتونپر بسبب مخالفت کرنے پیغمبرونکے جو گذر آیا ہے اور گذریگا مذکور ہے مجکو اونکے سننے سے اپنی امت کا غم نہایت غلبہ کرتا ہے اور غم کا خاصہ ہے کہ آدمی کو بوڑہا کر دیتا ہے چنانچہ نقل کرتے ہین بیت سَاَلَتْ مِنَ الْاَطِبَّاءِ ذَاتَ يَوْمٍ ؁ اَخْبِرْنِیْ مِمَّا شَيَّبَنِیْ قَالَ بِالْغَمِّ ؁ فَقُلْتُ لَهٗ عَلٰی غَيْرِ اِخْتِنَامٍ ؁ لَقَدْ اَخْطَاْتَ فِيْمَا قُلْتَ بَلْ غَمٌّ ؁

لیکن مراد بوڑہے ہونیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف قوی کا اور بدن کی سستی مراد ہے نہ سفید ہونا بالونکا کیونکہ موے مبارک آپکے ایسے سفید نہین ہوے تہے کہ دیکہنے والے پر ظاہر ہون چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ خادم خاص ہین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب سر مبارک اور ریش مبارک مین سفید بال بیس تک بہی نہین پہنچے تہے اور ظاہر ہے کہ اسقدر بال دیکہنے والیکو بہی نہین معلوم ہوتے اور عرف مین بہی اسقدر سفیدی کو بڑہاپا نہین کہتے ہین اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ تَبَّتۡ کے اور سورہ عبس کے ساتہہ اسکی ربط کی وجہ یہہ ہے کہ اول مین اوسکے وصف قرآن مجید کا مذکور ہے کہ کَلَّآ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ الخ اور آخر مین اس سورہ کے بہی یہی مضمون مذکور ہے اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ اور آخر مین اوس سورہ کے قیامت کا اور اوسکے اوصاف اور ہول اور سختیونکا مذکور ہے کہ يَوۡمَ يَفِرُّ الۡمَرۡءُ الخ اور اس سورہ مین اول اسی مضمون کو خوب شرح و بسط کے ساتہہ بیان فرمایا ہے اور اسکے نام کی وجہ ساتہہ تکویر کے یہہ ہے کہ اس سورہ مین اول اسی حادثہ کو مذکور کیا ہے کہ آفتاب کا نور جاتا رہیگا اور اس سورہ مین قیامت کے بارہ حادثے یاد فرمائے ہین لیکن اون سب حادثونمین یہہ حادثہ نہایت سخت ہے اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو حادثہ مقصود بالذات پر واقع ہوتا ہے وہ بہت سخت ہوتا ہے اوس حادثہ سے کہ مقصود بالذات کے غیر پر واقع ہو مثلا ضایع ہونا جان کا کہ آدمی کا مقصود بالذات ہے زیادہ سخت ہے ضایع ہونیسے مال کے کیونکہ مال جان کے نفع کے لیے مطلوب ہے نہ بالذات

عزیزی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝ جو وقت کہ آفتاب لپٹا جاوے **فتح** جب سورج کی دہوپ تہہ ہو جاوے **موضح** **تفسیر** جو وقت کہ آفتاب لپٹا جاویگا معنے تکویر کے لغت عرب مین کسی چیز کو گرد لپیٹنے کے ہین جیسے رسی یا پگڑی کہ اوسکو حلقہ کرکر لپیٹتے ہین اور کور العمامۃ معنے پگڑیکے پیچ کے اسی لفظ سے ہے اور اس لفظ کو بطور استعارہ کے استعمال فرمایا ہے گویا جبتک کہ روشنی اوسکی پہیلی ہوئی ہے تو مانند اوس تہان یا پارچے کے ہے کہ اوسکو کہول کر پہیلا دیا ہے اور جب وہ روشنی جاتی رہے اور جرم اوسکا پنیر کی ٹکیہ کے مانند بے نور رہ گیا تو گویا اوس تہان کو تہہ کر لیا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ثوران مکوران یوم القیمۃ یعنے سورج اور چاند پنیر کی دو ٹکیونکی مانند بے نور پڑے ہونگے قیامت کے دن اور ہرچند کہ آفتاب و مہتاب موافق حدیث کے اس حادثہ مین شریک ہونگے لیکن یہان آفتاب ہی کی تکویر ذکر فرمائی کیونکہ شعاع آفتاب کی جرم سیاہ کو ماہتاب کی روشنی بخشتی ہے پس تکویر آفتاب کی مستلزم ہے ماہتاب کی تکویر کو حاجت علیحدہ بیان کی نہین **عزیزی** وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۝ اور جسوقت ستارے تاریک ہو جاوینگے **فتح** اور جب تارے میلے ہو جاوین **موضح** **تفسیر** اور جب ستارے میلے ہو جاوینگے اور نور بہی اونکا جاتا رہیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ ستارے قندیلونکی نور کی زنجیرون سے لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتونکے ہاتہونمین ہین جب فرشتے مرجاوینگے تو وہ قندیلین اونکے ہاتہونسے

گر پڑینگے اور ستارے گر کے بکھر جاوینگے اور نور اونکا جاتا رہیگا پس اس سورۃمین بیان اوس انقلاب کی انتہا کا ہے کہ ستاون سیر ظاہر ہوگا اور اگلی سورتومین بیان ہے. . . . . اوس انقلاب کی ابتدا کا ﴿عز یزی﴾ ﴿وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ﴾ اور جب پہاڑ روان کیے جاوینگے ﴿فتح﴾ اور جب پہاڑ چلائے جاوین ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ اور جب پہاڑ چلائے جاوینگے اور بادلونکی طرحسے ہوامین اڑائے جاوینگے اور پہاڑ زمین کے لنگر اور میخ فرش کے مانند تھے جب اونکا یہہ حال ہوگا تو زمین کی حالت کو بہی اسی پر قیاس کرلیا چاہیے کہ کیا کچہہ اوسکی خرابی ہوگی ﴿عز یزی﴾ ﴿وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ اور جب ونٹیان گیابہن معطل چہوڑی جاوین ﴿فتح﴾ اور جب بیاہ لی اونٹنیان چہوٹی پہرین ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ اور جب گابہن اونٹنیان جنکا حمل دس مہینے کا ہو چہوٹی پہرین اور اونکے مالک اونکی طرف کچہہ التفات نکرین اور ایسی اونٹنیونکی تخصیص کی وجہ یہہ ہے کہ منظور تعلق انسان کے انقطاع کا بیان ہے اپنے مالون سے اور سب مالونمین سے جو زیادہ محتاج خبرداری کا ہے تو جانور ہین کیونکہ زر و جواہر اور اسباب دمبدم محتاج محافظت کی نہین ہوتی اور زراعت اور درخت اور عمارت اور مکانات بہی محتاج محافظت کے ہوتے ہین لیکن نہ ہر لحظہ و ہر ساعت برخلاف جانورونکے کہ ہمیشہ دہوپ چہانومین اور چہانوسے دہوپ مین باندہنے کے محتاج ہوتے ہین اور ہر دم دانے پانی گہاس کی خبرگیری چاہتے ہین اسیلیے تجربہ والونے کہا ہے غم نداری بز بخر اور اون سب جانورونمین عمدہ اور اعلے عرب کے نزدیک جننے کے قریب والی اونٹنی اوسمین دو طرحکی خوشی ہی ایک تو بچہ کی دوسری دودکی اور محافظت اس کلام ہدایت فرجام مین اول فرقہ عرب کا ہے تو رعایت اسکی کہ اونکے خیال مین جلد آجاوے ضرور پڑی کیونکہ مقتضا بلاغت کا یہی ہے اور یہان بعضے اشکال وارد کرتے ہین حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بعد اسکے کہ اسرافیل صور پہونکینگے تو سب جانور مرجاوینگے اونٹنیان کہان ہونگی جو چہوٹی پہرینگی اور صور پہونکنے سے پہلے قیامت کہان ہے کہ اونٹنیان معطل پہرین پہر یہہ بات کونسی وقت کی ہی جواب اسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اسرافیل پہلے صور پہونکینگے تو آدمی اور حاملہ اونٹنیان اکہٹی مرجاینگی اور جب دوسری بار صور پہونکینگے تو سب جی اوٹہینگے تو وہ اونٹنیان مذکورہ بہی اوسیطور سے زندہ ہونگی چنانچہ حدیث صحیح مین ہے یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مَا مَاتُوْا عَلَیْہِ اور مالک اونکے اوسوقت اونکی طرف متوجہ ہونگے اور معطل چہوڑ دینگے ﴿عز یزی﴾ ﴿وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾ اور جسوقت وحشی جانورونکو جمع کیا جاویگا ﴿فتح﴾ اور جب جنگل کے جانورونمین ہول پڑے ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ اور جسوقت کہ وحشی جانور کوہی اور بیابانی جمع کئے جاوین اور وجہ اونکے جمع کرنیکے یہہ ہے کہ رہنے کی جگہہ اونکی کہ پہاڑ اور جنگل تہے خراب ہوجاوینگے اور آگ اور دہوان ہر طرف سے اونکے پیچہے پڑیگا ناچار آدمیونکے مجمع مکان امن کا سمجہہ کر بہاگ آوینگے جیسے سردی کے ملک مین برف پڑنیکے وقت وحشی جانور طبیعت اصلی کو کہ نفرت اور وحشت ہی چہوڑکر

بستیون اور گہر دیمین گہستے ہین اور اِس واقعے مین دلیل صریح ہے سباعت پر کہ ہول اوسدنکا اس
مرتبہ کو پہنچیگا کہ وحشیونکو انسان سے نفرت نرہیگی اور بعضی جو بعضونسے عداوت طبعی کہتے ہے
کچہہ خوف ایک دوسریکا باقی نرہیگا اور قتادہ اور اور مفسرین نے کہا ہے کہ مراد حشر سے وحوش کے
اونکا زندہ کرنا ہے بعد مرنیکے کہ قصاص کے واسطے اونکو پہر زندہ کرینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جانورونمین بہی قصاص جاری ہوگا یہانتک کہ منڈہی بکری سینگونوالی بکری سے اپنا بدلہ
لیگی لیکن قصاص کے بعد سبکو خاک کردینگے اور جو خدا کے نام پر ذبح ہوے ہین وہ بہشت کی خاک ہونگے
مگر وہ جانور جو بہشتیونکی خوشی کے باعث ہونگے یا سبب اونکی لذت کے سو وہ جانور بہشت مین باقی
رہینگے جیسے طاؤس یا گہوڑا یا اور کوئی جانور خوبصورت خوش آواز یا وہ جانور کہ جنکا گوشت بہشتیونکو
مرغوب ہوگا وہ اونکی غذا کے لیے چہوڑدیے جاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین سورہ واقعہ مین مذکور ہے
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور وہ جانور باقی رہینگے جو دوزخیونکے عذاب زیادہ ہونیکے
سبب ہین سو دوزخمین جاوینگے جیسے سانپ اور بچہو اور مکہی کہ اونکے جلے ہوئے بدن پر بیٹہینگے اور
اونکو رنج و دکہہ بغیر اسباب کے کہ اون جانورونکو اوس دوزخ کی آگ سے کچہہ رنج و کلفت پہنچے ایسے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلذُّبَابُ كُلُّهٗ فِي النَّارِ اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ
طَيْرًا نَاعِمَةً وَاٰكِلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا ۝ عزیزی ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جسوقت دریا مانند
آگ کے بہڑکائے جاوین ۝ فتح ۝ اور جب دریا جہونکے جاوین ۝ موضح ۝ تفسیر اور
جسوقت کہ دریا بہڑکائے جاوینگے اور پانی اونکا دہوان اور آگ ہوجاویگا اور ہوا اوس آگ اور
دہوین کے ملنے سے حرارت و تیزی پیدا کریگی اور اہل محشر کی تکلیف و رنج کا سبب ہوگی لیکن ایمان
والے اوس دہوینکے محفوظ رہینگے اور حدیث مین آیا ہے کہ اوس روز کے دہوین سے بے ایمان لوگونکو
اسیقدر تکلیف پہنچیگی کہ زکام ہوجاویگا ۝ عزیزی ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جسوقت کہ ارواح
بدنونکے ساتہہ جمع کیا جاوے ۝ فتح ۝ اور جب جیونکے جوڑے بندہین ۝ موضح ۝ تفسیر
یعنی ارواحین بدنونکی ساتہہ ملینگی اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کو اپنے ہم مشرب اور ہم مذہب
کے ساتہہ جمع کرکے جدے جدے غول بناوینگے اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کا حشر اوسکے ساتہہ
کرینگے جسکے ساتہہ دنیا مین نہایت محبت رکہتا تہا گو وہ خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے پیر اور اوستاد اور
بادشاہ اور امیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مؤمنونکو حور عین کے ساتہہ جوڑ لگادینگے اور
کافرونکو شیطانونکے ساتہہ ملاوینگے اور زجاج نے کہا کہ ہر نفس کو اوسکے عملونکی صورت مثالی کے
ساتہہ خواہ نیک ہون یا بد جوڑ لگادینگے ۝ عزیزی ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝
اور جسوقت کہ جیتی بیٹی سے کہ گور مین دفن کی گئی تہی پوچہا جاویگا کہ کس گناہ سے ماری گئی
تہی ۝ فتح ۝ اور جب بیٹی جیتی گاڑی کو پوچہے کہ کس گناہ پر ماری گئی ۝ تفسیر
وَاِذَا الخ اور جب موؤدہ پوچہی جاویگی اور موؤدہ عرب کی بولی مین جیتی گاڑ دی ہوئی

لڑکیکو کہتے ہین مشتق ہے وَأْدٌ بمعنی دبے سے اور عرب مین رسم ہتی کہ لڑکیونکو پیدا ہوتے ہی گاڑ دیتے ہتے بعضے تو تنگدستی اور شادی بیاہ کے اخراجات کے خوف سے یہہ کام کرتے ہتے اور بعضونکو یہہ عار ہتی کہ ہم اپنی بیٹی کیکو دینگے اور وہ ہمارا داماد کہلاویگا اس خیال فاسد مین گرفتار ہوکر اس فعل شنیع مین مبتلا ہتے اور اس امر قبیح نے اوس زمانے مین اوس ملک مین ایسا رواج پایا تہا کہ اسکو فخر اور غیرت جانتے ہتے اور ہرگز اوس گناہ کے عذاب کا خوف نہین رکہتے ہتے اس گمان پر کہ ہماری اولاد ہماری ملک ہے اسمین ہمکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین حق تعالے نے اونکے اس فعل شنیع پر جابجا قرآن مجید مین مذمت فرمائی اور وجہین اوسکی برائی کی کہول کر بیان کردین کہ ضمن مین اس فعل قبیح کے سوائے قطع رحم اقرب کی کہ فرزند ہے اور بہت سے قباحتین موجود ہین اونمین سے ایک تو ظلم ہے بےگناہ معصوم پر کہ وبال اوسکا معلوم ہے اور مکروہ جاننا اللہ تعالی کی پیدایش کو بلا وجہ اور ناخوش ہونا اللہ تعالی کی خواہش سے اور مقابلہ کرنا اوسکے فعل کا ضد کے ساتہہ کہ اوس خالق نے نو مہینے مین اوسکو بنا کر تیار کیا اور اوسکے پیدا ہونے کے ساتہہ ہی ارادہ اوسکی ہلاکت کا کیا اور دوسرے بےاعتمادی ہے اللہ کی رزاقی اور کارسازی پر اور یہہ کہ مال کا بخل اس درجہ کو ہی کہ اپنی اولاد پر مال خرچ کرنا روا نہین رکہتا بس اسطرح کی اور بہت سی باتین ہین اور اسلیے جو عرب مین سمجہہ والے لوگ ہتے اوسکی قباحت دریافت کرکے اپنے کو اس کام سے روکتے ہتے لیکن قوم کی رسم سے ناچار ہتے یہانتک کہ زید بن عمرو بن نفیل چچا زادے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مکے مین پیدا ہوے اور جہان سنتے کہ فلانیکے گہر مین لڑکی پیدا ہوی ہے اور وہ جیتی گاڑی جائیگی تو جہٹ وہان جاتے اور کہتے کہ مینے اسکو اپنی بیٹی کیا جو کچہہ کہ اسکے کہانے پینے اور شادی کا خرچ ہے وہ سب میرے ذمہ تمکو کچہہ کام نہین اسیطور سے بہت سی لڑکیان بچالین اسیواسطے اونکو مُحْيِي الْأَمْوَات کہتے ہتے اور اونکے اس رسم صالح کی اور قبیلونکے بہی بعضے بعضے عرب اتباع کرتے ہتے چنانچہ صعصعہ فرزدق شاعر کا دادا بہی یہی کام کرتا تہا اسلیے فرزدق نے اپنے دادا کے اس فعل کی بڑائی اکثر اپنے شعرونمین لکہی ہے اور اب اس امت مین اس فعل شنیع نے اور صورت سے نمود پکڑی ہے اور شیطان کا قاعدہ ہے کہ جو کسی ہی کام کو لوگ ممانعت شرعیہ سے یا دلائل عقلیہ کے سبب سے قبیح جانکر چہوڑ دیتے ہین تو وہ لعین اوسی کام کو دوسری صورتمین اونکی نظر مین بہلا کرکے دکہاتا ہے تاکہ اوسکا اصل مطلب فوت نہو اور وہ صورت اس امت مین یہہ ہے کہ اگر کسی لونڈی باندی یا کسی اور کم اصل عورت کو کسی سے حمل رہ گیا تو مارے غیرت کے کہ مبادا لڑکی پیدا ہو تو کسی کم اصل سے رشتہ کرنا پڑیگا اس بات کو ننگ غیرت شرافت کی جانکر بعد جان پڑنیکے کہ مدت اوسکی اکثر چار مہینے گذرنیکے بعد ہے گروا دیتے ہین اور اس امر شنیع کے مرتکب ہوکر بطور فخر وبڑائی کے اسکو بیان کرتے ہین حالانکہ خون ناحق مین یا اور قباحتونمین سرمو موودہ سے یہہ فعل کم نہین ہے لیکن اگر روح پڑنے سے پہلے ہو تو صحابہ کو گرانے مین عذر شرعی سے جیسے

جننے کی سختی یا کثرت عیال کی یا قلت مال کی یا مسافرت کے سبب یا جاننے کہ اگر یہہ لونڈی جنیگی تو
خدمت نہ کر سکیگی اختلاف واقع ہوا تہا اور حضور میں حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کے اس امر مین بہت گفتگو ہوئی یہان تک کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ واللہ لاتکون موؤدۃ حتی تاتی علیہا التارات السبع اس کلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا
اور یہی بات ٹہیری اور بعضی صحابہ اسکو بہی احتیاط کے واسطے حرام جانتے تہے اور اسکو موؤدہ
صغری کہتے تہے کیونکہ اگرچہ قتل نفس کا اس عمل مین نہین ہے لیکن اوسکی رزاقیت پر نہ توکل
ہونا اور معارضہ اوسکے فعل کا ساتہہ ضد کے بلا وجہ اور سوا اسکے اور قباحتین بہی موجود ہین
لیکن صحیح یہہ ہے کہ جائز ہے عزل کے قیاس کے اعتبار سے اور وہ جو حدیث شریف مین عزل کے
حق مین آیا ہے کہ ذلک الواد الخفی وہ عزل کی حرمت پر دلالت نہین کرتا بلکہ کراہت اور اولاد
نہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خفی ہر امر کا اوسکے جلی کا حکم نہین رکہتا جیسے ریا کہ شرک خفی ہے
حکم شرک جلی کا نہین رکہتی اور عزل روایتون صحیحہ مشہورہ سی ثابت ہے بلاشبہ اور استعمال
کرنا دوائونکا پہلے یا بعد جماع کے کہ حمل نہ رہنے پاوے مانند عزل کے جائز ہے اور موؤدہ سے
سوال مذکور اسلیے ہوگا کہ تا مظلومیت اوسکی ظاہر ہو کہ وہ کہدے کہ مجہے فلانے نے بلاوجہ
یہہ ظلم کیا اسلیے سوال یون نہین ہوئیگا کہ تو کیون ماری گئی تاکہ خلاف قاعدہ کے ہو بلکہ اسی صیغہ سے
ہوگا کہ بای ذنب قتلت کس گناہ پر ماری گئی وہ موؤدہ اور لائق اس سوال کے
مظلوم ہے نہ ظالم کیونکہ غرض اس سوال سے تلقین دعوی کی اور ظاہر ہونا ظلم کی وجہ کا منظور
ہوتا ہے اور فقہانے بہی لکہا ہے کہ قاضی کو تلقین مدعی اور شاہد کی اس قسم کی صورتون مین
درست ہے کیونکہ مظلوم کے حق کو پہنچانا بدون اسکے ہو نہین سکتا اور یہہ بہی ہے کہ سوال قاتل سے
نہونا اوسکی شقاوت کی نشانی ہے کہ اوسپر ایسی خفگی ہوگی کہ اوس سے خطاب بہی نہین ہوگا اور
حکم فقہ کا یہہ ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتہہ سے اوسکی اولاد خطا سے تلف ہوجاوے جیسے جاڑے مہینے
کا حمل گرا دینا یا اندازے سے زیادہ افیون کہلا دینا یا محافظت مین قصور واقع ہونا مثلا کوئی
عورت چہجے پر بیٹہی اپنے لڑکیکو کہلاتی تہی اور وہ لڑکا اوسکے ہاتہہ سے چہوٹ کر زمین پر گر پڑا
اور مرگیا اور علی ہذا القیاس تو اوسپر کفارہ لازم آتا ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ قیس بن عاصم
تمیمی کا بیٹا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہسے ایک بڑا سخت
گناہ ہوا ہے کہ کفر کی حالت مین آٹہہ بیٹیان مینے جیتی گاڑ دین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ عوض مین ہر لڑکیکے ایک ایک غلام آزاد کر اوسنے عرض کیا کہ مین تو یا رسول اللہ اونٹون
والا ہون غلام تو میرے پاس نہین ارشاد ہوا کہ ہر لڑکیکے عوض ایک ایک اونٹ اللہ کی راہ مین
دے ط **عنزی** ط وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور جبوقت کہ نامہ اعمال کے کہولے جاوین ط
فتح ط اور جب کاغذ کہولے جاوین **تفسیر** اور جبوقت کہ صحیفے اعمال کے لپیٹے ہوئے

سجین اور علیین مین رکہے تہے کہولے جاوینگے اور ہر شخص جو کچہہ کہ اوسکی صحیفو نمین ہے معلوم کریگا اور قتادہ سے منقول ہے کہ آدمی کے مرنیکے بعد اوسکے اعمال کے صحیفونکو لپیٹ کے دفتر مین رکہتے ہین اور بعضے مفسرون نے نشر کو پراگندہ کے معنو نمین لیا ہے یعنے اعمال نامونکو بکہیر دینگے اور جس دفتر مین کہ جمع تہے وہانسے نکالکر بانٹ دینگے کسیکو بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کے پیچہے سے اور کسیکو داہنے ہاتہہ مین منہ کے سامنے سے دینگے اور مرثد بن وداعہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن صحیفونکو عرش کے نیچے سے اڑا وینگے پس جو صحیفہ کہ ایمان دار کے ہاتہہ مین آویگا اوسمین یہہ لکہا ہوگا کہ فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور جو کافر کے ہاتہہ مین آویگا اوسمین یہہ لکہا ہوگا فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ اور یہہ صحیفے فال کے قرعون کے مانند ہونگے اعمال کے صحیفے نہونگے یہہ کشاف مین ہے ۵ عزیزی ۵

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ اور جسوقت کہ آسمان کا پوست اوتارا جاویگا یعنے سرخ ہو جاویگا مانند اوس بکری کے کہ پوست اوسکا اوتارا جاویگا ۵ فتح ۵ اور جب آسمان کا چہلکا اوتارے ۵ موضح ۵ تفسیر اور جب آسمان کا پوست اوتارا جاویگا جیسے جانور کا کہ بعد ذبح کے پوست اوتار لیتے ہین اور تمام اجزا اور اعضاء اور رگ وریشے اوسکے ظاہر ہو جاتے ہین ایسے فلک کے مکنونات کہ اشیاء کی صورتین مثالیہ ہین ظاہر ہو جاوینگے اور فرشتے صحیفے اوٹہانیوالے اور اور قسمو نکے فرشتے نازل ہونگے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جسوقت کہ دوزخ دہکایا جاویگا ۵ فتح ۵ اور جب دوزخ دہکا لیے ۵ موضح ۵ تفسیر اور جسوقت کہ دوزخ بہڑکائی جاویگی اور سوزش اوسکی بہت سخت ہوگی ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جسوقت کہ بہشت نزدیک کیجاویگی ۵ فتح ۵ اور جب بہشت لائیے ۵ موضح ۵ تفسیر اور جسوقت کہ بہشت محشر کے نزدیک لائی جاویگی پس مسلمانونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی اور کافرونکو حسرت پر حسرت اور جب باران حادثے متحقق ہونگے کہ چہہ اونمین سے دنیا مین پہلے صور پہونکنے کے ہونگے اور چہہ اونمین سے بعد صور پہونکنے کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جانیگا ہر شخص جو کچہہ کہ حاضر کیا ہے ۵ فتح ۵ جان لیوے جی جو لیکر آیا ۵ موضح ۵ تفسیر جان لیگا ہر جی جو لیکر آیا ہے نیکی اور بدی اور بعضے اہل تاویل نے لکہا ہے کہ ان باران حالتونکو موت کیوقت کہ قیامت کا نمونہ ہے معلوم کرلینگے اسلیے اوسکو قیامت صغری کہتے ہین اور حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہی کہ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جو اسباب کہلنے خیر و شر کے حقیقت کے نفس انسانی پر بیان کے گئے اور تحقیق اس اسباب کی خبر مخبر صادق سے کہ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ ہے یعنے حق تعالے کی ذات پاک متیقن ہوی تو حاجت قسم کی نہی اسلیے یون فرمایا ہے کہ فَلَآ اُقْسِمُ ۵ عزیزی ۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ پس قسم کہاتا ہون ستارون پیچہے ہٹ جانیوالون سیر کرنیوالون غائب ہونیوالونکی مترجم کہتا ہے زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد پانچ تارے متحیر ہین

۱ نبی اکرم ہوا اور اگی ہی مین آگ کی دہونکنی ہو ۱۲

۲ جو کوئی مرا پس تحقیق قائم ہوی قیامت اوسکی ۱۲

جب سیر کرکے ایک مقام پر پہنچتے ہین پہر پہرتے ہین اور جس مقام کو کہ طی کیا متوجہ ہوتی ہین
اور جب وقت گرمی کا آتا ہے غائب ہوتے ہین واللہ اعلم ۵ **فتح** سو قسم کہاتا ہون پیچہے
ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانیوالونکی ۵ **موضح تفسیر** فَلَآ اُقْسِمُ پہر قسم
نہین کہاتا ہون کیونکہ باوجود میری خبر دینے کے حاجت قسم کی نہین ہے اور اگر ان سب
باتون کے ساتہہ بہی تم قسم محتاج ہو تو میری قسم بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۵ کی ستارون
پیچہے ہٹ جاتے سیدہے چلتے دبک جانیوالونکی ہی اور حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ
وجہہ اور اکثر صحابہ مفسرین سے منقول ہے کہ وہ ستارے پانچ متحیرہ ہین یعنی زحل اور مشتری
اور مریخ اور زہرہ اور عطارد کہ انکو اپنی حرکت مین ایک حیرت نمودار ہوتی ہے اول تو
مغرب سے مشرق کو ترتیب سے برجون کے حمل سے ثور مین اور ثور سے جوزا مین جلتے ہین اور بعد
اسکے تہوڑے دنون حرکت انکی نمودار نہین ہوتی اور ایک جا پر کہڑے رہتے ہین پہر رجعت قہقری
کرتے ہین یعنی اولٹے پہرتے ہین اور مشرق سے مغرب کو آتے ہین پہلی حالت کو علم ہیئت کی
اصطلاح مین استقامت کہتے ہین اور دوسری حالت کو وقوف اور اقامت کہتے ہین اور تیسری
حالت کو رجعت اور رجوع اور یہہ تین حالتین اور کسی ستارے مین نہین ہین جیسے ماہتاب تہوڑا
سا وقوف رکہتا ہے لیکن رجعت نہین رکہتا اور ستارے نہ وقوف رکہتے ہین نہ رجعت پس حیرت
ان ستارونکی صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آسمانی چیزونکا بدلنا ایک حال سے دوسرے حال پر
ممکن ہے تو بس انقلاب جائز ہونے مین آسمان کے تمام اجزا مین اور زائل ہونے مین ستارونکے کچہہ
تعجب نرہا اور ان پانچ ستارونکا ذکر اس مقام پر لانا اسلیے ہے کہ آسمان کے ستارے دو قسم
کے ہین ایک قسم کو سیارہ کہتے ہین یعنے چلنے والے وہ سات ہین اور دوسری قسم کو ثوابت کہتے
ہین یعنے ایک جگہہ پر ثابت رہنے والے قسم اول کو یعنے سیارونکو تعداد افلاک کے سبب سے حرکتین
مختلف لاحق ہوتی ہین اور ثوابت کو حرکت مختلف نہین ہے بلکہ اونکے آسمان کی حرکت بہی بہت
سست ہے اور کم دکہلائی دیتی ہی اور ثوابت کو رجوع اور استقامت اور وقوف اور انتقال
سرعت سے بطو کی طرف اور بطو سے سرعت کی طرف لاحق نہین ہوتا ہے اور سیارونکو یہہ سب
لاحق ہوتا ہے اور سب سیارونمین سے آفتاب اور ماہتاب کو بارہا قرآن مجید مین تغیر و انقلاب کے مقام
پر ذکر فرمایا ہے اور اکثر دونون کے تغیرات سب خاص و عام مین مشہور ہین علی الخصوص تغیر چاند کا
کہ ہر مہینے مین گہٹنا بڑہنا اوسکا سب دیکہتے ہین اور سورج گہن اور چاند گہن بہی سب پر ظاہر ہے
تو اسمقام پر کہ اجرام آسمانی کے تغیر کا بیان کرنا منظور ہے ان پانچون ستارونکا ذکر کرنا کہ یہہ
بہی تغیر و اختلاف رکہتے ہین ضرور ہوا حاصل کلام کا یہہ کہ احوال ان پانچ ستارونکا بڑی
دلیل ہے اجرام آسمانی کے حالات بدلنے پر اور جب اجرام آسمانی قابل تغیر و انقلاب کے ہوئے تو انقلاب
مین اجرام سفلی کے کونسا اشکال باقی رہا کہ رات دن انقلاب و تغیر اونکا آنکہون سے دیکہتے ہین اور

اگر اس انقلاب مین کہ موجب ایسی تغیر عظیم کا ہوگا کیکو تردد وشبہ ہو تو دوسری قسم کہائی جاتی ہی
وَالَّیْلِ الخ ۞ عزیزی ۞ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۞ اور قسم رات کی
جب جاتی ہی اور قسم صبح کی جب دم لے ۞ فتح ۞ اور قسم رات کی جب اوسکی اوٹھان ہو اور
صبح کی جب دم بہرے ۞ موضح ۞ تفسیر وَالَّیْلِ الخ اور قسم ہے رات کی
جب اوسکی اوٹھان ہوتی ہی اور جہان کو اندہیرا کردیتی ہی اور ایک بڑا انقلاب نمودار ہوتا ہے
بازار اجڑ جاتے ہین چور دن اور درندونکا ڈر پیدا ہوتا ہے رستی بند ہوجاتے ہین اور تلاش روزی
کے یک قلم موقوف اور تمام لوگ چپ چاپ مردونکے مانند بحس وحرکت پڑے ہوتے ہین اور جن
شیاطین پہیل پڑتے ہین پس یہہ ایک انقلاب ہے کہ ہر رات دن کے دور مین زمین اور زمین
والونکو الٹ پلٹ کر ڈالتا ہے اور رات کے عجائبات سے ایک یہہ بات ہے کہ جو چیزین دور مین
جیسے آسمان کے تارے اور چاند اوسمین سب ظاہر ہوتے ہین اور جو نزدیک کی چیزین ہین جیسے آسمان
زمین کے درمیان ہین یا زمین مین چہپ جاتی ہین اور دن کو برخلاف اوسکے معلوم ہوتا ہے
پس تفاوت دنیا اور آخرت کا ظاہر ہونین پوشیدہ چیزونکے اور چہپ جانین ظاہر چیزونکے ہی
نمونہ سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے بطور پورا بیان کرنیکے فرماتے ہین وَالصُّبْحِ الخ اور قسم کہاتا
ہون مین صبح کی جسوقت کہ دم بہرے کہ اوسوقت ہی ایک انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور لوگ خواب سے
بیدار ہوتے ہین اور بازار ومجالس آباد ہوجاتے ہین اور مسافر چل نکلتے ہین اور ہر مخلوق تلاش
معاش کے درپے ہوتی ہے اور قوائے حیوانیہ مین ایک فرحت عظیم پیدا ہوتی ہے اور ہر چیز
روشن وظاہر ہوجاتی ہے اور روشن ستارے بے نور وپوشیدہ اور ہر طرفسے لشکر اور قافلے
بہاڑونکے مانند چلنے شروع ہوتے ہین اور دم صبح کنایت اوسکے ظاہر کرنیسے ہے آفتاب کو
کہ صبح اوسکی علامت ہے مچہلی سے کہ دریا مین تیرتی ہی تشبیہ دی ہے اور اوسکے انتشار نور کو
قبل طلوع دم ماہی سے نسبت کی ہے جیسے مچہلی دریا مین آنکہونسے پوشیدہ گذرتی ہے اور اوسکے
سانس لینے سے پانی اڑتا ہے اور پہیل جاتا ہے اسیطرح سے آفتاب کی حالت ہے پہلے طلوع کے
اور پہلے روشنی پہیلنے کے ۞ عزیزی ۞ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۞ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۞ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۞ تحقیق قرآن گفتگو فرشتہ گرامی
قدر کے ہے یا کہ جو صاحب قوۃ با وقار نزدیک صاحب عرش کے فرمانبرداری کیا گیا ملکوت آسمان مین
صفت کیا گیا ساتہہ امانت کے ۞ فتح ۞ مقرر یہہ کہا ہے ایک بہیجے عزت والیکا قوت رکہتا ہے
تخت کے مالک پاس درجہ پایا سبکا مانا وہان کا معتبر ۞ موضح ۞ تفسیر اِنَّهٗ الخ تحقیق
یہہ قرآن کہ متضمن قیامت کی خبر دینا ہے البتہ یہہ بات لائی ہوئی اللہ کے ایلچی کی ہے کہ اللہ
کیطرف سے پہنچائی ہے بس کذب وافترا کے احتمال کو یہان گنجائش نہین کیونکہ کلام الہی منکا
سچا ہے اور جو بطور ایلچی گریکے لایا ہے اوسکے رسول پاس وہ پانچ صفت موصوف ہے کریم

سلہ عسعس کے دونوں معنی لغت مین آئے ہین اور جانیکے بہی تفسیر لی ہے الصفین عزیزی ۱۲ جبرئیل کی صفتین ۱۲

بڑہی مرتبہ والا اور عالی قدر ہے کہ عدالت اور تقوی اوسکا نہایت کو پہنچا ہے کیونکہ بزرگی اوسکی مرتبہ کی بغیر اوسکی تقوی کے ہو نہین سکتی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے اَلْكَرَمُ التَّقْوٰى وَالْحَسَبُ الْمَالُ اور قرآن شریف مین بہی اشارہ ہے اسی بات کی طرف اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ پس عدالت اور تقوی تو اس راوی مین بہی موجود ہے اب اوسکے حافظہ کی قوۃ معلوم کیا چاہیے تو دوسری صفت اوسکی یہہ ہے کہ ذِيْ قُوَّةٍ بڑہی قوۃ والا کہ اوسکی حفظ مین ہرگز خلل کو دخل نہین جو کچہہ کہ سنتا ہے بے گہٹتی بڑہتی کے یاد رکہتا ہے اور بسبب کامل ہونے ہر قوۃ کے وہ یاد رکہی ہوئی اپنی بے کم و زیادہ کے ادا کرتا ہے اور ہر چند منظور اس مقام پر بیان اس ایلچی کی قوۃ حافظہ اور قوۃ بیانیہ کا ہے لیکن کمال ان دونون قوتون کا علی الاطلاق نہین ہوتا اسلیے مطلق قوۃ کے ساتہہ اوسکو موصوف فرمایا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہ مراد وہی ایلچی ہین جنکی صفتین مذکور ہوئین فرمایا کہ حق تعالے نے تمہاری قوۃ اور امانت کی تعریف فرمائی کچہہ اپنی قوۃ و امانت کا حال ہمارے سامنے بیان کرو اونہون نے کہا کہ قوۃ تو مجہمین اتنی ہے کہ حق تعالے نے مجکو خراب کرنیکو قوم لوط کے شہرونکے کہ چار شہر تہے بہیجا اور ایک شہر اون شہرونمین سے کہ اوسکا نام سدوم تہا اوسمین عورتون اور بچون کے سوا چار لاکہہ آدمی سلح پوش تہے مین اون شہرونکو ساتوین زمین کی تہہ سے ایک پر کے اوپر اوٹہا کر اسقدر آسمان کے نزدیک لے گیا کہ آسمان کے رہنے والے اون شہرونکے مرغون اور کتون کی آواز سنتے تہے پہر اون سب شہرون کو اوسی غار مین اوندہا ڈال دیا اور مجکو کچہہ تکلیف اور بوجہہ معلوم نہوا اور امانت داری میری اس درجہ کو ہے کہ مجکو کبہی کسی کام کو نہین فرمایا کہ بے کمی زیادتی اوسکو بجا نہین لایا اور کوئی بہید مجہسے نہین فرمایا کہ مینے اپنے سینے مین اوسکو پوشیدہ نہین رکہا پس ذکر کرنیسے ان دو وصفونکے دو شرطین روایت کی کہ عدالت اور قوۃ حفظ ہے ثابت ہو چکین اب بطور علاوہ کے اور کئی صفتین بہی ذکر فرماتے ہین اونکی کمال خوبی اور اعتماد کے لیے اونمین سے ایک یہہ ہے کہ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ یعنی وہ ایلچی مالک تخت کے نزدیک رو دار عالی مرتبہ ہے اور ظاہر ہی کہ جو روشناسون کو حضور کے ہمیشہ دربار مین حاضر رہتے ہین ایلچی گری پر بہیجتے ہین تو اعتماد اوسچیز پر زیادہ تر ثابت ہوتا ہے اوس سے کہ زبان سے ہر کارے کے یا کسی عہدی کی معرفت وہ پیغام بہیجا جاوے دو جہت سے اول تو یہہ کہ وہ روبروی دار بلا واسطہ بادشاہ کا کلام سنتا ہے اور احتمال ہیات کا کہ کسینے اس کلام مین کمی زیادتی کی ہوگی نہین رہتا دوسرے یہہ کہ وہ عالی مرتبہ اپنے مرتبہ اور منصب کے محافظت کے لیے سرکاری پیغام پہنچانے مین کمال احتیاط کرتا ہے اسلیے بخاری اور مسلم اور محدث اون لوگونکو کہ استادونکے پاس بیٹہتے تہے اور ثقہ تہے اونکو روایت مین مقدم اور مرجح کرتے تہے روایت مین اور دنیا دارونکے عرف مین بہی جو پیغام بادشاہی امیر یا وزیر کے واسطہ سے پہنچتا ہے وہ زیادہ معتبر ہوتا ہے اوس سے کہ کسی خواص یا دربان باری دار کے واسطے سے پہنچے اور اونہین مین سے ایک یہہ بہی کہ

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ط وہ ایلچی سبکا مانا اوس عالم مین کہ مملکت الٰہی کے دربار کی کسوٹی ہے اور امانت دار جانا گیا ہے اوس دربار کے ارکانو نمین کہ بے پوچہے اور دریافت کیے فقط اوسکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور رسالت اوسکی اسقدر ذہنونمین اوس دربار والونکے اور اوس سرکار کے متوسلونکے جم گئی ہے کہ اوسکے حکم کو بن پوچہے اور تحقیق کیے حکم آلہی جانکر فرمانبرداریان اوسکے ڈوبتے ہین چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات اپنے ساتہہ لیکر گئے تو آسمان کے دربانو نے اور بہشت و دوزخ کے نگہبانون نے اونکے حکم سے دروازے کہولدیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہان چاہتے تہے سیر کرتے تہے چنانچہ معراج کی حدیثونمین اسکا مفصل بیان ہے اور احکام الٰہی ساتون آسمان والونکو پہنچانا اونہین کا کام ہے گویا حضرت جبرئیل سب فرشتون سے اس صفت مین کہ اللہ تعالے کا پیغام پہنچاتا ہے ممتاز و مشہور ہین اور تمام قسمونمین فرشتونکی اونکا آنا علامت ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے پیغام لانیکی پس جسوقت کہ راوی اس درجہ کا ثقہ ہو کہ تمام ثقہ اوسکے پیغام کو قبول کرتے ہین اور اوس سے سند نہین مانگتے پہر احتمال کذب و افترا کا اوسکے خبر مین کرنا سوائے مالیخولیا کے کچہہ نہین اور دوسرا واسطہ کہ تمہارا پیغمبر ہے وہ بہی ایک شخص ہے کہ چالیس برس سے زیادہ ہوے کہ تمہارا ہم صحبت ہے اور کبہی جہوٹ پر اوسکے کیا خلوت اور کیا جلوت کیا غرض کیا بیغرض مطلع نہین ہوے ہو پہر اوسکو خبر اور روایت مین معتبر نہ جاننا خلاف عقل کے ہے مگر یہہ وہ شخص خفقانی یا سودائی ہو کہ بسبب فاسد ہونے حواس درونی کے صورتین عجیب بے اصل اوسکے خیال مین گذرتی ہین اور آواز عجیب و غریب سنتا ہے اور جو اوسکے خیال مین آتا ہے ہو نہو اولا سمجہتا ہے سو یہہ بہی غلط محض وَمَا صَاحِبُكُمْ اِلَى عزیزی ط وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ج فتح ط اور تمہارا رفیق بہی کچہہ نہین دیوانہ ط تفسیر اور نہین ہے یہہ یار تمہارا دیوانہ ط اور نہین ہے یہہ ہمنشین تمہارا سودائی اور خیالی کہ اس احتمال کو اوسکی خبر مین روا رکہو کیونکہ اتنی صحبت دراز مین کمال اوسکی عقل اور دانائی کا دم بدم اور ساعت بساعت تجربہ کر چکے ہو اور صحت اوسکے خیال اور تدبر کی معلوم کر چکے ہو کہ تمام عقلا سے بالاتر ہے اور اگر باوجود ان سب باتونکے تمہارے دلمین شبہ گذرے کہ یہہ پیغمبر ایک صورت دیکہتا ہے اور اوس صورۃ کی زبان سے کلام الٰہی سنتا ہے مگر ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہہ صورت جبرئیل ہی کی ہے شاید کہ انکو کسی جن یا شیطان نے یہہ صورت بناکر فریب دیا ہو یا آواز کی ہو کہ پیغمبر نے اوسکو جبرئیل کی آواز سمجہی ہو ہم کہتے ہین کہ یہہ سب شبہے تمہارے اوسوقت پیش جاتے ہین کہ اس پیغمبر نے کبہی جبرئیل کو اپنی صورت اصلی پر نہ دیکہا ہوتا ط عزیزی ط وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ج اور تحقیق یار تمہارے نے دیکہا تہا اوس فرشتہ کو کنارہ ظاہر آسمان پر ط فتح ط اور اوسنے دیکہا ہے اوسکو کہلے کنارہ آسمان کے ط موضح ط تفسیر اور دیکہا ہے اس پیغمبر نے اوس ایلچی کو اپنی اصلی صورۃ پر کہلے کنارے آسمان کے یعنے افق مشرقی مین اور بسبب ہونے آفتاب کے اوس طرف اصلا احتمال شک و شبہ کا نہین

رہاتہا اور جو حقیقت ایک چیز کی ایک بار دیکہہ لے اور پہچان لے پہر پہچاننا اوس حقیقت کا ہر صورت اور ہر لباس مین آسان ہوتا ہے جیسے کوئی لڑکا پانی کو دریا مین دیکہے پہر اگر اوس پانی کو آبخورے یا پیالے مین اوسکے سامنے لاوین وہ پہچان لیگا کہ یہہ وہی پانی ہے جو دریا مین دیکہا تہا اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکہنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلیہ پر موجب کہلنے حقیقت جبرئیلیہ کا ہوا تہا کہ بعد اوسکے ہر صورت اور لباس مین اونکو پہچان لیتے تہے شعر تو خواہی جامہ و خواہی قبا پوش ٭ بہر رنگے ترا من میشناسم ٭ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مینے جبرئیل کو کبہی اونکی اصلی صورت مین نہین دیکہا مگر دو بار ایکبار تو زمانہ مین شروع وحی کے کہ بیتاب ہوکر چاہتا تہا مین کہ اپنے کو پہاڑ پرسے گرادون اس ارادے سے موضع اجیاد مین کہ ایک مکان ہے مکہ معظمہ مین گذرتا تہا اوسوقت جبرئیل کو دیکہا مینے کہ ایک سونیکی جہلک کی کرسی پر زمین وآسمان کے درمیان مین مشرق کی طرف بیٹہے ہین اور اوسکے جسم نے تمام کنارونکو آسمان کے گہیر لیا ہے اور اونکے چہہ سو پر ہین اور اونکے پرسب یاقوت اور موتیون سے ٹکنے ہوے ہین پس عجب ایک نورانی شکل دیکہی مینے اور دوسرے بار شب معراج مین سدرۃ المنتہے کے پاس بہی اسی صورۃ سے دیکہا مینے اور قرآن مجید مین اول ہین سورہ والنجم کے ان دونون بار کا مذکور فرمایا ہے مگر یہہ کہ وہان پر ذکر مین پہلی بار کے دیکہنے کو بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی مذکور فرمایا ہے اور یہان پر بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ پہر جب تمام وجہین قرآن نازل ہونیکے اشتباہ کی سب صورت سے زائل ہوگئین تو تمہیں اوسکے خبر دینے مین احتمال کذب کا نرہا مگر یہہ کہ بعضے کافر بطور شبہہ کے اس کلام کو بطور کاہنونکی باتونکے جانتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہتے تہے اور حقیقت کاہن کی یہہ ہے کہ بعضے انسانکو بعضے شیطانونسے مناسبت حاصل ہوجاتی ہتی اور وہ نفوس شیطانی مجلسونسے ملائکہ کی کہ تدبیرین آئندہ کے کامونکی اون مجلسونمین مذکور ہوتی ہین چوری سے کچہہ اونمین سے سنکر اوس اپنے دوست سے بیان کردیتے ہین پہر وہ شخص اوس بات کو لوگونمین کہتا ہے اور کبہی کبہی وہ برابر بہی پڑجاتی ہے اور یہہ معاملہ شیطانی انسانونکے ساتہہ پہلے پیدا ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت مروج تہا اور کئی آدمی اسبابمین مشہور گذرے ہین جیسے شق اور سطیح کہ عجائب قصے اونکے اخبار بالغیب مین مشہور و مذکور ہین چنانچہ اس شبہہ کو اگلی آیتونمین دفع کیا ہے اور تقریر اس شبہہ کے دفع ہونیکی یہہ ہے کہ علم کاہن کا کافی اور گہیرنے والا غیب کے اقسام کا نہین ہوتا یہان تک کہ اگر اوس سے نام اور صفتین اللہ تعالے کی یا احکام شرعیہ کو کہ عالم غیب مین مقرر ہین یا حقیقت اور بطلان اہل مذاہب و ملتونکا یا احوال بہشت و دوزخکا یا وہ جو ارواح کو بعد موت کے پیش آتا ہے اور مانند ان علمونکے پوچہین تو گونگے اور لاجواب رہ جاوین بلکہ تواریخ بادشاہون اور اگلے لوگونکی بہی نہین جانتے کیونکہ اونکے علم کی جڑ تو ملائکہ کی باتونمین سے کچہہ چوری سے سن آتا ہے کہ تدبیرین آگے ہونیوالے کامونکی کرتے ہین اور بس

سو علم اوسکا فقط بیان کرتا ہے قریب ہونیوالی باتوںکا کہ ملائکہ کو اونپر اطلاع دیجاتی ہے اور اوسکی خبر
اور جاری کرنیکا حکم فرمایا ہے اور چونکہ حاصل کرنا اس علم کا چوری سے ہے اسلیے اونکے خبرمین
پورا پورا بیان کرنا اوس واقعے کا نہین ہوتا بلکہ بطور رمز و اشارے کے ایک دو کلمے کہ دلالت اصل کی
اوس واقعے کے کرین بطور اجمال کے کچھ اونکے ہاتھ لگ جاتے ہین پھر اپنے طرف سے بھی کچھ
کچھ اوسبات مین مثال اور قیاس عقلی سے بڑھا دیتے ہین تو کبھی وہ بات خارج مین موافق
اونکے قیاس کے ہوجاتی ہے اور کبھی اور طرح سے ظہور مین آتی ہے بس کاہن کا علم غیب کی
باتونمین اشارے سے زیادہ نہین ہوتا سو وہ بھی مخصوص جزئیات عالم کے احوالمین ہے جو قریب
ہونیوالے ہوتے ہین اور یہہ قرآن گھیر لینے والا ہے تمام فنون کو علم غیب کے اور بیان بھی وسیع
رکھتا ہے کہ ہدایت مین کافی ہے ط عزیزی ط وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ اور نہین ہے یار تمہارا علم پوشیدہ پر بخل کرنیوالا اور نہین ہے
قرآن گفتگو شیطان راندے ہوئے کی ط فتح ط اور یہہ غیب کی بات پر نہین بخیل اور یہہ کہا نہین
شیطان مردود کا ط موضح ط تفسیر وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن علم غیب بیان
کرنیمین بخیل اور قصور کرنیوالا جو کچھ کہ آدمی کو واسطے معاش و معاد کے علم و عمل چاہیے اوسمین
موجود ہے بس حق مین ایسے کلام کے سراسر ہدایت ہے گمان کہانت کا لیجانا محض حماقت ہے
اور یہہ بھی ہے کہ جو کچھ کہ کاہن کی زبان سے نکلتا ہے وہ کلام شیطان کا ہوتا ہے کہ ملائکہ
کی مجلس سے چرا لاتا ہے وَمَا هُوَ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن بات شیطان کہدیڑے گئی کی
کیونکہ شیطان بے تعظیمی کرنے سے آدم علیہ السلام کی راندہ گیا تو اوسکو آدم علیہ السلام
سے کمال عداوت پیدا ہوئی اور جناب الہی سے بھی بغض اور دشمنی پیدا کی بس اوسکی ہر باتمین
ایک تہہ آدمیونکی دشمنی کی پوشیدہ ہوتی ہے اوسکو ہدایت اور امر و نہی سے اونکی کیا مناسبت
اوسکا کام تو بہکانا ہے اوسکو توحید سے اور ذکر کرنے ناموں اور صفتوں سے باریتعالے کے اور ذکر سے
بہشت اور دوزخ کے اور ثابت کرنے سے آخرت کے اور بدگوئی سے بتون کے اور کفار کے اور عجائبات
بیان کرنے سے شہوت و غضب کے کامونکے اور خوبی بیان کرنیسے ریاضت اور مشقتونکے عملونکی
اور ادر تعریف سے انبیاء اور صلحاء کے اور بدانجامی سے فرعونون اور بدکارونکی کیا غرض کہ یہہ کام
تو اوس ملعون کے آنکھہ کے کنکر اور جگر کا کانٹا ہین اور اوسکے مکر و فریب کے بازار کو درہم
کرنیوالے ہین خصوصاً ڈرانا شیطان کے مکر و فریب سے اور اوسکی دشمنی کا بیان آدم کی اولاد
اور ہجو اور مذمت اوسکے تابعدارونکی اور برائی اون کامونکی جو اوسکو پسند ہین کیا امکان
اوسکی زبان سے نکلین بلکہ شیطان ایسے باتو سنے کانونمین اونگلیان دیکے بھاگتا ہے مصرع
دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ۔ اب ایسے کلام ہدایت فرجام کو شیطان کا کلام
سمجھنا کمال حماقت و بیوقوفی ہے چنانچہ کافرونکو اونکے اوس گمان فاسد پر بطور خفگی اور

فرشتہ جبرائیل علیہ السلام تابع محمد علیہ السلام کا ہے

پہرکی کے فرماتے ہین فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۞ **عزیزی** ۞ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ پس کہان چلے جاتے ہو نہین ہے قرآن مگر نصیحت عالمونکے لیے ۞ **فتح** ۞ پہر تم کدہر چلے جاتے ہو یہہ تو سمجہوتی ہے جہان کے واسطے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** ۞ فَاَیْنَ الخ پہر کدہر کو جاتے ہو اور کن خیالونمین سرگردان ہوتی ہو امر واقعی کو چہوڑکر ایسے احتمالون کہ جنکا ہونا ہرگز ممکن نہین اور لڑکے بہی اوسپر ہنستے ہین فریب کہاتے ہو گویا گہر کی راہ بہول کر کوین مین گرتے ہو اور یہان پر سمجہ لیا چاہیے کہ اکثر قرا معتبر نے لفظ بضنین بدلے ضاد نقطہ دار کے کہ ہم شکل صاد کا ہے ظ نقطہ دار سے کہ ہم شکل ط کے ہے پڑہا ہے اور معنے ظنین کے جو ظا کے ساتھ ہے متہم کے ہین اور اس صورة مین ضمیر ہُوَ کی صاحب کی طرف پہریگی کہ مراد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے یعنے نہین ہے تمہارا پیغمبر غیب کی بات پر متہم کہ بن دیکہے کہدے کہ مینے دیکہی ہے کیونکہ چہوٹی چہوٹی اور آسان باتونمین تو اوسکو جہوٹا نہین جانتے ہو پہر ایسے امر عظیم مین کیسے اوسکو جہوٹا جانتے ہو اور تہمت لگاتے ہو پس یہہ شبہ بہی جاتا رہا کہ یہہ پیغمبر شاید جبرئیل کی صورت اصلی دیکہنے کے دعوے مین دروغگو ہو اور فرق مخرج مین ضاد اور ظا کے بہت مشکل ہے اکثر اس ملک کے پڑہنے والے دونونکو ایکسان نکالتے ہین نہ مقام پر ضاد کے ضاد ہوتا ہے نہ مقام پر ظ کے ظ ان دونونکا مخرج پہچاننا قرآن پڑہنے والیکو بہت ضرور ہے پس مخرج ضاد کا زبان کے کنارہ کی جڑ ہے امداد سے دانتونکے کہ اونکو اضراس کہتے ہین خواہ سیدہی طرف سے لین خواہ الٹی طرف سے اور نکالنا اس حرف کا اکثر لوگونکو بائین طرفسے آسان ہوتا ہے اسیواسطے اکثر اوسیطرفسے نکالتے ہین اور مخرج ظ کا کنارہ زبان کا ہے مدد سے اگلے دانتون کی جڑونکے اوپر کی جانب سے کہ اونکو ثنایا علیا کہتے ہین مانند دال اور تا کے **تنبیہ** مولنا صاحب علیہ الرحمہ نے سچ لکہا لیکن جیسے ضاد اوسکے مخرج سے نہ نکلے وہ کیا کرین دال مفخم کی طرح پڑہین یا ظ کی طرح حرمین شریفین وغیرہما اکثر ملک عرب مین تو سب دال مفخم کی طرح پڑہتے ہین اور دہلی وغیرہا اکثر ہند کے ملک مین بہی پہلی اسیطرح پڑہتے تہے مگر ان ایام مین بعضونے ظ کے طور پر پڑہنے کا فتوے دیا اور آپ بدستور سابق پڑہتے ہے پہر ایک مجلس بہی اسکی تحقیق کے لیئے منعقد ہوئی اکثر قرا وقت کی راے بطور سابق کے پڑہنے پر غالب ہی اور زبانی مولوی رحمت اللہ صاحب کہ جامع علوم عقلی اور نقلی کے اور مہاجر ہین فرماتے تہے کہ مین جو مصر مین وارد ہوا تو سنا کہ وہان ایک طالب علم نے اسی مسئلہ مین گفتگو شروع کی تہی سو وہان کے حاکم نے کہا کہ ہمنے سنا تہا کہ آگے بہی اس مسئلہ مین گفتگو ہوئی تہی محضر قرا جو لکہوایا تو معلوم ہوا کہ اوسوقت مین اکثر علماء و قرا کتنے ہی شہرونکے جمع ہوے تہے سبنے فتوی یہ دیا کہ ضاد منقوطہ کو دال مفخم کی طرح پڑہنا چاہیے مگر عوام کو جو مخرج کو جانتے نہین ہین یا مخرج سے نکالنے پر قادر نہین ہوتے ہین سو حاکم حال نے کہا کہ جب اکثر علماء کا اتفاق روبرو حاکم سابق کے ہو چکا تہا تو اسمین اختلاف کرنا باعث خرق اجماع اور سبب فساد عظیم کا ہے اختلاف کرنیوالا اسمین

تحقیق مسئلہ ضاد منقوطہ کی

قابل سزا کے سکتے ہین لیکن ہم درگذر کرتے ہین اسکو جلاوطن کردینا چاہیے جب طالبعلم جلاوطن ہوا تو
کوئی اس مسئلہ مین گفتگو نہین کرتا تہا ڈرتے تہے لوگ اس اختلاف کے ذکر کرنیسے سچ ہے حاکم دیندار سے
انتظام دینی او دنیوی ہوتا ہے اللہ تعالی ترقی دین کی کرے باعانت اہل حق کے اور مولوی محمد
یوسف دہلوی بہی حال مین فتوے حرمین شریفین کے اکثر علماء سے لکہوا کر لیگئے تہے اونہون نے
بہی یہی فتوی دیا تہا کہ دال مفخم کے طور پر پڑہنا چاہیے یعنی عوام کو .... اور مولوی
قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی نے رسالے بہی اس مسئلہ مین لکہے ہین مدلل بقواعد
قراء کے واللہ اعلم بالصواب۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؁ اور جب بیان
سے اس کلام اعجاز نظام کے صدق کے اور باطل کرنیسے مخالفونکے بہتانونکے فارغ ہوے
تو اب بطور حصر کے تہوڑی سی خوبیان اس کلام کی بیان فرماتے ہین کہ اوسکے حق مین اس قسم
احتمالونکی گنجائش نہین اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین ہے یہہ قرآن مگر ایک نصیحت
کہ بسبب شامل ہونیکے اسماء اور صفات آلہی کو حکم ذکر و نصیحت کا پیدا کیا ہے کہ وسیلہ تقرب اور
وصول الی اللہ کا ہوسکتا ہے جہان کے لوگونکو مراد انسان اور جن و فرشتے ہین کیونکہ سوا ذکر کو
سوا ان تین فرقونکے کوئی نہین جانتا آدمی اور جن اس کلام سے نصیحت بہی پکڑتے ہین اور
گناہونسی بہی بچتے ہین اور طاعت پر رغبت کرتے ہین اور اوسکی تلاوت سے قرب معنوی
اپنے مالک سے پیدا کرتے ہین اور فرشتے بہی اوسکی تلاوت سے انس رکہتے ہین اور دور دور سے
اوسکے سننے کو آتے ہین اور اوسکے حرف و کلمونکی خدمت کرتے ہین اور آسمان پر لیجاتے ہین
اور مقبولیت کے مقام پر پہنچاتے ہین اور یہہ سب باتین عنداللہ موجب اونکے قرب کی زیادتی کی ہین
لیکن حاصل ہونا ان فائدونکا قرآن سے خاص ہے لِمَنْ شَآءَ الخ ؁ عربی ؁ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّسْتَقِيْمَ واسطے اوسکے کہ چاہے تمہارے زمرہ مین سے کہ راست کردار ہووے ؁ قف ؁ جو کوئی چاہے
تم مین کہ سیدہا چلے ؁ موضح نفسیں اوس شخص کے لیے کہ تم مین سے جو سیدہا
چلتا ہے کیونکہ کجروی قرآنکے معنے سمجہنے مین زیادہ تر موجب سنگدلی اور دوری ہونیکی نصیحت سے
اور بعد و حجاب اور سرکشی کی خاوند حقیقی سے ہوتی ہی پس قرآن کی مثال غذاے لطیف کے
مانند ہے کہ بدن صالح مین موجب زیادہ ہونے قوۃ کے اور کمال صحت کی ہوتی ہے اور نقصان والے
بدنمین سب مرض بڑہنے اور ضعف کی ہوتی ہے جیسا کہ اور جگہ فرمایا ہے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا اور یہہ بہی فرمایا ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ
اور اسیلئے محققون نے لکہا ہے کہ قرآن مجید اور نور پیغمبر کا اور صحبت اولیاء کی اور وعظ و نصیحت
علماء کی یہہ سب مانند غذا کے ہے حفظ مذاہب کی تکمیل کے لیے اور وہ جو جہل و گمراہی کے مرض کے
دوا کے مانند ہے وہ اور چیز ہے ان چیزونکے سوا اور اگر یہہ چیزین دوا کے مانند ہوتین تو کوئی شخص
عالم مین گمراہ نرہتا اور سب اچہے ہوجاتے اب ارشاد او سچیز کی طرف فرماتے ہین کہ وہ چیز اللہ تعالے

کے ہاتھہ مین ہے کیکو اوسمین دخل نہین ٭ عزیزی ٭ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ٭ اورنہین چاہتے مگر اوسوقت کہ چاہے پروردگار عالمونکا ٭ فتح ٭ اورتم جبہی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب ٭ موضح ٭ تفسیر وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو تم سیدہے چلنے کو علم وعمل مین مگر جب چاہے اللہ کیونکہ تم اوسکے قبضہ قدرت میں ہو اور تمہارا ارادہ اوسکے ارادیکے تابع ہے بالتشبیہ جیسے بازیگر کی پتلیان کہ بازی گر کے ہاتھہ مین ہوتی ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالے اپنے ارادیسے تمہارے اندر ارادہ اختیار پیدا کریہے اورتم موافق اوس ارادے او اختیار کے نیک و بد کام عمل مین لاتے ہو اور مستحق ثواب وعقاب کے ہوتے ہو اور بازیگر کو قدرت پیدا کرنے ارادے و اختیار کی پتلیونمین ممکن نہین فقط حرکت دیسکتا ہے اسلیے پتلیونکے کام بازیگر کی طرف منسوب ہوتے ہین اور خوبی اور برائی کی نسبت پتلیونکو کوئی نہین کرتا بلکہ بازی گر کی طرف کرتی ہین برخلاف آدمیونکے کہ جو اپنے ارادے اور اختیار سے کام کرتے ہین تو مورد برائی اور تعریف اور ثواب وعقاب کے ہوتے ہین اسیواسطے عقلا نے کہا ہے کہ واسطہ ہونا مختار کا درمیان مین فعل اور سبب کے علاقیکو اوس فعل کے اوس سببسے قطع کر دیتا ہے جیسا کہ تدبیرات دینویہ مین خطا اور صواب کو مشورہ کرنیوالونکی طرف منسوب نہین کرتے بلکہ خطا اور صواب کے کرنیوالیکی طرف بہلائی اور برائی کی نسبت کرتے ہین اور اسیطرح سے سب کامونمین یہہ قاعدہ جاری ہے اور باوجود تخصیص مشیت کے ہدایت ساتہہ بعض افرادکے اور عام ربوبیت اوس ذات پاک کی سب جہان والونسے بحال وبرقرار ہے کیونکہ وصف اوسکا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے یعنے پالنے والا سارے عالم کا ہے پس رضامندی اوسکی اوسکی تابعداریمین ہے اور غضب اوسکا اوسکی نافرمانی مین تاکہ ربط عالمونکا آپسمین برہم ہو جاوے اور اگر گنہگارونسے بہی عابدونکی طرح سے راضی ہوتا اور اونپر غصہ نفرماتا تو عالم قہر وسیاست اور حکمت وعدالت کا کہ دوزخ اور طبقے اوسکی کہ نشانیان اوسکے قہر وسیاست کی ہین بیکار رہجاتے اور اگر اہل طاعت کو نوازش وکرم سے تخصیص کرتا اور نعمتین بہشت کی اونکو عنایت نفرماتا تو عالم اوسکے لطف وقدردانی کا کہ بہشت اور اوسکے درجے اور حور وغلمان کہ آثار سے اوس عالم کے ہین بیکار ومعطل رہجاتے ٭ عزیزی ٭ سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین اور تین سو انتیس ۳۲۹ حرف ہین اور ربط اس سورہ کا سورہ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ سے اسقدر ظاہر اور کہلا ہے کہ حاجت بیان کی کچہہ نہین ہے ان دونون سورتونمین قیامت کے شروع حادثونکا بیان کرنا منظور ہے کہ کسطرح سے یہہ دنیا خراب ہوکر دوسرا عالم بنیگا اور اس مضمونکو دوسورتونمین علحدہ علحدہ بیان فرمایا اسلیے کہ اوسمین تفصیل سے اسکا بیان ہے اور اسمین مجمل اور اس سورۃ کا نام انفطار اسلیے رکہا کہ اول ہی مین لفظ انفطرت کا مذکور ہے اور نزول اسکا بعد والنازعات کے ہے ٭ عزیزی ٭ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ٭ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ٭ جب آسمان پہاڑا جاوے اور جب سارے

ع الربع

سورۃ الانفطار

جہڑ پڑین ۵ **فتح** ۵ جب آسمان چرجاوے اور جب تارے جہڑ پڑین ۵ **موضح تفسیر**
اِذَا السَّمَآءُ الخ اور آسمان کے چرنیکی کیفیت اور جگہہ سطرح پر بیان فرمائی ہے کہ ایک چیز بدلی کے
مانند عرش کے نیچے سے اوتریگی اور سب آسمان اوسکے صدمہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے اور وہ بدلی
حقیقت مین تجلی ہے قہر الٰہی کی کہ اس عالم کے خراب کرنیکو اس شکل سے متوجہ ہوگی وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ
الخ اور جب تارے جہڑ پڑین جہانک کر ۵ **عزیزی** ۵ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ
بُعْثِرَتْ ۵ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ۵ اور جبوقت کہ دریاؤنکو روان کیا جاوے
نہایت شدت سے اور جب قبرین کہودی جاوین جان لیگا ہر نفس اوس چیز کو کہ آگے بہیجی تہی اور
اوس چیز کو کہ پیچہے چہوڑی تہی ۵ **فتح** ۵ اور جب دریا بہ پڑین اور جب قبرین اوہائی جاوین
جان لیوے جی جو آگے بہیجا اور جو پیچہے چہوڑا ۵ **موضح تفسیر** وَ اِذَا الْبِحَارُ
الخ اور جب دریا بہائے جاوین اور ٹہیراؤ اور رکاؤ پانی کا جو اسوقت مین ہے وہ نہ رہے شیخ ابو المنصور
ماتریدی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ پہلے سب دریا ایکجگہہ اکٹھے کیے جاوینگے اور اس جمع ہونیکے سبب سے
اونمین ایک جوش اٹہیگا اوسمین سے شعلہ اوٹہیگا کہ سب دریا جل کے کچھہ پانی اوسمین سے دہوان
ہوکے قیامت کے میدانکو بہر دیگا اور کچھہ پانی دوزخ کی آگ ہوجائیگا سو اس سورۃ مین دریا کے
پہلے انقلاب کا ذکر ہے کہ اپنے ٹہیراو سے متغیر ہوکے بہ نکلینگے اور سب ملکر ایک دریا ہوجائیگا
اور سورہ تکویر مین اس انقلاب کے پیچہے جلانا اور دہکانا بیان فرمایا ہے اور اس سورۃ مین بعثرۃ
القبور کے مناسبت سے بہانیکو اختیار فرمایا ہے اسلیے کہ جب پانی مکان کی جڑ مین پہنچتا ہے تو
اوسکو خراب کردیتا ہے اور اوس سورہ مین تسعیر جحیم کی مناسبت سے جلانے اور دہکانیکو اختیار
فرمایا ہے اور عرب کی لغت مین بحر خاص نام ہے دریاے شور کا اور جتنی ندیان میٹہی ہین کتنی ہی
لنبی چوڑی گہری ہون اونکو نہر کہتے ہین بحر نہین کہتے اور دریاے شور جسکو سمندر کہتے ہین
وہ ایک ہی ہے لیکن اوسکے ٹکڑون اور کہاریونکی رعایت سے جمع لائی ہین جیسا کہ تاریخ
والونے لکہا ہے کہ سمندر کے ایک ٹکڑیکا نام بحر چین ہے اور ایک ٹکڑیکا نام بحر ہند اور
ایک ٹکڑیکا نام بحر فارس اور ایک ٹکڑیکا نام بحر قلزم جو درمیان حبش اور عرب کے جاری ہے
اور ایک ٹکڑیکا نام بحر روم ہے جسمین فرنگیونکے جزیرے واقع ہین اور ایک ٹکڑیکا نام بحر خزر والا
ہے اسیطرح اور بہی نام ہین اور دریاؤنکے بہنے کے سبب سے انسان کے بدنونکے مادے اور اونکے
بدنون کے عذاب اور عقوبت کے اسباب زیادہ ہونگے اور آسمانی نفوسکا تعلق اون بدنونسے
صحیح ہوجائیگا وَ اِذَا الْقُبُوْرُ الخ اور جب قبرین اوہائی جاوین یعنے قبر والے اور جو کچھہ کہ زمین
مین ہے سب زمین کے اوپر آجاوے اور بدنون کے اجزا اسمین ملجاوین اوسوقت ایک
پانی عرش کے نیچے سے برسیگا اوسمین زندگانی کی قوت ہوگی اور مرد کی منی کا حکم رکہیگا
اوسکے بعد حضرت اسرافیل صور پہونکینگے اور انسان کی روحین اپنے بدنونسے ملجاوینگے اور

یعنی سمندر کا پانی زمین پر آ دوڑیگا ۱۲ منہ

بیان بحار سمندر

آسمانی رہین اونکی خادم اور مددگار ہونگی اور حشر قائم ہوگی اوسوقت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
جان لیویگا ہر جی جو آگی بہیجا ہی حق تعالے کی طرف قسم نیکی اور بدی سے اور آگے بہیجنے سے مراد اوسکا
کرنا ہے اسلیے کہ جو کچھہ نیکی اور بدی کی ہے سب نامہ اعمال مین لکھی ہے اور وہ نامہ لکھنے والونکے ہاتہہ سے
حق تعالے کے دربار مین پہنچا ہے وَمَا أَخَّرَتْ اور جو پیچھے چھوڑا ہے قسم نیکی اور بدی سے اور پیچھے چھوڑ
نیکرنا مراد ہے یعنے اوس کام کو نکیا اسلیے کہ جو نہین کیا ہے وہ نامہ اعمال مین لکھا ہی نہین گیا اور
حق تعالے کے دربار مین بہی نہین پہنچا اور بعضی مفسرین نے کہا ہے کہ تقدیم سے خرچ مال واسباب کا
اللہ تعالے کی رضامندی مین مراد ہے کہ وہ سب ذخیرہ آخرت کا ہے اور تاخیر سے چھوڑ جانا مال واسباب کا
مراد ہے وارثون کے لیے اور بعضون نے کہا کہ ما قدمت سے وہ اولاد مراد ہے جو مان باپ کے سامنے
مرگئی ہی اور ما اخرت سے پیچھے چھوڑی اولاد مراد ہے اور بعضون نے تقدیم سے اول عمر کے کام اچھے
ہون یا برے مراد لیے ہین اور تاخیر سے آخر عمر کے کام اور بعضون نے کہا کہ نیکی اور بدی کرنی
کوئی چیز ہو یا چھوڑنے سب ما قدمت مین داخل ہے اور رسم نیک ہو یا بد اور مذہب یا طریقہ جو کسی شخص
نے نیا نکالا اور اوسکے بعد لوگون نے اوسکو اختیار کیا اور اوسی راہ پر چلنے یہہ سب ما آخرت مین داخل ہے
اور حدیث شریف مین آیا ہے عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے کہ ما قدمت من خیر او شر و ما اخرت
من سنة حسنة استن بها بعده فله اجره واجر من اتبعه من غير ان ينقص من اجورهم شيء
او سنة سيئة عمل بها بعده فعليه وزره ووزر من عمل بعده لا ينقص من اوزارهم شيء
یعنی جو کچھہ آگے بہیجا نیکی اور بدی سے اور جو کچھہ پیچھے چھوڑا طریقہ نیک سے جسکو اختیار کر لیا لوگون
نے بعد اوسکے پس اوسکو اجر ہے اپنے کیے کا اور اجر ہے اون لوگونکا جنہون نے پیروی کی اوسکی
بغیر اسکے کہ کم ہو اونکے اجر سے کچھہ اور جسنے بری رسم ڈالی اور اوسکو لوگون نے اختیار کیا بعد اوسکے
تو اوس شخص پر ہے گناہ اوسکے کیے کا اور گناہ اون لوگونکا جو اوس رسم بد پر چلے اوسکے بعد بدون
اسکے کہ کم کیا جاوے گناہ اون لوگونکے سے کچھہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک سوال کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سوال کیا جتنے شخص آپکی خدمت مین حاضر تہے سب چپ رہے
ایک شخص حاضران مجلس سے اوٹہا اور اوسکو کچھہ دیا پہر اورون نے بہی اوسکو دیکہکے اوس سائل کو دینا
شروع کیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیک رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر
عمل کرتے ہین تو اوس رسم نکالنے والیکو ایک ثواب اپنا ملتا ہے اور ثواب اور عمل کرنیوالونکا بہی بے
اسکے کہ اون کے ثواب سے کچھہ کم ہو اور اسیطرح جو شخص بد رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر عمل کرتے
ہین تو اوسکا وبال اوس رسم کے نکالنے والے پر اور لوگونکا وبال بہی اوسکی گردن پر ہے جو اوسپر
عمل کرتے ہین بے اسکے کہ اونکے وبال سے کچھہ کمی کیجاوے راوی اس حدیث کا کہتا ہے کہ اس
قصے کے نقل کرنیکے بعد حضرت حذیفہ بن الیمان نے یہہ آیتہ پڑہی کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
وَأَخَّرَتْ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ نفس انسانی کو اپنے نیکی اور بدی پر آگاہی بخوبی حاصل ہوگی

اور جب دیکھیگا کہ جو میننے کیا وہ سب برا تہا اور جو چہوڑ دیا وہ اچہا تہا اور نیکی کی جزا یہان یہہ ہے اور
برائی کی سزا یہہ ہے تب اوسکو بڑی ندامت ہوگی اور اپنی الٹی سمجہہ پر اوسوقت شرمندہ ہوگا
اوسوقت اوسکو کہا جائیگا یٰۤاَیُّہَا الْاِنْسَانُ الخ عزیزی ۵ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِیْمِ ۙ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ
رَكَّبَكَ ۵ اے آدمی کس چیزنے فریب دیا تجکو ساتہہ پروردگار بزرگوار تیرےکے
جسنے پیدا کیا تجکو پس درست اندام کیا تجکو پہر معتدل قد کیا تجکو جس صورت مین چاہا ترکیب
دیا تجکو ۵ فتح ۵ اے آدمی کا ہیسے بہکا تو اپنے رب کریم پر جسنے تجکو بنایا پہر تجکو ٹہیک کیا
پہر تجکو برابر کیا جس صورتمین چاہا جوڑ دیا تجکو ۵ موضح تفسیر یٰۤاَیُّهَا الخ اے
آدمی تیرا نام توانست سے نکالا گیا تہا کسواسطے تو نے حق کی یاد سے انست نہ پکڑی اور نیکیان
بہلین تو نے اور حق کے سوا کہ سب تیرے حق مین سانپ اور بچہو ہتے اونکو جواہر اور سونیکے نگینے خیال
کرکے اونسے مانوس ہوا تو اور محبت کی تو نے مَا غَرَّكَ کس چیز نے فریب دیا تجکو نفس نے یا شیطان
خلق نے یا دنیا نے بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ اپنے پروردگار پر جسنے تجکو طرح طرح سے پرورش اور
تربیت فرمائی اور تیرے ساتہہ وہ معاملہ کیا جو اوسکے کرم کی صفت کا مقتضا تہا پہر تو نے اوسکے
عوضمین گناہ اور مخالفت کا داغ اپنے پر لگایا اور اپنی فضیلت جو سب مخلوقات پر تجکو ملی تہی برباد کی
اور کریم کے معنومین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کریم وہ ہے کہ جسکے ہر کام مین انعام و احسان
ہووے اور اوسکی ہر حرکت و سکون مین بہی خیر منظور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ جو احسان و انعام
کریمین اپنا نفع یا اپنے نقصان کا دفع منظور نرکہے وہ کریم ہے اور بعضون نے کہا کہ کریم وہ ہے
کہ دوسرونکا حق اپنے اوپر نرکہے بلکہ جو اونکو چاہیے دے اور جو اوسکا حق دوسرونپر ہو اوسکو
طلب نکرے اور بعضون نے کہا کریم وہ ہے جو دوسرے سے تہوڑی چیز قبول کرے اور اوسپر عوض
بہت دے اور یہہ اللہ تعالے کے کرم کا مقتضا ہے کہ گناہ گارونکے گناہونکو بہی بخشتا ہے اور اسی کا
اکتفا نہین کرتا بلکہ باوجود اس تمام نافرمانی کے .... دمبدم تربیت اور احسان اور پردہ پوشی
اپنے بندے گناہ گارونپر کیے جاتا ہے اور یہان ایک سوال ہے جواب طلب جسکا حاصل یہہ ہے
کہ مغرور ہونے پر منکر کے اور سرزنش کرنے پر اوس غرور کے قہر کی صفت کا ذکر کرنا زیادہ مناسب
تہا اسلیے کہ قہار سے مغرور ہونا البتہ توبیخ اور انکار کی جگہہ ہے بخلاف اسکے کہ کوئی اللہ کے کرم پر
مغرور ہووے کہ وہ غصہ اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ کریم کا کرم خود غرور کا سبب ہوتا ہے
جیسا کہ تاریخ کی کتابونمین مذکور ہے کہ ایک دن نوشیروان بادشاہ کے سامنے اوسکے خدمتگار
آپسمین ہنس پڑے ایک وزیر نے جو وہان حاضر تہا عرض کیا کہ آپکے خادمونکو کچہہ آپکا خوف نہین ہے
کہ آپکے سامنے ایسی حرکتین کرتے ہین نوشیروان نے کہا کہ ہمکو چاہیے کہ دشمنونکو خوف دلاوین
نہ اپنے خادمونکو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن آپنے غلام کو کسی کام کے لیے

ف ۱ ہلکی پہلی برابر کیا حصلہ ۱۲ منہ

کریم کے معنونمین اختلاف ہیں

جواب سوال مقدر

تین بار پکارا اوسنے باوجود سننے کے جواب ندیا آپ باہر تشریف لائے اور جانا کہ غلام کہین گیا ہوگا دیکہا تو غلام حجرہ کے دروازہ پر کہڑا ہے آپنے کہا کہ تجکو کیا ہوا تہا کہ مجکو جواب ندیا غلام نے عرض کیا کہ آپکے کرم کے اعتماد پر علاوہ اسکے یہہ بہی مجہے خاطر جمع ہے کہ آپ مجکو مارینگے نہین حضرت علی کو اوسکی بات پسند آئی اور اوسکو اوسیوقت آزاد کردیا تو معلوم ہوا کہ اوس چیز کا ذکر جو آپ ہی غرور کا سبب ہووے غرور کے انکار کی جگہہ پر مناسب نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ کرم کی صفت کا ذکر اسجگہہ پر غرور کی وجہ کے بیان کرنیکے لیے ہی یعنے اوسکے کریم ہونیکے سبب سے تو مغرور ہوگیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے تہے الٰہی غَرَّنِیْ حِلْمُكَ لَوْ اَخَذْتَنِیْ بِالْاُوْلٰی مَا اَجْرَأْتُ عَلَی الثَّانِیَةِ اور حضرت فضیل بن عیاض رح سے منقول ہے کہ اونسے لوگون نے پوچہا کہ اگر تمکو حق تعالے قیامت کے دن کہڑا کر کے پوچہے کہ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ تو کیا جواب دوگے اونہون نے کہا کہ مین کہونگا غَرَّنِیْ سُتُوْرُكَ الْمُرْخَاةُ اور اسی قسم کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ كَمْ مِنْ مَغْرُوْرٍ بِالسَّتْرِ عَلَیْهِ وَكَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْاِحْسَانِ اِلَیْهِ اور جب استفہام انکاری مجموعہ کلام پر وارد ہوا تو موافق قاعدے عربیکے اوس کلام کے معنے توبیخ و سرزنش کے ہو دے اوس غرور پر جو کریم کے کرم کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب غرور کا انکار کرم پر کہ غرور کے بڑے عمدہ اسباب سے ہے متوجہ ہوا تو غرور کی نفی مین بہت مفید پڑا اسلیئے کہ جب کرم پر غرور کرنا نچاہیے تو پہر پہر غرور کرنا کسطرح چاہیے اور اللہ تعالی کی صفت جسطرح کرم ہے اوسیطرح قہر بہی تو وہ کریم بہی ہے اور قہار بہی ہے اور منتقم بہی ہے اور باوجود ان سب صفتونکے حکیم بہی ہے اور جب اوسکی حکمت قہر اور انتقام کی خواہش کرنیوالی ہوئی تو اوسوقت کرم کے آثار ظاہر نہین ہوتے اسواسطے کہ کرم اور احسان بدکارونکے حق مین خلاف قاعدے حکمت کے ہے اسی جگہہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تلاوت کرنیکے وقت فرمایا کہ غَرَّهٗ بِاللّٰهِ جَهْلُهٗ یعنے آدمی کو مغرور کیا ہے اوسکی نادانی نے اسلیئے کہ وہ ایک صفت پر اپنے پروردگار کی تکیہ کر رہا ہے اور اور صفتین کہ حکمت اور عدالت ہین بہول گیا اب جاننا چاہیے کہ اس جگہہ پر تین چیزین ہین غرور اور تمنی اور رجا سو جابجا قرآن مین غرور و تمنی کو برا فرمایا ہے جیسیکہ ان آیتونمین ہے وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۞ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَا اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۞ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ اور رجا یعنے امید قرآن شریف اور حدیث دونومین پسند ہے جیسا کہ جابجا مومنون اور نیکونکی تعریف مین مذکور ہے یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ اور سوائے اسکے بہی ہی تو ان تینون چیزونمین تفرقہ اور جدائی کہلی کہلی بیان کرنی چاہیے تاکہ کام اچہا اور برا الگ نجاوین پس جاننا چاہیے کہ امید کی حقیقت یہہ ہے کہ کسی چیز کے انتظار مین آدمی کا دل خوش رہے اور ہر مرغوب کے حاصل ہونیکے لیئے ایک سبب درکار ہے والا انتظار ثابت نہووے پہر اگر ایک چیز کے اسباب بہت جمع ہوے ہون اور اوسکا انتظار کہینچے اور اوس انتظار مین خوش رہے جیسا کہ ایک کسان نے اچہا بیج اچہی زمین مین بویا اور پانی بہی

وقت پر دیتا رہا اور غلہ کا منتظر ہے اسکو رجا اور امید کہتے ہین اور اگر ایک چیز کے بہت سے اسباب
جاتے رہین اور اوسکا انتظار کرے تو وہ غرور اور حماقت مین گرفتار ہے جیسا کہ ایک کسان نے بری زمین
مین بیج بویا اور وقت پر پانی نہی دیا پہر غلہ کی انتظاری کرے اسکو غرور و حماقت کہتے ہین اور
اگر اسباب کے حاصل ہونیمین شک واقع ہو پہر اوس چیز کا انتظار کرے جیسا کہ ایک کسان نے
اچھی زمین مین بیج بویا لیکن پانی نہین دیا یا بری زمین مین بیج بویا اور پانی دیا پہر غلہ کا منتظر
ہے اسکو تمنا اور آرزو کہتے ہین پہر جب یہہ مثالین خوب سمجہہ مین آگئین تو ایمان دار کو چاہیے
کہ اپنی نجات اور فلاح کی حتے المقدور فکر کرے اور اوسکے اسباب کو اپنے مین جمع کرے
یعنی فرمانبرداری مالک کے حکمون کی کرے اور بچے منہیات سے پہر رحمت الٰہی کا امیدوار
رہے اور اس انتظاری مین خوشی خورمی مین گذران کرے اور جسنے اپنی نجات اور فلاح کے
اسباب کو کہو دیا اور اپنی عمر کو نامرضیات الٰہی مین صرف کیا پہر منتظر فلاح و نجات کا ہے وہ
احمق ہے اور غرور مین گرفتار اور شک کی صورتین جیسے نماز و روزہ کیا لیکن اوسکی شرطونکو
خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزومند ہے یعنے شاید اسکو نجات ہو لیکن یہہ دونون صورتین اخیر کی
اللہ تعالے کے نزدیک بری اور نامقبول ہین منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک حج کے لیے
شام سے آتا تہا مدینہ منورہ مین حضرت ابو حازم تابعی سے ملا اور پوچھا کہ ہمکو موت کیون
بری لگتی ہے اونہون نے کہا کہ تمنے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور آخرت کو اجاڑا ہے سو تم آبادی سے
اجاڑ مین جانا برا سمجھتے ہو سلیمان نے کہا کہ سچ کہا تمنے پہر سلیمان نے کہ قیامت کے دن بندیکی
ملاقات پروردگار سے کسطرح ہوگی ابو حازم نے کہا کہ اگر بندہ نیک ہے تو اسطرح ہوگی کہ جیسے مسافر
سفر سے بہت دنونمین اپنے گہر آتا ہے اور بہت کچھہ کما کے اپنے گہر ساتہہ لاتا ہے خیال کیجیے کہ
گہر والے کیسے خوش ہونگے اور کیسی خاطرداری اوسکی کرینگے اور اگر بندہ برا ہی بہت برائیان
کر کے دنیا سے گیا ہے تو اوسکا سامنا ویسا ہوگا جیسا کسیکا غلام بہاگا اور خاوندنے پیادے اوسکے
پکڑنیکو بہیجے وہ پیادے اوسکو پکڑ کے ہاتون ہتکڑیان اور پانون مین بیڑیان اور گلے مین طوق
ڈالکے اوسکے مالک کے حضور مین لاوین اوسکے اوس وقت کی حالت کو خیال کرو کہ غلام کیسا
شرمندہ ہوگا اور مالک کے نزدیک کیسا لائق لعنت و نفرین کے کا ہوگا سلیمان کو سنتے سے
رقت غالب ہوی بہت رویا اور کہا کہ کیا اچھی بات ہوے کہ مین اپنا حال جانون کہ مجکو کسطرح
ان دونون صورتونمین سے اوس مالک مطلق کے سامنے لیجاوینگے ابو حازم نے کہا کہ اسبات
کا معلوم کرنا بہت آسان ہے اور قرآن شریف مین خوب کہول کر بیان فرمایا ہے سلیمان نے
پوچہا کہ کس آیت مین ابو حازم نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اب اپنے عملونکا جائزہ دیکھو کہ ابرار مین ہو یا فجار مین سلیمان نے کہا کہ اگر
ہمارے عملونپر انجام ٹہیرا تو کہان ہے رحمت الٰہی ابو حازم نے کہا کہ اسکا جواب بہی قرآن مین

ف: نجات کے اسباب کو کہو کے نجات کا متوقع ہونا حماقت و نادانی ہے ۱۲

ف: حکایت سلیمان بن عبد الملک و ابو حازم ۱۲

ہی کہا سلیمان نے کہ کس آیۃ مین ابوحازم نے کہا اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ سلیمان کو
اسبات کے سنتے ہی خوف غالب ہوا اور روتے روتے حالت متغیر ہوگئی اور چیخ مارکے رویا اور کہا
کہ مجکو تمہاری باتین سننے کی طاقت نہین کہ میرا جی پہٹا جاتا ہے پہر کہا کہ مجکو کچھہ نصیحت کر ابوحازم
نے کہا بچارہ اِس سے کہ تجکو اللہ تعالے دیکھے ایسی جگہہ جہانسے منع کیا ہے اور نہ دیکھے اوس جگہہ کہ حکم فرمایا ہے
یعنے ممنوعات سے بچارہ اور احکام الٰہی بجالا تا رہ پس سلیمان یہہ سنکر چلا گیا انتہی اور جب اس آیۃ مین
آدمی پر توبیخ اور سرزنش متوجہ فرمائی اسپر کہ برے اللہ تعالے کے کرم پر مغرور ہوا چاہیے تو اب
کئی نعمتین جو اوسپر انعام کی ہین اور وہ غرور و فریب کو مانع ہین بیان فرماتے ہین اونمین سے ایک
یہہ ہے اَلَّذِيْ خَلَقَكَ وہ کریم کہ اپنے محض کرم سے تجکو پیدا کیا اور ہرگز خواہش اور دعا
اوس نیستی کی حالت مین تجسے متصور نہتی اور کسی منفعت کی تجسے توقع نہتی فَسَوّٰكَ پہر تیرے
بدن کو ٹہیک بنایا اور سب جوڑ بند برابر پیدا کئے انداز لیسے ہاتہہ برابر ہاتہہ کے اور پانون برابر پانون کے
اور کان آنکہہ برابر کان آنکہہ کے کیکو انمین سے کم زیادہ نہین کیا اگر ایک پانو چہوٹا ہوتا اور دوسرا بڑا
تو چلنے مین بہی رنج ہوتا اور دیکہنے مین بہی عیب و ناقص یہہ اوسیکا کرم ہے کہ ایک قطرہ ناپاک سے
تجکو ایسا خوبصورت اور سڈول پیدا کیا فَعَدَلَكَ پہر معتدل مزاج بنایا تجکو اور تیرے بدن کے مزاج کے
خلطو کے رگونکو یعنی گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو طبیعت مین یکسان و برابر کیا تاکہ جو احوال کہ
اعتدال سے خارج ہین اونکو پہچانے اور سمجہے کہ ظاہری اعتدال سے خارج ہونا کسقدر رنج دیتا ہے پہر معنوی
اعتدال کو اسی پر قیاس کیا چاہیے فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ جس صورتمین چاہا
تیرے پروردگار نے بنایا تجکو تو اوسوقت مین حاضر نہتا جو کہتا کہ فلانی صورت اچہی ہے اور فلانی بری
مجکو اچہی صورت چاہیے نہ بری یہہ اوسیکا کرم ہے کہ اچہے صورتمین تجکو بنایا ہاتہہ دیئے تکبیر مین اوٹہانیکو
مصحف پکڑنیکو ہتیار جہاد مین اوٹہانیکو اور سوائے اُنکے کتنی چیزین بندگی کی کہ ہاتہہ سے تعلق رکہتی ہین
اور زبان دی ثنا اور صفت اور تسبیح اور ذکر اور قرآن پڑہنیکو اور اچہی بات کے حکم کرنیکو اور بری بات سے
منع کرنیکو اور ذات و صفات الٰہی کی حقیقتین بیان کرنیکو اور پانو دیئے نماز مین کہڑے ہونیکو جہاد مین
دوڑنیکو بیت اللہ کے طواف کرنیکو مریضون کی عیادت کرنیکو اور بزرگونکی زیارت کو اور سوائے اُنکے
جو اچہی چیزین اس سے متعلق ہین اسیطرح ہر ایک عضو کو طاعت کے لیے پیدا کیا اور تو نے
ان نعمتون کو اوسکے خلاف مین خرچ کیا اور گناہ کا وسیلہ بنایا سو جسنے ایسی نافرمانی اپنے مالک کی کی ہو
وہ ہرگز صفت کریمی کے لائق نہین ہوتا اور ایسے شخص کو مغرور ہونا کریم کے کرم پر زیب نہین دیتا
اور بعضے مفسرون نے انسان کے رنگون کے مختلف ہونے پر حمل کیا ہے جیسیکہ پہلے اور دوسری اقلیم کے
رہنے والے کالے ہوتے ہین اسلیے کہ آفتاب اونکے سر کے مقابلہ مین رہتا ہے یا مقابل سے کچھہ ہٹا ہوا اور آفتاب
کی گرمی کی ہمیشگی رنگ کو سیاہ کردیتی ہے جیسیکہ دہوبیو نمین اور اون گنوارونمین جو ہمیشہ دہوپ مین
رہتے ہین یہہ بات ظاہر ہے اور تیسرے اقلیم کے رہنے والے اکثر گندم گون ہوتے ہین اور چوتہی اقلیم کے

---

۱۲ یعنی اگر حق تعالے اسکی مرضی اور خواہش کے بموجب سکھلاتا ... ۱۲ مراد نفع ... فرق ... مستوی ... الخلقت ... الاعضا ... بالتخفیف والتشدید جبکہ مختلف المعنی متناسب الاعضا بیشتر ... ریحل اطول من الآخر ۱۲ جلالین ... ۱۲

رہنے والی گوری مائل بسبرخی اور پانچوین اقلیم کے رہنے والے سنج رنگ اور چھٹی اور ساتوین اقلیم کے رہنے والے زرد رنگ ہوتے ہین اور حضرت نصری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعضون کو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے کہ اپنے بندگی کے لیے چن لیا ہے جیسا کہ حضرت عیسی کے حقمین فرمایا ہے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي اور اور انبیاء کے حقمین فرمایا ہے اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تہا چنا ہوا اور اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ بیشک وہ تہا ہمارے چنے ہوے بندون مین سے اور یہہ گروہ بادشاہی خاص بندونکے مانند ہین کہ حضور کی خاص خدمتونکے لیے مقرر ہوے ہین اور بعضونکو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے کہ اوسکے غیر کیطرف مشغول ہین جیسے بعضے مال کی تجارت کے لیے اور بعضے کہیتی مین اور بعضے اور کسب وپیشہ مین مشغول ہین کہ دنیا کا کام چلے اور اس کلام مین جو گمان ہوسکتا تہا کہ کرم کی صفت جو اس توبیخ وسوال مین مذکور ہے شائد کافر کہنے لگین کہ ہمارا غرور واعتماد اوسکے کرم پر تہا اسلیے دوسری توبیخ وتنبیہ پہلے سے بہی زیادہ سخت ارشاد فرمائی كَلَّا الخ **عز بزی** كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ نہ بلکہ جہوٹ گنتے ہو تم جزاء اعمال کو **فتح** کوئی نہین پر تم جہوٹ جانتے ہو انصاف ہونا **موضح تفسیر** كَلَّا یعنی ایسا نہین ہے کہ اوسکے کرم پر اعتماد کرکے گناہ کرتے ہو اسلیے کہ یہہ اعتماد تو آخرت کی جزا کے اقرار کرنے پر اور اوسکے اعتقاد دلانے پر موقوف ہے اور تم آخرت کا اقرار واعتقاد نہین کرتے ہو بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ بلکہ تم انکار کرتے ہو جزا کا اور حال یہہ ہے کہ جزا کا وعدہ بہی اوسیکے کرم کا مقتضا ہے تاکہ اچہی جزا امید پر طاعت کرو اور دین ودنیا کی تمہارے کام اچہے بن جاوین اور عذاب کے خوف سے گناہ سے بچتے رہو تا کام دونون جہان کے تمہارے بگڑ نجاوین اور جزا کا انکار تمسے کسطرح بن پڑیگا

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ الخ **عز بزی** وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور تحقیق تمپر متعین ہین نگہبان بزرگ قدر لکہنے والے جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو **فتح** اور تمپر نگہبان مقرر ہین سردار لکہنے والے جانتے ہین جو کرتے ہو **موضح تفسیر** وَاِنَّ عَلَيْكُمْ اور حال یہہ کہ ہماری طرف سے تمپر لَحٰفِظِيْنَ چوکیدار مقرر ہین تاکہ نیک اور بد کاموںپر تمہارے خبردار رہین اور کوئی اچہا کام تمہارا ضایع نجاوے اور کوئی برا کام بہی رایگان نہو كِرَامًا یعنی وے چوکیدار تمسے حق تعالے کی صفت کے موافق تمسے کرم کا معاملہ کرتے ہین سو اونکے کرم مومنین سے جو تمسے کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ تمسے چہپے رہتے ہین اور اپنے تئین تمپر ظاہر نہین کرتے تاکہ تم نہین شرمندہ ہوکے عورتونکی صحبت اور حاجت ضروریہ پیشاب اور اپنی مزیداریان اور لذتین چہوڑ ندو اور اونکے کرم مومنین سے یہہ ہے کہ باوجود تمہارے کام جاننے کے تمکو فضیحت اور رسوا نہین کرتے ہین اور کسیکے آگے تمہارے بہید ونکو کہولتے نہین اور اونکے کرم مومنین سے یہہ ہے کہ جب تمسے کوئی نیکی ہوتی ہے تو اوسکو دس گونے کرکے لکہتے ہین جیسیکہ اگر ایک روپیہ اللہ کے راہ مین تمنے دیا ہو اوسکو

وسن رقیبے لکھتے ہین اسی پر اور چیزونکو بہی قیاس کر لو اور اگر کسی نیکی کا تمنے قصد کیا اور کسی سبب
تسے وہ نیکی ہونے نپائی تو تمہارے اوس نیک ارادیکو بہی نیکیومین گنتے ہین اور ایک نیکی اوسکے
عوضمین لکہہ لیتے ہین اور اگر کوئی گناہ تمسے ہوتا ہے تو چہہ ساعت تک تمکو مہلت دیتے ہین اور اتنے
دیر تک اوس گناہ کو نہین لکہتے کہ شاید اس عرصہ مین تم توبہ و استغفار کر و یا اوس اپنے کرنے پر شرمندہ
ہو یا اوسکے بعد اتنے عرصہ مین کوئی ایسی نیکی تمسے ہو کہ اوسکی سببسے وہ برائی تمہاری معاف
ہو جاوے اور اگر اتنی دیر مین ان باتومین سے کچہہ نہوا تو ایک گناہ لکہتے ہین اور پہر تم جب توبہ و استغفار
کرتے ہو یا کوئی اور نیکی تو اوس لکہے ہوے کو مٹا ڈالتے ہین اور وہ چوکیدار تمہارے کامونکے
یاد رکہنے مین بہت احتیاط کرتے ہین اور باوجود فرشتہ ہونیکے کہ اونمین نسیان و فراموشی ہرگز نہین
ہے اپنے یاد پر اعتماد نہین کرتے بلکہ کَاتِبِیْنَ ۝ یعنی لکہہ رکہتے ہین اور اوس کام کے لیئے دفتر
تیار کر رکہتے ہین اور صحیح روایتونسے ثابت ہے کہ ہر آدمی کے واسطے یہہ لکہنے والے چار نفر ہین
دو دن کو آتے ہین اور دو رات کو اور ہر دن اور رات کے دو نو دفتر علحدہ علحدہ لکہہ چہوڑتے ہین
اور بعضے روایتومین آیا ہے کہ اونکے بیٹہنے کی جگہہ آدمی کے دونون کندہے ہین اور بعضونے
لکہا ہے کہ ہر آدمی کے اوپر کے دونون بڑے دانت ہین اونکے بیٹہنے کی جگہہ اور آدمی کی زبان
اونکا قلم ہے اور تہوک آدمی کا اونکی سیاہی ہے اور جب یہہ دفتر رات دن کے حق تعالے کے حضور مین
لیجاتے ہین باوجود اسبات کے کہ حق تعالی اپنے بندسے جان کی رگ سے بہی زیادہ نزدیک ہے
لیکن احتیاط کے واسطے حکم ہوتا ہے کہ اس دفتر لکہے ہوئیکا لوح محفوظ سے مقابلہ کرو اسواسطے کہ
اوسمین جو کچہہ کہ بندہ کریگا بے کمی و بیشی کے لکہا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ طاعت و گناہ
کے سوا جو کچہہ ہے اوسکو مٹا ڈالو اور صرف طاعت و گناہ رہنے دو کہ اوسپر ثواب و عذاب ہوگا
اور اون چوکیدارونکو کسیطرح پر تمہارے احوال سے پوشیدگی نہین ہے اور یہہ بہی گمان نکرنا کہ جسطرح دنیا کے
اخبار نویسون اور خفیہ نویسون سے کسی حیلہ اور مکر سے اپنے کام چہپا رکہتے ہو اونسے بہی چہپا رکہوگے اسلیے
کہ وہ چوکیدار یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو اگرچہ ہزار پردونمین کرو اب
جاننا چاہیے کہ لکہنے والے فرشتونکا آدمی کے سب کامونپر خبردار ہونا اس آیۃ سے ثابت ہوتا ہے
اور آدمی کی سب باتونپر خبردار ہونا اونکا دوسری آیۃ سے جو سورہ قٓ مین ہے سمجہا جاتا ہے وہ
آیۃ یہہ ہے مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ اور کسی کام چہوڑ دینے پر خبردار ہونا
جیسے روزہ اور اعتکاف اور جو احرام کے اندر منع ہین اونسے بچنا اور جو انکے مانند ہین یہہ سب دلیل
عقلی سے ظاہر ہین اسلیے کہ جب کسی شخص نے ایک کام کی حاجت کے وقت بدون کسی عذر دافع کے
اوس کام کو نکیا صریح معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اوس کام کو چہوڑا لیکن آدمی کی نیت کا حال دریافت
کرنا اور اوسکے دلکی چہپی بات پر خبردار ہونا اسمین علماء کو اختلاف ہے اکثر علماء نے اسکا انکار کیا ہے
یعنے دل کی بات کی اونکو خبر نہین ہوتی اللہ ہی جانتا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ یہہ لکہنے والے

ف [illegible] ۱۲

نیکی کے ارادیکو نیکی لکھتے ہین اور اوس بدی کے ارادیکو جسکو چھوڑ دیا ہے اوسکو بھی نیکی لکھتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون فرشتونکو دل کی بات کی بھی خبر ہوتی ہے لیکن اسکے منکر کہتے ہین کہ یہہ خبر اونکو ہوتی ہے بطور الہام الٰہی کے یعنے فلانے شخص نے اسوقت فلانی نیکی کا ارادہ کیا ہے یا فلانی بدیکا ارادہ کر کے چھوڑ دیا ہے ظاہر تر یہی معلوم ہوتا ہے اور جب کلام جزا کے ثابت کرنے تک پہنچا تو اب تھوڑی نیکونکی جزا اور بدونکی سزا کی تفصیل استفہام پر بیان کرنی ضرور ہوئی اسلیے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ **عزیزی** کرام جمع کریم کی ہے یعنی بزرگ و نیک کے ضد بد ذات کے کتاب زہرۃ الریاض مین لکھا ہے کہ اونکو کرام اسلیے فرمایا کہ جب بندونکی نیکیان لکھکر آسمان پر لیجاتے ہین تو پیش کرتے ہین جناب باریتعالے کے حضور مین اور عرض کرتے ہین کہ تیرے فلانے بندے نے یہہ نیکی کی ہے اور برائی لکھکر لیجاتے ہین تو عرض کرتے ہین کہ الٰہی تو ستار العیوب ہے اور وہ ہر دن تیری کتاب بھی پڑھتے ہین اور ہماری تعریف بھی کرتے ہین ہم اونکی پردہ دری نہین کرتے اور حدیث مین آیا ہے کہ اکرام کرو تم کرام کاتبین کا کہ جو جدا نہین ہوتے ہین تم سے مگر وقت ایک حالت کے دو حالتونمین جنابت اور غائط اور بعضے بددین احمق جوان فرشتونکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر وہ ہوتے تو ہم بھی کبھی اونکو دیکھتے تو اونسے کہنا چاہیے کہ ملک الموت جو قبض روح کے لیے آتے ہین اور جنات اور ہوا انکو بھی تم دیکھتے ہو کہین جسم لطیف نظر بھی آیا کرتا ہے لیکن بددین احمق کب سمجھتے ہین **روح** اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ

لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝

تحقیق نیک کار نعمت مین ہونگے اور گنہگار دوزخ مین بیٹھینگے دوزخ مین روز جزا اعمال کے اور نہین ہونگے اوس سے غائب **فتح** بیشک نیک لوگ آرام مین ہین اور بیشک گنہگار دوزخ مین ہین بیٹھینگے اوسمین انصاف کے دن اور نہونگے اوس سے چھپ جانے والے **موا** **تفسیر** اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ مقرر نیک لوگ بڑی نعمت مین ہونگے کہ وہ نعمتین جنت کی ہین اور مقرر برے لوگ دوزخ مین ہونگے بیٹھینگے اوسی دوزخ مین انصاف کے دن یعنی قیامت کو اور نہونگے وہ سب اوس دوزخ سے غائب ہونے والے حاصل اسکا یہہ ہے کہ جسطرح دنیا کی آفت و مصیبت سے بھاگ کر یا چھپ کر بچ جاسکتے ہین اوسدن یہہ حیلے اور مکر انکے پیش نجاوینگے اور اوس بلا سے کسیطرح انکو خلاص نہوگی اسلیے کہ اوس آگ کی لپٹ دور سے اون بدکارونکو اپنے اندر کھینچ لاوینگے اور وہ فرشتے جو دوزخ کے دروازونپر مقرر ہین زنجیرون اور طوقونمین انکو باندھ کر دوزخ مین ڈالدینگے نہ وہان بھاگنے کی جگہہ ہوگی اور نہ طاقت مقابلہ کی اور بعضے مفسرون نے غائب ہونیکو دوزخ سے نکلنے پر حمل کیا ہے تو اس صورتمین تخصیص کفار کی فجار سے ضرور ہوئی اسلیے کہ فاسق ایماندار دوزخ سے نکلینگے اور بہشت مین داخل ہونگے اور بدکارونکی جزا کے درمیانمین جو ذکر دین کے روز کا بھی آگیا تھا اور اوسدن کی سختیان اور مصیبتین خاطر خواہ بیان نہین ہوئی تھین تو سننے والونکے خبردار

کردینکے لیے تہوڑی سی سختیان اوسدن کی استفہام تہویلی کی طور پر مجملا بیان فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰلکَ الخ

عزیزی وَمَآ اَدْرٰلکَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰلکَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو اے آدمی کہ کیا ہے روز جزا کا پہر کہتا ہون کہ کسچیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے دن جزا کا

فتح اور تجکو کیا خبر ہے کیسا ہی دن انصاف کا پہر بہی تجکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا

موضح

تفسیر وَمَآ اَدْرٰلکَ الخ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہے دن انصاف کا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ اپنی عقل سے سختیان اور مصیبتین اوسدنکی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے اسلیئے کہ جو جو دکہہ درد کی سختیان اور آفتین مصیبتے دنیا مین اوسپر گذری ہین یا کسی اپنے ہم جنس پے سنی ہین وہ سب اوسدن کی مصیبتون اور سختیون کی نسبت سے کچہہ حقیقت نہین رکہتین تاکہ اونکو انپر قیاس کرے اور عقل کا کام تو یہی ہے کہ ان دیکہی چیز کو دیکہی چیز پر قیاس کرلے اور ان سنی کو سنی پر ثُمَّ مَآ اَدْرٰلکَ الخ پہر بعد مہلت کے ہم کہتے ہین کہ تونے کیا جانا کہ کیا ہے انصاف کا دن اہتمام پر ثُمَّ کے لفظ کا حاصل یہہ ہے کہ بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اونکو سنتے ہی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے بعد تہوڑی دیر کے تامل اور تامل کرنیکے اوسکی حقیقت معلوم ہوتی ہے لیکن جو چیز ایسی ہے کہ وہم وخیال کی اوسمین گنجایش نہو ایسی چیزمین مدتون تک فکر وتامل کرنا اور ستے ہی اوسکے دریافت سے ناامید ہونا دونون برابر ہین اسی سببسے فرمایا ہے کہ بعد مہلت وفرصت دراز کے بہی اوسکی حقیقت حال کو دریافت نکرسکے مگر تہوڑی سی شدت اور سختی اوسدن کی تجسے بیان کرتے ہین ہم وہ دن يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ

عزیزی يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ وہ دن ہے کہ نہ فائدہ پہنچا سکیگا کوئی شخص کسیکو کچہہ اور حکم اوسدن خداہی کو ہی

فتح جسدن بہلا نکرسکے کوئی جی کسی جیکا کچہہ اور حکم اوسدن اللہ کا ہے

موضح

تفسیر يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ جسدن نہ مالک ہو کوئی جان کسی جان کے لیے کچہہ اب اہتمام سے شدت اوسدن کی جانی چاہیے اسلیے کہ دنیا مین اگر کوئی شخص کسی بلامین گرفتار ہوتا ہے تو پہلے عوام الناس سے اوس شہر کے اوس بلا کے دفیعہ کی تدبیر پوچہتا ہے اور اپنی خلاصی ڈہونڈتا ہے اور جب دیکہتا ہے کہ عوام سے کچہہ کاربرآری نہین ہوتی تب خواص کی طرف جو اوس بلا کا دفیعہ جانتے ہین التجا لیجاتا ہے جیسے طبیب حاذق کی طرف رجوع کرتے ہین بیماریون کے دفع کرنیکے لیے اور کامل جراحونکی طرف پہوڑے اور درمونمین اور تیز نظر کحالونکی طرف آنکہونکی مصیبتونمین اور عادل حاکمون کی طرف ظلم وزبردستی کے مقدمہ مین اور ہر کام کے تجربہ کارونکی طرف اور کامونمین اور جب دیکہتا ہے کہ انمین سے کوئی میرے حال پر متوجہ نہین ہوتا ہے تب لاچار ہوکے اوسکے یار دوستونسے سفارش کرواتا ہے اور مدد چاہتا ہے اور اپنے کاربرآری کرتا ہے لیکن اوسدن جتنے ناتے رشتے اپنائت آشنائی کے ہین سب نیست ونابود ہوجائینگے اور سوائے نفسی نفسی کے کسیکو دوسرے کے حال کی شفقت

وہربانی نہوگی یہان تک کہ مان باپ کو اپنی اولاد پر رحم نہوگا اور نہ مان باپ کا اولاد کو کچہہ غم ہوگا
سب اپنے اپنے حالمین مبتلا ہوگئے اور وہان کے مقدمات مین کیسکو دینے ہویا اعلے کچہہ دخل نہوگا
خاص بندے عوام کی طرح حیران و پریشان ہوگئے اور بڑے بڑے سردار رعایا کے مانند گرفتہ و حیران
ہوگئے اوسدن بدون حکم اوس مالک الملک کے کوئی کیسکی سفارش نکر سکیگا اور عاجزی اور چاپلوسی
اور صبر و استقلال دونون بیفایدہ اور بیکار ہونگے اوسدن وہی ارحم الرحمین جسپر رحم کرے اوسکی نجات
ہے اور جسپر قہر و غضب ہوا وسکی خرابی اور رسوائی اور اس آیۃ مین تین عموم واقع ہوی ہین پہلا عموم
مالک کی ذاتین اور دوسرا مملوک کی ذاتین اور تیسرا مملوک کی خیر مین اوران تینون عموم سے پرلے درجہ کی
مایوسی حاصل ہوئی اپنی مصیبت کے دفع کرنیمین کسی دوسرے کی طرف التجا کرنیمین اوس دن کے
معاملہ مین چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اوسدن اللہ ہی کیلیے ہے
اور دنیا مین جسطرح بادشاہ کا حکم رعیت پر اور مان باپ کا حکم اولاد پر اور آقا کا حکم نوکر پر اور خاوند کا
حکم جورو پر اور میان کا حکم لونڈی غلام پر جاری ہوتا ہے اوسدن یہہ سب حکم موقوف ہوجاوینگے
اور سوائے اوس مالک علی الاطلاق کے حکم کے کیسکو قدرت دم مارنیکی نہوگی جسکو اوس مالک نے
پسند کیا سب طرح سے اوسکی نجات ہے اور جسکو سب طرح سے ناپسند کیا اوسکی ہلاکت و خرابی ہی اور جسکو
بعضی وجہ سے پسند اور بعضی وجہہ سے ناپسند کیا اونکے واسطے پیغمبرون یا اولیا یا علما یا حافظون یا شہیدون
یا فرشتونکو حکم ہوگا کہ فلانے شخص کی شفاعت کرو تاکہ تمہاری بہی عزت و مرتبہ پڑہے اور
اسطرح کی شفاعت جو حاکم کے حکم پر موقوف ہے اوسمین کیسکو دخل نہین ہوتا اور عتماد کرنا بہی اوسپر
بیجا ہے اور اسی مضمون سے معلوم ہوا کہ اس آیۃ مین شفاعت کی نفی نہین ہے جو معتزلہ نے سمجہا ہے
بلکہ شفاعت کا ہونا حاکم کے حکم پر موقوف رکہا ہے اور یہی ہے اہل سنت و جماعت کا صحیح مذہب
و اعتقاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

سورۃ مطففین

اس سورۃ مین اختلاف ہے کہ مکی ہے یا مدنی اکثر معتبر تفسیرونمین مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لیگئے اور اوسوقت مین وہانکے لوگ ماپ اور تولمین دغابازی بہت
کرتے تہے تو یہہ سورۃ نازل ہوئی اور اول سورہ جو مدینہ مین اوتری وہ یہی سورۃ ہے پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مدینہ کے لوگونکو یہہ سورۃ تعلیم فرمائی اور وہ لوگ ہدایت سے قرآن اور رسول کے ستوٗ
اور وہ دغابازی چہوڑ دی چنانچہ اوس روز سے آجکے دن تک کوئی پورا ماپنے تولنے والے مدینہ
منورہ کے لوگونکے برابر نہین اور جو لوگ کہ اس سورہ کو مکی کہتے ہین تو اونکا قول یہہ ہے کہ یہہ سورہ
مکہ معظمہ مین اوتری تہی جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف فرما ہوئے اور وہانکے
لوگونکو اس بلا مین مبتلا دیکہا تو یہہ سورۃ اونکے سامنے پڑہی پس اس سبب سے لوگونکو جانا کہ یہہ
سورہ اسی وقت نازل ہوئی اور آگے کے ربط کی وجہہ سورۂ انفطار سے یہہ ہے کہ اوس سورتمین نیک کار اور
بدکارونکے نامۂ اعمال کی ابتدا کا مذکور ہے کہ دنیا مین لکہے جاتے ہین اور اس سورتمین اون اعمال کے

درمیان کا بیان ہے کہ ہر شخص کی موت کے بعد خواہ بد ہو خواہ نیک اون دونون دفترونمین سے کہ سجین اور علیین ہین ایک دفتر کے متصدیونکے حوالے کئے جاتے ہین چنانچہ سورۂ انشقت مین اون نامونکے انتہا کا بیان ہے کہ حشر کے روز ہر شخص کے ہاتھ مین دیئے جاوینگے اور اس سورۂ کا نام مطففین اسلیے رکھا کہ اوسکے شروع مین برائی مطففین کی مذکور ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ جو شخص اتنا تھوڑا حق بھی مخلوق کا تلف کریگا اوسکا بھی برا حال ہوگا پھر جو شخص کہ بڑا حق اپنے پروردگار کا کہ ایمان لانا اوسکی آیتون اور اوسکے رسولونپر ہے تلف کریگا تو انجام اوسکا کیا کچھہ ہونیوالا ہے اور مناسبت دونون سورتونمین کلام کے نظم ونسق کے اعتبار سے بھی ظاہر ہے کہ اوس سورہ مین كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ مذکور ہے اور اس سورۂ مین وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وَمَا اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حَافِظِيْنَ واقع ہے ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۞ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۞

ترجمہ خرابی ہے گھٹانیوالونکی وہ کہ جب ناپ لین لوگونسے پورا بھر لین ۞ اور جب اونکو ناپ دین لوگونپر سختی کرکے پورا لین ۞ اور جب ناپ دین لوگونکو یا تول کر دین تو گھٹا کر دین ۞

تفسیر وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ خرابی ہے گھٹانیوالونکی کہ لوگونکے حق ماپنے تولنے مین گھٹاتے ہین ہر چند کہ تطفیف عرب کی لغت مین ماپ اور تول مین خیانت کرنیکے معنونمین آتا ہے لیکن شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ اور اور بزرگونے فرمایا کہ ظاہر کرنا لوگونکے عیب کو اور وہی عیب اپنے اندر ہو اوسکو چھپانا اور لوگونسے انصاف چاہنا اور خود انصاف نکرنا اور اونکے عیب کو دیکھنا اور اپنے عیبونکو نہ دیکھنا اور لوگونسے تعظیم چاہنی اور آپ وے جب اونکی تعظیم نکرنی اور جو اپنے واسطے چاہنا اور اونکے واسطے نچاہنا اور نوکرون مزدورونسے کام پورا لینا اور اونکی مزدوری اور تنخواہ دینے مین قصور کرنا اور رزق مقدر کو خدا تعالے سے پورا چاہنا اور آپ اوسکی طاعتونمین نقصان کرنا یہہ سب تطفیف مین داخل ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ اَلصَّلٰوةُ مِكْيَالٌ فَمَنْ وَفّٰى وُفِّيَ لَهٗ وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ فِيْهِ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور یہہ بھی حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اَوْفِ يَا ابْنَ اٰدَمَ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّوْفٰى لَكَ وَاَعْدِلْ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّعْدَلَ لَكَ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ کے تلاوت کے بعد مدینے کے لوگونسے ارشاد فرمایا کہ خَمْسٌ بِخَمْسٍ یعنے پانچ چیزین بدلے مین پانچ چیزونکے ہوتے ہین کوئی قوم سب ملکر عہد شکنی نہین کرتے مگر دشمن اونکے اونپر مسلط کیے جاتے ہین اور کوئی فرقہ خلاف شریعت کے حکم نہین کرتا اور رشوتین کھاکر حکم شریعت کا تبدیل نہین کرتا مگر کہ فقر وافلاس اونمین سرایت کرتا ہے اور کسی فرقے مین زنا در لواطت رائج نہین ہوتی مگر کہ موت اونپر مسلط ہوتی ہے اور کوئی فرقہ ماپ تول مین نقصان نہین کرتا مگر کہ زراعت اونکی برباد ہو جاتی ہے اور قحط مین مبتلا ہوتا ہے اور کوئی فرقہ زکوۃ نہین دیتا مگر کہ بارش اونپر

روکی جاتی ہے حاصل کلام کا یہہ کہ مقدمہ ماپ تول کا نہایت نازک ہی حضرت شعیب علیہ السلام کی
قوم پر جو عذاب نازل ہوا تھا سو اسی گناہ کی شامت سے تھا اور علمار کو اوسکے کبیرہ ہونے مین
اختلاف ہے بعضوں نے ازراہ مبالغہ کے کہا ہے کہ قصد اس فعل شنیع کا ہی کبیرہ ہے اور بعضون نے
فرق کیا ہے قلیل و کثیر مین کہتے ہین کہ اگر نقصان ماپ تول چوری کی نصاب کی حد کو پہنچے
کہ اس ملک کے تین پیسے رائج کے قریب ہوتے ہین تو کبیرہ ہو جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو صغیرہ ہے اور اکثر ظاہر بین اسمقام پر گھبرا کر کہتے ہین کہ تھوڑا سا حق کسیکا دبا رکھنا اسقدر
وبال نہین رکھتا اور بالاجماع صغیرہ ہے تطفیف کو کیون کبیرہ مین گنا ہے اور اوسپر سخت وعید فرمایا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ غصب ایک گناہ ہے شریعت کی ٹھیرائی ہوئی چیز کا اور یہہ تطفیف ایک
ظلم ہے عدل کی صورتمین تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ تول اور ماپ کی چیزونکو اللہ تعالےٰ نے عدل
قایم کرنیکے لیے مقرر فرمایا ہے اور مخلوقات کے معاملات کا مدار انہین دونون چیزونپر رکھا ہے
پس ان دونونکو وسیلہ ظلم کا قرار دینا ایسا ہے جیسے عبادت کو وسیلہ گناہ کا ٹھیرانا بعضے بزرگوں سے
منقول ہے کہ اپنے زمانے کے بادشاہ سے وعظ و نصیحت مین فرمایا کہ تمکو کچھہ معلوم ہے کہ مطففین کے
حق مین کیا وعید آیا ہے تم جو لوگونکے مال بے تول کھاتے ہو تمہارا کیا حال ہونیوالا ہے مراد ان
بزرگونکی یہہ ہے کہ بادشاہ کا ظلم بھی تطفیف کے مانند شریعت کے حکم کے برخلاف اور اولٹا ہے
کیونکہ قدرت سلطنت کی اوسکو اسلیئے دی ہے کہ قائم ہونا عدل کا اور دور ہونا ظلم کا ہو پھر جو اس
قدرت کو عدل کے مٹانے اور ظلم کے قائم کرنےمین خرچ کرین تو قلب موضوع کا اور خلاف مقصود کا
لازم آتا ہے غرضکہ ہر صورت اسطرحکے کا مونمین سوائے خلق اللہ کی حق تلفی کے تلبیس اور
اور مکر اور رخنہ حکمت الٰہی مین کرنا ہے اور ظلم کو عدل کی صورت مین نمودار کرنا ایسا ہے
جیسے قرآن کو درمیان مین دیکر دغا کرے پس ایسی ایسی برائیان جمع ہونیکے سبب سے
کبیرہ ہوا ہے اور اسیطرح مسجد کو نجاست کی جگہہ بنانا حرام ہے نہ غیر مسجد کو اور دین کے
کام دنیا کی غرض کے لیے اور اپنے کو صلحاء کی صورت سے نمودار کرکے داد ابلیسی کی دینی نہایت
بری ہے کھلے بندون دنیا طلب کرنے اور ظاہر فسق و فجور سے اور جو تطفیف یعنے گھٹانا ماپ
اور تول مین کبھی بے پروائی کی راہ سے بھی ہوتا ہے چنانچہ بعضا شخص وارستہ مزاج ہوتا ہے
لین دین مین چندان احتیاط نہین کرتا اور یہہ تطفیف اپنا حق لینے مین مضائقہ نہین رکھتے
لیکن دوسرے کے حق مین کرنا حرام و ممنوع ہے مگر اسقدر شدت و عذاب اوسکے واسطے نہین ہے
کہ اوسکے کرنیوالے پر وائے کا لفظ کہا جاوے سو اس قسم کی تطفیف کے احتراز کے واسطے مطففین کو
ایک دوسری علامت و صفت سے موصوف فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کم کرنا ماپ تول کا ان سے
مزاج کی بے پروائی اور وارستگی کی راہ سے نہین ہے بلکہ کمال دانائی اور ہوشیاری سے جان بوجھ کر
یہہ کام کرتے ہین اور کمال حرص کہتی ہین کیونکہ انکی صفت یہہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ

ف دین کے کام دنیا کے واسطے کرنا بہت برا ہے ظاہر کے فسق و فجور کرنے سے ۱۲

وہ گھٹانیوالے ماپ اور تول کے جب ماپ کر لیتے ہین لوگونسے اپنا حق کہ اونکے ذمہ ہے کہتے ہین یستوفون
پورا بہر لیتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہمارے حق مین سے ایک دانہ کم نہو بلکہ پورا کرنیکے بہانہ سے تہوڑا سا
اپنے حق سے زیادہ لیلیتے ہین اور تقریر کرتے ہین کہ ہمکو اپنا پورا حق اتنا یقینی نہین معلوم ہوتا جب تک
کہ تہوڑا سا زیادہ نہ لین اور جبکہ ماپ مین یہہ حیلہ کرتے ہین اور اپنے حق سے زیادہ چاہتے ہین تو تول مین
تو بطریق اولیٰ پورا کرنیکے بہانہ سے زیادہ چاہتے ہین کیونکہ ماپ مین مسابلہ رائج ہے اور تول مین
کہینچ و تنگی ہے عزیزی وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اور جب چاہین
کہ ماپ کردین اونکو یا تول کردین اونکو نقصان پہنچاوین ہ فتح اور جب ماپ دین اونکو یا تول دین
گہٹا کردین ہ موضح تفسیر اور جب ماپ کر دیتے ہین لوگونکو اونکا حق یا تول کر
گہٹاتے ہین لوگونکا حق اور اونکو نقصان پہنچاتے ہین تہوڑا تہوڑا نکال نکال کر یہان پر سمجھہ لیا چاہیے
کہ دین لین کے پورا بہر دینے اور گہٹانے مین چار صورتین خیال مین آتی ہین اول تو یہہ کہ دونون
صورتونمین پورا بہر دے دوسری یہہ کہ دونون صورتونمین گہٹا دے تیسری یہہ کہ دینے مین گہٹا دے
اور لینے مین پورا بہر لے بس اس آیۃ مین یہی صورت مذکور ہے چوتہے یہہ کہ دے پورا اور لے کم
یہہ صورت اولے ہے اور بڑے حوصلہ والونکا کام ہے اور اون پہلی دونون صورتونکو اس لیے یہان
ذکر نہین فرمایا اگرچہ قبح اور حرمت موجود ہے لیکن پرلے درجہ کی برائی نہین رکہتی ہین کہ اونکے حال
واے کہا جاوے کیونکہ دینے کا نقصان لینے کے نقصان کا بدلہ ہوجاتا ہے اسیطرح سے زیادہ
لینا زیادہ دینے کا معارضہ ہے بس ایک صورت سے نیکی اور ایک صورت سے بدی پائی گئی اور یہہ
اوس قیاس پر ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ لوگ قرض کے معاملہ مین چار قسم ہین ایک وہ
شخص کہ اپنا قرض بہی لوگونسے سہولت سے وصول کرتا ہے اور جو لوگونکا قرض اوسکے ذمہ پر ہے
اوسکو بہی بخوبی ادا کرتا ہے سو یہہ شخص سب سے بہتر ہے دوسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض بہی کمال
دشواری اور ایذا سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض بہی لوگونسے کمال شدت اور بے مروتی سے وصول
کرتا ہے پس یہہ سب سے بدتر ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض تو بخوبی ادا کرتا ہے اور اپنا
قرض شدت سے طلب کرتا ہے چوتہا وہ کہ لوگونکا قرض خرابی سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض وصول
کرنیمین نہایت نرمی کرتا ہے پس یہہ دونون قسمین میانہ یعنے بیچ بیچ کی ہین کہ ایک طرف کی
خوبی دوسری طرف کی بدی سے مقابل ہے تو نری بدی سے بہتر ہے اور اسیطرح غصہ کے مقدمہ
مین بہی لوگونکو چار قسم کا فرمایا ہے اول قسم تو وہ ہے کہ جلد غصے ہو اور جلد راضی ہو دوسری قسم وہ
کہ دیر مین غصے ہو اور دیر مین راضی ہو یہہ دونون قسمین میانہ ہین تیسری قسم وہ ہے کہ جلد غصے ہو
اور دیر مین راضی ہو یہہ قسم سب سے بدتر ہے چوتہی قسم وہ ہے کہ دیر مین غصہ ہو اور جلد راضی ہو یہہ
قسم سب سے بہتر ہے اور مطففین کو جو دے کر کر ڈانٹا تو اب ارشاد فرماتے ہین کہ گویا یہہ لوگ اس
کام کے خبیث کرنیسے قیامت کے منکر ہین کیونکہ جو شخص اعتقاد اوس روز کا رکہتا ہے اسقدر تلف

کرتے ہیں خلق کے حق کے حضوصاً مکر و حیلہ سے جرأت نہیں کرتا اسلیے بطور استفہام انکاریکے فرمایا اَلَا یَظُنُّ

الخ **عزیزی** ط اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۙ یَّوْمَ

یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۗ کیا نہیں جانتے یہہ لوگ کہ وہ اوٹہائے جاوینگے بیچ دن بزرگ

اوس روز میں کہ کہڑے کیے جاوینگے لوگ آگے پروردگار عالمونکے ط **فتح** ط کیا خیال نہیں

رکہتے وہ لوگ کہ اونکو اوٹہنا ہے ایک بڑے دن میں جسدن کہڑے ہیں لوگ راہ دیکہتے جہان کے صاحب

کی ط **موضح القرآن** اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ کیا گمان نہیں کرتے ہیں یہہ لوگ کہ عقل و شعور سے

دور ہیں اور ظن کے لفظ میں کہ گمان کے معنو نمیں ہے اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہر عاقل اس عقیدہ کو

یقین صادق سے جانتا ہے بلکہ ہر گہڑی اپنی آنکہونکے سامنے رکہتا ہے اور یہہ لوگ گمان بہی اوسکا

نہیں کرتے ہیں اعتقاد تو کہان دوسرے اشارہ اسبات کی طرف یہی ہے کہ اگر کسیکو اعتقاد کامل اسکا

نہو تو فقط گمان بہی اس قسم کی برائیون سے بچنے کو کفایت کرتا ہے جیسیکہ مسافر راہ کے خطرکے

گمان پر بلکہ محض وہم پر پانی توشہ ساتہہ لیلیتے ہیں اور بدرقہ طلب کرتے ہیں اور یہہ احمق اس مضمون

کا گمان بہی نہیں رکہتے ہیں کہ اِنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ مقرر وہ زندہ کئے جاوینگے

ایک بڑے دن میں اور بڑائی اوسدن کی اس سبب سے ہے کہ وہ دن عدل قائم ہونیکا ہے اور اللہ تعالے

کے حق اور بندونکے حق اوس روز مخلوق سے طلب کئے جاوینگے اور کمال سختی حق تلف کرنیوالونپر

کیجاوے گی اور اوس روز کی بزرگی کے اسبابونمیں سے ایک یہہ ہے کہ وہ دن رسوائی کا ہے

کیونکہ اوسکی صفت یہہ ہے یَوْمَ یَقُوْمُ الخ جسدن کہڑے ہونگے لوگ اگلے اور پچہلے حضور میں

حضرت رب العلمین کے اور لفظ رب العلمین کا یہان پر ہم ذات کے مقام پر لائے ہیں تاکہ اشارہ ہو اسبات

کی طرف کہ عموم ربوبیت اوس ذات پاک کی چاہتی ہے کہ اپنے بندونکا حق پورا پہنچاوے بس لوگونکے

حق برباد کرنیوالونکا کہڑا ہونا اوسکے حضور میں کمال ذلت و رسوائی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ قیامت کے دن دنیا کے تین سو

برس کے اندازیکے موافق حشر کے میدانمین کہڑے رہینگے اور اونکے واسطے کچہہ حکم ظہور میں نہ آویگا

لیکن یہہ اتنی بڑی مدت مسلمان کو ایسی تہوڑی معلوم ہوگی کہ گویا نماز سے فارغ ہوا اور صحیح

مسلم میں روایت ہے مقداد بن الاسود کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر میں اس آیت کے آئی

کہ یَقُوْمُ النَّاسُ فِیْ رَشْحِھِمْ اِلٰٓی اَنْصَافِ اُذُنَیْھِمْ اور یہہ بہی صحیح مسلم اور اور صحیح

میں منقول ہے کہ قیامت کے روز آفتاب آدمیونکے سر سے ایک کوس یا دو کوس کے فاصلہ پر

ہوگا تو اوسکی گرمی سے لوگونکے بدن پگہلینگے اور پسینا بہنا شروع ہوگا لیکن ہر شخص کے برے عمل

موافق بعضے کا پسینا گردن تک پہنچیگا اور بعضے کا کان کی لو تک پہنچیگا لگام کے مانند موہنہ میں

رہیگا اور کسیکا گردن تک کسیکا سینہ تک کسیکا کمر تک کسیکا زانو تک کسیکا ٹخنی تک اور علی بنابر

اور منقول ہے کہ ایکدن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سورۃ کو نماز میں شروع کیا جب آ

تک پہنچے تو کمال خوف سے رونے لگے یہانتک کہ بیتاب ہوکر گر پڑے اور اوس وقت کی نماز ادا نکر سکے ؏

عزیزی ؏ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ خفا نامۂ اعمال گنہگاروںکے داخل ہونگے سجین مین اور کسچیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے سجین ایک کتاب ہے لکھی گئی ؏

فتح ؏ کوئی نہین لکھا گنہگاروںکا بیچ بندی خانہ میں اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہے بندی خانہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا ؏

موا ؏ **تفسیر** كَلَّآ یعنی ماپ اور تول کم کرنیوالونکو چاہیے کہ یہہ کام نکرین اور قیامت کے دن سے اور کہڑے ہونیسے حضور مین عادل و زور آور کی غافل و بیخبر نہین کیونکہ ہر ایک نیک و بد اونکا اونکے اعمال نامو نمین لکھا ہوا اونکے دفتر کے متصدیو نکے سپرد ہے پہر جو کچھہ کہ مخلوق کی حق تلفی کی ہے بموجب اوسی دفتر کے اوس روز اونسے بازپرس ہوگی اور اگر وہ پوچھین کہ ہمارے اعمال نامے ہماری موت کے بعد کس علامت سے معلوم ہونگے اور کہان محفوظ رہنگے تو جواب دیا چاہیے کہ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ یعنی اعمال نامے بدکارونکے اور اونکے اسم نویسی سجین کے دفتر مین ہے اور سجین مبالغہ کا صیغہ ہے سجن سے کہ قیدخانہ کے معنونمین ہے بس جو وہ مقام کہ اوس دفتر کے اسم نویسی والے وہان رہتے ہین وہ ایک مکان ہے نہایت تنگ و تاریک اور دوزخیونکی ارواح کا قیدخانہ تو اسیواسطے اوس دفتر کا یہہ نام رکھا گیا جیسا کہ بیان اوسکا فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا سمجہا تو کہ کیا ہے سجین ایک دفتر ہے لکھا ہوا اور علامت کیا ہوا حاصل اسکا یہہ ہے کہ ایک دفتر ہے کہ اوسمین نام ہر ایک دوزخی کا لکھا ہے جو بندونکے عمل کے لکہنے والے بعد اون بدکارون کے مرنے اور عمل منقطع ہونیکے ہر ہر شخص کے عمل علیحدہ علیحدہ فردونمین لکہہ کر اوس دفترخانہ مین جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہین اور اوس دفتر پر یا ہر ایک دوزخی کے نام پر ایک علامت اور رقم بنا دیتے ہین کہ اوسکے دیکھتے ہی معلوم ہوجاوے کہ یہہ شخص دوزخی ہے اور اصل لغت مین رقم علامت کے معنونمین ہے کہ سوداگر لوگ تہانونپر قیمت دریافت کرنیکے لیے لکہہ دیتے ہین کہ اوسکو ہندی زبانمین آنکہہ کہتے ہین اور بیان سجین کا احادیث ضعیفہ سے روایت مین کعب احبار کے یون آیا ہے کہ وہ دفتر ساتون زمینونکے تلے ہے اور وہان ایک سیاہ پتہر پڑا ہے کہ اوس سے بدبو اور دہوان نکلتا ہے اور جو ابلیس اور اور شیطان اذکار و انوار سے بہاگتے ہین تو وہان جاکر ٹہیرتے ہین بدکارونکی روح کو بعد قبض کرنیکے اول آسمان کی طرف لیجاتے ہین تو آسمان کے دربان اوسکے لیے دروازہ نہین کہولتے اور آنے نہین دیتے پہر زمین پر لاتے ہین تو کوئی مکان اوسکو قبول نہین کرتا کہ اوس روح کو وہان رکہین آخر کو اوسکو ساتون زمینونکے تلے اوس پتہر کے نیچے رکہتے ہین اور جو فرشتے کہ اوس دفتر کے متصدی ہین اوسکا نام دفتر مین لکہہ لیتے ہین کہ فلانا فلانیکا بیٹا اس تاریخ مین دنیا سے برزخ مین پہنچا اور یہہ عمل لایا اور فردین اوسکی روزنامچے کی کراماً کاتبین کے ہاتہہ سے لیکر اوس دفتر مین داخل کرتے ہین تاکہ قیامت کے دن وہ سب اوسکی اولٹے ہاتہہ مین دین اور بدکارونکی ارواحین بہی اوسی مکان مین رہتی ہین اور طرح بطرح سے عذاب کیجاتی ہین اور ان

آیۃ مین جو حال بدمالی بدکارونکا مطلقا مذکور ہوا اور پہلے گذر چکا ہے کہ کم کرنیوالے مخلوق کے
حق کے گمان قیامت کے دنکا نہین رکہتے اب بطور ترقی کے مذکور اون لوگونکا کہ اعتقاد مین آخرت کے
قصور کرتے ہین اور اوس سے انکار مطلق رکہتے ہین بیان فرماتے ہین تاکہ اس گروہ مطففین کو بخصوص
سرزنش حاصل ہو وَیۡلٌ الخ ۵ **عــــزیزی** ۵ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ
لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ۵ الَّذِیۡنَ یُکَذِّبُوۡنَ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ۵ واسطے اوسدن جہٹلانیوالونکو وہ کہ جہٹلاتے
ہین روز جزا کو ۵ **فتح** ۵ خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکی جو جہوٹ جانتے ہین انصاف کا دن
۵ **موضح** ۵ **نقشبندیہ** وَیۡلٌ الخ واسطے اوس روز کہ اوس دفتر کو کہول کر اوسکے برے
عملونپر مطلع کرینگے منکرونکے حال پر کہ ہرگز اعتقاد اوس روز کا نہین رکہتے اور گمان کرتے ہین
کہ لوگونکے حق اوسنے لیے نہ جاوینگے کیونکہ اونکی صفت یہہ ہے اَلَّذِیۡنَ الخ یعنی منکر وہ لوگ ہین
کہ انکار کرتے ہین جزا کے دنکا حاصل یہہ ہے کہ انکار اونکا فقط مخلوق کے حق دلوانیکا نہین ہے
بلکہ جزا کے تمام کارخانونکے منکر ہین اور جزا کے دن کا انکار کرنا علامت بڑی قباحت کی ہی کیونکہ
اعتقاد جزا کے دنکا ایمان کے تمام کامون عبادت ہو خواہ معاملات دخل رکہتا ہے ۵ **عزیزی** ۵
وَمَا یُکَذِّبُ بِہٖۤ اِلَّا کُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ۵ اور جہٹلاتا نہین ہے اوسکو مگر ہر ستمگار گنہگار ۵ **فتح**
اور اوسکو جہٹلاتا وہی ہے جو بڑہ چلنے والا گنہگار ہے ۵ **موضح** ۵ **نقشبندیہ** اور انکار نہین کرتا
اوس روز کا مگر جس شخص نے کہ تجاوز حد سے کی ہوگی کفر مین اور تجاوز حد سے کی ہوگی فسق مین لیکن
تجاوز حد سے کفر مین اس جہت سے ہے کہ جو شخص کہ اوس روز کا منکر ہے تو گویا ربوبیت الٰہی کی
ہمیشگی کا اور اوسکی قدرت کا منکر ہے اپنی ذات پر اور یہہ جانتا ہے کہ مرنیکے ساتھہ ہی مین اوسکی
بندگی سے نکل جاونگا اور وہ مالکی سے معزول ہو جائیگا جیسے دنیا کے مالک اور اوسکی دوسری بار زندہ کرنیکا
منکر ہو اور اوسکے عدل کا بہی منکر ہے کیونکہ دنیا مین مظلوم کا حق ظالم سے نہین لیتا اگر اوس روز بہی نہ لے تو ظلم
پر راضی ہوا پس ان عقیدونکے سبب سے مرتبہ کفر کے تہ بتہ ہو کر حد سے طرف کفر کے زیادہ ہو جاتا ہے
اور فسق مین تجاوز اس جہت سے کہ جب خوف اوس دنکا اوٹہہ گیا تو گناہ پر دلیر ہی اور یہہ سمجہہ لیا
کہ جو نقد مزیدار ہین اونکو موہوم جزا کے خوف سے چہوڑ دینا کمال نادانی اور بیوقوفی ہے بس نفس
امارہ کی خواہش کے موافق فسق و فجور مین پہنس جاتا ہے اور ایک جماعت نے مفسرین کی معتدی
کو ظالم و غاصب اور خلق اللہ کے حق تلف کرنیوالے پر حمل کیا ہے اور اثیم کو اس فاسق اور گنہگار کے
واسطے مقرر کیا ہے کہ اوسکے گناہ حق اللہ سے تعلق رکہتے ہین جیسے زنا اور اغلام اور شراب خواری یا نماز
روزہ ترک کرنا کیونکہ پہلا شر متعدی ہی اور دوسرا گناہ محض اوسی کی جان کا وبال ہے غرضکہ منظور یہہ ہے
کہ تکذیب اور انکار جزا کا اوس شخص کا کام ہے کہ کسی مذہب و مشرب پر مقید نہوا اور ہونے نہ ہونے سے
کسی مذہب و ملت کے کچہہ علاقہ نرکہتا ہو اور عقلی و دلیلون کو کہ اس مقصد پر قائم ہین بسبب ہمیشہ کے
گناہون اور دوست رکہنے سے بیقیدی اور الحاد کے اونسے آنکہہ چرا دے بلکہ قرآن کی آیتین اور

له چنانچہ اثیم کا لفظ کہ مبالغہ کا ہے اثم کا اسم ہے کی گواہی دیتا ہے ۱۲ منہ

اورخبار انبیا کے کہ معجزون قطعیہ سے تاکید کی گئی اور مضبوط کی گئی ہین وہ بہی اوسکے ذہن مین تنبیہ اور عبرت
پیدا نہین کرتین کیونکہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا الخ ؕ **عبد القادر** ؕ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ
اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؕ جب پڑہی جاوین اوسپر آیتین ہماری کہے کہانیان ہین اگلونکی
ؕ **فتح** ؕ جب سنا ئے اوسکو ہماری آیتین کہے نقلین ہین پہلونکی ؕ **موضح تفسیر**
جب پڑہی جاتی ہین اوسپر ہماری آیتین کہ ہونے پر جزا کے دن کے اور بازخواست پر خلق اللہ کے حق کی
اوس روز کے دلالت کرتی ہین تو ازراہ عناد کے کہتا ہے کہ یہہ کہانیان ہین اگلونکی کہ لوگونکے خوف دلانے
اور ڈرانیکو بڑے کامونکے لئے بنائی گئی ہین کہ ظلم و غضب سے ملک خراب نہو جاوے اور فتنہ و فساد ظہور نکرے
سوا و سکے کچھہ اصل نہین کہ اوسپر کچھہ یقین کیا جاہیے ؕ **عزیزی** ؕ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ
مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ نہ نہ زنگ لگایا ہے اونکے دلونپر اوسچیز نے کہ کرتے تہے ؕ **فتح** کوئی نہین
پر زنگ پکڑ گیا اونکے دلونپر وہ جو کچھہ کماتے تہے ؕ **موضح تفسیر** کَلَّا یون نہ سمجہا
چاہیے اور یون نہ کہا چاہیے کیونکہ واقع ہونا جزا کا اور پہر دینا خلق اللہ حق بڑی بڑی دلائل عقلیہ
اور گواہیون نقلیہ صادقہ متواترہ سے ثابت ہے پہر اگر وہ گواہ تشفی منکرونکی خاطر کی نکرین اور انکے
دلنشین نہون تو اون گواہیون اور دلیلون کے قصور سے نہین بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ
بلکہ زنگ چہا گیا ہے اونکے دلونپر یہان تک کہ دل کا مونہہ سب سیاہ ہوگیا ہے مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ
وہ جو کسب کیا تہا دنیا مین اور کیفیت اوس زنگ کے پیدا ہونیکی دلونپر وہ جو روایت سے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کی اور اور صحابیون سے زروایت کی گئی ہے یہہ ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے
تو ایک سیاہ داغ اوسکے دلپر پیدا ہوتا ہے اگر اوسنے توبہ کی تو آئینہ اوسکے دلکا صاف اور روشن ہو جاتا ہے
والا وہ خال سیاہ اوسمین رہ جاتا ہے پہر جب دوسرا گناہ کیا تو ایک اور نقطہ پیدا ہوا اسیطرح سے
ہر گناہ سبب پیدا ہونے سیاہی کا ہوتا ہے یہان تک کہ تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اندہیری چہا
جاتی ہی آور دل مانند آئینہ کے ہے جتنا صاف ہوگا اوتنی ہی صورت اوسمین نمود کریگی اور جب زنگ
آلودہ ہوگیا تو کوئی صورت اوسمین نہین معلوم ہوتی پس پیدا ہونا رین یعنی زنگ کا دلپر سچ بات سمجہنے کی
استعداد کے باطل ہونیکا سبب ہوتا ہے دلیل و کشف سے آور ذکر دلیلون کا اور پیغمبرونکی صحبت کا نور اوسمین
تاثیر نہین کرتا اور حق کو باطل اور باطل کو حق جانتا ہے اور برے کو اچہا اور اچہے کو برا سمجہتا ہے اور خال
سیاہ پیدا ہونیکے معنے کہ حدیث شریف مین وارد ہین یہہ ہین کہ ہر فعل بد ایک ہیئت ظلمانی لطیفہ
قلب کے پیدا کرتا ہے نہ یہہ کہ اس گوشت کے لوتہڑ ے پر جو کلی کی صورت ہے زنگ آجاتا ہے کیونکہ یہہ
گوشت کا لوتہڑا قلب حقیقی نہین ہے کہ نیک و بد کاموں کا اوسمین تاثیر ہو پس قلب حقیقی عبارت اوس
لطیفہ سے ہے کہ جسم لحمی سے تعلق رکہتا ہے جیسے بینائی اور شنوائی ایک اور چیز ہے کہ آنکہہ اور کان
سے تعلق رکہتے ہین اور جاننا چاہیے کہ حفص اور سادر قاری معتبر لام بل کے سکتہ کرتے ہین اور لام کو را
حرف مین موافق قاعدے پر ملون کے صاف ادغام نہین کرتے اور ظاہر ہے کہ یہہ طریقہ ادا کرنیکا

منقول جناب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور نزول وحی کا اوسکے موافق ہوا ہوگا اور اس آیت مین
نہایت ڈرانا منظور ہے اوس شخص کا کہ گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے اور اوسکا علاج جلد توبہ اور استغفار سے
نہین کرتا تو اوسکے مثال ایسی ہے جیسے ایک مریض تہوڑی سی بیماری کو خیال مین نہین لاتا اور
کہانے پینے مین بہی بے اعتدالی کرتا ہے اور دوا دارو کی تدبیر نہین کرتا یہان تک کہ فساد مزاج کا مستحکم
ہوجاوے اور قابل علاج کے نرہے اور یہہ مرض باطنی ہے کہ سوا ہے اطبا روحانی کے کہ مراد انبیا
اور اولیا ہین اسکو اور کوئی نہین جانتا اور علاج نہین کرسکتا اور بڑی قباحت یہہ ہے کہ یہہ مرض
جیساکہ روح کے مزاج کا فساد کا موجب ہے اور مانع نظر اور کشف کا ہوتا ہے اسیطرح سے انبیا اور اولیا سے
دور کرتا ہے اور ایک حجاب کثیف اطبا روحانی کے دریافت مین پیدا کرتا ہے پہر جبکہ طبیب کو
نہ پہچانا اور دجال کو مسیح جانا تو معالجہ محال ہوگیا اور نوبت یاس کی پہنچی اعاذنا اللہ من ذلک اور
کبہی زنگ آلودہ دلون والے کہین کہ ہمکو بہت بہت سے ذکر و شغل اور گناہونکے ترک سے تصقیہ اور
صیقل کرنا دل کا ہمکو چاہیے کیونکہ قیامت کے دن تجلی الٰہی کی چمک سے خود بخود یہہ زنگ دور ہوجاویگا
اور صفائی کامل حاصل ہوگی جیساکہ اوس روز کے معتقد و نکا گمان ہے تو جواب مین یون کہنا چاہیے

كَلَّآ اِنَّهُمْ الخ ۞ **ترجمہ** ۞ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۞
نہ نہ بلاشبہہ یہہ اپنے پروردگار کے دیدار سے پردے مین ہونگے ۞ **فائدہ** ۞ کوئی نہین وہ اپنے رب سے
روکے جاوینگے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** كَلَّآ یون گمان کرنا نہ چاہیے کہ اونکے دلونکے زنگ نے
فقط دنیا مین تاثیر کرکے سمجہہ حق سے اور معرفت سے آیات اللہ کی اور اعتقاد سے جزا کے دن کے روک
رکہا ہے بلکہ تاثیر اس زنگ کی قیامت کے دن اور زیادہ قوۃ پکڑیگی کیونکہ اِنَّهُمْ الخ بیشک وہ اوسدن
اپنے پروردگار سے محجوب ہونگے اور چمک سے نور تجلی کے فائدہ مند نہونگے اور دیدار اوسکا نہ پاوینگے
کیونکہ قاعدہ عقلی ہے کہ نور کو بغیر نور کے نہین دیکہہ سکتے اور جسطرح سے کہ آنکہہ اونکی دنیا مین کمال
زنگ آلودگی سے دیکہنے اور تلاوت سے آیات الٰہی کے اندہے تہے اسیطرح بینائی اونکی آخرت مین
بسبب ظلمات ذاتیہ اور عرضیہ کے دیدار سے اللہ تعالے کے اور ظاہر ہونیسے اوس ذات پاک کی تجلیون
کے اندہے ہونگے **شعر** ہر کہ امروز نہ بیند اثر قدرت دوست ۞ غالب آنست کہ فردایش نہ بیند
دیدار ۞ اور جو محجوب ہونا دیدار سے پروردگار کے جزا کے دن کافرون اور منکرون بدآلی کے مقام
پر مذکور فرمایا تو دلیل صریح ہوئی اسبات پر کہ مسلمان اوسدن دیدار الٰہی سے محروم نہونگے اور
اوس لذت سے خوشوقت ہونگے اور اگر مسلمانونکو بہی یہہ دولت نصیب نہو تو کافرونین اور انمین اسبات
مین کچہہ فرق نہوا اور ذکر کرنا اس صفت کا کافرونکے حق مین نہایت نامناسب اور آئین بلاغت کے
خلاف ہو معاذ اللہ کہ کلام الٰہی کو کوئی اسطرح کا سمجہے اور حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام کو کہ سوال رویت
کا کیا تہا اوسکے جواب مین لَنْ تَرَانِیْ ارشاد ہوا تو منظور یہہ تہا کہ دنیا مین اللہ تعالے کے دیدار کی
طاقت ان آلات جسمیہ سے کہ فانی ہین نہ لاسکے گا نہ یہہ کہ آخرت مین بہی نہ دیکہیگا کیونکہ کلام آئندہ یعنی

دیدار الٰہی کی دلیل و کیفیت

اِنِ استقر مکانہ فسوف ترانی مین موقوف ہونا رویت کا اوپر استقرار کے دلالت کرتا ہے اور سورہ فرقان مین بہشت کے حق مین وارد ہے کہ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا وَعِنْدَ حُصُولِ الشَّرْطِ یَجِبُ حُصُولُ الْمَشْرُوطِ یعنی جب شرط پائی گئی تو مشروط ضرور پایا جائیگا یعنے آخرت مین جہان استقرار پایا جائیگا تو رویت بہی اللہ تعالے کی ضرور ہوگی اور حدیثون متواتر المعنی سے ثابت ہے کہ تمام مومنونکو یہہ دولت نصیب ہوگی لیکن موافق اپنے اپنے اعمال کے اس نعمت مین بہی متفاوت ہونگے عام مومنونکو جمعہ کے دن کہ آخرت مین اوسکا نام یوم المزید ہوگا اس دولت سے سرفراز فرمادینگے اور خواص کو ہر روز دو بار صبح اور عصر کو اور اخص الخواص کو کہ جنت عدن کے رہنے والے ہین ہمیشہ قرب اوس ذات پاک کا اور انکشاف تجلیات کا حاصل ہوگا اور چونکہ بیان فرمایا کہ قیامت کے دن دل کے زنگ کی تاثیر دیدار کی دولت سے کہ سب لذتون سے بڑی لذت ہے محروم رکہینگے تو گمان ہوتا تہا کہ زنگ آلودہ دلون والے کہ مشغول لذات جسمانی اور گرفتار حرص و ہوائے نفسانی کے ہین اس محرومی دیدار اور بے نصیبی کو خیال مین نہ لاوینگے اور سہل جانکے عذاب کو آسان جانینگے تو اسواسطے بیان فرماتے ہین کہ ان مردودونکے حق مین فقط اسیقدر حرمان پر اکتفا ہوگی بلکہ ثُمَّ اِنَّھُمْ الخ ۞

عزیزی ۞ ثُمَّ اِنَّھُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ۞ پہر بتحقیق یہہ داخل ہونگے دوزخ مین ۞ **فتح** ۞

پہر مقرر وہ بیٹہینگے دوزخ مین ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** پہر بعد اسبات کی تحقیق یہہ لوگ بیٹہینگے دہکتی آگ مین اور جلنا اونکا اس آگ مین بسبب محروم ہونیکے دیدار کی لذت سے دونی تاثیر کریگا کیونکہ اگر دیدار کی لذت پاتے تو دوزخکی تکلیفون کو وہ لذت مانع آتی اور وہ تکلیفین آسان معلوم ہوتین سو منظور اونپر زیادتی عذاب کی ہے اسیواسطے فقط اوس دخل ہونے پر دوزخ کے بہی اونکے حق مین اکتفا نکی بلکہ ثُمَّ یُقَالُ الخ ۞

عزیزی ۞ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۞ پہر کہا جاویگا اونکو یہہ ہی جو کچہ کہ اوسکو تم جہٹلاتے تہے ۞ **فتح** ۞

پہر کہیگا یہہ وہی ہے جسکو تم جہوٹہہ جانتے تہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** پہر کہا جاویگا یہہ وہی دن ہے جسکا تم انکار کرتے تہے اور جہوٹ جانتے تہے تاکہ عذاب عقلی اور حسی دونون جمع ہوجاوین اور جسطرحسے اونکا بدن دوزخکی آگمین جلتا ہے اونکی جان بہی اوس جہڑکی اور خجالت سے کباب ہوجاوے اور جب فجار کی بدحالی کے بیان سے فارغ ہوے تو گمان اسبات کا تہا کہ شائد واقع ہونیکو جزا کے اور مکافات کو قیامت کے دن کے یہی ایک فقرہ بدکارونکا کفایت کریگا اور تنہا بدکارون اور نیک کارونمین اسی قدر ہوجاویگا کہ اعمال بدکارونکے اوسدن اونکو دکہا کر حقوق خلق اللہ کے اونسے پہروادینگے اور نیک کارونسے کچہہ بات چیت درمیان مین نہ آویگی اور وہ جو اونہون نے حقوق خلق اللہ اور خالق کے ادا کیے تہے ظہور مین نہ آوینگے کیونکہ حقدار کا حق پہنچا دینے مین کچہہ احسان نہین ہوتا کہ اوسکے بدلے متوقع جزا کے ہون بس اونکی جزا یہی بس ہے کہ عتاب و سرزنش اور رنج و عقاب سے سلامت رہین سو اس گمان فاسد کو بطور جواب و سوال مقدر کے

کرتے ہین اور حقیقت حال کی ارشاد فرماتے ہین کہ کلا الخ ؁ عزیزی ؁ کَلَّآ اِنَّ
کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ؁ حقا یعنی بلا شبہ تحقیق اعمال نامہ نیک کارونکے داخل ہونگے علیین مین
؁ فتح ؁ کوئی نہین لکہا نیکوکا ہے اوبرو الومنین ؁ موضح ؁ تفسیر کَلَّآ
یون نہ سمجہنا چاہیے کہ مجازات اور مکافات ہی پر بدکارونکے اوس روز قناعت کیجاویگی اور
اونکے مخالفونکو اونکے جلانیکے لیے طرح طرح کی نعمتین اور سرخروئیان عنایت فرماوینگے بلکہ اونکو
مخالفونکو اونکے سامنے قسم قسم کی نعمتون سے سرفراز فرماوینگے اور ان بدکارونکو اونکے سامنے
ایک ٹہٹا بناوینگے تاکہ بدلہ اونکی ہنسی ٹہٹول کا کہ نیک کارونسے دنیا مین کرتے تہے حاصل ہو کیونکہ
اِنَّ کِتٰبَ الخ تحقیق نیک کارونکے اعمال نامے اور اونکی اسم نویسی البتہ علیین کے دفتر مین
ہے اور مقام علیین کا ساتون آسمانونکے اوپر ہے کہ نیچیکا سرا اوسکا سدرۃ المنتہی کے پاس ہے اور اوپر کا
سرا اوسکا عرش مجید کے سیدہے پایۂ کے متصل اور نیکونکی ارواحین قبض ہونیکے بعد وہان پہنچتی ہین
او مقربین یعنی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ وہین رہتے ہین اور عوام صلحاء کو بعد اسم نویسی
کے اور اعمال نامون کے پہنچنے کے موافق مرتبے کے کسیکو آسمان دنیا مین اور کسیکو آسمان و زمین
کے درمیان مین اور کسیکو چاہ زمزم کے درمیان مین رکہتے ہین اور ان ارواحون کو ایک علاقہ
اپنی قبرونسے بہی ہوتا ہے کہ انسے زیارت کرنیوالونکے اور اقرباء اور دوستونکے مطلع ہوتی ہین
کیونکہ روح کو قرب اور بعد مکانی اس دریافت کو مانع نہین ہوتا اور مثال اوسکی انسان کے
وجود مین روح بصری ہے کہ ساتون آسمان کے ستارونکو کنوین کے اندر سے دیکہہ سکتی ہے
اور وہ مقام جو عقل مین بشر کے آ نہین سکتا جب تک کہ جناب الہی سے آگہی نہو تو اسیواسطے تفسیر
علیین کے بطور سوال و جواب کے ارشاد فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰکَ الخ ؁ عزیزی ؁

وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۝ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؁ اور کسنے
مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے علیون ایک کتاب ہے لکہی گئی کہ حاضر ہوتے ہین اوسمین نزدیک کیے گئے
حذرکے ؁ فتح ؁ اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے ایک کتاب ہے لکہی ہوئی اوسکو دیکہتے
ہین نزدیک والے ؁ موضح ؁ تفسیر وَمَآ اَدْرٰکَ الخ اور کیا سمجہا تو کہ کیا ہے
علیین کِتٰبٌ الخ ایک دفتر ہے لکہا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو شخص اوسکو دیکہی تو جان لے
کہ اس دفتر والے بہشتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ دفتر ایک مرد
سبز کی تختی پر کہدا ہے اور وہ تختی سید ہے پایۂ پر عرش معلے کے لٹکتی ہے اور نیچیکا سرا اوسکا
سدرۃ المنتہی تک پہنچا ہے اور وہ دفتر اللہ تعالے کے خاص بندونکے حوالے ہے جیساکہ فرماتے ہین
کہ یَشْهَدُهُ الخ حاضر رہتے ہین اور گواہ ہوتے ہین اوس دفتر پر مقرب فرشتے کہ حاملان
عرش اور محافظان کرسی ہین اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ یہہ مراد ہو کہ حاضر ہوتی ہین اوس
مقام عالیشان مین ارواح مقربون کمال والونکی مانند انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اور

اور ابرار کے حق مین اتنا فخر بہی بس ہے کہ اونکے نام اوس مقام مین لکہے جاوین اور اعمال حسنہ اونکے
اوس دفتر والونکو مقبول ہون اور یہان سمجہہ لیا چاہیے کہ قرآن مین اہل نجات و فلاح کو کئی سورتون مین
دو قسم سے یاد فرمایا ہے کبہی ابرار اور مقربین اون دونون کا نام رکہا ہے اور کبہی اصحاب الیمین اور
سابقین فرمایا ہے اور اہل تحقیق ان دونون قسمونکی تحقیق مین اختلاف رکہتے ہین بعضے کہتے
ہین کہ سابقین اور مقربین صاحب محبت ذاتیہ کے ہین کہ محبت اونکی اللہ تعالے سے محض اوسکی ذات کے
واسطے ہتی اور ابرار اور اصحاب الیمین وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالے سے محبت انعام کی توقع پر رکہتے تہے اور اسی قول کے
قریب ہے وہ جو کہا ہے کہ مقربین اور سابقین فنا فی اللہ اور بقا باللہ والے ہین اور ابرار اور اصحاب الیمین
وہ لوگ ہین کہ انوار و طاعات و اذکار سے منور ہین اور انشراح صدر پیدا کیا ہے لیکن ہنوز مرتبہ فنا و بقا
کا حاصل نہین ہوا اور جو نسق سے ارشاد الٰہی کے کہ وصف اون دونون گروہون کا کیا ہے معلوم
ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ ابرار کہ اصحاب الیمین اور ابرار ایک جماعت ہین کہ ادا کرتے ہین حقوق خلق اور خالق
کے اور احسان کرتے ہین لوگون سے اور اعمال نیک اور پسندیدہ مین کوشش کر کے قوت ملکیہ کہ قوت
بہیمیہ اور سبعیہ پر اپنی غالب کیا ہے اور مقربین و سابقین ایک جماعت ہین کہ بطور جذب الٰہی کے
ان صفتون اور اعمال کے سبب سے اونکے پردے باطن اوٹہہ گئے ہین اور حضور پوری نصیب ہوئی
ہے اور سلوک اونکا ساتہہ جذب کے منتہی ہو گیا ہے اور قرب حقیقی اپنے محبوب سے پیدا کیا ہے واللہ اعلم
اور چونکہ احوال بیان کرنے سے ابرار کی ارواح کے کہ بعد قبض ہونے روح کے کیا معاملہ اونسے گذریگا
فارغ ہوئے ثواب اونکے انجام کا حال کہ قیامت کے دن کیا ہوگا بیان فرماتے ہین اِنَّ
الْاَبْرَارَ الخ **عزیزی** اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۝ تحقیق
نیک کار نعمت مین ہونگے تختون پر بیٹہے ہوئے ہر طرف دیکہینگے **فتح** بیشک نیک
لوگ ہین آرام مین تختون پر بیٹہے دیکہتے **مواہب تفسیر** اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ
تحقیق نیک کار نعمتون مین ہونگے نعیم کا لفظ بہشت کی تمام موعود چیزونکو شامل ہے حور اور
قصور اور طعام و شراب اور پوشاک اور سواری اور خادم خوبصورت اور مکان پاکیزہ اور اور
جو جو نعمتین کہ وہان تیار ہین سبکو شامل ہے اور علاوہ ان سب نعمتون کے یہہ ہے کہ اونکو وہان
سونیکے جڑاؤ تختون پر بٹہا وینگے اور اون تختون پر موتیون کے قبے کہڑے کیے جاوینگے کہ
جنتی اونکے اندر بیٹہے سب کچہہ دیکہین اور اونکو کوئی نہ دیکہے جیسا کہ فرماتے ہین عَلَی الْاَرَآئِكِ
الخ نیک لوگ سایہ دار تختون پر بیٹہے دیکہتے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مومن کو بہشت
مین سب نعمتون سے وہانکی بہرہ مند کرینگے برخلاف دنیا کے کہ حق تعالے یہان نعمتین
بعضے لوگونکو دیتا ہی مگر لطف اون نعمتونکا اونکو نصیب نہین ہوتا جیسے بادشاہ مریض یا
ضعیف الشہوت کہ ہرگز نفیس کہانونسے اور شہری پاکیزہ باکرہ عورتونکی صحبت سے کچہہ کیفیت
نہین اوٹہا سکتا اور یہہ بہی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ادنیٰ اور کم سے کم درجہ کا وہ بہشتی ہوگا

کہ اوسکو دنیا کے برابر مکان نعمتوں سے بہرا ہوا ملیگا ۂ عزیزی ۂ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ
نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۂ پہچانیگا تو اونکے مونہوں مین تازگی نعمت کی ۂ فتح ۂ تو پہچانے
اونکے مونہہ پر تازگی آرام کی ۂ موا ۂ تفسیر ۂ معلوم کریگا تو اے دیکھنے
والے چہروں مین اونکے تازگی نعمت کی حاصل یہہ کہ دوزخیوں کے حال دیکھنے سے کچھہ اونکی
ملال تغیر چہرہ کا ظاہر نہوگا کیونکہ اپنے دشمنوں کا اپنی آنکھوں کے سامنے ذلیل ہونا تو اور بہی خوشی کی
بات ہے اسیلئے نشانیاں سرور کی اونکی چہروں مین ہمیشہ نظر آوینگی ۂ عنایتی ۂ

يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۂ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۂ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۂ
پلایا جاویگا اونکو شراب خالص سے بہرے ہوے بجاے موم مہر اوسکی مشک کی ہوگی اور بسبب اسی شراب
پاک کے چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے ۂ فتح ۂ اونکو پلائی جاتی ہی شراب مہرین
دہری جسکی مہر جمتی ہے مشک پر اوسپر چاہیے ڈہوکین ڈہوکنے والے ۂ موا ۂ تفسیر
يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ پلائے جاوینگے خالص شراب کہ محبت الٰہی کا نمونہ ہے اور دنیا مین اونکے
اپنے دلمین جگہہ دی ہی اور شراب کے مانند قوی اور [illegible] مین اونکے سرایت کی ہتی اور وہ
محبت خالص محبت ہتی کہ اوسکے ساتھہ ہوائے نفسانی اور معاصی کی محبت کی آمیزش نہ تہی
اور شراب بہشت کی اکثر نہرون اور چشموں مین جاری ہوگی جیسیکہ اور سورتوں مین مذکور ہے
تو اوس تصریح شراب سے احتراز کے واسطے کہ ہاتہہ ہر خاص و عام بہشتی کا اوسمین پڑتا ہے
ایک دوسری قید کو اوسمین بڑہاتے ہین مَّخْتُومٍ یعنی وہ شراب خالص مہر کی گئی ہے
اور عام شرابوں سے ممتاز اور جدی ہے اور یہہ مختوم ہونا اوس شراب خالص کے نمونہ محبت الٰہی کا
ہے یہہ ہے کہ وہ محبت باوجود غلو اور ہیجان کے کہ عشق کے مرتبہ سے کوسوں بڑہ گئی ہتی تو بہی
شرع کی مہر سے مختوم ہتی اور احکام الٰہی کے مہر کے نیچے محفوظ ہرگز محبتین وہمیہ محرمہ اور شہوات
نفسانیہ ممنوعہ اور نجاسات شیطانیہ اوس محبت سے کچھہ آمیزش نہین رکہتی ہتین اور عجائبات
سے اوس شراب مختوم کے یہہ بات ہے کہ دنیا کی شراب کے شیشوں کو بہی جو اونکی احتیاط
منظور ہوتی ہے تو مہر کر دیتے ہین لیکن جس چیز سے کہ مہر کرتے ہین تو وہ مٹی یا موم یا لاکہہ
وغیرہ ہوتی ہے اور نیکوں کی مختوم شراب کا وصف یہہ ہے خِتَامُهُ مِسْكٌ یعنی جس چیز کی
کہ اوسپر مہر کی ہے وہ مشک ہے تاکہ خوشبو مشک کی شیشہ لیتے ہی دماغ مین بس جاوے
اور دماغ کو خوش کر دے اور جس مشک کی اوسپر مہر کیجاویگی وہ نمونہ حکم شرع کا ہے ساتہ
اون مباح چیزوں کے کہ نیکوں کے دلوں کی قوت دینے والین اور اونکی خاطر کو خوش کرنیوالین
اور اونکے ذوق و شوق کی بڑہانیوالین دنیا مین تہین وَفِي ذَٰلِكَ الخ اور اس قسم کی شراب
مین کہ نمونہ اور مثال اوس قسم کی نفیس شئی کا ہے چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے
نہ ایک مٹہی جو یا گیہوں مین کہ لوگوں کا حق ہے اور تول مین گہٹا کر لین کہ اوسکو وہ سے کچھہ

یہہ نسبت نہین اور بعضی وقات جو شراب مین کچھہ ملانا بہی اہل مجلس کو منظور ہوتا ہے تو ہو سکے فرماتے ہین کہ شراب خالص کو جب چاہینگے کہ کسی اور چیز سے ملا کر پیین تو یہی ہو سکیگا و
مِزَاجُهُ الخ ۞ **عزیزی** ۞ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝
اور ملونی اوسکی آب تسنیم سے ہوگی مراد رکہتا ہون چشمہ کہ پیوینگے اوس سے مقرب خدا کے ۞ **فتح** ۞
اور اوسکی ملونی اوپر سے پڑی ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک والے ۞ **مو** ۞ **تفسیر**
اور ملونی اوسکی تسنیم ہوگی اور تسنیم لغت مین او سچیز کو کہتے ہین کہ شربت پر خوشبو واسطے لذت کے واسطے جیسے گلاب یا بید مشک یا اور کچہہ انکے مانند ملا دین اور مراد تسنیم سے یہان ایک چشمہ ہے بہشت مین کہ سب قسمونکی شراب سے بہتر اور لذیذ ہے اور مقربین اور سابقین کو اس چشمہ سے خالص پلا دینگے اور ابرار و اصحاب الیمین کو بطور گلاب اور بید مشک کے ملا کر دینگے اور کہتے ہین کہ وہ چشمہ عرش کے نیچے سے اوبلتا ہے اور مقربین کے مکانونکے صحنون مین بہتا ہے چنانچہ اوسکے حال مین ارشاد فرماتے ہین عَيْنًا يَّشْرَبُ الخ یعنے مراد ہماری تسنیم سے وہ چشمہ ہے کہ پیتے ہین اوس سے مقرب لوگ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ مقرب لوگ اوس چشمہ کی شراب کو خالص پیتے ہین اور ابرار کو اوس شراب سے بطور گلاب کے دیتے ہین اسلیے کہ مقرب مشغول طرف ماسوی اللہ کے نہین ہوے ہین اور حق کی محبت کو غیر کی محبت مین ملایا نہین برخلاف ابرار کے کہ محبت اونکی فعلون اور صفتونکے سبب سے ہتی اور ابرار کے تنعم کے مذکور مین جو اونکی شراب نوشی کا بہی ذکر فرمایا تو اوسکے نکتے کو بہی ارشاد فرماتے ہین اور تفصیل اوس نکتہ کی یہہ ہے کہ حق تعالے کو اوس روز بدلہ لینا کفار سے ہنسی ٹہٹول کا کہ اوسکے بندونسے دنیا مین کرتے تہے منظور ہوگا اور وہ خاص بندے خدا کے بسبب کمال تمکین و وقار کے اس تکلیف کا بدلہ لینے مین توقف کرینگے ناچار اونکو ایسی شراب کے جام پلا کر سرشار کر دینگے کہ اوسکی فرحت سے البتہ اوس تمکین اور وقار مین کچہہ فرق ہو جاویگا اور انتقام اپنے تمسخر او ٹہٹول کا اسنے لینگے جیسا کہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ الخ ۞ **عزیزی** ۞ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا
كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ۝ تحقیق گنہگار مسلمانونسے ہنستے تہے
۞ **فتح** ۞ وہ جو گنہگار ہین وہ تہے ایمان والونسے ہنستے ۞ **مو** ۞ **تفسیر**
اِنَّ الَّذِیْنَ الخ مقرر جو لوگ گناہ کرتے تہے دنیا مین جیسے انکار آیات الٰہی کا اور خلق کے حقوق اور ناپ تول مین ہنسے ٹہٹول کرتے تہے اون لوگونسے جو ایمان لائے تہے اور کہتے تہے کہ اس گروہ کو کیا خیال فاسد دامن گیر ہوا ہے کہ آنکہون دیکہتے لذتون کو خیالی لذتونکی توقع پر چہوڑتے ہین اور فقط اتنی ہنسی پر ہی اکتفا نہین کرتے تہے بلکہ وَاِذَا
مَرُّوْا الخ ۞ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ اور جب گذرتے تہے مسلمانونپر آپسمین چشمک کرتے
۞ **فتح** ۞ اور جب ہو نکلے اون پاس آپسمین سین کرتے ۞ **مو** ۞ **تفسیر** اور جب

گذرتے تہے اون مسلمانونپر تو اپسمین سینین مارتے تہے کہ یہہ لوگ وہی بے عقل و حمق ہین کہ
اپنے کو نقد لذتونسے بہشت کے خیال پر جو موہوم ہے محروم رکھا ہے ۞ عزیزی ۞
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۞ اور جب پہرتے اپنے اہلخانہ پر پہرتے خوش ہوکر ۞ فتح
اور جب پہر کر جاتے اپنے گہر پہر جاتے باتین بناتے ۞ موضح تفسیر
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اور جب پہر کر جاتے تہے یہہ کافر اپنے گہر والونمین اور وہانپر مجمع طرح
طرحکے دنیاوی لذتونکا دیکہتے تہے جیسے عورتین خوبصورت اور لڑکے مرغوب اور لڑکیان
محبوب اور فرش نفیس اور برتن مکلف اور کہانے لذیذ اور پانی سرد خوشبودار تو جانتے تہے کہ
یہہ چیزین ہمکو اپنی عقیدیسے حاصل ہوئی ہین کہ ہم جزاکے روزکا اعتقاد نہین رکہتے اور کچہہ
خوف اوس روزکا ہمارے دلمین نہین اور مسلمان نیک گمان لذتونسے اسی سبب سے
محروم ہین کہ توقع پر بہشت کی موہوم نعمتونکے اور خوف سے دوزخ کے خیالی عذابونکے ان
نقد لذتونسے دست بردار ہین تو مثال اونکی ایسی ہے جیسے مجنون کہ اپنے خیال فاسد سبب سے
غذاؤن لطیف فائدہ مندسے ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ پہرتے تہے باتین
بناتے اور خوش طبعی کرتے ۞ عزیزی ۞ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ ۞ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۞ اور جب دیکہتے مسلمانونکو کہتے تحقیق یہہ گمراہ ہین
اور نگہبان نہین بہیجے گئے تہے مسلمانون کے سرپر ۞ فتح ۞ اور جب اونکو دیکہتے کہتے
بیشک یہہ لوگ بہکرہے ہین اور اونکو بہیجا نہین اونپر نگہبان ۞ موضح تفسیر
وَاِذَا رَاَوْهُمْ الخ اور جب دیکہتے تہے مسلمانونکو کہ اپنے جان کو مشقت مین طاعت
وعبادت کی گلاتے ہین اور اچہی پوشاک نہین پہنتے اور کہانا خشک بےمزہ کہاتے ہین
اور گرمی کے دنونمین روزے رکہتے ہین کہتے تہے کہ تحقیق یہہ لوگ البتہ راہ بہولے ہوے
ہین کہ موہوم لذتونکو موجوم لذتونپر ترجیح دیتے ہین اور بے حاصل مشقتونکا کمالات
حقیقی نام رکہا ہے وَمَآ اُرْسِلُوْا الخ اور نہین بہیجے گئے ہین وہ کافر مسلمانونپر نگہبان
کہ اونکو نیک راہ سے پہرنے ندین اور ہر مجلس و مجمع مین انکا پیچہا کرین اور طعن و تشنیع
کرتے رہین اور یہہ کافر اس درجہ کی اس کام مین تعدی کرتے ہین کہ اول تو ہنستی ہین
بعد اوسکے چشمک زنیان اور اشارے کرتے ہین بعد اسکے غائبانہ اونکے پہبتیان کہتے ہین
اوسکے بعد منہ بمنہ گمراہ کہتے ہین اور وجہ ان چارون حالون کی اس ترتیب کیساتہہ
یہہ ہے کہ جب کسی شخص کو کیسکی کوئی حرکت ناپسند آتی ہے تو اوپر حقارت کی راہ سے
ہنستا ہے اور جب اس سے زیادہ نفرت ہوتی ہی تو اپنے ہمسرون کو بہی چشم و ابرو سے
بتاتا ہے تاکہ اہانت و حقارت کرین اوس حرکت والیکے شریک ہون اور جو تنفر نہایت
کو پہنچتا ہے تو غائبانہ بہی اوس حرکت والے پر پہبتیان کہتا ہے اور خوش طبعیان

کرتا ہے تاکہ اہانت وتحقیر کا حق ادا کرے اور جب بات تنفر سے بہی گذر گئی تو منہ بمنہ ساتہہ حماقت اور
جہالت اور گمراہی کے نسبت کرتا ہے اسلیے اس ترتیب کی ان آیتونمین رعایت رکہی ہے اور کافرونکے
اس ظلم بیان کرنے کے بعد مسلمانونکو ارشاد ہوتا ہے کہ یہہ ظلم سہی اونکا رائیگان نجاویگا بلکہ جزا کے
روز اونکے ظلم کا بہی انتقام لینگے فالیوم الخ ؏ **عزیزی** ؏ فالیوم الذین
اٰمنوا من الکفار یضحکون پس آجکے دن مسلمان ساتہہ کافرونکے ہنسینگے ؏ **فتح** ؏
سو آج ایمان والے منکرونسے ہنستے ہین ؏ **فتح** ؏ **تفسیر** فالیوم الخ
سو آجکے دن کہ جزا کا روز ہے جو لوگ کہ ایمان لائے تہے اور کمالات حقیقی کو ساتہہ قوت پانیکے
لذات نفسانیہ پر ترجیح دیکر اختیار کیا تہا من الکفار کافرونسے کہ کمالات کے منکر تہے اور کمالات
حاصل کرنیکو دنیا کی فانی لذتونمین منحصر جانتے تہے یضحکون ؏ ہنستے ہین کہ یہہ لوگ
کیا کوتہ اندیش اور احمق رہتے کہ کس فانی خسیس چیز کو کس نفیس باقی رہنے والی چیز پر ترجیح
دی تہی اب دوزخمین کسطرح سے عذاب مین اور طوق وزنجیرونمین جکڑے گئے ہین اور
حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافرونکو دوزخمین ایک دروازہ بہشت کی طرف کہولدینگے اور
اور دوزخکے دربان کہینگے کہ جلد آؤ بہشت مین وہ گرتے پڑتے طوق وزنجیرونمین جکڑے ہوے
اوس دروازیکی طرف جاوینگے جب قریب پہنچینگے تو اوس دروازیکو بند کردینگے اور دوسری طرف
دروازہ کہولدینگے اور کہینگے اوس دروازیسے جاؤ تو اوس دروازیکے طرف جانیکا ارادہ
کرینگے اور آگ کے پہاڑونپر گرتے پڑتے گذرینگے جب دیک پہنچینگے تو اوسکو بہی بند کردینگے
علے ہذا القیاس اونکو دوزخمین ان حیلونسے سرگردان وپریشان کرینگے اور مسلمان جب بہشت
مین سے یہہ حالت اونکی دیکہینگے تو ہنسینگے لیکن باوجود ایسے برے حال دیکہنے کے کہ ہنسی کے سبب ہین
اونکو تمکین ووقار مانع آویگا اور حد سے ہنسی اور مسکرانیکی تجاوز نکرینگے اور کافرونکی طرح سے
کہ دنیا مین چشم وابرو سے سخن کرتے تہے اور غائبانہ پہبتیان کہتے تہے اور منہ در منہ گمراہ بولتے
تہے یہہ بات انسے ہرگز ظہور مین نہ آویگی بلکہ باوجود ایسا حال دیکہنے کے کہ موجب کمال ہنس
پڑنے اور لوٹ جانیکا ہے چنانچہ اکثر لوگ اس قسم کے تماشونکے واسطے دوڑ جاتے ہین وہ لوگ
اپنے مکانونسے جنبش نکرینگے بلکہ علے الارائک الخ ؏ علی الارائک ینظرون تختونپر بیٹہے ہوے
نظر کرتے ہین ہر طرف ؏ **فتح** ؏ تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین ؏ **مو** ؏ **تفسیر**
اپنے سایہ دار تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین اور انمین کمال تمکین ووقار سے پوچہتے ہین هل ثوب
الخ ؏ **عزیزی** ؏ هل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون آیا جزا دی گئی کافرونکو ع
موافق اوسکے کہ کرتے تہے ؏ **فتح** ؏ اب بدلا پایا کافرونے جیسا کچہہ کرتے تہے ؏
مو ؏ **تفسیر** کیا سزا پائی ان کافرونے اپنے کامونکی عوض اوسکے جو ہنسا
کرتے تہے یعنے چشمک زنی اور ٹہٹہے اور لطیفہ گوئی اور گمراہ کہنا ؏ **عزیزی** ؏

سورۃ انشقاق سورہ انشقت مکی ہے اسمین پچیس آیتین اور اکیانوے کلمے
اور چار سو تیس حرف ہین اور نازل ہوئی تھی یہہ سورہ بعد سورہ اذا السماء انفطرت کے اور ربط اس
سورۃ کا سورہ مطففین سے ابتدا سے انتہا تک ایسا ہے کہ دونون سورتون کے مضمون و معنی
قریب قریب ہین جیسا کہ اوس سورہ مین ویل للمطففین و ویل للمکذبین واقع ہے اور
اس سورۃ مین یدعو ثبورا اور اوس سورۃ مین الا یظن اولئک انهم مبعوثون اور اس سورہ مین
انه ظن ان لن یحور اور اوس سورۃ مین یوم یقوم الناس لرب العلمین اور اس
سورۃ مین فملاقیه اور اس سورۃ کا نام انشقت اور انشقاق اس جہت سے رکھا ہے کہ اول مین
اسکے پہٹنا آسمان کا حکم الہی سے قیامت کے دن مذکور ہے اور یہہ واقعہ ایک بڑی حجت ہے
آدمی پر کیونکہ جو آسمان باوجود اس بڑے پن اور بلندی کے سر رکھتا ہے اس امر شاق کو بحز
حکم اپنے رب کے بغیر توقع ثواب اور خوف عذاب کے بجا لایا پھر آدمی کہ نہایت پست و ذلیل
بنا ہے آسان سے کام کو اللہ تعالے کے کہ کچھہ اتنا سخت و بھاری نہین ہے باوجود ثواب کے
توقع اور عذاب کے خوف کے کیون قبول نکرے اور بجا نلاوے ۔ عزیزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا السماء انشقت جو وقت کہ آسمان پہٹ جاوے
فتح ۔ جب آسمان پہٹ جاوے ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ حضرت امیر المومنین مرتضی
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پہٹنا آسمان کا کہکشان کے مقام سے واقع ہوگا اور وجہ
اوسکے پہٹنے کی اوس روز یہہ ہے کہ فرشتے موکل دروازوں آسمان کے روزی رزق و مانگ
بندونکی اوپر لیجانیکو اونکے اعمال کے مقرر ہین اپنے کام سے فراغت کرکے اوترینگے اور اور
فرشتے کہ رہنے والے آسمانونکے ہین صفین باندہ کر گرد محشر کے کہڑے ہونگے اور تجلی قہر الہی کی
اوس روز عرش معلے پر غلبہ کرکے اوسکو نیچے کی جانب کو حرکت دیگی تو اوس تجلی کے صدمہ سے
اور عرش معلے کے بوجہہ سے آسمان کے اجزا پاش پاش ہو جاوینگے اور یہہ بہی ہے کہ منظور
اوس وقت خراب کرنا اس عالم کا اور تعمیر کرنا دوسرے عالم کا ہے اور نئے مکان کی تعمیر بغیر پرانے
مکان کے توڑنے پہوڑنے کے نہین ہو سکتی اور پہٹنا آسمان کا اوس روز بسبب ضعیف ہونے
اوسکی بنیاد کے ہوگا جیسا کہ ٹوٹنا دنیا کی عمارتونکا اور اس جہان کی بنی ہوئی چیزونکا ہوتا ہے
بلکہ اوسکو کمال قوت اور متانت اور عظمت کی حالت مین کہ رکھتا ہے حکم اللہ تعالے کا اوسکے
پہٹ جانیکے واسطے پہنچیگا ۔ عزیزی ۔ واذنت لربها وحقت ۔ اور کان رکہے اپنے
پروردگار کے حکم کے لیے اور آسمان لائق کان رکہنے کے ہے ۔ فتح ۔ اور سنے حکم اپنے
رب کا اور وہی لائق ہے ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ اور کان رکہے اس آسمان نے اور
فرمانبردار ہوگیا حکم ماننے کو اپنے پروردگار کا اور قبول کرلینے اس حکم کے کہ نہایت شاق تہا
سر نہ پہیرا اور یہہ فرمانبرداری کہ اوس سے واقع ہوئی سو اس قسم سے نہین ہے کہ اوسکی عظمت

سورۃ انشقاق
رکوع ۱ اور گنتی دو ہین ربط کی بولیان صاحب کہی ہین ۱۲
ف ۲ یعنی آسمان ۔۔۔ ہین ۱۲

اور بلندی کو مانع ہو بلکہ یہہ تذلیل لائق اور سزاوار اوسکی عظمت کی تہی وَحُقَّتْ اور وہ آسمان
لائق اوسکی تابعداری اور فرمانبرداری کے تہا ؕ ع ۱ ؕ وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ؕ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ؕ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ اور جسوقت کہ زمین کو کہینچا جاوے اور نکال ڈالے
اوسکو کہ اوسمین ہے اور خالی ہو جاوے اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم کے لیے اور وہ آسمان
لائق کان رکہنے کے ہے حساب و آخرت کا ہونا ہے ؕ فائدہ ؕ اور جب زمین پہیلائی
جاوے اور نکال ڈالے جو کچہہ اوسمین ہے یعنے مردے اور خالی ہو جاوے اور سن لے حکم
اپنے ربکا اور اسی لائق ہے ؕ مو ؕ تفسیر وَاِذَا الْاَرْضُ الخ
اور جسوقت کہ زمین کہینچی جاویگی کہ لمبی اور چوڑی ہو جاوے اور اس مجمع عظیم کے واسطے کہ
ساتوں آسمانوں کے فرشتے اور اوٹہانیوالے عرش کے اور طرح طرح کے مخلوقات جن و انس اور
جانور اولین و آخرین کے سب اوسوقت جمع ہونگے اور زمین پر کہڑے ہونگے کہ سبکو گنجایش
کرے اور دوسرے کہینچنا زمین کا اس سبب سے بہی ہوگا کہ بلندی اور پستی اور عمارتین اور پہاڑ
سب برابر ہو جاوینگے کہ کہڑے ہونیوالونکے لیے وہاں اونچا نیچا ہو اور کوئی چیز اسمین ایک
دوسرے کی آڑ و اوٹ ہو اور ایک کا حال دوسرے پر ظاہر رہے جیسیکہ فرش پر نظر آتا ہے کہ
کہینچنے تاننے کے سبب سے دو فائدے معا حاصل ہوتے ہین ایک تو فراخی دوسرے ہمواری اور
چونکہ زمین کہ منشار انسان کے جسم کا ہے اور اوسکا جزو غالب ہی اور غذا او منفعتین اور طرحکی
بہی اوسکو زمین سے پہنچتی ہین پس فرمانبرداری اوسکی خدا تعالے کے حکم کو دلیل قوی ہے
اسبات پر کہ تمام اعضا اور رگ و ریشے سے اپنے مطیع اور فرمانبردار حکم الہی کا ہو وَاَلْقَتْ
مَا فِيْهَا اور اوگلدیگی زمین کہینچنے کے سبب سے جو اسمین ہے مردونکے اجزا اور خزانے
اور دفینے اور کانین تاحشر آدمیونکا اونکے تمام اجزا سے حاصل ہو اور منفعتین زمین کی
کہ اوسپر جنگ جدال اور ضرب و قتال کرتے تہے اور ایک دوسرے کی حق تلفی کرتے تہے کمال
ذلیل و بیقدر اونکی نظرونمین ظاہر ہون وَتَخَلَّتْ اور خالی ہو جاویگی زمین اون چیزون سے
جو اوس سے متعلق ہین اعمال آدمیونکے تاکہ جزا موافق اوسکے ٹہیر جاوے اور زمین کو اوس اگل
دینے اور خالی ہو جانے مین کچہہ عوض یا ضرر یا نفع دینا کسیکو منظور نہین بلکہ فرمان الہی اوسکو
اسی کام کرنیکو پہنچا ہے وَاَذِنَتْ الخ اور کان رکہے زمین نے اپنے پروردگار کے حکم پر اور
فرمانبردار ہوی اور لائق یہی اسی فرمانبرداری کے ہتی اور یہان پر سمجہہ لیا چاہیے کہ اکثر عوام
گمان کرتے ہین کہ یہہ آیۃ مکرر ہی اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات یون نہین ہے بلکہ اول آسمان کیواسطے
ہی اور دوسری بار زمین کے واسطے تو ہرگز تکرار نہ ہوئی اور جزا شرط کی محذوف ہے یعنی جو
آسمان ایسا فرمانبردار ہو جاوے اور زمین ایسی تابعداری کرنے لگی تو اسے آدمی تجہپر صریح
الزام لاحق ہوگا اور حجت قائم ہو جاویگی کہ تو نے کسواسطے حکم اپنے پروردگار کا روح اور جسم سے

قبول نکیا اور امر الٰہی کی مخالفت مین عمر گذاری چنانچہ الزام حجت کے بیان کرنیکے لیے ظاہر کرکے فرماتے ہین یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ

کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝ اے آدمی تحقیق تو کام کرنیوالا ہے اپنے پروردگار کی ملاقات تک ساتھہ کوشش تمام کے پس ملاقات کریگا توساتھہ پروردگار اپنے کے **فتح** اے آدمی تجکو پہنچتا ہے اپنے رب تک پہنچنے مین پیچ پیچ کرکے پہر اوس سے ملتا **موضح** **تفسیر** اِنَّکَ الخ بیشک تو کوشش کرنیوالا ہے کہ قرب حاصل کرے اپنے پروردگار کا کمال مشقت سے کیونکہ تجکو استعداد وصول کا دیا اور اوسکی وہن تیرے دماغ مین رکہی ہے برخلاف آسمان و زمین کے کہ نہ اونمین استعداد وصول کا ہے اور نہ اونکو اوسکے حاصل کرنیکا اور یہہ وصول موعود اور دیدار بے پردہ کہ اوسکے حصول کے فکر مین تو لگا ہے محض خیال نہین ہے کہ دنیا مین تو خوش تہا بلکہ کلام ہونیوالا ہے جیسا کہ فرماتے ہین فَمُلٰقِیْهِ پہر ملاقات کرنیوالا ہے تو اپنے پروردگار سے بے پردہ خیال اور ادراک کے اور بغیر حجاب نمونہ اور مثال کے پس تجکو تابعداری اللہ تعالےٰ کے امر کی اسقدر درکار ہے کہ کسی مخلوق کو اوسقدر درکار نہین کیونکہ اوس روز عین ملاقات اور حضوری کے وقت شرمندگی نہ اوٹہاوے کیونکہ اوس روز قوت اور ضعف تیری سعی مین قرب کے مرتبہ کے حاصل کرنیمین ظاہر ہوجاویگا اسطور سے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ الخ **عزیزی**

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا پس لیکن جو کوئی دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا اوسکے داہنے ہاتہہ مین پس ساتہہ اوسکے حساب کیا جاویگا حساب آسان اور پہریگا طرف گہر والون اپنے کے خوش ہوکر **فتح** سو جسکو ملا لکہا اوسکا اوسکے داہنے ہاتہہ مین تو اوس سے حساب لینا ہے حساب آسان اور پہر آوے اپنے لوگون پاس خوشوقت **موضح** **تفسیر** فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ پہر جس شخص کو دیا جاویگا نامہ عمل اوسکا اپنے پروردگار کی ملاقات کے وقت کہ اوس نامہ مین سعی جمیل اوسکی اور طاعت و تابعداری اوسکے حکمون کی لکہی ہے تاکہ بالکل اون چیزونکا جو اوسکو شوق مین بجا لایا تہا موجب اوسکے سرور اور لذت کا ہو اور جانے کہ سعی میری ٹہکانے لگی بِیَمِیْنِهٖ سیدہے ہاتہہ مین اوسکے کہ علامت نجات اور رضامندی کی ہے کیونکہ سیدہا ہاتہہ اکثر اولٹے ہاتہہ سے غالب ہوتا ہے اور اس شخص نے کہ اطاعت اللہ تعالےٰ کے فرمان کی کی تو اپنے نفس کی خواہش پر غالب آیا اور ایک قوت بڑہی پیدا کی اور نیکیون نے اوسکے بدیون پر غلبہ کیا فَسَوْفَ یُحَاسَبُ پس بعد دینے اعمال نامہ کے سیدہے ہاتہہ مین حساب کیا جاویگا برے کام سب کہ مغلوب اور تہوڑے سے رہ گئے تہے حِسَابًا یَّسِیْرًا آسان حساب حدیث شریف مین آیا ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچہا کہ یا رسول اللہ حساب یسیر کیا ہے تب

وصول پہنچنا ۱۲

اپنے فرمایا کہ حساب یسیر وہ ہے کہ نامۂ اعمال اوسکو دکھاوینگے اور آواز آئیگی کہ اے میرے بندے مسلمان جو تونے بندگی کی سو مینے قبول کی اور جو تونے خطا کی وہ مینے بخش دی اور کسی بات کے واسطے کھانہ جاویگا کہ جو باتین کرنیکی تہین سو تونے کیون نکین اور جو نکرنیکی تہین سو کیون کین فَاَمَّا مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ عُذِّبَ یعنی پہر جس شخص کے واسطے تکرار اور پوچھہ پاچھہ ہوئی تو وہ شخص آفتمین پڑا اسلیے کہ اوسوقت کوئی عذر گناہ کا نہین رکہتا ہے اور گناہ سے خالی نہین ہے اور یہہ بہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز فرماتے تہے کہ جس شخص سے حساب لیا جاویگا اوسکو عذاب بہی ہوگا حضرت عائشہ رضنے عرض کیا کہ خدا تعالے تو فرماتا ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا اور اس آیۃ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمے حساب کے بعد نجات پائینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ حساب نہین ہے محض عملونکا دکھانا ہے کہ تونے یہہ کچہہ کیا اور ہمنے عفو کیا اور فلانے فلانے کام نہین کیے اور ہمنے درگذر کی لیکن مراد یہہ ہے کہ جس شخص کے واسطے پوری پوری پوچہہ ہوگی تو وہ ہلاک ہوگا وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا اور پہریگا اپنی اہل کی طرف خوش ہوکر نہ اوسکو خوف عذاب کا رہیگا اور نہ خجالت جہڑکی اور غصے کی لاحق ہوگی بلکہ نجات کی خوشی اہل وعیال کے ملنے کی خوشی کے ساتہہ ملکر ایک عجیب راحت اوسکو نصیب ہوگی کہ کوئی کیفیت اوسکی برابری نہین کر سکتے اور مراد اہل سے اوسکی حورین ہین اور دنیا کی عورتین جو اوسکے نکاح مین تہین اور بہشت مین ملینگے اور اور ناتے اور رشتہ والے کہ حشر مین اوسکے حساب وکتاب کی اطلاع کے واسطے منتظر کہڑے ہونگے اور یہان سے معلوم ہوا کہ حق تعالے بندیمین دو غم جمع نہین کرتا جو کوئی کہ دنیا مین اینکا غم کریگا تو اوس روز خوش ہوگا ؎ عزیزی ؎

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ

اور اسپر جو کوئی دیا گیا نامۂ اعمال اوسکا اوسکی پیٹہ کے پیچہے سے پس یاد کریگا ہلاکت کو اور داخل ہوگا دوزخمین ؎ فتح ؎ اور جسکو ملا اوسکا لکہا پیہہ کے پیچہے سے سو وہ پکاریگا موت موت اور بیٹھیگا آگ مین ؎ موضح ؎ تفسیر وَاَمَّا مَنْ الخ اور جو شخص کہ دیا جاوے اعمالنامہ اپنا اولٹے ہاتہہ مین اور یہہ علامت ہلاکت اور عذاب کی ہے کیونکہ اولٹا ہاتہہ بہت ضعیف ہے سیدہے ہاتہہ سے اور اس شخص نے ضعیف جانب کو اپنی کہ خواہش نفس ہتی قوی جانب پر اپنی کہ اللہ تعالے کی فرمانبرداری ہے مقدم رکہا تہا پس قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی کیا تہا اور معاملہ کی صورت کو اولٹا کر دیا اسیواسطے اعمالنامے کو اوسکے اولٹے ہاتہہ مین دینگے لیکن سامنے نہ دینگے بلکہ اولٹے ہاتہہ کو اوسکے پیچہے باندہ دینگے اور اعمالنامہ کو اوسکے اوس ہاتہہ مین دینگے کہ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ پیچہے سے اوسکی پیٹہہ کے فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا پہر آگے پکاریگا موت کو یعنے آرزو کریگا کہ کسیطرح

موت آجاوے اور مجکو ہلاک کرڈالے کہ ان اپنے برے کامونکی جزا سے خلاصی پاؤن اور وہ جو سورہ حاقہ اور اور سورتوںمین مذکور ہے کہ بعضونکو اعمالنامے سیدہے ہاتہہ مین اور بعضونکو اوسکے الٹے ہاتہہ مین دینگے سو یہہ بات کے مخالف نہین کہ پیٹہہ کے پیچہے سے دینگے جیسیکہ یہان مذکور ہے کیونکہ اعمالنامے کا دنیا اوسکے الٹے ہاتہہ مین اسیطور سے ہوگا کہ پیٹہہ کے پیچہے سے دینگے اور جو اوس شخص کا حال کہ اپنے دوزخی ہونیکی علامت اپنے اعمال نامہ سے جو اوسکے پیٹہہ کی طرف سے دیا جائیگا دریافت کریگا اور واویلا مچاویگا اور دعاء موت و ہلاکت کی شروع کریگا بیان فرمایا اب ارشاد ہوتا ہے کہ اس قدر جزع فزع اور اضطراب و بیقراری اور بیتابی پر اسکی کتفا ہوگا بلکہ وہ چیز جس سے وہ ڈرتا ہے واقع ہوگی وَيَصْلٰى سَعِيْرًا اور بیٹہیگا دہکتی آگمین کیونکہ إِنَّهُ الخ ﴿عزیزی﴾ إِنَّهُ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ تہا دنیا مین اپنے گہر والونمین خوش ﴿فتح﴾ وہ مدام تہا اپنے گہر مین خوشوقت ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ تحقیق وہ تہا اپنے گہر والونمین دنیا مین خوش اور بیغم کہ دنیا کا غم رکہتا تہا نہ آخرت کا اور کفر و گناہ سے بہی نہین ڈرتا تہا اور اللہ تعالی کی رضامندی کی جانب کی اصلا رعایت نہین کرتا تہا اور یہان سے معلوم ہوا کہ دنیا کی خوشی کے پیچہے آخرت کا غم لگا ہے چنانچہ اور جاے فرمایا ہے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا اور جو شخص کہ اس دنیا مین دکہہ اور غم آخرت کا رکہتا ہوگا تو اوسکے مآل کا حال یہہ ہے کہ ہمیشہ کی خوشی اوسکو حاصل ہوگی اور یہان پر سمجہہ لیا چاہیے کہ خوشی دنیا کی وہی بری ہے کہ غفلت اور رفاہیت اور آسودگی سے پیدا ہو اور جو خوشی کہ بسبب راضی ہونیکے حکم الہی پر یا واسطے حاصل ہونے مراتب عالیہ دینیہ کے ہو عین محمود اور سراسر نافع ہے چنانچہ سورہ یونس مین فرمایا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور یہان مذکور اوسی خوشی اور نعمتونکا ہے کہ نہایت غفلت سے دنیا مین حاصل تہین چنانچہ صاف فرماتے ہین کہ

إِنَّهُ ظَنَّ الخ ﴿عزیزی﴾ إِنَّهُ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ بَلٰٓى ۚ إِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿ترجمہ﴾ تحقیق اوسنے گمان کیا تہا کہ رجوع نہین کریگا طرف خدا تعالے کے ہان رجوع کرنا محقق ہے تحقیق پروردگار اوسکا تہا ساتہہ احوال اوسکے بینا ﴿فتح﴾ اوسنے خیال کیا تہا کہ پہر نہ جاویگا کیون نہین اوسکا رب اوسکو دیکہتا تہا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ إِنَّهُ ظَنَّ الخ یہہ تمام خوشی اس کافر کو اسلیے تہی کہ وہ گمان کرتا تہا کہ ہرگز پہیر نہ جاویگا عالم ارواح کی طرف اور اپنے اعمال کا حساب نہ دیکہیگا اسواسطے کہ جسوقت دنیا کی خوشی مین آخرت کا غم یاد آتا ہے یا اپنے روح کا جانا عالم ارواح مین اور اپنے عملونکا بدلہ پانا قیامت مین یاد آتا ہے اور اسپر یقین ہوتا ہے تو وہ خوشی بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے اسلیے کہا گیا ہے ﴿ب﴾ مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم

ف ١ یعنے دنیا مین آخرت سے بیفکر تہا ١٢ منہ

ف ٢ پس چاہیے کہ ہنسین تہوڑا اور رووین بہت ١٢ منہ

ف ٣ کہ ساتہہ فضل اللہ کے اور اوسکی رحمت کے سو چاہیے کہ اوسپر خوش ہوں ١٢ منہ

ف ٤ یعنے اوسکے اعمال کی خبر رکہتا تہا ١٢ منہ

چرس فریاد میدارد که بربندید محملہا ؛ اور یہی مضمون ہے اِس شعر کا ؎ عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است ؛ فکر شنبہ تلخ دارد جمعہ اطفال را ؛ اور ثابت کرنیکو حشر و نشر کے اور جزا اور حساب کے اور رد کرنیکو اوسکے گمان کے فرماتے ہین بَلٰی یون نہین ہے جیساکہ اوسنے گمان کیا ہے بلکہ پہر جاتا اوسکا عالمِ ارواح کی طرف پہر وہان سے حشر و نشر عالم مین پہر حساب کے میدان مین پہر وزن اعمال کے مقام پر پہر مجازات کی جگہہ مین کہ بہشت و دوزخ ہے ضروری ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ بَصِیْرًا تحقیق پروردگار اوسکا اوسکو دیکہتا ہے ابتدے پیدایش سے انتہاے موت تک کہ روح اوسکی کہان سے آئی ہے اور بدن اوسکا کس کس چیز سے بنا ہے پہر کیا اعتقاد اور کیا عمل کیا ہے اور دلمین کونسی چیز قائم ہے اور زبان سے اوسکی کیا نکلا اور ہاتہہ سے اوسکے کیا ہوا اور بعد موت کے روح اوسکی کہان گئی اور بدن اوسکا کس کس مکانمین بکہر رہا ہے پہر جو آدمی کے حال سے اسقدر واقف ہو تو البتہ اوسکو مہمل نہین چہوڑیگا اور اوسکے کیے کا بدلہ پورا دیگا اور روح کو اوسکے بدن کے اجزا سے ملاویگا پس گمان اوسکا محض بیجا ہے کچہہ حاجت قسم کی نہین اوسکے باطل کرنیمین اور اگر کسیکو اس عجیب حالت کے سننے سے کہ بعد موت کے نمود ہوگی اور وارد ہونیمین ان حادثونکے کہ بعد موت کے واقع ہونے ہین کچہہ شک و تردد ہو تو فَلَآ اُقْسِمُ الخ ؏ **عزیزی**

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ

پس قسم کہاتا ہون مین کنارہ آسمان کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہون مین رات کی اور اوس چیز کی کہ رات اوسکو جمع کیا ہے اور قسم کہاتا ہون چاند کی جب پورا ہوے پہنچو گے ایک حال کو بعد ایک حال کے

فتح ؎ سو قسم کہاتا ہون شام کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہون رات کی اور جو اوسمین سمٹ آتا ہے اور چاند کی جب پورا ہووے تمکو چڑہنا ہے کہنڈے پر کہنڈ ؏ **موضح تفسیر**

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پہر سوگند کہاتا ہون شفق کی اور شفق نام ایک سرخی کا ہے کہ آفتاب ڈوبنے کے بعد کنارۂ مغرب کے نظر آتی ہی اور اوسکے باقی رہنے تک مغرب کی نماز کا وقت باقی رہے چنانچہ امام شافعی اور صاحبین کا مذہب یہی ہے اور اسی پر فتوے ہے اور بعضے روایتون مین حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ شفق نام ایک سفیدی کا ہے کہ سرخی جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے اس قول سے رجوع کی ہے وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے رات کی اور اوس چیز کی جسکو رات جمع کرتی ہے خواہ آدمی ہون یا جانور کیونکہ جانداروںکی ہمیشہ یہہ عادت ہے کہ دنکو تلاش معاش کے لیے اپنے مکانون سے نکلتے ہین اور ہر شخص ایک طرف کو جاتا ہے اور منتشر ہو جاتے ہین اور جب رات ہوتی ہے تو سارے اقربا اور متعلق اوسکے ایک گہر مین جمع ہوتے ہین اور مکان پر رات گذارتے ہین پس گویا رات جامع المتفرقین ہے اور اسلیے نیک و بد کام جو پوشیدگی سے تعلق

رکہتے ہین جیسے حلقے ذکر اللہ کے اور جماعتین تراویح کی اور مجلس رقص و شراب خواری وغیرہ کی سب رات مین ہوتی ہین اور اونکے واسطے جمع ہوتے ہین وَالْقَمَرِ الخ اور قسم کہاتا ہون چاند کی جب نور اوسکا پورا ہوتا ہے اور شام سے صبح تک روشنی رہتی ہے اور برائی کے حجاب کو اوٹہا دیتا ہے لَتَرْكَبُنَّ الخ البتہ تم سبکو چڑہنا ہے کہنڈ پر کہنڈ یعنی پہلے بعد جانیکے اس دنیا سے ایک حال مین ہوگی کہ اوسکو رجوع الی اللہ سمجہوگے بعد اسکے اس حالت سے گذر کے ایک دوسری حالت کو پہنچوگے تو جانوگے کہ حالت رجوع کی یہی ہے اور اگلے حالت سہالت کی تمہید تہی وعلی ہذا القیاس یہان تک کہ بہشت مین یا دوزخمین جا پہونچوگے اور سفر تمہارا تمام ہوجاویگا بعد اسکے سدا آرام کروگے اور جو گذرنا ان حالتون سے قطع منازل کے مشابہ تہا اسلیے رکوب کا لفظ کہ معنی مین سوار ہونیکے ہی اس مقام پر استعمال فرمایا اور جو یہہ حرکت یعنے دنیا سے آخرت کو جانا حرکت صعودی ہے یعنی اس خاکدان پست سے عالم بالا کی رفعت گاہ کو جاتے ہین اوسکی حالتون اور منزلون کو طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ طبقا عن طبق تہ بتہ چیز کو کہتے ہین چنانچہ سات طبق آسمان کے مشہور ہین اور عمارت کے طبقے بہی عرف مین رائج ہین اور ان انتقالونکی دلیلین جو ہر رات و دن اور ہر مہینے برس ہر خاص و عام دیکہتے ہین ایمان نہ لانیسے کافرونکے اور اونکے یقین نکرنیسے واقع ہونیکو ان حالتون کے تعجب فرماکر ارشاد فرماتے ہین فَمَا لَهُمْ الخ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پس کیا ہے ان کافرونکو کہ ایمان نہین لاتے ۝ **عـذا بـزی** ۝ **فـتـح** ۝ پہر کیا ہوا ہے اونکو یقین نہین لاتے ۝ **مـوط** ۝ **تفسـیـر** پس کیا ہو گیا ہے ان کافرونکو کہ باوجود اس بیان واضح اور روشن دلیلونکے ایمان نہین لاتے اور یقین نہین کرتے کہ ہمکو بعد موت کے بہی کسیطرف جانا ہے اور سفر در پیش ہے اور اوس سفر کا غم نہین کہاتے اور توشہ اوسکے لیے نہین اوٹہاتے اور نقصان و نفع سے اوس عالم کے کہ منتہا اس سفر کا ہے کچہہ خبر نہین ہوتی اور بعضے مفسرین نے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کو اور معنوں پر حمل کیا ہے کہ اس مقام کے ساتہہ چندان مناسبت نہین رکہتے اگرچہ امر واقعی ہے اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حال بہی ادا نکرنیمین حق اللہ اور حق خلق اللہ کے اور جہٹلانیمین پیغمبرون اور کتاب اور قیامت کے اور گناہونکے کرنیمین بعینہ اگلی امتونکے مطابق ہے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے کہ جو پہر کا بہی دونونمین تفاوت نہین ہوتا بلکہ تم زیادہ کروگے کہ اگلی امتونمین وہ نتہین جیسے بیچنا احرار کا یعنے ایسے شخص کا کہ وہ کسیکا غلام لونڈی نہو اوسکو فریب مکر سے بیچنا اور اوسکی قیمت کہانی اور اونہین مین سے ہے سقر بازی یعنی مساحقہ عورت کا عورت کے ساتہہ یعنے چپٹے بازی اور اونہین مین سے ہے قتل کرنا اپنے پیغمبر کی اولاد کا جسپر ایمان لائے اور باوجود اپنا نداری کے دعویکے ایسی بات کسی امت مین نہین ہوئی ہرچند

ف اون کافرونکا بیان ہے جو اگلی آیتونمین ہے ۱۲

ح

کہ کافرون نے اپنے پیغمبرونکو قتل کیا ہے اور ایذا دی ہے لیکن کفر کی حالت مین ایسا کسینے نہین کیا کہ دعوے
ایمان کا کرین اور یہہ کام کرین غرضکہ ظاہر معنے وہی ہین جو پہلے مذکور ہوے اور مقصود کافرونکا ڈھنڈانا
کہ آخرت کے سفر کی نشانیونکو جان بوجہہ کے اوس سفر کا انکار کرتے ہین اور جو جو معاملے کہ وہان ہونیوالے
ہین اونپر ایمان نہین لاتے اور اگر انکی عقل خود بخود ان حالتونکو دریافت نہین کر سکتے تھے تو انکو لازم
تھا کہ قرآنکے بیان سے فائدہ اوٹھاتے یعنے قرآن سنکر اوسپر عمل کرتے اور اوسکو سنکر سچ جانتے
لیکن انکو بقدر ایمان لانیسے آخرت پر انکار ہے کہ قرآنمین بہی اون مضمونکو سنکر فرمانبرداری
نہین کرتے ۞ عزیزی ۞ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن سجدہ نہین کرتے بلکہ یہہ
کافر جہٹلاتے ہین ۞ فتح ۞ اور جب پڑہیے انپر قرآن سجدہ نہین کرتے اوپر سے یہہ منکر جہٹلاتے
ہین ۞ موضح ۞ تفسیر وَإِذَا قُرِئَ الخ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن
تو اوسکی عبارت کو کہ سراسر اعجاز ہے متحیر ہو جاتے ہین لیکن عاجزی اور تذلل نہین کرتے اور جسطرح
کہ مسلمان اپنا عجز ظاہر کرنیکو سجدہ کرتے ہین تو یہہ لوگ سجدہ نہین کرتے حالانکہ سجدہ کرنا اللہ
تعالے کو جسنے سطرح کا قرآن فصیح و بلیغ اوتارا کہ کوئی ایک سورۃ اسکے برابر بنا نہین سکتا ہے
کسی آئین و مذہب مین منع نہین اور فقط نافرمانی اور سجدہ نکرنے پر اکتفا نہین کرتے بَلِ الَّذِينَ
الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین جہٹلاتے ہین قرآن کو اور ہر چند کہ زبان سے نہین کہتے لیکن
حق تعالے اونکے اس انکار کو جو دلمین رکہتے ہین جانتا ہے وَاللَّهُ أَعْلَمُ الخ
۞ عزیزی ۞ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۙ اور خدا خوب جانتا ہے
اوس چیز کو کہ اپنے دلمین نگاہ رکہتے ہین پس خبر کر اونکو عذاب دردوینے والیکی ۞ فتح ۞
اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر بہر رکہتے ہین سو خوشخبری سنا اونکو دکہہ والی مار کی ۞ موضح ۞
تفسیر ۞ وَاللَّهُ أَعْلَمُ الخ اور جب اللہ خوب جانتا ہے جو دل کے برتن مین کہتے ہین
یعنی جو کچہہ کہ باطن مین سوائے تکذیب و انکار کے مخالفت اللہ کے امرونکی اور نافرمانبرداری
اوسکے حکمونکی اور خوشی دنیا کی زندگانی پر اور اس گمان پر کہ آخرت کا سفر ہمکو درپیش نہین
اور محبت گناہونکی اور شہوتون کی اور مکر و حیلے کرنے پیغمبر و نسے دل اونکے لبالب اور
مالامال ہین سو اللہ تعالےسے پوشیدہ نہین اور لفظ مین یُوعُونَ کے اشارہ ہے بات کی طرف
ہے کہ وہ کوتہ اندیش و نادان ان چیزونکو کمال احتیاط سے اپنے اندر کے باسن مین نگاہ رکہتے
ہین لیکن احتیاج کے وقت جب اس باسن سے یہہ موذیات نکلینگے تب یہہ جانینگے کہ ہم
کیا چوکے کہ اندہیری راتمین کالے ناگ کو پہولونکا گجرا سمجہہ کر گلےمین پہنا چنانچہ کسینے کہا ہے
شعر بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۞ کہ باکہ باختہ عشق درشب دیجور ۞ لیکن یہہ جاہل جو
ان برائیون کو نیکی جانتے ہین اور آئندہ کے نفع کے واسطے زر و جواہر کے مانند کمال احتیاط

جان کے برتن مین رکہتے ہین نہ مٹی تانبے کے برتن مین پس تجکو بہی چاہیے کہ اونکے ظل
اعتقاد کے موافق ہنسے ٹہٹے کی بات چیت کر فَبَشِّرْهُمْ الخ پس خوشخبری دے اونکو
دکہہ کی مار کی اونکی فرحت پر دنیا کی اور بشارت کا لفظ اسمقام پر استعارہ ٹہٹو نکا ہے واسطے
ڈرانیکے ۃ عزیزی ۃ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۃ لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچہے اونکے لیے مزدوری ہے
بے نہایت ۃ فتح ۃ مگر جو یقین لائے اور کین بہلائیان اونکو نیگ ہے بے انتہا
ۃ موضح ۃ تفسیر اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے انکے سب لوگونکو وعدہ
عذاب الیم کا دے مگر اون لوگونکو کہ ایمان لاوین اور اچہے کام کرین اور کفر اور گناہونکو اپنے
اس عمل نیک کے سبب سے مٹادین پہر جو ایسا کرین اونپر عذاب نہین ہرگز نہ الیم نہ غیر الیم بلکہ
لَهُمْ اَجْرٌ اونکے لیے خوشخبری ہے اونکے ایمان اور عمل نیک پر اور باز رہنے پر کفر و
گناہ سے اور وہ مژدہ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ بے انتہا ہے ہرگز تمام ہونیوالا نہین ہرچند کہ اونکا ایمان
خواب اور غفلت کے وقت منقطع ہوجاتا تہا اور نیک عمل اونکا بسبب مرض اور شغل اور سفر اور
موت کے بہی موقوف ہوجاتا تہا لیکن رحمت الٰہی نے اس غیر دایمی ایمان کو حکم دایمی ایمان کا
دیا اور اس منقطع عمل کو استمراری قرار دیا اور نعمت ہمیشہ رہنے والی عوضمین اوسکے ادا فرمائی
اور یہہ سورۃ سجدیکی سورتونمین سے ہے اور لعدلاَ یَسْجُدُوْنَ کی آیۃ کے سجدہ ہے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ نے ترک کرنے پر سجدیکے مذمت اور عتاب جو آیا ہے پر وارد ہے اس سے
یہہ استدلال کیا ہے کہ سجدہ تلاوت کا واجب ہے اسلیے کہ ترک سنت پر اسقدر عتاب نہین
آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے سجدہ تلاوت کا اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ حدیث
صحیح مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اس سورہ کو نماز عشاء مین پڑہا ہے اور
اسمقام پر سجدہ کیا اور مقتدیون اور سننے والون نے بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سجدہ
کیا ہے چنانچہ ابوہریرہ بہی اوس جماعت مین داخل تہے اور ظاہر ہے کہ جب اون کافرونکی
جو سجدہ نہین کرتے اس آیۃ مین مذمت فرمائی تو البتہ مسلمان کو لازم ہے کہ کافرونکی مخالفت
کی جہت سے سجدہ کرے اور تمام سجدیکی آیتین جو قرآن مین ہین یا تو اون آیتونمین برائی
کافرونکی ہے بسبب سجدہ نکرنیکے یا مدح مسلمانونکی ہے اور فرشتونکی بسبب سجدہ کرنیکے لیکن بلا نزاع
اوس جانب سے ہے یعنے جو سجدہ کہ قرآنمین ہے اس قسم کی آیتونمین ہے نہ اسکے برعکس کیونکہ
قرآنمین بہت سی جاے پر اس قسم کی آیتین ہین اور اونمین سجدہ نہین ہے اسلیے کہا ہے کہ
آیتین سجدیکی توقیفی ہین یعنے شارع کی مقرر کی ہوئی ہین نہ قیاسی کہ جہان اس قسم کا
مضمون پائے وہان سجدہ کیجئے واللہ اعلم ۃ عزیزی ۃ سورۃ البروج
سورۂ بروج مکی ہے اسمین بائیس ۲۲ آیتین ہین اور ایکسو نو کلمے اور چار سو تیس حرف اور نازل ہوکر

سورۃ البروج

یہہ بعد سورہ اذا الشمس کے اور ربط اسکا سورہ انشقاق سے یہہ ہے کہ ابتدا مین اوسکے ذکر آسمانکے پہٹنے کا ہے قیامت کے دن اور اس سورہ مین ذکر ہے آسمان کے حصے کرنیکا دنیا مین بارہ جگہہ برابر کہ ہر ایک جدا جدا حکم رکہتا ہے اور اخیر مین اوس سورہ کے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ واقع ہے اور اس سورہ کے اخیر مین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہے اور یہہ دونون مضمون آپسمین ظاہر اتحاد رکہتے ہین اور درمیان مین اوس سورہ کے حال بہشتیون اور دوزخیونکا مذکور ہے جیسے کہ درمیان مین اس سورہ کے مذکور ہے پس ان دونون سورتونکو آپسمین کمال مناسبت حاصل ہوئی اور اس سورہ کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ مکے کے کافر مسلمانونکو بسبب اسلام لانیکے طرح طرح کے رنج و اذیت پہنچاتے تہے اور مسلمان یہہ قصہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تہے آپ ارشاد فرماتے تہے کہ ایکوقت ایسا آویگا کہ تمکو حق تعالی ان لوگونسے بدلہ لینیکی طاقت بخشیگا اور جو کچہہ کہ یہہ تمہارے ساتہہ کرتے ہین ایسا ہی تم انکے ساتہہ کروگے کافرونکے جو یہہ ماجرا سنا تو طعن و ٹہٹول شروع کی کہ یہہ ذلیل مفلس کیا حقیقت رکہتے ہین کہ ہمسے بدلہ لیسکین گے اگر ہماری عزت اور انکی ذلت حق تعالے کے نزدیک ثابت ہوتی تو ہمکو کیون اونپر غالب کرتا پس معلوم ہوا کہ ہر وقت و ہر آن انعام الہی ہمارے ہی نصیب ہے اور ذلت و خواری اونکے نصیب ہے کافرونکی اس بات کے جواب مین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابتدا مین اس سورۃ کے قسم آسمان کی کہائی ہے کہ جو بارہ برج رکہتا ہے اور ہر برج سبب ہے عالم اور عالم والونکے انقلاب کا اور بہت چیزین ہین کہ ایک برج کی تاثیر سے عزیز ہوتی ہین اور وہی دوسرے برج کی تاثیر سے ذلیل و بیقدر ہو جاتی ہین چنانچہ پوشاکین شال اور پوستین وغیرہ گرمی کے دنون مین اور ٹہنڈا پانی اور لطیف شربت اور برف جاڑے کے دنون مین پس انسان اس انقلاب کو اپنے دلمین خوب سمجہین اور اپنی عزت پر مغرور نہوں اور ذلت پر مسلمانونکے طعن و استہزا نکرین کہ ہر سال اختلاف موسم کے وقت اس انقلاب کو دیکہتے ہین اور یہان سے معلوم ہوا کہ اس سورۃ کا نام سورۃ البروج اسلیے رکہا ہے کہ منظور اس سورۃ مین بیان نیکی اور بدی پے درپے آنیکا ہے اور سعادت اور نحوست کے بدلنے کا نا معلوم ہو جاوے کہ جو شخص کہ مسلمان کو ایذا پہنچاتا ہے اور نہایت قوت و غلبہ رکہتا ہے ہوسکتا ہے کہ انتقام مین گرفتار و خراب ہو ۞ عزیزی ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم آسمان برجون والیکے یعنی بارہ برج ہین ۞ فتح قسم ہے آسمان کی جسمین برج ہین ۞ موضح ۞ تفسیر قسم کہاتا ہون مین آسمان برجون والیکی کہ ہر برج نیکی اور بدی اور سعادت اور نحوست مین جدا حکم رکہتا ہے اور باوجود حکمونکے اختلافکے تعاقب اور دور کرتا ہے اور چند روز حکم اوسکا عالم مین جاری ہوتا ہے

ہہر جاتا رہتا ہے وہی حکم ہہر آتا ہے سو کسی شخص کے لئے یون اعتماد نکرنا چاہیے کہ یہہ حالت خاص نیکی
لیے ہے دوسریکو ہرگز نصیب ہنو گی کیونکہ یون ہو سکتا ہے کہ یہہ حالت موجودہ جاتی رہے
اور وہ حالت معدومہ ہہر آوے اور حقیقت برجونکی یہہ ہے کہ آفتاب کی گردش کے سبب سے آسمان میں
ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور آسمان اوسکو ایک سال کی مدت
مین تمام طے کرتا ہے اور جب اوس دائرہ کو باران حصون پر برابر تقسیم کرین تو باران حصے ہونگے
تو ہر حصے کو برج کہتے ہین اور سب ملکر باران برج پیدا ہوتے ہین اور ہر برج کا موافق اوس صورت کے کہ
جمع ہونیسے تارون کے اوس برج مین پیدا ہوئی ہے نام رکھا ہے جیسے حمل اور ثور اور جوزا اور
سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت حاصل
کلام کا ظاہر خواص اور احکام سے ان برجون کے کہ بنسبت عوام کے ذہنونکے ظاہر اور روشن ہے
سو اختلاف فصلو نکا ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کرتے ہیں
اور ہر سال یہہ انقلاب ظاہر ہوتا ہے پہر دوسرے برس اوسی طور سے عزت مفقود اور ذلت معدوم
پہر عود کرتے ہے تو یہہ دلیل صریح ہے حالات کی تبدیل پر اور انقلاب عزت کا ذلت سے اور ذلت کا
عزت سے اور جو اس قسم کے انقلاب کو کہ ہمیشہ نظر مین عام و خاص کے مشہور و محسوس ہے ثابت
فرمایا اب ایک قسم اور واسطے بیان کرنے ایک بڑے انقلاب کے کہ واقع ہونیوالا ہے اور عام و خاص
کی نظر سے پوشیدہ ہے اور عقل کسی عاقل کی خود بخود بغیر نور نبوت کی مدد کے اوسکو معلوم نہین
کر سکتی ہے یاد فرماتے ہین وَالْيَوْمِ الْ ۞ **عـــزیزی** ۞ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۞
وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ اور قسم اوسدن کی کہ وعدہ کیا جاتا ہے یعنے روز قیامت اور قسم اوسدنکی
کہ ہفتہ مین حاضر ہوتا ہے یعنے روز جمعہ اور قسم اوسدن کی کہ حاجی اوسدنمین حاضر ہوتے ہین
یعنے روز عرفہ تحقیق مجازت ثابت ہے ۞ **فتح** ۞ اور اوسدن کی جسکا وعدہ ہے اور حاضر
ہونیوالیکی اور جس پاس حاضر ہون ۞ **مسو** ۞ **تفسیر** وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۞
اور قسم کہاتا ہون مین اوسدن کی کہ وعدہ کیا گیا ہے جزا دینے کے لیے اور اوسمین ایک بڑا
تغیر و تبدیل ظاہر ہوگا کہ آسمان اور آسمان کے برج اور زمین سب اوس روز الٹ پلٹ ہوجاوینگے
اور ایک عالم دوسرا اوس روز پیدا ہوگا اور اس عالم کے عزت دارونکو اوس روز کمال ذلت
اور اس عالم کے ذلیلون کو اوس عالم مین کمال عزت حاصل ہوگی اور جو وہ روز جزا کے واسطے
مقرر ہے تو پہنچانین جزا کے تین چیزین ضرور ہین اول مستحق جزا کا ہونا اور دوسرے حاکم کا ہونا
کہ ہر شخص کو اوسکے موافق بدلہ دیوے تیسرے اوس کام کا ہونا نیکی اور بدی سے کہ اوسکے موافق
جزا دی جاوے اسواسطے بیان کرنیکو ان تینون چیزونکے کہ اوس روز جمع ہونگی دو قسمیں
بیان فرمائین وَشَاهِدٍ اور قسم کہاتا ہون ہر حاضر ہونیوالیکی جنس سے آدمیونکی اور
جنونکی اور فرشتونکی کہ اوس روز ایک جگہہ پر حاضر ہونگے اور ایک جماعت عظیم کہ ہرگز اوسے

خیالمین ہنین سماتی ترتیب پاویگی اور بسبب اوس اجتماع کے مقدمہ جزا کا درست ہوگا کہ مدعی اور مدعی علیہ اور گواہ اوس محکمہ مین موجود ہین وَمَشْهُوْدٍ اور قسم کھا کہتا ہون اوس چیز کی کہ اوسکے پاس حاضر ہوگی اور وہ چیز بہی کئی صورتین رکہتی ہے اول عمل نیک اور بد کہ مجرد اوٹہنے کے گور سے اور زندہ ہونیکے نمودار ہونگے اور ہر شخص کے ہمراہ ہونگے دوسرے فرشتے کہ رنگارنگ صورتونسے نعمت و عذاب دینے کے لیے آدمی کے ظاہر ہونگے اور فرشتے ساتون آسمانکے اور اوٹہانیوالے عرش کے اور لکہنے والے اعمال کے سب بیحجاب آدمی کو نظر آوینگے تیسرے نامہ اعمال کے ہر شخص کو دینگے کہ مطالعہ کرے چوتہے اعمالونکا وزن کہ وقت حاضر ہونے میزان کے کہل جاویگا پانچوین تجلی الٰہی کہ حاکم اوس روز کا ہے بے پردہ نمایان ہو جاویگی چہٹے بہشت دوزخ کہ اوس جہانمین پوشیدہ ہین ساتہہ لباس و آرایش کے اور ہول و شدت کے جلوہ کرینگے اور بسبب ظاہر ہونے ان چہہ چیزونکے ایک انقلاب عجیب آدمی کی جان و بدنمین بلکہ تمام عالم مین نمودار ہوگا اور تفسیر مین شاہد و مشہود کے بہت اختلاف ہے اور وہ جو اس جگہہ مذکور ہوا وہ صحابہ کرام کے معتبر و نسے منقول ہے جیسے عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسن اور ضحاک اور مجاہد اور ابن المسیب رضی اللہ عنہم لیکن معالم التنزیل مین بغوی سے اور اور حدیث کی معتبر کتابونسے ابوہریرہ رض کی روایت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مراد شاہد سے جمعہ کا دن ہے کہ ہر شہر و ہر مسجد مین کہ اوسمین جمعہ پڑہا جاتا ہے برکتین اوس روز کی حاضر ہوتی ہین اور مراد مشہود سے عرفہ کا دن ہے کہ حاجی دور دور کے ملکونسے حج کے انوار حاصل کرنیکو اوس روز ایک خاص مکانمین جمع ہوتے ہین پس گویا وہ دن اوس مکانمین سکونت رکہتا ہے کہ لوگ اوسکے مشتاق ہوکر اوسکے پاس آتے ہین اور حدیث شریفمین آیا ہے کہ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَفِيهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَى آدَمَ اور یہہ بہی آیا ہے کہ جمعہ کے دنمین ایکساعت ہے کہ اگر بندہ مسلمان اوس ساعت کو ساتہہ دعا اور التجا کے جناب الٰہی مین مطلب حاصل ہونیکے لیے اچہی طرحسے گذارے تو مطلب اوسکا حاصل ہو جاوے اور یہہ بہی وارد ہے کہ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ یعنی بہت بہیجو مجپر درود روز جمعہ کے کہ وہ دن متبرک ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین وارد ہے کہ حق تعالے فرشتونکو عرفہ کے روز فرماتا ہے کہ دیکہو میرے بندونکو کہ کیسے غبار آلودہ بال پریشان کہان کہان سے میرے گہر کا حج کرنیکو آئے ہین گواہ رہو کہ مینے انکو بخشدیا اور اوس روز شیطان عام مغفرت الٰہی کو دیکہہ کر واویلا مچاتا ہے اور خاک سر پر ڈالتا ہے اور اوسدن کا روزہ دو سال اگلے اور پچہلے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہفتے کے دنونمین بہتر دن جمعہ کا ہے اور سال کے دنونمین بہتر دن عرفہ کا ہے یعنے نوین ذیحجہ کی اور اگر دونون جمع ہون تو نور علے نور ہے اور ان دونون مین بہی ایک طرح کا انقلاب ہے کیونکہ جمعہ کا دن ہماری شریعت مین ہفتے کی ابتدا ہے اور عرفہ کا دن سال کی عبادتونکا انتہا ہے بسبب ادا کرنے عبادہ حج کے

که حج ہے خانہ کعبہ کا اور بہت قول ہین بعضے مفسرونکے شاہد ومشہود کی تفسیر مین سعید بن جبیر نے
کہا ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود بہ توحید شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ دوسرا یہہ کہ شاہد پیغمبر
خدا ہین اور مشہود علیہ ہین امتین اونکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
بِشَهِيْدٍ تیسرے یہہ کہ شاہد عملونکے لکہنے والے اور مشہود مکلفین جیسے قول ہے اللہ تعالے کا
وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ چوتہے یہہ شاہد آدمی کے اعضا ہین اور مشہود علیہ
آدمی جیسے فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ پانچوین شاہد
رات ودن ہین اور مشہود بہ بنی آدم کے اعمال جیسیکہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُنَادِيْ اِنِّيْ يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَاِنِّيْ عَلٰى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ چہٹے یہہ کہ شاہد
آسمان وزمین ہین کہ ہر قطعہ آسمان کا جو چیز کہ اوسکے نیچے واقع ہوتی ہے نیکی یا بدی بیان کریگا
اور ہر ٹکڑا زمین کا جو کچہہ اوسپر واقع ہوا ہے نیکی یا بدی قیامت کے دن گواہی دیگا اور مشہود بہ
وہ نیک وبد کام ہین کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر واقع ہوتے ہین ساتوین یہہ کہ شاہد
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور مشہود علیہ دوسری امتین جیسیکہ فرمایا اللہ
تعالے نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
اٹہوین یہہ کہ شاہد تمام مخلوقات ہین اور مشہود ذات پاک واجب الوجود کی کہ ہر ذرہ ذرات سے
عالم کے وجود بر ذات اور صفات حق تعالیٰ کے گواہ ہے یہہ قول امام رازی رحمۃ اللہ کا ہے
نوین یہہ کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود لہ حجاج کیونکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ
يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ
اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق مین
وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ
بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ بہر تقدیر یہہ چیزین کہ مذکور ہوئین بسبب
اور عظمت کے کہ رکہتے ہین قابل قسم کہانیکے ہین اور فی الجملہ دلالت انقلاب پر احوال کے
بہی کرتے ہین اور معین کرنین ان قسمون کے جواب کے مفسرونکو بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے
ہین کہ جواب ان قسمونکا قتل اصحاب الاخدود ہے مقدر ماننے سے لام اور قد کے یعنے لَقَدْ
قُتِلَ الخ اور ابن مسعود اور قتادہ سے منقول ہے کہ جواب ان قسمونکا اِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ہے اور درمیان انکے جو کہ مذکور ہے حکم جملہ معترضہ کا رکہتا ہے
اور کشاف والے اور تہوڑیسے متقدمین نے یون اختیار کیا ہے کہ جواب قسم کا محذوف ہے
یعنے لَيُعَذَّبَنَّ مَنْ يُّؤْذِي الْمُؤْمِنِيْنَ لِاِيْمَانِهِمْ كَمَا لُعِنَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اور راجح یہہ ہے کہ جواب قسم کا
اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اور قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ بطور گواہ
کے اس مضمون پر بعد ان چارون قسمون کے درمیان مین لائے ہین کہ دلائل عقلیہ ساتہہ دلائل

نقلیہ کے بلکہ کمال قوت سے اثبات مطلب کا کرین اور یہہ بہی ہے کہ ان قسمونسے انقلاب عالم کا
اور انتقام ظالم سے دنیا مین دائرہ نحوست کے آنے کے وقت اور وعدہ دئے گئے دینین بعد قائم
ہونے شاہدون کے اور اظہار مشہود بہ کے مطلقاً ثابت ہوتا ہے اور اس قصے سے بالخصوص
مسلمان بندونکی مدد اللہ تعالے کیطرف سے معلوم ہوتی ہے گویا یون فرماتے ہین کہ انتقام مسلمانونکا
ظالمونسے کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین بعد لانے گواہونکے اور ثابت ہونے حق کے ضرور
ہونیوالا ہے جیسے قبل اسکے واقع ہوچکا ہے کہ قُتِلَ الخ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ
ہلاک کئے گیے خندق والے خندقین قسم آگ بہت ایندہن والی جسوقت کہ وہ اوپر کنارہ اون
خندقونکے بیٹھے تہے اور وہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تہے ساتھ مسلمانونکے حاضر تہے قتلے
مارے جائیو کہائیان کہودنیوالے آگ بہری ایندہن سے جب وہ اوسپر بیٹھے اور جو کچھ کرتے
مسلمانون سے سامنے دیکہتے ہو تفسیر قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ قتل عام کئے گئے
خندق والے کہ طول مین چالیس گز اور عرض مین باران باران گز کہودی تہین تاکہ مسلمانونکو
اون خندقونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین ایسی گرم اور تپتی تہین کہ اَلنَّارِ
ذَاتِ الْوَقُوْدِ تمام وہ خندق ایک آگ تہی شعلہ والی یا بہت سی لکڑیون والی
کہ اوسمین جلا کر نہایت گرم کیا تہا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تلاوت مین اس سورہ کے اس آیۃ کو پہنچتے تہے فرماتے تہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جُهْدِ
الْبَلَاءِ الخ اور یہہ قتل عام کہ خندق والونکو واقع ہوا بدلا تہا جلد کہ بسبب بہڑکنے آگ کے اور اسکو
چنگاریونکے بعد ڈالنے مسلمانونکے اوسمین فی الفور ہلاک ہوے اور فرصت گہر تک پہر جانیکی نپائی
اسلیے کہ یہہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ خندق والے
اوس آگ پر بیٹھے تہے پہلے اسکے کہ کرسیونسے اوٹہین اور گہر کو جاوین جل گئے اور تہوڑی سی
فرصت بہی نپائی اور اس قسم کا بدلہ جلد لینا عوام کی نظرونمین موجب عبرت کا ہوتا ہے اور
فی الواقع اس جماعت نے ظلم مین کمال مرتبے کی زیادتی کی تہی کہ ایسی جلد سزا کو پہنچے اسلیے
کہ اور ظالم جو کسی پر ظلم کرتے ہین تو اپنے سامنے مار دھاڑ نہین کرتے بلکہ پیادونکو یا قیدخانہ
والونکو حکم کرتے ہین کہ گناہگارونکو سزا پہنچاوین تاکہ خلاف مروت کے نہو وَهُمْ عَلٰى الخ
اور وہ ظالم خندق والے جو کچھ کہ ایمان والونسے کرتے تہے خود اپنے سامنے کرتے تہے اور
یہہ قصہ اصحاب خندق کا کہ دین و ایمان کے سبب لوگونکو اوس آگ بہری خندق مین ڈالا اور
اور آپ بہی جلد اوسیوقت گرفتار انتقام ہوکر دوزخ کے کندہ ہوے چار بستیونمین کہ قریب حجاز
ملک کے تہین واقع ہوا ہے سو معلوم یون ہوتا ہے کہ اس آیۃ سے یہہ چارون قصے مراد ہون
اور منظور اہل مکہ کو ڈرانا ہے تاکہ ان قصونسے کہ اونپر بہی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون

خندق والونکی قصہ کی ابتدا

کی ایذا دینے مین زیادتی نکرین پہلا قصہ جو شام کے ملک مین واقع ہوا کیفیت اوسکی حدیث
صحیح مین کہ مسلم اور اور صحاح مین صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہے سو یہہ ہے
کہ اوس ملک مین ایک بادشاہ تہا بڑا جلیل القدر اور اوسکے ہان ایک جادوگر تہا کہ جادو کے فن مین کمال
مہارت رکہتا تہا اور اوس بادشاہ کی سلطنت گویا اوسیکے سبب قائم تہی جو دشمن کہ ارادہ اوسکے ملک کا
کرتا وہ جادوگر اوسکو جادو سے ہلاک کر دیتا تہا کچہہ لڑنے کی بہی حاجت نہوتی اور جب کبہی
ارکان اوس بادشاہ کے اوسکی نالائق حرکتونسے رنجیدہ ہوتے تو وہ جادو کے زور سے اونکو
رجوع کر دیتا تہا اور اسیطرح سے ہر امر مین سحر اوسکا کام کرتا تہا یہان تک کہ وہ جادوگر بوڑہا
ہوا اور اپنی زندگی سے ناامید ہوا تب اوسے بادشاہ سے کہا مین بوڑہا ہوا اور قریب ہے کہ مر جاؤن
چاہتا ہون کہ آپ کوئی لڑکا خوب عاقل و ہوشیار اپنے غلامونمین سے سپرد میرے کرو تاکہ اوسکو
سحر کا علم سکہاؤن تاکہ بعد میرے وہ لڑکا کاروبار تمہاری سلطنت کا درست کرتا رہے بادشاہ نے
ایک غلام ہوشیار اپنے غلامونمین سے تجویز کرکے اوسکو حکم کیا کہ صبح سے شام تک ساحر کے پاس
رہا کر اور جادو کا فن سیکہہ اوس لڑکے نے روز انا جانا جادوگر کے گہر شروع کیا اور جادو سیکہنے
لگا اتفاقاً ایک روز رستے مین کیا دیکہتا ہے کہ بہت سے لوگ ایک دروازیسے نکلتے ہین پوچہا
کہ اس گہر مین کون ہے کہ لوگ اوسکے پاس جاتے ہین کسینے کہا کہ یہان ایک راہب ہے یعنے
عابد کہ دنیا کو ترک کرکے خدا کیطرف مشغول ہے یہہ سنکر وہ لڑکا اوس راہب کے مکان مین آیا
اور اوسکے سامنے بیٹہا اور اوسکی باتین سنین بس سنتے ہی راہب کا کلام اوسکے دلمین
اثر کر گیا یہان تک نوبت پہنچی کہ جب بادشاہ کے مکان سے ساحر کے گہر کو جاتا تو رستے مین
راہب کے پاس بیٹہتا تہا اور جو کبہی راہب کے پاس زیادہ بیٹہہ جاتا تو جادوگر اوسکو نہایت تنبیہ کرتا
کہ دیر کیون کی وہ لڑکا کہتا کہ مجکو گہر مین دیر لگی آخر ساحر نے یہہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا
بادشاہ نے نہایت تقید کی کہ یہہ لڑکا بہت سویرے ساحر کے پاس جایا کرے لوگون نے عرض کی
کہ یہہ لڑکا یہان سے تو صبح دم جاتا ہے اگر دیر کرتا ہے تو راہ مین کرتا ہے پس بادشاہ اور ساحر نے
یہہ خبر سنکر لڑکیکو دہمکایا کہ خبردار پہر ایسی دیر نہو لیکن یہہ خیال کیا کہ رستے مین لڑکونکے ساتہہ
کہیل مین لگ جاتا ہے اسلیے دیر ہو جاتی ہے یہان تک کہ ایک روز یہہ لڑکا راہب کے گہر سے
بادشاہ کے مکان کیطرف آتا تہا ناگہان کیا دیکہتا ہے کہ رستے مین ایک بڑا اژدہا پڑا ہے اور
رستہ بند ہو رہا ہے ادہر کے لوگ ادہر اور اودہر کے لوگ اودہر ٹہٹک رہے ہین لڑکے نے اپنے
دلمین کہا کہ آج امتحان کرتا ہون کہ ساحر کی صحبت بہتر ہے یا راہب کی بس یہہ کہکر ایک
پتہر اوٹہایا اور کہا اے بار خدایا اگر دین و مذہب راہب کا بہتر ہے سحر و ساحر سے تو اس اژدہا کو
مار ڈال تاکہ لوگ خلاص ہو جاوین اور اوس پتہر کو اژدہا کی طرف پہینکا اوس پتہر کے پہینکتے ہی
وہ اژدہا ہلاک ہو گیا لوگ اوس معاملے کو دیکہکر پکار اوٹہے کہ یہہ لڑکا جادوگر سے کمال کو پہنچا

رفتہ رفتہ یہہ خبر راہب کو پہنچی تو اوسنے لڑکیسے خلوت مین کہا کہ اے لڑکے تجکو خدا تعالی نے بزرگ کیا
اور تیرا رتبہ اللہ تعالے کے نزدیک بڑا ہوگا اسکو مین خوب جانتا ہون لیکن تو ایک بلا مین مبتلا ہوگا
خبردار مجکو نہ بتانا لڑکینے راہب سے قول و اقرار کیا کہ مین ہرگز تیرا نام نہ لونگا اور تجکو نہ بتاونگا تو
خاطر جمع رکہہ پہر لڑکیکو حق تعالے نے برکت سے راہب کی صحبت کے اور انجیل مقدس کی تلاوت کی
برکت سے اوس سے سیکہی تہی اور دین عیسوی کے اتباع کے برکت سے کہ اوس زمانہ مین حقیت
اوسی دین مین منحصر تہی ولایت عظمی کے مرتبہ کو پہنچا یہان تک کہ کوڑہی اور مادرزاد اندہے اوسکے
ہاتہہ کی برکت سے اچہے ہوجاتے تہے اور بہت سے مریض کہ طبیب اونکے علاج سے عاجز ہوجاتے
تہے اوس لڑکیکی دعا سے تندرست ہوجاتے اتفاقًا بادشاہ کے ایک مصاحبکی آنکہین جاتی رہی
تہین اور اوسی سبب سے بادشاہ کی مصاحبت چہوٹ گئی تہی جب اوس لڑکیکی شہرت اوسکے کان تک
پہنچی تو اوسکے پاس آیا اور کچہہ ہدیہ اور نذرانا اوسکے لیے لایا اور کہا کہ مجپر بہی توجہ فرما اور شفا
بخش اوس لڑکے نے کہا کہ مین کیا چیز ہون کہ شفا دون شفا اللہ تعالے کے ہاتہہ مین ہے اگر
تو اللہ تعالے پر ایمان لاوے اور بت پرستی چہوڑدے اور بادشاہ کو اپنا پروردگار نجانے تو مین
جناب الٰہی مین دعا کرونگا کہ تجکو شفا نصیب ہو وہ اندہا اوسی مجلس مین مشرف بایمان ہوا اور
دعا سے اوس لڑکیکی فی الفور اچہا ہوگیا اور موافق معمول کے بادشاہ کی مجلس مین حاضر ہوا بادشاہ
نہایت متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ اطبا اور کحال ہماری سرکار کے تیری آنکہونکے معالجہ سے عاجز
ہوگئے تہے اب تو کسطرح سے اچہا ہوا اوسنے کہا پروردگار نے میرے بیواسطہ غیر کے مجکو بینا کیا
بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا پروردگار تیرا کون ہے مصاحب نے کہا کہ پروردگار میرا اور تمہارا اللہ تعالے
کی ذات پاک ہے جسنے مجکو اور تجکو اور ساری خلق کو پیدا کیا ہے بادشاہ غصہ ہوا اور اوسکو مار دہاڑ شروع
کی کہ تونے یہہ عقیدہ کس سے سیکہا جب مار کوٹ نہایت ہونے لگے تو گہبراکر اوس لڑکیکا نام
بتادیا بادشاہ نے اوس لڑکیکو اپنے سامنے بلاکر کہا کہ تجکو میری پرورش سے اور میرے ساحر کی
برکت سے یہہ فیض حاصل ہوا ہے کہ اندہے کو انکہیارا کرتا ہے اور ہر مریض کو شفا دیتا ہے
کیا کفران نعمت ہے کہ میری پرورش کو کنارہ کردیا اور پروردگار اپنا دوسریکو ٹہیرایا لڑکینے
کہا کہ شفا نہ میرے ہاتہہ ہے نہ آپکے نہ ساحر کے محض اللہ تعالے کی قدرت پر موقوف ہے بادشاہ
نے کہا کہ اس لڑکیکو خوب عذاب کرو اور کہا کہ یہہ لڑکا جو ساحر سے غائب رہتا تہا معلوم
ہوا کہ دوسری جگہہ جاتا تہا اور وہان سے یہہ عقیدہ سیکہا ہے ساحر بہی اسبات کے سننے سے
گرتا پڑتا بادشاہ کے حضور مین پہنچا اور کہا کہ یہہ ایکمدت سے میرے پاس نہین آتا معلوم نہین
کہ یہہ کہان جاتا ہے اور سرکاری لوگون نے بہی عرض کیا کہ یہہ لڑکا یہانسے تو صبح سے جاتا تہا
نہین معلوم کہ کہان رہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اسکو طرح طرح سے عذاب دیکر پوچہو کہ یہہ عقیدہ
کہانسے سیکہا ہے وہ لڑکا نہایت عذاب سے بیقرار ہوگیا اور نام اوس راہب کا بتادیا بادشاہ نے

اوس راہب کو بلا کر آرہ اوسکے سامنے رکہا کہ اگر تو اپنے دین سے نہ پہریگا تو یہہ آرہ تیرے اوپر پہریگا
راہب نے کہا کہ مین ہرگز اس دین حق سے پہرنیوالا نہین آگے جو تیری مرضی ہو سو کر بادشاہ نے کہا
کہ اسکو آرے سے چیر ویں موافق حکم کے فی الفور اوسکو چیرکے ڈالدیا پہر اوس مصاحب کو سمجہانے
لگے کہ اس راہب کے دین سے پہرجا اور توبہ کر اوسنے بہی قبول نکیا آخر اوسکو بہی اسیطرح ہلاک کیا
پہر اوس لڑکیکو لائے اور بادشاہ نے کہا کہ سزا ان دونوں کی تو نے دیکہی اگر زندگی اپنی منظور ہے
تو اس دین سے تبرا کر لڑکینے بہی انکار کیا پہر بادشاہ نے اپنے مصاحبونکو حکم کیا اسکو فلانے پہاڑ پر
لیجا کر اوسکی چوٹی پہ کہڑا کر کے خوب سمجہاؤ اگر یہہ سمجہہ گیا تو اسکو بڑا امیر کرونگا اور اپنا مصاحب
بناؤنگا اور اگر باز نہ آوے تو اسکو وہانسے دہکیل دینا کہ بند بند اسکے پاش پاش ہو جاوین لڑکیکو
جب اوس پہاڑ پر لیگئے تو اوسنے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یا الٰہی تو کسیطرح انکی شر سے مجکو
بچا اوسیوقت پہاڑ مین ایک لزلہ پیدا ہوا اور سارے مصاحب بادشاہ کے پہاڑ کے تلے گر پڑے پڑے
پڑے ہوگئے اور وہ لڑکا صحیح وسلامت گہر کو آیا بادشاہ نے پوچہا کہ تیرے رفیق کیا ہوے غلام نے
کہا کہ اوسی خدا نے جسکا دین مینے قبول کیا ہے انکی آفت سے مجکو بچا لیا بادشاہ اور زیادہ غصہ ہوا
اور مصاحبونکو حکم کیا کہ اس لڑکیکو ایک کشتی مین سوار کر کے دریا کے اندر لیجاؤ اگر یہہ اپنے دین سے
توبہ کرے تو بہتر والا اسکو دریا مین پہینک دینا جب اوس لڑکیکو لیکر دریا کے بیچمین پہنچے تو اوسکو
مرتد ہونے کی رغبت دلائی پہر اوسنے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا مجکو شر سے انکے
بچالے فی الفور کشتی اولٹ گئی اور بادشاہ کے سب مصاحب غرق ہوگئے اور غلام صحیح وسالم
نکل کے بادشاہ کے سامنے گیا بادشاہ نے پوچہا ہمراہیونکا حال غلام نے تمام قصہ بیان کیا بادشاہ
سنکر تعجب مین رہ گیا غلام نے کہا کہ اگر آپکو میرا قتل ہی منظور ہے تو بغیر ایک حیلہ کے نہو سکیگا
بادشاہ نے کہا وہ حیلہ کیا ہے غلام نے کہا کہ وہ یہہ ہے کہ اس شہر کے سب لوگونکو شہر کے
باہر ایک میدان مین جمع کرو اور مجکو سولی پر چڑہا کر ایک تیر اپنی ترکش سے نکال کے اوسکے سوفار کو
کمان کے چلہ پر رکہکر اس افسون کو پڑہنا بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ[۱] پہر اوس تیر سے مجکو مارنا تو اوس سے
مین مرجاؤنگا بادشاہ نے ویسا ہے کیا اور اوس تیر سے غلام کو مارا جب وہ تیر غلام کی کنپٹی مین لگا
تو غلام نے اپنا ہاتہہ رکہا اور کہا کہ مینے اپنا مطلب پایا کہ اپنے پروردگار کے نام پر ذبح ہوا ایس
ایک شور مخلوق سے اوٹہا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ[۲] یہہ بات سنکر مصاحبون نے بادشاہ سے
عرض کیا کہ سہہ بات مین تیری خرابی پیدا ہوئی جس بات سے ہم ڈرتے تہے وہی درپیش
آئی کیونکہ اس شہر والون نے خوب سمجہہ لیا کہ اس غلام کا رب بڑا زبردست قدرت والا ہے
اور تم اوس سے ضعیف و زیردست ہو[۳] کیونکہ جب تک اس غلام کے رب کا نام نہ لیا تب تک اوس
غلام کے مارنے پر قادر نہوا بادشاہ یہہ بات سنکر کمال غصے مین آیا اور شرمندگی سے جہنجلا کر
کہنے لگا کہ شہر کے کوچون کے کنارونپر خندقین کہود کر آگ سے بہر دو اور لوگونکو جمع کر کے کہو کہ

[۱] یعنی نام سے اللہ کے جو رب اس غلام کا ۱۲ [۲] یعنی ایمان لائے ہم غلام کے رب پر دوبار کہا اسکو ۱۲ [۳] یعنی اس سے معلوم ہوا کہ وہ مصاحب بڑے ہی احمق تہے کہ یہ حماقت کی بات سمجہائی بندہ تو ہر آن و ہر ساعت زبردست و محتاج اوس قادر قدیر کا ہے حتی کہ سانس لینے مین اور بولنے مین اور ارادہ کے پورا کرنے مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے

اس دین سے باز آوے جو باز نہ آوے اوسکو ۔ ون خندقونمین ڈالدو اور بادشاہ و تمام ارکین سلطنت
خندق پر جمع ہوے اور کرسیان بچہائے ہوے اوس عذاب کا تماشا کرتے تہے یہان تک کہ ایک
عورت کو پکڑ کر لائے اوسکی بغل مین ایک دود پیتا بچہ تہا چاہا کہ اوس عورۃ کو بہی آگ مین ڈالدین
وہ عورت آگ مین گرنیسے ڈری اور جہجہک کے پیچہے کو ہٹی بادشاہ نے کہا کہ اس عورت کو مہلت دو
وہ بچہ جو اوسکی گود مین تہا آواز بلند سے کہ ہر خاص و عام نے سنا کہنے لگا کہ اے مان نادان
کیا کرتے ہے صبر کر کہ تو سچے دین پر ہے بسم اللہ کر کے اسمین بیٹہ جا کہ یہہ آگ تجپر گلزار ہو جاویگی
وہ آگ وہ عورت یہہ سنتے ہی بے دہڑک بچہ سمیت آگ مین جا پڑی اور وہ آگ ایکبارگی ایسی
بہڑکی کہ بادشاہ اور اوسکے مصاحبونکو کہ کرسیونپر بیٹہے تہے تماشا دیکہنے کو اتنی فرصت ندی
کہ بہاگ جاوین سبکو جلا کر خاک کر دیا اور ہر خندق پر اسی قسم سے آگ بہڑکی اور اکثر شہر والونکو
کہ بادشاہ کی تبیعت مین تہی اور مسلمانونکی ایذا اور جلانیمین مشغول تہے سبکو جلا کر فنا کر دیا اور
ربیع بن انس نے کہا کہ حق تعالے اون مسلمانونکی جان کو کہ اوس آگ مین ڈالیجاتے تہے پہلے
اسکے کہ آگ کی گرمی اونکے بدن تک پہنچے اونکی جان قبض کر لیتا تہا اور بہشت مین داخل کرتا تہا
دوسرا قصہ وہ ہے جو نجران کی سرزمین مین ہوا اور وہ شہر یمن کے ملک مین واقع ہے کیفیت
اوسکے یہہ ہے کہ ایک شخص مسلمانونمین سے کہ اوسوقت مین مسلمان انجیل کے تابع تہے ایک
شخص کے مکان پر آکر نوکر ہوا اور رات دن اوسکے دروازیپر بیٹہا رہتا تہا تاکہ جس کام کا حکم ہو
بجا لاوے اوس شخص مسلمان کو انجیل مقدس یاد تہی ہمیشہ اوسکو پڑہا کرتا تہا اوس شخص کی بیٹی کو
جسکا یہہ شخص نوکر تہا ایسا نظر آیا کہ انجیل پڑہنے کے وقت ایک نور عظیم اوسکے سینے سے نکلتا ہے اور
عالم مین پہیل جاتا ہے لڑکی نے اپنے باپ کے سامنے اس عجائبات کا ذکر کیا تو اوسکے باپ نے
بہی اوسکے انجیل پڑہنے کے وقت سوراخ سے دیکہا کہ فی الواقع ایک نور عظیم پیدا ہوتا ہے اوس
نوکر سے پوچہا کہ یہہ کیا کلام ہے اور کیا اسکی تاثیر ہے کہ تجسے سنتے ہین اور دیکہتے ہین وہ
مسلمان وہانکے بادشاہ کافر کے خوف سے اور رئیسونکے ڈرسے چہپاتا تہا لیکن وہ گہر والا اوسکا
پیچہا نچہوڑتا تہا اور تنگ کرتا تہا یہانتک کہ لاچار ہوکر احوال دین اسلام کا اور انجیل مقدس کا
اوس سے بیان کیا پس وہ شخص اور اوسکی بیٹی فی الفور مسلمان ہو گئی اور انجیل کو پڑہکر اوسکی تلاوت
مین مشغول رہتے تہے رفتہ رفتہ یہہ بات اوس شہر مین مشہور ہوئی تو بہت سی اور مرد و
عورتونے شرف اسلام سے مشرف ہوے یہان تک کہ یوسف ذی نواس حمیری کا بیٹا
کہ بادشاہ اوس شہر کا تہا اور بت پرستی مین مستغرق تہا یہہ بات سنکر اون سب مسلمانونکو
کہ نوے آدمی تہے اپنے سامنے بلایا اور ایک خندق کہدوالی اور خوب آگ سے دہکائی اور
حکم دیا کہ تم لوگ اگر عیسے علیہ السلام کے دین سے نہ پہروگے تو تمکو آگ مین پہونکدونگا اُن جماعت
مین بہی ایک عورت تہی بچہ والی کہ دودپیتا بچہ اوسکی گود مین تہا اوس بچہ نے آواز بلند سے

کھا کہ ہان بسم اللہ اس آگمین کہ سو بدلہ اس آگ کا بہشت ہے سدا رہنے کو پہر بعد اسبات کے کہ
مسلمان ہلاک ہو چکے بادشاہ اور اوسکے مصاحب خندق کے پاس کرسیونپر بیٹھے تھے کہ یکایک
اوس آگ کے شعلے ایسے بہڑکے کہ اون سبکو جلا کے خاک کر دیا اور یہہ قصہ حضرت عیسے علیہ السلام
کے آسمان پر اوٹھہ جانیکے بعد واقع ہوا تہا اوس روز سے نجران کے لوگون نے دین نصرانی کو
حق جانکر قبول کیا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اوسی دین پر تھے اور سردار
اونکے کہ عاقب اور سید وغیرہما تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو مدینہ منورہ مین آکر
حضرت عیسے علیہ السلام کے حالمین بحث اور تکرار کی تہی اور آیت مباہلہ کی اونہین کے
جواب مین نازل ہوئی تہی تیسرا قصہ فارس کی زمین مین واقع ہوا تہا کیفیت اوسکی حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہین کہ مجوسی بہی کتاب آسمانی رکہتے
تہے اور ایک پیغمبر کے دین کے تابع تہے اور اونکے دین مین شراب اسقدر کہ بیہوش نکر دے
بدن کے نفع کے لیے حلال تہی ایک روز مجوسیونکے بادشاہ نے شراب بہت پی اور اوس مستی
کی حالت مین اپنی بہن سے صحبت کی جب ہوش مین آیا تو نہایت پشیمان و نادم ہوا اور اپنی
بہن سے تدبیر اس عار کی کہ اوسکو لگ گئی پوچہی بہن نے کہا کہ تدبیر اسکی یہہ ہے کہ تو دعوی
بہن کے حلال ہونیکا کر اور کہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اولاد مین بہن بہائی کا نکاح
حلال تہا پس مین بہی اوسی صنع پر قائم ہون بادشاہ نے لوگونکو جمع کرکے اس مذہب اور اس
مسئلہ کو بیان کیا لوگون نے ہرگز قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا انکو کوڑونسے مار اوسنے
اسیطور سے کیا لیکن لوگون نے قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا کہ اونکی گردنین مار اوسنے ایسا ہی
کیا لیکن لوگون نے اسپر بہی قبول نکیا پہر اوسنے کہا کہ خندقین کہدوا اور اونمین ایندہن
بہروا کے آگ ڈلوا دے جب آگ خوب دہک جاوے تو حکم کر کہ جو کوئی اس مسئلہ سے انکار کرے
اوسکو اس آگمین پہینکدو قدرت آلہی سے عین جلانیکی حالت مین خود بہی جل گیا اور اس
روز سے مجوس کی مذہب مین آتش پرستی اور بہن کا حلال جاننا رائج ہوا چوتہا قصہ تفسیر ابن جریر
منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شہر مسلمانونکا تہا اوسمین قحط پڑا اوس شہر کے لوگ غول کے
غول حبش کیطرف بہاگ گئے حبش کے لوگون نے کہ کافر تہے اپنے بادشاہ سے عرض کی کہ
اگر یہہ مسلمان قحط کے مارے ہوے اس شہر مین آوینگے تو ہمپر غلہ کی تنگی ہو جاویگی اور یہان
بہی قحط ہو جائیگا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے دروازہ پر ایک خندق کہودی جاوے اور اوسکو
آگ سے بہرین اور بادشاہ خود بہی وہان تخت بچہا کر بیٹہا اور ایک بڑا بت ہاتی کے برابر وہان
کہڑا کیا اور شہر مین منادی پہرا دی کہ غریب الوطنون اور باہر کے آئے ہوں مین سے جو کوئی اس
بت کو سجدہ نکرے اوسکو اس آگمین جہونکدو اتفاقاً ایک مسکین عورت کو کہ بچہ اوسکی گود مین
تہا پکڑ کر لائے اور اوس سے کہنے لگے کہ اس بت کو سجدہ کر اوسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے کہا

تیسرا قصہ

مجوسیوں کے پاس بہی کتاب تہی

چوتہا قصہ

کہ اسکے بچہ کو اس سے چھین کے آگمین ڈالدو جب بچیکو اوس سے چھین کے آگمین ڈالا تو وہ نہایت
بیقرار ہوگئی تب اوس بچے نے آگ کے اندر سے آواز دی کہ اے ماں کچھہ خوف نکر بیدہڑک
چلی آ کہ یہہ تو آگ نہین ہے پہول ہین اوس عورت نے ہاتہہ اوٹھا کر جناب باریتعالیٰ مین دعا کی کہ
یارب تو دیکھتا اور جانتا ہے تیرے روبرو حاجت بیان کرنیکی نہین ہے فی الفور اوس آگ سے
ایک شعلہ چالیس گز کا اوٹھا اور اون سب کافرونکے آس پاس قنات کی مانند ہوکے سبکو گہیر لیا
اور ایک ایک کو جلا دیا پہر جب اشارہ اجمالی سے کہ ان چارون قصون سے منظور تہا فارغ ہوچکے
اور بیان کر چکے ان چارون ظالمون سے بدلہ ہاتھون ہاتہہ بلا مہلت واقع ہوا اور اونکا لکر
اولٹا ہوگیا یعنے جو آگ کہ مسلمانونکے جلانیکے لیے تیار کی تہی اوسمین آپہی جل گئے اب وجہہ
ایسے ہاتہون ہاتہہ بدلہ لینے کی کہ خلاف عادت ہے بیان فرماتے ہین وَمَا نَقَمُوا الخ ؎

عزیزی ؎ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ اور عیب نکیا انسے مگر اس خصلت کو
کہ ایمان لاوین خدا پر غالب تعریف کیے گئے پر وہ کہ اوسکے لیے بادشاہی ہے آسمان و زمین
کی اور خدا ہر چیز پر مطلع ہے **مترجم** کہتا ہے کہ ایک بادشاہ جبار نے اپنی رعیت کو
تکلیف کفر کی دی جب وہ کافر نہوے تو خندقین آگ سے بہر کے اونکو آگمین ڈالدیا خداتعالیٰ
نے اوس آگ کو بادشاہ اور اوسکے ہمنشینوں پر مسلط کیا تا خندق سے اوڑکر سبکو بالکل جلا دیا
واللہ اعلم ؎ **فتح** ؎ اور اونسے بدلہ نہ لیتے تہے مگر اسیکا کہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست
ہے خوبیوں سراہا جسکا راج ہے آسمانوں اور زمین مین اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ؎

موضح ؎ **تفسیر** وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اور بدلہ نلیتے
تہے یہہ کافر ظالم مسلمانونسے إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ مگر اسبات کا کہ ایمان لاتے
تہے اللہ پر اس سے معلوم ہوا کہ کسی وجہ کی ان کافرونکو مسلمانونسے عداوت نہتی مگر ایمان
کی جہت سے پس اس جہت سے عداوت ایمان کی ہوئی برخلاف اور کافرونکے کہ باوجود
مسلمانونکی ایذا دینے کے سالہاسال کی مہلت پائی اور پاتے ہین کیونکہ عداوت اونکی فقط
ایمان کی جہت سے نہین بلکہ طمع ریاست اور امید مال و جاہ کی بہی اوسمین ملی ہوتی ہے اور
اون لوگون کو عداوت خالص ایمان کیے تہی اور حین ایمان سے دشمنی رکہتے تہے رہی
صحیح تہا کیونکہ متعلق اوس ذات پاک کے ساتہہ تہا جو ان صفتون کے ساتہہ موصوف ہے
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الخ وہ اللہ کہ غالب ہے سب خوبیون سراہا گیا اور وہ ذات ہے
کہ اوسی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور ہر صفت ان تینون صفتون میں سے
اسی بات کو چاہتے ہے کہ ایمان اوسپر لانا چاہیے کہ اپنے ماسوا پر غالب ہے اور کسیکی عزت
اوسکی عزت کو نہین پہنچتی تو اوسپر ایمان لانا ہی عزت و افتخار کا سبب ہوا اور جو وہ

یعنی عورت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ اور صحیفہ ... اسلیے لائے ... کافرونکے ... مسلمانونسے ایمان ... مستقبل کے زمانہ میں تھا اور اوسکے نہایت ... اور صبر کرنیوالے اونکو عذاب کرنیوالے زمانہ ماضی کے ترک کیلیے ۱۲ منہ

محمود ہے تو شکر اوسکا دل اور زبان اور اعضا سے واجب ہوا اور اظہار ایمان کا فرض ولازم ہوا
اور جو اوسکے واسطے بادشاہت ہین آسمان وزمین کی ہوئین تو اوسکے مخالفون سے ڈرنا جائز
ہوا اور یہہ تینون صفتین مذکورہ جیسے موجب اظہار کرنے ایمان کی ہین اسیطرح سے باعث
ہین بدلہ لینے کی کیونکہ بدلہ لینا دشمنون سے موجب عزت کا ہے نہین تو ذلت پہنچتی ہے
اور مقتضاے محمودیت کا بہی بدلہ لینا دشمنون سے ہے کیونکہ مخالفون سے بدلہ نلینے والیکو
بہی تعریف نہین کرتے ہین مگر عفو کی صورت مین سو عفو کرنا کفار پر جائز نہین اور بادشاہت
بہی موجب انتقام کی ہی دشمنو نسے والا دشمن دلیر ہو جاوین اور بادشاہت کے کارخانے
مین خلل واقع ہو جاوے اور اگر باوجود ان صفتونکے کوئی انتقام لینا چہوڑ دے تو ضرور
رعایا کے حال سے بیخبر ہے کہ دشمنونکی دشمنی کو اور دوستونکی دوستی کو نہین جانتا یا دشمنونکی
ایذا رسانی سے کہ اسکی دوستی کے سبب اوسکے دوستونکو پہنچاتے ہین بیخبر ہے یا محمول کسی
اور اسباب پر اور خدا تعالے اس بیخبری سے پاک ہے کیونکہ وَاللّٰهُ عَلٰى الخ اور اللہ ہر چیز کا
خبردار ہے اور جب کافر ایمان دارونسے ایمان کی جہت سے عداوت کرنے لگے اور انتقام
اللہ تعالے کے غافل ہوے تو گویا عزت اور بادشاہت اور خبرداری اور خوبی اوس جنابکی کو انکار
کیا تو حکمتین اللہ تعالے کی ان بدعتونکے جمع ہونیکے سبب سے تعجیل انتقام کو تقاضا فرماتی ہین
چنانچہ خندق والونکے قصہ مین نمودار ہوا اور جو دلیل ایک فرد خاص مین صحیح ہوئی تو قیاس
کلی کا اسیر درست آیا چنانچہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ الخ ؁ عزیز ؁

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ط تحقیق جنہون نے عذاب کیا مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو
پہر توبہ نکی پس اونکے لیے ہے عذاب دوزخ کا اور اونکے لیے ہے عذاب جلانیکا ؁ ف
جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو پہر توبہ نکی تو اونکو عذاب ہے دوزخ کا
اور اونکو عذاب ہے آگ لگنی ط مو ؁ تفسیر اِنَّ الَّذِيْنَ الخ تحقیق
جو لوگ کہ ایذا دیتے تہے ایمان دار مردونکو ایمان کی عداوت کے سبب سے اور ایمان دار عورتونکو
پہر باوجود مہلت کے اس ظلم سے توبہ نکی اور اسی شغل مین مرگئے اور اگر توبہ کر لیتے تو ہر چند
کہ حق العباد کی جہت سے اونسے پرسش ہوتی لیکن یہہ شدت نہوتی اونپر کیونکہ عداوت
ایمانی اور حق اللہ کے تلف کرنیکے الزام سے چہوٹ جاتے اور اسی آیۃ سے دلیل پکڑی ہے
کہ جو کوئی مسلمان کو قصداً مارے اور پہر توبہ کرے تو توبہ اوسکی مقبول ہے لیکن اس استدلال مین
بحث ہے کیونکہ مسلمان کا قتل عمداً اگر کفر کی حالت مین ہوے ہے تو بالاجماع توبہ اوسکی مقبول ہے
یعنی بعد اسلام کے کسیکا اسمین اختلاف نہین اور اس آیت مین مراد کافر ہین کہ ایمان کے لیے
مسلمانونکو مارتے تہے اور ایذا دیتے تہے فَلَهُمْ الخ پس اونکے لیے عذاب ہے دوزخ کا

اور اوسمین طرح طرحکی ایذا ئین ہین سو وہ سارے دکہہ اور ایذا ئین اوٹہین کے کام مین مصروف ہوگئے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اور ظالمون سے علاوہ عَذَابُ الْحَرِيقِ عذاب جلن کا کہ تن من اونکا اوسمین گرفتار ہوگا جیسی ایمان والونکو جور وجفا سے جلا دیا تہا اور بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ جلن کا عذاب قبر مین ہوگا دوزخ کے عذاب سے پہلے اور جو کہ ظالمونکا حال سنکے سب کہ ایماندار ونکو ایمان کی جہت سے ایذا دیتے تہے سننے والیکو ایک رنج پیدا ہوا کہ وہ ایمان والے کہ ظالمونکی بلا مین گرفتار تہے اور جانین اونکی ایمان کے سببسے برباد ہوئین تہین نہین معلوم کہ بدلہ اوسکا قیامت کے دن کیا پاوینگے تو اوس انتظار کے دفع کیواسطے نیز سننے ایمان والونکا حال بیان کرنا ضرور ہوا اور جو کہ یہہ بیان ایک نئی بات ہے سننے والیکی تسکین کے لئے کچہہ مقصود اصلی اس جا سے پر نہتا اسلیے حرف عطف کا ترک فرماکے ارشاد فرماتے ہین إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الخ ۞ **عزیزی** ۞ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۞ تحقیق وہ کہ ایمان لائے اور کام اچہے کئے باغ ہین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین یہہ ہے مطلب پانی بڑی ۞ **فتح** ۞ جو لوگ یقین لائے اور کین بہلائیان اونکو باغ ہین جنکے نیچے بہتین نہرین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور ایمان پر ثابت رہے در باوجود ظالمونکی ایذا اور تکلیف کے صبر کیا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کیے اچہے کہ پہلے کام ایسی حالت مین بڑی پونجی ہے جیسے بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور خدا تعالے کی طرفکو اختیار کرنا سواے پر لَهُمْ جَنَّاتٌ اونکے لیے باغ تیار ہین کہ دنیا کی بلاؤنکے بدلے مین ملینگے بس دنیا کا عذاب اونکے حق مین ایسا ہے کہ کسیکو اوسکے محبوبکے روبرو اوسکی محبت کے لیے ایذا دین کہ وہ ایذا اوسکو عین راحت ہوجاتی ہے تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہتی ہین اونکے درختونکے تلے نہرین طرح طرحکی شہد اور دودہ اور پانی اور شراب کی بدلے مین اوس لہو اور پسینے کے کہ کافرونکے ظلم کے سببسے بہا تہا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ وہ یہہ بڑی مراد ملنی ہے کیونکہ دنیا کی مرادین ملنی فانی ہین اور یہہ مرادین باقی کہ ہرگز فنا ہونے والی نہین اور جو معاملہ حق تعالے کا ان ظالمون سے کہ بسبب ایمان کے مسلمانونکی ایذا کے درپے ہوتے ہین اور ان مظلومونسے کہ ایمان کے واسطے تحمل جفا کا کرتے ہین دنیا اور آخرتمین بیان فرمایا تو یہہ مطلب ثابت ہوا کہ إِنَّ بَطْشَ الخ ۞ **عزیزی** ۞ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۞ تحقیق دست درازی تیرے پروردگار کی سخت ہے ۞ **فتح** ۞ بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** تحقیق پکڑ تیرے رب کی بہت سخت ہے کیونکہ اور ونکی پکڑ سے تو زور سے یا زاری سے یا صبر سے یا شفاعت سے خلاصی ممکن ہے اور عذاب سے

اللہ تعالےٰ کے کسی طور سے ممکن نہین اور یہہ ہی ہے کہ دوسرونکی پکڑ کی نہایت یہہ ہے کہ ہلاک
کر دنیا پھر بعد ہلاکت کے مقدور نہین رکہتے کہ ایذا دے سکین کیونکہ اونکی طاقت نہین کہ
مردیکو جلاوین بخلاف اللہ تعالےٰ کے کہ مرنے اور خاک ہونیکے بعد بہی اوسکے دست قدرت
سے خلاصی ممکن نہین وہ قادر ہے کہ جلاوے پہر زندہ کرے پہر جلاوے اسیطرح ابدالآباد تک
عذاب مین گرفتار رکہے اسلیے کہ اِنَّہٗ یُبۡدِئُ الخ ۞ اِنَّہٗ ھُوَ یُبۡدِئُ وَیُعِیۡدُ ۞
وَھُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ۞ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدُ ۞ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۞ تحقیق وہ پیدایش کرتا
اور پیدائش دوبارہ کرتا ہے اور وہ ہی بخشنے والا دوست دار وہ صاحب عرش کا ہے
بزرگ [illegible] کرنیوالا ہے ہر چیز کو کہ چاہے ۞ **ف** بیشک وہی کرے پہلے اور
دوسری بار **ف** یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا اور وہی ہے بخشتا محبت کرتا مالک
تخت کا بڑی شان والا کر ڈالتا ہے جو چاہے ۞ **م** ۞ **تفسیر**
اِنَّہٗ تحقیق وہی ایسا ہے کہ اول ہی پیدا کرتا ہے اور بعد فنا کے بہی پیدا کرتا ہے
وَھُوَ الۡغَفُوۡرُ الخ اور وہ اللہ تعالےٰ باوجود اس صفت قہاری اور گرفت گری
کے اپنے مسلمان بندونپر بخشش کرنیوالا ہے اور دوست رکہنے والا کہ دوستی کی کثرت
کے سبب سے گناہ اپنے دوستونکے بخشتا ہے اور اونکے عیبونکو چہپاتا ہے اور دوستون
اور دشمنوںسے اوسکا معاملہ ایسا کیون نہو کہ وہ اللہ تعالےٰ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدُ صاحب ہے جہانکی سلطنت کے
تخت کا اور بزرگی اوسکی قدیم ہی اور مجد عرب کے لغت مین خاندانی اور موروثی بزرگی کو
کہتے ہین اور جو قدم اور دوام موروثی بزرگی کو لازم ہے تو یہان مراد قدیم بزرگی رکہنے
اور قدیم السلطنت بادشاہونکی عادت ہے کہ اپنے دوستون اور دشمنون سے اسطرح
معاملہ خوشی اور ناخوشی کا فرماتے ہین نہین تو اونکی سلطنت کے قدم مین خلل واقع ہو جاوے
اور باوجود اسبات کے اور بادشاہونسے ایک چیز مین ممتاز ہے کہ کسی بادشاہ کو متصور
نہین فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ کرہی ڈالتا ہے جو چاہتا ہے جب ارادہ اوسکا کسی چیز کو متعلق
ہوتا ہے پہر اوسمین مخالفت ممکن نہین بخلاف اور بادشاہونکے کہ بہت سی چیزین چاہتے
ہین اور میسر نہین ہوتین ایسے شاہنشاہ سے ہر وقت و ہر آن ڈرنا چاہیے اور اوسکی
رحمت کے امیدوار رہنا چاہیے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ان صفات متضادہ متخالفۃ الآثار سے
منظور یہہ بات ہے کہ اوس مالک سے بعید نہین کہ کبہی معاملہ مہربانی اور مغفرت و
دوستی کا بندونسے کرے اور کبہی سخت پکڑ مین پکڑے پس مسلمانونکو امیدوار رحمت کا
رہنا چاہیے اور ڈرنا بہی چاہیے اوسسے اور کافر ان کافرونکا حال سنکر کہ جنکا حال آگے
مذکور ہے توبہ کرین کفر و غرور سے تا بچین اوس آگ و پکڑ سخت سے عیاذاً باللہ منہ ۞ **ع** ربع پارہ
هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۞ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ۞ بَلِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا فِیۡ تَكۡذِیۡبٍ ۞

ف ۱ اسلئے کہ مولنا صاحب علیہ الرحمہ نے ایک سوال وجواب عربی کے قاعدہ کا لکہتا ہے جو حاجت رسالہ اصل مین دیکہنا ۱۲

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ کیا الخ ہے تجکو خبر لشکرونکی کہ فرعون وثمود ہین بلکہ کافر جہٹلانے مین ہین اور خدا اگرد اگرد اونکیسی پکڑنیوالا ہے ۵ فتنج ۵ کچہہ پہنچی تجکو بات اون لشکرونکی فرعون اور ثمود کو ئی نہین بلکہ کافر جہٹلاتے ہین اور الله اونکے گرد سے گہیرا ہے تفسیر هَلْ اَتٰىكَ الخ کیا پہنچی ہے تجکو بات ان لشکرونکی کہ ایکمدت تک دروازہ انعام کا اونپر کہلا تہا اور ہر طرح کی طرح طرح کی نعمتین اونکو پہنچی تہین پہر کیسا کچہہ انتقام اوسنے لیا اور سبب انکی خرابی اور بدی کے یہی ذلیل وقلیل لوگ ہوے کہ انعام الٰہی کے زور کے سبب سے اون لوگونکو کمال ذلت وخواری سے رکہتے تہے اور وہ لشکر فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ فرعون والے اور ثمود کی قوم تہے بس فرعونیونکو ایکمدت تک حکومت اور نعمت دیکے بنی اسرائیل پر کمال تسلط دیا تہا کہ سارے بوجہ کام بیگار پکڑکے اونسے کرواتے تہے پہر تمام مال وملک اونکا چندروز کے عرصے مین اونہین بنی اسرائیل کو دلوادیا اور اون فرعونیون کو اونکے آنکہونکے دیکہتے دریاے قلزم مین غرق کردیا اور ثمود کی قوم کو اول تو نہایت قدرت وقوت عنایت فرمائی یہان تک کہ ایکہزار سات سو بستیان تمام سنگین عمارات سے آباد کین تہین اور حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کو اور ضعیف مسلمانونکو دشمنی کی بابت کیا کچہہ ذلت وتہکا دیتے تہے وہ سبکے سب ایک کڑک سے ہلاک ہوگئے اور وہانکے بدبخت واشرار کو حضرت صالح علیہ السلام کی بددعا سے اندہا کردیا بس یہہ قصے عاقلونکی عبرت کے واسطے کفایت کرتے ہین تاکہ الله تعالے اسکے انعام پر مغرور نہو جاوین اور انتقام سے اوسکے ڈرتے رہین لیکن کافر ان قصونسے عبرت نہین پکڑتے ہین اور غرور وبدلہ مین گرفتار رہین بَلِ الَّذِيْنَ الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین سو ان قصونکو جہٹلاتے ہین کہ یہہ قصے اس قسم کے ہین کہ اہل تواریخ نے لوگونکے تعجب کرنیکو بنائے ہین اور کتابونمین لکہدیتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ قطع نظر ان قصونسے الله تعالے کی قدرت ہر شخص کو ہر وقت بے پردہ نمایان ہے اور اگر اپنے ہی حالمین غور کرین تو دیکہین کہ آدمی کا دم کہ زندگانی انسان کی اوس سے تعلق رکہتی ہے وہ بہی اوسیکے ہاتہہ مین ہے وَاللّٰهُ مِنْ الخ اور الله آگے پیچہے سے اونکے گہیرے ہے کہ اونکے زمانیسے پہلے بہی بہت سے سرکشونکو ہلاک کیا اور اونکے زمانیکے بعد بہی بہتونکو ہلاک کریگا بس انکار ایسے قصونکا کہ اسطرحکے قصے ہر وقت مین نمودار ہین بیجا ہے اور لفظ وراء کا اصل لغت مین اوس چیز کے معنو نمین ہے کہ کوئی شخص اوسکو چہپاوے یا وہ چیز کسی شخص کو چہپاوے اسلئے اس لفظ کو آگے اور پیچہے دونون کے معنونمین استعمال کرتے ہین اور اس آیۃ مین بطور اشتراک معنوی کے یا عموم مجاز کے دونون معنونکو شامل ہے باوجود اسبات کے یہہ قصے اس قسم سے بہی نہین ہین کہ فقط اہل تاریخ نے اونکو ذکر کیا ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ الخ ۵ عـزيـزي ۵

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۠ بلکہ یہہ قرآن بزرگ قدر ہے لکہا گیا لوح محفوظ میز ۵ فتنج ۵ کوئی نہین یہہ قرآن ہے بڑی شان کا لکہا تختی مین جسکی نگہبانی ہے ۵ موضح ۵ تفسیر بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ بلکہ یہہ قصہ قرآن قدیم ہے کہ اس

کہ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری کہ سبکے دل پہٹ گئے ۱۲

ع

لوح محفوظ کا بیان

قضیے کے ہونیسے پہلے لکہا گیا تہا فِی لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ؂ ایک تختی مین کہ شیاطین اور جن اور انسان کے دخل سے باہر ہے اور محفوظ ہے اوسمین کوئی تصرف نہین کر سکتا کہ زیادہ اور کم اور تحریف اور الحاق کر دے بس اس قسم کی محفوظ چیز مین احتمال جہوٹ اور ملاوٹ کا کرنا مقتضائے عقل کے خلاف ہے اور بغوی معالم مین ابن عباس رضی کی سند کے ساتھ لایا ہے کہ لوح محفوظ سفید موتی کی طول اوسکا جیسے زمین سے آسمان اور عرض اوسکا جیسے مشرق سے مغرب اور کنارے اوسکے یاقوت جڑے ہین اور دونون دفتیان اوسکی یاقوت سرخ کی اور نور کے قلم سے کلام قدیم اوسمین لکہا ہے سر اوس تختی کا عرش سے معلق ہے اور نیچے کی طرف اوسکی ایک معزز فرشتے کی گود مین رکہی ہے اور وہ عرش عظیم کی سیدہی طرف کہڑا ہے اور سر پر لوح کے یہہ عبارت لکہی ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ دِيۡنُهُ الۡاِسۡلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ فَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعۡدِهٖ وَاتَّبَعَ رَسُوۡلَهٗ اَدۡخَلَهُ الۡجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنَا مِنۡهُمۡ

سورۃ الطارق

عربی سُوۡرَةُ الطَّارِقِ سورہ طارق مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین ہین اور اکسٹہ کلمے اور دو سو انتالیس حرف اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ کے اور ربط اس کا سورہ بروج سے بسبب مناسبت کلام کے ہے کہ ابتدا مین دونو کے قسم آسمانون اور ستارون اور برجون کی آئی ہے اور انتہا مین بہی دونون کے بیان محافظت آلہی کا غیب کی چیزونکو جیسے لوح محفوظ اور آسمان اور آدمی کی جان سو یہہ چیزین ظاہر ہین کچہہ حاجت بیان کی نہین اور اس سورۃ کا نام سورہ طارق اسلیے رکہا ہے کہ طارق عرب کی لغت مین اوس مہمان کو کہتے ہین جو رات کے وقت آوے اور جو حادثہ کہ رات کو نمود ہوا اوسکو بہی طارق کہتے ہین اسیواسطے حدیثمین وارد ہے کہ نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ طَوَارِقِ اللَّيۡلِ پناہ لیتا ہون اللہ کی اوس شر سے کہ رات کو اچانک آپڑے کیونکہ دفع کرنا ایسی آفت کا مشکل پڑتا ہے اور حدیث شریف مین مسافر کو منع فرمایا کہ طروق کرے یعنی یکایک رات کے وقت گہر مین نہ چلا آوے جب تک کہ اوسکے گہر والے بن سنور کے درست نہولین کہ اوسکو بگڑے حالمین دیکہہ کے نفرت نہو جاوے اور اس سورہمین مراد طارق سے آسمان کے تارے ہین اور سب تارے اس صفت مین برابر ہین اسلیے کہ رات کو نظر آتے ہین اور دنکو غائب ہو جاتے ہین اور بعضے مراد طارق سے زحل کہتے بعضے ثریا کہتے ہے لیکن اکثر علما اسپر ہین کہ مراد جنس ہے اور ہر ستارہ اسمین داخل ہے کیونکہ ہر ستارہ تین صفتین رکہتا ہے اول تو یہہ کہ ہر ستارہ اپنی شعاع سے تاریکی کو دفع کرتا ہے دوسرے یہہ کہ بنا راہ کا مشرق طرف ہو یا مغرب کی طرف ہر مسافر کو تری خشکی کا اس سے معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ سبب آسمان کی محافظت کا شیاطین کی شر سے اور اوسکے دو سبب ہین اول تو یہہ کہ شیاطین دخانی مادہ سے پیدا ہوے ہین اور اندہیرے کو بالطبع دوست رکہتے ہین اور روشنی سے بہاگتے ہین چنانچہ تجربہ اسکا کیا ہوا ہے کہ اکثر غلبہ انکا اندہیرے مکانمین ہوتا ہے اور جہان

شمع وغیرہ ہوتی ہے وہان انکا دخل کم ہوتا ہے پس آسمان کو ان نورانی قندیلون سے
رونق کیا تاکہ روشن ہونے سے آسمانونکے کہ محض شفاف ہین سب شیطان چندہلا کر بہاگ
جاوین دوسرے یہہ کہ فرشتے شعاع سے ستارونکے گیند بنا کر شیاطین کو مارتے ہین جیسے
توپکے گولے سے دشمنونکو مارتے ہین اور محافظت آسمان کی تارون سے ایسی ہے جیسے محافظت
قلعونکی ہوتی ہے توپونسے کہ برجون اور فصیلونپر چنے ہوتے ہین لیکن فرق اسیقدر ہے
کہ تارونکو اور ان گولون کو کہ فرشتے ان تارونکی شعاعونسے تیار کرکے شیاطین کو مارتے
ہین دونونکو عرب کی لغت مین نجم اور کوکب اور ہندی مین تارا کہتے ہین اور توپ کے گولیکو
توپ نہین کہتے اور قرآن مجید مین تارونکے ان فائدونکو جابجا ذکر فرمایا ہے اور سبب اس سورۃ کا
نازل ہونیکا یہہ تہا کہ ابو طالب حضرت کے چچا آنحضرت کے دیکہنے کو آپ کے مکان پر آئے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانا اونکے روبرو رکہا کہ دودہ اور روٹی تہی پہر دونون کہانے لگے اسوقت
ایک تارا آسمان سے ٹوٹا اسقدر زمین سے نزدیک ہوا کہ تمام گہر اوسکے روشنی سے بہر گیا اور ابو طالب
کی آنکہین چندہلا گئین اور گہبرا کر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا اور اوٹہہ کہڑا ہوا اور پوچہنے لگا کہ یہہ
کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ تارہ ہے کہ فرشتے آسمان کے محافظت کیلیے
شیطانونسے اسکو اوپر سے پہینکتے ہین اور یہہ ایک علامت ہے اللہ تعالے کی قدرت کی علامتونمین سے
ابو طالب متعجب ہو کر خاموش بیٹہہ گیا اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سورۃکو لائے
اور اس سورۃمین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ ان چیزونکے دیکہنے سے عقائد حقہ پر دین
اسلام کے مضبوط ہونا چاہیے اور اسکو بیفائدہ چہوڑ دینا نچاہیے کہ یہہ معاملہ بڑی دلیل ہے
آدمی کے حشر ونشر اور معاد پر اسلیے کہ آسمان باوجود اپنی عظمت اور بلندی کے یہان تک
کہ ہاتہہ کسیکا اوس تک پہنچ نہین سکتا تب بہی محافظت الٰہی کا محتاج ہے اور صورت
اوسکی محافظت کی اس وضع پر ظاہر ہوئی کہ گرتے ہوے تارون سے آسمان کے ایک
ستارہ دور تک ایسا پیدا ہوتا ہے کہ شیطانونکو روکتا اور بہگاتا ہے سو آدمی کی جان کہ
نہایت ناتوان ہے کسطور سے بغیر اللہ تعالے کی محافظت کے ایسی مصیبتون اور حادثونکی
کشمکش مین باقی اور سلامت رہ سکیگی پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ آدمی کی جان
اللہ تعالے کے قبض وتصرف مین ہے زندگی مین ہو خواہ بعد موت کے تو بس یہین سے
سمجہہ لیا چاہیے کہ بعد موت کے نعمتین اور تکلیفین وہان کی اللہ تعالے کے ہاتہ قدرت مین
ہین باقی تمام حال بدنکا سو اوسکو بہی بعد تامل وفکر کے قابل پہر پیدا ہونیکے سمجہا چاہیے

عزیزی مختصرا ۱۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالسَّمَاۤءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝
قسم آسمان کی اور قسم اوس چیز کی کہ رات کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا

اس مقام پر مولنا صاحب علیہ الرحمۃ بہت کچھہ لکہہ گئے اور بعض سے یہہ مضمون ضروری تہا اسلیے یہان لکہدیا گیا ۱۲

چیز رات کے وقت ظاہر ہونی والی ہے وہ تارہ چمکنے والا ہے ۞ **فائدہ** ۞ قسم ہے آسمان کی
اور اندہیرے آنیوالے کی اور تو کیا سمجہا کون ہے اندہیرے آنیوالا وہ تارہ چمکتا ہے ۞
فائدہ ۞ **تفسیر** وَالسَّمَآءِ الخ قسم کہاتا ہوں مین آسمان کی اور اوس تاریکی کہ
رات کے وقت نمودار ہوتا ہے اور جو اس ستارے مین کہ رات کے وقت دوڑتا نظر آتا ہے لوگونکو
اسمین بڑا تردد ہے بعضے تو یون کہتے ہین کہ دہوان زمین سے اوٹہہ کر آسمان کی طرف
جاتا ہے جب کرہ نار کے متصل پہنچتا ہے تو بسبب دہنیت کے کہ اوسمین باقی ہے جل اوٹہتا ہے
پہر اگر لطیف ہے تو جلد مٹ جاتا ہے اور اگر غلیظ ہے تو کئی روز تک بطور نیزیکے یا دم دار
ستارہ کی طرح یا کسی اور صورت سے رہتا ہے اور بعضے اور اور کچہہ کہتے ہین پس رفع کرنیکو
ان ترددونکے بطور سوال وجواب کے ارشاد فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا جانتا ہے
تو کہ کیا ہے وہ ستارہ رات کا آنیوالا اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ایک تارہ ہے کہ شیطانونکی آنکہونمین
چکا چوندی کر دیتا ہے اور کبہی اوس شعلہ سے کہ اوسمین پیدا ہوتا ہے اونکو جلا دیتا ہے
اور شیطانونکو اوسکے شعاع کے زور سے ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسی چمگادڑ کی سورج
کی چمک سے اور جبکہ طارق کی حقیقت بیان کرنیسے فارغ ہوے تو اب اوس مضمونکو کہ
جسپر قسم کہائی ہے یاد فرماتے ہین اِنْ كُلُّ نَفْسٍ الخ ۞ **عزیزی** ۞
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۞ نہین ہے کوئی شخص مگر کہ اوس پر فرشتہ نگہبانی
کرنیوالا ہے ۞ **فائدہ** ۞ کوئی جی نہین جسپر نہین ایک نگہبان ۞ **موضح** ۞ **تفسیر**
کوئی جان نہین خواہ چہوٹی ہو یا بڑی نیک ہو یا بد مگر کہ اوسپر ایک نگہبان ہے اللہ تعالے
کی طرف سے کہ اوسکو حافظ تونکی سختی مین اور صدمونمین فنا نہین ہونے دیتا جاننا چاہیے کہ
داروغہ آدمی کی جان کی محافظت کا کہ فنا نہو جاوے ایک فرشتہ ہے حضرت اسرافیل
کے لشکر کا آخر کام اوسکا یہہ ہے کہ جانونکو درمیان دو نفخون کے صور مین داخل کریگا
اور آدمی کے اور کامونکے واسطے نگہبان بہت ہین کہ نوبت بنوبت رات دن چوکی پہرہ
کرتے ہین جب تک کہ تقدیر الٰہی اسکی تکلیف کے واسطے متوجہ نہون پہر جب مقدر وقت
تکلیف آجاتا ہے تو وہ دست بردار ہو جاتے ہین اور تقدیر الٰہی کو سونپ دیتے ہین اور
حدیث شریف مین وارد ہے وُكِّلَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِائَةٌ وَّسِتُّوْنَ مَلَكًا
يَذُبُّوْنَ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنَ كَمَا يُذَبُّ عَنْ قَصْعَةِ الْعَسَلِ الذُّبَابُ وَلَوْ وُكِلَ الْعَبْدُ اِلٰى
نَفْسِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ لَاخْتَطَفَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانونپر اور آدمیونسے
زیادہ نگہبان ہین کیونکہ ایمان کے سبب اونکے دشمن بہت ہین کہ اونسے دشمن کافر کے
نہین ہین اور وہ نگہبان کہ کافر اور مومنونکو آفتونسے بچاتے ہین اور اونکا ذکر سورہ رعد
ہے لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اور بیان

ہر شخص کی جان کے نگہبانونکا سورۂ انعام مین مذکور ہے کہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور اور فرشتے آدمیونکے نیک بد اعمال لکھنے کے لیے مقرر مین اونکا مذکور سورہ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ مین ہے یعنی اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اور جو فرشتہ کہ آدمی کی حرف ولفظ پر مقرر ہے اور اونکو گنتا ہے اور لکھتا ہے ---- اوسکا ذکر سورہ ق مین ہے یعنی مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ غرضکہ یہان بیان کرنا جان کی محافظت کرنیکا ہے کہ یہہ امر اسکے واسطے ہے اور کبھی اِس محافظت مین قصور نہین ہوتا اور جو آدمی کو بحث معاد کی اور باقی رہنا اوسکے جان کا اور محفوظ رہنا اوسکے نفس کا پہلے موت کے اور بعد موت کے معلوم ہو چکا اور سمجھہ چکا کہ میری جان کہ حقیقت مین ذات میری وہی ہے اور بدن اوسکا لباس کی مانند ہے سو وہ جان کہ مالک حقیقی کے قبضہ و تصرف مین ہے تو اب اوسکو اعتقاد کرنے مین معاد کے واقع ہونے کی اور سچ جاننے مین حشر و نشر کے کچھہ تردد نرہا مگر بعید جاننے کے جہت سے بدن کے اعادہ مین کہ اجزا اوسکے بعد موت کے نہایت متفرق اور پراگندہ ہو جاتے ہین کچھہ زمین کی خاک مین ملکر نیست و نابود ہو جاتے ہین اور کچھہ حیوانات کی خوراک ہو جاتی ہین پہر وہ حیوانات ملکو نہین جا کر مرتے ہین اور خاک مین مل جاتے ہین اور بعضے ... ایک ملک سے دوسرے ملک کو اور ایک جنگل سے دوسرے جنگل کو اڑ جاتے ہین پہر ان سب متنشر اجزا اونکو جمع کرنا اور بیچانا کہ یہہ جز فلانے کے بدن کا ہے اور یہہ جز فلانیکے بدن کا یہہ ایک کام ہے کہ عقل ظاہر بین کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے اور اسی سبب کسی کہنے والے نے کہا ہے ہندیکا دوہرہ ــه پات جہڑنتے یون کہین سن رے بنگلے رائے ؁ ابکے بچہڑے نا ملین دور پڑینگے جائے ؁ ناچار اس تعجب کے دفع ہونیکے واسطے ایک راہ اوسکو وہ بتاتے ہین کہ فَلْيَنْظُرِ الخ عزیزی ؏ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؁ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ؁ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ؁ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہے مرد کی پیٹھہ اور عورت کے سینہ کی ہڈی سے ؁ فتح ؏ اب دیکھہ لے آدمی کاہے سے بنا بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھہ اور چھاتی سے ف کہتے ہین مرد کی منی آتی ہے پیٹھہ سے اور عورت کی چھاتی سے ؁ موضح ؏ تفسیر فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ الخ پس دیکھے کہ کس چیز سے بنایا گیا ہے اور مادہ اوسکی خلقت کا کہان سے جمع کرکے لائے ہین تفصیل اسکی یہہ ہے کہ نطفہ آدمی کا خلاصہ ہے لہو کا کہ غذا سے ہوتا ہے اور غذا یا اگنے والی چیزون سے ہے یا جاندار چیز سے سو اگنے والی چیز سے ہے تو اوسکی بہت قسمین ہین جیسے اناج اور ساگ ترکاری اور میوہ اور مصالح گرم و سرد اور سوا ے اِنکے بہت سی چیزین ہین اور جو حیوانی ہے تو اوسکی کئی قسمین ہین جیسے گوشت اور دہی اور دودہ اور گہی اور چربی اور سوا اِنکے اور طب کے علم مین مقرر ہے

کہ غذاے صالح کے کہانیکے بعد جب بہتر ساعتین گذرتی ہین تو منی پیدا ہوتی ہے تو آدمی کو
اپنی ہر روز کی غذا مین فکر کرنی چاہیے جیسے چانول کہ کہانے آئے ہین کس قطعہ زمین مین کس کہیت
مین کس گانو مین سے پہر وہ گانو کس پرگنہ مین اور وہ پرگنہ کس سرکار مین اور وہ سرکار کس صوبہ مین
اور وہ صوبہ کونسی مملکت مین متعلق ہے جہان ان چانولونکو بویا تہا اور بنجارونکو کس ارادے
پر اسبابنکا مستعد کیا کہ اس ملک سے اونتون یا بیلونپر لادکر اس بازار مین لائین اور مجہہ بچارےکے
ہاتہہ بیچین اور مجکو ونمین سے کہانا نصیب ہوا اور اسی قیاس پر حال تمام ضروریات کو اپنی غذا کے
جانین اور سمجہے کہ میرے مان باپ کو بہی اسیطرحسے غذائین طرح طرحکی دور دور کے ملکونسے جمع کر
کہلائین تہین تو نطفہ میرا اونکے بدنمین پیدا ہوا تہا اور مجکو اوس نطفہ سے بنایا پہر جو شخص کہ ہر روز
کی غذا مین اسقدر اجزاے متفرقہ کو جمع کرتا ہے کہ اگر ان سبکو ایک جاپر اکہٹا کرین تو آدمی کے
بدن کے اندازے سے ہزارون درجے زیادہ ہو پہر اوس سے کیا بعید ہے کہ چالیس برسکے عرصہ مین
کہ دونون نطفونکے درمیانمین ہے تمام اجزا کو بدن کے کہ بلا شبہ اس مقدار سے کمتر ہین متفرق
مکانون دور دراز سے جمع کرکے صورت گوشت اور پوست کی پہناوے پہر بعد اوسکے غذا کو نطفہ
کرکے کہانے کہان کو پہنچاتے ہین اور راہ مین اس نطفہ کے کون کون سی ہڈیان بڑی بڑی
سخت کہ آدمی کے بدنمین پہاڑونکے مانند حائل ہین پہر باوجود اسباب کے اوس نطفہ کو کس طرح
سے دماغ سے کہینچکے پیشاب کی مقام کو پہنچاتے ہین پہر اوس راہ سے رحم کے اندر کسطورسے پہنچاتے ہے
چنانچہ فرماتے ہین خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ پیدا کیا گیا ہے آدمی اچہلتے پانی سے اور وہ پانی مرد و
عورت کا نطفہ ہے کہ رحم مین ملکر یکسان ہوجاتا ہے پس اوس غذا کو بعد طے ہوجانے ہضمیت کے
درجون کے صورت پانی کی بخشنا دلیل صریح ہے کہ بدلنا صورتونکو یعنی ایک صورت کو دوسری
صورت پر کردینا قدرت الٰہی کے روبرو بہت آسان کام ہے یَخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ
وَالتَّرَآئِبِ نکلتا ہے وہ اچہلتا پانی درمیان سے پیٹہہ کے اور سینے کی ہڈیون کے کیونکہ
مادہ منی کا اول دماغ سے اوترتا ہے اور ان رگونمین کہ دونون کانونکے پیچہے ہین وہان سے
گذرکر نخاع مین آتا ہے اور مقام نخاع کا درمیان مین پیٹہہ اور سینے کے ہے پہر وہ مادہ مرد کی
پیٹہہ کے منکونکی راہ سے گذر کر گردونمین آتا ہے وہانسے خصیونمین وہانسے ذکر کے نیچے کی رگ مین
ہوکر رحم مین گرتا ہے اور عورت کے سینے کی طرفسے اسیطورسے خصیونمین کہ رحم کے عمق مین
ہین اگر جماع کی حرکت کے سببسے رحم مین گرتا ہے اور رحم مین دونون مل جاتے ہین اور
پہلےسے معلوم ہوا کہ منظور اس آیۃ سے پانی کے گذارنیکا بیان ہے کہ کس کس طورسے اس قدر
سخت راہ سے کہ دونون طرف ایسی بڑی بڑی ہڈیان ہین اوسکو روانہ کرتے ہین اور اوسکے
انتہا کو پہنچا دیتے ہین نہ یہہ کہ مادہ منی کا پیٹہہ مین یا سینے کی ہڈیونمین پیدا ہوتا ہے والا طب کے
قاعدہ کے مخالف ہو کیونکہ اونکے نزدیک منی تمام اعضا سے لیجاتی ہے اسلیے اولاد مین مشابہ

دونون نطفون کا درمیان مین چالیس برس کا عرصہ ہوگا ۱۲

مان باپ کی ہر عضو مین پائی جاتی ہے اور وہ مادہ دماغ مین جمع ہوتا ہے اور وہانسے رگونکے راستے سے
جو کانون کے پیچھے ہین اُترتا ہے اور جب آدمی کو تبا اپنی مان کی حضرت حق کے قبضے مین معلوم ہو چکی
اور کیفیت اپنی تمام غذا سے متفرقہ کی اور اپنے ہونیکے مادیکی ابتداے خلقت مین اور بدلنا اوسکا
ایک صورت سے دوسری صورتمین اور گذرنا اوسکا ایکجا سے دوسری جا کو بہی ظاہر ہو چکا پہر پیدایش
اور معاش کو بہی اپنی خوب معلوم کر لیا تو اب اگر آخرت کو بہی نہین دونون حالتونپر قیاس کریگا تو اوسکے
نزدیک یقینی ثابت ہو جاویگا کہ اِنَّهُ عَلٰی الخ ﴿عزیزی﴾ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ
تحقیق خدا دوسری بار پیدا کرنے پر آدمی کے قادر ہے ﴿فتح﴾ بیشک وہ اوسکو پہر لا سکتا ہے
﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ تحقیق اللہ تعالی خالق آدمی کا ہے اسطور سے کہ البتہ وہ پہیر لانے پر
اوسکے قادر ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالے لوگونکے جلانیکا ارادہ کریگا تو ایک
مینہ عرش عظیم سے اوتاریگا کہ خاصیت اوسکی پانی کی خاصیت مرد کی منی کی رکہتا ہوگا اور قوۃ جاودانی
اوسکے اندر رکہی ہے کہ مردیکے بدن کے اجزا کو زندگی کے قبول کرنیکا مستعد کرے اور تعلق ارواح کا
اونکے ساتہہ صحیح ہو جاویگا لیکن اس بارکا پہیرنا موقوف ہے ایک وقت پر کہ بیان اوس وقت کا اس
آیۃ مین ہے یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ الخ ﴿عزیزی﴾ یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ ۙ
فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ جسدن امتحان کیے جاوین بہید لوگونکے پس نہو آدمی کو کچہہ طاقت
اور نہو مدد دینے والا ﴿فتح﴾ جسدن جانچے جاوین بہید تو کچہہ نہوگا اوسکو زور اور نہ کوئی
مدد کرنیوالا ﴿موضح﴾ ﴿تفسیر﴾ یَوْمَ تُبْلَی الخ جسدن ظاہر کیے جاوینگے
بہید اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ آدمی پر دنیا مین احکام بدن کے غالب ہین اور احکام روح کے
مغلوب اسلیے اوصاف اپنی روح کے صنعت و تکلف سے دبا چہپا سکتا ہے یہان تک کہ ہرگز اثر اوسکا
بدن پر ظاہر نہین ہونے دیتا جیسیکہ لوگ نامردی اور بخل اور ڈر اور بری خصلتونکو اپنی صنعت و تکلف سے
پوشیدہ رکہتے ہین اور اثر اضطراب اور کہبراہٹ کا چہرے پر ظاہر نہین ہونے دیتے اور قیامت کے دن
حکم روح کا غالب ہو جاویگا اور جو سیاہی کہ روح کے جوہر مین مخفی تہی چہرے کی سیاہی بنکر ظاہر ہوگی
اور جو اروحین کہ عضا مین منتشر ہین کامونپر اون عضا کے گواہی دینگے اور تمام اوصاف باطنی
ظاہر ہو جاوینگے اور جو پہیر لانا آدمی کا جزا دینے کے واسطے ہے تو ضرور اوس وقت پر موقوف ہونا
چاہیے اور پہلے اوس سے پہیر لانا حکمت کے خلاف ہے اور سرائر لغت مین چہپی چیزونکو کہتے ہین
اور یہان پر شامل ہے عقائد باطلہ کو اور فاسد نیتونکو اور نیک و بد عملونکی نشانیونکو کو کہ آدمی کی روح
مین سما جاتے ہین اور مانند اچہے برے رنگ کے روح کے جوہر پر نمودار ہوتے ہین فَمَا لَهٗ الخ پہر نہوگی
آدمی کو اوس روز کچہہ قوۃ کہ اپنے کامونکو ظاہر نکرے اور بہیدونکو چہپا رکہے جیسیکہ دنیا مین قوۃ
روکنے چہپانیکی رکہتا تہا کہ خوف و گہبراہٹ کے وقت اپنے کو تہانبتا تہا اور باوجود مار دہاڑ کے اپنی چوری کی
بدکاری کا اقرار نکرتا تہا وَّلَا نَاصِرٍ اور نہوگا کوئی مددگار کہ باوجود ظاہر ہونے قصور کے اوسکی سزا ہونے

کردی جیسے دنیا مین یار دوست باوجود ثابت ہونے تقصیر و نکے مانع ہوجاتے ہین اور سزا
نہین دینے دیتے اور جو دنیا مین طریقہ نجات کا سزا سے وقت ثابت ہونے گناہون اور تقصیر و نکے انہین
دو طریقون مین منحصر ہے اسطور کہ کمال قوت سے اسکو چہپا ہوا اور پوشیدہ رکہے اور کسی طرح ثابت
ہونے دے یا باوجود اظہار کے مدد سے رفیقون اور مددگارون کی بدی سے اوسکی محفوظ رہے
ان دونون طریقونکو وسدن مطلق نیست و نابود کرینگے تاکہ سزا دینے مین جو قابل سزا کے
ہے قصور واقع ہو نہین تو وہ دن بہی دنیا کے دنکی طرح سے درہم برہم ہوجاوے اور روز فصل
اور جبکہ ان آیتون مین دو مضمون مذکور ہوے اول تو یہہ کہ دوسری بار پیدا کرنا آدمیکا ساتہہ
روح اور جسد کے قدرت مین اللہ تعالے کے ہے دوسرے یہہ کہ قیامت کا دن سرائر اور پوشیدگی کے
ظہور کا دن ہے کہ جیسے بہید نفس کے اوس روز ظہور کرینگے اور حیلہ و تدبیر سے چہپانا اونکا ممکن نہوگا
اب ثابت کرنیکو ان دونون مضمونونکے دو دلیلین اور قسم کی صورت سے مذکور فرماتے ہین ؛

وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ الخ ۝ عــــــزیزی ۝ وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۝
وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ۝ قسم آسمان مینہ والیکی اور
قسم زمین پہٹنے والیکی یعنی تا دانہ باہر نکلے تحقیق قرآن کلام واضح ہے اور نہین قرآن کلام بیہودہ
۝ فتحی ۝ قسم ہے آسمان چکر مارنیوالیکی اور زمین دڑار کہانیوالیکی یہہ بات دو ٹوک ہے اور نہین
یہہ بات ہنسی کی ۝ موضح ۝ تفسیر وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ
اور قسم کہاتا ہو مین آسمان چکر مارنیوالیکی کہ ہمیشہ حرکت دوریہ مین اپنی وضع متروک کو پہر عود
کرتا ہے اور ہر دورہ مین رات و دن کے ہر جزو اوسکا اپنی وضع متروک کو رجوع کرتا ہے بعضے ستارے
سالمین بعضے مہینے مین بعضے اوس سے زیادہ مین اپنی وضع متروک کو رجوع کرتے ہین
رجوع ہونا انسان کی روح کا اپنے حیات متروک کی طرف اور اپنے بدن قدیم کی تدبیر کے واسطے
بعید ہے کیونکہ ہر رات و دن مین حرکت دوریہ فلک کی نظر آتی ہے وَالۡاَرۡضِ الخ اور قسم
زمین دڑار کہانیوالیکی کہ اوسکے پہٹنے سے طرح طرح کے نباتات اوسکے اندر سے نکلتے ہین او[ر]
جاری ہوتے ہین اور زر و جواہر کانون مین سے نکلتے ہین پس قیامت کے دن ظاہر ہونا
مودعہ کا یعنی امانت کا جو نفس انسانی مین ہے کچہہ بعید نہ رہا کیونکہ زمین کو جو خزان کے دن
دیکہے تو ساری نباتات اوسمین پوشیدہ ہوتی ہے پہر جب موسم بہار کا پہنچتا ہے اور مینہ
اوس زمین کے اجزا مین ملتا ہے اور اوسکو نرم کر دیتا ہے تو پہر تمام چہپی چیزین اوسکی ظاہر
ہوجاتی ہین بس یہی حالت نفس کی ہوگی جب دوسرے روح کا فیضان ہوگا عالم آخرت مین
بعضے مفسرون نے رجع کے معنے مینہ کے لکہے ہین اور کہتے ہین کہ بخارات زمین و دریا کے اوپر چڑہتے
جب طبقہ زمہریر کے متصل پہنچتے ہین تو پانی ہوکر برستے ہین پس اس تفسیر سے بہی بخارات
مادیکا اپنے اصلی مکان کی طرف رجوع ثابت ہوا اور یہہ دلیل انسان کے رجوع ہونیکی

عالم روحانی کی طرف کہ مقر یعنی ٹہکانا اصلی اسکا تہا اور اس سب سے پہلا مضمون ثابت ہوتا ہے اِنَّہٗ یحقیق
یہہ بات کہ حق تعالی پہیر لانے پر انسان کے قادر ہے اور پہیر لانا اوسکا موقوف ہے اسرار ظاہر ہونے کی وقت پر
کروہ قیامت کا دن ہے لَقَوْلٌ فَصْلٌ البتہ یہہ بات کہلی دو ٹوک ہے کچہہ شبہ اسمین نہین وَمَا
هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین ہے یہہ بات ٹہٹہکی کہ دلیل قوی نرکہتی ہو اور بطور خیال کے دلمین گذری ہو
یا شعرا کے مبالغونکی طرح کچہہ اصل نرکہتی ہو جیسے کفار کہتے ہین کہ وعدہ وعید پیغمبر ونکے بعث اور جزا کے
ایسے ہین جیسے لڑکونکو فرضی ناموسنے ڈراتے ہین کہ شوخی نکرین اسیطرح سے پیغمبر بہی اسلیے ڈراتے ہین
کہ دستور عالم فاسد وخراب نہوجاوے اور رسمین بد اور اعمال قبیح رائج نہون پس از راہ عقلمندی کے
وعدہ اور وعید اور ترغیب وترہیب کرتے ہین اور حقیقت مین یہہ چیزین کچہہ بہی نہین ہین اور انکا محال
ثابت کرنیکو کافر حجتین اور شبہے بیان کرتے ہین چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ الخ
عزیزی ۞ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۞ وَاَكِيْدُ كَيْدًا ۞ تحقیق کافر بداندیشی کرتے ہین ایکطور
بداندیشی اور مین بہی بداندیشی کرتا ہون ایکطور بداندیشی کرنی اور یہہ وعدہ روز بد کے ثابت ہوا ۞ فتح
البتہ وہ لگے ہین داؤ کرنے مین اور مین لگا ہون ایک داؤ کرنے مین ۞ موضح ۞ تفسیر اِنَّهُمْ
تحقیق یہہ کافر کہ قرآن کو کلام فصل نہین جانتے بلکہ ہزل سمجہتے ہین يَكِيدُونَ كَيْدًا کرتے
ہین ایک داؤ یعنی قرآن کے مضمون کے دفع کرنیکو شبہے پیدا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ باتین
عقل کے خلاف ہین تا عام لوگونکے نزدیک ہزل ہونا اسکا ثابت ہوجاوے وَاَكِيْدُ كَيْدًا اور مین
بہی اونکے مقابلہ مین داؤ کرتا ہون بطور مکر کے تاکہ کلام فصل ہونا اسکا مدلل اور واضح ہونا اسکا
عام وخاص کے نزدیک ظاہر ہوجاوے کیونکہ کافر جس وقت کہ واقع ہونے مین جزا اور حشر ونشر کے
شک شبہے لاتے تہے تو جواب اوسکا ساتہہ تمثیلون اور دلیلون کے جزا اور حشر ونشر کے مقدمہ مین
صاف صاف نازل ہوتا تہا یہان تک کہ مجمل باتین مفصل ہوگئین اور کسی طرح کا شک وشبہ اسمین
نرہا تو شبہے اونکے سبب ہوے زیادتی ثبوت مطلب اور وضوح مقصد کے اور وہ اس بات سے بیخبر وغافل
رہے اور یہی حقیقت ہے کید کی کہ حریف کو بیخبر ملزم کردے اور اوسکے مطلب کا نقیض یعنی اولٹا
ثابت ہوجاوے اور ہرچند کہ حق تعالے قادر ہے کہ ثابت کردینا مطلب کا عین ہوشیاری اور خبرداری کی
حالت مین کردے لیکن بیخبری کی حالت کے الزام دینے مین کمال خجالت اور ذلت اونکی
منظور ہوئی کیونکہ وہ لوگ بہی ذلت اور خجالت دینے مین اوسکے رسولونکی ارادہ کرتے تہے اور جب
معلوم ہوا کہ ہونا کافرونکا اوس وقت مین کہ وقت نزول وحی کا اور اوائل اسلام کا تہا اور طرح طرح کے
شبہے لانا اونکا اسلام کے عقیدونمین گویا دلائل اسلام کی ترقی کا موجب تہا اور جب تک کہ وہ زندہ
ہین اور شبہے لاتے ہین تو گویا اسلام کی دلیلون کی ترقی مین کوشش کرتے ہین اس سبب سے
کہ حقیقت کار سے بیخبر ہین پس یہہ عین منفعت اور اور اسرار حکمت ہے تو ہلاکت کی دعا کرنی اونکے
واسطے اس وقت مناسب نہتی اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنگدلی کے سبب سے چاہتے تہے کہ جلد

ہلاک ہون اسلیے ارشاد ہوا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ الخ ٥ عزیزی ٥
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ٥ پس مہلت دے کافرونکو اور چہوڑ دے اونکو تہوڑا سا ٥
فتح ٥ سو ڈہیل دے منکرونکو ڈہیل دے اونکو صبر کر ٥ موضح ٥ تفسیر فَمَهِّلِ
الخ پس مہلت دے کافرونکو اور جلدی اونکی بددعا مین نکر کہ اونکے شبہے کرنیکے سبب سے نزول
وحی کا اور شبہونکا جواب پے درپے پہنچتا ہے اور حقائق شریعت اور دین کے اور احوال حشر
کے کماحقہ تحقیق اور واضح ہوے جاتے ہین اور بعد اوسکے ظہور دین کا خوب محقق ہوجاوے
اور الزام اور حجت اور دفع شبہ کا اپنی نہایت کو پہنچے تو اوسوقت تجکو جہاد و قتال پر مامور کرینگے
اور تیرے ہاتہ سے ہلاک کرینگے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ٥ فرصت دے اونکو تہوڑے دنون
کہ وہ دن ابتداے بعثت سے قریب چودہ برس کے تہے اور اس عرصہ مین جو شبہ کہ اونکی خاطر مین
گذرتا تہا کرتے تہے اور جواب اوسکا پاتے تہے بعد اوسکے کوئی شبہ اونکے دلمین نرہا تو عناد اور
شرارت اونکی ظاہر ہوگئی اور قابل سیاست اور تنبیہ کے ہوے اور اتنی مدت کی مہلت دینے
مین نکتہ یہہ ہے کہ یہہ مقدار آدمی کے سن بلوغ کی ہے کہ جب اس عمر کو پہنچتا ہے تو عقل و بدن اوسکے
کامل ہوجاتے ہین اور قابل سیاست اور جزا کے ہوتا ہے پس ابتداے بعثت مین کے اور عرب
کے کافر حکم لڑکیکا رکہتے تہے کہ آہستہ آہستہ تعلیم اور سمجہانا شریعت کے حکمونکا اور تامل کرنا اونکے
دلائل مین اور جاننا بہلائی برائی دین کے قاعدونکا اونکو منظور تہا اور دکہانا معجزون اور
آیات بینات کا اس مقدمہ مین کفایت کرتا تہا جبکہ اس مدت تک بہی لڑکپنے اور نادانی سے نہ نکلے
تو باوجود پرورش کامل کے محتاج تادیب و تعزیر کے ہوے تو بس حکم جہاد و قتال کا نازل
ہوا ٥ عزیزی ٥ سورۃ الاعلیٰ سورہ اعلیٰ مکی ہے اور
اسمین انیس ۱۹ آیتین اور بہتر کلمے اور ایکہزار دو سو حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ بعد سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ کے
اور وجہ اسکی ربط کی سورہ طارق سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین فرمایا ہے کہ نفس انسانی کیواسطے
نگہبان مقرر ہین اللہ تعالے کیطرف سے اور اس سورہ مین یہہ مذکور ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کا
اللہ تعالے خود حافظ و نگہبان ہے اس بات سے کہ علوم غیبی کی وحی کو فراموش کرین اور اوس
سورہ مین انسان کی کیفیت کی ابتدا کا بیان ہے کہ نطفہ اوسکا کہان سے آتا ہے اور کہانکو جاتا ہے
اور اس سورۃ مین اسکی خلقت کی انتہا کا بیان ہے کہ بعد کمال تربیت کے کیا صورت پکڑتی
ہے اور اوس سورہ مین قرآن مجید کے اوصاف مذکور ہین کہ اپنی ذات سے وہ کلام اعجاز
نظام کیا کچہہ رتبہ رکہتا ہے اور اس سورہ مین بہی اوصاف قرآن مجید کے بیان ہین بنسبت آدمیونکے
کہ عمل کرنا اسپر موجب نجات کا ہے اور منہ پہرانا اس سے ہلاکت کا سبب ہے اور اس سورہ کا نام
سورہ اعلیٰ اسلیے رکہا ہے کہ اول مین اسکے یہہ نام اسمار الٰہی مین سے مذکور ہے اور اس سورہ کے
نازل ہونیکا سبب اسطور سے بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی بڑی سورتین

نزول عذاب کفار ... جہاد و قتال

سورۃ الاعلیٰ

نازل ہونے شروع ہوئین اور بحید وبے حساب غیب کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کیواسطے
سے علوم نازل ہونے شروع ہوے تو خاطر مبارک مین یہہ دغدغہ آتا تہا کہ مین تو امی محض ہون
یاد رکہنا ان الفاظ ومعنونکا بغیر لکہنے کے مجہسے کیا ہوسکیگا مبادا کہ بہت سی چیزین انمین سے
بہول جاؤن اور رسالت کے مقدمہ مین نقصان واقع ہوجاوے پس خدا تعالےٰ نے اونکی خاطر
مبارک کی تسلی کے لیے یہہ سورۃ نازل فرمائی اور اس سورہ مین خوشخبری دی کہ جناب خدا تعالیٰ تیری
خود اوستادی کریگا تجکو بہولنے کا خطرہ ہرگز نہ لانا چاہیے اور اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو بہت دوست رکہتے تہے اور وتر کی پہلی رکعت مین اور
جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت مین اس سورہ کو اکثر پڑہتے تہے اور سلف کے لوگ بہی اکثر تہجد کی نماز مین
اس سورہ کو پڑہتے تہے اور اسکی برکت کے امیدوار رہتے تہے اور عقبۃ بن عامر رضے اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب آیۃ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے رکوع مین مقرر کرو یعنے رکوع مین سبحان ربی العظیم پڑہا کرو اور جب
آیۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے سجدونمین مقرر کرو یعنے
سجدونمین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑہا کرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ جو شخص سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑہے تو چاہیے کہ اوسکی ساتہہ ہی سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تاکہ فرمانبرداری امر آلہی کی ادا ہوجاوے عزیزی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ساتہہ
پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کے جو فتے پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر
ہو تفسیر پاک سمجہہ نام کو اپنے رب کے کہ سب اونچون سے اونچا ہے جاننا چاہیے
کہ اکثر مفسرون کے نزدیک پاک جاننا نام کا کنایہ ہے پاک جاننے ذات سے کیونکہ عرب کا قاعدہ ہے
کہ تعظیم وادب کے مقام پر ذات کو نام کے ساتہہ تعبیر کرتے ہین چنانچہ عرف مین مشہور ہے کہ بادشاہون
اور امیرون کے حضور مین عرض کرتے ہین کہ حضور کے نام سے یہہ کام ہوا اور فلانا قلعہ فتح ہوا پس اگر
سَبِّحْ رَبَّكَ فرماتے تو یہہ رعایت تعظیم وادب کی حاصل نہوتی دوسرے یہہ کہ ذات
کو حق تعالےٰ کے سوائے کوئی نہین جانتا پس پاک جاننا اوسکی ذات کا یہی ہے کہ ناقص اور
بے ادبی کے نامونکو اوسکی ذات پاک کی طرف نسبت نکرے اور حق کی ذات کو پاک جاننے
کے معنے جسقدر کہ شریعت مین وارد ہین یہہ ہین کہ اجمال کے طور سے سمجہہ لیجیے کہ حق تعالیٰ کی
ذات ہماری عقل ووہم اور ادراک سے برتر ہے اور کوئی نالائق صفت اور عیب اوسکے جاہ و
جلال کے سراپردہ کے گرد نہین پہٹکتی اور تفصیل سے یہی سمجہہ لیا چاہیے کہ وہ ذات پاک
نہ جوہر ہے نہ جسم نہ عرض اور کل اور بعض کو اوسمین گنجایش نہین ہے اور صورت اور جہت اور حد
اور نہایت اور مجلس اور مکان کی قیدین ہرگز اوسکو لاحق نہین ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز اوسمین

متشابہت رکھتی ہے اور نہ وہ کسی چیز سے مشابہت بس مثل اور شریک سے اور جورو بچون سے اور
کہانے اور پینے سے اور جو چیزین کہ حدوث اونکو لازم ہے یا موجب زوال وفنا کی ہین وہ
ذات پاک اون سب چیزون سے پاک ومبرا ہے اور ایک گروہ نے مفسرون کے کہا ہے کہ جیسے
اسد تعالیٰ کی ذات کو پاک جاننا فرض ہے اسی طرح سے اوسکے پاک نامونکی بہی تعظیم وعزت واجب
ہے بس اس آیۃ مین اسلیئے اوسکے نامونکا پاک رکہنا مراد ہوا اور اسد تعالیٰ کے نامونکو پاک رکہنے
کے معنے یہہ ہین کہ اوسکے نام کو ایسی چیز پر جو نقصان اور عیب پر دلالت کرتی ہو نہ لین اور
اوسکے نام کو اوسکے غیر پر جاری نہ کرین اور ذکر اوس جناب پاک کے نامونکا تعظیم اور طہارت
اور حضور قلب اور کمال توجہ سے بجا لاوین تاکہ تصفیہ قلب کا حاصل ہو اور اچہا پہل پاوے
الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ وہ کہ پیدا کیا پہر درست اندام
کیا اور وہ کہ اندازہ کیا پس راہ دکہائی ۝ ف ۝ جسنے بنایا پہر ٹہیک کیا اور جسنے
ٹہرایا پہر راہ دی ۝ مو ۝ تفسیر اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی
یعنی پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہر چیز کو پہر پورا کیا اور معتدل بنایا حاصل یہہ ہے
کہ پیدایش کو ہر چیز کے باعتبار خواص اور منفعتون اور اون فائدونکے جو اوس چیز سے منظور تہے
کمال کے درجہ کو پہنچایا ہے اور ایک خاص مزاج کہ اون کمالون کو قبول کرے اور وہ منفعتین
اور فائدے اوس سے ظاہر ہون اوسکو بخشا ہے چنانچہ جو شخص حیوانات کی قسمونکو انسان اور
ہاتی سے لیکر مچہر اور چیونٹی تک غور کرے اور اسیطرح سے نباتات اور کانونکو دہیان کرے تو یقینی
جانے کہ ہر چیز کو اوس چیز کے فائدے حاصل ہونیکا اسباب عنایت فرمایا ہے وَالَّذِیْ
قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ اور تیرا پروردگار وہ ذات پاک ہے کہ اندازہ فرمایا ہے ہر شخص کیواسطے
ایک کمال کو پہر راہ بتائی اوسکو اپنے کمالات حاصل کرنیکی یہان تک کہ بچیکو مان کے پیٹ مین
پیٹ سے باہر نکلنے کی راہ الہام فرماتا ہے اور پیٹ سے نکلنے کے ساتہہ ہی دودہ پینا اور
رونے سے اپنا حال ظاہر کرنا اوسکو الہام ہوتا ہے اور ہر نر کو مادہ پر جست کرنا اور پانی مین تیرنا
اور کنوین باولی کا پہچانتا اور معاش کے کامونکی مصلحتین غیب سے تلقین ہوتی ہین اور
شہد کی مکہی کو مہندسی کے فن مین کامل کیا ہے کہ عجیب وغریب طرحکے گہر بناتی ہے
پہر اوسمین سے شہد نکالتی ہے اور کہتے ہین کہ سانپ جاڑے کے دنون ہوا کی سردی سے اندہا ہوجاتا ہے
پہر جب بہار کے دن آتے ہین تو سونف کے درخت کی طرف جاتا ہے اور اپنی آنکہونکو اوسکے
پتونپر ملتا ہے یہان تک کہ اوسکی آنکہین روشن ہو جاتی ہین اور جو کچہہ کہ امورات جانورون
اور حشرات کو معاش کے اسباب کرنیمین اور توالد اور تناسل اور اور امورات ضروری کیواسطے
الہام ہوتے ہین سو یہہ سب احوال کتاب عجائب المخلوقات مین خوب تفصیل سے لکہے ہین
اور حکمانے لکہا ہے کہ ہر مزاج مستعد ایک قوۃ خاص کا ہے اور ہر قوۃ قابل ایک کام معین کے ہے

اور تقدیر اسی سے عبارت ہے کہ اجزاء کو جسم کے اسطور سے بناوین کہ ایک قوۃ کے قبول کرنے پر مستعد ہووے اور ہدایت عبارت ہے اوس قوت کے فیض دینے سے تاکہ مقصد زادہ عین کام کا ہو جاوے اور ان دونون تصرفون سے صلاحیت عالم کی منتظم کی ہے ۞ **عزیزی** ۞

وَالَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۞ فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ۞ اور وہ کہ نکالی اوسنے گھاس تازی پھر کیا اوسکو خشک و سیاہ ۞ **فتح** ۞ اور جسنے نکالا چارہ پھر کر ڈالا اوسکو کوڑا ۞ **موضح** **تفسیر**

اور پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ اپنی قدرت سے ایسی چیز نکالی ہی کہ اوسکو جانور چرتے ہین جیسے گھاس کہ اوسکو بہائم و وحوش کھاتے ہین اور طرح طرح کے پھول و ریحان کہ شہد کی مکھی اور شکر خورہ اور اور پرندے اوسکو کھاتے ہین اور طرح طرح کی کھیتیان اور میوہ اور پھل کہ آدمی اور بعضے جانور اوسکے کھانے سے فائدہ مند ہوتے ہین پھر کر ڈالا اوس کھیتی کو خشک سیاہ کہ جاڑے کی خشکی اور سردی کے سبب سے رطوبت اور تراوت اوسکی جاتی رہتی ہے اور خشک اور سیاہ ہوکر ذخیرہ کرنیکے کام میں آتی ہے کہ نایابی کے وقت میں کام مین آوے اور جبکہ معلوم ہوا کہ حق تعالے رب اعلی ہے کہ مرجع ہر کمال کا ہے ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی اور تجکو اوسکے نام کی تسبیح سے بڑی مناسبت اوس جناب سے حاصل ہوئی ہے اب اپنے کمال کے نقصان سے اندیشہ نہ کر کیونکہ سَنُقۡرِئُکَ الخ

عزیزی ۞ سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۞ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ۞ قرآن تسلیم کرینگے ہم تجکو پس فراموش نہین کریگا تو جو کچھہ کہ خدا نے چاہا ہے تحقیق خدا جانتا ہے آشکارا کو اور پوشیدہ کو ۞ **فتح** ۞ ہم پڑہاوینگے تجکو پھر تو نہ بھولیگا **ف** یعنی تو زبان سے نہ پڑھنے لگ مگر جو چاہے اللہ وہ جانتا ہے پکارا اور چھپا ۞ **موضح** **تفسیر**

سَنُقۡرِئُکَ ہم آپ تجکو پڑہاوینگے قرآن اور بے انتہا علم تجکو تعلیم کرینگے کہ اوسی قرآن سے نکلتے ہین اور تصفیہ اپنے قلب کا اوس تسبیح سے کرتا زنگ آلودہ نہو جاوے فَلَا تَنۡسٰۤی پھر ہرگز نہ بھولیگا تو اس واسطے کہ تیرا استعداد و تصفیہ قلب کے سبب سے کمال کو پہنچیگا اور کوئی زنگ غیب کے فیض کو حجاب نہو سکیگا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ یعنی کسی چیز کو علوم غیب سے جو تیرے استعداد کے لائق ہے اور میثاق کے دن جو استعداد ونکی تقسیم کا وقت تہا تیرے حصے مین پہنچی ہے ہرگز نہ بھولیگا مگر وہ جو اللہ تعالے نے چاہا ہے اور اوسکی حکمت نے تقاضا فرمایا ہے کہ تیرے دل سے اس جہان مین بھول جاوے تاکہ قیامت کے دن مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے ذخیرہ ہووی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مقام محمود مین مجہکو اس طرح کی حمد و ثنا اللہ تعالی تعلیم فرماویگا کہ اس وقت مجہکو یاد نہین ہے اور بے شبہ محامد استعداد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داخل ہین اور عالم روحانی مین التفات اجمالی اون حمد و ثنا پر رکہتے ہتے گویا کہ اس دنیا مین ایک حکمت کے واسطے انکو بہلا دیا تہا اور بعضے قرآن کے آیتین کہ سینہ مبارک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محو ہو گئین تہین وہ بہی ما شاء اللہ مین داخل ہین کیونکہ بہلانا بہی ایک طرح کا منسوخ کرنا ہے چنانچہ

سورۂ بقر مین فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا لیکن اتنا سمجھ
لیا چاہیے کہ بہلا دینا اس وقت علامت منسوخ ہونے کی ہوتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
سینہ مبارک سے اور ساری امت کے قاریون کے دل سے محو ہو جاوے والاحادیث صحیح مین وارد ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار نماز کے قرأت مین ایک آیت چھوڑ گئے پھر بعد نماز کے ابی بن کعب سے
پوچھا کہ مین اس سورت مین کوئی آیت چھوڑ گیا ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ ہان فلانی
آیت رہ گئی فرمایا کہ مجھکو بتالئے کیون نہین ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مین سمجھا کہ یہہ آیت
منسوخ ہوگئی فرمایا کہ نہین مین ہی بہول گیا تہا اور اگر منسوخ ہوتی تو تم کو خبر کردیتا **عزیزی**
اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جہر کرتے تہے ساتہہ قرأت جبرئیل کے واسطے خوف بہول جانیکے پس نازل
کی اللہ تعالے نے یہہ آیت **جلالین** قولہ الا ما شاء الله استثناء مفرغ من اعم المفاعیل
ای لا تنسی شیئا من الاشیاء مما تقرءہ الا ما شاء الله ان ننسا ہ ابدا فالمراد بالنسیان ہو النسیان الکلی الدائم
قریب ہے سکہلا دینگے تجہکو قرآن یہان تک کہ نہین بہولیگا تو اوسکو الا ماشاء اللہ مگر کہ چاہے اللہ محو کرنا
ہوسکا اور یہہ بشارت ہے اللہ کی طرفسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نگاہ رکہے جاوے اوپر اوسکے
وحی یہانتک کہ نہ بہلائی جاوے اوسنے کوئی شے مگر کہ چاہے اللہ بہلانا اوسکا پس لیجاوے اوس کی
یاد اوسکی سے سبب اوٹہانے حکم اور تلاوت اوس وحی کے **مدارک** اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
یَخْفٰی تحقیق وہ اللہ تعالے جانتا ہے اون کمالونکو جو تم مین ظاہر اور جلوہ گر ہین اور ہر دم اونکو
دیکہتا ہے اور جانتا ہے اونکو جو کہ ہنوز تیری استعداد کی تہہ مین پوشیدہ ہین اور اپنے وقت پر
مصلحت کے موافق پوشیدگی سے فعل کی طرف ظہور کرینگے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے اوستادی سے تسلی بخشے تاکہ حفظ قرآن سے اونکا دل فارغ ہوا اور جانلین کہ یہہ پودہ بنیکا
شبہ پہلنے والا ہے **عزیزی وغیرہ** تحقیق اللہ جانتا ہے ظاہر احوال
تمہارا اور باطن تمہارا **بیضاوی** اور یہہ بات اسطرح کی ہین جیسے دوسرے انسانو
اوستاد کسی شخص کے تعلیم کے درپے ہوتے ہین اور وہ شخص بعضے عارضونکے سبب سے ناقص رہجاتا
تو اب دوسرے علمونکی حفاظت سے بہی اوسکے خاطر جمع فرماتے ہین وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی
اور آسان کردینگے ہم تجہکو راہ آسان **عزیزی** **ف** عطف ہے اوپر سَنُقْرِئُكَ
کے اور قول اللہ تعالے کا انہ یعلم الجہر وما یخفے جملہ معترضہ ہے معنے اسکے یہہ ہین توفیق دینگے ہم تجہکو
واسطے اوس راہ کے کہ وہ آسان زیادہ ہے یعنی یاد رکہنا وحی کا **مدارک** اور آسان کرینگے
ہم تجہپر آسانی کی راہ چلنا کہ اللہ کے طرف کے رستونمین سے بہت نزدیک کا رستا ہے معرفت مین
بہی اور عبادت مین بہی اور ملک اور ملت کے سیاست مین بہی پس جو جو علم کہ ان تینون سے
متعلق ہین فوارونکی مانند تیرے دلسے جوش مارینگے اور ان علمونکے حاصل کرنے مین کچھ محنت
اور مشقت بہی نہ کہینچیگا اور کسی کتاب اور دستور العلم اور مرشد اور استاذ کا بہی محتاج نہوگا

حقیقت مین بات یون ہے تو تجہکو یاد کرنیمین قرآن اور دوسرے علمونکے مبالغہ اور کوشش ضرور
نہین ہے بلکہ تجہکو چاہیے کہ دوسرونکو انکو بہولے ہوے علم یاد دلا وے اور کامل ہوتے تیرے کامل کرنیکے
طرف رجوع کرے کہ ہمنے تجہکو محض اُنکے تکمیل کے محنت اور رنج کیواسطے بہیجا ہے اور تیری
تکمیل ہمارے ذمے پر ہے چنانچہ فرماتے ہین فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پہر نصیحت کر
لوگونکو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا ہر ایک کے موافق ترجمہ قرآن ۱۲ شاید کہ یہہ شرط سوا اسکے نہین
کہ آئے بعد مکرر کرلے نصیحت کے اور حاصل ہوئے ناامیدی بعض لوگونسے تو کہ نہ مشقت پہنچے
نفس مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قول اللہ تعالے کے وما انت علیہم بجبار الخ ۱۲
بیضاوی ۱۲ پہر یاد دلا اگر نفع کرے یاد دلانا اور نصیحت کرنا تاکہ تیرا کمال متعدی ہوجاوے
اور ہزارون آدمی تیرے رنگ مین رنگ جاوین یہانپر ایک سوال ہے جواب طلب کہ اکثر مفسر
ایسے رنج وتعب مین ہین وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منصب تذکیر وپند دینا ہے خواہ
کوئی قبول کرے یا نہ کرے پہر اس شرط کو کسواسطے بڑہایا ہے یہانتک کہ بعض مفسرانے کہا ہے
کہ مراد الٰہی یہہ ہے کہ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۱۲ او ان لم تنفع پس ایک قریے کو محذوف
رکہا ہے چنانچہ رب المشارق اور سرابیل تقیکم الحر مین بیان ہے اور دوسرے جواب بہی اسی
قیاس سے ذکر کیے ہین اور تحقیق مقام کی یہہ ہے کہ تذکیر اور موعظت اور پند دینا یہہ سب مشروط ہین
قبولیت کے ظن کے ساتہہ اور منصب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکیر اور وعظ ہر شخص کے لئے
نہین ہان حکم الٰہی کو پہنچانا اور ڈرانا اللہ تعالے کے عذاب سے تاکہ الزام حجت کا ہو اور عذر جہل ونادانی کا
نہ ہے اتنا نسبت ہر شخص کے ضرور ہے لیکن اِسکو تذکیر اور موعظت نہین کہتے ہین سورہ غاشیہ
مین قول صریح یہہ ہے کہ الامن تولے وکفر استثنا ہے فذکر سے تو اوسے صراحتہ یہہ ہے
شرط بوجہی جاتی ہے اور یہہ بات بہی ہوسکتی ہے کہ یہہ شرط امر کی تاکید کے لیے ہے تذکیر کے
واسطے یعنی اگر کسی کو تذکیر نفع کرے تو تجہکو تذکیر کرنا چاہیے اور یقین ہے کہ تذکیر البتہ عالم مین
کسی کو نفع کرے گی گو ہر کسی کو نفع نکرے پس گویا معلق ہونا ایک شے کا ایسی چیز پر ہوا کہ
کہ جسکا واقع ہونا ضروری ہے کہ یہہ امر موجب تاکید کا ہے اور جو بیان فرمایا کہ تجہکو خلق اللہ کے
نفع کے واسطے تذکیر کرنا چاہیئے اب بیان اس شخص کا جسکو پیغمبر کے تذکیر سے فایدہ ہوگا فرماتے
ہین سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى البتہ نصیحت پکڑیگا جو شخص کہ ڈرتا ہے ۱۲ عزیزی موضح
قریب ہے کہ نصیحت پاویگا اور نفع مند ہوگا ساتہہ اوس نصیحت کے وہ شخص کہ ڈرتا ہے اللہ تعالے سے
پس تحقیق وہ شخص فکر کریگا اور سوچے گا بیچ اوس نصیحت کے پس جانیگا حقیقت اوس نصیحت کے
اور یہہ شخص شامل ہے عارف باللہ اور متردد کو ۱۲ بیضاوی ۱۲ اب سمجہا ویگا جسکو
اللہ کا ڈر ہے ہر چند کہ تجہکو علی العموم نصیحت کرنا فرض ہے لیکن ہر شخص کو اوسے فائدہ نہوگا
بلکہ فائدہ اوسکا استعداد کے شرط کے ساتہہ مشروط ہے اسیواسطے کہا گیا ہے سبب اصل استعداد

شرط صحبت ست ٭ مرد چون کور ست عینک لعبت ست ٭ اور علامت خدا کے خوف کی دل کا
نرم ہونا اور سلامت رکہنا جانکا بیہودہ اور پوچ باتوں سنے مصاحبونکی تاکہ نورانیت اور صفائی
روح کی ظلمت اور کدورت سے بدل نجاوے اور نبوت کے شعاع سے روشنی قبول کرتے ہے
عن بتی لوگ کار آخرت مین اوپر تین قسم کے ہین بعضے اونمین سے یقین
رکہتے ہین آخرت پر اور بعضے اونمین سے جائز رکہتے ہین وجود اوسکیکو لیکن یقیناً نہین جانتے
اوسکو بسبب شک اور تردد کرنیکے اور بعضے اونمین سے اصرار کرتے ہین انکار آخرت پر اور دونون
قسم تو نفع مند ہوتی ہین ساتھ پند و نصیحت کے بخلاف قسم تیسری کے کہ اوسکو نصیحت سے
کچھہ فائدہ نہین حج کبیر **وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ**
اور سر کے کا تیسیپے وہ بدبخت نصیحت سے جو کوئی کہ اویگا آگ مین جو اوس آگ سے زیادہ تیز کوئی آگ
نہوگی دوزخمین **مستفاد** دور رہیگا ذکر سے اور نہ سنے گا اوسکو سننا قبول کا جو شقی
تر ہے بدبختی مین وہ شخص کہ زیادہ ہے بیچ عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ولید بن مغیرہ
اور ابو جہل اور مانند انکی یا اشقی سے مراد کافر مطلق ہے اسواسطے کہ بدتر ہے فاسق سے اور
روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق من تخشی وہ عثمان بن عفان ہین اور اشقی رجل ہے منافقین سے
اور بیان یون ہے کہ ایک منافق تہا واسطے اوسکے ایک درخت کہجور کا مائل بیچ مکان انصاری کے
پس گرا پہل اوسکا بیچ گہر انصاری کے پس ذکر کیا یہہ واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پس بہیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمیکو طرف منافق کے اس حالمین کہ نہین جانتے
تہے حضرت نفاق اوسکا پس سوال کیا منافق سے درخت کا واسطے انصاری کے اوپر وعدہ
اسبات کے کہ دیوے تجہکو اللہ تعالی درخت جنۃ مین پس کہا منافق نے کیا بیچون نقد کو بدلہ
اودہار کے نہین کرونگا مین یہہ سوداگری پس دیا اوسکو حضرت عثمان نے باغ کہجور کا پس اوترے
یہہ آیت جیسا کہ تکملہ مین ہے اور نظیر اس قصہ کی یہہ ہے کہ ادا کیا آنحضرت کی حاجت کو ایک
آدمی نے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنا تو ہمارے پاس مدینہ مین پس آیا وہ شخص
مدینہ مین پس فرمایا حضرت نے جو چیز محبوب ہو طرف تیرے اسی بکرے یا یہہ کہ دعا کرون مین
اللہ تعالی سے اپنے ساتھہ جنۃ مین جانیکا کہا اوس شخص نے اسی بکریونکو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے دو اوسکو اسی بکریان پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صاحبہ موسے علیہ السلام
کے تہے عقیل زیادہ تجہسے اور واقعہ یہہ ہے کہ تحقیق ایک بڈہیا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی
ہڈیان پرانی تبلائین پس کہا اوسکو موسے علیہ السلام نے جو چیز تجہے محبوب ہو سوال کر دون مین
اللہ تعالی سے یہہ کہ ہووے تو ساتھہ میرے جنۃ مین یا سو بکری سے کہا بڈہیا نے جنۃ کو **بیت**
ہر کہ بیند مر عطار اصد عوض ٭ زود در بازد عطار از ین غرض ٭ آرزوے گل بود گل خوار را ٭
گلشکر نگذارد آن بیچار را ٭ **روح البیان** اور کنارا پکڑیگا اس نصیحت سے

وہ شخص جو بڑا بدبخت ہے اور حقیقت مین وہ شخص وہ ہے کہ کچھ خدا کا خوف نہین رکھتا ہے اور عداوت اور
عناد کے راہ سے کفر کرتا ہے پس حقیقت کلام کی اسطرح سے تہی کہ مُتَجَنِّبُهَا لَا يَخْشَىٰ لیکن اسبات کی
آگاہی کے واسطے کہ جو شخص خدا کا خوف نہین رکھتا ہے نہایت بدبخت ہے اسواسطے اشقی کو مَنْ لَا يَخْشَىٰ ٥
کی جگہ پر لائے ہین ﴿ عزیزی تفسیر ﴾ اب یہان پر معلوم کرنا چاہیے
کہ آدمی کے تفاوت یہہ ہے کہ عمل اور اعتقاد اوسکا درست ہو اور جسکا عمل نادرست ہے اور اعتقاد
درست ہے وہ شقی ہے لیکن جو شخص کہ اعتقاد بھی فاسد رکھتا ہے وہ اوسسے بھی زیادہ بدبخت ہے
پھر اگر کوئی قصور اوسکے اعتقاد مین جہل بسیط کے سبب یا ناواقف ہونے اور تقلید کرنے سے کسی مذہب
باطلہ کے ہے تو اوسکو ممکن ہے کہ نیک نصیحت اور مرشد کے سمجھانے سے راہ پر آجاوے اور جو شخص کہ اعتقاد
اوسکا سبب عناد کے نادرست ہے کہ دیدہ و دانستہ انکار حق کا کیے جاتا ہے اور ایک بڑا حجاب کثیف
اوسکے استعداد کے آئینے پر پیدا ہوا ہے کہ ہرگز تعلیم سے معلم کے اور ارشاد سے مرشد کے صلاح اوسکی ممکن
نہین رہی ہے اور بدبختی کے نہایت کو پہنچا ہے وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ
اوسی کے شان مین ہے اور اس آیت مین مراد شقی سے وہ ہی ہے اور انجام اوسکے کام کا
یہہ ہے کہ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۚ یعنی یہہ شخص وہ ہے جو داخل ہوگا
بڑی آگ مین کہ اوسکا وصف سورۃ واللیل مین ہے جس جاپر کہ فرمایا ہے کہ فَأَنذَرْتُكُمْ
نَارًا تَلَظَّىٰ ٥ اور وہ ایک آگ ہے نیچے کے طبقے مین دوزخ کے کہ ساتوان درجہ ہے اور فرعون
والے اور اس امت کے منافق اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مائدے کے منکر اسی طبقے مین ہونگے
اور دوسرے طبقونکے آگ سے سوزش مین بہت تیز ہے اور ہرچند کہ حدیث مین وارد ہے کہ
نَارُكُمْ هَٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا
یعنی یہہ دنیا کی آگ سترواں حصہ ہے دوزخ کی آگ سے گرمی مین پس دوزخ کی آگ کی نسبت
دنیا کی آگ کے بہت بڑی اور بزرگ ہے اسیواسطے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نار کبریٰ
جہنم کی آگ ہے اور نار صغریٰ دنیا کی آگ ہے لیکن جو آگ کہ اسکے درکے مین ہے بہ نسبت دوسرے
درکون کی آگ کے جہنم کی آگ کا حکم رکھتی ہے دنیا کی آگ کے نسبت سے پس آتش کبریٰ
حقیقت مین وہی آگ ہے اور سبب اس آگ کی گرمی کی زیادتی کا بہ نسبت دوسری آگونکے
اس مثال سے سمجھ لیا چاہیے کہ دنیا کی آگ سرد ملکونمین عین سردی کے موسم مین برف
پڑنے کی حالت مین سردی کے کام مین مشغول ہوتے وقت جیسے ملاحی اور سقائی علی الخصوص
بڑھاپے مین اور مزاج بھی سرد ہو جیسے بڑا بلغمی مزاج اسقدر سوزش نہین رکھتا ہے کہ اسکا تحمل
نہین ہوسکتا پھر وہی آگ گرم ملک مین عین دوپہر کے وقت گرمی کے موسم مین گرمی کے کام مین
مشغول ہوتے وقت جیسے باورچی گری اور نان پزی علی الخصوص جوان صفراوی مزاج کو کہ
روزہ دار بھی ہو اور تپ بھی چڑھی ہو تو قیاس کیا چاہیے کہ کتنا تفاوت اس آگ کی گرمی کا دوسری

آگون کی گرمی سے ہوتاہے العیاذ باللہ من کل اصناف النار **عزیزی** ؎
باوجود ایسی گرمی کی شدت کے ہلاک نہین ہوتاہے چنانچہ فرماتے ہین ثُمَّ لَا یَمُوْتُ
فِیْہَا وَلَا یَحْیٰی ۝ پھر نہ مریگا اُس آگ مین اور نہ جیئے گا ؎ **عزیزی** ؎
ترجمہ قرآن ؎ **تفسیر** پھر باوجود ہقدر عذابکی شدت کے اور دراز
ہونے مدت کے نہ مریگا اوس آگ مین کہ بسبب مرنے کے جسم اسکا اس بلاسے علیحدہ
ہوجاوے اور روح اسکی اُس دکھہ سے نجات پاوے کیونکہ بنیاد اُس عالم کے بدنونکی ایسی نہین
کہ روح اُنسے جدا ہوسکے اور بھید اسمین یہہ ہے کہ احکام روح کے اس عالم مین بدن پر غالب
ہوجائینگے اور بدن حکم روح کا پیدا کرینگے اور روح کا معدوم ہونا محال ہے اسواسطے کہ دنیامین ہرچند
سختین سخت اور مصیبتین بے انتہا پیش آتے ہین لیکن روح فنا نہین ہوتی بلکہ نہایت بیقراری اور دکھہ
بدن کو چھوڑکر چلیجاتے ہین اور جو وہان کے بدن حکم ارواح کا پیدا کرینگے تو بگڑنا ترکیب کا بھی اُنسے
غیر ممکن ہوگا ؎ **عزیزی** ؎ وَلَا یَحْیٰی اور نہ جیئیگا کیونکہ اسکی روح ہمیشہ دکھہ
اور عذاب مین ہے یہانتک کہ موت کی آرزو کرینگے اور موت نہ آوے گی اور اس قسم کی زندگانی
حقیقت مین زندگانی نہین ہے **بیت** عمر چون خوش گذرد زندگی خضر کم ست ؎ ور بنا خوش
گذرد نیم نفس بسیارست ؎ پس پوست اُنکے بدنکا آگ کی تاثیر سے جلجاویگا پھر روح کے غلبہ کے سبب
آناً فاناً دوسرا اسکا چمڑا پیدا ہوگا تاکہ اسمین ایذا اور دکھہ زیادہ ہو چنانچہ زخم پر انگور آنے کے بعد دنیامین
تجربہ مین آچکا اور جو آیت سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی مین بیان اوس شخص کا جو تذکیر سے پیغمبر کی
فائدہ مند ہوتاہے کیاگیا تو فرماتے ہین کہ خوف الٰہی کا ہونا آدمی کے دل مین سینے سے پیدا
اور نصیحت بزرگون کی ابتدا ہے کمال کی اور نہایت کمال کی دوسری چیز ہے اعتقاد کرنا فقط
فوق ہونے پر نہ چاہیئے کیونکہ اگر وہ خوف دل کے خیال کی مانند آیا اور چلاگیا تو کچھہ کام آنیوالا
نہین جب تک کہ دلمین جم نجاوے اور ہر ہر عضو کو برے کامون سے بند نکرے اور اچھے کامون پر
قائم نکرے پھر جب ایسا ہوگیا تو اس وقت قابل اعتبار کے ہوا اور سبب ہوگا رستگاری کا ؎
عزیزی ؎ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْہَا وَلَا یَحْیٰی اور ثم واسطے تراخی کے ہے مرتبون سختی سے
اسلیے کہ تحقیق تردد درمیان موت اور حیات کے بیقراری زیادہ رکھتاہے نفس مشغول سے اور کہا ابن
عطانے لا یموت فیستریح من غم القطعیۃ ولا یحیی فیصل الی روح الوصلۃ
اور کہا قاشانی نے نہ مریگا واسطے امتناع معدوم ہونے اسکی کے اور زندہ رہیگا حقیقت مین واسطے
ہونے ہلاک ہونے روح کے ؎ **روح البیان** ؎ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۝
وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ۝ بیشک چھٹکارا پایا اُسنے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا
پھر نماز پڑھی وقت پر پانچون ؎ **فتح الرحمان** ؎ تحقیق مراد کو پہنچا جو پاک ہوا اور پاکی
کی کئی قسمین ہین اور دل کی پاکی کفر اور شرک اور باطل عقیدون سے اور بری نیتون اور بد

اخلاق سے جیسے غل یعنی بد باطنی اور حقد یعنی کینہ اور دغابازی اور حسد اور تکبر وغیرہ ذالک دوسرے
بدن کی پاکی اور کپڑونکی نجاستونسے جیسے پیپ اور لہو اور بول و براز اور منی اور مذی اور سوا
اسکے تیسری پاکی بدن کی حدث اور جنابت سے وضو اور غسل کے ساتھہ چوتھے پاکی بدن کی
پیدا ہونیوالی چیزونسے جیسے ناف کے نیچیکے بال اور بغل کے اور ناخن اور بدن کا میل اور سوا
اسکے اور اگر کیسکی ڈاڑہی یا سر کے بال لنبے ہون تو ہر ہفتے مین جمعہ کی دن اُن بالونکو دہونا
اور کنگہی کرنا اور عطر ملنا سنت مؤکدہ ہے پانچوین مال کی پاکی کرنا زکوۃ اور صدقات کی
دینے سے اور سود کا مال ملجانے سے بچانا دوسرے اور طور کے حرام مالونسے جیسے جوا اور زنا کی
اُجرت اور سینگہیان لگانے کی اجرت مکروہ تنزیہی ہے اسلیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزدوری سینگے کہنچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہیکو دیتے ۵ مظاہر الحق ۵
یا جو نجس چیزون کی تجارت سے حاصل ہو جیسے کچے چمڑے مردار کے اور دوسرے کام نجاست
کہ ہاتھہ بہرنا پڑے ۵ عزیزی ۵ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۵ اور ساتھہ دل اور
زبان کے پہر قائم کی پانچون نماز وقت پر اسلیئے کہ ذکر ساتھہ دل کے کرنا مراد معرفت الٰہی کی ہے
اور مراد نماز سے عبادۃ تواضع سے ہے روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اللہ تعالےٰ سبحانہ نے کہ تحقیق واسطے میرے ساتھہ نمازی کے تین شرطین ہین ایک اونمین کی
یہہ ہے کہ اُترتی ہے رحمت آسمان سے اوپر سر نمازی کے جبتک کہ وہ نماز پڑہتا ہے اور
دوسرے یہہ کہ چہاتے ہین اوسکو ملائکہ پرون مین اور تیسرے یہہ کہ مناجات کرتا ہے اپنے
رب سے جو وقت کہ کہتا ہے یا رب کہتا ہون مین لَبَّيْكَ ۵ پہر فرمایا حضرت نے اگر
جانے نمازی کہ کسکی مناجات کرتا ہون مین کبہی دوسرے جانب التفات نکرے ۵
روح البیان ۵ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ اس آیت مین اشارہ ہے سلوک کی منزلونکی طرف کہ اول اوسکی توجہہ ہے اور بعد اوسکے تزکیہ
اور تصفیہ نفس کا ہے یعنی پاک اور صاف کرنا دور کرنے سے بُری صفتونکے اور حاصل کرنے
نیک صفتونکے اور بعد اوسکے ہمیشہ کے ذکر لسانی اور قلبی اور روحی اور سری کے ہے اور بعد اوسکے
پونہچتا ہے مشاہدات کے مقام کو پس قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۵ اشارہ ہے اول مرتبہ کی
طرف اور وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اشارہ ہے ذکر قلبی کے ہمیشہ ہونیکیون کی طرف اور فَصَلّٰى
سے اشارہ ہے مشاہدیکا مرتبہ حاصل ہونے کی طرف کہ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ
کی یہی معنے ہین اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صدقہ
فطر کا ادا کرے اور عیدگاہ کے راستے مین بہی تکبیر کہتا جاوے اور عیدگاہ مین پونہچنے کے بعد
پہر عید کی نماز پڑہے تو مین امیدوار ہون کہ اس آیت کی بشارت مین داخل ہوگا تزکی
کا لفظ اس سورہ مین زکوۃ سے ماخوذ ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہونا فرض حکم زکوۃ کا کہ تہا

پس یہہ لفظ اشارہ صدقہ فطر کے دینے کے طرف ہوا اور ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اشارہ ہے عید کی تکبیر کیطرف
اور فَصَلّٰى اشارہ ہے عید کی نماز کی طرف پس مقصود حضرت امیر المومنین کا اس تفسیر سے یہہ ہے
کہ ہر جگہہ قرآن مین زکوۃ کا ذکر نماز کے بعد آیا ہے اور یہان پر جو نماز پر بلکہ ذکر پر بھی مقدم
کیا ہے تو ضرور کوئی خاص صورت مراد ہے کہ اوسمین یہہ تینون کام ترتیب سے واقع ہون
اور وہ صورت شرع مین سوائے اس صورت کی نہین ہے اور فقہانے ان تینون سے
شرطین اور ارکان نماز کے مراد رکہے ہین اور کہتے ہین کہ تزکی کچہہ اشارہ ہے طہارت کیطرف
خواہ وضو اور غسل ہو خواہ تیمم اور ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اشارہ ہے تکبیر تحریمہ کی طرف اور فَصَلّٰى
اشارہ ہے نماز ادا کرنے کی طرف اور حضرت امام اعظم رح نے موافق اس تفسیر کے دو مسئلہ فقہ کے
مسئلوں سے اس آیت سے نکالے ہین اونمین سے ایک تو یہہ ہے کہ تحریمہ باندہنے کے وقت
بالخصوص اللہ اکبر کا لفظ کہنا لازم نہین ہے جو چیز کہ خدا کا ذکر ہو سکے کفایت کرتی ہے
جیسے الرحمن اعظم یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ مگر جو ذکر ملا ہوا غرض اور حاجت سے ہو شروع نماز کا
اوس سے جائز نہووے جیسے اللہم اغفرلی کہ ذکر خالص نہین ہے اور اسمین سے یہی کہ تکبیر تحریمہ
انکے نزدیک نماز کی شرط ہے رکن نہین ہے یعنی نماز مین داخل نہین ہے کیونکہ فَصَلّٰى کو
ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ کے بعد حرف عطف کے ساتہہ لائے ہین کہ معطوف اور معطوف علیہ کی مغایرت پر
دلالت کرتا ہے اور اسی مذہب سے یہہ بات بہی نکلتی ہے کہ اکثر نماز کی شرطین جیسے
طہارت اور ستر عورت اور رو بقبلہ ہونا اگر تکبیر تحریمہ کے وقت کیکو حاصل نہو اور بلا فصل بعد
اوسکے حاصل ہو جاوے تو نماز اوسکی درست ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین
کہ تکبیر تحریمہ بہی نماز مین داخل ہے اسواسطے کہ تکبیر مذکور قیام کی حالت مین واقع ہوتا
ہے اور قیام نماز کا رکن ہے اور جو ارکان کہ بطور فرضیت کے مقرر ہوئے ہین وہ بہی نماز
ارکان سے ہین پس شرطین نماز کی اونکے مذہب پر تکبیر تحریمہ کی حالت مین ضرور
چاہیے ؁ عزیزی ؁ اور جو ان آیتون مین فرمایا کہ حاصل ہونا کمال کا اور
خلاصی عذاب سے موقوف تطہیر اور ذکر اور نماز پر ہے کہ خدا کے خوف کا پہل ہے تو مقام
اسبات کا تہا کہ کافر بطور شبہہ کے ذکر کرین کہ ہمکو باوجود کمال عقل و دانش کے کسواسطے خوبی
ان اعمالون اور افعالون کی معلوم نہین ہوتی اور سبب ہونا اس اسباب کا حاصل کرنیکو فلاح کے
کسواسطے ہماری نظرون سے پوشیدہ اور مخفی رکہا ہے جواب مین اوسکے فرماتے ہین
کہ تم سب لوگ بسبب شقاوت ازلی کے ان چیزون کے کمال کو نہین جانتے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ بلکہ اختیار کرتے ہو تم دنیا کی زندگانی کو
آخرت پر اور دنیا ایک سبزہ زار سے بڑہکر نہین ہے اور انجام اسکا سوکہی گہاس کی طرح
سیاہ ہو جاتا ہے اور جاتی بوجہی لذتون مین دنیا کی اور حاصل کرنے مین نام و جاہ کے

کمال کو منحصر جانتے ہو حالانکہ دنیا کی زندگانی ہرگز اس قابل نہین کہ آخرت کی زندگانی پر ترجیح دیجاوی کیونکہ آخرت سب کے سب اوسمین نیک ہے بدسے کو اوسمین گنجایش نہین بخلاف دنیا کے زندگانی کے کہ ہرچند نعمت اور جاہ وحشمت سے گذاری جاوے لیکن اوسمین رنج وفکر اور غم اسکو لازم ہے اور کوئی نعمت دنیا کی نظر نہین آتی مگر ایک دکھہ اور ضعف اور کمہلانا پیچھے لگا ہے اور اگر بالفرض دنیا بہی نیک ہو اور کسیطرح سے شر اور بدی اوسمین گنجایش نکرے اگرچہ یہہ فرض محال ہے پہر بہی دنیا اس قابل نہین ہے کہ آخرت پر ترجیح دیجاوے کیونکہ آخیر دنیا فانی ہے اور آخرت باقی چنانچہ فرماتے ہین وَّاَبْقٰى اور آخرت بہت باقی ہے دنیا سے کیونکہ دنیا کے بقا ہرچند دراز وطویل ہو لیکن فنا اوسکے پیچھے لگی ہے اور آخرت کے بقا کو فنا کا کہٹکا نہین اسیواسطے کہا گیا ہے ؎ حاصل دنیا زکہن تا بنو ✤ چون گذرندہ ست نیرزد بجو ✤ غرض دنیا سے یہہ ہے کہ اسکو آخرت کا وسیلہ کرین کہ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا کہیتی ہے آخرت کی چنانچہ عقلانے کہا ہے کہ دنیا کو جلتے گہر کی طرح سے سمجہہ جہانتک ہوسکے اوسمین سے باہر نکال ؎ حافظا عمر عزیز ست غنیمت دانش ✤ گوی کہ توانی ببر از میدانش ✤ نکتہ فہمون نے کہا ہے کہ اس کلام اعجاز نظام مین باوجود کمال اختصار کے دو دلیلین تو ہی باطل کرنے پر دنیا کے ترجیح کے آخرت پر مذکور ہین یعنی ایک تو خیر ہونا اور دوسرے باقی رہنا اسواسطے کہ عاقل ہرگز ادنیٰ کو اعلیٰ کے بدلے مین نلیگا اسیطرح سے فانیکو باقی کے بدلے اختیار نکریگا پس ترجیح دنیا کی آخرت پر تاجر ونکی مقتضای عقل کی بہی خلاف ہے کہ بادشاہون اور امیرون اور علما اور حکمار سے بہت کم عقل رکہتے ہین اور بعضون کو کہ ترجیح دنیا کی آخرت پر نچاہیے اور دلکو دنیا سے نہ لگایا چاہیے مقتضاے نفوس بنی آدم کی خلاف دیکہا کہ اونکی حیات مین محنت دنیا کی اور موتہہ پر آنا آخرت سے ودیعت ہے یعنی امانت ہے اور ہرگز آخرت کے ترجیح کو وہم ہم اونکا باور نہین کرتا لاچار واسطہ ثابت کرنے اس مطلب کے اگلے کتابونکی سند سے کہ عالم کے فرقونکے نزدیک علی الخصوص عرب کے ملک کے رہنیوالون پاس مسلم الثبوت نہین لاکر فرماتے ہین اِنَّ هٰذَا

لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ع یعنی تحقیق یہہ مضمون
ہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى سے یہانتک کہ مذکور ہوا البتہ اگلی کتابونمین بہی مذکور ہے
ور کسی وقت مین یہہ مضمون منسوخ اور بدلا نہین گیا صحفونمین حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام
کے کہ اون پر آسمان سے نازل ہوئی تہی پس یہہ اون قاعدہ کلیون سے دین اور شریعت کے ہے
ہ کسی پیغمبر کے زمانہ مین نہین ہوئی اور انکار اونکا گویا علوم نظریہ کا انکار ہی کہ سوفسطائیونکا کام ہے
ور کشاف مین مذکور ہے اور بعضے حدیث کی کتابونمین بہی سند ضعیف سے دیکہنے مین آیا ہے کہ
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی کتابین
زل ہوئی ہین آپنے فرمایا کہ ایکسو چار کتابین حضرت آدم پہ دس صحیفے اور حضرت شیث پر

پچاس صحیفے اور ادریس پر تیس اور حضرت ابراہیم پر دس صحیفے اور توریت اور انجیل اور زبور
اور فرقان اور طیبی کشاف کے حاشیہ مین ایکسو چودہ لایا ہے اور اون سب مین سے دس
صحیفے سوا توریت کے موسیٰ علیہ السلام پر زیادہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب لیکن یہہ
زبانی سننے مین نہین آیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سوا توریت کی دس صحیفے دوسرے بھی
نازل ہوئے ہین اور حضرت ابراہیم کے صحیفے تو موجود ہین اونمین طرح طرح کے وعظ اور نصیحت
ہین چنانچہ اونمین سے ایک یہہ ہے یَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اَنْ یَّکُوْنَ حَافِظًا لِلِسَانِهٖ عَارِفًا
بِزَمَانِهٖ مُقْبِلًا عَلٰی شَانِهٖ یعنی عاقل کو چاہیے کہ اپنے زبان کو نگاہ رکھے اور اپنے زمانے کو پہچانے
اور اپنے کام پر بالکل مصروف ہو جاوے کذا عزیزی اور نقل کیا گیا ہے صحیفوں
موسیٰ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے اچھا عمل کر تو واسطے نفس اپنے کے پہلے اوترنے موت کے
تجھکو اور نہ فریب مین ڈالے تجھکو تحقیق سفر پیچھے اوسکے ہے اور نہ غفلت مین ڈالے تجھکو
زندگانی دنیا کی اور درازی امید کی توبہ سے پس تحقیق تو نادم ہوگا اور پر تاخیر کرنے توبہ کے اوسوقت
نہ نفع دیگی تجھکو ندامت اے بیٹے آدم کے جسوقت کہ نہ نکالیگا تو حق میرا مال میرے سے کہ
مال دیا مینے تجھکو اور روکا تونے اوس مال سے حق فقرا کا تو مسلط کر دونگا اوپر تیرے ظالم
لیلیگا تجھسے اوس مال کو اور نہ ثواب دونگا اور بیچ تفسیر تیسیر کے مذکور ہے کہ دلالت کرتا ہے
یہہ کلام اوپر قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کہ تحقیق قرأۃ قرآن کی زبان فارسی مین
بیچ نماز کے اونکے نزدیک صحیح اور درست ہے وہو قرآن بِاَیِّ لِسَانٍ قُرِئَ لِاَنَّهٗ جَعَلَ هٰذَا
الْمَذْکُوْرَ مَذْکُوْرًا فِیْ تِلْکَ الصُّحُفِ وَلِذٰلِکَ قَالَ وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ وَلَا شَکَّ
اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ فِیْهَا بِهٰذَا النَّظْمِ بِهٰذِهِ اللُّغَةِ وَکَانَ قُرْاٰنًا لِاَنَّ الْعِبْرَةَ بِالْمَعَانِیْ وَالْاَلْفَاظُ ظُرُوْفٌ وَقَوَالِبُ
یعنی وہ قرآن ہے کہ ساتھہ کسی زبان کے پڑہا جاوے اسلیے کہ تحقیق گردانا اللہ نے اس مذکور
ذکر کیا گیا اون صحیفون مین اور اسیواسطے فرمایا اللہ نے اور تحقیق وہ قرآن البتہ مذکور ہے
بیچ کتابون پہلی پیغمبرونکے اور نہین شک کہ تحقیق یہہ قرآن نہ تہا بیچ اون صحیفونکے
ساتہہ اس نظم اور ساتہہ اس لغت کے اور تہا قرآن اسلیے کہ تحقیق عبرۃ ساتہہ معانی کے
اور الفاظ ظروف اور قوالب قرآن کے ہین اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اون رکعتونمین کہ وتر کرتے ساتہہ تین رکعتونکے
پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ کو اور دوسری مین قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ کو
اور تیسری مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ کو اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
کو اور اسی پر عمل ہے امام شافعی اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کا اور نزدیک امام اعظم اور احمد
رحمۃ اللہ علیہما کے تیسری رکعت مین فقط قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا پڑہنا مستحب ہے روح البیان
فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے سورہ اعلیٰ کو دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو دس نیکیان

گنتی ہر حرف کی کہ نازل کیا اوسکو اللہ تعالے نے اوپر ابراہیم اور موسی علیہم السلام کے ۞ بیضاوی
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چھبیس ۲۶ آیتین اور بہتر
کلمے اور ایک سو اکانوین ۱۹۱ حرف ہین اور حدیث شریف مین مکرر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر نمازون مین خصوص جمعہ کی نماز مین اور عشا کی اس سورہ کو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى الخ
سورت کے ساتھہ دونون رکعتون مین جمع فرماتے تھے پس ربط اس سورہ کا سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے
ساتھہ اشارۂ نبوی سے ثابت ہوا اسیواسطے صحابہ کرام نے قرآن جمع کرنے کے وقت اس سورہ کو
پیچھے سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے رکھا ہے اور تامل کرنے سے بہت سی وجہین ربط کی ظاہر
نظر آتی ہین چنانچہ اون مین سے ایک یہہ ہے کہ اس سورہ مین فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ
مُذَكِّرٌ ہے اور اوس سورہ مین فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ہے
اور اس سورہ مین تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۞ اور اوس سورۃ مین يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۞
واقع ہے اور ختم اوس سورۃ کا اس مضمون پر ہے کہ دنیا کی زندگانی کو اختیار کرنا برا ہے
اور آخرت ہر صورت سے بہتر ہے اور اس سورۃ مین تفصیل اون لوگون کے حال کی ہے
کہ دنیا کی لذت مین مشغول ہین اور آخرت کو بہلا دیا ہے اور اون لوگون کا حال ہے کہ دنیا مین
آخرت کی زندگانی کے واسطے مشقتین کہینچتے ہین اور تفصیل آخرت کی خوبی کی یہی ہے کہ طرح طرح کی
نعمتین وہان موجود ہین اور سب باقی غیر فانی ہین پس گویا اسامتین یہہ سورۃ تمامی
اوس سورت کی ہے گو کہ بند و بست مین کلام کے مشابہت کم ہو اور اس سورہ کو سورۂ غاشیہ
اسواسطے کہتے ہین کہ غاشیہ نام قیامت کا ہے اور اوامین اس سورۃ کے ہول قیامت کی سے
ڈرانا ہے اور ڈرانا قیامت کے حالات سے بڑا مقصود قرآن کا ہے ۞ عزیزی ۞

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۞
کیا پہنچی تجھکو قیامت کی خبر کہ لوگون سے کیا کریگی ۞ عزیزی ۞ اور غاشیہ
عرب کے لغتمین اوس چیز کو کہتے ہین جو چہپالیتے ہین اسیواسطے زین پوش کو غاشیہ کہتے ہین
اور قیامت کا حادثہ کئی چیزون کو چہپاویگا اول ہوش کو کہ بسبب شدت ہول کے پوشیدہ
ہوجاویگا دوسرے بدنکو سب طرفتے یعنی اوپر اور نیچے آگے پیچھے دائین اور بائین سے
اوس روز عذاب چہپا ویگا چنانچہ دوسری جاے پر فرمایا ہے يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ تیسرے بدکارونکو کا مونکو کا فرونکے چہپا وینگے اور
مسلمانون کے بہی کامونکو چہپا وینگے اول کو حبط کے طور سے اور دوسرے کو عفو سے اور
غرض پوچھنے سے کہ تجھکو کچھہ قیامت کے خبر پہنچی ہے یہہ ہے کہ سننے والا کمال توجہ سے
کان دہرکے ملتفت ہوجاوے اور آیندہ کی بات کو حضور دل سے سنے چنانچہ بعد اسکے نکالو
اور جلانے کے معاملہ اس دنکا لوگونسے بیان فرماتے ہین وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۞

یعنی کتنے منہہ اوس روز ذلیل اور خوار ہونگے ﴿ عزیزی ﴾ پس وُجُوْہٌ مبتداء
اور خَاشِعَةٌ اوسکی خبر تقدیر کلام کے اَصْحَابُ وُجُوْہٍ ساتہہ اضافہ کے ہر گاہ کہ تہا
خشوع بیچ وجہ کے حذف کیا گیا مضاف کو اور قائم کیا گیا مضاف الیہ کو مقام مضاف کے
﴿ روح البیان ﴾ ہرچند کہ ذلت اور خواری صفت چہرے والونکی ہے لیکن
جو آثار ذلت اور خواری کے اکثر چہرون پر ظاہر ہوتے ہین تو گویا ذلت اور خواری صفت
چہرونکی ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ ذات سے شخص کے منہہ اور گردن اور سر کے ساتہہ تعبیر کرتے
ہین کیونکہ یہہ اعضا ہر شخص کی ذات کے بقا کا سبب ہین پس گویا قائم مقام ذات کے ہین
اور وہی چہرے اون لوگون کے چہرے ہونگے اور دنیا مین کبہی خوف اور جہکنا اور فروتنی
اور ذلت اور خواری دین کی مقدمون مین اپنے اوپر پسند نرکہتے تہے اور رنج اور مشقت
دینے سے استراحت ڈہونڈہتے رہتے اور صورت آرائی اور تن پروری مین مشغول اور حریص
اسیواسطے لذیذ طعام کہانا اور ٹہنڈے شربت کا پینا اور استعمال عطریات کا کرنا اونکا مقصد
تہا دنیا سے سو اوسدن بدلے مین اونکی کاہلی اور تن پروری کے اونکو ذلت اور خواری مین
گرفتار کرین گے اور خوف فروتنی دنیا مین دین کے مقدمون مین اور اللہ کی عبادتون مین
اونکو نصیب ہوتے تو بڑے بڑے درجہ ثواب کے پاتے لیکن تکلیف کے کامون سے اپنے
تن پروری کی سبب سے دل چراتے تہے چنانچہ اوسکے بدلے مین اوس روز تکلیف اعمال
شاقہ کے اونکو دینگے اور رنج بیحساب اور بے ثواب اونکو ملیگا چنانچہ فرماتے ہین عَامِلَةٌ

نَّاصِبَةٌ ۙ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۭ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ

اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۭ

محنت کرنیوالے مصیبت دیکہنے والے آگ مین اندر آوینگے جلتی آگ مین پلائے جاوینگے
پانی ایک کہولتے چشمے سے نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے
نہ موٹا کرتا ہے بدن کو اور نہ کام آوے بہوک مین ﴿ عزیزی ﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ
دونون خبرین ہین وجوہ کی تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً یہہ خبر تیسری ہے وُجُوْہٌ کی ﴿
روح البیان ﴾ عَامِلَةٌ یعنی وہ چہرے اوس روز کام کرینگے کہ اون سب مین سے
ایک یہہ ہے کہ کمال ذلت اور محنت سے چڑہنا ہوگا آگ کے پہاڑون پر جو دوزخ مین ہین اور اونہین
مین سے ہے کہ طوق اور زنجیرین آگ کی گردن اور پانوین گہسیٹے پہرین گے اور تفصیل ان
اعمال شاقہ کی جو اوس روز واقع ہونگے دوسری سورتون مین مذکور ہے جیسے سَاُرْهِقُهٗ
صَعُوْدًا وَخُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْہُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْہُ وَيَوْمَ
يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا وَيَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ مانع
زکوۃ کو چاندی سونے کے تختون سے آگ مین گرم کرکے داغ دینگے پیشانی اور پہلو اور پیٹ

اور جو لوگ کہ چار پایے رکہتے تہے اور حق تعالی کا حق اون جانوروں مین سے ادا نہین کرتے تہے تو اونکو قیامت کے میدان مین چت لٹا کر جانورونکو حکم دیا جاویگا کہ انکو روندو اور تصویر بنانے والونکو تکلیف دینگے کہ اپنے بنائے ہوئے تصویرونمین جان ڈالو اور اون لوگونکو کہ جہوٹے خواب بیان کرتے ہین حکم ہوگا کہ دو جو مین گرہ لگاؤ اور جو لوگ کہ حق بات سے خاموش ہوئے آگ کی لگامین اونکے منہہ مین ڈالینگے اور علی ہذا القیاس ۞ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۞ وہ چہرے اوس وقت اون اعمالون کے سبب دکہہ اوٹہا دینگے اور مراد اون چہرون سے چہرے ریاضت کرنیوالے ہنود اور یہود اور نصارے اور دوسرے باطل دینون کے ہین کہ دنیا مین نشاق عمل خداکیواسطے کرتے ہین اور محض رنج اوٹہاتی ہین اسلیے کہ ریاضتین اونکی اپنے وقت کے پیغمبرونکے انکار کے سبب بیفایدہ اور اکارت ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ عمل دنیا مین اور رنج آخرت مین مراد ہے اور وہ چہرے چہرے عیاشون اور دولت مندون اور مال اور جاہ کے طالبونکے ہین کہ حاصل کرنیکو ان مطلبونکے دنیا مین بڑی بڑی محنتین اور مشقتین کرتے رہتے آخرت مین پہل اون تکلیفونکا رنج بیہودہ اور مشقتین بفایدہ حاصل ہونگے بلکہ فقط اوس رنج بیہودہ پر اکتفا نہوگی کچہہ اور بہی اوسکے ساتہہ زیادہ کیا جاویگا کہ اس آیت مین اوسکا بیان ہے تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۞ بیٹہینگے دہکتی آگ مین بدلے اسبات کے کہ خدا سے غافل ہوکر ہوادار مکانون مین اور خسخانونمین رہا کرتے تہے ۞ عزیزی ۞ اور بیان اس آگ کی گرمی کا حدیث شریفمین یون وارد ہے کہ ایک ہزار برس تک وہ آگ پہونکی گئی تو سفید ہوگئی پہر ہزار برس پہونکی گئی تو سرخ ہوگئی پہر ہزار برس پہونکی گئی تو سیاہ ہوگئی اب اوسی سیاہی پر ہے اور جب گرمی دوزخ کی ہواکے اون کے اندرون مین نہایت تشنگی پیدا کریگی بیاختیار پیاس پیاس پکار رہینگے کہ شاید پانی پینے سے یہہ پیاس دفع ہو جاوے تو اوس وقت تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۞ پلائے جاوینگے پانی ایک کہولتے چشمے سے کہ جسکے پیتے ہی اونکے منہہ کباب ہو جاوینگے اور انتین اونکے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر پڑینگے پہر فوراً درست ہو جاوینگے اور اسطور سے عذاب مین گرفتار ہونگے اور یہہ بہانی اونکی عوض مین جو گلاب اور کیوڑا ڈالکر برف مین ٹہنڈا کرکے پیتے تہے اور جب دوزخ کے لوؤن کی گرمی اور اوس پانی کی گرمی پیٹ مین اونکی جمع ہوکر بہوک کی آگ بہڑکاوینگے تو ایک ہزار برس بہوک کا عذاب اونپر مسلط ہوگا اور حدیث شریفمین آیا ہے کہ یہہ بہوک کا عذاب اکیلا دوزخیون کو دوزخ مین سارے عذابونکے برابر ہوگا پہر بہت سے واویلا کے بعد دوزخ کے پیادونکو حکم ہوگا کہ لوگونکو کچہہ کہلاؤ لیکن لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے اور ضریع نام ہے ایک گہاس کا کہ اکثر پانی کے کنارے پر ہوتی ہے اور جبتک کہ سبز رہتی ہے تو اوسکو شبرق کہتے ہین اور اونٹونکے چارے کے کام مین آتی ہے اور جب خشک ہو جاتی ہے تو اوسکو ضریع کہتے ہین اور زہر قاتل ہو جاتی

اور کوئی جانور اوسکو نہین کہاتا اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ وہان کے ضریع کو یہان کے ضریع پر قیاس نہ کیا چاہیے اسلیئے کہ وہ ایک چیز ہے آگ کے اندر چھپنے مین جیسے کانٹا اور اور کڑواہی مین ایلوے سے زیادہ اور بدبو مین مردار سے بدتر اور گرمی مین آگ سے بڑہ کر ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جیسے کہ دنیا مین جوہر خاک اور آب کا طبیعتون پر یہان کے حیوانات اور نباتات کے غالب ہے اسیطرح سے دوزخ مین جوہر ناری طبیعتون پر وہانکے حیوانات اور نباتات کے غالب ہے پس حیوانات اور نباتات وہانکے ظاہر صورتمین حیوانات اور نباتات سے دنیاکے مشابہت رکہتے ہین اسواسطے کہ اس نام سے وہ بہی پکارے جاتے ہین والا معنی مین مادہ اونکا جوہر آگ کا ہے اور ہر چیز مین وہانکی سوزش اور ناریت موجود ہے اور جو مقصود کہانا کہانے کا خالی ان تین چیزون سے نہین ہوتا ہے یا تو لذت یا موٹا کرنا بدن کا یا دفع کرنا بہوک کا سو ذکر کرنے سے ضریع کے اور اوسکے وصفونکے جو حدیث شریف مین وارد ہین سو لذت تو کوسون نزدیک نہین پہونچسکتی اب باقی رہین دو چیزین دوسرے کہ بعضے وقت بدمزہ کہانے سے بہی کچھہ مقصود ہوتے ہین اوسکے بہی نفی فرمائے لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ؕ نہ موٹا کرے بدنکو اور نہ کام آوے بہوکہہ مین ؕ عن ابن عباس ؓ روایت کیاگیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مسلط کریگا اوپر اونکے بہوکہہ ساتہہ اسطور کے کہ بے قرار ہونگے طرف کہانے ضریع کے پس جسوقت کہاوینگے اوسکو غالب ہوگی اونپر پیاس پس مضطرب ہونگے طرف پینے حمیم کے پس جلاویگا حمیم منہہ اونکے کو اور نکال ڈالیگا انتڑیون اونکی کو اور تنکیر جوع کی واسطے تحقیر کے ہے کذا فی روح البیان باقی ہے یہان دو سوال جواب طلب اول یہہ کہ وجود نبات کا آگ مین ممکن نہین اسلیے کہ دہوپ گرمے کی موسم کی اکثر درختون کو جلا دیتی ہے تو آگ کی گرمی کا کیا حال ہوگا خصوصاً دوزخ کی آگ جواب اوسکا یہہ ہے کہ وجود انسان کے بدنکا اور وجود سانپ اور بچہوون کا جو اس آگ مین مسلم ہے تو وجود مین نباتات کے کیا تعجب ہے اور علاوہ یہہ کہ بعضے نباتات عین گرمی میں آفتاب کی گرمی کے بڑہتی ہین اور سبز اور ہری رہتی ہین جیسے گوکہرو یا جواسا اور علیٰ ہذا القیاس بہت سے درخت گرمیون مین بڑہتے ہین پہر کیا بعید ہے کہ وہان کے آگ مین بہی اسیطرح کی تاثیر ودیعت ہو کہ بعضے نباتات کو بڑہاوے اور سرسبز کرے علی الخصوص جب کہ جوہر آتشی اصل طبیعت پر اون نباتاتکے غالب ہو پہر از راہ تماثل کے گرمی سے آگ کی مدد پاوین جیسے سمندر کیڑا دنیا کی آگ سے دوسرے یہہ کہ اس آیت مین دوزخیونکا کہانا فقط ضریع پر منحصر کہا کہ سوا اوسکے وہان دوسرا کہانا نہ ملیگا حالانکہ دوسری آیت مین دوسرا کہانا بہی دوزخیونکے واسطے مذکور فرمایا ہے انمین سے زقوم بہی ہے کہ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ اور انمین ایک غسلین ہے وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ جواب اوسکا یہہ ہے کہ دوزخ کے بہت طبقے ہین بعضے طبقے مین فقط یہی کہانا ہوگا اُسکے سوا اور کچہہ نہ ملیگا پس وُجُوْهٌ

یومئذٍ خاشعۃٌ مراد اوسے طبقے والے ہن تو بس کچہہ اشکال باقی نرہا اور بعضے مفسرین
کہا ہے کہ مراد من ضریع سے خصوصیت ضرایع ہنین بلکہ جو کچہہ کہ ضرایع کی جنس سے
ہے بے لذتی اور تلخی بدبو اور موٹا نکرنے اور بہوک کے دفع نکرنے مین وہ سب ضریع مین داخل ہے
یہانتک کہ بعضے مفسرین نے ضریع کو مفعیل جو مفعل کے معنو مین ہے جیسے علیم اور
بدیع مقرر کیا ہے اور معنے اوسکے یون کہے ہین کہ جو طعام کہ سبب ضراعت اور خواری
اور طبیعت کے بدمزگی کا ہو وہ ضرایع ہے اور اس صورت مین بہی اشکال دفع ہوجاتا ہے
؎ عزیزی ؎ رُوِیَ اَنَّہٗ تَعَالیٰ یُسَلِّطُ عَلَیْہِمُ الْجُوْعَ بِحَیْثُ یَضْطَرُّہُمْ
اِلیٰ اَکْلِ الضَّرَایِعِ فَاِذَا اَکَلُوْہُ یُسَلِّطُ عَلَیْہِمُ الْعَطَشُ فَیَضْطَرُّہُمْ اِلیٰ شُرْبِ الْحَمِیْمِ
فَیَشْوِیْ وُجُوْہَہُمْ وَیَقْطَعُ اَمْعَاءَہُمْ وَتَنْکِیْرُ الْجُوْعِ لِلتَّحْقِیْرِ اَیْ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ مَّا
یعنی روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مسلط کریگا انپر بہوک اسطرح کہ بیقرار ہونگے وہ طرف
کہانے ضریع کے پس جب کہاوینگے اوسکو مسلط کریگا اونپر پیاس کو پس بیقرار ہونگے
وہ طرف پینے حمیم کے پس جلا ڈالیگا وہ منہ اونکے کو اور کاٹ ڈالیگا انتڑیان اونکی کو
اور نکرہ لانا جوع کو واسطے حقارت کے ہے لے نہ غنا حاصل ہوگی کسی طرح کی بہوک سے
؎ روح البیان جب کہ احوال بیان کرنے سے دوزخیونکے کہانے اور پینے
کے اور رہنے کے جائے کے فارغ ہوئے تو اب جنتیونکے کہانے پینے رہنے کی جائے اور اسباب
سامانکا بیان فرمایا وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ ۙ لِّسَعْیِہَا رَاضِیَۃٌ ۙ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ۙ
لَّا تَسْمَعُ فِیْہَا لَاغِیَۃً ط کتنے موہنہ اوسدن نعمتون مین ہین گے اپنی سعی سے راضی ہین بیچ بہشت
بلند کے نہین سنتے بیچ اوسکے بیہودہ وَاَمَّا الدُّنْیَا فَمَجَالِسُ اَہْلِہَا فَلَا
تَخْلُوْ مِنَ اللَّغْوِ وَلِذٰلِکَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْہِ
لَغَطُہٗ وَہُوَ الْکَلَامُ الرَّدِیُّ الْقَبِیْحُ وَالضَّجَّۃُ وَالْاَصْوَاتُ الْمُخْتَلِفَۃُ لَا یُفْہَمُ
مَعْنَاہَا فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ روح البیان
اور یہہ صفت بہشتیون کو مقابلے مین تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً ط کے دی ہے اور
مقابلہ مین کہولتے چشمے کے اونکو فِیْہَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ ۘ یعنی اُس باغمین چشمہ ہے کہ پانی
اوسکا بہتا ہے اور برف سے ٹہنڈا اور شہد سے میٹہا ہے اور مقابلہ مین دوزخیونکے ذلت
اور خواری کے انکو فِیْہَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ ۙ انکو اس باغمین تخت ہین اونچے تاکہ کمال عزت سے
اس پر بیٹہین اور مقابلہ مین دوزخیون کے محنت اور رنج اور تعب کہانے پینے کے اونکو
وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ ۙ اور کوزے ترتیب سے چنے ہوئے ہونگے اُنہین تختونپر یعنی جب کہ خواہش
کہانے اور پینے کی جیسے شراب اور دودہ اور شہد کی انکو ہوگی تو بن مانگے اوٹہا کرینگے اور کہانیکے

اور بیات کی حاجت نہوگی کہ تختون سے اوترین اور محنت کرین اور آنکے فرش کیواسطے انہین انعام
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ اور مسند اور تونشکین برابر بطور صف کے بچھے ہونگے تاکہ جس مسند اور
تونشک پر چاہین لے ٹین اور تکیے لگاوین اور انکی مکانون مین وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ
اور قالین ہون گے بکھرے پڑے تاکہ جس مکان مین چاہین بچھوا دین ؕ عرائزی پہر جب
دوزخیون اور بہشتیونکا تفصیل سے اس سورۃ مین مذکور ہوا تو کافر بطور طعن کے کہتے ہین
کہ اس پیغمبر کے کلام مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ دوزخیون کے رہنے کی جگہہ اور کہانا
اور پینا انکا اس طور سے بیان کرتا ہے اور یہہ بہی کہتا ہے کہ اس عذاب شدید سے
دوزخی مرینگے بہی نہین اور ابد الاباد تک زندہ رہینگے حالانکہ آدمی اور جانورونکو اس قسم کے
عذاب مین ایک لمحہ زندگی بسر لیجانا محال ہے اور بہشتیون کے تعریف مین کہتا ہے
کہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھے ہون اور مشقت اور رنج کسی طرحکا نکرینگے حالانکہ باربار
اترنا چہڑنا اونچے اونچے تختون سے یہہ بہی تو مشقت ہے اور یہہ بہی کہتا ہے کہ وہان
کوزے پانی اور شراب کے بہرے دہرے ہونگے اور مسند اور قالین بہی بچھے ہونگے
حالانکہ جو بیٹہنے کے تخت ہوتے ہین انمین اس قدر گنجایش کہان ہوتی ہے اور دوسرے
یہہ اگر وہ کوزے ڈہل جاوین تو تمام فرش بہیگ جاوے اور قابل بیٹہنے کے نرہے حقتعالے نے
انکے اس طعن کے جواب مین یہہ آیت بہیجی اور حاصل جواب کا یہہ ہے کہ نمونہ بہشتیون
اور دوزخیونکا عالم مین موجود ہے اور صورت ہی بہشت اور دوزخ کی نمودار ہے پہر
کسواسطے بہشتیون اور دوزخیون کے احوال کا اور بہشت اور دوزخ کی صفتونکا انکار کرتے
ہو اور آن چیزونمین جو تمہارے سامنے موجود ہین کیونکہ تامل نہین کرتے اور وہ چار
چیزین ہین اول تو جانورونمین سے اونٹ ہے دوسرا بالائے علویہ سے آسمان ہے تیسرا
معادن مین سے پہاڑ ہین چوتہا بالائے سفلیہ سے زمین ہے پس اول ذکر شتر کا فرمایا
اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۞ کیا نظر نہین کرتے اونٹون کی طرف کہ کسی پیدا کئے
گئے ہین اور پیدایش مین انکے نمونے جنتیون اور دوزخیون کے دونون موجود ہین ذات
اور معاش مین اپنے مشابہت دوزخیونسے رکہتا ہے اور فوائد او منفعتون مین مناسبت
بہشتیونسے لیکن جو مشابہت دوزخیونسے اپنی ذات اور معاش مین جو رکہتا ہے سو اس
جہت سے اکثر اوسکے رہنے کی جگہہ گرم اور ریگستان ہوتی ہے اور لوؤنکے چلنے سے اور
آفتاب کی گرمی سے گویا کہ آگ ہوجاتا ہے اور مدتون تک یہہ جانور پیاسا رہتا ہے اور اگر
پانی میسر ہوتا ہے تو بالکل گرم کہ دہوپ کی شدت سے گاڑہا بن جاتا ہے اور خوراک
اسکی درخت خاردار اور کڑوا جیسا کہ گوکہرو اور جواسا اور ضریع وغیرہ اور باوجود ان سب باتون کے
حیات اور قوت اور طاقت بارکشی اور اعمال شاقہ کے اور اترنا چڑہنا پہاڑونکا وغیرہ جو اسکو

نصیب ہوتی ہے عشر عشیر اسکا کسی اور جانور کو نہین اور ہمیشہ گرفتار رنج و بلا مین رہتا ہے اور مناسبت اسکی
بہشتیون سے فائدون اور منفعتون کی جہت سے ہے کہ اگر اسکے پیٹہہ کو خیال کرین تو گویا ایک اونچا تخت چار
ستون پر دہرا ہے پہر باوجود اس بلندی کے کہ ہاتہہ بہی آدمی کا اُس تک نہین پہنچ سکتا جب چاہین
بٹہلا کر سوار ہو جاوین جیسے جنت کے تخت چنانچہ معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہ بہشت کے
تخت دور سے بلند نظر آوین گے پہر جب جنتی چاہین گے کہ اُنپر بیٹہین تو وہ نیچے ہو جاوین گے پہر
اونچے ہو جاوینگے اور اُسکے چارون تہن گویا دودہ کے بہرے آبخورے تیار رکہے ہین اور چشمے دودہ کے
اُسنے جاری ہین اور اُوسکی پشم سے نمدے اور قالین اور مخملی مسندین بناتے ہین اور گوشت اُسکا کہاتے ہین
اور دودہ اُسکا پیتے ہین اور پیٹہہ پر اُسکے سوار ہوتے ہین اور جب اُسکو لاد کر لیچلو تو گویا ایک کشتی ہے
کہ اپنے پاؤن چلے جاتی ہے اور اگر اسکا دودہ دوہین تو سارے گہر کو کفایت کرتا ہے اور اگر اوسکو ذبح
کرین تو اوسکا گوشت ایک محلے کو کفایت کرتا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلْاِبِلُ
عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یعنی اونٹ عزت کا سبب ہے گہر والون کے اور بکریان برکت ہین اور گہوڑے کے ساتہہ بہتری لگی ہوی ہے
دن قیامت تک اور عجائبات سے اُسکے ایک یہہ ہے کہ رو بقبلہ چلتا ہے اور اگر بالون کو اُسکے جلا کر
خشک کر کے جاری خون پر رکہہ دیجئے تو بند ہو جاتا ہے دودہ اور پیشاب اُسکا استسقے والون کو اور
تلی اور بواسیر والون کو نہایت مفید ہے اور طبیب لوگ اس بات کو خوب جانتے ہین اور ہاتہی کو
اس مقام پر مذکور نفرمایا اسواسطے کہ ہاتہی مین نمونے دوزخ اور جنت کے موجود نہین اسلئے اول تو
مکان اسکی بود و باش کا سرسبز اور آبدار ہوتا ہے اور اکثر خوراک اسکی کیلے کی پتے ہین یا اور زراعتین
اور کاروبار مین رنج و مشقت اٹہا نہین سکتا اور ذلیل او مقہور بہی نہین ہے بلکہ سرکشی اور تکبر حد سے زیادہ
اُسمین پائی جاتی ہے دوسرے یہہ کہ یہہ جانور بے منفعت بہی ہے کہ نہ دودہ ہے نہ پشم اور نہ گوشت
اسکا لائق کہانے کے اور نہ ہر شخص ہر وقت اُسپر سوار ہو سکے اور نہ ہر ایک کا تابعدار اور فرمانبردار پس مشابہت اسکا
بہی نہین ہو سکتا اگرچہ ڈیل اسکا بڑا ہے تو کس کام کا کیونکہ یہان بیان اور ہی مقصد کا ہے کا عرض ہے
۵ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَخ ہمزہ واسطے انکار اور توبیخ کے ہے اور ف واسطے عطف کے ہے اوپر مقدر کے
اور ابل ساتہہ کسر تین کے اور سکون بے کے واحد ہے واقع ہے اوپر جمع کے اور نہین ہے جمع اور نہ اسم
جمع کا اور جمع ابل کے آبال ہے جیسا کہ بیچ قاموس کے ہے اور کہا بعض نحویون نے کہ اسم جمع کا ہے نہین
واحد واسطے اوسکے لفظ اُسکے سے اور سوا اُسکے نہین کہ واحد اوسکا بعیر اور ناقہ اور جمل ہے اور کلمہ
کَیْفَ منصوب ساتہہ مابعد اپنے کے متعلق ہے واسطے فعل نظر کے اور جملہ بیچ محل جر کے بدل اشتمال
ہے ابل سے اَیْ اَیُنْکِرُوْنَ مَا ذُکِرَ مِنَ الْبَعْثِ وَاَحْکَامِهٖ وَیَسْتَبْعِدُوْنَ
وُقُوْعَهٗ عَنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ فَلَا يَنْظُرُوْنَ نَظَرَ اعْتِبَارٍ اِلَى الْاِبِلِ الَّتِيْ هِيَ نُصْبَ
عَيْنِهِمْ يَسْتَعْمِلُوْنَهَا كُلَّ حِيْنٍ اَنَّهَا كَيْفَ خُلِقَتْ خَلْقًا بَدِيْعًا مَعْدُوْلًا اِنْتَهٰى مَا فِيْ رُوْحِ الْبَيَانِ

اور مولانا روم فرماتے ہین ع برخوان افلا ینظر تا قدرت ما بینی ❊ بگرہ شتر بنگر تا صنع خدا
بینی ❊ درخار خوری قانع در بار بری راضی ❊ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ❊ وَ
اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ٥ اور کیا نظر نہین کرتے آسمان کی طرف کہ کس قسم کا
بلند کیا گیا ہے تا کہ بلندی بہشت کی اور وہان کے تختون کی کچھ عجب نجانو اور آسمان با وجود اس بلندی کے
بسبب حرکت دوری کے ہر جز اسکی اجزا کا دورمین رات اور دن کے پست ہی ہوجاتا ہے ہر ٹکڑے
کے سر کی طرف سے قدمون کی طرف آجاتا ہے اور نیچا ہونا بہشت کے اونچے تختونکا بہشتیون کے
قدمونکے نیچے اس بلندی اور پستی سے سمجھ لیا چاہیے اور یہہ بہی سمجھنا چاہئیے کہ آسمان مین
ستارے کوزون کی طرح رکہے ہین اور اس حرکت دوری سے آسمان کے وہ تارے اپنے مرکز سے
جنبش نہین کرتے اور اوندہے نہین ہوجاتے جیسے کہ کوزے بہشت کے پینے کے گرم و سرد
چیزون سے بہرے دہرے ہین اسی طرح سے کوزے آسمان کے رنگا رنگ شعاعون کے شل زہرہ کی
شعاع مروارید کی سی ہے اور مریخ کی شعاع سرخ اور مشتری مین صرف سفیدی اور زحل کی کندلائی
اور نیل گونی اور کف الخضیب مین شعاع عباسی اور گرمی اور سردی مین شعاعین ستارون کی
مختلف اور گوناگون ہین پس جو سردی کہ چاند کے نور مین ہے ظاہر ہے اسیطرح سے حرارت آفتاب کی
اور خشکی زحل کی اور رطوبت زہرہ کی اور اسی قیاس پر اور تارون کو سمجھنا چاہیے اور یہہ بہی ہے کہ
چشمہ آفتاب اور مہتاب کا آسمان مین نمونہ ہے بہشت کی جاری نہرونکا کہ ایک سے شراب گلگون
تیز و تند فوارے کی مانند جوش مارتی ہے اور دوسری سے دودہ سرد و تر نکلتا ہے ❊ عشرۃ ایات
روع ❊ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ٥ اور کیا پہاڑونکی طرف نہین دیکھتے ہین کہ کیسے
کہڑے کیئے گئے ہین کہ ہرگز اندہیری اور مینہون کے برسنے سے اور بہونچالون کے آنے سے گرتے نہین
ہین نہ اوندہے ہوتے ہین اس طرح سے آبخورون کو سمجھنا چاہیے بلکہ اگر فکر کرے تو پہاڑ بلند
اور خوش ہوا ہونے مین بہشت کی مانند ہین کہ بدبوئین اور موذی جانور زمین کے اور خراب بخارات
وہان نہین پہنچتے ہین اور بیہودہ گوئی دنیا والون کی خصوصاً لڑائی جہگڑے ہرگز وہان سنے
نہین جاتے اور چشمے میٹہے پانی کے وہان جاری ہین اور اونچے اونچے پتہر صاف مانند تختونکے
جابجا دہرے ہین وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ٥ اور کیا نہین دیکھتے زمین کو کہ کیسی بچہائی
گئی ہے کسی جائے پر برابر مصفا مسند کی طرحسے بچہی ہے اور کسی جائے پر تختے رنگا رنگ پہولون
کے قائم مقام بکہرے قالینون کے چہٹک رہے ہین بلکہ یہی زمین ہے کہ بہ نسبت اغنیا اور امرا کے
حکم بہشت کا رکہتی ہے کہ کمال عزت اور تمکنت سے باغون اور سیرگاہون مین مکلف فرشون پر
بیٹہتے ہین اور کہانے پینے کی نعمتونکے برتن طرح بطرح کے سامنے دہرے رہتے ہین اور چشمے زر و
جواہر کے معدنون سے اور خزانون سے جاری اور تخت بلند ستہرے روپہلی جڑاؤ بیٹہنے اور
سواری کو موجود اور اگر یہی زمین کو بہ نسبت محتاجون اور مفلسون کے خیال کرین خصوصاً بہ نسبت

اون لوگون کے کہ گرم ملک مین عین گرمی کے موسم مین بے سامانی کے ساتھہ پیادہ پابے توقع منفعت کے سفر کی سرگردانی مین گرفتار ہین حکم دوزخ کا رکہتی ہے کہ تمام اسباب رنج و محنت کی موجود اور آرام اور راحت بالکل مفقود پس یہہ چارون چیزین عاقلونکو بہشت اور دوزخکی احوال دریافت کرنیکو کافی ہین اور اِن چارون چیزونکو مثل کے واسطے اِس سبب سے اختیار کیا کہ اِس کلام اعجاز نظام کی مخاطب اِس ملک کے جنگلون کے رہنے والے عرب تہے کہ جانورونمین اکثر اونٹ کو پالتے تہے اور اوسکا دودہ بہی پیتے تہے اور گوشت بہی کہاتے تہے اوسکی بالونکی کپڑے پہنتے تہے اور فرش فروش اور خیمہ بہی بناتے تہے اور سفر مین اوسی پر سوار ہوتے تہے اسیواسطے تجربہ والون نے کہا ہے کہ تمام کاروبار عربکا موقوف اونٹ پر ہے اور اہل ایرانکا خچر پر اور اہل تورانکا گہوڑے پر اور اہل ہند کا بیل پر اور جو اکثر جنگلونکی رہنے والے جانور بہت پالتے ہین تو پانی اور چارے کی طرف اونکو احتیاج بہت ہوتی ہے اسی سبب سے ہمیشہ نظر اونکی آسمانکی طرف ہوتی ہے کہ کدہر کی ہوا چلتی ہے اور کونسی ہوا سے مینہہ برستا ہے اور اکثر پناہ کی جاے اور گریزگاہ اونکی بڑی بڑی پہاڑ ہین جب کوئی غنیم آتا یا زمین مین پانی اور گہاس کا قحط ہوتا تو بہاگ کر پہاڑون پر چلے جاتے تہے اور وہان فراغت سے گذران کرتے تہے پہر احتیاج اِس قسم کے لوگون کو بلکہ تمام بنی آدم کو بادشاہ سے فقیر تک طرف زمین کی ہوتی ہے چونکہ محل کہانے اور چارے کا اور مکان زراعت اور میوہ کا اور مقام سکونت اور عمارت کا اور زر اور جواہر کی معدن وہی ہے پس یہہ چارون چیزین ہمیشہ وہان کی رہنے والونکی خیال مین رہتی ہین اور مقصود مثال سے حاضر کرنا خیالیہ صورتون اور محسوسات کا ہے کہ اِن صورتون سے کچہ معنون معقولہ کا اور جو چیز کہ جلد خیال مین آوے مثال دینا ایسی چیز کی نہایت مفید ہے اور کمال بلاغت کا ایسی مثال کے بیان کرنے مین ہے اور محققون نے کہا ہے کہ قرآن مجید مین اپنی نعمتونکی یاد دلانے کے مقام پر ذکر دلیلون وحدت ذاتکا اور کمال صفاتون خود مختاریکا بیان فرمایا ہے تاکہ حرص اور شہوتمین نپڑے اور دنیا کی زینتین مدِ نظر نہو جاوین والا جو غرض کہ اِس تمثیل سے ہے بیفائدہ ہوجاوے اور لوگ بسبب فکر کرنے خواہشون اور رغبت کی چیزون کے اوسی خیالمین جا پڑین اور مقصود کو نہ پہونچین اسی طرح سے عجیب غریب چیزین کہ بنی آدم کی صنعت کے سبب سے ظاہر ہوئے ہین وہ بہی قابل استدلال کے نہ تہین کہ مبادا اِن تمام عجائبات کو ارادہ اور اختیار سے بنی آدم کی تصور کرلین حکمت اور قدرت پر اونکی حوالہ کرین اور مطلب کو پہونچنے سے محروم رہین ناچار جو چیز کہ ہر شخص کو حاصل ہے اور ہرگز موجب طمع اور حرص کی نہین ہوسکتی اور حسن و جمال طبعی کہنی ہے اس کلام پاک مین ایسی چیز تمثیل کے واسطے جا بجا جتنا کی ہے اسیواسطے کہین نہین فرمایا کہ کارخانونمین بادشاہونکے اور سامانونمین امرا کی فکر کرو یا خوبصورت مردونکو یا حسین عورتونکو غور سے دیکہو اور یہا سے یعنی اِن چیزونکی دیکہنے سے صانع کی

حکمت کو دریافت کرو اور بعضے علما نے سُطِحَتۡ کے لفظ کو کہ زمین کے حق مین وارد ہوا، استدلال اس بات کا گردانا ہے کہ زمین کی شکل کروی نہین لیکن یہہ استدلال نہایت ضعیف ہے چونکہ زمین حقیقت مین شکل کروی رکھتی ہے لاکن بسبب بڑے پن کے معلوم نہین ہوتی اور بسبب دریافت ہونے بلندی اور پستی اوسکی اجزا متلاصقہ کے مسطح معلوم ہوتی ہے، اور کلام وہم اور خیال والونسے ہے کہ کرویت اسقدر بڑے جسم کی دریافت نہین کر سکتے ۱۲ عزیزی ۱۲ در تبیان آوردہ کہ مخاطب عرب اند اکثر ایشان اہل بریہ باشند و مال ایشان شتر ست و ہر طرفی نگرند جز آسمان و زمین و کوہ نمی بینند لاجرم بعد از ذکر شتر آسمان و کوہ و زمین یاد میکند یعنی قَرَنَتِ الۡاِبِلُ بِالسَّمَآءِ وَالۡجِبَالُ بِالۡاَرۡضِ لِاَنَّ الۡاٰیَۃَ نَزَلَتۡ بِطَرِیۡقِ الۡاِسۡتِدۡلَالِ وَھُمۡ کَانُوۡا اَشَدَّ مُلَابَسَۃً بِھٰذِہِ الۡاَشۡیَآءِ مِنۡ غَیۡرِھِمۡ فَلِذَا جَمَعَ اللّٰہُ بَیۡنَھَا روح البیان ۱۲ اور جبکہ کافرونکی طعن اور استبعاد کے جواب کہ تقسیم بہشت اور دوزخ کے اور احوال مین بہشتیون اور دوزخیونکے کرتے تھے ہوے تو گویا مقام ایسا تھا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کمال عناد اور سرکشی اون کافرون کی دیکھہ کر ایسا ہو کہ پند و نصیحت کرنا موقوف کرین اور اس تمام وعظ و نصیحت کو بیفایدہ سمجھین اسواسطے تاکید اس امر کی منظور ہوئی اور تسلی آپکی خاطر مبارک کی ضرور پڑی تو ارشاد فرمایا فَذَکِّرۡ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ لَسۡتَ عَلَیۡھِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ پس نصیحت کر نہین ہے تو مگر نصیحت کرنیوالا نہین ہے تو انپر اتالیق اور داروغہ کہ ہرگز انکو خفگی راہ سے بیراہ ہونے دے اور دلونمین انکی حق بات کو زور سے ڈالدے کیونکہ یہہ کام مقلب القلوب اور دلونکے مالک کا ہے بشر کا مقدور نہین ۱۲ عزیزی ۱۲

فَذَکِّرۡ اَلۡفَآءُ لِتَرۡتِیۡبِ الۡاَمۡرِ بِالتَّذۡکِیۡرِ عَلٰی مَا یُنۡبِئُ عَنۡہُ الۡاِنۡکَارُ السَّابِقُ مِنۡ عَدَمِ النَّظَرِ اَیۡ فَاقۡتَصِرۡ عَلَی التَّذۡکِیۡرِ وَلَا تُلِحَّ عَلَیۡھِمۡ وَلَا یَھُمَّنَّکَ اَنَّھُمۡ لَا یَنۡظُرُوۡنَ وَلَا یَتَذَکَّرُوۡنَ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ تَعۡلِیۡلٌ لِلۡاَمۡرِ بِمَا اُمِرَ بِہٖ اَیۡ مُبَلِّغٌ وَاِنَّمَا الۡھِدَایَۃُ وَالتَّوۡفِیۡقُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَسۡتَ عَلَیۡھِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ اَیۡ لَسۡتَ بِمُسَلَّطٍ عَلَیۡھِمۡ تُجۡبِرُھُمۡ عَلٰی مَا تُرِیۡدُ بِہٖ کَقَوۡلِہٖ تَعَالٰی وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡھِمۡ بِجَبَّارٍ اور اکثر قراءِ پڑہا ہے بِمُصَیۡطِرٍ کو ساتہہ صاد کے بنا بر قاف کے واسطے مناسبت ط کے بعد صاد کے اور پڑہا گیا ہے ساتہہ سین کے اوپر اصل کے اور ساتہہ اشمام کی اور معنی مصیطر اور مسیطر کے مسلط ہونا اوپر ایک شے کے ہے ۱۲ روح البیان لَسۡتَ عَلَیۡھِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ بِمُسَلَّطٍ فَتَقۡتُلُھُمۡ وَتُکۡرِھُھُمۡ عَلَی الۡاِیۡمَانِ نَسَخَتۡھَا اٰیَۃُ الۡقِتَالِ ۱۲ معالم اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰی وَکَفَرَ ۙ مگر اوس شخص کو کہ جسنے موہنہ پہیرا تیری نصیحت سے اور کفر اختیار کیا اور انکار تیری رسالت کا کیا اب معاملہ اوسکا خدا سے ہے فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ الۡعَذَابَ الۡاَکۡبَرَ ؕ پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی وہ عذاب کہ بہت بڑا ہے دوسرے گنہگارونکے عذاب سے جنہون نے کفر نہین کیا ۱۲ عزیزی ۱۲

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ تحقیق ہماری ہی طرف ہے پھر آنا اونکا ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ پھر مقرر ہماری ہی اوپر ہے حساب اونکے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور انواع کفر و عناد کا کہ موافق اوسکی جزا اور سزا دیوین تکے پھر جو شخص کہ روگردانی اور کفر مین سخت ہے تکلیف اور عذاب اوسپر زیادہ ہے وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ پس إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ کی آیت مین اشارہ برزخی احوال کی طرف ہے کہ بعد موت کے بلا فاصلہ روبرو آنیوالا ہے اور آیت مین ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ کے اشارہ ہے قیامت کے ونکے معاملہ کی طرف کہ بعد مدت درازکی ظاہر ہوگا اسلیے کلمہ ثم کا دلالت تراخی اور مہلت درازپر کرتا ہے ۝ عزیزی ۝ **قولہ تعالی**

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ تعلیل لتعذیبہ تعالی بالعذاب الاکبر یقال آبَ يَؤُوبُ أَوْبًا وَإِيَابًا رجع ای ان الینا رجوعہم بالموت والبعث لا الی احد سوانا لا استقلالا ولا اشتراکا ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ فی المحشر لا علی غیرنا فنحن نحاسبہم علی النقیر والقطمیر من نیاتہم واعمالہم وثم للتراخی فی الرتبۃ لا فی الزمان فان الترتب الزمانی بین ایابہم وحسابہم لا بین کون ایابہم الله تعالی وحسابہم علیہ تعالی فانہما امران مستمران قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنہ حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وزنوا قبل ان توزنوا وتزینوا لعرض الاکبر علی الله تعالی یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ انما خف الحساب فی الاخرۃ علی قوم حاسبوا انفسہم فی الدنیا وثقلت موازین قوم فی الاخرۃ وزنوا نفوسہم فی الدنیا ومحاسبۃ النفس تکون بالورع وموازنتہا تکون بمشاهدۃ عین الیقین والتزین للعرض یکون بمخافت الملک الاکبر وعن علی رضی الله تعالی عنہ اما بعد فان المرء یسرہ درک ما لم یکن لیفوتہ ویسوءہ فوت ما لم یکن لیدرکہ فما نالک من الدنیا علی تکثرتہ فرحا وما فاتک منہا فلا تتبع انہ اسفا ولیکن سرورک لما قدمت واسفک علی ما خلفت وشغلک لاخرتک وهمک فی ما بعد الموت وفی الحدیث ثلاث من کن فیہ استکمل ایمانہ لا یخاف فی الله لومۃ لائم ولا یرائی بشیء من عملہ واذا عرض لہ امران احدہما الدنیا والاخر للاخرۃ آثر الاخرۃ علی الدنیا **روح البیان** عن النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم من قرأ سورۃ الغاشیۃ حاسبہ الله تعالی حسابا یسیرا **بیضاوی** ۝ وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا الله فاذا قالوہا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی الله ثم قرأ انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر ہذا حدیث حسن صحیح **ترمذی**

والله اعلم بالصواب

سورۃ الفجر

یہہ سورہ مکی ہے اسمین تیس آیتین اور ایکسو نتیس کلمہ اور پانچسو ستانوین حرف ہین اور اسکی ربط کی وجہ هَلْ اَتٰكَ سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین قیامت اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب کا ذکر ہے اور آدمیونکی دو قسم ہونیکا بہشتی اور دوزخی اور ظاہر ہونا برائی اور بہلائی کی نشانیونکا چہرونپر اور اس سورہ مین بہی اسی مضمونکا بیان ہے اور اوس سورہ مین لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ بہلائی والونکے حقمین فرمایا ہے اور اس سورہ مین رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور اس سورہ مین فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ کافرونکے حقمین ارشاد ہوا ہے اور اس سورہ مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ارشاد ہوا اور یہہ دونون مضمون آپسمین قریب ہین اور نازل ہونا اس سورہ کا دفع کرنیکو ایک شبہہ کی ہوا ہے جو اکثر ملحدون اور زندیقون کے خیالمین گذرتا ہے اور اس شبہہ پر مقابلہ انبیاؤن اور واعظون سے کرتے ہین اور حاصل اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حق تعالے کو بندونکی نہ گناہ کی پرواہ ہے نہ نیکی کی اور یہہ جو انبیا اور وعظ کہتے ہین کہ دنیا کی پیدایش کے بعد از سر نو ایک اور عالم پیدا ہوگا کہ حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور بدلا دینا اوسمین ہوگا تو اس بات کی کچہہ اصل نہین ہے کہ اللہ تعالے بنی آدم کی سب ہی بہلے کامونسے خبردار ہے اور ہر شخصکو اوسکی کام کی سزا اور جزا دینے پر بہی قادر ہے اگر طاعتونسے خوش ہونا اور گناہونسے ناخوش تو کسواسطے نیکونکو نعمتونسے نوازش نہین کرتا اور بدکارونکو گناہونکے بدلے عذابمین گرفتار نہین کرتا پس تاخیر کرنا جزا دینے مین اور انتظار کرنا قیامت کی دنکا یا تو اسواسطے ہے کہ اب اوسکو نیکی بدی کامونپر اطلاع نہین یا اس سبب سے ہے کہ اسوقت بدلا لینے کی طاقت نہین رکہتا اور یہہ دونون باتین اوسکی ذات پاک کیطرف متصور نہین ہوسکتی ہین پس معلوم ہوا کہ بدلا نیک اور بد کا اوسکو منظور نہین ہے اور جو کچہہ کہ کرتا ہے سو اسی دنیا مین ...... کرتا ہے مگر بے پروا ہے کیطور سے کیسکو دولت و حشمت دیکر معزز اور مکرم کر دیتا ہے اور کیسکو دکہہ درد محنت مشقت مین ڈالکر ذلیل کرتا ہے سو جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حق تعالی باوجود اپنے کمال علم اور قدرت کی حکیم مطلق بہی ہے اور حکمت اوسکی چاہتی ہے کہ ہر شخص کی سزا اور جزا پہونچانے کے واسطے قیامت کا انتظار کیا چاہیے اور تفصیل اس اجمالکی یہہ ہے کہ آدمی کی تین حال ہین اول تو دنیا کا حال کہ اوسمین طرح طرحکی حاجتونمین گرفتار ہے اور قسم قسم کے علاقے قرابت اور دوستی اور ہمسایگی کہ مخلوق سے رکہتا ہے اور مکلف طاعت اور بندگی کا بہی ہے اور مشغول ہے آخرتکے توشہ حاصل کرنمین اور اپنی پونجی کے بڑہانیمین فائدونسے دوسرا حال برزخکا ہے کہ مرنیکے بعد وہان رہتا ہے اور ان شغلونسے فارغ ہوتا ہے لیکن جو کچہہ کہ بہائی بند یار آشنا شاگرد مرید اپنی طرفسے یا اوسکے کہنے سے اوسکے واسطے دنیا مین کرتے ہین اوسکا ثواب اوسکو ملتا ہے اور اوسکے نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے تو گویا کہ وہ خود دار العمل یعنی دنیا مین ہے اور یہہ بہی ہے کہ برزخمین جمع ہونا حقدارونکا کہ دنیا مین اونسے طرح طرحکے معاملہ نیکی اور بدی کے کئے تہے ممکن نہین اسواسطے کہ ہر شخص کی موت اپنے وقت پر

مقرر ہے پہر انفصال کرنا معاملونکا بغیر حاضر ہونے حقدارونکی عدالت کے خلاف ہے تیسرا حال
آخرتکا کہ ہرگز کسیطرحکا عمل اور شغل یہان نہوگا اور بنی نوع اور اوسکی تابعدار اور آشناسب یہان حاضر
ہونگے اور جو کچہہ کہ اوسنے خود کیا تہا یا دوسرونسے اوسکی واسطے اوسکے کہنے سے کیا تہا سب اوسکو پہونچ
چکا اور جمع ہوگیا اب آیندہ کو کسی اور چیز کے آنے کی امید بسبب منقطع ہونے نوع انسانی کے نہی پس
حکمت ہرگز ایسا تکو تقاضا نہین کرتی ہے کہ اوسکو دنیا کی حالمین سزا دیجاوے اسواسطے کہ وہ ابہی
کام مین مشغول ہے اور اوسکی عمر کی مدت کہ اوسکی پونجی کے قائم مقام ہے ہنوز بالکل اوسکے ہاتہہ
مین نہین آئی ہے اور اپنے گذرے ہوئی عمر کے جمع خرچ کو برابر نہین کیا ہے اگر اوسکو اسحالت مین
جزا اور سزا مین گرفتار کرین تو وہ جواب مین البتہ کہیگا کہ ابہی مجکو فرصت دینا چاہیے کہ مین اپنی
عمر پوری کرون اور جو جو تقصیرین کہ مجہسے ابتدائے جوانی مین ناتجربہ کی مین ہوگئی ہین اونکا بدلا
آخر عمر مین ادا کرون اور تجارونکا بہی یہی معمول ہے جب کسی گماشتہ کو تجارت کے واسطے کسیطرف بہیجتے
ہین تو اوسکو مہلت دیتے ہین کہ چند مدت اپنی رائے کی موافق لین دین کرے اور اگر ایک
معاملہ مین کچہہ کہو بیٹہا اور نقصان کیا تو بہی نہین بولتے کہ شاید دوسرے سودے مین کما لیگا اسیطرح
عالم برزخ مین بہی جزا دینا حکمت کے خلاف ہے اسواسطے کہ ابہی نیکیان اور نتیجے ہر آدمی کے
عملون کے اوسکے بنی نوع کے باقی رہنی کے سببے اوسکو چلے آتی ہین پس گویا کہ ابہی جمع خرچ
اوسکا برابر نہین ہوا اور حقکی لینے دینے والے بہی ابہی جمع نہین ہوے ہین کہ معلوم
ہووے کہ اوسکا حق کسپر ہے اور اسپر کسکا حق ہے اور کونسا حقدار اپنا حق معاف کرتا ہے اور
کونسا طلب کرتا ہے پس چار و ناچار بدلا لینے کے واسطے قائم ہونا آخرتکا مقرر ہوا اور
اوسوقت کے آنے تک حق تعالے بندون کے خیر و شر کے عملونکو دیکہتا ہے سو یہہ ہرگز غفلت
نہین ہے اور اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ کے یہی معنے ہین اور اسی مضمون کو اس سورہ مین کئی قسمونکے
ساتہہ تاکید سے ارشاد کیا ہے اور اس سورہ کا نام سورۃ الفجر اسواسطے رکہا ہے کہ اول قسم فجر کی
کہائی ہے اور فجر کمال مشابہت رکہتی ہے قیامت کے دن سے کہ تمام رات لوگ اوسکے آنیکا
انتظار کرتے ہین اور جب فجر ہوتی ہے تو گویا ایسا ہوتا ہے کہ مرنیکے بعد پہر جی اوٹہے اور
بازار اور بستی اور دربار لوگون سے بہر جاتے ہین اور جن کامونکے انتظار مین تمام شب گذاری تہی
وہ کام سرانجام کو پہونچے اور جو ان قسمون مین بیان ہے انتظار کرنیکا کامونکے واسطے کہ
یہہ ہر انسان کی عادت ہے اور فجر اسبات کی ثابت کرنیکی اول دلیل ہے تو اس سورہ کو اس
نام سے موسوم کیا ؁ عزیزی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالْفَجْرِ قسم کہاتا ہون مین فجر کے وقت کی کہ اکثر لوگ اپنے کام کاج کرنے کے واسطے اوسکا
انتظار کرتے ہین اور باوجود کام کی ضرورت کے فجر کے آنے کی واسطے تاخیر کرتے ہین پرند جانور اپنے
گہوسلون مین رزق کی تلاش کیواسطے بہوکے پیاسے اوسکا انتظار کرنے مین اور چرنے والے

جانور بہی چرنے جانے کو اوسکے منتظر رہتے ہین اور درباری لوگ اپنے عرض ومعروض کے واسطے اور محکمے والے اپنے جہگڑے قصے فیصلہ کرنے کو اور اہل حرفہ اور بازاری لوگ اپنے کاروبار کے واسطے اور کہیتی کرنے والے جوتنے بونے کو اور مسافر چلنے کے لیئے اوسکے منتظر رہتے ہین اور جس کام کہ روشنی اور اوجالے سے متعلق ہین وہ سب فجر کے ہونے پر موقوف ہین اور بعضے فجر کو اور بہی زیادہ خصوصیتین ہین کہ بہت سے مخلوق اپنی اوقات اوسکی انتظار مین کاٹتے ہے جیسے عرفہ کے اور نحر کے روز کے فجر حاجیون کے واسطے کہ تمام سال اسدن کے آرزو مین گذارتے ہین اور مہینون اور برسون کی راہ سے چلکر اسدن کے واسطے اس متبرک مکانون مین اپنے تئین پہنچاتے ہین اور صبح کی نماز بہی اوسوقت مین ہے اور جو فرشتے کہ بندونکے محافظت کے واسطے مقرر ہین اور صبح وشام اپنے اپنے باری آتے جاتے ہین اوسوقت وے دونون چوکیان آنے اور جانے کی جمع ہوتی ہین اور اوس وقت نماز کا انتظار کرتے ہین اور اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ یعنی جس شخص نے پڑہی نماز فجر کی تو اوسدن اللہ کے ذمے مین داخل ہوا اور سورۂ اسرا مین واقع ہوا ہے اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا یعنی فجر کی قرأت حضور مین ہوتی ہے اور حدیث شریف مین اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ رات اور دن کے فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہین اور انکے حضور کے سبب سے زیادت برکات اور انوار کے ہوتی ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جو کچہہ انتظار مخلوق کو اپنے کاروبار مین فجر کے آنے کا ہوتا ہے سو ظاہر ہے کہ دردمند تمام رات اس امید پر دکہہ درد سے گذارتے ہین کہ صبح کو طبیب کے پاس جاکر اپنا حال بیان کرینگے اور دوا پوچہینگے اور فقیر مسکین تمام رات بہوکے پیٹ سے گذارتے ہین اس توقع پر کہ صبح کو امیرون اور دنیا دارون کے دروازون پر جاکر کچہہ مانگ لاوینگے اور اپنے بچے بالونکے ساتہہ اوقات بسری کرینگے اسیطرح سارے بنی آدم اپنی حاجتون کو صبح کے نکلنے پر موقوف رکہتے ہین پس دیر کرنا کامونمین باوجود ضرورت اور قدرت کے ایک وقت کے انتظار کیواسطے حکمت الہی سے اوسوقت کو اوس کام کیواسطے مقرر کیا ہے انسان کی عادت ہے تو اسی قیاس پر جزا کے مقدمہ مین تاخیر کو قیامت کے آنے کے انتظار پر سمجہہ لیا چاہیے ؎ عزیزی ؎

مد وغیرہ ؎ وَالْفَجْرِ اقسم اللہ عزوجل بالفجر روی ابوصالح عن ابن عباس قال ھو انفجار الصبح کل یوم وھو قول عکرمۃ وقال عطیۃ عنہ صلوۃ الصبح وقال قتادۃ ھو فجر اول یوم من المحرم ینفجر منہ السنۃ وقال الضحاک فجر یعنی الحجۃ لانہ قرن بہ اللیالی العشرۃ ؎ معالم ؎ والفجر قال فی کشف الاسرار لما کان العرب اکثر خلق اللہ قسما فی کلامھم جاء القرآن علی عادتھم فی القسم والفجر فجران مستطیل کذنب السرحان وھو الکاذب ولا یتعلق بہ حکم ومستطیر وھو الصادق الذی یتعلق بہ الصوم والصلوۃ اقسم اللہ بالفجر الذی ھو اول وقت ظہور الضوء الشمس فی جانب المشرق کما اقسم بالصبح حیث

حیث قال والصبح اذا تنفس لما یحصل بہ من انقضاء اللیل بظہور الضوء وانتشار الناس وسائر الحیوانات من الطیور والوحوش فی طلب الارزاق وذلک مشاکل لنشور الموتی وفیہ عبرۃ عظیمۃ لمن تأمل وقال الکاشفی سوگند بصبح عرفہ لانہ یوم شریف یتوجہ فیہ الحجاج الی جبل عرفات وفی الحدیث الصحیح عرفہ یعنی صباح روز عرفہ کہ وظائف ودعا ونیاز حاجیان راست وصباح یوم النحر لانہ یوم عظیم ایضا ویقع فیہ الطواف المفروض والحلق والرمی ویروی ان یوم النحر یوم الحج الاکبر ویقولی مراد روز اول محرم ست کہ سال از و منفجر میشود یا مراد آنست کہ حج سکینالنست ودر تبیان آوردہ کہ اشارت بانفجار آب از اصابع حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم در روز طائف وغیر آن گفتہ اند انفجار ناقہ صالح علیہ السلام از صخرہ یا انفجار آب از حجر موسے علیہ السلام یا انفجار از سحاب یا روان شدن اشک است از دیدہ عاصیان ع بران از دو سر چشمہ دیدہ جوے ؛ بود الامید دارسی از خود بشوے ؛ روح البیان ﷺ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ اور قسم کھاتا ہون مین اون دس راتون کی کہ بہت بزرگ و متبرک ہین کہ لوگ تمام سال اونکے آنیکے انتظار مین گذارتے ہین اور کاروبار کو اونکے آنے پر موقوف رکھتے ہین اور وہ دس راتین تین قسم پر ہین اول تو دس راتین ذی الحجہ کے مہینے کی اول کی کہ سب حاجی لوگ اطراف و جوانب سے اون دس راتون مین مکہ معظمہ کے شہر مین آتے ہین یا اوسکے گرد نواح مین حج وطواف کے بجالانے کو جمع ہوتی ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب اول سے ہوتی ہے اور انتہا اسکی دسوین رات کو ہوتی ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ دنون مین سے کوئی دن اس مرتبے کا نہین ہے کہ اوس مین عمل صالح بہتر اور افضل ہو ذی الحجہ کے دس دنون سے کہ ہر روزہ اون دس روز کے روزون مین سے ایک برس کے روزون کے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت سے دس گنی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْہِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ہٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک اسمین بہت پیارا ہو طرف اللہ کی اس دس دنون سے کہ دہیا بقر عید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ غیر ان ایام مین واقع ہو بہت پیارہ ہے طرف خدا کے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنے وہ بھی ان دنون کے اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنے کے اور مال اپنے کے پس نہ پھرا ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان ومال سب وہان کام آوین تو البتہ افضل و محبوب تر ہے ان دنون کے اعمال سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہہ ہے کہ نیک عمل کرنے اندنون مین بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کے اور دنون کے اعمال سے یا یہہ کہ رمضان شریف کے اعمال محبوب تر ہین باعتبار فرض روزون اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمین اور اعمال اس دس کے محبوب تر ہین باعتبار رہونے عرفہ کے اور افعال حج کے اسمین ﷺ ۶ ﷺ و مولانا قال

کہ روز تست ما دروز عید و قسم بصباح ۴

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ
یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ
منہا بقیام لیلۃ القدر ٭ رواہ الترمذی ٭
وابن ماجہ ٭ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو
طرف اللہ کے عبادت کرنی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کیجاتے ہیں روزے ہر دن کے انمین کے
ساتھہ روزہ دن برس دن کے اور قیام ہر شب کا انمین سے برابر ہے قیام شب قدر کی نقل کیے
یہہ ٭ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ٭ یعنی عبادت کرنی اس دہی مین بہتر
ہے عبادت کرنے سے اور دنون مین جو عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور علموں نے
ہے اور روزہ ہی ہرن کی ٭ الخ ٭ یعنی اول ذی الحجہ سے عرفہ تک ٭ ع ٭ قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ
وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا رواہ مسلم فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب آوے اول دہنیا یعنی عشرہ عید کا اور ارادہ کرے بعض تم مین کا یہہ کہ قربانی کرے پس دور
کرے بال اپنے او ناخن اپنے ذرہ بہی اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ لیوے بال اور نہ ترش وانے
ناخن نقل کے یہہ مسلم نے ٭ ف ٭ بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والون کے
ساتھہ اور نہی اس مین تنزیہی ہے پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک
اولا ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے ٭ ع ٭ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ
قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃَ اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِھَا
قَالَ لَا وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِکَ وَاَظْفَارِکَ وَتَقُصُّ شَارِبَکَ وَتَحْلِقُ عَانَتَکَ
فَذٰلِکَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ رواہ ابوداؤد والنسائی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا مین بیچ دن قربانی کے یہہ کہ ٹہرا وَن مین اسکو عید مقرر کیا
اسکو اللہ نے واسطے اس امت کے عرض کیا حضرت سے ایک شخص کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر
نپاوُن مین مگر منیحہ مادہ کیا پس قربانی کرون مین اوسکو فرمایا نہین ولیکن یہہ بال اپنے
او ناخن اپنے اور کتر والبین اپنی اور منڈا اپنے بال زیر ناف کے پس یہہ پوری قربانی تیری
نزدیک اللہ کے نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ٭ ف ٭ یعنی قربانی کا سا ثواب
ملیگا اور منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کی عرب مین عادت تھی کہ اونٹنی وغیرہ
دودہ والی محتاجونکو دیتے تھے کہ ساتھہ دودہ اور پشم اور بچون اوسکے کی فائدہ اوٹہاوین تا وقت
احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کے پہیر دین اسکو منیحہ کہتے تہے پس اوس شخص کے پاس
اسطرح کا جانور تہا اوسنے اجازت اسکی قربانی کی چاہی حضرت نے اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکے

پاس کوئی چیز سوائے اوسکے نہیں کہ نفع اوٹھاتا ساتھہ اوسکے پھر ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہیں اور اسی لیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے
قربانی بیانات کہ تنگدست پر بھی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانیکا اور کہا
ابو حنیفہ رحمہ نے کہ نہیں واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصابکا اور بیان نصابکا کتب فقہ مین
دیکھنا چاہیئے اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے ع ۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ
الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ
بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا رواہ الترمذی وابن ماجہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ بہت محبوب
ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا اویگا دن قیامت کے ساتھہ
سینگوں اور بالوں اور کھروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانیکا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی مین
پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھہ اوسکے نفسوں
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ۵ کہا زین العرب نے کہ معنے یہہ ہین
کہ افضل عبادتوں کا دن عید کے بہانا خون قربانیکا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسیکہ
تھی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلا قربانی والیکے ہر عضو کا اور سواری ہووے اوس کی
پلصراط پر انتہی یا معنے یہہ ہین کہ آوینگے قربانی میزان اعمال مین اور گران کریگی اوسکو اور
خوش کرو یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالے قبول کرتا ہے اوسکو اور دیتا ہے اوسپر ثواب بہت پس چاہیے
کہ ہوں نفس تمہارے ساتھہ قربانی کے خوش نہ کراہیت کرنے والے واسطے اوسکے ۵ ۶ ع ۵
قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ
علیہ السلام قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یا رسول اللہ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قالوا فالصُّوْفُ یا رسول اللہ
قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ رواہ احمد کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسول
خدا کے کیا ہے یہہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیم کا اوپر سلام ہو جیو کہا صحابہ
نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے آمین اے رسول خدا کے فرمایا بدلہ ہر بال کے نیکی یعنی گائے مین اور
بکری کے قربانی کرنے مین کہ اونکے بال ہوتے ہین عرض کیا صحابہ نے پس پشم اے رسول خدا کے
یعنی دنبہ اور بھیڑ اور اونٹ کی پشم کی لیے کیا ثواب ہے فرمایا بدلہ ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی ہے
نقل کی یہہ احمد نے اِنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ مَلٰٓئِکَتَہٗ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِاَھْلِ عَرَفَۃَ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی
عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا رواہ احمد تحقیق اللہ تعالے فخر کرتا ہے اپنے فرشتوں سے بعد دوپہر عرفہ کے
ساتھہ عرفہ والوں کے فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کی طرف کہ آئے ہین میرے پاس پراگندہ سر غبار
آلودہ نقل کی یہہ احمد نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَفِظَ

لِسَانَہٗ وَسَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَ لَہٗ مِنْ عَرَفَۃَ اِلٰی عَرَفَۃَ رواہ البیہقی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے محفوظ رکہا اپنی زبان کو اور کانونکو اور بینائی کو دن عرفہ کے بخشے جاتے ہیں
اوسکے گناہ اگلے عرفہ سے اگلے عرفہ تک نقل کی یہہ بیہقی نے ف یعنی جسنے زبانکو محفوظ رکہا
گناہ کی باتون سے مانند جہوٹ وغیبت وغیرہ کے اور کانونکو محفوظ رکہا سننے جہوٹ اور مزامیر
وغیرہ بری باتون سے اور آنکہہ کو دیکہنے اجنبی اور گناہ کی چیز و نکے وہ ثواب مذکور پاتا ہے
ع قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْیَی اللَّیَالِیَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ لَیْلَۃُ التَّرْوِیَۃِ
وَلَیْلَۃُ عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃُ النَّحْرِ وَلَیْلَۃُ الْفِطْرِ رواہ ابن عساکر
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی چار رات مین واجب ہوئی اوسکے لیے جنت
یا مغفرت شب آٹھوین ذی الحجہ اور رات عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات فطر کی نقل کی یہہ ابن
عساکر نے قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃَ النَّحْرِ لَمْ یَمُتْ
قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ رواہ طبرانی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر میں
اور رات عید قربان مین نہین مریگا دل اوسکا اوسدن کہ مرینگے دل یعنی قیامت کو ہول و دہشت
وہان کی سے امن مین ہوگا نقل کی یہہ طبرانی نے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رواہ الترمذی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بہترین دعا دعا دن عرفہ کے ہے اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مینے اور نبیون نے پہلے مجہسے
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر نقل کی
یہہ ترمذی نے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَوْمُ یَوْمِ التَّرْوِیَۃِ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ وَصَوْمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَفَّارَۃُ سَنَتَیْنِ
رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ بقرعید کی آٹھوین کا کفارہ ہے
ایک برس کی گناہونکا اور روزہ دن عرفہ کا کفارہ ہے دو برس کے گناہونکا نقل کی یہہ ابو الشیخ نے
بیچ کتاب ثواب کے قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَصِیَامِ اَلْفِ یَوْمٍ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ دن عرفہ کا مانند روزون ہزار دن کے ہے نقل
کی یہہ بیہقی نے ف بموجب اس حدیث شریف کے اگر عرفہ کے روزیکو ہزاری روزہ
کہا جاوے تو بجا ہے کانی رسالہ فضائل عشرہ ذی الحجہ دہسرا رمضان مبارک کے آخر کا دہا
کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنیکو اور لیلۃ القدر کی برکات حاصل کرنیکو تمام سال اوسکے
انتظار مین کاٹتے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہہ دہا داخل ہوتا تہا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر کو چہوڑکے کمر چست باندہ کے مسجد مین اعتکاف بیٹہتے تہے اور
اپنے اہل وعیال کو شب بیداری مین اپنے شریک کرتے تہے اور محنت اور کوشش بڑی درجے
کی کرتے تہے تیسرا محرم کے اول کا دہا کہ شہدائے کربلا کی کربت اور غربت کے دن ہین

اور صبر اور رنج کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین پہنچا ہے اوسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پر اوس دہہی مین نازل ہوتا ہے
اور ضال اور بدعتی لوگ اپنی جہالت کی راہ سے قایم کرنیکو رسوات غم الم کی مانند سینہ زنی اور کتاب خوانی
اور تصویر سازی اور نوبت نوازی کیواسطے تمام سال اوس دہہی کا انتظار کرتے ہین اور بعضے مفسرون نے
ان دس راتونکو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین طاق رمضان مبارک کی آخر دہہے
کی کہ اونمین مظنہ لیلۃ القدر کی برکا تکا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک عرفہ کی اور ایک عید النحر
کی اور ایک معراجکی رات یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات کی مراد ہین واللہ اعلم ح
عزیزی اور واضح ہو کہ ہر قسم کو اس سورہ مین معرف بالام لائی ہین اور لیالٍ عشرٍ کو
منکر فرمایا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ ان دس راتونکی تعظیم کا سبب پوشیدہ تہا اسواسطے نکرہ لائی تاکہ
یہہ تنکیر ان دس راتونکی تعظیم پر دلالت کرے برخلاف دوسری قسمون کے کہ اونکی عظمت کی وجہ
ظاہر و باہر ہے اور یہہ بھی ہے کہ لیالٍ عشر کا احتمال چار طور پر ہے چنانچہ مذکور ہوا اسواسطے فایدہ ابہام
اور شیوع کے انکو نکرہ فرمایا ہے کہ سب احتمالونکی گنجایش ہو سکے عزیزی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
اور قسم ہے جفت اور طاق کی کہ شامل اور محیط ہے تمام عددونکو اسواسطے کہ کوئی عدد ان دو قسمون سے
باہر نہین ہو سکتا اور تمام معدودات بلکہ جمیع موجودات کو شامل ہے اور انسانکو جیسے وقت کا انتظار کرنا
اپنے کاروبار کے واسطے جبلی ہے اسیطرح سے جفت اور طاق عدد و نکا بہی اپنے معاملات اور لین دین مین
جبلی ہے جیسیکہ حاملہ کو وضع حمل مین نو ۹ مہینے کا انتظار کہنچا چاہیے کہ طاق ہے اور بچہ کے دودہ چہوڑانے
مین دو برسکا انتظار کرنا چاہیے کہ جفت ہے اور مکتب مین بٹہانیکو لڑکیکے انتظار چار برسکا اور نماز کے
سکہانیکے واسطے سات برسکا اور روزہ کی تعلیم کیواسطے دس برسکا اور بلوغ اور نکاح کیواسطے پندرہ ۱۵
برسکا انتظار چاہیے کرنا اور اسیطرح سے مہینے کی تاریخونمین کاروبار کیواسطے جفت اور طاق کا انتظار
کرتے ہین اور شمسی سال کے پورا کرنیکو انتظار بارہ برجونکا اور قمری سال کے واسطے انتظار بارہ مہینونکا
کرتے ہین اور ہفتہ پورا کرنیکو انتظار سات روزکا اور تمام کرنمین مہینے کے انتظار تیس ۳۰ یا اونتیس ۲۹ روزکا
اور دوگانہ اور چارگانہ نماز دنمین ابتداے تکبیر سے سلام پہیرنی تک انتظار دو یا چار رکعت کا ہوتا ہے
اور سہ گانہ نماز مین انتظار تین رکعت کا کرتے ہین اور اسیطرح سے تمام امور شرعی اور عرفیہ مین
انتظار جفت اور طاق کا معمول مروج ہے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد جفت سے خلق ہے
اسواسطے کہ ہر چیز کو مخلوقات کی دوسری چیز کے ساتہہ ذکر کرتے ہین اور شریک کر دیتے ہین جیسے آسمان
اور زمین دن اور رات اندہیرا اور اوجالا اور تر اور مادہ اور مراد طاق سے حضرت حق کی ذات پاک
ہے کہ کوئی چیز اوسکی برابر نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد شفع سے خلق کی صفات ہے کہ تناقض
اور اضداد سے ملی ہوئی ہے جیسے علم اور جہل اور قدرت اور عجز اور حیات اور موت اور عزت اور
ذلت اور قوت اور ضعف اور وتر سے مراد صفات حقکی ہے کہ جود ہے بیعدم اور قدرت ہی بغیر عجز کے
اور علم ہے بغیر جہل کے اور حیات ہے بغیر موت کے اور عزت ہے بغیر ذلت کے اور قوت ہے بغیر ضعف کے

اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ شفع سے مراد دوگانہ نماز اور وتر سے مراد سہ گانہ نماز ہے اور یہہ تفسیر عمران بن حصین کی ہے بروایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے جنت کے درجے اور آٹہہ دروازے ہین اور طاق سے مراد دوزخ کے ساتون طبقے اور اوسکی دروازے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ جفت بارہ۱۲ برج ہین اور طاق سات تارے یعنی ستارے کہ اون کے پہرنے سے اون برجونمین طرح طرح کی وضعین اور قسم قسم کی تغیرین عالم مین نمودار ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ چاند ہے کہ پورے تیس۳۰ روز مین نکلتا ہے اور طاق سے مراد وہ چاند ہے کہ انتیس۲۹ روز مین نمود ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے دو سجدے ہین ہر رکعت مین اور مراد طاق سے ایک رکوع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ بارہ چشمے ہین کہ موسے علیہ السلام کی لاٹہی کے مارنے سے ایک پتہر مین سے جاری ہوئی تہے اور مراد طاق سے وہ نو معجزے ہین کہ فرعون کے مقابلہ مین ظاہر کئے تہے اور قرآن مجید مین بہی اشارہ ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ اور ابو سعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اور مراد جفت سے عید قربان کا روز ہے کہ دسوین ذی الحجہ کی ہے اور طاق سے مراد عرفہ کا روز ہے کہ نوین ذی الحجہ کی ہے اور یہہ تفسیر لیال عشر سے بہت مناسبت رکہتی ہے

وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ اور قسم کہاتا ہون مین رات کی جبوقت کہ اوسکی اندہیری سرایت کر جاتی ہے کہ وہ وقت بہی اون لوگون کے انتظار کا ہے کہ جنکا کاروبار پردہ پوشی سے علاقہ رکہتا ہے خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے عبادت شب بیدار فرنکی اور عقد نکاح اور چور فرنکی چوری کرنا وغیرہ ذلک پس ان پانچ قسمون سے ثابت ہوا کہ انتظار وقت اور مدت کا با وجود جمع ہونے اسباب اور ارادے کے کرتے ہین اور یہہ از روے حکمت کے انسانکی جبلت کی موافق ہے کہ ہر نیک اور بد کام مین وقت کی رعایت کرتے ہین اور صاحب عقل کو تہوڑی سی فکر کرنے سے ان چیزونمین معلوم ہو جاتا ہے کہ جزا کی تاخیر کرنے مین قیامت کے روز کیا کیا حکمتین اور فایدہ ہین اور اسیواسطے ارشاد ہوتا ہے

هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ کیا ہے ان چیزونمین جو بیان ہوئین کوئی قسم کہ کفایت کرے عقل والے کو گویا ہر قسم ان پانچون قسمون سے عقل والیکو ثابت کرنے مین اس بات کے کافی ہے کہ حق تعالے قیامت کے وقت کا منتظر ہے ہر نیک اور بد کی جزا اور سزا دینے کو اور اگر کم فہمونکو کچہہ تعجب آتا ہو تو شاید یہہ بات پر آتا ہو کہ اوس روز اگلے پچہلے سب جمع ہونگے اور ایک ان مین ہر ہر شخص کو جزا اور سزا دینا ایک مشکل امر ہے کیونکہ اگر ساری حشر کی مخلوق بگڑ کہڑی ہو اور مقابلہ پر آجاوے تو اوسوقت سزا دینا انکو ہرگز ممکن نہوسکے اسیواسطے بادشاہ انبوہ کثیر کی تنبیہ دینے سے حکمت کی روسے کنارہ کیا ہے اور حیلون اور تدبیرون سے اول انکی جمعیت کو بکہیر دیا ہے جب اونکا زور کم ہو گیا ہے تب حسب دلخواہ جو منظور رہا ہے سو کیا ہے پس اگر کارخانہ مجازات کا بہی ہر ایک گناہ گار پر جدا جدا جاری کیا جاتا تو اس اندیشے کا کہٹکا

ہوتا سو حق تعالی نے درمیان میں ان قسموں کے کہ مذکور ہوئے ہیں اور اوس مضمون کے کہ جسپر
قسمیں کھائی ہیں کہ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ہے بطور جملہ معترضہ کے تین قصے اپنے مجازات کے جو
دنیا میں واقع ہوئے ہیں کہ اونمیں بڑے بڑے مخلوقونکو جو نہایت قوت اور شوکت رکھتے تھے
اونے اِس بات سے ہلاکت کی نیست اور نابود کر دیا لیس اوسکی قدرت کے آگے بڑی مخلوقون زورآور
کو سزا دینا کچھہ مشکل نہ سمجھنا چاہیے اور حق تعالی کی قدرت کو ذوالاقتدار بادشاہوں کی قدرت پر
قیاس نچاہیے کرنا کہ یہہ اوس سے کچھہ نسبت نہیں رکھتے ہیں اور اس مقام پر تین قصوں کے
اختیار کرنے کے وجہ یہہ ہے کہ اگر ایک کام خلاف قیاس سے ایکبار وقوع مین آوے تو لوگ اوسکو
اتفاقات سے سمجھتے ہیں اور جو مکرر سہ کرر واقع ہوئی تو معلوم کر جاتے ہیں کہ یہہ کام اس شخص کے
روبرو نہایت آسان اور سبک ہے ؎ **عزیزی** ؎ آیا درین سوگند کہ یاد کردم سوگندے
پسندیدہ مر خداوند عقل را تا اعتبار کند و داند کہ سوگندیست محقق و مؤکد والحجر العقل لانہ
یحجر صاحبہ ای یمنعہ من التہافت فیما لا ینبغی و قال بعض الحکماء العقل
للقلب بمنزلۃ الروح للجسد فکل قلب لا عقل لہ فہو میت بمنزلۃ قلب البہائم **روح البیان**
اَلَمْ تَرَ الخ اے کیا نہ دیکھا تو نے یعنی کیا نہیں جانتا جو کیا سلوک کیا تیرے پروردگار نے
...... عاد کی قوم سے جو ارم کی اولاد میں تھی وہ قوم ارم بیٹا حضرت سام بن نوح علیہ السلام
کی سو ارم کی اولاد سے عاد تھا جو عاد کی اولاد کے بڑے دراز قد تھے اور بہت زورآور اور ارم نے اپنے
نام شہر بسایا تھا اوس شہر کا یہہ نام ارم ہے اور عاد کی اولاد میں دو بھائی تھے ایک کا نام شداد
اور دوسرے کا نام شدید شداد بڑا ہی بادشاہ ہوا اور اوسکی عمر نو سے برس کی تھی اور اوس وقت کے
حضرت ہود نبی تھے اور اوسے نصیحت کرتے تھے تو خدا تعالی کو ایک جانکر اوس کی بندگی کر
شداد نے کہا اگر میں تیرا کہا مانوں تو خدا مجھے کیا دیگا حضرت ہود نے کہا کہ تجھے بہشت دیگا
جو ایسا ہوگا اور بہشت کی تعریف کی اوسنے کہا کہ یہہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو میں بھی بنا سکتا
ہوں پھر حکم کیا کہ طیار کرو سو وہ طیار کیا تین سو برس میں ؎ **ترجمہ قرآن** ؎
اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ الہمزۃ للانکار وہو فی قوۃ النفی ونفی النفی اثبات
ای قد علمت باعلام اللہ تعالی وبالتواتر ایضا اِرَمَ عطف بیان لعاد للایذان بانہم عاد الاولی بتقدیر
مضاف ای سبط ارم او اہل ارم ذَاتِ الْعِمَادِ صفۃ لارم واللام للجنس الشامل للقلیل والکثیر
الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُہَا فِی الْبِلَادِ صفۃ اخری لارم والضمیر لہا علی انہا اسم القبیلۃ ای لم یخلق
مثلہم فی عظم الاجرام والقوۃ فی الافاق والنواحی حیث کان طول الرجل منہم اربعمائۃ
ذراع وکان یأتی الصخرۃ العظیمۃ فیحملہا ویلقیہا علی الحی فیہلکہم ولذا کانوا یقولون من اشد
منا قوۃ ونظیرہم فی الطیور الرخ والطیر فی جزائر الصین یکون جناحہ الواحد عشرۃ
آلاف باع یحمل حجرا فی رجلہ کالبیت العظیم و یلقیہ علی السفینۃ فی البحر **روح البیان**

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ کیا نہین دیکہا تونے کیا کیا تیرے پروردگارنے
اور دیکہنا یہان جاننے کی معنو نمین ہے اسواسطے کہ یہہ قصہ اس قدر معروف اور مشہور تہا کہ جاننا
اسکا گویا دیکہنا ہے اور لفظ ربّک کا اس تمام سورہ مین اور دوسرے سورتون مین ذات پاک کے نام
کی جاے پر مستعمل ہوا ہے اور اس لفظ کے اختیار کرنیکی وجہ اس مقام پر اور دوسرے مقامونپر
یہہ ہے کہ ربوبیت کہ متوجہ اس پیغمبر جلیل القدر کی طرف ہے جامع ہے اور ربوبیت جامع عدل و
انصاف قائم کرنا چاہتی ہے اور عدل چاہتا ہے بے انصاف اور سرکشون کی ہلاکت اور تباہی کو
عاد کے فرقے سے کہ ارم کے رہنے والے تہے اور عماد جمع ہے عمد کی جیسے جبال اور جبل کا عزیزی
واضح ہو کہ عاد دو فرقون کا نام ہے ایک عاد اولیٰ کہ اونکو قدمیہ بہی کہتے ہین اور وہ اولاد مین عاد
بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کے ہتے اور انکو عاد ارم بہی کہتے کہ ارم اونکا دادا تہا اور
شہر ارم کو بہی اپنے دادا کے نام پر نام رکہا تہا اور وطن انکا عدن کے متصل تہا اور دوسرے عاد دوسرے
اور شخص کی اولاد مین کہ اوسکا نام بہی عاد تہا اور اونہین عاد اولیٰ مین کا تہا کہ احقاف کی سرزمین
مین متصل حضر موت کے وطن اختیار کیا تہا اور اوسکی اولاد اس ملک مین بہت پہیل گئی تہی اور اونکا
یعنی عاد دوم کا قصہ اپنے پیغمبر کے ساتہہ کہ حضرت صالح علیہ السلام تہے قرآن مجید مین مکرر وارد ہوا
چنانچہ اپنے مقام پر مذکور ہے اور عاد اولیٰ کا قصہ قرآن مجید مین دو جاے سے زیادہ نہین آیا
سو وہ بہی اجمال کے طور پر ایک اس جاے پر اور دوسرے سورہ نجم مین کہ اہلک عادن الاولیٰ اوسکی طرف
اشارہ ہے الغرض انکا قصہ جسقدر کہ تفسیر مین اس آیت کے کفایت کرے لکہا جاتا ہے کہ حقتعالےٰ
نے اس فرقے کو قد و قامت اور قوت بے حساب عنایت فرمائی تہی اور زمانے کے سب لوگون
سے اس بات مین ممتاز تہے کم سے کم قد کا آدمی اونمین کا بارہ گز کا ہوتا تہا اور ہر شخص اونمین کا
بڑے بڑے پتہر و نکو جو بہت لوگ اوٹہا نہ سکین ایک ہاتہہ سے اوٹہا کر پہینک دیتا تہا اور تمام یمن
ملک پر اپنے زور اور قوت کے سبب سے قابض و متصرف تہے یہان تک کہ اونمین دو بادشاہ
عظیم القدر پیدا ہوے ایک تو شدید اور دوسرا شداد اور یہ دونون بادشاہ تمام روے زمین پر
متصرف ہوے تہے اور لشکر اور خزانے بے نہایت جمع کیے تہے لیکن شداد نے اپنے بہائی شدید کے
مرنے کے بعد سلطنت کو کمال رونق اور عروج بخشا تہا کہ چار سو کئی بادشاہ اوسکے مطیع اور
فرمان بردار تہے اور کسی روے زمین کے بادشاہ کو طاقت اسکے مقابلہ کی نہتی پس غرور
اور تکبر کے سبب سے دعوی خدائی کا کیا تو واعظون اور عالمون نے اوس زمانے کے کہ علم و عمل
انبیاء و نکا بطور میراث کے رکہتے تہے اس ملعون کو پند اور نصیحت کے طور سے حق تعالےٰ کے
خوف اور اسکی عبادت کی طرف رغبت دلانی لگے اوسنے کہا کہ دولت اور حکومت اور جاہ اور
ثروت جو اب مجہکو موجود ہے اسی زیادہ اللہ کی عبادت مین کیا حاصل ہوگا اور جو کوئی
کہ کسی کی خدمت کرتا ہے یا تو منصب کی ترقی کیواسطے یا دولت کے واسطے سو یہہ سب میرے

پاس موجود ہے مجھکو کیا پروا ہے کہ کسی کی خدمت گزاری کرون انہون نے کہا کہ یہہ سب ملک اور دولت دنیا کی
فانی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کے ثواب مین بہشت عنایت کریگا کہ تمام دنیا سے بہتر ہے اسنے
پوچھا کہ اسمین کیا خوبی ہے واعظون نے جو کچھہ کہ تعریف اور خوبی اُسکی گلکے انبیاؤن سے منقول تہے
اُسکے سامنے بیان کی اسنے کہا مجھکو اس بہشت کی بہی حاجت نہین ہے کیونکہ مین دنیا مین ویسے
بنا سکتا ہون پس اپنے معتبر سردارونمین سے سو آدمیون کو مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھہ ہزار ہزار
آدمی متعین کئے کہ جیسا کچھہ کہ وہ کہین اُنکے حکم کے موافق عمارت کے کام مین مشغول رہین اور
ہر ایک سردار کو اپنا اپنا کام سونپ دیا اور تمام ربع مسکون مین حکم بہیجا کہ چاندی سونے کی معدنون سے
جہان کہین کہ ہون گنگا جمنی اینٹین بنوا کر بہیجو اور گڑے ہوئے خزانے نکلوا لئے اور متصل کوہ عدن کے
ایک شہر مربع مسکون یعنی چوکہونٹا دس کوس کا لنبا اور دس کوس کا چوڑا کہ مکسّر دورہ اسکا چالیس
کوس کا ہو بنا کرنے کو حکم دیا اور اسکی نیو اس قدر کہودی کہ پانی کے قریب جا پہنچے اور اسکو سنگ سلیمانی
سے بہروا دیا جب نیو بہر چکے اور برابر زمین کے پہنچے تب اُسپر سونے روپے کی اینٹون سے دیوارین چنا
شروع کیا بلندی اُن دیوارون کی ان ایٹے گز سے پانچ سو گز کی مقرر کی جس وقت کہ آفتاب نکلتا
تہا تو اس کی چمک سے دیوارون کی روشنی پر نگاہ ٹہیرتی نہتی پہر چہار دیواری کے اندر ہزار محل
تیار کئی ہر محل ہزار ستون کا اور ہر ستون جواہرات مین جڑا ہوا اور میان مین شہر کے ایک نہر بنائی
اور ہر ہر مکانمین حوضین اور چہ بچے تیار کئے اور اس نہر سے ہر ہر مکانکو ایک ایک نہر دوڑائی تہی
کہ ہر مکان مین ہمیشہ فوارے اُڑا کرتے تہے اور چادرین چہوٹا کرتی تہین اور حوضین اور چہ بچے سدا
لبالب بہتے تہے اور صحن اُن نہرون کے یاقوت اور زمرد اور مرجان وغیرہ سے بہر دئے تہے اور
کنارون پر اُن نہرون کے درخت بنائے تہے کہ جڑین اُنکی سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے
اور پہول پہل اُنکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے درخت بنائے تہے کہ جڑین اُنکی
سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے اور پہول پہل اُنکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات
بنا کر لگائے تہے اور دوکانون اور دیوارون کو مشک اور زعفران اور عنبر سے کہگل کر کے سترکاری
کروا کے مطلا اور مذہب کیا تہا اور خوبصورت خوش آواز جانور یاقوت اور جواہر کے بنوا کر درختون پر
بٹہائے تہے اور گرداگرد شہر کے ہزار مینار سے سونے روپے کے جڑاؤ بنائی تہے کہ چوکی پہرے
والے لوگ اپنے اپنے باری سے انمین بیٹہے چوکی دیا کرین جب اس انداز کا شہر بن کر تیار ہوا
تو حکم دیا کہ سارے شہر مین قالین ریشمین زردوزی کی بچہاوین اور برتن سونے روپے کے
مکانون مین ترتیب سے چن دین اور کسی نہر مین میٹہا پانی اور کسی مین شراب اور کسی مین دودہ
اور کسی مین شہد اور شربت جاری کر دیا اور بازار اور دوکانون کو بہی کمخواب اور زربفت کے پردون سے
آراستہ کیا اور ہر پیشے اور ہنر والے کو حکم دیا کہ اپنے اپنے کام مین مشغول ہون اور حکم دیا کہ انواع
انواع قسم کے میوے اور طرح طرح کے عمدہ کہانے ہمیشہ سب شہر والونکو بہیجا کرین بارہ برس کے عرصہ مین

یہہ شہر اس سجاوٹ کے ساتھہ تیار ہوا بعد اوسکے حکم دیا کہ تمام امرا و ارکان کمال تجمل اور زینت کے
ساتھہ اس شہر مین جا کر رہین اور خود بہی اپنی فوج اور لشکر کو ہمراہ لیکر بکمال غرور اور تکبر سے کوچ
کیا اور راستے مین بطور چہل اور ٹہٹول کے اون واعظون اور نصیحت کرنیوالونکو کہنے لگا کہ تم ایسے
بہشت کے واسطے مجہکو کہتے تہے کسی دوسرے کے واسطے سر جہکاؤ اور ذلیل ہو لیجئے کو اب تمنے میری
قدرت اور ثروت دیکہی اور بے پروائی اور بے نیازی کو میری معلوم کیا کہتے ہین جب قریب
اس شہر کے پہنچا تو اوس شہر کے لوگ غول کے غول استقبال کے واسطے شہر کے دروازے سے باہر
آکر زر جواہر اوسپر نثار کرنے لگے اور تحفے اور تحائف نذر گذرانی اسیطرح سے جب دروازے پر شہر کے
پہنچا اور ایک قدم اوسکا دروازے کے باہر اور ایک قدم اندر تہا کہ آسمان کی طرف سے ایک ایسی
کڑک اور آواز سخت ہوئی کہ تمام مخلوق ہلاک ہو گئی اور بادشاہ بہی وہین دروازے مین
گر پڑا اور مر گیا اور اوس شہر کے دیکہنے کی حسرت کہ کس محنت اور مشقت سے اسکو تیار کیا تہا دل کی دل مین
لیگیا اب سننا چاہیے کہ وہ شہر کیا ہوا تو بعض تفسیر و نمین لکہا ہے کہ اس بادشاہ اور لشکر کے ہلاک ہونے کے بعد
اللہ تعالے نے اوس شہر کو لوگون کی نظرون سے پوشیدہ کر دیا مگر کبہی کبہی رات کو عدن کے گرد نواح
کے لوگون کو اوسکی جہلک اور روشنی اوس جاپر معلوم ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہہ روشنی اوسی
شہر کی دیوارون کی ہے اور عبد اللہ بن قلابہ کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابونمین سے
تہے اتفاقاً اس انواح مین وارد ہوئے کہ ناگاہ ایک اونٹ اونکے اونٹون مین سے چہٹ کر بہاگ
گیا وہ اوسکی تلاش مین ڈہونڈتے ڈہونڈتے اوس شہر کے قریب پہونچے تو اون منارون اور دیوارونکو
دیکہکر بیہوش ہو گئے اور اپنے دلمین کہنے لگے کہ شہر تو صفات اوسی بہشت کی سی صورت ہے جسکا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے وعدہ فرمایا ہے شاید کہ یہہ معاملہ مین خواب مین دیکہتا ہون جب
اوس شہر کے دروازے پر پہنچے اور اندر گئے تو دیکہا کہ تمام مکانات اور نہرین اور درخت وہان کے
سب بعینہٖ جنت کے سے ہین لیکن شہر مین کوئی آدمی نہین تہوڑے سے جواہر اور یاقوت کہ
مکانات کے صحن مین سنگ ریزون کی جاے پر بکہرے پڑے تہے اپنی چادر مین لے لیئے اور
تنہائی کے خوف سے جلد نکل بہاگے اور دمشق کو گئے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات
کی تو یہہ سارا احوال بیان کیا تو حضرت معاویہ نے اونسے پوچہا کہ شہر تمنے خواب مین دیکہا ہے
یا بیداری مین اونہون نے کہا بیداری مین اور نشانیان اوس شہر کی خوب دلمین یاد رکہی
ہین کہ عدن کے پہاڑ سے فلانی جانب کو اسقدر فاصلہ رکہتا ہے اور دوسری طرف فلانے
درخت کی نشانی ہے اور ایک طرف کو فلانا کنوا ہے اور یہہ جواہر اور یاقوت وہانسے لایا ہون
میرے پاس موجود ہین حضرت معاویہ رضہ اس بات کے سننے سے نہایت متعجب ہوئے اور
اوسوقت کے عالمون کے پاس آدمی بہیجا کہ دنیا مین کوئی شہر ایسا بہی ہے کہ سونے روپے
سے بنا ہوا اور ایسا ایسا ہو اوسوقت کے علمانے کہا کہ ہان قرآن مجید مین اوسکا مذکور آگیا ہے اِرَمَ

ذَاتِ الْعِمَادِ مگر اس شہر کو اللہ تعالی نے لوگون کی نگاہ سے پوشیدہ کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین سے ایک شخص اوسمین جاویگا اور وہ شخص کوتاہ قد سرخ رنگ اور ابرو اور گردن پر اسکے دو خال ہون گے اور اپنے اونٹ کو ڈہونڈہتا ڈہونڈہتا اوس شہر مین جا پہنچے گا اور وہان کے عجائبات دیکہیگا حضرت معاویہ نے یہہ سب نشانیان اوس مین دیکہین تو برابر نکلین فرمایا واللہ یہہ وہی شخص ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوس شہر کی اسسے زیادہ کوئی کیا تعریف کریگا کہ خود رب العزت باوجود احاطہ علم کے تمام معلومات پر اوسکے حق مین ارشاد فرماتا ہے الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ط وہ شہر کہ ہرگز پیدا نہین کیا گیا ویسا روے زمین کے شہرون مین ط عزیزی ط وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور کیا کیا تیرے پروردگار نے ثمود کے فرقے سے کہ بڑے بڑے پتہرون کو تراشتے تہے وادی القرا مین وادی القرے سے حجر تک ایک ہزار سات سو بستیان اپنے تصرف مین رکہتے تہے اور ہر ہر بستی مین بڑے بڑے محل اور اٹاریان اور دروازے اور طاق پتہرون کے تراشے تہے اور تصویرین گل اور ریاحین کے اونمین بنائے تہے اور وادی القرے ایک شہر کا نام ہے کہ عرض اور طول مین مکہ معظمہ کے برابر ہے اور نخلستان اور چشمے اوسمین بہت ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد اوسپر جمیع متعلقات کے ساتہہ قابض و متصرف ہوئے ط عزیزی ط وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ اور کیا کیا فرعون میخون والے سے جو لوگونکو چومیخا کر کے مارتا تہا ط ترجمہ ط روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان فرعون انما سمی ذا الاوتاد لان امرأة خازنه خربیل کانت ماشطة هجیل بنت فرعون وکان خربیل مؤمنا یکتم ایمانه منذ مائة سنة وکذا امرأته فبینا هی ذات یوم تمشط راس بنت فرعون اذ سقط المشط من یدها فقالت تعس من کفر بالله تعالی فقالت ابنة فرعون وهل لك اله غیر ابی فقالت الهی واله واله السموات والارض واحد لا شریك له فقامت ودخلت علی ابیها وهی تبکی فقال ما یبکیك قالت ان الماشطة امرأة خازنك تزعم ان الهك والهها اله السموات والارض واحد لا شریك له فارسل الیها فسالها عن ذلك فقالت صدقت فقال لها ویحك اکفری بالهك قالت لا افعل فمدها بین اربعة اوتاد ثم ارسل علیها الحیات والعقارب وقال لها اکفری بالله والا عذبتك بهذا العذاب شهرین فقالت لو عذبتنی سبعین شهرا ما کفرت به وکانت لها ابنتان فجاء بابنتها الکبری فذبحها علی فیها وقال لها اکفری بالهك والا ذبحت الصغری علی فیك ایضا وکانت رضیعا فقالت لو ذبحت من فی الارض علی فی ما کفرت بالله تعالی فاتی بابنتها فلما اضطجعت علی صدرها وارادوا ذبحها جزعت المرأة فاطلق لسان ابنتها فتکلمت وهی من اربعة الذین تکلموا اطفالا وقالت یا اماه لا تجزعی فان الله تعالی قد بنی لك بیتا فی الجنة اصبری فانك تفضین الی رحمة الله تعالی وکرامته فذبحت فلم تلبث ان ماتت فاسکنها الله تعالی الی جوار رحمته وکان فرعون قد تزوج امرأة من اجمل

نساء بنی اسرائیل یقال لها آسیة بنت مزاحم فرأت ما صنع فرعون بالماشطة فقالت فی نفسها کیف یسعنی ان اصبر علی ما یفعل فرعون وانا مسلمة وهو کافر فبینما هی تؤمر نفسها اذ دخل علیها فرعون فجلس قریبا منها فقالت یا فرعون أنت شر الخلق واخبثهم عمدت الی الماشطة فقتلتها قال فلعلك بك الجنون الذی کان بها قالت ما بی جنون وانما المجنون من یکفر بالله الذی له ملك السموات والارض وما بینهما وحده لا شریك له وهو علی کل شیء قدیر فمدها بین اربعة اوتاد یعذبها ففتح الله لها بابا الی الجنة لیهون علیها ما یصنع بها فرعون فعند ذلك قالت رب ابن لی عندك بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله فقبض الله روحها واسکنها الجنة العالیة **روح** وثم فی عاد اشارة الی الطبیعة البشریة وفی ثمود الی القوة الشهویة وفی فرعون الی القوة الغضبیة فلا بد للسالك من تزکیتها وازالة آثارها **روح البیان** الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ جنہوں نے سر اٹھایا تھا شہروں میں فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ پھر بہت کرتے تھے ان لشکروں میں فساد فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ پھر برسایا اُن پر تیرے رب نے سَوْطَ عَذَابٍ ط ایک کوڑا عذاب کا اور مجموع لفظ صب اور سوط سے معلوم ہوا کہ عذاب کے واسطے دو استعارے فرمائے ہیں اور منہ کرصبّ کا لفظ اسکی تشریح ہے دوسرا تازیانہ کہ سوط کا لفظ اُسکے تصریح ہے اور ایک عبارت میں دو استعارے جمع فرمانا آئین کلام اللہ کا ہے بشر کے کلام میں پایا نہیں جاتا چنانچہ اس آیت میں بھی فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ مذکور ہے اور بالتخصیص ان تینوں قصوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ لوگوں کے خیال و ذہنوں میں جو بدلا لینا جمع کثیر سے مشکل معلوم ہوتا ہے یا تو اس جہت سے ہوتا ہے کہ وہ جماعت کثیر بڑی زور آور اور قوی ہیکل ہوتی ہیں کہ کوئی اُنکے مقابلہ کے طاقت نہیں رکھتا تو اسکے واسطے قصہ شداد اور عاد کا بیان فرمایا اور یا گھرے کوٹ کے مضبوطی کے سبب ہوتا ہے سو اس شبہے کے دفع کے لیے ثمود کا قصہ ارشاد ہوا یا فوج اور لشکر کے باعث سے ہوتا ہے سو اسکے لئے فرعون کا احوال مذکور فرمایا **ع عزیزی** اب اس مضمون کو جسکے واسطے پانچ قسمیں اور تین قصے تمہید ہوئے تھے ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ط بیشک تحقیق تاہو اکہ تیرا رب البتہ گھات میں ہے **ع عزیزی**

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ ط سو آدمی جب آزماتا ہے اسکا پروردگار پس عزت دیتا ہے اُسکو اور نعمت میں رکھتا ہے اُسکو پھر کہتا ہے میرے رب نے مجھکو عزت دی اور مقرر آوے جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اُسکا تو تنگ کرتا ہے اسپر رزق اوسکا پھر کہتا ہے میرے پروردگار نے مجھکو ذلیل کیا **ترجمہ ف** بے سمجھی جہ اس بات کے کہ یہ سب آزمایش ہے میرے صبر کی اور عزت اور ذلت کا مقدمہ تو پوشیدہ ہے

نہین معلوم کہ کیا ہے کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ فقر آخرت کی عزت کا سبب ہوجاتا ہے اور بہت
ہوا ہے کہ مال و دولت آخرت کی ذلت اور وبال کے سبب ہوتے ہین سو دنیا کے پہلے حال پر
مغرور ہونا اور ان دونوں صورتوں مین یعنی نعمت اور بلا مین غیب کے معاملے کو کہ امتحان
اور آزمایش ہے نہ سوچنا بڑے غفلت ہے ان ربک لبالمرصاد کے مضمون سے بل التقتیر
قد یؤدی الی کرامۃ الدارین فی حق الفقیر الصابر ع اے دل اگر بدیدۂ
تحقیق بنگری ؛ درویشی اختیار کنی بر توانگری ؛ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال
لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء
قد ربطوہ فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ نصف الکعبین
فیجمعہ بیدہ کراھۃ ان تری عورتہ فتأمل ھل تکون ھذہ اھانۃ لخواص عباد اللہ
فالمؤمن اما فی مقام الشکر او فی مقام الصبر قال علیہ السلام الایمان نصفان نصف صبر ونصف شکر روح البیان
یہان پر چند سوال جواب طلب پر ضرور ہین اول یہہ کہ لفظ ف کا تفریع کیواسطے آیا ہے اور
عرب کے لغتین اما کا کلمہ مجمل کی تفصیل کے واسطے ہوتا ہے جو کلام سابق مین گذرا ہو سو
اس کلام مین وہ مجمل کہان ہے اور تفریع تفصیل کی کس چیز سے علاقہ رکھتی ہے جواب اسکا
یہہ ہے کہ وہ مجمل کلام مضمون ان ربک لبالمرصاد کا ہے اسواسطے کہ اس مضمون سے معلوم ہوا کہ آزمایش
و امتحان کے درپے ہے اور بندون کے احوال سے غافل نہین اور یہہ بات اسکو چاہتی ہے کہ بندے بھی ڈرتے
اور ہوشیار رہین غافل نہون لیکن آدمی غفلت مین گرفتار ہے اور اوسکے غفلت کا بیان
دونون صورت مین عزت یا ذلت دولت ہو یا فقر تفصیل اس مضمون کی ہوئی اور اس تفصیل کو
اس اجمال پر ف کے لفظ سے تفریع فرمایا ہے دوسرے یہہ کہ دولت کی آزمایش کی جاے پر فاکرمہ
ارشاد ہوا اور بندے کی زبانی بھی فاکرمن نقل فرمایا اور فقر کی آزمایش کی جاے فاھانہ نہ فرمایا
اور بندے کی زبان سے فاھانن فرمایا اسمین کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حقیقت مین رزق کی تنگی
اہانت کا سبب نہین ہے پس فقر کو اہانت کہنا غافل بندیکا کام ہے کچہہ موافق واقع کے نہین
اسلیے کہ اکثر ہوتا ہے کہ فقر ظاہر ہے دنیا اور آخرت کی صلاح کا سبب ہوجاتا ہے بلکہ موجب عزت
اور جاہ کا بھی ہوجاتا ہے چنانچہ بہت سے اولیاء اللہ کے احوال سے ظاہر ہے اور دولت و مال حقیقت مین
عزت ظاہری کا سبب ہوتا ہے اکثر حالات مین گو کہ آخرت کی عزت کا سبب نہو بہر صورت فراخی
رزق کی دنیا مین بہتر ہے دنیا اور آخرت کے خزانے سے معًا سو اس نکتے کے واسطے فاکرمہ کے لفظ کو
اس جاے پر بڑہایا تیسرے یہہ کہ اصل کلام مین یون معلوم ہوتا ہے کہ فاما الانسان فیقول
ربی اکرمن اذا ما ابتلاہ فاکرمہ واما ھو فیقول ربی اھانن اذا ما ابتلاہ فقدر علیہ رزقہ پس لفظ فیقول
کا مبتدا کی خبر ہے دونون جاے پر واما اذا ما ابتلاہ ظرف ہے یقول کا اور کلام مجید مین
اول اما کو انسان پر داخل کیا اور دوسری بار اما اذا ما ابتلاہ پر کہ ظرف یقول کا ہے لائے اس تغیر مین

کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ حقیقت مین اما ظرف پر داخل ہے اسواسطے کہ اما کا لفظ لانے سے انسانکی
تفصیل منظور نہین بلکہ اسکی آزمایش کی تفصیل دولت اور فقر سے منظور ہے اور سب پہلے قرینے مین کہ انسانکا
لفظ متصل اما کے وارد ہے ضمیر ونکے مرجع کی تعین کے واسطے ہے جو کہ سابق مین مذکور نہین
ہوئی سو باعتبار اصل معنی کے کلام کو یون سمجھا چاہیئے کہ ان ربک لبالمرصاد والانسان غافل
عن ذلك فی کلتا الحالتین فاما اذا ما ابتلٰه ربه فاکرمه و نعمه فیقول
ربی اکرمن و اما اذا ما ابتلٰه فقدر علیه رزقه فیقول ربی اهانن
بلکہ اگر خوب غور کیجیے تو یہان دو تفصیلین منظور ہین اول یہہ کہ اما الانسان فهو غافل عن
کون ربه لبالمرصاد فی کلتا الحالتین اور دوسرے یہہ کہ اما فی حالة
الابتلاء بالنعمة والمال فلا یتقی النعمة بالشکر واما فی حالة الابتلاء بالفقر والضیق فلا
یتقاه بالصبر ولابد لی ان ربه مترقب المجازاته علی معاملته اور جو تفصیل اول کی مقصود بالذات نہتی تو انسانکے لفظ
اس تفصیل کیواسطے شروع مین اس تفصیل کے زیادہ کیا تاکہ اشارہ ہو اس تفصیل پر اور دوسری تفصیل کو
اتباع کے طور پر لائے ہین اسواسطے کہ یہی تفصیل بالذات مقصود تہے واللہ اعلم ۵ عزیزی ۵ چو
تہے یہہ کہ انکار اور مذمت انسان کی جو اکرمن اور اهانن کے لفظ سے بوجہی جاتی ہے کس چیز
کی طرف متوجہ ہے حالانکہ انسان بیچارہ اس کہنے مین سچا ہے چنانچہ اکرام کے مقام پر اسکے
مطابق خود ہی ارشاد فرمایا ہے پہر اگر بندے نے بہی اسکے موافق کہا تو جائے انکار نہین ہے اور
اہانت کی جائے پر ہر چند کہ خود نہین فرمایا ہے لیکن مطابق واقع کے ہے کیونکہ فقر اور معاش
کی تنگی اکثر اوقات مین سبب ذلت اور حقارت کا ظاہر بینون کے نظر و بخیت معلوم ہوتی ہے چنانچہ
کہا ہے عزة الدنیا بالمال وعزة الاخرة بالاعمال جواب اسکا یہہ ہے کہ انکار
اور مذمت کہنے پر اکرمن اور اهانن کے اسواسطے ہے کہ موافق واقع کے نہین ہے بلکہ اس جہت سے
ہے کہ بندہ اکرام اور اہانت دنیوی مین گرفتار ہے اور اس آزمایش سے کہ پردے مین اکرام اور اہانت
کے مخفی و مستور ہے غافل ہوجاتا ہے اور حقیقت کو اکرام اور اہانت کی کہ قیامت کے روز ظاہر
ہوگی نہین جانتا اور سوا اکرام اور اہانت دنیوی کے کسیطرح کا اکرام اور اہانت تصور نہین کرتا پس بندہ
مانند بے عقل بچے کے ہے کہ زہر شکر آلودہ کو مانند شکر کے جانتا ہے اور بدمزے دوا کو کہ سراسر اسکے حق مین
نافع ہے زہر جانتا ہے سو یہہ انکار اور جہڑکیان اسکی بے وقوفی پر ہین کہ حقیقت کو چہوڑکے ظاہر پر
ریجہہ رہا ہے ۵ عزیزی ۵ پانچوین یہہ بات ہے کہ ابتلا کے معنے عرف کے موافق فقر مین
تو ظاہر ہین لیکن دولت اور اکرام مین ابتلا کے کیا معنے ہونگے جواب اسکا یہہ ہے کہ لغت مین
ابتلا کے معنے امتحان اور آزمایش کے ہین سو جیسے کہ فقر مین آزمایش منظور ہے یعنے صبر کریگا
یا نہین اسیطرح دولتمین بہی وہی آزمایش منظور ہے کہ شکر کریگا یا نہین س باده نوشیدن
وہشیار نشستن سہل ست ۞ گر بدولت برسی مست نگردی مردی ۞ پس ابتلا سے اس جاے پر لغوی

یعنی مراد ہین نہ عزتی اور سبب آدمی کے حال کی تفصیل بیان کرنے سے فقر ہو یا غنا فارغ ہو چکی تو اب اسکو ادا نکرنے پران حقون کے جو لوازمات غنا کے ہین اور ادا نکرنے پر اسکے شکر کے زجر و توبیخ فرماتے ہین کَلَّا بات یون نہین ہے بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہین کرتے وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ط اور ایک دوسرے کو تقید نہین کرتے ہو کہانا کہلانے پر مسکین کے بلکہ اپنے مال کمائے ہوئے سے دنیا تو کیا ممکن ہے غیر کے مال سے بہی جو بے محنت تمکو ملتا ہے خرچ نہین کرتے ہو اور اوسکو بہی بے دہڑک چکہہ جاتے ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا اور کہاتے ہو میراث باپ دادون کی بے موقع اور بیجا اور فرق نہین کرتے ہو تم درمیان اپنے حق کے کہ حلال ہے اور اپنے شریکون کے حق کے کہ حرام ہے پس تمہاری سمجھہ بوجھہ جانورون کی سمجھہ بوجھہ سے بہی کمتر ہے کہ اپنی کہاس کو اول سونگہ لیتے ہین پہر اگر قابل کہانے کے ہوتی ہے تو کھاتے ہین نہین تو نہین ط عزیزی ط اور اگر کوئی یہہ کہی کہ نہ میرے پاس مال ہے کہ یتیم اور مسکین کو سمجہے دون اور نہ باپ دادے کی میراث ملی ہے کہ اسمین سے شریکون کا حق کہا لیا ہوگا اسکے جواب مین فرماتے ہین وَّتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ط اور دوستی رکہتے ہو تم مال سے جی بہر کے اور ہرچند کہ مالدار نہین ہو لیکن تمہارے دلمین مال کی محبت بہری ہوی ہے اگر تمہارے ہاتہہ آوے تو تم بہی ہمیشہ برو جود وسرے کرتے ہین ط عزیزی بیضاوی ط وتحبون المال حبا جما كثيرا مع حرص وشره ومنع حقوق وعدم انتفاع فان الجم الكثير يقال جم الماء في الحوض اذا اجتمع فيه وكثر والمقصود ذمهم ببيان ان حرصهم على الدنيا فقط وانهم عادلون عن امر الاخرة وفيه اشارة الى ان حب المال طبعي فلا يتخلص منه المرء بالكلية الا ان يكون من الاقوياء فكانه اشار الى حب اذا لم يشتد لا يكون مذموما وقال بعض الكبار وتحبون مال الاعمال السيئة النفسانية والاحوال القبيحة الهوائية حبا كثيرا ط روح البيان كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ط یون سمجہا چاہیے کہ جب کوٹی جاویگی زمین جیسا کہ حق ہے کوٹنے کا اور آویگا تیرا پروردگار جلال اور قہر کی صفت سے اور آوینگے فرشتے صفین کی صفین یعنی ساتون آسمان کے سات صفین ہو جاوینگی اور حاملان عرش کی صف دوسری اور علی ہذا القیاس ط عزیزی ط كلا ردع دكا دكا استئناف لطريق الوعيد تعليل للردع والدك الدق وقال الخليل الدك كسر الحائط والجبل وقال المبرد الدك حط المرتفع بالبسط ودكا الثاني ليس تاكيد للاول بل هو دك آخر سوى الاول والمعنى اذا دكت الارض دكا متتابعا وضرب بعضها ببعض حتى انكسر وذهب كل ما على وجهها من جبال وابنية وقصور حين زلزلت زلزلة بعد زلزلة وحركت تحريكا بعد تحريك وصار هباء منبثا وهو عبارة عما عرض لها عند النفخة الثانية ط روح البيان وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ٥

اور لائی جاویگی اس روز دوزخ اوسدن سوچیگا آدمی اور کہان ملے اسکو سوچنا کہنے لگیگا آدمی افسوس
اگر مین نے کچہہ آگے سے بہیجا ہوتا اس زندگانی کے واسطے مال اور عمال نیک پس اس روز نہ ماریگا
اسکا سا مارنا کوئی اور نہ باندہیگا اسکا سا باندہنا کوئی اور بعضے معتبر قاریون نے لایعذب اور لایوثق
مجہول کے صیغہ سے پڑہا ہے اور اس صورت مین معنی ظاہر ہین کہ نہ عذاب کیا جاویگا اس غافل کی
طرح سے کوئی اور نہ بند کیا جاویگا اس غافل کی طرحسے کوئی ۵ عزیزی وروح ۵
یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ہو بدل اشتمال من بتذکر او استئناف وقع جوابا
عن سؤال نشأ عنه کأنه قیل ماذا یقول عند تذکره فقیل یقول یالیتنی عملت
لاجل حیاتی هذه یعنی لتحصیل الحیاة الاخرویة التی هی حیاة نافعة دائمة غیر منقطعة اعمالا صالحة
انتفع بها الیوم عزیزی وروح البیان یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ
فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۵ اے جی چین پکڑے ہوئے پہر آ اپنے پروردگار کیطرف ایسی حالت مین کہ خوش ہونیوالا ہے تو دیکہنے تجلی سے جمال حق کے اور پسند کیا گیا ہے تو ساتہہ ظہور آثار جمال جمیل مطلق کے
پہر داخل ہو میری مقرب بندونکی گروہ مین کہ دیدار کے مقام مین رہتے ہین اور داخل ہو میری
جنت مین کہ وہ مقام ہے لذت جسمانیکی مزے اوٹہانیکا رزقنا الله الفوز بالسعادتین
اسجگہہ یہ سمجہہ لیا چاہئے کہ نفس انسانی کو قرآن مجید مین تین صفتون سے موصوف کیا ہے
اَمَّارَةٌ اور لَوَّامَةٌ اور مُطْمَئِنَّةٌ اَمَّارَةٌ کی صفت ہے کافرون اور فاسقونکے
نفس کی کہ کفر اور فسق سے موہنہ نہین پہیرتے اور اونکا نفس اونکو ہر وقت انہین کامون کے
طرف رغبت دلاتا ہے اور لوامگی اون گنہگارونکی نفس کی تعریف ہے کہ وہ اپنی بدی پر ندامت
کہینچتی ہین اور گناہ ہو جانیکے بعد اپنی کو آپ ملامت کرتے ہین کہ یہہ کام مینے کیون کیا اور بہت
برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیا اور اولیا اور صحابہ کے نفسونکی صفت ہے کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور
فکر مین حق کے اطمینان رکہتے ہین اور کش مکش سے خواہشون کی اور خطرات سے گناہ ہونیکے اونکے
احوال پراگندہ اور اوقات مکدر نہین ہو سکتی اور بعضے کہتے ہین کہ امارگی ہر نفس کی صفت ذاتی
ہے کہ شہوت اور غضب کیوقت عقل اور شرع کی حکم پر ظہور کرتی ہے اور لوامگی بہی ہر نفس کی
صفت ہے مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کیطرف رجوع کرے اور خیر اور شر کو پہچانے اور اطمینان
بہی ہر نفس کی صفت ہے مگر جبکہ ذکر کا نور تمام بدن کے اجزا پر غالب ہو جاتا ہے اور حضرت
امام حسن بصری رضی الله تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ سارے نفس قیامت کے دن لوامہ ہونگے اور
اپنکو ملامت کرینگی کہ طاعت تو نے زیادہ کیون نکی اور گناہ کیون کیا اور ہر چند کہ اصل مین وقت
اس ندا اور بشارتکا وقت فزع اکبر کا ہے کہ قیامت کے روز ہوگا لیکن نمونہ اوسکا وقت مرنے
ہر مؤمن کو ظاہر ہوتا ہے چنانچہ عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے الله علیہ واٰلہٖ وسلم سے مینے سنا ہے کہ جب بار ایمان آدمی کو اجل آتی ہے تو سرہانے اوسکے فرشتے

خوبصورت خوش لباس معطر آتی ہیں اور کہتے ہیں اے جان بجق آرمیدہ خوشی اور رضامندی سے
نکل آ کہ تیرا پروردگار تجسے خوش ہے یہہ بات سنکر مسلمانکی جان کمال خوشی سے نکل آتی ہے اور
اور ایک عالم اوسکی خوشبو سے معطر ہوجاتا ہے اور فرشتے اوسکو ریشمی معطر کپڑونمین لیجاتے ہین
اور دروازے آسمان کی کہلجاتے ہین اور وہان کے دربان مرحبا کہتے ہوئے استقبال کرتے ہین
اور اوسکے واسطے بخشش طلب کرتے ہین اور اوسکو عرش معلے کے نیچے لیجاتے ہین کہ اللہ تعالی کو
سجدہ کرے اور حضرت میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اس جانکو مسلمان اور نیکوکاروں کے ارواحکی مقام میز
داخل کرو اور اوسکی قبر کو فراخ کردو کہ آرام اور رحمت اوسکو پہنچتی رہے اور اوسکو کہدو کہ آرام سے
سو رہے نئی دولہن کی مانند کہ اوسکو کوئی بدخواب نہین کرتا اور کافر وکی ساتہہ اوسکے برعکس معاملہ
واقع ہوتا ہے ۵ عــزیزی راضیة بالثواب مرضیة عنك وقال الحسن اذا اراد الله
قبضها اطمأنت الى الله ورضيت عن الله رضى الله عنها قال عبد الله بن عمرو اذا
توفى العبد المؤمن ارسل الله عز وجل ملكين وارسل اليه بتحفة
من الجنة فيقال لها اخرجى ايتها النفس المطمئنة اخرجى الى روح وريحان
ورب عنك راض فتخرج كاطيب ريح مسك وجده احد فى انفه والملائكة
على ارجاء السماء يقولون قد جاء من الارض روح طيبة ونسمة
طيبة فلا يمر بباب الا فتح له ولا بملك الا صلى عليه حتى تؤتى
به الرحمن فيسجد ثم يقال لميكائيل اذهب بهذه فاجعلها مع انفس
المؤمنين ثم يؤمر فيوسع عليه قبره سبعون ذراعا عرضه وسبعون ذراعا
طوله وينبذ له فيه ريحان ان كان معه شئ من القرآن كفاه نوره وان لم يكن جعل
له نور مثل الشمس فى قبره ويكون مثله مثل العروس نيام فلا يوقظه الا احب
اهله اليه واذا توفى الكافر ارسل الله اليه ملكين وارسل اليه قطعة من ثياب
انتن واخشن من كل خشن فيقال ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى جهنم وعذاب
اليم ورب عليك غضبان وقال سعيد بن جبير مات ابن عباس بالطائف فشهدت
جنازته فجاء طائر لم ير على خلقته فدخل نعشه ثم لم ير خارجا منه فلما دفن تليت هذه
الاية على شفير القبر لم يدر من قرأها يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي ۵ معالم عن النبى صلى الله عليه وسلم من قرأ سورة
الفجر فى الليالى العشر غفر له ومن قرأها فى سائر الايام كانت له نورا يوم القيمة ۵ بيضاوى
قيل نزلت فى حمزة بن عبد المطلب وقيل فى خبيب الذى صلبه اهل مكة وقيل هى عامة فى المؤمنين
اذ العبرة لعموم اللفظ لا بخصوص السبب ۵ حص ۵ والله سبحانه تعالى اعلم بالصواب تمت سورة الفجر

سورة البلد

یہہ سورہ مکی ہے اسمین بائیس آیتین اور بیاسی کلمے اور تینسو اکتیس حرف ہین

اور اس سورہ کا سورۂ بلد اسواسطے نام رکھا ہے کہ اوسکے شروع مین مکہ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے
اور بلد عرب کی لغت مین شہر کو کہتے ہین اور دیکھنا اس شہر کے حال کا اوسوقت کہ قسم کہانیکا وقت
تہا دلیل صریح ہے اس بات پر کہ آدمی کو دنیا اور آخرت مین اوٹھانے سے مشقت اور رنج کے چارہ نہین ہے
چونکہ جب ایسا شہر بزرگ مجمع ایسی مشقتونکا ہووے تو دوسرے شہر بطریق اولی بڑے بڑے رنج
اور مشقتونسے خالی نہونگے اور انسان جو مدنی الطبع ہے یعنی اوسکی طبیعت مین شہر کی محبت
بسی ہوئی ہے بغیر شہر کے رہ نہین سکتا اور کوئی شہر مقام راحت کا نہین مصرعہ ہیچ
گنجے بے ددو بی دام نیست ٭ اور شہر مکے کی عظمت بہت وجہونسے ثابت ہے اونمین سے یہہ ہے
کہ حرم الٰہی کا مکان ہے اور مقام امن کا اور مرجع خلق کا کہ ہر سال مین ہزارہا آدمی دور دور کے ملکون
اور شہرون سے ارادہ وہانکا کرتے ہین اور وہ عمدہ نسک کی جا ہے کہ حج اور عمرہ ہے اور اول
ہے سب دنیا کی بناؤنسے اور قبلہ ہے عالم کا اور مقام حضرت خلیل علیہ السلام کا بھی وہان ہے
اور اون سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تولد کی جا ہی ہے اور اون جناب
اللہ تعالیٰ کی طرفسے وحی نازل ہونیکی جگہہ ہے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ والفجر سے یہہ ہے
کہ اس سورتمین تاکید عزت اور حرمت کرنے پر یتیم کی اور کھانا کہلانے پر مسکین کے اور مذمت
مال کی محبت کی مذکور ہے اور اس سورتمین بہی یہی مضمون مذکور ہین اور اوس سورے مین ہلاک
کرنا بڑی بڑی زبردست سرکشونکا گناہونکی شامت کے سبب سے مذکور ہے جیسے عاد اور ثمود
اور فرعون اور اس سورےمین بہی ایسے کافر پر جھڑکی ہے کہ اپنے قوت پر اتراتا تہا اور کسیکو خیال مین
نہ لاتا تہا اور سبب اس سورہ کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ قریش مین ایک کافر کلدہ بن اسید
نام بڑا پہلوان قوی ہیکل زور آور تہا اور ابوالاسد اوسکی کنیت مقرر کی تہی اور قوت اوسکی
اس مرتبہ کو پہنچی تہی کہ چمڑا گائے عکاظی کا اپنے پانون سے دبا لیتا تہا اور لوگون سے کہتا تہا
کہ اس چمڑےکو میرے پانون کے نیچے سے کہینچ لو تمام آدمی ملکر زور کرتے تہے یہان تلک کہ
وہ چمڑا پرزے پرزے ہوجاتا تہا لیکن اوسکے پانون کی نیچے سے جنبش نہین کرتا تہا جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اسلام کی طرف دعوت کی تو وہ کافر ایمان نہ لایا اور کلام سخت
کہنے کہ تو مجھکو ایک قیدخانہ سے ڈراتا ہے جسکے کل انیس ۱۹ پیادے ہین اونکو تو مین ایک ہاتہہ کی
ہاتہہ سے پست کرتا ہون ایسا کون ہے کہ میرا سامنا کرے اور ایک باغ پر مجھکو بہلاتا ہے کہ مینے شادیونمین
اور خاطر داریونمین ڈہیرون مال خرچ کئے ہین اگر اون مالونکو گن لیجے تو وہ تیرا باغ سامان اور اسباب
اور درختون اور نہرون سمیت اوسکی رو برو ہیچ حقیقت ہے پس اوسکے ان باتونکے جواب مین اللہ تعالیٰ
نے یہہ سورت بہیجی اور مضمون اس سورت کا یہہ ہے کہ آدمیکو اپنی قوت اور زور پر اور مالکی کثرت اور
بڑائی پر نام اور جاہ کے مغرور ہونا نچاہیے اور ابتدا کو اپنے پیدائش کی موت کی نہایت تک
نظر مین رکہنا چاہیے کہ کیا کیا سختیان درپیش ہین کہ طاقت اونکی اوٹہانیکی بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد

کے ممکن نہین ہے اور مال کو اوسوقت نعمت جاننا چاہیے کہ آخرت کی سختیون مین کام آوے نام
وجاہ دنیا فانیکا جیسے سراب کا پانی اور نقش برآب ہے ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور
تو اترا ہوا ہے اس شہر مین اور لا اصل مین نفی کی معنون مین ہے اور یہان پر قسم کی تاکید کے مقام پر
اس لفظ کو لائے ہین اور وجہ تاکید کے سمجہانے کے اس لفظ سے یہہ ہے کہ قسم اکثر اسیات پر کہاتے
ہین کہ اس بات سے کوئی منکر ہو پس اول لا کے کلمے سے منکر کے انکار کو نفی کرتے ہین بعد اسکے قسم
اپنے مطلب کو ثابت کرتے ہین پس گویا مطلب دو طور سے ثابت ہوتا ہے باطل کرنے سے نقیض کے
اور ثابت کرنے سے عین مدعا کے اور اگر فقط قسم ہے کو ذکر کرتے تو اثبات ایک ہی طور سے ہوتا سوا سطے
نفی کے کلمے کو لائے تاکہ تاکید کے زیادتی ہو اور بعضے علما کہتے ہین کہ قسم کے نفی مراد ہے یعنی اس
مطلب پر قسم کی حاجت نہین ہے کہ خود ظاہر ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہہ کلمہ مقسم بہ کے بزرگی پر دلالت
کرتا ہے کہ اس چیز کا رتبہ اس سے برتر ہے کہ ایسے چہوٹے سی بات پر اسکی قسم کہائی جاوے اور
دونون صورتون مین اشارہ ہے ثابت ہونی پر مطلب کے دعوا کرنے سے اسکے ظہور کے پس اس راہ سے
بہی تاکید ثابت ہوئی وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال ہے مقسم بہ سے اور انت خطاب ہے
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہے علمانے کہ بیچ قرآن مجید کے چار ہزار نام حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے مذکور ہین بعضے بتعریض اور بعضے بتصریح والحل بمعنی الحال من الحلول وھو النزول
ای والحال انت یا محمد حال فی مکة نازل بھا قید اقسامه تعالی بمکة بحلوله
علیه السلام فیھا اظہار المزید فضلھا فانھا بعد ان کانت شریفة
بنفسھا زاد شرفھا بحلول النبی العظیم الشریف فیھا فالاشرف فیه یحصل له شرف بشرف المکین ومافیه شرف
ذاتی یحصل له بشرفه شرف زائد فمحل قدمی النبی علیه السلام لمکة والمدینة وغیرھما ینبغی ان
یحافظ علی حرمته وقد سمی علیه السلام المدینة طابة لانھا طابت به وسکانه وفیه تعریض لاھل مکة
بانھم لجھلھم یریدون ان یخرجوا منھا من به مزید شرفھا ویؤذوه ۵ اے کعبہ از زمین قدوم تو صد شرف دیده
راز مقدم عالی تو صد صفا بطحا نور طلعت تو یافته فروغ یثرب ز خاک پای تو یافته رونق ونوا و فیه اشارة الی بلد
مکة الوجود الانسانی والی رسول القلب المستکن فی الجانب الایسر منه ۞
عرائس و روح البیان ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۞ اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم صفی کی اور
انکی اولاد کی قسم ہے ۞ عزیزی ۞ ف ۞ قوله تعالی ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۞
اور قسم ہے جننے والی کی اور جنی گئی کی کہ دونون کمال مشقت اور رنج مین گرفتار ہین کیونکہ جننے
والیکو اول تو بوجہ اوٹہانا حمل کا اور بدمزہ رہنا طبیعت کا اور جننے کا درد اوٹہانا چاہیے اور بعد اسکے
بچے کے پالنے مین سختیان اور رنج کہینچنا چاہیے اور جسکو جنتی ہے اوسکی مصیبتین یہہ ہین کہ اول تو
اوسکو اندہیرے مین بچہ دان کے کمال عجز اور ناتوانی سے گذران کرنا چاہیے اور بعد اوسکی اس محنت

سراے فانی مین یعنی دنیا مین طرح طرح کے دردون اور رنجون جسمانی اور روحانی مین مبتلا ہونا ہے اسواسطے کہ بچکی رونیمین پیدا ہونیکے ساتھہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اس جہان مین زندگانی رو دہوکے کاٹیگا اور کیا اچہا کہا ہے کسی شاعر نے لما تؤذن الدنیا من صروفہا یکون بکاء الطفل ساعۃ یولد والا فما یبکیہ منہا وانہا لاوسع مما کان فیہ وارغد یعنی اس سبب کہ خبر دیتی ہے دنیا تغیر حال اپنے سے ہوتا رونا لڑکیکا وقت پیدا ہونیکے اور اگر ایسا ہوتا تو نہ روتا لڑکا جنے کے وقت اور البتہ وہ فراغت مین آیا ہے اس چیز سے کہ تہا تنگی اور کشادگی مین اور بعضے مفسرون نے لکہا ہے کہ مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام ہین کہ کس مشقت سے بہشت سے نکالے گئے اور دیکہی بہالی کہائی بہی نعمتونکو اوسنے چہین لیا اور مراد ولد سے انکی ذریات یعنی اولاد ہین کہ تمام عمر مین اسپے سواے اس دار المحنت کے کچہہ نہین دیکہا اور صفا یعنی وطن اصلی کے کمال حسرت اور افسوس سے ستے اور ان دونون جنس سے قسم ثابت ہوئی کہ آدمیکی اصل ابتدا مشقت اور رنج ہے اور اصل آپ ہی مورد مشقت اور رنجکی ہے اب اس دلیل پر مدلول اور متفرع کرکے فرماتے ہین لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ مقرر پیدا کیا ہمنے انسان کو مشقت اور رنج مین کیونکہ اصل آدمیکی عالم خاکمین مٹی کی زمین ہے اور اصل اسکی عالم آب مین نطفہ آدم علیہ السلام کا ہے اور دونون مشقت اور رنجمین گرفتار ہین کَبَدٌ کو یہان پر بے کے زبر سے پڑہنا چاہیے کہ مشقت کی معنو نمین ہے اور کَبِدٌ بے کے زیر سے کہ جگر کی معنو نمین ہے وہ بہی اس سے مشتق ہے کیونکہ آدمیکی بدن مین باورچی گبری اوسیکا ذمہ ہے غذا کو اپنے اندر لانیمین اور اوسکی پکانیمین اور اوسکے تقسیم کرنیمین بڑی بڑی مشقتین اوٹہاتا ہے اور دوسرے اعضا لقمہ بے دودہ پر قابض اور متصرف ہوتے ہین ۵ **عزیزی** ۵ لقد خلقنا الخ جواب للقسم وفی کبد حال من الانسان بمعنی مکابد والمعنی لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فی تعب ومشقۃ وشدائد الدنیا من قطع سرقہ وغیرہ کصداع ووجع الاضراس ومد العین وھم الدین ونحو ذلک اور شامل ہے شدائد تکالیف کو بہی مانند شکر کے اوپر خوشیکے اور صبر کے اوپر مصیبت کے اور ادا کرنے عبادات کے مثل صوم اور صلوٰۃ اور زکاۃ اور حج اور جہاد وغیرہ کے پہر بعد اسکے ساتھہ قیاس کرلے شدت موت اور سوال منکر نکیر اور ظلمت قبر کی پہر اوٹہنے اور عرض اوپر ملائکہ محاسب کے یہان تک کہ پہنچے طرف موضع مستقر یعنی بانچ جنت کی اور یا بیچ نار کے جیسا کہ فرمایا لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۵ **روح البیان** ۵ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ کیا سمجہتا ہے کہ نہ قدرت پاویگا اوسپر کوئی جو اپنے زور پر ایسا مغرور ہے

ترجمہ ۵ **ف** ۵ کہتے ہین یہہ بات ابو الاسد کلدہ کے حقمین ہے جو وہ ایسا زور آور تہا جو اونٹ کی کہال پر پانو رکہتا اور کئی مرد زور آور اوس کہال کو کہینچتے یہان تک کہ کہال کے ٹکڑے ہوتے پر اوسکے پانو تلے سے نہ نکلتی سو وہ کلدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کہتا

اور اپنے زور قوت پر کسیکو خاطر مین نہ لاتا تہا ۞ عزیزی ۞ قولہ تعالی ۞ اَن لَّن یَقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ ۞ ان مخففۃ من الثقیل سادۃ مع اسمہا مسد مفعولی الحسبان ۞ روح البیان ۞ یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا ۞ کہتا ہے کہ خراب کیا مینے بہت مال ۞ ترجمہ ۞ ف ۞ یہہ ابوجہل تہا جو لوگونکو مال دیتا تہا جہاکر اسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح بطرح سے ستاوین ۞ ترجمہ ۞ مالًا لبدًا ای کثیرا من تلبد اذا من تلبد الشئی اذا اجتمع یرید کثرۃ ما انفقہ سمعۃ و مفاخرۃ وکان اھل الجاھلیۃ یسمون مثل ذلک مکارم و فی لفظ الاھلاک اشارۃ الی انہ ضائع فی الحقیقۃ اذ لا ینتفع بہ صاحبہ فی الاخرۃ کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فی حق عبد اللہ بن جدعان کان فی الجاھلیۃ یصل الرحم ویطعم المسکین فھل ذلک نافعہ یا رسول اللہ فقال علیہ السلام لا ینفعہ لانہ لم یقل یوما رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین ۞ روح البیان بیضاوی ۞ حق تعالی فرماتا ہے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗٓ اَحَدٌ ۞ اے کیا سمجہتا ہے وہ کہ نہین دیکہتا اوسکو مال دینے کے وقت یعنی خدا تعالی دیکہتا ہے کہ یہہ مال کس واسطے لوگونکو دیا تونے اور یہہ احسان خدا تعالی کا نہین سمجہتا کہ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ وَ ھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ ۞ اے کیا نہ بنائی ہمنے اوسکے واسطے دو آنکہین جو دیکہتا ہے نیک بد عالم کا اور زبان اور ہونٹہ یا تو نکے واسطے اور راہ دکہائی ہمنے اوسے بہلائی اور برائی اور بہلائی کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجکر پیغمبر سنا تاہے اور دکہاتاہے راہ نیکی بدی کی یا نجدین سے مراد دو پستان ماکی ہین جو حق تعالے نے اودہر راہ دکہائی یعنی اللہ تعالی قادر ہے ایسی چیزین بنا مین آدمی کے واسطے وہ کب بیخبر ہے اوسکے مال خرچ کرنے سے بلکہ آدمی کافر نہین سمجہتا اور غافل ہے ۞ زبان آمداز بہر شکر و سپاس ۞ بغیبت نگرداندش حق شناس گزرگاہ قرآن و پندست گوش ۞ بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش ۞ دو چشم از پے صنع باری نکوست ۞ زعیب برادر فرو گیر دوست ۞ وَ ھَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ معطوف علی الم نجعل ۞ روح البیان اور دقیقہ شناس عالمون نے کہاہے کہ حق تعالے نے آدمیکو دو آنکہین اور ایک زبان دی ہے تا اشارہ ہو سیات کی طرف کہ بولنا اسکا دیکہنے سے کم چاہیے کیونکہ دیکہنا اسکا شامل ہے خیر و شر کو اور بولنا سوا بہلائی کے اچہا نہین اسیواسطے ایک زبان پر دو نگہبان مقرر فرمائے ہین کہ دونون ہونہہ ہین تاکہ معلوم کرے کہ زبان کو اپنے لگام رکہنا چاہیے چنانچہ حق تعالے دوسری جاے فرماتاہے مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید نہین بولتا آدمی کوئی بات مگر یہہ کہ اسکے نزدیک مقرر ہین نگہبان طیار اسکام کیواسطے اور حدیث مین ہے کہ جو شخص کہ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکہتاہے پس چاہیے کہ نیک چیز کہے یا خاموشی اختیار کرے اور ترمذی مین عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ اپنے زبان کو بند کرو اور اپنے گہر مین بیٹہہ کر رہو اور اپنے گناہون پر رو

ولقد لحقت باصحابہ فابھا

سلف کے لوگ کہگئے ہین کہ آدمی کی زبان ایک مہلک اژدہا ہے کہ سوراخ اوسکا دہن ہے اور کیا خوب کہا
اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدَغَنَّكَ اِنَّهُ ثُعْبَانٌ یعنی نگاہ رکہہ زبان کو
اپنی اے آدمی نہ کاٹ کہائے تجہکو وہ تو ایک اژدہا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ
جب آدمی چاہے کہ بات کرے تو اول چاہیے کہ فکر کرے اور اپنے دل سے مشورت لے پہر اگر جانے کہ اس
بات کرنے مین سراسر مصلحت ہے اور اسمین کسی طرح کے دین دنیا کی کوئی مضرت نہین تو البتہ بات کرے
اور اگر مضرت کا بہی شک ہو تو ہرگز اوسکو بات کرنا روا نہین ہے پہر اس بات کا کہنا اوٹہکا نا جسمین مصلحت
نہو اور مضرت ظنی یا یقینی ہو اور یہہ بہی حدیث شریف مین ہے کہ جب آدمی صبح کو اوٹہتا ہے تو
تمام اعضا اور جوارح اوسکے زبان کے آگے عاجزی اور زاری کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے ظالم
انصاف کر کہ ہم سب تیری بہلائی اور برائی کے ساتہہ متعلق ہین اگر تو سیدہی راہ پر رہے گی
تو ہم بہی نجات پائینگے اور نہین تو تیرے کیے پر ہم بہی گرفتار ہونگے اور اس آیت مین
تخصیص ان تینون نعمتون کے بیان کئے کہ آنکہہ اور زبان اور ہونٹہ ہین اور ایک وجہ دوسری
بہی ہے وہ یہہ ہے کہ جب آدمی اپنے ماکے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو بہوکا ہوتا ہے اور پہلے چیز اپنی
قوت کیواسطے دنیا سے حاصل کرتا ہے وہ دودہ ہے کہ پستان سے پیتا ہے اور دودہ پینے کیواسطے
یہہ تین عضو ضرور ہین تاکہ دودہ پلانیوالیکو دیکہے اور پستان کو ہونٹہون سے چوسے اور دودہ کو
زبان کی مدد سے مزہ چکہکر حلق سے اوتارے پس جو شخص کہ پہلے کمائی پر اپنی قادر ہو کہ بقا
اسکی زندگی کی اوسپر موقوف ہے تو دوسرے ملکو بات پر اپنی خودی سے کس قسم سے اوسکو اترانا
روا ہوگا اور اگر مقابلہ مین وہی کافر کہے کہ ہرچند خدا تعالے سب چیزونکو ظاہر اور باطن سے
دیکہتا ہے اور جانتا ہے لیکن مینے جس جا سے پر کہ مال خرچ کیا ہے اور جس نیت سے کیا ہے
معذور تہا کیون کہ مجہکو وہی محل اور وہی نیت بہتر خوب معلوم ہوئی تہے دوسرے محل اور
دوسرے نیت کو مین جانتا ہی نتہا کہ اس محل اور اس نیت سے مال خرچ کر دن اوسکے جواب مین
فرماتے ہین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور بتا دین اور دکہا دین ہمنے اسکو دونون راہین
خیر اور شر کی پس دعوی مین بیعلمی اور بے سمجہی کے جہوٹا ہے کیونکہ اول اوسکو ہمنے عقل دی پہر
انبیا اور عالمون اور واعظونکے واسطے سے اوسکے کانون تک علامتین نیک راہ کی اور بد راہ کی
پہونچا دین اور دونون راہونکو جدا جدا اسکی نظر دیکہنے مین دکہا دیا اوسنے بری راہ کو اختیار کیا اور
سیدہے رستہ کو چہوڑ دیا اور ہرگز اپنے مالکو نیک جگہہ پر خرچ نکیا چنانچہ فرماتے ہین فَلَا اقْتَحَمَ
الْعَقَبَةَ پس اس کافر سے ہو سکا کہ جہپٹتا سخت گہاٹی پر اور سختی اور دشواری بہی ایک علامت
ہے نیک راہ کی کیونکہ بری راہ نفس کی مواففت اور اوسکی خواہش کے سبب سے آسان اور
سبک معلوم ہوتی ہے اور خرچ کرنا مال کا خواہشون کے اور لذتون مین آسان ہوجاتا ہے مال خرچ کرنا تو
وہان مشکل ہوتا ہے کہ کچہہ لذت اور توقع منفعت کی اسمین نہو اور محض ابتغاء لمرضات اللہ واقع ہو

یعنی واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالےٰ کی ہو چنانچہ فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝
اور کیا بوجھا ہے تونے آدمی کہ کیا ہے وہ سخت گھاٹی **عزیزی** وما ادراک ما العقبۃ
ای ای شیٔ اعلمک یا محمد ما اقتحام العقبۃ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا
چھوڑانا ہے گردن کا یا کھلانا ہے بھوک کے دنوں مین محتاجون کا یتیم نزدیک ناتے دار و نکو یا غریب بیکس
محتاج کو جو زمین پر پڑا ہے والرقبۃ اسم العضو المخصوص ثم یعبر بہا عن الجملۃ وجعل فی
التعارف اسما للمملوک فالفک لیس تفسیرا لنفس العقبۃ بل لاقتحامہا
بتقدیر المضاف وذلک لان العقبۃ عین والفک فعل فلا یکون تفسیرا
للآخر وقال بعضہم تقدیم العتق علی الصدقۃ یدل علی انہ افضل منہا کما ھو
مذھب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وفی الحدیث من فک رقبۃ فک اللہ بکل
عضو منہا عضوا منہ من النار یتیما مفعول اطعام والمسغبۃ والمقربۃ والمتربۃ مفعلات
من سغب اذا جاع وقرب فی النسب وترب اذا افتقر **روح البیان وبیضاوی** ثُمَّ كَانَ
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر ہووے وہ شخص جو بردہ آزاد کرے یا
محتاجون کو کھلاوے ایمان لانے والون سے اور اسمین مسلمانونکو نصیحت کرنیوالا ہو مصیبت مین صبر
کرنیکی اور نصیحت کرنیوالا ہو مسلمانونکو رحم کرنے کی پھر جب ایسا ہو کہ سب کام کرے تو پھر
اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہی لوگ ہین داہنے ہاتھ والے یعنی اونہین کو اعمال نامے
اونکے داہنے ہاتھ مین ملینگے قیامت کو اور ثم کا لفظ ہر چند کہ ان اعمالون سے تراخی اور تاخیر
ایمان کے دلالت کرتا ہے حالانکہ ایمان تمام طاعتون اور عبادتون کے قبول ہونے کے شرط ہے اور
شرط مقدم ہے مشروط پر لیکن مراد تاخیر اور تراخی بیان مین ہے نہ واقع ہونے مین چنانچہ کہتے ہین
نماز اوس وقت مین مقبول ہوتی ہے کہ ابتدا تکبیر سے سلام تک اُسکے ارکان ترتیب سے ادا کرے
پھر وضو بھی کیا ہو حالانکہ وضو نماز کی شرط ہے پہلے نماز سے کیا چاہیے لیکن بیان مین مرتبہ شرط کا
پیچھے ہے مشروط کے مرتبے سے سوا اس تاخیر کے آگاہی کے واسطے ثم کے لفظ کو استعمال فرمایا اور
اگر اول سے ایمان کو مذکور فرماتے تو یون گمان ہوتا کہ ایمان حقیقۃ مالی کے ارکان مین داخل ہے
اور واقع مین اس طور سے نہین ہے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ تاخیر وقوع مین مراد ہے کیونکہ
کافرونکے عمل توقف مین رہتے ہین اور اگر آخر عمر مین ایمان لائے تو وے سب اگلے اعمال برکت سے
ایمان لاحق کے مقبول ہو جاتے ہین اور اونہیں ثواب پاتے ہین چنانچہ حکیم بن حزام جو بھتیجا حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد اسلام کے سوال کیا یا رسول اللہ مین نے
کفر کی حالت مین بہت نیک کام کئے ہین فرمایا کہ تیرے اسلام نے سب کاموںکو نیک کر دیا اور
مقبول ہو گئے پس معنی اس تقریر پر اس طور سے ہین کہ اول جس شخص نے خرچ وجوہ مذکورہ مین
کیا اور بعد اُسکے توفیق ایمان کی بھی پائی تو سخت اور کٹھن گھاٹی سے گذر گیا اور حسب قاعدہ عربیہ کے

اِس آیت مین ایک اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ عرب کے کلام مین نفی ماضی کی لا کے ساتھہ نہین
آئی ہے مگر دعا مین چنانچہ دعا مین لا بارک اللہ فی سہیل یا تکرار کے ساتھہ چنانچہ فلا
صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی اِمین ہے اور اس آیت مین یعنی فلا اقتحم مین نفی فعل ماضی کی
لا کے ساتھہ ہے دونون نوع سے خارج ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو عقبہ کئی چیزونکے ساتھہ
بیان فرمایا تو باعتبار معنون کے ماضی مکرر پیدا ہوگیا اور کلام مین زیادہ اعتبار معنی کا کرتے ہین
نہ لفظ کا اور اسکے ساتھہ بھی قرآن خود حجت کافی ہے گواہ لانے کی حاجت نہین ہے وَتَوَاصَوْ
بِالصَّبْرِ اور آپسمین وصیت کرتے ہین صبر کی کہ مجموعہ نیک خلقونکا ہے اور کتاب اللہ مین تیس
اور کئی آیتون مین اسپر تاکید واقع ہے اور حق تعالے نے اپنے پیغمبر کو بھی اسکا حکم فرمایا ہے
فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل اور اسی جاسے صبر کی بزرگی کو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مین
اسکا ذکر نماز پر بھی مقدم رکھا ہے چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور اپنی
رفاقت کو بھی صبر والونکے ساتھہ مخصوص کیا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین اور کسی جائے پران اللہ
مع المصلین اور مع الصائمین اور مع المتصدقین نہین فرمایا اور یہہ بھی ہے کہ ہر عمل کے واسطے ایک اجر
مقرر فرمایا ہے اور صبر کیواسطے بے حساب اجر کا وعدہ دیا ہے قال تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرہم
بغیر حساب اور دین کی پیشوائی کو ساتھہ صبر کے متعلق رکھا ہے وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا
لما صبروا اور بنی اسرائیل کو صبر کی برکت سے عزت دین و دنیا کی بخشی کہ تمت کلمۃ ربک الحسنیٰ
علے بنی اسرائیل بما صبروا فرمایا ۵ عزیزی ط اب حقیقت صبر کی معلوم کرنا چاہیے
تاکہ معلوم ہوجاوے کہ صبر کے وصیت کرنا گویا سب طرح کی کمالون کی وصیت کرنا ہے اور حقیقت
صبر کی یہہ ہے کہ آدمی اپنے دین پر طمع اور نفس کی کشاکشی کے وقت ثابت رہے اور بے پروائی کرے
اور یہہ استقلال و ثبات کبھی تو جسم سے ہوتا ہے اور وہ دو قسم ہے ایک تو عبادت شاقہ سے تکالیف
اور سستی نکرنا اور دل نہ چرانا اور تکلیف اور ایذا کے آجانے سے ہراسا ہونا اور وضع دینی کو اپنے
نچھوڑنا اور کبھی ساتھہ نفس کے ہوتا ہے پس اگر دونون شہوتون سے کہ شہوت بطن کی اور
شہوت فرج کی ہے نفس اسکا نہ بہکا اور خلاف دین کے کوئی حرکت اور خواہش اس سے ہوئی
تو اسکو عفت کہتے ہین اور مقابل اوسکے مجانت و فجور ہے اور اگر پرہیز کرنے مین مکروہات سے
اور طبیعت اور نفس کی ناخوشیون پر تحمل اور استقلال کرے تو اوسکو صبر مطلق کہتے ہین اور
ضد اسکی اضطرار اور بے باکی ہے اور مالداری اور دولت مندی کی حالت مین اپنے نفس کو حکم
شرع کے ضبط مین اور تکبر اور خود پسندی کو دخل ندے اور بڑائی اور فخر نکرے تو اوسکو حوصلے کی
وسعت کہتے ہین اور اسکی ضد تنگی حوصلے کی ہے اور لڑائی مین بھاگنے سے اور سستی کرنے
سے اپنے کو بچاوے تو اسکو شجاعت کہتے ہین اور ضد اسکے جبن ہے یعنی نامردی اور غصہ بیجا کے
وقت استقلال کرے تو اوسکو حلم کہتے ہین اور ضد اسکی طیش ہے اور اگر سرانجام مین مہمونکے

حقیقت صبر

تنگدلی نہووے تو اوسکو کشادگی سینہ اور حوصلگی کہتے ہین اور ضد اسکی تنگدلی ہے اور اگر راز داری اور
چھپانی مین بہیدونکے بیجا نہو جاوے تو اوسکو کتمان کہتے ہین اور ضد اوسکی اظہار ہے اور اگر نگاہ رکہنے
حقوق جیسے امانت اور قرض ہین احتیاط کرے تو اوسکو امانت کہتے ہین اور ضد اسکی خیانت ہے اور اگر
لذتون پر دنیا کے رغبت نکرے اور ضروریات پر اکتفا کرے تو اسکو زہد اور قناعت کہتے ہین اور ضد اسکی حرص ہے
حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اکثر اخلاق ایمان کے صبر مین داخل ہین اسیواسطے صحیح حدیث مین وارد ہے
کہ الصبر نصف الایمان اور صبر حرام سے فرض ہے اور مکروہ سے واجب اور دین مین صبر سے بہتر کوئی
چیز نہین ہے اسواسطے کہ بنا عبادت کے صبر پر ہے کیونکہ داخل ہونا عبادت مین نفس کی مرضی کے
مخالف ہے اور تمام کرنا عبادت کا زیادہ تر نفس کے مخالف پڑتا ہے اگر صبر نہو تو کوئی عبادت سرانجام
نہو یعنی تمامیکو نہ پہنچے اور یہہ بہی ہے کہ دنیا بلا اور محنت کا گہر ہے اور جزع اور فزع روکنے والی طاعتون کے ہین
اگر صبر نہوتا تو دنیا کی محنتین ہمیشہ آدمیکو جزع اور فزع مین گرفتار رکہتین اور کبہی اوسکو فراغت عبادت کیواسطے
میسر نہو اور یہان سے وجہ تقدیم صبر کی نماز پر واضح ہوگئی اور صبر کے درجے مختلف اور گوناگون ہین
اور شرع ہر رنگ سے مطلوب ہے پس جو صبر کہ مقابلے مین لذتون اور دنیا کے بیہودہ کامونکی چاہیے
وہ یہہ ہے کہ میل اور التفات اوس جانب کو نکرے اور رعایت حق تعالی کی منظور رکہے اور جو صبر کہ طاعتون مین
چاہیے سو اسمین اول نیت کو بچانا چاہیے ریا سے اور دوسری چیزون سے کہ اخلاص کے منافی ہین
پہر اس عبادت کے اداکرنے کے محافظت فساد اور ابطال سے پہر محافظت اوسکے ثواب کی ہے
ضایع ہونے سے اور محافظت عبادت کی تکاسل سے اور وقتون اور شرطونکی رعایت معدوم
نہونے سے اور صبر کہ گناہونکے مقابلہ مین چاہیے سو یہہ ہے کہ ریاضت سے نفس کو اون گناہونکی
طرف رغبت کرنے سے روکے اور ورع کا قصد کرے اور ورع کہتے ہین گناہ کے اسباب اور وسیلون سے
پرہیز کرنے کو اور جو صبر کہ مصیبت مین ہوتا ہے وہ دو قسم پر ہے اسواسطے کہ مصیبت دو قسم کی ہے
اول مصیبت کہ انتقام اور بدلا لینا اوسکا بندے کی قدرت مین ہے تو اس قسم کی مصیبت پر
صبر یہہ ہے کہ تحمل کرے اور اوسکا بدلا نہ لے نہ زبان سے نہ ہاتہہ سے اور اس مقدمہ مین سلف کے صالح
لوگون نے ظالم پر بددعا کرنے سے بہی احتراز کیا ہے اور اوسکو موجب صبر کے نقصان کا جانا ہے
چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چور کو کہ انکا اسباب چرا لیگیا تہا
بددعا کرتے تہین آنحضرت صلے اللہ وسلم نے سنکر ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ اوس چور کا عذاب
کم ہو جاوے اور بوجہہ اور وبال اوسکا خفیف ہو جاوے اور تیرا اجر بہی گہٹ جاوے اوسکو بددعا نکر تاکہ
وبال اوسکا سخت اور اجر تیرا زیادہ ہو دوسرے وہ مصیبت کہ تدارک اسکا بندے کے ہاتہہ مین نہو
اور صبر اس قسم کی مصیبت پر وہ ہے کہ فریاد نکرے اور شکایت اصلا قولا و فعلا نہ کرے اور یہہ بہی
معلوم رہے کہ جاہلونکے ذہنونمین اکثر اوقات مین قسوہ قلب سختی دل کے ساتہہ صبر کے مشتبہ
ہو جاتی ہے کہ خلق اللہ کے مصیبت اور سختی مین بیتاب ہونا اور قلق کرنا صبر کے خلاف ہے اور ایسے

خیال فاسد سے اقربا کے اور دوسرے مخلوق الہی کے مدد کرنے سے محروم رہتے ہین سو حق تعالی نے
دفعہ کرنیکو اس وہم کے مرحمت کی وصیت کو صبر کی وصیت کے ساتھہ قریب کیا ہے تاکہ اشارہ ہو
اس بات کی طرف کہ استقلال اور ثابت رہنا اس جا پر محمود ہے کہ لاحق ہونا ضرر کا کسی بندیکو خدا کے
بندون سے مظنون نہو والا موجب اس بیت کے ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ ست ؛ وگر خاموش بنشینم
گناہ ست ؛ محمود نہین ہے اور اسیواسطے عرب کے بزرگ اپنی مثالون مین کہہ گئی ہین کہ صبرک
فی مصیبتک خیر من جزعک وجزعک فی مصیبۃ اخیک خیر من صبرک یعنی صبر کرنا تیرا اپنی مصیبت
بہتر ہے جزع اور فزع سے اور بیقراری اپنے بہائی کی مصیبت مین بہتر ہے صبر سے ؎ عزیزی ؎
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عطف علی المنفی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ عطف علی امنوا ؎ روح البیان

وغیرہ ؎ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ؎ اور وہ لوگ جنہون نے نمانا ہماری آیتونکو وہ لوگ بائین ہاتہہ والے ہین
یعنی کافرون کو بائین ہاتہہ مین اونکے اعمالنامہ دیوین گے اون پر ہی آگ دہکی ہوی یعنی ایسی
دوزخ مین ڈالین گے وازہ بند ہوگا جو وہان کا دہوان باہر نکلے گا نہ باہر سے ہوا جاویگی اندر ؎

ترجمہ ف ؎ پس کفر کے ذکر سے سب عبادتون مالی کے مقابلہ مین معلوم ہوا کہ وہ سب
خیرات جو کفر کے ساتھہ ملے ہوے ہین محض رایگان اور برباد ہین فخر اور بڑائی کی جاے نہین ہے اور
کافر جیسے کہ شامتی اور بدبخت ہین اسیطرح سے میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے پیٹھہ بائین طرف کی سے
پیدا ہوئے ہین اور قیامت کے دن اعمالنامہ بائین ہاتہون مین پاوینگے اور بائین طرف کو عرش
عظیم کے کہ دوزخ کی راہ چلین گے پہر اگر مشئمہ کو بائین کی معنون مین کہئے تو بہی درست ہے اور جو اسقدر
بیان فرمایا کہ کافر کو کسی عمل پر فخر نہین ہے اب یہان فرمایا عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ؕ اونپر
مسلط ہوگئی ایک آگ کہ سرپوش کی گئی ہے اور دروازے اسکے بند کر دیئے ہین تاکہ اسکے گرمی سے
گرم بہاپ باہر نہ نکلے اور باہر کی سردی سے ٹہنڈے ہوا اندر نجاوے نعوذ باللہ من اہل النار ؎

عزیزی ؎ علیہم خبر مقدم لقولہ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ اے نار ابوابہا مغلقۃ فلا یفتح لہم باب
فلا یخرج منہا غم ولا یدخل فیہا روح ابد الاباد فاصل الترکیب موصدۃ الابواب فلما ترکت الاضافۃ
عاد التنوین الیہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ لا اقسم بہذا البلد اعطاہ اللہ تعالی الامان
من غضبہ یوم القیامۃ ؎ روح البیان وبیضاوی واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الشمس یہہ سورہ مکی ہے اسمین پندرہ آیتین اور چون کلمے اور دو سو چہالیس
حرف ہین اور اس سورہ کا ربط سورہ لا اقسم کے ساتھہ اس جہت سے ہے کہ اول سورہ مین
بہی ہدایت خیر و شر کی راہ کی مذکور ہے جیسے وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ اسیطرح اس سورہ مین
فجور و تقوی کی الہام کا یعنی دلمین ڈالدے نیکا بیان ہے اور اس سورہ مین اصحاب میمنہ اور اصحاب
مشئمہ کا بیان ہے اور اس سورہ مین نفس کی پاک کرنیوالونکا اور ذلیل کرنیوالونکا بیان ہے اور

یہہ دونون مضمون ایک دوسرے کے قریب ہین اور اِس سورہ کا سورہ والشمس اِس جہت سے نام کہا
گیا اور وسے عمدہ چیز جو اللہ کی راہ کی چلنے والیکو درکار ہی سو آفتاب نبوت کا نور ہے کہ اوس نور کی
سبب سے اوسکی نگاہ ایسی روشن ہوجاتی ہے کہ نجات کی راہ اور ہلاکت کی راہ مین تمیز کرلیتا ہے اور دوست
اور دشمن کو پہچان لیتا ہے اور موافق اور مخالف مین فرق کرتا ہے اور نبوت کی آفتاب کو انوار حسیہ کے
عالم مین کمال مناسبت اور مشابہت آفتاب ظاہری کی ساتھہ ہے کہ عرب کے لغت مین اسکو شمس کہتے ہین
اور توضیح اِس ابہام کی یہہ ہے کہ نفس انسانی دنیا مین کہ مزرعہ آخرت کا ہے مانند ایک کسان کے
ہے کہ اسکی معرفت الٰہی کا بیج دیکر اور اسباب اوس تخم کے بونیکی کہ قوی اور اعضا ہین زمیندار عنایت
فرماکے اِس مزرعہ مین بہیجا ہے اور ہر مزارعہ کو چہہ چیزین ضرور ہین کہ بغیر اون چیزون کے عمل اوسکا
کا ممکن نہین ہے اوّل اون سب مین سے آفتاب ہے کہ اوسکی شعاع سے زمین صلاحیت کہیتی کی
قبول کرتی ہے اور زمین کی اندر گرمی پیدا ہوتی ہے اور اوس گرمی کی سبب سے قوت نامیہ زور کرتی ہے
اگر خوب غور کیجئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب کہیتی کے حق مین ایسا ہے جیسے حرارت عزیزی
حیوانون کے حق مین کیونکہ جب بیجکو زمین مین ڈالتے ہین تو خاک اور ہوا اور پانی تینون ملکر استعداد
حیات نباتی پیدا کرتے ہین لیکن پکانیکو اور عفونت کی دفع کرنیکو ایک حرارت درکار ہے پہر اگر اس
حرارت کو آگ کے عنصر سے لیوین تو تخم جلجاوے ناچار حکمت الٰہی نے چاہا کہ آفتاب کی حرارت کو
اوسپر مسلط فرمادیں تاکہ منفعت آگ کی حاصل ہو اور نقصان اوٹہہ جاوے اور یہہ بہی ہے کہ
بدلنا فصلونکا اور آنا ربیع اور خریف کا آفتاب کی حرکت کے سبب سے ہے اور آنا فصلونکا اور
بدلنا موسم کا کہیتی کے واسطے ضروریات سے ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ فائدہ آفتاب کی کہیتی
کے ابتدا سے انتہا تک علم فلاحت والون پر پوشیدہ نہین ہین دوسرا چاند کہ دانا پڑنیکے اور پہل
لگنے وقت اور اسکے اُبہرنے کے وقت زمین کے پانی کی رطوبت کفایت نہین کرتی پس ایک دوسری
رطوبت اوپر کے بہی چاہیئے تاکہ میوہ اور دانہ پر مغز اور بڑا پیدا ہو اور میوہ اور دانہ لگنے کے وقت چاند
کی تاثیر ضرور ہے چنانچہ یہہ بات بہی فلاحت کے علم والون پر ظاہر ہے تیسرا دن کہ وقت تلاش اور محنت
کا اور ہل چلانی کا اور پانی سینچنے کا اور دوسری مشکل کامونکا ہے چوتہے رات کہ اگر رات نہ
آوے تو آدمی اور بیل آرام نہ پاوین اور جو انسان کو دنیا کے کہیت مین کسان بناکر بہیجا ہے تو
اسکو بہی یہہ چہہ چیزین لازم ہین ایک تو آفتاب کہ اسکی کام آوی سو اوسکے زبانی کے بنے کے دل کا
آفتاب ہے کہ اسکے شعاعین دور اور نزدیک سے پہنچتی ہین اور چاند کہ اسکے کام آوے وہ نور
ولایت ہے اپنے صاحب طریقے کا اور جسطرح سے کہ ماہتاب ظاہری خلیفہ آفتاب ظاہر کا ہے
اسیطرح سے نور ولایت کا قایم مقام نور نبوت کے ہے بلکہ حقیقت مین وہی نور ہے کہ اوسنے دوسری
کیفیت پیدا کی ہے اور اگر فرق درمیان دونون فرقون کے کسیکو سننا مرغوب ہو تو سنلیے کہ نور نبوت کا
ملا ہوا قہر اور سیاست سے ہے اسیواسطے انبیا اپنی اُمت پر ایسا حکم رکہتے ہین جیسے بادشاہ

اپنی رعیت پر اور اطاعت اونکی اون سب لوگون پر جنکی طرف بھیجی گئی ہین واجب اور فرض ہے اور
مخالفت کرنا اونسے سبب خرابی دنیا اور آخرت کا ہے اور معجزون قاہرہ کا دکھنا اور جہاد زبانی یا ہاتھ
یا سنانی اونپر لازم اور واجب ہے اور ولایت کا نور ملا ہوا ہے جمال اور تالیف قلوب سے اور کشش لفظ سے
اسیواسطے یہہ چیزین وہان یعنی نبوت مین ضروری ہین اور کیا اچھا کہا ہے کسی شاعر نے
بادۂ شعلہ گون کہ دارد خورشید ۞ در کاسۂ ماہ چون شد شیر شود ۞ اور ایک فرق یہہ بہی ہے کہ ایک
نور اینین اصل ہے اور دوسرا عکس اوسکا جیسے نور آفتاب کا کہ اوسکی ذات کو لازم ہے اور
چاند کا نور کہ اوسکے صفائی کے سبب سے اور آفتاب کی روشنی قبول
کرنے سے ہے اسیواسطے مقابلہ اور نزدیکی اور تربیع کے حالتین مختلف اور معتدل ہوجاتے ہیں
اسیطرح سے نبوت کا نور اصل ہے اور ولایت کا نور عکس اوسکا اور اوسکی واسطے بجائے دن کے رات
کا وقت ہے کہ سالک طریقت کو اور آخرت کے کہینچ کرنیوالیکو وہی زمانہ حصول مطلب کا کہ نور نبوت
اور نور ولایت کو اسی ریاضت کی وقت مین سعی اور کوشش اور رنج اور محنت سے اپنے کام مین
لگاتا ہے یعنی اینسے فائدہ حاصل کرتا ہے اور بجائے رات کے زمانہ پیدایش اور راحت کا
ہے اور نفس کے احتیاج مین مشغول ہونیکا اور اہل اور عیال اور تمام مخلوق کے حق ادا کرنیکا زمانہ
ہے کہ اوسکی حقمین رات کی مانند ہے اور اگر یہہ رات اوسکی واسطے نہوتی تو ہمیشگی نور نبوت
اور نور ولایت کی اوسکے دلپر قرار پکڑکے دنیا کے کامونسے اوسکو بیکار کردیتی اور انسانیت کے
مرتبہ سے نکالکر کہانسے کہان پہنچ جاتا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا قسم ہے سورج کی اور اوسکی دہوپ کی ۞ ترجمہ ۞ قسم کہاتا ہون
آفتاب کی کہ اپنے زمانے کے پیغمبر کے دل کے مانند ہے ۞ عزیزی ۞ وَالْقَمَرِ
اِذَا تَلٰهَا ۞ اور قسم چاند کی جب پیچھے لگا چلا آوے سورج کی جیسے اول کی تاریخونمین
۞ ترجمہ اور قسم کہاتا ہونمین چاند کی کہ مرشد طریقہ والے اور اوستاد تعلیم کرنے والے
کی مانند ہے اور پیغمبر کے خلیفہ کی قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے یعنی مرنے یا دور ہونے پیغمبر کے اور
اس شرط کو یعنی پیروی کو اسواسطے لائے ہین کہ مرشد کے حرمت مشروط ہے نور نبوت کی پیروی
پر اور کمال پیروی کے سبب سے اسکو خلافت کا منصب نصیب ہوا اور ماہتاب کا پیروی کرنا آفتاب کا
کئی وجہون سے ہے اول استفادہ مین اور دوسرے اوسکی پیروی غروب مین کرنا اور یہہ
اول مہینے مین ہوتی ہے تیسرے طلوع مین اوسکے پیروی کرنا اور یہہ پیچھے مہینے مین ہوتی ہے
چوتھے جثہ یعنی جسم کی بزرگی مین بموجب ظاہر حسکے کہ کوئی تارا آفتاب سے حسمین برابری نہین
کرسکتا سوا ماہتاب کے اگرچہ ابعاد اور اجرام کی دلیلون کے موافق اور بزرگ اور بڑا دوسرا ہی ہے
اور اسیطرح سے بدلنا ہر مہینے کے شکلونکا اور دنیا کی مصلحتین اہتین دونو کی حرکتون پر موقوف
ہین ۞ عزیزی ۞ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا اور قسم ہے دن کی جب

روشن کر دکہاوے جہان کو اور اندہیرے کو دور کرے ⁂ ترجمہ ⁂ اور اس جگہہ اکثر تفسیر والے
شبہ لاتے ہین کہ روشن کرنا دن کو آفتاب کا کام ہے نہ یہہ کہ دن آفتاب کو روشن کرتا ہے ایسی الٹی
عبارت یہان کس واسطے لائے ہین یہان تک بعضے مفسرون نے اس شبہ کو قوی جانکر
ضمیر کو آفتاب کی طرف سے پہیر کر زمین اور دنیا کی طرف عائد کیا ہے تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آوے
ایک قرینہ جو مرجع پر دلالت کرے ذکر کرکے اس الزام سے اپنا بچاو کیا ہے اور حق بات یہہ ہے کہ انمین
ضمیرونکی جدائی لازم آتی ہے اور ضمیرونکی تفریق خوب نہین اسواسطے کہ ضحٰہا اور تلٰہا مین بلا شبہ
ضمیر آفتاب کی طرف راجع ہے اور باوجود ذکر مرجع کے مرجع کو مقدر ٹہیرانا اچہا نہین لیکن اس ترکیب کی
وجہ کو کہ ظاہر مین الٹی معلوم ہوتی ہے سن لیا چاہیے کہ عادت وہم کی یہہ ہے کہ جو کسی چیز کو ایک
مقرر وقت مین کئی بار دیکہتا ہے تو اس وقت آنے کو سبب اس چیز کا جانتا ہے اور عقلے قاعدے کے
موافق بہی یہہ ہے کہ وجود اثر کا دلیل مؤثر کے وجود کی ہے چنانچہ مبحث مین برہان انی کے مقرر ہے
اور جو دن کا وقت دونو وجہون عقلی اور وہمی سے آفتاب کو روشن کرتا ہے یعنی جب دن ہوتا ہے
تبہی آفتاب روشن ہوتا ہے تو نسبت اسکی طرف کی گئی اور اس مجاز کو کہ اس جاے پر استعمال
کیا ہے سو مثل لہ کی حقیقت کے لحاظ سے کہ وقت ریاضت کا ہے اور موجب روشن ہونے نور
نبوت کا تو استعمال سے حقیقت کی بہتر ہوا اور یہہ بہی احتمال ہے کہ معنی اذا جلّٰہا کے یہہ ہون کہ اس
روز ابر و غبار حائل ہو اس صورت مین روشنی کی نسبت دن کی طرف بے تکلف درست ہو جاتی ہے

⁂ عزیزی و روح البیان وغیرہ ⁂ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا اور قسم ہے
رات کی جب چہا لے روشنی ڈہانک لے ⁂ ترجمہ ⁂ ف ⁂ اور حدیث صحیح مین وارد ہے
کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک روز مجلس مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اوٹہکر اپنے گہر کو تشریف لیجاتے تہے کہ ناگاہ ایک شخص صحابہ کرام سے کہ اونکا نام حنظلہ تہا رستے مین
ملے اور پکار کر بولے کہ حنظلہ منافق ہو گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا حال ہے
کہنے لگے کہ جسوقت حضور پر نور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا ہون تو مجہکو غیب کا عالم
ایسا منکشف ہو جاتا ہے کہ گویا ان آنکہون سے دیکہتا ہون اور جب اس مجلس مقدس سے اوٹہ کر
گہر آتا ہون اور جورو بچونکے ساتہہ مشغول ہو جاتا ہون تو وہ کیفیت باقی نہین رہتی حضرت ابوبکر
صدیق نے فرمایا کہ سب کا یہی حال ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر عرض کرین
دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پہر حنظلہ نے اسیطور سے پکار کر کہا کہ
حنظلہ منافق ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ کیا ماجرا ہے انہون نے سارا احوال اپنا
عرض کیا فرمایا کہ اگر تمکو ہمیشہ یہی حالت رہے جو میری حضور مین یا ذکر اللہ کی مجلس مین ہوتی ہے
تو ہرگز تم لوگ اپنے عورتون سے حظ نہ اوٹہاؤ اور نعرے مارتے ہوے اور فریاد کرتے ہوے جنگلون کو
چلےجاؤ اور فرشتے تمسے مصافحہ کرین لیکن حالت کسی کی ہمیشہ نہین رہتی بلکہ ایکساعت اسحالتمین گذرے

اور ایکساعت غفلت مین تا توجہ بحق اور توجہ بخلق ملے ہوے رہتے ہین یہین سے معلوم ہوا کہ
غفلت اور راحت کے وقت بہی بزرگی رکہتی ہین کہ آیندہ کی ریاضتون کو مددگار ہوتے ہین
اور اہنین عبادتون کے ثواب حاصل ہونیکا باعث ہوتے ہین جو تعلق مخلوق کے حق سے
رکہتے ہین چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ اِنّیِ لَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ کَمَا
اَحْتَسِبُ قَوْمَتِیْ یعنی مین اپنے خواب مین متوقع اجر اور ثواب کا رہتا ہون جیسا کہ اپنی تہجد مین اسواسطے
کہ تہجد مین اللہ کا حق ادا ہوتا ہے تو سونے مین بہی نفس کا حق ادا ہوتا ہے اور یہہ دونون حق تعالی کے
واجب کرنے سے واجب ہوئے ہین مگر جو غفلت کہ مددگار طاعت نکے ہو اور موافق حکم شرع کے
اور فرمان الٰہی کے ادا کرنے کے نیت سے نہو تو ایسی غفلت کی کچہہ حرمت اور بزرگی نہین ہے
بلکہ حرام مطلق ہے اور یہین سے معلوم ہوا کہ یہہ چارون قسمین حقیقت مین آفتاب سے متعلق ہین
اسیواسطے اس سوریکا نام آفتاب کے نام پر رکہا گیا وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم کہاتا ہون
مین آسمان کی اور اس حکمت الٰہی کی کہ اس آسمان کو محیط بنایا ہے ان چیزونپر جو اوسکے درمیان
مین ہے اور یہی مثال شریعت کی ہے کہ مانند آسمان کے محیط ہے مکلفون کے تمام علمونپر اور
ہر عمل کا حکم اسمین موجود ہے ۵ عزیزی ۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور
بچہانے اوسکے کی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا اور قسم ہے بدن آدم کی اور درست کرنے اوسکے کی ۵ ترجمہ
۵ ف ۵ یعنی خدا تعالی نے جوان سبکو بنایا اور درست کیا اوسکے بہی قسم ہے اور قسم کہاتا
ہون مین اس نفس کی کہ دو چیز رکہتا ہے اول قابلیت کمال حاصل کرنی کے دوسرے نقد
اس کمال کا بالفعل کہ بسبب ان چیزون کے بونا تخم معرفت کا اسکو میسر ہوتا ہے اور وہ نفس انسانی
ہے کیونکہ نفوس ملائکہ اپنے کمالونکو بالفعل حاصل رکہتی ہین انکو کمالات طلب کرنیکے حاجت نہین
ہے اور نفوس حیوانی کمالات حاصل کرنے کی قابلیت نہین رکہتے ہین پس بونا معرفت کے
تخم کا اونسے ممکن نہین اور اس نکتہ کیواسطے نفس کو نکرہ لائے ہین تا کہ دلالت کرے ایک نوع پر نوعو نفسے
نفس کے برخلاف دوسری قسمون کے کہ معرفہ لائے ہین کیونکہ وہ سب چیزین ایکہی رنگ رکہتے ہین تعدد نوع
انمین متصور نہین ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا پہر جتایا اوس نفس کو گناہ اوسکے اور ڈرنا اوسکا
یعنی جو کچہہ کہ برا تہا اور بہلا اوسکے حق مین سب سمجہا دیا ۵ ترجمہ ۵ ف ۵ اور یہہ قسمین
اس بات پر ہین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا بیشک چہٹکارا پایا اوسنے جسنے
پاک رکہا اپنے نفس کو گناہون اور نافرمانی خدا تعالی کے سے اور مقرر خراب ہوا وہ جسکو چہپایا اور
کہو یا اوسکے گناہون کی نافرمانی کرنے سے خدا تعالی کے یعنی گناہون نے گہیر لیا اور الہام لغت مین
کہتے کہا نا ڈالنے کو کسی شخص کے حلق مین اسطور سے کہ اس شخص کو دانت اور ہونٹ ہلانے نہ پڑین
اور قرآن کے عرف مین عبارت ہے ڈالنے سے کام کے داعیہ کے دلمین بغیر واسطے پہلے فکر کے اور
جو اعمال بیٹے آدم کے خواہ خیر ہون خواہ شر سب تابع داعیہ اور ارادے کی ہین پس سرشتہ نیک اور بد کا

بندہ کا ہوا اسکے واعیہ اور ارادے سے ہے اور اللہ تعالی نے اس سر رشتہ کو اپنے دست قدرت مین رکہا ہے
اور کسی دوسرے کو نفس اور شیطان اور مشیر دن اور مصاحبون کو نہین سونپا ہان یہہ چیزین مددگار اور
سبب نیک اور بد واعیہ کے فیضان کے عالم غیب سے ہوتے ہین اور اسی سبب سے محل عتاب اور
ملامت ہوتی ہین اور حدیث مین وارد ہے کہ ان قلوب بنے آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن
یقلبہا کیف یشاء یعنی بنی آدم کے دل دو انگلیون مین ہین اللہ تعالے کی انگلیون سے پہراتا ہے ان دلونکو
جسطرف چاہتا ہے اور اگر اس جاے پر کسی کے دلمین شبہہ گذرے کہ جب دلمین انسان کے
ڈالنا بدی اور نیکی داعیہ کا اوسی جانب سے ہے تو بس جبر لازم آیا اور بے اختیاری ثابت ہوی اور کام
جزا دینے کا اور نصیحت کرنیکا اور خوف اور عبرت دلانیکا سب برباد ہوگیا اور بہیجنا پیغمبرونکا اور نازل کرنا
کتابونکا اور قائم کرنا قیامت اور حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور حساب اور کتاب کا سب بیفائدہ
اور بیکار ہوگیا جواب اسکا یہہ ہے کہ جبر اوس صورت مین لازم آتا ہے کہ ارادہ اور اختیار درمیان مین نہو اور
جب یہہ بات ثابت ہوی کہ جو کچہہ کہ کرائی ہین سو اس شخص کے ارادہ اور اختیار سے کراتے ہین پہر جبر کسواسطے
لازم آویگا اور ہر شخص اپنے نیک اور بد کامونکو اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اور حرکتین اختیاری اور
جمادات کی مین جیسے پانی کا بہنا اور پتہر کا پڑا رہنا ان مین فرق ظاہر ہے پس جس اوسکو کہتے ہین
نہ اسکو جزا دینے کیواسطے اور سوا اسکے جو ایسا امر ہے اوسکے واسطے وجود اختیار کا کافی ہے
یہہ کہ اختیار بہی اپنے ہاتہہ مین اور جو بندے کی ذات نے قوام اور وجود دوسری جاسے پیدا کیا ہے
تو اختیار اسکا کیونکر اپنے ذات سے ہوگا کہ مرتبہ صفت کا موصوف سے ادنی ہے اور فجور کے معنے
کے تحقیق یہہ ہے کہ آدمیکو حق تعالے نے تین قوتین عنایت کی ہین ایک قوت عقلی ہے جسکے
سبب سے نیک اور بد کو دریافت کرتا ہے اور دوسری قوت شہوی یعنی خواہش کی ہے جسکے سبب سے
چیزون کی طرف خواہش کرتا ہے اور اپنے لذتونکو حاصل کرتا ہے اور تیسری قوت غضبی ہے
کہ اوسکے سبب سے اپنے مخالف کو دفع اور دور کرتا ہے سو آدمی کے جب یہہ دونون قوتین یعنی
شہوی اور غضبی اسکے عقلی قوت کی تابعدار ہوجاوین اور بے اوسکی صلاح کے کوئی کام نہ
کرین جس چیز کو حکم کرے وہ ہی کام کرین اور جس سے منع کرے اوس سے دور رہین اور جسے کہے کہ
لڑنیکو تو لڑ بیٹہین اور جسکو منع کرے اوسکو روکدین اور وہ شخص اپنی قوت عقلیہ کو شریعت
کے نور سے روشن کرے اور انبیا کے طریقے پر چلاوے اور نیک کو نیک اور بد کو بد پہچان کے ان دونو
قوتونکو کام مین لاوے تو مرتبہ تقوے کا حاصل ہوتا ہے اور اگر خدا نخواستہ قوت عقلیہ اسکے نور
شرع سے منور نہوی اور نیک کو بد اور بد کو نیک جانا یا باوجود منور ہونیکے شریعت کے نور سے
حکم قوت عقلیہ کا ان دونون قوتون پر جاری نہوا اور یہہ دونون قوتین اوسکی کہنے پر نہ
چلین بلکہ اس قوت عقلیہ کو بہی اپنا تابعدار کرلیا اور جسطرف خواہش کی اور جیسے چاہا لڑ بیٹہے
اسوقت مرتبہ فجور کا حاصل ہوتا ہے پس حقیقت فجور کی غالب ہوجانا قوت شہویہ اور غضبیہ

کاہے قوت عقلیہ پر کا **عزیزی** کا الالہام القاء الشئ فی الروع اما من جہۃ اللہ او من جہۃ الملأ الاعلی والفجور شق ستر الدیانۃ فالمراد فجورہا یتجنبہ لا لتفعل ہ وتقویٰ ہا لتفعل بہ اذ الیس فی کلام اللہ تناقض ابدا وقال بعضہم لا یخفی ان محل الالہام ہو النفس قال اللہ تعالی فالہمہا فجورہا وتقواہا فاعلم ان الفاعل فی الالہام ہویۃ تعالی لا غیرہ لکن الہم النفس فجورہا التعلمہ ولا تفعلہ وتقواہا التعلمہ وتعمل بہ فہو فی قسم الفجور الہام اعلام لا الہام عمل ان اللہ لا یامر بالفحشاء کا **روح البیان** کا اور حدیث صحیح مین ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا دو شخصون مزینہ کے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ وَیَکْدَحُوْنَ فِیْہِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی فِیْہِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتَاہُمْ بِہٖ نَبِیُّہُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّۃُ عَلَیْہِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی فِیْہِمْ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىہَا الخ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آجکے دن یعنی دنیا مین اور محنت کہینچتے ہین بیچ اوسکے یہہ ایک چیز ہے کہ مقدر کے گئی اوپر اونکی اور گذر گئی بیچ اون کے تقدیر سے کہ ہو چکی ہے یا بیچ اوس چیز کے آگے ہونیوالی ہے اوس چیز سے کہ لایا اونکے پاس نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اونپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہے کہ مقدر ہو چکی اونپر اور گذر گئی اونپر مطابق اسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہے قسم ہے جان کی الخ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَہْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْہُمْ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکی روایت کے یہہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْہُہٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَ فِیْ وَجْنَتَیْہِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِہٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِہٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ ہٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْہِ رواہ کا **رواہ الترمذی** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلعم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارون آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھہ اس چیز کے حکم کئی ہو تم یا ساتھہ اسکے بہیجا گیا ہون مین طرف تمہارے سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے اوسوقت کہ بحث کرنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون مین اوپر تمہارے اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہہ ترمذی نے وحذف اللام لطول الکلام وقد خاب من دسّٰہا فی القاموس خاب یخیب خیبۃ حرم وخسر وکفر ولم ینل ما طلب واصل دسّ کتقضّی البازی وتقضّض من التدسیس وہو الاخفاء مبالغۃ الدس واجتماع الامثال لما اوجب الثقل قلبت السین الاخیرۃ یاء کا **روح البیان** کا

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىہَآ ۝ جہوٹہ جانا قوم ثمود نے صالح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشی اور بغی ہو

اپنے سے یعنی اپنی شہوت اور غضب کی خواہشون کو شرع اور عقل کی حکمونپر غالب اور حاکم کیا اور یہہ غلبہ انکار اور تکذیب کا سبب ہوگیا انکے حقین اور طغوی کے لفظ مین ایک اشکال ہے مشہور اسواسطے کہ یہہ طغیا نسے مشتق ہے توبموافق قاعدہ کے چاہیے تہا کہ طغیا ہوتا یے کو واو سے کسواسطے بدلہ کیا سو صرف کے علمانے اس اشکال کے جواب مین یون لکہا ہے کہ فعلی کبہی اسم ہوتا ہے اور کبہی صفت تو واسطے فرق کے درمیان اسم اور صفت کے اسم مین یا کو واو سے بدل کرتے ہین اور صفت مین اپنی اصل پر رہنے دیتے ہین چنانچہ کہتے ہین اِمْرَاَۃٌ صدیا وخزیا یعنی ایک عورت پیاسی اور رسوا قولہ تعالی بطغویٰھا دہو استئناف وارد لتقریر مضمون قولہ تعالے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۞ روح البیان ۞ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا جبوقت کہ اوٹہا اوسکے مارنے کو بڑا بدبخت اوس قوم کا یعنی قذار بن سالف الاشقا من الاشقیاء فان افعل التفضیل اذا اضیف یصلح للواحد والمتعدد والمذکر والمؤنث ویدل علی الاول قولہ تعالی فی سورۃ القمر فنادوا صاحبہم فتعاطی فعقر فانہ یدل علی ان الباشر واحد بعینہ وفضل شقاوتہم علی من عداہم مباشرتہم العقر مع اشتراک الکل فی الرضی بہ ۞ روح البیان ۞ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا یعنی پہر کہا قوم ثمود کو بہیجے ہوئے خدا کے نے یعنی صالح علیہ السلام نے کہ اونٹنی کو خدا کی مت ستاؤ اور اوسکے پانی پینے کے دن باری کی وعدہ خلافی نکرو فَكَذَّبُوْهُ پہر جہٹلایا اوس سب قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کو فَعَقَرُوْهَا پہر کاٹی اونٹنی کی کونچین ہرچند کہ کونچین کاٹنے والا وہی قذار بن سالف تہا اور اوسکے آٹہون یار جو اوسکے مددگار تہے لیکن جو سب شہر والون کی مرضی کے موافق یہہ کام تہا اور سب اسکے خوش ہوئی تہی گویا سب اسمین شریک تہے ایسی گروہ مین سے ایک شخص کا کام جو سبکے مشورہ اور صلاح سے ہوتا ہے تو سب گروہ کی طرف نسبت کرتے ہین بموجب مضمون اس شعر کے ؎

چو از قومے یکی بیدانشی کرد ۞ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ۞ عزیزی ۞ فی الحدیث قال علیہ السلام لعلی یا علی اتدری من اشقی الاولین قال اللہ ورسولہ اعلم قال عاقر الناقۃ قال اتدری من اشقی الآخرین قال اللہ ورسولہ اعلم قال قاتلک ۞ روح ۞ تفسیر ۞ اور ثمود نام ہے ایک شخص کا حضرت نوح علیہم السلام کے اولاد سے یعنی ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح علیہم السلام کہ چوتہی پشت مین حضرت نوح علیہم السلام سے ملتا ہے سو اس شخص کی اولاد بعد ہلاک ہونے قوم عاد کے عرب کے ملکو مین پہیل گئی تہی اور اون ملکون کی مالک ہوگئی تہی اور اصل وطن اونکا شام اور حجاز کے درمیان مین تہا اور اونکی شہر دو تہین ہی جو شہر شام کے قریب تہا نام اوسکا حجر تہا اور جو شہر حجاز سے ملا ہوا تہا نام اوسکا وادی القری تہا اون دونون کے درمیان مین ایک ہزار سات سو بستیان اونکی تصرف مین تہین اور ہر بستی مین سنگین عمارتین بنائی تہی اور کہیتی کرتے تہے اور کوئین اور تالاب کہودتے تہے لیکن اوس زمین مین پانی کم تہا اور پتہر کے سبب سے کنوان اور

تاوان تسواری سے کہود اجاتا تہا اور اکثر مال اونکا عمارت کے بنانے مین اور باغون کے لگانے مین اور پتہر
تراش کے مکان بنانے مین خرچ ہوتا تہا یہان تک کہ بڑے بڑے سنگ تراش کاریگر پہاڑون پر
عمارتین منقش تراش تے تہے آخر کو ہوتے ہوتے پتہر ون کی صورتین عجیب غریب تراش کے اونکو
پوجنا شروع کیا اور یہہ رسم اونمین رائج ہوئی یہانتک کہ بت پرستی اونمین بالکل پہیل گئی اور حق تعالے
سے بالکل غافل ہوگئے تب اللہ جل شانہ نے حضرت صالح بن عبید علیہم السلام کو کہ صورت اور شکل
مین سب سے بہتر اور حسب اور نسب مین سب سے اعلا تہے مرتبہ رسالت کا عنایت فرما کے وحی نازل فرمائی
کہ اپنی قومکو سمجہا کہ بتون کی عبادت سے باز رکہو اور عبادت رب الارباب کی طرف اونکی رغبت دلاؤ
حضرت صالح علیہم السلام نے بموجب حکم الہی کے تبلیغ احکام اپنی قومکو کرنا شروع کیا اور قوم نے انکار بہی
جرار کیا اور حضرت صالح علیہم السلام سے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ اگر مین بموجب تمہاری خواہش کے
معجزہ تمکو دکہلاؤن اور پہر تمنے میرا کہا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو تم سب عذاب الہی مین گرفتار ہوگے
اون لوگون نے اس بات کا یقین نہ کیا اور کہا کہ ہم سب فلانی تاریخ شہر کے باہر جاتے ہین اور بتون
کو پوشاک اور زیور سے آراستہ کر کے باہر نکل تے ہین اور حاجتین تمام سال کے اون بتون سے اوسدن
مانگ تے ہین اور وہی ہمکو دیتے ہین تو بہی اوسدن ہمارے ساتہہ چل اور اپنے خدا سے اپنا مطلب طلب کر
دیکہین تو تیرا خدا کیا دیتا ہے حضرت صالح علیہ السلام نے اسبا تکو قبول کیا اور اوسدن جسکا وعدہ
ہوا تہا سب کے ساتہہ باہر نکلا اور تہوڑے سے لوگ جو اونپر ایمان لائے تہے وے بہی اوسکے ساتہہ ہوئے
اور جب عیدگاہ کو پہنچے دیکہا کہ بتون کو نہایت زینت سے آراستہ کر کے اپنے سامنے تختون پر بٹہایا ہے
اور نہایت ادب سے سب قوم اون کے سامنے کہڑی ہوئی اپنی اپنی حاجتین مانگ رہے ہین حضرت
صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے بتون سے کوئی چیز انوکہی مانگو تاکہ ہم بہی دیکہین کہ یہہ تمہارے
بت کیسی قدرت رکہتے ہین اون لوگون نے کہا اچہا پہر بتون سے ایک چیز انوکہی مانگنا شروع
کیا اور نالہ اور فریاد اور عاجزی اور چاپلوسی حد سے زیادہ کی لیکن سوائے محنت بیفائدہ کے
کچہہ بہی حاصل نہوا آخر کو عاجز ہوکر بیٹہہ رہے تب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم
کہو مین بہی اپنے اوس مالک الملک اور قادر علی الاطلاق کے سامنے ہاتہہ پہیلا کر مانگون اور اوسکی
قدرت کو بہی دیکہو کہ کیا اپنے بندے خاص کی فریادرسی کو پہونچتا ہے اور جو مانگو سو دیتا ہے
جندع بن عمرو کہ اون کے سردارون مین بڑا سردار تہا دوسرون سے کہا کہ ان سے ایسی چیز طلب کیا
چاہیے کہ عقل کے نزدیک محال ہو اور ان سے لائی نہ جاوے اور ہمارے بتون کی بہی عزت و آبرو باقی رہجاوے
والا ہم ذلیل ہو جاوینگے اور سبنے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے اور عقل اور دانائی مین بہی سب سے زیادہ
ہوشیار ہے تو کوئی چیز تجویز کر کہ یہہ عاجز ہو جاوین اور لا نہ سکین تب جندع نے حضرت صالح
علیہ السلام سے کہا کہ اس پہاڑ کی پشتہ سے کہ عیدگاہ کے سامنے ہے اور پشتہ کو اونکی عرف مین
کاثبہ کہتے تہے ایک اونٹنی ہمارے واسطے نکلے کہ اوسکی پیشانی سیاہ ہو اور سارا بدن اوسکا

سپید اور بال اوسکے بڑے ہون اور نرم اور اوسکے دس مہینے کا حمل بہی ہو اور ڈیل اوسکا بہت بڑا
ہو کہ ہم کو اس ٹیکری کی برابر معلوم ہووے اور اس پتہر سے نکل آنے کے بعد ہمارے سامنے بچہ جنے
اور وہ بچہ بہی اوسی کے مانند ہو شکل اور رنگ اور ڈیل مین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مین
اسی طرح کی اونٹنی اس پتہر سے نکالون تو تم ایمان لاؤگے اور حق تعالی کے دین اور حکم کے فرمانبردار ہوگے
سب نے اقرار کیا کہ اگر یہ امر ظہور مین آویگا تو ہم سب ایمان لاوینگے حضرت صالح علیہ السلام نے اِن بات کا
عہد اور پیمان اون سے مضبوط لیا پہر اِن لوگون کو جو اونپر ایمان لائے تہے ساتہ لیکر اوس پتہر کے
نزدیک تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور جناب الہی مین دعا کی اور ان مسلمانون کو کہا
کہ تم سب میرے پیچہے کہڑے ہوکر آمین کہو اور اس قوم ثمود کے سردار معہ فوج لشکر کے گرداگرد اوسکے گہیر
کہڑے ہوئی اور تماشا دیکہنے لگے کہ کیا ہوتا ہے کہ یکایک قدرت سے اوس قادر توانا کی اوس پہاڑ کی
پشتہ سے آواز جانور کی چلانے کی آنے لگی جسطرح جانور جننے کے وقت آواز کرتا ہے یہانتک کہ وہ
پشتہ پہٹا اور ایک اونٹنی جیسی اونکے طلب کی تہی ویسی ہی ہے نکلی اور جنگل مین چلنے لگی اور ایک
ایک ساعت کے اوسکے بہی دردزہ شروع ہوا اور زہ بہی ایک بچہ جنی اپنے برابر قد و قامت اور
صورت و شکل مین اس ماجرے کو دیکہہ کر لوگ ایک آواز کر اٹہے اور سب اسبات کے قائل ہوئے
کہ حضرت صالح کا معبود بڑی قدرت رکہتا ہے اسی پر ایمان لانا چاہیے اور جندع بن عمرو چہہ
ہزار آدمیون کے ایمان لایا اور حضرت صالح علیہ السلام کے قدمون پر گر پڑا اور پچہلے تقصیرون سے
نادم و شرمندہ ہوا اور اپنے بخشش طلب کی اور دوسرے سردار اپنے نفس کی شامت سے اسی انکار پر
قائم رہے اور اپنے تابعدارون کو بہی بہکانا اور بہرکانا شروع کیا کہ ایسے جادو پر فریفتہ مت ہو اور
اپنے دین و مذہب کو مت چہوڑو کہ یہہ وقت آزمایش و امتحان کا ہے وے بدبخت اپنے رئیسون کے
بہرکانے سے کفر کے کلمے کہنے لگے اور حضرت صالح علیہ السلام کو جادوگر قرار دیکر پہر گئے تب حضرت
صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ تمنے خلاف عہد کے کیا اور مجہہ پر ایمان نہ لائے اب تمہارے بچاؤ کی
صورت عذاب الہی سے یہہ ہے کہ اس اونٹنی اور اسکے بچے کو نہایت تعظیم سے اپنے ملک مین رکہو اور
کسی طرح سے اسکو رنج مت دو اور بری طرح سے مت چہیڑو کہ تمہاری امن اور بچاؤ کے سبب ہے
اور جبتک یہہ اونٹنی اور اسکا بچہ تم مین رہے گا عذاب الہی تمپر نہ آویگا اور کسی طور سے تمنے اسکو
برائی پہنچائی تو عذاب الہی مین گرفتار ہوگے اب اس جگہہ پر جاننا چاہیے کہ اِس معجزہ کی خاص ہونے
اِس قوم کے واسطے بہید یہہ تہا کہ انکو پتہر تراشنے اور تصویر بنانے مین بڑا دخل تہا اور اس کام مین
بڑی بڑی باریکیان اور کاریگریان کرتے تہے تو اس معجزہ کے خاص کرنے مین اس گروہ کے واسطے
اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہر چند کہ تم لوگ پتہر کی تصویرین عجیب اور غریب بناتے ہو لیکن
جان نہین ڈال سکتے اور ہم پتہر سے ایک جاندار جانور کہ اس ملک کے جانورونسے بڑا ہو نکال سکتے
ہین ف کافران از بت بیجان چہ توقع دارند ٭ بارے سوال از بت بے پرستید کہ جانے دارد ٭ اور اسمین

اشارہ ثبات کی طرف ہے ہوا کہ حق تعالیٰ کی ہدایت پتھر کے دلونکو نرم کر سکتی ہے اور اسے روح وصف ظاہر کر سکتی ہے اب آئے ہم باقی رہے قصے کے بیان پر کہ اونٹنی قد اور قامت اور ڈیل اور ڈول مین بہت بڑی تھی چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ بڑے جلیل القدر صحابیوں مین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ مین ثمود کے شہر مین جسکا حجر نام ہے گیا تھا اس اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہہ کہ مشہور ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اپنے ہاتھہ سے مینے ناپی تھی تو ساٹھ گز دور اوسکا ہوا تھا اور اس اونٹنی کی خاصیت یہہ تھی کہ سب جانور اہلی اور جنگلی اوسکے دیکھنے سے خوف کھا کر بھاگتے تھے اور جس جنگل مین وہ چرتی تھی کوئی دوسرا جانور قدم نہین رکھہ سکتا تھا اور جس کنوے اور تالاب اور ندی پر وہ پانی پینے کو جاتی تھی تو سب پانی اوسکا پی لیتی تھی اور جس چراگاہ مین وہ چرتی تھی اوسمین گھاس کا نام نہین رہتا تھا اور شام کیوقت جو شہر مین آتی تھی سب شہر والے اپنے اپنے برتن لا کر اوسکے دودھ بھرتے تھے اور تمام شہر والونکو اوسکا دودھ کفایت ہوتا تھا جب ایک مدت اسی طور سے گذری تو مواشی اور جانور والے اوسکے چلنے اور پھرنے سے عاجز ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام سے فریاد کی آپنے مصالح کے طور پر ایسا مقرر کر دیا کہ ایک روز تم سب اپنے جانور چرایا کرو اوس دن اونٹنی کو ہم گھر مین اپنے بند رکھینگے اور دوسرے روز ہم اس اونٹنی کو چھوڑ دینگے تو تم اپنے جانورونکو بند رکھو اس قول کے اقرار پر ایک مدت تک گذران کرتے رہے لیکن اکثر شہر والونپر جو جانورونکی پرورش کا ذوق شوق رکھتے تھے یہہ تقسیم بھی گران گذری اور اپنے دلونمین کہتے تھے کہ کس حیلہ اور تدبیر سے اس اونٹنی کو یہانسے دور کیا جاہیے تاکہ ہمارے جانور اچھی طرح سے دانہ اور پانی کھایا پیا کرین لیکن عہد ٹوٹنے اور قول و اقرار کے خلاف ہونے سے خوف کھاتے تھے اس درمیان مین ایک نوجوان اوسی قوم کا کہ نہایت شورہ پشت اور ونگئی تھا اور اوسکا نام قدار ابن سالف تھا کوتہ گردن چار شانہ ماں باپ کو آزار دینے والا زبان دراز ہاتھہ چھٹ پیدا ہوا اور وہ ایک عورت فاحشہ پر عاشق ہوا اور نام اوس عورت کا عنیزہ تھا خوبصورتی اور خوش اسلوبی اور لطیفہ گوئی اور نزاکت طبع مین وہان مشہور تھی اور اوس فاحشہ کے گھر مین آٹھہ شخص تھے جو اوسکے ہم مشرب اور ہم وضع تھے اور اون مین سے ایک شخص کا نام مصدع بن داہر تھا کہ اوسکے چچا کا بیٹا تھا جایا کرتا تھا اور اوسے حظ نفسانی حاصل کرکے دونو جہانکے روسیاہی کمایا کرتا تھا اور اسکے یار اور ہمنشین شراب خواری کرکے اوسکے گھر کی لونڈیون اور باندیون سے موہنہ کالا کرتے تھے ایک روز اوس جوان نے یعنی قدار ملعون نے اوس فاحشہ سے کہا کہ کب تک یہہ آشنائی چوری چھپی کی رہیگی کہل کے مجھسے نکاح کیون نہین کر لیتی ہے کہ عمر بھر خوشی اور ہنسی سے گذران کرین اوس قحبہ نے کہا کہ اگر ایسا تکاح تجھکو خیال ہے تو ایک فرمایش میری ہے اگر اوسکو توبجا لاوے تو مین معہ مال و اسباب

اور ہونٹہ ہونگے تیری تابعدار ہوکر رہون اور وہ کام یہہ ہے کہ اس اونٹنی کو کہ جسنے مجھکو اور تمام شہر کو ایک بلا اور رنج مین ڈال رکھا ہے اور تمام جانورانِ بی زبان کو بہوکہہ اور پیاس کے عذاب مین گرفتار کر رکھا ہے کسی طرح مار ڈال اور اسکی کونچین کاٹ کہ ہم اس بلا سے نجات پاوین اور قحبہ کے جاہر بہت تہے اس باعث سے اورونکی نسبت زیادہ اس اونٹنی سے دشمنی تہی غرضکہ قدار نابکار نے اس اوسنے خسیس کام کے لئے ایسے بڑے گناہ کے کرنے کا اقرار کیا اور اوس اونٹنی مارنے کی تدبیر مین پڑا اور اپنے یارون اور آشناؤنکو بہی اس کام مین اپنا رفیق کیا اور ایک روز ایک تنگ گلی مین جو اوس اونٹنی کے آمد و رفت کا رستہ تہا اوسکی راہ روک کر گہات مین بیٹہا اور اپنے یارونکو بہی اوس کوچہ مین گہاٹی گہات میں بیٹہایا جسوقت وہ اونٹنی چراگاہ سے پہری اور اوس کوچہ مین پہنچی تو پہلے مصدع نے ستر اوسکی پیشانی پر مارا اور دوسرے ساتون شخص تلوارین کہینچ کے غل مچاتے ہوئے اونٹنی تک پہنچے لیکن وہ اونٹنی باوجود زخمی ہونے کے کسی کو اپنے پاس نہین آنے دیتی تہی اور جسطرف حملہ کرتی تہی سبکو بہگا دیتی تہی آخر کو قدار نابکار نے اوسکے پیچہے پہنچکر ایک تلوار اوسکی کونچون ماری کونچونکے کٹتے ہی وہ اونٹنی زمین پر گری اور گرتے ہی سب اوسکے یار گرد سے پہنچے اور تلوارونسے اوسکے پرزے پرزے کر ڈالے اس بات کو سنکر شہر والے سب خوش ہوئے اور اوسکے گوشت کو تقسیم کرکے سب شہر والے اپنے اپنے گہر کو لے گئے اوسکا بچہ جو پیچہے سے آیا اور اپنی مانکا یہہ حال دیکہا تو وہانسے بہاگ کر اوسی پہاڑ کے پشت سے جاکر کہڑا ہوا جب یہہ خبر حضرت صالح علیہ السلام کو پہنچی تو افسوس کرتے ہوئے باہر نکلے اور شہر کے لوگونسے فرمایا کہ تمنے اچہی بات نکی بلکہ خدا کے عذاب کو قصد کرکے اپنے واسطے منگوایا اور ابہی ایک بچاؤ کی صورت ہے کہ میرے ساتہہ آؤ اور اوسکے بچے کو اپنے شہر مین لاؤ تاکہ اسکے سبب سے حق تعالےٰ کے عذاب سے بچ جاؤ قدار نابکار دوسرے کافرون نے اس بات کو سنا اور اسکی کچہہ حقیقت نجانی تب تو حضرت صالح علیہ السلام سب مسلمانونکے ساتہہ اوس بچے کے لانے کو جنگل کیطرف گئے جوہین بچے نے حضرت صالح علیہ السلام کو دیکہا تین آواز کی اور پشتہ پہاڑ کا پہٹا اور وہ بچہ اسکے اندر گہس گیا تب حضرت صالح علیہ السلام اس حال کو دیکہکر افسوس کرتے ہوئے پہر آئے اور شہر والونسے کہا کہ تمنے اپنی خرابی اپنے ہاتہہ سے کی اور اس بچے کی تین مرتبہ آواز کرنیکی تعبیر یہہ ہے کہ تمکو تین دن کی مہلت ہے عذاب آلہی سے پہلے دن منہہ تمہارے زرد ہوجاینگے اور دوسرے دن سرخ ہوجائین گے اور تیسرے دن سیاہ اور یہہ ماجرا تہوڑا دن رہے بدہ کو ہوا تہا جمعرات کی صبح کو شہر والے جو سوکے اوٹہے تو دیکہا کہ سبکے منہہ زرد ہوگئے تب سبکو یقین ہوا کہ جو کچہہ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا تہا سب سچ اور واقع ہونے والا ہے لیکن اسوقت انکی قوت غضبیہ نے جوش کیا اور قوت عقلیہ بالکل معزول ہوگئے قدار نے اپنے ہون یارونسے قسمیہ ہوکر یہہ بات ٹہرائی کہ قبل آنے تیسرے دن کے حضرت صالح علیہ السلام کا کام تمام کیجئے

یہ ارادہ دلمین ٹہانکر اوسی رات کو یہہ نو آدمی حضرت صالح علیہ السلام سے بے ادبی کرنیکو چلے اور حضرت
حضرت صالح علیہ السلام اپنی مسجد مین تہے ایک درخت اس مسجد مین تہا بلند آواز سے بولا کہ قدار اپنے
یار ونکی ساتہہ آپکے مارنیکو آتا ہے سو آپ اپنے گہر مین تشریف لیجائیے اور دروازہ بند کر لیجیے حضرت
صالح علیہ السلام نے اوسکے کہنے کے بموجب عمل کیا اور گھر کا دروازہ بند کر کے جا بیٹھے جب قدار
نابکار اپنے یارونکے ساتہہ مسجد مین آیا اور حضرت صالح علیہ السلام کو وہان نہ پایا تو ارادہ کیا کہ آپکے
مکان کا دروازہ توڑکر گہس کے آپ سے بے ادبی کرین وہ اسی سوچ مین تہے کہ یکایک فرشتے بموجب
حکم الہی کے آپکی حمایت اور مدد کو پہنچے اور اپنے پرونکو ان بدبختون کے منہہ پر مارا بمجرد اس مارنے
کے وہ سب اندہے ہوگئے اور حیران پریشان گرتے پڑتے بے تحاشا دہانسے بہاگنے مین کسیکا سر
دیوار مین لگ کر پہٹ گیا اور کوئی مین گر کر مر گیا یہان تک سب کے سب مر گئے اور خسر الدنیا والآخرہ
ہوئے دوسرے دن شہر والے جو اوٹہے تو سب کے منہہ سرخ پائے اور قدار وغیرہ کے وارثون نے
جو انکی تلاش کی تو حضرت صالح علیہ السلام کے گھر کے قریب اون سبکو مرا ہوا پایا پہر اوس حال کو شہر کے
رئیسون اور سردارون سے جو کافر تہے ظاہر کیا تو سردار اور سب شہر والے حضرت صالح علیہ السلام کے گھر پر
چڑہ آئے اور گھر کو گہیر لیا اور کہا کہ تمنے اوس اونٹنی کے عوض مین ہمارے نو آدمی مار ڈالے ہین ہم
اون آدمیون کے عوض مین تمکو اور تمہارے سب گہر والون کو مار ڈالین گے حضرت صالح علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہم ان لوگون کے گھر مین مارنے کو نہین گئی تہے یہ خود ہمارے گھر پر رات کو چڑہ آئے
تہے اللہ تعالے نے غیب کی مدد سے انکو سزا دی وہ سب اسی جواب وسوال مین تہے کہ جندع بن عمرو
اس شہر کا بڑا رئیس تہا کہ معہ اپنی فوج کے اسلام سے مشرف ہوا تہا اور بڑا معتقد اور دوست
حضرت صالح علیہ السلام کا تہا اس حال کے خبر پا کے معہ اپنی فوج حضرت صالح علیہ السلام کے
مدد کو پہنچا اور اون رئیسون اور شہر والون سے مقابلہ کیا آخر کو چند آدمی درمیان مین آکے آپسمین
صلح ٹہرائی کہ حضرت صالح علیہ السلام اس شہر سے باہر جاوین حضرت صالح علیہ السلام نے اس بات کو
غنیمت جانا اور جندع بن عمرو رضا اور دوسرے مسلمانونکو اپنے ساتہ لیکر شہر سے باہر چلے گئے تیسرے
دن کہ سنیچر کا دن تہا صبح کو شہر کے لوگ جو اوٹہے سبکے منہہ کالے پائے اوسدن پہر نہایت تشویش
مین رہے کہ کیا ہونیوالا ہے آخر یہ بات سوچی کہ سنگین مکان خالی کیجئے اور خدا کا عذاب جب
آویگا تو ان مکانونمین چہپ رہین گے کیونکہ عذاب یا آسمان سے آویگا جیسے پانی یا پتہر برسنا یا
زمین سے ہوگا جیسے زلزلہ اور ان چیزونسے اون مکان مین بچاؤ ہے اسواسطے کہ یہ مکان
پہاڑ کو تراش کے بنائے ہین ایسی چیزونسے ان مکانونمین کچہہ دہشت نہین ہے یہہ نہ سمجہے
کہ حق تعالے کے غضب سے کوئی چیز بچا نہین سکتے حاصل کلام کا پنجشنبہ کی صبح کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام بموجب حکم الہی کے درمیان مین آسمان اور زمین کی ایک بڑی صورت دہشت
ناک نبی ظاہر ہوئی اور ایک ایسی سخت آواز کے کہ اوسکے سبب سے پہاڑ جنبش مین آگئے اور تند ہوا آندہی

کیطور سے چلنی شروع ہوئی سب شہر والے دہشت کھا کے اپنے سنگین مکانونمین گھسے پہر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز پہلے سے بہی زیادہ سخت کی کہ اوسکے سبب شہر والے اوندہے اپنے اپنے زانو پر گر پڑے اور سب جہنم واصل ہوئے ایک بہی اونمین سے باقی نرہا حضرت صالح علیہ السلام نے جو یہہ ماجرا سنا تو مسلمانونسے فرمایا یہہ شہر غضب آلہی کے نازل ہونیکی جگہہ ہوئی یہانپر رہنا ہرگز مناسب نہین ہے اسکو چھوڑو اور مکہ معظمہ کے حرم کا احرام باندہو اور وہین چلکر رہو چنانچہ وہ سب حضرت صالح علیہ السلام کے فرمانیکی بموجب عمل مین لائے اور نجات دارین کی حاصل کی اللہم ارزقنا اتباع نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر مین شہر حجر کے دروازے پر پہونچے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس شہر مین نہ بیٹھے اور نہ پانی پیئے مگر یہہ کہ روتا ہوا اور ڈرتا ہوا اسواسطے کہ روحین اون کافرون کی اسی شہر مین عذاب آلہی مین گرفتار ہین اور جس جا عذاب آلہی نازل ہوتا ہے وہانسے دور رہنا خوب ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ثمود کی قوم کے کافرونسے کوئی آدمی نہین بچا مگر ایک شخص جسکا نام ابو رغال تہا کیونکہ وہ اسواسطے مکہ معظمہ مین آیا تہا جب تک حرم شریف کے اندر رہا تب تک عذاب آلہی سے محفوظ رہا جونہین حرم سے باہر نکلا اور طایف کیطرف چلا راستے مین اسی عذاب مین جسمین اوسکی قوم ہلاک ہوگئی تہی یہہ بہی ہلاک ہوا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم طایف مہم پر جانیکے وقت جو اوسکی قبر پر پہنچے اور عادت وہان کے لوگونکی یہہ تہی کہ جب اوسکی قبر کے نزدیک پہونچتے تو اوسکو سنگسار کرتے تہے تب آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قبر کسکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سب قصہ اسکا مفصل اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اس میری بات کی صداقت کی نشانی یہہ ہے کہ اس شخص کی چھڑی سونیکی اوسکے ساتہہ ہے دفن ہوئے ہی صحابہ نے جو یہہ کلام سنا دوڑے اور اوسکی قبر کو تلوارونسے کہودا اور وہ چھڑی سونیکی نکال لائے اور اوسکی قبر کو بدستور بند کر دیا یہہ ہی قصہ ثمود کا بطریق اختصار کے اور بعضی سورتونمین زیادہ بہی تفصیل سے مذکور ہے **عزیزی**

تنبیہ یہانپر معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے شہرونسے جہان غلبہ کفر و فسق کا ہو دوسرے ہجرت کرنی لازم ہے اسلیئے کہ بری صحبت کی بری تاثیر ہوتی ہے کہ بسبب اختلاط کے گناہ کی برائی دلسے نکل جاتی ہے اور جب یہ حال ہوتا ہے تو خوف زوال ایمان کا ہے عیاذاً باللہ منہ اسلیئے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انا بریٔ من کل مسلم مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا تتراای ناراہما رواہ ابوداؤد یعنی مین بیزار ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہے مشرکونمین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیئے کہ اقتضاے ایمان یہ ہے کہ مشرک اور مسلمان آپسمین ایک دوسرے کے آگ نہ دیکہین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ

اونکی آگ نہ نظر پڑے چہ جائیکہ اونمین رہنا کہ ساتھہ رہنے سے سستی اسلام مین آجاتی ہے بسبب دیکھنے
رسمون اون کی کے پس بہائیون ہم لوگونکو اپنی حال پر رونا چاہیے کہ ہمسے رسول اللہ بیزار ہین
اس کفرستان کے رہنے سے لیکن جو کہ استطاعت نہین رکہتے امید ہے کہ وہ معذور ہون
اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹہکانا ہے ہمارا جسکو اللہ تعالے استطاعت دے وہ ارادہ ہجرت کا
کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہے کہ حق کہین تو گلے گہوٹے جاتے ہین اور خاموش
رہین تو نقصان ایمان ہے ع الہی نجنی من کل ضیق ٭ بجاہ المصطفے مولی الجمیع ٭ وہب لی
فی مدینۃ قرارا ٭ بایمان ودفن بالبقیع ٭ یا اللہ نجات دے مجکو ہر تنگی سے بحرمت مصطفے کے
کہ جو صاحب ہین سبکے اور بخش میرے لیئے مدینہ مین ٹہیرنا ساتھہ ایمان کے اور دفن ہونے کے
جنت البقیع مین کہ قبرستان مدینہ کا ہے مولانا محمد قطب الدین صاحب مرحوم کہ اوستاد و مرشد اس احقر کے
ہین اکثر دعا اونکی یہی رہتی تہی اللہ جل شانہ نے اونکو منزل مقصود کو پہنچا دیا اب اللہ تعالی ہمسے
بیدست وپا کی بہی دستگیری کرے کہ یہان کے مکروہات سے نجات دیکر حرمین شریفین مین
پہنچاوے اور وہین مارے اللہم اجعل موتی فی بلد حبیبک آمین رب العلمین فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ٥ پہر سخت عذاب بہیجا اونپر اونکے پروردگار نے بسبب اونکے
گناہون کے پہر ایکسا کر ڈالا چہوٹا بڑا غریب دولتمند اونکا سبکو ہلاک کر کے برابر کر دیا وَلَا
يَخَافُ عُقْبٰهَا ٥ اور نہین ڈرتا خدا تعالے آخر کام بدکارون گناہگارون کے سے
یعنی ایسا کوئی نہین جو اوسکی نافرمانی کر کے اوسکے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور زور سے ۵
فتح الرحمان ۵ اب یہان پر جان لیا چاہیے کہ حدیث صحیح مین جو مسند امام احمد وغیرہ
معتبر کتابوںمین پائی جاتی ہے وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کچہہ تمکو معلوم ہے یہہ کہ سب سے زیادہ بدبختی اگلی امتون کا کون
شخص ہے اور اس امت مین زیادہ بدبخت کون ہے حضرت علی نے عرض کی کہ مجہکو معلوم نہین ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدبخت اگلی امتونکا ایک سرخ رنگ ثمود کی قوم سے تہا یعنی
قذار بن سالف کہ حق تعالی کی اونٹنی کی کونچین کاٹین اور اس امت کا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو
تیرے سر پر تلوار ماریگا اور تیری ڈاڑہی اوس خون سے رنگین ہوگی اور اسی تلوار سے تو شہید ہوگا
اب یہان پر ضرور ہوا کہ اگلی امتون سے قذار کی زیادہ بدبخت ہونے کی وجہ اور اس امت مین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کی زیادہ بدبخت ہونی کی وجہ بیان کی جاوے اور اوسکا بیان
موقوف ہے کئی مقدمون کی تمہید پر پہلا مقدمہ یہہ ہے کہ فرج کی شہوت سب شہوتون سے
خسیس اور بدتر ہے اسواسطے کہ اس حالت مین عقل سے بہت دور ہو جاتا ہے اور جانور کی سی حرکتین
آدمی سے ظاہر ہوتے ہین اور اوس شہوت کی جائے بہی نجاست اور ناپاکیون سے بہری ہوئی
ہے اور عورت کی جگہہ کا کہلنا اس شہوت کو لازم ہے جسکا تمام بنی آدم کے نزدیک چہپانا واجب ہے

اسیواسطے عادت پیدا ایسی آدمی کی ہے کہ اس شہوت کے نکالنے کی بہت پردہ کرتا ہے اور سب سے
چھپاتا ہے اور اسکا نام محفل اور مجلس مین کہول کر نہین لیتا سوائے اشارہ اور کنایہ کی اور جو کائن
دنیا مین سے جاوے سواس شہوت سے کچھہ تہنے زیادتی کر کے نقلی ہوگئی دوسرا مقدمہ یہہ ہے کہ شہوت کسیطور
ہو اس قسم مذکور کی ہو یا خواہ دوسری قسم کی جیسے کھانی کی ہو یا پینے کی پہننے کی ہو یا مکانات
سنوارنی کی ہو یا سیر باغ اور بہار کی گانے بجانے کی سونے کی ہو یا خوش بوؤن کی سونگہنے کی اور جو
سوائے اونکے ہین یہہ سب کمتر اور جنس عفت اور غیرت سے ہین اسیواسطے عرف مین ون لوگونکو
جو ان شہوتونکے مغلوب ہوتے ہین بدتر جانتے ہین ان لوگون سے جو عفت اور غیرت کی شہوت سے
مغلوب ہوتے ہین جیسے بادشاہ بد نمائش مین گو برا جانتی ہین بادشاہ سفاک خونریز سے اور
اسکا بہید یہہ ہے کہ غضبیہ قوت سبب ہے غلبہ اور قہر اور سیاست کی اور شہویہ قوت باعث ہے تملق ور
چاپلوسی اور خوشامد کی اور سب لوگون کے نزدیک فاعلیہ قوت بہتر ہے اسواسطے کہ آہ زبردست ہے
منفعلہ قوت سے .... تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ جب شہوت او غضب کے
سبب سے وجب حق تلف ہونے لگین تو سب لوگون کے نزدیک وہ شخص معیوب اور مطعون
ہوجاتا ہے اور جسقدر وہ حق بزرگ ہوگا اسیقدر طعن اور تشنہ زیادہ لاحق ہوگا تو اول بدبخت
وہ شخص ہے جو اپنے نفس کے حق پر شہوت اور غضب کو مقدم رکہی اور اپنے نفس کے حق کو تلف
کرے اوس سے بدبخت وہ شخص ہے کہ اپنی لذت شہوی اور غضبی کے سبب سے دوسرونکا حق تلف کرے
اور اس سے بہی زیادہ بدبخت وہ شخص ہے کہ ان دو نو لذتون کے سبب سے بہت حقونکو تلف کرے
پہر حق بہی آپسمین مختلف ہین جیسے دنیا کا حق کہ اوسکا تلف ہونا سہل اور آسان ہے آخرت کے
حق تلف ہونے سے کہ اوسکا دفعیہ بہت مشکل ہوتا ہے چوتہا مقدمہ یہہ ہے کہ آدمی پر تین حق
بڑے اور عمدہ ..... ثابت ہین پہلا حق تعالی کا حق ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا اور نعمت دینے والا
اور سب کامونکا درست کرنے والا وہی ہے اور کسیوقت اور کسی دم آدمی اوسکے احسان سے باہر
نہین ہوسکتا اور ہر کام مین آدمی اوسکی مدد اور مہربانی کا محتاج ہے اسواسطے کوئی حق اور کسیکا حق
اس حق کے برابر نہین ہوسکتا اور دوسرا حق اپنی قوم اور برادری کا ہے کہ اپنی زندگی اور موت مین
انکا محتاج ہے اور سطرح کی مدد کا اونسے امیدوار تیسرا حق اپنے نفس کا اور اس حق کی حقیقت
خود ظاہر ہے کچھہ حاجت بیان کی نہین ہے پس سب بدبختونسے بدبخت وہ شخص ہے کہ ان
تینون حقونکو ایک خسیس شہوت کے عیوض مین تلف کرے سو یہہ وصف اگلی امتون مین سے قدار بن
سالف مین تہا کہ اوتہا اور خسیس کام کے واسطے ان تینون حقونکو تلف کر ڈالا اول اپنے نفس کے حق کو
تلف کیا کہ کافر اور دوزخکا کندہ ہوا اور اپنی زندگی کو برباد کیا دوسرے اپنی قوم کے حق کو تلف کیا
کہ اوسکے سبب سے سب حق تعالی کے عذاب مین گرفتار ہوئے کسیکا نشان بہی باقی نہ رہا تیسرے
حق تعالی کا حق تلف کیا یعنی اوس اونٹنی کو جسکو اللہ تعالے نے اپنی طرف منسوب کیا تہا اور اللہ تعالے کے

کی ہدایت کی صورت ہتی اور صفت اور عنایت الہی کے نزول کا سبب ہے اور بیت اللہ کی بزرگی پیدا کی ہتی اوسکی کو تخریب
کا ٹئی اور ہلاک کیا اور اس امت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل یعنی ابن ملجم ویسا ہی بدبخت ہے
توضیح اس ابہام کی اور تشریح اس مقام کی یہہ ہے کہ وہ اللہ تعالے کی اونٹنی جسطرح حضرت صالح علیہ السلام
کی کمال کی صورت ہتی اور اونکی نبوت پر گواہ صادق ہتی اور قول نبوت کی ہدایت کے واسطے جو
حقتعالے کی عنایت کہ متوجہ ہوئی ہتی اور حضرت صالح علیہ السلام کو مرتبہ رسالت کا مرحمت کرکے
اس قوم کی طرف منسوب کیا تہا اور وہی ہدایت اونکے سوال کے بموجب ناقہ کی شکل ہوکے اونمین
ٹہری ہتی اور قرار پکڑا تہا یہان تک کہ اوس ناقہ کی تعظیم اور اسکے حق کو ادا کرنا گویا حضرت صالح
علیہ السلام کی شریعت کا قبول کرنا تہا اور عذاب الٰہی کے دفع کرنے کے واسطے اونکے دین قبول
کرنے کے قایم مقام ہے گویا حضرت صالح علیہ السلام کی ولایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر اور
ظاہر ہوتا تہا اور اللہ تعالے کے نزدیک اونکے مرتبہ کی بزرگی اور اونکی دعا کی قبولیت اس جہت کی
ظاہر ہوتی ہتی اسیطرح سے وجود جسمانی حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا ختم کرنے والا خلافت
حقہ کا تہا اور جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ولایت کی کمال کی صورت ہتی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہدایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر تہا اور اوس جناب کے قرب معنوی کی روشنی اس
راہ سے ظاہر ہتی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور نیابت اسیوقت مین اسی ذات پاک
مین منحصر تہی اسی پر حدیث شریف مین جسطرح بیت اللہ کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی الکعبۃ
عبادۃ یعنی دیکہنا بیت اللہ کا عبادت ہے اور قرآن شریف کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی المصحف
عبادۃ یعنی دیکہنا قرآن کی حرفوں کیطرف عبادت ہے اسیطرح حضرت علی رض کے حق مین اپنے فرمایا
النظر الی وجہ علی عبادۃ یعنی دیکہنا حضرت علی کے منہ کی طرف عبادت ہے سو اوسوقت مین
وجود شریف حضرت علی رض کا مثل وجود شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اسواسطے
کہ اوسوقت مین تشنگان امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسی چشمہ خاص سے سیراب ہوتے
تہے اور ہر حاجت ظاہری اور باطنی کو اوسوقت مین بہت جمع ہونے تمام صفات و کمال بشری
کی وہ ذات مبارک کفایت کرتی ہتی ایسے وقت مین ایسے وجود باجود کو کہ بدبخت ترین بدبختوں نے
شہید کیا تو گویا ہدایت کی شمع کو گل کر دیا اور اللہ تعالے کے حق کو تلف کیا اور تمام امت کے حق کو
بہی تلف کیا یعنی ایسی ذات کو کہ اسوقت مین اپنا ثانی و قایم مقام فضیلت اور بزرگی مین نہ رکہتے
تہے ہلاک کرکے تمام امت کو جہاڑو بے رسی کی مانند منتشر اور فوج بے سردار کی طرح پریشان
کر دیا اور اپنے نفس کے حق کو بہی تلف کیا اور کندہ دوزخ کا ہوا اور اپنی زندگانی کو برباد کیا اور یہہ
برائی اس بدبخت کو اسی شہوت کے سبب سے حاصل ہوئی چنانچہ روایات صحیحہ مین وارد ہے کہ
حضرت علی رض کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم مرادی تہا خارجی مذہب کوفے مین آیا اور ناگہان اوسکی نظر
ایک عورت خوبصورت پر جسکا نام قطام تہا پڑی اور دل و جان سے اسیر فریفتہ ہوا اور وہ عورت بہی بنی

باطل رکھتے تھے اور باپ اور بھائی اوسکا مروان کی لڑائی مین حضرت علی رض کے ہاتھہ مبارک سے
جہنم واصل ہوئے تھے جب ابن ملجم کو اوسکی ملاقات کا خیال دلمین پڑا اور خط کتابت اس مقدمہ مین
شروع کی اور آدمیون کو درمیان مین ڈالا تب اس عورت نے جواب مین یہہ لکھا کہ ایک میرا کام تم اگر وہ
تجھسے ہوسکے اور تو اسکے کرنیکا اقرار کرے تو البتہ مین تجھکو قبول کرون اور مین اپنے تئین تیرے نکاح مین
دون اور وہ کام یہہ ہے کہ حضرت علی رض کو تو شہید کر اس ملعون نے کہ مغلوب شہوت کا تھا بات
اوس ملعونہ کی قبول کیا اور اس کام کی تدبیر مین پڑا ایک تلوار ہزار درم کو خرید کی اور اسکو زہر کے پانی مین
بجھایا اور اپنے یارون سے اس کام کی تدبیر پوچھی اوسکی یارون نے کہا کہ یہہ کام کچھہ مشکل نہین ہے
بہت آسان ہے اسواسطے کہ وے کوئی نگہبان اپنے ساتھہ نہین رکھتے ہین اسلیے رات کو اندھیرے مین
مسجد کو جاتے ہین کسی دن مسجد مین اندھیرے مین چھپ رہ اور ایسے کام کو انجام کو پہنچا انیسوین
رمضان المبارک کی صبح صادق کے وقت کہ ہنوز تاریکی باقی تھی حضرت علی رض گھر سے تشریف
مسجد شریف مین لائے اور یہہ ملعون ایک ستون کی آڑ مین مستعد اس کام پر کھڑا تھا اور
اونکی عادت شریف ایسی تھی کہ مسجد مین سوئے ہوئے آدمیونکو تکبیر کی آواز سے بیدار کرتے
تھے تاکہ وے سب اٹھکے طہارت کرین اسی ارادے سے جونہین آپنے مسجد شریف مین
قدم مبارک رکھا وہین اوس ملعون نے پیچھے سے غفلت مین ایک تلوار کا حربہ آپکے سر مبارک پر
مارا اور بھاگا آدمی ہر طرف سے دوڑے اور اسکو پکڑ کے قید کیا ہر چند کہ زخم کاری نہ تھا لیکن
زہر کی تاثیر سے آپکا کام تمام ہوا اور اس خاکدان ظلمانی سے فردوس برین کو انتقال فرمایا
اکیسوین رات کو رمضان کی جسد مبارک کو آپکی نجف الخیرہ مین کہ ایک جگہ کا نام ہے کوفے کے
نزدیک مسجد جامع سے ایک فرسنگ پر حیرۃ النعمان کی راہ مین وہان مدفون کیا اور آپکی قبر کو بلند
نہ کیا بلکہ بالکل بی نشان رکھا تا خارجی کہ اس زمانہ مین کوفے کی فوج مین بہت منتشر تھے کچھہ اوبی
آپکے جسد مبارک کے ساتھہ نہ کرین اور یہہ قصہ سال چالیس ہجری مین واقع ہوا اور آپکی شہادت سے
نبوت کی خلافت منقطع ہوگئی اور کوئی قائم مقام اس رتبہ کا نرہا یہہ بات صحابہ نے سنکر نہایت
افسوس کیا چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خبر شہادت حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی سنی تو فرمایا کہ اب عرب جو چاہین سو کرین اب ایسا کوئی نرہا کہ اونکو کسی بدکام سے
منع کریگا اب جاننا چاہیے کہ صحابہ مین بعد وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علما اور واعظ بہت
موجود تھے اور آدمیون کو بدکامون سے بے محابا یعنی بے دہشت منع کرتے تھے اور کسی کا
بھی بادشاہون یا دوسرے سردارونکا لحاظ اور خاطرداری بات کہدینے مین نہین کرتے
...... تھے لیکن اونکے امر و نہی مانند سچائی علما کے اور رہنمائی اولیا کی تھی نہ پیغمبرونکی
حکم کی مانند کہ وہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اسیواسطے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہانے یہہ جملہ ارشاد فرمایا اسی جگہہ سے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اشقی ہونے کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ

کہ اسوقت مین تمام کمالات اوس ولایت کی ہین کہ جو قایم مقام نبوت کے ہی اوس ذات مبارک مین
منحصر تہی دوسرا کوئی اس وقت مین ویسا نہ تہا بخلاف خلفا سابقین کے کہ اونکے زمانہ مین
دوسری بہی جو لیاقت اس امر کی رکہتے تہے موجود ہی کہ انکی معدوم ہونے کے بعد اس امر کو
سہل کیا اور انکے قتل ہونے سے اپنے مین خلل نہ پایا گیا بخلاف قتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
کہ خاتم الخلفا تہے تو آپکا قتل گویا اللہ تعالیٰ کے نور کو بالکل بجہا دینا تہا اور ہدایت کی شمع کو
گل کر دینا تہا اسیواسطے آپکے قتل مین ایسی خرابی مین ہوئی کہ پہر تدارک اوسکا نہو سکا اور
اگر کسی کو یہہ شبہ خاطر مین گذرے کہ اوس بدبخت ترین کی حرکت سے ثمود کی قوم سب ہلاک ہوئی
اور اس امت کی بدبخت ترین کی حرکت سے باقی ماندہ کو کچہہ آسیب بہی نہ پہنچا اسکا کیا سبب ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ ان دونون مین فرق دو وجہ سے ہے اور اول وجہ یہہ ہے کہ اونٹنی کے مارے
جانے سے تمام ثمود کی قوم راضی اور خوش ہوئی ہتی اور اس امت مین اکثر لوگ حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے قتل ہونے سے راضی نہ تہے بلکہ اس حرکت کرنے والے پر لعنت اور نفرین کرتے رہے دوسری
وجہ یہہ ہے کہ اونٹنی کے مارے جانے کے بعد اوسکا بچہ بہی غایب ہوگیا تہا اور بالکل اوسکا نام و
نشان نرہا تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپکی اولاد امجاد باقی رہی اور آپکا
نام اور نشان قایم رہا اور نور اس ولایت کا جسکہ آپ حامل تہے نسلاً بعد نسلاً ایک حامل آپکی اولاد مین
پیدا ہوتا رہا اور امام اپنے وقت کا ہوتا رہا ہرچند کہ ہیئت اجتماعی مٹ گئی ہتی لیکن وہ نور
متفرق اور منتشر ہوکے موافق استعداد کے ہر ایک فرقے مین اہل خیر سے قایم رہا اسی سبب سے
یہہ امت ہلاک کے عذاب سے بچ رہی اور ایک سانحہ عجیبہ سے آپکی شہادت کی یہہ ہے کہ اوسدن
بیت المقدس مین کوئی پتہر ایسا نہ تہا جسکے نیچے سے خون جوش نہ مارتا تہا واللہ اعلم

سورۃ الليل

یہہ سورت مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور اکہتر کلمے اور تینسو دس حرف ہین اور اس سورہ کا
والشمس کی سورت سے یہہ ہے کہ دونکو قسم سے شروع کیا اور اس امر مین یہ دونون سورتین
مناسبت تمام رکہتی ہین اور اس سورت مین انسان کے نفسونکا اختلاف مذکور ہے کہ بعضونکے
دلمین بدکاری ڈالی جاتی ہے اور بعضون کے دلمین پرہیزگاری اور اون لوگونکا حال
مذکور ہے جو اپنے نفس کی پاکی مین مشغول ہین اور دوسرے اون لوگونکا حال ہی جو اپنے
نفس کی ذلت اور خواری کی پیچہے پڑے ہین شہوت اور غضب کی تابعداری کے سبب سے اور اس
سورے مین بہی آدم کے عملونکا اختلاف بیان ہے نیکبختی اور بدبختی مین اور بعضونکو نیکی کی راہ
چلنے پر توفیق دی اور بعض کو بری راہ بدبختی مین ڈال کے شرمندہ کر رکہا ہے اور یہہ بہی ہے
کہ دونون سورتون مین بدبختونکا حال بیان ہے چنانچہ اس سورت مین ثمود کی قوم کی بڑی
بدبخت کا حال بیان ہے جسکا نام قدار تہا اور اس سورت مین اس بڑے بدبخت کا حال بیان ہے
جو اس امت کی شروع مین تہا اسکا نام امیہ تہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شخص کی ایذا

ورسی مین بڑا تہا اور بلال رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گاری اور صحبت سے
بڑا رتبہ حاصل کیا تہا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ سے بہت بہم پہنچائے تہی اور اس سورہ کا
نام واللیل اس سبب سے رکہا ہے کہ عرب کی زبان مین لیل رات کو کہتے ہین اور اس سورہ
آدمیون کے عملون کے اختلاف کا بیان منظور ہے نیکی اور بدی مین اور بڑا عمدہ وقت اس اختلاف کا
رات ہے کہ عابد لوگ عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور چور چوری مین اور عیاش لوگ حرام
کاری اور شراب خواری مین اور آزاری دکہہ اور مصیبت مین اور بعضی محبوبون کے جدائی مین
تڑپ تڑپ کے رات کاٹتے ہین اور بعضے باغ وصال سے اور چمن ہم آغوشی سے اپنی آرزو
دامن کو مراد کی پہول سے پر کرتے ہین مصرع شب تنور گذشت وشب سمور گذشت بیت
فرق ست میان آنکہ یارش در بر ۔ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ۔ ہر چند کہ دن مین بہی اس قسم کے
اختلاف اور رنگ برنگی معاملے ہوتے رہتے ہین لیکن جو وقت ظہور اور روشنی کا ہے تو ہر شخص تکلف
اور بناوٹ کرتا ہے چور عابد بن کے نکلتا ہے اور فاسق صالح کی لباس مین اپنے تئین ظاہر کرتا ہے
بخلاف رات کے کہ تاریکی کی سبب سے حجاب کا پردہ اوٹہہ جاتا ہے اور شرم اور حیا بالکل جاتی رہتی ہے
اور ہر شخص اپنے نفس کی خواہش کے موافق بے تکلف اور بے پردہ ہوکے اپنے اپنے کام مین
مشغول ہوتا ہے اور ظاہر کا تکلف اور بناوٹ بالکل جاتا رہتا ہے اور سبب نزول اس سورۃ کا
یہہ ہے کہ مکہ معظمہ مین دو شخص رئیسون سے بڑے مالدار تہے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ اور دوسرا امیہ بن خلف اور ان دونون کا معاملہ مال کے صرف کرنے مین مختلف ہوا امیہ مال بہت
رکہتا تہا اور بارہ غلامون کو تربیت کر کے ہر ایک کو ایک ایک کام سپرد کیا تہا چنانچہ ایک غلام کو
کہیتی کا داروغہ کیا تہا اور ایک کو میوون کے باغ کا اور ایک غلام کو قیمتی کپڑون کے تجارت
کے واسطے یمن اور شام کیطرف بہیجتا تہا اور ایک کو جانورون پر مقرر کیا تہا کہ دودہ دوہے اور نسل کی
خبرداری کرکے اوسکی حاصل کو جمع کیا کرے اور اسطرح ہر غلام کو ایک کام سپرد کیا تہا اور اس
تدبیر سے مال بہت جمع کیا تہا اور باوجود اس ثروت اور مالداری کے ایک کوڑی فقیر کو نہین دیتا تہا
اور اگر کوئی غلام کسی محتاج کو کچہہ ادہی دمڑی کبہی دیتا تو اوسپر خفا ہوتا بلکہ اس کام سے موقوف
کرتا تہا اور اگر کوئی شخص اس کم بخت کو بطور نصیحت کے کچہہ سمجہاتا تہا کہ باوجود اس کثرت مال کے
اللہ تعالے کی راہ پر محتاجون مسکینون کو کس واسطے نہین دیتا ہے اور آخرت کا ذخیرہ کیون نہین
کرتا ہے تو وہ بدبخت اوسکے جواب مین کہتا تہا کہ اول تو آخرت ہی کہان ہے اور اگر بالفرض
ہوئی بہی تو اس قدر مال اور اسباب اور اولاد مین جمع کیا ہے کہ مجہکو کچہہ احتیاج بہشت کی نعمتون کی
نہین ہے اور ان چیزون سے جنکی طمع اور لالچ محمد صلی اللہ وسلم فقرا اور محتاجون کو دیتا ہے
اور اس سبب سے ان لوگونکو اپنا گرویدا کرتا ہے مجہکو کچہہ پروا نہین ہے اور اوسی کے غلامون مین سے ایک حضرت
بلال رضی اللہ تعالے عنہ تہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تہے اور بزرگی مین انکا مرتبہ اس حد کو پہنچا تہا کہ آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے انکو عالم مثال مین اپنے آگے آگے چلتا دیکہا اور انکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے کہ بہشت بلال کی مشتاق ہے سو حضرت بلال جسوقت مین کہ مملوک اس بدبخت کے
تہے تو پوشیدہ اسلام لائے تہے اخیر کو رفتہ رفتہ انکے اسلام لانیکی خبر اسکو پہونچی تو اول انکو
معزول کیا اور خزانے اور بتخانہ کی دار وغگی جو اُن سے تعلق رکہتی تہی دوسرے غلام کو
سپرد کی پہر انکو اپنے سامنے بلواکے پوچہا کہ تو کسکو پوجتا ہے حضرت بلال نے کہا کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کو اس ملعون نے کہا کہ اس دین کو چہوڑ دے نہین تو مین تجہکو
اسطرح پیش آؤنگا اور مارتے مارتے مار ہی ڈالونگا حضرت بلال نے کہا کہ مین تو اس دین سے
پہر نہین سکتا تیرا جو جی چاہے سو کر مین تیرا غلام ہون اُس شقی ازلی نے اپنے غلام سے ایسا
حکم کیا کہ دن چڑہے ان کے بدن مین کانٹے چہویا کرو اور جب آفتاب خوب گرم ہو تب دہوپ مین
چت لٹاکر سینے پر ایک اونچا گرم پتہر رکہ دیا کرو تاکہ ہل نہ سکین اور گرد اونکے آگ جلا دیا کرو اور جب
شام ہو تب ہاتہہ پیر باندہ کر اندہیری مکان مین قید رکہو اور باری باری سے رات بہر کوڑے مارا کرو
اور صبح تک یہہ امر موقوف نکرو اسیطرح سے کتنے دنون تک حضرت بلال رضی اللہ اس مصیبت مین
گرفتار رہے اور پکار پکار کر احد احد کہا کئے یعنی معبود میرا ایک ہے ایک روز حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ رات کے وقت اسطرف سے گذرے اور اس ملعون کے گہر سے آواز نالہ و زاری کی
آپکے کانمین پڑی پوچہا کہ اس گہر مین کیا ہوتا ہے اور یہ آواز کیسی ہے لوگون نے کہا کہ بلال
رضہ نام ایک غلام ہے اسکو مارتا ہے یہہ آواز اس غلام کے رونے کی ہے حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کو یہ بات سنکے نہایت رنج ہوا اور صبح اوسکے گہر مین آپ تشریف لے گئے اور اس مردود کو
نصیحت کرنا شروع کیا کہ خدا سے ڈر اور اس غلام پر اتنا ظلم ناحق مت کر اسواسطے کہ اوسنے سچا دین
قبول کیا ہے اور اللہ تعالے کی دوستی اور رضامندی کو اختیار کیا ہے تجہکو چاہیے کہ اس غلام کو
غنیمت جان اور اوسکے ساتہ احسان کر کہ آخر تک تیرے کام آوے اور تجہکو اس سختی سے
بچا دیگا اوس ملعون نے کہا کہ آخرت ہے کہان اور یہ دین کہانسے معلوم ہوا کہ سچا ہے اور
اگر بالفرض آخرت ہوئی بہی تو مجہکو دنیا مین کس چیز کی کمتی ہے کہ آخرت کی نعمتون پر جو فقط
وہم اور خیال ہے فریفتہ ہون میرے پاس دنیا مین بہی بہشت موجود ہے چنانچہ تم بہی
جانتے ہو کہ کوئی چیز ایسی نہین جو میرے کارخانے مین موجود نہین ہے اور مضمون ان
بیتونکا ادا کرتا تہا بیت صبح تو جام سے گذرتی ہے ؛ شب دلارام سے گذرتی ہے ؛ عاقبت
کی خبر کسے معلوم ؛ یہان تو آرام سے گذرتی ہے ؛ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہر
اوسکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ میرا کہا مان اور اس بیچارے مسکین پر ظلم کرنے سے باز آ اوس بدبخت
نے کہا کہ اگر تمہارا دل اس پر ترس کہاتا ہے تو تم ہی مالدار ہو اور آخرت کا اعتقاد بہی رکہتے ہو
تم ہی ثواب کماؤ اور اس غلام کو مجہسے خرید کر لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے

جو اس بات کی آرزو رکہتے تہے فرمایا کہ اس سے کیا بہتر ہے اسکے عوض مین جو تم طلب کرو مین دونگا اور اسکو خرید کرونگا اوس کافر نے عاجز کرنے کو کہا کہ تم اسکو نہ خرید سکوگے اور اگر یونہین تمہین منظور ہے اور تمہین اسکے خریدنیکا بڑا اشوق ہے تو اپنا غلام نسطاس رومی کہ وہ آپکی غلامون مین بڑی لیاقت اور قابلیت تجارتکی رکہتا تہا اور دو ہزار دینا کے قریب پونجی جمع کی تہی مجکو دو اور اس غلام کو یعنی بلال رضہ کو مجہسے لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے آگے جان تک دینی مین عذر نہ کرتے تہے اسباتکو دل اور جان سے قبول کیا بلکہ چالیس اوقیہ اور اوسپر زیادہ کرکے اسکافر کو دیئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو قیدخانہ سے باہر نکال کر اپنے ساتہہ لیکر چلے وہ کافر اپکو دیکہتا تہا اور ہنستا تہا اور اپنے مصاحبون سے کہتا تہا کہ اس شخص نے باوجود استقلال اور دانائی کے اس معاملہ مین کسقدر دہوکا کہایا ہے اور اپنا نقصان کیا ہے کہ ایسے غلام قابل کو جو دو ہزار دینار کی پونجی بہی کہتا تہا ایسے نکمے غلام کے عوض مین جو کسی کام کا نہین ہے اور ایک کوڑی بہی پونجی نہین رکہتا ہے دیا ہے اور مین ایسے غلام کو یعنی بلال کی تانبہ کو ایک دانق کے عوض مین دانق درہم کا چہٹا حصہ ہوتا ہے نہ خرید کرون بلکہ مفت بہی نہ لون حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو یہہ بات سنی تو فرمایا کہ اس غلام کا مرتبہ یعنی بلال رضی اللہ عنہ کا اسقدر میرے نزدیک ہے کہ اگر تمام یمن کی بادشاہت کے عوض مین تو بیچتا تو بہی مین بے لئے نہ چہوڑتا پہر بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیا اور سب حال جو گذرا تہا عرض کیا کہ اسطرح سے مینے انکو خرید کیا ہے اور آپ گواہ رہیے کہ اللہ کی رضامندی کے واسطے انکو مین نے آزاد کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوش ہوے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس روز سے فارغ البال ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین رہنے لگے اور نیکبختی دونون جہانکی حاصل کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابتدا اسلام سے کہ مسلمانونکی نہایت ضعیفی اور عاجزی کا وقت تہا اپنے مال کو اللہ تعالےٰ کے رضامندی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصارف اور حاجتون مین اور کافرون کے ہاتہہ سے مسلمانونکو چہوڑالینی مین اور سوا اوسکے دوسرے اچہے کامون مین صرف کرکے ذخیرہ آخرت کا جمع کیا تہا چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی خرید کرنے مین جو کچہہ خرچ کیا سو ابہی معلوم ہو چکا ہے اسیطرح سے سات شخص غلام اور لونڈی قریش کے دین اسلام کو دل سے قبول کیا تہا اور اونکے مالک اس سبب سے انکو ایذا دیتے تہے خرید کرکے اللہ کی رضامندی کے واسطے آزاد کر دیا تہا چنانچہ انمین سے ایک عامر بن فہیرہ ہین کہ بنی جدعان کے غلام تہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو انکے مالکونسے ایک رطل بہم وزنکے عوض مین خرید کرکے آزاد کر دیا تہا اور وہ ہجرتکے سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکابی مین مشرف تہے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اور

وہ بڑے اولیاء اللہ مین سے ہتے اور انمین سے ایک زنیرہ ہین کہ کمال کی نہایت کو پہنچ ہتین اور بڑا ایمان کامل انکو نصیب ہوا ہتا انکو بہی اونکے مالکو نسے لیکر آزاد کردیا ہتا لیکن قضائے کردگار سے بعد آزاد ہونے کے انکی آنکہونکی بینائی جاتی رہی انکے مالکون نے یہ بات سنکر انکو طعن طور سے کہا کہ دیکہا لات عزی کے مارنے تجہکو کیا اندہا کردیا اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات تمہاری جہوٹی ہے لات اور عزی کو ہرگز یہ قدرت نہین ہے کہ کسیکا کچہ اچہا برا کرسکین سوائے اللہ تعالے کے وہ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرسکتا ہے یہ بات انکی اللہ تعالے کے جناب مین پسند ہوئی اور اسوقت اونکی آنکہین اچہی ہوگئین اور جیسے بینائی ہتی ویسی ہے ہوگئی اور اونہین مین سے نہدیہ اور اونکی بیٹی ہے کہ یہہ دونون ایک عورت عبد الدار کی لونڈیان ہتین اور وہ عورت انکو نہایت ایذا پہنچاتی ہتی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اونکی حال سے خبر پاکے اس عورتکی گہر تشریف لے گئے اور اسکو نصیحت کی کہ انکو ایذا مت دے اور جو کچہ انکی قیمت ہو مجہسے لے اس عورت نے قیمت بہت مانگی آپنے بلا تکرار اونکی قیمت موافق اوسکی خواہش کی اسکو ادا کی اور اون دونو نسے کہ اس عورت کی آٹا پیسنے مین مشغول تہین کہا کہ خوشخبری ہو جیو تمکو کہ مینے تم دونونکو مول لیکر اللہ تعالے کی رضامندی کے واسطے آزاد کردیا اب اوٹہو اور آٹی کو چہوڑو اور میرے ساتہہ آؤ اون دونون نے عرض کی کہ یا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ بہت برسونسے ہمنے اوسکے گہر مین پرورش پائی ہے اور اسکا نمک کہایا ہے اب یہہ اسکا کام ادہورا چہوڑنا مناسب نہین ہے اس آٹے کو پیس کے اسکو دیکر ہم آتے ہین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس باتکو سنکر اونپر آفرین کہی اور اونکو اونہین کے بموجب اجازت دی اور اونہین مین سے ایک عورت وہ ہے کہ بنی مومل کی مملوک ہتی اور بنی مومل ایک فرقہ ہے بنی عدی کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسوقت تک ایمان سے مشرف نہوئے تہے اس لونڈیکو اسلام لانے کے سبب سے سخت تعزیر اور تعذیب کیا کرتی ہتی یہانتک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اسکو خرید کرکے آزاد کردیا اور اسیطرح سے ام عبیدہ کو بہی خرید کر آزاد کیا ہتا اور سوائے اسکے جو غلام کہ ہوئے اور ہر دونکو آزاد کیا ہے اور بعد اس تمام خرچ کے چالیس ہزار درم کہ سرمایہ اونکے پاس باقی رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بموجب انکے فرمانے کے دوسرے مسلمانون پر تیرہ برسکے عرصہ مین صرف کیا اور چہہ ہزار درم باقی تہے کچہہ ہجرت کے سفر مین اور کچہہ مسجد نبوی کے زمین کے خرید کرنے مین اور کچہہ دوسرے نیک کامونمین خرچ کئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اپنی زبان فیض ترجمان سے اس کلمہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ رض یعنی کسی کے مال سے مجہکو اس قدر فائدہ نہین پہنچا جس قدر ابو بکر کے مال سے مجہکو فائدہ ہوا اسواسطے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال اور ابو طالب اور عبد المطلب کا

مال اپنے کہانے اور لباس مین اور صلہ رحم مین یعنی خویش اور اقربا کے دینے مین اور مہمانونکے
ضیافت مین اور محتاجونکی خبرگیری مین صرف ہوا تہا اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا مال
اسلام کی شوکت اور دبدبے کی زیادتی مین اور مسلمانونکی خلاصی مین کافرونکے پنجے سے اور ضعیف
مسلمانونکی مدد اور دستگیری مین صرف ہوا تہا اور دونون مصرفون مین آسمان اور زمین کا
تفاوت ہے حاصل کلام جسوقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سب مال تمام ہوا اور اللہ تعالی
کی راہ مین خرچ ہو چکا اور بالکل محتاج ہوگئے ایک روز ایک کملے کو گلے کیطرح اسکو کانٹے سے
گونہکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجلس مین حاضر ہوئی تہے اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ابو بکر تو بڑے مالدار اور تونگر تہے یہہ کیا
ہوا کہ فقیرون کے سے کپڑے پہنے ہوئے بیہٹے ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ انہون نے سب اپنا مال مجہپر اور میرے واسطے خرچ کر ڈالا اور اپنے پاس کچہہ نہ رکہا
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے نے ابو بکر کو سلام فرمایا ہے اور پوچہا ہے
کہ اس فقیری مین بہی مجہسے راضی ہے یا کچہہ رنج دلمین رکہتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو اس کلام کے سننے سے ایک عجیب حالت پیدا ہوئی اور صاحب حال کی مانند بیخود ہوکے
کہا مین کیونکر اپنے پروردگار سے کدورت رکہونگا اور اس کلمے کو بار بار اپنی زبان پر لاتے تہے
أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ یعنی مین اپنے پروردگار سے راضی ہون
مین اپنے پروردگار سے راضی ہون سو حق تعالے نے اس سورہ مین ان دونون معاملونکو ذکر
فرمایا ہے یعنی حضرت ابو بکر کا اور امیہ بن خلف کا اب سب اچہائی اور برائی کو اور آدمیونکی ہمت اور
کوشش وغیرہ کو قیاس کر لیا چاہیے عزیزا ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ قسم کہاتا ہون مین رات کی جب چہپا لیوے جہانکو اندہیرے سے وَالنَّهَارِ
إِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم کہاتا ہون مین دنکی جب روشن ہو جاوے آفتاب کے نکلنے سے وَمَا
خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنی آدم اور حوا کو
یا تمامی مخلوقات کی جوڑے اور وہ مضمون جسپر یہہ تینون قسمین کہائی ہین یہہ ہے إِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتّٰى ۝ تحقیق کوشش تمہاری عملون اور شغلونکے بہت مختلف اور رنگا رنگ ہے جیسے ایمان اور کفر
اور صلاح اور فسق سخاوت اور بخل اسیطرح دوسرے عمل ہین اور آدمیون کے نیک اور
بد کامونکا مختلف ہونا اسقدر کثرت سے ہے کہ اوسکا شمار کوئی نہین کر سکتا مگر اصل اونکی
تین قسم سے باہر نہین ہے پہلے نری خیر کہ کچہہ بہی ملاوٹ شر کا نہین رکہتی اور دوسرے
نرے شر جسمین بو بہی بہلائی کی نہو تیسرے خیر اور شر ملے ہوئے چنانچہ تینون قسمون
مذکورہ مین انہین تین قسم کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عملون مین خیر محض وہ
ہین جو ظاہر اور باطن مین ایک ہون اور اون کے واسطے تین شرطین ضرور

ہین اول یہہ کہ صورت اونکی شرع کے موافق ہو دوسرے یہہ کہ نیت خالص ہو تیسرے یہہ
کہ اعتقاد صحیح اور یقین کامل سے کیا ہو اور شر محض وہ ہین کہ تینون شرطین مذکورہ اوسمین پائی
نہ جاوین یعنی صورت اوسکی خلاف شرع کی ہو اور نیت بہی بُری ہو اور بد اعتقادی سے اوسکو
کیا ہو اور جسمین خیر اور شر ملی ہوئی ہے اوسکی بہی کئی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ صورت اُون کی
موافق شرع کے ہو مگر نیت فاسد جیسے نماز کسی کے دکہلانے کے واسطے پڑہنا دوسری قسم
یہہ ہے کہ صورت اوسکی شرع کے خلاف ہو مگر نیت نیک ہوئے جیسے رونا پیٹنا مرثیہ خوانی
کربلا کے شہیدون کیواسطے یا باجہ بجانا تاکہ ذوق شوق حق تعالیٰ کا زیادہ ہووے تیسرے یہہ کہ
صورت اور نیت دونون درست ہون لیکن اعتقاد کی درستی سے نہ کیا ہو جیسا کافر ونکا
یہہ خیرات کرنا انتہی ۃ عـزیزی ۃ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ اِذَا واسطے
حال کے ہے واسطے ہونے اوسکے کے بعد قسم کے آور کشف الاسرار مین ہے کہ اللہ تعالیٰ شب را مرتبی
و شرفی داد کہ ابتدا در قرآن مجید محل قسم خود گردانید و این شرف ازان یافت کہ چون شب در آید
دوستان خدا در مناجات شوند ہمہ شب شراب صفا می نوشند و خلعت رضا می پوشند و
عنایت محبوب مینوشند و چون سحر باشد کہ فرمان ستا در ہائے این قبہ فیروزہ باز کشایند و دامنہائے
سرادقات عرش مجید بر اندازند و مقربان حضرت بامر حق خاموش شوند آنگہ جبار کائنات در علو
و کبریائی خود خطاب کند کہ الا قد خلا کل حبیب بحبیبہ فاین احبائی یعنی ہر دوستے با دوست
خود در خلوت و شادی آمدند دوستان من کجا اند الیل داج والعصاۃ نیام + والعابدون لذی
الجلال قیام ۃ وقال القاشانی اقسم بلیل ظلمت النفس اذا استر نور الروح اذا تجلی ظہر من احتجابہا عنہا وجود القلب
الذی ہو عرش الرحمان ۃ روح ۃ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اما عبارت عن صفت
العالم کما فی والسماء وما بناہا وقیل ان ہما آدم وحوا علیہما السلام علی ان اللام للعہد قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس
انا خلقناکم من ذکر وانثی وعند بعض العارفین الیل ذکر والنہار انثی وفیہ اشارۃ الی الذکر الذی ہو
الروح والانثی اللتی ہی النفس فتولد القلب من ازدواجہما ۃ روح ۃ

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝ پہر جس شخص نے
خیرات کی اور ڈرا خدا کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو یعنی کلمہ طیب یا قرآن کو پہر اوسکو ہم
سہج مین دیدینگے آسانی کی راہ اس سورۃ کی کئی آیتین حضرت ابوبکر صدیق کی ثنا مین ہین
اور کئی آیتین امیہ بن خلف کے بیٹے یا ابوجہل کے حق مین ہین فـایـدہ ۃ حضرت بلال غلام
تہے امیہ بن خلف کے اور ایمان کامل لائے تہے اس باعث سے امیہ کافر حضرت بلال کو نہایت دکہہ دیتا
تہا اور کہتا کہ دین اسلام سے پہر اور بتونکو پوجا کر یہہ نہ مانتے تہے ایکدن امیہ نے حضرت بلال کو
گرمیونکی دہوپ مین لٹاکر ایک پتہر بہاری اونکی چہاتی پر رکہا اور کہتا تہا کہ بتونکو خدا کہو اور
وہ کہتے تہے کہ خدا ایک ہے حضرت صدیق اکبر رض اوسکے گہر سے گذرے اور یہہ حال دیکہہ کر اونکا

دل مبتلا ہوا اور کہا کہ اے امیہ حیف تجہپر ایسے خدا کے دوست پر عذاب مت کر اوسنے کہا کہ اگر تجہپر
درد آتا ہے تو مجہسے بلال کو مول لے لے حضرت صدیق نے کہا کہ کتنے کو دیتا ہے اوسنے کہا
نسطاس رومی کے بدلے سو نسطاس وے حضرت صدیق کا غلام بہت خوبصورت اور دس ہزار
دینار کا مالک تہا پر کافر تہا ہرگز ایمان نہ لاتا تہا حضرت صدیق اوسے کہتے تہے کہ اگر تو ایمان لاوے
تو تجہے مال سمیت آزاد کر دون وہ نہ مانتا تہا اس سبب صدیق اکبر اوس سے بیزار تہے جب وہ بات
امیہ سے سنی تو دلمین بہت غنیمت جانا اور خوش ہو کر نسطاس کو اوسکے مال سمیت امیہ کو دیا
اور حضرت بلال کو اوس سے لیکر آخرت کی صواب کی امید پر اوسیوقت آزاد کیا خدا تعالی نے
یہہ آیتین اونکی شان مین بہیجین ۞ فتح الرحمان وبجا ۞ وَاَمَّا
مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى اور جس کسی نے بخل کیا اپنے مال دینے مین اور بے پرواہی کی آخرت کی
نعمتون سے اور اس مال کو سبب جانا بے پرواہی کا وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور
جہٹلایا پیغمبر کی شریعت کو اور آخرت کی نیک خیرات کو تو بس اوس نے ایسا کام کیا کہ نرا
برا ہے اسواسطے کہ بخل سب دینون اور مذہبون مین برا ہے اور معیوب اور بے پرواہی آخرت
کے ثواب سے مالکے گہمنڈ پر خیر کی نیت کو بالکل درہم برہم کر دیتی ہے اور پیغمبر کی شریعت کو
جہٹلانے کے سبب سے اسکا اعتقاد فاسد ہو گیا تو کئی وجہ سے اوسکی عمل مین بہتری پائی نہ گئی
اسواسطے کہ ظاہر عمل اوسکا بخل سے اور باطن عمل اوسکا بے پرواہی مال کے گہمنڈ پر آخرت کے
ثواب سے اور عقیدا اوسکا شریعت کو جہوٹا جانتا ہے اور یہہ سب باتین بد ہین تو برائی اسکے نزدیک ہوگی
چنانچہ فرماتے ہین فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ پہر شتابی آسان کرین گے ہم اوسپر سختی
اور دشواری کی راہ کو تاکہ باطل راہون مین اور بد عقیدون مین محنتین اور مشقتین کہینچے اور رنج اوٹہاوے
اور نماز کی دو رکعتین پڑہنے مین سستی کرے اور دل چرا دے چنانچہ دوسری جگہہ ایسے شخصون کے
حقمین ارشاد ہوا ہے واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى اور دوسری جگہہ پر فرمایا ہے وانہا
لكبيرة الا على الخاشعين اور جب موت ایسے لوگون کو پہنچتی ہے تو نہایت سختی اور رنج سے
اس جہان سے جاتا ہے گویا باغ سے نکل کے قیدخانہ مین پڑا اور منکر نکیر کے سوال مین اور حشر
اور نشر مین اور حساب اور میزان مین طرح طرحکی سختیان اور عذاب دیکہتا ہے اور بعد ان سبکے
دوزخ مین پڑنا سبکی زیادہ عذاب ہے اعوذ باللہ منہا اور جس مال کو جوڑ جوڑ کے رکہا تہا اس امید پر
کہ سختی کے وقت کام آویگا اور اوسکے سبب سے مصیبت آئی ہوئی ٹل جاویگی سو ایسے وقت مین
اوس سے جدا ہو گیا اور وارثونکی ہاتہہ مین پڑا ۞ عزیزی ۞ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى یعنی پس مہیا گردانیم مر ورا برائے صفتے کہ مؤدی بدشواری ومحنت بود یعنی کردار
کہ او را بدوزخ برد وفیہ اشارة الى ان من بخل فى نفسه بالطاعة والعبادة الروحية والسرية والقلبية واستغنى
عن الاقبال علينا وكذب بالحسنى التي اعطيناها اياه من سلامة الاعضاء والجوارح والجاه والمال

فسنيسره للعسرى وهى البعد عن الطرد واللعن ودخول نار الحجاب ۵ روح البيان ۵ عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم ما من نفس منفوسة الا قد كتب مكانها من الجنة والنار فقال رجلا اذا نتكل على كتابنا وندع العمل قال لا ولكن اعملوا فكل ميسر لما خلق له اما اهل الشقاء فيسرون لعمل اهل الشقاء واما اهل السعادة فيسرون لعمل اهل السعادة ثم تلا وروى عن عشار قال كان لرجل من الانصار نخلة وكان له جار يسقط من بلحها فى دار جاره وكان صبيانه يتناولون منه فشكا ذلك الى النبى فقال النبى صلى الله عليه وسلم بعها بنخلة فى الجنة فابى فخرج فلقيه ابو الدحداح فقال له هل لك ان تبيعها بحبس يعنى حائطا له فقال هى لك فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشتربها منى بنخلة فى الجنة قال نعم قال هى لك فدعا النبى صلى الله عليه وسلم جار الانصار فقال خذها فانزل الله تعالى والليل اذا يغشى ۵ الى قوله ان سعيكم لشتى ابو الدحداح والانصارى صاحب النخلة فاما من اعطى واتقى ۵ ابو الدحداح وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى ۵ يعنى الجنة واما من بخل واستغنى يعنى الانصارى وكذب بالحسنى يعنى الثواب فسنيسره للعسرى يعنى النار

وما يغنى عنه ماله اذا تردى ان علينا للهدى ۵ اور نہ بچاویگا اور نہ دور کریگا عذاب اوس سے مال اوسکا جبکہ جا پڑیگا گور مین ہمارا ذمہ ہے سوجھا دینا راہ حق اور باطل اور وعدہ وعید کا وان لنا للآخرة والاولى ۵ اور ہمارے واسطے ہے یعنی ہم مالک ہین آخرت کی اور دنیا کی جسکو چاہین بخشین فانذرتكم نارا تلظى ۵ پہر ہم ڈراتے ہین تمکو بہڑکتی اگ سے لا يصلاها الا الاشقى الذى كذب وتولى ۵ نہ اندر او یگا اگ کے مگر وہ بدبخت جسنے جہوٹا جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور منہ پہیرا ایمان لانے سے اب یہان پر جاننا چاہیے کہ بدبختی کئی قسم کی ہوتی ہے کسی کو دنیا کی ظاہر کامون مین بدبخت کرتے ہین کہ بدن اوسکا سخت بیماریون مین گرفتار رہتا ہے اور ہر کسب اور دہندے مین مال پیدا کرنے سے محروم رہتا ہے یہانتک کہ آدمیون کی نظرون سے گر پڑتا ہے اور سب کی نزدیک ذلیل اور بیقدر ہوجاتا ہے اور کسی کو آخرت کی کامون مین بدبختی نصیب کرتے ہین اور اوسکے بہت مرتبے ہین کسی کو گناہ صغیرہ کی اصرار پر اور عبادتون مین سستی کرنے پر مبتلا کرتے ہین اور کسی کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کرکے توبہ کی توفیق سے دور رکہتے ہین اور کسی کو شرک اور کفر مین کہ بڑے درجے کی بدبختی کے مرتبے ہین گرفتار کرتے ہین پہر جو دنیا کے کام ایکدن نیست اور نابود ہونے والے ہین تو یہان کی بدبختی چندان اعتبار نہین رکہتی ہے حقیقت مین بدبخت عند اللہ وہ شخص ہے جو آخرت کے کامون مین بدبخت ہے اسمین بہی اقسام ہین ایک اس قسم کے بدبخت ہین کہ سختیون کے دیکہنے اور عذاب کے چکہنے سے عالم برزخ مین اور حشر اور نشر کا احوال اور حساب اور میزان کا رنج اور مشقت کہینچنے سے قیامت کے میدان مین اور انبیاء اور اولیاء کی شفاعت سے اونکی بدبختی بالکل جاتی رہیگی جیسے گنہگار صغیرہ پر اصرار کرنے والے اور کبیرہ کی بے توبہ مرنے والے اور دوسرے قسم کے وہ بدبخت ہین کہ جنکی بدبختی ہمیشہ

اوسنے جدا ہونے والی نہین ہے جیسے کافر اور مشرک کی شفاعت اونکے حق مین کام نہ آویگی اور قبول نہ ہوگی سو جو پہلی قسم مین مبتلا ہین وہی شقی ہین اور جو دوسری قسم کے گرفتار ہین وے اشقی ہین اسواسطے اشقی کی تفسیر مین یہہ ارشاد ہوا اَلَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ یعنی سب بدبختون سے بڑا بدبخت وہ ہے جسنے دینکو جھٹلایا اور اللہ تعالی کے حکم سے مُنہ کو موڑا اور یہہ تفسیر مطابق نہین ہوئی مگر کافر پر اسواسطے کہ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہ کرے لیکن دین کی تصدیق مین اوسکی کچھہ فرق نہین آتا یعنی دین اسلام کو ہرگز ہرگز جھوٹا نہین جانتا اور اللہ تعالی کے حکم قبول کرنے سے کبھی مُنہ نہین موڑتا یعنی یہ نہین کہتا کہ یہہ حکم جھوٹے ہین بلکہ یہی کہتا ہے کہ یہہ حکم برحق ہین مگر نفس کی شامت سے مجھسے کچھہ ہو نہین سکتا۔ عزیزی

اب یہان پر باقی رہا ایک سوال اور وہ سوال یہہ ہے کہ جب اشقی سے مراد کافر ہوا تو آگ مین جانیکا انحصار کافر ہی کے واسطے ہونا اسکے کیا معنے ہون گے اسواسطے کہ گنہگار ایماندار کا آگ مین جانا اوسکے گناہ کی قدر ثابت ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہان وہ آگ مراد ہے جسکی لپک دو سو برس کی راہ سے کھینچ لے گی اور یہہ آگ خاص ہے کافرون کے واسطے اور مومن گنہگار اگرچہ بقدر گناہ کے آگ مین رہیگا لیکن وہ آگ اور ہے یہہ آگ نہین ہے جو کافرونکے واسطے خاص ہے تو اس صورت مین حصر درست ہوگیا اور بعضے مفسرون نے اس شبہ کے جواب مین ایسا لکھا ہے جو کہ مسلمان گنہگار کا دوزخ مین جانا جسم نمائی یعنی گھرکی اور ادب دینے کیطور ہوگا تو گویا آگ مین جانا نہوا آگ مین جانا وہ ہے جسکے بعد کبھی نکلنا نہو ایسا جانا خاص ہے کافرون کے واسطے تو حصر سے اسطرح کا داخل ہونا مراد ہے نہ مطلق داخل ہونا چنانچہ بولتے ہین کہ کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت نہ پائے مگر عمرو نے یعنی لڑنا جیسا چاہیئے ویسا کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت کا مال بہت کسی نے نہ پایا مگر عمرو نے اور جو اگلے آیت مین سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی کے لفظ وارد ہے حصر کا حرف مذکور نہین ہے تو وہان یہ شبہ بھی نہین وارد ہوتا ہے اور وہ جو بعضون نے لکھا ہے کہ جب نَارًا تَلَظّٰی کے لفظ سے خاص آگ مراد ہوئی جو کافرون کی ہے تو اس آگ سے دور رہنے مین سب ایمان دار شریک ہین خاص اتقی کی تعریف بوجھی نہ گئی اسکو جواب مین ہم کہتے ہین کہ اوس آگ سے دور رہنا بہی بہت طرح سے ہوتا ہے سو انتہے دوریکی اتقی کے واسطے اور دوسرے مومنونکو وہ دوری حاصل نہین ہے اور یہہ احتمال ہے کہ یجنبہا کی ضمیر آگ مطلق کی طرف پھرتی ہو آگ مقید مذکور کی قرینہ سے یعنی جب اوس آگ کا جو کافرون کے واسطے خاص ہے ذکر ہوا تو مطلق آگ بہی اوس مین پائی گئی تو اوس مطلق کی طرف ضمیر پھر سکتی ہے

عزیزی ۔ قولہ ۔ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ای استئناف مقرر لما قبلہ ای ان علینا بموجب قضائنا المبنی علی الحکم البالغۃ حیث خلقنا الخلق للعبادۃ ان نبین لہم طریق الہدی ما یؤدی الیہ من طریق الضلال وما یؤدی الیہ وقد فعلنا ذلک بما لا مزید علیہ حیث بینا سالک کلا الطریقین ترغیبا وترہیبا ومن ہنا تبین ان الہدایۃ ہی الدلالۃ

روح البیان ﷺ وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی اور جلد دور رہے جاویگا اوس آگ سے وہ ڈرنے والا جسنے دیا مال اپنا خدا تعالی کی راہ میں اور چاہا اوس مال دینے سے پاکیزگی اور ستھرائی کا عزیزی ﷺ کافر کہتے تھے کہ بلال کا حق تھا صدیق اکبر پر اسواسطے اوسے اسطرح لیکر آزاد کیا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں صدیق نے صرف آخرت کی ثواب کی امید پر اوسے لیکر آزاد کیا وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی اور نتہا نزدیک صدیق کے کچھ احسان بلال کا جو اوسکا بدلا کرتا الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی مگر واسطے خوشی خدا تعالی کے جو پروردگار ہے بڑا ہے نہایت بزرگ ولسوف یرضی اور البتہ راضی ہوگا خدا تعالی صدیق سے اور دیویگا صدیق کو جو وعدہ کیا ہے آخرت کے ثواب کا ﷺ صحا عزیزی روح ﷺ ف ﷺ اہل سنت اور جماعت نے حضرت ابوبکر رض کی فضیلت اور بزرگی سب امت پر بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سب باتوں میں سب مسلمانوں سے نکالی ہے اور یہی آیت اسکی دلیل ہے اور تقریر اسکی دلیل کی اس طرح پر ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حق تعالی نے اتقی فرمایا ہے اور دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی بیشک بڑا بزرگ تم میں سے اللہ تعالی کے نزدیک وہ ہے جو بڑا متقی ہے تو ان دونوں آیتوں میں توفیق دینے سے ایسا ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آدمیوں میں بڑے بزرگ ہیں اللہ تعالی کے نزدیک اور یہی معنے ہیں فضیلت کے اور تفضیلی لوگ کہتے ہیں کہ یہاں پر اتقی سے متقی مراد ہے نہ یہ کہ جو سب سے زیادہ ہو تقوی میں وہ مراد ہو اسواسطے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ کمتر تھے تو ان معنوں سے انپر اتقی ہونا ثابت ہوا بلکہ یہ لفظ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم پر البتہ صادق ہوتی ہے اور جب اتقی متقی کے معنوں میں ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا سب امت پر ثابت ہوا اور اہل سنت انکے جواب میں کہتے ہیں کہ اتقی کو متقی کے معنوں میں کہنا عربی لغت کے خلاف ہے اور اللہ تعالی کے کلام کو کہ ٹھیٹ عربی ہے اسی معنوں پر ڈہالنا جو عربی محاورہ کے خلاف ہو درست نہیں ہے اور جو ضرورت ان معنوں کی بیان کرنے میں مراد لینے میں بیان کرتے ہیں وہ مردود ہے کیونکہ کلام دوسرے آدمیوں میں ہے نہ پیغمبروں میں ...... اسواسطے کہ شریعت کے قواعد سے معلوم ہوچکا ہے کہ سب پیغمبر بزرگی اور مرتبہ میں اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بڑے ہیں پیغمبروں کو دوسرے آدمیوں پر اور دوسرے آدمیوں کو پیغمبروں پر کسی امر میں قیاس نہ کیا چاہیے اسواسطے کہ ایسے لفظوں کے بولنے سے بزرگی اور بڑائی کے مقام پر عرف شرعی میں امتکا مراد ہوتی ہے پیغمبر ہرگز اس میں مراد نہیں ہوتی اور عرف کے تخصیص کرنے کی تخصیص سے قوی ہوتی ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ گیہوں کی روٹی دوسری روٹی سے اچھی ہوتی ہے تو اسکلام سے یہ بوجھا جاویگا کہ بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہوتی ہے باوجود یکہ بات کے

بیان فضیلت ابی بکر صدیق

ریا دام کی بہی رو ٹی ہوتی ہے لیکن وہ استعمال مین خارج ہے اسواسطے کہ اس کلام کے بولنے سے
وہ روٹی مراد ہے جو غلی سے ہو نہ وہ روٹی جو میوے سے ہتی ہو اور بعضے اہل سنت اور
جماعت کے بزرگون سے سنا گیا ہے کہ فرماتے تہے کہ الاتقی یہان اپنے اصل معنی تفضیل پر ہے
یعنی وہ شخص کہ تقوی مین زیادہ ہو اپنے سوا کل پر خواہ پیغمبر ہون خواہ امت لیکن یہہ خاص
ان لوگون کی نسبت سے ہے جو زندہ ہین تو حضرت ابو بکر آخر عمر مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ اون کی خلافت کا زمانہ تہا اس کلمے کی مصداق ہو سکتے ہین یعنی الاتقی کا
لفظ اوس وقت مین اونپر صادق آتا ہے اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جو زمین پر
نہین ہین بلکہ آسمان پر ہین تو دنیا والون کے نزدیک مردی کا حکم رکہتے ہین اور الاتقی کو یہہ لازم نہین
ہے کہ ہر وقت اور ہر شخص کی نسبت سے زندہ ہو یا مردہ تقوی مین زیادہ ہو اگر ایسا ہو تو
کسی کو متقی کہنا ہی درست نہو اسواسطے کہ لڑکپن مین تقوی ہو نہین سکتا ہے اور ہر منصب اور
ہر مرتبہ کو جو شرع مین محمود ہین اون سب مین آخر عمر کا اعتبار ہے جیسے صالح ہونا یا غوث ہونا
یا قطب ہونا یا ولی ہونا یا نبی ہونا اسواسطے جو شخص کہ اپنے عمر مین ان مرتبونکو پہنچتے ہین اونکو
بہی انہی القابون سے ذکر کرتے ہین اگرچہ لڑکپن مین اور جوانی مین انکو یہہ مرتبہ حاصل
نہوا تہا تو معلوم ہوا کہ اتقی اسیکو کہتے ہین جو اپنے آخر عمر مین کہ وہ ہے عملون کے اعتبار کا
وقت ہے اپنے زمانے کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہو اور تقوی مین زیادہ پس اس
تقریر سے اپنا مطلب ثابت ہوا بغیر تکلف اور تاویل کے اور دوزخ کی آگ سے دور رہنے مین
الاتقی فرمایا ہے تو اب وہ عمل اونکے جو آن فرمائے اونرنے کے وقت درگاہ الہی مین مقبول ہوئی تہے
یاد فرماتے ہین الذی یؤتی مالہ الی آخرہ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی کا سلوک اور احسان مجہپر ایسا نہین کہ جسکا بدلہ دنیا مین مینے اوسکے ساتہ
نہ کیا ہو سواے ابو بکر کے کہ اوسکے احسان اور سلوک کا عیوض مین نے نہین کیا اسکا عیوض
اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن عنایت فرماویگا اور جامع عبد الرزاق مین صحیح طریق سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا مال مسلمانونمین سے میرے کام
ایسا نہین آیا جیسا ابو بکر کا مال میری ضرورت پر کام آیا راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مال کو اسطرح سے صرف کرتے تہے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہے
اور ابن ماجہ کی سنن مین مذکور ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے
مال سے مجہکو اسقدر نفع نہین ہوا جسقدر ابو بکر کے مال سے مجکو نفع ہوا حضرت ابو بکر صدیق رض
عنہ وہان پر حاضر تہے گریہ وزاری کرکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بہی آپکا ہون اور میرا مال بہی
آپکا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی روز پہلے اپنے وفات سے
خطبہ پڑہا اور اسمین تعریف حضرت ابو بکر صدیق رض عنہ کی بہت ارشاد فرمائی اوسمین سے یہہ بہی

فرمایا کسی کا احسان مال وسلوک اور حق الخدمت بدن اور جان کا مجہپر اسقدر نہین ہے جسقدر
ابوبکر کا ہے اپنی بیٹی میرے نکاح مین دی اور مجہسے مہر نہ لیا اور بلال کو اپنی خالص مال سے
مول لیکر آزاد کیا اور مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی سفر مین سب اسباب زاد وراحلہ کا درست کرکے مجہکو
دیا اور اپنی جان ومال سے ہمیشہ میری غمخواری کرتا رہا سو اب سب کی دروازی مسجد کی طرف
بند کردو سوائے ابوبکر کے دروازے کے اسجگہہ سے ثواب کا اندازہ اور مرتبہ کمال حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا پوچہا چاہیے کہ کسقدر ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اسپر بہی اگر کسی کو
آپ کی مرتبہ مین شک شبہہ باقی رہے تو یہہ سمجہہ لے کہ ایمان کی آفتاب کا پرتو ابتک پرچہا وا بہی
اوسکے دلپر نہین پہنچا ہے ۵ ورنہ بیند بروز شپر چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ اور حضرت ابوبکر صدیق
کے کمال کا مرتبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا علام الغیوب خود اونکے دل کی خلاص پر گواہی دیتا ہے
اور اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ اور بڑی کمال کے مرتبہ
پر حضرت ابوبکر صدیق کی یہہ بات دلالت کرتی ہے کہ حقتعالی نے جسطرح سے اپنے پیغمبر کی
دلجوئی اور خاطرداری کیواسطے والضحی کی سورت مین وعدہ فرمایا ہے کہ ولسوف یعطیک
ربک فترضی اسیطرح سے اس سورت مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے وعدہ
رضامندی کا فرمایا ہے کہ ولسوف یرضی اسواسطے کہ یرضی مین جو ضمیر ہے وہ دو احتمال رکہتی
ہے ایک یہہ کہ حضرت ابوبکر صدیق کی طرف پہری دوسری یہہ کہ حقتعالی کی طرف پہرے
لیکن دونو صورتون مین اپنا مطلب حاصل ہے ولنعم ما قیل بخت اگر مدد کند و منش آورد بکف
گر بکشم زہے طرب ور بکشد زہی شرف یعنی اگر اپنے نصیب کے مدد سے معشوق کا دامن ہاتہہ مین
آوے پہر اگر مین اوسکو کہینچون تو زہی نصیب میرے اور اگر وہ کہینچے تو زہے بزرگی اپنی سر
روشندلان صدیق اعظم کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم زمہرش روز دین را روشنائی ❊ بد و اہل یقین را
آشنائی ولسوف یرضی جواب قسم مضمر ای وباللہ لسوف یرضی ذالک الاتقی الموصوف بما ذکر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورة واللیل اعطاہ اللہ تعالی حتی یرضی وعافاہ من العسر ویسرلہ
الیسری ۱۲ روح البیان وبیضاوی وعزیزی ❊ سورة الضحی

والضحی سورة مکی ہے اور اس مین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو بیانوے حرف ہین
اور اسکو والضحی اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت مین اول قسم ضحی کی کہائی ہے اور ضحی
کے معنی دن چڑہے کا وقت اور آفتاب بلند ہونیکا وقت ہے اور اوسوقت کا ظاہر ہونا رات
اندہیرے کے بعد وحی بار بار آنیکی دلیل ہے اور اس سورت نازل ہونے سے یہی مقصود ہے
کہ وحی کثرت اوقات آیا کرے اس واسطے کہ اوسکے نازل ہونیکا سبب ایسا کہتے ہین کہ جب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین اسلام کی دعوت شروع کی اور لوگونکو مسلمانی کی راہ پر بلانے
لگے تب مکہ والون نے مدینے کے یہودیون کے پاس آدمی بہیجے کہ ہم مین سے ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہے

سورة والضحی

جو نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اوسکے سچائی آزمانے کے واسطے کچھہ نشان بتلاؤ کہ تم اہل کتاب ہو اور
پیغمبروں کی نشانیوں سے خوب واقف ہو تاکہ اوس نشانی سے ہم اوسی امتحان کریں یہودیوں نے
کہا کہ تم اوس سے تین چیزیں پوچھو سکندر ذوالقرنین کا احوال اور اصحاب کہف کا قصہ اور حقیقت
روح کی مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اون تین چیزوں کا سوال کیا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں ان تین چیزوں کی خبر تجھکو کل دونگا اور اوسوقت انشاء اللہ تعالی
کہنا آپکی زبان مبارک پر نہ آیا تو کئی دن تک وحی کا آنا بند رہا بعضے کہتے ہیں دس دن تک اور بعضے
پندرہ دن تک اور بعضوں نے اس سے بھی زیادہ کہا ہے یعنی چالیس دن تک وحی نہ آئی اس سبب سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا غم ہوا دشمن اسکی خوشی سے طعن اور بدگوئی کرنے لگے یہانتک کہ
ابولہب سر مجلس کہتا تھا کہ اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهُ رَبُّهُ وَقَلٰی یعنی محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خدا نے چھوڑ دیا اور ناخوش ہوا اور ابولہب کی جورو نے کہ جو بہت سی اور
ٹھٹھول سے کہ عورتوں کی طبیعت میں ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور شریف میں آکر
بولی کہ مَا اَرٰی شَیْطَانَکَ اِلَّا قَدْ تَرَکَکَ یعنی تیرا شیطان جو تیرے پاس
آتا تھا تجھکو چھوڑ گیا ایسے وحشتناک باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ غم ہوا اور بی بی
خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ بات کہنے لگے اوسی حالت میں یہ سورت نازل ہوئی
اور اسکے شروع میں دن اور رات کا آنا جانا اور عالم میں روشنی اندھیرے کے ہیر پھیر پانیکا بیان
فرمایا تا اس امر کو سمجھیں کہ دنیا کی چال ڈھال ایک حال پر نہیں کبھی روز روشن سارے جہانکو
روشن کرتا ہے اور کبھی اندھیری رات اندھیرا کر دیتی ہے جیسا نور ہمیشہ قیام نہیں کرتا ویسا ہی
اندھیرا بھی سدا نہیں ٹھہرتا اندھیرے کے بعد اوجالا آتا ہے اور اوجالے کے بعد اندھیرا
ہوجاتا ہے اسی موجب وحی کا آنا اور اسکا بند ہونا سمجھنا چاہیے اگر کئی روز اٹک جاوے تو دل تنگ
ہوا چاہیے اسمیں بھی حکمتیں ہیں جسطرح رات کے آنے میں حکمتیں ہیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ قسم ہے دن چڑھنے کی جبکہ دھوپ پھیل جاتی ہے
اور قسم ہے رات کی جبکہ اندھیرا ہوتا ہے **ترجمہ ف** کئی دن حضرت جبرئیل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حکم اور آیت قرآن شریف کی نہ لائے کافروں نے طعنہ دینا شروع کیا اور
کہا کہ محمد کے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اور اوس سے بیزار ہوا جب خدا تعالی نے یہ سورت نازل
فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ وسلم مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۞ نہیں چھوڑا تجھکو
پروردگار تیرے نے اور نہیں بیزار ہوا تجھسے یہ کافر جھوٹے ہیں تو فکر نکر اور یہاں ایک بحث ہے یہ
کہ سورہ واللیل میں اول رات کی قسم کھائی ہے بعد اوسکے دن کی اور سورہ والضحی میں برخلاف
اسکے فرمایا اسکا کیا سبب ہے مفسروں نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایک کو ہی ایک طرح کی فضیلت
شرافت سے خصوصیت بخشی ہے کہ رحمت اور آرام اور سکون اور خواب اور پردہ پوشی کا سبب ہے

سورۃ الضحی مکیۃ

علی ہذا القیاس فجرکو بھی ایک طور کے بزرگی اور کرامت سے مخصوص فرمایا ہے کہ وہ معیشت کی کاروبار
کی درستی کا ایک دوسرے کیا ملاقات کا آمد و رفت کے آسانیکا باعث ہے اور واللیل مین رات کی قسم
مقدم اور والضحی مین دن کی قسم مقدم لانے مین یہ بھید ہے کہ واللیل کی سورت حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے اور اونکو نور اسلام کے اول کفر کی تاریکی لاحق تھی یہ والضحی
کی سورۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ اونکو ابتدا سے عصمت کا نور حاصل تھا اسلئے
والضحی کی سورتکو فجرکی ذکر سے شروع کیا کہ نور ایمانکی مانند ہے اور آگے کہا گیا... لطیفہ اور ہے کہ اگر
شروع مین راتکو ذکر کرین کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مناسب ہے پھر اسکے اوپر چڑہین
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملین کہ دن کی مانند ہین جیسا کہ رات کے بعد دن آتا ہے اور
اگر روزکو شروع مین ذکر کرین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے بعد ازان اوترین بلا فاصلہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پاوین کہ رات کی مانند ہین کیونکہ روز کے پیچھے بلا فاصلہ رات آتی ہے
اور اس لطیفے سے ان دونون بزرگوار دن کی رفاقت ایک تن ایک من کی بہت اچھی طرح سے
جلوہ گر ہوتی ہے چنانچہ اس رفاقت کا اثر غار کے قصہ سے اور ایک جگہ مدفون ہونے سے اور
دوسری صحبتون سے ظاہر ہوا ہے اور یہان ایک لطیفہ اور بھی ہے کہ جب کافرون نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان کیا کہ تجھکو تیرے پروردگار نے چھوڑ دیا اور رخصت کیا اور مدعی ہوئے
تب مدعی پر شاہد لانا اور منکر پر قسم کھانا ضرور پڑا تو پہلے اونکو کہا کہ تم اس دعوی کے شاہد لاؤ جب
شاہد لانے مین عاجز ہوئے تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم کھانا لازم ہوا تو دن اور
رات کی قسم کھا اور وہون نے مدعا کا انکار کیا اور بعض مفسرون نے یون کہا ہے کہ ضحی سے
مراد رسول کی ولادت کا دن ہے اور لیل سے مراد معراج کی رات اور بعض کہتے ہین کہ ضحی سے مراد
رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا چہرہ مبارک ہے اور لیل سے مراد آنسرور عالم ص کی بال کہ سیاہی مین
رات کی مانند ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی سے مراد رسول اکرم ص کی وفات کا دن ہے اور لیل سے
مراد آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت مین مشغول ہونی کی رات اور بعضی کہتے ہین کہ ضحی سے مراد
اوسی علم کا نور ہے جو آنحضرت ص کو دیا تھا اور اوسکی سبب عالم غیب کے اسرار منکشف ہوئی اور
لیل سے مراد عفو اور بخشش کا خلق ہے جس سے امت کے عیبون کو ڈھانک لیا اور بعضے کہتے ہین
کہ ضحی سے مراد اسلام کا اقبال ہے اور لیل سے مراد اسلام کی غریب اور سست ہونیکا زمانہ چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہے ان الاسلام سیعود غریبا یعنی تحقیق اسلام نزدیک ہے کہ غریب اور سست
ہو جاویگا اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی سے مراد زندگانی کا وقت ہے اور لیل سے مراد قبر مین جانیکا
وقت ہے اور یہہ سب باتین ہوسکتی ہین اور یہہ وقت ضحی کا بہت خصوصیتین رکھتا ہے ایک یہہ
کہ روزی کی تلاش کا اور علم وہنر حاصل کرنیکا اکثر یہی وقت ہے دوسرے یہہ کہ یہہ وقت فرض
نماز سے خالی ہے اور نفلی عبادت کے واسطے فرصت تیسری یہہ کہ اسیوقت مین خدا تعالی نے موسی

موسی علیہ السلام کے ساتھہ کلام کیا تھا چوتھے یہہ کہ اسوقت مین فرعون کے جادوگر موسی علیہ السلام کا
معجزہ دیکھکر ایمان لائے تھے اور سجدہ کیا پس یہہ وقت نور حق کے کمال ظاہر ہونیکا وقت ہے
باطل کے اندھیرے پر کہ اسکا اثر اگلی اُمتونپر ہوگیا تھا پانچوین یہہ کہ ضحی کی نماز جسکے ادنی چار
رکعتین اور اعلی بارہ رکعتین ہین اور اس نماز کی بہت فضیلتین جو حدیث شریفین آئی ہین اسیوقت
مقرر ہے اور تجربہ والون نے لکھا ہے کہ جو فقر و فاقے سے ڈرتا ہو اُسی چاہیے کہ ضحی کی نماز پڑھا
کرے اور جو قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہو تو چاہیے کہ تہجد کی نماز پڑھتا رہے اور شایخون کی آواز مین مقرر
ہے کہ ضحی کی نماز چار رکعتون مین یہہ چار سورتین سورۃ والشمس اور سورۃ واللیل اور سورۃ والضحی اور
سورۃ الم نشرح پڑھتے ہین وصلاۃ الضحی سنۃ بالاتفاق و وقتہا اذا علت الشمس الی قبیل وقت
الزوال وہی عند ابی حنیفۃ رکعتان اوربع بتسلیمۃ وعند مالک لا ینحصر وعند الشافعی واحمد اقلہا رکعتان
واختلف فی اکثرہا فقال الشافعی ثنتا عشرۃ وقال احمد ثمان وہو الذی علیہ الاکثرون من اصحاب الشافعی
وصححہ النووی فی التحقیق وقد صح ان النبی علیہ السلام صلی الضحی یوم فتح مکۃ ثمانی رکعات وہو فی بیت
ام ہانیٔ وکان یصلی صلوۃ الضحی قبل ذالک ایضًا اکثر علما اوسپر استحباب اوسکی کی ہین مختار قول
یہی ہے اور شیخ ولی الدین ابن عراقی نے لکھا ہے کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلات ضحی کے
بہت بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر
معنوی کو پہونچی ہین اور قاضی ابی بکر نے کہا ہے یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولونکی ہے اور سیوطی
لایا ہے دیلمی سے کہ اوسنی نقل کی حدیث ابوہریرہ رض کی کہ صلاۃ الضحی اکثر صلاۃ داؤد علیہ السلام
کی ہے اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہے کہ نماز ضحی ایسی نماز ہے کہ محافظت کرتے تھے
اوسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام او عیسی علیہ السلام
صلوات اللہ علیہم اجمعین ۞ ط وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی اور ہر طرح آخرت یعنی وہ جہان
بہتر ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۞ اور البتہ اب بخشیگا
تجکو پروردگار تیرا ای محمد ایسا کچھہ کہ پہر تو راضی ہوگا یعنی ایسی بخشش کریگا خدا تعالی تجھے پہر کچھہ
آرزو باقی نرہی کی فقط اور یہہ وعدہ نہایت وسعت اور فراخی رکھتا ہے اور خصوصًا وہ مخاطب
یعنی وہ پیغمبر جنکو یہہ وعدہ دیا ہے ایسے پیغمبر عالی شان ہین اونکے حوصلی استعداد پر نظر کرکے
دیکھا چاہیے کہ کسقدر عنایتین اور بخشش دیی جاوینگے تا مخصوص اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اوسوقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحاب سے فرمایا کہ مین ہرگز راضی
نہین ہونیکا جبتک کہ اپنی امت سے ایک ایک آدمی کو بہشت مین داخل نہ کرونگا اور اوس
جناب رسالت مآب کے حق مین اونکی روح مبارک پیدا ہونیکی ابتدا سے بہشت مین داخل
ہونے تک جو جو آلہی بخششین اور عنایتین عطا ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ہونگی سو قیاس اور
بیان کے احاطہ سے باہر ہین اونمین سے کچھہ مجمل اور خلاصہ بیان کرنیمین آتا ہے تاکہ اس آیت کی

سنی بہت اچہی طرح سنے والونکی ذہن مین گذرین ایک یہہ ہے کہ آنحضرت اپنے پیٹہہ کے پیچہے ایسا دیکہتے ہتے جیسے روبرو اور رات کی وقت اندہیرے مین ایسا دیکہتے ہتے جیسا دنکو روشنی مین اور حضرت صلعم کی منہہ مبارک کا لعاب کہاری پانی کو میٹہا کرتا تہا اور شیرخورہ بچونکو اپنی منہہ کے لعاب سے ایک قطرہ چکہاتے ہتے تو وہ بچی سارا دن پیٹ بہرے رہتے ہتے دن بہر دودہ طلب کرتے ہتے چنانچہ عاشورہ کے دن اہل بیت کے بچون سے تجربہ ہوا ہے اور آنحضرت صلعم کی بغلین سپید رنگ اجلی شفاف ہتین اونمین سے صلا بال کا نام نہ تہا اور آنحضرت صلعم کی آواز اتنی دور جاتی ہتی جو اورونکی آواز اوسکی دسوین حصے تک نہ جاتی ہتی اور آپکی آواز اتنی دور سی سنتی ہتے جو اورونکی آواز اوس جگہ سے سن نہ سکتے ہتے اور آنحضرت صلعم کی آنکہین سو جاتی ہتین اور دل جاگتا رہتا تہا اور آنحضرت صلعم کو ساری عمر مین جماہی نہ آئی اور کبہی احتلام ہوا اور اونکی بدن مبارک کا پسینہ مشک سے بہت خوشبودار تہا یہان تک کہ اگر کسی رستے سے آپ تشریف لیجاتے تو لوگ اون کے پسینہ کی خوشبو کے سبب سے جو اوس ہوا مین پہیل رہتی ہتی معلوم کرتے ہتے کہ آنحضرت صلعم اس رستہ سے تشریف لیگئے ہین اور کسی آدمی نے اونکے پیخانہ کو زمین پر نہ دیکہا زمین پہٹ کر نگل لیتی ہتی اور اوس جگہہ سے مشک کی خوشبو نکلتی ہتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد کے وقت ختنہ کئے ہوئے ناف کٹی ہوئی اور پاک صاف کہ اصلا اون کے بدن مبارک پر پلید کیا اثر نہتا پیدا ہوئی اور زمین پر سجدہ کیا اور اپنے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹہائی ہوئے آئے اور اون کے تولد کے وقت ایک نور چمکا اور ایسے روشنی ہوئی جو اونکے ماکو اس روشنی کے سبب سے شام کے شہر نظر آئے اور فرشتے انکا جہولا جہولاتے ہتے اور چاند انکے ساتہہ بچپن کے وقت جہولے مین باتین کرتا تہا اور جب اوسکو اشارہ کرتے تو اونکی طرف جہکتا تہا اور بارہا جہولے مین کلام کیا اور بادل اونپر ہمیشہ دہوپ کے وقت سایہ کرتا تہا اور اگر جہاڑ کے تلے بیٹہتے جہاڑ کا سایہ اونکی طرف متوجہ ہوتا تہا اور اونکا سایہ زمین پر گرتا نہتا اور اونکی پوشاک پر کہی بیٹہتی نہتی اور اگر آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ جانور آپکے سوار ہونیکی مدت تک لید اور پیشاب نکرتا تہا اور عالم ارواح مین جو اول پیدا ہوا سو آپ ہتے اور پہلے جسنے الست بربکم کے جواب مین بلی کہا سو بہی آپ ہتے اور معراج اور براق کی سواری بہی مخصوص آپکو ہتی اور آسمان پر جانا اور قاب قوسین تک پہنچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا اور فرشتونکو انکی فوج اور سپاہ بنانا کہ لشکر کیطرح انکی ہمراہ ہوکر لڑے یہ بہی خاصہ اونہین کا ہے اور چاند کا دو ٹکڑے کرنا اور دوسرے عجایب معجزے بہی انہین کے ساتہہ مخصوص ہین اور قیامت کے دن جتنا کچہہ انکو ملیگا اونتا کسی اور کو نملیگا اور جو پہلے قبر سے اوٹہے گا سو آپ ہون گے اور جو پہلے بیہوشی سے ہوشیار ہوگا سو بہی آپ ہونگے اور اونہین کو حشر مین براق پر لادینگی اور ستر ہزار فرشتے ان کے چوگرد ہون گے اور انہین کو عرش عظیم کے داہنی طرف کرسی پر بٹہائینگے اور مقام محمود سے مشرف کرین گے

اور لواء الحمد یعنی الحمد کا جہنڈا انکے ہاتہ دیوینگے کہ حضرت آدم عم اور انکے تمام اولاد اوسی جہنڈے کے تلے
ہونگے اور سارے انبیا اپنی امتون سمیت اونکے پیچے چلینگے اور پروردگار کا دیدار دیکہنا پہلے
اونہین سے شروع ہوگا اور اونہی کو شفاعت عظمیٰ سے مخصوص کرینگے اور پل صراط پر جو پہلے
گذر کریگا سو آپ ہی ہونگے اور محشر کے سارے خلایق کو حکم ہوگا کہ اپنی آنکہین بند کرلو تا کہ اونکی
بیٹی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا الصراط پر سے تشریف لیجاوین اور پہلی جو
بہشت کا دروازہ کہولیگا سو آپ ہونگے اور اونہین کو قیامت کے وسیلے کے مرتبہ سے مشرف
کرینگے اور وہ وسیلہ ایک ایسا نہایت بلند مرتبہ ہے جو مخلوقات سے کسی کو میسر نہوا اور اسکی حقیقت
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب شریعتوں مین جن چیزونسے مخصوص ہین سو بہت ہین اونکی تقریر
طویل ہے اونمین سے ایک یہہ ہے کہ انکو کافرونکی غنیمت کا مال حلال کیا اور اونکے واسطے زمین کو
مسجد بنا دیا یعنی جسجگہہ چاہین نماز پڑہین اور اونکے واسطے زمین کی مٹی کو پاک اور پاک کرنیوالی
کیا اور پانچ وقتونکی نماز اور وضو اس طریق سے اور اذان اور اقامت اور سورۂ الحمد اور آمین
اور جمعہ کا روزا اور قبولیت کے ساعت جو جمعہ کے روز مین ہے اور رمضان شریف اور شب
قدر کی برکتین کہ یہہ سب وہین کیواسطے مخصوص ہین اور یہہ خصوصیتین دریافت کرنیکو ظاہر ہے
نظر پہنچتی ہے اور آپکی وہ خصوصیتین جو باطنی مراتب کے بموجب ہین اور وہ انوار اور وہ تجلیات
جو روز بروز بڑہتے اور زیادہ ہوتے جاتے ہین اور وہ احوالات اور مقالات جو اونکی امتون کو
اونکی پیروی اور تابعداری کے طفیل سے حاصل ہوی اور ہوتے ہین اور قیامت تلک حاصل ہونگے
اور وہ علوم اور عرفان جو انکو عطا ہوے ہین سو بے انتہا ہین اور اس وَلَسَوْفَ کی آیت مین ان سب
چیزونکی طرف اشارہ ہے یعنی یہہ سب تمہین ملینگے اسواسطے عطا کو خاص نہ کیا یعنی یہہ کچہہ اور
اتنا کچہہ نہ فرمایا ۵ **عزیزی قوله مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ** جواب القسم
والتودیع مبالغة فی الوداع فهو الترک **وَمَا قَلٰى** اے وما ابغضک والابغاض دشمن داشتن
روی ان الوحی تاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بضعة عشر یوما لترکه الاستثناء وذلک
مشرکی قریش ارسلوا الی یہود المدینة وسالوہم عن امر محمد علیه السلام فقالت لہم الیہود سلوه عن اصحاب الکہف
وعن قصة ذی القرنین وعن الروح فان اخبرکم عن قصة اہل الکہف وقصة ذی القرنین ولم یخبرکم عن امر الروح
فاعلموا انه صادق فجاءه المشرکون وسالوه عنہا فقال علیه السلام لہم ارجعوا انا اخبرکم غدا ولم یقل ان شاء اللہ
فاحتبس الوحی عنه ایاما فقال المشرکون ان محمدا ودعه ربه وقلاه وان جبرئیل ابطا فشکا علیه السلام
ذلک الی خدیجة فقالت خدیجة لعل ربک قد قلاک فنزل جبرئیل بقوله تعالیٰ ولا تقولن لشیٔ انی فاعل
ذلک غدا الا ان یشاء اللہ فاخبره بما سئل عنه وروی ان جروا دخل البیت فدخل تحت السریر فمات
فمکث نبی اللہ ایاما لاینزل علیه الوحی فقال لخادمته خولة یا خولة ما حدث فی بیتی ان جبرئیل لایاتینی
قالت خولة فکنست البیت فاہویت بالمکنسة تحت السریر فاذا جرو میت فاخذته فالقیته خلف الجدار

فجاء نبی اللہ تر لقد یحیاہ کان اذا نزل علیہ الوحی استقبلۃ الرعد فلما نزل جبریل سالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سبب تاخیرہ فقال انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ قولہ ولسوف یعطیک ربک اللام للابتداء دخلت علی الخبر لتاکید مضمون الجملۃ والمبتداء محذوف تقدیرہ ولانت سوف یعطیک بک لان لام الابتداء لا تدخل الا علی الجملۃ الاسمیۃ لیست للقسم لانہا لا تدخل علی المضارع الا مع النون المؤکدۃ وجمعہا مع سوف للدلالۃ علی ان الاعطاء کائن لا محالۃ وان تراخی لحکمۃ یعنی لام الابتداء لما تجردت للدلالۃ علی التاکید وکانت السین تدل علی التاخیر والتنفیس حصل من اجتماعہما ان العطاء المتاخر لحکمۃ کائن لا محالۃ وکانت اللام لتاکید الحکم المقترن بالاستقبال روی ان رسول اللہ علیہ وسلم دخل علی فاطمۃ رضی اللہ عنہا وعلیہا کساء من وبر الابل وہی تطحن بیدیہا وترضع ولدہا فدمعت عیناہ لما ابصرہا یا بنتاہ تعجلی مرارۃ الدنیا بحلاوۃ الآخرۃ فقد انزل اللہ ولسوف یعطیک ربک فترضی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ در کوفہ میفرمودہ کہ ای اہل عراق شما میگوید کہ امیدوار ترین آیتی از قرآن اینست کہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وما اہل البیت بر آنیم کہ امید در آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشتر ہست یعنی ارجی آیۃ عند اہل البیت ہذہ الآیۃ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود کہ یکی امت وی در دوزخ باشد ۵ باید دوزخ کسی دیگر وکہ دارد چو تو سیدی پیش رو عطا بشفاعت چنانش دہند کہ دست تمامی دوزخ رہند و فی الحدیث اشفع لامتی حتی ینادینی ارضیت یا محمد فاقول رب قد رضیت قیل ولسوف یعطیک ربک من الثواب وقیل من النصر والتمکین وکثرۃ المومنین فترضی ثم اخبر اللہ عز وجل عن حالتہ التی کان علیہا قبل الوحی وذکرہ نعمہ فقال جل ذکرہ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۵ کیا نہیں پایا تجکو یتیم پہر جگہہ دی فاوی جواب الم لانسق ۵ عزیزی حسینی روح اس نعمت کا بیان یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماکے پیٹ مین تہے تبھی والد عبد اللہ نے وفات پائی اور جب تولد ہوئی اور قریب چھہ برس کے تہے کہ آپ کی والدہ نے انتقال کیا پہر اوسکے دو برس بعد آپکے دادا عبد المطلب نے بہی رحلت کی اور آپکو تین طرح کی یتیمی باپ اور دادا کے گذر جانے سے حاصل ہوئی اور اسطور کی حالت اندیشہ وہ تہا کہ لڑکا ضایع ہو جاوے اور بخوبی پرورش نپاوے اللہ تعالی نے ابتدا سے آپکی پرورش ہونیکے صورت اسطور پر ظاہر فرمائی کہ والد کے انتقال کے بعد انکی ما کی اور دادا عبد المطلب کے دلمین آنحضرت کی محبت ایسی بڑہائی کہ اشفاق پدری کے قائم مقام ہوئے اور دن اور رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلبری کے کرشمے اونکی ما اور دادا کو دکہاتا تہا عاشق ہوکر عاشقون کے طور پر آنکے پالنے مین بڑی کوشش کرتے تہے اور اپنے جان سے زیادہ عزیز رکہتے تہے پہر جب عبد المطلب کے وفات کا وقت آیا تب انہون نے آنحضرت کو اپنے بیٹے ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تہے سپرد کیا اور نہایت تاکید سے آپ کی خدمت اور خبرگیری کی ترغیب دی ابوطالب انکی تاکید اور وصیت کے موافق حضرت کی خدمت گذاری مین نہایت سرگرم رہتے تہے اور اس بیچ مین باطنی تربیت اور تعلیم الہی مخفی نیک اخلاق اور پسندیدہ آداب پر لائی مین اپنا کام کرتے تہے یعنی چال چلن اور سارے لچھن اسکو من بہاتے لگتے تہے یہان تک کہ حد بلوغ کو پہنچے اور بالغ ہوئے ۵ عزیزی ۵ و روح ۵ و معالم و بیضاوی ۵ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۵

اور پایا تجھکو راہ بہولا ہوا پہر رستہ دکہایا یا تجھکو الضلالۃ فقدان الشرائع والخلو عن الاحکام التی لایہتدے الیہا العقول راہ یعنی نیافتہ بودی باحکام وشرائع ف اس ہدایت اور ضلالت کا بیان وہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالغ ہونیکے بعد کمال عقل اور دانائی کے سبب اس قدر معلوم ہوا کہ بتونکی پوجا اور کفر وجاہلیت کی رسمیں سب بے اصل اور پوچ ہیں تو حق دین کی تلاش کے درپے ہوئے اور بڑے بوڑہون کی زبان سے سنا کہ ہمارا اصل دین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خیال بندہا کہ حضرت ابراہیم کے حذا کیطرف پورا رجوع ہوجاؤن لیکن دین ابراہیمی نہ کسی کو یاد رہا تہا نکسی کتاب مین لکہا ہوا تہا اور نہ آنحضرت کتاب پڑہ سکتے تہے بالضرور اس دین کے احکام کی تلاش کرنے مین بیقرار ہوکر تسبیح تہلیل تکبیر اعتاق جنابت کا غسل حج کی مناسک ادا کرنے اور خلوت اور گوشہ نشینی سے اور اسی نوع اور دوسرے امورات سے جسقدر معلوم ہوا اوس قدر مشغول رہتے تہے اوسوقت تک کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وحی سے اونکو پاک دین کے اصول پر مطلع فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ ضلال سے مراد ہجرت کے رخ کا بہولنا ہے کہ کسطرف جانا چاہیے یا توقیل کا گم کرنا یا جبرئیل علیہ السلام کا پہلے پہلے نہ پہچاننا یا دنیا کے کاروبار کی راہ بہولنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادتمین نہایت مشغول ہونیکے سبب دنیا کے کام کاج کی دستور سے خبردار نہ تہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ضلال معنی محبت اور عشق کا مرتبہ ہے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹون نے اپنے باپ کے کمال عشق اور محبت کو جو حضرت یوسفؑ کے ساتہہ رکہتے تہے اس لفظ سے کہا ہے کہ انک لفی ضلالک القدیم یعنی بیشک تو اپنے قدیم ضلال مین یعنی تو اوسی اپنے اگلے عشق اور محبت مین ہے اور ہدایت سے مراد یہہ ہے کہ ہمنے تجہے اپنی محبوب مطلوب سے ملنے کی راہ بتلا دی

عزیزی ٥ قوله ٥ ضالا اے غیر واقف الے معالم النبوۃ واحکام الشریعۃ وما طریقہ تسمع فہدی فعرفک الشرائع والقرآن وقیل ضل فی طریق الشام حین خرج بہ ابو طالب ردہ اللہ تعالےٰ الی القافلہ ولا یجوزان یفہم بہ عدول عن حق ووقوع فی غی فقد کان علیہ السلام من اول حالہ الے نزول الوحی علیہ معصوما عن عبادۃ الاوثان وقاذورات اہل الفسق والعصیان **٥ مل ٥ معا ٥ روح ٥**

تنبیہ اس مقام مین مناسب ہوا کہ کچہہ دلائل صدق نبوت سید المرسلین محمد رسول اللہ کی توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ سے لکہے جاوین توشاید گمراہ کج فہمونکی سمجہہ مین صدق نبوت نبی آخر الزمان کی آجاوے لہذا چند روایتین نقل کی جاتی ہین اب جو توریت اور انجیل مین یہود اور نصاریٰ نے تحریف اور تغیر کے بعد چہوڑا باقی ہے اور اوس سے ختم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہان اون آیات کا بطریق اختصار ذکر کیا جاتا ہے تاکہ گمراہ راہ رست پر یعنی دین احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ قوت ایمانی زیادہ حاصل کرین اور جانین کہ ہمارا دین کیا مثل آفتاب منور ہے کہ تمام جہان کو روشن کر رکہا ہے اللہم ثبت اقدامنا علی صراط المستقیم وامتنا علی حب حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین ثم آمین توریت استثنا کی تینتیسوین باب مین ہے کہ تجلی کی اللہ تعالےٰ نے کوہ سینا پر کہ اوسکو طور سینا

اور طور سینین بہی کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور تہیجی
اوسپر توریت اور روشن ہوا ساعیر سے اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بہیجی اوسپر حضرت عیسیٰ پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی
نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اوسپر انجیل اور ظاہر ہوا فاران سے فاران عبرانی لفظ ہے اور مکہ مین بنی
ہاشم کے پہاڑ ونکا نام ہے وہ تین پہاڑ ہین بوقبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکی قعیقعان ہے
اور متصل قعیقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرتؐ تولد ہوے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے
علماء سے ہین اعلام النبوۃ مین لکہا ہے کہ اس مقام مین کچہہ شبہہ نہین ہے خوب ظاہر ہے اوسپر جو
غور تامل کرے سیاق مین اسلئے کہ جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالیٰ کا کوہ سینا پر سو وہ یہی ہے
کہ اوتارا توریت کو حضرت موسیٰ پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت
عیسیٰؑ پر اور ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران سے نازل کرنا قرآن مجید کا ہے محمدؐ پر اور وہ پہاڑ مکہ کا ہے اگر
کوئی کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور جگہہ کا نام ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمعیلؑ کو فاران مین چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہے اور توریت مین استثنا کے
اٹہارہوین باب کی پندرہوین آیۃ مین لکہا ہے کہ فرمایا حضرت موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے سے
تیرے ہی درمیان سے میرے بہائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قایم کریگا تم اوسکی طرف
کان دہریو پہر سترہوین اور اٹہارہوین آیۃ مین اوسی باب کی مرقوم ہے اور یہواہ نے مجہے کہا کہ اونہون نے
جو کچہہ کہا اچہا کہا مین اونکی ہی اونکی بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا
کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوسے فرماونگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوسکی
اطاعت نکرے سزا دونگا مین اوسکو کلام مذکورہ مین پوری دلیل ہے ہمارے نبی محمدؐ کی نبوت پر
اسلئے کہ موسیٰ اور قوم اونکی بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحاق کے اور بہائی اوسکے بیٹے اسمعیل کے ہین
اور یہہ نبی موعود جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسحق کے بیٹون سے اسرائیل سے ہوے تو وہ اونہین
مین سے ہوتا اوسکے بہائیون مین سے اور اگر وہ کہین کہ بنی اسرائیل بہائی ہین بنی اسرائیل کے
پس بہائی کہنا اونکو درست ہے تو اس قرینہ کذب توریت لازم آیا اسلئے کہ توریت مین مذکور ہے
کہ قایم نہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ
کہڑا نہوگا بنی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعض یہود کا جو کہتے ہین کہ اوس نبی
موعود سے یوشع بن نون مراد ہین باطل ہوا اسلئے کہ یوشع حضرت موسیٰ کے کفو اور اونکی مانند
نتہے بلکہ اونکے خادم تہے اونکی زندگی مین اور اونکی بعد اونکی دعوت کے مدت تک مددگار رہے
پس ثابت ہوا کہ اوس نبی موعود سے مراد محمدؐ ہین کہ کفو اور مثل موسیٰ کے تہے یعنی دعوت کے
نصب کرنے مین اور حدونکی پابندی مین اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرایع اور احکام کے
جاری کرنے مین اور اگلے شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہونکو سزا دینے مین کوئی مثل محمدؐ کی نہوا
سوائی ان باتون کی کتنے معجزہ اور دلیلین اونکے نبی آخرالزمان ہونے مین ہین کہ کسی طرحکا شبہہ اور شک

اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادات شریف اور اخلاق نیک اور معجزات تو یہ سے واقف ہوگا ہرگز
اوسکی دلمین کچہہ بہی شبہہ نہو ویگا اور اگر کہی کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بہی نہین ہوسکتا کیونکہ نصاریٰ اونکو
خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسےٰ اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چہاپہ مین توریت میں
یون لکہا ہے کہ تیرے بہائیون کے بیٹون مین سے تجہسا ایک نبی پیدا کرونگا پہر مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو
ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین ہمقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور
بالکل احتمال اور شبہ ناقص عقلونکا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس پہ احکام کا منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسےٰ کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کی
دشمنون کو سزا دی سو غرض اگر اپنے دعوے کے مقدمہ مین جہوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاریٰ سے
یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکہو کیونکر ہماری خبر اور صفت نہین لکہی ہے مگر اونہون نے اسبات پر
ہرگز کمر نہ باندہی اور مقابلہ نکیا علاوہ اسکے بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹہارہوین باب کے
بیشک قتل کئے جاتے اور اونکی پیش گوئی کبہی سچی نہوتی اور اونکا دین ہرگز قایم اور دایم نرہتا
اور جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ معنے اسکے یہہ ہین کہ وحی کرونگا اوسی اپنے کلام سے اوس سے
وہ باتین کریگا جیسے سنیگا اور صحف اور الواح اوسکی طرف نہ اوتارونگا اسلئے کہ وہ اُمّی ہے یعنی انپڑہا
کتاب نہین پڑہ سکتا ہے اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کی سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت
عیسیٰ نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابد تک
تمہارے ساتہہ رہیگا پہر چہبیسوین آیت مین اوسی باب کی ہے لیکن وہ وکیل روح جسی باپ میرے
نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہاویگا اور سب چیزین جو کچہہ کہ مینے تمہین دی ہین یاد دلاویگا
پہر اوسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا
سردار آویگا اور اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہے
سودمند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے تم پاس بہیج دونگا اور وہ
جب آوے تو جہانکو گناہ سے اور راستی اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نلائی راستی سے
اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر ندیکہوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر
حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سے ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ
روح صدق آوے وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئی کہ وہ اپنے نہ کہیگا لیکن جو وہ
سنیگا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلئی کہ وہ میری خبر وسے
پاویگا اور تمہین دکہائیگا اور پندرہوین باب کے چہبیسوین آیت مین ہے پر جب وہ وکیل جسے مین تمہارے
لئے باپ کی طرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوی تو وہ میرے لئے گواہی دیگا

اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتہہ ہو لٹے پہی دو کے ڈہونڈہنے والو ذرا غور کرکے
انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جسمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح عم نے آخر زمانہ کے پیغمبر کے آنے
کی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنے عاقبت کی راہ کو درستی کرو
سنوارو ایسا نہو کہ حشر کی میدان مین اوس احکم الحاکمین کے روبرو اور اوسکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر
اور حسد کی باتین کہل جاوین پہر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹہاؤ بہلا دیکہو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی
کہیگا گواہی دیگا فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا
وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتہہ رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح عم تہے
دوسرا وکیل وہ جواب آویگا پس دونونکی شان برابر چاہیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے
پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل عم مراد رکہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلئی کہ حضرت جبرئیل تو
ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتہہ رہتے تہے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبہی نہین آیا
اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمین جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ
ہونگی سو ایسی خصلتین سوا ہمارے پیغمبر کے کسیمین نہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا جسمین یہہ
اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اس عبارت سے
بہی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہانکی سرداری اور حکومت کریگا اور اوسمین
ایسے وصف ہین جو حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سوائی ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ
حضرت جبرئیل یا اور کوئی جیسے روح صدق کہی جہانکا سردار اور حکومت کرنیوالا نہین ہوسکتا یہہ تو
پیغمبر ہی کی شان مین ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا
اگر مین نجاؤن وہ وکیل تمہ پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہانکو گناہ سے اور راستی سے اور حکم کو
ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے کامون پر ملزم کریگا یعنی
جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کئی بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی نہ مانا اونہین سزا دیگا
اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سخت باتین کہیگا اور سخت معجزہ دکہا دیگا کہ منکر لوگ بے شبہ
پشیمان اور ملزم ہونگے اوسمین ایک بات یہہ بہی ہے کہ مخالف لوگ کہینگے کہ حضرت مسیح جہوٹے
تہے اور قتل ہوئی اور اونکو جہوٹا بنا دیگا حضرت مسیح کی پیغمبری کی اور اونکی سچائی اور اونکی زندگی پر
گواہی دیگا اور ملزم کریگا منکرونکی حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکہتا ہے اگر کوئی اوسکی
نافرمانی کریگا سزا پاویگا اور متی کی انجیل کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین حضرت یحییٰ عم فرماتے
ہین کہ فی الواقع مین تمہین توبہ کی واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے
مجہسے قوی تر ہے کہ مین اوسکی جوتیان اوٹہانے کے لائق نہین وہ تمکو روح قدس اور آگ سے
اصطباغ دیگا نصاریٰ اس آیت کو حضرت عیسیٰ عم کی مبعوث ہونے پر دلیل لاتے ہین مگر وہ غلط ہے
کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور حضرت یحییٰ کا ایک زمانہ تہا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحییٰ نے

دی وہ بعد اونکے مبعوث ہوگا علاوہ حضرت عیسی نے حضرت یحیی سے اصطباغ پایا چنانچہ اسی باب کے سولہوین
آیت سے ثابت ہے سو وہ قوی تر ہوتے تو کیونکر اپنے ضعیف تر سے اصطباغ پاتے بلکہ وہ حضرت یحیی کو
اصطباغ دیتے سوائے اس آگ سے اصطباغ دینا اس سے مراد ہے کہ وہ شخص ظالمون کو قتل کریگا سو
حضرت عیسی سے نہین ہوا ہان ہمارے پیغمبر نے ظالمون گمراہونکو اللہ جل جلالہ کے حکم سے قتل فرمایا پہر
صاف معلوم ہوا کہ یہہ تعریف نبی آخر الزمان محمد کی ہے سو اب اوپر کی دلیلون سے یقین ہوا کہ یہہ
تعریفین اور صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کے دوسرے کی نہین حضرت نے علماء بنی اسرائیل کو جہوٹی
باتونپر اور جو حق چہپاتے تہے اوسپر اونکو کیا قایل کیا ہے جب نہ مانا پہر کیسی سزا دی کہ مشہور و معروف
ہے اور جہانکو سرکشون اور بدے دینون اللہ کے مخالفون سے پاک کیا سوائے اسکے زبور کے ایکسو انچاس ۱۴۹
باب مین ہے کہ یہواہ یعنی اللہ تعالی کی ستایش کرو یہواہ کے لئے نئے گیت گاؤ اور مدحین پاک لوگونکی
دنگلومین پڑہو اسرائیل اوسکی بابت جینی اوسے خلق کیا شادمان ہوئے اپنے بادشاہ کے لئے خوشی کرین
وہ اوسکا نام لیکے ناچین تورہ مین اور بربط بجاتی ہوئے اوسکی صفتین پڑہین کیونکہ یہواہ اپنے
لوگونسے راضی ہے وہ ہیمبرونکو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور
اپنے بسترونپر پڑے ہوئے ترنم کرین اونکا منہ خدا کے ستایشونسے بہرا ہے دو دہاری تلوار اونکے
ہاتہونمین ہو کہ غیر گروہون سے انتقام لیوین اور لوگونکو سزا دیوین اور اونکی بادشاہونکو زنجیر دلسی اور
اونکے امیرونکو لوہے کی بیڑیان ڈالکر جکڑین تاکہ جنکی تقدیر مین لکہا ہوا تہا اونہین پہونچین کہ اوسکی
پاک لوگون کی یہہ عزت ہے وہ صفتین جو اوپر لکہی گئی ہین صاف صاف امت محمد مین پائی جاتی
ہین خوب خیال کرو انصاف سے سوچو بوجہو اور حضرت شعیا نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالی نے صحف مین
اونکی ساٹہوین باب مین حرم مکہ معظمہ کے تسلی کیواسطے جب اوسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا
کافرونکی ظلم اور بتونکی رکہنے سے وہان اوٹہہ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ کے جلال نے
تجہپر طلوع کیا اور دیکہہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی اور لوگونپر شدت کی تاریکی ہوگی پہر یہواہ تجہپر طالع
ہوگا اور اوسکا جلال تجہپر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین
جائینگی آنکہہ اوٹہا کر چارونطرف نگاہ کر اور دیکہہ کہ سبکے سب باہم فراہم ہوتے ہین وہ تیری طرف آتے
ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکہیگی اور سمٹ کے
جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پہریگی اور عوامونکی
فوجین تجہہ پاس آوینگی اونٹونکی قطارین اور مدیانی اور ایفاہی سانڈنیان تیری گرد بیشمار ہونگے
وہ سب شیبا سے آوینگی اور سونا اور خوشبوئیان لاوینگی اور یہواہ کی تعریفونکی بشارتین ہونگی
قیدار کی ساری گلی تیرے حضور آگے جمع ہونگے اور نبایوت کی ساری مینڈہی تیری خدمت کرینگے
وہ رضامندیکی ساتہہ میرے مذبح پر چڑہینگے اور مین اپنی شوکت کے گہر کو ستودگی بخشونگا اوسیطرح
پچاسوین اور چورانوین باب مین کہولکر لکہا ہے دیکہنے سے ظاہر ہوگا اور اکیسوین باب مین بہی

ہمارے پیغمبر اور حضرت عیسیٰ ع م کی مبعوث ہونیکی خوشخبری دی گئی ہے اور انجیل مین اشارات بہی بہت ہین
یوحنا کی بارہوین باب کی سینتالیسوین آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور عتقاد نہ کرے
اوسکا فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین اسلئے نہین آیا کہ جہانکو مجرم کرون مگر اسلئے کہ جہانکو رہائی بخشون
سوا اسکے لئے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتونکو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اوسے مجرم کریگا کلمہ جو
مینے کہا ہے وہی اوسے پچھلے دن مجرم کریگا سو ان لفظونپر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا مراد ہے
اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالےٰ کا حکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھہ ہے کون ہے کہ حضرت عیسیٰ کی منکرونکو ملزم کریگا
سزا دیگا یہہ جتنی دلیلین اوپر لکھی گئی ہین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصارا کی دانستہ اور عقل مین
اونسے وہ معنے جو کہلے کہلے ہین اور ہم سمجھتے ہین بسبب کج ذہنی کی یوجہہ مین نہین آتی جیسا حضرت عیسیٰ ع م
کی نبوت کی دلیلین اور اونکے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہودونکی عقل اور سمجھہ مین
نہین آئے سچہہ ہے کہ یہہ بات موقوف ہے ہدایت ازلی کے استعداد پر جسکی قسمت مین ہووے وہ
سمجھہ پاتا ہے چنانچہ جنہین اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی اونہون نے ہرگز اس نعمت سے چشم پوشی نکی وہ دلیلین
جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیاء مین ہمارے پیغمبر کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین ہین
دیکہکے اور مطابق پاکے ایمان لائی جیسے عبد اللہ بن سلام جو یہودون کے بڑے علما اونسے تہے بعد
اونکے ابو علی یحیی ابن عیسیٰ ابن جزلۃ الطبیب جینی نصارا کے رد مین کتاب لکھی ہے اور توریت وغیرہ
کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت مین تہی بیان کی علاوہ انکے بہت لوگ ایمان
لائے اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کرکے ان دلیلون کو کتابسے
نکال ڈالا مگر اللہ تعالےٰ جو حافظ ہے اپنے مرضی کے کامون اور کلامونکا بالکل اون دلیلون کو دور نکرسکے
جسقدر باقی رہا اوس سے بہی ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضونے
جان بوجہکر اس دولت ابدی سے منہ پہیرا کیونکہ وہ ازلی نصیب تہے کیونکر اونہین یہہ نعمت میسر ہو بسبب
طمع دنیا کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قال کان ولیا من اولیاء اللہ اسمہ شیخ محمود دانشمند
وکان من احیاد خواجہ عبد اللہ احرار قدس سرہما وہو کان کثیر العبادۃ وکان یحج عاما ویغزو من الکفار
عاما واتفق لہ انہ کان یذہب للحج تورد فی بغداد فبلغ عند خلیفۃ بغداد رسالۃ من ملک روما فی اللغۃ الرومیۃ
وقد کان اللہ تعالےٰ من علی المحمود قدس سرہ بالہام سبعین لغۃ من لغات العالم وکان الخلیفۃ متجسس لاسالۃ
خاینۃ الرجال انہ ورد شخص فی بلدتک یحسن العربیۃ فطلبہ الخلیفۃ فقرء قدس سرہ الرسالۃ عند حضور السفیر و
کتب جوابہ فی نہایۃ الفصاحۃ فذہب السفیر الی ملکہ ونقل القصۃ وارتحل المحمود قدس سرہ الی الحج فلما
رجع عنہ وذہب علی عادتہ المالوفۃ بعد العام او بعدہ بعدۃ سنۃ الی الجہاد سمی الرویاء ثم حسب الاتفاق
الہزیمۃ علی اہل الاسلام فاسر المحمود قدس سرہ فجئی بہ الی الملک وکان السفیر المذکور حاضرا عندہ فعرفہ السفیر
وقال للملک ان ہذا الرجل یحسن العربیۃ فقال الملک للمحمود قدس سرہ انی اعطیک کتابا عبرانیا وہو اتی
عندنا من الآباء مختوم بختومہم فترجمہ لنا بلساننا فاجاب المحمود قدس سرہ فشرع فی ترجمتہ فلما طالعہ ای

انہ الانجیل المنزل من السماء والاناجیل الاربعۃ المشہورۃ لیست بکلام اللہ تعالیٰ بل ہے تواریخ عہد المسیح ع م جمعہا اربعۃ رجال وقال المحمود قدس سرہ انی رائیت فی الانجیل المذکور ان احوال نبینا صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم مذکور فیہ بما یزید علی نصف الکتاب فی اوصافہ وحالاتہ بتقاریب مختلفۃ کما ان فی فرقاننا ذکر عیسیٰ فی مقامات شتّے بتقاریب مختلفۃ فالمحمود قدس سرہ اتم ترجمتہ واعطی الملک لکن بعض مقاماتہ ترجمہ کنفسہ وحفظہ عندہ فلما تم ترجمتہ اعند المحمود من القراطیس المکنونۃ فاحرقہ وترکہ عریاناً انتہیٰ اور اصل توریۃ موسیٰ ع م کے معدوم ہونے کی علماء یہود اور نصاریٰ بھی قائل ہیں اور اتفاق رکھتے ہیں کہ بعد معدوم ہو گئے عزیر نبی نے پھر جمع کی ع م تاہم بنی ہارون میں توریۃ صحیح کا وجود متحقق ہوا ہے جیسا کہ اقوال آیندہ سے منکشف ہوگا اور تراجم مروجہ ہرگز اوسکی ترجمہ نہیں ہیں اصلی کہ جو باتیں اوسمیں متحقق ہوئی ہیں ان تراجم میں اونکا وجود ہے نہیں قال کعب الاحبار کان لابی سفر من التوریۃ یدخلہ تابوتاً یختم علیہ فلما مات ابی فتحتہ فاذا فیہ ان نبیاً یخرج فی آخر الزمان ہو خیر الانبیاء وامتہ خیر الامم وہم یشہدون ان لا الٰہ الا اللہ ویکبرون اللہ علی کل شرف ویصفون فی الصلوٰۃ کصفوفہم فی القتال قلوبہم مصاحفہم یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین اسمہ احمد امتہ الحامدون یحمدون اللہ علی کل شدۃ ورخاء مولدہ مکۃ ودار ہجرتہ طابۃ لا یلقون عدوا الا وبین ایدیہم ملائکۃ معہم رماح تحیی اللہ علیہم کتحن الطیر علی فراخہا یدخلون الجنۃ تاتی ثلثۃ منہم فیدخلون الجنۃ بغیر حساب وتاتی ثلثۃ منہم بذنوب وخطایا فیغفر لہم وتاتی ثلثۃ منہم بذنوب وخطایا عظام فیقول اللہ سبحانہ وتعالیٰ اذہبوہم فزنوہم فانظروا الی اعمالہم فیزنوہم ویقولون ربنا وجدناہم قد اسرفوا علی انفسہم ووجدنا اعمالہم من الذنوب کامثال الجبال غیر انہم کانوا یشہدون ان لا الٰہ الا اللہ فیقول اللہ سبحانہ وعزتی وجلالی لا اجعل من اخلص الشہادۃ لی کمن کفر انتہیٰ پس واضح ہوا کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح توریۃ کا بعد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھا مگر مخفی ومستتر تھا شہریں ہو کر بڑی چھپا ڈالے رکھے گئے تھے اونکے اظہار کی اجازت نہتی اب یا تلف ہوئی ہوں یا اوسطرح اب بھی بعض جا مختوم اور مقفل مکتوم ہوں وراثۃً ایک سے دوسرے تک پہنچے چلے آتے ہوں انتہیٰ اور خاتمۃ المحققین وخلاصۃ المدققین فرید دہرہ ووحید عصرہ مفید الطالبین وشہاب الملۃ والدین احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب اللدنیہ میں جناب خاتمۃ الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا احوال اوپر صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کتب سماوی سے ثابت کیا ہے تحریر ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل وہذا یدل علی انہ لو لم یکن مکتوبا لکان ذکر ہذا الکلام من اعظم المنفرات للیہود والنصاری عن قبول قولہ لان الاصرار علی الکذب والبہتان من اعظم المنفرات والعاقل لا یسعی فیما یوجب نقصان حالہ ونفر الناس عن قبول مقالہ فلما قال لہم علیہ الصلاۃ والسلام ہذا دل علی ان ذلک النعت کان مذکورا فی التوراۃ والانجیل وذلک من اعظم الدلائل علی صحۃ نبوتہ لکن اہل الکتاب کما قال اللہ تعالیٰ یکتمون الحق وہم یعلمون ویحرفون الکلم عن مواضعہ والا فہم قاتلہم اللہ قد عرفوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کما عرفوا ابناءہم ووجدوہ مکتوبا عندہم التوراۃ

والانجیل لکنہم حرفوہا وبدلوہا لیطفئوا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے انپڑھا وہ جو پاتے ہیں اوسکو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت اور انجیل کے انہتی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ تحقیق شان یہہ ہے اگر نہو مکتوب توریت اور انجیل میں تو البتہ ہوتا ذکر اس کلام کا اعظم منفرات سے نزدیک یہود اور نصاری کی قبول کرنے قول علیہ السلام سے اسواسطے کہ تحقیق اصرار اوپر کذب اور بہتان کی بڑا افترا ہے اور عاقل نہیں سعی کرتا بیچ اوسچیز کے کہ موجب ہو نقصان حال اوسکے کو اور نفرت دلاوے لوگونکو قبول مقال اپنے سے پس جبکہ فرمایا واسطے یہود اور نصارا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہہ تو دلالت کی اوپر اسبات کے کہ یہہ تعریف تہی مذکور توریت اور انجیل میں اور یہہ اعظم دلائل سے ہے اوپر حجت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن اہل کتاب جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے چہپاتے ہیں حق کی سنتیں اور حال یہہ کہ وہ جانتے ہیں بدل ڈالتے ہیں یا تو ونکو جگہہ انکی سے ورنہ پس وہ کہ ہلاک کرے اونکو اللہ تحقیق پہچانتے ہیں وہ محمد کو سچا نبی جیسا کہ پہچانتے ہیں وہ اولاد اپنی کو اور پاتے ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہوا نزدیک اپنی توریت اور انجیل میں لیکن انہوں نے تحریف کیا توریت اور انجیل کو اور بدلا اون دونوں کو تو کہ بجہا دیں روشنی اللہ کی کو ساتہہ مونہوں اپنے کے اور نہیں قبول رکہتا اللہ مگر یہ کہ پورا کری روشنی اپنی کو اگرچہ ناخوش رکہیں کافر پس دلائل نبوۃ نبی ہمارے محمد کی بیچ کتاب اونکے بعد تحریف کرنے اونکے بہری ہوئی ہے اور نشان شریعت اوسکی کے اور رسالت اوسکی کے بیچ ان دونوں کتابون کے روشن ہیں دفی التوراۃ بما اختاروہ بعد الحذف والتبدیل والتحریف کما ذکرہ ابن ظفر فی البشر وابن قتیبۃ فی اعلام النبوۃ تجلی اللہ من سینا واشرق من ساعیر واستعلن من جبال فاران فسینا ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ موسیٰ وساعیر ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ عیسیٰ وظہرت فیہ نبوتہ وجبال فاران وہو اسم عبرانی ولیست الفہ الاولی ہمزۃ ہی جبال بنی ہاشم التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحنث فی احدہا وفیہ فاتحہ الوحی وہو احد ثلاثۃ جبال احدہا ابو قبیس والمقابل لہ قیقعان الی بطن الوادی والثالث الشرقی فاران ومنفتحہ الذی یلی قیقعان الی بطن الوادی وہو شعب بنی ہاشم وفیہ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد الاقوال قال ابن قتیبۃ ولیس بہذا غموض لان تجلی اللہ من سینا انزالہ التوراۃ علی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور سینا ویجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی عیسیٰ الانجیل وکان المسیح یسکن من ساعیر ارض الخلیل بقریۃ تدعی ناصرۃ وباسمہا سمی من اتبعہ نصاری فکما وجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی المسیح الانجیل فکذالک یجب ان یکون استعلانہ من جبال فاران انزالہ القرآن علی محمد صلی اللہ وسلم وہی جبال مکۃ ولیس بین المسلمین واہل الکتاب فی ذالک اختلاف فی ان فاران ہی مکۃ وان ادعی انہا غیر مکۃ قلنا الیس فی التوراۃ ان اللہ اسکن ہاجر واسمعیل فاران وقلنا دلونا علی الموضع الذی استعلن اللہ منہ واسمہ فاران والنبی الذی انزل علیہ کتابا بعد المسیح الیس استعلن علن بمعنی واحد وہو ما ظہر وانکشف فہل تعلمون دینا ظہر ظہور الاسلام وفشا فی مشارق الارض ومغاربہا

فشوة اور بیچ توریت کے ہے جو کہ اختیار کیا یہود نے اوسکو بعد حذف اور تبدیل اور تحریف کے
اوس سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے بیچ البشر کے اور ابن قتیبہ نے بیچ اعلام نبوۃ کے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے
کوہ سینا سے اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا جبال فاران سے پس کوہ سینا وہ پہاڑ ہے جو کہ
کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اوس جگہہ موسیٰ علیہ السلام سے یعنی تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے اور بہیجی اوسپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بہیجی اوسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
اور ظاہر ہوئے اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئے اوسمین اون پر انجیل اور جبال فاران عبرانی لفظ ہے
اور نہین ہے الف اول ہمزہ یعنی کا الف فاران مین ہمزہ نہین ہے بلکہ الف ہے یہہ بنی ہاشم کے پہاڑ
اونکا نام ہے کہ تہے رسول اللہ صلعم عبادت کرتے بیچ ایک ون کے اور بیچ اوسکے نازل ہوئے آنحضرت پر
وحی اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس ہے اور مقابل اوسکے قیقعان ہے بطن وادی تک اور تیسری جانب
شرق فاران کی اور شرح اوسکی جو متصل قیقعان کی ہے بطن وادی تک وہ شعب بنی ہاشم ہے
اور اوسمین پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک قول کے کہا ابن قتیبہ نے اور نہین ساتہہ اسکی
مشکل الہی کہ بتحقیق تجلی کرنا اللہ کا کوہ سینا سے نازل کرنا ہے توراۃ کا اوپر موسیٰ کے بیچ طور سینا کے
اور واجب ہے ہونا روشن اوسکا ساعیر سے نازل کرنا انجیل کا اوپر عیسیٰ کے اور تہے مسیح رہتے ساعیر مین جو
ارض خلیل ہے بیچ قریہ کے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ناصرہ اور ساتہہ اسم اوسکی کے نام رکہے گئے متبع عیسیٰ کے نصاریٰ
پس جبکہ واجب ہوا ہونا روشن اللہ کا ساعیر سے نازل کرنا اوسکا اوپر مسیح کی انجیل کا تو پس اسیطرح واجب ہوا
ہونا ظاہر اوسکا یعنی اللہ تعالیٰ کا پہاڑ فاران سے نازل کرنا اوسکا قرآن مجید کو محمد پر اور یہہ پہاڑ مکہ شریفہ کا ہے
اور نہین درمیان اہل اسلام اور اہل کتاب کے اختلاف بیچ اس بات کے کہ بتحقیق فاران پہاڑ مکہ کا ہے
اگر کوئی دعویٰ کرے کہ بتحقیق فاران غیر مکہ مین ہے کہتے ہین ہم آیا نہین توریت مین یہہ قصہ کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ نے بسایا ہاجرہ اور اسمعیل کو فاران مین اور کہتے ہین ہم بتلاؤ ہمکو وہ جگہہ کہ ظاہر ہوا
اللہ اوسجگہ اور نام اسکا فاران ہے اور بتلاؤ ہمکو وہ نبی کہ نازل کی اللہ نے اوپر اوسکے کتاب بعد مسیح کے
کیا نہین صیغہ استعلن و علن بمعنی واحد اور وہ وہ چیز ہے کہ ظاہر ہوا اور کہل گیا پس نہین جانتے ہم
دین کے تئین کہ ظاہر ہوا ظہور اسلام کا اور کہل گیا بیچ مشارق اور مغارب زمین کے ظہور اسکا چنانچہ
توریت کی پیدایش کی اکیسوین باب مین ہے پس بتلاؤ ہمکو کہ وہ دوسری کون جگہہ ہے جہاں سے
اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اسکا فاران ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل
کی اور ایسا دین کہ ظاہر اور روشن ہوا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پہیلا مشرق سے مغرب تک
وفی التوراۃ ایضا مما ذکرہ ابن ظفر خطابا لموسیٰ والمراد بہ الذین اختارہم لمیقات ربہ الذین اخذتہم الرجفۃ
خصوصا ثم بنی اسرائیل عموما و اللہ ربک یقیم نبیا من اخوتک فاستمع لہ کالذی سمعت ربک فی
حوریت یوم الاجتماع حین قلت لا اعود اسمع صوت اللہ ربی لئلا اموت فقال اللہ تعالیٰ نعم ما قالوا
وسا اقیم لہم نبیا مثلک من اخوتہم واجعل کلامی فی فمہ فیقول لہم کل شیء امرتہ بہ وایما رجل لم یطع من کلام

باسمی فانی انتقم منہ قال وفی ہذا الکلام ادلۃ علی نبوۃ محمد فقولہ نبیا من اخوتہم وموسی وقومہ من بنی اسحق و
اخوتہم بنو اسمعیل ولو کان ہذا النبی الموعود بہ من بنی اسحق لکان من انفسہم لا من اخوتہم واما قولہ نبیا
مثلک وقد قال فی التوراۃ لا یقوم فی بنی اسرائیل احد مثل موسی فی ترجمۃ اخری مثل موسی لا یقوم
فی بنی اسرائیل ابدا فذہبت الیہود الی ان ہذا النبی الموعود بہ ہو یوشع بن نون وذلک باطل لان یوشع لم
یکن کفو الموسی علیہ الصلوات والسلام بل کان خادما لہ فی حیوتہ ومؤکدا لدعوتہ بعد وفاتہ فتعین
ان یکون المراد بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کفو موسی لانہ مماثلہ فی نصب الدعوۃ والتحدی بالمعجزۃ
وشرع الاحکام واجرای النسخ علی الشرائع السالفۃ وقولہ تعالی اجعل کلامی فی فمہ فانہ واضح فی ان المقصود
بہ محمد لان معناہ اوحی الیہ بکلامی فینطق بہ علی نحو ما سمعہ ولا انزل صحفا ولا الواحا لانہ امی لا یحسن ان
یقرأ المکتوب اور یہی بیچ توریت کے ہے اوسچیز سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے خطاب واسطے موسی کے
اور مراد ساتہہ اسکے وہ لوگ ہین کہ اختیار کیا موسی نے اونکو واسطے میقات رب اپنے کے وہ لوگ کہ پکڑا
اونکو رجفہ نے یعنی زلزلہ نے خصوصاً پہر بنی اسرائیل کو عموماً اور اللہ رب تیرا قایم کریگا ایک نبی بہائیون
تیرے سے پس مین واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ سنا تو نے رب اپنے کو بیچ حمیکار سے یوم الاجتماع کے
جسوقت کہا تو نے نہین پہر وینگا مین تو کہ سنونگین آواز اللہ رب اپنے کی تو کہ نہ مرونگین پس فرمایا
اللہ تعالے نے ہان وہ جو کہا اونہون نے اور قریب ہے کہ قایم کرونگا مین واسطے اونکے نبی مانند
تیرے بہائیون اونکے سے اور ڈالونگا مین کلام اپنے بیچ موہنہ اوسکے پس کہیگا وہ واسطے اونکے
ہر چیز کو کہ امر کرونگا مین اوسکو ساتہہ اوس چیز کے اور جو آدمی نہ تابعداری کرے اوسکے کہ کلام کریگا
ساتہہ نام میرے کے پس تحقیق مین بدلا لونگا اوس سے کہا ابن ظفر نے اور اس کلام مین صریح دلالت
ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول اوس تعالے کا نبی من اخوتہم اور موسی اور قوم اوسکی
بیٹے اسحق سے ہین اور بہائی اونکے بنی اسمٰعیل ہین اور اگر ہوتا یہہ نبی موعود بنی اسحاق سے تو البتہ
ہوتا اونمین سے نہ بہائیون اونکے سے اور اوپر قول اللہ تعالے کا نبیا مثلک اور تحقیق فرمایا بیچ توریت
کے نہین قایم ہوگا بنی اسرائیل مین کوئی مانند موسی عم کے اور بیچ ترجمہ دوسرے کے یون ہے کہ مانند
موسی عم کے نہ کہڑا ہوگا بنی اسرائیل مین کبہی پس گئی بعض یہود طرف اسکے کہ نبی موعود سے مراد یوشع
بن نون ہین اور یہہ دعوی یہود کا باطل ہے اسلئے کہ تحقیق یوشع نہتے کفو موسی کی بلکہ تہے خادم اونکے
بیچ حیات موسی کے اور تایید کرنے والے دعوت موسی کے بعد وفات موسی کے پس ثابت ہوا یہہ کہ ہوئے مراد
ساتہہ اسکے محمد پس تحقیق وہ کفو تہے موسی کی اسلئے کہ تحقیق حضرت مماثل تہے نصب دعوت مین اور
تحدی معجزات مین اور شرع احکام مین اور اجراے نسخ مین اوپر شرایع سالفہ کی اور قول اللہ تعالے
کا اجعل کلامی فی فمہ پس تحقیق یہہ واضح ہے بیچ اثبات کے کہ تحقیق مقصود اس سے ذات محمد کی
ہے اسلیے کہ تحقیق معنے اسکے یہہ ہین کہ بہیجونگا مین طرف اوسکے کلام اپنے پس کلام کریگا ساتہہ اوسکی
اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنیگا اوسکو اور نہ اوتارونگا صحیفہ اور نہ تختیان اسلیے کہ تحقیق وہ امی ہے

ہے ہمیں جاننا اچھا پڑھنا مکتوب کا و فی الانجیل مما ذکرہ ابن طغربک فی الدر المنتظم قال یوحنا فی انجیلہ عن المسیح انہ قال
انا اطلب من الاب ان یعطیکم فارقلیط یثبت معکم الی الابد روح الحق الذی لن یطیق العالم ان یقبلوہ وهو
عند ابن ظفر بلفظ ان کنتم تحبونی فاحفظوا وصیتی وانا اطلب الی ابی فیعطیکم فارقلیط یکون معکم الدہر کلہ قال فهذا
تصریح بان اللہ تعالیٰ سیبعث الیہم من یقوم مقامہ فینوب عنہ فی تبلیغ رسالۃ ربہ وسیاسۃ خلقہ منابہ وتکون شریعتہ
باقیۃ مخلدۃ ابدا فهل هذا الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ولم یذکر فصول الفارقلیط کما افادہ ابن طغربک سوی
یوحنا دون غیرہ من نقلۃ الاناجیل وقد اختلف النصاری فی تفسیر الفارقلیط فقیل هو الحامد وقیل المخلص فان
وافقناہم علی انہ المخلص افضی بنا الامر الی ان المخلص رسول یاتی لخلاص العالم وذلک من غرضنا لان
کل نبی مخلص لامتہ من الکفر ویشہد لہ قول المسیح فی الانجیل انی قد جئت لخلاص العالم فاذا ثبت ان المسیح
هو الذی وصف نفسہ بانہ مخلص العالم وهو الذی سأل الاب ان یعطیہم فارقلیط آخر ففی مقتضی اللفظ ما
یدل علی انہ قد تقدم فارقلیط اول حتی یاتی آخر وان تنزلنا معہم علی القول بانہ الحامد فای لفظ اقرب الی
احمد ومحمد من هذا قال ابن ظفر وفی الانجیل مما ترجموہ ما یدل علی ان الفارقلیط الرسول فانہ قال ان هذا
الکلام الذی تسمعونہ لیس هو لی بل الاب الذی ارسلنی بہذا الکلام لکم واما الفارقلیط روح القدس الذی
یرسلہ ابی باسمی فهو یعلمکم کل شیء وهو یذکرکم کلما قلتہ لکم فهل بعد هذا بیان الیس هذا صریحا فی ان الفارقلیط
رسول یرسلہ اللہ وهو روح القدس وهو یصدق بالمسیح ویظہر اسمہ انہ رسول حق من اللہ ولیس بالٰہ وهو
یعلم الخلق کل شیء ویذکرہم کلما قالہ المسیح علیہ الصلاۃ والسلام لہم وکلما امرہم بہ من توحید اللہ واما قولہ
ابی فہذہ اللفظۃ مبدلۃ محرفۃ ولیست منکرۃ الاستعمال عند اہل الکتابین اشارۃ الی الرب سبحانہ لانہا
عندہم لفظۃ التعظیم یخاطب بہا المتعلم معلمہ الذی یستفید منہ العلم ومن المشہور مخاطبۃ النصاری عظماء دینہم
بالآباء الروحانیۃ ولم تزل بنو اسرائیل وبنو عیص یقولون نحن ابناء اللہ سبحانہ فنہاہم عن اللہ تعالیٰ وان
قولہ یرسلہ ابی باسمی فهو اشارۃ الی شہادۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لہ بالصدق والرسالۃ وما تضمنہ
القرآن من مدحہ عما افتری فی امرہ وفی ترجمۃ اخری للانجیل انہ قال الفارقلیط اذا جاء وبخ العالم
علی الخطیئۃ ولا یقول من تلقاء نفسہ ما یسمع یکلمہم بہ ویسوسہم بالحق ویخبرہم بالحوادث وهو عند ابن
طغربک بلفظ فاذا جاء روح الحق لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع ویخبرکم بکل ما یاتی وهو یمجدنی
لانہ یاخذ مما هو لی ویخبرکم فقولہ لیس ینطق من عندہ وفی الروایۃ الاخری ولا یقول من تلقاء نفسہ بل
یتکلم بکل ما یسمع ای من اللہ الذی ارسلہ وهذا کما قال تعالیٰ فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ینطق عن الہوی
ان هو الا وحی یوحی وقولہ وهو یمجدنی فلم یمجدہ حق تمجیدہ الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ وصفہ بانہ رسول
اللہ وبرأہ وبرأ امہ علیہما الصلاۃ والسلام مما نسب الیہما وامر امتہ بذلک قال ابن ظفر فمن ذا الذی
وبخ العلماء علی کتمان الحق وتحریف الکلم عن مواضعہ وبیع الدین بالثمن البخس ومن ذا الذی انذر بالحوادث
واخبر بالغیوب الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وللہ در ابی محمد عبد اللہ الشقراطسی حیث قال فی قصیدتہ المشہورۃ
توراۃ موسی اتت عنہ فصدقہا + انجیل عیسی بحق غیر مفتعل + اخبار احبار اہل الکتب قد وردت + عما راوا

وردی فی عصر الاول + ویعجبنی قول العارف ابی عبداللہ بن النعمان ہ النبی محمد جاءت بہ + توراۃ موسیٰ
للانام تبشر وکذالک انجیل المسیح موافق + بذکر الاحمد معرب ومذکر + وتیر حم اللہ ابن جابر حیث قال لمبعثہ فی کل
جیل علامۃ + علی ماجلتہ الکتب من امرہ الجلی + فجاء بہ انجیل عیسیٰ بآخر + کما قد سقت توراۃ موسیٰ باول
یعنی اور انجیل مین ہے اوس سر کہ جو ذکر کیا ابن طغربک نے در منظم مین کہ کہا یوحنا نے انجیل اپنی مین
عیسیٰ سے کہ تحقیق مین طلب کرونگا باپ اپنے سے یہہ کہ دیوے تمکو فارقلیط دوسرا کہ رہے ساتھہ
تمہارے ابدتک وہ روح پاک ہے نہین طاقت رکھتا جہان قبول کرنے اوسکے کی اور وہ نزدیک ابن
ظفر کے ساتھہ لفظ ایہا الناس فاحفظوا وصیتی دانا اطلب الی ابی فیوتکم فارقلیط آخر یکون معکم الدہر
کلہ یعنی حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے لوگو یاد رکھو میری وصیت کو کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرکے
فارقلیط دوسرے کو بھیجوا آتا ہون جو تا قیامت تمہارے ساتھہ رہے کہا ابن طغربک نے پس یہہ صریح
دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ قریب بھیجنے والا ہے طرف اونکے ایسے نبی کو جو قایم مقام حضرت
عیسیٰ کے ہو تبلیغ رسالت اور سیاست خلق مین اور ہو شریعت اوسکی باقی مخلد ہمیشہ پس معلوم ہوا
مما ذکرہ سے کہ یہہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف ظاہر ہے اوپر صدق نبوت آپکی کی
انتہی اور نہین ذکر کیا گیا فصول فارقلیطہ کی جیسا کہ افادہ فرمایا ابن طغربک نے الخ اور البتہ خلاف
کیا نصاری نے تفسیر فارقلیط مین کسی نے معنے حامد اور کسی نے مخلص کہی ہین پس اگر موافقت کرین
ہم اونکی اوپر اس بات کے کہ وہ فارقلیط بمعنی مخلص ہے تو ثبوت زیادہ ہوگا مدعا ہمارے کا طرف اس بات کے
کہ تحقیق مخلص رسول ہی ہوتا ہے جو آتا ہے واسطے خلاصی جہان کے اور یہی غرض ہماری ہے
کہ ہر نبی مخلص ہوتا ہے واسطے امت اپنی کے کفر سے اور گواہی اسپر قول مسیح کا انجیل مین جو کہا
کہ تحقیق مین البتہ آیا ہون واسطے خلاصی عالم کے پس جبکہ ثابت ہوا کہ تحقیق مسیح وہ ہین جو
وصف کیا نفس اپنیکو کہ تحقیق وہ خلاصی کرنیوالا عالم کا ہے جس فارقلیط کو اپنی باپ سے درخواست
کرکے بھیجواوُنگا دلالت کرتا ہے مقتضای لفظ سے یہہ کہ گذرا فارقلیط اول اور آویگا آخر تو یہہ لفظ
قریب تر ہے دلالت مین صدق نبوت پر طرف محمد کے کہا ابن ظفر نے اور انجیل مین جو ترجمہ کیا
اونہون نے اوسکا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ فارقلیط رسول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اوس
رسول کے بھیجنے کی مجہہ مین طاقت نہین بلکہ جس باپ نے مجکو بھیجا اوسیکو قدرت ہے اور جو فارقلیط
روح قدس جسکو بھیجیگا باپ میرا پس وہ سکھلاویگا تمکو ہر چیز اور یاد دلادیگا تمکو جو کہا مینے تمکو پس
آیا بعد اس بیان کے کیا نہین یہہ دلیل صریح اس بات پر کہ فارقلیط ایک پیغمبر ہے جو بھیجیگا اوسکو اللہ
اور وہ تصدیق کریگا مسیح کی اور ظاہر کریگا نام مسیح کا رسول حق ہونے پر اللہ کی طرف سے اور نہین
باپ اوسکا اور وہ سکھلاویگا خلق کو کل شی اور یاد دلاویگا اونکو جیسا کہ کہا مسیح نے واسطے اونکے
اور ہمیشہ امر کریگا اونکو ساتھہ اوسکی توحید اللہ پر اور اسپر قول اوسکا ابی پس یہہ لفظ مبدلہ محرفہ ہے اور
نہین ہے منکر الاستعمال نزدیک یہود اور نصاری کی لفظ ابی کا اشارہ ہے طرف رب سبحانہ کے اسلیئے کہ وہ

لفظ او نکے نزدیک لتعظیم کا ہے خطاب کیا جاتا ہے ساتہہ اوسکی متعلم کہ معلم وہ ہی کہ استمداد ہوا وس سے علم کی اور مشہور مخاطبت نصاریٰ علمائی دین اونکی سے ساتہہ لفظ آبا روحانیہ کے ہے اور ہمیشہ سے بنو اسرائیل اور عیسوی کہتے نحن ابناء اللہ لسبب کج فہمی اپنی کے تعالی اللہ عما یقول الظالمون اور سیر قول اوسکا یعنی مسیح کا کہ بہیجیگا اوسکو باپ میرا ساتہہ اسم میرے کے پس یہہ اشارہ ہے طرف گواہی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ صدق نبوت اور رسالت کے اور وہ جو متضمن ہے اوسکو قرآن مجید مدح اپکی سے کیسا افترا ہی کیا گیا امر نبوت محمدی میں اللہم صل علی اشرف المرسلین وقد روی ابن عساکر فی تاریخ دمشق من طریق محمد ابن حمزۃ بن عبد اللہ بن سلام عن جدہ عبد اللہ بن سلام انہ لما سمع بمخرج النبی صلی اللہ وسلم بمکۃ فخرج فلقیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت ابن سلام عالم اہل یثرب قال نعم قال ناشدتک باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسیٰ ہل تجد صفتی فی کتاب اللہ قال انسب ربک یا محمد فارتج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ جبریل قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال ابن سلام اشہد انک رسول اللہ وان اللہ مظہرک ومظہر دینک علی الادیان وانی لاجد صفتک فی کتاب اللہ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ مثلہا ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا وقولہ لیس بفظ ولا غلیظ موافق لقولہ تعالی فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ولا یعارض قولہ واغلظ علیہم لان النفی محمول علی طبعہ الکریم الذی جبل علیہ والامر محمول علی المعالجۃ او النفی بالنسبۃ الی المؤمنین والامر بالنسبۃ الی الکفار والمنافقین کما ہو مصرح بہ فی نفس الآیۃ وقلوبا غلفا ای مغشاۃ مغطاۃ واحدہا اغلف ومنہ غلاف السیف وغیرہ واخرج البیہقی وابو نعیم عن ام الدرداء او امراۃ ابی الدرداء قالت قلت لکعب کیف تجدون صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال کنا نجدہ موصوفا فیہا محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق واعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ویسمع بہ اذانا صما ویقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشہدوا ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعین المظلوم ویمنعہ من ان یستضعف وفی البخاری عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء انتہی وفی الدلائل للبیہقی عن الحاکم بسند الصحیح عن ابی امامۃ الباہلی عن ہشام بن العاص الاموی قال بعث انا ورجل آخر الی ہرقل صاحب الروم ندعوہ الی الاسلام فذکر الحدیث وانہ ارسل الیہم لیلا فدخلنا علیہ فدعا بشیء کہیئۃ الربعۃ العظیمۃ مذہبۃ فیہا بیوت صغار علیہا ابواب ففتح واستخرج حریرۃ سوداء فنشرہا فاذا فیہا صورۃ حمراء فاذا رجل ضخم العینین عظیم الالیتین لم ار مثل طول عنقہ واذا لہ ضفیرتان احسن ما خلق اللہ تعالی قال اتعرفون ہذا قلنا لا قال ہذا آدم علیہ الصلاۃ والسلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سوداء فاذا فیہا صورۃ بیضاء فاذا رجل احمر العینین ضخم الہامۃ

حسن اللحیۃ فقال اتعرفون ہذا قلنا لا قال ہذا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام قال ثم فتح بابا آخر واخرج حریرۃ فاذا فیہا صورۃ بیضاء واذا فیہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتعرفون ہذا قلنا نعم محمد رسول اللہ ونبینا قال واللہ لہو ثم قام قائما ثم جلس ثم قال انہ لہو قلنا نعم انہ لہو کانک تنظر الیہ فامسک ساعۃ ینظر الیہا ثم قال اما واللہ انہ لآخر البیوت ولکنی عجلتہ لکم لانظر ما عندکم الحدیث وفیہ ذکر صور الانبیاء ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ وسلیمان وغیرہم قال فقلنا لہ من این لک ہذہ الصور فقال ان آدم علیہ الصلاۃ والسلام سأل ربہ ان یریہ الانبیاء من ولدہ فانزل اللہ علیہ صورہم وکان فی خزانۃ آدم علیہ الصلاۃ والسلام عند مغرب الشمس فاستخرجہا ذو القرنین من مغرب الشمس فدفعہا الی دانیال وفی زبور داؤد علیہ الصلاۃ والسلام من مزمور اربعۃ واربعین فاضت النعمۃ من شفتیک من اجل ہذا بارک اللہ الی الابد تقلد ایہا الجبار بالسیف فان شرائعک وسننک مقرونۃ بہیبۃ یمینک وسہامک مسنونۃ وجمیع الامم یخرون تحتک فہذا الامر منوہ بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالنعمۃ التی فاضت من شفتیہ ہی القول الذی یقولہ وہو الکتاب الذی انزل علیہ والسنۃ التی سنہا وفی قولہ تقلد سیفک ایہا الجبار دلالۃ علی انہ النبی العربی اذ لیس یتقلد السیوف امۃ من الامم سوی العرب فکلہم یتقلدونہا علی عواتقہم وفی قولہ فان شرائعک وسننک نص صریح علی انہ صاحب شریعۃ وسنۃ وانہا تقوم بسیفہ والجبار الذی یجبر الخلق بالسیف علی الحق ویصرفہم عن الکفر جبرا وعن وہب بن منبہ قال قرأت فی بعض الکتب القدیمۃ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعزتی وجلالی لانزلن علی جبال العرب نورا یملأ ما بین المشرق والمغرب ولاخرجن من ولد اسمعیل نبیا امیا یؤمن بہ عدد نجوم السماء ونبات الارض کلہم یؤمن بی ربا وبہ رسولا ویکفرون بملل آبائہم ویفرون منہا قال موسیٰ سبحانک وتقدست اسمائک لقد کرمت ہذا النبی الکریم وشرفتہ قال اللہ یا موسیٰ انی انتقم من عدوہ فی الدنیا والآخرۃ واظہر دعوتہ علی کل دعوۃ واذل من خالف شریعتہ وبالعدل زینتہ وبالقسط اخرجتہ وعزتی لاستنقذن بہ امما من النار فتحت الدنیا بابراہیم واختمتہا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فمن ادرکہ ولم یؤمن بہ ولم یدخل فی شریعتہ فہو من اللہ بری ذکرہ ابن ظفر وغیرہ انتہیٰ اور نادر نامہ میں لکھا ہے کہ نادر شاہ نے ملا باشی سے آیت کریمہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الخ کا حال پوچھا کہ یہہ کسکی شان میں نازل ہوئی اسپر ملا باشی نے عرض کیا کہ علماء امامیہ کہتے ہیں کہ یہہ تمام صفتیں مخصوص ذات معدن البرکات جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی ہیں اور فرقہ سنت وجماعت لکھتے ہیں کہ ہر صفت ان صفات حمیدہ میں سے بیچ شان ایک ایک کی صحابہ کبار سے نازل ہوئی ہے اور ضمیمہ اور تعداد صفات موافق اشخاص کیکو مددگار حجت اپنے کا کرتے ہیں نادر شاہ نے پوچھا کہ توریت وانجیل عالم میں موجود ہیں عرض کیا لوگوں نے کہ ہیں نادر شاہ نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنیکو موقوف اوپر شہادت کتابوں آسمانیکی چہوڑکر مقرر فرمایا کہ مرزا مہدی اصفہانی کو کیے تخلص اہل توریت وانجیل کے وطنوں میں جاکر دونوں کتابوں کو فارسی میں ترجمہ کرکر حضور میں لاوے چنانچہ مشار الیہ روانہ منزل مقصود کا ہوا اور بادشاہ کے ڈرسے شب وروز مشغول امر مامور کا ہوا جن دنوں میں کہ بادشاہ شہر قزوین میں اقامت رکہتا تہا مرزا مہدی ترجمہ دونوں کتابوں کا بادشاہ کی خدمت میں لایا چونکہ اون دنوں میں بادشاہ مصروف

اور متوجہ طرف تسخیر داغستان کے تہا مباحثہ اور تحقیق کرنے مسئلہ مذکور کو موقوف اور وقت پر رکہا اور بعد پہرنے کے
داغستان سے نجف اشرف مین فضلائی فریقین کو بہلایا یعنی شیعہ و اہل سنت کو اور علماء توریت و انجیل کو
بہی واسطے ثابت کرنے حقیت کے اور آوادئی شہادت کے محفل مباحثہ کی مین حاضر کیا بعد از قیل و قال
بہت کے اور رد و بدل بسیار کے اہل سنت کے فضلا امامیہ کے علماء پر غالب آئے اور قرار یہ پایا
کہ مذہب سنیونکا برحق اور مسلم الثبوت ہے اور اس بات مین ایک محضر لکہا گیا اور سبہونکی مہرین
کرواکر نقلین اوسکی اطراف و جوانب کو بہجین چنانچہ بوساطت نواب زکریا خان صوبہ دار لاہور کی ایک نقل
محضر کی ہندوستان کو بہی بہیجی اور نادرنامہ مرزا مہدی کے مین بیچ وقایع سنہ گیاران سو چپن کے لکہا ہے
کہ اس سن مین مجلس مذاکرہ کی باجتماع شیوخ اسلام اور قضاۃ کرام اور علماء علام تمامی ممالک ایران و بلخ
اور بخارا اور نجف اشرف اور کربلائی معلی و بغداد کی مرتب ہوئی پہر طی مقالات اور اظہار عقاید اس نہج پر ہوا
کہ علمائی ممالک ایران نے لکہدیا کہ عقیدہ اسلامیہ ہمارا یہہ ہے کہ بعد از رحلت حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی خلافت باجماع امت کی جناب ابوبکر صدیق رضہ پر اور بعد اونکے بنص نصب جناب موصوف
کی جناب فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضہ پر اور بعد اونکے بمشورہ و اتفاق اصحاب کے ذو النورین عثمان
بن عفان رضہ پر اور بعد اونکی امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضہ پر قرار پائی اور بموجب آیۃ السابقون الاولون
من المہاجرین و الانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور بفحوای آیہ شریفہ رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم کی اور بحسب حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم کے خلیفہ برحق تہے اس نادرنامہ سے صاف ظاہر ہوا کہ دلائل نبوت آنحضرت صلعم توریت
اور انجیل مین موجود تہی مگر منکرین نے بتحاسد و تباغض نکال ڈالی ورنہ خوب دلائل نبوت ظاہر ہوتی
مگر اب بہی بعنایت آلہی جنکی آنکہین سرمہ توحید سے روشن ہین اپنا مطلب نکال لیتے ہین عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال حَدَّثَنِی ابن سفیان ابنُ حرب مِن فِیہِ اِلیٰ فِیَّ قَالَ انطَلَقتُ فِی المُدَّۃِ الَّتِی کانت
بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما انا بالشام اذ جیئی بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل قال
وکان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصریٰ الی ہرقل فقال ہرقل ہل ہہنا احد من قوم ہذا الرجل الذی
یزعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ہرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم اقرب نسبا
من ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قال ابوسفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیہ واجلسوا اصحابی خلفی ثم
دعا بترجمانہ فقال قل لہم انی سائل ہذا عن الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابوسفیان
وایم اللہ لولا مخافۃ ان یؤثر علی الکذب لکذبتہ ثم قال لترجمانہ سلہ کیف حَسَبُہ فیکم قال قلتُ ہُوَ فینا ذو
حَسَب قال فہل کان من آبائہ من ملک قلتُ لا قال فہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال قلتُ لا
قال ومن یتبعہ اشراف الناس ام ضعفاءہم قال قلتُ بل ضعفاءہم قال ایزیدون ام ینقصون قال
قلتُ لا بل یزیدون قال ہل یرتد منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ قال قلتُ لا قال فہل قاتلتموہ
قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاہ قال قلت تکون الحرب بیننا وبینہ سجالا یصیب منا ونصیب منہ

قال فہل یغدر قلت لا ونحن منہ فی ہذہ المدۃ لاندری ما ہو صانع فیہا قال واللہ ما امکنی من کلمۃ ادخل فیہا شیئا غیر ہذہ قال فہل قال ہذا القول احد قبلہ قلت لا ثم قال لترجمانہ قل لہ انی سألتک عن حسبہ فیکم فزعمت انہ فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی حساب قومہا وسألتک ہل کان فی آبائہ ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان من آبائہ ملک قلت رجل یطلب ملک ابیہ وسألتک عن اتباعہ اضعفاءہم ام اشرافہم فقلت بل ضعفاءہم وہم اتباع الرسل وسألتک ہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انہ لم یکن لیدع الکذب علی الناس ثم یذہب فیکذب علی اللہ وسألتک ہل یرتد منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ فزعمت ان لا وکذلک الایمان اذا خالط بشاشۃ القلوب وسألتک ہل یزیدون ام ینقصون فزعمت انہم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتم وسألتک ہل قاتلتموہ فزعمت انکم قاتلتموہ فتکون الحرب بینکم وبینہ سجالا ینال منکم وتنالون منہ وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لہا العاقبۃ وسألتک ہل یغدر وکذلک الرسل لا یغدر وسألتک ہل قال ہذا القول احد قبلہ فزعمت ان لا فقلت لو کان قال ہذا القول احد قبلہ فقلت رجل ائتم بقول قیل قبلہ قال ثم قال بما یأمرکم قلنا یأمرنا بالصلوۃ والزکوۃ والصلۃ والعفاف قال ان یک ما تقول حقا فانہ نبی وقد کنت اعلم انہ خارج ولم اک اظنہ منکم ولو انی اخلص الیہ لاحببت لقاءہ ولو کنت عندہ لغسلت عن قدمیہ ولیبلغن ملکہ ما تحت قدمی ثم دعی بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأہ متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہ اوسکی سے طرف میری کے کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا مینے اوس مدت مین کہ تہی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین جبوقت آیا خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرف ہرقل کے کہا ابوسفیان نے اور تہی وحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہونچایا وحیہ نے وہ خط طرف سردار بصری کے پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نے بحکم رسول اللہ طرف ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اسجگہہ کوئی قوم اسکی سے جو دعوی نبوت کا کرتا ہے کہا اوسکی خادمون نے کہ ہان ہے پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سے کہ قریب بیس آدمیونکے تہے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائی گئی ہم آگے ہرقل کے پس کہا کونسا تم مین بہت قریب ہے اوس شخص سے جو دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا کہا ابوسفیان نے پس کہا مینے کہ مین نزدیک ہون نسب مین پس بٹہلایا مجکو آگی ہرقل کے اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو پیچہی میرے پہر بلایا ہرقل نے ترجمان کو پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارونکو کہ البتہ مین پوچہتا ہون اوس سے احوال اوس مدعی کا جو دعوی کرتا ہے نبوت کا پس اگر جہوٹ کہی مجہسے تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اسبات کا کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین پہر کہا ترجمان اپنے سے کہ پوچہہ ابوسفیان سے کیسا ہے حسب اوسکا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہے کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے ہو تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے کہ کہی وہ

چیز کہ کہتا ہے اب کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اونکا اور ایمان لاتے ہین اشراف
لوگون کی یا ضعیف اونکی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لاتے ہین کہا ہرقل نے
کہ آیا زیادہ ہوتے ہین لوگ روز بروز یا کم کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ زیادہ ہوتے ہین کہا ہرقل نے
کیا مرتد ہوتا ہے اونمین سے اونکی دین سے بعد داخل ہونے کے اوسمین بسبب ناخوش رکہنے کے اوسکے
دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا
ہرقل نے پس کسطرح ہے لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتا ہے جنگ درمیان ہمارے
اور درمیان اوسکے مانند ڈولونکے کہ کبہی یہہ بہرا ہے اور کبہی وہ بہرا ہے کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے
عہد کہا مین نے نہین اور ہم اس مدت مین ہین اوس سی نہین جانتے کہ کیا کرنیوالی ہین بیچ اس مدت کے
کہا ابوسفیان نے قسم اللہ کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل کرون مین درمیان باتون اپنی کے کچھہ
سوائے اس بات کے کہا ہرقل نے پس کیا کہا یہ قول کسی نے پہلے اوسکے کہا مینے کہا نہین پہر کہا ہرقل نے
واسطے مترجم اپنے کے کہہ ابوسفیان سے تحقیق مینے پوچہا حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونے
یہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے اور اسیطرح پیغمبر واقع ہوتے رہے ہے بعث اونکی بیچ اشرف قوم اونکی کے اور
پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے کہ نہین لیکن کہا مین
یہ شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک اپنے باپ دادیکا اور پوچہا مینے تجہسے حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا
ضعیف لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف لوگ تابعدار
ہوتے ہین پیغمبرون کے اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتے تہے اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے
کہ کہے وہ چیز کہ کہی پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے کہ یہہ نہین ہے متصور کہ چہوڑے
جہوٹ بولنے کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولے اللہ پر اور پوچہا مینے تجہسے کیا پہر جاتا ہے
کوئی اونمین سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونیکے دین مین بسبب ناراض ہونیکے دین سے پس
جواب دیا تونے کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے اور پوچہا مینے
تجہسے کیا لڑتے ہو تم اوس سے پس کہا تونے کہ تحقیق تم لڑتے ہو اوس سے پس ہوتا ہے جنگ درمیان تمہارے
اور درمیان اوسکے برابر پہونچتا ہے وہ تمسے اور پہونچتے ہو تم اوسنے یعنی کبہی تم غالب آتے ہو کبہی وہ
غالب آتی ہین اور اسیطرح پیغمبر آزمائش کئی جاتے ہین آخر کو غلبہ پیغمبرونکو ہے ہوتا ہے اور خلاف عہد بہی انبیا نہین کرتے
پہر ہرقل نے کہا کہ کن باتونکا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکاۃ کا اقارب سے سلوک کرنیکا حرام سے
بچنے کا ہرقل نے کہا کہ اگر جو باتین تمنی بیان کین سچے ہین تو وہ پیغمبر ہین اور جو مین پہنچ سکتا تو اونکے
حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اونکی پانون دہوتا اور عنقریب جہان میرے قدم ہین یہان
اونکا ملک ہوگا پہر طلب کیا نامہ آنحضرتؐ کا پس پڑہا اوسکو روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ہرقل کے
پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے بتعظیم رکہا اوس نامہ مین یہ تہا یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی جانب
ہرقل سردار روم کو ہم تمہین اسلام کی طرف بلاتے ہین اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نہ لاؤگے تو تمپر تمہاری

رعیت کا بہی گناہ ہوگا پہر یہ آیت لکہی تہی یَا اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْہَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۰
اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ نہ پوجین سوائے اللہ کے کسیکو اور نہ
ٹہراوین بعضے ہمارے بعضونکو رب سوائے اللہ کے پہر اگر وہ موہنہ پہیرلین تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو
کہ ہم مسلمان ہین ہرقل کے دلمین تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی آگئی تہی اور اوسنے
ارادہ بہی کیا کہ مسلمان ہوجاوے مگر طمع بادشاہی نے اوسے محروم رکہا صحیح بخاری مین ہے کہ ایکدن
اوسنے سب نصاریٰ کو شہر حمص کی کوہٹی مین جمع کیا اور کیواڑ بند کروادیئے پہر اوسنے کہا کہ ایک
بات تمہاری بہلے کی کہتا ہون یہ پیغمبر جو عرب مین پیدا ہوئے ہین انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہین
اگر ایسا نہ کروگے ملک تمسے چہن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہانسے نکل جانیکا
قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ مینے یہ بات تمہاری آزمانیکے واسطے
کہی تہی مین خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سبنے اوسے سجدہ کیا ایک شخص ضغاطر نام
علمائے نصاریٰ مین بہت مکرم اور معظم اونکی نزدیک تہا اور بڈہا تہا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی تہے کہا کہ اس شخص سے تم جاکے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان لاویگا
تو سب نصاریٰ ایمان لاوینگے اونہون نے جاکر اوس سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے
ہی اوسنے اپنا عصا ہاتہہ مین لیا اور سپید کپڑے پہن کے باہر نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑی بڑی
نصاریٰ جمع تہے گیا اور کہا کہ مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسیٰ علیہ السلام
نے خبر دی ہے اور پچہلی کتابونمین خبر ہے تم بہی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوسپر دوڑ پڑے
اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنکے کہا کہ میرا بہی ایسا ہی حال کرینگے
اگر مین ایمان لاؤن **ف** بڑی بڑی علمائے نصاریٰ اور اکثر بادشاہ اون کے ایمان لائے
اور جو بی نصیب تہے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپکی اونکی دلمین آگئی محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی
ایک بادشاہ حبشہ کا تہا اور ہرقل اور ضغاطر اور بیشمار ایسے تہے اور علمائے یہود کا بہی ایسا ہی حال
تہا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اونکے ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپکے نبوت کے
بسبب حسد اور حب جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی ملک حبشہ کا تہا مجرد
پہنچنے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپکو جواب بتعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور
خوبی دین اسلام کی لکہا اور موزی وغیرہ تحف وہدایا آپکو بہیجی اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تہا ہر بادشاہ
حبشہ کو نجاشی کہتے تہے اسے نجاشی کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان رضا اور حضرت جعفر وغیرہ
مکہ سے ہجرت کر گئے تہے اور نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ مین آپنے مدینہ طیبہ مین خبر موت بیان کی
نماز جنازہ غائبانہ پڑہی تہی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتہہ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت
کرگئین تہین بعد انتقال اوس شوہر کے اسی نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپکے

منعقد کیا تہا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تہا اوسکو بہی آپنے نامہ لکہا تہا مگر اوسکا حال معلوم نہین ہوا
کذا فی المواہب حال مقوقس بادشاہ مصر و سکندریہ کی بوقت پہنچنے آپکے نامہ کے بہت تعظیم کی اور تحف اور
ہدایا آپکو بہیجے دو لونڈیاں ماریہ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکی تصرف مین رہین اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئے اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تہا منجملہ اون ہدایا کی تہی
حال پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے جب دیکہا کہ عنوان نامہ مین لکہا ہے مِنْ مُحَمَّدٍ
رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِسْ یہ خط محمدؐ رسول خدا کا ہے کسریٰ
سردار فارس کو جہنجلا کے نامہ مبارک کو پہاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا اور
باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تہا اوسکو لکہہ بہیجا کہ وہ شخص جو دعوی پیغمبری کا کرتے
ہین اونکو یہان بہیجدے دو آدمی تیز و چالاک اونکے پاس بہیجدے کہ اونکو لادین باذان نے دو آدمی
مدینہ کو بہیجے اور آپ کو خط لکہا کہ تم ان دونون آدمیون کے ساتہہ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونون
حضور اقدس مین حاضر ہوئے ڈاڑہیان مونڈین مونچہین بڑی آپ نے اونسے پوچہا کہ تمہین ایسی
صورت بنانیکا کسنے حکم دیا ہے اونہون نے کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپنے فرمایا کہ میرے ربنے تو مجہے
یہ حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی رکہو اور مونچہین کتراؤ ان دونون شخصونکے دلمین اگرچہ رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا بہت آیا کہ بدن اونکا تہرتہراتا تہا لیکن گفتگو اونہون نے بیباکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسریٰ کے
چلے چلو نہین تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہے وہ تمہارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالیگا آپنے دونونسے کہا
کہ ٹہرو کل آئیو صبحکو اون دونونسے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
منگل کی اور دسوین جمادی الاولی سنہ ہجری کی تہی وہ روانہ ہوکے باذان کے پاس پہنچے اور حال
بیان کیا باذان نے کہا اگر یہ سچی خبر ہے تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب ملوک سے پہلے مین مسلمان ہوجاؤنگا
اور نہین دونون نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس مضمونکا پہونچا کہ پرویز ظالم تہا لہذا مینے اوسے
قتل کیا اور تمکو تمہارے عہدے پر قائم رکہا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری عرب مین کرتے ہین اونسے
کچہہ تعرض مت کرو جبتک میرا حکم اسباب مین نہ پہنچے باذان اوسیوقت مع اپنے دونون بیٹونکے
مسلمان ہوگیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تہے مسلمان ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے اسلام سے خبر دی **ف** کسریٰ نے جو نامہ مبارک پہاڑ ڈالا آپنے اوسکے لیے یہ بددعا کی اَللّٰہُمَّ مَزِّقْہُمْ
کُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ پاش پاش کردے اوسکو یعنی خاندان کسریٰ کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ خاندان کسریٰ کی سلطنت جو ہزارہا سال سے چلی آتی تہی اور ایسی بڑی سلطنت پردۂ زمین پر
کوئی نہ تہی بالکل پاش پاش اور نیست و نابود ہوگئی اور بہت تہوڑے زمانہ مین نام و نشان اوسکی
سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامہ مبارک کو بتعظیم رکہا ملک اوسکے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر
ملک اونکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی نہ مٹی واضح ہو کہ بادشاہ فارس کو
کسریٰ اور بادشاہ روم کو قیصر اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبطہ کو

فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ یمن کو قیل اور بادشاہ حمیر کو تبع اور بادشاہ ہند کو راؤ کہتے ہین

لمعات ۵ اور دلائل نبوۃ محمد علیہ الصلٰوۃ والسلام سے یہہ ہے کہ تحقیق تہی آپ اُمی نہ لکہنا جانتے تہے

اور نہ پڑہنا پیدا کیئے گئے بیچ قوم ان پڑہون کے اور نشو و نما پائی درمیان اونکے بیچ مکہ کے کہ نہین تہا ان

کوئی عالم جاننا ہو اخبار زمانہ گذرے کے اور نہ نکلے آپ بیچ سفر کی طرف کسی عالم کے پس ہے ہون

اوسکے پاس پہر لائے ہون اونکے پاس خبرین توریت اور انجیل اور امم ماضیہ کی اور تحقیق تہا گیا نشان

ان کتب کا اور سست اور جلائی گئی تہے سو ضنع اپنے سے اور نہین باقی تہا متمسکین سے ساتہہ اونکے اور

اہل معرفت ساتہہ صحیح اور سقیم انکے مگر تہوڑے پہر جہگڑا کیا ہر فریق نے اہل ملل مخالفہ سے ساتہہ

آنحضرت کے ساتہہ اوس چیز کے کہ اگر شرمندہ کرے حضرت کو خلاق متکلمین کے اور جہابذہ نقاد محققین

تو نہ تیار کیا گیا واسطے حضرت کے نقض اسکا یعنی نبوۃ کا اور یہہ دلالت کرے اوپر اسباب تحقیق وہ امر کے

آیا اللہ تعالٰی لئے کے پاس ہے اور منجملہ دلائل نبوت کے قرآن عظیم ہے پس تحقیق معارضہ کیا آنحضرت نے

ساتہہ اوس چیز کے جو بیچ اوسکے ہے اعجاز سے اور بلایا اونکو طرف معارضہ اور لانے سورۃ اقصر کی مثل

اوسکی ہے پس انکار کیا اُنہون نے اوس سے اور عاجز ہوئے لانے اقصر سورۃ کے قرآن سے کہا بعض

علماء نے کہ تحقیق وہ چیز کہ لائی اوسکو حضرت اوپر عرب کے کلام سے وہ چیز کہ عاجز کیا اونکو ایتان

مثل اوسکی سے اعجب ہے بیچ آیت کے اور واضح تر ہے بیچ دلالت کے احیاء موتیٰ اور ابراء اکمہ اور ابرص

سے اسلیئے کہ تحقیق علیہ السلام لئے اہل بلاغت اور ارباب فصاحت اور رؤسا ربیان اور متقدمین

السنہ پر ساتہہ ایسی کلام کی جو مفہم معنی ہے نزدیک اونکے پس ہوا اعجاز اونکا اوس سے یعنی قرآن

سے عجیب تر عجز اوس شخص سے کہ مشاہدہ کیا عیسٰی کو نزدیک احیاء موتیٰ کی اسلیئے کہ تحقیق وہ نہی طمع

رکہتے بیچ اسکے یعنی احیاء موتیٰ کی اور نہ ابراء اکمہ اور ابرص کی اور نہ موافقت رکہتے تہے علم مسیح کو اور

قریش تہے موافقت رکہتے کلام فصیح اور بلاغت اور خطابت کو پس دلالت کیا امر بالانے اوپر اسباب کے

کہ تحقیق عجز قرآن سے سوا اسکے نہین کہ تہا تو کہ ہو علم اوپر رسالت حضرت کے اور صحت نبوت آپکے کی

حجت قاطعہ اور برہان واضحہ اور تحقیق وارد ہوا ہے اخبار سے بیچ قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض

اوس چیز کا کہ نازل ہوا اوپر حضرت کے اوپر مشرکین کے جو تہے اہل فصاحت اور بلاغت سے اور اقرار

کرنا ساتہہ اعجاز قرآن کے جماعت کثیرہ سے ثابت ہے منجملہ وہ ہی جو روایت کیا گیا محمد بن کعب سے کہا

تحقیق عتبہ بن ربیعہ تہا ایکدن بیٹہا ہوا سردار قریش مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے

تہے اکیلے مسجد حرام مین کہا ربیعہ نے اے جماعت قریش کی آیا کہڑا ہو مین طرف اسکی یعنی محمد

پس پیش کرون اوپر اسکی چند امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے بعض اوسکا اور بچی ہمسے کہا قریش نے

ہان اے ابا ولید پس کہڑا ہوا عتبہ یہانتک کہ بیٹہا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا

محمد بن کعب راوی نے ساری حدیث بیچ اوس چیز کے جو کہا حضرت کو عتبہ نے اور بیچ اوس چیز کے

جو پیش کیا اوپر حضرت کے مال وغیرہ سے یعنی عتبہ نے کہا ہماری اور ہماری بتونکی ہجو ست کر

جو مال وغیرہ چاہو ہمسے طلب کرو ہم دینگے پس جبکہ فارغ ہوا عتبہ اپنے کلام سے فرمایا حضرت نے آیا فارغ
ہوا تو اے ابا الولید کہا عتبہ نے ہان فرمایا حضرت نے پس سن مجھسے کہا عتبہ لی کر یعنی کہہ پس فرمایا
حضرت نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الخ پس جبکہ سنا اسکو عتبہ نے چپکے ہوگئے
اور ڈالا دونون ہاتہہ اپنے کو پیچھے پیٹہہ اپنی کے درحالیکہ تکیہ کرنیوالے تہے اوپر دونوں ہاتوں کے سنتا
تہا حضرت سے یعنی حٰمٓ کو یہان تک کہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے ہوئے آیت
سجدہ تک پس سجدہ کیا حضرت نے پہر فرمایا سنا تو نے اے ابا الولید کہا ابا الولید نے سنا میں نے اور یہہ
یعنی بیچ سے پس کہڑا ہوا عتبہ طرف اصحاب اپنے کے پس کہا بعض اونکے نے واسطے بعض کے قسم
اللہ کی البتہ آیا تمہارے پاس عتبہ ساتہہ غیر مونہہ کے جو گیا تہا ساتہہ اوسکے یعنی ولید پہلی حالت سے
متغیر ہو کر آیا ہے پس جبکہ بیٹہا عتبہ طرف اونکے یعنی قریش کے کہا انہوں نے کہ کیا ہے حال تیرا اے لید
کہا عتبہ نے قسم اللہ کی تحقیق البتہ سنا میں نے ایک کلام کہ نہین سنا مینے مثل اوسکے کبہی قسم اللہ کی نہین ہے
وہ کلام شعر اور نہ سحر اور کہانت اے جماعت قریش کی تابعداری کرو تم میری چہوڑ دو اس جبل کو اور
اوس چیز کو وہ بیچ اوس کے ہے پس قسم اللہ کی البتہ ہے قول وس شخص کا جو سنا مینے نبا یعنی خبر کہا
عتبہ نے قریش کو پس جواب دیا میرے تئین محمد نے ساتہہ ایک شے کے قسم اللہ کی نہین وہ جادو
اور نہ شعر اور نہ کہانت پڑہا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حتی بلغ فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ
الخ اور تحقیق تم جانتے ہو کہ محمد جب کہتا ہے ایک شے نہین جہوٹ بولتا پس خوف کرتا ہو مین یہہ کہ
اوترے اوپر تمہارے عذاب پس اہل فہم پر واضح ہے کہ یہہ صریح دلیل دلالت کرتی ہے اوپر صدق
نبوت محمد کے باوجودیکہ عتبہ معاند ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کو گیا تہا جب کلام محفوظ الحجز
کو سنا تو جانا کہ یہہ کلام سحر اور شعر اور کہانت کی قسم سے نہین ہے بلکہ تائید غیبی سمجہکر اسلیے لفظ
نبا کا کہا اور قریش کو عذاب الٰہی سے بصورۃ عدم طاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخوف کیا
اور بیچ حدیث اسلام ابو ذر غفاری اور تعریف آنیس بہائی اونکی مین وارد ہے کہ کہا ابو ذر نے قسم
اللہ کی نہین سنا مینے کسی شاعر کو کامل بنسبت بہائی اپنے انیس کے اور تحقیق مقابلہ کیا اونہوں نے بارہ
شاعرونکا جاہلیت مین اور تحقیق وہ گئے اور آئے طرف ابی ذر کے ساتہہ خبر نبی علیہ السلام کے کہا مینے
پس کیا کہتے ہین اوسکو لوگ کہا کہتے ہین شاعر کاہن ساحر البتہ سنا مینے کلام کاہنونکا پس نہین ہے
وہ کلام مشابہ کلام کاہنون کے اور البتہ رکہا مینے اوس کلامکو اوپر وزن شعر کے پس نہین ملتا اور نہ ملیگا
اوپر زبان ایک کے بہی بعد میرے اور تحقیق وہ نبی لَصَادِقٌ وَّاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ
روایت کیا اسکو مسلم اور بیہقی نے اور روایت ہے عکرمہ سے بیچ قصہ ولید بن مغیرہ کے کہ تہا ولید
رئیس قریش مین بیچ فصاحت وبلاغت کے تحقیق ولید نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرا
علی فنقرا علیہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی الآیۃ کہا ولید نے پہر پڑہو پس اعادہ کیا
حضرت نے پس کہا ولید نے وَاللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَّاِنَّ عَلَيۡهِ لَطَلَاوَةً وَّاِنَّ

اعلاه لمثمر وان اسفله لمغدق وما یقول ہذا بشر یہہ کہا ولید نے واسطے قوم اپنی کے واللہ ما فیکم رجل اعلم بالاشعار
منی ولا اعلم برجزه ولا بالاشعار الجن واللہ ما یشبہ الذی یقول شیئ من ہذا واللہ ان لقوله الذی یقول لحلاوة
وان علیه لطلاوة وانه لمثمر اعلاه مغدق اسفله وانه لیعلو ولا یعلی یعنی قسم اللہ کی نہین کوئی زیادہ
جاننیوالا اشعار میں سے اور نہین کوئی اعلم ساتہہ رجزه اور اشعار کے جن قسم اللہ کی نہین مشابہ وہ چیز
جو کہتا ہے کسی شئی کے قسم اللہ کی البتہ مقوله اوسکا جو کہتا ہے البتہ بامزے ہے اور تحقیق اوپر
اوسکے البتہ طلاوة ہے اور تحقیق وه البتہ بامثر اوپر اوسکا شیرین ہے سفل اوسکا اور تحقیق وه غیر
مغلوب ہے اور بیچ خبر کے وارد ہے کہ جبوقت جمع ہوئے قریش موسم حج میں اور کہا کہ جماعت
عرب کی تمام وارد ہوئی ہے پس جمع کرو بیچ اسکے یعنی امر محمدؐ رایکو نہ جھوٹ بولے بعض تمہارا
بعض کو پس کہا قریش نے کہتے ہین ہم کہ وه یعنی محمدؐ کاہن ہے کہا ولید نے قسم اللہ کی ما ہو
بکاہن ما ہو بزمزمته ولا سجعه کہا قریش نے کہ وه مجنون ہے کہا ولید نے ما ہو بالمجنون ولا بخنقه
ولا بوسوسته کہا قریش نے پس کہتے ہین ہم کہ وه شاعر ہے کہا ولید نے ما ہو بشاعر قد عرفنا الشعر
کله رجزه وہزجه وقریضه ومبسوطه ومقبوضه کہا قریش نے پس کہتے ہین ہم کہ وه ساحر ہے کہا ولید نے
ما ہو بساحر ولا نفثه ولا عقده کہا قریش نے پس کیا کہتا ہے تو اے ولید کہا ولید نے ما انتم قائلون
من ہذا شیئ الا وانا اعرف انه باطل روایت کیا اسکو ابن اسحاق اور بیہقی نے اور خبر میں وارد ہے جبکہ
اسلام لائے جوان بنی سلمہ کے کہا عمر ابن جموح نے بیٹے اپنے کو اخبرنی ما سمعت من کلام ہذا الرجل
پس پڑہا اوپر عمر بن جموح کے الحمد للہ رب العالمین صراط مستقیم تک پس کہا عمر نے ما احسن ہذا واجمل
آیا کل کلام اوسکا مثل اسکی ہے کہا بیٹے نے اے باپ اور احسن ہے اس سے اور کہا بعض علمائے
کہ تحقیق یہہ قرآن اگر پایا جاتا مکتوب بیچ مصحف کے جنگل میدان مین اور نہ معلوم ہوتا کہ کسنے رکہا
اوسکو وہ جگہہ تو البتہ گواہی دیتی عقل سلیمہ اسپر کہ تحقیق وه منزل من اللہ ہے اسلیئے کہ بلا شبہ
بشر کو نہین قدرت اوپر تالیف مثل اسکیکے ہرچند خراصوں نے مثل قرآن کے زور مارا مگر عاجز ہو کر
خائب ہوئے چنانچہ کلام مسیلمہ کذاب علیه اللعنه سے جو بمقابله کلام روشن ہے اسلیئے چند فقرے اوس ملعون
کے نقل ہوتے ہین ولما سمع مسیلمة الکذاب لعنه اللہ والنازعات قال والزارعات زرعا والحاصدات
حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والخافزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما لقد فضلتم
علی اہل الوبر وما سبقکم اہل المدر وقال آخر الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل له ذنب وبیل ومشفر طویل و
ان ذلک من خلق ربنا القلیل وقال آخر الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منها نسمة تسعی من بین
شراسیف وحشی ۞ وسجع اللعین علی سورة انا اعطیناک الکوثر فقال انا اعطیناک الجواہر ۞ ان مبغضک
رجل فاجر ۞ وفی روایة انا اعطیناک الجماہر ۞ فخذ لنفسک وبادر ۞ واحذر ان تحرص او تکاثر ۞ وفی
روایة انا اعطیناک الکواثر ۞ فصل لربک وبادر ۞ فی اللیالی الغوادر ۞ وقیل انه ادخل البیضة فی القارورة
وادعی انہا معجزة فافتضح بنحو ما ذکر ۞ ان النوشادر اذا ضرب فی خل الخمر ضربا جیدا وجعلت فیه بیضة

بنت یومہا یوما ولیلۃ فانہا تمحل کالخیط فتجعل فی القارورۃ ویصب علیہا الماء البارد فانہا تمحد ولما سمع اللعین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مج فی بیر فکثر ماؤہا وتفل فی عین علی وکان ارمد فبری فتفل اللعین فی بیر فغار ماؤہا وفی عین بصیر فعمی ومسح بیدہ ضرع شاۃ حلوب فارتفع درہا ویبس ضرعہا فتشبہ ہذا الکلام الذی عارض بہ مسیلمۃ بکلام امراۃ ورآہا فی الحمقاء التی تتکلم بحمقہا بما لا یفہم فہی تہذی بکلام مشذب ای مختلط لا یقترن بعضہ ببعض ولا یشبہ بعضہ بعضا الکلام من بہ خبل بسکون الموحدۃ اے فساد او مس من الخبل بفتحہا اے جنون ثم ان اللعین وضع عن قومہ الصلاۃ واحل لہم الخمر والزنا وہو مع ذلک یشہد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نبی وقد کان کتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ اما بعد فانی قد شرکت معک فی الامر وان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر فقدم صلی اللہ علیہ وسلم رسولہ بہذا الکتاب فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین۔ یا ضفدع نقی کم تنقین اعلاک فی الماء واسفلک فی الطین لا الماء تکدرین ولا الشراب تمنعین پس جبکہ سنا حضرت ابوبکر صدیق رضی نے یہہ کلام تو فرمایا انہ الکلام لم یخرج من ال اور ال ساتہہ کسرہ کے مراد اللہ تعالی ہے اور کہا گیا ہے کہ ال معنی اصل جید کے ہے ایسے نہین ہے اوس اصل سے کہ آیا ہے اوس اصل سے قرآن مجید اور دوسری وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ نزول قرآن کا کلام عرب مین ہوا نظم اور نثر اور خطب اور شعر اور رجز اور سجع سے پس نہین داخل ہے قرآن مجید بیچ کسی شئے کے اونمین سے اور نہ مختلط ہے ساتہہ اوسکے باوجود ہونے الفاظ اور حروف اوسکے کے جنس کلام اونکی سے اور مستعملہ بیچ نظم اونکی کے اور نثر اونکی کے اور اسیواسطے متحیر ہوے عقلین اونکی اور پراگندہ ہوئی حلام اونکے اور نہ مہتدی ہوئے وہ طرف مثل اسکی کے بیچ حسن کلام اسکے کے پس نہین شک اسبات مین کہ تحقیق بیچ فصاحت قرآن کے البتہ اوکہڑگئے دل بسبب بدیع نظم اوسکے پس تحقیق یہہ قرآن حجت اللہ کے واضحا اور دلیل قاطع اور برہان باہرہ ہے نہین چلا میدان معارضہ مین کوئی شقی مگر کہ گمراہی گرنا فراسکا بیچ شعلہ کے چنانچہ ابن مقفع کہ تہا فصیح تر زمانہ اپنے کا طلب کیا اسکو اور لائی اسکو میدان معارضہ مین اور نظم کیا اسنے کلام کو اور گردانا اوسکو مفصل اور نام رکہا اوسکا سور پس متوجہ ہوا ایکدن ساتہہ ایک لڑکے کی کہ پڑہتا تہا بیچ مکتب کے یہہ آیت یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر الآیہ پس رجوع کیا ابن مقفع نے اور مٹایا اوس چیز کو جو کیا تہا اور کہا اشہد ان ہذا لا یعارض ابدا وما ہو من کلام البشر اور تیسری وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ تحقیق قاری اسکا نہین ملول ہوتا پڑہنے اوسکے سے اور سامع قرآن نہین تہکتا سننے اوسکے سے بلکہ پڑہنے اور سننے سے زیادہ حلاوت ہوتی چلی جاتی ہے اور دور اوسکا موجب محبت کا ہے واسطے قاری کے اور تلاوت اوسکے ہمیشہ بڑہاتی ہے تازگی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق قرآن نہین پرانا ہوتا اوپر کثرت دور کے اور نہ ناقص ہوتی ہے عبرت اوسکی اور نہین فنا ہوتی عجایب اوسکی اور نہین پیٹ بہرتا اوس سے علما کا اور نہین ذلیغ مین پڑتی سبرکت اوسکی کی مگر گمراہ لوگ قرآن مجید

وہ چیز ہے کہ نہ پاوے آئے جن جسوقت سُنا قرآن کو اس کہنے سے انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ اور چوتھے وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ مشتمل ہے اخبار بما کان و مایکون کو پس جسوقت پوچھا حضرتؐ سے قصہ اہل کہف اور شان موسیٰ اور خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام اور حال ذوالقرنین اور قصص انبیاء کے ساتھ امت انکے اور قرون ماضیہ کو پس جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے تو پہچانا اونہوں نے اسکو حجت نبوت آپکی صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں وجہ اعجاز قرآن کے یہہ ہے کہ وہ مشتمل ہے علم غیب اور اخبار بمایکون کو مانند قول اللہ تعالے کے بیچ مقدمہ یہود کے وقل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین پھر فرمایا ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم اور مانند قول اللہ تعالے کے بیچ مقدمہ قریش کے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا پس قطع کیا امر کو قریش مثل قرآن کے نہ لاسکینگے اور مثل قول اللہ تعالے کے انا فتحنا لک فتحا الخ اور مثل قول اللہ تعالے کے الم غلبت الروم وغیرہ کے اور چھٹی وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ وہ جامع ہے علوم کثیر کو کہ نہ لاسکے اہل عرب مثل اسکے کلام اور نہ احاطہ کرسکے ساتھہ علما امم سے کوئی اور نہیں کوئی کتاب سماوی کہ بیچ خبر اولین اور آخرین اور حکم متخلفین اور ثواب مطیعین اور عقاب عاصین کو مشتمل ہو مانند قرآن مجید کے پس یہہ چھوں دلیلیں دلالت کرتی ہیں اوپر اعجاز قرآن کے اور تحقیق فرمایا اللہ جل جلالہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا پس نہ قادر ہوا کوئی لانے مثل اس قرآن کے زمانہ محمد رسول اللہ صلعم کے بیچ اور نہ بعد آنحضرت کے اوپر نظم اور تالیف اور عادۃ منطبق میں مثل قرآن مجید کے واضح ہو کہ ہمارے حضرت ختم المرسلین محمدؐ کو ایسا قرآن معجز نظام ملا جو تبیانا لکل شیئی ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ آپ اتیان اکل فن میں یکتا ہیں کیونکہ ہر شخص کا اعجاز اوسے فن میں متصور ہوتا ہے جس فن میں شراکت غیر کی لائے امکان نہوا اور وہ اوسمیں یکتا ہو جملہ علوم اولین و آخرین سب ذات بابرکات رسول ثقلین محمدؐ میں مجتمع ہیں مانند قوت عاقلہ ناطقہ کے کہ ہر واحد علم سمع و بصر وغیرہ کو جامع ہے اور ارشاد رسول ثقلین علمت علم الاولین والاخرین اسی جانب مشیر ہے اور نیز فرمایا کہ اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے غرض جیسے آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ایسی ہی علوم احکام شرایع بھی جو مرضی خداوندی ہوتے آپکی اتباع میں منحصر ہوگیا اور ارشاد والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت الا کان من اصحاب النار مصداق اسکا ہے اور بہت سی جنات جو عرب کے جزیرہ و نمیر تھے وہ حاضر ہوکر پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لائے تھے چنانچہ بہت سے حکایتیں بتواتر اسقدر میں جنوں سے منقول ہیں منجملہ وہ بھی جو حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضہ سے صحیح بخاری اور دوسری کتابوں میں روایت آئی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں ایک روز اپنے بتوں کی پاس بیٹھا تھا اوسوقت ایک شخص ایک بچہ گاے کا بتوں کی نذر کے واسطے لایا اور اوسکو وہاں ذبح کیا اوسوقت ایک بت کے اندر سے ایک آواز بہت سخت نکلی میں نے کبھی ایسی آواز نہ سنی تھی اور ہر خاص عام نے وہاں اس آواز کو سنا وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ

لا الٰہ الا اللہ یعنی اے قوت والی آدمی ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جسمین مطلب کی بات ہے ایک شخص پکار کر
کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ حضرت عمر رضہ فرماتے ہین کہ جتنے لوگ وہان تھے سب بہاگے لیکن مین وہان
کہڑا رہا کہ دیکہون یہ کسکی آواز ہے پہر دوسرے مرتبہ مینے وہی آواز سنی اور تیسرے مرتبہ بہی آواز ہوئی
مجہکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ امر کیا ہے پہر لوگون کے معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص پیغمبر ظاہر ہوا ہے اور وہ
لوگونکو کلمہ لا الٰہ الا اللہ تعلیم کرتا ہے اور اسیطرح کی حکایت ایک بڈہی سے مجاہد روایت کرتے ہین
کہ وہ بڈہا کہتا تہا کہ ایک روز مین ایک گائیکو ہانکنے کیلئے جاتا تہا یکایک ایک آواز مینے سنے کہ کوئی کہتا ہے
یا الذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الٰہ الا اللہ یعنی اے لذریح بات بہت اچھی اور کہلی ہے ایک شخص پکار کر
کہہ رہا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ اور اسیطرح بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ وے کہتے تہے کہ ایام
جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تہا اور ہونیوالی چیزونکی مجہکو خبر دیا کرتا تہا اور مین اسکی کہنے کے موجب
لوگونسے کہا کرتا تہا اور وہی خبرین اکثر سچی ہوا کرتی تہین اس سبب سے نذر نیاز مجہکو بہت ملا کرتی تہی ایک
راتکو مین سوتا تہا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹہہ اور بوجہہ اگر کچہہ تجہکو عقل اور شعور ہے کہ ایک لوی بن
غالب کی اولاد سے پیدا ہوا ہے پہر کئی بیتین پڑہین **نظم** عَجِبتُ لِلجِنّ وَ اَرجَاسِہَا ﴿ وَشَدِّہَا العِیسَ بِاَحلَاسِہَا
تَہوِی اِلیٰ مَکَّۃَ تَبغِی الہُدیٰ ﴿ مَا مُؤمِنُوہَا مِثلُ اَرجَاسِہَا ﴿ فَانہَض اِلَی الصَّفوَۃِ مِن ہَاشِمٍ ﴿ وَاسمُ
بِعَینَیکَ اِلیٰ رَاسِہَا ﴿ یعنی تعجب آتا ہے مجہکو جنات کے احوال اور انکی بیقراری سے کیجاوے اور زین
باندہنے سے انکی اونٹونپر سفر کرنیکیواسطے جاتے ہین مکہ کی طرف ہدایت کی تلاش مین ایماندار
جنات نہین ہین مانند اونکی ناپاکونکی تو بہی اوٹہہ اور چل اس شخص کیطرف جو چنا ہوا ہے بنی ہاشم سے
اور بلند کر اپنے دونون آنکہون کو ہمارے قبیلے کے سردارونکی طرف مطلب اسکا یہہ تہا کہ ہماری قوم
اور سب سردار مکہ معظمہ کو جاتے ہین ایمان لانیکو تو بہی جا اور ایمان لا اسود کہتے ہین کہ مین ان
بیتونکے سننے سے جاگہہ پڑا اور تمام رات اسی تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہے پہر دوسری
راتکو بہی اسیطور سے آکر مجہکو جگا کر وہی بیتین پڑہین اور چلا گیا اور اسیطرح تیسری راتکو بہی جب
تین رات پے درپے مجہپر یہی ماجرا گذرا تو میرے دلمین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ
کی طرف روانہ ہوا یہانتک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری مین حاضر ہوا مین اور
آپکی جمال باکمال کے دیدار سے مشرف ہوا تو مجہکو دیکہتے ہی آپنے فرمایا مرحبا اے سواد بن قارب
مجہکو معلوم ہے جو چیز تجہکو یہان لائی ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کچہہ بیتین آپکی مدح مین
کہی ہین پہلے آپ ان بیتونکو مجہسے سن لیجئے آپنے فرمایا پڑہہ سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا تہا اسے پڑہا اوس قصیدہ کی آخیر مین یہ ہے وَکُن لِی
شَفِیعًا یَومَ لَا ذُو شَفَاعَۃٍ ﴿ سِوَاکَ بِمُغنٍ عَن سَوَادِ بنِ قَارِبِ ﴿ یعنی اور ہو تو واسطے میرے شفیع
جسدن نہوگا کوئی صاحب شفاعت کا تیرے سواے کوئی کام آنے والا سواد بن قارب سے اور یہہ
بہی بیہقی نے روایت کی ہے کہ عمان کے ملک مین مازن طائی بتونکی خدمت پر مقرر تہا اون

بتون مین ایک بت تہا اسکو ناجر کہتے تہے سو ازن کہتا ہے کہ ایک روز مینے اس بت کیواسطے ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اس بت کے اندر سے سنی مین آئی یہہ کہتا تہا یا مَازِنُ اَقبِلْ اِلَیَّ اَقبِلْ تَسمَعُ مَا لَا تَجهَلْ هٰذَا نَبِیٌّ مُرسَلٌ جَاءَ بِحَقٍّ مُنزَلٍ فَآمِنْ بِهٖ کَیْ تَعدِلْ عَنْ حَرِّ نَارٍ تُشعَلُ وَقُودُهَا بِالجَندَلِ یعنی اے مازن متوجہہ میری طرف ستوجہہ ہو سن ایسی چیز جسکو جہل اور نادانی مین نرکہا چاہیی یہ پیغمبر ہے بہیجا گیا لایا ہے حق جو اوتارا گیا ہے سو ایمان لاؤ اسپر تاکہ کنارا پکڑے تو آگ کی گرمی سے جو لپک والی ہے جس آگ کا ایندہن پتہر مین لکڑی کی جگہہ مازن کہتا ہے کہ یہ آواز سنکے مجہکو نہایت تعجب ہوا پہر دوسرا ایک جانور ذبح کیا تب پہر دوسری مرتبے اوس سے بہی زیادہ کہلی ہوئی وضح آواز اس بت سے سنتے مینے کہ کہتا تہا یا مَازِنُ اسْمَعْ تُسَرّ ظَهَرَ خَیرٌ وَبَطَنَ شَرٌّ بُعِثَ نَبِیٌّ مِنْ مُضَرَ بِدِینِ اللّٰهِ الاَکبَرِ فَدَعْ نَحِیتًا مِنْ حَجَرٍ تَسلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَرَ یعنی اے مازن سن تاکہ خوش ہو تو بہتر ظاہر ہوا اور چہپ گئی بدی اوٹہایا گیا ہے ایک پیغمبر مضر کے قبیلے سے دین خدا پر ایسا خدا جو بہت بڑا بزرگ ہے سو چہوڑ بت کو جسکو پتہر سے تراش کے بنایا ہے تاکہ بچے تو آگ سے دوزخ کی مازن کہتے ہین کہ اوسیوقت سے مین اس خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر سے کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حجاز کا اندنو مین وہان آیا اُنسے مینے پوچہا اودہر کی خبر کیا ہے اون لوگونے کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے اسکو لوگ احمد کہتے ہین اور وے اپنے تئین داعی الی اللہ کہتے ہین مینے سمجہا کہ اوس آواز کی تعبیر یہی ہے پس زاد و راحلہ یعنی سفر کا سامان تیار کرکے مکہ کیطرف روانہ ہوا وہان پہنچکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جمال باکمال دیکہتے ہی میرا دل اسلام کیطرف مائل ہوا پہر اسلام لایا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچہہ تمہارا مطلب ہو تو کہو مینے عرض کی یا رسول اللہ میرے تین مقصد ہین اول تو یہ ہے کہ مجہکو راگ سننے اور ناچ دیکہنے اور شراب پینے اور زنا کرنے کی لت ہو گئی ہے اور دوسرا یہہ کہ میرے اولاد نہین ہے اور مجہکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزونمین اپسے دعا چاہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے حقتعالےٰ کی درگاہ مین عرض کیا کہ اے بارخدایا اسکو راگ اور باجے کے عوض مین قرآن شریف پڑہنے کی توفیق دے اور حرام کاری سے بچاؤ اور اسکی عوض حلال عورتین اسکو عنایت کر اور صفا حیا اور حسن شرم کردے اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عنایت کر اور قحط کو دور کر مازن کہتے ہین کہ حقتعالےٰ نے آپکی دعا کی برکت سے سب برائیان مجہسے دور کین اور اچہا نصیب ہوئین ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوا اور چار عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور لڑکے بہت قابل مجہکو حقتعالیٰ نے دیا چنانچہ حیان بن مازن مشہور ہین اور اسیطرح امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اور ابونعیم نے ضمرہ سے روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے ارسال کیطور پر اس قصے کو ذکر کیا ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سے پہنچی تہی کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی ایک جن کیساتہہ تعلق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ اسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑکے اسکی دیوار پر آبیٹہتا تہا پہر جب تنہائی ہوتی تہی تب

آدمی کی شکل بن کے اس عورت سے صحبت کرتا تھا پھر یکا یک چند روز اسکا آنا موقوف ہوگیا پھر تھوڑی
مدت کے بعد اوسی پرند جانور کی شکل سے اوسکی دیوار پر آبیٹھا اس عورت نے اسکو دیکھتے ہی پہچانا
اور کہا آو بار اتنے دنون کہاں ہے جو ہمارے پاس نہین آئے اوسنے کہا کہ اب ہماری تمہاری جدائی
ہے ہمارے آنے کی امید اب مت رکھو اسواسطے کہ مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کردیا
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسیطرح کا ماجرا شام مین دیکھا تھا چنانچہ ابو نعیم نے اسنے نقل کیا ہے
کہ وے کہتے ہین کہ ہم ایک مرتبہ شام کیطرف گئے تھے سو اوسطرف ایک عورت بڑی کاہنہ مشہور تھی بلکہ
اس فن مین کمال رکھتی تھی ہم بھی اوسکی ملاقات کیواسطے گئے اور سفر کا احوال تسی پوچھا کہ آگے کیا ہوگا
اوسنے کہ اب مجھکو کچھ معلوم نہین ہوتا اسواسطے کہ جس جن سے دوستی تھی اور اسسے حال دریافت کرکے
مین سبکو جواب دیتی تھی سو وہ جن ایکدن آکے میرے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اب ہم
رخصت ہوتے ہین مین نے اوسی پوچھا کسواسطے اوسنے کہا خرج احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاء امر لا یطاق
یعنے ظاہر ہوئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آیا حکم جسکے مقابلہ کی طاقت نہین ہے یہہ کہکے چلا گیا اور پھر نہ آیا
اور اسیطرح ابن شاہین اور دوسرے محدثون نے ذباب ابن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا
کہ ایک جن میرا آشنا تھا اور غیب کی خبرین مجھے بتایا کرتا تھا ایکدن وہ آیا مین نے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے
حسرت سے میری طرف دیکھا اور کہا **نظم** یا ذباب یا ذباب ✽ اسمع العجب العجاب ✽ بعث محمد بالکتاب ✽ یدعو باللہ فلا یجاب
یعنی اے ذباب سن بڑی تعجب کی بات ہے کہ مبعوث ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ کتاب کے بلاتے ہین
اللہ کیطرف کہ مین پھر نہین جواب ہی جاتے ہین یعنی انکی بات کوئی نہین سنتا ذباب کہتا ہے کہ مین نے
اوسسے کہا کہ تو کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ تھوڑے دنو مین میری بات کو بوجھی گا تو
یہہ کہکے اوٹھہ گیا پھر چند روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر مجھکو پہنچی اور اسیطرح
عمر ابن شیبہ نے جموم بن عثمان غفاری سے بھی روایت کی ہے کہ بنی غفار کے قبیلے مین ایک کاہن تھا
اسکا بھی ایک جن یار تھا وہ جن بھی اسیطرح جواب دیکر رخصت ہوکر چلا گیا اور ابو نعیم نے بھی روایت
کی ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین عمر رض ابن الخطاب اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص آیا آپنے
اوس سے پوچھا کہ تیری قیافہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنون سے صحبت رکھتا تھا اوسنے
کہا کہ ہان آپنے کہا کہ بھلا اب بھی جنون سے صحبت میسر ہوتی ہے اوسنے کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کے پہلے میری صحبت والے جن میرے پاس آئے اور مجھسے کہا یا سالم یا سالم الحق المبین
والخیر الدائم غیر حلم النائم اللہ اکبر یعنی اے سالم حق کھلا اور ہمیشگی کی
ہمیشگی کی ظاہر ہوئی یہہ بات خواب پریشان سونے والی کی نہین ہے اللہ تعالی سب سے بڑا اور بزرگ ہے
ایک شخص دوسرا اوس مجلس کی حاضرین مین سے بولا کہ مجھکو بھی اسیطور کا اتفاق ہوا کہ ایکدن مین
ایک بیابان کے چٹیل میدان مین چلا جاتا تھا اور کوئی آدمی گرد و پیش میرے نتھا یکایک ایک ناقہ سوار
میرے سامنے نمودار ہوا اور پکار کر یہ کلمے کہے یا احمد یا احمد اللہ اعلی و امجد اتاک ما وعدک من الخیر یا احمد

یعنی اے محمد اللہ بہت برتر اور بزرگ ہے آیا تجھکو جو تجھسے وعدہ کیا تہا بہتری سے اے محمد اوپہر نظر سے
میرے غائب ہوگیا ایک شخص دوسرا انصاریوں میں سے مجلس میں حاضر تہا اوسنے کہا کہ مجھکو بہی سی قسم کا
ماجرا درپیش آیا تہا چنانچہ شام کیطرف مین گیا تہا ایکدن ایسی زمین پر میرا گذر ہوا نہ وہان پانی تہا نہ گہاس
یکایک مینے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے فقد لاح النجم ماضاء مشرقہ بحسن اجر من ظلماء
عراق مولفہ ذلک رسول مصلح من صدق اللہ اعلی امرہ و حقیقتہ یعنی تحقیق ظاہر ہوا وہ ستارہ جسنے روشن کردیا
مشرق اپنی کو نکلتی ہے سایہ اسکے سے خوشبو کہ روشن کرتے ہے اسکو یہہ رسول ہے بہتر کیو پہنچیگا جسنی
سچا جانا اسکو اللہ نے بہت بلند کیا کام اسکا اور ثابت کیا اسکو اوسیطرح فاکہی نے بہی مکہ کے اخبار مین عامر
بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دوسرے محدثوں نے حضرت
عبدالرحمان بن عوف اور دوسرے صحابیونسے روایت کی ہے کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر ایک جن نے
آکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتیں پڑہیں جنمیں دین اسلام کی ہجو ہی اور مضمون تہا کہ مسلمانونکو جلد ہی
قتل کرنا چاہئے اور شہر سے نکال دینا اور بت پرستی کو ہرگز نہ چاہیے چہوڑنا کفار اس مضمون سے بہت
خوش ہونے اور مسلمانونسے کہنے لگے کہ دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنیکا حکم غیب سے بہی آیا مسلمانونکو
بہت رنج ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہہ آواز ایک شیطان کی تہی مسعر اسکا نام ہے سو عنقریب خدا تعالی اسکو
سزا دیتا ہے جب تیسرا دن ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج
ایک دیو بڑا زورآور میرے پاس آیا اور مسلمان ہوا اسکا نام سمحج تہا مین نے اسکا نام عبداللہ رکہدیا اوسنے مجھے
کہا کہ اگر حکم ہو تو مسعر کو قتل کروں سو مینے اجازت دی انشاء اللہ تعالی آج مسعر جہنم واصل ہوگا مسلمانونکو
بہت خوشی ہوئی اور اس خوشخبری کے منتظر ہوئے شام کیوقت اوسی پہاڑ سے ایک آواز بہت سخت سنی
کہ کوئی کہتا ہے نحن قتلنا مسعرا لما طغی واستکبرا وصغر الحق وسن المنکرا بشتمہ نبینا المطہرا
اوردنہ سیفا جروفا انا نزود من اراد البطرا یعنی مین ہوں جسنے قتل کیا مسعر کو جبکہ سرکشی کی اوسنے
اور تکبر کیا اور چہوٹہا جانا اوسنے حقکو اور طریقہ ڈالا برا واسطے برا کہنے اسکے کے نبی ہمارے کو جو پاک ہے
سنگین کیا ہمنے اوسکے خون سے تلوار کو جو بری کٹی اور جڑ سے قطع کرنیوالی ہم ہیں منع اور رد کرینگے اسکو
جو ارادہ کریگا تکبر اور غرور کا اوسیطرح ابن سعد نے کتاب شرف المصطفے مین جندل بن ثعلبہ سے روایت
کی ہے کہ جندل نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجھے
پہنچایا کرتا تہا ایک رات گہبرایا ہوا آیا اور مجھکو سوتے سے جگایا اور کہنے لگا ھب فقد لاح سراج الدین
بصادق مهذب امین فارحل علی ناج امون تمشی علی الصحصح والحزون یعنی بیدار ہو پس تحقیق روشن
ہوا چراغ دین کا سچا اور آراستہ اور امانت دار سو کوچ کر مضبوط اونٹ پر سوار ہوکے چل اوپر راہ برابر
اور خراب کے جندل نے کہا کہ یہہ عبارت سمجہ اسکی نکلے مین دہشت سے اوٹھہ بیٹہا اور پوچھا یہ کیا
ہے کیا صاف کہہ پہر اوسنے کہا وساطع الارض وفارض الفرض لقد بعث محمد فی الطول و

العرضی لنشاء فی الحُرماتِ العظام وھاجر الی طَیبۃ الامینۃ یعنی قسم ہے بچہانے والے زمین کی اور
لازم کرنیوالے فرض کی ہر آئینہ رسول کرکے بہیجے گئے محمد تمام جہان پر پیدا ہوئے حرم بزرگ مین اور ہجرت کی طرف
طیبۃ الامینہ کے یعنے مدینہ کیطرف جندل کہتے ہین کہ یہہ خبر سنتے ہی مین مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوا راہ مین
پہر ایک ہاتف نے مجہکو آواز دی کہ شعر یَا اَیُّھَا الرَّاکِبُ المُزجِی مَطِیَّتَہٗ نَحوَ الرَّسُولِ
لِزِیَارَۃٍ لَقَد وُفِّقتَ لِلرُّشدِ یعنی اے سوار پہیرنے والے سواری اپنی کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہر آئینہ تحقیق توفیق دیا گیا تو طرف ہدایت کے اور اسیطرح ابن کلبی نے عدی ابن حاتم طائی سے روایت
کی ہے کہ عدی کہتے تہے کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب کے قبیلے کا اسکو جالس ابن دغنہ کہتے تہے ایکدن
مین گہر کے باہر بیٹہا تہا یکایک اسکو دیکہا مینے کہ کچہہ دہشت کہایا ہوا اوس باختہ آتا ہے مینے پوچہا
کیا ہوا تجہکو خیر ہے اوسنے کہا کہ یہہ اونٹ اپنے مجہسے لو اور نوکری سے مجہکو معاف کرو مین نے
اوس سے کہا کہ کچہہ ہمسے قصور ہوا جو تم نوکری چہوڑے دیتے ہو اوسنے کہا کچہہ نہین لیکن میرے اوپر
ایک حادثہ گذرا ہے اوس سبب سے مین چہوڑتا ہون اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ تمہارے اونٹ لیکر مین
چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مین نے کہ ایک شخص ٹیلا پہاڑ کے گہاٹی سے نکل آیا سر اوسکا گول
الو کا سا اور طول اور عرض کا حال کچہہ نپوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے سر اوسکا باتین کرتا تہا اور
دونون پاؤن اسکے پہاڑ کی جڑ مین لگے تہے سو اوسنے مجہکو پکارا اور کہا کہ یَا جَالِسُ بنَ دَغنَۃَ
یَا جَالِسُ لَا تَعرِضَنَّ لَکَ الوَسَاوِسُ ھٰذَا سَنَا النُّورِ یَکفِ القَابِسُ فَاجنَح اِلَی الحَقِّ وَلَا تَقَاعَسُ
یعنی اے جالس بن دغنہ نہ آوے کہین تجہکو وسوسہ یہہ دیکہہ روشنی پہیلی ہوئی اس نور کی ہے جسکے تاپنے
شعلہ ہے سو جہک کر حق کیطرف اور دلمین کچہہ دغدغہ مت کر اتنا کہکے غائب ہو گیا مین اسی خوف سے
وہان نہ ٹہر سکا اونٹونکو دوسری چراگاہ مین لیگیا اور ایک درخت کی نیچے لیٹا مین کہ ذرا آرام کرون
جوہین میری آنکہہ لگی وہین کسی نے آکر مجہکو ایک ٹہوکر پاؤن سے ماری مین چونک پڑا دیکہا کیا ہون
کہ وہی ٹیلا کہڑا ہے اور کہتا ہے یَا جَالِسُ اسمَع مَا اَقُولُ تُرشَدُ لَیسَ ضَلُولٌ حَائِرٌ کَمُھتَدِی لَا تَترُ
کَنَّ نَھجَ الطَّرِیقِ الاَقصَدِ قَد نَسَخَ الدِّینَ دِینُ اَحمَدِ یعنی اے جالس سن جو کہتا ہون مین
تاکہ راہ پاوے تو نہین ہے گمراہ متحیر ہدایت پانے والے کی مانند مت چہوڑ چلنا راہ سیدہی کا تحقیق منسوخ
ہوئے سب دین دین احمد سے صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن عساکر نے بنی خثعم کے قبیلے ایک شخص
سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ بہی حلال اور حرام نہین پہچانتے
تہے اور بتونکی پوجا کیا کرتے تہے اور اگر آپسمین کچہہ جہگڑا یا قضیہ ہوتا تہا تو اوسکی فیصلے کیواسطے بہی
بتونکے روبرو مؤدب ہو کر بیٹہتے تہے پہر ان بتونکی اندر سے جو آواز ہوتی تہی اوسکو ہاتف غیب
کی صدا تصور کرکے اسکی موافق عمل کرتے تہے سو مین بہی اسی دستور کے بموجب ایک جہگڑے مین
ایک رات کو بت کے سامنے بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکر آواز غیبی کا منتظر تہا یکایک اس
بت کے اندر سے یہہ آواز آئی یَا اَیُّھَا النَّاسُ ذَوُو الاَجسَامِ وَمُسنِدُ الحُکمِ اِلَی الاَصنَامِ مَا اَنتُم

يَصْدَعُ بِالنُّوْرِ وَطَائِشِ الْأَحْلَامِ ❊ هٰذَا النَّبِيُّ سَيِّدُ الْأَنَامِ ❊ اَعْدَلُ ذِي حُكْمٍ مِنَ الْحُكَّامِ ❊ يَصْدَعُ بِالنُّوْرِ
وَبِالْإِسْلَامِ ❊ وَيَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْآثَامِ ❊ یعنی اے وسے لوگو جو بیٹھے جہگڑا کرتے
بتونکے سامنے فیصلے کیواسطے لاتے ہو کیا ہوا ہے تمکو جو ایسی عقل کی ہلکے ہوگئے ہو یہہ نبی ہے
جو سردار ہے تمام مخلوقات کا بڑا عادل ہے سب حاکمونسے ظاہر کرتا ہے نور اور اسلام کو اور
منع کرتا ہے لوگونکو گناہونسے یہہ آواز سنتے ہی جتنے ہم وہان تہے سب بہاگے اور متفرق ہوگئے
پہر ہر مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تہا یہانتک کہ ہمکو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا
ہوئے اور وہانسے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی آکر مسلمان ہوئے اور اسیطرح ابو نعیم
اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ جبیر کہتے تہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعث کے پہلے بوانہ مین ایک بت کے پاس ہم بیٹہے تہے اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کیواسطے
ہمنے ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت کے اندر سے نکلی کہ اَلَا اسْمَعْ اِلَى الْعَجَبِ ذَهَبَ
اسْتِرَاقُ السَّمْعِ بِالْوَحْيِ وَنُرْمٰى بِالشُّهُبِ لِنَبِيٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ مُهَاجَرُهٗ اِلٰى يَثْرِبَ
یعنی خبردار ہو اور سن تعجب کی بات کو گیا زمانہ آسمانکی خبرین چرانیکا وحی کے آنیکے سبب سے اور مارے جاتے
ہین جنات انگارے دہکتے ہوئے یہہ سب ہوا ہے بسبب نبی آنیکے مکہ مین جنکا نام احمد ہے اور
اونکی ہجرت کا مکان یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہمکو اسبات کے سننے سے نہایت تعجب ہوا اور وہانسے
اوٹہہ کر چلے گئے پہر بعد چند روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر فاش ہوگئی اور اسیطرح
ابو نعیم نے تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم کہتے تہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے
اوسوقت مین شام گیا ہوا تہا پہر کسی کام کیواسطے سفر کیا مینے جب رات ہوئی تب عربونکی قدیم دستور
کے بموجب جنونکی خوف سے اوس جنگل مین پکار کر مینے کہا کہ اِنَّا فِيْ جِوَارِ عَظِيْمِ هٰذَا الْوَادِيْ
یعنی پناہ مین آئے اور دہائی ہے اس جنگل کے سردار کی اسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر نہ
معلوم ہوتا تہا اور اوس آواز کا مضمون یہہ تہا کہ عُذْ بِاللّٰهِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا يُجِيْرُ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا
یعنی پناہ اور دہائی مین خدا کی آ اسواسطے کہ جنونکو یہہ طاقت نہین ہے کہ بے حکم الٰہی کسیکو پناہ دوین
مینے کہا کہ کون ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنے پہر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ وَصَلَّيْنَا
خَلْفَهٗ بِالْحَجُوْنِ فَاَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجِنِّ وَرُمِيَتْ فَانْطَلِقْ اِلٰى مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنی تحقیق ظاہر ہوئی رسول عربونکے اور نماز پڑہی ہمنے انکے
پیچہے حجون مین جو مکہ معظمہ کا ایک محلہ ہے سو ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہمنے اونکی اور اب گیا
فریب جنونکا اور مارے جاتے ہین یعنی انگاروں سے سو جا تو طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو رسول
ہین سارے جہانکے پروردگار کے تمیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسے روانہ ہوا ایک شہر مین
پہونچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو بیان کیا مینے اوسنے کہا کہ جنون نے تجہسے سچ
کہا ایک پیغمبر حرم سے ظاہر ہوگا اور دوسرے حرم کیطرف ہجرت کریگا اور سب پیغمبرونسے

زیادہ ہے تو جلدی اسکے خدمت مین پہنچ اور اسیطرح ابو نعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہے کہ خویلد کہتے
ہین کہ مین ایک بت کے پاس بیٹھا تھا یکایک اوسکی اندر سے ایک آواز سنی کہ کہتا ہے ذَهَبَ
اسْتِرَاقُ الْوَحْيِ وَرُمِيَ بِالشُّهُبِ لِنَبِيٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُهَاجَرُهٗ اِلٰى يَثْرِبَ يَاْمُرُ
بِالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْبِرِّ لِلْاَرْحَامِ یعنی گیا زمانہ وحی کی چوری کا اور ماری جاتی ہین جن انگاروں سے
مکہ مین نبی پیدا ہونیکے سبب سے جسکا نام احمد ہے اور انکی ہجرت کا مکان یثرب ہے حکم کرتا ہے سبکو
نماز اور روزے کا اور اپنے خویش و اقربا سے نیکی کرنیکا خویلد کہتے ہین کہ ہم اوس آواز کے سنتے ہی ہانسے
اوٹھے اور اس خبر کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ سچ ہے ایک پیغمبر مکہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکا نام احمد ہے
اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن جریر و طبرانی اور خرائطی اور دوسرے محدث کئی اسنادون اور کئی طریقون سے
عباس بن مرداس سے روایت کرتے ہین اور عباس عرب کے سرداروں مین سے مشہور شخص ہین وے
کہتے ہین کہ میرے اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا مین یہہ ہوئی کہ اس شخص کی باپ نے مرتے وقت
مجھکو وصیت کی تھی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام ضمار ہے ہرگز نچھوڑنا اور جو کام مشکل درپیش ہو
اُس کام مین اسی کی طرف رجوع کرنا اسواسطے کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بے نظیر ہے سو اپنے باپ کی
وصیت کے بموجب ہمیشہ اس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تھا مین اور ہر روز با وجود کاروبار ریاست کے
اسکی زیارت کو ایک مرتبہ جاتا تھا مین ایکدن جنگل کی طرف شکار کیواسطے گیا تھا مین جب دوپہر ہوئے تو گرمی کی
شدت سے ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ گیا مین اور نوکر چاکر بھی جو میرے ساتھ تھے ادہر اودہر
درختونکے تلے ٹھہر گئے یکایک دیکھا مینے کہ شتر مرغ سفید رنگ کا جیسے روئی کا گالہ دہنا ہوا آسمان سے
نیچے آیا اور اس شتر مرغ پر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میری طرف خطاب کر کے کہتے
ہین کہ اے عباس بن مرداس کچھہ تجھکو خبر ہے کہ آسمانکی نگہبانی کے واسطے چوکیان مقرر ہوئین اور
لڑائی اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور زین اور لگام والے گھوڑے جہاد کو تیار ہوئے ہین اور یہہ
نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہے وہ دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو پیدا ہوا اور اسکے سواریکے ایک اونٹنی
ہے اسکا نام قصوی ہے عباس کہتے ہین کہ یہہ بات سنتے ہی مجھکو رعب اور خوف زیادہ ہوا وہانسے
سوار ہوکر گھر آیا پہلے اُس بت کے پاس جسکا نام ضمار تھا گیا مین تھوڑی دیر اسکی سامنے مؤدب ہوکر
بیٹھا اسکے اندر سے آواز نکلی مین یہہ بیتین پڑہتا ہے قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا ؛ هَلَكَ الْاَنِيْسُ
وَعَاشَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ؛ اَرْدٰى ضِمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مُدَّةً ؛ قَبْلَ الْكِتَابِ اِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ؛
اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى ؛ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِيْ یعنی کہدے سلیم کی سب قبیلے سے کہ ہلاک ہوا
انیس اور زندہ ہوئے مسجد والے اور ہلاک ہوا ضمار اور پوجا گیا تھا مدت تک قبل اترنے کتاب کی طرف محمد
نبی کے جسکا نام محمد ہے بیشک جو شخص وارث ہوا ہے نبوت اور ہدایت کا بعد مریم کے بیٹے کے وہ قریش سے ہے
سیدہی راہ چلنے والا عباس کہتے ہین کہ مینے یہ بات کو لوگون سے ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکھا یہانتک
کہ جب کہ جنگ احزاب سے جسکو جنگ خندق بھی کہتے ہین پہرے اوسوقت مین اونٹ خرید کے

واسطے عقیق کیطرف جو ذات عرق کی متصل بستی ہے گیا تہا یکایک ایک سخت آواز آسمان سے
آئی مین نے نظر اوپر کی تو دیکہا مین نے دہی پیر مرد سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتے ہین کہ
جو نور دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو دنیا مین آیا ہے سواے ناقہ قصوٰی کے صاحب کے ہمراہ تجہ مین
آیا ہے اوسوقت سے دین اسلام کا اعتقاد میرے دلمین بیٹھ گیا اور اسیطرح ابن سعید اور ابو نعیم
سعد بن عمر وہذلے سے روایت کی ہے کہ سعید کہتے تھے کہ ایک روز اس شخص کے باپ نے ایک بکری
ایک بت کے سامنے نذر کیطور پر ذبح کی تہی اوسوقت اوس بت کے اندر سے یہ آواز آئی العجب
كُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِیٌّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یُحَرِّمُ الزِّنَا وَیُحَرِّمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ
السَّمَاءُ وُرُمِیْنَا بِالشُّهُبِ یعنی بڑا تعجب ہے پیدا ہوا ایک نبی عبد المطلب کی اولاد سے حرام کریگا زنا
اور حرام کریگا ذبح کو جو بتونکے واسطے کرتے ہین اور نگہبانی کی گئی آسمان کی اور ماری جاتے ہین
ہم انگاروں سے سعید کہتے ہین کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کے واسطے مکہ کیطرف گیا کسی نے انکو اس
خبر کا پتا نہ بتایا یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انسے پوچہا انہون نے
کہا کہ ہان سچ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہم مین خدا کا رسول ہے تمکو بہی لازم ہے کہ ایمان
اسلام لاؤ حاصل کلام کا اس قسم کے قصہ بے شمار ثابت ہین جو حد تواتر کو پہنچے ہین بلکہ بعضے
جنات جو اوسوقت تک اسلام سے مشرف نہین ہوئے تہے بعضے آدمیونکے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنے عاجزی اور فرمانبرداری کہلا بہیجتے تہے چنانچہ
ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ جعد کہتے تہے کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے
حج کے ارادے سے چلے راستے مین ایک جنگل ملا مین کے متعلقات سے اس جنگل مین ایک آواز سنی
ہمنے کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہے اَلَا یَا اَیُّهَا الرَّکْبُ الْمُعَرِّسُ بَلِّغُوْا ؛ اِذَا مَا وَقَفْتُمْ بِالْحَطِیْمِ وَزَمْزَمَا
مُحَمَّدَنِ الْمَبْعُوْثَ مِنَّا تَحِیَّةً ؛ تُشَیِّعُهٗ مِنْ حَیْثُ سَارَ وَیَمَّمَا ؛ وَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّا لِدِیْنِكَ شِیْعَةٌ
بِذٰلِكَ اَوْصَانَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَا ؛ یعنی اے اونٹونکے سوار پچہلی رات کو مقام کرنیوالے پہنچاؤ جب
کہڑے ہو تم یعنی پہونچو تم حطیم اور زمزم کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کاہنونکا اور
کہانت کا کچہہ ذکر تہا لوگ نقل کرتے تہے کہ یہہ کارخانہ نبوت کے ظہور اور وحی کے نزول ہوتے
ہی موقوف ہوگیا مرد اس مذکور نے کہا کہ یا رسول اللہ مجہکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل
سننے کے ہے آپنے فرمایا کہ بیان کر مرد اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک لونڈی تہی اسکا نام خلصہ تہا
نیک بخت اور صالح تہی کبہی برائیکا وہم بہی اسکی طرف نہوا تہا ایک روز میرے نزدیک آئی اور
کہنے لگی کہ تم مجہکو کیا جانتے ہو ہمنے کہا کہ تجہکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتے ہین کبہی کوئی برائی
بہی تیریطرف ہمکو نہین ہوا پہر اوسنے کہا کہ ان دنون مجہپر ایک عجیب حال گذرا ہے کہ مین ایکروز
اکیلے اپنے گہر مین بیٹہی تہی ایک چیز سیاہ میرے اوپر آکے چڑہ بیٹہی اور جسطرح مرد عورت سے
صحبت کرتا ہے اسیطرح اوسنے میرے ساتہہ کیا اور پہر کچہہ معلوم نہ ہوا سو مجہکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا

ہو میرے حمل رہ گیا ہوا اور تم لوگ مجہپر زنا کی تہمت کروگے ہمنے اوسسے کہا کہ ہمکو تیری طرف ایسی چیز کا
وہم بہی نہین آنیکا تو خاطر جمع رکہہ بعد کتنے روز دنکے معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہے پہر موافق معمول کے
لڑکا جنی لیکن اس لڑکے کے دونون کان کتے کے سے تہے اور اس کا رنگ بہی آدمی کا سا تہا
سو وہ لڑکا ہمارے لڑکونکے ساتہہ کہیلا کرتا تہا ایکدن ایکبارگی ننگا ہوکے چلانے لگا اور کہنے لگا کہ افسوس
اور خرابی ہے کہ دشمن کے سوار تمہارے لوٹنے کو اس پہاڑ کے اسطرف آن پہنچے اور تم غافل
بیٹہے ہوئے ہو ہم سب اسکی کہنے بموجب اوس پہاڑ پر گئے دیکہا تو واقعی دشمن کے سوار ہین
آخر اونسے لڑائی کرکے انکو ہٹا دیا اوسوقت سے اس لڑکے کے کہنے کا اعتبار ہوگیا جو وہ کہتا
تہا ویسا ہی ہوتا تہا کبہی اسکی بات جہوٹہہ نہوتی تہی پہر جب سے آپ نبی ہوئے اور وحی آنا شروع ہوا
تب سے اسکی بات جہوٹی ہونے لگی اکثر باتین جہوٹی کہا کرتا تہا ہمنے اوس سے پوچہا کہ تجہکو اب کیا ہوا
جو جہوٹہہ بولنے لگا اوسنے کہا کہ مجہکو کچہہ حال نہین معلوم جو شخص مجہکو پہلی سچی خبر بہیجتا تہا اب
جہوٹی خبرین پہنچاتا ہے مین اپنی طرف سے اسمین کچہہ ملاتا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہے کہ تم
مجہکو تین دن ایک اندہیری کوٹہری مین بند کرو تاکہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجہکو خبرین
دیتا ہے وہ میری رگ اور پوست مین گہس جائیگا پہر تم اسسے پوچہنا تو کچہہ معلوم ہوگا سو ہمنے
ویسا ہی کیا پہر تین دن کے بعد حجرے کو کہولا تو دیکہا ہمنے کہ اس لڑکے کا بدن ایسا ہوگیا ہے
جیسے آگ کا انگارا ہمنے دریافت کیا کہ یہہ رنگت آگ کی اس جن کی ہے جو اسکے اندر در آیا ہے آخر
ہمنے اوس سے کہا کہ اے عزیز ابتک تمہاری باتین سچی ہوتی تہین چند دنونسے کیون جہوٹی ہونے
لگین اوسنے کہا یَا مَعْشَرَ دَوْسٍ حُرِسَتِ السَّمَاءُ وَخَرَجَ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ یعنی اے گروہ دوس قبیلے کی نگہبانی
کیگئی آسمان اور پیدا ہوئے ایسے نبی جو بہتر ہین سب نبیونسے مین نے پوچہا کہ کہان اوسنے
کہا مکہ مین اور اسکے بعد یہہ بہی کہا کہ اب مین مرتا ہون مجہکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میرے
دفن کے بعد آگ کیطرح شعلے نکلین گے جب تم یہہ حال دیکہنا تو تین پتہر مجہپر مارنا یعنی اسی آگ پر
اور ہر پتہر پر یہہ کلمہ پڑہنا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ یعنی اے اللہ تیرے نام کی برکت سے اوسوقت
وے شعلے بجہہ جائینگے یعنے میری آگ ٹہنڈی ہو جائیگی پہر جسطرح اوسنے کہا تہا ویسا ہی ہمنے کیا
اسکی مرنے سے کتنے دنون کے بعد آپ کی نبوت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت مین حاضر ہوئے
یہہ بہی عرب کی جزیرے کی جنونکا حال جنکی گواہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا ثبوت
اور آسمان کی نگہبانی اور انگارونکا گرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تو اکثر کے طور پر منقول ہے
جسمین کسیطرح کا شبہ نہین ہے لیکن جو جنین سے اسلام سے مشرف ہوئے ہین اور صحابیت کے
درجکو پہنچے ہین وے بہی بہت ہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین
جو مکہ معظمہ کے متصل درہ حجون مین ہوئی تہی اور دوسری لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد بقیع غرقد کے میدان مین ہوئے تہے اور دونون مرتبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے سو ان دونون مرتبونمین جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہے کہ گنتی اور شمار سے باہر ہے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی ایک مرتبے لیۃ الجن مین جو دوسرے مرتبے مدینہ منورہ مین ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے اور جنونکو دیکھا بھی تھا اور انکی باتین سنی بھی تھین وے بھی بسیط حکی کثرت انکی بیان کرتے ہین چنانچہ ابو نعیم نے دلایل النبوۃ مین اور دوسری حدیث کی کتابونمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہے اور صحاح ستہ مین بھی آیا ہے
عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَةِ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ شَیْئًا فَلْیَتَعَوَّذْ بِهٖ ثَلٰثًا فَاِنْ بَدَا لَهٗ بَعْدُ ثَلٰثٍ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ یعنی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے صحاح ستہ مین روایت کی ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مین بہت جن ہین کہ وے اسلام لائے ہین پھر جو شخص دیکھے ان سانپونمین کسی کو تو کہے اعوذ باللہ منک تین مرتبے پھر اگر ظاہر ہوا اسکو کوئی چیز بعد تین مرتبے کے تو وہ شیطان ہے یعنی اسے مارو کچھہ مضایقہ نہین ہے اور ابو نعیم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبے بہت سے جن کسی جزیرے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے مشرف ہونیکو آئے تھے اور کئی دن یہان مقام بھی کیا تھا اور پھر اپنے وطن کو لوٹ کر گئی اور امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور دوسرے محدثون نے بلال بن حارث سے روایت کی ہے کہ بلال کہتے ہین کہ ایک مرتبے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین تھا عرج مین مقام ہوا مین اپنے خیمہ سے نکل کر چاہا کہ آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہون دیکھا مین نے کہ آپ سب لشکر سے باہر اور اکیلے بیٹھے ہین مین نے چاہا کہ آپکی پاس جاؤن جب آپکی قریب پہنچا تو آواز غل اور شور کی میرے کانمین پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جھگڑا کر رہے ہین اور سخت گوئی بھی کرتے ہین مین ٹھہر گیا اور سوچا مینے کہ آپکے پاس غیب کے لوگونکا ہجوم ہے اسوقت جانا مناسب نہین ہے پھر تھوڑی دیر مین آنحضرت تشریف لائے اور مجھکو دیکھہ کر آپ نے تبسم فرمایا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ شور اور غل کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جھگڑا تھا رہنے کے مقدمہ مین میرے پاس فیصلے کے واسطے آئے تھے سو مینے ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلس کے ملک مین ہین اور کافر غور کے ملک مین آپسمین ملے ہوے نہین چنانچہ کثیر بن عبد اللہ جو اس حدیث کے راوی ہین وے کہتے ہین کہ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ جسکو جلس کے ملک مین کچھہ جن کا آسیب ہوتا ہے وہ جلدی اچھا ہو جاتا ہے ہلاک نہین ہوتا اور غور کی ملک مین جسکو جن کا آسیب ہو جاتا ہے وہ اکثر اچھا نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہے اور خطیب نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جابر کہتے ہے کہ ہم ایک مرتبے آنحضرت کے ساتھہ سفر مین تھے آنحضرتؐ ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آپکی طرف چلا لوگون نے چاہا کہ اسکو مارین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو مت چھیڑو آخر کو وہ سانپ آپکے

نزدیک پہونچا اور اپنے موہنہ کو انکے کان کے پاس لیگیا جیسے کوئی کچھہ بات کان مین کہتا ہے پہر آنحضرتؐ نے
بہی اپنے موہنہ مبارک کو اسکی کان تک لیجا کے کچھہ فرمایا پہر وہ سانپ غائب ہوگیا اور معلوم بہی نہوا گویا اسکو
زمین نگل گئی ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنے کان تک آنے دیا ہمکو بڑا خوف
ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو کہ آپکو کچھہ ایذا دیوے یا کاٹ کہاوے آپنے فرمایا کہ یہہ جانور نہتا بلکہ یہہ
جنون کا بہیجا ہوا تہا فلانی سورت کی کئی آیتین وے بہول گئے تہے سو اسکو پوچہنے کیواسطے ہمکو بہیجا تہا
جب اسنے تم لوگونکو دیکہا تب سانپ کی شکل بن کے تمہاری سامنے آیا اور پوچہہ کر چلا گیا پہر جابر رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرتؐ سوار ہوئے اور آگے کو چلے رستے مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہے جوان خوبصورت ایک جن اُسپر عاشق ہوگیا ہے سو اسکی
اندر گہس کے اسکو بیہوش کر دیتا ہے نہ کچھہ کہاتی ہے نہ کچھہ بات کہتی ہے بلکہ ہلاک کے قریب ہے آنحضرتؐ
نے اس عورت کو اپنے سامنے بلایا اور فرمایا اے جن تو مجہکو جانتا ہے کہ مین کون شخص ہون مین
محمد ہون حقتعالی کا رسول سو اس عورتکو چہوڑ دے یہہ بات فرماتی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی
موہنہ کو نقاب سے چہپا لیا اور لوگونسے حیا کرنے لگی اور بالکل اچہی ہوگئی جابر کہتے ہین کہ مین نے
اس عورتکو دیکہا تہا ایسی خوبصورت تہی جیسے چودہوین رات کی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابونعیم
نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضؓ کہتے تہے کہ ایک روز
ہم آنحضرتؐ کے ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹہے تہے کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین عصا لئے ہوئے
آنحضرتؐ کے سامنے آکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسکی آواز
جن کی سی ہے پہر آپنے اُسسے پوچہا کہ تو کون ہے اُسنے عرض کیا کہ اس شخص کا نام ہامہ ہے ہیم کا بیٹا
اور ہیم لاقیس کا بیٹا اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہے آپنے کہا ابلیس کے اور تیرے درمیان مین دو ہی پشتین ہین
بہلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جتنے دنیا کی عمر ہے اُتنے ہی میری
عمر ہے کچھہ تہوڑی سی کم ہے اسواسطے کہ جن دنوںمین قابیل نے ہابیل کو مارا تہا اسوقت مین
بچہ تہا کئی برس کا لیکن بات سمجہتا تہا اور پہاڑونپر دوڑتا پہرتا تہا اور لوگونکا غلہ اور کہانا چرا لاتا تہا
اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سے بدسلوکی کرنیکو وسوسی کے طور سے ڈالا کرتا تہا آنحضرتؐ
نے اُسسے فرمایا کہ تیرے بڑہاپے کے عمل تو ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کے کام ویسے تو بہت برا آدمی
ہے اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ اب مجہکو کچھہ ملامت نکیجئے اسواسطے کہ اب مین توبہ کرنیکو آیا ہون اور
مین نے حضرت نوحؑ سے ملاقات کی ہے اور انکی مسجد مین انکی صحبت مین بہت رہا ہون مین اور پہلے
انکے ہاتہہ پر توبہ کی تہی مین نے اور ایک سال انکی مسجد مین رہا ہون مین اور حضرت ہود اور حضرت
یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتونمین رہا ہون مین اور حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کی ہے
مینے اور انسے توریت سیکہی تہی اور انکا سلام حضرت عیسیٰؑ کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسیٰؑ سے بہی ملاقات
کی تہی حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کرنا تو میرا سلام انکو پہونچانا سو آپ

اس امانت کی بار کے ادا کرنیکے واسطے آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون اور یہہ بہی میری آرزو ہے کہ آپ
اپنی زبان فیض ترجمان سے مجہکو کچہہ قرآن شریف تعلیم فرمایئے چنانچہ آنحضرتؐ نے کئی سورتین جیسے
سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اسکو تعلیم فرمائی اور یہہ بہی آپنے اُسے ارشاد فرمایا کہ ہامہ جسوقت تجہکو کسی
چیز کی احتیاج ہو تو میرے پاس آنا اور ہمسے ملاقات نہ چہوڑنا حضرت عمر رضؓ کہتے ہین کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اسکی موت کی خبر ہمکو نہین دی اب ہمکو معلوم نہین ہے کہ وہ
زندہ ہے یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ جو جنات سے تہے انمین سے ایک نام عمرو بن
جابر ہی جنکی صفوان بن معطل نے تجہیز و تکفین کی ہتی اور اونمین سے ایک کا نام عمرو ہے جو کافر
جنونکی لڑائی مین شہید ہوئے ہین اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی یارون نے انکو دفن کیا تہا
اور انہین مین سے ایک نام سرق ہے جنکو عمر بن عبد العزیز رحؒ نے مرد کی جنگل مین دفن کیا تہا
اور سرق اُس جماعت کی تہے جنہون نے آنحضرتؐ بیعت کی ہتی اور انہین مین سے ایک نام خرقا
یہہ جنیہ تہے یعنی عورت ہتی اسکو عمر بن عبد العزیز نے مکہ معظمہ مین دفن کیا تہا اور ان سبکا قصہ بیہقی
نے اپنے کتاب دلائل النبوۃ مین صحیح اسنادون سے بیان کیا ہے فقط یہانتک تہا احوال ان جنونکا یا ان
جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری تہے اور قرآن کی حکمونکو مان لیا تہا اور نہایت پیروی اور
تابعداری کے سبب سے اپنے اس خدمت سے جسپر موقوف اور معزول ہوئی تہے بالکل درست برآر
ہوئے اور بنی آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور مستعد ہوئی ط معا و عزیزی ط
وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ اور پایا تجہکو مفلس پہر دولتمند کیا بی بی خدیجہ کے مال سے
ان نعمتونکا شکر بجا لاؤ ترجمہ عبید اللہ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ط پہر کوئی بن باپ کے کو
مت گہرک اور غصہ نکر یتیم پر یعنی یتیم کا مال اور حق تلف مت کر اور اوسکے ساتہہ بات کرنے مین تندی
اور سختی مت کر کیونکہ تو بہی یتیم تہا اور یتیم کی لاچاری اور ناتوانی تجہے خوب معلوم ہے کہ ذرا سی بات سے
شکستہ دل اور آزردہ خاطر ہو جاتا ہے وفی الحدیث اذا بکی الیتیم وقعت دموعہ فی کف الرحمن فیقول
من ابکی ہذا الیتیم الذی واریت والدہ تحت الثری من اسکتہ اے ارضاہ فلہ الجنۃ + الاکرید کہ عرش عظیم
بلرزد ہمے چون بگرید یتیم + الیتیم منصوب علی المفعولیۃ ہ عزیزی ۵ روح ط وَأَمَّا
السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ط یعنی اور مانگنے کو نہ جہڑک ف النہر الانتہار الزجر یعنی بانگ بر وے مزن محروم
مساز کہ درویشوائی و تنگدستی وکشیدہ اور حدیث شریف مین وارد ہے من کتم علما یعلمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار
وہذا الوعید یشمل حبس الکتب عمن یطلبہا لانتفاع روح ط وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور نعمتین پروردگار
اپنے کے یاد کر کیونکہ تجہے نعمتین دی ہین اور بہت علوم اور عرفان بے پایان تیرے دل پر نازل
فرمائی اور اس نعمت کا شکر وہ ہے جو اوروں کو بہی اُنکے پانے کی راہ بتادین اور حصہ عنایت
فرمادین اور یہان ایک لطیفہ ہے سو یہہ ہے کہ منت گزاری کے مقام مین دین کی نعمتونکو جو

ہدایت ہے دنیا کی نعمت پر کہ تو ملی سے مقدم کیا جو دین کی نعمت کے مقابل تہا اسکو اسواسطے
پیچہے لایے کہ دنیا کی نعمت کے مقابلے مین خلق اللہ پر شفقت منظور ہے اور دین کے نعمت کے
مقابلہ مین جنی نعمتوں کے حاصل کرنے کے راہ دکہلانی ضرور ہے اور خلق اللہ پر شفقت اور مہربانی
کرنا انکی ہدایت کرنی پر مقدم رکہا ہے اسواسطے کہ جب تلک اقوت اور گذران کے کام انتظام نپاوین
تب تلک شرعی احکام عمل مین آنے میسر نہین ہوتے اور یہہ آیت واما بنعمت ربک فحدث اسبات کی
دلیل ہے کہ خدا تعالی کی نعمتوں کو جو اپنے اوپر اور اپنے وابستوں پر ہوں سو ظاہر کرنا کہہ سنانا
سنت ہے لیکن اوسوقت نیت خالص ہو جب پروردگار کے شکر کرنے کا زبان سے رواج دینا
اور جو کوئی ان نعمتوں کے ظاہر کرنے سے اپنے جیمین اپنجز اور خودپسندی کا خوف رکہتا ہو تو اسکو
حق مین چہپا رکہنا اور کسی سے نہ کہنا بہتر ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عدی سے منقول ہے کہ ہر روز آپ
اپنی شب بیداری کا احوال لوگوں سے کہا کرتے تہے کہ مین نے آج رات کو اسقدر نماز پڑہی اور اسقدر
قرآن مجید کی تلاوت کی بعضے نافہموں نے اون پر اعتراض کیا کہ یہہ ظاہر کرنا ریا کا طور ہے اونہون نے
کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور میرے نزدیک کوئی نعمت
اس نعمت کے برابر نہین جو اللہ تعالی نے مجہے اپنی بندگی کی توفیق عنایت فرمائی مین کسواسطے
ایسی نعمت کو ظاہر نہ کرون اور اوسکی شکرگذاری سے محروم رہون واضح ہو کہ اللہ تعالی نے
آنحضرت کو تین چیزونکی بہت تاکید فرمائی ہے ایک یتیم کے حق کی رعایت رکہنا دوسرے سایل
کے حق کا دہان دہرنا اور تیسرے اللہ تعالی کی نعمتونکا بیان کرنا سو آنحضرت اسی تاکید کے بموجب
تینون چیزون مذکورہ مین نہایت کوشش کرتے تہے چنانچہ آنحضرت کی مبارک اخلاق اور اطوار
واقف کاروں کو خوب معلوم ہین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ یتیم کا پالنی والا
خواہ وہ یتیم اوسکا یگانہ ہو خواہ بیگانہ ہو قیامت کے دن بہشت مین میرے ساتہہ ایسا ملا ہوگا
جیسے یہہ دونون انگلیان میرے ہاتہہ کی ملی ہوئی ہین اور اپنی انگلیوں سے بتلایا اور یہہ بہی
حدیث شریف مین ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میرا دل
نہایت سخت ہے کچہہ اسکا علاج فرمائیے آپنے ارشاد کیا یتیمون پر شفقت کیا کر اور اونکی سر پر
ہاتہہ پہیرا کر تیرے دل کی سختی دور ہو جاویگی اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی
پیار سے یتیم کے سر پر ہاتہہ پہیرے گا تو اوسکی واسطے بدلی ہر ہر بال کے ایک ایک نیکی لکہی
جاویگی اور سلف کے بزرگون نے لکہا ہے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے پہر جو
یتیم کو خاطرداری کے ساتہہ رونے سے خاموش کرے تو گویا عرش کو ہلنے سے ٹہیرایا اور بخشش
آنحضرت کے مانگنی والوں پر یہانتک تہی کہ کبہی لا یعنی نہین زبان مبارک سے نہین نکلی چنانچہ
صحیح بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کبہی کسی چیز کا سوال نہ کیا کہ آپنے اوسکے جواب مین لا فرمایا
ہو جیسا کہ فرزدق شاعر اس مضمون کو مبالغہ کی طور پر نظم کرکے کہتا ہے ما قال لا قط الا فی تشہدہٖ

بولا اشہد کانت لا وہ نعم یعنی نہ بولے لا کبھی ہرگز مگر آپنے تشہد مین اشہد اگر نہ ہوتا تو وہ لا اونکا نعم ہوتا اور صحیح ترمذی مین مروی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ کے پاس بحرین کے ملک سے نوے ہزار درم آئے آپنے اونکو اپنی مسجد کے بوریے پر ڈہیر کروا کے صبح کی نماز پڑہکے بانٹنے لگے پہر ظہر تک اونمین سے ایک بہی درم باقی نرہا اور اس بیچ مین جو مانگنے والا آیا اوسکو دیا فارغ ہونے کے بعد اتفاقاً ایک مانگنے والا وہان آنکلا اوسکو آپنے فرمایا کہ ابتو میرے پاس کچھ باقی نرہا جو تجھے دون پر تو بازار کو جا اور سوداگرون سے میرے نام پر جو کچھ چاہے خرید کر اور میرے ذمہ پر لکھوا دے جب کچھ میرے ہاتھ آویگا تب مین ادا کرونگا اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ حقتعالی نے آپکو مقدور سے زیادہ تکلیف نہین فرمائی پہر کاہی کو اسقدر اپنے اوپر قرض کا بوجھ اوٹہاتے ہو آنحضرتؐ کو یہہ بات عمر کی خوش نہ آئی اور چہرہ مبارک پر خفگی کے اثر ظاہر ہوئے ایک انصاری جو وہان حاضر تہا عرض کیا اَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا دے اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا خوف مت کر یہہ سخن سنتے ہی آنحضرتؐ ہنسے اور آپکے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے اور فرمانے لگے کہ اسی طور سے مجھے حکم ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے کہ ایک لڑکی نے آکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ میری ما عرض کرتی ہے کہ میرے پاس کوئی کرتہ نہین ایک کرتہ مجھے عطا کیجئے آپنے فرمایا کہ بعد ساعت کے آنا دونگا وہ لڑکا گیا اور پہر آکر عرض کرنے لگا کہ میری ما عرض کرتی ہے کہ یہی کرتہ اپنا عنایت فرمایئے آنحضرت صلعم اسیدم دولتخانے کو تشریف فرما ہوئے اور اپنے بدن مبارک سے اوتار کر دیدیا اور آپ ننگے بدن بیٹھے رہے صحابہ بعد انتظاری کے چلے گئے اوسپر یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ یعنی اس قدر اپنا ہاتھ کشادہ مت اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ایک وقت کسی عورت نے ایک چادر لیکر آنحضرت صلعم کے پاس بہیجی اور التجا کی کہ اسے آپہی اوڑہین آنحضرت صلعم کبہی اوسوقت چادر کی درکار ہتی لیکر اوڑہی اتنے مین ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ چادر مجھے عنایت کرو آپنے وہ چادر سائل کو عطا فرمائی اصحاب نے سائل کو ملامت کی اوسنے کہا کہ مین نے یہہ چادر اپنے کفن کے واسطے مانگ لی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ آنسرور انام علیہ السلام کی بخششین اور انعام نہایت عام تہی کہ اللہ تعالی نے انکو میانہ روی سے مامور کیا اور اللہ تعالے کی نعمتونکا بیان کہ جو آنحضرتؐ کی شان مین جناب الہی سے دنیا اور آخرت مین برسات کی مانند برستی تہین سو آنحضرتؐ سے رات دن ظہور مانی تہین چنانچہ حدیث شریف کی وقفونپر ظاہر اور باہر ہی اور جبکہ نازل ہوئی سورہ ضحی تکبیر کہی موافق ازروی خوشی کے سبب نزول وحی کی یہن ہوئی تکبیر سنت اللہ اکبر اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کے ساتھہ کما فی الکواشی اور کہا انسان العیون مین جبکہ نازل ہوئی سورہ مذکورہ تکبیر کہی علیہ السلام نے ازروئے خوشی کے سبب نزول وحی کے اور ہمیشہ رہے تکبیر کہتے وعن ابی بن کعب رضی عنہ انہ قرا کذالک علی علیہ السلام بعد امرہ لہ بذالک وانہ کان کلما ختم سورۃ وقف وقفۃ ثم قال اللہ اکبر اذا

وقیل ان اول ابتدائی التکبیر من اول الم نشرح لا من اول الضحیٰ وقیل ان التکبیر انما ہو لآخر السورۃ وابتداؤہ من آخر السورۃ الضحیٰ الیٰ آخر قل اعوذ برب الناس اور آنا ساہتہ تکبیر کے بیچ اول آخر کے جمع کرتا ہے دونو روایتوں کو کہ یعنی ایک روایت وہ ہے کہ آئی ہے بیچ تکبیر اول سورت کے اور روایت دوسری تکبیر کہنا بیچ آخر سورت کے اور نقل کیا گیا امام شافعی رحمت اللہ علیہ سے کہ تحقیق اونہوں نے کہا واسطے کسی کے اذا ترکت التکبیر من الضحیٰ الی الحمد فی الصلوۃ وخارجہا فقد ترکت سنۃ من سنن نبیک علیہ السلام الا کن فی کلام الحافظ ابن کثیر ولم یرد ذلک ای التکبیر عند نزول سورۃ الضحیٰ باسناد یحکم علیہ بصحۃ ولا ضعف وفی فتح الرحمٰن صح التکبیر عن اہل مکۃ قراءہم وعلماءہم وصح ایضاً عن ابی جعفر وابی عمرو وورد عن سائر القراء العشر وہو سنۃ ماثورۃ عن النبی علیہ السلام وعن الصحابۃ والتابعین فی الصلوۃ وخارجہا الا کن من فعلہ فحسن ومن لم یفعل فلا حرج علیہ کذا روح البیان کذا اور اس سورہ مبارک کی ایک مجرب خاصیت یہہ ہے کہ گم گئے ہوئے کے واسطے اس سورت کو سات مرتبے پڑہکر شہادت کی انگلی اپنے سر کے چوگرد پہراوے پہر تمام ہوئے پر اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ فَاَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ اَمْسَیْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَصْبَحْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ سات مرتبے پڑہکر دستک دیوے تو وہ گیا ہوا مال پہر ہاتہہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم اور عمل دیگر یا حفیظ کو ایکسو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پہر یہہ آیت یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ایک سو انیس بار پڑہے تو حق تعالیٰ اوسکی گم ہوئے چیز کو اوسکے پاس پہیر لاویگا دیگر عمل چور کے معلوم کرنیکے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹہیں اور بدہنی کو اپنے درمیان میں تہامے رہیں اور اوسکو کلمہ کے دونو انگلیوں سے اوٹہائی رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہنی مین لکہے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑہے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گہوم جائیگی اگر نہ گہومی اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکہے اور وہین تک پڑہے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام لکہتا جاوے یہانتک کہ گہومے لیکن جو کوئی ایسے عمل سے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکو چوراتے پر یقین نکرے حق تعالیٰ نے فرمایا اور نہ پیچہے پڑ اوس چیز کے جسکا تمکو یقین نہین واللہ اعلم بالصواب

سورہ الم نشرح

یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹہہ آیتین اور ستائیس کلمے اور ایکسو تیس حرف ہین اور اس سورت کا ربط والضحیٰ سے پورا ہے یعنی ان دونون سورتوں مین اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتون کی گنتی اپنے پیغمبر پر ظاہر فرمائی ہین اسیواسطے اہل روافض نے ان دونون کو ایک ہی سورت گنا ہے اور دونو کو بدون بسم اللہ کے نماز کے ایک رکعت مین ملا کر پڑہنا مقرر کیا ہے لیکن اگر خوب تامل سے ان دونون کو غور کرین تو البتہ ایک کہنا درست نہین ہے نہ لفظ مین نہ معنو مین اور اس سورت کا نام سورۃ الم نشرح اسواسطے رکہا ہے کہ اس سورت کا مضمون کمال محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کی اصل اور جڑ پر قرار واقعی دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اس کمال کی حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر معنوی جسکی تفصیل آگے آتی ہے کشادہ اور

وسیع ہو کے تجلیات الہی کی روشنیون سے پر ہو جاوے سو یہہ مضمون اس سورۂ تبریٰ میں بیان ہے
اور اس سورت کی خاصیتون سے ایک یہہ بہی ہے کہ جو شخص اس سورتکو سونیکے وقت ستر مرتبہ پڑہکے اپنے
چہاتی پر پہونکلے تو اوسکو وسوسے اور خطرے شیطانی کبہی حیران اور پریشان نکریں اور معاملے
کی تدبیرون مین خطا اور بہول چوک ہونے پاوے ﴿ عزیزی ﴾ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
اَلَمْ نَشْرَحْ ۝ کیا نہین کہولدیا ہمنے لَکَ صَدْرَکَ ۝ تیری بہتری کیواسطے سینہ تیرا تاکہ
وحی کا بوجہ سنبہالی اور حق تعالے کے بہید ولکا وہ سینہ گنجینہ ہووے اور دعوتکا یعنی امت کو
اسلام کیطرف بلانیکا اور احکام الہی کے پہنچانیکا غم اور امت اور دینکا غم اور دنیا اور آخرت کا غم سب اوسمین
سماجاوے یعنی تحمل اور بردباری حاصل ہووے اور میل اور کدورت اور دشمنی اور بدخواہی اور سب بری
خصلتیں اوسمے نکل جاوین اور روشنی علم اور ایمان اور حکمت کی اوسمین بہر جاوے اور لک کی لفظ کو
اسواسطے لائے ہین کہ تیرے سینے کو کشادہ کرنا تیرے ہی نفع کیواسطے ہے کہ بڑا کمال حاصل کرے
تو اور اگر یہ لفظ لک کی نہوتے تو یہہ معنی بوجہے نجاتے اور صدر عربی زبان میں سینے کو کہتے ہین اور
طریقت والونکی اصطلاح مین ایسا مقرر ہے کہ قلب کے دو دروازے ہین ایک دروازہ نفس کیطرف ہے اوسکا
صدر ہے اور دوسرا دروازہ روح کی طرف ہے وہ بہت کشادہ اور وسیع ہے صدر کی نسبت سی بہت
تنگ واقع ہوا ہے پہر جب صدر کو کشادہ کیا تو ظاہر ہے کہ وہ دوسرا دروازہ اوس سے زیادہ کشادہ
ہو جائیگا اسیواسطے اسجگہہ صدر کے لفظ کو لائے اور قلب کو مذکور نکیا اسواسطے کہ صدر بجاے قلعے
ہے قلب کیواسطے اور اکثر دنیا کی فکر و تنگی اور اوسکی ظاہری اسباب کے حرص اور خواہش کے
سبب سے شیطان قلب پر اسی صدر کی طرف سے دہوم مچاتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور اسکی تنگی سے
قلب بہی تنگ ہو جاتا ہے اور عبادتکی لذت اور ایمان کا مزا اوسکی تنگی کے سبب سے کم ہو جاتا ہے اور
جب اور قلب کے یہ طرف یعنی صدر کی کشادہ ہو گئی تو عبادتکا ادا ہونا بخوبی دلکی خوشی سے میسر
اور مطلب حاصل ہوا ﴿ عزیزی ﴾ اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ شرح صدر عبارت ہے
حوصلے کی فراخی سے اور حوصلے کی فراخی ہر شخص کی اوسکی استعداد کے قدر اور اوسکی کمال اور
مرتبہ کے اندازے اور قدر کے ہوتی ہے اور ہر مرتبہ کے حوصلے کی فراخی اور ہر کمال کی جبتک
کہ اس مرتبہ اور اوس کمال کو نہ پہنچے ہرگز دریافت نہین کرسکتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر عوام الناس
چاہتے ہین کہ بادشاہون کے حوصلے کے فراخی کو پہنچین اور اسکو دریافت کرلین بات چیت سے
لیکن ہرگز دریافت نہین کرسکتے اسیواسطے کہا ہے لَا یَعْرِفُ الْوَلِیَّ اِلَّا الْوَلِیُّ ؛
وَلَا یَعْرِفُ النَّبِیَّ اِلَّا النَّبِیُّ ؛ یعنی ولی کو ولی پہچانتا ہے اور نبی کو نبی اور اسی معنی کی
ایک مثل بہی فارسی بولی مین مشہور ہے یعنی ولی را ولی مے شناسد علی الخصوص شرح
صدر مصطفوی کو کہ کسی بشر کو ممکن نہین ہے کہ قرار واقعی اوسکو دریافت کرسکے اسواسطے
کہ آپکی کمالکا مرتبہ نبوت کا خاتمہ ہے کسیکو حاصل نہین ہے تو آپکی مرتبہ کی پہچان ہی کسیکو

حاصل ہوئی ولنعم ما قیل یعنی کیا اچھی بات کہی ہے کسی شاعر نے یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ + مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ + لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + یعنی اے صاحب جمال کے اور اے سردار آدمیوں کے تیری روشنی سے تحقیق روشن ہوا ہے چاند نہین ممکن ہے تعریف کرنا جیسا لایق ہے تیرے بعد خدا کی بزرگ توئی ہے قصہ کوتاہ لیکن جو وہ شرح صدر یعنی حوصلے کی فراخی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر اور باطن مین حاصل ہوئی ہے تمثیل کے طور پر تہوڑا سا مجمل یعنی گول گول بیان کرنا ضرور ہے سو شرح صدر معنوی یعنی حوصلی کی باطنی فراخی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح پر سمجھا چاہیے کہ آپ کے سینہ مین ایک بڑا میدان لق ودق واقع ہے اور اوس میدان مین ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہے اور اوس عمارت مین بارہ مجلسین ہین کہ بعضی انمین دنیا سے تعلق رکھتے ہین اور بعضے آخرت سے اور بعضی دین و دنیا دونون سے ایک مجلس مین یہہ خیال کیا چاہیے کہ ایک بڑا بادشاہ عظیم القدر اوسمین بیٹھا ہے اور سب روئے زمین کے بادشاہ اوسکے حضور مین حاضر ہین اور سلطنت کے دستور اور ملک گیری کے آئین پوچھتے ہین اور توقیعات کسرے اور توزک تیموری اور کلمات طیبات عالمگیری اور واقعات بابری اور آئین اکبری ان سب کتابونکے مضمون کو جا پہنچتے ہین کہ یہہ آئین اور قاعدے جو ان کتابون مین لکہے ٹہیک ہین یا نہین اور ملکونکے انتظام کی تدبیرین اور لڑائی کے گہاتین ہر ہر قلعون ہر ہر شہرون کی اس بادشاہ عالی جاہ سے پوچہتے ہین اور سیکہتے ہین اور دوسری مجلس مین ایک بڑا حکیم حاذق بیٹھا ہوا تدبیرین خانگی اور اخلاق کا سنوارنا اور آداب کا درست کرنا موافق قاعدے کے جیسا کہ چاہئے بیان فرما رہا ہے اور بڑے بڑے زمانے کے حکیم اور جہان کے دانا یہہ قاعدے اوس سے سیکہہ رہے ہین اور جو قاعدے کہ وہ ارشاد فرماتا ہے ارسطو اور نصیر طوسے اور ابن مسکویہ اور ابن سینا اور سوا سے انکے جو بڑے بڑے دانا ہین بہت سے علم اس سے نکالتے ہین اور اپنے اپنے فنون مین برتتے ہین اور تیسری مجلس مین ایک جہان کے قاضی اوسکی حکمون اور فیصلہ ہونے کو دستور العمل احتیاط سے لکہہ رہے ہین چوتہی اور مجلس مین ایک مفتی علامہ دہر فتوے کے مسند پر بیٹھا ہے موافق اصول کے قاعدونکے کتاب وسنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور پانچوین مجلس مین ایک محتسب حکومت پر بیٹھا ہے ہر ایک کو موافق اوسکے گناہ کے سزا دیتا ہے اور چھٹی مجلس مین ایک قاری خوش خوان اور خوش الحان ساتون قرائتین ارشاد فرما رہا ہے کسی سے ہمزہ کی تخفیف کی بحث اور کسی سے مدون اور اظہار اور اخفا وغیرہ کی تعلیم ہو رہی ہے اور ساتوین مجلس مین ایک عابد وظائف و نوافل مین ایسا مشغول ہے کہ دنیا اور مافیہا کی کچہہ خبر نہین رکہتا اور آٹہوین مجلس مین ایک عارف کامل سب ذات و صفات و افعال الٰہی کے اسرار اسطرح بیان کر رہا ہے کہ گویا موتی جہڑ رہے ہین اور نوین مجلس مین ایک واعظ منبر پر بیٹھا نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے اور دسوین مجلس مین ایک رسول اولو العزم بیٹھا ہوا امت کو خوب تعلیم کر رہا ہے گیارہوین مجلس مین ایک مرشد کامل طریقہ والا مطلب کی راہ کا پتا بتلا رہا ہے

ف بیان فراخی صدر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بارہوین مجلس مین ایک محبوب نازنین کبھی اسنداین محبت کے کشش سے لوگون کے دلونکو شکار
کررہا ہے اور لاکھون مخلوق اپنے اپنے پیشانیان اوسکی فیض کی آستانے پر گھستے ہین اور اوسکے
کے ایک جھلک کے مشتاق ہین اگر کسی کو ان بارہ مجلسونمین یا ان مجلسونکے مضامین مین تردد وشبہ
گذرے تو اوسکو چاہیے کہ معاملات مجالس مذکورہ کو تامل کرے کہ سب کامون کے اصل کہانسے ہے
تو بے شک اوسکو یقین ہو جاویگا کہ یہہ سب کارخانہ ایک جھلک ہے کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کے انوارون سے جیسے درخت کی جڑ کی تازگی سے ہر شاخ و پتا ہرا رہتا ہے اور جیسے دریا سے نہرین
نکل کے چارون طرف جاری ہوتی ہین اسیطرح سینہ مبارک آنحضرت صلعم کا حوض کے خزانے کی
مانند تمام کمالات ظاہری اور باطنی سے بہرا تہا اور ہر ملت اور مذہب اور طریقے مین دن اور رات
وہی نور محمدی صلعم فوارے کی مانند اسی خزانے سے جوش مار رہا ہے ۵ عزیزی ۵
اب جاننا چاہیے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کہر تہے دوسری بار وقت
زمانے جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے بار قبل نزول وحی کے چوتھے بار شب معراج
اور نکتہ اسمین یہہ لکھا ہے کہ پہلے بار شق کرنا اسلیے تہا کہ آپکے دل سے جب لہو لعب جو لڑکون کے
دلمین ہوتی ہے نکال ڈالین اور دوسرے بار اسلیے کہ جوانی مین آپ کے دل مین رغبت انہی کامونکی
جو مقتضی اخلاق مرضی الہی سرزد ہوتے ہین نہ رہین اور تیسرے بار اسلیے کہ آپکے دلکو قوت تحمل وحی کی
ہو اور چوتھی بار اسلیے کہ آپکے دلکو طاقت شہادۃ عالم ملکوت اور لاہوت ہو جیب اللہ اور جو پہلی نعمت
کہ آنحضرت صلعم کو ملے یہہ ہی تہی کہ سینہ مبارک کو اسقدر کشادہ کردیا کہ سنے انتہا کمالونکی گنجایش
اوسمین ہو سکے اسیواسطے اس سورت کے اول مین اسی نعمت کو استفہام انکاری کیسی طور پر یاد
دلایا ہے کہ بموجب قول نفی النفی اثبات یعنی نہین کی نہین سے مطلب ثابت ہوتا ہے تو یہہ نفی
بہی اثبات کو مفید ہوئے یعنی لم نشرح صیغہ نفی کا ہے جب اسپر ہمزہ استفہام انکاری کا لاتے تو
پہلے نفی کے نفی ہوگئی یعنی کیا نہین کہولا ہے ہمنے سینہ تیرا بلکہ بے شک کہولا ہے وَوَضَعْنَا
عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۵ اور رکہدیا ہمنے بوجہ تجہسے تیرا وہ بوجہہ
کہ جسے بہاری ہی پیٹہ تیری یعنی غم دکہہ دینے کا فرونکا اوٹہالیا جو تجہے ستاتے تہے ترجمہ
عزیزی ۵ ف اور تفسیر کرنے والے عالمونکے فکر اس وزر کے بیان مین ادہر ادہر گئے ہین
لیکن بالکل حقیقت کو نہین پہنچے چنانچہ بعضون نے کہا ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے نکلنے کا غم تہا اور
مدینے مین پونہچا دینے سے وہ غم جاتا رہا اور بعضونے کہا ہے کہ وہ غم کافرونکی شرارت اور ستمگاری کا
تہا اور حق تعالی کی تائید سے وہ غم جاتا رہا یعنی اسلام غالب ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم
دین حقیقی اور اسکے حکم کے نپانیکا تہا سو قرآن کے نازل کرنے سے اور شریعت کی حکمونکے بیان
کرنے سے اس غم کو بالکل مٹا دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم امت کا تہا سو شفاعت کے
مقام کے دینے سے اس غم کو کہو دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ رسالت کے بار برداریکا غم تہا

سودہ جان نثار یاروں کے باہم پہنچا دینے سے نیست اور نابود کر دیا جیسے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین عزیزی ۱۲ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ ۞ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا اسے لعنوان النبوۃ و حکامہا اے رفع حیث قرن اسمہ باسم اللہ فی کلمۃ الشہادۃ والآذان والاقامۃ وفیہ یقول حسان ابن ثابت + اغر علیہ للنبوۃ خاتم + من اللہ مشہور یلوح ویشہد + وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ + اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد ذوالنون مصری قدس سرہ فرمود رفعت ذکر اشارت با لنسبت کہ ہمہ انبیا علیہم السلام برجوالی عرش جولان مے نمودند و طایر ہمت آن حضرت علیہم السلام پرواز مے کرد سیمرغ فہم ہیچ کس از انبیا در نیت آنجا کہ تو بیال کرامت پریدی شہر یکی بقدر خویش بجائے رسیدہ اند آنجا کہ جائے نیست بجائے رسیدی + اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایکبار آنحضرت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ذکر کو کسطرح سے بلند کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ذکر کو حقتعالے نے اپنے ذکر کے نزدیک کیا ہے اذان میں اور تکبیر میں اور التحیات میں اور خطبہ میں اور کلمہ طیبہ میں اور کلمہ شہادت میں اور تابعداری کے کام میں جیسے کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اور گناہ کی حرمت میں جیسے ومن یعص اللہ و رسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا روح عزیزی ۱۲ اب جاننا چاہیے کہ جس جگہہ ذکر حقتعالے کا ہے اوس جگہہ رسول کا بھی ذکر ہے مگر تین جائے پر نہیں اذان کی آخیر میں کہ فقط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا جاتا ہے دوسرے چھینکنے کے بعد کہ فقط الحمد للہ کہا جاتا ہے تیسرے ذبح کے وقت کہ فقط بسم اللہ کہا جاتا ہے اور ان جگہہ پر رسول کا نام نہ لینے کی ایک وجہ ہے کہ اپنے مقام پر ذکر کیجاویگی اور جب ان تینو نعمتونکو کہ اصلی اور فرعی ہیں بیان فرمایا تو وہ خصوصیت کہ سارے انبیاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ثابت ہوئی اب بیان فرماتے ہیں کہ یہہ سب اوس صبر کی برکت سے ہے کہ سختیوں پر جو کہ راہ میں رنج اٹھایا ۱۲ عزیزی وغیرہ ۱۲ ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ ۞ پھر تحقیق ہر مشکل کیساتھہ آسانی ہے تحقیق سختی کے ساتھہ آسانی ہے دوسری بھی اور اس آیت کے مکرر لانے کی دو وجہیں ہیں پہلی وجہہ یہہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت صلعم بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوے گھر سے باہر تشریف لائے اور صحابہ سے فرمایا کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے دنیا کے ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا ہے ایک آسانی دنیا میں اور ایک آخرت میں چنانچہ بعضے شاعر نے کہا ہے ؎

اِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰى فَفَكِّرْ فِيْ اَلَمْ نَشْرَحْ + فَعُسْرٌ بَيْنَ يُسْرَيْنِ اِذَا فَكَّرْتَهُ فَافْرَحْ +

یعنی جب ہجوم کریں تجہپر بلائیں تو غور کر الم نشرح کے معنوں میں اسواسطے کہ ایک سختی دو آسانیوں میں واقع ہوئی ہے پھر جب اس مضمون کو غور کریگا تو تو خوشیاں کر کہ میری بھی سختی رہنے والی نہیں ہے اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ یعنی ایک سختی دو آسانیوں پر غلبہ نکریگی اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ تکرار تاکید کے واسطے ہے لیکن اسواسطے کہ مصیبت میں

عنوان نبوۃ اور احکام اسکا اسے بلند کیا بسبب ملا دینے نام اسکے نزدیک نام اپنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نام اللہ تعالی کے بیچ کلمہ شہادۃ کے اور اذان کی اور تکبیر کی اور بیچ اسکے کہا حسان بن ثابت نے بیچ شعر دعوت علیہ الخ ۱۲

امید آسانی کی منقطع ہوجاتی ہے تو اس مقام میں کہاں سہارا تھا کہ مصیبت میں پہنسے ہو دلکو شاید حاصل ہونا آسانیکا بعد اس سختی کے یقین ہو اسواسطے آسانی کے تاکید لانیکی احتیاج ہوئی اگر کسی کے دل میں یہہ شبہ گذرے کہ جسطرح یسر دوجا ہے مذکور ہے اسیطرح عسر بہی دوجا ہیئے پہر عسر کے وحدت اور یسر کا تعدد کہانسے پوچہا گیا اسکا جواب یہہ ہے کہ عربیت کے وقف کہتے ہیں کہ جب نکرہ کو بعد نکرہ یا معرفہ کے لاتے ہیں تو وہ جدائی کو چاہتا ہے اور دونوں کے مضمون جداہی ہیں اور جب معرفہ کو بعد نکرہ یا معرفہ کے لاتے ہیں تو وہ اتحاد کو چاہتا ہے اور دونوں کا مضمون ایک ہوتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ارسلنا الی فرعون رسولا فعصے فرعون الرسول یعنی الرسول کے لفظ کو معرف باللام بعد نکرے کے لائے اور دونوں لفظوں سے مراد ایک ہے گئے ہے اسیطرح جاءنی رجل رجل فقال رجل میں بہی ظاہر ہے کہ نکرے کی بعد نکرہ آیا ہے اور دونوں سے علیحدہ علیحدہ رجل مراد ہیں تو یہاں پر عسر کو دو مرتبے معرفہ لائے لیکن دونوں ایک ہیں اور یسر کو دونوں جاگہ پر نکرہ لائے تو دو یسر پوچہے گئے اور اس مقام پر ایک اعتراض مشہور ہے وہ یہہ ہے کہ مع کا لفظ عرب کے لغت میں ساتھہ اور ملنے کے معنوں میں آتا ہے تو چاہیے کہ تنگے اور فراخی کا زمانہ ایکسا ہو اور یہہ ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ دو ضدونکا جمع ہونا ایک زمانے میں لازم آتا ہے والضدان لایجتمعان اسکا جواب یہہ ہے کہ مع کا لفظ لغت میں اگرچہ مقارنت اور نزدیکی کیواسطے ہے لیکن جو ایک چیز بعد ایک چیز کے جلدی حاصل ہوتی ہے تو اس نزدیکی کو بہی ملنا بولتے ہیں اور مع کے لفظ کو وہاں استعمال کرتے ہیں اور یہہ مقام بہی اس قسم کا ہے اسواسطے کہ دنیا کے سختی اگرچہ لمبی اور دراز ہو لیکن جو آخرت دنیا سے بہت متصل ہے تو گویا جدائی نہیں ہے اور دنیا سے ملے ہوئی ہے ط عزیزی روح ط فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب ٥ پہر جب تو فارغ ہو ہر منصب کے حق ادا کرنے سے پہر محنت کر اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے میں اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور بعضے مفسرین نے اسکے معنے یہہ کہے ہیں کہ جب فرض نماز سے فارغ ہو تو دعا کیواسطے ہاتہہ اٹہا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب التحیات کے پڑہنے سے فارغ ہو تو اپنے دنیا اور آخرت کے واسطے دعا کر ط عزیزی ط وسخن تو بدرگاہ قرب مقبول ست ودعوات طیبات تو در محل قبول + چو مقصود کون ومکان جود تست + خدا امید ہد آنچہ مقصود تست + و در لیل معراج ندا آمد کہ اے محمد بخواہ تا بخشیم رسول علیہ السلام گفت خداوندا ہر پیغمبرے از تو عطا می یافت ابراہیم را خلعت دادی با موسیٰ بے واسطے سخن گفتے ادریس را بمکان عالی رسانیدی داؤد را ملک عظیم دادی ذلت وے بیامرزی سلیمان را ملکی دادی کہ بعد ازان کس را سزا ے ان ندادی عیسیٰ را در شکم مادر تورات و انجیل درآموختی و مردہ زندہ کردن بر دست وے آسان کردی و ابراء اکمہ و ابرص مرا در ادادی جواب الٰہی آمد کہ یا محمد اگر ابراہیم را خلعت دادم ترا محبت دادم و اگر با موسیٰ سخن گفتم بے واسطہ لیکن

مزید دادم تو سخن گفتم بے حجاب و گوینده دیدی واگر ادریس را باسمان رسانیدم ترا از آسمان بحضرۃ قاب قوسین او ادنی رسانیدم واگر داؤد را ملک عظیم دادم وزلت وے بیامرزیدم امت ترا ملک قناعت دادم گناہان ایشان بشفاعت بیامرزیدم واگر سلیمان را مملکت دادم ترا سبع مثانی و قرآن عظیم دادم وخاتمہ سورۂ بقرہ کہ ہیچ پیغمبر بجز تو ندادم و دعاہائے تو در آخر سورۃ البقر اجابت کردم و انا اعطیناک الکوثر و ترا بستہ خصلت بر اہل زمین و آسمان فضل دادم یکی الم نشرح لک صدرک دیگر و وضعنا عنک وزرک سوم ورفعنا لک ذکرک و اعطیتک ثمانیۃ اسہم الاسلام والہجرۃ والجہاد والصلوۃ والصدقۃ وصوم رمضان والامر بالمعروف والنہی عن المنکر وارسلنک الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا وجعلتک فاتحا وخاتما ۵ دُر الباب

اگر کوئی سوال کرے کہ الم نشرح کو مضارع کے صیغہ سے اور اوسکے معطوفونکو جیسے ووضعنا ورفعنا کو ماضی کے صیغے سے کس واسطے ذکر کیا اسکا جواب علین تفسیر میں اشارہ کیا گیا ہے کہ شرح صدر کا پہلی نعمت ہے بلکہ سب نعمتونکی جڑ ہے تو ہمزہ استفہام انکاری کا اوسکے نفی پر لائے اور مضارع کے صیغے سے ذکر کیا تاکہ شرح صدر کی تجدد اور دوام پر دلالت کرے اور وضع اور رفع فرعی نعمتین ہین اور پہلے کہ شرح صدر کے سببسے حاصل ہوئے ہین اس واسطے انکو اسی صیغہ سے ذکر کیا کہ استمرار پر دلالت نکرے اور اس ترکیب مین اسبابات کی طرف بہی اشارہ ہوا کہ شرح صدر کے سببسے وضع و رفع سے بہی فراغت پائی ہے یعنی جب شرح صدر کا کیا تو وضع و رفع دونون عمل مین آچکے اور ہو چکے اس واسطے کہ وضع اور رفع اوسی شرح صدر کا ثمرہ اور اوسیکا پہل ہے واللہ اعلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ الم نشرح فکانما جاءنی وانا منہم ففرج عنی لئے کشف غمی وازالہ ۵ بیضاوی عزیزی ۵ سورۃ والتین

یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چونتیس کلمے اور ڈیڑہ سو حرف ہین اور اس سورۃ کا نام سورۂ تین اس واسطے رکھا ہے کہ تین عربی کی لغت مین انجیر کے پہل کو کہتے ہین اور انجیر فائدہ بخشنے اور خوبی مین سب میوؤنسے جامع ہے جیسے آدمی کا بدن سب بدنونسے جامع ہے اور اس جامعیت کے سببسے مستحق فیضان روح کا ہوا ہے کہ جامع کمالات کا ہے بس مشابہ ہے قرآن کے لفظونکے ساتھہ کہ سمیٹ لینے والی بہت سے اسرار ورنگ کے ہین اور اس سورۃ مین ثابت کرنا نشر اور معاد کا یعنی آخرتکا کمال تاکید کے ساتھہ منظور ہے اسیواسطے اس سورۃ کی ابتدا مین چار قسمین مذکور ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالتِّيْنِ قسم ہے انجیر کی اور انجیر کو اور میوونسے ایک خصوصیت ظاہری ہے اور ایک خصوصیت باطنی سو جو ظاہر خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ وہ غذا بہی ہے اور میوہ بہی ہے اور دوا بہی ہے اس واسطے کہ وہ ایک چیز ہے لطیف سریع الہضم ملین طبع اور سٹری مواد کو بدن کی اندر سے پسینے کے راہ سے نکلتا ہے اسیواسطے باوجود حرارت کے تپ کو مفید ہوتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور گردے اور مثانہ کو سنگریزے سے پاک کر دیتا ہے اور بدن کو موٹا کرتا ہے اور مسام کو کہول دیتا ہے اور دفع کرتی ہین کبد اور طحال کے سدوں کے بے نظیر ہے اور ایک عجائبات سے اس میوہ کے یہ ہے کہ سب کہایا جاتا ہے کوئی چیز پہینکنے کے لائق نہین کہ نہ قبر آنکی طرح بالکل مغز ہی مغز ہے ایسا چہلکا نہین رکہتا ہے کہ کہایا نہ جاوے نہ گٹہلی رکہتا ہے کہ پہینکی

جاوے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک طباق
بہرا ہوا انجیر ولایتی کا بطور ہدیہ کے لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ اوسمین سے نوش جان فرمائی
اور یارونکو ارشاد فرمایا کہ کہاؤ کیونکہ یہ میوہ گٹھلی نہین رکہتا اور بہشت کے میوے بہی ایسے ہی ہین
سو اسکو کہاؤ کہ بواسیر کے مادہ کو دفع کرتا ہے اور نقرس کے درد کو نہایت مفید ہے اور حضرت امام
علی موسی رضا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمیشہ انجیر گندہ دہنی کو دفع کرتا ہے اور سر کے
بالونکو بڑہاتا ہے اور فالج سے امن دیتا ہے اور عجائبات سے اس میوے کی ایک یہ ہے کہ برابر ایک
لقمہ کے بنایا ہے نہ چہوٹا نہ بڑا کہ کہانیوالے کو کسیطرح کی محنت اور مشقت ہو اور وہ جو اوسکی باطنی
خصوصیتین ہین سو اونمین سے ایک یہ ہے کہ یہہ میوہ کمال والونسے نہایت مشابہت رکہتا ہے
کہ ظاہر اور باطن اوسکا ایکسان ہے اسواسطے کہ نہ گٹھلی رکہتا ہے نہ چہلکا بخلاف اور میوونکے
کہ باہر کا اونکی کہانیکے لایق ہے اور اندر کا پہینک دینے کے قابل دوسرے یہہ کہ اس میوے کا
عجب درخت ہے کہ اپنے کمال کو قبل دعوے کے ظاہر کرتا ہے کہ اول پہلتا ہے اور پیچہے پہولتا ہے بخلاف
اور میوونکے درختون کے کہ اول انکے پہول پتے نکلتے ہین پہر پیچہے سے میوہ ظاہر ہوتا ہے گویا
کہ یہہ درخت صفت ایثار کی رکہتا ہے کہ اول غیر کو فائدہ پہنچاتا ہے بعد اوسکے اپنی آراستگی
اور زینت کی تدبیر کرتا ہے اور دوسرے درخت معاملہ دار لوگونکی طرح سے ہین کہ اول اپنا بہلا کر لیتے ہین
اوسکے بعد اورونکو فائدہ پہنچاتے ہین اور ایک یہ بہی ہے کہ جسقدر فیض یہ میوہ رکہتا ہے اور
میوؤنمین نہین ہے کہ ایک سال مین کئی بار پہلتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے اس میوے کے
درخت کو ایک بڑی مناسبت ہے انسانسے کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بہشت مین
بسبب تقصیر ہوجانیکے بہشتی پوشاک اونکی اوتاری گئی اور ننگے رہگئے تو گہبرا کر جسدرخت کی نزدیک
گئے کہ اوسکے پتے لیکر اپنا تن ڈہانکین وہ درخت اونچا ہوگیا اور پتے اونکو نہ دئیے اور جب انجیر کے
درخت کی پاس گئے تو یہہ اونچا نہوا اب اونہون نے اوسکے پتے بہت سے توڑکر اپنی شرمگاہ کو
چہپایا اور بعضے کسان لوگ یعنی کہیتی کرنیوالے کہتے ہین کہ کامل جہاڑ وہ ہے کہ جسمین دس چیزین
موجود ہون جڑ اور ڈالیان اور پتے اور پہول اور میوہ اور گٹھلی اور گوند اور چہال اور چہلکا
اور شیرہ جیسے کہجور کا درخت کہ یہہ دسون چیزین اسمین موجود ہین اور جسدرخت مین ان دس
چیزونمین سے کم ہووین وہ درخت ناقص ہے پس انجیر گٹھلی نہین رکہتا ہے تو چاہیے کہ وہ ناقص
ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ نقصان عین کمال ہے کیونکہ گٹھلی کچہہ کہانے کی چیز نہین ہے
پہینک دینے کی چیز ہے پس ہونیسے اوسکا نہونا بہتر ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جناب باری نے
اسکی جمعیت پر یعنی سب میوونکی خوبیان اوسمین موجود ہین اور فوائد ضروری پر نظر فرماکر
اوسکی قسم کہائی ہے اور اوسکی مناسبت کو جو انسانکی جامعیت کے ساتھہ رکہتا ہے رعایت
فرمائی ہے ۞ عزیزی ۞ روح ۞ وَالزَّيْتُونِ ۝ اور قسم ہے زیتون کی ۞

ف ۵ زیتون ایک درخت ہے بابرکت جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور کہا عکرمہ نے والتین والزیتون دو پہاڑ ہین کہا قتادہ نے تین وہ پہاڑ ہے کہ جسپر دمشق ہے اور زیتون وہ پہاڑ ہے کہ جسپر بیت المقدس ہے لانہما ینبتان التین والزیتون اور کہا ضحاک نے کہ وہ دو مسجدین ہین شام مین کہا ابن زید نے کہ تین مسجد دمشق کی ہے اور زیتون مسجد بیت المقدس کی اور کہا محمد ابن کعب نے تین مسجد اصحاب کہف کی ہین اور زیتون مسجد ایلیا کی معالم التنزیل وفی الحدیث علیکم بالزیت فانہ یکشف المرۃ ویذہب البلغم ویشد العصب ویمنع الغشی ویحسن الخلق ویطیب النفس ویذہب الہم مدوح

۶ **وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝**

اور قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس شہر امن دیئے ہوئے کی یعنی مکہ کے جو شہر تولد اور وطن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوسمین لڑائی اور جنگ حرام ہے **قولہ** طور سینین ہو الجبل الذی علیہ موسے علیہ السلام کہا اور دوسرے نے نہین ہر پہاڑ کہ کہا جاوے واسطے اوسکے طور مگر یہہ کہ ہوئے بیچ اوسکے درخت اور پہل اور نہین تو بس وہ پہاڑ ہے فقط اور سین اور سینا نام ہے واسطہ موضع کے اور معنے سینین اور سینا کی زبان سریانی مین صاحب شجر کو کہتے ہین یا حسن مبارک ساتہہ لغت حبشہ کے **قولہ** وہذا البلد الامین ای الآمن وہو مکۃ شرفہا اللہ تعالے ویجوز ان یکون فعیلا بمعنی مفعول یعنی المامون وفی الحدیث من مات فی احد الحرمین بعث یوم القیامۃ آمنا اور یہہ شہر مکرم معظم حجاز کے ولایت مین داخل ہے اور وہ ولایت درمیان ولایت شام اور عراق اور مصر اور یمن کے واقع ہے اور اس ولایت مین کئی شہر بفاصلہ ہین چنانچہ ایک یا دو تین سے یہی شہر ہے اور ایک مدینہ منورہ اور ایک یمامہ اور بہت پرگنہ ان تینون شہر وںکے ساتہہ تعلق رکہتے ہین اور عمل مکہ معظمہ کا بعضے طرف سے دس منزل ہے خصوصًا جو سرحد یمن کی طرف واقع ہے اوسکو دن کا ان وہ مکہ معظمہ سے دس روز کی راہ ہے اور بعضے طرف سے کم ہے جیسے مدینہ منورہ کی طرف کہ سرحد اوس طرف کی ایک گانوہے کہ اوسکو جادہ بن جشم کہتے ہین اور وہ ایک گانو ہے درمیان عسفان اور مکہ کے ڈیڑہ منزل پر ہے اور عراق کی طرف ایک گانو ہے کہ اوسکو عمیر کہتے ہین وہ بہی اسیقدر ہے اور گرداگرد مکہ معظمہ کے حد حرم کی ہے کہ وہان شکار کرنا اور درخت کاٹنا درست نہین ہے اور اگر اتفاقا کسی نے وہان شکار مارا یا جہاڑ کاٹا تو اسپر کفارہ آتا ہے اور جو حرم کی درازی مسجد الحرام کے مشہور باب بنی شیبہ ہے دو میناروں تک کہ عرفہ کی طرف حرم کی حد پر کہڑے ہین سینتیس ہزار دو سو دس گز ہے اور باب العلا سے اونہین دو نو میناروں تک پینتیس ہزار تراسی گز ہے اور عراق کیطرف اون دونون میناروں تک کہ راہ پر وادی نخلہ کی بنائی ہین ستائیس ہزار ایکسو باون گز ہے اور باب عمرہ سے اونہین دونون میناروں تک پچیس ہزار پچیس گز ہے اور تنعیم کی طرف سے کہ مدینہ منورہ کی سمت کو واقع ہے حد حرم کی بارہ ہزار چار سو بیس گز ہے اور یمن کی طرف دیوار سے باب ابراہیم کی حرم کی حد کی نشان تک جو بیس ہزار پانچسو نو گز ہے اور دیوار باب الماصل کی حرم کی حد کی علامت تک اور گرد کوکر دہی یمن کی طرف ہے بائیس ہزار آٹہہ سو چہتر گز ہے اور حساب کے روسے حرم کے دور کو سینتیس کوس لکہا ہے واللہ اعلم اور بعد حساب سے حرم کے وہی ہین جو مذکور ہوئے یعنی شکاری جانور وںکا

نہ وہان شکار کرنا درست ہے اور نہ سایہ اور پانی سے ہانکنا اور نہ درخت اور نہ سبزہ وہانکا کاٹنا اور گہاس اور نہ پتے جہاڑنے یہہ سب جائز نہین مگر اوخر اور سناکہ دوا کی ضرورت کے واسطے جائز رکہا ہے اور یہہ بہی ہے کہ اسجگہ آدمی ارادہ کرنے سے گناہ کی پکڑا جاتا ہے سوائے اور مکانونکے اور عبادت اور بندگی دعا کی بہت ثواب رکہتے ہے چنانچہ حسن بصری رضی عنہ سے منقول ہے کہ ایک روزہ مکہ معظمہ کا برابر لاکہہ روزون کے ہے اور ایک درہم دینا اس مکان مبارک مین برابر لاکہہ درہم کے ہے اور حاکم کے مستدرک مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حسنات الحرم کل حسنۃ بمائۃ الف حسنۃ یعنی ہر نیکی کہ حرم مین کی جاتی ہے برابر لاکہہ نیکی کے ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین ابن عمر سے واقع ہے کہ من مات بمکۃ فکانما مات فی السماء الدنیا یعنی جو کوئی مرا مکہ معظمہ مین تو گویا کہ مرا دنیا کے آسمان پر اور نشانیان عجیب وغریب نظر آتے ہین کہ اگر درندہ جیسے بہیڑیا یا چیتا کسی جانور کے پیچہے دوڑتا ہے وہ جانور جب حرم کی حد مین داخل ہوجاتا ہے تو وہ درندہ پہر جاتا ہے اور ہرگز حرم مین داخل نہین ہوتا اور بہت لوگون نے حرم کی حد مین ہرنون کو اور درندے جانورونکو ایک جگہہ مین دیکہا ہے اور یہہ بہی ہے کہ پرندہ جب اوڑتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آتے ہین تو کچہہ ادہر کچہہ ادہر پہٹ جاتے اور خانہ کعبہ کے اوپر ہوکر نہین جاتے یہہ بات ہمیشہ لوگ دیکہتے ہین اور یہہ بہی ہے کہ پانی زمزم کے کوئی کا شب برات کو جوش کرتا ہے اور یہہ بہی ہے کہ زمزم کے پانی مین ایک خاصیت ہے کہ اوسکی پینے سے سیری حاصل ہوتی ہے اور دیکہنا زمزم کی طرف نفاق سے امن مین رکہتا ہے اور جو کوئی زمزم کا پانی جس نیت سے پیوے وہی مراد پاوے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ کی طرف دیکہے اسلیے کہ میرے اگلے پچہلے گناہ بخشے جاوین تو وہ قیامت کو بخشا جاویگا اور خدا تعالی کی پناہ مین ہوگا اور فرمایا جسنے فقط کعبہ کیطرف دیکہا نہ تو اوسکا طواف کیا اور نہ وہان نماز پڑہی تو بہی دیکہنا افضل ہے خدا تعالے کے نزدیک ایک برس کی عبادت سے جو مکہ مین نہ کی ہو اور وہ ایک برس کہ عبادت ایسی ہو کہ دن کو اوسمین روزہ رکہا ہو اور رات کو نماز اور رکوع سجدہ برابر کرتا رہا اور فرمایا جو کوئی کعبہ کی طرف منہ کرکے ایکساعت بہی بیٹہا خاص اللہ کی رضامندی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی لئے اور کعبہ کی بڑائی بہی اوسکی دلمین ہو تو اوسکو اللہ تعالے دیتا ہے ثواب اوس شخص کا سا جسنے حج کیا اور عمرہ بجالایا اور جہاد کیا اور گہوڑا اللہ کی راہ مین جہاد کے لئے دوڑایا ہوا اور روزہ رکہتا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے پہل خدا تعالے رحمت کی نظر مکہ والون پر کرتا ہے جنکو طواف کرتے یا نماز پڑہتے یا مسجد مین بیٹہے یا کعبہ کی طرف کو منہ کئی ہوئے دیکہتا ہے تو اوسکو بخش دیتا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ اب تو وہان کوئی نہین رہا مگر ایک لوگ پڑے سوتے ہین حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ اونکو بہی ہمارے بخشون ہوئے ہین شامل کردو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان کا مہینہ تمام وکمال مکہ مین کرے اور تمام مہینے کے روزہ رکہے اور نماز تراویح اور تہجد کی ادا کرے

اور جو کچھہ ہوسکی کار خیر کرے تو خدا تعالی اوسکے لئے رمضان کے ایک لاکھہ مہینونکا سا ثواب عطا فرماتا ہے
ایسے وہ رمضان کہ غیر مکہ مین گذارے ہون اور اوسکی لئی ہر روز کی گنتی کے برابر بخشش ملتی ہے اور
شفاعت نصیب اوسکی ہوگی اور برابر گننے ہر دن کے رمضان سے بہشت مین درجے بڑہتے ہین اور ہر روز کے
عیوض مین ثواب غلام آزاد کرنیوالونکا سا پاتا ہے اور فرمایا جو کوئی سات بار خانہ کعبہ کا طوف کرے تیز
گرمی مین سر ننگے ہوکر اور ہر دفعہ مین حجر اسود پر بوسہ دیتا ہے اور اس درمیان مین کسی کو ایذا نہی پہنچاوے
اور دنیا کی بات بہی کرے سوائے ذکر خیر کے تو بدلے ہر قدم کے جو رکہے اور اوٹہاوے ستر ہزار نیکیاں پاوے
اور ستر ہزار درجے اوسکے لیئے بلند کئے جاوین اور اسکے نامہ اعمال مین ستر ہزار برائیان دور کی جاوین
اور فرمایا کہ طوف کرنیوالی کی لیئے ستر ہزار فرشتے جو دنیا مقرر ہین بخشش چاہتے رہتے ہین اور فرمایا
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعبہ کا طوف کرنیوالا اللہ کی رحمت مین آتا ہے بیشک خدا تعالے
فخر کرتا ہے روبرو فرشتونکے انسبت اوسکے کہ طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا اور فرمایا کہ جسکا حج مقبول ہوجاوے
اوسکو اذن ہوگا چارسو آدمیونکی شفاعت کرنے کا خواہ وہ لوگ اپنے کنبہ کے ہون خواہ اور مسلمان
ہون اور روایت مین ہے کہ جسقدر لوگون کو چاہیے گا خدا تعالے اوس حاجی کی سفارش سے بخشیگا
اور فرمایا کہ جو کوئی مکہ کی چار دیواری مین مرا اوسکو ایسا ہے کہ جیسے چوتہے آسمان پر مرا اور جو مدینہ
منورہ کی چار دیواری مرا وہ ایسا ہے کہ آسمان اول پر مرا اور فرمایا کہ اوٹہاویگا اللہ تعالے مکہ کے
گورستان مین سے ستر ہزار شہید جو بحساب جنت مین جاوینگے اور انکی چہرہ چودہوین رات کے
چاند کی مانند روشن ہونگے اور اون مین سے ہر ایک آدمی ستر ستر آدمیون کی شفاعت کریگا
صحابہ نے عرض کیا کہ وہ لوگ کون ہونگے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ مین آتا ہے خدا کی رحمت مین
آتا ہے اور جو وہانسے نکلتا ہے بخشا ہوا نکلتا ہے اور فرمایا کہ کوئی عمل حج مقبول سے زیادہ ثواب مین بہتر نہین
ہے اور فرمایا کہ جو کوئی ایسا حج کرے کہ اوسمین بیفایدہ بات نہ کرے اور فحش نہ بکے اور حرام نہ کہاوے
وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے گناہونسے جیسے اوسکی مان نے آج ہی اوسکو جنا اور فرمایا کہ تحقیق خدا تعالے
ہر روز ایکسو بیس رحمتین خانہ کعبہ کے لیے بہیجتا ہے اونمین سے ساٹہہ تو طوف کرنے والونکے لیئے
ہین اور چالیس وہانکی نماز پڑہنیوالونکے لئے اور بیس وہانکے بیٹہنے والونکے لئے جو خانہ کعبہ کو
دیکہتے رہتے ہین اور دیکہنا کعبہ کی طرف عبادت ہے اور جو کوئی صبر کرے مکے کی گرمی پر ایکساعت
دن کی تو اوس سے دوزخ سو برس کے مسافت دور ہوجاتی ہے اور جو کوئی مکے مین ایک روز بیمار ہوجاوے
لکہتا ہے خدا تعالی اوسکی لئے عمل صالح جو غیر مکہ مین کرتا تہا کہ وہ عمل صالح ساٹہہ برس کی عبادت ہے
اور فرمایا کہ حاجی لوگ راہ مین جو کچھہ خرچ کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالے مرنے سے پہلے
ہزار چند اوسکو دیگا اور قسم ہے اوس خدا کی کہ محمد کی جان اوسکے دست قدرت مین ہے کہ ہر ایک
درہم اوسمین کا یعنی اوس ثواب مین کامل اور بہاری ہوگا بوجہہ مین اس پہاڑ سے اور اشارہ
کیا اپنے جبل ابو قبیس کی طرف اور اسیطرح فضائل حرمین شریفین کے از حد ہین حاصل کلام

یہہ کہ سکونت حرمین شریفین کی سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے چنانچہ حضرت خواجہ حسن بصری رح نے لکھا ایک دوست زاہد کو کہ وہ مکہ معظمہ مین صانہا اللہ تعالی الی یوم الدین سکونت رکھتا تھا اور چاہتا تھا بسبب تنگ حالی کے کہ مکہ سے نکل جاوے فرمایا کہ رہنا مکہ معظمہ مین سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے اگر تجکو وہان دو پیسے حاصل ہون تو بہتر ہے اس سے کہ دو ہزار اور جاکے پاوے اور فرمایا عجب ہے تیری عقل پر کہ نیت نکلنی کی وہان سے کی ہے تو نے بعد اسکے کہ حق تعالی نے تجکو اپنے فضل سے اہل حرم سے کیا اور ہمسایہ اپنا بنایا تمام عالم اس آرزو مین ہین ہزارون مین سے کیسکو یہہ دولت عظیم میسر ہوتی ہے پس شکر اس نعمت کا بجا لا اور جب تک کہ قید حیات مین ہے نہار مکہ سے نہ نکلنا کہ شیطان تجکو خراب کرنا چاہتا ہے اور اپنے پر لازم جان صبر و تقوی اور بعد آپ کو بلا شبہ مکہ بہترین اور محبوب ترین زمین کا ہے اللہ تعالی کے نزدیک اور بزرگتر تمام روئے زمین سے ہے اور فضیلت دی ہے اوسکو تمام شہرون پر اور ذکر کیا ہے اوسکو قرآن مجید مین بیشتر جگہوں سے زیادہ اور اوسکے فضیلت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی حدیثین بیان فرمائی ہین کہ حد شمار سے باہر ہین خلاصہ یہہ کہ اوس دوست کو سمجھا کے اقامت مکہ معظمہ پر مضبوط کر دیا مناسبت حاصل کلام کا یہہ ہے کہ یہہ شہر مبارک بسبب کمال جامعیت کے نہایت عالی مرتبے کو پہنچا ہے اسیواسطے اس سورت مین اسی شہر کی قسم پر ختم فرما کر مطلب کو ارشاد فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ [۱]

بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیکو بہت اچھی صورت بنانے مین یعنی آدمیکو سب حیوانون سے خوبصورت بنایا ۱۲

روح ط **عزیزی** ط التقویم تصییر الشئ علی ما ینبغی ان یکون علیه فی التالیف والتعدیل کما قال وصورکم فاحسن صورکم ای صورکم احسن تصویر وکذا خلقه متصفا بالصفات الالہیة من الحیاة والعلم والارادة والقدرة والسمع والبصر والکلام التی ہی الصورة الحقیقیة الالہیة المشار الیہا بقوله علیه السلام خلق الله آدم علی صورته وعلیه یدور معنی قوله علیه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه فالانسان مظہر الجلال والجمال والکمال ط **روح البیان** ط **قوله** لقد خلقنا الانسان الخ یعنی مقرر ہمنے پیدا کیا انسانکو بہت اچھی صورت اور ترکیب مین اسواسطے کہ اگر ظاہر اسکا دیکھئے تو کمال حسن و جمال کے ساتھ موصوف ہے قد اور قامت مین اور دوسرے اندامو کے خوبی اور برابری مین گردن اوسکی نہ بہت لمبی ہے اونٹ کی سی نہ بہت چھوٹی ہے کچھوے کی سی ناک اوسکی نہ ایسی لمبی جیسی ہاتھی کی سونڈ نہ اور چارپایوں کی طرح نے معلوم اسیطرح سب اعضا مین فکر کیا چاہیے اور خوبی حسن و جمال دریافت کیا چاہیے اسیواسطے امام شافعی رحمہ اللہ کے زمانے مین ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا تھا ان لم تکن فی احسن من القمر فانت طالق یعنی اگر تو چاند سے اچھی نہوگی تو تجھکو مین نے طلاق دی سب علما اوس وقت کے حیران ہوئے اور طلاق پڑنے کا حکم دیا جب یہہ استفتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا فرمایا کہ طلاق واقع نہین ہوئی اسواسطے کہ اوسکی عورت

[۱] تقویم یعنی ہوسنا کسی شے کا اوپر اوس چیز کے کہ لائق ہے یہہ کہ ہووے اوپر تالیف و تعدیل کے جیسا کہ کہا اور مصور کیا تمکو پس اچھا مصور کیا تمکو اے مصور کی تمکو اچھی صورت کا اور اسیطرح پیدا کیا اوسکو متصف ساتھ صفات الہیہ حیات کے اور علم اور ارادہ اور قدرۃ اور سمع اور بصر اور کلام وہ کلام کہ وہ صورۃ حقیقیہ الہیہ ہے جو اشارہ الیہا ساتھ قول علیہ السلام کے کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اوپر صورت اپنی کے اور اوپر اسکے ہے معنی قول علیہ السلام کے جس نے پہچانا نفس اپنے کو تحقیق پہچانا رب اپنے کو پس انسان مظہر جلال اور جمال اور کمال کا ہے ۱۲

انسان ہے اور انسان کو حق جل وعلا نے فرمایا ہے کہ مین نے اچھی صورت مین اوسکو بنایا ہے اگر چاند
کی صورت ایسی اچھی ہوتی تو احسن تقویم اوسکی تعریف مین کیون فرماتا ہے ولنعم ما قیل مَا اَنْتَ یَا وَجْہَہَا یَا مُ
شَبِّہُہَا بِالشَّمْسِ وَالْبَدْرِ لَا بَلْ اَنْتَ نَاجِبُہَا مِنْ اَیْنَ لِلشَّمْسِ خَالٌ فَوْقَ وَجْنَتِہَا وَمَضْحَکٌ مِنْ نِظَامِ الدُّرِّ فِیْہَا
مِنْ اَیْنَ لِلْبَدْرِ اَجْفَانٌ مُکَحَّلَۃٌ بِالسِّحْرِ وَالْفَتْحِ یَجْرِیْ فِیْ حَوَاشِیْہَا یعنی نہین ہے تعریف کرنیوالا اے وہ شخص
جو تشبیہ دیتا ہے انسان کو آفتاب اور ماہتاب سے بلکہ تو ہجو کرنیوالا ہے اوسکا کہان ہے آفتاب کے تل
رخسارے پر اور ہنسنے مین لڑے موتیون کی منہہ مین اوسکی کہان ہے چاند کی پلکین سرمہ
والیان جادو بھرے اور فتح اور نصرت جاری ہے کنارونمین اوسکی اور ظاہر بات ہے کہ چاندمین
سوائے روشنی اور چمک کے کچہ اور نہین ہے اور یہ نسخہ جامع ہے نقاشی کے نزاکتونکا اور طرح طرح کی
شکلونکا چنانچہ کہا گیا ہے ؎ من ماہ ندیدہ ام کلہ دارے من سرو ندیدہ ام قبا پوشے یعنی مینے چاندکو
نہین دیکھا ٹوپی پہنے ہوئے اور سرو کو نہین دیکھا مینے قبا پہنے ہوئے اور اس سبب سے یہ بھی ہے
کہ کوئی صورت دنیا مین لائق عبادتون کثیرہ کے نہین ہے جیسے آدمیکی صورت ہے کہ قیام اور رکوع
اور سجود سب اوس سے ہوسکتا ہے اور اگر اوسکی حسن کا بیان تفصیل کے ساتہہ کیا جاوے جیسا کہ علم تشریح
مین بیان ہے تو اسکو دفتر کے دفتر چاہئین اسواسطے اس بیان سے خاموش ہونا اور زبان قلم کو
روک رکہنا بہتر ہے اور اگر اوسکی باطن کے معنی غور کرین تو چار عالم اس نسخہ جامع مین لپٹی ہین
عالم شہوت کا اور عالم غضب کا اور عالم وہم کا اور عالم خیال کا اور ان چارون عالم کو غیبی حاکم
کے حکم کا مسخر اور تابعدار کیا ہے اور اس حاکم کو شرع کے نورانی مشعل سے آنکھون کی روشنائی بخشی
کہ بھلے بری کو اس نور سے پہچان لے پہر جب حکم اوس حاکم کا ان چارون عالم پر غالب ہوتا ہے
تو آدمی بڑے مرتبے کے کمال اور جامعیت کو پہنچتا ہے اور جو چیز کہ کسی عالم متفرق مین اوسکو
حاصل ہونی ہے کی توقع نہین ہوتی ہے اس نسخہ جامعہ سے کہ انسان ہے حاصل ہوتی ہے جیسے
معجون مرکب کے خاصیت کہ کسی چیز مین اوسکی اجزاؤن سے وہ خاصیت حاصل نہین ہوتی لیکن
غلبہ اس حاکم کا مخفی غیبی مدد اور آسمانی توفیق سے ہوتا ہے اسیواسطے ہر کسی کو میسر نہین ہوتا
چنانچہ فرمایا ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ پہر ڈالدیا ہمنے اوسکو نیچے سے نیچے
یعنی ایسا خوبصورت بناکر سب سے نیچے پہچا دئے جعلناہ من اہل النار الذی ہو اقبح من کل قبیح واسفل
من کل سافل لعدم جریانہ علی موجب ما خلقناہ علیہ فالمراد بالسافلین عصاۃ المؤمنین اور افعل التفضیل
آنجائے پر شامل ہے متعدد متفاوت کو اور اسفل سافلین یا تو حال ہے مفعول سے اے رددناہ حال
کونہ اسفل سافلین یا صفت ہے واسطے مکان محذوف کے اے رددناہ الے مکان ہو اسفل امکنۃ السافلین
والاول اظہر یہہ بہیہ بحسب بعض افراد انسانکے بسبب غوطہ مارنے اوسکے دریا شہوات حیوانیہ
بہیمیہ مین وفیہ اشارۃ الی ان الاعتبار انما ہو بالصورۃ الباطنۃ لا بالصورۃ الظاہرۃ ولذا قال الشیخ
سعدی ؎ رہ راست باید نہ بالائے راست کہ کافر ہم از روئے صورت چو ماست ۔ اور اسفل سافلین

ثمرہ ہے عام ہے کل نجس کو جیسا کہ کہے تو فلان اکرم قایم ۱۲ معا دروح البیان عزیزی سے

اے ثم کان عاقبۃ امرہ حین لم یشکر نعمۃ تلک الخلقۃ الحسنۃ القویمۃ السویۃ ان رددناہ اسفل من

خلقا ۱۲ مد ۱۲ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ

مَمْنُوْنٍ ۝ مگر ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین اللہ تعالیٰ اور رسول وغیرہ پر اور نیک کام کرتے

پہر اون لوگونکا بدلا کم ہوگا یعنی اون ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والونکا بدلا ایسی

نعمت دیوینگے جو ہوگی کبہی کم چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو مسلمان بندہ اچہے دین کے چلن

اور طریق پر ہوتا ہے اور وہ طریقہ اس بڑہاپے یا مسافری یا بیماری کے سبب سے چہوٹ جاوے

حق تعالیٰ کاتب الحسنات کو فرماتا ہے کہ نامہ اعمال مین اس شخص کے ثواب اون طاعتون اور

نیکیون کا کہ ہمیشہ کرتا تہا لکہ دو اور اوسکا ثواب اسی روکو مت بلکہ بعضے روایتون مین آیا ہے

کہ مرنے کے بعد اوسکے فرشتونکو حکم کرینگے کہ اوسکے قبر کے پاس تسبیح اور تکبیر اور تحمید سے مشغول

رہو اور وہ سب اس بندے کے نام لکہو یہانتک کہ قیامت کے دن تلک جب قبر سے اُٹہے تو ان سب

انہا خزانونکو خرچ مین لاوے اور بعضی مفسرون نے ثم رددناہ اسفل سافلین کی آیت کو بڑہاپے

کی حالت پر قیاس کیا ہے کہ اسحالت مین آدمیکی صورت بدل جاتی ہے اور جوڑ بند ڈہیلے

ہوجاتے ہین اور پیٹہ جہک کر کمان سی ہوجاتی ہے اور سیدہا پن قد کا برباد ہوجاتا ہے اور

سارا بدن اور سر کے بال سفید ہوکر مبروص یعنی سفید داغ والے کی صورت بنجاتا ہے اور جہریان اوسکے

چہرہ پر پڑ جاتی ہین تو اوسکا چہرہ بدزیب معلوم ہوتا ہے اور دانت اُکہڑ کر منہ کہنڈر کی صورت

بنجاتا ہے لیکن ان معنونکو استثنا الا الذین امنوا وعملوا الصلحت کی مناسب نہین ہے مگر جبکہ استثنا

کو منقطعہ کہین سو اوسمین بڑا تکلف ہے اور جو ان آیتون سے معلوم ہوا کہ حقیقت دین کی غالب

کرنا عقل کا ہے تمام قوتون پر جیسے شہوت اور غصہ اور وہم اور خیال اور عقلکو نور سے شرع کی روشن

کرنا پس دین کی تکذیب کرنیکے کوئے وجہہ باقی نرہی اسواسطے کہ انسان کے معنوی خوبصورتی

عین دین ہے اور وہ حسن ہر کسی کو مطلوب و مرغوب ہے ۱۲ عزیزی وغیرہ

وفی التفسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا مرض اوسافر کتب لہ مثل ما کان یعمل

صحیحا مقیما وفی تفسیر ابی اللیث روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان المومن اذا مات صعد الملکان

الی السماء فیقولان ان عبدک فلانا قد مات فائذن لنا حتی نعبدک علی السماء فیقول اللہ ان سمواتی

مملوۃ بملائکتی ولکن اذہبا الی قبرہ واکتبا حسناتہ الی یوم القیامۃ ۱۲ روح البیان ۱۲

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝ پہر کس چیز کو

جہوٹہ جانتا ہے تو اے منکر قیامت کے کیا نہین ہے خدا تعالیٰ خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے

والونسے ۱۲ توجہ فمایکذبک الخ پہر کون سی چیز تیری جہٹلانے کا باعث ہوتی ہے اپنے دین کو

باوجود ظاہر ہونے ایسی ایسی دین کے مقدمات کے جو اوپر بیان ہوچکے کیا نہین ہے اللہ سب حاکمونکا

حاکم اور جو دوسرے حاکم اپنی رعیت کے واسطے یہہ بات نہین چاہتے ہین کہ ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ
مین جا ملین یا اعلی مرتبہ سے ادنی کی طرف جہکین تو حقتعالی کیونکر ایسی حرکت پسند کریگا کہ حکمت کے
خلاف ہے اور اگر نظر اوسکی حکمت اور عدالت پر کرین تو معلوم کرلین کہ بدلا نیکی کا بد کا پہنچانا اور فرق
حرکت بدکار اور نیکوکار مین کرنا حکمت اور عدالت کے واسطے وجب ہے آب جانا چاہیے کہ جزا کا
ہونا باعتبار قدرت کے ممکن ہے اور حکمت اور عدالت کی راہ سے واجب ہے اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جو کوئی سورہ والتین کو پڑہے اور اس آیت پر پہنچے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ
تو چاہیے کہ کہے بلیٰ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ یعنی سچ ہے تو سب حاکموں کا حاکم ہے اور مین بہی اس
بات پر گواہ ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین
اس سورہ کو اکثر پڑہا ہے اور حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بہی اکثر اس سورہ کو
کعبے کے سامنے فرض نماز مین پڑہتے تہے والمعنی الیس اللہ باقضی القاضین یحکم بینک وبین من
یکذبک بالحق والعدل وکان علیہ السلام اذا قرأہا یقول بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی خاتم
الصلوات کما فی عین المعانی ویامر بذلک ایضا قال من قرأ الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلے
وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرأ ہذہ السورۃ اعطاہ اللہ خصلتین العافیۃ والیقین مادام فی
الدنیا ویعطی من الاجر بعدد من قرأہا ۃ روح البیان و بیضاوی ۃ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ اقرا

یہہ سورت مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی ۱۸۰ حرف ہین
اور اس سورۃ کو سورۂ علق بہی کہتے ہین کیونکہ اس سورۃ مین مذکور ہے کہ آدمیکو علقے سے یعنی جمے
ہوئے لہو سے بنایا ہے اور یہہ مذکور دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ اللہ تعالی اپنی رحمت سے ذلیل کو
عزیز کر دیتا ہے جیسے اس لہو کی پہٹکی کو کہ نہایت ذلت کے درجے مین تہی انسان کی صورت بنا کر
اور اوسمین روح پہونک کر کیا کچہہ عزت بخشی اسیطرح سے آدمیکو باوجود کمال ذلت اور محتاجگی کے
اتارنی سے قرآن کی اور سکہلانے سے وحی کے علمون کی عزت دیتا ہے اور جو شبہ کہ اس مقدمہ مین
کافرونکے دلمین کہٹکتا تہا سو انسان کے خلقت کے ابتدا کو دیکہنے سے کہ ایک لہو کی پہٹکی سے
بنا ہے دفع ہو جاتی اور اس سورۃ کو اکثر مفسرون نے اول ما نزل من القرآن کہا ہے یعنی اول
جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو یہہ آیتین ہین اور وہ جو حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے
کہ اول ما نزل من القرآن فاتحۃ الکتاب یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو سورۂ فاتحہ ہے
اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اول ما نزل سورۂ مدثر ہے سو یہہ بات ظاہر مین تو
ایک دوسرے سے مخالف معلوم ہوتے ہے لیکن مطابقت اور توفیق ان تینون قولون کی اسطور سے
ہے کہ اول حقیقی یعنی سبکے پہلے نازل ہونے مین پہلے پانچ آیتین اس سورۃ کی ہین بعد اوسکی نماز کے
تعلیم کیواسطے سورہ فاتحہ نازل ہوئی ہے پہر یعد بند ہونے وحی کے اول جو نازل ہوئی ہے سورۂ
مدثر ہے پہر بعد اوسکے قرآن کا نازل ہونا پے درپے شروع ہو گیا پس جس شخص نے کہ سورۂ مدثر کو

اول ما نزل کہا ہے تو گویا اُسنے متصل پے در پے نازل ہونا مراد لیا ہے اور نازل ہونیکو اس سورۃ کے
باقی قرآن کے نازل ہونیکے تمہید ٹہرایا ہے اور سورۂ فاتحہ کے نازل ہونیکو مناجات کی تعلیم کیواسطے
قرار دیا ہے اور پہنچانا دین کے حکموں کا سورۂ مدثر کے نازل ہونے سے شروع رکہا ہے اور جسنے کہ سورۂ
فاتحہ کو اول ما نزل کہا ہے سو اس سے مراد یہ ہے کہ اول جو چیز کہ اوسکی سبب سے قرب نزدیکی حاصل ہو
اوسکا پڑہنا عبادت ہو اوہ یہی سورہ فاتحہ ہے اور سورہ اقرأ فقط پڑہنے کا طریقہ سکہانیکو اور عادت
ڈالنی کو نازل ہوئی تہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ
خَلَقَ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے
پڑہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے جسنے سکہایا ساتہہ قلم کے سکہایا آدمی کو جو کچہہ نہین جانتا تہا
تفسیر اس سورہ اقرأ کی نازل ہونے کی کیفیت یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
چیز کہ علامتوں سے وحی کے اول نمودار ہوئی سچے خواب تہے کہ جو کچہہ آپ اونکو خواب مین دیکہتے تہے
اوسیطرح دنکو ظہور مین آتا تہا بعد اوسکی محبت خلوت اور گوشہ نشینی کی آپکی خاطر مبارک پر
غالب ہوئی اور کوہ حرا مین کہ مکہ معظمہ کے قریب ہے تشریف فرما ہوکر ایک مکان اپنی خلوت کیواسطے
مقرر فرمایا کہانا پانی روز کا ہمراہ لیجاکر اوس غار مین بیٹہا کرتے تہے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا
اور تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے تہے جب کہانا دانا تمام ہوجاتا تہا تو دولت خانہ کو تشریف فرما
ہوتے تہے اور ایک دو روز رہکر اہل وعیال کا حق ادا کرکے پہر کہانا پانی ساتہہ لیکر اوس غار مین جا بیٹہتے
اور آپ کے رہنے کی مدت اوس غار مین اکثر ایک مہینہ سے کم ہوتی تہی اور کبہی اتفاقا ایک مہینہ
بہی اوس غار مین رہے ہین ایک روز اوسی خلوت کے دنوں مین اوس غار سے نکل کے ہاتہہ
پاؤن دہونے کے واسطے پانی کے کنارے کہڑے تہے یکایک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے
آواز دی کہ اے محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کو دیکہنے لگے لیکن کچہہ نظر نہ آیا پہر دوسرے
اور تیسرے بار بہی اسی قسم سے آواز آئی آپ حیران ہوکر ادہر اودہر دیکہنے لگے کہ اچانک ایک شخص
نورانی چہرہ مانند آفتاب ایک نور کا تاج سر پر دہرے سبز پوشاک پہنے آدمی کی صورت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آنحضرتؐ سے کہنے لگا کہ پڑہ اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ
اوس بزرگ کے ہاتہہ مین ایک سبز ریشمی کپڑا لکہا ہوا تہا اوس ٹکڑے کو آنحضرتؐ کو دکہایا اور کہا
کہ پڑہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مین حرف کی صورت نہین پہچانتا اور پڑہا ہوا نہین ہون اوس بزرگ
نے پہر کہا پڑہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگا کر ایسے زور سے دبایا کہ آنحضرتؐ کو نہایت
تکلیف ہوئی اور بدن مبارک تمام پسینہ پسینہ ہوگیا اسیطرح سے تین مرتبہ کیا اور چوتہی مرتبہ کہا
اقرأ باسم ربک الذی خلق الخ یہہ پانچون آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد ہوگئین اور بعضی
روایتون مین آیا ہے کہ اوسی بزرگ نے بعد سکہانے ان آیتون کے اپنا پاؤن زمین پر مارا

سئلہ اقرأ باسم ربک الخ
محل باسم ربک النصب
علی الحال ای اقرأ
مفتتحا باسم ربک کانہ
قیل قل بسم اللہ ثم اقرأ
الذی خلق لم یذکر للخلق
مفعول لان المعنی الذی
حصل من الخلق واستاثر
لا خالق سواہ وتقدیرہ خلق
کل شیء فیتناول
کل مخلوق لانہ
مطلق فلیس بعض
المخلوق بتقدیرہ
اولی من بعض کذا مدارک

وہانسے ایک چشمہ پانیکا پیدا ہوا پہر آنحضرتؐ کو طریقہ غسل اور وضو اور استنجا کرنیکا سکہایا اور دو رکعت نماز پڑہائی اور سورہ فاتحہ بہی سکہائی کہ نماز مین پڑہا کرین بعد اس معاملہ کے آنحضرتؐ اس صدمہ سے خوف سے کانپتے ہوئے دولت خانہ مین تشریف لائی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجکو بالا پوش اوڑہا دو کہ یہہ تہرتہری میری موقوف ہو جاوے پہر جب تہوڑی دیر کے بعد وہ لرزہ موقوف ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچہا کہ کیا حال تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احوال بیان فرمایا کہ مین اپنی جان سے ڈرتا ہون کہ اس صدمہ مین ہلاک نہ ہو جاؤن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ہرگز خوف نہ کرے کیونکہ حقتعالی نے آپکی ذات پاک مین اپنی رحمت کی صفتین بہت ظاہر فرمائی ہین چنانچہ ضعیفون پر رحم کرتے ہو اور اپنے ناتے والون سے سلوک اور محبت کرتے ہو اور مہمانون کے ضیافت کرتے ہو اور محتاجون کے کامون مین مددگاری پہر جو شخص کہ بقدر خلق اللہ پر رحم کرتا ہے وہ رحمت الہی کا سزاوار ہے نہ غضب اور عقوبت ہونی کی لایق بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس کہ اونکی چچا زاد بہائی تہے اور دین عیسوی رکہتے تہے اور عبرانی کتاب لکہتے اور توریت اور انجیل سے خوب واقف تہے بلکہ عربی زبان مین اونکا ترجمہ بہی کرتے تہے لیگئین اور کہا کہ بہائی ذرا سنو تو مین تمہاری بہتیجی کا احوال بیان کرتی ہون القصہ جب ورقہ نے یہہ تمام ماجرا سنا تو کہا کہ یہہ شخص ناموس اکبر تہا اور اہل کتاب کی اصطلاح مین ناموس اکبر جبرئیل علیہ السلام کو کہتے ہین اور کہا یہہ وہی ناموس ہے کہ جو اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبرون پر وحی لاتا تہا اور موسی علیہ السلام پر بہی نازل ہوتا تہا اب خوش ہو اور کچہہ خوف نہ کرو لیکن تمہاری قوم اس نعمت کی قدر نہ جانین گے اور تمکو تکلیف پہنچاوینگی یہانتک کہ تمکو اس شہر سے نکال دین گے سو کیا خوب بات ہو کہ مین اوس وقت تک زندہ رہون اور تمہاری تائید اور مدد کرون اور دونون جہان کی سعادت اس وسیلہ سے حاصل کرون مگر اس مقدمہ سے چندروز کے بعد ورقہ نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خواب مین سفید کپڑے پہنے پہرتے دیکہا تو تعبیر فرمائی کہ یہہ شخص بہشتی تہا **قولہ عزیزی** اقرأ بے مایوحی الیک یا محمد قال الامام البصری رحمۃ اللہ واتت علیہ اربعون فاشرقت شمس النبوۃ فی رمضان + لما بلغ علیہ السلام راس الاربعین ودخلت لیلۃ سبع عشرۃ من شہر رمضان جاءہ الملک وہو فی الغار کما ثبت. رضی اللہ عنہا ان آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام پیر کی صبح کو پس کہا اقرأ فرمایا ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الے ضمنے وعصرنی ثم ارسلنی فعلہ ثلاث مرات ثم قال اقرأ الخ حتی اذا کان فی جانب من الجبل سمع صوتا یقول یا محمد انت رسول اللہ انا جبرئیل ورجع الے خدیجہ یرجف فوادہ فحدثہا بما جری فقالت لہ البشر یا ابن عمی واثبت فوالذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکون نبی ہذہ الامۃ ثم انطلقت الی ورقۃ فاخبرتہ بذلک فقال فیہ فان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی + حدیثک ایانا فاحمد مرسل وجبرئیل یاتیہ ومیکال معہما + من اللہ وحی یشرح الصدر منزل + یفوز بہ من فاز عز الدینہ ا ویشقی بہ الغاوی الشقی المضلل + فریقان منہم فرقۃ فی جنانہ + واخری باغلال الجحیم تغلل + **قولہ** اقرأ کہا

قاضی بیضاوی نے کہ تحقیق مفعول اقرأ کا مقدر ہے اسے اقرأ القرآن اور کہا گیا ہے کہ مفعول
اقرأ کا باسم ربک کا ہے اور یے زیادہ ہے الذی خلق وصف الرب یہ قولہ من علق جمع علقة کثمر وثمرة
وہی الدم الجامد و قولہ وربک الاکرم کلام مستانف **دوح** اب فکر کیا چاہئی کہ آدمی کی
پیدایش کجے ہوئے لوہو سے توالد کی صورت مین ظاہر ہے کہ جب نطفہ ما کے پیٹ مین ٹھہرتا ہے
تو قوت جاذبہ کے زور سے جو اسکو عنایت ہوئی ہے بہت سا لہو ماکے بدن سے اپنی طرف کھینچتا ہے
اور جمانیوالی قوت سے جامنکی مانند اس لہو کو جما دیتا ہے یہانتک کہ رفتہ رفتہ صورت ہڈیون اور
گوشت اور پوست کے حاصل کرتا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام کی مانند پیدا ہونیکی صورتین نہیں
پیدا ہونا علق سے ان معنو مین ہے کہ انسان کے اعضا غذا مین بدلہ او سچیز کا ہے جو اسمین سے
تحلیل اور فنا ہوتے رہتی ہین اور غذا بعد ملی ہوی ہضم کے مرتبو نکی جما ہوا لہو بنکے اعضاؤنکی
صورت ہو جاتی ہے بلکہ توالد کیصورتین بھی بعد جدا ہونے بچیکی ما کی پیٹ سے اسیطور سے خلقت
انسانکی واقع ہوتی ہے اور اسیواسطے ان انکی پیدایش کے سب اصلو نمین سے علق کو مذکور فرمایا ہے
کہ یہ مادہ ہر وقتمین اسی صورت سے درکار ہے برخلاف مٹی اور نطفہ اور سوا اون دونونکی شروع پیدایش
مین درکار ہوتے ہین اور بقا مین درکار ہین اب فکر کیا چاہیے کہ ایک اکیلی چیز کو کہ وہ جما ہوا
لہو ہے وہی روحکی صورت بنکے سمجھنیوالی اور حرکت دینیوالی قوتونکا حامل ہوتا ہے اور وہی
اعضا کیصورت پکڑکے ہڈی اور مغز اور گوشت و پوست بھی بن جاتا ہے اور روح لطیف مجرد کو اعضا
کے ساتھہ کہ ایسی ناپاکی چیز سے پیدا ہوتی ہین کیسا کچھہ لگانگت اور اتحاد حاصل ہوتا ہے پس اسجگہہ سے
نازل ہونا ذات اور صفات کے معنونکا خیال مین اور بولنی کے آلاتمین پوچھا چاہئے اور یہ بھی سمجھہ لینا
چاہیے اقرأ کا لفظ کہ شروع کلام مین واقع ہوا ہے کہ اکثر عوام کو شبہ مین ڈالتا ہے اور وہ خیال
کرتے ہین کہ چاہئے تہا کہ یہہ لفظ قرآنمین داخل نہوتا کیونکہ یہ لفظ قرآنشریف کے پڑہنے کے واسطے فرمایا ہے
اوسکو قرآنمین کسواسطے لکہنا چاہیے بلکہ قل کے لفظ مین بھی کہ سرے پر پانچ سورتونکی واقع ہے قل
اوحی اور قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین یہی
شبہ وارد کرتے ہین اسیواسطے بعضے صحابہ نے قل کے لفظ کو معوذتین مین موقوف کر دیا تہا لیکن اس
شبہ کو اسطور سے دفع کیا چاہئے کہ اقرأ کا لفظ اور اسیطرح قل کا لفظ پیغمبر علیہ السلام کیطرف خطاب ہے
دوسرے امر اور نہی کیطرح پر تو اوسکا قرآنمین داخل ہونا ضرور ہوا جسطرح جسکے خط کے ابتدا مین لکھتی ہین
بلا جنت سنا یا فرمائی ابتدا مین لکھتے ہین بدانند اور بشنانند اسیطرح ان لفظونکو بھی سمجھنا چاہئیے اور اگر کسی
شخص کو سب قرآن سنانا دوسرے کو تبلیغ کے طور پر یا خط کا مضمون سمجہانا دوسرنکو منظور ہو تو
ان لفظونکا بولنا بھی اوسپر ضرور ہو جاویگا اب آئے ہم اسبا کی طرف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو
امی محض ہتے انکو کہنا کہ پڑہ اس قسم سے ہے جیسے اندہے کو دیکھنے کو اور لنجے کو دوڑنے کو کہین
کہ تکلیف مالا یطاق ہے یعنی ایسی چیز کی تکلیف دینا ہے کہ ہو نسکی اور تکلیف مالا یطاق ممنوع ہے

چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا جواب اس خدشیکا یہہ ہے کہ یہہ حکم تکلیفی نہین ہے بلکہ تلقینی ہے جیسے بچے کو جو اول مکتب مین لیجاتے ہین تو اوستاد کہتا ہے کہ پڑہ اگرچہ وہ بچہ اسوقت پڑہنا نہین جانتا لیکن اوستاد کا مطلب یہہ ہی کہ جیسے مین پڑہتا ہون تو بہی اوسیطرح سے میرے پڑہنے کو سن کر پڑہ او یاد کرلے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب اس بات کا تہا کہ مین تو امی محض ہون مجہسے کسطرح پڑہا جاویگا تو تاکید کے واسطے پہر دوسری بار فرماتے ہین اقرأ پڑہ اور بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ اول بار جو اقرأ فرمایا اسسے مراد یہہ ہے کہ قرأت قرآن کی اپنے نفس کے ثواب کیواسطے کر اور دوسری بار جو اقرأ فرمایا اوسسے مراد یہ ہے کہ قرآنکو اور لوگونپر پہنچا اور جسطرح سے امت کو پڑہنا اپنے نفس کیواسطے ضرور ہے اوسیطرح نبی کی امت پر پہنچانیکیواسطے بہی ضرور ہے کیونکہ اگر وہ نہ پہنچا دیتے تو امت کو پڑہنا قرآنکا کسطرح سے میسر ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا اقرأ نماز مین ہے اور دوسرا اقرأ خارج نماز کے اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلا سیکہنیکیواسطے ہے اور دوسرا سکہانیکیواسطے اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلے سے مراد یہ ہے کہ قاری ہو بغیر اسکے کہ کسی چیز کو قرأت کیواسطے معین کرین اور دوسرا متعلق ہے اسم ربک سے جو پہلے گذر چکا ہے یعنی اپنے پروردگار کے نام کو پڑہ اب اُمیت کے مانع کے دفع کرنیکواسطے جو بار بار خاطر مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرتا تہا اور خیال فرماتے تہے کہ اُمی کو علم حاصل کرنیکا طریقہ خصوصًا وہ علم جو متعلق صفات الہی سے اور کلام قدیم سے اور اوسکے ہر روز کے احکام موسے ہو کیونکر حاصل ہوسکیگا اسواسطے ایک اور مقدمیکو ارشاد فرماتے ہین کہ اس مقدمہ سے طریقہ علم غیبی کے حاصل ہونیکا لوگونپر واضح ہوتا ہے وربک الاکرم اور پروردگار تیرا بڑا کریم ہے کہ اُمی کو دانا کر دینا اور جاہل کو عالم بنا دینا اوسکی نزدیک بہت آسان کام ہے کیونکہ اُمی کو اگر مانع ہے تو یہی بات ہے کہ علم حاصل کرنی کی اسباب نہین رکہتا ہے اور اس قسم کی مانع سب آدمیونکیواسطے بہ نسبت بعضے علمونکی موجود ہین پہر باوجود ان موانعونکے حق تعالے اون علمونکو بعضے مخلوقات کے واسطے سے آنکو پہنچا دیتا ہے چنانچہ فرمایا ہے الذی علم بالقلم وہ ایسا پروردگار ہے کہ تعلیم کیا آدمیونکو قلم کے واسطے سے وہ چیز جو حواس اور عقل اور خبر سے دریافت نہین کرسکتے ہین بسبب دور ہونے زمانے کے یا بسبب بُعد مکان کے اور آدمیون کو موافق اونکے استعداد کے کارخانے پر الوہیت کے اطلاع دینا منظور تہا تو اونکو لکہنے کے صنعت قلم کے واسطے سے سکہایا کہ اپنی قلم سے ضبط اوسکا کرین اور معلومات پر بغیر مدد قلم کے ممکن نتہا چنانچہ قتادہ نے لکہا ہے لولا القلم لما قام الدین ولا صلح العیش یعنی اگر قلم نہوتا تو دین قائم نہ رہتا اور نہ زندگانی درست ہوتی ولذلک قیل العلم صید والکتابۃ قیدہ قال کعب الاحبار اول من وضع الکتاب العربی والسریانی والکتب کلہا آدم علیہ السلام قبل موتہ بثلاثمائۃ سنۃ کتبہا فی الطین ثم طبخہ فاستخرج ادریس ماکتب آدم اور اول کاتب خط رمل کے ادریس علیہ السلام ہین اور اول کاتب فارسی کا طہمورث بادشاہ فارس کا ہے اور اول لکہنے والا کاغذ پر یوسف علیہ السلام ہین کہا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ القلم قال لہ

اکتب ما ہو کائن الی یوم القیامۃ واول ما کتب القلم انا التواب توب علی من تاب (روح) ف اب توجہ کی قسمونکا بیان جو اہل طریقت نے حسب قصۂ آنحضرت صلعم اور جبریل علیہ السلام کے نکالا ہے سمجھنا چاہیے کہ وہ چار طرح پر ہے اول تو تاثیر انعکاسی ہے وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوے اور اوس عطر کی خوشبو سب ہمنشینونکے دماغ کو معطر کر دی پس یہہ قسم سب قسمونمین توجہ کی ضعیف کیونکہ اسکا اثر جبھی تک ہے جبتک اوسکی صحبت ہے بعد اوسکے باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی ہے وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل چراغ مین ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ تھی اوسنے اوسکو روشن کر دیا پس چراغ تیار ہوگیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچھہ قوت رکھتی ہے کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بہی اوسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندہی یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اوسکا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطیکہ یہہ تاثیر نفس اور لطیفونکو درست نہین کر سکتی ہے جیسے ناکارے تیل و رتی اور چراغ کو فقط شعلہ سنوار نہین سکتا تیسرے قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ اس طور کی ہے جیسے پانیکو دریا سے یا کوئی سے لا کر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ سے حوض کے فوارے کو کوڑے کرکٹ سے صاف کر دین پہر خوب زور سے اوسمین پانی چھوڑ دین کہ فوارہ خوب جوش اور خروش سے چھوٹنے لگے اس قسم کی تاثیر اون اگلے تاثیرون سے بہت قوی ہے کہ نفس کے اصلاح اور ستھرائی لطیفونکے بہی اوسمین ہوتی ہے لیکن خزانے کے استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان ہوتا ہے نہ کوئی اور دریا کے برابر آور ان سب باتونکے ساتھہ بہی اگر خزانے مین کچھہ آفت یا فطور واقع ہو جاوے تو البتہ نقصان پڑجاتا ہے چوتھی تاثیر اتحادی ہے کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کے ساتھہ خوب زور سے ملا دے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کر جاوے اور یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکھتا ہے کیونکہ صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک ہو جانے سے دونون روحونکے جو کچھہ کہ شیخ کی روح مین ہے طالب کی روح مین سما جاتا ہے اور بار بار حاجت فائدہ لینی کی نہین رہتی ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حال نقل کیا ہے کہ ایک روز آپکے مکان پر کئی مہمان آگئی اور اوس روز آپکی یہان کچھہ کہانے کی قسم سے موجود نہتا آپ کو کمال تردد تہا اتفاقا ایک نان بائی کی دوکان آپکے متصل تہی اس بات کی خبر پا کی ایک خوان بہرا ہوا روٹیونکا خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھہ لا کر حاضر کیا آپ اوسکو دیکہکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنے عرض کیا کہ مجھکو اپنا سا کر دیجئی فرمایا کہ تو اس حالتکا تحمل نکر سکیگا کچہہ اور مانگ وہ اوسی بالکا سوال کیے جاتا تہا اور خواجہ صاحب انکار کرتے تہے جب وہ بہت سے عاجزی کرنے لگا ناچار ہوکر اوسکو اپنی ساتھہ حجرے مین لیگئی اور تاثیر اتحادی اوسپر ڈالی جب حجرے سے باہر نکلی تو خواجہ صاحب اور اوس نان بائیکے صورتمین کچھہ فرق باقی نرہا تہا لوگونکو پہچاننا مشکل پڑا تہا لیکن اسقدر تہا کہ خواجہ صاحب ہوشیار تہے اور نان بائی بیہوش القصہ اس نان بائی نے تین

روز کے بعد اوسی بیہوشی مین رحلت کی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ایمانی بہائیون اس زمانہ پر فساد مین
مرشد کامل کہان کہ جسکی صحبت سے خدا یاد آتا ہو اور محبت دنیا کی کم ہوتی ہو ایسی بزرگ لوگ
دار کفر سے دار السلام مین چل بسے یا کریم دیا مغیث بطفیل اپنے اولیا کے اس ناچیز کو بہی اپنے جوار عزیز
پسند کرلے آمین ثم آمین اب تو بسبب ظلمت کفر کے امتیاز فقر رحمانی اور فقر شیطانی کا جاتا رہا
کوئی راگ اور حال اور وجد کو اور کوئی لنگوٹا مار کر پہاڑ پر بیٹہنے کو اور کوئی صرف لطائف ستہ چلنے
کو درویشی جانتا ہے ہر ایک نے اپنے زعم مین ایک وضع کا نام درویشی رکہلیا ہے خدا آنکہہ دیوے
تا سمجہ لے کہ جسمین آلودگی شرک و بدعت اور فسق کے پاوین اوسی بچین اور اوسمین شیطانی مکر
جانین یہہ لوگ رہزن دین وایمان ہین اصل تحصیل طریقت استقامت شریعت پر ہے یعنی پہلے عقیدہ
ایمانیہ مطابق اہل سنت وجماعت کے جو موافق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے درست
کرے بعد اوسکے اپنے اعمال کو مطابق شریعت کے جسکا بیان کتب فقہ مین مفصل ہے ٹہیک
کرے اور اوسمین لحاظ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے نماز روزہ حج وزکوۃ اور بیع
وشرا اور رہن اور اجارہ اور خالی کرنا قلب کو بغض وحسد وکبر وغیرہ تمامی عبادات اور معاملات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ہووین قرآن وحدیث کو اپنا پیشوا کرلیوے ہر روز ایک وقت معین پر تلاوت کلام
شریف کی لازم کرے اور باوضو ٹہہر ٹہر کر پڑہے اور اوسمین دہیان کرے کہ خداوند جہان کے روبرو
پڑہ رہا ہون اور تنہائی مین پڑہے خصوص تہجد مین کہ موجب برکات ہے اور عین پڑہنے مین
اوس محبوب حقیقی سے جدا ہونیکا تاسف خیال کرے اور رو دے اور اوس کلام پاک کو اوسکی شان
سمجہکر کمال محبت اور ذوق سے پڑہے اور نماز تہجد کو مکان خالی مین ہر روز ادا کرے اور بعد نماز تہجد اپنے
گناہونکو یاد کرکر نہایت حسرت سے روئے اور اوس رونے مین دہیان کرے کہ رحمت الہی میری طرف
متوجہ ہے اور مین قابل اوسکے نہین اور اس رونے کی کیفیت حاصل کرنے مین اس رباعی کو
بہت تاثیر ہے رباعی الہی عبدک العاصی اتاک + مقرا بالذنوب وقد دعاک + فان تغفر فانت
لذاک اہل + وان تطرد فمن یرحم سواک ترجمہ تیرا بندہ گنہگار آیا گناہونکا مقر اور تجہکو پکارا
پہر اگر تو بخشے تو اوسکے سزاوار ہے اور اگر ہانکے تیرے سوا کون رحم کرے اور خلق مین بارہا اتفاق
ہر دم دہیان کرتا ہے یعنی آدمی بنا او چلتے پانی سے اور بعد عشا کے تہوڑی دیر کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر
لازم کرلیوی اسطور پر کہ نماز کے جلسہ سے بیٹہے اور لا کو ناف سے کہینچے دہنے مونڈہے تک اور اللہ کو
مقابل سینے کے لاوے اور وہانسے الا اللہ کا ضرب لگاوے بائین جانب دل کے بائین پستان کے نیچے
اور اوس ذکر کے وقت دہیان کرے کہ لا موجود الا اللہ ولا عزیز الا اللہ یعنی کوئی موجود نہین
خدا کے سوا اور کسیکو عزت نہین خدا کے سوا جب ان امور کو بلا تکلف کرنے لگے اور ایسا سہل
ہو جاوے کہ ہر وقت نظر کے سامنے رہے بعد ذکر فکر کے آنکہہ بند کرکے کہ گویا میرے گولا لگا اور سوراخ
نے تمام جسم کو خالی کردیا جب فکر کامل ہوتا ہے اور ساتہہ ان سب کاموں کی تصور کرے اپنی ذلت کا

اور ہر مخلوق کو بہ تعظیم و توقیر پیش آوے یہانتک کہ کسی کی کو اپنے سے افضل جانے اور حظوظ النفس سے
کنارہ کرے دنیا کی لذتوں مین نہ دراوے جب لذیذ کہانا اچہا کپڑا میسر آوے تب تکالیف رسول مقبول
صلعم اور آپکی اہلبیت کے یاد کر رووے جب اس عنوان پر اپنے ذکر فکر کریگا تب عنایت الٰہی متوجہ ہوگی
اور نسبت کسر نفسی کے حاصل ہوگی اور غیب سے ثمرات مترتب ہونگے اور عمدہ ثمرہ اجابت دعا
ہے حاصل ہوگا اور طالب حق کو دو چیز لازم ہے ایک طاعت خالق دوسرے خیر خواہی مخلوق کی یہی
دو خصلتین ہین سب خوبیونکی اور فقیر کو غنا باطنی پر ضرور ہے اسلیے ذکر یا مغنی کو گیارہ سو بار اور سورہ
مزمل چالیس بار بطہارت پڑہا کرے اسمین غناء ظاہری او باطنی دونونکا فائدہ ہے اور ذکر خفی کو
ہمیشہ کرتا رہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونون آنکہون اور دونون لبونکو بند کرے اور دل
کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم یعنی اللہ سمیع کو دل سے کہنے ناف سے سینے تک اپنے
تصور مین چڑہا دے پہر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہنچا دے پہر وہانسے اللہ علیم کہکر عرش تک
پہنچے پہر الفاظ مذکورہ کو کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹہرے
اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹہرے پہر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹہر جاوے اسیطرح
ہر بار کرتا ہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمانتک پہنچے اور چوتہے بار عرش تک اور
منجملہ ذکر خفی کے یہہ ہے کہ ذاکر بیدار ہوشیار ہوجاوے اپنے دمونپر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون
اپنے ارادہ کے تو اوسکی باہر ہونیکے ساتہہ ہے دل کی زبان سے کہی الا اللہ پہر جب سانس اندر کو جاوے
خود بخود تو اندر جانیکی ساتہہ ہے لا الہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام
پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہوجاتے ہین چنانچہ کسی عارف نے
فرمایا ہے **شعر** گر تو پاس داری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس ٭ **ایضاً** تا بجاروب
لا نروبی راہ ٭ نہ رسی در مقام الا اللہ ٭ اور مراقبہ اس آیت مبارکہ کا کیا کرے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا
فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست نابود ہونیوالا ہے اور
باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اس کے مراقبہ کا طریقہ یہہ ہے کہ
آپکو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکہہ ہوگیا جسکو ہوائین اوڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا
اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کرے اس تصور پر دیر تک
قائم رہنے تو یہہ نیستی اور نابودیکو مفید ہوگا باقی اقسام مراقبہ آیات قرآنیہ کے کتب سلوک مین دیکہنے چاہئین واللہ اعلم
بالصواب ادہم پر مطلب كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ہرگز نہ یون تحقیق
آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکہے اپنے تئین غنی ہوا کلّا کا حرف لغت عرب مین زجر اور توبیخ
یعنی خفگی اور جہڑکی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کلام کے بعد ایک کلام ایسا چاہیے کہ اوسکی طرف
زجر اور توبیخ متوجہ ہو اور اس مقام پر ایسا کلام کہ رد اور باطل کرنے کے قابل تہا ظاہر مین ذکر نہین
کیا گیا اسیواسطے بعضے علمانے کہا ہے کہ کلا اس جاگہ پر حقا کے معنون مین ہے کیونکہ زجر کی صورت

مین بہی اوسکے خلاف کا اثبات تاکید اور تقریر کے ساتہہ اسی کلمہ سے کیا جاتا ہے پس مفہوم اس کلمی کا
مرکب ہے طلب کرنے ناسبق کے اور تحقیق کرنے سے ما لحق کی اور اگر تجرید کے سبب سے محض تحقیق کے
لئے استعمال کرین تو بہی روا ہے لیکن حق یہہ ہے کہ قبل اوسکے ایک کلام ہے پوشیدہ کہ ہر شخص کا ذہن
اوسکی طرف نہین جاتا ہے اور منظور کلا سے طلب کرنا اور رد کرنا اوس کلام پوشیدہ کا ہے اور توضیح اس ابہام کی
یہہ ہے کہ جو اگر مرتبت کو حقتعالی نے بندون کی طرف بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ بے نہایت کرم اوس
پاک ذات کا ہر نوع کی تکمیل اور تربیت کیواسطے متوجہ ہے یہانتک کہ تعلیم اون چیزونکی جو اون کے
مقدور سے باہر ہین قلم کیواسطے سے اونکو بتا دین...... اور الوہیت کے کارخانونمین اس تدبیر سے اونکو آگاہ
کردیا تاکہ خلافت گریکے حکم سے ربوبیت کے کامون کے پیروی اور مخلوقات مین تصرف کرین اور
تصرف الہی کا ظل ہونا اونمین ثابت ہوجاوی اب یہہ جگہہ اس بات کے لایق ہے کہ شاید اس کلام
کے سننے والیکے خیال مین یہہ شبہ گذرے اور کہے کہ جو انسان اس درجے کو جناب خداوندی مین عزیز
اور مکرم ہے پہر کسواسطے اوسکو فقر اور احتیاج کے جالمین پہانس رکہا ہے اور ہر مخلوق کی طرف
اوسکو محتاج کیا ہے بلکہ اسقدر اسکی محتاجگی ہر چیز کی طرف دی ہے کہ عشر عشیر اوسکا دوسرے حیوانات
اور مخلوقات کو نہین دی ہے چنانچہ اپنے کہانے مین چکی اور آگ کا اور اسیطرح دوسری چیزونکا محتاج ہے
اور اپنی بیماری مین دوا کا اور حکیم کا اور عطار کا اور جراح کا اور فصاد کا اور کحال کا محتاج ہے اور
اسیطرح اپنی پوشاک اور لباس مین اور گہر بار مین اور چلنے پہرنے مین جو جو احتیاجین کہ یہہ رکہتا ہے
ظاہر اور کہلی ہین کہ دوسرے حیوانون کو ان چیزونمین سے ایک بہی احتیاج نہین اور بزرگی
جو اسکو عنایت ہوئی ہے وہ ایسی چیزون کو نہین چاہتے ہے اگر بہت مکرم اور بزرگ کرنا اس مخلوق
کو سب مخلوقات پر منظور تہا تو پہلے لازم تہا کہ اسکو ایسی احتیاجون سے دور رکہتے اور نزدیک والے
فرشتونکی طرح کسی چیز کا محتاج نکرتے اور اگر خلافت کے اسباب حاصل کرنے کیواسطے اور دوسری
مخلوقات مین تصرف کرنے کے واسطے اوسکو احتیاج ان چیزونکی دی ہتی تو لازم تہا کہ بہت سا مال
اور بڑی بڑی خزانہ اوسکو دیئے ہوتے تاکہ اسمین محتاج نہوتا اور ہر ایک کے سامنے ذلیل نہوتا سو اس شبہ
اور اعتراض کے دفع کرنے کیواسطے کلّا کے لفظ کو لائے ہین اور اس لفظ کے کلام پاک پروردگار مین
دو خاصیتین ہین ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جس آیت مین یہہ لفظ آیا ہو اوسکو یقین جاننا چاہیے
کہ یہہ آیت مکی ہے اور مدینہ منورہ کے آیتونمین یہہ لفظ ہرگز نازل نہین ہوا خطا یا گناہ ہو جاتا تہا
تو اوسکا تدارک بہت جلد کرتے تہے اور پند اور نصیحت کو بہت رحم دلی اور نرمی سے قبول کرتے تہے
اور غصہ اور غضب اور کینہ اور بغض ہرگز اونکے درمیان مین نہتا بخلاف مکے والونکے کہ اکثر کافر
جہگڑالو تہے تو اونکے مقابلے کے کلام مین یہی غصہ اور غضب درکار ہوا اور دوسری خاصیت
یہہ ہے کہ اول نصف قرآن مین یہہ کلمہ یعنی کلّا نہین ہے اور آخر کے نصف مین خصوصاً پہلے
سیپارونمین یہہ لفظ بہت آیا ہے اسکا بہید یہہ ہے کہ پہلے کلام مین سمجہانا اور راہ بتلانا نرمی

سے منظور ہے اور جب آدمی قرآن شریف کو کوئی شخص پڑھ چکا اور اوسکی مضمونکی سمجھانی سے ہرگز راہ پر نہ آیا اور غصہ کرنے اور جھڑکنے کے لایق ہوا خصوصًا وہ شخص کہ جسنے قرآن کو تمام پڑھا اور احکام اور نصیحتوں پر نہ چلا اور کچھ نہ جیتا تو جھڑکنے اور تنبیہ کرنیکی زیادہ تر لایق ہوا اسواسطے اس لفظ کالانا آخر کے سیپارہ میں بہت ضرور ہوا اسیواسطے اگر کسی سے کوئی حرکت بیجا ظہور آتی ہے تو پہلے اوسکو نصیحت کرتے ہیں اگر نصیحت سے راہ پر آیا اور برائی کو چھوڑا تو بہتر ہے اور اگر نصیحت سے کچھ فایدہ نہوا تو البتہ تعزیر اور ذلیل کرنیکے لایق ہوتا ہے قولہ کلا ردع لمن کفر بنعمۃ اللہ علیہ بطغیانہ و ان لم یسبق ذکرہ للمبالغۃ فی الزجر قولہ ان الانسان الخ یعنی تحقیق آدمی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالے کی اور سرکشی کرتا ہے اوسکے بندوں پر جب دیکھتا ہے اپنے تئیں تونگر بے پرواہ سو یہ نہایت کرم اور فضل اوس کریم کارساز کا اوسکے حال کو شامل ہے کہ ہر طرح کی احتیاج اسکو گرفتار کرکے سرکشی اور نافرمانیسے روک رکھا ہے چنانچہ فرمایا وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ یعنی اگر کشادہ کردیتا اللہ رزق اپنے بندوں پر تو البتہ ظلم کرتے اور اپنے حد اور اندازے سے بڑھ چلتے اور بڑا فساد مچاتے زمین میں اور رہتے علیہ السلام فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غِنًى يُطْغِيْ اَوْ فَقْرٍ يُنْسِيْ روایت کیا گیا ہے تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا گمان کرتے ہو تم کہ غنی طغیانی کرتا ہے پس کر واسطے ہمارے پہاڑ مکے کے چاندی اور سونیکا تو کہ لیویں ہم اوسمیں پس طغیانی کریں پس ترک کریں ہم دین اپنا اور تابعداری کریں دین تیرے کی پس اوترے جبرئیل علیہ السلام پس کہا اگر چاہے تو پس کریں ہم یہ یعنی پہاڑ سونے چاندیکا پس اگر نہ ایمان لائے وہ کفار مکہ پس کرینگے ہم ساتھ اونکی وہ عذاب جو کیا ہمنے اصحاب مائدہ سے پس روکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا سے ازراہ مہربانی اور شفقت کے

واستغنی مفعول الثانی ورأہ بمعنی علم لا بمعنی البصر ۱۲

روح البیان ۱۲ اب اس جگہہ پہ اکثر لوگونکے خیال میں ایک شبہ گذرتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر مال نافرمانی اور سرکشی کا سبب ہوتا تو بڑی بڑی صحابہ رض کہ بہت مالدار تھے جیسے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما وہ کسواسطے اسمیں گرفتار ہوتے بلکہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کسواسطے اسقدر کشادگی اور مرتبے دنیا کے ملین دیتے کہ بیت المقدس کے در و دیوار کو سونے اور جواہرات سے جڑوا دیا اور بہت سی اسباب و ہتیار جمع کیئے جواب اس شبہ کا اسطور سے سمجھا چاہئیے کہ اس آیت میں مال کو بالکل نافرمانی اور سرکشی کا سبب نہیں فرمایا ہے بلکہ اپنے تئیں مال کے سبب سے بے پرواہ سمجھنا اور اس احتیاج سے کہ بندے کو اللہ کے درگاہ میں ہر آن اور ہر وقت رہتی ہے غافل ہونا اور مال کی پیدایش کو اللہ تعالی کے کرم اور فضل سے نہ جاننا بلکہ اپنی محنت اور کوشش کیطرف نسبت کرنا سرکشی اور نافرمانیکا سبب ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام اور صحابہ کبار کو اگرچہ مال کی زیادتی تہی لیکن اعتقاد سے بری تھے بلکہ

جو شخص ان بزرگون کے احوال کو دیکھے تو یقینی معلوم کرلیگا کہ محتاجونکی خدمت اور خبرگیری اور خاطرداری
جسقدر ان بزرگو سے ہوئی دوسرو سے نہین ہوئی ہے گویا مال کی کثرت کو زہر قاتل سمجھکر للہ دینے کو
تریاق جان سمجھتے تھے اور حدیث شریف مین وارد ہے نعم المال الصالح للرجل الصالح یعنی کیا اچھا مال
نیک ہے جو نیک بخت آدمی پاس ہے کہ وہ نیک کام مین خرچ کرتا ہے **بیت** توانگری نہ بمال است نزد
اہل کمال ؛ کہ مال تا لب گور است وبعد ازان اعمال **جسینی روح البیان**
اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ؀ مقرر طرف پروردگار تیرے کے پھر آنا ہے سبکو وہان دولت دنیا کی
کام نہ آویگی جو اچھی کام کئی ہونگے وہی کام آوینگے الرجعی مصدر بمعنی الرجوع اَرَءَیْتَ الَّذِیْ
یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؀ دیکھا تونے اوسکو جو منع کرتا ہے یعنی ابوجہل بندہ خاص کو یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ نماز پڑہتا ہے **ف** ابوجہل نے کہا تہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
مسجد مین نماز پڑہتے دیکھون تو ایسا سلوک کرون جو پھر جیتا نہ رہے پھر ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین نماز پڑہتے تہے اور اوسے خبر ہوئی اور نزدیک آیا پھر بہاگا اولٹا اور رنگ اوسکا زرد
ہوگیا لوگون نے پوچہا کیا دیکہا تونے کہا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان ایک کہائی اگ کی
بہری ہوئی دیکہی اور اوسمین سے ایک اژدہا موہنہ کہولکر دوڑا مجہپر اس سببسے بہاگا مین پھر جنید
کہ یہ آیت ابوجہل لعین کے حق مین نازل ہوئی ہی لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی بندگی سے منع کرے
وہ بہی اسی وعید اور سزا کی مین شامل ہے اور وہ جو فقہا نے لکہا ہے کہ غصب کی زمین پر نماز
پڑہنے سے منع کیا چاہیے اور مکروہ وقتوںمین بہی نماز سے منع کیا چاہیے اور مکروہ وقت پانچ ہین
ایک آفتاب نکلنے کا وقت دوسرا اوسکے ڈوبنے کا تیسرا دوپہر کو اوسکے ٹہرنے کا چوتہا نماز عصر کے
بعد مغرب تک پانچوان طلوع فجر سے آفتاب نکلنے تک سوائی نماز فجر کے اور اگر لونڈی یا غلام کو
اوسکا مالک نماز تہجد سے منع کرے بسبب خوف قصور خدمت کے تو اوسکو بہی منع کرنا پہنچتا ہے
اور اسیطرح خدمت کے وقت نماز سے منع کرنا بہی پہنچتا ہے اور اسیطرح خاوندکو منع کرنا اپنی جورو
کو نماز نفل اور اعتکاف سے پہنچتا ہے سو ان سب باتون مذکورہ مین منع کرنا نماز سے دوسرے مصلحت
کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہے تو حقیقت مین منع نہوا بلکہ ایک عبادت سے دوسری عبادت میں
پہنچا دینا ہوا اور بعضے دین کے بزرگون نے ادب کی رعایت کیواسطے ان چیزونکی منع کرنے سے
بہی احتراز کیا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہ عیدگاہ مین تشریف لے گئے چند آدمیکو دیکہا کہ عید کی نماز کے پہلے نفلین پڑہ رہے ہین
آپنے فرمایا کہ اسلئے کہ ہندو کہ مینے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی عیدگاہ مین اوسوقت نفل پڑہتے
نہین دیکہا اور ان لوگون نے آپکے حکم کو نسنا اور اپنے کام سے باز نہ آئے بعضے لوگون نے
عرض کیا کہ یا امیر المومنین اگر حکم ہو تو انکو زبردستی سے منع کر دین اور اگر نہ مانے تو سزا کو پہنچے آپنے
فرمایا کہ مین اس آیت سے یعنی اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؀ کے مضمون سے ڈرتا ہون اور اسطرح

سخت حکم کر نہین سکتا لیکن ادب کی رعایت اوسی جگہہ ہوتی ہے جہان مخالفت کا حکم صریح اور ظاہر
ہو جیسے یہہ مقام تہا کہ یہان صریح مخالفت وارد نہین ہوئی والا موجب اس قول کے الامر فوق
الادب یعنی حکم کا مان لینا ضروری ہے ادب کی رعایت سے اچھی بات کا بتلانا اور بری بات
حتی المقدور روکنا واجب ہے ۵ **عزیزی کا قول** کا ارأیت الخ الاستفہام
للتعجب وتنکیر عبد التفخیم علیہ السلام کانہ قیل تہے اکمل الخلق فی العبودیۃ زمنہ عن عبادۃ او حضرات صوفیہ کے
نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلے ہے اور قرآن مجید مین مواقع کمال قرب وعظمت
کے اللہ تعالی نے انکو بلفظ عبد سے تعبیر فرمایا ہے جیسے سورہ اسرا مین فرمایا سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الخ یعنی پاک ہے وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے
کو مسجد حرام یعنی کعبہ سے طرف مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کے جسکی گرد اگرد ہمنے برکت رکہی ہے
تاکہ دکہاوین اوسی کو ہم بعض اپنی نشانیان اپنے عظمت و قدرت کے یعنے آسمان پر لیجاوین
اور قرب عظیم پر پوہنچاوین اور سورہ نجم مین فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحے یعنی پس وحی
بھیجی اللہ تعالی نے طرف بندی اپنے کے جو کچہہ کہ وحی بہیجی اشارہ ہے اسیا کی طرف کہ مقام
عبدیت سب مقاموں سے افضل و اعلے ہے اور بہید اسمین یہہ ہے کہ عبد کو ایسا علاقہ مولی سے ہوتا
کہ کسیکو کسی سے نہین ہوتا جان ومال عبد کا سب مولی کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا
مالک نہین ہوتا مولی کا ہے اوسمین ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہے یہہ بات نہ پسر کو پدر سے
حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضی اس بات کو ہے کہ عبد ہر آن مولے سے
خائف رہے اور اپنا کچہہ حق اوس پر نہ سمجہے کیا ہے تقرب رکہتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی
اور عاجزی ظاہر کرتا ہے اور اوسکی مہربانی اور وعدہ ہاے انعام پر غرہ ہو اور اوسکی عظمت
وجلال کو بہول نجاوی اور یہی سر ہے درخواست نزول رحمت صیغہ ہای درود مین آپ پر حالانکہ
یقیناً آپ پر رحمت کاملہ نازل تہی اور ہمیشہ نازل رہے گی اور یہی دعا منگوانا واسطے حصول
مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان مین ہے وابعثہ مقاما محمودا ان
الذی وعدتہ اور جب آدمیو نکی سرکشی کی مثال جو استغنا اور بے پرواہی کے
سبب ہوتی ہے بیان فرما چکے تو اس علت کے علاج کا طور بہی ارشاد فرمایا ارأیت ان کان
علی الہدی او امر بالتقوی ۵ کیا دیکہا تونے اوس سرکش نافرمان کو
کہ اگر ہدایت پر ہوتا یا لوگون کو پرہیزگاری کا حکم کرتا تو کیا درجہ ہوتا اوسکا بہشت مین بڑا یعنی
ابوجہل اور تہا ابوجہل کنیت کیا جاتا تہا جاہلیت مین یا ابی الحکم اسلئے کہ بحقیق اہل کفار مکہ گمان کرتے تہے
اوسکو عالم صاحب حکمت کا نام رکہا گیا ابوجہل اسلام مین تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے اللہم
اعز الاسلام بابی جہل او بعمر فلما اعزہ اللہ بعمر رضی اللہ عنہ دل علی ان عمر سعد قریش کی ان اباجہل اشقی
قریش ارأیت ان کذب وتولی ۵ کیا دیکہا تونے اوس سرکش کو جہٹلایا پیغمبر

دین کو اور منہہ موڑا ایمان سے تو ایسے عذاب مین گرفتار ہوا دنیا اور آخرت کے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝ کیا نہین جانتا ہے کہ حقتعالی دیکھتا ہے یعنی اے نیک بندی بندگی کر خداتعالے تجھے دیکھتا ہے اور اے گنہگار توبہ کر خداتعالے تجھے دیکھتا ہے بزرگان گفتہ اند درخلکم ان الدیری ہم عدہ وہم وعید است فاسق توبہ کن کہ ترا مے بیند اے مرائی اخلاص کن کہ ترا مے بیند اے درخلوت قصد گناہ کردہ ہش دار کہ ترا مے بیند درویشے بعد از گناہے توبہ کردہ بود وپیوستہ مے گریست چند مردی گفتہ کہ خداتعالے غفور است گفت آرے ہر چند عفو کند خجلت آن را کجا روم وے دیدہ چہ گونہ دفع کنم **بیت**
بیرم کہ تو از سر گناہ درگذری ۞ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم ۞ نقل ہے کہ ایک بار پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل نے نماز پڑہتے دیکھا تو کہا کہ مین نے تجھے منع نہین کیا تہا کہ تو نماز نہ پڑہا کر حضرت نے دنیا و آخرت کے عذاب سے بہت ڈرایا ابوجہل نے کہا تو مجھے کیا ڈراتا ہے اور میرے یار سب مجلس کے اشراف اور دولتمند بہت ہین اسی حال مین یہہ آیت اُتری کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۝ یعنی مقدمہ ایسا نہین ہے کہ وہ سرکش مہمل چہوڑ دیا جاویگا اور نافرمانی پوچہی نہ جاویگی بلکہ پکڑکر کہینچو نگا مین اوسکی ماتہے کے بال سے جو بال ماتہے جہوٹہے گنہگار کا ہے یعنی اوس جہوٹے گنہگار کے ماتہے کے بال پکڑکر گہسیٹ کر دوزخ مین ڈالونگا اور خاص پیشانی کے ذکر کرنے مین ایک اشارہ اور بہی ہے وہ یہہ ہے کہ آدمی مین سرکشی ونافرمانی کے سبب کو اسی عضو مین حوالہ کیا ہے کہ اسلئے کہ جڑ تکبر اور غرور کے وہم اور خیال اور حواس خمسہ یعنی باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور لامسہ اور ذائقہ ہین سو یہہ سب اسی عضو مین یا اسکے قریب مین سپرد کی گئی ہین اور مفسرین نے لکہا ہے کہ خاطی بہت برا ہوتا ہے مخطے سے اسواسطے کہ عرب کی زبان مین خاطی اوسکو کہتے ہین جو جان بوجہ کر گناہ کرے اور مخطے اوسکو کہتے ہین جس سے بےقصد نادانستہ گناہ ہو جاوے اسیواسطے خاطی کو قرآن مجید مین سخت عذاب کا وعدہ کیا ہے یعنی غسلین کا کہانا اور غسلین کہتے ہین پیپ لہو کو جو دوزخیون کے بدن سے جلکر نکلیگا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے مِنْ غِسْلِیْنٍ لَّا یَاْکُلُہٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ یعنی غسلین نہ کہائیگا اوسکو مگر قصد سے گناہ کرنے والا اور مخطی کے واسطے بخشش اور معافی کا وعدہ فرمایا ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا یعنی حقتعالے نے فرمایا کہ یون دعا مانگو کہ اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو ہماری بہول اور چوک پر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہہ آیتین نازل ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو لوگون کے سامنے پڑہا تو رفتہ رفتہ یہہ خبر ابوجہل کو بہی پہنچی وہ ملعون نہایت غصہ مین ہوکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سخت گفتگو بے ادبانہ کرنے لگا اور کہا کہ اے نادان کچہہ بہی تجہکو سمجہہ ہے کسکو تو ڈراتا ہے اگر مین چاہون تو ابہی اس میدان کو سوار اور پیادون سے بہر دون لیکن یہہ کس واسطے کرون کہ تجہکو اور تیری قوم کو تو وے لوگ جو صبح اور شام کو میرے دربار اور مجلس مین حاضر رہتے ہین کفایت کرتے ہین اگر انکو لگادون تو ابہی تیری حقیقت معلوم ہو جاتی ہے سو اس ملعون کے تکبر کے جواب مین حقتعالے نے ایک آیت

دوسری نازل فرمائی فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ہ پہر چاہیے کہ پکارے اپنے مجلس والونکو سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ہ قریب ہے کہ بلاتے ہیں ہم زبانیہ کو اوسکے لیجانے کے واسطے دوزخمین اور زبانیہ کے لفظ کی تحقیق مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ ایسی جمع ہے جسکا مفرد نہین ہے اور بعضی کہتے ہین کہ اوسکا مفرد زبنیت ہے عفریت کے وزن پر نکالا گیا ہے زبن کے لفظ سے جسکے معنے دفع کرنیکے ہین اور زبنیت ہر متمرد شریر کو کہتے ہین خواہ جن سے ہو خواہ آدمیون سے اور شمار زبانیہ کے عدد کا قرآن مجید مین دوسری جگہہ پر بیان ہے وہ یہ ہے کہ کافرونکیواسطے اونیس ۱۹ فرشتہ مقرر ہین خواہ اونکو پکڑ کے دوزخمین ڈالین گے اور وجہ اونیس ۱۹ کے تقرر کے سورہ مدثر کی تفسیر مین بیان ہو چکی ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اون فرشتونکا قد اتنا لنبا اور چوڑا ہے کہ پیر اونکے زمین پر اور سر آسمان مین لگتا ہے اور اونکے سردار کا نام مالک ہے اور اٹھارہ دوسرا اوسکے تابع ہین آنکھین اونکی بجلی کی طرح چمکتی ہین اور دانت اونکے بارہ سنگے کی طرح اٹھی ہوئے ہین اور بال انکے اتنے لنبے ہین کہ زمین پر گھسٹتے جاتے ہین اور آگ کے شعلہ اونکے موںہونسے نکلتے ہین اور ایک کندہے سے انکے دوسرے کندہے تک ایک برس کی راہ ہے اور انکے ہاتہ کی ہتیلی ستر ستر ہزار آدمی کی گنجایش رکہتی ہے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ہ اور سجدہ کر اپنے پروردگار کا اور نزدیکی حاصل کر اس جناب کی سجدہ کی عبادت سے ہر چند کہ اس مردود نے نماز پڑہنے سے بالکل منع کیا تہا لیکن زیادہ غصہ اسکا سجدہ کرنے پر تہا اسواسطے کہ نماز کے رکنون مین سجدہ کرنا تکبر اور غرور کے بہت منافی ہے اور اسکو تکبر اور غرور بڑے درجے کا تہا اسیواسطے یہ فعل اوسکا بہت برا معلوم ہوتا تہا اپنے سر جہکانیکا تو کیا ذکر ہے دوسرے کا سر جہکانا دیکہہ نہ سکتا تہا اسیواسطے اوسکے مقابلہ مین سجدہ کو حکم ہوا تاکہ رغم الف اسکی یعنی اوسکی ناک گہسی جاوے اور جو اوس سرکش کو تکبر کے بدلے مین چوٹی پکڑ کے گہسٹنے سے خوف دلوایا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے مقابلہ مین حکم ہوا کہ تم اپنی پیشانی کو عاجزی سے ہمارے واسطے زمین پر رکہو شکر اس بات کے کہ ہمنے تمہاری دشمن کی پیشانی کو خاک مین ملایا اور یہہ ہی ہے کہ جو سجدہ کرنا حق تعالے کے نزدیکی کا سبب ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کو فرمایا اور حکم ہوا کہ تو سجدہ مین مشغول ہو تاکہ تیرا قرب درگاہ الٰہی مین کمال کے مرتبے کو پہنچے اور بڑا مرتبہ اور بزرگی تجکو حاصل ہووے اور تیرا دشمن خود بخود ذلیل اور خوار ہو جاوے اسواسطے کہ جسقدر تیرے قرب کے درجے جناب الٰہی مین بڑہنگے اوسیقدر تیرے دشمن کو دوری اور مقہوری اوس درگاہ ہوگی اور سجدہ کیحالت مین آدمیکو زیادہ تقرب جناب باری سے حاصل ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اوسوقت مین آدمے اپنے اصل کیطرف کہ خاک ہے متوجہ ہوتا ہے اور جسقدر اسکا توجہ اپنی اصل کیطرف زیادہ ہوگا اوسیقدر حقتعالے کا قرب اوسکو زیادہ حاصل ہوگا اسلئے کہ فیضان وجود کا اوس جناب سے اسی راہ سے اوسکو پہنچتا ہے اسواسطے حدیث شریف مین آیا ہے اقرب

ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا فیہ من الدعاء یعنی
بندہ کو سجدہ کیجا لتین اپنے پروردگار سے بہت نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو ہمالت مین اسکو چاہیے
کہ دعا بہت مانگے تاکہ جلد قبول ہوئے ۵ **عزیزی** ۵ کلمہ ما کا مصدریہ ہے اور قرب مبتدا محذوف خبر
ہے اور یکون تامہ اے اقرب وجود العبد من ربہ حاصل وقت سجودہ و در فتوحات آنرا سجدہ قرب
قرب گفتہ و ہذا محل سجود عند الشافعیۃ خلافا للمالکیۃ پہر سجود مین اشارہ ہے طرف ازالہ حجاب یاست
کے وہ کیا ہے کبر سے اور یہہ حدیث کے ہے **لا کبر ما سجود** یعنی جو کہ سجدہ کرے کبر سے
دور ہوا اور یہہ درگاہ اللہ تعالی کے شرف تواضع کا باوے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ابراہیم
علیہ السلام نے دعوۃ کی ایکدن دو سو مجوسیونکی پس جبکہ کھایا اونہون نے پس کہا حکم کر ہمارے لئے
اے ابراہیم کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق مجکو طرف تمہارے ایک حاجت ہے پس کہا اونہون نے
کیا حاجت ہے تجکو کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سجدہ کرو واسطے رب میرے کی ایک سجدہ پس
مشورہ کیا اونہون نے آپس مین پس کہا کہ تحقیق اس مرد نے کیا سلوک بہت پہر اگر سجدہ کرین
ہم اسکی ربکو پہر رجوع کرین ہم طرف معبودون اپنے کے تو نہین نقصان کریگا ہمکو کچہہ لیکن سجدہ کیا
اون سبھی نے پس جبکہ رکہا اونہون نے سرون اپنے کو زمین پر مناجات کے ابراہیم علیہ السلام نے
رب اپنے سے پس کہا انی جہدت جہدی حتی حملتہم علی ہذا ولا طاقۃ لی علی غیرہ وانما التوفیق
والہدایۃ بیدک اللہم زین صدورہم بالاسلام پس جبکہ اوٹہایا اونہون نے سرون اپنے کو
سجدہ سے مسلمان ہوگئے ۵ **روح البیان** ۵ اور تیسیر الاصول مین ابن عباس رض سے
مروی ہے کہا کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پس آیا آپکے پاس ابوجہل پہر کہا حضرت کو
کیا نہ منع کیا تہا مین نے تجکو اسے یعنی نماز سے پس پہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس زجر کیا اوسکو
پس کہا ابوجہل نے تحقیق تو البتہ جانتا ہے کہ نہین ہے ساتہ اسکے نادی کثر میرے سے پس نازل
ہوئی یہہ آیت **فلیدع نادیہ** ۸ الخ کہا ابن عباس رض نے اگر بلاتا ابوجہل نادیہ اپنی کو
تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیۃ اللہ تعالی کے اور ترمذی مین ابن عباس سے ہے کہ اگر بلاتا ابوجہل مددگار
اپنے کو تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیہ یعنی فرشتے برملا اور اس صورت مین ابوجہل کے حق مین جو ایسا
اشکا فرعون تہا **لیطغی** فرمایا کہ لام تاکید سے مؤکد ہے اور اسکا صیغہ بہی استمرار اور تجدد ویکر
دلالت کرتا ہے اور حضرت موسے علیہ السلام کے فرعون کے حق مین باوجود اوسکے بادشاہی
اور عزت اور جاہ کے **طغی** کا لفظ آیا ہے بغیر تاکید اور صیغہ استمرار کے تو یہہ تغیر اسلوب کا ساتہ
اشارہ ہے کہ فرعون باوجود ہمالت کے حضرت موسے علیہ السلام کو رنج نہین دیتا تہا مگر باتون
کہنی مین اور یہہ مردود یعنی ابوجہل باوجود کم زوری اور بے حکمی کے بارہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مارنیکا ارادہ کیا اور آپ کے ہلاکت کے پیچہے پڑا اور یہہ بہی ہے کہ فرعون نے
لڑکپن مین حضرت موسی سے اچہے سلوک کئے تہے اور آخر کو بہی اوسکی زبان سے لا الہ

الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل کا کلمہ نکلا تہا اور تہوڑا تکبر اوسکا کم ہو گیا تہا بخلاف
ابوجہل کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین لڑکپن کی عمر سے حسد اور بغض رکہتا تہا
اور آخر مین ایسا کلمہ کہکر مرا کہ جسمی تکبر بوجہا جاتا ہے یعنی لو غیرا کار قتلنی یعنی میرا
رتبہ یہہ نہتا کہ مدینے کے زمینداروں کے ہاتہہ سے مارا جاؤں اور جسوقت حضرت عبداللہ
بن مسعود اوسکا سر کاٹنیکو سینہ پر چڑہے تو بطور تکبر کے کہا یا راعی الغنم لقد ارتقیت
مرتقی صعبا یعنی اے بکری چرانیوالے بڑے مقام پر بیٹہا تو اور یہہ بہی کہا تہا ہل اعمد من
رجل قتلتموہ یعنی کیا ہے کوئی دنیا مین عمدہ اور بڑا مرتبہ مین اوس شخص سے جسکو تمنے قتل کیا ہے
پس وجوہ مذکورہ سے تکبر اور سرکشی اس مردود کافر کی فرعون کے تکبر اور غرور سے بہی بڑہ گئی تہی
اسلیے اوسکے حقمین ایسے لفظ تاکید کے ارشاد ہوئے واللہ اعلم اب جو فائدہ اور باریکیاں اس صورت
تعلق رکہتے ہین کچہہ بیان ہوتے ہین چنانچہ اونمین سے ایک یہہ ہے کہ پانچ آیتین اس
سورت کی قرآن کے نازل ہونیکی ابتدا مین نازل ہوئی ہین اور باقی ابوجہل کے حقمین
بہت دنوں کے بعد نازل ہوئے لیکن بموجب حکم پروردگار ان آیتوںکو اونکی سات ملادیا
اور مناسبت کی وجہہ تفسیر مین پہلی بیان ہوچکی اور دوسری یہہ ہے کہ اس سورتمین
سمعی علوںکا ثابت کرنا منظور ہے کہ نقل کرانی اور لکہنے پر موقوف ہین اور تیسرے یہہ کہ ایک
عجیب نکتہ اس سورتمین ہے کہ اول سہی سورتکا علم کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے اور باقی
مال کی مذمت پر تو معلوم ہوا کہ علم ایک چیز ہے نہایت مرغوب اور پسندیدہ اور دنیا کا مال
نفرت اور بیرغبتی کی سزاوار ہے اور چوتہی یہہ ہے کہ اس سورت مین علم اور خط کی تعلیم کی نعمت
جو مذکور ہوئے تو حقتعالی نے اپنی نعمتین اکرم کے صفت سے یاد فرمایا یعنی ربک الاکرم
اور سورہ انفطار مین اعتدال خلقت اور ظاہری اور باطنی اعضا کی برابری کے نعمت جو مذکور ہوئی
تو وہان اپنے تئین کریم کی صفت سے یاد فرمایا یعنی یا ایہا الانسان ما غرک الخ اور یہہ بات ظاہر
کہ اکرم بڑے کریم کو کہتے ہین اور کریم فقط کرم پر دلالت کرتا ہے پس اسنے معلوم ہوا کہ علم کی نعمت
صحت اور حسن جمال کی نعمتوں سے بڑہکر ہے اور یہہ آیت تلاوت کی سجدہ کی آیتوں سے
ہے اس آیت کے پڑہنے سے پڑہنیوالے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور
سجدہ کی کئی قسمین ہین ایک سجدہ نماز کا اور ایک سجدہ تلاوتکا اور ایک سجدہ سہو کا
اور یہہ سجدے مشہور ہین اور ایک سجدہ تعظیم کا واسطے جلال اللہ تعالی کے اور کبریائی اوسکی
کے اور ایک سجدہ تضرع کا طرف اللہ تعالی کے ازروئے خوف اور طمع کے اور ایک سجدہ شکر کا
واسطے اللہ تعالی کے اور ایک سجدہ مناجات کا اور یہہ سجود مذکورہ مستحب ہین صادر ہوئے
ہین ملائکہ اور رسول علیہ السلام اور تمام انبیا اور اولیا علیہم السلام سے اور کہا ابوحنیفہ اور مالک نے
سجدہ شکر کا مکروہ ہے پس اختصار کیا جاوے اوپر الحمد اور شکر کے ساتہہ زبان کے اور کہا امام

شافعی اور احمد نے یہہ قربت ہے ثواب پاتا ہے فاعل اسکا اور اس عاجز کے اوستاد بزرگوار مولانا
محمد قطب الدین رحمہ اللہ علیہ نے اپنے مظاہر حق مین بحوالہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ارقام
فرمایا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سجدہ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور
موجب تقرب درگاہ الہی کا ہے یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہے اور حرام اور شرع مین اوسکی
کچہہ اصل نہین اور اسی پر مبنے ہی حرمت دونون سجدونکی بعد وتر کے اور نزدیک بعضونکے
جائز اور مشروع ساتھ کراہیت کے ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وقت پہنچنی خبر قتل ابو جہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی ثدیا
خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچہے رہ گئی تہی غزوہ تبوک سے باقی
بحث سجدہ شکر کے کراہیت مین تفسیر سورہ صاد مین خوب مدلل مولانا مرحوم نے ارشاد فرمایا ہے جسکو
شبہ ہو وہان پر دیکہہ لے ٭ واللہ سبحانہ تعالی اعلم بالصواب **سورۃ القدر** مکی ہے یا مدنی
اسمین پانچ یا چہہ آیتین ہین لیکن اسکے نازل ہونیکے سبب مین جو حالات بیان کئے جاتے ہین
اون سے یون معلوم ہوتا ہے کہ مدنی ہوگی اسلیئے کہ قصے بنی اسرائیل کے مدینہ منورہ مین
مذکور ہوتی تہی .... اور منبر بہی اوسی شہر مبارک مین بنایا گیا ہے اور تیس[30] کلمہ اور ایکسو بارہ[112]
حرف ہین اور اس سورہ کو سورہ قدر اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین ذکر لیلۃ القدر کا ہے اور
لیلۃ القدر کو جو لیلۃ القدر کہتے ہین اوسکی دو وجہہ ہین اول یہہ کہ قدر بمعنی مقدار اور رتبہ کو کہتے
ہین اور اس رات مین مقدار اور رتبہ بنی آدم کے صلحا اور عابدونکا ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے
یہہ کہ قدر بزرگی کے معنون مین بہی آتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا نہایت عالی قدر یا ذو القدر ہے
اور یہہ رات کئی طور سے دوسری راتون پر شرف رکہتی ہے اول یہہ کہ تجلی الہی شام سے صبح تک
اوس رات مین متوجہہ بندونکے حال کی طرف رہتی ہے اور اونکو قرب معنوی جناب الہی مین
پیدا ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ فرشتونکا عالم اور ارواحکا عالم ملاقات کو صلحا اور عابدونکی طرف
آتے ہین اور اونکے نزدیک ہونیکے سبب سے دوسری راتونکی عبادتونکی کیفیت سے ہزارون
درجہ بڑہ جاتی ہے تیسرے یہہ کہ قرآن مجید بہی اسی راتکو نازل ہوا ہے یعنی لوح محفوظ سے
دنیا کے آسمان پر اور یہہ ایسا شرف ہے کہ نہایت نہین رکہتا اور چوتہے یہہ کہ پیدایش فرشتونکی
اسی رات مین ہے پانچوین یہہ کہ بہشتونکا آراستہ کرنا بہی اسی شبکو ہے چہٹے یہہ کہ حضرت آدم
علیہ السلام کی پیدایش کا مادہ اسی شبکو جمع ہوا ہے اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ لیلۃ القدر کو
باوجود اس عظمت کے لوگونکے دریافت سے پوشیدہ رکہا ہے جیسے دعاء قبول ہونیکی گہڑی کو
جمعہ کے دنمین اور صلوٰۃ وسطی کو پانچون نمازونمین اور اسم اعظم کو اسماء الہی مین اور مقبول عبادت کو
دوسری عبادتونمین اور اولیاء اللہ کو دوسرے لوگونمین تاکہ تمام لوگ ہمیشہ ان چیزون

مذکورہ کی جستجو مین رہین اور سب راتون اور سب طاعتون اور سب نمازون اور سب اسمائے الٰہی و سب ساعتون اور کل نیک لوگون کے رعایت کرین اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری طاعتون اور عبادتون کی مشقت اور رنج کے موافق ثواب دیا جاتا ہے جیسے کہ فرمایا اجرک علی قدر نصبک یعنی ثواب تیرا تیری محنت اور مشقت کی قدر ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ مقرر ہمنے نازل کیا قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر مین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صحابہ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے ایک ایک شخص ہزار مہینے ہتیار باندہ کر اللہ تعالٰی کی راہ مین کافرونسے لڑا صحابہ نے افسوس اور تعجب سے کہا کہ ہمین ایسی چہوٹی عمر مین وہ نعمت کیونکر نصیب ہو سو حق تعالٰی نے بطفیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی نعمت اور ثواب کی اس سورۃ مین خبر دی اور بعض مفسرین نے یون لکہا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی عمرین دکہلائین کہ اکثر درمیانین ساٹہہ اور ستر برس ہین آنحضرت صلعم غمگین ہوے کہ اتنی سے عمر مین میری امت کیا کام کرے گی اور اونسے کیا ہو سکے گا ایسا نہو کہ بروز قیامت اگلی امتون والے بڑی بڑی عمرونکا ثواب پاوین اور میری امت تہوڑی عبادت کے سبب شرمندہ ہوں حق تعالٰی نے آپکی خاطر مبارک کی تسلی کیواسطے یہہ سورۃ بہیجی **عزیزی** قولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر النون للعظمۃ او للدلالۃ علی الذات مع الصفات والاسماء والضمیر للقران لان شہرتہ تقوم مقام تصریحہ باسمہ قال فی بعض التفاسیر انا انزلناہ مبتدأ وخبر فی الاصل بمعنی نحن انزلناہ **روح** القدر یعنی وہ رات کہ اوسمین قدر اور مرتبہ عبادت کرنیوالونکا ظاہر ہوتا ہے اور مرتبہ اونکے عالم ملکوت اور عالم ارواح پر ظاہر ہوتے ہین اور منصب قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور امامت کے اون مرتبون کے مستحق کو اس راتمین مقرر کرتے ہین اور اس معاملہ کو رات کے ساتہہ اسواسطے مخصوص کیا کہ دن ظہور کا وقت ہے تو مشابہ ہے عالم شہادت سے اور رات پردہ پوشیکا وقت ہے پس عالم غیب سے کمال مشابہت رکہتی ہے اور بہید اس کا وہ بعضے عارفونکو معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ رات وصل کا وقت ہے اور صورت وصل کی اس شب مین اسطور سے جلوہ فرماتی ہے کہ جمال الٰہی کی تجلی اپنے مشتاق بندونپر متوجہ ہوتی ہے اور مدارک اور اوہام مین اونکی ایک فراخی پیدا ہوتی ہے اور قوت خیالیہ قوت مدرکہ کی خدمت کرتی ہے اور وہ تجلی ایک عالم کو ملائکہ اور ارواح سے جو عالم قدس کے رہنے والے ہین اپنے ہمراہ لاتی ہے اور ملاقات کرتا غیب کے عالم کا عالم ظاہری سے اور ملاقاتین کے کمال والونکا زمین کے کمال والونسے اوس راتکو بخوبی ہوتا ہے اور عالم ارواح مین ایک عجیب حالت پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی شرح بیان کرنا نہایت مشکل ہے باقی رہا یہان پر ایک شبہہ اور وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا تیئیس ۲۳ برس تک ہے اور شروع اوسکی نزول کا ربیع الاول

کے مہینے مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے چالیسوین برس کا شروع تہا اور قرآن مجید مین قرآن کے نازل ہونیکا اشارہ تین معین وقتونکی طرف فرمایا ہے ایک تو رمضان شریف دوسرے شب قدر تیسرے شب مبارک یعنی پندرہوین رات شعبان کی پہر مطابقت اس امر واقعی مین اور ان مخالف تعبیرونمین کیونکر درست آویگی سو جواب اس کا روایتونمین تامل کرنیکے بعد معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا لوح محفوظ سے بیت العزت مین کہ وہ جاے ہے آسمان دنیا پر گہری ہوئی ہے ملائکہ ذیقدر سے شب قدر مین ہے جو رمضان کے مہینے مین واقع ہے اور اندازہ اوسکے نزولکا اور حکم فرمایا لوح محفوظ کے نگہبانونکو کہ اوسکا نسخہ نقل کرکے آسمان دنیا پر پہونچا دین اوسی سال کے شب برات مین تہا اب اس صورت مین تینون تعبیرین درست ہوین یعنی نزول حقیقی شب قدر کو رمضان مہینے مین واقع ہوا اور نزول تقدیری اوسسے پہلے شب برات مین اور نزول قرآن کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ربیع الاول کے مہینے مین چالیسوین برس کے شروع مین اور تمام ہونا اوسکی نزولکا آخر عمر مین ہے پس تعرض نرہا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا بزرگی ہے شب قدر کی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ اونمین شب قدر ہو اور ہزار کے عدد کی تخصیص اسلئے ہے کہ عرب کی زبانمین عدد کا نام یہین تک ہے اور ہزار سے آگے اونکے زبانمین نام نہین ہے تو گویا اشارہ فرمایا ہے عدد کے انتہا پر اور مہینونکی تخصیص اسواسطے ہے کہ باوجود اس باتکے کہ سالمین رات دن زیادہ ہین لیکن عرب کے سال کہ قمری کے دورہ سے شمار کرتے ہین فقط اونہین مہینونکی تکرار ہے اور شمسی سال ایک پوشیدہ چیز ہے اور مخصوص دنونکی ساتہہ ہے بخلاف چاندکے کہ راتسے خصوصیت رکہتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے چاندکو زیادہ مناسبت اس مقام پر ثابت ہوئی ہے اسلئے کہ چاند کا نکلنا پہلی راتسے چودہوین تک بلکہ ابتدا سے انتہا تک رات ہے مین واقع ہوتا ہے تو گویا نور کی تجلی کا ظہور ہے دنیا کی ظلمت پر اور جسوقت تجلی الہی اس راتکو اس عظمت اور بزرگی کے ساتہہ و تقدیم ہوئے تو اس راتکی عبادتکا ہزار مہینے کی عبادتسے بہتر ہوگیا **قولہ** ما ادراک الخ یعنی ما اعلمک یا محمد ما لیلۃ القدر تعظیم لشانہا ومنہا علو قدرہا خیر من الف شہر وہی ثلاث وثمانون سنۃ واربعۃ اشہر وفی الحدیث من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر قال الخطابی قولہ ایمانا واحتسابا ای بنیۃ وعزیمۃ قولہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قیل المراد الصغائر وما تاخر وہو کنایۃ عن حفظہم من الکبائر وروی الطبرانی عن ابی امامۃ مرفوعا من صلی العشاء فی جماعۃ فقد اخذ بحظہ من لیلۃ القدر...... وقال سعید ابن المسیب من شہد العشاء بالجماعۃ من لیلۃ القدر فقد اخذ بحظہ منہا لیس فیہا ای فی تلک الاشہر لیلۃ القدر قال مجاہد قیامہا والعمل فیہا خیر من قیام الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سالت النبی علیہ السلام لو وافقتہا ماذا اقول قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی وعنہا ایضا لو ادرکتہا ما سالت اللہ الا العافیۃ وفیہ اشارۃ

الی ما قال علیہ السلام اللهم انی اسئلک العفو والعافیة والمعافات فی الدین والدنیا والآخرة ۝
اے خواجہ چہ گوئی زشب قدر نشانی ۞ ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی ۞ اب آگے بیان اوسکے
عظمت کا فرماتے ہیں تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا ۞ اوترتے ہیں سب فرشتہ اور جبرئیل
بھی اوترتے ہیں اوس رات میں جو ساری زمین پر پہیر جاتے ہیں فرشتے **قولہ والروح**
اے جبرئیل وقیل خلق من الملائکة لا یراهم الملائکة الا تلک اللیلة وقال بعضهم انه ملک لو التقم السموات
والارضین کانت له لقمة واحدة او هو ملک راسه تحت العرش ورجلاه فی تخوم الارض السابعة وله
الف راس کل راس اعظم من الدنیا وفی کل راس الف وجه وفی کل وجه الف فم وفی کل فم الف لسان
یسبح الله بکل لسان الف نوع من التسبیح والتحمید والتمجید لکل لسان لغة لا تشبه الاخری فاذا فتح افواهه
بالتسبیح خرت کل ملائکة السموات سجدا مخافة ان یحرقهم نور افواهه وانما یسبح الله غدوة وعشیة فینزل
تلک اللیلة فیستغفر للصائمین والصائمات من امة محمد علیه السلام بتلک الافواه کلها الی طلوع الفجر او
هو عیسی علیه السلام لانه ینزل فی موافقة الملائکة لیطالع امة محمد علیه السلام ودر تفسیر خواجه محمد پارسا
رحمة الله علیه مذکورست که روح حضرت محمد صلی الله علیه وسلم فرود آید اور مفسرون نے روح کی تفسیر مین باتین
مختلف بیان کی ہین چنانچہ شعبی وضحاک نے کہا کہ روح سے مراد جبرئیل ہے اور کہا عطا نے ابن
عباس سے کہ روح ایک فرشتہ ہے فرشتون مین سے نہین پیدا کیا اللہ نے کسی مخلوق کو بڑا اوس سے جس جگہ
ہوگا دن قیامت کا کہڑا ہوگا وہ اکیلا ایک صف اور کہڑے ہونگے ملائکہ سب ایک صف پس ہوگی بڑائی
پیدایش اوسکے کی مانند اون سب کے اور ابن مسعود نے کہا کہ روح ایک فرشتہ ہے بڑا آسمانون
اور پہاڑون اور فرشتون سے اور وہ بیچ آسمان چہارم کے تسبیح کرتا ہے ہر دن بارہ ہزار مرتبہ
کہ پیدا ہوتا ہے ہر تسبیح اوسکی سے فرشتہ ایسا فرشتہ کہ آویگا دن قیامت کے ایک صف اور کہا مجاہد اور
قتادہ اور ابو صالح نے کہ روح ایک خلق ہے اوپر صورت بنی آدم کے اور نہین ہین وہ آدمی کہڑے
ہونگے ایک صف اور فرشتہ ایک صف ایک گروہ روح کا اور ایک گروہ ملائکہ کا اور روایت کیا مجاہد نے
ابن عباس سے کہ کہا روح ایک خلق ہے اوپر صورت بنی آدم کے اور نہین اوترتا آسمان سے کوئی
فرشتہ مگر کہ ساتھ اوسکے ہوتا ہے ایک اونمین سے اور کہا حسن نے کہ وہ روح بنی آدم ہین روایت
کیا اوسکو قتادہ نے ابن عباس سے اور کہا قتادہ نے یہہ اوس چیز سے ہے کہ تھے چھپاتے اوسکو ابن
عباس معاذ وغیرہ اور روح نام ہے ایک لطیفہ مدرکہ مستقلہ کا کہ ہر مخلوق کو دی ہے آسمان ہو یا زمین
پہاڑ ہو یا دریا درخت ہو یا پتھر اور باقی ارواح نکا آنا اور عدم سماعت ہونے کا تفسیر سورۂ زمر مین
بتفسیر مذکور ہے گذر چکا **قولہ والروح** ۵ معطوف علی الملائکة والضمیر للیلة القدر
والجار متعلق بتنزل ویجوز ان یکون والروح فیها جملة اسمیة فی موضع الحال من فاعل تنزل
والضمیر للملائکة والاول هو الاوجه لعدم احتیاجه اور کہا علامہ مفسر سیوطی رحمة الله علیه نے وہ جو مشہور ہے
اور بر زبان لوگون کے کہ جبرئیل نہین اوترتے طرف زمین کے بعد موت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سو یہہ بات غلط ہے بدلیل حدیث طبرانی کے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتی ہین وقت موت
ہر مومن کے جو طہارت سے سوتا ہے اور واسطے ابونعیم کے ہے کہ مقرر جبرئیل حاضر ہونگے مدینہ منورہ کی
واسطے نگہبانی اوسکی کے دجال سے کذا فی الکمالین اور یہہ نزول ملائکہ اور روحکا از خود نہین ہے
بلکہ نزول بِاِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ساتہہ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر ایک بڑے کام کے

فائدہ غرض یہہ ہے کہ تجلی واحد سب ملائکہ اور اروح کو تابعداری مین لیکر واسطے ایک
کام کے کہ وہ حاصل ہونا ہیئت وجدانیہ کمالات مختلفۃ المقدار کا ہے نیچے لاتے ہین پس بطے شبہ
نازل ہونا ملائکہ اور ارواح کا سوائے وسوقت کے اسطور پر ہے جیسے کوئی منصبدی یا امیر بادشاہ کا
کسی اپنے آشنا کے گھر آوے اور نازل ہونا ملائکہ اور ارواحکا اوسوقت مین اسطور پر ہے کہ حکم
بادشاہ کے اوس شخص کے گہر جمع ہوں پس تفاوت دونو حالتون مذکورہ مین ظاہر ہے اور
جب اس شب مبارک کی عظمت کے بیان سے فارغ ہوئے تو ایک خاصیت دوسری ارشاد
فرمائی سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ سلامتی ہے اوس رات کو سب آفتون سے جب تک
کہ ظاہر ہوئی روشنی فجر کی یعنی سلامتی ہے اوس راتکو نفس اور شیطان کے شر سے کہ اکثر
ملجا انکے شرو نکا طاعتونکی راہونکا سبب پڑتا ہے **قولہ** باذن ربہم ای بامرہ متعلق
بتنزل من کل امر متعلق بتنزل ایضا سلام ہی تقدیم الخبر لافادۃ الحصر ای ماہیہ الا سلامۃ حتی
مطلع الفجر ای وقت طلوعہ قدر المضاف لکون الغایۃ من جنس المغیا فمطلع بفتح اللام مصدر
میمی ومن قرا بکسر اللام جعلہ اسما لوقت الطلوع ای اسم زمان وحتی متعلقۃ بتنزل اور نزول ملائکہ کا
دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ تحقیق وہ فرشتے رغبت رکہتے ہین اور شوق رکہتے ہین بیچ
ملاقات انکا پس طلب اون کی کرتے ہین اوترنے مین طرف بندون کے پہر اذن دیا جاتا ہے
واسطے اون کے پس اگر اعتراض کیا جاوے اس بات پر کہ کیونکر رغبت کرتے ہین فرشتے طرف
بندونکے باوجود جاننے اونکے کے کثرت گناہ بندونکی جواب کہینگے ہم کہ فرشتے نہین واقف
ہوئے اوپر تفصیل گناہونکے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ملائکہ مطالعہ کرتے ہین لوح کو پہر دیکہتے ہین
بیچ اوسکے طاعت مکلفین کی بتفصیل پس جسوقت پہنچتے ہین طرف گناہ مکلفین کے تو ڈالا
جاتا ہے پردہ پس نہین دیکہتے اوسکو یعنی گناہونکو پہر اوسوقت کہتے ہین فرشتے سبحان من اظہر
الجمیل وستر القبیح اور تحقیق وہ فرشتے دیکہتے ہین زمین پر ہر قسم کی بندگی سے چند اشیا کو
کہ نہین دیکہتے اوسکو بیچ عالم سموات کی مانند کہانا کہلانے وغیرہ کے اور بیچ حدیث قدسی کے
ہے البتہ فروتنی اور گریہ وزاری گناہگارون کی محبوب تر ہے طرف میرے رجل سبحین سے
پس کہتے ہین فرشتے آؤ چلین ہم طرف زمین کے پہر سنی آواز کہ وہ محبوب تر ہے طرف رب
ہمار یکی آواز تسبیح ہمارے سے اور کیونکر نہووے محبوب تر اور حال یہہ ہے کہ رجل سبحین اظہار
کرتا ہے واسطے کمال حال مطیعین اور عین العصاۃ اظہار الغفاریۃ رب العالمین لتغیب لست بہشت

ریخدا شناس نہ بیرو کہ مستحق کرامت گنہ گارانند نہ اور کہا گیا ہے کہ تقسیم کرتے ہین جبرئیل بیچ لیلۃ القدر کے
بقیہ رحمت کو دار الحرب مین اوپر اوس شخص کے کہ جانتا ہے اللہ تعالی کہ تحقیق وہ مریگا مسلمان پس
ساتھہ اوس رحمت کے وہ رحمت جو تقسیم کی گئی اوپر لیلۃ القدر مین سلامت رہتے ہین اور مرتے ہین
مسلمان آپ اسجگہہ پر جاننا چاہیے کہ عالمونکا اختلاف ہے اس باتمین کہ ملائکہ اور ارواح سے تمام ملائکہ
اور ارواحین مراد ہین جیسا کہ قرآن کے ظاہر لفظ سے معلوم ہوتا ہے یا وہ ملائکہ اور ارواحین مراد
ہین جو سورۃ المنتہی مین رہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثونمین مذکور ہے ممنشا فلیرجع الی التفاسیر
واللہ اعلم بالصواب

سورۃ البینۃ

مکی ہے اور اسمین آٹھہ آیتین اور چورانوین کلمہ اور تین سو چہانوین حرف ہین اور بینہ لغت مین ظاہر اور روشن چیز کو کہتے ہین اور اس سورہ کا نام **بینہ** اسلیے رکھا ہے کہ یہ سورہ دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ وجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بخود اپنی نبوت پر ایک روشن نشانی ہے دوسری دلیل لانیکی کچہہ احتیاج نہین ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ○

نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب اور مشرکین سے جدا ہونیوالے اپنے آئین اور وضع سے جبتک کہ نہ آوے اونکے پاس کہلی نشانی **قوله** لم یکن الذین کفروا الخ اے الیہود والنصری وعبدۃ الاصنام وایراد اصلتہ فعل لما ان کفرہم حادث بعد انبیاءہم ومن للتبیین لاللتبعیض حتی لایلزم ان لایکون بعد المشرکین کفرین **قوله** من اہل الکتب والمشرکین وہو حال من الواو فی کفروا ای کائنین من ہم **قوله** منفکین خبر کان **روح البیان** حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ قبل مبعوث ہونے آنحضرت کے عرب کے ملک مین لوگ دو قسم کے تھے ایک قسم تو مشرک تھے کہ بعضی اونمین سے صابئین اور مجوس کی طرح روحانیت کو ستارون اور آگ کے پوجتے تھے اور بعضون نے صلحا اور بزرگونکی صورتون کو معبود ٹھہرایا تھا اور اونکو بہت مقرب درگاہ الہی کا سمجہہ کر وسیلہ دین و دنیا کا جانتے تھے جیسے قریش اور دوسرے وہان کے جاہل لوگ اور دوسری قسم اہل کتاب کہ اپنے کو کتاب الہی کا تابع جانتے تھے اور بعضے توریت اور زبور کو اپنا پیشوا اقرار دیتے تھے اور بعضے انجیل کو بھی مانتے تھے اور تمام فرقے قبیح بدعتونمین اور بری رسمونمین اور باطل اعتقادونمین ایسے جکڑے اور مضبوط ہوگئے تھے کہ پند اور نصیحت اونکے دلونمین اثر نہین کرتا تھا اور قائم کرنے سے دلائل عقلی کے ہرگز صلاحیت نہین آتی تھے سب یہہ ہی کہتے تھے کہ ہم اپنے قدیمی راہون اور موروثی دینونکو ہرگز نچھوڑینگے کہ کوئی دلیل ظاہر اور کہولا معجزہ نہ دیکہلین اور ہمکو ہمارے کامونپر آگاہی نہ دیوین ہم اپنی وضع اور آئین ہرگز نچھوڑینگے اور یہہ حالت اونکی بعینہ ایسی ہی تھی جیسے اس امت کے بعض گمراہ فرقہ اس زمانے مین ہین کہ ایک گروہ اپنے کو صوفی ٹھہرا کر بدعتونمین گرفتار ہین اور ایک طائفہ ملحد ونکا اور ایک بیقید ونکا کہ اپنکو تارک دنیا مقرر کرکے انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے ہین اور

اور ایک گروہ نے اپنا نام شیعہ اہل بیت رکہا ہے اور عقاید باطلہ مین مبتلا ہین اور اکثر ون نے اپنے تئین
علماء کے زمرہ مین قرار دیکر مکر اور دغابازی شروع کی ہے اور حیلہ شرعی نکالکر ایک جہانکی راہ ماری
ہے اور روا یتین نادر اور غریب جو بالکل مخالف اصول کے ہین دنیا کی طمع کیواسطے لوگونکو
بتلاتے ہین اور راہ حق سے پہرتے ہین پہر اگر اون تمام طائفون کو دلیل عقلی اور نقلی سے سمجہایا
جاوے کہ سیدہے محمدی رستہ پر قائم ہوجاؤ اور اپنی موروثی بدعتونکو چہوڑدو وہ ہرگز نہین
چہوڑتے ہین ان سب گمراہ فرقونکا جواب وعظ نصیحت کے مقابلہ مین ایک ہے وہ یہہ ہے
ہم اس قدیم آئین کو اپنے بغیر کوئی دلیل ظاہر کے اور بدون حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے
اور اونکی بیان ثانی کے ہرگز نچہوڑینگے رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ ٹہیجا ہوا اللہ تعالیٰ کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑہتا اپنی
امت پر کتابین پاکیزہ اور ستہری جسمین ذرا جہوٹہ نہین اور اوسمین لکہا ہوا ہے درست اور صحیح
قولہ رسول بدل من البینۃ من اللہ متعلق بمضمر ہو صفت لرسول تیلو صفۃ اخری صحفا جمع صحیفۃ
ف تین چیزین ارشاد اور نصیحت مین نہایت عالی مرتبہ رکہتے ہین پہلے یہہ کہ ایک شخص بہیجا ہوا
خدا کا ہووے اور معجزون کے دکہلانے اور انسانی کمالونکی جمع ہونے سے اوسکی رسالت خدا
کی طرف سے ثابت ہو سو یہہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کما حقہ ثابت تہے اسواسطے کہ
رسالت کی شرطین اور انسانیت کے کمالات کے انتہا کو پہنچنا باوجود امی ہونیکے اونمین ظاہر
نظر آتی تہین دوسرا کلام اوترا ہوا غیب کا کہ معجزونکے نور اوسمین روشن ہون اور برکتین
اور نور اسکی تلاوت مین نیک لوگونکو نظر آوین اور کلام کے عیبوںسے کہ ہزل وکذب اور نقصان
ہے پاک ہو اور یہہ بات قرآن مجید مین کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونیکے
اسکو تلاوت فرماتے تہے ظاہر اور روشن ہے تیسرے یہہ بات کہ ایسی کتاب کہ اوسمین اگلی کتابین
مندرج ہون اور مضمون اونکے اس کتاب کے مختصر عبارت مین لپیٹے ہون اور وہ معنی اور
مضمون کہ معلومۃ الصدق ہین وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اور ہوئے جداجدا اور تفرقہ کرنیوالے یہود اور نصاری مگر پیچہے
اوسکے جو آیا اون پاس پیغمبر یا قرآن **ف** یعنی پہلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے سب
لوگ متفق تہے اس بات پر کہ آخری زمانیکا پیغمبر پیدا ہوگا اندنوںمین اب ہم اوسکے رفیق
اور دوست ہونگے پہر جب وہ پیدا ہوئے تو کوئی ایمان لایا اور بہت پہر گئے واضافۃ الدین
الی القیمۃ اضافۃ العام الی الخاص کشجر الاراک ولا حاجۃ الی تقدیر الملۃ فان القیمۃ عبارۃ عن الملۃ
اور کہا کاشفی نے دین القیمۃ یعنی دین وملۃ درست ست وپاینده اور کہا ابن الشیخ نے کہ بعض
اہل ادیان نے ہرگاہ کہ کوشش کے باب اعمال مین غیر تسلیم احکام اصول دین کے اور وہ یہود
اور نصاریٰ اور مجوس ہین پس تحقیق اوہون نے بہت مشقت مین ڈالا اپنے نفسونکو بندگی مین

دین ملکے ولیکن نہ نصیب ہوا اونکو دین حق اور بعض وہ ہین کہ حاصل کیا اصول دین کو اور ترک کیا فروع کو

گروہ مرجیہ ہین جو قائل ہین لاتضر المعصیۃ مع الایمان کے

تنبیہ واضح ہو کہ

اس جانے جاننا چاہیے کہ بغیر حصول اصول و فروع کے راہ مستقیم کے متصور نہین ہے اور اصول دین اور فروع منحصر ہین تقلید کرنے ائمہ اربعہ مین کے یعنی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ مین اور اصول دین کے چار ہین قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجماع امت مرحومہ اور قیاس مستنبطہ ازین سہ اور ترتیب اصول اربعہ مین اول قرآن شریف بعد ازان حدیث شریف پھر اجماع بعدہ قیاس اعلم ان اصول الشرع ثلثۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والاصل الرابع ہو القیاس المستنبط من ہذہ الاصول الثلثۃ والدلیل علی الحصر حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انتہی من کشف بزودی یعنی جان تو تحقیق اصول شرع کے تین ہین کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور حدیث اور اجماع اور اصل چوتھی قیاس جو نکالا گیا ہے انہین اصول ثلثہ سے اور دلیل اوپر حصر کے حدیث معاذ بن جبل کے ہے پس تقلید مطلق ائمہ اربعہ کے درباب اصول دین کے فرض ہے اور درباب فروع کے التزام ایک مذہب کا مذاہب اربعہ سے واجب ہے جیسا کہ ارقام فرمایا جلال الدین نے شرح جمع الجوامع مین یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہے یعنے واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے اور بحر العلوم نے شرح تحریر ابن الہمام مین لکھا ہے غیر المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مجتہد ما من المجتہدین المطلقین یعنی جو مجتہد مطلق نہو اوسکو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی اور کہا شیخ محی الدین نووی نے روضۃ الطالبین مین اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ہؤلاء علی امۃ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ یعنی اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ ائمہ اربعہ کے اور واجب ہے تقلید ایک کی انہین سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر اب اگر کوئی کہے کہ اقوال مذکورہ سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کرنے کیلیے ائمہ اربعہ سے واجب ہے اور ہم ہی ہے کسی مسئلے مین جو مخالف ائمہ اربعہ کے ہو عمل نہین کرتے بلکہ کسی مسئلے پر موافق ابو حنیفہ کے اور کسی مسئلے پر موافق شافعی کے اسیطرح پر عمل کرتے ہین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ باعث اسکا یا تو حصول درجہ اجتہاد ہے کہ جسکا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہین اوسپر عمل کرتے ہین تو اس صورت مین تقلید کی کیا حاجت ہے اور اگر بغیر اجتہاد کے یہہ امر ہے تو مخالف اہل حق کے ہے اسلیکہ اتفاق کیا علمانے اسبات پر کہ نہین جائز ہے غیر مجتہد کو کہ عمل کرے ایک مسئلے مین رائے ابو حنیفہ پر اور دوسرے مین لئے شافعی پر لکھا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ رسالہ مین ایسے کہ تالیف کیا ہے اوسکو قفال کے رد مین بل وجب علیہ ان یعین مذہبا من المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع والوقائع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہ

ولیس ان یتحول من مذہب الشافعی مایہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط
والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشئ ومذہب
ابی حنیفۃ مثلا اباحۃ ذلک الشئ لغیرہ او عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام
فلا یتحقق الحلۃ والحرمۃ وفی ذلک انعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل
انتہی ماذکرہ یعنی بلکہ واجب ہے اوسپر تعیین ایک مذہب کے یا مذہب شافعی کے جمیع فروع اور وقائع
مین یا مذہب مالک کے یا مذہب ابو حنیفہ کے اور یہ نہین کہ جو چاہے مذہب شافعی سے اختیار کرلے اور
جو چاہے مذہب ابو حنیفہ سے کیونکہ جواز مین اسکے کام ہو دہی ہوگا طرف خبط کے اور نکلنے کے
ضبط سے اور حاصل اسکا نفی تکلیف ہے کیونکہ جب مذہب شافعی مقتضی تحریم کو کسی امر کے ہے
اور مذہب ابو حنیفہ کا مثلا اوسکے تحلیل کو تو جب چاہے مائل ہو طرف حرام کے اور جب چاہے
طرف حلال کے تو حلت وحرمت کا تحقق وتقرر جاتا رہا اور سمین صریح اعدام تکلیف ہے اور ابطال ہے
اوسکے فائدے کا اور استیصال ہے اوسکے بنا کا اور یہہ باطل ہے اور کہا ترصیع مین لاخیر فی ان
یکون حنیفا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض آخر یعنے بہتر نہین ہے کہ حنفی ہو بعض مسائل مین
اور شافعی بعض مین اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ والشافعی فلزم
علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل یعنی جسنے لازم پکڑا ایک مذہب مثلا مذہب ابو حنیفہ
یا مذہب شافعی کا واجب ہے کہ ہمیشہ اوسی پر رہے اور سوا اوسکے کسی مسئلے مین غیر کی تقلید
نہ کرے اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل
عنہ الی مذہب آخر یعنی جس مذہب کو التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے اوسپر اور نہ پہر جاوے
طرف دوسرے مذہب کے الحاصل وجوب تقلید مذہب معین پر بہت سی دلائل نقلیہ اور عقلیہ
واضح ہین جسکا جی چاہے کتب دینیہ مین دیکہلے یہان بخوف طوالت کے نہین لکہے گئے واللہ اعلم
بالصواب وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ اور نہین کہا
کسی اہل کتاب کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدا یتعالی کی پاک کر اپنے دینکو خدا تعالی کیواسطے سب دینونسے
پہر کر اور چہوڑکر سب دینونکو خدا یتعالی ایک کو بے شریک جانکر بندگی کر اور نماز پڑہو وقت پر اور زکوۃ
دو اپنے مال کی اور یہی فرماتا ہے پیغمبر صلعم دین درست اور مضبوط کو جو اسی بہتر کوئی دین
نہین **قولہ ۵ وما امروا** الخ جملۃ حالیۃ مفیدۃ لغایۃ قبح ما فعلوا ای والحال انہم
ما امروا بما امروا فی کتابہم لشئ من الامور الا لاجل ان یعبدوا اللہ وہذہ اللام فی الحقیقۃ لام
الحکمۃ والمصلحۃ وفیہ اشارۃ الی ان من عبد اللہ للثواب والعقاب فالمعبود فی الحقیقۃ ہو الثواب و
العقاب والحق وسطۃ فالمقصود الاصلی من العبادۃ ہو المعبود ؎ عاشقان را شادمانی وغم اوست
دست مزد اجرت خدمت ہم اوست ؎ اور عبادت کیواسطے دو امر ضرور ہین ایک تو غایت تعظیم

اسیواسطے کہا ہے کہ تحقیق نماز لڑکی کی نہین عبادۃ اسلیئے تحقیق وہ نہین پہچانتا عظمۃ اللہ تعالے
کی پس نہ ہو افعل اوسکا نہایت تعظیم کا اور یہہ حکم لڑکے کے جاہل غافل ہے اور دوسرے ہونا
فعل کا مامور بہ پس فعل بیہودہ نہین ہے عبادت اور اگرچہ متضمن ہے نہایت تعظیم کو اسلیئے تحقیق وہ غیر
مامور بہ ہے فاذا لم یکن فعل الصبی عبادۃ لفقد التعظیم ولا فعل الیہو لفقد الامر فکیف یکون
رکوعک الناقص عبادۃ والحال انہ لا امر بہ ولا تعظیم فیہ **قولہ** مخلصین لہ الدین
حال من الفاعل فی لیعبدوا **قولہ** حنفاء حال آخری علی قول من جوز حالین من فی
حال واحد واصل الحنف المیل وانقلاب ظہر القدم وبمعنی الاستقامۃ فمعنی حنفاء مستقیمین وقال ابن
جبیر لا یسمی احد حنیفا حتی یحج ویختتن لان اللہ وصف ابراہیم علیہ السلام بکونہ حنیفا وکان من شانہ
انہ حج وختتن نفسہ **قولہ** دین القیمۃ واضافۃ الدین الخ مقدم ذکر کردہ ناپائندہ اور جب حال
اہل کتاب کے مخالفون کا بیان کیا گیا تو اب تفصیل ان دونو فرقون کی اسکے درجےکے موافق
جو عند اللہ انکے واسطے ثابت ہے ثواب سے یا عذاب سے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ
الْبَرِیَّةِ ؕ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے یہود اور نصاریٰ کے قوم سے اور مشرک جو خدا کیساتھ شرک
کرتے ہین اونکو دوزخ کی آگ مین ہونگے ہمیشہ اوسی مین رہینگے وے لوگ بری مخلوق ہین
ف اسلیئے جب حکم الٰہی کا انکار کیا اور اوسکے رسولونکے منکر ہوئے تو اپنے نفس خواہش
کو اللہ کے حکمونپر غالب کر دیا اور یہہ قباحت اور خرابی کسی مخلوقات مین نہین ہے اسیواسطے
سورہ فرقان مین فرمایا ہے ان ہم الا کالانعام بل ہم اضل سبیلا یعنی نہین ہین یہہ کافر مگر
جیسے چارپائے بلکہ اونسے بھی بدتر **قولہ** ان الذین الخ بیان لحالہم الآخروی بعد بیان
حالہم الدنیوی قولہ خالدین فیہا حال من المستکن فی الخبر **قولہ** البریۃ جمیع الخلق
لان اللہ براہم ای اوجدہم بعد العدم والمعنی شر الخلیقۃ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ مقرر جو لوگ ایمان لائے اور کئے کام اچھے یہہ
لوگ سب مخلوقات سے بہتر ہین یہہ آیت دلیل ہے اثبات پر کہ بشر افضل ہے فرشتہ سے
ملائک راچہ سود از حسن طاعت ۞ چو فیض عشق برآدم فرو ریخت ۞ اور مولانا حافظ الدین نسفی
نے فرمایا ہے وخواص بنی آدم وہم المرسلون افضل من جملۃ الملائکۃ وعوام بنی ادم وہم
الاولیاء والزہاد افضل من عوام الملائکۃ وخواص الملائکۃ افضل من عوام بنی آدم یعنی اور
خاص لوگ بنی آدم کے یعنی رسول اور انبیاء افضل ہین خاص فرشتون سے اور عوام لوگ
بنی آدم کے یعنے اولیاء اللہ اور زاہد افضل ہین عام فرشتون سے اور خاص فرشتے افضل ہین
بنی آدم سے اور وہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول کہ المؤمن اکرم علی اللہ من بعض
الملائکۃ الذین عندہ یعنی بندہ مؤمن اللہ تعالے کے نزدیک بزرگ ہے بعض فرشتونسے جو

جو اوسکے حضور مین ہین یہہ محمول خاص ملائکہ کے ماسوا پر ہے جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ

لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝ بدلا اون لوگونکا اونکے پروردگار کے پاس ہے باغ ہین ہمیشہ کی بہار کے جو بہتے ہے

نیچے درختون کے وہان نہرین ہمیشہ رہینگے ایمان لائیوالی اون باغونمین سدا جو کبھی وہانسے نہ

نکلین گے خوش ہوا خدا اون سے اور اونکی بندگی قبول کی اور وہ بندے راضی اور خوش ہوئی خدا تعالے

سے جو ہمیشہ عیش مین رہینگے اور بہشت عدن اور وہان کے نعمتین واسطے اوس شخص کے ہین جو

بندہ کہ ڈرے خدا کریم کے عذاب سے اور اوسکے حکم بجا لاوے اور نا فرمانی نکرے اوسکے رسول کی ؀

قولہ جزائہم مبتدا ٔ عند ربہم ظرف للجزاء جنات عدن ہو خبر للمبتدا ٔ وقولہ خالدین فیہا ابدا وہو حال

قولہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ استئناف مبین ؞ دارند ہر کس از تو مراد سے و مطلبے ٭ مقصود ما ز دینے

وعقبی لقاے تست ؞ عن انس بن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابیّ ان اللہ تعالی

امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی وقال ہمام عن قتادۃ

امرنی ان اقرأ علیک القرآن ؀ **معا** ؀ قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ

من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت ہذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک

علی ہؤلاء شہیدا قال حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان وکان عمر رضی اللہ عنہ

یقول لابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ذکرنا ربنا فیقرأ حتی یکاد وقت الصلاۃ یتوسط فیقول یا

امیر المؤمنین الصلاۃ الصلاۃ فیقول انا فی الصلاۃ وفی الحدیث من استمع آیۃ من کتاب اللہ کانت لہ

نورا یوم القیمۃ فظہر ان استماع القرآن من الغیر فی بعض الاحیان من السنن واما انہ ہل یقرر استماعہ

کلما قرأ بناء علی قولہ تعالے فاذا قرئ القرآن ففی الصلاۃ نعم واما خارجہا فعامۃ العلماء علی استحبابہا ؀

روح البیان ؀ واللہ اعلم بالصواب **سورۃ الزلزال** مکیہ ہے اسمین آٹھہ

آیتین اور پچاس اور تین کلمہ اور ایکسو چالیس اور نو حرف ہین اور نزول اس سورۃ کا یہہ جواب

منکرین قیامت کے کہ جو پوچھتے تھے قیامت کب ہوگی اور یہہ تفاسیر کے مذکور ہے کہ ایک بہرت

گذری تھی کہ یہہ سورۃ نازل ہوئی ؀ **عزیزی** ؀ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جسوقت ہلائی جاویگی زمین ہلانا اوسکا سخت کہ دوسرے

زمین پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نرہیگا اور بلندیان اور پستیان سب برابر ہوجاوینگی

اور زمین کی یہہ شکل بدل جاویگی اور یہہ معاملہ نزدیک نفخہ ثانی کے ہوگا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

اَثْقَالَهَا ۝ اور نکال ڈالیگی زمین بہاری بوجہہ اپنے جیسے مردے اور خزانے اور دانے اور

گٹھلیان وغیرہ باہر پہینک دیگی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ تحقیق جن بہی مدفون ہوتے

ہین وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اور کہیگا آدمی یعنے

سورۃ الزلزال

اور نہین آدمیون کی یا جو موجود ہوگا کیا ہو گیا ہے اس زمین کو اوسدن باوجود زلزلے کے بشارت کے
بولنے لگے زمین اپنی باتین **قولہ ط یومئذ** بدل من اذا تحدث اخبارہا عامل فیہا وہو
جواب الشرط وہذا علی القول بان العامل فی اذا الشرطیۃ جوابہا واخبارہا مفعول لتحدث واما ذکرابن
الحاجب من ان تحدث وانبأ ونبأ لا یتعدی الا الی مفعول وہذا غیر مسلم لصحۃ علی بانفس فی محلہ
والمعنی تحدث الخلق اخبارہا اما بلسان الحال حیث تدل دلالۃ ظاہرۃ علی الاجل زلزالہا واخراج
واما بلسان المقال وہو قول الجمہور چنانچہ حدیث سے ثابت ہے باتین کرنا پتھر و نکا اور درختو نکا اور نکا اکثر
رونا چنانا ستونکا اور پکارنا ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو ہل مر بک احد یذکر اللہ یعنی کیا گذرے تجھپر
کوئی شخص کہ اللہ کا ذکر تا ہوا اور سورہ اسرا مین بھی مذکور ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ
وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَہُوْنَ تَسْبِیْحَہُمْ اور زمین کا رونا اور نماز کی جگہہ کا رونا مسلمانکے مرنے پر حدیث مین ثابت ہے
اور گواہی دینا زمین اور پتھر اور درخت کا اذان دینے والے کے واسطے جیسے کہ مروی ہے تحقیق
عبدالرحمن بن صعصعہ تھے یتیم بیچ پرورش ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پس کہا ابو سعید نے یا بن
اذا کنت فی البوادی فارفع صوتک بالاذان پس تحقیق بیشتے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہین سنتا اذان کوئی جن اور انس و حجر اور شجر مگر کہ گواہی دینگے اوسکی قیامت کو
اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ابی امیہ تھے نماز پڑھتے مسجد الحرام مین پھر آگے بڑھتے پس شروع کرتے
پڑھنا جدا جدا یعنے جائے مختلفہ مین پس جبکہ فارغ ہوئے نماز سے کہا گیا اونکو اے ابا امیہ کیا ہے
یہہ جو کرتے ہو کہا امیہ نے کہ پڑہی بیشنے یہہ آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا پس چاہتا ہون کہ گواہی
دین میری قیامت مین فطوبی لمن شہد لہ المکان بالذکر والتلاوت والصلواۃ ونحوہا وویل لمن شہد
علیہ بالزنی والشرب والسرقۃ والمساوی اور کہا جاتا ہے کہ مقرر واسطے اللہ تعالیٰ کے تجھپر سات گواہ
ہین مکان جیسے کہ فرمایا یومئذ تحدث اخبارہا اور زمانہ جیسے کہ فرمایا حدیث شریف مین کہ پکارتا ہے
ہر دن انا یوم جدید وانا علی ما تعمل فی شہید اور زبان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم تشہد علیہم السنتہم
اور ارکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم اور ملکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وان علیکم لحافظین اور دیوان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق اور ارحم الراحمین
جیسے کہ فرمایا پاک پروردگار نے انا کنا علیکم شہودا فکیف یکون حالک یا عاصی بعدما شہد علیک ہولاء الشہود
اور جو بیان فرمایا کہ زمین اوسدن لوگون کے عملونکو ظاہر کرے گی اور نیک و بد کا مونپر گواہی دیگی
اور اظہار اور گواہی مین احتمال جھوٹہ کا بھی ہوتا ہے سو دفع کرنیکو اس احتمال کے ایک عبارت دوسری
بھی ارشاد ہوئی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ یعنی بسبب اسکے کہ تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا زمین کو کہ
کہدے جو کچھہ کہ کیا تیرے پر رہنیوالون نے نیک اور بد کام سب بیان کر سو زمین موافق حکم کے سب کہدیگی
ف پس معلوم ہوا کہ یہہ بات نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو چیز کہ مالک کے حکم سے ہوتی
ہے اوسمین جھوٹہ کا دخل نہین ہوتا یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ اوسدن

پہر پہرینگے لوگ حساب کی جگہ سے حیران پریشان کوئی داہنی طرف کوئی بائین طرف تو دیکہین وہ لوگ سکھے ہوئے کام اپنے ف پس آوینگے لوگ اپنے قبروں سے حشر کے میدان مین بہانت بہانت کے ایک گروہ شرابیون کا ایک گروہ زانیونکا اور ایک گروہ ظالمونکا اور ایک گروہ چورونکا وعلی ہذا القیاس چنانچہ تفصیل اسکی ان دو آیتون مین ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ پہر جسنے کیا کام برابر چیونٹی چہوٹے کی نیکی دیکہیگا بدلا اوسکا نیک اور جسنے کیا ہوگا کام برابر چیونٹی کے برائی دیکہیگا بدلا اوسکا اور لفظ ذرہ کا دو معنو مین آتا ہے ایک چہوٹی چیونٹی جو سرخ ہوتی ہے دوسرے جو ریت مین چمکتا ہے اب اسمقام پر ایک شبہ گذرتا ہے کہ کافرون کی نیکی تو قابل جزا کے نہوگی پہر دیکہنا اوسکا کیا فائدہ رکہتا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ کافر کے نیکی اگرچہ ہمیشہ کے عذاب بالکل نجات کا سبب نہین ہوتے لیکن اوسکی تاثیر سے عذاب کی تخفیف ہوجاویگی پس دیکہنا اوسکا البتہ فائدہ رکہتا ہے اور اسیطرح سے بدی مومن کی اگرچہ معاف ہوگئی ہو پہر بہی ایسے خالی نہین ہے اگرچہ درجے ہی مین نقصان ہو مگر وہ بدی کہ اوسے توبہ اور ندامت کی ہے سو وہ اعمال کے صحیفے سے نکل جاتے ہے اور کراماً کاتبین کو اور گواہون کو بہی بہول جاتے ہے پس من یعمل کا لفظ اسکے سوا کے لئے مخصوص ہوگا یا یون کہا جاوے کہ جب توبہ اور ندامت اس بدی پر واقع ہوئی اور توبہ اور ندامت ایک نیکی ہے عمدہ نیکیو نمین سے پس دیکہنا اس بدیکا یاد دیکہنا توبہ اور ندامت کا اس بدی سے نقصان کا سبب نہوگا اسلیئے توبہ کرنے والونکے حق مین فرمایا ہے فاولٰئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات یعنی بدیون کو توبہ کرنے والون کے انکے توبہ کے ضمن مین جو دکہاویگا تو وہ بدیان نیکی کی صورت ... پکڑینگی واللہ اعلم فقد ورد ان حاتماً الطائی خفف اللہ عنہ لکرمہ دورد مثلہ فی ابی طالب وغیرہ یردہ قولہ تعالیٰ وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباءً منثوراً وقولہ علیہ السلام فی حق عبد اللہ بن جدعان لا ینفعہ لانہ لم یقل یوماً رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین وذلک حین قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاہلیۃ یصل الرحم ویطعم المسکین فہل ذلک نافعہ وقولہ علیہ السلام فی حق ابی طالب لولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار فتلک الشفاعۃ مختصۃ بہ واما حسنات الکفار فمقبولۃ بعد اسلامہم حدیث اذا زلزلت الارض تعدل ربع القرآن رواہ ابن ابی شیبۃ مرفوعاً پس پڑہنا چار مرتبہ سورہ مذکورہ کا مثل پڑہنے قرآن تمام کے ہے اور بیچ بعض آثار کے وارد ہے پڑہنا اس سورت کا برابر نصف قرآن کے ہے اور یہہ اسلیئے ہے کہ احکام قرآن کے منقسم ہین احکام دنیا اور آخرت کے اور یہہ سورہ مذکورہ شامل ہے اوپر احکام آخرت کے بتمام بیچ کشف اسرار کے ہے کہ صعصعہ عم فرزدق پیش مصطفیٰ آمد و مسلمان گشت واز رسول خدا درخواست تا از قرآن چیزی بروے بخواند فقرأ علیہ السلام علیہ ہذہ الآیۃ یعنی فمن یعمل

مثقال الخ فنال حبی حبی و آشوبی وشوری از نہاد وری برآمد و نجاک فتاد وزار بگریست اور یہہ بہی حدیث میں آیاہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجہکو قرآن سکہاؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرتضے علے رضے اللہ عنہ کو فرمایا کہ اسکو قرآن سکہاؤ علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو سورہ اذا زلزلت الارض سکہائی جب اس آیت پر پہنچے تو وہ شخص بولا حسبی حسبی لا آبالی ان لا اسمع غیرہا امیر المؤمنین نے یہہ ماجرا حضرت سے عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعہ فقد فقہ الرجل یعنی چہوڑ دے اسکو کہ وہ مرد فقیہ اور دانا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اس آیت سے دو شخصون نے مدینے کے رہنے والونسے عبرت پکڑی ہتی ایک اونمین سے وہ شخص تہا کہ صدقہ ندیتا تہا اور کہتا تہا کہ مین زیادہ مقدور نہین رکہتا ہون اور تہوڑی چیز اللہ کی راہ مین دینا مجہکو نہ بہلی معلوم ہوتی ہے اور دوسرا وہ شخص تہا کہ چہوٹے چہوٹے گناہونکو خیال مین نہ لاتا تہا جیسے بیہودہ باتین اور نظر کرنا غیر محرم پر اور گمان کرتا تہا کہ ایسے ایسی باتونکے پکڑ نہوگی اون دونون کے گمان کے رد مین یہہ دونون آیتین کافی ہوگئین

ع حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست ۔ز خیر و شر بنگر تا جہلت حاصل ۔ اگر بنقد نکوئی تونگری خوش باش ۔ ورت بغیر بدی نیست وای بردل تو ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔۔۔

سورۃ العٰدیٰت

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایکسو تریسٹہ حرف ہین اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب مفسرین نے یہہ لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے منذر بن عمر انصاری کو ایک غول سوار و نکا دیکر بنی کنانہ کہ ایک قبیلے پر کہ اشد کافر تہے مقرر فرمایا اور ارشاد کیا کہ فلانے روز صبح کے وقت اون پر چہاپا مارنا اور خوب قرار واقعی سزا پہنچانا اور فلانے روز یہان پہنچنا اتفاقاً راہ مین ایک ندی ملی وہ اوس روز چڑہی ہتی لشکر اوتر نہ سکا لاچار ہو کر مقام کر دیا جب دوسرے دن پانی کم ہوگیا تو لشکر اوتر گیا اور حکم کے بموجب صبح ہوتے ہوتے شبخون مارا اور قرار واقعی سزا دیکے لوٹ مار کے صحیح اور سالم پہر آئی لیکن وعدے پر پہنچنے مین مقام کرنے کے سبب ایک روز کے تاخیر ہوگئی تو منافقون نے یہہ افواہ اڑا دی کہ وہ لشکر سب تباہ ہوگیا اور ایک آدمی اسمین نہ بچا جو آکر خبر دیتا مسلمانونکو اسبات سے نہایت غم ہوا اسواللہ تعالے نے یہہ سورت نازل فرمائی اور ذکر اونکے گہوڑونکا اور اون کے دشمنون کی جماعت مین گہس جانیکا اس طرح مذکور فرمایا کہ مسلمانونکو تسلے حاصل ہو لیکن اس شان نزول مین ایک خدشہ ہے اس واسطے کہ یہہ سورۃ مکی ہے اور بہیجنا لشکر کا مدینے مین تہا پس یہہ واقع اسکا شان نزول نہین ہوسکتا اور اصح یہہ بات ہے کہ جناب باری تعالے نے جو چاہا کہ اس دین مین جہاد کی رسم مقرر فرمادی تو اوس رسم کا اشارہ اس سورت مین منظور ہوا تاکہ خوشخبری ہو مسلمانونکو اسبات کی کہ انکو طاقت جہاد کی اور گہوڑون اور فوج اور لشکر کی عنایت ہوگی کہ بزور ابدلا اللہ کے دشمنون سے لین اور اونکی جمعیت بکہیر دین اور مال اونکا اپنے تصرف مین لاوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ والعٰدیٰت ضبحًا ○

قسم ہے گہوڑون چلنے والون کی جو وقت دوڑنے کے ہانپتے اور ہنہناتے ہین اور عادیات عرب کے لغت
مین دوڑنے والے گہوڑونکو کہتے ہین مشتق ہے عَدْو سے جو دوڑنے کے معنو مین ہے اور یہی عادیات مین
مقلوب ہے واو سے بجہت کسرۂ ماقبل ی کے اور ضبحا مصدر ہی منصوب یا تو بفعل محذوف یا حال ہے
بنا بر اسکے کہ تحقیق وہ مصدر ہے بمعنی فاعل ہے ضابحات **ف** اس سورت کو سورۂ عادیات اسلیئے
کہتے ہین کہ غازیون کے گہوڑے غضب الٰہی کے سرعت کی صورت ہین کا فرون کے لشکر ہی پر اور
اللہ تعالی کے انتقام کا ظہور نا فرمان بردارون پر دوڑنے والے گہوڑون کی طرح سے دنیا مین ہوتا ہے
پس گویا کہ نمونہ ہے حشر اور نشر کا اسیواسطے آنے سے مخالف کے فوج کے اور شکست ہونے سے اپنے
موافق فوج کے جو کچھ انقلاب شہر اور ملک مین واقع ہوتا ہے کہ عزت دار لوگ ذلیل ہوجاتے ہین اور
پردہ نشین بے پردہ اور مال اور متاع اور زر اور زیور اور کپڑا اور لتا کہ سالہا سال مین جمع کیا ہوتا ہے
ایک آن مین برباد ہوجاتا ہے یہہ بہی گویا قیامت کا نمونہ ظاہر ہوجاتا ہے اور یہہ حالت مذکورہ جو مذکور
آخرت کی ہے لہذا اوسکی قسم کہائی **فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ** پہر قسم ہے باہر لانیوالی آگ کو پہتر مین
اپنے سم سے آگ باہر لانا خوب یعنی پہاڑون مین اور پتہریلی زمین مین اونکی نعل جو پتہرون پر لگتے ہین تو شعلے
نکلتے ہین جیسے چقمق جہاڑنے سے اور نمود آگ کی رات کو زیادہ ہوتی ہے اور دنکو روشنی اسکی
نظر نہین آتی تو اس قسم مین اشارہ ہوگا اسبات کی طرف کہ گہوڑے غازیون کے راتونکو دوڑتے
الایراء اخراج النار والقدح الضرب والمعنی توری النار من حوافرہا اذا سارت فی الارض ذات الحجارۃ
وانتصاب قدحا کانتصاب ضبحا علی الوجوہ الثلاثۃ ۵ روح عزیزی **فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ**
پہر قسم ہے صبح کو لوٹنے والونکی یعنی راتون رات دوڑکر صبح ہوتی کہ عین غفلت کا وقت ہے
اور دشمن پر پہنچتے ہین اور مال اور اسباب انکا لوٹ لیتے ہین صبحا نُصب علی الظرفیۃ ای وقت
الصبح **فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ** پہر اوٹہایا اون گہوڑون نے فجر کو گرد اور غبار **ف** اور قید غبار
اٹہانے کی صبح کے وقت اس واسطے ہے کہ ٹاپ مارنے کی قوت اون گہوڑون کی خوب ظاہر ہو
اسلیئے کہ صبح کے وقت پچہلی رات کے سردی سے اور شبنم کی رطوبت سے زمین دب جاتی ہے
پہر اس وقت غبار کا اٹہانا بڑے زور سے ہوتا ہے بخلاف آخر دن کے کہ آفتاب کی حرارت اور
اوسکے شعاع کی خشکی سے اجزا زمین کے ڈہیلے ہوجاتے ہین اور تہوڑی سی حرکت مین غبار
اٹہہ کہڑا ہوجاتا ہے اسیواسطے آندہیان آخر دن کو بہت آتی ہین اور یہہ فعل معطوف اوس
فعل پر ہے جو معتبرات سے پوچہا جاتا ہے یعنی اللاتی عدون فاثرن صبحا اور وجہ عدول کے اسم سے فعل کے
طرف یہہ ہے کہ اٹہنا غبار کا دشمن سے نزدیک ہونیکے وقت ہے پس ایک ساعت رہا اور گذر گیا
برخلاف دشمنونکے لوٹ مارکے کہ یہہ ہمیشہ ہے **فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ** پہر گہس گئے وہ گہوڑے
اوس وقت غول مین دشمنون کے اور انبوہ کو اونکے بکہیر دیا جمعا من جموع الاعداء ای دخلن فی
وسطہم وہو مفعول بہ لوسطن ۵ روح عزیزی اب یہان پر جاننا چاہیئے کہ قہر الٰہی کے صورت

گناہون کے مقابلے کمال مشابہت رکھتا ہے اون گھوڑون کی حرکت سے اسواسطے کہ شروع اسکا
متوجہ ہونا غضب کا ہے جسکا نمونہ یہان پر گھوڑونکا دوڑنا ہے ہانپتے ہوئے جیسے غصے کیوقت ہانپنا
ہوتا ہے اور روشن کرنی آگ کا سمونے نمونہ ہے دوزخ کے شعلہ کا جو دوزخیونکے واسطے تیار کیا گیا
اور لوٹ مار نمونہ ہے دوزخ کے پیادونکے مارنیکا اور سانپ اور بچھوونکے کاٹنیکا اور پوست اور بدن
اور گوشت اور چربیونکے جلنے کا اور اوٹھنا غبار کا نمونہ ہے ناشکروںکے آنکھون پر پردہ ڈال دینیکا
کہ رحمت الٰہی اوس پردہ کے سبب پوشیدہ ہو جاویگی اور گھس جانا دشمنون کے غول مین
نمونہ ہے غضب کی آگ کے گھس جانیکا دل و جگر مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ
بیشک آدمی اپنے پروردگار کے ناشکری کرنے والا ہے یعنی اوسکی نعمتونکا کفران کرتا ہے اور یہہ
کفران نعمت کئی طرح پر ہوتا ہے اول تو یہہ کہ نعمت کو نعمت دینے والے سے نہ سمجھے بلکہ اوسکو
دوسرے کیطرف نسبت کرے جیسے اس زمانے کے اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بیٹا پیرنے دیا یا ہمارا
دکھہ درد فلانے بزرگ نے کھو دیا **قوله** اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ جواب القسم
قوله لربه متعلق بكنود قدم عليه لافادة التخصيص و مراعاة الفواصل فالكنود بالضم كفران النعمة و بالفتح الكنود
وقال الكلبي الكنود بلسان كندة العاصي و بلسان بني مالك البخيل و بلسان مضر و ربيعة الكفور والمراد
بالانسان بعض افراده اي انه لنعمة ربه خصوصا الكفور اي شديد الكفران وقال الحسن الكنود الذي
يلوم ربه يذكر المصيبات و ينسى النعم وقال ابو عبيدة قليل الخير من الارض وقال القاشاني الكنود
لربه باحتجابه بنعمه عنه و وقوفه معها و عدم استعماله لها فيما ينبغي ليتوصل بها اليه او البخيل لاختصاصه
نفسه و عدم ايثارها على الخلق بطريق الارشاد وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور بیشک آدمی
اپنی ناشکری پر آپ گواہ ہے **ف** یعنی خود اقرار کرتا ہے کہ مین آپ ناشکر ہون اور یہہ اقرار
عالم مین اس صورت سے واقع ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ فلانا شکر اس نعمت کا ادا نہین
کرتا اور حال یہہ ہے کہ خود بھی شکر اس نعمت کا ادا نہین کرتا پس طعن کرنا اوسکا دوسرون پر
بعینہ اپنے جان پر ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۚ اور مقرر وہ محبت پر مال کے
بہت سخت اور مضبوط ہے شیخ الاسلام قدس سرہ فرمودہ کہ اگر مال را دوست میداری بدہ
تا باز بتو دہند و برائے وارث منہ کہ داغ حسرت بر دل تو نہند + مال جہان بہ کہ بیاران دہی +
گر بدہی بہ کہ بخاکش نہی + زر پی منفعت ست ای حکیم + بہر نہادن چہ سفال و چہ سیم **قوله**
وانه لحب الخير اي المال كما في قوله تعالى ان ترك خيرا اور سوائے اسکے نہین کہ نام رکھا اللہ تعالی
اوسکا یعنی مال کا خیر واسطے جاری ہونے عادت لوگونکے کہ تھے وہ گنتے تھے مال کو خیر جیسے
کہ نام رکھا گیا جہاد سوا فقال لم يسمهم سوا اي قتال والقتال ليس بسوء ولكن ذكره جريا على ما توهم
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ کیا نہین جانتا کہ جس وقت
باہر نکلے جو کچھہ کہ ہے قبر دینمین اور موجود ہوگا جو کچھہ کہ ہے سینونمین **قوله** وحصل اي

ای جمع فی الصحف ای اظہر محصلا مجموعا وقیل التحصیل اخراج المستور باخراج المعمور فیہ **قولہ** ما فی الصدور من الاسرار الخفیۃ التی من جملتہا ما یخفیہ المنافقون من الکفر والمعاصی وقال علیہ السلام یبعثون علی نیاتہم اور اس وقت ہر شخص معلوم کر لیگا کہ اِنَّ رَبَّھُمْ بِھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ؁ مقرر جو پروردگار انکا انکے کاموں سے اور باتوں سے اور نیتوں سے واقف ہے اوس دن بدلا دینے پر قدرت رکھتا ہے اور یہہ جملہ یعنی ان ربہم الخ فعل العلم کے مفعول کے محل مین واقع ہوا ہے لیکن بسبب اس لام کے جو لخبیر مین لائے ہین لفظ مین عمل نہ کیا اور اسی نہین تو ان کے ہمزہ کو فتح سے پڑھتے اور اسکو نحوی تعلیق بلام کہتے ہین اور افعال القلوب کے خصائص سے ہے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ القارعۃ

یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹھہ آیتین اور چھتیس کلمے اور ڈیڑھ سو حرف ہین اور اسکا نام سورہ قارعہ اسواسطے رکھا ہے کہ دلالت کرتے ہے ایک سخت حادثہ پر جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور دلونکو بڑی کوفت پہنچا دیگا اور حادثے کی تاثیر سے بہاری جسم ہلکے ہوجاوینگے اور سخت جسم ریزہ ریزہ ہو جاوین گے اور اس قسم کے انقلاب عظیم سے ڈرانا بڑا مقصد ہے قرآن کے مقصدون سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؁ اَلْقَارِعَۃُ ؁ مَا الْقَارِعَۃُ ؁ کہڑکہڑانے والی کیا ہے وہ کہڑکہڑانی القرع ہو الضرب لشدۃ تقرع القلوب والاسماع بفنون الافزاع والاہوال وہیہ مبتدا و خبرہ ما القارعۃ ان ما الاستفہامیۃ مبتدا و القارعۃ خبر والقارعۃ مبتدا اور یہہ انقلاب اسمین کس سبب سے ہوگا وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَۃُ ؁ اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا حقیقت ہے اس کہڑکہڑاتے جانے کی یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ؁ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ ؁ وہ حادثہ اسدن ہوگا جبدن ہوجاوینگے لوگ جیسے پتنگے بکھرے ہوئے یعنی قیامت کے دن کا نام قارعہ ہی ہے اسواسطے کہ اوسدن کے ہول سے دل لوگون کے کوٹے جاوین گے شبہہ اللہ الخلق وقت البعث فی ہذہ الایۃ بالفراش المبثوث وفی الایۃ الاخری بالجراد المنتشر وجہ التشبیہ بالجراد ہو الکثرۃ والاضطراب وبالفراش المبثوث اختلاف جہات حرکاتہم فانہم اذا انبعثوا فزعوا فیذہب کل واحد منہم الی جہۃ غیر جہۃ الآخر کالفراش روح البیان اور جب اس حادثے کے تاثیر اجمال کے طور پر بیان فرمائے تو اب تفصیل اس اجمال کے ارشاد ہوتی ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ ؁ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ؁ پہر جسکا اوسدن بہاری ہوگا پلڑا ترازو کا نیک کاموں سے پہر وہ اچہے گذران مین ہوگا **ف** اور یہہ بوجہہ پوشیدہ ثقالت کے سبب سے ہے کہ ان عملون مین چہپے ہوئی تہے اور دنیا مین ظاہر نہتے سو اوس روز ظاہر ہوگی اور حقیقت اوس بوجہہ کی ان اعمالون سے فوقیت ہے اللہ تعالیٰ کی نزدیک وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ ؁ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ ؁ اور جسکا ہلکا ہوگا پلہ ترازو کا نیک کاموں سے پہر جگہہ اوسکے رہنے کی ہوگی ہاویہ جو ایک دوزخ کا نام ہے ہاویہ **ف** اور ماں اسواسطے فرمایا کہ بچکو ہے تکلفی اور طبعی کاموں کی حاجت کیوقت رجوع ماں کی طرف ہوتی ہے اور جو

سورۃ القارعۃ

اور جو اوس روز تکلف اور بناوٹ کہ دنیا میں نرالے یان لوگ کرتے تھے بالکل جاتا رہے گا تو بے چینی
اوس دوزخ کے طبقے کیطرف رجوع کرینگے گویا اوسکے دلی محبت اور خواہش اسکی طرف رکھتے تھے
اور وہ طبقہ ماں کی طرح سے اپنی طرف اونکو کھینچ لیگا اور جانے دیگا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے ہاویہ سو وہ ایک اگ ہے بہت تیز خوب
جلانے والے نہایت گرم ف اور ہائے ساکن کہ ماہیہ کے آخر میں ہے سو وقف کیواسطے ہے
اور اوسکو عرب کے لغت میں سکتے ہی بولتے ہیں والاصل کہ ماہی ہے بغیر ہے کے ۞ عینیا
وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحاسب الناس یوم القیمۃ فمن کانت حسناتہ اکثر من سیئاتہ بواحدۃ دخل
الجنۃ ومن کانت سیئاتہ اکثر من حسناتہ بواحدۃ دخل النار یعنی اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے کہ حساب کئے جاوینگے لوگ قیامت کو پہر جو شخص کہ ہونگے نیکیاں اوسکی زیادہ گناہوں اوسکے
سے ایک نیکی داخل ہوگا بہشت میں اور جو شخص کہ ہونگے گناہ اوسکے زیادہ حسنات اوسکے سے
ایک گناہ داخل ہوگا وہ شخص دوزخ میں اور کہا کاشفی نے وآن درکہ باشد زیر ترین ہمہ درکہا ۞

روح ۞ سورۃ التکاثر ۞ یہہ سورت مکی ہے اسمین آٹھہ آیتین ...... اور اٹھائیس
کلمے ہیں اور ایک سو تین حرف ہیں اور اس سورت کا نام سورہ تکاثر اس واسطے رکھا ہے
کہ اس سورت میں تکاثر کے برائی مذکور ہے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ تکاثر سے ایسا ڈرایا ہے
جیسا کہ قیامت سے اسواسطے کہ تکاثر ایک بڑا حجاب ہے بندیکے اور اوسکے مطلوب کے درمیان
اور جو حجاب ہے اسکے پیچھے عذاب ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ مشغول کیا تمکو بڑائی کرنی بہت ہونی قوم کے
یہانتک جو گئی تم قبرستان تک اور مردونکو بہی گنا ف شان نزول اس سورت کا یون ہے
کہ قریش میں دو گروہ تھے ایک بنو عبد مناف کہ آنحضرت صلعم بہی اونمین پیدا ہوئی تھے اور
دوسرے بنو سہم کہ عاص بن وائل تھے سرگروہ اس جماعت کا تہا ایک روز آپسمین بڑا فخر
اور بڑائی کرنے لگے اور ہر ایک کہنے لگا کہ از روے مال کے اور عمدہ کامونکے اور سخاوتونکے اور
ضیافتون اور نام وغیرہ کے ہم تمسے زیادہ ہیں اور یہہ بڑائی بڑہتے بڑہتے اسبات کو پہنچی
کہ آدمی کسکے زیادہ ہیں جب بنو عبد مناف نے اپنے لوگونکو گنا تو بنو سہم سے زیادہ ہوئی تب
بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائیون میں بہت مارے گئے ہیں سو زندے اور مردے ملاکے
شمار کرو جب اس طور سے گنا تو بنو سہم زیادہ ہوئے اور اس مقدمہ میں مردونکی تحقیق کے
واسطے قبرستان کو گئے اور قبرونکو شمار کیا اللہ تعالے نے اونکی اس جہالت کے اور غفلت
کلی کے بیان میں جو اون لوگونسے ضروری چیزون میں واقع ہوئی تہی یہہ سورت نازل فرمائی
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ نہہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو تم اب
جلد جانوگے آخر کو پہر سجہ ہے کہ جلد جانوگے تقصیر اور بیہودگی اپنی ایسی بات میں مشغول تھے

اور بچاوگے کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝ نہ یہہ چاہیئے جو بڑائی کرو اپنی سطرح اگر جانو اپنا حال جیسا جاننا اور درست جو کچہہ شبہ نرہے عقل اور سمجہہ مین تب جانوگے کہ یہہ بڑائی قوم کے کچہہ کام نہ آویگی

قولہ الھٰکم التکاثر اللھو ما یشغل الانسان عما یعنیہ ویہمہ کہا ابن الشیخ لے الالہاء الصرف الی اللھو والعبث والتکاثر اذا صرف العبد الی اللھو کون العبد منصرفا الیہ ومعلوم ان الانصراف الی الشئ یقتضی الاعراض عن غیرہ وحذف الملہی عنہ لے الذی **قولہ** الہاکم التکاثر عن ذکر اللہ وعن الواجبات والمندوبات مما یتعلق بالقلب کالعلم والتفکر والاعتبار او بالجوارح کانواع الطاعات والتعریف التکاثر للعہد والعہد المذموم ہو التکاثر فی الامور الدنیویۃ الفانیۃ کالتفاخر بالمال والجاہ والاعوان والاقرباء واما التفاخر بالامور الاخرویۃ الباقیۃ فممدوح کالتفاخر بالعلم والعمل والاخلاق والصحۃ والقوۃ والغنی والجمال وحسن الصوت اذا کان بطریق تحدیث النعمۃ ومن ذلک تفاخر العباس رضی اللہ عنہ بان السقایۃ بیدہ وتفاخر شیبۃ بان مفتاح البیت بیدہ الی ان قال علی رضی اللہ عنہ وانا قطعت خرطوم الکفر بسیفی فصار الکفر مثلۃ **قولہ** حتی زرتم المقابر

قال الطیبی انما کان تہکما لان زیارۃ القبور شرعت لتذکر الموت ورفض حب الدنیا والتفاخر وہؤلاء عکسوا حیث جعلوا زیارت القبور سببا لمزید القسوۃ والاستغراق فی حب الدنیا والتفاخر فی الکثرۃ وہذا خبر فیہ تقریع وتوبیخ والغایۃ تدخل تحت المغیا فی ہذا الوجہ وقیل المعنی الہاکم التکاثر بالاموال والاولاد الی ان متم وقبرتم مضیعین اعمارکم فی طلب الدنیا معرضین عما یہمکم من السعی لاخرتکم فتکون زیارۃ القبور عبارۃ عن الموت والتکاثر بالمال والولد کما روی انہ علیہ السلام سمع انہ یقرء ہذہ الآیۃ ویقول بعدہا یقول ابن آدم مالی مالی وہل لک من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت وفیہ تحذیر عن الدنیا وترغیب فی الآخرۃ والاستعداد للموت وقال الحسن رحمہ اللہ لا یغرنک کثرۃ من تری حولک فانک تموت وحدک وتبعث وحدک وتحاسب وحدک

قولہ کلا سوف تعلمون الخ ردع عماہم فیہ من التکاثر وتم کلا الثانی تاکید لتکریر الردع وکلا الثالث تکریر للتنبیہ تاکیدا **قولہ** لو تعلمون علم الیقین جواب لو محذوف والعلم مصدر اضیف الی مفعولہ وانتصابہ بنزع الخافض قولہ الیقین صفۃ لموصوف محذوف والمعنی لو تعلمون ما بین ایدیکم علی علم الامر الیقین اے لو علمتم ما تستیقنونہ لفعلتم ما لا یوصف انتہی روح البیان وغیرہ

لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝ البتہ ہر طرح دیکہوگے دوزخ کو پہر ہر طرح البتہ مقرر دیکہوگے دوزخ کو صریح اپنے آنکہوں سے **ف** بعد حساب کے سب نیک اور بد کو دوزخ پر سے گذرنا ہوگا جو پلصراط دوزخ پر ہوگی اوس وقت دوزخ کو صریح دیکہینگے

قولہ لترون الخ جواب قسم مضمر اکد بہ الوعید ثم لترونہا تکریر لتاکید ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝ پہر البتہ پوچہا جاویگا اوس دن نعمتوں سے دنیا کی **ف** اور سوال نعمتوں سے تین طرح پر ہوگا اول یہہ کہ اس نعمت کو تمنے کسطور سے کمایا حلال وجہہ سے یا حرام سے

دوسرا یہہ کہ اون نعمتونکو کہان صرف کیا اللہ تعالےٰ کی رضامندی مین یا نارضامندی مین تیسرا یہہ کہ اس نعمت کے شکر کے بدلے مین تمنے کیا کیا اور کہا بعض نے کہ مراد نعمت سے صحت اور فراغت ہے وفی الحدیث نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ وقد قال معاویۃ بن قرۃ شدۃ الحساب یوم القیامۃ علی الصحیح الفارغ یقال لہ کیف أدیت شکرہما وعن الحسن رحمۃ اللہ ماسوی کن یؤدیہ وثوب یواریہ وکسرۃ تقویہ یسأل عنہ ویحاسب علیہ وقال بعض السلف من اکل فسبح وفرغ فحمد لم یسأل عن نعیم ذلک الطعام وقال رجل للحسن رحمۃ اللہ علیہ ان لنا جارا لا یاکل الفالوذج ویقول لا اقوم بشکرہ فقال ما اجہل جارکم نعمۃ اللہ علیہ بالماء البارد اکثر من نعمۃ بجمیع الحلاوی ولذلک قال علیہ السلام اول ما یسأل العبد عنہ من النعیم الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد وفی عین المعانی عن النعم الخمس شبع البطون وبرد الشراب ولذۃ النوم وظلال المساکن واعتدال الخلق وقال ابن کعب النعیم ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ ہو الرحمۃ والنعمۃ بالآیتین وہما قولہ تعالےٰ یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہا وقولہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بیت وہمہ راز دعوت وملت واتباع سنت اوخواہند پرسید ＊ نعمتیست بزرگ از خدا کہ بر ثقلین ＊ سپاس داری این نعمت است فرض العین ＊ وفی الحدیث الا یستطیع احدکم ان یقرأ الف آیۃ فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الف آیۃ فی کل یوم قال اما یستطیع احدکم ان یقرأ الہاکم التکاثر مرۃ علیؒ قال السیوطی رحمۃ اللہ علیہ فی الاتقان ان القرآن ستۃ آلاف آیۃ ومائتا آیۃ فاذا ترکنا زیادۃ الآلاف کان الالف سدس القرآن وہذہ السورۃ تشتمل علی سدس مقاصد القرآن اور تحقیق یہہ سورہ برابر ہے نصف قرآن کے یا چوتہائی کے اور ظاہر اہزار سے مراد تکثیر ہے ومن اللہ التوفیق والارشاد واللہ اعلم

سورۃ العصر

یہہ سورت مکی ہے اور تین آیتین اور آڑسٹہہ حرف ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالْعَصْرِ ○ قسم ہے زمانے کی کہ انسان کی عمر بہی اوسی مین داخل ہے جو کہ اسکے پونجی کی مانند ہے اعتقادات حقہ اور اعمال صالحہ اور نیک حالات کے حاصل کرنے مین یا قسم ہے نماز عصر کے وقت کی کہ سوداور زیان کے ظہور کا وقت ہے رات دن کے عملونمین یا قسم ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا اور وقت ولایتوں کے تاقین ہونے کا ہے اور اسوقت مین جو کوئی اس نور سے منور ہوا تو ہمیشہ کا نفع اور فائدہ حاصل کیا اور جو کوئی اس عصر سے محروم رہا تو بالکل نقصان اوسکو نصیب ہے ؏ عزیزی ؏ قولہ تعالےٰ اقسم سبحانہ بصلاۃ العصر فانہ کثیر اما یطلق العصر ویراد صلاتہ اور یہہ واسطے فضیلت اوسکی کے جو روشن ہے واسطے ہونے مابین شفع کے کہ نماز ظہر کی ہے اور مابین وتر النہار کے کہ وہ نماز مغرب کی ہے اور کہا بعض کبار نے نماز عصر کے ساتہہ رکعتون اپنے کی جو چار ہین اشارہ ہے طرف تعینات اربع ذاتیہ اور اسمائیہ اور صفاتیہ اور افعالیہ کے بیچ مرتبہ جمال کو تنبیہ

ساتھہ فعل کے جیساکہ تحقیق ظہر اشارہ ہے طرف اوسکی بیچ مرتبہ جمال الہیہ کے بالفعل اور بیچ
حدیث شریف کے ہے من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ
ای نقص اور سر وعید کا یہہ ہے کہ تحقیق تکلیف بیچ ادا نماز عصر کے اشق ہے واسطے منہمک
ہونے لوگونکے بیچ تجارت اپنی کے اور مکاسب اپنے تئے اور مشغول ہونے اپنے کے ساتھہ معاش
اپنی کے آخر دنمین بسبب ٹھنڈی ہوا کے اوسوقت خاص کہ بیچ زمین حجاز کے ہین کسب
حاصل ہیں اوسوقت کے مع السہو کے صلوات سے بیچ حکم خسران کے ہے اور سبب سے واسطے
خذلان کے حکایت کیا گیا ہے تحقیق ایک عورت تہی کہتی بیچ کوچہ مدینہ کے اور کہتی تہی
دلونی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہا اوسکو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس پوچہا کیا حادث ہوا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا غائب
ہوا میرے سے پس زنا کیا مینے پس جنی مین بچہ زنا سے پس ڈالدیا مینے بچہ کو مشکی سرکہ کے مین
یہانتک کہ مرگیا پہر بیچا ہمنے اوس سرکہ کو پس آیا ہے واسطے میرے توبہ سے ہین فرمایا علیہ السلام نے
اے برزنا پس اوپر تیرے رجم ہے بسبب اوسکے اور اے پر قتل پس جزا اوسکی جہنم ہے اور اے پر
بیچ سرکہ کے پس تحقیق مرتکب ہوئے تو بسبب اوسکے گناہ کبیرہ کے لیکن گمان کرتا ہون مین
کہ تحقیق تو نے ترک کی ہو نماز عصر کی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالی نے قسم کہائی
بوقت عصر کے بعض اوسکے کی جیساکہ قسم کہائی ساتھہ فجر کے پس تحقیق پیدا کیا گیا بیچ
اوسکے اصل البشر آدم علیہ السلام پس ہوگیا واسطے اوسکے شرف زائد اوپر غیر اپنے کے اور
کہا گیا ہے کہ قسم ساتھہ نبوت کے ہے وہ نبوت کہ مقدار اوسکا ہے بیچ اوس چیز کے جو گذر زمانے
سے بمقدار وقت عصر کے دن سے اور وہ زمانہ بعثت حضرت صلعم کے کا ہے انقراض امت
اونکی کے بیچ آخر زمانہ کے اور وہ ہزار برس ہین جیساکہ فرمایا علیہ السلام نے ان استقامت
امتی فلہا یوم وان لم تستقیم فلہا نصف یوم اور برزرگی اس زمانے کے اوپر تمام زمانون کے
ظاہر ہے اسلئے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ عصر خیر الانبیاء والمرسلین اور عصر خیر الامم اور خیر الکتب
الٰہیہ کا ہے اور بیچ اوسکے ظاہر ہوئے تمام کمالات تفصیلا اور کہا گیا ہے کہ قسم ساتھہ زمانی کے
ہے اور تحقیق فرمایا علیہ السلام نے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر لا روح ۵
اور بیچ تاویلات نجمیہ کے ہے کہ قسم کہائی اللہ جل شانہ نے ساتھہ کمال دوام زمانے کے اور ساتھہ
ستمرار زمانے کے واسطے اشتمال اوسکے اوپر ولایت نبی علیہ السلام اور نبوت اور رسالت اور خلافت
اونکی کے واسطے قول علیہ السلام کے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اے بین ماء العلم وطین
المعلوم اور واسطے قول علیہ السلام کے نحن الآخرون السابقون اور واسطے قول علیہ السلام کے
از روئے حکایت کے اللہ سبحانہ سے لولاک لما خلقت الافلاک اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ
خُسْرٍ ۝ مقرر آدمی ایک طرح کے ٹوٹے مین ہے **ف** اس سورت کے نازل ہونیکا سبب

۱ یعنی جو شخص کہ قضا ہوئی اوسکی نماز عصر کی پس گویا کہ ایسا ہے کہ لٹ گیا اہل اوسکا اور مال اوسکا ۱۲

۲ یعنی تہا مین نبی اور آدم درمیان پانی اور مٹی کے یعنی درمیان پانی علم اور مٹی معلوم کے ۱۲

یہہ ہے کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تہا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے ایام جاہلیت میں
ہم صحبت تہا سو آپ کے اسلام لانے کے بعد ایک روز اوسنے ملا اور بولا کہ اے ابوبکر ہمیشہ عقلمند
اور ہوشیاری سے سوداگری مین نفع اٹہاتے تہے اب تجکو کیا ہوگیا کہ ایک بارگی ایسے ٹوٹے
مین پڑگئے کہ باپ دادے کے دین کو چہوڑدیا اور لات اور عزی کی عبادت سے محروم ہے اور
اونکی شفاعت سے ناامید ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضنے اوس نادان کے جواب مین فرمایا
کہ جو شخص حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ ٹوٹے مین نہین پڑتا حق تعالی نے
اس گفتگو کے بیان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خوبی مین یہہ سورت نازل
فرمائی عزیزی ۂ قولہ تعالی اِنَّ الْاِنْسَانَ التعریف للجنس یعنی الاستغراق
بدلالۃ صحۃ الاستثناء من الانسان قولہ لفی خسر الخسر والخسران معناہ النقصان اور نکرہ واسطے
تفخیم کے ہے اے لفی خسران عظیم لایعلم کنہہ الا اللہ اسواسطے کہ راس المال اسکا کہ عمر ہے دم
بدم کم ہوتی جاتی ہے اور بسبب قرب الہی کے تحصیل کا اور رضامندی اور ثواب اوسکا
ہاتہہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر وہی عمر گناہون کے اور شہوتون فانی کے شغل مین گذاری
جو حق تعالے کی درگاہ سے دور کرنیوالے اور اسکے غضب اور عذاب کو اپنی طرف کہینچنے
والے ہین تو ٹوٹے پر ٹوٹا کمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگ ایمان لائے یعنی اپنی عمر سے
فائدہ کمایا اسواسطے کہ ایمان بہی ایک طرح کی معرفت ہے اور وہ سعادت ابدی کا فائدہ
دینیوالا اور قرب الہی اور ملائکہ کے ملنے کا سبب ہے عزیزی وبحر وغیرہ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۂ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۂ اور کام کئے اچہے اور
اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو درست اعتقاد ونکے اور بہلے کامونکے اور نیک
خلقون کے اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو سہارنے کے ف اور ان دونون
لفظون کے لانے مین یعنی حق اور صبر کے اشارہ اس بات کیطرف ہے کہ مرتبہ ارشاد اور تکمیل کا
روحانی طبابت کی مانند ہے اور طبابت مین دو چیزین ضرور ہین اول دوا کی تجویز دوسرے
پرہیز کرانا پس وتواصوا بالحق دوا کرنیکے طرف اشارہ ہے اور وتواصوا بالصبر کنایت ہے
پرہیز سے پس بغیر ان دونون امر عظیم کے صحت روحانی کا حاصل ہونا محال ہے اور جب
یہہ دونو باتین سرانجام کو پہنچین تو طبابت روحانی کا کام درست ہوگیا اور ارشاد اور تکمیل کا
کارخانہ جم گیا اور جو منفعت کہ اس کارخانے مین حاصل ہوتی ہے اندازے سے حساب کے
اور احاطے سے قیاس کے باہر ہے اس واسطے کہ جو شخص صاحب ارشاد یعنی مرشد کی وصیت
کے موافق عمل کرتا ہے تو ثواب اسکے عمل کا ارشاد فرمانے والے کے نامۂ اعمال مین بہی لکہا
جاتا ہے اور یہہ سلسلہ قیامت کے دن تک تمام نہوگا اسیواسطے صحابۂ کرام کا ثواب کہ
اونکے ارشاد اور تکمیل کے سبب سے تمام امت صلاحیت کی راہ چلتے ہین اور اسیطرح بڑے مجتہد کہ

انکے مذہبونپر لوگ قیامت کے دن تک چلے جاوینگے اور اسیطرح طریقت کے خانوادی والے کہ اونکے وصیتون سے طالب اور مرید دنیا کی زندگی بہر نیک عمل کئے جاتے ہین اور قرب کے مرتبونکو پہنچتے ہین کوئی ثواب اسکو برابر نہین ہوسکتا اور یہہ مرتبہ کمال منفعت کا ہے کہ تہوڑی عمر مین ثواب قرنونکا حاصل ہوا ہر چند کہ وصیت کا لفظ عرف مین خاص اس چیز کیواسطے ہے کہ مرنیکے بعد اوسکے واسطے فرماتے ہین لیکن قران کے عرف مین تاکیدی امر کو جابجا وصیت فرمایا ہے قال اللہ تعالے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اپنے ماباپ سے نیکی کرنے کے اور فرمایا علیہ السلام اقسم ربکم بآخر النہار ان اباجہل لفی خسر الا الذین آمنوا اے ابابکر رض وعملوا الصالحات اے عمر رض وتواصوا بالحق اے عثمان رض وتواصوا بالصبر اے علی رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ البتہ اگر نہ نازل ہوتا قرآن مگر یہہ سورہ یعنی والعصر تو البتہ کفایت کرتا لوگونکو واللہ تعالے اعلم بالصواب

سورۃ الہمزۃ

یہہ سورہ مکی ہے اور سماین نو آیتین اور تیتیس ۳۳ کلمے اور چار نوے حرف ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ خرابی اور افسوس ہے ہر عیب کرنیوالے کو اور ہر بدگوئی کرنیوالیکو **ف** ان دونو لفظونکی ایک معنے ہین پس تکرار محض تاکید کیواسطے ہے ہمزہ اوس شخص کو کہتے ہین کہ روبرو برا کہے اور لمزہ اوسکو کہتے ہین کہ پیٹہ پیچہے برا کہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ وہ ہے کہ ہاتہہ اور سر اور آنکہہ اور ہونٹ سے اشارہ لوگونکی حقارت کا کرے اور لمزہ وہ شخص ہے کہ زبان سے برا بات لوگونکو کہے غرض ہر طور سے یہہ دونون لفظ معنونمین ایک دوسرےکے قریب ہین اور مدعا تکرار سے تاکید ہے کہ لوگونکی ذلت اور بے آبروئی نکرے اور اس فعل بد سے بچے اور اکثر یہہ فعل بد طعن کے طور پر نسب یا شکل یا افعال مین ظہور کرتا ہے پہر جو اس قسم کے لوگ اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرتے ہین سب کے روبرو ایذا دینے مین مبالغہ کرتے ہین تو حق تعالے نے بہی عذاب دائمی کا وعدہ فرمایا جیسے کہ لفظ ویل کا اسکے خبر دیتا ہے اسلیکہ زبان عرب مین ویل عبارت ہے بلا شدید سے جو دائمی ہو اور اصل اس خلق بد کے کرنیکا سبب فخر کا ہے لوگونپر بسبب مال کے یا عمدہ نسب اور خوبصورتی اور عمل نیک اور اخلاق پسندیدہ بہی اس قسم مین سے ہین تو اکثر اسواسطے دنیا دار لوگ اپنا فخر اور بڑائی ثابت کرنیکو اپنے ہم جنسون پر طعن شروع کرتے ہین تاکہ اپنی بزرگی ثابت کرین اور اس سورہ کی نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ تین کافر تہے ایک تو عاص بن وائل سہمی اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخزومی اور تیسرا اخنس بن شریق ثقفی ہر مجلس مین بدگوئی آنحضرت صلعم اور مسلمانونکی کرتے تہے اور اونپر طعن و تشنیع کرتے تہے اور بعض اونمین سے جیسے اخنس بن شریق آنحضرت صلعم کے سامنے بہی تکرار اور بحث کرتا تہا سو اونکے حق مین یہہ سورۃ نازل ہوئی

بحر وعزیزی ۵ ویل ہو

مبتدا رخبرہ **قولہ** ویل لکل ہمزۃ لمزۃ الہمزۃ الکسر واللمز الطعن ط **روح** ۵ الذی جمع مالا
وعددہ یحسب ان مالہ اخلدہ ۵ جو وہ عیب اور غیبت کرنیوالا جو جمع کرتا ہے مال اور
شمار کرتا ہے اپنے مال کی جو سمجھتا ہے اپنے گمان مین وہ بات کہ مال اوسکا ہمیشہ رہیگا اوس پاس
ف اسمین اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ جمع کرنا مال کا خرچ کرنے اور بخشش کرنی کیواسطے
نہین ہے بلکہ بخل کرتا ہے اور بار بار اوسکو گنتا ہے کہ کچہہ اوسمین سے کم نہو جاوے تو حرص
اور بخل کے صفتین دونون اوسمین جمع ہوئین ہین اور اس قسم کے لوگون سے اگر بخل کی
وجہ پوچھی جاتی ہے تو کہتے ہین کہ ہمنے مال کو زمانے کی نشیب اور فراز کے واسطے رکھا ہے
کلا یون نہین ہے جو وہ سمجہتا ہے بلکہ لینبذن فی الحطمۃ ۵ ہر طرح البتہ ڈالا جاویگا وہ
حطمہ مین جو ایک مکان ہے دوزخ مین **ف** یعنی اس شخص کے پوری سزا ہے اسواسطے
پہلے تسلط اور غلبہ آگ کا صورت پر ہے کہ جلنے کے بعد نہایت خراب ہو جاتی ہے بعد اوسکے
نوبت گوشت اور پوست کو پہنچتی ہے بعد اوسکے ہڈیان ٹوٹنے کے پہر نہ تو ذات اوسکی
قائم رہیگی اور نہ حسن اور جمال پہر جو مال کہ ثمرہ اسکا یہہ ہو اسکو ہمیشہ رہنیکا اسباب جاننا
کمال نادانی ہے **عزیزی** ط **وغیرہ** ط **قولہ** الذی جمع مالا بدل من کل کانہ
قیل ھو الذی جمع مالا وتنکیر مالا للتفخیم والتکثیر الموافق لقولہ تعالی وعددہ ای عدہ مرۃ بعد اخری
اور کہا گیا ہے معنے عددہ ای جعلہ عدۃ وذخیرۃ لنوائب الدہر وکان للاخنس المذکور
اربعۃ الاف دینار او عشرۃ آلاف قولہ کلا ردع لہ یعنی نہ خیانت کہ آدمی پندارد قولہ لینبذن
جواب قسم مقدر **روح البیان** ط اور اسکے معاملے کے بیان کرنیکو بطور سوال جواب
کے ایک عبارت اور ارشاد فرمائی وما ادرٰک ما الحطمۃ ۵ اور تو کیا جانتا ہے
کہ کیا ہے وہ توڑنے والے یعنی اس قبیل سے نہین کہ کسی کی قیاس مین آجاوے بلکہ
نار اللہ یہہ خدائی آگ ہے یعنی اوسکی غضب اور قہر کی ہے الموقدۃ ۵ کہ سلگائی
گئی ہے بندونکی گناہ اور بے ادبیونسے التی تطلع علی الافئدۃ ۵ وہ آگ ہے
کہ جہانک لیتی ہے دلونکو اور حقیقت اس کلام کی یہہ ہے کہ جو آگ کہ عالم مین ہے اول اسکی
تاثیر بدن پر ہوتی ہے بعد اسکے ان چیزون کو بدن کے اندر مین درجہ بدرجہ جلاتی ہے
یہانتک کہ اخلاط اور ارواح اور اعضاء اصلیہ تک پہنچتی ہے اور یہہ آگ قہر الہی کی آگ ہے
کہ اول نفس ناطقہ کو صدمہ پہونچاتی ہے اور وہانسے دل کو کہ درد کے حق مین سب اعضا
نازک ہے اور تہوڑے سے درد مین پریشان ہو جاتا ہے دکہہ دیتی ہے پہر جو غلبہ اس آگ کا
دلپر ہوگا تو رنج اور دکہہ دینے مین بڑے درجے کو ہوگی اور اس جہان مین جو آگ کہ اس
آگ سے مشابہ ہے سو وہ تپ کے آگ ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے الحمی من
فیح جہنم یعنی تپ دوزخ کی بہاپ ہے اور یہہ بہی حدیث مین وارد ہے کہ الحمی حظ المومن من النار

یعنی تپ حصہ ہے مسلمان کا دوزخ کی آگ سے لیکن یہہ تپ کی آگ اس موعود آگ سے دو وادہ سے
کم ہے اول تو یہہ کہ نفس ناطقہ مین کہ مجردات سے ہے چنداں اثر نہین کرتی ہے دوسرے
یہہ کہ بخارات اس تپ کے آگ کے اور جوش اس گرمی کا بدن کے راہ سے نکل جاتا ہے
اور پسینہ نکل آتا ہے سو وہ تخفیف کا سبب پڑتا ہے بخلاف آتش موعود کے کہ حال اسکا
یہہ ہے اِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ یعنی مقرر یہہ آگ اونپر بند کی گئی ہے
یہہ سب لٹکتے ہون گے لمبے ستونون مین اور رسیون سے باندہ کے جکڑ دیے جاوینگے
تاکہ ہاتہہ پاؤن نہ ہلاوین اور گرمی انکے اندر کی کسیطور سے کم ہو اور بعض مفسرنے یون
نقل کیا ہے کہ دوزخ کی آگ کو سر پوش کرکے اوپر سے اون سر پوشونکے آگ کے لمبے لمبے
ستون ڈال دینگے کہ کسیطور سے ہوا کا جانا اسکے اندر ممکن ہو العیاذ باللہ اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اوقد علیہا الف سنۃ حتی احمرت ثم الف سنۃ حتی ابیضت ثم الف سنۃ حتے
اسودت فہی سوداء مظلمۃ اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے عجبا ممن یعصے اللہ علی
وجہ الارض والنار تسعر من تحتہ ۝ **قولہ** التی تطلع الخ صاحب کشف الاسرار
فرمودہ کہ آتشے کہ بدل راہ یابد عجیبست حسین منصور قدس سرہ فرمودہ کہ ہفتاد سال
آتش نار اللہ الموقدۃ در باطن ما زدند تا تمام سوختہ شد ناگاہ شررے از مقدحہ انا الحق
بیرون جست و دران سوختہ افتاد سوختہ باید کہ از سوزش ما خبر دہد ۝ اے شمع بیا تامن
تو زار بگرییم ۝ کاحوال دل سوختہ ہم سوختہ داند ۝ نسئال اللہ تعالیٰ ان لا یذلنا بالاحتجاب
انہ الوہاب واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الفیل

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئس کلمے
اور ننانوین حرف ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ
بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ کیا نہین دیکہا تونے کیسا کیا تیرے رب نے ہاتی والون سے یعنی اس
لشکر سے جو کعبۃ اللہ کے ڈہانے کو آگے آگے ہاتہی لایا تہا **ف** یہہ قصہ اہل تفسیر نے یون
بیان کیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حبشی نجاشی کی طرف سے جو تمام حبشی کے ملک کا بادشاہ تہا
یمن کا صوبہ ہوکر آیا اور یمن کے لوگونکو دیکہا کہ حج کے موسم مین ہر اطراف وجوانب سے
نذر و نیاز لیکر مکہ معظمہ کو جاتے ہین پوچہا کہ یہہ لوگ کیا ارادہ رکہتے ہین اور کہان کو
جاتے ہین لوگون نے سارا احوال بیان کیا تو نخوت اور سرکشی نے کفر کے اس مردود کے
دلمین جوش مارا اور حکم کیا کہ اوس گہر کے مقابلے مین اس شہر مین بہی ایک گہر تیار کرو پہر
صنعان مین کہ یمن کے ملک کا پایۂ تخت ہے اچہی خوشرنگ پتہر و نکا ایک کلیسا بنایا اور
اوسکا قلیس نام رکہا اور اونکے در و دیوار کو زر و جواہر سے مرصع و مزین کیا اور بتونکو اچہے
اچہے لباس پہنا کر خوب زر و زیور سے آراستہ کرکے اوس گہر مین بٹہلایا اور عطر اور گلاب اوسکے
در و دیوار پر چہڑکایا اور انگیٹہیان عود و عنبر کی روشن کروائین اور گرد اگرد اوسکے مکانات بہت عمدہ

مسافرونکے واسطے تیار کیئے اور اپنے تمام ملک مین حکم کردیا کہ سب لوگ اوس گہر کے طواف کے
واسطے حاضر ہوا کرین یہہ بات قریشون پر اور سب مکہ معظمہ کے رہنیوالونپر شاق گذری
اسی عرصے مین ایک شخص بنی کنانہ کی قوم کا یمن مین جا کر بادشاہ سے ملکر اوس گہر کی فرش
اور جاروب کشی کی خدمت پر معین ہوا چیند روز گذری تو بے تکلف ہر وقت آنے جانے
لگا ایک رات اس گہر مین جا بجا پاخانہ پہر کر بہاگ گیا صبح کو جو لوگ اس ناپاک گہر کے
طواف کے واسطے آئے اور یہہ معاملہ دیکہا تو اولٹے پہرے اور یہہ خبر بادشاہ کو پہنچائی
اوسنے حکم کیا کہ اسکو تحقیق کرو کہ یہہ کام کسنے کیا ہے آخر ثابت ہوا کہ یہہ کام مکہ کے
رہنیوالے نے کیا ہے اس بات سے وہ مردود نہایت غصے ہوا اور چاہا کہ اسکے عوض مین
مکہ معظمہ کے ہتک حرمت کرے وہ اسی خیالمین تہا کہ ایک اور نیا شگوفہ کہلا کہ ایک قافلہ
حرم کے رہنے والون کا اوس گہر کے متصل شب باش ہوا صبح کو چلنے کے وقت آگ
جلائی ہتی کہ کوئی چیز گری پڑی ہو تو نظر آجاوے اتفاقا اس وقت ہوا تیز چلنے شروع
ہوئی اور آگ اڑکر اس گہر کے اسباب اور سامان مین جا لگی اور تمام فرش فروش اور
زیور اور جواہر اس گہر کا سب جل گیا اور در و دیوار اور نقش و نگار دہوئین سے سب خاک
سیاہ ہوگئے قافلے والون نے جو یہہ معاملہ دیکہا ڈر کر بہاگے پادشاہ نے پہر حکم کیا
کہ اس بات کو تحقیق کرو کہ یہہ حرکت کس سے ہوئی ہے جب اس بات کی خوب چہان ہوئی تو آخر کو
معلوم ہوا کہ یہہ حرکت بہی مکے والون سے ہوئی ہے یہہ بات سنکر بادشاہ کمال غصے
آیا اور بہت سی فوج اور بارہ ہاتہی کہ انمین ایک کا نام محمود تہا نہایت قد و قامت مین بڑا
اور قوی تہا اور سب ہاتہیون سے آگے آگے چلا کرتا تہا ساتہ لیکر خانہ کعبے کے توڑنے
کو چلا پہر راہ مین جو شہر اور جو قوم کہ ملتی تہے تو اوس شہر اور قوم کے لوگ عاجزی اور
زاری کرتے تہے کہ اس گہر کو نہ چہیڑو اور جو تجہکو چاہیئے بدلے مین اوسکے ہم سے لے
اس مردود نے ہرگز قبول نکیا یہان تک کہ مکہ معظمہ کے متصل پہنچا اور مکے والے یہہ خبر
سنکر اپنے لڑکے بالے مال اسباب لیکر پہاڑون پر چلے گئے مگر آنحضرت صلعم کے دادا
عبد المطلب تنہا مکہ معظمہ مین رہ گئے تہے جب یہہ حال دیکہا تو وہ بہی حیران اور پریشان
ہوکر مدد غیبی کے منتظر تہے کہ یکایک سبز چڑیاں جدہ کی طرف سے کہ دریائے شور کا بندر ہے
اور مکہ معظمہ سے مغرب کی جانب کو واقع ہے غول کے غول جمع ہوکر ابرہہ کے لشکر کی طرف متوجہ
ہوئین اور ہر چڑیا کے پاس ان چڑیون مین سے تین تین کنکریاں تہین مسور سے بڑی اور
چنے سے چہوٹی ایک تو چونچ مین اور دو دو پنجو نمین پہر جب برابر اس لشکر کے پہنچین تو
اون کنکریونکو ڈالنا شروع کیا اور خاصیت ان کنکریونکی یہہ تہی کہ جسکے سر پر لگتی تہی تو
اوسکے پاخانہ کی راہ سے نکل جاتی تہی اور اندر اسکا جلا دیتی تہی اور یہہ حادثہ وادی

محسّر مین ہوا تہا جو مکہ معظمہ سے چہہ کوس طرف عرفات کے راستے مین ہے اور اس حالت مین وہ لشکر
اسی جنگل مین تہا اور بڑا ہاتہی اُسکا جسکا نام محمود تہا اس جنگل مین گہٹنے ٹیک رہے تہے
اور تہہات ہاتہا اور ہرگز قدم آگے نرکہتا تہا اور دوسرے ہاتہی بہی تہہک رہے تہے اور جب
ہاتہیونکو یمن کی طرف لے چلتے تہے تو جلد جلد چلتے تہے اور جب کعبہ شریف کی طرف کو ہانکتے تہے
تو گہٹنے ٹیک کر بیٹہہ جاتے تہے اور قدم آگے نرکہتے تہے بادشاہ نے فیلبانکو دہمکی دی اور
غصہ کیا کہ یہہ سب تمہاری شرارت سے ہے تم چاہتے ہو کہ یہہ اس گھر کا معتقد ہو جاوے سو مین
ایسی باتو نپر اعتقاد نہین رکہتا یہہ تو اسی گفتگو مین تہا کہ چڑیون کے غول آپہنچے اور تمام لشکر کو
ہاتہیون سمیت غضب الٰہی کا پامال کر ڈالا اور مال اور متاع کہ اُنکے پاس تہا سب اوس جنگل میں
پڑا رہگیا مکے کے لوگون نے جو پہاڑونپر بہاگ گئے تہے جب تباہی اور خرابی انکی دیکہی تو ایک بارگی اوترکر
لوٹنا شروع کر دیا اور خوب دولت دنیا اور اسباب جمع کر لیا اور قریشیون مین جو دولت تہی
تو وہی دولت تہی اور وہ کنکریان نبوت کے وقت تک بلکہ بعد اسکے بہی لوگون کے گہر وںمین
تہین عبرت کے واسطے لوگون نے رکہہ چہوڑی تہین اور صحابہ مین بہت لوگون نے وہ کنکریان
دیکہین تہین اور ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قصے کے پچپن روز بعد
ہوئی سو اس سورتمین اُس قصے کا بیان کرتے ہین قریشیونکو نصیحت دینے کو عزت دینے

قولہ الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الخطاب لرسول صلی اللہ علیہ وسلم
والہمزة لتقریر رویتہ بانکار عدمہا وکیف معلقة لفعل رویتہ منصوبتہ بما بعدہا والرویتہ علمیتہ لان
النبی علیہ السلام ولد عام الفیل ولم یرہم والمراد باصحاب الفیل ابرہتہ و قومہ اور کہا فتح الرحمٰن مین
کہ ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مہینے ربیع الاول کے ہے پس درمیان اصحاب فیل
اور مولد شریفہ علیہ السلام کے پچاس راتکا فرق ہے اور وہ سنہ ۶۱۶۳ چہہ ہزار ایکسو تریسٹہہ کا تہے
اُترنے آدم علیہ السلام سے اور بیچ حواشی ابن شیخ کے مذکور ہے کہ تہے عبد المطلب اور ابو مسعود
ثقفی دیکہتے اوپر جبل کے لشکر ابرہہ کو جس وقت کہ پہینکے اوپر کنکریان ابابیلون نے پس ہلاک
ہوئے وہ پس کہا عبد المطلب نے واسطے یار اپنے کے کہ ہو گی قوم ایسی کہ نہین سنا جاتا اوسنے
آہٹ اور اُترے وہ دونو پہاڑ سے پس داخل ہوئے لشکر مین پس ناگہان وہ لوگ قوم ابرہہ
مردہ تہے پس جمع کیا اون دونون نے سونے اور جواہر سے اور کہو دے ہر واحد نے اون
دونو نے گڑہے واسطے اپنے گڑہے اور بہر آانکو مال سے اور ہو گیا یہہ سبب غنا اون دونونکا
اور بیچ کلام لسبط ابن جوزی کی مسطور ہے کہ سبب غنا عثمان بن عفان کا یہہ ہے کہ تحقیق باپ
اونکے عفان اور عبد المطلب اور ابا مسعود ثقفی جبکہ ہلاک ہوا ابرہہ اور قوم اوسکی تہی وہ دل
اونکے جو اترا جانب حبشہ سے پس لیا عفان وغیرہ نے اموال ابرہہ اور اصحاب اوسکا بہت
اور دفن کیا اوس مال کو خوف قریش سے پس ہو گئے وہ غنی تر قریش مین اور اکثر انکے مالمین

اذربیجان تو وارث ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اوزوار ہے اوپر اسکی یہی فتنہ قرامطہ کا اور وہ
یہہ ہے کہ تحقیق ابا سعید کبیر قرامطہ اور وہ ایک جماعت ملحد ونکی تھی ظاہر ہوئی وہ کوفہ پر
سنہ دو سو ستر ہجری مین گمان کرتے تھے یہہ کہ نہین ہے غسل جنابت سے واجب اور حلال کیا
شراب کو اور تحقیق وہ نہین روزہ کہتے تھے سال مین کوئی مگر نیروز اور مہرجان کو اور
زیادہ کرتے تھے بیچ اذان اپنی کے وان محمدا ابن الحنیفۃ رسول اللہ اور تحقیق حج اور عمرہ سبت المقدس
کی طرف کرتے تھے اور فتنہ مین پڑے ساتھہ اونکے ایک جماعت جہال وغیرہ سے اور
قوی ہوئی شوکت اونکی یہانتک کہ موقوف ہوا حج بغداد سے بسبب اونکے اور کثیر ہوا
فساد اور پھیلا اوسکا شہرون پر اور قتل کیا اسنے مسلمانونکو اور متمکن ہوئے ہیبت اوسکی
دلون پر اور بہت ہوئے تابعدار اوسکے اور گیا طرف اوسکے لشکر خلیفہ مقتدر کا جو کہ
خلیفہ تھے بنی عباس کا یہانتک کہ قوم قرامطہ داخل ہوئے مکہ مین اور بہت قتل کیا حجونکو
مسجد حرام مین بہت قتل کرنا اور لاشین چاہ زمزم مین ڈالدین اور حجر اسود کو گرز مارکر
توڑ ڈالا پھر اکھاڑ کر اپنے ملک کو لیگئے اور بیس برس سے زیادہ اونکے پاس رہا پھر اونسے
تیس ہزار دینار کو خرید کر مکہ مین لائے اور اوسیجگہ پر رکھا انتہے روح البیان

مجالس ابرار ﴿ الم یجعل کیدہم فی تضلیل ۝ وارسل علیہم
طیرا ابابیل ۝ ﴾ اے کیا کیا اونکی مکر کو خرابی اور گمراہی مین یعنی وہ جو کہ
ڈھانیکو آئے تھے اونکا کیا حال کیا اور بھیجا اونپر دریا کی طرف سے اڑتے جانورونکی گروہ
گروہ اور ٹکریاں ٹکریاں اور جو نکلین اور پنجے کتے کے سے اور سر باز یا شکرے کا سا ﴿ ترمیہم
بحجارۃ من سجیل ۝ ﴾ پھینکتی تھی اون ہاتھی والونپر سخت ڈلی مٹی کے جیسے پتھر
ف اور ابابیل کا لفظ اصل لغت مین جوق جوق کے معنونمین ہے اور اوسکا واحد
مستعمل نہین ہے لیکن قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا واحد اِبّیل یا اِبّوَل یا اِبّال ہے
اور عرف مین ابابیل ان جانورون مشہور کو کہتے ہین اور غیبی جانور جو سنگریزہ لیکر
آئے تھے اسیصورت کے تھے اور جو اصحاب فیل بڑے بڑے جانورونکو کہ ہاتھی ہے خانہ کعبہ کے
گرانے کو لائے تھے تو اونکے مقابلے مین ایک ادنیٰ ضعیف جانور کو چھوٹے سے چھوٹا اسباب
کہ کنکریاں ہین دیکر اون پر بھیجا تاکہ معلوم کرلین کہ تائید الہی کے سبب ضعیف مخلوق
بڑے قوی مخلوق کو زیر کرتی ہے اور بغیر اوسکے مدد کے بڑی زبردست مخلوق سے کچھہ
نہین ہوسکتا اور تاثیر ان کنکریون کی جو کچھہ کہ انکے بدنونپر ظاہر ہوئی تھی بیان اوسکا
اس آیت مین ہے کہ ﴿ فجعلہم کعصف ماکول ۝ ﴾ پھر کر ڈالا اون لشکر والون کو
جیسے گھاس کھائے ہوئے یعنی گھاس جو جانور کھاکے آخر چھوڑ دیتے ہین اور یہہ
اشارہ ہے اعضا کے ٹوٹ پھوٹ جانیکی طرف **قولہ** ﴿ ارسل علیہم طیرا عطف علی

قولہ الم بحیل قولہ ابابیل صفۃ طیرا قولہ ترمیہم بحجارۃ صفۃ اخری للطیر قولہ من سجیل من طین قولہ ماکول
بن حذف المضاف واقامۃ المضاف الیہ مقامہ اے کعصف ماکول الحب اور کہا بعض العارفین نے
جو شخص کہ ہوئے اعتماد اوسکا غیر خدا پر تو ہلاک کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی ساتھہ کمترین مخلوق اپنی کے
آیا کیا نہین دیکھا تو نے اصحاب فیل کو جبکہ اعتماد کیا اُنہون نے اوپر ہاتھیون کے قوی مخلوق
اللہ کی سمجھکر پس ہلاک کیا اونکو اللہ نے کمترین مخلوق ابابیل سے **روح البیان**
مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ فیل کو تو عافیت دیتا ہے اسکو
اللہ تعالے زندگانی دنیا مین خسف اور مسخ سے **بیضاوی** ۵ واللہ اعلم **سورۃ القریش**
یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چار آیتین اور سترہ کلمے اور تہتر حرف ہین اور قریش نام ہے ایک قبیلے کا
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اکثر اصحاب آپکے بہی
اسی قبیلہ سے تہے اور یہہ قبیلہ رہنے والا مکہ معظمہ کا تھے اور بیت اللہ کے اور چاہ زمزم کی خدمت
ہمیشہ سے انہی کو سپرد رہی ہے اسیواسطے رہنے والے اور رئیس یمن اور شام کے اور دوسرے عرب کے
شہرونکے بیت اللہ کے حرمت کے سبب اس قبیلہ کو معظم اور مکرم جانتے تہے اور جہان
یہہ جاتے تہے نذر اور نیاز اور قربانیان انکو ملتی تہین اور اسی وسیلے سے کہ معظمہ مین بخوبی
تمام گذران کرتے تہے باوجود کمال خشکے کے اور عدم زراعت کے اور بڑی نعمت خانہ کعبہ کی
برکت سے تمہاری امداد فرمائی ہے اور حقیقت مین قریشون پر احسان کرنا گویا تمام
عالم پر احسان ہے واللہ عالم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۝ اٖلٰفِہِمۡ
رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۝ واسطے الفت اور عزت اور ملاقات قریش کے
آپسمین ملنے اونکے کے مسافریسے جاڑے اور گرمی کے **ف** قریش کو ہر برس کے سفر رہتے تہے
موسم جاڑے کے یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف جاتے تہے سوداگری کو اور جسطرف
جاتے تہے سب لوگ انکی حرمت اور عزت کرتے تہے بسبب اوسکے جو یہہ مکہ کے رہنے والے تہے
سو خدا تعالے مکے کے رہنے والون قریش پر اپنے نعمتونکا بیان فرماتا ہے ہاتہی والونکو ہلاک کیا
اسواسطے کہ قریش سے الفت کرین اور عزت وحرمت کرین یہان پر لام قسمیہ ہے جیسے لتدلا
بآخر الاجل مین اللہ کی قسم ہے کہ وقت نہ ٹلے گا یعنی قسم ہے قریش کی الفت دینے کی
اور قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہین یا کہ سترہوین دادا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہین اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف
بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن
خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُد بن اُدد بن ہمیع بن
سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ
بن عابر بن شالغ بن ارفکشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہائیل

سورۃ القریش

بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور جو شخص کہ نضر بن کنانہ کے اولاد مین سے ہو
قریش مین داخل ہے اور قریش لغت مین ایک جانور کا نام ہے دریائی جانور وں مین کہ
سب جانوروں کو پکڑ کہا جاتا ہے اور سب پر غالب ہے اور اولاد نضر بن کنانہ کی گردش
زمانہ کے سبب مکہ کے شہر سے متفرق ہو کر تمام ملکو نمین پہیلگئی تہی قصی کہ پانچوین دادا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اون سبکو ادہر اودہر سے بلاکر پہر مکہ معظمہ مین بسایا اسواسطے
قصے کو مجمع کہتے ہین اور اس قبیلہ کو اور قبیلو نسے زبان کی فصاحت مین اور شجاعت اور سخاوت
اور ہمت کی بلندی مین اور نسب کی صحت مین غالب تہا اس جانور کے نام پر نام رکہا **قوله**
لایلف قریش متعلق بقوله تعالی فلیعبدوا وقیل متعلق بما قبله من قوله فجعلهم
کعصف مأکول ویؤیده انهما من مصحف ابی رضی اللہ عنہ سورة واحدة بلا فصل

روح البیان فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ چاہیے کہ بندگی کرین اس گھر کی صاحب کی جو خدا تعالی ہے نہ کہ
بتونکی بندگی کرین اور خدا کا شریک کرین اونکو اور وہ خدا تعالی ہے جسنے کہانیکو دیا
قریش کو بہوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت جو صحاب فیل کے ہاتہہ سے بچایا
اونکو **ف** پہر چاہیے کہ قریش عبادت کرین اس گھر کے صاحب کی اسواسطے کہ
عظمت اور بندگی لوگونکے دلونمین اور اونکی معاش کی فراخی اور اونکا منعم ہونا دشمنو نسے
یہہ سب اسی گہر کے مجاورہی اور آستانہ کی دربانی کی برکت سے ہے پہر جب دوسرے
لوگ اس مکان سعادت نشان کی خادمو نسے اسطور کے تعظیم اور تکریم سے پیش آوین
تو اون خادمونکو لازم ہے کہ اس گھر کے صاحب کی کمال درجہ کو تعظیم اور تکریم کرین
اسیواسطے رب هذا البیت کا لفظ اس مقام پر فرمایا ہے گویا اشارہ فرمایا کہ اگر
از راہ کوتہ نظری کے ربوبیت حق تعالے کی تمہاری نظروں سے محجوب ہے لیکن عظمت اور
بزرگی تو اس گھر کی ظاہر اور کہلی ہے اور اگر جناب الہی کو اس گہر کا صاحب سمجہکر
عبادت کرو تو بہی سزاوار ہے الذی اطعمهم من جوع جسنے کہانا دیا ہے اونکو بہوک کے
وامنهم من خوف اور امن دیا اونکو ڈر سے باوجود اسبات کے کہ عرب کے قبیلونمین
قتل اور لوٹ اور بندی اسقدر مروج تہی جسکی حد و نہایت نہ تہی لیکن بیت اللہ کے گرداگرد
حرم شریف کی حدتک کہ بعضی طرف دس کوس ہے اور بعضے طرف چہہ کوس ہے اور کسیطرف
تین کوس اور کسیطرف سے زیادہ ...... ہرگز تعرض اور مزاحمت نکرتے تہے بلکہ اگر کوئی کسیکے باپ
یا بیٹے کو مار کر حرم مین جا بیٹہتا تہا تو اوسکا پیچہا نکرتے تہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ ان سب امنونکے سوا ایک امن اور ہے کہ حرم کے رہنے والے کو جزام کا مرض ہرگز نہین
ہوتا قوله تعالے ایلفهم الخ بدل من الاول ورحلة مفعول به لایلافهم فلیعبدوا

رب هذا البيت الذی اطعمهم بسبب تأتیک الرحلتین التین تمکنوا منهما بواسطة کونهم من جیرانه وسکان حرمه وقیل بدعوة ابراهیم علیه السلام یجبیٰ الیه ثمرات کل شئ وامنهم من خوف وهو خوف اصحٰب الفیل او خوف التخطف فی بلدهم اور ماسوا اسکے اور لکھا صاحب کتاب نے که فرق درمیان عن اور من کے یهه هے که تحقیق عن مقتضی هے حصول جوع کو اور تحقیق زائل هوتی هے ساتهه طعام کے اور من مقتضی هے منع کو لحوق جوع سے وعن ام هانی بنت ابی طالب رضی الله عنها قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فضل قریشا ای ذکر تفضیلهم بسبع خصال لم یعطها احد قبلهم ولا یعطاها احد بعدهم النبوة فیهم والخلافة فیهم والحجابة للبیت فیهم والسقایة فیهم ونصروا علی الفیل اے علی اصحابه وعبدوا الله سبع سنین وفی لفظ عشر سنین لم یعبده احد غیرهم ونزلت فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لایلاف قریش وتسمیة لایلاف قریش سورة یردما قیل ان سورة الفیل ولایلاف قریش سورة واحدة فلینظر ما معنی عبادتهم الله دون غیرهم فی تلک المدة والله اعلم

سورة الماعون

یهه سورة مکی هے اسمین چهه آیتین اور پچیس کلمے اور سوا سو حرف هین اور اسکے نازل هونے کا سبب یهه هے که ابوجهل مردود کی یهه عادت تهی که جب کوئی مالدار بیمار هوتا تها تو اوسکے پاس آکر بیٹهتا اور کهتا که اپنے یتیمون کو مجهکو سپرد کر اور انکا حصه میرے پاس امانت رکهه که مین خبرگیری اور خدمت گذاری انکی بخوبی ادا کرونگا اور دوسرے وارث اتنی رعایت نکرسکین گے پهر جب انکا مال اپنے قبضے مین کرلیتا تو یتیمونکو اپنے دروازے سے هانک دیتا پهر وے بچارے ننگے بهوکے دربدر گلی کوچون روتے هوئے مارے مارے پهرتے اسیطرح سے ایک یتیم ننگے سر ذلت کا مارا آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے پاس آکر اس ملعون کی فریاد کرنے لگا آنحضرت صلعم اس یتیم کی رعایت کیواسطے اس ملعون کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکو احوال قیامت سے ڈرایا اس ملعون نے مقابلے مین اس وعظ ونصیحت کے قیامت کا انکار کیا آنحضرت صلعم رنجیده هوکر دولتخانه کو تشریف لائے پهر یهه سورت نازل هوئی بسم الله الرحمن الرحیم

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ اے دیکها تونے اور جانا اوسکو جو جهوٹهه جانتا هے قیامت کے آنیکو **ف** یعنی جهوٹهه سمجهتا هے دین کو یعنی ملت کو یا جزا کو اور دین ان دونو معنونمین آیا هے اور یهان دونون معنے هوسکتے هین اسواسطے که ظلم کرنا یتیمون اور بیکسون پر اور رحم نکرنا فقیرون اور محتاجون پر ملت کے جهٹلانے کی علامت هے اور جا بجا دین مین تاکید اسی بات کی هے اور جزا کے یاد نکرنے کی یهه علامت هے اسواسطے که جو شخص جزا کا معتقد هے اور اوسکو سچ جانتا هے وه خدا سے ڈرتا هے وه یهه کام نهین کرتا اور اس قسم کے خطاب کرنے مین اشاره هے اسبات کی طرف که اگر کوئی چاهے که دین کے تکذیب کرنے والونکو علامت سے دریافت کرے تو چاهیے که ان علامتون کو خیال کرے تکذیب دین محمدیه کی اور بالتحقیق تکذیب قیامت اور جمله انبیا اور کتب سماوی کی هے اسیواسطے فرمایا آنحضرت صلعم نے والذی نفس محمد بیده لا یسمع بے احد

من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحب النار رواہ مسلم
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے نہین سنتا
مجھکو یعنی خبر رسالت میری کو کوئی اس امت مین سے یہودی ہو یا نصرانی ہو پہر مری اوس
حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے یعنی دین مگر
کہ ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** حضرت صلعم آخر زمانے کے نبی ہین
بھیجے گئے ہین تمام جن وانس کی طرف اب جو کوئی ان لوگونمین سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ
اونپر ایمان نہ لاکر مرگیا بیشک دوزخمین پڑیگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو دل سے اور
مان لینے کو اوس سے اقرار کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت حاجت مین
نہین آتا اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاری نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کی بعد
جو باقی چھوڑا ہے اور اوسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہان اون
آیتون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وہ راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ ایمان کی زیادہ
تقویت پاوین توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالے نے
کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اوسکو
طور سینا اور طور سینین بھی کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالے نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسی
علیہ السلام سے اور بھیجے اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑی ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت
عیسی علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اونکی نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور
فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑ کا نام ہے مکہ معظمہ مین کہ اونمین سے ایک مین
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اوسمین آپ پر وحی اوتری وہ تین پہاڑ ہین
ایک بوقبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکے قعقعان ہے تین وادی تک اور
پورب طرف اوسکے متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت پیدا ہوئے ابن
قتیبہ نے جو اس امت کے علماء سے ہے اور سنے اگلے کتابین پڑہین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین
لکھا ہے کہ اس مقام مین کچھہ شبہ نہین خوب ظاہر ہے اوسپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیونکہ
جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالے کا سینا سے سو وہ یہی ہے کہ اوتارا توریت کو حضرت
موسے پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت عیسے پر اور وہ
علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گانو مین جسکو ناصرہ کہتے ہین
اسی سبب اونکے تابعونکا نام رکھا گیا نصاری اسیطور پر ظاہر ہونا اللہ تعالے کا فاران سے
یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکہ معظمہ کا ہے اگر کوئی
کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور کوئی جگہ ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے
کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور سمعیل علیہ السلام کو فاران مین چنانچہ پیدایش کے

اکیسوین باب مین ہے اب تبلاؤ وہ دوسری جگہہ کون سی ہے کہ اوسکا نام فاران ہوا اور
بعد حضرت عیسیٰ کے اللہ تعالے لے نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی ہے اور توریت مین استثناکے اٹھارہوین
باب کے پندرہوین آیت مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت موسے نے یہوا تیرا خدا تیرے لیئے تیرے ہی
درمیان سے تیرے بھائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اوسکی طرف کان
دہر ہیو پہر سترہوین اور اٹھارہوین آیت مین اوسی باب کے مرقوم ہے کہ یہواہ نے مجھے کہا
کہ اونہون نے جو کچھہ کہا اچھا کہا مین اونکے لئے اونکے بھائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی قائم
کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوس سے فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوسکی اطاعت
نکریگا سزا اودونگا مین اوسکو اس کلام مین پوری دلیل ہے ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلعم کی نبوت پر
کیونکہ موسئے اور قوم اونکی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحٰقؑ کے ہین اور بھائی اوسکے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام
کے ہین اور یہہ نبی جیسا وعدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اسحٰق کے بیٹون بنے اسرائیل سے ہو تو وہ اونہین
مین سے ہوا نہ اوسکے بھائیون مین سے اور اگر وہ یہہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی
اسرائیل کے پس بھائی کہنا اونکو درست ہے تو اس تقریر مین لازم آیا بطلان توریت کا اسلئے
کہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم ہوا نبی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسے کی مانند اور دوسری جگہہ توریت
مین آیا ہے کہ کھڑا ہوگا نبی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعضی یہود کا بہی
باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اوس نبی موعود سے مراد یوشع بن نون ہے کیونکہ یوشع حضرت موسے
کے کفو اور اونکے مانند نہتے بلکہ اونکے خادم تہے اونکی زندگی مین اور بعد اونکے دعوت کے
مددگار رہے پس ثابت ہوا کہ مراد اوس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسے
کے تہے یعنی دعوت کی نصب کرنے اور حدونکی باندہنے اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرائع
اور احکام کے جاری کرنیمین اور اگلی شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہون کو سزا دینے مین
کوئی ایسا نہوا سواے ان باتون کے کتنے معجزے اور دلیلین نبی آخرالزمان ہونے پر ہین
کہ کسی طرحکا شبہ اور شک اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادت شریف اور خلاق
نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اوسکے دلمین کچھہ بہی شبہہ نہوگا اور اگر کہیئے
کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بہی نہین ہوسکتا کیونکہ نصارے اونکو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت
موسیٰ اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چھاپہ مین توریت کی یون لکھا ہے
کہ تمہری بھائی کے بیٹون مین سے ایک نبی پیدا کرونگا یہہ مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو
ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین اس مقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا
مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہہ ناقص عقلونکا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس نبی کے
احکام سے منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے
حضرت موسیٰ کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کے دشمنون کو سزا دی سوا اسکے اپنی دعوت کی مقا

مین جہوٹی ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاریٰ اسے یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکہو کہ کیونکر
ہماری خبر اور صفت اوسمین نہین لکہی ہے مگر اونہون نے ہرگز اس بات پر کمر نہ باندہی اور
مقابلہ نکیا علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹہارہوین باب کے بیشک
قتل کئے جاتے اور اونکی پیشگوئی کبہی سچی ہوتی اور انکا دین ہرگز قائم اور دائم نرہتا اور جو
جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس
بیان سے ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کیونکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ وحی کرونگا اسکی
طرف اپنے کلام سے اوس سے وہ باتین کریگا جسطرح سے سنیگا اور صحف اور الواح اوسکی طرف اوتارونگا
اسلئے کہ وہ امی ہے یعنی انپڑہا کتاب نہین پڑہ سکتا اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کے
سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ نے تمسے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابدتک تمہارے ساتہہ رہیگا پہر چہبیسوین آیت مین اوسی باب کے
ہے لیکن وہ وکیل روح جسے باپ میرے نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہا دیگا اور
سب چیزین جو کچہہ کہ مینے تمہین کہا ہے تمہین یاد دلا دیگا پہر اوسی باب کے تیسوین آیت مین
ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہانکا سردار آتا ہے اور اسکی
مجہہ مین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے
میرا جانا ہے سودمند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے
تم پاس بہیجدونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ
اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نہ لائے راستے سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر
ندیکہوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین ہین
کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے
وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو وہ سنیگا سو وہ
کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزون سے
پاویگا اور تمہین دکہائیگا اور پندرہوین باب کے چہبیسوین آیت مین ہے پہر جب وہ وکیل
جسے مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے
تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتہہ ہو راہ اچہی کو
ڈہونڈہنی اے غافلو ذرا غور کرکے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جسمین حضرت موسیٰ اور
حضرت مسیح عم نے آخری زمانہ کی پیغمبر کے آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو
حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو اور سنوارو ایسا ہو کہ تم حشر کے
میدان مین اوس احکم الحاکمین کی اور اونکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر اور حسد کی باتین کہل جاوین

پہر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹہا ئو بہلا دیکہو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا یہان
فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا
جو ابد تک تمہارے ساتھ رہیگا اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام ہے
دوسرے وکیل وہ جواب آویگا پس دونونکی شان برابر چاہئیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے
پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل ؑ مراد رکہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلیے کہ حضرت
جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتہہ رہتے تہے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبہی
نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے
احکام منسوخ ہوجائینگے سو ایسے صفتین سواے ہمارے پیغمبر کی کسمین نہین اور وہ کونسا وکیل آیا کہ
جسمین یہہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین
اس عبارت سے بہی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہان کی سرداری
اور حکومت کریگا اور اوسمین ایسے وصف ہین حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سواے ہمارے
پیغمبر کے کون ہے باقی دلیلین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت پر توریت اور انجیل اور زبور اور صحف
انبیا مین موجود ہین جسکا جی چاہے دیکہلے یہان اسقدر بس ہے ۵ **تنبیہ** ۵ اللہم انصر دین محمد
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ پہر وہ جہٹلانیوالا دین کا وہ شخص ہے کہ زور سے دہکیلتا ہے
یتیم کو یعنی سینہ زوری سے یتیم کا مال کہاتا ہے اور یتیم سب ضعیفونسے ضعیف ہے پس جو شخص
اس قسم کے مسکین اور ضعیف پر بیدہڑک ظلم کرتا ہے تو یقین ہے کہ خدا سے نہین ڈرتا اور
اعتقاد عملون کے جزا کا نہین رکہتا پہر بعد اس علامت کے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے ہانک دینے
کی علت اوس ملعون کو کمال بخل اور محبت مال کے ہے یہانتک کہ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ۝ اور تاکید نہین کرتا کسیکو کہانا کہلانے پر فقیر کے یہہ اشارہ اس بات کے طرف ہے
کہ اپنے مال سے فقیرون کو دینا تو کیا ممکن ہے دوسرے ولسے بہی کہانا کہلانا فقیرون کو
روا نہین رکہتا پس بخل اس شخص کا نہایت کو پہونچا ہے **ع** چون ز کرم سفلہ بود در گران
منع کند از کرم دیگران + سفلہ نخواہد دگرے را بکام + خس نگذارد مگسے را بجام + فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ پہر خرابی ہے اون نمازیون کی وہ نمازی
کہ جو اپنی نماز کی حقیقت سے غافل ہین **ف** نماز ایک عمل ہے فرق کرنیوالا اسلام اور
کفر مین پہر جو شخص روبرو لوگون کے نماز پڑہے اور بیٹہہ پیچہے لوگونکے نہ پڑہے اور اسطرح
فرصت کے وقت نماز کو یاد رکہے اور جب دنیا کے کام مین ہووے تو بہلا دیوے یا بعضے
ارکانونکو حضور سے ادا کرے اور بعضے ارکانون مین غفلت کرے یا روبرو لوگون کے حضور
دل سے پڑہے اور تنہائی مین بےحضور دل کے پڑہے وہ مورد وعید مذکورہ کا ہے + کلید در
دوزخ است آن نماز + کہ در چشم مردم گزاری دراز + **تنبیہ** جاننا چاہیئے کہ نماز ایسا فرض ہے

کہ کوئی شریعت اوس سے خالی نہین ہتی چنانچہ نماز فجر کی حضرت آدم پر اور ظہر کی حضرت ابراہیم اور
داؤد پر اور عصر کی حضرت سلیمان پر اور مغرب کی حضرت یعقوب پر اور عشا کی حضرت یونس پر
اور بعضون نے سوا اسکے بہی کہا ہے اور پاک پروردگار نے ذکر کیا نماز کا قرآن شریف مین ایکسو
دو جگہہ چنانچہ طوالع مین یہہ مذکور ہے اور صلوٰۃ کے معنے لغت مین دعا کے ہین اور شریعت
مین صلوٰۃ کہتے ہین افعال معلومہ کو اور عوارف مین لکہا ہے کہ صلوٰۃ مشتق ہے صلے سے
معنی اسکے یہہ ہین کہ ٹہیڑہی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوٰۃ اسواسطے کہا
کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹہیڑا پن ہے اور مصلے کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہے
اور اوسکی ٹہیڑے پن کو دفع کر دیتی ہے پس یہہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی
سینکا ساتہہ حرارت نماز کے اور اوس سے ٹہیڑا پن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا دوزخ مین مگر
واسطے پورا کرنے قسم کے یعنی وان منکم الا واردہا کے اور پانچون نمازین فرض عین ہین
ہر بالغ مسلمان عاقل پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بالاجماع اور دلیل اسکی یہہ قول اللہ تعالے کا ہے
اقیموا الصلوٰۃ اور قول اللہ تعالی کا فسبحان اللہ حین تمسون اخیر آیت تک اور سوا اسکے اور آیتین حدیثین
ہین اور یہہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ پانچون نمازین فرض کی گئین آپ پر
اور کسی پر اکہٹی پانچون نمازین فرض نہین ہوئین اور نہ عشا کی نماز اور کسی پر فرض ہوئی ہے
یہہ نمازین شب معراج مین ہفتہ کی رات مین سترہوین رمضان کو اور ایک قول یہہ ہے کہ
معراج رجب مین ہوئی دونون قول مشہور ہین ڈیڑہ برس پہلے ہجرت کے اور تہین پہلے اسکے
دو نمازین ایک پہلے نکلنے آفتاب کے اور ایک پہلے غروب کے یہہ سمنی نے لکہا ہے اور
ابن حجر نے شرح ہمزیہ مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اونکے مکہ مین البتہ
نماز پڑہتے ہتے ایک نماز پہلے طلوع آفتاب کے اور ایک پہلے غروب اسکے انتہی اور
مغنی الطالب مین لکہا ہے کہ پانچون نمازین فرض عین ہین ہر مرد عورت مسلمان عاقل
بالغ پر کہ کسیوقت اور کسی حالت مین مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین مگر عذر شرعی سے
مانند حیض و نفاس کے عورتون کے لئے کہ اون دنون کی قضا بہی لازم نہین اور ہیچ حالت
جنون اور بیہوشی اور مستی کے ساتہہ پینے نشے کی چیز وغیرہ کے اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہے
لیکن قضا اوسکے بعد افاقت کے فرض ہے اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نمازون سے
نہ ہے اسلئے کہ زیادہ رہنے سے ساقط ہو جاتی ہے اور نیابت کسی کی کسی کی طرف سے نماز
فرض مین جائز نہین جبتک کہ ہر ایک بذات خود ادا نہ کرے اوسکے ذمہ سے ساقط نہین
ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بیعذر ہو یا معتقد عدم فرضیت اوسکا ہو وہ کافر ہے
توبہ کرے ورنہ قتل کیا جاوے اور اگر تارک نماز کا ہو باوجود اعتقاد فرض ہونے اوسکے اوسکو
مارنا اور قید کرنا چاہیے یہانتک کہ توبہ کرے اور ادا کرے والا قید مین مرجاوے اور زاد الفقہ

لایا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ سے دو روایتین ہین ایک تو یہہ کہ جو کوئی نماز ایک رات دن کی
ترک کرے فاسق ہوجاتا ہے اور لایق قضا اور امامت اور شہادت کے نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ
جو کوئی بعذر نماز تین رات دن کے ترک کرے مستحق قتل کا ہوتا ہے انتہے اور فرمایا علیہ السلام نے
لاتترکوا الصلوۃ متعمدا فمن ترکھا فقد خرج من الملۃ یعنی نہ چھوڑو تم نماز کو قصداً پس جسنے چھوڑا
اوسکو پس تحقیق نکل گیا ملۃ اسلام سے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا علیہ السلام فی الصلوۃ
عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین یعنی نماز ستون دین کا ہے
پس جسنے برپا رکھا نماز کو پس بلا شبہہ برپا رکھا دین کو اور جسنے چھوڑا نماز کو پس تحقیق ڈہا دیا
دین کو اور فرمایا علیہ السلام نے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جسنے چھوڑی نماز
قصداً پس تحقیق کافر ہوا کھلا پس بسبب وارد ہونے ایسے وعیدون کے گئے ایک جماعت
صحابہ وغیرہم کی طرف کفر تارک نماز کے متعمدا سو صحابہ تو یہہ ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابوالدردا
اور ابوہریرہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہم اور غیر صحابہ مین سے یہہ ہین احمد بن
حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبداللہ بن المبارک اور حکیم بن عتبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد
طیالسے اور ابوبکر بن شیبہ وغیرہم اور بہی اختلاف کیا ہے فقہا نے بیچ حد تارک نماز کے قصداً
بلا عذر پس کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے
کہ تارک نماز کا قصدا بلا عذر قتل کیا جاوے مگر یہہ کہ احمد کے نزدیک قتل کیا جاوے ازراہ
کفر کے اور نزدیک غیر احمد کے انمین سے قتل کیا جاوے ازراہ حد کے نہ کفر کے اور حمل کیا
اونہون نے اون حدیثون کو کہ دلالت کرتے ہین اوسکے تارک کے کفر پر اور پر مستحق ہونے
سزا کفر کے اور نہین ہے کفر کے لئے دین مین سزا سوائے قتل کے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک نہ حکم کفر کا کیا جاوے اوسکے لئے اور نہ قتل کیا جاوے وہ بلکہ قید کیا جاوے
ہمیشہ کو اور بعضون نے کہا مارا جاوے ضرب شدید کو یہانتک کہ بہی اوس سے خون
اور بعضون نے کہا کہ مارا جاوے یہانتک کہ نماز پڑہے یا مرجاوے جامع الحسنات
وعزیزی اور پوچہے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ
سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اضاعت الوقت ہے او کہا ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے کہ مراد ساہون سے منافق ہین کہ ترک کرتے ہین نمازونکو جبوقت کہ غایب ہوتے ہین
لوگون سے اور پڑہتے ہین جبکہ حاضر ہوتے ہین لوگون مین واسطے قولہ اللہ تعالی کے الذین
ھم یراءون یعنی وہ لوگ وہ ہین کہ سب عبادتون اور طاعتون مین اپنی نمود کرتے ہین اور فرمایا
صاحب نے بیچ صفت منافقون کے واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی یعنی جب کہڑے ہوتے
ہین منافق طرف نماز کے کہڑے ہوتے ہین کسل اور سستی سے اور قتادہ مفسر نے کہا کہ

بھولتے ہین اوسسے نہین پرواکرتے کہ آیا پڑھے ہے یا نہین اور کہا گیا ہے کہ مراد ساہون سے عدم ثواب ہے اور عدم خوف عقاب کا ترک نماز پر اور کہا حسن نے وہ وہ شخص ہے کہ اگر پڑہے نماز تو پڑہے ریا اوسمعۃ سے اور اگر قضا ہو نماز تو نہ نادم ہو اور کہا ابو عالیہ نے کہ لا یصلونہا لمواقیتہا ولا یتمون رکوعہا وسجودہا **معا** ﴿ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ ﴾ وے لوگ وہ ہین کہ اپنے سب نیک کام نام ونمود کو کرتے ہین یعنی فقط اپنی نماز ہی کو برباد نہین کیا بلکہ تمام اعمالونکو اپنے بسبب ریا اور سمعۃ کے حبط کر ڈالتے ہین یعنی کیا انکیا برابر ہوجاتا ہے اور ریا ایک شاخ ہے شرک کی چھپی ہوی بلکہ شرک سے بہی قوی ہے دو وجہ سے اول تو یہہ کہ ریا والا لوگونکو خدا سے زیادہ عزیز رکہتا ہے دوسرے یہہ کہ شرک محض طاعت مین کرتا ہے کہ مقام توحید اور اخلاص کا ہے نہ استعانت اور استمداد مین کہ دنیا کے کامون سے متعلق ہین پس وہ حقیقت مین کفر کی سخت قسموں سے ہے اعاذنا اللہ منہ ﴿ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ ﴾ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیزون سے اور ماعون کی تفسیر مین اختلاف ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے روایت ہے کہ ماعون زکوۃ ہے اور ریا والا زکوۃ نہین دیتا اسواسطے کہ جب نفقہ جیا بچہ جورو بچے اور اقربا اور مہمان اور فقیر دیکہی جو وہ ادا کرتا ہے تو فضیحتی کی خوف سے کہ اگر ادا نکریگا تو حاکم سے کہکے زبردستی لینگے اسواسطے کہ یہہ حق بندونکے ہین اور وہ لوگون کے سامنے محکمے مین طلب کرسکتے ہین اور زکوۃ تو فقط خدا ہے کا حق پہر جو خدا سے نہین ڈرتا ہے تو اوسکو کاہیکو ادا کریگا اور بعضون نے کہا ہے کہ ماعون مراد مانگنے نہ دینا گہر کا اسباب ہے جسکا دینا پڑوسیون اور محتاجون کو مروج ہے جیسے ہانڈہی دیکچہ پیالہ کٹورا سوئی دہاگہ ڈول کلہاڑہی پہاوڑا اور اسی قسم کی اور چیزین اور آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ ماعون کیا چیز ہے فرمایا کہ آگ اور پانی اور نمک اور بہی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کو آگ دیتا ہے پہر جو کچھہ اوسنے پکتا ہے گویا کہ یہہ سب اوسی نے دیا اور نمک بہی اسیطرح سے اور جو کوئی کیکو پانی دیتا ہے ایسی جاپر کہ وہان پانی کا قحط ہو تو ایسا ہی کہ جیسے بردہ آزاد کیا اور اگر ایسی جانے پر دے کہ وہان پانی نایاب ہو تو گویا مرے کو زندہ کیا روایت ہے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق انہونے پوچھا حضرت صلعم سے کہ یارسول اللہ ما الذی لا یحل منعہ قال الماء والنار والملح فقالت یا رسول اللہ ہذا الماء فما بال النار والملح قال لہا یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما طبخ بتلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیب بذلک الملح ومن سقی شربۃ من الماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیی نفسا اور یہہ عین المعانی کے ہے فلما منعوا منعوا من الکوثر واللہ تعالی اعلم بالصواب **روح** اب کچھہ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت مین روایات منقول ہوتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے

بیشک مین دفع کرونگا سخی سے عذاب گور کا اور سختی قیامت کی اور وہ صبح وشام بخشا جاتا ہے اور
بہیجون مین اوسکو پہلے بہشت مین پیغمبرونکی جماعت کے ساتہہ روایت ہے کہ بہشت کے دروازہ پر
یہہ چار کلمہ لکہے ہین معاف کرنا وقت قدرتکے تواضع کرنا وقت دولتمندی کے سخاوت کرنا
وقت تنگی کے بخشنا بغیر احسان رکہنے کے اور روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالےٰ نے جبرئیل سے
کہ اگر تجکو دنیا مین بہیجون اور اہل دنیا سے کردون تو کیا عمل کریگا عرض کیا کہ یارب تو جانتا ہے
مین کام کرون صاحب عیال کی مدد اور عیب خلق اللہ کے چہپاؤن کہ سوائے تیرے کوئی نجانے
اور پیاسونکو پانی پلایا کرون روایت ہے کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مارنے قیدیون
ایک قوم کے حکم فرمایا اور ایک شخص کو جدا کرکے فرمایا کہ اسکو نمارو کہ اسی وقت جبرئیل نے
آکر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اسکی سخاوت کے بدلے مین اسکو چہوڑا پہر وہ شخص مسلمان ہوگیا
سخاوتکے سبب جان بچی اور اسلام نصیب ہوا روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
ایکدن مسلمانون کی مقبرے مین گئے اور کہا السلام علیکم دار قوم من المسلمین والمؤمنین الخ
پہر فرمایا کہ مال تمہارے غیرونکے ملک ہوئے اور گہرونمین تمہارے غیر رہنے لگے اور بیویان
تمہاری سے اور خاوند کرلیئے یہہ خبر تمہاری ہمارے پاس ہے پس کیا خبر ہماری تمہارے پاس ہے
آواز آئی علیکم السلام جو کچہہ ہمنے کیا اوس سے مزا اوٹہایا اور جو کچہہ ہمنے آگے بہیجا وہ سب
یہان پایا اور جو کچہہ ہمنے چہوڑا وہ سب کہویا مین روایت ہے کہ فرمایا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اونسے بہتر کوئی چیز نہین ایک ایمان لانا
خدا عزوجل پر دوسرے نفع پہنچانا اوسکے بندونکو اور دو خصلتین ہین کہ اون سے بدتر
کوئی چیز نہین ایک شرک کرنا دوسرے ضرر پہنچانا اوسکے بندونکو روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے بہشت کو پیدا کیا اوسنے کہا کہ اے رب
مجکو کن لوگونکے واسطے بنایا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہر سخی اور متقی کے واسطے بہشت نے
کہا بلاشبہ راضی ہوئی مین جب دوزخ کو پیدا کیا اوسنے کہا اے رب مجکو کن لوگوںکے واسطے بنایا
ہے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہر بخیل اور متکبر کے واسطے دوزخ نے کہا اب جلدی پکڑونگی مین
اونکو روایت ہے کہ ایک سائل نے عبداللہ بن المبارک سے سوال کیا کہ سات سو درم قرض رکہتا ہون
عبداللہ نے اپنے گماشتہ کو لکہا کہ غلہ بیچکر اس سائل کو سات ہزار درم دے گماشتہ نے سائل
سے پوچہا کہ تونے کیا سوال کیا ہے اوسنے کہا سات سو درم گماشتہ نے عبداللہ کو لکہا کہ سائل
سات سو درم مانگے ہین اور آپنے سات ہزار فرمائے ہین اور انبار غلہ کا اسمین تمام ہوجائیگا
عبداللہ بن المبارک نے جواب لکہا کہ اگر غلہ تمام ہوجائیگا تو عمر بہی تمام ہوجاویگی منقول ہے
کہ کسی شاعر نے ابو فرید کی مدح کی اور وہ بڑا سخی تہا لیکن اوسوقت کچہہ پاس نہ تہا کہا میرے
پاس کچہہ نہین ہے کہ تجکو دون لیکن مجکو قاضی کے پاس لیچل اور میرے اوپر دس ہزار درم کا

دعوے کرین اقرار کرونگا قاضی مجکو قید کریگا تب میرے خویش وا قربا اسقدر درم دیکر مجکو
چھڑا لین گے اوس شاعر نے ایسا ہی کیا اوس سخی کے گھر والون نے دس ہزار درم دیکر
اوس سخی کو قید سے چھوڑا یا نقل ہے کہ عدی بن حاتم روٹی توڑکر چیونٹون کے سوراخ مین
ڈالتے اور کہتے کہ یہہ ہمسایہ میرے ہین اور ہمسایہ کا حق بڑا ہے یحیی بن معاذ نے فرمایا کہ
اسد تعالے چھہ خصلتون سے بندونپر دروازہ توفیق کا بند کرتا ہے پہلے یہہ کہ علم پڑہین اوسپر
عمل نکرین دوسرے یہہ کہ نعمتین پروردگار کی کھائین اور اس کا شکر نکرین آور تیسرے یہہ
کہ صالحین کے ساتھہ رہین اور اونکی پیروی نکرین چوتھی یہہ کہ گناہ کرین اور توبہ نکرین پانچوین
یہہ کہ مردونکو دفن کرین اور اوس سے عبرت نہ پکڑین چھٹے یہہ کہ مال جمع کرین اور اوس سے
توشہ آخرت کا نہ لین روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے سب سے بدتر آدمی وہ ہے
کہ اکیلا کھانا کھاوے اور غلام کو لات مارے اور بخشش کو روکے اور حضرت نے فرمایا تین آدمی
ہین کہ خدا اور رسول اونکو دوست نہین رکھتا ایک بخیل دوسرا متکبر تیسرا بہت کھانیوالا اور
بعضی اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ بخل کے تین حرف ہین ب سے بلا کی خ خسارہ کی لام
لوم یعنی ملامت کی پس بخیل لاجرم بلا اور خسارہ اور ملامت مین رہتا ہے روایت ہے
کہ شیطان لعین نے کہا سب آدمیون سے زیادہ دشمن میرا فاسق سخی ہے اور سب آدمیون سے
زیادہ دوست میرا عابد بخیل ہے روایت ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ جناب پاک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ ہلاکت میری امت کی کس چیز مین ہے
شیطان نے عرض کیا کہ جسوقت تین خصلتین میری قبول کرینگے تب ہلاک ہونگے اول
بخیلی کہ وہ سب کبیرہ گناہونکا سر ہے دوسرے بازی کہ ایک شاخ ہے کفر کی تیسرے بہولنا
گناہونکا منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک دولتمند تہا کہ فقیرون کو کچھہ ندیتا تہا
بلکہ اونکی ذلت کرتا اور اپنے دروازہ سے جہڑک دیتا اور مالدارونکو دیتا اور اونکو اپنے گہر بلاتا
اونکی عزت کرتا اسد تعالے نے ایک فرشتے کو فقیر کی صورت مین اوسکے پاس بہیجا اور
اوسنے فرشتے کو فقیر جانکر کچھہ ندیا اور اپنے گہر سے نکال دیا اور ایذا پہونچائی تب وہ
فرشتہ چلا گیا اور غنی کی صورت بناکر اوسکے پاس پہر آیا اوسنے غنی جانکر اوسکی تعظیم
توقیر کی اوسنے کہا کہ مین فرشتہ ہون پہلے تیرے پاس فقیر کی صورت مین آیا تہا
تو نے میری ذلت کی اور اب مجکو غنی خیال کرکے عزت کی تو فقیرونکی تذلیل کرتا ہے
اور دولتمندونکی تعظیم کرتا ہے بے شک تو محروم ہے اسد تعالے کے رحمت سے جابر
رضی اسد عنہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اسد علیہ وسلم سے السخی قریب من اللہ
وقریب من الجنۃ وقریب من الناس وبعید من النار والبخیل بعید من اسد وبعید من الجنۃ
وبعید من الناس وقریب من النار ولجاہل سخی احب الی اسد من عابد بخیل رواہ الترمذی

یعنی سخی نزدیک ہے اللہ سے اور نزدیک ہے جنت سے اور نزدیک ہے آدمیون سے اور دور ہے
آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے اور دور ہے جنت سے اور دور ہے آدمیون سے
اور نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی دوست زیادہ ہے نزدیک اللہ تعالی کے
عبادت کرنیوالے بخیل سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا
حضرت صلعم نے السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترک الغصن حتے یدخلہ الجنۃ
الشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتے یدخلہ النار رواہ البیہقی یعنے
سخاوت ایک درخت بہشت مین ہے سو جو سخی ہے اوسنے ایک ڈالی اوس درخت کی پکڑلی
پس وہ ڈالی اوسے نچھوڑیگی یہانتک کہ اوسے بہشت مین داخل کرے گی اور بخیل ایک
درخت ہے دوزخ مین سو جو بخیل ہے اوسنے اوس درخت کے ایک شاخ پکڑلی پس وہ
شاخ اوسے نچھوڑیگی یہان تک کہ اوسے دوزخ مین داخل کریگی صحیح مسلم مین جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنگل مین تہا اوسنے ایک ابر مین
یہہ آواز سنی کہ کوئی اوس ابر سے یہہ کہتا ہے کہ فلانے کے باغ کو پانی پوہنچا یہہ سنتے ہی وہ ابر
وہانسے ہٹا اور ایک چٹیل میدان مین اوسنے اپنا سارا پانی برسا دیا اور وہ تمام پانی ایک
نالے مین جمع ہوکر چلا وہ شخص پانی کے پیچہے ہولیا وہ پانی بہتے بہتے ایک باغ مین پوہنچا
وہ شخص باغ مین گیا دیکہا کہ ایک شخص کہڑے ہین اور بیلچے سے کیاریون مین پانی
پوہنچاتے ہین اسنے اوسکا نام پوچہا اوہون نے بتادیا وہی نام تہا جو ابر مین سنا تہا
پہر اوسے کہا کہ تم میرا نام کیون پوچہتے ہو اسنے کہا کہ جس بدلی کا یہہ پانی ہے اوسمین
مینے آواز سنی تہی کہ اس بدلی کو حکم ہوا کہ تمہارے باغ کو پانی پوہنچاوے تمہارا نام مینے
اوس بدلی مین سنا تہا صاحب باغ نے کہا تمنے یہہ حال بیان کیا تو مین اسکا سبب
بیان کئے دیتا ہون سبب اس عنایت ایزدی کا یہہ ہے کہ مین آمدنی باغ کی تین حصے
کرتا ہون ایک حصہ خدا کی راہ مین خیرات کرتا ہون دوسرا حصہ اپنے اور کنبے کی قوت مین
صرف کرتا ہون تیسرا حصہ اس باغ مین لگاتا ہون اہنی منقول ہے کہ ایک شخص کی عادت
تہی کہ اپنے کہیتی مین سے ہر صورت بدلنے مین دسوان حصہ اللہ کی راہ مین نکالتا اور فقرا پر
صرف کرتا یعنی جب کہیتی کاٹتا دسوان حصہ اوس مین سے دیتا اور جب غلہ صاف کرکے
خرمن لگاتا دسوان حصہ اللہ کیواسطے نکالتا جب آٹا پسواتا دسوان حصہ نکال دیتا جب
روٹی پکواتا دسوان حصہ نکال دیتا اس نیک عادت کی برکت سے ہمیشہ اوسکو نفع حاصل
ہوتا تہا اور اسکے کہیتی اچہی ہوتی تہی اتفاقا ایک مرتبہ خشک سالی نہایت ہوئی تمام
زراعتین خشک ہوگئین اور تمام زمیندار حسرت و افسوس کرتے تہے اور یہہ شخص اپنے
پروردگار کے فضل سے شاکر تہا ایکدن لوگون نے دیکہا کہ وہ اپنے زراعت مین پانی دیتا ہے

پوچہا کہ یہہ پانی کہان سے آیا اوسنے کہا کہ دریاے عنایت الہی سے ایک ٹکڑا ابر کا آکر برس گیا
اور میری زراعت کو سیراب کر گیا سبحان اللہ کیا شان ہے اوس پاک پروردگار کی کہ جو کوئی
اوسکی راہ مین کچہہ صرف کرتا ہے وہ دہ چند کرکے دنیا مین اوسکا عوض پوہنچاتا ہے
اور آخرت مین جو کچہہ اوسنے مقرر کر رکہا ہے اوسکو وہی جانتا ہے پس مقصد اصلی
تالیف حکایات مذکورہ سے یہہ ہے کہ جو اہل دل اسکو ملاحظہ کرین تو پیشہ سخاوت کا
اختیار کرین کہ سخاوت بہترین فضائل ہے اور ظلمت بخل سے کوسون بہاگین کہ بخل
بدترین رذائل ہے اور اس نالائق کے حق مین دعاے خیر فرمائین کہ خداوند مجیب الدعوات
رذائل کمترین کو فضائل سے تبدیل فرما دے اور توفیق حسنات کی بخشش کر خاتمہ ایمان پر
کرے آمین ثم آمین **قطعہ** غرض نقشیست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمے بینم بقائے ٭
مگر صاحبدلے روزے برحمت ٭ کند در کار این مسکین دعائے ٭

سورۃ الکوثر

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین تین آیتین اور دس کلمے اور بیالیس حرف ہین اور اس سورت کا نام
سورہ کوثر اسواسطے رکہا ہے کہ اسمین ذکر کوثر کا ہے اور وہ ذکر دلالت کرتا ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال بزرگی پر قیامت کے دن کہ جب اگلے اور پچہلے انبیا اور رسول
اسدن پیاس کی حالت مین اس حوض کے پانی کے محتاج ہونگے اور کوثر لغت مین بہتی خیر
کہتے ہین مشتق ہے کثرت سے اور بہت اولاد کو بہی شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دی ہے اور اولاد کی دو قسم ہین ایک حقیقی اور دوسری مجازی سو ان دونون قسمونکی
کثرت آپکو اسقدر ہے کہ کسی پیغمبر کو عشر عشیر بہی حاصل نہین ہوا اور علم کثیر کو بہی شامل ہے
لیکن کوثر کا لفظ عرف مین خاص نام ہے اس حوض کا جو قیامت کے دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو عنایت ہوگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ تحقیق
دیا ہمینے تجہکو حوض کوثر **ف** اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے تہے قاسم اور عبداللہ کہ طیب او
طاہر کے ساتہہ ملقب تہے اور یہہ دونون صاحبزادے بچپن مین پے درپے گذر گئے لوگ کافر
بطور طعن کے کہنے لگے کہ یہہ پیغمبر ابتر ہے یعنی نسل اوسکی منقطع ہوگئی بعد اسکے کوئی
نہین ہے کہ دین کو اسکے قائم رکہے گا قریب ہے کہ اسکا دین جاتا رہیگا اللہ تعالے نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مبارک تسلی کی واسطے یہہ سورت نازل فرمائی اور
حوض مذکور مین بموجب احادیث کے پانی آتا ہے ایک جنت کی نہر سے اور وہ نہر خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے اور اوسکا چوڑان ایک مہینے کے رستے کے برابر
ہے اور کنارون پر اسکے خیمے موتیو نکے اندر سے خالی کئے ہوئے کہڑے ہین اور آبخورے
سونے اور چاندی کے آسمانکے تارونکے مانند اس نہر کے کنارون پر چلنے ہین اور گرداگرد

اس شہر کے درخت اگے ہین جنکے جڑین سنہری اور شاخین زمردی اور کنکر اور پتہر اوسکے موتی اور یاقوت ہین اور مٹی اسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اسکا شہد سے میٹھا اور دودہ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا ہے جو کوئی ایک گھونٹ ایک بار اس سے پیئے لذت اور مزا اسکا کبھی نہ بھولے اور نہ کبھی اوسکو پیاس لگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کیا ہے کوثر پھر فرمایا کہ تحقیق وہ نہر ہے جنت مین وعدہ کیا ہے میرے رب نے مجھکو دینیکا احلی من العسل واشد بیاضا من اللبن وابرد من الثلج والین من الزبد وفی الحدیث حوضی ما بین صنعا الی ایلیۃ علی احدی زوایاہ ابوبکر وعلی الثانیۃ عمر وعلی الثالثۃ عثمان وعلی الرابعۃ علی فمن ابغض واحد منہم لم یسقہ الآخر روح البیان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ﴾ پھر نماز پڑہ اپنے رب کے واسطے ایسی بڑی نعمت کے شکرانے مین ہرچند کہ شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہے لیکن یہہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا مین نمونہ کوثر کا ہے یعنی مناجات پروردگار کی شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور انوار غیبیہ کہ اوسمین چمکتے ہین دودہ سے زیادہ سفید ہین اور وہ یقین کہ اوسے حاصل ہوتا ہے برف سے بھی زیادہ سرد ہے اور جو لطف اور ذوق کہ نماز پڑہنے والے پر نازل ہوتے ہین مسکہ سے بھی زیادہ نرم ہے اور سنن اور آداب کہ اوسکو گھیرے ہوئے ہین اور وہ یقین اور زندگی معنوی کے سرسبزی کے نشان ہین وہ مانند درختون زمرد کے ہین اور ذکر اور تسبیحات کہ ہر رکن مین مقرر ہین مانند چاندی سونے کے برتنون کے ہین کہ محبت آلہی کی شراب گھونٹ گھونٹ اونمین باطن مین جاتی ہے اور شوق کے پیاس کو تسکین بخشتے ہے اور اس جگہہ پر لربک فرمایا لنا نہ فرمایا تاکہ اسبات پر اشارہ ہو کہ وہ شکر کہ مناسب مرتبے بزرگی اس ذات پاک کی ہے کسی بشر سے ادا نہین ہوسکتا اور انتہا ہر شکر کے شکر کی یہہ ہے کہ مقابل مرتبے ربوبیت اللہ تعالی کے ہو نہ نسبت اس شخص کے اور جو حوض کوثر کو بدلے مین فرزندون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے تو لازم ہوا کہ ایک اور شکر فرزند دینے شکرانیکے قسم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کرین اسلیئے فرمایا کہ ﴿وَانْحَرْ﴾ یعنی قربانی کر جیسے کہ فرزند عطا ہونے کے بعد عقیقہ کو قربانی کرتے ہین اور حقیقت نحر اور ذبح کی یہہ ہے کہ شکر اٹھنے کے مقام مین مال اور جاہ کا اور دوسرے مرغوب چیزونکا خرچ کرنا معمول سب آدمیونکا ہے اسلیئے اس شریعت مین جان دینے کے عوض مین ذبح کرنا جانور کا مقرر ہوا ہے تو ظاہر مین مال دینے کی صورت اور حقیقت مین حقیقت جان دینے کی ہوئی اور یہہ بہی معلوم کرنا چاہیئے کہ آپ کو یا اپنے بیٹے کو یا اپنے غلام کو ذبح کرنا اس شریعت مین جائز نہین ہے اسلیئے کہ جان آدمی کی کسی کی ملک نہین ہوتی سوائے خدا کے اسیواسطے مار ڈالنا غلام اور لونڈی کا روا نہین ہے ملکیت آدمی کی آدمی پر صرف ملک اور منافع اور کمائی پر اوسکی ہوتی ہے پھر جس آدمی سے اوسکی لونڈی یا غلام کی جان طلب کرے تو اس حکم کی تابعداری سوائے اسکے کہ جان کسی جانور کی جو خاص اوسیکا پالا ہوا ہو یا کبھی اور آدمی کا دے

چارہ اور علاج نہین ہے اور یہی ایک نکتہ اور بھید ہے اسبات مین کہ قربانی سوائے چار قسم کے جانور کا
کسی اوپر درست نہین ہے ایک اونٹ دوسرے گائے تیسرے بھیڑ چوتھے بکری کہ حقیقت مین نفع لینا
آدمی کا اپنے چار قسم سے ہے جیسے گھی دودھ دہی سوار ہونا بوجھہ لادنا کہتے کرنا نسل کو پالنا
بخلاف دوسرے جنگلی جانوروں اور پرندون کے کہ یہہ بات اونمین نہین پائی جاتی ہے
عنزی وغیرہ ۞ قولہ تعالی فصل لربک وانحر اسے وانحر لہ والفاء لترتیب
مابعدہا علی ماقبلہا واللام خصاصیۃ والنحر فی اللبۃ کالذبح فی الحلق اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنیکو
اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین بکری اور مانند اسکی گلا کاٹنے کو چھری یا مانند اسکی
پس اونٹ کو نحر کرنا اولی ہے اور بکری اور مانند اسکیکو ذبح کرنا اولی ہے اگر ذبح کرے اونٹ کو
اور نحر کرے اور جانورونکو حلال ہے مکروہ بھی نہین ہے لیکن مستحب ہے اور ایک قول مین
مکروہ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ طرف گئے ہین کہ اونٹ کو ذبح کرنا اور بکری کو نحر کرنا حلال
نہین اور گائے مین حلت دونون طور سے حاصل ہوتی ہے اب اس مقام پر ایک مسئلہ
ذبح کا کہ کس جا سے ذبح کیا جاوے تحریر کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا روایت فقہا سے نقل کیا جاتا ہے
لیکن قرین فہم کے قول امام رستغنی کا صحیح ہے اور قول زیلعی مین احتیاط ہے بخوف وقوع
حرمت کے اور وہ روایات یہہ ہین اور ذبح کرنا اوپر عقدہ کے نزدیک فقہا کے اختلاف ہے لیکن
ظاہرا جائز ہے بیچ فوائد رستغنی کے آیا ہے کہ پوچھے گئے امام رستغنی ذبح بکرے سے کہ باقی
رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے آیا کہایا جاوے ایسا جانور یا نہین کہا یہہ قول عوام کا ہے
معتبر نہین اور جائز ہے کہانا اوسکا برابر ہے کہ باقی رہے گرہ متصل سینہ کے یا سر کے اسلئے
کہ نزدیک ہمارے معتبر قطع کرنا اکثر رگونکا ہے اور بیچ غایہ کے کہا ہے کہ یہہ قول صحیح ہے
اسلئے کہ اعتبار نہین ہوتا گرہ کا اوپر یا نیچے آیا نہین دیکھا تو نے طرف قول محمد ابن حسن کے
جو بیچ جامع صغیر کے کہا ہے کہ اندیشہ نہین رکہتا ذبح کرنا بیچ حلق کل کے اسفل ہو یا اوسط
یا اعلی اور التفات نہین کیا طرف عقدہ کے نہ بیچ کلام اللہ کے نہ بیچ کلام رسول کے بلکہ ذکر کیا
درمیان لبہہ اور لحیہ کے ہے اور امام حافظ الدین بخاری فتوے دیتے تھے ساتھ اس
روایت کے اور بیچ بعضے روایات کے فوق عقدہ کے ذبح کرنا جائز نہین ہے اور وہ ایک موضع
ہے مرتفع جیسا کہ بیچ شرح وقایہ وغیرہ کے ہے اور اختیار کیا ہے اس روایت کو زیلعی نے کہ اگر ذبح
کیا ساتھہ اس حیثیت کے کہ باقی رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے تو پایا نہ جاویگا قطعہ حلقوم
اور مریکا اور اصحاب ہمارے رحمہم اللہ نے شرط کیا ہے قطع اکثر رگونکا ضرور ہے قطع
ایک کا اونہوں نے نزدیک کل کے پس جسوقت کہ نہ رہے گرہ حلقوم کے متصل سر کے تو حاصل
ہوگا قطع ایک کا اونمین سے پس کہایا نجاویگا بالاجماع اور تائید کرتا ہے اسکی جو کہ بیچ
ذخیرہ کے ہے اور بیچ فتوے اہل سمرقند کے ہے کہ اگر ذبح کیا بکری کو اور قطع کیا فوق عقدہ کے

توحرام ہے کہانا اوسکا اسلیئے کہ ذبح ہوا بیچ غیر محل اپنے کے تمام ہوا کلام زیلعی کا پس حاصل یہہ ہے
کہ یہہ مقام مختلف ہے اور واسطہ ہر ایک کے دلیل ہے جیسا کہ بیچ خزانۃ المفتین کے ہے اور جو کچھہ
کہ روایات مؤید حلت کو ہین وہ فتاوی قاضی خان اور ہدایہ اور غنایہ وغیرہ مین ہین اور صاحب
کفایہ جامع رموز سے لایا ہے انہ لا بأس بالذبح فی الحلق کلہ وعلاہ وسفلہ یعنی نہین خوف ساتھہ
ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے اوپر اوسکے کے اور بیچ اوسکے کے اور نیچے اوسکے کے اور بیچ کافی کے
لایا ہے انہ لا بأس بالذبح فی الحلق کلہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام یعنی تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین مضائقہ
ساتھہ ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے واسطے فرمانے رسول علیہ السلام کے اور بیچ خزانۃ المفتین کے مبسوط
سے مروی ہے ان اعلی الحلق واوسطہ واسفلہ فی ذالک سواء یعنی اوپر حلق کے اور بیچ حلق کے
اور نیچے حلق کے ذبح کرنا برابر ہی اور کہا امام رستغفنی نے اوپر عقدہ کے تو اولیٰ ہے تمام ہوا
کلام بزازیہ کا اور مروی ہے امام رستغفنی رحمۃ اللہ سے بیچ نہایہ اور کفایہ اور ہدایہ اور کتاب بیچ
اور ذکر کیا قوام الدین علیہ الرحمہ نے بیچ ہدایت البیان کے وہ چیز کہ ذکر کیا اوسکو امام رستغفنی نے
وہ صحیح ہے اور ساتھہ اس روایت کے فتوے دیا ہے علماء جلہ نے اور طعن کیا ہے امام القاآنی
نے اوپر اوس آدمی کے کہ فتوی دیتا ہے اوپر حرمت کے اور صاحب نہایہ نے کہا کہ فتوی
دیتے تھے شیخ ہمارے ساتھہ قول امام رستغفنی کے اور کہتے تھے یہہ امام معتمد ہے بیچ قول
اور عمل کے پس حاصل کلام کا اس مقام مین یہہ ہے کہ مدار حلت اور حرمت کا اوپر
کٹنے اکثر رگون کے ہے پس زیلعی نے تصریح کیا کہ ذبح کرنا اوپر عقدہ کے مین حاصل
نہین ہوتا قطع اکثر رگو نکا اور امام رستغفنی نے تصریح کیا کہ حاصل ہوتا ہے ساتھہ اوسکے پس
جس وقت کہ ثابت ہوا ایک دو امر سے تو ظاہر ہے وگرنہ مؤید باعتبار روایات کے ہے جو کہ ذکر
کیا ہے امام رستغفنی نے اور احتیاط او سمین ہے جو کہ ذکر کیا ہے امام زیلعی نے واللہ اعلم
بالصواب کنز وغیرہ من کتب الفقہ ۵ اور تحقیق بعض کے نزدیک **فصل** سے مراد نماز
عید قربان کی ہے اور نحر سی مراد قربانی کرنا ہے اور یہہ قول مناسب ہے ہونے اس سورت کو
مدنیہ اور روایت ہے عطیہ سے کہ مراد فصل سے نماز فجر مزدلفہ کے ہے اور مراد نحر سے قربانی
کرنا بیچ منی کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را پرسیدند کہ اگر کسے درویش بود وطاقت قربان
ندارد چگونہ کند تا ثواب قربان اورا حاصل شود گفت چہار رکعت نماز کند در ہر رکعتے یکبار
الحمد خواند و یازدہ یازدہ بار انا اعطیناک الکوثر اللہ تعالیٰ اورا ثواب شصت قربان در دیوان
وے ثبت کند کما فی کشف الاسرار ۵ **روح البیان** ۵ **قولہ تعالیٰ** ۵
فصل لربك وانحر کہا محمد بن کعب نے کہ مقرر تھے لوگ نماز پڑھتے واسطے غیر خدا کے
اور قربانی کرتے واسطے غیر خدا کے پس حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہہ کہ نماز پڑھین
اور قربانی کرین واسطے اللہ عز وجل کے اور کہا عکرمہ اور عطا اور قتادہ نے کہ فصل لربك

مراد نماز عید قربان ہے اور نحر سے قربانی کرنا اور کہا سعید بن جبیر اور مجاہد نے مراد فصل لربک
صلوات مفروضہ ہین مزدلفہ مین اور مراد نحر سے ذبح کرنا بدنکا منی مین اور سلیمان تیمی نے کہا
کہ مراد نحر سے اوٹہانا دونون ہاتہہ دعا مین نحر تک یعنی سینہ تک ہے اور روایت ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے کہ مراد نحر سے بس مقام پر وضع الیدین فی الصلوۃ علی النحر اور ایسا ہی
روایت ابن عباس سے بہی آئی ہے **معالم و روح البیان و حسینی و مدارک**
وغیرہ ف **سوال** حنفی جو ناف کے نیچے ہاتہہ باندہتے ہین اسپر کیا دلیل ہے
جواب تیسیر الوصول کے دوسو چھبیسوین صفحہ مین حدیث ہے عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ عن علی
رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف فی الصلوۃ ویضعہا تحت السرۃ
اخرجہ رزین روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مقرر علی رضؓ نے فرمایا سنت ہے
ہاتہہ رکہنا نماز مین اور رکہنا اونکا نیچے ناف کے نکالا اسکو رزین نے اور احمد اور ابوداؤد
اور دارقطنی اور بیہقی کے روایت مین ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا السنۃ وضع الکف
علی الکف تحت السرۃ یعنی سنت ہے رکہنا ہاتہہ کا دوسرے ہاتہہ پر نیچے ناف کے
اور بحر الرائق مین ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلث من سنن المرسلین و
ذکر من جملتہا وضع الیمنی علی الشمال تحت السرۃ یعنی تین چیزین ہین پیغمبرون کی
سنت سے اور بیان کیا ان تین سے رکہنا دہنے ہاتہہ کا بائین ہاتہہ پر نیچے ناف کے
اور ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور کافی وغیرہ مین بہی اسی مضمون کی حدیث ہے صرف
لفظ مین اختلاف ہے اور معنے مین اتفاق **اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ** ف تحقیق دشمن
تیرا وہی ہے پیچہا کٹا ف لفظ ابتر کا عرب کے اصطلاح اور محاورے مین اس شخص کے حق مین
بولتے ہین کہ نسل اوسکی باقی نرہے اور ذکر خیر اوسکا جاری نہو اور اس آیت مین اشارہ
اسبات کیطرف ہے کہ نسل ظاہری اور باطنی تمہاری قیامت تک باقی رہے گی
اور تمہاری امت منبرون اور منارون پر چڑہکے تمہارا نام اللہ تعالی کے نام کے
ساتہہ پکارا کرینگے اور پانچون وقت نماز مین اور سوائے اسکے تمپر درود بہیجا کرینگے اور
تمہاری محبت مین جان بازیان کرینگے اور ہزارون عاشق تمہارے نام کو اپنا طرۂ
کرکے ہر سال تمہاری قبر کے زیارت کو دوڑینگے پس ذکر خیر تمہارا اسقدر جاری ہو گا
اور دشمن تمہارا ایسا گمنام ہوگا کہ کوئی نام بہی اسکا نہ لیگا مگر لعنت کے ساتہہ تو تحقیق
ابتر دشمن ہے تمہارا ہے **عزیزی** ف **قولہ تعالے** ف ہو الابتر مطلب یہ ہوا
لاعقب لہ حیث لا یبقے لہ نسل ولا حسن ذکر واما انت فتبقے ذریتک وحسن صیتک وآثار
فضلک الی یوم القیامۃ + آنا را قتدار تو تا حشر متصل + خصم سیاہ روی تو بی حاصل و خجل
اور کیا اللہ تعالے نے حضرت کو باپ واسطے مؤمنین کے بس وہ پیچہے آپکے قیامت تک

رہین کے اور نزول اس سورتکا وقت صبح کے بعد قیلولہ کے ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب (روح البیان وغیرہ) **سورۃ الکفرون** یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چہہ آیتین اور چہبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور اس سورت کو سورۃ کافرون اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت کے مضمون مین کمال جدائی ہے مسلمانون اور کافرون مین عبادتکے مقدمے مین جسکے واسطے سب پیدا کیئے گئے ہین **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○** کہہ تو اے محمد کہ اے کافرو **ف** اور نزول اس سورۃ کا یہہ ہے کہ ایک جماعت قریش کی کافرون نے جیسے ابوجہل اور عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن عبدالمطلب نے حضرت عباس کی زبانی پیغام بہیجا کہ تم ہمارے معبودونکی تابعداری کرو اور برا نہ کہو اور اللہ تعالی کی درگاہ مین اونکی شفاعت کا اقرار کرو تو ہم بہی تمہارے معبود کی بزرگی کے قائل ہون اور اسکی عبادت کرین حق تعالی نے اونکی سہابتکے جواب مین یہہ سورت بہیجی اور یا حرف ندا کا ہے اور ندا چند قسم پر ہے ندا مدح چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اور ندا مذمت چنانچہ قل یا ایہا الکافرون اور ندا رحمت چنانچہ یا عبادی الذین اسرفوا اور ندا وحشت چنانچہ ونادیہما ربہما الم انہکما اور ندا النسبت جیسے یا بنی آدم یا بنی اسرائیل اور ندا جنسیت چنانچہ یا ایہا الانسان اور ندا علامت چنانچہ یا آدم یا ابراہیم یا داؤد اور ندا کرامت چنانچہ یا ایہا النبی اور اس امت مرحومہ کو بہی چند اور اسکے مقام پر قران شریف مین بکرامت یعنی یا ایہا الذین آمنوا کے ساتہہ پکارا ہے بخلاف اور امتونکے کہ ابنا الماء والطین کر پکارا ہے عرائس وغیرہ

لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ یعنی نہین پوجتا ہون مین اس چیز کو جسکو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی ہر چند کہ تم اپنے معبودونکو صفات الہی کا مظہر جانکر پرستش کرتے ہو لیکن صفات الہی کا ظہور مخلوقات مین موافق اونکے استعداد کے فراخی کے ہے اور کوئی مخلوق سہابت کی لیاقت نہین رکہتے ہے کہ صفات الہی کما حقہ اوسمین ظہور فرماوین والا وہ مخلوق مخلوق نہوگی اور اگر اون مظہرون مین کمال ظہور کا اعتقاد رکہتے ہو تو حقیقت مین اوس اعتقاد سے صفات الہی مین نقصان لازم آتا ہے تو کسی طور سے ذات الہی معبود تمہاری نہین ہے

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ اور نہ مین پوجنے والا ہون اوس چیز کو جسکو تمنے پوجا ہے اور نہ تم پوجنے والے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی مین عبادت کرتا ہون ہمارے آلہیہ کو اور تم عبادت کرتے ہو صورتونکو

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ تمکو تمہارا دین اور میرے لیئے میرا دین جسمین کسیطرح کا التباس اور اشتباہ نہین ہے پس یہہ دونون دین نہ اصول مین مشارکت رکہتے ہین نہ فروع مین اور نہ تماثل کی صورت مین اور اس مضمون کو مکرر لانا محض اسیواسطے ہے کہ مشرکین

دو قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ اپنے معبودونکو صفات الہی کے کمال کا مظہر اعتقاد کرتے ہین اورا ونکے عبادت کو خدا کی عبادت جانتے ہین اور دوسرے قسم وہ لوگ ہین کہ غرض اونکی اسمائے الہی کی عبادت ہے لیکن صورت کے پردے مین اور اہل حق کے نزدیک یہہ دونون مردود ہین پس ان دونون کی نفی کے واسطے اس عبارت کو مکرر فرمایا ہے اور بعضون نے حال اور استقبال پر جو لا اعبد و لا انا عابد کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے حمل کیا ہے اور ایک جماعت نے حال اور ماضی کی نفی پر کافرون کی طرف سے جو ما تعبدون و ما عبدتم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے حمل کیا ہے والکل محتمل یعنی ان سب معنونکا احتمال ہوسکتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اس سورتکو پڑہے تو گویا چوتہائی قرآن پڑہا اور تفسیر کواشی مین لایا ہے کہ اگر اس سورت کو اور سورہ خلاص کو مقشقشتین کہتے ہین اور جو کوئی کہ اس سورت کو اور سورہ خلاص کو پڑہے گا تو کفر اور نفاق سے پاک رہیگا اور مسنون ہے کہ فجر کی سنت کے اول رکعت مین اس سورت کو پڑہے اور دوسرے رکعت مین قل ہو اللہ احد کو اور مشہور یہہ بات ہے کہ یہہ سورۃ منسوخ ہے قتال کی آیت سے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ منسوخ نہین ہے اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون مسلمانون اور کافرون کے دین کے کمال جدائی اور فرق کے بیان مین ہے نہ یہہ کہ کافرون سے بالکل تعرض نکرنا بلکہ مسلمانون کی دین مین جہاد اور قتال بہی داخل ہے پس منسوخ ہونا اسکا قتال کی آیت سے کسی وجہ سے ثابت نہین ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیچ قرآن کے کوئی سورت نہین کہ اوپر شیاطین کے سخت تر ہو سوائے اس سورت کے اسلیئے کہ اس سورتمین خاص توحید اور برائت شرک کا بیان ہے ممن قرأہا برئی من الشرک و تباعد عنہ مردۃ الشیاطین و امن من الفزع الاکبر و ہی تعدل ربع القرآن یعنے پس جو شخص پڑہے اس کو بری ہوتا ہے شرک سے اور دور ہوتی ہین اوس سے سرکش شیطان اور امن مین ہو گا گہبراٹ قیامت کی سے اور یہہ سورت برابر ہی ثواب مین تہائی قرآن کے اور بیچ حدیث کے ثابت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کرو تم اولاد اپنی کو واسطے پڑہنے قل یا ایہا الکفرون کے وقت سونے کے پس نہین پیش آویگے اونکو کوئی شے مخوف اور جو کوئی نکلے سفر کو پس پڑہے یہ سورتین پانچ یعنی قل یا ایہا الکفرون اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہریگا اپنے گہر کو سالم اور غانم واللہ اعلم بالصواب ۞ معالم عزیزی روح البیان ۞

سورۃ النصر

یہہ سورۃ مدنی ہے اور اس سورت کو سورۂ فتح بہی کہتے ہین اسمین تین آیتین اور انیس ۱۹ کلمے اور اناسی ۷۹ حرف ہین اور اس سورت کو سورہ تودیع بہی کہتے ہین اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی خبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ○ جب کہ آئے مدد خدا تعالیٰ کی اور فتح مکے کی یہی آئی خدا تعالیٰ کی طرف سے

ف اور فتح کا ذکر کرنا نصرت کے بعد اشارہ ہے بات کی طرف ہے کہ فتح ہر مرتبے مین فرع اور تابع نصرت کے ہے پس فتح شہرون کی اور بتخانون کی کفار پر نصرت پانے کے تابع ہے اور فتح احوال سنیہ کی اور مقامات علیہ کے تابع ہے نصرت پانے سے نفس اور شیطان پر پس نصرت اشارہ ہے اوائل اور بیچ کے مرتبے کیطرف اور فتح اشارہ ہے انتہا اور کمال کے مرتبے کیطرف گویا وہ حرکت کہ نقصان سے کمال کی طرف شروع ہوئی تھے انتہا کو پہنچے

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ○ اور دیکھیگا تو لوگونکو یعنی عرب کو داخل ہوتے ہین دین مین اللہ کے گروہ کے گروہ ہرچند کہ شروع نبوت سے لوگ اس دین مین داخل ہوتے تھے لیکن ایک ایک دو دو اور فتح مکہ کے بعد بڑے بڑے ملک اور شہر کفار کے قبضہ مین آئی اور نوین اور دسوین سال مین خلق کا رجوع ہونا اور پے درپے آنا اسلام مین گروہون اور قبیلون کا ظاہر ہوا چنانچہ بنی اسد اور بنے فزارہ اور بنی کنانہ اور بنی مرہ اور بنی ہلال اور بنے ام تجیب اور ذارم اور دوسرے قبیلہ تمیم اور عبد القیس کے اور بنو طی اور یمن اور شام اور عراق کے لوگ اطراف و جوانب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہنچے اور مین اسے بعضون نے نفس اور شیطان کے جہاد پر اور بعضون نے کفار اور منافقون سے جہاد کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے کمر باندھے اور تیار ہو گئے اور چار یار کبار ابتدائے نبوت سے اس وقت تک آنحضرت صلعم کی صحبت مین اور خدا کے راہ کے رفیق اور مشورہ دینی مین اور مددگار یعن ہر مقدمے کے دل و جان سے حاضر تھے اور آنحضرت صلعم کے طور اور وضع ابتدا نبوت سے انتہا خلافت تک کماحقہ دریافت کئے تھے پس اس حالت مین آنحضرت کے وجود شریف کی ضرورت نرہی تھی اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اجل آپہنچے اور انکو مامور دوسری چیز کی طرف فرمایا

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پس پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور گناہ بخشوا اس سے

ف اور یہہ اشارہ ہے بات کیطرف ہے کہ جب عارف تکمیل کے مرتبے کو پہنچا اور ہر طرح کے لوگ اوسکے تابع ہوئے اور انکے استعداد مین نقصان اور کمال مین بہت تفاوت رکھتے ہین تو اوسکو ضرور چاہیے کہ ناقصونکی تکمیل کے واسطے طلب بخشش کی کری کہ وہ سب استعداد جبلیہ کے نقصان اور اوسکے اتباع کے سبب سے قیامت کے دن اسکے کمال استقلال کی طرف کہنچ جاوین اور یہی حقیقت ہے شفاعت کی اور اس سورت کا مضمون آنحضرت صلعم کی وفات کے نزدیک ہونے پر خبر دیتا ہے اور امت کی رخصت کرنے کا حکم ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب انبیاؑ و نے وہ کام جو دنیا مین اونکے ہونے پر موقوف تہا سر انجام پا چکا تو چار ناچار اونکو رجوع الی اللہ اور داخل ہونا عالم ارواح مین

سرور ہوا اسواسطے کہ یہہ عالم فانی بہرا ہوا کہہ دردون کا اور نقصانون کا ہے رہنے کی جاسطے اس قسم کی ارواح مقدس کی نہاین ہے فقط ضروری کامونکی تدبیر کے واسطے انکو اس ناقص گہر مین نازل کرتے ہین اور ضرورت کی قدر انکو یہان رکہتے ہین اب معلوم کیا چاہیے کہ وجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا مین کون کون سے ضروری کامونکے واسطے تہا اور وہ ضروری کام کب سرانجام کو پہنچے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جو دین مین خلل ڈالنے والے اور سیدہی راہ سے بہکانے والے چار چیزین ہین اول نفس دوسرے شیطان تیسرے کفار جو شوکت اور حکومت رکہتے ہون چوتہے منافق بدباطن کہ چہپے چہپے لوگون کے دلونمین شبہے ڈالتے ہین اور اگلے انبیا نفس اور شیطان کے شر اور وسوسے کو دفع کرنے کیواسطے مبعوث ہوتے تہے اسلیے کہ شر ان دونونکا سب شرون کی جڑ ہے اور کفار اور منافق بہی تابعدار ان دونون کے ہین اور آنحضرت صلعم کے مبعوث کرنیسے ان چارون چیزونکا دفع کرنا علیحدہ علیحدہ منظور ہوا اسیواسطے فوج کشی اور جہاد اور ملک گیری اور مفسدون اور باغیون کی تنبیہ کا طریقہ اور حدون اور تعزیرونکا جاری کرنا بدکارون پر انکے دین کی اصل مین داخل ہوا ہے اور اس شریعت کی صورت بادشاہت کی صورت پر ہوئی اور آنحضرت صلعم نے ابتداے بعثت سے درجہ بدرجہ نبوت کو ترقی دیکر خلافت کبری کی انتہا کو پہنچایا اور جب اس کام سے فارغ ہوئے تو انکو اپنے حضور مین بلوایا اور تیس برس تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلافت کا زمانہ تہا چار یارون نے کہ اس امت کے افضل ہین قاعدے خلافت کے جاری کرکے ایک دستور العمل پچہلونکے واسطے چہوڑ گئے **عزیزی** معاو غیرہ ﴿إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ تحقیق وہ بڑا بخشنے والا ہے ناقصون کے حق مین اور تکمیل رحمت کی فرماتا ہے پس اس کو بعید نہین ہے کہ تیری تابعدارونکو تیرے طفیل کامل سے کامل کر دے اور یہہ سورت سب سورتون سے پچہلی ہے اوسکے بعد کوئی سورت نازل نہین ہوئی اور آنحضرت صلعم اسکے نازل ہونے کے بعد ہمیشہ یہہ دعا زبان پر جاری رکہتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اور یہہ بہی منقول ہے کہ آپکے چچا حضرت عباس رض نے جب یہہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو روئے لوگون نے پوچہا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین اس سورت سے آنحضرت صلعم کی وفات کی خبر سنتا ہون **عزیزی** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تہے علیہ السلام اکثر پڑہتے قبل موت اپنے کے یہہ دعا سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک اور جو کوئی ہر روز اس سورتکو تین بار پڑہے اللہ تعالے درجہ بخشے اوسکو فتح کرے گا واللہ اعلم بالصواب

سورۃ اللہب

یہہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکیاسی حرف ہین کہتے ہین کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی یعنی ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے نزدیک کے کنبے کے لوگوں کو تب آنحضرت صلعم نے پہاڑ پر صفا کے چڑھ کر پکارا کہ اے سردار قریش
اور اے اشراف میری قوم کے اؤ یہہ آواز سنکر سب قریش آکر جمع ہوئے تب حضرت صلعم
نے فرمایا کہ اگر مین کہون تمکو جو اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک قوم نکل کر تم سبکو قتل کرینگے
تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہین سب نے کہا کہ تو کبھی جھوٹھ نہین بولتا ہے جو کچھ
خبر دیگا ہم سچ جانینگے پہر حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون آگ کی سختی سے جو
قیامت کی ہے اوسدن کا عذاب سخت ہے او سپر جو میرا کہا نمانیگا پہر ڈرو تم اوس
دن کے عذاب سے اور ایمان لاؤ مجہپر ابولہب جو چچا تہا آنحضرت صلعم کا اوسنے یہہ بات سنکر
بہت برا کہا اور بے ادبی کی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک پتہر دونون ہاتہہ سے لیکر حضرت
صلعم کے پیٹھ پر مارا جیسے کہ حق تعالے ابولہب کے حق مین فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ٹوٹیو اور گریو دونو ہاتہہ ابولہب کے کہ نام اسکا عبد العزی
تہا اور وہ سوتیلا چچا آنحضرت صلعم کا تہا اس سورت مین اس خبیث کو کنیت کے ساتہہ یاد فرمایا
باوجود اسبات کے کہ کنیت عرب کے نزدیک صیغہ تعظیم کا ہے دو طور سے اول تو یہہ
نام اسکا عبد العزی تہا اور یہہ نام شرک کا ہے اور اہل توحید کے نزدیک یہہ نام مکروہ ہے
دوسرے یہہ کہ اسکے کنیت اوسکے دوزخی ہونے پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ لہب
آگ کے شعلے کو کہتے ہین ہرچند کہ اوسکے باپ نے اوسکے چہرہ کی دمک کے سبب سے جو
آگ کے شعلے کی مانند تہے یہہ کنیت مقرر کی ہتی لیکن حقیقت مین آسکے دوزخی ہونیکا
سبب ہوئی ابولہب آخر عمر تک آنحضرت صلعم سے نہایت عداوت رکہتا رہا یہانتک کہ
بار ہا مارنیکو بلکہ شہید کرنے کو آنحضرت صلعم کے قصد کیا لیکن حافظ حقیقی کی حمایت سے
ہمیشہ اس خبیث کے شر سے محفوظ رہے چنانچہ کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہے اب معلوم
کرنا چاہیے کہ انسان کی نفس مین دو قوتین ہین ایک قوت علمی اور دوسری قوت عملی
قوت علمی وہ ہے جسے جانتا ہے اور قوت عملی وہ ہے کہ جسکے سبب سے نیک و بد کام اس سے
صادر ہوتے ہین سو دونون ہاتہہ سے اشارہ ان دونون قوتون کی طرف ہے یعنی ہلاک ہوگیا
اوسکا عمل اور اعتقاد اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ دونون ہاتہون سے نیک اور بد عمل مراد ہون اور
بدعملون کے ہلاکی تو ظاہر ہے کہ برا پہل لاتے ہین اور نیک عمل کی ہلاکی یہہ ہے کہ کفر کے سبب سے
نیک پہل نلایا بلکہ بے فائدہ گیا اور بعضون نے ظاہر اور باطن کے عملونپر قیاس کیا ہے اور بعضون نے
قوی اور ضعیف جانب پر حمل کیا ہے اور یہہ سب ہوسکتے ہین وَتَبَّ اور ہلاک ہوگیا وہ
آپ یعنی اس خبیث کے اعتقادون اور عملون کے ہلاکی اور خرابی اوسکی ذات کی ہلاکی کا سبب
ہوئے یہانتک کہ کوئی سبب اوسکے درستی کا باقی نرہا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ
کچھ کام نہ آیا اوسکے مال اوسکا اور جو کمایا جیسے نام وجاہ اور اولاد وغیرہ اب اوسکے مال اور کمسوبات کا

بیان ارشاد ہوتا ہے کہ یہہ چیزین دنیا مین اسکو البتہ کچہہ نفع کر سکتے ہین لیکن آخرت مین بڑی
احتیاج کا وقت اور سدا رہنے کا گہر ہے ہرگز نفع نہ کرینگے اسلیے کہ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ
لَهَبٍ اب پڑیگا آگ مین یعنی مرنیکے ساتہہ ہے اوسکو آگ مین ڈالینگے اور انتظار قیامت کے آنیکا
اوسکے واسطے نکرین گے بخلاف اور کافرون کے ذات لهب بڑے شعلے والے اسلیکہ کفر اوسکا
اور ون کے کفر سے بہت زیادہ ہے اس سبب سے کہ آنحضرت صلعم کا رشتے مین بہت قریب تھا
چچا سوتیلا تھا اور خصلتون کی نکوئی اور بات کی سچائی اور امانت داری جو آنحضرت صلعم مین
بچپن سے پائی جاتی تہی بخوبی واقف تہا پہر باوجود ان سب باتون کے نہایت دشمنی اور
عداوت رکہتا تہا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ اپنے دونو بیٹون سے
جو عتبہ اور عتیبہ نام تہا اور رقیہ اور ام کلثوم صاحبزادیان اون دونون کے نکاح مین تہین کہا
کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹیونکو طلاق ندوگے تو مجہسے اور تمسے کچہہ علاقہ نہین دونونے
باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتیبہ نے روبرو آپکے جا کے کلمات بےادبی کے کہے آپنے فرمایا
اللہم سلط علیہ کلبا من کلابک یا اللہ اپنے کتونمین سے ایک کتا اسپر مسلط کردے آخر کو اوسکو شام کے
سفر مین شیر نے پہاڑا عزیزی حبیب اللہ کا حاصل جیسے کہ ابولہب لعین نے بروز پیر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی بشارت سنکر خوشی مین ثویبہ کو آزاد کیا تہا ویسا ہی اوسکو
نبوت پر حضرت صلعم کے مبعوث ہونیکے بشارت سنکر کمال عداوت مین انواع اور اقسام
کی ایذا رسانی پر بنی کریم صلعم کے قائم ہوا پس ثواب ثویبہ کی آزاد کرنیکا بسبب کفر
و انکار کے مبدل بعذاب ہوگیا اور بشدت عذاب مین گرفتار ہوا وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوا مِنْ
عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا اور ہم دوڑ پہنچینگے اونکے عمل کو جو انہون نے کیا ہے
پہر کردینگے اونکے عمل کو غبار پریشان اور بالتخصیص اس کافر کے کوئی چیز خواہ مال ہو خواہ
عمل نفع نہ دینے پر نص قاطع صاف دلالت کرتی ہے جیسا کہ فرمایا ما اغنی عنہ الخ اور
تفسیر بیضاوی مین لکہا و ما کسب کسبہ او مکسوبہ بمالہ من النتائج والارباح والوجاہۃ والاتباع او
عملہ الذی ظن انہ ینفعہ یعنی کسب اوسکا یا جو چیز مال سے حاصل ہوتی ہے جیسے فائدہ اور منافع
اور جاہ اور مرتبت اور نوکر چاکر یا عمل اسکا جو سمجہا تہا کہ وہ اپنے کو نفع دیگا اور کشاف مین
لکہا ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے ما کسب ولدہ جو کمایا اوسنے اولاد اسکے اور منقول ہے
قتادہ سے عملہ الذی ظن انہ منہ علی شئ کقولہ تعالی وقدمنا الی ما عملوا یعنی عمل اسکا جو سمجہا تہا کہ وہ
بہی ایک شئے ہے پہر جو مجوزین محفل مولد نبی علیہ الف الف صلوات پر قصہ ابولہب کو سندلاتے
ہین کہ بروز پیر تخفیف عذاب کے ہوتی ہے اور ایسی ایسی روایتین محفل مولد مین پڑہے
جاتے ہین اور پڑہنے والے اور سننے والونکو سیدہا جنت مین لیجاتے ہین اور موضوع
روایتین پڑہ کر نہایت خوشی فرماتے ہین صاف خلاف نصوص قاطعہ کے ہین اسلیکہ ابولہب

اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست وغیرہ رکہتا تہا لیکن حضرت صلعم کی عداوت اور
دین حق کے انکار کے سبب سے ہلاکت ابدی اور دونو جہان کے روسیاہی اسکو نصیب ہوئی اور
سب اسبات پر متفق ہین کہ اعمال صالح جو آخرت مین نجات دینی والے ہین اونکے واسطے
ایمان شرط ہے وگرنہ صدقہ وخیرات کہلانا اور غلام لونڈی کا آزاد کرنا کچہہ فائدہ نہ دیگا جیسا کہ
فرمایا اللہ صاحب نے فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا یعنی آزاد کرنا گردن اور کہانا کہلانا سختی کے دن قرابت وار یتیم کو یا غریب
مسکین کو پہر ہوا ایمان والو نسے پس اگرچہ ابولہب بسبب خوشی ولادت شریف کے ثویبہ کو
آزاد کیا لیکن بجہت عدم ایمان کے دوزخی ابدی ہوا تخفیف عذاب کے نصوص قاطع سے
ثابت نہین ہوتی اب اہل انصاف پر واضح ہو کہ خوشی اہل ایمان کی دو قسم پر ہوا کرتی ہے
ایک خوشی مستقر ہے کبہی منفک نہین ہوتی جیسے خوشی ایمان و توحید کی اور حضرت صلعم کو
مرتبہ نبوت وخاتمیت ملنے کی اور ہمکو آپکی امت اور متبعان سنت مین ہونیکے اور بعد موت کے
شفاعت کی پانے اور بہشت مین داخل ہونے اور دیدار رب العزت حاصل کرنیکے سو اسطرح کی
خوشی عین ایمان یا جزو ایمان یا منضم بایمان ہے ایسی خوشی کے واسطے کوئی مہینا مقرر کرنا
عند الشرع شریف ثابت نہین بلکہ مدام ذکر اور تذکرہ چاہیئے دوسری خوشی کسی حالت کی ساتہہ
متعلق ہوتی ہے جیسے نکاح کی خوشی محفل ولیمہ کے ساتہہ متعلق ہے اور ولادت
کی خوشی عقیقہ کے ساتہہ پہر یہہ خوشی شرعاً وعرفاً وطبعاً اوسے وقت حالت کے ساتہہ
موقت ہے نہ دائم ومتکرر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی اصل نبوت
کی خوشی ہے کیونکہ ولادت کی خوشی اللہ کی رسول اور نبی ہونے سے ہے نہ عبد اللہ کے فرزند
ہونے سے پس علت خوشی کی نبوت ورسالت ہے نہ ولادت وابوت جب نبوت کی خوشی
ایمان کے ساتہہ منضم ہوگئی اور اس خوشی مین کوئی مہینا مقرر کرکے کچہہ کرنا آیا نہین تو ولادت
کی خوشی جو نبوت کی خوشی کی فرع ہے وہ بہی ایمان ہی کے ساتہہ منضم ہوگئی اس خوشی مین
بہی کوئی مہینا اپنی طرف سے معین کرکے کوئی نئی صورت احداث نکیا چاہیئے تا حکم اصل کا فرع کے
مطابق ہو اسلیئے کہ تغیر حکم کا فرع مین باتفاق اہل اصول صحیح نہین ہان شرف ولادت ونبوت سے
مبارک ہونا پیر کا ہر ہفتے مین اور روزہ رکہنا اوسکا صحیح حدیث سے ثابت ہے پس عمل میلاد
جسکو کتاب وسنت سے کچہہ اصل نہین اگرچہ وہ امور حسنہ پر مشتمل ہو کسی صحابہ وتابعین وتبع تابعین
وائمہ اربعہ بلکہ چہہ سو برس تک کے طبقے اہل اسلام کے گذر گئے اس ہیئت مجموعی سے انعقاد نکیا بعد
چہہ سو برس کے شام مین سلطان مظفر الدین اربل نے اس عمل کو احداث کیا کہ طیار کراتا تہا
قبہ لکڑی کے بیس یا زیادہ ایک قبہ اپنے واسطے اور باقی امرا واعیان دولت کے لئے ابتدائے
صفر سے بزینت وہ قبہ آراستہ کیے جاتے تہے ہر طبقے مین قبونکے ایک جماعت راگ گانیوالونکی

اور ایک جماعت پٹے اور خیال گانیوالونکی اور ایک جماعت باجے والونکی بیٹھتے تھے پہر ہر روز بعد نماز عصر کے اپنے قبہ مین داخل ہوکر راگ گانیوالونکا سنتا تہا اور پٹے وغیرہ پر خوش ہوتا تہا اور خود ناچتا تہا چنانچہ تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے الحاصل محب صادق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم ہے کہ اتباع سنت سنیہ سے کار رہے اور ارتکاب بدعت سے بہاگے تاکہ راہ مستقیم نصیب ہو **شعر** براہ سنت رو اگر خواہی طریقۂ مستقیم + کز سنن راہ بود سوی رضا ذوالمنن اللہم اِنْ قتاصر اطک المستقیم آمین امداد ہ از ابن خلکان اور منکر عمل مولد کے علما اکابر مذہب مالکی مین یہہ ہین علامہ فاکہانے ابو عبداللہ ابن الحاج صاحب مدخل احمد محمد المصری صاحب قول معتمد علی بن الفضل المقدسے ابو القاسم عبدالرحمن بن عبدالمجید محمد بن ابی بکر المخزومی صاحب البدع والحوادث اور علما حنبلیہ یہہ ہین شمس الدین ابن القیم شرف الدین احمد صاحب تاویلات وغیرہ اور اکابر شافعی یہہ ہین علاؤ الدین بن اقبل الشافعی صاحب شرح البعث والنشور علامہ فخر الدین خراسانی صاحب تاریخ امام شعرانی صاحب تنبیہ اور علمائے نامدار مذہب حنفی یہہ ہین عبدالرحمن مغربی صاحب فتاوے قاضی شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج صاحب تحفۃ القضاۃ ابن نقطہ بغدادی شیخ احمد سرہندی مجدد مائۃ الف ثانی بیر علی افندی صاحب طریقہ محمدیہ ابن رجب افندی شارح طریقہ محمدیہ اور اگر اس زمانہ والونکا نام یعنی شاہ عبدالعزیز وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا لکہا جاوے تو کثرت سے ہین (مگر ایک فتوے علمائے دہلی نقل کیا جاتا ہے الجواب) یہہ جو مجلس متعارف ان شہرون مین ہے بدعت اور مکروہ ہے اسلیے کہ کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع امت سے اسکے ثبوت پر قائم نہین ہے اور جو امر کہ ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور اوسکے درجہ بدعت سیئہ اور نامشروع کا مکروہ ہے قال ابن الحاج فی المدخل ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شہر الربیع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات انتہی وقال تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین المتمسکون باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون انتہی

الجواب صحیح

محمد عبد الرب

حسبنا ہذین حفیظ اللہ

جواب صحیح ست

محمد نذیر حسین

فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد

محمد قطب الدین مہاجر خلیفہ مولانا اسحاق صاحب مرحوم

محمد قطب الدین ساکن سکندرہ

الجواب صحیح

عبد الحمید

الجواب صحیح

محمد صدیق

محمد عبد القادر

محمد شاہ

محمد حسن

عبد الرزاق

محمد اسمٰعیل

محمد منصور علی

محمد یوسف

العبد

محمد مسعود نقشبندی مجددی

محمد حسین بخاری

آب آئے ہم مطالب اصلی پر اور اِس کافر کے عذاب کے زیادہ ہونے کے سببون مین سے ایک یہہ ہے کہ اسکے محبوبہ کو اوسکے روبرو جلاوینگے اسیواسطے فرمایا ہے وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ اور جورو اسکی جسطرح اسکی عداوت آنحضرت صلعم کے ساتھہ جورو کے سببسے زیادہ ہوئی تھی اسیطرح عذاب بہی اسکا عورت کے علاوہ دیکھنے سے زیادہ ہوگا حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۝ اوٹہانے والی ہے لکڑیونکی اور اپنہن کے گلے مین اوسکی ہے رسی کہجور کی چہال کے یعنی اوس رسی سے باندہ کر دوزخمین ڈالینگے اور نام اسکا ام جمیلہ کہ ابوسفیان کی بہن تہی کہ آنحضرت صلعم کی عداوت مین نہایت کوشش کرتی تہی یہانتک کہ ببول کے کانٹے اور دوسرے کٹیلے درختون کے گٹھے جنگل سے لاکر آنحضرت صلعم کی راہ مین رات کو بکہیر دیتی تہی کہ صبح کو نماز کیواسطے جو مسجد الحرام کو تشریف لے جاوین تو انکے پائونمین چبہین آخر اسی کام مین مرگئی کہتے ہین کہ ایک روز گٹھہ کانٹونکا سر پر رکھا تہا اور اسکی رسی اپنے گلے مین خوب لپیٹ لی تہی اتفاقا وہ گہاٹ سے ڈہلک پڑا اور وہ رسی اسکے گلیمین پہنس گئی آخر اوسی حالت مین گلا گہٹ کر مرگئی اور دوزخکا کندہ ہوئی واللہ اعلم اور اس سورت کا مضمون یہہ ہے کہ ابولہب اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست کے سببسے دنیاکے بڑے شرافت رکہتا تہا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دین حق کے انکار کے سببسے ہلاکت ابدی اور دونون جہان کی روسیاہی اسکو نصیب ہوئی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اِن چیزون پر یعنی حسب اور نسب اور مال اور جاہ پر مغرور نہو اور رسم و راہ اللہ کی درگاہ کے مقربون سے درست کرے یعنی انبیاؤن کے انکار سے توبہ کرے اسیواسطے آنحضرت صلعم نے اپنے پہوپی حضرت صفیہ کو اور اپنے صاحبزادے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بعد نازل ہونے اس سورت کے فرمایا کہ لا املک لکم من اللہ شیئا یعنی حضرت صلعم نے حضرت صفیہ اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ تم اللہ تعالے سے اپنا معاملہ درست کر رکہو مین وہان تمہارے واسطے کچہہ نہین کرسکتا شعر بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست ÷ کہ درین رہ فلان بن فلان چیزے نیست ÷ اللهم اهدنا الصراط المستقیم آمین ؕ عزیزی ؕ معا ؕ

سورة الاخلاص

یہہ سورت مکی ہے اسمین چار آیتین اور پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین یہود نے صفت خداتعالی کی توریت مین دیکھی تہی اور جانتے تہے واسطے آزمایش حضرت صلعم سے پوچہا کہ بتاؤ تو خدا تعالی کیسا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور اوسکا وارث کون ہے تب یہہ سورہ نازل ہوئی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچہنے والونکو کہ وہ خدا تعالے ایک ہے اکیلا ہے اپنے ذات مین **ف** اس جگہہ یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کی معرفت کی انتہا حق تعالی کی حقیقت اور کنہہ کے دریافت مین یہہ ہے

سورہ اخلاص

کہ اُس پاک کے خواصونکو جو اُس ذات کو لازم ہین دریافت کرلے اور بس اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ کی
ذات مقدس بسیط ہے یعنی جز اور ٹکڑے اوسمین پایٔ نہین جاتے اور کسی علت کے معلول
بھی نہین ہے یعنی اوسکے وجود کا کوئی سبب نہین ہے اور ہر چیز کے دریافت کرنیکا طریقہ
جہان مین چار طور پر منحصر ہے یعنی چار علتین اوسکی واسطے ضرور ہین پہلے اوس چیز کے
مادیکا دریافت کرنا یعنی اصل اوسکی کیا ہے دوسرے اسکی صورت کا دریافت کرنا
کہ کس طرح کہ ہے تیسرے اُسکی علت کا دریافت کرنا چوتھے اُسکے غرض کا معلوم کرنا کہ
یہہ چیز کس کام کی ہے سو پہلے تینون طریقے یہانپر ہو نہین سکتے بیان اسکا یہہ ہے
کہ جیسے کسی شخص نے تخت کی حقیقت سے سوال کیا تو اسکا جواب چار طور سے
ہو سکتا ہے یعنی اسکے جواب مین چار چیزین بیان کیجا وینگی اول اوسکے مادیکو بیان
کرینگے کہ لکڑی کے تختون اور لوہیکے میخون سے بنا ہے اور اوسکو علت مادی
کہتے ہین دوسری صورت اوسکی بیان کرینگے کہ چوکھونٹا ہے یا لنبا ہے اور اسکو علت
صوری کہتے ہین تیسرے اوسکے بنانیوالیکو بیان کرینگے کہ نجار نے بنایا ہے اور اسکو
علت فاعلی کہتے ہین چوتھے اسکے غرض کو بیان کرینگے کہ یہہ چیز بیٹھنے کیواسطے
بنی ہے اور اسکو علت غائی کہتے ہین سو حق تعالیٰ کے جناب مین پہلے تینون طریقے ممکن نہین
ہین تو ضرور ہوا کہ چوتھی پر اکتفا کیا جاوے لیکن جناب الٰہی کی پاکیونکا بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ
پوری تمیز اور جدائی حاصل ہوئی پس اللہ کا لفظ تمام غرضونکو شامل ہے جو عالم کی
نسبت سے اوسکی ذات پاک سے خیال کیجاتی ہین جیسے خالقیت اور رازقیت اور
داد دہش اور معبود ہونا اور سوا اسکے اسیواسطے اللہ کے لفظ کو سرنامہ اس سورت کا
کیا تو گویا یہہ بات فرمائی کہ صفت اسکی یہہ ہے کہ معبود اور پیدا کرنیوالا اور بنانیوالا اور
رزق دینے والا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہے اور جو کچھ عالم مین ہے سب اوسکے
علم اور ارادے اور قدرت سے ہے اور لفظ احد کا اسیواسطے فرمایا ہے کہ شرکت عددی
کی نفی ہو جاوے اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ صمد کے معنے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
نے فرمائے ہین کہ صمد وہ ہے جو کسی کا محتاج نہو اور سب اوسکے محتاج ہون اور اگر ایسا
نہو تو احتیاج کا سلسلہ منقطع نہو تو حقیقت مین اس ذات پاک کے خواصون مین سے دو
چیزین یہان ذکر کی گئی ہین ایک احد ہونا اور دوسرے صمد ہونا اور باقی صفتین انہین
دونون صفتون سے نکلی ہین لَمْ يَلِدْ ۝ نہ جنا ہے کسیکو اوسنے یعنی اوسکی اولاد
نہین وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ اور نہ جنا گیا ہے کسی سے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے کوئی اوسکے برابر کا شریک کسیطرح بعضے علمانے
کہا ہے کہ کبھی شرکت عدد مین ہوتی ہے تو اسکے احد کے لفظ سے نفی فرمائی اور کبھی

شرکت مرتبے مین ہوتی ہے تو اوسکے نفی صمد کے لفظ سے فرمائی ہے اور کبھی شرکت
نسب مین ہوتی ہے تو اسکی لم یلد ولم یولد سے نفی فرمائی اور کبھی شرکت کام اور
تاثیر مین ہوتی ہے تو اوسکو لم یکن له کفوا احد سے نفی فرمایا اور اسی سبب سے اس سورہ کو
اخلاص کہتے ہین کہ یہہ سورت مسلمانون کے دلون کو حق کی معرفت کے واسطے خالص
کرتی ہے اور یہہ بہی کہا ہے کہ فرقہ باطلہ دنیا مین پانچ ہین ایک فرقہ دہریہ کا جو
کہتے ہین کہ اس جہان کا کوئی پیدا کرنیوالا نہین ہے آپ ہی آپ اسباب جمع ہوکے یہہ کار
خانہ بن گیا ہے سو مسلمان آدمی نے جو وقت ہو کے لفظ کو اپنے زبان سے نکالا تو اس
باطل عقیدے سے اوسکو جدائی و بیزاری حاصل ہوئی دوسرا فرقہ فلاسفہ کا ہے جو
کہتے ہین کہ جہان کا پیدا کرنیوالا تو ایک ہے مگر کوئی صفت نہین رکہتا یعنی جو تاثیرین
کہ عالم مین پائی جاتی ہین وہ آپ ہی آپ ہین نہ اوس ذات واحد سے اور مذہب ہنود وہی
بہی ہے سو جب مسلمان آدمی نے اللہ کے لفظ کو جو سب کمال صفتون کی جامعیت پر
دلالت کرتا ہے منہ سے نکالا تو اوس فرقہ بد کے عقیدے سے خلاصی حاصل ہوئی تیسرا فرقہ
ثنویہ کا ہے کہتے ہین کہ سب عالم کا پیدا کرنیوالا ایک نہین ہوسکتا ہے اسکو کئی پیدا
کرنیوالے چاہیین پہر جب مسلمان مرد نے احد کے لفظ کو اللہ تعالے کی صفتون سے جانا تو
اس شرک سے نجات پائی چوتہا فرقہ گمراہون کا اہل کتاب سے ہے جیسے یہود و نصارے
اعتقاد رکہتے ہین کہ عالم کا پیدا کرنے والا دوسری مخلوقات کی طرح سے جورو اور اولاد
بہی رکہتا ہے چنانچہ حضرت عزیز اور حضرت عیسی کو حق تعالے کے بیٹے اور حضرت مریم
رضی اللہ عنہا کو جورو کہتے ہین اور جب مسلمان آدمی نے لم یلد ولم یولد کہا تو اس عقیدے سے
بالکل پاک ہوا اور اسی قسم سے ہین وہ تشبیہین جو یہود اور نصارے نے باری تعالے کے
جناب مین ایجاد کی ہین اور اوس جناب پاک کو دوسری مخلوقات کیطرح سے چیزون کا
محتاج جانتے ہین سو ان تشبیہون کے رد کیواسطے صمد کا لفظ جو تمام احتیاج کی نفی پر
دلالت کرتا ہے کافی ہے پانچوان فرقہ مجوسیون کا جو کہتے ہین کہ عالم کے دو خالق
ہین ایک کا نام یزدان ہے اور جتنے اچہی چیزین ہین سب اوسکی پیدا کی ہوئین ہین
اور دوسرے کا نام اہرمن ہے اور اوسکو قوت تاثیر مین یزدان کے برابر جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ جتنے چیزین تاریک اور ایذا دینے والی ہین اور تمام بدیان اور برائیان اوسکی
پیدا کی ہوئی ہین اور ہمیشہ یزدان کے لشکر اور اہرمن کے لشکر سے جہگڑا قضیہ رہتا ہے
سو کبہی یزدان غالب ہوجاتا ہے اور اوسکا حکم جاری ہوتا ہے تو عالم مین بہلائیان غالب
ہوتی ہین اور کبہی اہرمن کا لشکر زور کرتا ہے تو عالم مین برائیان پہیل پڑتی ہین سو اس
عقیدے کے رد کے واسطے لم یکن له کفوا احد کو آخر سورت مین لائے اور یہہ بہی کہا ہے کہ آدمی

مرکب ہے نفسی اور عقلی اور قلبی اور روحی اور سری لطیفونسے اور نفس کی معرفت کی انتہا
یہہ ہے کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کو دریافت کرے اسلیئے کہ نفس جس چیز کو شہوتیہ یا
غضبیہ قوت سے حاصل کرتا ہے تو ان دونون حالتونسے خالی نہین ہوتے یعنی یا کسی
چیز سے وہ پیدا ہوتی ہے یا عالم مین کوئی دوسری چیز اوسکے برابر موجود ہے اور
جو پروردگار کو سب موجودات سے اعلے اور برتر جانتے ہین تو لاچار ان صفتونکی اس سے
نفی کرتے ہین اور اس سے برتر عقل کا مرتبہ ہے اور اوسکے معرفت کی انتہا مضمون
اللہ الصمد کا ہے یعنی اللہ ایسی چیز ہے کہ احتیاج کا سلسلہ اسسے منقطع ہوجاتا ہے اور
وہ محتاج دوسرے کا نہین ہوتا اسواسطے کہ اسباب اور مسببات کا علم عقل کو دیا ہے سو عقل
ہر چیز کو ایک سبب کا محتاج جانتی ہے اور اس سبب کو دوسرے سبب کا اور یہی سبب
ہے کہ دین و دنیا کی تدبیرین کرنا جو عقل کا کام ہے سو وہ تدبیرین اسباب کے ملاحظہ پر
موقوف ہین پس آدمی کی عقل کے دریافت کی انتہا اس ذات پاک کی حقیقت مین اسی
قدر ہے کہ وہ ذات پاک عالم اسباب سے بلند و برتر ہے اور دل کی شان یہہ ہے کہ کسی
مشہور حالون سے ایک حال مین مستغرق رہے جیسے محبت اور خوف اور امید اور عجز
اور دل کے معرفت انتہا احدیت کا مرتبہ ہے اور روح کہ عالم امر سے آئی ہے اور نفخت
فیہ من روحی کے خلعت سے سرفراز ہوئی ہے اسکی معرفت کی انتہا اپنے اصل کیطرف
کھینچ لیجاتا ہے اور اسم ذات کی یعنی اللہ تعالے کے ذکر سے انس اور راحت پانا اور یہہ جسکا مرتبہ
روح سے اوپر ہے سواے ہویت مستقلہ کے نہین جانتا ہے اور اوسکا علم وجود کی خصوصیت
کے دریافت مین منحصر ہے نہ سواے اسکے سو اس صورت مین وہ معرفت جو تمام لطائف
انسانی سے متعلق ہے ارشاد فرمائی ہے تاکہ ہر لطیفہ اس معرفت سے بہرہ یاب ہو اور یہہ
بھی کہا ہے کہ کلمہ ہو کا عاشقون اور والہون کے واسطے ہے کہ اوس ذات پاک کے ملاحظہ مین
اسقدر جیکو مستغرق ہوگئے ہین کہ سواے اس قدر کے یعنی ہو کے انکے سامنے کچھہ نہین رہا
اور کلمہ اللہ کا عارفونکے نصیب ہے جو سب اسمون اور صفتون مین اسکے پہچان کرتے ہین
اور ہر مرتبے کے حکمون کو جدا جدا جانتے ہین اور احد کا لفظ حصہ دوسرے اولیا اللہ کا ہے
جو اس ذات واحد کو ہر کثرت مین اسی وحدت کی صفت سے ملاحظہ کرتے ہین اور لم یلد الخ
کے معنے عام مسلمانون کے نصیب ہین کہ عقلی اور نقلی دلیلون کی قوت سے اوس مرتبہ
تک پہنچتے ہین اور جب ان سب معنونکو کوئی شخص جمع کرے تب پورا موحد ہوا اور اس
سورت کے پندرہ نام ہین مبارک اور جمال اور امان اور نور اور متنفرہ اور اساس اور احد
اور شقیقہ اور معرفت اور صمدت اور مذکورہ اور نجات اور نسبت اور توحید اور تفرید اور اخلاص
مبارک اسلیئے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین رکھی ہے اور جمال سواسطے ہے کہ ان اللہ جمیل

یحب الجمال فسئل عنه ماذلک قال قل ہو اللہ احد یعنی مقرر اللہ جمیل ہے دوست رکہتا ہے جمال کو پس پوچہے اوس سے کیا ہے یہہ فرمایا قل ہو اللہ احد ہے اور آمان اسلیئے ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی میری امت پر عذاب نازل کرتا تو دو چیزین ندیتا ایک رمضان کا مہینہ دوسری سورہ قل ہو اللہ احد اور نور اسواسطے کہ فرمایا علیہ السلام نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن مجید کا نور قل ہو اللہ احد ہے اور متنفر اسواسطے ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہیگا اور معنے سمجہے گا گنا ہونسے نفرت کریگا اور اساس اسلیئے ہے کہ مضبوطی آسمان وزمین کے اس سے ہے اور احد اسواسطے کہ اللہ تعالے ایسے کی صفت اسمین پائی جاتی ہے اور شقیقہ اسلیئے کہ پڑہنیوالا اسکا کفر سے ایک طرف ہوجاتا ہے اور معرفت اسلیئے ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اوصاف اوسمین بہرے ہین اور نسبت اسلیئے ہے کہ معنے اوسکے اللہ تعالے کی ذات سے نسبت رکہتے ہین اور مذکورہ اسلیئے ہے کہ ملائک اسمین ذکر کرتے ہین اور نجات اسلیئے ہے کہ اسکی معنے پر جو ایمان لاتا ہے تو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور توحید اسلیئے ہے کہ اللہ تعالے کی توحید کی دلیل ہے اور تفرید اسواسطے ہے کہ اللہ تعالے کی فردانیت کا اسمین مذکور ہے اور اخلاص اسواسطے ہے کہ جو اخلاص کے ساتہہ اسکو پڑہیگا ہر طرح کی سختی اور محبت سے مخلصی پاویگا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے ہر روز دو سو مرتبہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اوسکے معاف ہونگے مگر دین یعنے یہہ نہ چہوٹیگا بلی اوا کیئے یا معاف کروائے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس سورہ کو با وضو لاکہہ مرتبے پڑہیگا تو نہ مریگا جبتک وہ اپنی جگہہ بہشت مین ندیکہلیگا اور فرمایا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فقیر ہو جب گہر مین جاوے درود اور قل ہو اللہ احد پڑہا کرے تو اللہ تعالی اونپر اپنا فضل کرے تو تونگر ہوجاوے اور ابو سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی طرف نبی علیہ السلام کے اور شکایت کی فقر فاقیکی طرف آپکے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب داخل ہو تو اپنے گہر مین پس سلام علیک کر اپنے اہل سے اور اگر ہنو کوئی گہر مین پس سلام کہے اپنے نفس پر یعنی السلام علیہ کہہ اور پڑہ قل ہو اللہ احد کو ایک مرتبہ پس کیا اوسنے یہہ پس بہر دیا اللہ نے اوسپر رزق کثیر یہانتک کہ دیتا تہا اپنے پڑوسیونکو اور اس سورتکو حدیث شریف مین ثلث قرآن فرمایا انہا تعدل ثلث القرآن یعنی جو کوئی اس سورت کو پڑہے تو گویا تہائی قرآن اوسنے پڑہا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک آدمی پڑہ رہا تہا قل ہو اللہ احد کو پس فرمایا حضرت صلعم نے وجبت پس کہا گیا وما وجبت یا رسول اللہ فرمایا وجبت لہ الجنۃ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد کو بعد نماز فجر کے گیارہ مرتبے نہین لگتا اوسکو کوئی گناہ اوس روز مین اگرچہ بہت کوشش کرے شیطان گناہ کرانے پر اور حدیث شریف مین

وارد ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ آیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا پڑھنے تمام قرآن سے ایک رات میں
پس کہا گیا یا رسول اللہ کون طاقت رکھتا ہے اس کی فرمایا اپنے پڑھنا قل ہو اللہ احد کا
تین مرتبے برابر تمام قرآن کے ہے اور مروی ہے کہ نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام آنحضرت
صلعم پر تبوک میں کہ نام موضع کا ہے شام میں پھر کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ تحقیق معاویہ
بن مزنی رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا مدینہ میں کیا دوست رکھتے ہو یہہ کہ لپیٹ دوں زمین کو
واسطے آپکے پھر نماز پڑھو تم اوسپر فرمایا حضرت صلعم نے نعم پس مارا جبرئیل علیہ السلام نے بازو اپنا
زمین پر پس اٹھایا گیا واسطے حضرت کے جنازہ اوسکا اور پڑھی حضرت صلعم نے نماز جنازہ کی
اور پیچھے حضرت کے دو صف ملائکہ کے تھے ہر صف میں ستر ہزار ملائک تھے پھر چلا گیا جنازہ پس پوچھا
حضرت صلعم نے اس بزرگی کا سبب کہا جبرئیل نے محبوب رکھتا تھا یہہ قل ہو اللہ احد کو
اور قرأۃ قل ہو اللہ کی آتی جاتی کھڑے بیٹھے ہر وقت رکھتا تھا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور
وقت نزول سورہ اخلاص کے ستر ہزار ملائکہ ہمراہ جبرئیل علیہ السلام کے آئے تھے ہر گاہ کہ
گذرتے تھے اوپر اہل آسمان کے پوچھتے تھے ساکنان آسمان کہ کیا ہے ساتھ تمہارے پس
کہتے تھے فرشتے کہ نسبت الرب سبحانہ وتعالی

سورۃ الفلق

یہہ سورۃ مدنی ہے اسمیں پانچ آیتیں اور تیئیس ۲۳ کلمے اور تہتر ۷۳ حرف ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

قل اعوذ برب الفلق ۝ کہہ اے پناہ لینے والے کہ پناہ لیتا ہوں میں فلق کی پروردگار
اور فلق لغت میں صبح کی سفیدی کو کہتے ہیں اور حقیقت میں اوس چیز کو کہتے ہیں جو پھٹے
اور اسمیں سے دوسری چیز نکل آوے تاکہ عجیب وغریب نمونہ قدرت کا ظاہر ہو جیسے دانے
اور کھجور کی گٹھلی اور ہر درخت کا بیج یا جیسے پتھر اور زمین کہ اوسنے پانی نکلتا ہے
یا جیسے باپ ماکے پیٹ اور پیٹ سوان سب چیزونکو فلق کا لفظ شامل ہے اور معنے
اعوذ کے پناہ پکڑنے کے ہیں بمعنی التجی کے یعنے پناہ میخواہم یا بمعنی استعصم کے
یعنی نگاہ داشت میخواہم یا بمعنی استجیر کے یعنی امان میخواہم یا بمعنی استعین کے یعنی
یاری میخواہم یا بمعنی استغیث کے یعنی فریاد و مدد میخواہم اور عوذ اور عیاذ مصدر ہیں
کاللوذ واللیاذ والصوم والصیام اور جان تو کہ تحقیق کلمات استعاذہ کے تین ہیں صفاتیہ
اور افعالیہ اور ذاتیہ جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من
عقوبتک واعوذ بک منک اور کہا تفسیر کبیر میں شرور یا تو اعتقادیات میں ہوتا ہے اور
داخل ہیں اسمیں تمام مذاہب باطلہ یا اعمال بدنیہ میں مانند مرض اور آلام اور حرق اور
غرق اور فقر وغیرہ کے پس اعوذ باللہ پناہ کے واسطے کافی ہے جملہ امور مذکورہ میں
پس لازم ہے عاقل پر کہ جب ارادہ کرے پناہ پکڑنیکا خدا سے تو تصور کرے کل امور
مذکورہ کا اور لابد ہے حضور قلب اور موافقت قول کے ساتھہ حال اور فعل کے اور نہ

سورۃ الفلق

یہہ کہ کہے زبان تیرے اعوذ باللہ اور فعل اور حال ہو تیرا اعوذ بالشیطان حکایت ہے کہ
تحقیق ابوسعید خراز قدس سرہ نے دیکھا ابلیس کو خواب مین پس ارادہ کیا مارنے کا اوسپر عصا
پس کہا اے ابوسعید تحقیق ہم نہین ڈرتے عصا مارنے سے اور سوائے اسکے نہین کہ ڈرتا ہون نیز
شعاع شمس معرفت کی سے جسوقت کہ طلوع کرے سماء قلب عارف پر اور کہا حسن رحمۃ اللہ نے
من استعاذ باللہ علی وجہ الحقیقۃ کہ وہ حضور قلب سے تو کرتا ہے اللہ تعالے درمیان اوسکے اور
درمیان شیطان کے تین سو پردے ہر پردہ مانند ما بین السماء والارض کے ہے اور روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ایک دن حضرت مسجد سے پس ناگہان دروازے پر
شیطان تھا پس فرمایا اپنے اوسکو کیا چیز لائے تجہکو دروازے مسجد پر کہا اے محمد صلعم لایا
مجہکو اللہ پس فرمایا حضرت صلعم نے اے ملعون کیون منع کرتا ہے تو میری امت کو جماعت کی
کی نماز سے کہا اے محمد جسوقت نکلتی ہے امت تیری طرف نماز کے تو چڑہتا ہے مجکو بخار سخت
پس نہین اترتا جبتک متفرق نہین ہوتی وہ فرمایا علیہ السلام نے کسواسطے روکتا ہے تو
میری امت کو علم اور دعا سے کہا وقت دعا انکی کے پکڑتا ہے مجکو صمم اور اعمے پنا پس نہین
دفع ہوتا یہہ مرض جبتک جدا نہین ہوتی دعا کرنے سے فرمایا علیہ السلام نے کیون منع
کرتا ہے تو میری امت کو پڑہنے قرآن سے کہا وقت پڑہنے اونکے کے پگہلتا ہون مانند
رانگ کے پس نہین دور ہوتا یہہ مرض مجہسے جبتک کہ جدا نہین ہوتی فرمایا علیہ السلام نے
کیون روکتا ہے میری امت کو جہاد سے کہا جب نکلتے ہین وہ طرف جہاد کے تو رکھا جاتا ہے
میرے پاؤن پر کہلاڑا یہانتک کہ رجوع کرین وہ اور جسوقت نکلتے ہین وہ طرف حج کے
تو زنجیر اور طوق ڈالا جاتا ہو مجین یہانتک کہ پہرین وہ اور جب ارادہ کرتے ہین صدقے دینے کا
تو رکہا جاتا ہے میرے سر پر آرا پس چیرتا ہے مجکو مانند لکڑی کے انہتے ۃ اور جب کہ
نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے آیا شیطان علیہ اللعنۃ پس فرمایا نوح علیہ السلام نے اے
عدو اللہ کونسا خلق ہی بنی آدم کا معین تیرا اور لشکر تیرے کا ہے اوپر ضلالت اور ہلاکت
اونکے کہا ابلیس نے کہ جب پاتے ہین ہم بنے آدم کو بخیل حریص حاسد جبار جلد باز تلقفناہ
تلقف الاکبرۃ پس اگر جمع ہون بنی آدم مین یہہ امور یعنے خلاق ذمیمہ تو سمیناہ شیطانا
مریدا العوذ باللہ منہ ؎ آدمی را دشمنی پنہان بسیست ✤ آدمی باخدر عاقل کسیست ✤
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ اٹہاتا ہے دنیا کو ہر روز بیچ ہاتہون
اپنے کے پس کہتا ہے کہ کون خرید کرتا ہے ایسی چیز کو جو ضرر پہنچاوے اوسکو اور نہ
نفع دے اوسکو اور غم مین ڈالے اوسکو اور نہ خوش کرے اوسکو پس کہتے ہین اصحاب دنیا کے
کہ ہم خریدتے ہین دنیا کو پس کہتا ہے ابلیس کہ مت جلدی کرو تم پس البتہ یہہ دنیا
عیب دار ہے پہر کہتے ہین اصحاب دنیا کہ نہین کچہہ ڈر ہمکو ساتہ اسکے یعنی اختیار کرنے دنیا نیز

کچھہ در نہین ہے پہر کہتا ہے شیطان کہ مول دنیا کا نہین ہے درہم اور دنانیر بلکہ مول دنیا کا وہ ہے جو حصہ تمہارا جنت سے ہے اور بلاشبہ خریدا ہے مینے اوسکو چار چیز سے لعنت آوسکی سے اور غضب اوسکی سے اور عذاب اوسکے سے اور قطعہ رحمی اوسکی سے اور بیچا مینے جنت کو بدلہ اشیا مذکورہ کے پس کہتے ہین اصحاب الدنیا کہ جائز ہے ہمکو یہہ پہر کہتا ہے ابلیس ارادہ رکہتا ہون مین فائدیکا اوسپر اور وہ یہہ ہے کہ جائے پکڑ دان مین تمہارے قلوب پہر کہ نہ چہوڑون اوسکو کبہی پس کہتے ہین وہ اچہا پس پکڑتا ہے ابلیس قلوب کو پہر کہتا ہے شیطان بری ہے تجارت اللهم انا نعوذ بك من هذه التجارة اور کہا حافظ رحمۃ اللہ نے

مجو درستی عہد از جہان سست نہاد ؛ کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد ست ؛ اور کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے

برمرد ہشیار دنیا خس است ؛ کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است ؛
منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست ؛ کہ مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست ؛ نہ لائق بود عشق با دلبرے ؛ کہ ہر بامداد ش بود شوہرے ؛

اور فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق شیطان نے کہا اے رب میرے کہا تونے کتاب اپنی مین ان عبادی لیس لك عليهم سلطان پس کون ہین وہ فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص کہ ہے نور وجہہ اوسکا میرے عرش سے اور طین اوسکی طین ابراہیم اور محمد علیہما السلام سے اور دل اوسکا میرا خزانہ کہا ابلیس نے پس کون ہین پہر فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی ہونا دم اپنے گناہ پر اور خوف کرنیوالا اپنے خاتمے کا پس نور وجہہ اوسکا نور عرش میرے سے ہے اور جو کوئی کہلا دے کہانا اور رحم کرے بندونپر پس طین اوسکے اون ودنبیونکی طین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو میرے حکم پر اور جلدی کرنے والا ہو طرف رضامندی میری کے پس قلب اوسکا خزانا میرا ہے اور حدیث شریف وارد ہے کہ جو کوئی اعوذ باللہ ہر روز دس مرتبہ پڑہے تو وکیل کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر فرشتے کو کہ دور کرے اوسے شیاطین کو ط روح وغیرہ ط اور یہان پر ایک نکتہ بہت لطیف اور باریک ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورت مین ایک ہی صفت سے اللہ تعالے کے جو رب الفلق ہے تعوذ واقع ہوا ہے تین چیزون کی برائیون سے ایک تاریکی دوسرا سحر تیسرا حسد اور سورہ ناس مین ایک چیز کی برائی سے یعنی شیطان کے وسواس سے حق تعالی کے تین صفتونسے کہ رب الناس اور ملك الناس اور اله الناس مین تعوذ واقع ہے سو یہہ اسلئے ہے تاکہ اشارہ ہو اسبات کیطرف کہ دین کی حفاظت مقدمہ ہے جان اور بدن کی حفاظت سے اسلئیکہ وسواس شیطانی دین کا خراب کرنیوالا ہے اور وہ تینون چیزین یعنی تاریکی اور سحر اور حسد جان اور بدن کو ضرر پہنچانیوالیان ہین واللہ علم مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ برائی سے اوس چیز کے جو پیدا کی ہے وبالفارسیتہ از بدی آنچہ آفریدہ است از موذیات انس وجن وسباع وہوام ف جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی کی مخلوقات تین قسم کی ہین ایک تو وہ کہ جسمین خیر غالب ہے

اور شر مغلوب بلکہ معدوم جیسے مقرب فرشتے اور انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام دوسرے وہ ہین
کہ جنمین برائی غالب ہے اور بھلائی مغلوب ہے یا معدوم جیسے شیطان اور دوسرے موذی خواہ
آدمیون سے ہون یا جنون سے اور درندے اور چوپائے اور کیڑے مکوڑے جیسے سانپ اور بچھو تیسرے
قسم وہ ہین جن مین خیر اور شر دونون موجود ہین پھر کبھی کسیکے واسطے شر ہو جاتی ہین اور کبھی
کسی کے حق مین خیر جیسے دنیا کا مال اور جورو بچے یا دوسرے اسباب بلکہ اخلاق اور علوم
اور حسب اور نسب اور دوسرے صفتین اور نسبتین بھی یہی حکم رکھتے ہین پس شر ما خلق سے خیر کی
دونون قسمون مین وہ بدی مراد ہے جو انمین موجود ہے اور قسم اول کی نسبت جو مطلق بدی
نہین رکھتے ہے باعتبار نزدیک ہوجانے دوسری چیزون کے ہے جیسے عبادت کا شر
ریا اور سمعہ ہے اور ایمان کا شر نفاق اور مرتد ہو جانا ہے اور انبیا علیہم السلام کا شر اونکو جھٹلانا
اور اونکے فرمان برداری مین قصور کرنا ہے اور اولیاء اللہ کا شر انکے انوار صحبت سے محروم
رہنا اور نہ پانا ہے وعلیٰ ہذا القیاس اسلیئے کہا ہے شر الخیر تاخیرہ وشر العمل
الصالح تقصیرہ یعنی خیر کی برائی اوسمین ڈھیل کرنا اور دیر لگانا ہے اور نیک عمل کی
برائی اوسمین قصور کرنا ہے اور اس قسم کے شر کی نسبت نیک کی طرف کرنا جائز ہے چنانچہ
عرف مین مشہور ہے کہ پھول کا شر کانٹا ہے اور خزانے کا شر سانپ ہے اور خوبصورتی کا
شر بدخلقی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ اور پناہ مانگتا ہون مین
رات اندھیری کرنیوالی کی سے جب کہ گھر آوے اور ہجوم کرے **ف** اب معلوم کرنا چاہیے
کہ اندھیری کبھی ظاہری ہوتی ہے اور کبھی معنوی سو جو نظر آوے رات کے اندھیری ہے کہ اوسمین
بہت سے برائیاں ظاہر ہوتی ہین اور پھیل پڑنا جنات کا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جب رات آوے تو اپنے بچونکو باہر نکلنے نہ دو کہ وہ شیاطینون کے منتشر
ہونیکا وقت ہے اور منع کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے اول رات مین
اور حکم فرمایا ڈھانکنے برتنونکا اور بند کرنی دروازونکا اور منہہ باندھنے مشکونکا اور بند کرنے بچونکا
اور کہا گیا ہے کہ غاسق سے مراد ثریا اور وقب سے گرنا اوسکا ہے اسلیئے کہ بتحقیق جس وقت
گرتا ہے ثریا تو بہت پھیلتے ہین امراض اور وبا اور جس وقت نکلتا ہے ثریا تو کم ہوتے ہین
امراض اور آلام اور دوسرے درندے جانورونکا نکل پڑنا تیسرے چورونکا ظاہر ہونا
لوگونکے گھر بار لوٹنے کو چوتھے جادوگرون اور طلسم والونکی قوت کا وقت ہے کہ آفتاب کے
نور قاہرہ کے سبب سے انکے عمل ذنکو تاثیر کم کرتے ہین پانچوین فسق وفجور والونکا مشغول
ہونا گناہون مین اور معنوی تاریکی بھی کئی قسم پر ہے چنانچہ اندھیرے کفر اور بد
اخلاق اور برے صحبت اور گناہ وغیرہ کے پس اس آیت مین ان سب تاریکیون سے
پناہ مراد ہوئی ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ اور بدی سے پھونکنے والیونکے

کا نشو نمین اور عقد جمع عقدہ کی ہے اور الف لام العقد مین واسطے عہد کے ہے یا واسطے ایذان کے
ف ایک یہودی سے لبید بن عاصم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تہا اور آنحضرت
اسکے جادو کے سبب سے بیمار ہو گئے تہے اور بعضے وقت ایسا جانتے تہے کہ مین نے یہہ کام
کیا ہے حالانکہ کیا نہو تا تہا جب اس عارضی کو چہہ مہینے ہو گئے تو آنحضرت صلعم کو ایک
رات خواب مین دکہلایا کہ دو فرشتے آئے ایک تو سرہانے اور دوسرا پائینتی آنحضرت صلعم کے
بیٹہا اور آپس مین پوچہنے لگے ایک بولا کہ اس رسول کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا
کہ انپر جادو کیا ہے پہر اسنے پوچہا کہ کسنے ان پر جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید
بن عاصم نے انکا بال انکے کنگہے سے لیا ہے اور انکے کنگہے کے دندانون مین کمان کے
چلے سے گیارہ گرہین لگائین ہین اور اوسکو کہجور کے غلاف مین لپیٹ کر بیر ذروان مین
پتہر کے نیچے دبادیا ہے اسیواسطے لائق ہے آدمیکو کہ ناخن اور بال کو بعد توڑنیکے
ٹکڑے کر ڈالے تاکہ جادوگر سے محفوظ رہے چنانچہ صاحب روح البیان نے فرمایا ولذا ینبغی ان
یقطع الظفر بعد التقلیم وکذا الشعر اذا سقط من اللحیۃ والرأس بقصین اور اکثر لئلا یسحر بہ احد یعنی
اور اسلیئے چاہیئے یہہ کہ توڑے ناخونکو بعد کٹوانے کے اور اسیطرح بالکو جب کہ گرے ڈاڑہی
اور سر سے دو ٹکڑے یا زیادہ تاکہ نہ سحر کرے ساتہہ اوسکے کوئی انتہی الغرض جب کہ آنحضرت
صلعم صبح کو اٹہے تو اوس کوئے کی طرف تشریف فرما ہوئے دو آدمیونکو اپنے یارون مین سے اوتر
کوئے مین اتارا وہ پتہر کے تلے سے اوسکو نکال لائے اور جبرئیل علیہ السلام یہہ دونون سورتین لیکر
نازل ہوئے ان دونون سورتون مین گیارہ آیتین ہین پہر جب آپ ایک آیت کو پڑہ کر گرہ پر
پہونکتے تہے تو وہ گرہ کہل جاتی تہی اسیطرح سب گراہین کہل گئین اور آنحضرت صلعم کو صحت
کلی حاصل ہوئی وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی
حسد کرنیوالے کیسے جبوقت وہ حسد کرتا ہے **ف** اور یہین سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیون سے
زیادہ برا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اسلیئے کہ
کہ اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا ابلیس کا حسد تہا حضرت آدم علیہ السلام سے اور اول گناہ
جو زمین پر صادر ہوا سو قابیل کا حسد تہا ہابیل سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے
کہ حاسد میرے نعمت کا دشمن ہے اور میرے حکم پر خفہ ہوتا ہے اور میری تقسیم کو جو درمیان
بندون کی کی گئی ہے پسند نہین کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چہہ قسم کے لوگ بسبب
چہہ طرح کے گناہ کے دوزخ مین جاوینگے امیر لوگ ظلم سے اور عرب لوگ تعصب سے اور
مالدار تکبر سے اور سوداگر خیانت کرنے سے اور دہقان لوگ نادانی سے اور علما حسد سے اور
فرمایا علیہ السلام نے کہ تمہارے بیچ مین وہ بات پیدا ہو گی جسنے اگلے امتونکو ہلاک کر دیا کہ وہ
حسد اور عداوت ہے قسم خدا کی جسکے دست قدرت مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین

نجاوگے جبتک ایمان نہ لاوگے اور ایمان نہ لاوگے جبتک ایکدوسرے سے دوستی نکروگے مین تمکو
خبردون کہ یہہ محبت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے باہم سلام کرنے سے عون بن عبد اللہ ایک
بادشاہ کو نصیحت کرتے تھے فرمایا تکبر سے دور رہ کہ سارے گناہون مین پہلا گناہ تکبر ہے اسواسطے
کہ ابلیس علیہ اللعنۃ نے جو آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا سبب اسکا تکبر تھا اور حرص سے دور رہ کہ آدم
علیہ السلام کو بہشت سے حرص نے نکالا اور حسد سے الگ رہ کہ پہلے خون ناحق جو ہوا حسد سے
تھا کہ قابیل نے اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا اور بکر ابن عبد اللہ نے کہا کہ ایک آدمی کسی بادشاہ
کے پاس رہتا تھا ہر روز روبرو کھڑا ہوکر کہتا کہ محسن کے احسان کا بدلہ کر اور برے سے برائی مت کر
کہ بدخو آدمیکو اسکے بدخوہی کافی ہے بادشاہ اس بات کے سبب سے اوسکو چاہتا تھا یہہ حال دیکھکر
ایک شخص اوسپر حسد کرنے لگا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ یہہ شخص کہتا ہے کہ بادشاہ کے منہہ سے
بدبو آتی ہے پادشاہ نے پوچھا کہ اس بات پر کیا دلیل ہے کہا کہ اسکو اپنے پاس طلب کر
اور دیکھہ کہ وہ اپنے ناک پر ہاتہہ رکھے گا تا بو نہ آوے من بعد حاسد نے محسود کو اپنے گھر لیجاکر
لہسن پڑا ہوا کھانا کھلایا بادشاہ نے اوسکو بلایا وہ محسود گیا اور ہاتہہ اپنے منہہ پر رکھا
تاکہ لہسن کی بو بادشاہ کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے معلوم کیا کہ اس شخص کی بات سچی ہے
اور بادشاہ کی عادت یہہ تھی کہ اپنے خط سے حکم خلعت اور انعام کے سوا اور کچھہ نہ لکھتا تھا
تب اپنے عامل کو لکھا کہ اس خط لانیوالے کی گردن مارکے اسکے کھال مین بھس بھرکے
اور ہمارے پاس روانہ کر جب وہ خط لیکر باہر نکلا تو حاسد نے اوسے پوچھا کہ یہہ کیا ہے کہا
خلعت ہے حاسد نے کہا مجھے دیدے اوسنے دیدیا وہ اوسکو لیکر عامل کے پاس گیا عامل نے کہا
اس مین لکھا ہے کہ تجھے قتل کرون اور تیرے چمڑے مین بھس بھردون حاسد نے کہا سبحان اللہ
یہہ حکم تو دوسرے شخص کیواسطے لکھا گیا ہے بادشاہ سے پوچھہ لے عامل نے کہا کہ بادشاہ
کے حکم مین سوال کی گنجایش نہین ہے غرض حاسد کو مار ڈالا دوسرے روز وہ شخص
بادشاہ کے پاس گیا اور اوسیطرح نصیحت کرنے لگا بادشاہ متعجب ہوکر کہنے لگا
کہ اوس خط کو تونے کیا کیا غرض کہا کہ فلانے شخص نے مجھسے مانگ لیا بادشاہ نے فرمایا
کہ وہ شخص کہتا تھا کہ تو میرے حق مین ایسی بات کا خیال رکھتا ہے اوسنے کہا کہ اے بادشاہ
مین ایسا گمان نہین رکھتا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ پھر اپنے منہہ پر ہاتہہ تونے کیون
رکھا تھا کہا کہ اوس شخص نے مجھکو لہسن کھلا دیا تھا پھر بادشاہ نے کہا ہر روز یہی بات کہا کر
کہ برے آدمی کے خرابی کیواسطے اوسکا برا پن بس ہے چنانچہ اس حاسد کا حال ہوا
نعوذ باللہ من ہذا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنے موت کو یاد کریگا تو نہ وہ
خوشی کریگا اور حسد کریگا **تنبیہ** اے عزیز جان تو کہ حسد دل کے بڑی بیماری ہے
اور علاج اسکا معجون علمی اور عملی سے ہوتا ہے تدبیر علمی تو یہہ ہے کہ سوچے تو کہ حسد دارین مین

حاسد کے نقصان کا سبب ہے اور محسود کی منفعت کا موجب ہے اور نقصان دنیا کا اسطرح ہے کہ حاسد ہمیشہ غم
اور دکھہ مین گرفتار رہتا ہے کیونکہ حسد کے غم کے برابر کوئی بڑا غم نہین پس اس سے زیادہ کیا حماقت
ہوگی کہ دشمن کے سبب سے آدمی رنجور رہے اور حسد سے دشمن کا کچھہ نقصان نہین ہوتا اسلیئے کہ تقدیر
الٰہی مین اس نعمت کے ایکمدت معین ہے کہ تبدیل کی اوسمین گنجایش نہین ہے اور مضرت
آخرت کی یہہ ہے کہ تیری نیکیان قیامت کے دن محسود کو ملین گے اور اوسکے گناہ تیری
گردن پر رکہے جاوینگے عیاذاً باللہ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب یعنی الگ رکہو اپنے تئین حسد سے اسلیئے کہ حسد کہا تا ہے نیکیونکو
جیسے کہ جلاتی ہے آگ لکڑی کو پس حسد حاسد کا موجب خسران دارین کا ہے اور محسود کا کچھہ نقصان
اور ٹوٹا نہین ہے اسلیئے کہ سرنوشت ازلی مقرر ہو چکی اوسکو تبدیل ممکن نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک
نبی اپنے عورت سے مغلوب ہوکر شکایت کرتے تہے وحی آئی فرمن قدامہا حتی تنقضی ایامہا
یعنی اسکے سامنے سے بہاگ تاکہ اسکی مدت گذر جاوے اسلیئے کہ وہ مدت جسکا اندازہ ازل مین ہو چکا ہے
ہرگز نہ پہریگا اور ایک نبی کسی بلا مین مبتلا تہے دعا وزاری کرنے لگے وحی آئی کہ جیدن آسمان زمین
ہمانکو پیدا کیا تہا تیری قسمت کا لکہا یہی تہا کیا کہتا ہے تو کہ پہر تیری قسمت نئی سر سے
لکہون اور حاسد کی مثال اوس شخص کے مانند ہے کہ جیسے کسینے پتہر پہینکا تا دشمن کو مارے وہ پتہر
اوسکے نہ لگا اور الٹ کے مارنے والے کی سیدہی آنکہہ پر لگا وہ پہوٹ گئی اور پہر غصہ زیادہ
ہوکر دوسری بار پتہر زور سے مارا پہر دوسری آنکہہ پہوٹی تیسرے بار پہر پہینکا تو سر ٹوٹا یہی
حال ہے حاسد کا اگر تو عاقل ہے تو حسد کو دور کر اور علاج علمی یہہ ہے کہ مجاہدہ سے حسد کے
اسبابکو باطن سے نکال کیونکہ حسد کا سبب تکبر اور غرور اور عداوت اور دوستی مال و جاہ وغیرہ کی ہے
پہر جو بات مقتضائے حسد ہو اوسکا خلاف کرے مثلاً حسد کہے کہ اسکی مذمت کر پس تو تعریف کر
اور جب حسد کہے کہ تکبر کر پس تو اضع کر اور جب حسد کہی کہ اسکی نعمت کے زوال مین کوشش کر
پس تو اوسکی مدد کر بڑا علاج یہی ہے کہ تو غیبت مین اوسکی ثنا کرے تاکہ وہ سنکر خوش ہو
جب وہ خوش ہوگا تو اوسکا پرتوہ بہی تیرے دلپر پڑیگا تیرا دل بہی خوش ہوگا اور عداوت
جاتی رہیگی حسد اوسکو کہتے ہین کہ کسیکی نعمت اور خوبی تجہے پسند نہ آوے اور تو اوسکا زوال
چاہے احادیث شریف کے رو سے ایسا ارادہ حرام ہے اگر دوسرکی نعمت سے تو کارہ نہو
تو اوسکو غبطہ اور منافست کہتے ہین مگر جو مال ظالم اور فاسق کے پاس ہو اور وہ اوسکو فساد
اور ظلم مین صرف کرتا ہے تو اوسکا زوال چاہنا روا ہے اور مومن کے حق مین حسد کرنا
حرام ہے کیمیاسعادت اور کہا حسین بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ذکر کیا اللہ تعالے نے بیچ اس سورت کے
شرور کو پہر ختم کیا اس سورت کو حسد پر تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ تحقیق حسد خبث طبایع کا ہے
جیسا کہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ اگر ہیچ جہان کے حسد سے کوئی چیز بدتر ہوتی تو ختم

اس سورت کا ساتھہ اوسکے ہوتا ہے حسد اٰتشے دان کہ چون بر فروخت ٭ حسود لعین را ہمان لحظہ
سوخت ٭ گرفتم بصورت ہمہ دین شوی ٭ حسد کے گذارد کہ حق بین شوی ٭ اور حدیث شریف مین
آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو آیا نہین دیکہا
تو نے آیات کو جو اوتارے گئے ہین اس راتین کہ نہین دیکہا مثل اونکے کبہی کہ قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے یعنی نہین پائی جاتین آیتین تمام دنکی تعوذ مین سوائے
ان دو سورتون کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور یہہ حدیث شریف
دلیل ہے اس بات پر کہ تحقیق یہہ دونو سورتین قرآن شریف سے ہین اور رد وہی او پر اوسکے
جو نسبت کیا گیا ہے طرف ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ تحقیق یہہ دونو سورتین
نہین ہین قرآن شریف سے اور بیچ عین المعانی کے ہے الصحیح انہما من القرآن الا انہما لم
تثبتا فی مصحفہ للامن من نسیانہما لانہما تجریان علی لسان کل انسان انتہی جان تو تحقیق
مصحف عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حذف کیا گیا ہے سورہ فاتحہ اور معوذتین کو
اور مصحف ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین زیادہ کیا گیا سورہ قنوت اور مصحف زید بن
ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تہا سلامت اس سے یعنی زیادتی کمی سے پس ہووے تمام
مصحف ابن مسعود اور ابی بن کعب کے منسوخ اور مصحف زید بن ثابت کا معمول بہ رہا اور یہہ اسلیئے
تہا کہ تحقیق علیہ السلام تہے دور کرتے قرآن مجید کو اوپر جبرئیل علیہ السلام کے ہر رمضان شریف مین
ایک دفعہ پس جبکہ ہوا وہ سال کہ قبض کی گئی روح پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دور
کیا حضرت نے دو مرتبہ اور تہی قرأت زید بن ثابت کی آخر دور حضرت کی سے نہ قرأت ابی
بن کعب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے اور وفات کیئے گئے علیہ السلام اور وہ پڑہتے تہے اوپر
اوس چیز کے جو بیچ مصحف زید بن ثابت کے ہے اور نماز پڑہتے ساتھہ اسکے اور کہا عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو بارہ ۱۱۲ ہین کہا فقیہ ابو لیث نے تیسیر مین
کہ سوائے اسکے نہین کہ کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق وہ سورتین ایکسو بارہ ہین اسلیئے کہ تحقیق
وہ یعنی عبد اللہ ابن مسعود تہے نہین شمار کرتے تہے معوذتین کو قرآن سے اور نہ لکہی ہے
مصحف اپنی مین اور کہتے تہے کہ تحقیق یہہ دونون سورتین نازل ہوئین ہمارے لئے اور یہہ دونون
سورتین کلام رب العلمین سے ہین ولیکن نبی علیہ السلام تہے رقیہ کرتے اور پناہ پکڑتے
ساتہہ ان دونون کے پس مشتبہ ہوا امر ابن مسعود پر کہ تحقیق یہہ دونون سورتین قرآن سے
ہین یا نہین پس نہ لکہا ان دونونکو بیچ مصحف اپنے کے اور کہا مجاہد نے کہ تمام سورتین
قرآن کی ایکسو تیرہ ۱۱۳ ہین اسلیئے کہ تہے مجاہد شمار کرتے تہے سورہ انفال اور توبہ کو ایکسورت
اور کہا ابی ابن کعب نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو سولہ ۱۱۶ ہین اسواسطے کہ تحقیق وہ تہے
گنتے قنوت کو دو سورتین ایک اللہم انا نستعینک سے من یفجر تک اور دوسرے اللہم ایاک نعبد سے ملحق تک

اور کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو چودہ ہین اور یہی قول ہے عام صحابہ
رضی اللہ عنہم اور ایسی ہی مصحف امام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہے مروی ہے ابو معاویہ سے
کہ اونہون نے روایت کیا عثمان بن واقد سے کہا کہ بھیجا مجکو باپ میرے نے طرف محمد بن
منکدر کے واسطے استفسار معوذتین کے کہ آیا یہہ ہین دونون کتاب اللہ سے کہا منکدر نے جو
جو شخص نکالے ان دونونکو کتاب اللہ سے فعلیہ لعنت اللہ والملٰئکہ والناس اجمعین اور نصاب الاحتساب
مین ہے جو انکار کرے کسی آیت کا قران سے سوائے معوذتین کے کافر ہوتا ہے انتہے
اور بیچ اکمل کے ہے سفیان بن سحتان سے جو شخص کہے کہ تحقیق معوذتین نہین ہین قرآن سے
نہین کافر ہوتا بسبب تاویل کرنے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کما فی المغرب اور کہا ہدیۃ المہدیہ
مین اور بیچ انکار کرنے قرآنیت معوذتین کے خلاف مشایخ کا ہے والصحیح انہ کفر انتہی (روح)

سورۃ الناس

یہہ سورت مدنی ہے اسمین چہہ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف
ہین اور اس سورتکو سورۂ ناس اسلیئے خطاب دیا ہے کہ حقیقتین الٰہیہ اور کونیہ جو ناس کے ساتھ تعلق
رکھتے ہین اسمین مذکور ہین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلۡ کہہ اے کہنے والے اگر
شیطان کے شر سے پناہ چاہتا ہے تو اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ پناہ لیتا ہون مین آدمیونکے
پرور دگار کے ترجمہ اے مالک امور اور مربی اونکیکا اور کہا قاشانی نے رب الناس وہ ذات ہے
مع صفات کی (روح) ہر چند کہ اللہ تعالے کی پرورش تمام مخلوقات کو شامل ہے لیکن جو
تربیت کہ آدمیونپر واقع ہے دوسرے کسی مخلوقات پر نہین ہوئی اسلیئے کہ انسان کا وجود
تمام عالم کا نمونہ ہے تو گویا وہ ایک مختصر ہے حضرت الٰہیہ اور خلاصہ عالم کا جمع کرنیوالا تفصیل اجمال کی
یہہ ہے کہ وجود اور حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سماعت اور بصارت اور گویائی یہہ سب
حضرت الوہیت کے صفتونکا پرتوا ہے اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست یہہ
سب اربعہ عناصر کے بدلی ہین اور وجود مین مرکب سب سے معادن رکھتا ہے اور غذا اور
بڑہنے مین درخت اور جہاڑ کے مشابہ ہے اور حرکت مین اور خیال اور وہم کرنے مین اور
لذت اور رنج پانے مین حیوان کے مانند ہے اور حیوان کی مشابہت ہر قسم سے رکھتا ہے
چنانچہ غصے اور جرأت کے وقت مین مشابہت درندے کے پیدا کرتا ہے اور شہوت
اور حرص کی حالت مین جانور چرنے والے کی مانند ہوتا ہے اور مکر و فریب اور حیلے بازی
اور نیکیونکے خراب کرنے مین شیطان کی مانند ہوتا ہے اور معرفت اور بندگی اور پاکی مین
فرشتے مقرب کے مثل ہے اور حکمتونکے جمع ہونے مین لوح محفوظ کی مانند ہے اور چیزونکی
صورتین شاگردون اور مریدون کے دلونمین جو اوسکے تاثیر کے سبب ثابت ہو جاتی ہین
اور قرار پکڑتے ہین اسبات مین قلم اعلی کے مانند ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ آدمی کی
ابتدا اور انتہا کی تفاوت کو دیکہا چاہیے یعنی اوسکے نطفے کی حالت کو دیکھیئے کہ

کس طرح علی نکمی چیز ہے پہر اوسکو بعد بلوغ کے پہر ولایت اور نبوت کے مرتبے کو پہانا تک کہ رسالت کے خاتمیت کے مرتبے کو لحاظ کیا چاہیے جو اوسکو نصیب ہوا ہے اور ان دونون ادنی اور اعلے مرتبونکو غور کرنا اور پہر اللہ تعالی کی ربوبیت اور پرورش کو تماشا کرنا چاہیئے کہ کیا تہا اور کیا کر دیا **عزیزی** مَلِكِ النَّاسِ ۝ پناہ مانگتا ہون مین بادشاہ آدمیونکی سے **ف** اس صفت کے بیان مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ آدمیونکی روح مدبر عنایت ہوئی ہے اور قوتین دریافت کرنیوالیون اور حرکت کرنیوالیون مین اس روح کو تصرف اور دخل دیا ہے سو روح آدمی کے بدن کے عالم مین بادشاہ مطلق ہے اور سب بدن اوسکا ملک آباد کی مانند ہے اور قوتین مدرکہ اور محرکہ اس بادشاہ کی فوج اور سپاہ کی مانند ہین سو یہہ سب ایک کارخانہ ہے اللہ تعالے کی بادشاہت کے کارخانہ مین سے **عزیزی** جاننا چاہیے کہ ملک اور مالک دونونکی واحد ہین مانند فرہین و فارہین و حذرین و حاذرین اور حق یہہ ہے کہ مالک ساتہہ کسرہ کے بمعنی رب کی ہین کہا جاتا ہے مالک الدار ورب الدار اور ملک ساتہہ ضمہ کے بمعنی سلطان کے یہہ دونون صفتین اللہ تعالی کی ہین اور کہا گیا ہے کہ ملک اور مالک بمعنی قادر کے ہین اور پر نکالنی عدم سے طرف وجود کی مظہر ہی اور تحقیق جابر رکہا ہے قرارنے قرأۃ مالک اور ملک کی سورہ فاتحہ مین نہ بیچ اس سورت کی واسطے بچنے کے تکرار سے فان احد معانی الاسم الرب فی اللسان المالک فلا نرد الفاتحۃ فان الراجح فیہا عند المحققین هو الملك لا المالك اور جن عالمون نے مالک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ ملک یوم الدین سے وہ قرأۃ کئی طرح سے بہتر ہے اول یہہ کہ مالکیت عام ہی آدمیون پر بہی ہوتی ہے اور غیر آدمیون پر بہی ہوتی ہے مثلا جانورون اور درختون وغیرہ پر بہی مالکیت بولتے ہین بخلاف بادشاہی کے کہ صرف آدمیون پر ہوتی ہے اور جانورون وغیرہ پر نہین ہوتی دوسرے یہہ کہ مالک کو اپنے مملوک پر کمال اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے بخلاف بادشاہ کے کہ یہہ اختیار اپنی رعیت پر نہین رکہتا تیسرے یہہ کہ نسبت مالکیت کی مضبوط ہوتی ہے نسبت بادشاہی سے اسلیئے کہ مملوک اپنے مالک کی ملک سے خارج نہین ہوسکتا اور رعیت کو ممکن ہے چوتہے یہہ کہ مملوک کو خدمت مالک کی واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین پانچوین یہہ کہ غلام بے اذن مالک کے کچہہ کام نہین کرسکتا ہے اور رعیت بے حکم بادشاہ کے کرسکتی ہے اور چہٹی یہہ کہ غلام امید رکہتا ہے اپنے خاوند سے منفعت کی بخلاف بادشاہ کے کہ وہ خود امید رکہتا ہے رعیت سے اور نفع حاصل کرتا ہے اوس سے کہین خراج اور کہین محصول اور ساتوین یہہ کہ غلام اپنے مولا سے خوراک اور پوشاک اور رحمت اور عفو اور کرم چاہتا ہے اور رعیت بادشاہ سے کبہی حاجت پڑے تو عدل و انصاف چاہتی ہے اور انکو بہ نسبت عدل اور انصاف کی عفو اور کرم اور خوراک اور پوشاک

اور رحمت کی بہت حاجت ہے اس لئے حدیث قدسی مین خوراک اور پوشاک وغیرہ کا ذکر کیا ہے
اور عدل کا ذکر نہین فرمایا ہے وہ حدیث یہہ ہے یاعبادی کلکم جائع الامن اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یاعبادی کلکم عار الامن کسوتہ فاستکسونی اکسکم یہہ ٹکڑا حدیث کا ہے یعنی اے میرے
بندو تم سب بہوکے ہو مگر جسکو کہلاؤن مین پس کہانا مانگو مجہسے کہانا دون مین تمکو اے
میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین پس کپڑا مانگو مجہسے کپڑا دون مین تمکو
آٹہوین یہہ کہ بادشاہ جب موجودات لیتا ہے تو بڈہون اور ضعیفون اور بیمارونکو نظر سے
کرتا ہے اور مالک جب غلامون پر نظر کرتا ہے تو ضعیفون اور بیمارون پر رحم کرتا ہے تند
غلامونکو کہتا ہے کہ انکے خدمت کرو نوین یہہ کہ قیامت کے دن بادشاہ بہت ہونگے اور
مالک سواے حقتعالے کے کوئی نہوگا دسوین مسئلہ فقہ کا ہے جب مولا نے نیت سفر کی یا
اقامت کی تو جو غلام کہ ہمراہ مولا کے ہو اوسکو بہی بغیر نیت کرنیکے حکم مسافر کا یا مقیم کا ہوگا
بخلاف رعیت کے اور جن علمار نے ملک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ یہہ قرأۃ کئی
طریق پر بہتر ہے مالک یوم الدین سے اول یہہ کہ بادشاہ مالک بہی ہوتا ہے اور ہر مالک
بادشاہ نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ بادشاہ شہر مین بلکہ ملک مین ایک ہوتا ہے اور مالک
ایک شہر مین بہتیرے ہوتے ہین اور تیسرے یہہ کہ لفظ رب العلمین کا اوپر مالکیت کی دلالت
کرتا ہے اگر مالک یوم الدین پڑہا جاوے تو تکرار لازم آوے اور یہہ خلاف فصاحت قرآن کے
ہے اور چوتہے یہہ کہ لفظ ملک کا نوونہ نام مین آیا ہے اور لفظ مالک کا وہان نہین آیا مگر
مالک الملک آیا ہے سو وہ ملک کے معنی مین ہے اور پانچوین یہہ کہ آخر قرآن شریف کے
ملک الناس آیا ہے اور اللہ کے کلام کے ختم مین اچہا لفظ ہونا چاہئے اس سے معلوم ہوا کہ ملک
بہتر ہے مالک سے اور چہٹے یہہ کہ اطاعت بادشاہ کے اوپر سبکی واجب ہے اور اطاعت مالک
کی ہر کسی پر واجب نہین مگر اوسکے غلامون پر اِلٰهِ النَّاسِ ۝ آدمیونکے معبود کے
ف آدمی بچپن کی حالت مین اپنے پرورش کرنیوالے کے سواے دوسرے کو نہین پہچانتا
اور بہوک پیاس کے وقت اوسے کی طرف التجا کرتا ہے اگر کسی چیز سے ڈرتا ہے تو اوسکی
طرف بہاگتا ہے اور جب جوان عاقل ہوتا ہے اور دیکہتا ہے کہ مان باپ بہی میری مانند
بادشاہ امیر کے محتاج ہین اور اون سے روزی طلب کرتے ہین اور وقت دفع بلاکی
بادشاہ وغیرہ سے مدد طلب کرتی ہین تو لاچار اوسکے بہی دلمین یہی بات بیٹہہ جاتی ہے
کہ جو کچہہ ہے بادشاہ ور امیر ہے پس اس حالت مین اوسکو بادشاہ اور امیر ہی پر اعتماد ہو
اور جب اس حالت سے بہی آگے بڑہا اور دیکہا کہ بادشاہ اور امیر بہی بعضے چیزون مین
کچہہ اختیار نہین رکہتے بلکہ عالم غیب کی طرف التجا کرتے ہین اور اودہر سے اپنے مطلب کے
جاری ہونے مین مدد طلب کرتے ہین تب تو اوسے یقین ہوتا ہے کہ بادشاہ اور امیر بہی

میری مانند دوسرے کے محتاج ہین پہر تو یہہ بہی اوسکی طرف ملتجی ہوتا ہے سو ان تینون صفتون کا
لانا یعنی رب اور ملک اور آلہ کا سببات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر بندہ مانند بچے کے مزاج رکہتا ہے
اور سوا ربوبیت اور پرورش کے کچہہ اور نہین جانتا تو مین بہی صفت رکہتا ہون اسکو چاہیے
کہ میرے ہی طرف التجا کرے کہ مین رب الناس ہون اور میری ربوبیت اور پرورش عام ہے
سب بنی آدم کو شامل بخلاف ماباپ کے کہ انکی پرورش اپنے بچونکے واسطے خاص ہے اگر
اس بندہ کی عقل بلوغت کی حد کو پہنچے ہے اور بادشاہ اور امیر کو مالک سب کام کا جانتا ہے
تو یہہ بہی صفت مجہہ مین جیسے چاہیئے ویسے پائی جاتی ہے اسواسطے کہ سلطنت میری
سب آدمیون پر بلکہ تمام دنیا پر ہے اور اگر تجربہ سے معلوم کرلیا ہے کہ ماباپ اور بادشاہ اور
امیر سب دوسرے کے محتاج ہین جسکو آلہ کہتے ہین اور دن رات اوسی کو جپا کرتے ہین تو
اس صفت سے بہی مین موصوف ہون حاصل کلام یہہ ہے کہ ہر حال مین اوسی جناب
پاک مین التجا کرنا چاہیئے اور بیچ کے وسیلون پر اعتماد کرکے نہ ٹہرا چاہیئے کسی سے بر آوے
نہ کچہہ کام جان جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان ، ہمرے تو تم ہی ہو اور تم لگ ہمرے دوڑ
جیسے کاگ جہاج کی سوجہے اور نہ ٹہور ٭ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ برائی وسوسے ڈالنے
والی پیچہے ہٹ جانیوالی کے سے اور یہہ اعوذ کے متعلق ہے اور مراد وسواس سے شیطان ہے
اسلئے کہ بتحقیق وہ بلاتا ہے طرف گناہ کے ساتہہ کلام خفی کے کہ سمجہتا ہے اوسکو قلب اور
بلاتا ہے شیطان بنی آدم کو طرف چہہ گناہ کے اول طرف کفر وشرک اور نافرمانی اللہ اور
رسول کے پس جسوقت غلبہ پاتا ہے بنی آدم پر ساتہہ شیاے مذکورہ کے تو خوش ہوتا ہے
اور راحت پاتا ہے تعب سے اور دوسرے طرف بدعت کی اور یہ محبوب تر ہے طرف ابلیس کی نسبت
اور گناہونکی اسلئے کہ اور گناہ توبہ کرنے سے معاف ہوجاتا ہے بخلاف بدعت کے کہ گمان کرتا ہے
صاحب اوسے بدعت کا کہ بتحقیق وہ بدعت بدعت نہین ہے پس نہین توبہ کرتا اوسے اور
تیسرے ارتکاب کبائر اور چوتہے ارتکاب صغائر اور پانچوین مشغول ہونا مباحات مین اور چہٹے
مشغول ہونا ساتہہ عمل مفضول کے اور منجملہ شیاطین کے شیطان الوضوء ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو
ولہان کہ وہ خطرہ مین ڈالتا ہے لوگونکو ساتہہ کثرت استعمال پانی کے اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ پناہ مانگو تم ساتہہ اللہ کے من وسوس الوضوء اور ایک شیطان خنزب ہے اور وہ التباس کرتا ہے
اوپر مصلی کے نماز اور قرأت اوسکی مین اور کہا ابو عمر و بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جڑ
وسوسیکی دس چیزین ہے اول اوسکا حرص ہے پس مقابل کر اوسکے توکل اور قناعت کو اور
دوسرے امل ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ مفاجاۃ اجل کے اور تیسرے فائدہ اوٹہانا ساتہہ شہوات
دنیا کے پس مقابل کر اوسکے زوال نعمت اور طول حساب کو اور چوتہے حسد ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ
رؤیت عدل کی اور پانچوین بلا ہے پس توڑ اوسکو ساتہہ رؤیت منت اور معافی کی اور چہٹے

تکبر ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ تواضع کے اور ساتوین ہلکا پن ساتھہ حرمت مسلمانون کے ہے
پس توڑا وسکو ساتھہ تعظیم اور بزرگی اون کے کی اور آٹھوین حب دنیا ہے پس توڑا وسکو ساتھہ
کے اور نوین طلب رفعت کے ہے پس توڑا وسکو ساتھہ خشوع اور ذلت کے اور دسوین منع
اور بخل ہے پس توڑا وسکو ساتھہ بخشش اور سخاوت کے (ع ح ۵) الَّذِي يُوَسْوِسُ
فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ یہہ دوسری صفت ہے وسواس کی یعنی وہ فاسد خیال
ڈالنے والا جو برے برے وسوسے دلمین ڈالتا ہے لوگون کے سینون مین ف
سینے کی تخصیص کی وجہہ یہہ ہے کہ اس جگہہ نفس ناطقہ کے آثار حیوانیت سے مخلوط ہوکر
فساد کا طور جلد قبول کر لیتے ہین بخلاف دوسرے عضا کے اسواسطے کہ جگر مین برے خطرہ
جگہہ نہین ہے نفس ناطقہ نفس نباتی سے اپنا کام لیتا ہے اور دماغ مین اگرچہ فساد ہوسکتا
اسطرح پر کہ قوت وہمیہ عقلیہ قوت کو تشویش مین ڈالتی ہے لیکن اکثر اسکا فساد نفس حیوانیہ کے
آثار بلند ہونے سے ہوتا ہے چنانچہ اس حکمت کے جاننے والون پر پوشیدہ نہین ہے ان مخفی
شیطانی وسوسے جو لوگونکے دلون کو خراب کرتی ہین بیان کیجاتے ہین چنانچہ انہی شیطانی
وسوسون سے ایک یہہ بات ہے کہ عوام لوگون کے دلونمین وہ باتین جو اونکے فہمید سے
باہر ہین ڈالتا ہے جیسے ذات اوصفات الہی کے تحقیق کا اور نبوت کے بہید دینکا اور
آخرت کے کامونکا خطرہ اور جبر اور ختمیا کے مسلے کی تحقیق اور قضا اور قدر کے بہید اور
صحابہ کے آپسکی لڑائی جہگڑےمین حق بات کی تفتیش کرنا یہہ سب شیطانی وسوسے ہین
تاکہ رفتہ رفتہ عین تحقیق مین اون حقیقتونکا انکار کر بیٹھین اسلیکہ ان باتونکی حقیقت
وہ لوگ بوجہہ نہین سکتے اور بعضونکے دلونمین واہے تباہی شبہی ڈالتا ہے جیسے
بزرگون سے شفاعت کی امید رکہنا اور تہوڑی سے طاعت پر بڑے ثواب کی
امید رکہنا اور اللہ تعالے کی بخشش عام پر غرہ کرنا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور
بعضونکے دلونمین اسکا عکس ڈالتا ہے یعنی اللہ تعالے کے کرم اور بخشش اور ثواب سے بالکل
ناامید ہونا اور بت پرستون کو اللہ تعالی کے نزدیک سے فریب دیتا ہے کہ یہین اللہ تعالے
کے نزدیکی ہے اور دیو اور پری اور جنات کی عبادت چہوڑنے مین دنیا کے نقصان سے
خوف دلاتا ہے اور دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی طرف نہ جہکوگے اور اونسے التجا نکروگے
تو تمہاری اولاد مر جائیگی یا مال مین نقصان ہو جائیگا اور نماز پڑہنے والونکو پہلے ریا اور دکہلانا
اونکی نیت مین ملاتا ہے پہر رکعتون اور رکنون کی شمار کو بہلاتا ہے اور بعضون کو نیت کے
اچھا جاننے مین اور قرأت کو راگ سے پڑہنے مین اور حرفون کو مخرج سے نکالنے مین گرفتار
کرتا ہے اور زکوۃ کے دینے مین فقیر ہو جانے سے ڈراتا ہے اور کبہی زکوۃ دے بہی تو ریا
اور سمعہ اور تکبر سے اور فقیر پر احسان رکہنے سے اوسکے ثواب کو باطل کر دیتا ہے اور حرام چیزو

اس طرح کرنیکو نیک اور اچھا کہا تا ہے اور ایسا خیال مین ڈالتا ہے کہ شہوت اور جاہ مین
جو لذت ہے وہ کسی مین نہین ہے اور غصے کے وقت ایسا دلمین ڈالتا ہے کہ اگر تو غصہ
نکریگا تو تو عاجز اور ذلیل ہوجاویگا اور اللہ تعالی کی عبادت مین اگر کسی طرح کی محنت
یا مشقت ہوئے تو اوسکو دونا تگنا کرکے دکہاتا ہے اور بتون کی عبادت کرنے مین
بڑی بڑی مشقتین کافرون کو آسان اور سہل دکھاتا ہے اور اللہ تعالی کی راہ مین
مرنے کو حرام اور برا دکہاتا ہے اور جان کی محافظت کا خیال اونکے دلونمین ڈالتا ہے
اور کافرون کو اپنی جان دینا بتونکی واسطے آسان دکہاتا ہے اگر اوسکے سب فساد اور
برائیون کی شرح کیجاوے تو ایک بڑا دفتر چاہیئے لیکن ان سبکے علاج تین چیزین ہین
پہلے یہہ کہ اوسکی مکر اور حیلونکو معلوم کرنا اسلیئے کہ جب کسیکو معلوم ہوا کہ یہہ عمل شیطانی
ہین اوسکا زور گہٹ جاتا ہے اور اوسکی برائی کم ہوجاتی ہے جیسے چور کہ جب
گہر والونکو جاگتا پاتا ہے تو بہاگتا ہے اور جیسے مکار فریبی آدمی کہ جب کسیکو جانتا ہے
کہ یہہ اسکے مکر اور فریب سے خوب واقف ہے تو اوس سے ناامید ہوتا ہے دوسرے
یہہ کہ اوسکے وسوسونکو سہل جاننا اور اوسکی طرف ہرگز التفات نکرنا اس صورت مین بہی
اوسکا شر کم ہوجاتا ہے جیسے کتا بہونکتا ہوا کہ جسقدر اوسکی طرف التفات کیجئے تو
بہونکنا اوسکا زیادہ ہوگا اور اگر کچھہ بہی نبولئے تو آپ ہی آپ چپ ہو رہیگا تیسرے
یہہ کہ ذکر قلبی اور لسانی پر ہمیشگی کرنا اور بری صفتوں سے جیسے شہوت اور غضب
ہے اپنے دلکو پاک رکہنا اسلیئے کہ شہوت اور غضب کے غلبہ کیحالت مین ذکر کا اثر
دلکے کنارونکی طرف بہاگ جاتا ہے اور شیطانی وسواس دلمین آجاتے ہین اور
اپنا کام کرجاتا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ دیوون کی قسم سے اور آدمیون کی
قسم سے **ف** یعنی فاسد خیال دلمین ڈالنیوالا اغواہ جنکی قسم سے ہو جیسے شیطان
کہ دہنوئیں کی غلبہ کے سبب سے پیدایشی تاریکی اونمین کہوسے ہوئی ہے اور فاسد مشورہ
اور انتظام کے بگاڑنے والی تدبیرین اونکی طبیعت کو لازم ہین اور آتشی مزاج ہونے
اور اوسکی لطافت کے سبب سے گہس جانا ان جسمونکا انکی حیوانی روحونمین
بہت جلد اور سہل ہوتا ہے اور جو وہ جسم کہ ان فاسد تدبیرون اور باطل رایونکی
اوٹھانیوالی ہین اور انسانی روحون سے مختلط ہوتی ہین اور اونکا اثر روحونکو پہنچتا ہے
اور وہ روحین ان تدبیرون اور رایونکی متحمل ہوتی ہین اور اوسکی سبب سے بدنمین حرکت
اور سکون ظاہر کرتی ہین اور گناہ اونسے ظاہر ہوتی ہین اسی لئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم یعنی
تحقیق شیطان خونکی طرح آدمیکی رگ اور پوست مین دوڑتا ہے آعاذنا اللہ منہ اور

خواہ وہ وسواس ڈالنیوالا لوگونکی قوت متخیلہ ہو جو فاسد اعتقاد اور شہوات اور غضب کے غلبہ سے جہوٹے
خیال تمام رکہون اور قوتون مین بکہیر کے بگاڑنیوالا **عزیزی** هٗ من الجنة والناس
الجنة بالکہ جماعة الجن ومن بیان للذی یوسوس اور واضح ہو کہ الناس کا لفظ اس سورة مین پانچ جاے
واقع ہوا ہے لیکن لباب والے نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ حقیقت مین یہہ تکرار نہین ہے اسلیے
کہ پہلے جاے پر ناس سے لڑکے مراد ہین اور تربیت کا ذکر جو پرورش کے معنو مین ہے اونکے
حالکی مناسب ہے، اور دوسرے مقام پر جوان مراد ہین اور ملک کا لفظ جو قہر اور سیاست کیطرف
اشارہ کرتا ہے اونکے حال کی بہت مناسب ہے اسلیے کہ یہہ شہویہ اور غضبیہ قوت اونکی اندکمال
پہنچی ہے لہذا قہر اور سیاست انکے شانکے مناسب ہے اور تیسرے مقام پر بوڑہے مراد ہین اسواسطے
آلہ کا لفظ جو طاعت اور عبادت پر مبنی ہے انکے حال کے بہت مناسب ہے اور چوتہے مقام پر
صلحا مراد ہین کیونکہ اکثر شیطان نیکیون کے بگاڑنے پر کمر باندہتا ہے اور اُن کے سینونمین
وسواس ڈالتا ہے اور پانچوین مقام پر مفسد اور شیاطین مراد ہین جنکا کام بہکانا اور وسوسہ ڈالنا ہے
اور بعضے مفسرین نے یون بہی کہا ہے کہ ناس کے لفظ کو اس سورة مین پانچ مرتبے
اسواسطے لائے ہین کہ پانچ کا عدد عددی طبیعت کی راہ سے بہی شرافت رکہتا ہے اور
معدود کی روسے بہی سو اسکے شرافت عددی طبیعت کی جہت سے اسلئے ہے کہ وہ عدد
دائر ہے اور دائر کے یہہ معنے ہین کہ جب اسکو اسکی ذات مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو
پہر اسمین ضرب کرین اسیطرح جہانتک چاہین لیکن بہر صورت پانچ اصلی اوسکی موجود رہین
اور اس عدد کے اخیر مین اپنے تئین ظاہر کرتے رہین جیسے پچیس(۲۵) اور ایک سو پچیس(۱۲۵) و
علی ہذا القیاس اور وہ شرافت جو معدود کے راہ سے ہے سو ہواسطے ہے کہ ظہور حضرت
حق کا مراتب کلیہ مین کہ انکو حضرات خمس کہتے ہین پانچ مین ہین اور خلاصہ تمام پیدایش کا
کہ انسان ہے اوسکی بہی انتہا پانچ عضا پر ہے دو ہاتہ اور دو پانون اور ایک سر اور ہر ہاتہ
اور پانون مین بہی پانچ پانچ انگلیان ہین اور جو اکثر اوپر کی جانب سے علاقہ رکہتا ہے تو اوسکا
ظاہر حواس خمسہ ظاہرے سے اور اوسکا باطن دوسرے پانچ حسون کی طرف منتہی ہوتا ہے

وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کَانَ اِذَا اَوَی الی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ
ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا فَقَرَأَ فِیْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ
مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ
سے یہہ کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچہونے اپنے کے ہر شب ملاتے
دونون ہاتہ اپنے پہر دم کرتے دونون ہاتون مین پڑہتے اون مین قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتے دونون ہاتہونکو بدن اپنے پر جہانتک
ہوسکتا شروع کرتے پہیرنا ہاتہونکا اپنے سر پر اور اپنے منہہ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے

یعنی بعد اسکے ہاتہہ اور جگہہ پہیرتے یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پہیرنا ہاتہہ کا تین بار نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتہون پر کرتے
ہتے اور پڑہتے ہتے بعد اوسکے پس بعضون نے تو کہا ہے کہ یہہ اس لئے کرتے ہتے کہ تا
مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑہتے ہین اور دم پیچہے کرتے ہین اور بعضون نے
کہا معنے یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پہر پڑہتے اور پہر دم کرتے ع ط اور بعض
اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ قرآن کی ابتدا بے کے لفظ سے ہے اور انتہا سین کے لفظ پر
پس یہہ سبحات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن شریف دونون جہان مین بس ہے چنانچہ
حکیم ثنائی نے کہا ہے اول و آخر قرآن زچہ با آمد وسین * یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ش
روایت کیا گیا ہے ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق یہہ جس وقت پہونچتے قل اعوذ برب الناس تک
پڑہتے الحمد للہ رب العالمین اور پانچ آیتین سورہ بقر کی مفلحون تک لان ہذا یسمی
حال المرتحل اور معنے اسکے یہہ ہین کہ تحقیق وہ حل فی قراتہ آخر الختمۃ وارتحل الی ختمۃ
اخری ارغاما للشیطان وصار العمل علی ہذا فی امصار المسلمین فی قراۃ ابن کثیر
وغیرہا وورد النص عن الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ ان من قرا سورۃ
الناس یدعو عقب ذلک فلم یستحب ان یصل ختمۃ بقراۃ شئ وروی عنہ قول آخر بالاستحباب و
استحسن مشایخ العراق قراۃ سورۃ الاخلاص ثلث عند ختم القرآن الا ان یکون الختم فی المکتوبۃ فلا یکررہا
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی حاضر ہووے وقت ختم قرآن کے تو ایسا ہے جیسا
کوئی حاضر ہو وقت تقسیم غنیمت کے اور جو کوئی حاضر ہو شروع قرآن کے ہے مانند اوس
شخص کے کہ حاضر ہوا فتح فی سبیل اللہ کے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہا کہ وقت
تمام ختم قرآن کے دعا مستجاب ہوتی ہے اور جو شخص شک کرے مغفرت اپنی مین وقت ختم
قرآن کے پس نہین واسطے اوسکے مغفرت اور منصوص ہے امام احمد سے اوپر استجاب دعا کے
وقت ختم قرآن کے اور اسیطرح ایک جماعت سلف سے منقول ہے پس دعا کرے وقت ختم
قرآن کے جو چاہے مستقبل قبلہ ہوکر در آن حالیکہ اوٹہانے والا ہو اپنے دونون ہاتہون کو اور
عاجزی کرنیوالا ہو واسطے اللہ کے یقین کرنیوالا ہو قبولیت دعا کا اور نہ تکلف کرے سجع کا
دعا مین بلکہ بچے اوس سے اور تعریف کرے اللہ تعالے کی قبل دعا کے اور بعد اوسکے اور درود
پڑہے اوپر نبی علیہ السلام کے اور ملے منہہ کو دونون ہاتہونسے بعد فراغت دعا کے پس خدا
کسی کی محنت ضایع نہین کرتا مگر اعتقاد کرنا کلام خدا و کلام رسول صلعم پر شرط ہے قبولیت
دعا مین چنانچہ عقیدے کے بیان مین یہہ حدیث نقل کی جاتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین ایک صحابی کا ہاتہہ تلوار سے کٹ گیا تہا آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ہاتہہ
کٹ گیا ہے آپنے اپنے پاس بلا کر الحمد للہ پڑہکر اوسکے ہاتہہ پر پہونک دیا وہ ہاتہہ جڑ گیا تب

اوسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ اپنے کیا پڑہا اپنے فرمایا الحمد بعد اوسنے حقارت سے کہا
یہی الحمد جو نماز مین پڑہتے ہین پہر ہاتہہ لٹک پڑا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو
اسکا مرتبہ نہین جانتا اب دیکہو ذراسی سست عقیدے نے کام بگاڑ دیا عقیدے اور نیت
کی صحت کام بنالیتی ہے انسان عقیدہ درست کرے پہر جو عمل پڑہے یا دعا کرے پورا ثواب
پاوے اور مطلب برآوے برے نماز کو کسی دعا سے فائدہ نہین ہوتا پہلے نماز بعدہ دعا
اب سپارہ عم کی سورتون کے فائدے اور تاثیرین جو حدیث اور مشایخ رحمہم اللہ سے پہنچے
ہین سب مسلمانونکے فائدے کے واسطے تحریر کی جاتی ہین عم یتساءلون کو جو کوئی
بعد عصر کے تین مرتبہ پڑہے روشنی چشم کو مجرب ہے والنازعات کو واسطے سلامتی
ایمان کے اکیس مرتبہ ہر روز پڑہے عبس و تولی واسطے آسانی حشر کے ستر مرتبہ پڑہے
اذا الشمس کورت کو وقت بیماری کے ستر مرتبہ پڑہے اور بیمار پر دم کرے فائدہ ہوگا
انشاء اللہ تعالے اذا السماء انفطرت کو واسطے حفظ ایمان کے ستر مرتبہ پڑہے ویل للمطففین
واسطے دفع رونے بچہ کے سات بار پڑہے والسماء ذات البروج کو واسطے دفع بدخوابی
پانچ مرتبہ پڑہے والسماء والطارق کو واسطے دور ہونے دیو پری کے تین مرتبہ پڑہکر دم کرے
سبح اسم کو وقت سفر کرنے کے جو تین مرتبہ پڑہے سلامتی سے اپنے گھر آوے ہل اتاک
کو واسطے دفع خیال بد کے اکیس مرتبہ پڑہکر سورہے والفجر کو واسطے دفع بلیات کے سات بار
پڑہے اور واسطے پیدا ہونے لڑکے کے سو مرتبہ پڑہے لا اقسم کو وقت طلوع آفتاب کے
جو کوئی ایک بار پڑہے تمام دن امن خدا مین رہے اور اکتالیس مرتبہ پڑہے تو عذاب قیامت سے
امان پاوے والشمس کو وقت نکلنے آفتاب کے تین مرتبہ پڑہے واللیل کو واسطے حفاظت
مال کے سات مرتبہ پڑہکر مال پر پہونکدے اور ہر حاجت کو سات مرتبہ ہر روز پڑہے والضحی کو
واسطے بہاگے ہوئے آدمی کے ہزار مرتبہ پڑہے خدا چاہے تو پہر آوے الم نشرح کو واسطے
صفائی سینہ کے ہر روز سات بار پڑہے والتین کو ہر روز تین مرتبہ پڑہے بادشاہون
اور امیرون کی نظرون مین عزیز ہو اقرأ کو واسطے خوف دشمن کے سات مرتبہ پڑہے
اور دعا مانگے انا انزلناہ کو واسطے روشنی چشم کے ہر روز اکیس مرتبہ پڑہے لم یکن الذین
کو واسطے مقبولیت کے ہر روز اکیس بار پڑہے اذا زلزلت کو واسطے دفع اور ذلیل دشمن کے
ہر روز اکتالیس بار پڑہے والعادیات کو تین مرتبہ پڑہکر دم کرے خدا چاہے تو
بیمار صحت پاوے القارعۃ کو واسطے سلوک میان بی بی کے اکیس سات بار پڑہے
الہٰکم التکاثر کو واسطے سلامتی ایمان کے تین مرتبہ ہر روز پڑہا کرے والعصر کو
جو کوئی اکیس بار پڑہکر سامنے حاکم یا مخالف کے جاوے تو سب مہربانی کرین ویل لکل کو
ہر روز نو مرتبہ پڑہے اپنے اوپر دم کرے واسطے حفاظت بدن بدلوگون کے سے مامون رہے

الم ترکیف کو واسطے ہلاکی دشمن کے یکہزار سات سو مرتبہ درمیان عصر اور مغرب کے
پڑہے لایلاف کو واسطے دفع زہر کے بوقت کہانا کہانیکے تین مرتبہ پڑہلیا کرے ارایت الذی
کو جو کوئی اکتالیس مرتبہ پڑہے تو خدا تعالی محتاجی خلق سے نجات بخشے اور اگر سات مرتبہ
پڑہے جو بیماری کہ رکہتا ہو دفع ہوجاوے انا اعطینا کو واسطے فتح پانے کے اوپر دشمنون کے
ہر روز سات بار پڑہے قل یایہا الکفرون کو واسطے نگاہ رکہنے ایمان کے ہر دن
سات مرتبہ پڑہے اور تین مرتبہ ہر روز ہمیشہ پڑہے تو خوش رہے اذا جاء کو واسطے
دفع دشمنونکے ہر روز سات مرتبہ پڑہے اور اگر ہر روز تین مرتبہ پڑہتا رہے تو کیسکا محتاج
نہو تبت یدا کو واسطے ہلاکی دشمنونکے ہر روز سات مرتبہ پڑہے قل ہو اللہ کو واسطے
رہائیکے قید سے ایکہزار ایکبار پڑہے معوذتین کو واسطے دفع جادو اور جمیع بلیات کے ہر روز
تین بار پڑہے

مفید مطلب

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا وشفیعنا محمد والہ واصحابہ اجمعین بعد حمد ونعت کی
یہہ مسکین حقیر سراپا تقصیر قلیل البضاعۃ عدیم الاستطاعۃ خادم العلما خاکپائے
محمد عبد القادر غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والمسلمات بخدمات علیات اہل حق کے
بعد اہدائی سلام سنت الاسلام کے عرض کرتا ہے کہ تفسیر لاجواب کامل الانتصاب مسمے
بجامع التفاسیر از تصنیفات جناب خلاصۃ المتقین تاج العلما سراج الفقہا خاتم المحدثین
سلطان المفسرین مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا ومرشدنا مولوی محمد
قطب الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی سورۃ احزاب سے سورۃ سبح اسم
مین ماشاء اللہ تک ہتی بعدہ اس ہیچمدان نے باوجود عدم فرصتی اور کم دستیابی کتب
تفاسیر کے چند کتب سے یعنے بیضاوی ومدارک ومعالم وروح البیان وعزیزی وترجمہ
شیخ عبد اللہ وجلالین وہلالین وحسینی وغیرہ سے فیض عام اور باقیات صالحات تصور
کرکے ماشاء اللہ کے بعد سے والناس تک اکثر بر عنوان تالیف جناب ممدوح ختم کیا
اب ناظرین کی خدمت مین جو تعصب حسد سے بری ہین التماس ہے کہ اگر کوئی بہول
چوک نظر مین گذرے تو اپنی والا ہمتی سے اصلاح مین دریغ نفرماوین کہ الانسان مرکب
من الخطاء والنسیان قول مشہور ہے اور کوئی بشر بہول وچوک سے خالی نہین ہے
حق تعالے اس عاصی کی بہول چوک اور کجفہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ کے معاف کرے
آمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

یہہ کتاب مستطاب موسوم بہ جامع التفاسیر کہ حاوی اسرار دینیہ وجامع فوائد شرعیہ و
مسائل فروعیہ کو مشتمل ہے مصنف اسکے مولانا ومرشدنا حاجی نواب محمد قطب الدین خان بہادر
علیہ الرحمۃ ہین مناقب اور فضائل انکے حاطے تحریر سے باہر ہین اپنے پیر واستاد مولانا
محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ کے زمانہ مین حسب فرمایش مولانا مغفور کے ترجمہ کتاب
مشکوۃ شریف مع شرح اور بسط کے مرقاۃ شرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور ترجمہ
فارسی حضرت شیخ عبد الحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ وغیرہ سے زیادہ کرکے
ضخامت چار جلد کی تحریر فرمائی اور شرح ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین اور مظہر جمیل اور
مجمع الخیر خلاصہ جامع صغیر اور جامع الحسنات اور ہادی الناظرین اور تحفۃ سلطان اور
معدن الجواہر اور وظیفہ مسنونہ اور تحفۃ الزوجین اور احکام الاضحی اور فلاح دارین اور
تنویر الحق اور توفیر الحق اور تحفۃ العرب والعجم اور احکام العیدین اور رسالہ مناسک اور
خلاصۃ النصایح اور گلزار جنت اور تنبیہ النسا اور حقیقت الایمان اور زاد المعاد اور تذکیر الصیام
اور تذکرۃ الربا وغیرہ کو ارقام فرماکر علم دین کو سہل اردو مین کردیا اور زہد اور انقطاع وغیرہ
اور اتباع سنت سینہ مین مشتنا زمانہ تھے اور احیاء اماتہ سنت اور خیر خواہی اہل اسلام
اور سخاوت مین برگزیدہ روزگار تھے اور کرامتین علیہ الرحمۃ سے اکثر ظہور مین آئین اور پانچ
حج کئے اور عمر اخیر مین خانہ کعبہ مبارک مین ہجرت فرماکر بعبادۃ مولی مشغول رہے سن بارہ سو انیس ۱۲۱۹
ہجری مین پیدا ہوئے اور یا در ریحت تاریخ ولادت ہے اور ولادت باسعادت بلدہ دہلی ہے
اور نسب مبارک احراری ہے اور مہینے رجب المرجب تاریخ سولہوین روز جمعہ بعد نماز عشا کے
سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین قریب موضع صفا بیچ بیت اللہ معظمہ ومکرمہ مین دنیا فانی سے رحلت
فرمائی رضی اللہ عنہ وسقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

خاتمۃ الطبع

خدا کا بڑا احسان ہے جو خالق زمین وآسمان ہے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل
اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہونکے لئے رہنما فرمایا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لئے افضل الرسل
بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے منکر اسلام کے سیدہی راہ پر آئے سب مین
بڑا معجزہ قرآن ہے جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہے اسپر عمل کرنیوالا جنت کا
سزاوار اور منکر مخلد فی النار آل واصحاب کہ ارکان دین تھے اسکی ترویج مین ہمیشہ کوشش
کرتے رہے عالم ہر زمانے کے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرمایا کئے مضامین قرآن
عبارات عام فہم مین سمجھائے گئے تا نفع عام ہو فائدہ تمام ہو عربی فارسی جانیوالے تفسیر دین
عربی فارسی سے فائدہ اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہ جاتے

تہے سو اسطے مولانا بالفضل والکمال اولانا جناب مولوی حاجی مہاجر سبیل اللہ محمد قطب الدین صاحب
مرحوم دہلوی وحمت برکاتہم نے کہ اپنے استاذ یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحٰق صاحب
بقبہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کیطرح عالم دیندار تہے باعمل پرہیزگار تہے رسائل دینیہ
کی تحریر انکا کام تہا بر حسب اصرار بعض عمائد و بنظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو سورہ
احزاب سے لکہنا شروع کیا اور سورہ حجرات تک تصنیف فرمائی اور سہقدر کئی بار مطبع نظامی
وغیرہ مین چہپ چکی ہے اوسکے بعد سورہ ق سے پہر تصنیف کرنا شروع کیا اور سورہ طارق
تک نوبت تصنیف کی پہنچی تہی کہ حیات نے وفا نہ کی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما
بعالم بقا ہوئے سقی اللہ ثراہ وبقبہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین وجعل الجنۃ مثواہ بفضلہ الکریم
آمین یارب العالمین اوسکے بعد مولوی عبد القادر صاحب نے جو کہ شاگرد رشید مولویصاحب
مرحوم کے ہین جو باقی تہا تا آخر پورا کیا اور مطبع مرتضوی واقع دہلی مین چہپکر طیار ہوا اور تصحیح مولوی منصور علی
یوسفی صاحب نے بہت کوشش سعی کی ہے و صفائی چہپائی و حسن خط مین بڑا اہتمام ہو حسب عادت اہالیان مطبع
اسمین مبالغہ تمام ہوا جب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلین گے + کشاف مشکلات
قرآنی ہے + مواہب علیہ رحمانی + مدارک قبولیت مین بے بدیل ہے + معلم معالم انوار التنزیل
بحر مواج حقائق قرآن ہے + تبیان دقائق فرقان + موضح اسرار تاویل ہے + کشف استار خزائن
نکات جمیل + عالم تو اس سے نفع ہے اوٹہائین گے بے پڑہے بہی قرآن کے معانے سے
خوب ماہر ہو جائین گے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر و درمنثور مدارک معالم بیضاوی
روح البیان وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکہا اسی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر
رکہا اور فوائد مفیدہ جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بہی بموضع مناسب بڑہائے ہین اور جب
شائقین اس سے نفع اوٹہاوین تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا فلان اور اسکی معاونوں کو
بدعائے خیر یاد لاوین بالخصوص جناب نواب صاحب محمد نصیر الدین خان خلف رشید جناب
مولانا مرحوم کی دعا سے ترقیات دوجہانی سے ضرور رطب اللسان رہین کہ جناب ممدوح نے
بڑی سعی اور کوشش اور جانکاہی اسکے چہپوانے مین کی ہے شائقین کو چاہیے کہ اس کتاب
لاثانی کو جلد خریدین سستی ہے سستی نکرین ظاہر مین خرید تفسیر ام الکتاب ہے حقیقت مین

؂ ہم خرما و ہم ثواب ہے ؂

یہہ تاریخین واسطے یاد دہی اہل الاسلام کے لکہی جاتی ہین کہ
ایسے شخص اولیاء اللہ اس زمانہ مین کہان پیدا ہوتے ہین اول
تاریخ جناب مرحوم کی پیدائش کی لکہی جاتی ہے

تاریخ

1968

تاریخ ولادت جناب مرحوم

از ظهور ے خجسته فرزندے
مبتهج شد دل جهان یکلخت

زد وسال ولادتش هاتف
گفت بیدار بخت یاور بخت

سنه ۱۲۱۹   سنه ۱۲۱۹

تاریخ دیگر وفات جناب مغفور

شه من قطب الدین حاجی کعبهٔ عالم و عامل
ازین دار فنا سوئے بقا آمد و رہا من

دراین اندوه شد تاریک در چشم جهان ارشد
بگفتم سال تاریخش بود باغ جنان مسکن

سنه ۱۲۸۹ هجری

تاریخ اتمام کتاب جامع التفاسیر تصنیف حضرت ممدوح رحمة الله علیه حسب فرمایش نواب نصیر الدینخان خلف جناب مولانا صاحب سقی الله ثراه و جعل الجنة مثواه

اطلاع

این نسخهٔ جامع التفاسیر
قطب الدینخان نمود بے نظیر

از روے حق ست سال طبعش
شد طبع جامع التفاسیر

۱۲۹۲

عام

اب خدمت مین صاحبان مطابع کے یہہ عرض ہے کہ کوئی صاحب مقصد چھاپنے اس کتاب نو تصنیف کا نفرماوے خائدہ سمجھہ کر نقصان نہ اوٹھاوے جسقدر نسخے کتب ہذا کے مطلوب ہون درخوست اپنی اس نیازمند کے پاس بھیجکر طلب فرماوین اور اگر احیاناً کسی صاحب نے بلا اجازت راقم کے مقصد چھاپنے کتاب ہذا کا کیا تو بموجب قانون کے مستوجب بازپرس اور جرمانہ کا ہوگا

العبد

محمد نصیر الدینخان خلف حضرت مولانا حاجی محمد قطب الدینخان صاحب مغفور